قرآن وسنت کی تشریح میں صحیح اسلامی عقائد کا بیان

الشریعۃ (اردو)

تصنیف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری

المتوفی سنۃ ۳۶۰ھ

مترجم

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ

اردو بازار لاہور

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری کی شہرہ آفاق کتاب الشریعۃ کی احادیث
کا پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج

(الآجری)

الشریعۃ

تصنیف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری

المتوفی سنۃ ۳۶۰ ھ

جلد اول

مترجم

ابوالعلا محمد محی الدین جہانگیر

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

الشريعة

(الآجری)

اول جلد

تصنیف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری

المتوفی سنۃ ۳۶۰ھ

مترجم

ابو العلا محمد محی الدین جہانگیر

باراول	مارچ 2018
پرنٹرز	آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	-/600
ناشر	چوہدری غلام رسول ۔ میاں جوادرسول میاں شہزادرسول
قیمت	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیواردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

شرفِ انتساب

شیر بیشہ اہلِ سنت
حضرت مولانا حشمت علی خان رضوی
کی نذر

بہ عرض دعویٰ ہم طرحی تو خوباں را
نگہ درآئینہ ہم چوں خسے بہ گرداب است

محمد محی الدین
(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

فہرست صفحہ نمبر 37 پر ہے

دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ خُلَفَاءُکَ قَالَ الَّذِیْنَ یَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَیُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احادیثِ مصطفیٰ کی اشاعت اور تعلیم دینے والوں کے لیے
اے اللہ میرے جانشینوں پر رحم فرما، ہم نے عرض کی
یارسول اللہ آپ کے جانشین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا
وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری حدیثیں بیان کریں
گے اور لوگوں کو میری حدیثوں کی تعلیم دیں گے۔

(الترغیب والترھیب ج ۱، ص ۱۱۰)

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و شمار شکر ہے جس کی عطا کردہ نعمتیں شمار سے باہر ہیں اور اُن میں سے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان کی دولت سے سرفراز کیا' ہمیں اپنے پیارے نبی ﷺ کی اُمت میں پیدا کیا اور اپنے پسندیدہ دین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے حوالے سے خدمت کی توفیق اور سعادت نصیب کی۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور تمام اہلِ ایمان کی طرف سے بے شمار درود و سلام حضرت محمد مصطفی ﷺ پر نازل ہو اور آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے اصحاب اور آپ کی آل پر بھی نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے تمام علماء' صلحاء' مؤمنین' مؤمنات' مسلمین' مسلمات پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول کرے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ آپ کا ادارہ ''پروگریسو بکس'' ایک طویل عرصہ سے مختلف اسلامی موضوعات سے متعلق کتابوں کی نشر و اشاعت کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔ ادراہ کی یہ بھرپور کوشش رہی ہے کہ تمام اسلامی علوم وفنون کے حوالے سے مستند کتابیں دیدہ زیب انداز میں شائع کی جائیں' اس سلسلہ میں علماءِ کرام اور عام قارئین دونوں کی ضرورت اور سہولت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے' اس کے ہمراہ ادارہ کی انتظامیہ کی یہ بھرپور کوشش ہے کہ جو کتابیں ہمارا مذہبی ورثہ ہیں اور علوم وفنون میں بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں' اُن کے تراجم' تحقیقات' تشریحات کو بھی شائع کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے علمِ حدیث' فقہ' تاریخ' تصوف' اخلاقیات جیسے مختلف علوم وفنون سے متعلق کئی اہم کتابیں اب تک شائع کی ہیں اور بہت سی کتابیں ایسی ہیں جن پہ بہت سے اہلِ علم کام کر رہے ہیں۔

اس وقت ہم آپ کی خدمت میں ایک اہم کتاب پیش کر رہے ہیں' اس کا نام ''الشریعۃ'' ہے اور اس کے مصنف امام ابوبکر محمد بن حسین آجری ہیں جن کا تعلق چوتھی صدی ہجری سے ہے۔ امام آجری کو ''شیخ الحرمین'' کا خطاب دیا گیا ہے کیونکہ وہ تیس سال تک مکہ مکرمہ میں درسِ حدیث دیتے رہے تھے۔ امام آجری کئی کتابوں کے مصنف ہیں لیکن اُن کی تمام تر تصانیف میں سے سب سے زیادہ شہرت ''الشریعۃ'' کا حاصل ہوئی' اس کتاب میں فاضل مصنف نے اُس زمانہ کے اُن تمام فرقوں کی تردید کی ہے جن کے نظریات کتاب وسنت کی تعلیمات کے برخلاف تھے اور امام آجری نے محدثین کے مسلک اور منہج کے مطابق ہر مسئلہ کے بارے میں صرف اللہ کی کتاب اور اُس کے پیارے رسول ﷺ کی سنت سے دلائل نقل کیے ہیں۔ بعض مقامات پر

وہ صحابہ کرام اور تابعین عظام بلکہ بعد کے زمانوں کے اہلِ علم کے اقوال بھی نقل کر دیتے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے قاری کے سامنے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک مسلمان کیلئے کن باتوں اور چیزوں پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اور مسلمان کے بنیادی عقائد کے دلائل کیا ہیں؟ اس حوالے سے کتاب ''الشریعۃ'' کو کتاب و سنت کی روشنی میں صحیح عقائد کی تعلیم کا ذریعہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب کی اسی اہمیت کے پیش نظر عالمِ عرب کے مختلف اشاعتی اداروں نے اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور اب اُردو زبان میں پہلی مرتبہ یہ کتاب اصل عربی متن' رواں اور سلیس' بامحاورہ ترجمہ' معلومات افزاء تقدیم' علمی حواشی اور تخریج کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے' یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے آپ کے ادارہ کو یہ سعادت اور توفیق عطا کی ہے کہ ہم اسے شائع کرنے کے لائق ہو سکے ہیں۔

کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر یہ ضروری تھا کہ اس کے ترجمہ کیلئے کسی ایسے شخص کی خدمات حاصل کی جائیں جو عربی زبان وادب کے ساتھ احادیث و آثار کے مخصوص محاورہ اور اسلوبِ بیان سے واقف ہو' تا کہ عام اُردودان قاری کے سامنے کتاب کے مواد کا نفسِ مضمون اور معلومات صحیح طریقہ سے واضح ہو سکیں۔

اس لیے ہم نے اس کام کیلئے علامہ ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ کا انتخاب کیا جو علمِ حدیث سے متعلق کتب کے ترجمہ کے حوالے سے علمی طبقہ میں نمایاں حیثیت اور شناخت کے مالک ہیں۔ فاضل مترجم نے کتاب کے مصنف اور کتاب کا تعارف' آئندہ صفحات میں دے دیا ہے۔

ادارہ نے اس امر کا بھرپور اہتمام کیا ہے کہ جس طرح یہ کتاب اپنی علمی خصوصیات کے حوالے سے نمایاں حیثیت رکھتی ہے' اس کی قدر و قیمت کے مطابق اس کتاب کی ظاہری خوبیوں کا بھی بھرپور خیال رکھا جائے۔ ہم اپنی اس کوشش اور مقصد میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں' اس کا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کتاب کے علوم و معارف سے فیض یاب ہونے کے ساتھ دوسروں کی بھی اس کے بارے میں رہنمائی کریں اور اس سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب کے مصنف اور مترجم کے ہمراہ ادارہ' اُس کی انتظامیہ اور متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

❖ چوہدری غلام رسول ❖ چوہدری شہباز رسول ❖

❖ چوہدری جواد رسول ❖ چوہدری شہزاد رسول ❖

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

حدیث دل

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمارے لیے دین میں سے وہ ''شریعۃ'' مقرر کی جس کا حکم اُس نے حضرت نوح علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو دیا تھا' وہ اللہ تعالیٰ جو اپنی ذات اور صفات کے حوالے سے بے نظیر و بے مثال ہے۔ مخلوق اُس کی عظمت کے حقیقی مکمل ادراک سے عاجز ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام نازل ہو! ایسا درود و سلام جو اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں' اہلِ ایمان بلکہ جمادات کی طرف سے بھی ہو۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب کہا ہے:

اُن پر سلام' جن کو حجر تک کریں سلام
اُن پر درود' جن پہ تحیت شجر کی ہے

آپ ﷺ کی ہستی وہ ہے کہ آپ کے فرامین ''احکامِ شریعت'' ہیں' آپ ﷺ کی محبت ''بہارِ شریعت'' ہے اور آپ کا اُسوہ ''فیضانِ شریعت'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ آپ کے اصحاب اور آل پر بھی درود و سلام نازل ہو! جنھوں نے ''شریعۃ'' کے اعتقادی و عملی احکام پوری حزم و احتیاط کے ساتھ اُمت تک منتقل کیے۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب کہا ہے:

اہلِ سنت کا ہے بیڑا پار' اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے' عترت رسول اللہ کی

آل و اصحاب کے ہمراہ' نبی اکرم ﷺ کی اُمت کے تمام علماء' صلحاء' مشائخ و صوفیاء' بلکہ قیامت تک آنے والے تمام اہلِ ایمان پر اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرے۔

❖......❖......❖......❖......❖

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے اکابر علماءِ اہل سنت سے علمِ دین کی روایتی تعلیم حاصل کی اور پھر ترجمہ و تصنیف کی صورت میں علومِ دینیہ کی خدمت کے کام میں مشغول ہو گئے۔ ہمارے معزز قارئین اور دوست احباب کی نیک دعاؤں کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نعمت نصیب کی کہ ہمیں چند ایک کتابوں کے ترجمہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ کتاب ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

❖......❖......❖......❖......❖

یہ کتاب ''الشریعۃ'' چوتھی صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے ایک جید محدث' امام آجری کی تصنیف ہے' جنہیں 30 سال

تک مکہ مکرمہ میں درسِ حدیث دینے کا شرف حاصل ہوا۔ امام آجری ایک ایسے عہد سے تعلق رکھتے ہیں جب اسلامی معاشرہ میں بہت سے فرقے پیدا ہو چکے تھے جن میں سے زیادہ تر کا تعلق عراق سے تھا اور عراق کا دارالحکومت بغداد' جو درحقیقت عباسی سلطنت کا بھی دارالحکومت تھا' وہاں مختلف خیالات اور نظریات کے لوگ بکثرت پائے جاتے تھے جو مختلف گروہوں اور فرقوں سے تعلق رکھتے تھے' یہی بغداد امام آجری کا وطن مالوف بھی ہے' اُنہوں نے مختلف فرقوں کے نظریات کی تحقیق کی اور پھر اس کے بعد کتاب وسنت کی روشنی میں اُن کے غلط نظریات کی نشاندہی اور تردید کی اور اُن کی اس تصنیف ''الشریعۃ'' کا بنیادی موضوع یہی ہے کہ کتاب وسنت کی روشنی میں صحیح اسلامی عقائد کی وضاحت کی جائے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

ہم نے اپنی طرف سے اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ کتاب کے مندرجات کو آسان اور عام فہم زبان میں اُردو میں منتقل کر دیا جائے' اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ روایات کے متن کے مقابل اُردو ترجمہ دیا جائے' عربی متن میں ذیلی سرخیوں کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ نفسِ مضمون کو تلاش کرنا آسان ہو' بعض مقامات پر ضروری حواشی بھی شامل کیے گئے ہیں' ان سب کے باوجود بشری تقاضے کے تحت اگر کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو آپ ہمیں اُس سے آگاہ کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

اس کتاب کی تیاری کے دوران جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا' میں اُن سب کا شکرگزار ہوں جن میں سرفہرست برادرِ مکرم خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف وتالیف کیلئے سازگار ماحول فراہم کیا' محترم قاضی ساجد درانی جنہوں نے متن کی تصحیح کے حوالے سے معاونت کی' محترم ریحان علی جنہوں نے مسودہ کمپوز کیا اور برادرِ مکرم جواد رسول صاحب جنہوں نے مجھے اس خدمت کی طرف متوجہ کیا اور اس کی تیز رفتار اور دیدہ زیب نشر واشاعت کا بندوبست کیا۔

شکرگزاری کے جذبات کے اظہار کے حوالے سے ایک بڑا حصہ میرے والدین اور اساتذہ ومشائخ کیلئے بھی ہے جن کی تعلیم وتربیت نے مجھے اس قابل کیا کہ میں اس خدمت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہوا۔

سب سے آخر میں خواجہ حیدر علی آتش کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسبِ حال ہے:

ہمیشہ میں نے گریباں کو چاک چاک کیا
تمام عمر' رفوگر رہے' رفو کرتے

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

امام آجری رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب

اس کتاب کے مصنف امام آجری ہیں۔

امام آجری کا نام محمد بن حسین بن عبداللہ ہے اور آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔

امام آجری کے تین اسمِ منسوب ہیں: بغدادی' جو اُن کے وطن مالوف بغداد کی نسبت سے ہے۔ مکی' جو اُن کے وطنِ اقامت مکہ کی نسبت سے ہے جہاں وہ عمر کے آخری دور میں وفات تک' تقریباً تیس سال مقیم رہے' اور اُن کا تیسرا اسمِ منسوب ''آجری'' ہے جس میں ''ج'' پر پیش پڑھی جائے گی اور ''ر'' پر زیر پڑھی جائے گی' یہ بغداد کے ایک محلہ ''درب آجر'' کی نسبت سے ہے۔

پیدائش وتعلیم

امام آجری ایک روایت کے مطابق 280 ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے' تاہم اُن کے سنِ پیدائش کے بارے میں مختلف روایات منقول ہیں۔ امام آجری نے زندگی کا ابتدائی حصہ بغداد میں گزارا اور آخری حصہ مکہ میں گزارا' یہ دونوں شہر اسلامی علوم وفنون کے مرکز تھے' یہی وجہ ہے کہ امام آجری نے ان دونوں جگہوں پر بہت سے مشائخ سے استفادہ کیا اور امام آجری سے استفادہ کرنے والوں کی بھی ایک طویل فہرست ہے۔

مشائخ وتلامذہ

زرکلی بیان کرتے ہیں: امام آجری نے ایک کتاب ''ثمانون'' تصنیف کی تھی جس میں اُنہوں نے 80 احادیث روایت کی تھیں جن میں سے ہر ایک روایت ایک مختلف شیخ سے منقول تھی۔

امام آجری سے خلقِ کثیر نے استفادہ کیا' اُن کے چند مشہور تلامذہ کے اسماء یہ ہیں:

ابراہیم بن اسماعیل مکی جو قاضی حرمین ہیں' احمد بن عبداللہ جو حافظ ابونعیم اصفہانی کے نام سے معروف ہیں' عبدالرحمن بن عمر تجیبی مصری جو ابن نحاس کے نام سے معروف ہیں' علی بن محمد ابوالحسین جو ابن بشران کے نام سے جانے جاتے ہیں' احمد بن محمد ابوبکر مکی جنہوں نے امام آجری سے کتاب ''الشریعہ'' روایت کی ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: مکہ مکرمہ میں بہت سے لوگوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں جن کا تعلق حاجیوں' مغربی علاقوں

اور مکہ کے رہنے والوں سے ہے۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بغداد سے مکہ منتقل ہونے سے پہلے امام آجری نے بغداد میں بھی درسِ حدیث دیا تھا۔

تعریف وتوثیق

اہلِ علم نے امام آجری کی توثیق اور امامت پر اتفاق کیا ہے اور اُن کی بھرپور تعریف کی ہے یہاں تک کہ امام ذہبی نے ''سیر اعلام النبلاء'' میں تحریر کیا ہے:

''وہ امام' محدث اور پیشوا ہیں' شیخ الحرم ہیں' یہ صدوق' نیک اور عبادت گزار تھے' سنت کے عالم اور اُس کی پیروی کرنے والے تھے''۔

اعتقادی مسلک

اعتقادی اعتبار سے امام آجری کے وہی نظریات تھے جو سلف صالحین کے تھے' وہ سنت کی پیروی کرتے تھے اور تمام باطل فرقوں سے لاتعلق رہتے تھے بلکہ نہایت سختی کے ساتھ اُن کی تردید کیا کرتے تھے۔ امام آجری کے وہی عقائد ہیں جو محدثین کے تھے' یہی وجہ ہے کہ اپنی اس کتاب ''الشریعہ'' میں اُنہوں نے محدثین کے عقائد ونظریات کے مطابق روایات جمع کی ہیں۔

فقہی مسلک

امام آجری کے فقہی مسلک کے بارے میں مختلف روایات پائی جاتی ہیں' ابن عماد اور سبکی نے ان کا شمار شافعی فقہاء میں کیا ہے' ابن خلکان اور یاقوت حموی نے بھی انہیں شوافع میں شمار کیا ہے' ایک روایت کے مطابق ابن تیمیہ نے انہیں مالکی قرار دیا ہے اور ایک روایت کے مطابق انہیں حنبلی بھی کہا گیا ہے' تاہم بعض محققین کے نزدیک امام آجری نے مختلف فقہاء سے باقاعدہ استفادہ کیا تھا لیکن وہ مستقل طور پر کسی ایک امام کے مقلد نہیں تھے۔

امام آجری' کثیر التصانیف بزرگ ہیں' اُنہوں نے چالیس سے زیادہ کتابیں اور رسائل تصنیف کیے جن میں سب سے زیادہ شہرت کتاب ''الشریعہ'' کو حاصل ہوئی۔

انتقال

مشہور روایت کے مطابق امام آجری کا انتقال جمعہ کے دن' یکم محرم الحرام 360 ہجری میں' مکہ مکرمہ میں ہوا اور اُنہیں مکہ میں ہی سپردِ خاک کیا گیا۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

الشریعۃ

کتاب کی تصنیف کا پس منظر

یہ امام آجری کی مشہورِ زمانہ تصنیف ہے۔

اس کتاب میں امام آجری نے اہلِ سنت اور محدثین کے اعتقادی نظریات کے مطابق روایات نقل کی ہیں۔

اس کتاب میں مصنف نے 7 بنیادی فرقوں کے خلاف آیات واحادیث نقل کی ہیں۔

(i) اہلِ تشبیہ: جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں گمراہی کا شکار ہوئے۔

(ii) جہمیہ: جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں گمراہی کا شکار ہوئے۔

(iii) قدریہ: جو اللہ تعالیٰ کے افعال کے بارے میں گمراہی کا شکار ہوئے۔

(iv) خوارج: جو اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ وعید کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے۔

(v) مرجئہ: جو اللہ تعالیٰ پر ایمان کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے۔

(vi) معتزلہ: جو قرآن پر ایمان رکھنے کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے۔

(vii) روافض: جو امامت کے عقیدہ کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے۔

اپنی اس کتاب میں امام آجری نے ان تمام فرقوں کے خلاف کتاب وسنت اور سلف صالحین کے اقوال کے حوالے سے دلائل پیش کیے ہیں اور بدعتی اور نئے پیدا ہونے والے فرقوں کی بھرپور تردید کی ہے۔

مصنف کا منہج

اس کتاب میں مصنف کا منہج یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے کسی ایک موضوع سے متعلق ''ترجمۃ الباب'' قائم کرتے ہیں' پھر اُس کے بعد اُس موضوع سے متعلق قرآن کی آیات پیش کرتے ہیں' اُس کے بعد اُس بارے میں منقول احادیث نقل کرتے ہیں اور اس حوالے سے یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت کے مختلف طرق بیان کیے جائیں تاکہ اُس روایت کا مستند ہونا قاری کے سامنے واضح ہوجائے۔ احادیث کے بعد مصنف' صحابہ کرام سے منقول آثار اور تابعین اور بعد کے زمانوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں۔ بعض اوقات فاضل مصنف' قرآنی آیات یا احادیث میں مذکور الفاظ سے وجہِ استدلال کا بھی ذکر کردیتے ہیں۔

مصنف نے اس کتاب کو 23 مرکزی اجزاء میں تقسیم کیا ہے جن میں سے ایک جزء میں ذیلی ابواب بھی پائے جاتے ہیں۔
کتاب ''الشریعہ'' کی اس کے مصنف کی طرف نسبت تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور جن مؤرخین نے اپنی کتابوں میں امام آجری کے حالات نقل کیے ہیں' اُنہوں نے اُن کی دیگر تصانیف کے ہمراہ کتاب ''الشریعہ'' کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

زمانۂ تصنیف

امام آجری کے سوانحی حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ اُنہوں نے اس کتاب کا زیادہ تر مواد اُس وقت جمع کیا تھا جب وہ بغداد میں مقیم تھے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے اس کتاب میں زیادہ تر جن مشائخ سے روایات نقل کی ہیں' اُن مشائخ کا انتقال امام آجری کے بغداد سے مکہ منتقل ہونے سے پہلے ہوگیا تھا' تاہم اس کتاب کی باقاعدہ تالیف اُنہوں نے مکہ مکرمہ میں ہی کی جیسا کہ اپنی کتاب میں چند ایک مقامات پر اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اب میں وہ روایات ذکر کروں گا جو مکہ میں اس حوالے سے مجھے یاد ہیں۔
اہلِ علم میں امام آجری کی اس تصنیف کو بھرپور قبولیت نصیب ہوئی اور کئی علماء نے ''مستخرج'' یا ''مختصر'' کے طور پر اس کتاب کی خدمت کی' جیسے امام ابوعلی حسن بن احمد حنبلی نے ''المختار فی اصول السنہ'' کے نام سے ایک مختصر کتاب تالیف کی جو امام آجری کی کتاب ''الشریعہ'' کی ترتیب کے مطابق تھی لیکن اس کتاب میں اُنہوں نے اپنی اسانید کے ساتھ روایات نقل کی تھیں۔ اس حوالے سے اس کتاب کو ''الشریعہ'' کا ''مستخرج'' قرار دیا جاسکتا ہے۔

روایات کی اسنادی حیثیت

امام آجری جس زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں اُس زمانہ میں علمِ حدیث سے متعلق کتابوں کی تصنیف وتالیف میں اس بات کا زیادہ اہتمام کیا جاتا تھا کہ مستند روایات نقل کی جائیں۔ امام آجری نے اگرچہ اس کتاب میں بہت سی مستند روایات نقل کی ہیں' لیکن ان کے ہمراہ اُنہوں نے چند ایسی روایات بھی نقل کردی ہیں جو انتہائی ضعیف ہیں بلکہ اُن میں سے بعض تو شاید موضوع ہیں۔ اس کے ہمراہ اُنہوں نے اسرائیلی روایات بھی نقل کردی ہیں۔

مطبوعہ نسخے

یہ کتاب سب سے پہلے 1950ء میں قاہرہ سے ''انصار السنۃ المحمدیہ'' نامی مطبع سے شائع ہوئی' اُس کے بعد اس کتاب کے کئی نسخے منظرِ عام پر آئے جن میں ایک مشہور نسخہ ''مؤسسہ قرطبہ'' سے شائع ہوا جو تفصیلی تحقیق کے ساتھ ہے۔ ہمارے سامنے جو نسخہ ہے وہ sbr سے شائع ہوا ہے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

مختلف فرقوں کا تعارف

خوارج

لفظ ''خوارج'' کا لغوی معنیٰ ''باغی لوگ'' ہے' اس سے مراد وہ افراد ہیں' جنہوں نے چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف بغاوت کی تھی' اس بغاوت کا پس منظر یہ ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکروں کے درمیان جنگ صفین ہوئی تو اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کا پلڑا بھاری ہونے لگا' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے یہ دیکھا کہ اُن کا لشکر شکست سے دوچار ہونے والا ہے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک مشیر نے یہ مشورہ دیا کہ قرآن کو نیزوں پر بلند کیا جائے' اس عمل کا مقصد یہ تھا کہ اب جنگ کو روک دیا جائے اور دونوں فریق قرآن کی روشنی میں' اپنے اختلاف کے حوالے سے باہمی رضامندی کے ساتھ' کسی نتیجے اور فیصلے تک پہنچ جائیں' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے قرآن نیزوں پر بلند کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں سے کچھ افراد نے یہ کہا کہ ہمیں جنگ روک دینی چاہیے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ خیال تھا کہ جنگ جاری رکھنی چاہیے' تاکہ مخالف گروہ مکمل طور پر شکست سے دوچار ہو جائے اور مرکزِ خلافت کو اس طرف سے اطمینان ہو جائے' لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے کچھ افراد نے یہ کہا: وہ لوگ یعنی اہل شام ہمیں قرآن کی طرف دعوت دے رہے ہیں' اور آپ ہمیں تلوار کی طرف دعوت دے رہے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں جو مذکور ہے' میں اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوں' لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے وہ افراد نہیں مانے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کے درمیان انتشار اور افتراق سے بچنے کے لیے' اُن کی بات مان لی' اور جنگ روک دی گئی' دونوں طرف سے یہ طے پایا کہ دونوں فریقوں کی طرف سے ایک' ایک شخص کو ثالث کے طور پر بھیجا جائے' اور دونوں فریق' ثالثوں کے فیصلے کی پابندی کریں' جب یہ طے پایا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے ان افراد نے یہ مسئلہ اٹھایا کہ قرآن میں یہ مذکور ہے

''حکم (یعنی ثالث) صرف اللہ تعالی ہو سکتا ہے''۔

اور آپ نے انسانوں کو ثالث مقرر کر دیا ہے' تو یہ تو شرک ہے' خوارج نے جس بنیاد پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغاوت کر دی اور ان کے لشکر سے علیحدگی اختیار کر لی' نبی اکرم کے چچا زاد بھائی اور جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُن خوارج کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے گئے اور کتاب وسنت کے دلائل کے ذریعے یہ بات ثابت کی' کہ خوارج کا نقطہ

نظر غلط ہے اور حضرت علی کا موقف ٹھیک ہے' تو ان خوارج میں سے کچھ لوگ واپس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں آ گئے' اور کچھ اپنے اعتقاد پر جمے رہے' یہ وہ لوگ ہیں جن کے ایک فرد ''ابن ملجم'' نے بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔

ان خوارج کا ابتدائی مرکز کوفہ کا ایک نواحی علاقہ ''حروراء'' تھا' مورخین نے ان کے اکابرین میں مختلف لوگوں کے اسماء بیان کئے ہیں' جن میں سب سے نمایاں نام حرقوص بن زہیر بجلی کا ہے' جو ''ذوثدیہ'' کے نام سے معروف ہے' اور جس کی مخصوص علامت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرنے والوں کی فضیلت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی' یہ روایات امام آجری نے اس کتاب ''الشریعہ'' میں' متعلقہ ابواب میں نقل کی ہیں' یہی وجہ ہے کہ جب خوارج کے ساتھ جنگ ختم ہوئی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگ اس مخصوص حلیہ کے مالک ایک فرد کو تلاش کریں۔

ظاہری اعتبار سے خوارج انتہائی عبادت گزار لوگ تھے' وہ نماز' روزہ کی سختی سے پابندی کرتے تھے' اور اہتمام کے ساتھ بکثرت نوافل ادا کیا کرتے تھے' ان کی فکر اور طرز عمل کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے' کہ ان میں مذہبی انتہا پسندی پائی جاتی تھی لیکن اُن میں غور وفکر کی صلاحیت بالکل بھی نہیں تھی۔

جس زمانے میں خوارج ظہور پذیر ہوئے' اس زمانے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین تھے اور شام میں وہاں کے گورنر حضرت امیر معاویہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف تھے' لیکن ان دونوں حضرات کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا' نبی اکرم کے وصال کے بعد جب خلیفہ کے انتخاب کا مسئلہ پیش آیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث پیش کی تھی کہ نبی اکرم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''امام (یعنی حکمران) قریش میں سے ہوگا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیشرو' تینوں خلفاء کا تعلق بھی قریش سے تھا' جب خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی' تو صحابہ کرام' یا قریش کے اکابرین میں سے کسی نے بھی ان کا ساتھ نہیں دیا' یہ سب خوارج مختلف علاقوں کے رہنے والے دیہاتی لوگ تھے اور علاقائی سردار' اُن کی قیادت کر رہے تھے' تو اُن سرداروں نے اپنے موقف کو مضبوط کرنے کے لئے یہ نظریہ پیش کیا کہ امامت کے لئے یہ شرط نہیں ہے' کہ حاکم وقت کا تعلق قریش سے ہو' بلکہ کوئی بھی شخص خواہ وہ آزاد ہو یا غلام ہو' وہ مسلمانوں کا امیر بن سکتا ہے۔

بعد میں خوارج بھی مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے' تاہم اُن کے عمومی عقائد ونظریات درج ذیل ہیں' جن کی بعض ذیلی صورتوں کے بارے میں' ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖.....❖

شیعہ

شیعہ کا لغوی معنیٰ گروہ ہے اور فرقوں کی تاریخ میں شیعہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت اور آپ کی خلافت کے بارے میں تصریح کی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کی تھی۔ شیعہ مسلک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''وصی رسول اللہ'' کہا جاتا ہے' اس سے یہی مراد ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن کے بارے میں وصیت کی تھی۔

شیعہ کا یہ نظریہ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ وہ اس اعتقاد کے قائل ہیں کہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہی رہے گی۔ یہاں دو تراکیب استعمال کی جاتی ہیں:

(1) خلافت اس سے مراد حکومت و ریاستی اثر و رسوخ ہے' شیعہ کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے خلیفہ ہیں' اس لیے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہلے کے تین خلفاء کو خلیفہ تسلیم نہیں کرتے ہیں بلکہ جو شیعہ اس بارے میں غلو سے کام لیتے ہیں وہ تمام صحابہ کرام کے بارے میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق پر قبضہ کر لیا تھا اور ناحق طور پر حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا ساتھ دیا تھا' جو لوگ اس سے بھی زیادہ غلو کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ چار اصحاب کے علاوہ دیگر تمام صحابہ کرام (نعوذ باللہ من ذالک) دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے تھے۔

یہاں یہ سوال اُٹھایا جا سکتا ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں تصریح کر دی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کیلئے کوشش کیوں نہیں کی؟

اس سوال کا جواب دینے کیلئے شیعہ نے ایک نئی مذہبی اصطلاح متعارف کروائی جسے وہ ''تقیہ'' کا نام دیتے ہیں۔ تقیہ سے مراد یہ ہے کہ آپ کا جو اصل اعتقاد یا سوچ ہے' آپ اُسے ظاہر نہ کریں اور رائے عامہ کے رجحان کے مطابق اپنا آپ ظاہر کریں۔

تقیہ کی یہ اصطلاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے ثابت کی جاتی ہے اور پھر یہ آخری امام تک چلی جاتی ہے جس کی وضاحت ہم امامت کے بارے میں اُن کے اعتقاد کے ضمن میں کریں گے۔

(2) امامت شیعہ اعتقاد کے مطابق امامت ایک روحانی مرتبہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے چند حضرات کے ساتھ مخصوص ہے۔

شیعہ کے تمام فرقوں میں یہ چیز مشترک ہے کہ خلیفہ کی تعین ایک شرعی حکم ہے اور روحانی اعتبار سے سب سے بلند مرتبہ

''امام'' کا ہوتا ہے اور یہ امامت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے چند افراد کے ساتھ مخصوص ہے' لیکن وہ افراد کون ہیں؟ اس بارے میں شیعہ کے مختلف فرقوں کے نظریات باہمی طور پر مختلف ہیں۔

اثناء عشریہ: انہیں عرفِ عام میں ''امامیہ'' اور ''فقہ جعفریہ'' کے پیروکار کہا جاتا ہے اور ہمارے عرف میں جب لفظ شیعہ مطلق طور پر استعمال کیا جائے تو اس سے مراد یہی لوگ ہوتے ہیں۔ فقہ جعفریہ کے افراد بارہ حضرات کی امامت کے قائل ہیں:

حضرت علی' حضرت امام حسن' حضرت امام حسین' حضرت امام زین العابدین' حضرت امام محمد باقر' حضرت امام جعفر صادق' حضرت امام موسیٰ کاظم' حضرت امام علی رضا' حضرت امام محمد الجواد التقی' حضرت امام علی الہادی النقی' حضرت امام حسن عسکری اور حضرت امام محمد المہدی رضی اللہ عنہم۔

اہلِ سنت اس بارے کے قائل ہیں کہ یہ تمام حضرات اہلِ سنت کے اکابرین میں سے ہیں' جیسا کہ اہلِ سنت کا مشہور صوفی سلسلہ قادریہ' معروف صوفی بزرگ معروف کرخی سے منسوب ہے جو امام رضا کے فیض یافتہ ہیں اور معروف کرخی کے حوالے سے امام علی رضا کے واسطہ سے اُن کے آباؤ اجداد سے ہوتا ہوا یہ سلسلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچتا ہے۔ تاہم آخری امام محمد المہدی کے بارے میں اہلِ سنت اس بات کے قائل ہیں کہ اُن کا ظہور قیامت سے پہلے ہوگا جبکہ اہلِ تشیع اس بات کے قائل ہیں کہ وہ پیدا ہو چکے ہیں اور کہیں چھپے ہوئے ہیں' جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی اُس وقت وہ ظاہر ہو جائیں گے۔

امامت کے حوالے سے اہلِ تشیع کے درجِ ذیل مشہور فرقے ہیں:

زیدیہ: یہ امام زین العابدین کے صاحبزادے اور امام باقر کے بھائی امام زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہم سے منسوب ہیں۔ امام زید کا مسلک یہ تھا کہ امامت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں جاری ہوگی' خواہ امام کا تعلق حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہو' یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہو' اور اُن کے نزدیک امامت کوئی روحانی مرتبہ نہیں بلکہ یہ ایک سیاسی حیثیت ہے' جو بھی فاطمی شخص خروج کرے گا وہ واجب الاطاعت ہوگا' یہی وجہ ہے کہ زیدیہ فرقہ کے لوگوں نے نفسِ ذکیہ اور نفسِ مرضیہ کا اُس وقت ساتھ دیا تھا جب ان دونوں حضرات نے عباسی خلیفہ ابوجعفر المنصور کے خلاف بغاوت کی تھی۔

زیدیہ مسلک کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ''افضل'' کی موجودگی میں ''مفضول'' کی امامت' یعنی خلافت درست ہے۔ اس اصول کے پیشِ نظر وہ اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اگرچہ تمام صحابہ کرام سے افضل تھے لیکن کیونکہ وہ ایک مشہور اور بہادر جنگجو تھے جنہوں نے مختلف جنگوں میں کفار و مشرکین کے بڑوں کو تہ وتیغ کیا تھا' بعد میں اُن مقتولین کی اولاد مسلمان ہوگئی لیکن اپنے آباء واجداد کے ساتھ نسبی تعلق کی وجہ سے وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قلبی

وابستگی نہیں رکھتے تھے تو اس بات کی ضرورت تھی کہ خلافت کے منصب پر کسی ایسے شخص کو فائز کیا جائے جس کی روایتی شہرت ایک نرم مزاج شخص کی ہو جو ابتداء میں اسلام قبول کرنے کا شرف رکھتا ہو اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُس کے قریبی تعلق سے ہر کوئی واقف ہو‘ اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔

اس اصول کے پیشِ نظر یہ بات سامنے آتی ہے کہ امام زید کے نزدیک حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفۂ حق تسلیم کیا جائے گا‘ جب یہ بات کوفہ سے تعلق رکھنے والے شیعہ کے سامنے آئی تو اُنہیں یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ شیعہ مسلک کی روایت کے مطابق شیخین سے لاتعلقی کا اظہار نہیں کریں گے‘ تو کوفہ کے شیعہ لوگوں نے امام زید کا ساتھ چھوڑ دیا اور امام زید کو شہید کر دیا گیا۔ امام زید کا ساتھ چھوڑنے کی وجہ سے اُن لوگوں کو ”روافض“ (یعنی چھوڑ دینے والے) کا نام دیا گیا۔

اسماعیلیہ: امامیہ کے نزدیک امام جعفر صادق کے بعد امام موسیٰ کاظم اُن کے جانشین بنے تھے جن کی جانشینی اور امامت کے بارے میں امام جعفر صادق نے صراحت کی تھی‘ لیکن شیعہ اسماعیلیہ کے نزدیک امام جعفر صادق کے بعد اُن کے سب سے بڑے صاحبزادے اسماعیل‘ امام مقرر ہوئے تھے اور اُن کی امامت پر صراحت کر دی گئی تھی۔ لیکن اسماعیل کا انتقال امام جعفر صادق کی زندگی میں ہو گیا تھا‘ جو لوگ اسماعیل بن جعفر کو امام مانتے ہیں اُن میں آگے چل کر مختلف مذہبی روایات پائی جاتی ہیں‘ جن میں سے بعض لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اسماعیل بن جعفر کا انتقال نہیں ہوا تھا بلکہ تقیہ کے طور پر اُن کے انتقال کی خبر مشہور کر دی گئی تھی تاکہ عباسی خلفاء اُنہیں قتل نہ کر دیں۔

شیعہ اسماعیلیہ بعد میں مختلف زمانوں میں مختلف ناموں سے جانے گئے اور مختلف افراد ان کی پیروی کرتے رہے یہاں تک کہ ان میں تاریخ کا مشہور فتنہ گر‘ حسن بن صباح پیدا ہوا‘ جس کے پیروکار ”باطنیہ فرقہ“ کہلاتے ہیں۔ بعد میں مصر کے فاطمی خلفاء‘ اسماعیلیوں کے پیشوا بن گئے‘ ان فاطمی خلفاء میں سے ایک خلیفہ مستنصر باللہ تھا جس کے ایک بیٹے کا نام ”نزار“ اور دوسرے کا نام ”مستعلی“ تھا‘ مستنصر باللہ کے انتقال کے بعد اُس کی جانشینی پر اختلاف ہو گیا۔

(1) مستعلویہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مستنصر باللہ کے بیٹے مستعلی کو اُس کا جانشین قرار دیا‘ ہمارے زمانہ میں یہ فرقہ ”بوہرہ جماعت“ کے نام سے معروف ہے۔

(2) نزاریہ: اس فرقہ کے لوگ مستنصر باللہ کے بیٹے نزار کو اپنا پیشوا مانتے ہیں‘ اسی فرقہ میں آگے چل کر خراسان سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب‘ پیر صدر الدین‘ ہندوستان آگئے اور یہاں اپنے مسلک کی ترویج و اشاعت کی۔ انیسویں صدی کے آغاز میں اس فرقہ کے مذہبی پیشوا کو ”آغا خان“ کا خطاب ایران کے بادشاہ کی طرف سے دیا گیا تو یہ فرقہ ہندوستان کے عرف میں ”آغا خانی“ کے نام سے معروف ہو گیا‘ ان میں آغا خان سوم کا نام سلطان محمد شاہ تھا جنہیں انگریز سرکار کی طرف سے

''سر'' کا خطاب دیا گیا' وہ اپنے فرقہ کے اڑتالیسویں امام تھے اور تحریکِ پاکستان کے سرکردہ رہنماؤں میں سے ایک تھے۔

شیعہ غالیہ: اس ضمن میں اہلِ تشیع کے بہت سے فرقے ہیں' ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ میں حلول کر گیا تھا۔ کچھ وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ وحی لانے کے حوالے سے حضرت جبریل علیہ السلام سے غلطی ہوگئی اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بجائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لے گئے۔

مختصر یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اماموں کے حق میں اتنا غلو کیا کہ اُنہیں مخلوق کے دائرہ سے نکال کر اُن پر خدائی احکام جاری کر دیئے' اس غلو کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے حلولیہ' تناسخیہ' یہود اور نصاریٰ سے مختلف نظریات کے اجزاء حاصل کیے اور اُن کے ساتھ ایک نیا معجونِ مرکب تیار کر کے اُنہیں ائمہ کے ساتھ منسوب کر دیا۔

ہم پہلے اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ شیعہ مسلک کی بنیاد امامت کا نظریہ ہے اور پھر اس امامت کے حقدار افراد کے بارے میں اختلاف کے حوالے سے شیعہ مسلک ذیلی حصوں میں تقسیم ہوتا چلا گیا۔

یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ بعض شیعہ اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث میں جن تہتّر فرقوں کا ذکر آیا ہے وہ سب شیعہ کے فرقے ہیں۔ مؤرخین نے تفصیل کے ساتھ شیعہ کے مختلف فرقوں اور اُن کے عقائد و نظریات کا ذکر کیا ہے۔ ہمارے زمانہ میں شیعہ کے 26 ذیلی فرقے معروف ہیں۔

شیعہ مسلک کے بارے میں ایک چیز پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے کہ مختلف بلاد و امصار میں ان کے بنیادی نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ مختلف علاقوں میں وہاں کے مقامی علماء کسی ذیلی صورت کے بارے میں ایک اختلافی مؤقف پیش کرتے ہیں تو وہاں کے لوگ اُس کی پیروی شروع کر دیتے ہیں اور یوں ایک ذیلی شاخ معرضِ وجود میں آ جاتی ہے۔

اہلِ سنت میں سے کچھ افراد ''تشیع'' سے متاثر ہوئے جس کے نتیجہ میں اُنہوں نے یہ اعتقاد اختیار کیا کہ مذہبی فضیلت کے اعتبار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ' تمام صحابہ کرام سے افضل ہیں' اگرچہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت درست ہے' یہ تقریباً وہی نظریہ ہے جو ''شیعہ زیدیہ'' کا ہے۔ عرفِ عام میں ان لوگوں کو ''تفضیلیہ'' کہا جاتا ہے' تاہم جمہور اہلِ سنت اس بات کے قائل ہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد بنی نوع انسان میں' مطلق طور پر' سب سے زیادہ فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی نے تفضیلیہ کی تردید میں ایک رسالہ ''مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین'' تصنیف کیا ہے جو اُردو ترجمہ و تحقیق کے ساتھ ''افضلیت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

معتزلہ

لفظ معتزلہ لفظ اعتزال سے ماخوذ ہے، جو لفظ عزل سے ماخوذ ہے، لفظ عزل کا لغوی معنی الگ کرنا ہے اور ''اعتزال'' کا لغوی معنی علیحدگی اختیار کرنا ہے، ان کی وجہ تسمیہ کے بارے میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ ان کا پیشوا واصل بن عطا، مشہور تابعی اور صوفی بزرگ خواجہ حسن بصری کا شاگرد تھا۔ ایک مرتبہ حسن بصری کی مجلسِ درس میں اُس نے استاد سے کسی بات پر اختلاف کیا اور اُن کی محفل سے الگ ہو کر بیٹھ گیا تو اُسے معتزل کا خطاب دیا گیا اور اُس کے پیروکار معتزلہ کہلائے۔

دیگر فرقوں کی طرح معتزلہ بھی کئی ذیلی حصوں میں تقسیم ہو گئے، تاہم مسلکِ اعتزال کو سمجھنے کیلئے اس حقیقت سے آگاہی ضروری ہے کہ جب اسلامی سلطنت کی حدود یورپ کے کناروں تک پہنچ گئیں اور وہاں کے حکمرانوں کے ساتھ عباسی خلفاء کے تعلقات قائم ہوئے تو روم سے یونانی فلسفہ کے بارے میں کتابیں بغداد بھیجی گئیں جن کا عربی میں ترجمہ کروایا گیا اور مسلم معاشرہ میں فلسفہ کی ترویج و اشاعت کا آغاز ہوا۔

معتزلہ کا تعلق مسلم معاشرہ کے اُن افراد سے تھا جو فلسفہ سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوئے اور اتنے زیادہ متاثر ہوئے کہ وہ فلسفہ کے اصول و نظریات کو بالکل درست سمجھتے تھے اور اُس کے مقابلہ میں کتاب و سنت کے الفاظ و تراکیب کی وضاحت فلسفہ کی روشنی میں کیا کرتے تھے، اُنہوں نے تمام اسلامی نظریات و عقائد کے اصول و ضوابط، فلسفہ کی روشنی میں مرتب کرنے شروع کیے اور اس کے نتیجہ میں کئی مسائل میں اُن کے عقائد، کتاب و سنت کی تعلیمات کے برخلاف ہو گئے۔

آغاز میں معتزلہ اس بات کے قائل تھے کہ صرف اللہ کی ذات وہ ہے جو ہمیشہ سے ہے، جسے فلسفہ کی اصطلاح میں ''قدیم'' کہا جاتا ہے، یعنی ایک ایسی ذات جو سب کچھ ہونے سے پہلے بھی موجود تھی، معتزلہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ قدیم صرف ایک ذات ہو اور وہ اللہ کی ذات ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہمراہ اُس کی صفات کو بھی قدیم مان لیا جائے تو اس سے ''تعددِ قدماء'' کا نظریہ لازم آئے گا جو غلط ہے اور غیر مسلم عقائد کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے، اس لیے اس اصول کی بنیاد پر معتزلہ نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کر دیا، اُن کے نزدیک صفات کا اثبات شرک کے اثبات کے مترادف ہے۔

معتزلہ کا ایک عقیدہ یہ تھا ''اصلح'' اللہ تعالیٰ پر لازم ہے، اصلح کے عقیدہ سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کی بہتری اللہ تعالیٰ پر لازم ہے، اسی طرح معتزلہ اس بات کے بھی قائل تھے کہ جو شخص کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو گا وہ جہنمی ہے۔

بصرہ میں معتزلہ کے ایک بہت بڑے عالم تھے جن کا نام شیخ ابو علی جبائی تھا، ایک مرتبہ اُن کے ایک شاگرد نے اُن سے

سوال کیا: فرض کریں! تین بھائی ہیں' اُن میں سے ایک بڑا ہو کر نیکوکار رہتا ہے' دوسرا بڑا ہو کر گناہگار بن جاتا ہے اور تیسرا بچپن میں انتقال کر جاتا ہے' ان تینوں کا انجام کیا ہوگا؟ ابوعلی جبائی نے جواب دیا: جو بڑا ہو کر نیکوکار بنا تھا وہ جنت میں جائے گا' جو بڑا ہو کر گناہگار بن گیا تھا وہ جہنم میں جائے گا اور جو بچپن میں فوت ہو گیا تھا وہ جنت میں جائے گا۔

شاگرد نے سوال کیا: جو بچپن میں فوت ہو گیا تھا' اگر وہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرے کہ یا اللہ! تُو نے مجھے بڑا کیوں نہیں کیا؟ تو جبائی نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تمہاری بہتری مجھ پر لازم تھی' اس لیے میں نے تمہیں بچپن میں موت دے دی' ورنہ تم بڑے ہو کر گناہ کرتے اور جہنم میں چلے جاتے۔

شاگرد نے سوال کیا: اگر درمیانہ بھائی یہ کہے کہ یا اللہ! میری بہتری بھی تجھ پر لازم تھی' تُو نے مجھے بچپن میں موت کیوں نہیں دی؟ یہ اعتراض سن کر ابوعلی جبائی خاموش ہو گئے۔

جبائی کے اُس شاگرد نے اس بات کا جائزہ لیا کہ معتزلہ کے عقائد و نظریات میں دو چیزیں بنیاد ہیں:

(1) قدیم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے' اُس کی صفات قدیم نہیں ہو سکتی ہیں' اس عقیدہ کو وہ عقیدۂ توحید کہتے تھے۔

(2) اصلح' یعنی مخلوق کی بہتری اللہ تعالیٰ کے ذمہ لازم ہے' اس عقیدہ کو وہ ''عدل'' کا نام دیتے تھے کیونکہ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کیلئے وہ کام کرے جو اُن کے حق میں بہتر ہو۔

ان دو بنیادی عقائد کی وجہ سے معتزلہ خود کو ''اصحاب العدل والتوحید'' کہا کرتے تھے۔

اُس شاگرد نے یہ سوچا کہ یہ دونوں باتیں فلسفیانہ اعتبار سے بھی غلط ہیں اور کتاب و سنت کی تعلیمات کی بھی مخالف ہیں' ویسے بھی فلسفہ انسان کو حقیقی نتیجہ تک نہیں پہنچا سکتا' تو اُس شاگرد نے یہ طے کیا کہ ہم صرف اُن باتوں پر اعتقاد رکھیں گے جو نبی اکرم ﷺ کی ''سنت'' سے ثابت ہوں اور آپ ﷺ کے اصحاب کی ''جماعت'' سے ثابت ہوں' خواہ فلسفہ کی روشنی میں اُنہیں ثابت کیا جا سکے' یا ثابت نہ کیا جا سکے۔ جبائی کے اُس شاگرد نے اپنے مسلک کے پیروکار افراد کو ''اہل السنہ والجماعہ'' کا خطاب دیا اور یہی اس نام کی وجۂ تسمیہ کا آغاز ہے جیسا کہ علمِ عقائد کی مشہور کتاب ''شرح عقائد نسفیہ'' اور اُس کی شرح ''نبراس'' میں یہ واقعہ تفصیل سے مذکور ہے۔ ابوعلی جبائی کے وہ شاگرد' تاریخ میں امام ابوالحسن اشعری کے نام سے معروف ہوئے۔

نیچریہ: نیچر' انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کا لغوی معنی فطرت ہے' جدید مغربی فلسفہ میں یہ ایک بڑا مکتبِ فکر ہے جو فطرت کو سب کچھ مانتا ہے اور اس کی بنیاد پر کچھ لوگ دہریت کی طرف چلے جاتے ہیں اور خدا کا انکار کر دیتے ہیں' گزشتہ صدی میں ہندوستان میں سر سید احمد خان نے اس نوعیت کے نظریات پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

مرجئہ

مرجئہ ایک مشہور فرقہ ہے' یہ لفظ ''ارجاء'' سے ماخوذ ہے' اس کا ایک مطلب کسی چیز کو مؤخر کرنا ہے' جیسے قرآنِ مجید میں سورۃ الاعراف میں فرعون کے درباریوں کے یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں:

''قَالُوْا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ'' (سورۃ الاعراف:111) ''اُنہوں نے کہا: تم اسے اور اس کے بھائی (کے معاملہ کو) مؤخر کردو''۔

ارجاء کا دوسرا معنی کسی کو اُمید دلانا ہے۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ مرجئہ کی چار بنیادی قسمیں ہیں:

(1) وہ مرجئہ جن کا تعلق خوارج سے ہے۔ (2) وہ مرجئہ جن کا تعلق معتزلہ سے ہے۔

(3) وہ مرجئہ جن کا تعلق جبریہ فرقہ سے ہے۔ (4) وہ مرجئہ جنہیں خالص مرجئ کہا گیا ہے۔

''ارجاء'' کا نظریہ مختلف لوگوں کے نزدیک مختلف ہے' محدثین کی یہ عادت ہے کہ وہ بعض اوقات کسی شخص کو ''مرجئ'' قرار دے دیتے ہیں' اسی نوعیت کا الزام امام ابوحنیفہ پر بھی عائد کیا گیا ہے' تو امام ابوحنیفہ کا دفاع کرتے ہوئے شام کے مشہور محقق شیخ عبدالفتاح ابوغدہ نے یہ تحریر کیا ہے:

''ارجاء'' کا لغوی معنی ''تاخیر کرنا'' ہے اور اس کا ایک مفہوم وہ ہے' جو شرعی مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور ایک مفہوم وہ ہے' جو ممنوع مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

شرعی معنی کے اعتبار سے ''ارجاء'' سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد' اُن کی شہادت کے حوالے سے آپس میں لڑائی کرنے والے دو گروہوں میں سے کسی ایک کو درست قرار دینے کے قول میں تاخیر کی جائے۔

''ارجاء'' کا جو معنی مشروع ہے اُن میں سے بعض سے مراد یہ ہوتا ہے کہ آدمی اس بات کا اعتقاد رکھے کہ وہ دل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے' زبان کے ذریعہ اس کا اقرار کرتا ہے اور پھر عمل میں اُس کے خلل آجاتا ہے' وہ یوں کہ وہ کچھ فرائض کو ترک کر دیتا ہے' یا کبائر کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو ایسا شخص گناہگار مؤمن ہوگا اور جہنم کے عذاب کا مستحق ہوگا' لیکن اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف مؤخر ہو جائے گا' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس سے درگزر فرمائے گا اور اگر چاہے گا تو اُسے عذاب دے گا۔ اہل سنت والجماعت کا یہی مؤقف ہے' البتہ اس کی تعبیر کے حوالے سے ان حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

''ارجاء'' کا وہ مفہوم جو قابلِ مذمت اور گمراہ کن ہے' وہ یہ ہے کہ جو شخص کبائر کا مرتکب ہوتا ہے' جیسے کسی کو قتل کر دیتا ہے' یا زنا

کرلیتا ہے' یا شراب پی لیتا ہے' یا فرائض کو ترک کرتا ہے جیسے نماز' روزہ یا زکوٰۃ کو ترک کردیتا ہے تو اُس کے جہنم میں عذاب کے مستحق ہونے کا فیصلہ دینے میں تاخیر کی جائے اور یہ گمان کیا جائے کہ ایمان سے مراد تو صرف دل کے ذریعہ تصدیق کرنا اور زبان کے ذریعہ اقرار کرنا ہے' عمل کو ترک کرنا نقصان نہیں دے گا' ایسے لوگ اپنی دلیل کے طور پر حدیث کے ان ظاہری الفاظ کا سہارا لیتے ہیں: ''تو جو شخص یہ کہہ دے کہ لا الٰہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔ یہ جھوٹا مسلک ہے' جو بعض گمراہ فرقوں کی طرف سے سامنے آیا ہے اور یہ صریح ثابت شدہ نصوص کے برخلاف ہے جو قطعی ہیں' اس مؤقف کے قائلین کو مرجئہ کہا جاتا ہے' حافظ مرتضیٰ زبیدی نے اپنی کتاب ''تاج العروس'' صفحہ 69/1 پر لفظ ''رجاء'' کے تحت یہ تحریر کیا ہے: ''مرجئہ' مسلمانوں کا ایک گروہ ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان صرف قول کا نام ہے' اس میں عمل شامل نہیں ہے' گویا کہ وہ قول کو مقدم کر دیتے ہیں اور عمل کو مؤخر کر دیتے ہیں کیونکہ وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر وہ نماز نہیں بھی پڑھتے' روزے نہیں بھی رکھتے تو اُن کا ایمان اُنہیں نجات دیدے گا''۔ اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

تو ان مختلف اطلاقات کے حوالے سے یہ بات سامنے آتی ہے جس شخص کی طرف مطلق طور پر ارجاء کی نسبت کی گئی ہو' اُس کے دین پر الزام عائد نہیں کیا گیا ہوگا اور وہ اہل سنت سے خارج شمار نہیں ہوگا بلکہ اُس مفہوم کا جائزہ لیا جائے گا جس حوالے سے اُس پر ارجاء کا اطلاق کیا گیا ہے' اگر وہ شرعی مفہوم ہوگا تو وہ اہلِ سنت اور اہلِ ہدایت میں سے ہوگا اور اگر وہ مذموم مفہوم ہوگا' تو وہ شخص گمراہی کا شکار اور بھٹکا ہوا ہوگا۔

اُنہوں نے اُس کے آخر میں یہ لکھا ہے: ''ہم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے محبت رکھتے ہیں اور اُن کے بارے میں کوشش کرتے ہیں' کیونکہ اُمت نے ان کے حوالے سے آپس میں کوئی اختلاف نہیں کیا تھا اور ان کے معاملہ میں کوئی شک نہیں ہوا تھا اور ان کے بعد جو لوگ آزمائش کے شکار ہوئے' اُن کے بارے میں ہم اُمید رکھتے ہیں (کہ اُن کی بخشش ہو جائے گی) ہم اُن کے معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں''۔ اس کے بعد اُن کا پورا کلام ہے۔

تو حسن بن محمد نے جس مفہوم کے بارے میں کلام کیا تھا' وہ یہ تھا کہ آزمائش کے دوران آپس میں لڑنے والے دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ بات قطعی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ وہ ٹھیک ہے یا درست ہے' اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان دونوں کے بارے میں یہ اُمید رکھی جائے گی (کہ ان دونوں کو معاف کر دیا جائے گا)۔ جہاں تک اُس ارجاء کا تعلق ہے جس کا تعلق ایمان سے ہے تو اُنہوں نے تو اس موضوع کو چھیڑا ہی نہیں ہے' لہٰذا ان پر اس حوالے سے اعتراض لازم نہیں آتا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے''۔ اُن کی بات یہاں اختصار کے ساتھ ختم ہوگئی۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

العقد الثمین من کلام محی الدین

اسلام کی بنیادی تعلیمات

عرض کی گئی: ہم نے امام ابوبکر آجری کی کتاب ''الشریعہ'' مطالعہ کیلئے حاصل کی ہے' ہماری یہ خواہش ہے کہ اس کتاب' اس کے متن' مضامین' موضوعات' مندرجات کے حوالے سے آپ بھی ہماری کچھ راہنمائی کریں؟

ارشاد فرمایا: اس کتاب کے مضامین اور موضوعات کو سمجھنے سے پہلے ہمیں کچھ تمہیدی اُمور کو سمجھنا ہوگا۔

عرض کی گئی: جیسے آپ مناسب سمجھیں!

ارشاد فرمایا: اسلامی تعلیمات کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق ہے' اُس نے اس پوری کائنات کے نظام کو اپنی ازلی حکمت کے تحت ترتیب دیا ہے۔

اس نظام میں اُس نے یہ طے کیا کہ اپنی مخلوق کو دو بنیادی حصوں میں تقسیم کر دیا۔

(1) بنی نوع انسان (2) دیگر تمام مخلوقات

عرض کی گئی: کیا بنی نوع انسان اتنا اہم ہے کہ دیگر تمام مخلوقات ایک طرف ہیں اور انسان دوسری طرف ہیں؟

ارشاد فرمایا: بالکل ایسا ہی ہے اور اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں سورۂ ''التین'' آیت: 4 میں ان الفاظ میں بیان کیا:

''ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں پیدا کیا ہے اور پھر اُسے سب سے زیادہ نیچے کی طرف کر دیا''۔

تکوینی وتشریعی نظام

عرض کی گئی: یعنی تمام تر مخلوقات میں انسان کو نمایاں اور انفرادی حیثیت حاصل ہے؟

ارشاد فرمایا: دیگر تمام تر مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کا نظام کیا ہے؟ وہ کن چیزوں کے پابند ہیں؟ کون سے اُمور اُن کے دائرے سے باہر ہیں؟ فی الحال ہم اس بحث میں نہیں پڑتے ہیں' ہم نے صرف اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ بنی نوع انسان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا نظام کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جو نظام مقرر کیا ہے اُسے دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(1) تکوینی نظام (2) تشریعی نظام

تکوینی نظام سے مراد وہ اُمور ہیں جو انسان کی مادی حیثیت اور زندگی سے تعلق رکھتے ہیں' اس میں مسلمان' غیر مسلم' مؤمن' کافر سب برابر ہیں۔

تشریعی نظام وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو پابند کیا ہے اور یہ پابندی عائد کرنے سے پہلے بنی نوع انسان کو یہ اختیار دیا کہ وہ چاہیں تو اس حکم کی پابندی کریں اور اگر چاہیں تو اس کی پابندی نہ کریں۔

عرض کی گئی: لیکن اللہ تعالیٰ نے تو یہ چیز طے کی ہے کہ کچھ لوگ کافر ہوں گے اور کچھ مؤمن ہوں گے جیسا کہ احادیث میں بھی یہ بات مذکور ہے۔

ارشاد فرمایا: اس موضوع کو ہم آگے چل کر سمجھنے کی کوشش کریں گے!

تشریعی نظام وہ قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص بندوں کے ذریعہ نازل کیے اور یہ مخصوص بندے مذہب کی اصطلاح میں ''انبیاء کرام'' کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کیلئے انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو جاری رکھا اور اس کا اختتام نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس دین کے ہمراہ مبعوث کیا گیا وہ ''اسلام'' ہے۔

عرض کی گئی: اسلام ایک دین ہے لیکن شریعت سے مراد کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: لفظ شریعت کا لغوی معنیٰ کسی طریقہ کا تعین کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ:13 میں ارشاد فرمایا ہے:

''اُس نے تمہارے لیے دین میں سے وہ طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اُس نے نوح کو کیا دیا تھا''۔

تو یہاں دین میں سے طریقہ مقرر کرنے کیلئے لفظ ''شرع'' استعمال ہوا ہے۔

شرعی تعلیمات کی تین بنیادی اقسام

عرض کی گئی: شریعت کی بنیادی تعلیمات کیا ہیں؟

ارشاد فرمایا: شریعت کی بنیادی تعلیمات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(1) اعتقادی تعلیمات: یہ وہ احکام ہیں جن کا تعلق انسان کے اعتقاد سے ہے کہ ہر مسلمان کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ یہ عقائد رکھتا ہو جس کا ذکر کتاب و سنت میں مختلف مقامات پر ہوا ہے۔

(2) عملی تعلیمات: یہ وہ احکام ہیں جن کا تعلق عمل سے ہے' یہ دو بنیادی حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں' کچھ اعمال وہ ہیں جو

اللہ تعالیٰ کا حق ہیں انہیں شریعت کی اصطلاح میں ''عبادت'' کہا جاتا ہے اور کچھ اعمال وہ ہیں جن کا واسطہ بندوں کے ساتھ ہے' انہیں اصطلاح میں ''معاملات'' کہا جاتا ہے۔

(3) روحانی تعلیمات: یہ وہ احکام ہیں جن کا تعلق کیفیات کے ساتھ ہے۔

عرض کی گئی: ان تینوں اقسام کا ذکر ہمیں کہاں ملے گا؟

ارشاد فرمایا: کتاب الشریعہ میں' اس کے علاوہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث منقول ہے جو محدثین کی اصطلاح میں حدیثِ جبریل کے نام سے جانی جاتی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان' اسلام اور احسان کے بارے میں سوالات کیے تھے' تو ایمان کے بارے میں سوال کا جواب اعتقادی تعلیمات پر مشتمل ہے' اسلام کے بارے میں سوال کا جواب عملی تعلیمات پر مشتمل ہے اور احسان کے بارے میں سوال کا جواب روحانی تعلیمات یعنی کیفیات پر مشتمل ہے اور پھر اسی حدیث کے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں:

''یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارے دین کی (بنیادی تعلیمات کی) تعلیم دینے کیلئے آئے تھے''۔

انسانوں کے درمیان نظریاتی اختلافات

عرض کی گئی: ان تینوں اقسام کا علم کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟

ارشاد فرمایا: ان تینوں اقسام کے بارے میں علم حاصل کرنے سے پہلے ہمیں یہ چیز جان لینی چاہیے کہ بنی نوع انسان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت تکوینی اعتبار سے جو کچھ طے کیا ہے وہ پورا ہو کے رہے گا۔

عرض کی گئی: اس بات کا مفہوم واضح نہیں ہو سکا؟

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے تکوینی فیصلوں میں یہ بات شامل ہے کہ بنی نوع انسان اعتقادی اور نظریاتی اعتبار سے مختلف حصوں میں تقسیم ہوں گے' مرکزی تقسیم یہ ہوگی کہ اُن کے دین ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے اور پھر ایک ہی دین سے تعلق رکھنے والے افراد کے اپنے دین کے بارے میں نظریات میں اختلاف پایا جاتا ہوگا۔

جیسا کہ کتاب وسنت میں کئی مقامات پر یہ بات ذکر ہوئی ہے کہ اہلِ کتاب اپنے دین میں باہمی اختلاف کا شکار ہوئے اور اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی پیش گوئی کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت بھی مختلف گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ان میں سے بہت سی روایات اور آیات کا تذکرہ امام آجری نے کتاب ''الشریعہ'' میں کیا ہے۔

عرض کی گئی: ہم نے یہ سوال کیا تھا کہ شریعت کی تعلیمات کی تین بنیادی اقسام کا علم کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے اور آپ

نے اُس کے جواب میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں تقسیم ہونے کا ذکر چھیڑ دیا' اس کی حکمت کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: یہ پہلو ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کی اعتقادی' عملی اور روحانی تعلیمات کی تعبیر و تشریح کے حوالے سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔

عرض کی گئی: تو پھر ہم ان میں سے کس کی بیان کی ہوئی تعبیر کو ''اسلامی تعلیمات'' قرار دیں گے؟

ارشاد فرمایا: یہ ایک طویل بحث طلب پہلو ہے۔

اسلام میں فرقہ بندی کا آغاز

عرض کی گئی: یہ تو ایک زمینی حقیقت ہے کہ اس وقت اُمتِ مسلمہ مختلف فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے اور تقریباً ہر گروہ ایک دوسرے کو گمراہ قرار دیتا ہے۔

ارشاد فرمایا: اسلام میں فرقہ بندی کا باقاعدہ آغاز اُس وقت ہوا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغاوت کی اور اُن پر ''شرک'' کا فتویٰ لگا دیا۔

امام عبدالرزاق نے کتاب ''مصنف عبدالرزاق'' میں کتاب اللقطہ میں' باب: ما جاء فی الحروریہ میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مکالمہ

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حروریوں (یعنی خوارج) نے علیحدگی اختیار کی تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گزارش کی: اے امیرالمؤمنین! آپ نماز کو ذرا مؤخر کر دیں' میں پہلے ان لوگوں کی طرف سے ہو آؤں اور اُن کے ساتھ بات چیت کر لوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں اندیشہ ہے (کہ کہیں وہ لوگ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچائیں) میں نے کہا: اگر اللہ نے چاہا تو ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے جو بہترین یمنی لباس دستیاب ہوا وہ میں نے پہنا (اور اُن لوگوں سے ملنے چلا گیا) میں نے اُن لوگوں کو پایا کہ وہ بھرپور عبادت کرنے والے لوگ تھے' اُن کے چہروں پر سجدوں کے نشانات تھے' جب میں اُن کے پاس گیا تو اُنہوں نے کہا: اے ابن عباس! آپ کو خوش آمدید ہے! آپ کس سلسلہ میں تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا: میں تم لوگوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں بات چیت کرنے کیلئے آیا ہوں جن کی موجودگی میں وحی نازل ہوئی اور وہ لوگ وحی کے مفہوم کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ تو اُن میں سے کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ تم لوگ ان کے ساتھ کوئی بات نہ کرو' اور کچھ نے یہ کہا کہ ہم ان کے ساتھ ضرور بات چیت کریں گے۔ میں نے کہا: تم لوگ مجھے یہ بتاؤ کہ

تمہیں اللہ کے رسول کے چچا زاد کے ساتھ کیا اختلاف ہے؟ جو اللہ کے رسول ﷺ کے داماد بھی ہیں اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والے پہلے فرد بھی ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ کے اصحاب بھی اُن کے ساتھ ہیں۔ اُن خوارج نے جواب دیا: ہمیں اُن کی تین باتوں پر اعتراض ہے۔ میں نے دریافت کیا: وہ باتیں کیا ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: پہلی بات یہ ہے کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں انسانوں کو ثالث مقرر کر دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حکم (یعنی ثالثی کا فیصلہ) صرف اللہ تعالیٰ کا ہوگا'' (سورۃ الانعام: 57)۔

میں نے کہا: اور کیا بات ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُنہوں نے جنگ کی لیکن (مخالف فریق کے افراد کو) قیدی نہیں بنایا اور مالِ غنیمت بھی حاصل نہیں کیا' اگر (فریقِ مخالف کے افراد) کافر تھے تو اُن کے اموال بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے حلال ہونے چاہئے تھے اور اگر وہ مؤمن تھے تو پھر اُن کے خون بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے حرام ہونے چاہئے تھے۔ میں نے کہا: اور کیا بات ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کیلئے لفظ امیر المؤمنین کو مٹا دیا تھا تو اگر وہ مؤمنین کے امیر نہیں ہیں تو پھر وہ کافروں کے امیر ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی محکم کتاب کی آیات تلاوت کروں اور تمہارے سامنے اُس کے نبی ﷺ کی ایسی سنت پیش کروں جس کا تم انکار نہ کر سکو تو کیا تم لوگ (اپنے مؤقف سے) رجوع کر لو گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں انسانوں کو حَکَم (یعنی ثالث) تسلیم کر لیا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو تم شکار کو قتل نہ کرو'' (سورۃ المائدۃ: 95)۔

اسی آیت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

''اُس کے بارے میں تم میں سے دو عادل لوگ حَکَم بن جائیں'' (سورۃ المائدۃ: 95)۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عورت اور اُس کے شوہر کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''اگر تمہیں اُن دونوں کے درمیان ناچاقی کا اندیشہ ہو تو ایک حَکَم مرد کے گھر والوں کی طرف سے اور ایک حَکَم عورت کے گھر والوں کی طرف سے بھیج دو'' (النساء: 35)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں: انسانوں کے خون کو بہنے سے روکنے اور اُن کے درمیان صلح کروانے کیلئے انسانوں کو حَکَم مقرر کرنا' یہ زیادہ حق رکھتا ہے یا

کسی خرگوش کے بارے میں حَکم مقرر کرنا (زیادہ اہم ہے) جس کی قیمت چار درہم ہوگی؟

اُن لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ لوگوں کا خون بہنے سے روکنا اور اُن کے درمیان صلح کروانا زیادہ حق رکھتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا میں نے اس کا جواب دے دیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: اللہ جانتا ہے! جی ہاں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقابل فریق کے افراد کو قیدی نہیں بنایا اور اُن کے اموال کو غنیمت کے طور پر حاصل نہیں کیا؟

تو کیا تم اپنی والدہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو قیدی بناؤ گے اور اُنہیں اُسی طرح (کنیز کے طور پر) قرار دو گے جس طرح دوسری خواتین کو کنیز بنایا جاتا ہے؟

ایسی صورت میں تو تم کفر کے مرتکب ہو گے اور اگر تم یہ گمان کرو کہ وہ اُم المؤمنین ہی نہیں ہیں تو پھر بھی تم کفر کے مرتکب ہو گے اور اسلام سے خارج ہو جاؤ گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''نبی اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور (نبی کی) ازواج اُن (اہلِ ایمان) کی مائیں ہیں'' (الاحزاب:6)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسی صورت میں تم دو گمراہیوں کے درمیان ڈولتے پھرو گے تو اب تم ان دونوں میں سے جس کو چاہو اختیار کرلو!

کیا میں نے اس کا جواب بھی دے دیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: اللہ جانتا ہے! جی ہاں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک تم لوگوں کے اس اعتراض کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے لفظ امیر المؤمنین کو مٹا دیا تھا (تو اُس کا جواب یہ ہے:) کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے ساتھ معاہدہ طے کیا اور اُسے تحریر کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم یہ لکھو:

''یہ وہ معاہدہ ہے جو اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر رہے ہیں''۔

تو قریش نے کہا: اگر ہم یہ بات جانتے ہوتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم نے آپ کو بیت اللہ تک جانے سے نہیں روکنا تھا اور نہ ہی آپ کے ساتھ جھگڑا کرنا تھا' آپ یہ تحریر کریں: (کہ یہ معاہدہ) محمد بن عبداللہ کر رہے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں اللہ کا سچا رسول ہوں' اگرچہ تم لوگ میری تکذیب کرتے ہو' (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو وہ معاہدہ تحریر کر رہے تھے:) اے علی! تم یہ لکھو: محمد بن عبداللہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو نبی اکرم ﷺ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ فضیلت رکھتے تھے (لیکن آپ ﷺ نے بھی اپنے نام کے ساتھ سے لفظ رسول اللہ مٹوا دیا تھا) کیا میں نے اس اعتراض کا جواب بھی دے دیا ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے! جی ہاں۔

تو اُن میں سے بیس ہزار افراد نے اپنے مؤقف سے رجوع کر لیا اور چار ہزار افراد اپنے مؤقف پر قائم رہے اور بعد میں جنگ کے دوران مارے گئے۔

عرض کی گئی: یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ صحابہ کرام کے زمانہ میں، صحابہ کرام پر کفر اور شرک کے فتوے لگائے گئے۔

ارشاد فرمایا: اس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ وہ لوگ خود کو ''توحید'' کا حقیقی علمبردار سمجھتے تھے۔ بھرپور طریقہ سے عبادت و ریاضت کرتے تھے۔

عرض کی گئی: اس کی وجہ کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کا وہ فیصلہ ہے جو ''تکوین'' سے تعلق رکھتا ہے۔

عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ تکوینی فیصلہ کیوں دیا؟

ارشاد فرمایا: قرآنِ مجید میں کئی مقام پر یہ بات ذکر ہوئی ہے جن میں سے بعض مقامات کا تذکرہ امام آجری نے کتاب ''الشریعہ'' میں کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اگر وہ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی اُمت کی شکل میں پیدا کر دیتا۔

اور وہ بلاشبہ اس بات کی قدرت بھی رکھتا ہے جس کی نمایاں ترین مثال فرشتے ہیں، فرشتوں پر ایمان رکھنا اسلام کی بنیادی تعلیمات کا اہم حصہ ہے۔

فرشتوں پر ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے؟

یہی کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ایک ایسی قسم پیدا کی ہے جو اُس کی ہمیشہ سے فرمانبردار ہے اور ہمیشہ فرمانبردار رہے گی۔

وہ مخلوق کی ایک ایسی قسم ہے جنہیں کبھی کوئی عارضہ، پریشانی، خرابی، تکلیف لاحق نہیں ہوتی۔

عرض کی گئی: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو بنی نوع انسان کو بھی اسی طرح پیدا کر سکتا تھا؟

ارشاد فرمایا: بنی نوع انسان کا اگر جائزہ لیا جائے تو اُن کی سرکشی و نافرمانی صرف دنیاوی زندگی تک ہے، دنیا میں آنے سے پہلے اور دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بنی نوع انسان بھی اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرمانبردار ہی ہیں۔

اسی طرح ہر قسم کی پریشانی، خرابی، بیماری، تکلیف کا تعلق صرف دنیاوی زندگی سے ہے۔

آخرت میں اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو ہر قسم کی آسائش، سہولت اور آرام عطا کرے گا اور ہر قسم کی پریشانی و تکلیف سے

محفوظ رکھے گا جیسا کہ جنت اور اُس کی نعمتوں کے بارے میں منقول آیات واحادیث میں یہ بات وضاحت کے ساتھ منقول ہے۔

عرض کی گئی: ہمارا سوال پھر بھی اپنی جگہ پر باقی ہے؟

ارشاد فرمایا: یہ بات یاد رکھیں کہ کوئی بھی انسان اللہ تعالیٰ کے افعال کی حکمت کا احاطہ نہیں کرسکتا اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ تشریعی احکام میں یہ بات طے شدہ ہے کہ کوئی بھی مؤمن اللہ تعالیٰ کے کسی بھی فعل پر اعتراض نہیں کرسکتا تو اسلام کے پیروکار کے طور پر ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ کو من وعن تسلیم کریں۔

عقل کی بحث

عرض کی گئی: لیکن کیا یہ بات عقلی اعتبار سے درست ہوگی؟

ارشاد فرمایا: عقل کیا چیز ہے؟

عقل انسان کے اندر موجود اُس صلاحیت کا نام ہے جس کی مدد سے انسان چیزوں اور اُن کے اسباب وعلل کا علم حاصل کرتا ہے۔

ہر شخص کی عقل، علم کے حصول کیلئے' حواس کی پابند ہے۔ اور حواس پانچ ہیں جنہیں حواسِ خمسہ کہا جاتا ہے۔

انسان دیکھنے کی حس کے ذریعہ جس چیز کا علم حاصل کرتا ہے وہ علم سونگھنے کی حس کے ذریعہ حاصل نہیں ہوسکتا اور سننے کی حس کے ذریعہ جس چیز کا علم حاصل کرتا ہے وہ چکھنے کے ذریعہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

عرض کی گئی: یہ ایک بنیادی حقیقت ہے۔

ارشاد فرمایا: حواس کی مدد سے انسان کی عقل کو جس بات کا علم حاصل ہوتا ہے وہ علم دو بنیادی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(1) علم بدیہی: اس سے مراد وہ علم ہے جس کیلئے کسی غور وفکر کی ضرورت نہیں پڑتی۔

(2) علم استدلالی: اس سے مراد وہ علم ہے جو غور وفکر کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔

عرض کی گئی: زیادہ تر اختلافات اُن اُمور کے بارے میں پائے جاتے ہیں جن کا تعلق علمِ استدلالی سے ہوتا ہے؟

ارشاد فرمایا: اگر نتائج کے حصول کیلئے عقل کو معیار تسلیم کرلیا جائے تو پھر عقلیات کے ماہرین' یعنی فلسفیوں کے درمیان کوئی اختلاف ہونا ہی نہیں چاہیے تھا' لیکن یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ فلسفہ بلکہ سائنس جو فلسفہ کی تجرباتی شکل ہے' اُس کے ماہرین کے درمیان بھی نظریات وآراء کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

عرض کی گئی: لیکن انسانوں کے درمیان تمام تر اختلاف کی بنیاد یہی استدلالی علم ہے؟

ارشاد فرمایا: یہ بات کافی حد تک درست ہے کیونکہ اگر ہم اسلام میں مختلف مکاتیبِ فکر کے عقائد و نظریات کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اُن کے درمیان جتنے بھی اختلافات پائے جاتے ہیں اُن سب کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ قرآنِ مجید کی آیات یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے استدلال کرتے ہوئے نتائج اخذ کرنے کے دوران اُن کی آراء ایک دوسرے سے مختلف ہوئیں اور پھر اس کے نتیجہ میں وہ لوگ مختلف فرقوں اور گروہوں کی شکل میں تقسیم ہو گئے۔

اجمال و تفصیل کی بحث

عرض کی گئی: اگر ہم یہ جاننا چاہیں کہ ان میں سے کون سے فرقے یا مسلک یا مکتبِ فکر کے نظریات درست ہیں تو اس کیلئے کن باتوں سے واقفیت ضروری ہوگی؟ کون سے اُمور سے استدلال کیا جائے گا؟

ارشاد فرمایا: اس کا جواب جاننے سے پہلے ایک اصول سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔

کسی بھی چیز کے بارے میں علم کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

(1) اجمالی (2) تفصیلی

عرض کی گئی: اسے کسی مثال کے ذریعہ واضح کریں؟

ارشاد فرمایا: اس کی عام فہم مثال نماز ہے جس کے بارے میں ہر مسلمان کو اس بات کا اجمالی علم حاصل ہے کہ نماز فرض ہے۔

لیکن اس کے بارے میں تفصیلی علم کیا ہوگا؟

نماز کی فرضیت کی دلیل کیا ہے؟

اس کے فرائض و واجبات و سنن و مستحبات کیا ہیں؟

اس کے بارے میں منقول احادیث میں کیا مذکور ہے اور اس کے طریقہ کے بارے میں کیا اختلاف مذکور ہے؟

اس سے متعلق فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کے دلائل کیا ہیں؟

عرض کی گئی: اس کی مثال میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے؟

نماز کیلئے طہارت شرط ہے۔

اور طہارت دو قسم کی ہوتی ہے: حقیقی طہارت اور حکمی طہارت۔

حکمی طہارت کی دو قسمیں ہیں: حدثِ اصغر (جس میں وضو لازم ہوتا ہے) اور حدثِ اکبر (جس میں غسل لازم ہوتا ہے)۔

ارشاد فرمایا: اب وضو اور غسل دونوں کے بارے میں اپنے بہت سے ذیلی احکام ہیں۔
جیسے کون سی چیز ناقضِ وضو ہے؟ اور کون سی چیز ناقضِ وضو نہیں ہے؟
عرض کی گئی: اس میں یہ بھی بحث کی جائے گی کہ نیند ناقضِ وضو ہے لیکن نیند کی مختلف حالتوں کے بارے میں بہت سے جزوی احکام ہیں۔

ارشاد فرمایا: یہ ہے اور اس طرح اور بھی بہت سی صورتیں ہیں' اگر آپ فقہی جزئیات کا جائزہ لینے بیٹھیں تو ایک فرض نماز ادا کرنے کیلئے سینکڑوں جزئیات کا خیال رکھنا پڑے گا۔
عرض کی گئی: یعنی زندگی کے ہر معاملہ میں انسان کو کچھ چیزوں کے بارے میں اجمالی علم ہوتا ہے اور کچھ چیزوں کے بارے میں تفصیلی علم ہوتا ہے۔

ارشاد فرمایا: اس کو ہم ایک مثال کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔
ایک شخص کو سینہ پر دباؤ محسوس ہوتا ہے' سانس میں گھٹن کا احساس ہوتا ہے' وہ کیا کرے گا؟
کسی عام ڈاکٹر کو دکھائے گا اور وہ ڈاکٹر اُسے ماہر امراضِ قلب کے پاس جانے کا مشورہ دے گا۔
ایسا کیوں ہوگا؟
کیونکہ عام جنرل فزیشن' امراضِ قلب کے بارے میں تفصیلی علم نہیں رکھتا ہے' اُس کا علم اجمالی ہے۔
عرض کی گئی: یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ زندگی کے ہر معاملہ میں ہمیں اس چیز کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ ہمیں کون سے علم کے ماہر کی ضرورت ہے۔

ارشاد فرمایا: زندگی کے ہر معاملہ کی طرح ہمیں دین کے بارے میں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ دین کی تعلیمات حاصل کرنے کیلئے اُس شخص کی طرف رجوع کریں جو دینی تعلیمات کے بارے میں تفصیلی علم رکھتا ہو۔

مثبت اور منفی کی بحث

عرض کی گئی: لیکن یہ بھی تو حقیقت ہے کہ دینی علوم کے بہت سے ماہرین اپنے عقائد و نظریات لازم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: بالکل ایسا ہی ہے! محض علم ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ شخص حق پر بھی ہو کیونکہ ''حق'' اور ''علم'' دو مختلف حقیقتیں ہیں۔
عرض کی گئی: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ''حق'' کا متضاد ''باطل'' ہوتا ہے اور ''علم'' کا متضاد ''جہالت'' یا زیادہ آسان

لفظوں میں ''لاعلمی'' ہوتی ہے۔

ارشادفرمایا: یہ ممکن ہے کہ ایک شخص عالم ہواور باطل پر ہو۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک شخص عالم نہ ہولیکن حق پر ہو۔

عرض کی گئی: اس طرح تو ہم اور زیادہ اُلجھ جائیں گے کہ ہم کون سے عالم کی پیروی کریں اور کس کی پیروی نہ کریں!

ہمیں یہ کیسے پتا چلے گا کہ یہ عالم حق پر ہے' یا یہ حق پر نہیں ہے؟

ارشادفرمایا: ہر شخص کا اپنا مخصوص اعتقاد ہوتا ہے۔

ہم میں سے ہر شخص یہ جانتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور خوارج باطل پر تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشادفرمائی ہے جیسا کہ امام آجری نے کتاب ''الشریعہ'' میں حدیث:24 میں یہ بات نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:

''میری اُمت پر ضرور اُسی طرح کی صورتِ حال آئے گی جس طرح کی صورتِ حال بنی اسرائیل پر آئی تھی' بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی' یعنی اُن سے زائد فرقوں میں تقسیم ہو گی' بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے صرف ایک ملت (جنت میں جائے گی)۔لوگوں نے عرض کی: ایک ملت سے مراد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس پر میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں''۔

یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کا سوادِ اعظم خود کو'اھل السنۃ والجماعۃ'' کے نام سے موسوم کرتا ہے۔

مذہبی طبقے کی نفسیات کا ایک پہلو

ارشادفرمایا: قرآن مجید نے'سورۂ بقرہ' آیت:146 میں یہ بات ذکر کی ہے:

''جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا کی وہ اِس (رسول) کی یوں معرفت رکھتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کی معرفت رکھتے ہیں' (لیکن پھر بھی) اُن (اہل کتاب) میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے ہوئے حق کو چھپاتا ہے''

عرض کی گئی: یہ بڑی حیران کن بات ہے۔

ارشادفرمایا: اس آیت سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ

مذہبی معلومات رکھنے والے کچھ لوگ اپنے ذاتی یا گروہی مفاد کی خاطر''حق'' کو چھپا بھی لیتے ہیں۔

حق اور دعوٰی حق میں فرق

عرض کی گئی: لیکن اس طرح تو ہر گروہ دوسرے پر یہ الزام عائد کرے گا کہ اس دوسرے گروہ نے حق کو چھپایا ہوا ہے؟

ارشاد فرمایا: ''حق'' پر ہونا' یہ ایک حقیقت ہے۔

اور ''حق'' پر ہونے کا دعویٰ کرنا' ایک اور حقیقت ہے۔

عرض کی گئی: یعنی حق پر ہونے کے لیے محض ''علم'' کافی نہیں ہے۔

ارشاد فرمایا: ''حق'' پر ہونے کے لیے سب سے پہلی شرط ''توفیق الٰہی'' ہے۔

عرض کی گئی: سبحان اللہ!

توفیق الٰہی اور مشیت

ارشاد فرمایا: امام آجری نے بھی ''الشریعہ'' میں یہ روایت نقل کی ہے' اس روایت کو امام مسلم نے بھی اپنی ''صحیح'' میں۔ کتاب القدر' باب: تصریف اللہ تعالیٰ القلوب کیف شاء۔ میں نقل کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام اولادِ آدم کے قلوب' رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان' ایک ہی قلب کی مانند ہیں' وہ (اُن میں سے کسی ایک کے بھی دل کو) جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے''

عرض کی گئی: اللہ اکبر! یہ بہت بڑی بات ہے۔

اکابر پرستی

ارشاد فرمایا: یہ ایک عام مشاہداتی حقیقت ہے' ایک فرد ایک مخصوص مکتبہ فکر کے مدرسہ میں کتاب وسنت کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور پھر اُس کی معلومات کا ماحصل کیا ہوتا ہے؟

عرض کی گئی: کیا ہوتا ہے؟

ارشاد فرمایا: یہی کہ:

حضرت محمد ﷺ کو فلاں چیز کے بارے میں پتہ نہیں تھا' فلاں کے بارے میں بھی پتہ نہیں تھا اور فلاں کے بارے میں تو (نعوذ باللہ من ذٰلک) پتہ ہو ہی نہیں سکتا۔

عرض کی گئی: یہ کیسے اُمتی ہیں' جو اپنے نبی ﷺ کے علم پر حکم لگاتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: اِنہی امتیوں کے سامنے اگر آپ یہ کہہ دیں:

عجب' دہلی' امرتسر' بٹالہ' نانوتہ' گنگوہ' تھانہ بھون یا سہارن پور سے تعلق رکھنے والے فلاں مولوی صاحب کو:

فلاں چیز کے بارے میں پتہ نہیں تھا' فلاں کے بارے میں بھی پتہ نہیں تھا اور فلاں کے بارے میں تو اُنہیں پتہ ہو ہی نہیں سکتا۔

عرض کی گئی: تو آپ کو فوراً گستاخ اور بدتمیز قرار دیدیا جائے گا۔

انسانی فکر پر معاشرتی اثرات

ارشاد فرمایا: امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں 'کتاب الجنائز' باب: اذا اسلم الصبی فمات - میں' حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"پیدا ہونے والا ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اُسے یہودی' عیسائی' یا مجوسی بنا دیتے ہیں"

عرض کی گئی: اس حدیث سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

ارشاد فرمایا: یہ ثابت ہوتا ہے:

☆☆ ہر انسان' معاشرتی و خارجی اثرات قبول کرتا ہے۔

☆☆ اور یہ اثرات اس کے اعتقاد کو بھی متاثر کرتے ہیں۔

مذہبی و مسلکی نظریات

عرض کی گئی: ایک عام مسلمان کے طور پر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

ارشاد فرمایا: دنیا میں تین مذاہب ایسے ہیں' جو 'الہامی' مذاہب مانے جاتے ہیں:

اسلام' عیسائیت اور یہودیت

ان کے علاوہ بہت سے "غیر الہامی" مذاہب بھی ہیں:

جیسے ہندومت' بدھ مت وغیرہ

ان میں سے ہر ایک مذہب کے ماننے والے افراد' خود کو "حق" پر سمجھتے ہیں' اور اپنے دین کے علاوہ' دیگر تمام ادیان کو باطل قرار دیتے ہیں۔

عرض کی گئی: بالکل ایسا ہی ہے۔

ارشاد فرمایا: ہم اسلام کے پیروکار ہیں' جب کوئی "غیر مسلم" شخص "مذہب" کے حوالے سے ہمارے ساتھ مذاکرہ کرنا چاہے گا' تو ایک مسلمان کے طور پر یہ ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ ہم اسلام کی آفاقی تعلیمات کو دلائل و شواہد کے ساتھ اس کے سامنے ثابت کریں' اسلام یا اس کی تعلیمات کے حوالے سے جو شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں' اُن کو دور کریں۔

عرض کی گئی: آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے' کہ جس طرح اپنے مذہب کے حوالے سے ہم دلائل و شواہد سے بات کرتے ہیں اسی طرح اپنے مسلک کے حوالے سے بھی ہمیں دلائل و شواہد کے ساتھ بات کرنے چاہیے؟

ارشاد فرمایا: جس طرح عیسائیت اور یہودیت کے پیروکار' الہامی مذہب کے ماننے والے ہونے کے دعویدار ہیں' اُسی طرح مسلمانوں کے مختلف فرقے بھی اسی بات کے دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے نظریات ہی "صحیح اسلامی نظریات" ہیں۔

آپ امام آجری کی مثال لے لیں!

انہوں نے گمراہ اور باطل فرقوں کی تردید کے لیے ہی کتاب ''الشریعۃ'' تحریر کی ہے، جس میں انہوں نے کتاب وسنت کے دلائل کے ہمراہ یہ بات ثابت کی ہے کہ اہل سنت کے عقائد ونظریات، کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

اور جو فرقے اہل سنت کے عقائد سے مختلف نظریات رکھتے ہیں اُن کے نظریات، کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق نہیں ہیں، امام آجری نے اس کتاب میں خوارج، شیعہ، معتزلہ، قدریہ، جبریہ، مرجئہ اور دیگر فرقوں پر تنقید وتعقب کیا ہے۔

عرض کی گئی: عقیدہ کی خرابی کی بنیادی وجہ کیا ہوتی ہے؟

ارشاد فرمایا: احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور اُس کے اہل افراد کو، اور جہنم اور اُس کے اہل افراد کو پیدا کیا ہے، جب کسی شخص کے نصیب میں دائمی محرومی ہوتی ہے تو شیطان اُس کے سامنے کسی غلط عقیدہ یا نظریہ کو بنا سنوار کر پیش کر دیتا ہے اور پھر جن لوگوں کے باطن میں خرابی ہوتی ہے وہ اُس گمراہ کن نظریہ کی پیروی شروع کر دیتے ہیں۔

یہ ایک فطری حقیقت ہے کہ کسی بھی مسلک سے تعلق رکھنے والے کسی عام فرد کو اپنے مسلک کے بارے میں ''مالہ وماعلیہ'' سمیت تمام معلومات حاصل نہیں ہوتی ہیں۔

عرض کی گئی: لیکن جن لوگوں کو ''مالہ وماعلیہ'' سمیت معلومات حاصل ہوتی ہیں وہ بھی کب حق کی پیروی کرتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: اس کی وجہ اُن کی سرکشی اور تکبر ہوتا ہے، قرآنِ مجید میں کئی مقام پر یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اہلِ کتاب کے علماء، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا زمانہ قریب ہونے پر ایمان رکھتے تھے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے منتظر تھے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیا کرتے تھے لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے تو وہ لوگ جنہیں کتاب کا علم دیا گیا تھا اُنہوں نے حسد، سرکشی اور تکبر کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں موجود نشانیوں کو پہچان کر پھر بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا، تو بعد کے زمانے کے لوگوں کا معاملہ ہی مختلف ہے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

فہرست

❖❖❖❖❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام
علیٰ حبیبہ الکریم و علیٰ الہٖ و اصحابہٖ اجمعین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے!

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ.

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے! اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ جو نبی ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی آل اور اصحاب پر درود و سلام نازل کرے!

أَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُقْبِلٍ أَيَّدَهُ اللّٰهُ وَسَدَّدَهُ قَالَ: أَنَا الْفَقِيهُ الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ الْبُرَيْهِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنُ حِمْيَرَ بْنِ تُبَّعِ بْنِ فَضْلٍ قَالَ: أَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَسْعَدُ بْنُ خَيْرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِيسَى بْنِ مُلَامِسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ أَبِيهِ خَيْرِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ الْمَكِّيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْآجُرِّيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

(اس کتاب کے ناقل) عمر بن ابراہیم' اللہ اُن سے درگزر کرے! وہ کہتے ہیں: امام فقیہ ابوالحسن احمد بن مقبل نے امام فقیہ ابوالحسن احمد بن محمد بن عبداللہ بن مسعود البریہی کے حوالے سے فقیہ حافظ ابوالحسن علی بن ابوبکر بن حمیر بن تبع بن فضل کے حوالے سے فقیہ شیخ اسعد بن خیر بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ملامس کے حوالے سے اُن کے والد خیر بن یحییٰ کے حوالے سے' ابوبکر احمد بن محمد البزار مکی کے حوالے سے امام محمد بن حسین آجری (سے یہ کتاب نقل کی ہے)۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْآجُرِّيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: أَحَقُّ مَا ابْتَدَأْتُ بِهِ الْكَلَامَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَوْلَانَا الْكَرِيمِ، وَأَجَلُّ الْحَمْدِ مَا

امام محمد بن حسین آجری فرماتے ہیں: جس چیز کے ذریعہ میں کلام کا آغاز کروں اُس کی سب سے زیادہ حقدار یہ بات ہے کہ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہمارا کریم مولا ہے

حَمِدَ بِهِ الْكَرِيمُ نَفْسَهُ، فَأَنَا أَحْمَدُهُ بِهِ:

اور سب سے جلیل القدر حمد وہ ہے جو اُس کریم نے خود اپنی ذات کی (حمد) بیان کی ہے اور میں بھی اُنہی کلمات کے ہمراہ اُس کی حمد بیان کرتا ہوں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ}

[سورة: الفاتحة]

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' روزِ جزاء کا مالک ہے''۔ (سورۃ الفاتحہ: ۱ تا ۳)

وَ {الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ، وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ، يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ}

[سورة: سبأ، آية رقم: 2]

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے' وہ اُسی کی ملکیت ہے اور آخرت میں بھی حمد اُسی کیلئے مخصوص ہوگی' وہ حکمت والا اور خبر رکھنے والا ہے' زمین میں جو داخل ہوتا ہے اور جو اُس میں سے نکلتا ہے' آسمان سے جو نازل ہوتا ہے اور جو اُس (آسمان) کی طرف چڑھتا ہے' وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اُس (سب) کا علم رکھتا ہے اور وہ رحم کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے''۔ (سورۂ سبا: ۱۔۲)

وَ {الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ، ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ}

[سورة: الأنعام، آية رقم: 1]

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' تاریکیوں اور نور کو بنایا' پھر کفر کرنے والے لوگ (اپنے جھوٹے معبودوں کو) اپنے (حقیقی) پروردگار کے برابر قرار دیتے ہیں''۔ (سورۃ الانعام: ۱)

وَ {الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا}

[سورة: الإسراء، آية رقم: 111]

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ ہی بادشاہی میں کوئی اُس کا شریک ہے (اور نہ ہی ایسا ہے) کہ اُس کی کسی کمزوری کی وجہ سے کوئی اُس کا مددگار ہو اور تم اہتمام کے ساتھ اُس کی کبریائی بیان کرو''۔

(سورۃ بنی اسرائیل: ۱۱۱)

أَحْمَدُهُ شُكْرًا لِمَا تَفَضَّلَ بِهِ عَلَيْنَا مِنْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں شکر کرتے ہوئے اُس کی

نِعَمِهِ الدَّائِمَةِ، وَأَيَادِيهِ الْقَدِيمَةِ. حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ يُحِبُّ الْحَمْدَ. فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

حمد بیان کرتا ہوں کیونکہ اُس نے ہم پر دائمی نعمتوں اور قدیم مہربانیوں کے ذریعہ فضل کیا' یہ ایک ایسے شخص کی بیان کی ہوئی حمد ہے جو یہ بات جانتا ہے کہ اُس کا کریم پروردگار حمد کو پسند کرتا ہے تو ہر حال میں حمد اُسی کیلئے مخصوص ہے۔

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى الْبَشِيرِ النَّذِيرِ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. الْمَذْكُورِ نَعْتُهُ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ. الْخَاتِمِ لِجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ. ذَلِكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ، وَعَلَى أَصْحَابِهِ الْمُنْتَخَبِينَ، وَعَلَى أَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ.

اللہ تعالیٰ (اُن پر) درود نازل کرے جو خوشخبری سنانے والے' ڈرانے والے' روشن چراغ (یا سورج) ہیں' جو اولادِ آدم کے سردار ہیں' جن کی صفات کا تذکرہ تورات وانجیل میں ہوا ہے اور جو تمام انبیاء (کی بعثت کے سلسلہ) کو ختم کرنے والے ہیں' وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں' (اُن پر) اور اُن کی پاکیزہ آل پر اور اُن کے منتخب اصحاب پر اور اُن کی ازواج پر' جو اہلِ ایمان کی مائیں ہیں (ان سب پر اللہ تعالیٰ درود نازل کرے!)۔

يَرْزُقُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمُ التَّمَسُّكَ بِطَاعَتِهِ، وَبِطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَبِمَا كَانَ عَلَيْهِ صَحَابَتُهُ وَالتَّابِعُونَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ. وَبِمَا كَانَ عَلَيْهِ الْأَئِمَّةُ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ. وَعَصَمَنَا وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْأَهْوَاءِ الْمُضِلَّةِ. إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے اور صحابہ کرام اور احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی کرنے والے حضرات' اور مسلمانوں کے علماء کے ائمہ کا جو (اعتقاد ونظریہ تھا) اُن کے طریقہ کو مضبوطی سے تھامنے کی توفیق نصیب کرے اور ہمیں اور آپ کو گمراہ کرنے والی نفسانی خواہشات سے محفوظ رکھے' بے شک وہ سننے والا اور قریب ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحِمْصِيُّ قَالَ: ثنا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعُذْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن عذری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَتَحَمَّلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ، وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ

''اس (دین کے) علم کو بعد میں آنے والوں میں سے عادل لوگ حاصل کریں گے جو غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل نظریات رکھنے والوں کی (اس دین کی تعلیمات کی طرف) غلط نسبت اور جاہل لوگوں کی تاویل (یعنی غلط تشریح) کو اس (دین) سے پرے کریں گے''۔

2- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: ثنا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ مُعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن عذری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ، وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ

''بعد میں آنے والوں میں سے عادل لوگ اس (دین) کا علم حاصل کریں گے جو غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل نظریات رکھنے والوں کی (اس دین کی تعلیمات کی طرف) غلط نسبت اور جاہل لوگوں کی تاویل (یعنی غلط تشریح) کو اس (دین) سے پرے کریں گے''۔

3- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ:: الْفَقِيهُ الْعَفِيفُ الزَّاهِدُ الْمُتَمَسِّكُ بِالسُّنَّةِ: أُولَئِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وہب بن منبہ فرماتے ہیں: ایسا فقیہ جو پاک دامن ہو، دنیا سے بے رغبت ہو، سنت کو مضبوطی سے تھامنے والا ہو، ہر زمانہ میں

2- والحديث رواه ابن عدي في الكامل 153/1 وابن حبان في الثقات 10/4.

3- قال الحافظ في التهذيب 293/6 في ترجمة عبد الصمد بن معقل بن منبه: روى عنه جعفر بن سليمان الضبي.

أَتْبَاعُ الْأَنْبِيَاءِ فِي كُلِّ زَمَانٍ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: جَعَلَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِمَّنْ تَحْيَا بِهِمُ السُّنَنُ، وَتَمُوتُ بِهِمُ الْبِدَعُ، وَتَقْوَى بِهِمْ قُلُوبُ أَهْلِ الْحَقِّ، وَتَنْقَمِعُ بِهِمْ نُفُوسُ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ، بِمَنِّهِ وَكَرَمِهِ

اسی قسم کے لوگ انبیاء کے (سچے) پیروکار ہوں گے۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اُن لوگوں میں شامل کرے جن کے ذریعہ سنت کا احیاء ہوتا ہے اور جن کے ذریعہ بدعتوں کی موت ہوتی ہے اور جن کے ذریعہ اہلِ حق کے قلوب قوت حاصل کرتے ہیں اور نفسانی خواہشات کے پیروکاروں کے نفوس کا قلع قمع ہوتا ہے، وہ اپنے فضل و کرم کے تحت (ہمیں یہ چیز نصیب کرے)۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1- بَابُ ذِكْرِ الْأَمْرِ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْفُرْقَةِ بَلِ الِاتِّبَاعُ وَتَرْكُ الِابْتِدَاعِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَنِّهِ وَفَضْلِهِ أَخْبَرَنَا فِي كِتَابِهِ عَمَّنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى أَنَّهُمْ إِنَّمَا هَلَكُوا لَمَّا افْتَرَقُوا فِي دِينِهِمْ، وَأَعْلَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ أَنَّ الَّذِي حَمَلَهُمْ عَلَى الْفُرْقَةِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْمَيْلِ إِلَى الْبَاطِلِ الَّذِي نُهُوا عَنْهُ إِنَّمَا هُوَ الْبَغْيُ وَالْحَسَدُ بَعْدَ أَنْ عَلِمُوا مَا لَمْ يَعْلَمْ غَيْرُهُمْ، فَحَمَلَهُمْ شِدَّةُ الْبَغْيِ وَالْحَسَدِ إِلَى أَنْ صَارُوا فِرَقًا فَهَلَكُوا فَحَذَّرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ أَنْ نَكُونَ مِثْلَهُمْ فَنَهْلِكَ كَمَا هَلَكُوا بَلْ أَمَرَنَا عَزَّ وَجَلَّ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ، وَنَهَانَا عَنِ الْفُرْقَةِ، وَكَذَلِكَ حَذَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفُرْقَةِ وَأَمَرَنَا بِالْجَمَاعَةِ، وَكَذَلِكَ حَذَّرَنَا أَئِمَّتُنَا مِمَّنْ سَلَفَ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ كُلُّهُمْ يَأْمُرُونَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ، وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْفُرْقَةِ.

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

باب: جماعت کے ساتھ رہنے کے لازم ہونے اور فرقہ بندی کی ممانعت کا تذکرہ (بلکہ کتاب وسنت کے احکام) کی پیروی کی جائے گی اور بدعت کی پیروی کو ترک کیا جائے گا

امام محمد بن حسین بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے تحت اپنی کتاب (یعنی قرآن مجید) میں ہمیں پہلے گزر جانے والے اہلِ کتاب یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ وہ لوگ اُس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے جب وہ اپنے دین کے بارے میں فرقہ بندی کا شکار ہوئے' ہمارے مولا نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جماعت کو چھوڑ کر علیحدگی اختیار کرنے اور باطل کی طرف مائل ہو جانے' جن سے اُنہیں منع کیا گیا تھا' اس چیز کی طرف اُنہیں جس بات نے راغب کیا' وہ سرکشی اور حسد ہے' حالانکہ انہیں اس بات کا علم ہو چکا تھا جس کا علم دوسروں کو نہیں تھا' لیکن سرکشی اور حسد کی شدت نے انہیں اس بات پر مجبور کیا کہ وہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور ہلاکت کا شکار ہو گئے' تو ہمارے مولا کریم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم اُن کی مانند ہوں' ورنہ ہم بھی ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جس طرح وہ ہلاکت کا شکار ہوئے تھے' بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم جماعت کے ساتھ رہیں اور اُس نے ہمیں فرقہ بندی سے منع کیا ہے' اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی ہمیں فرقہ بندی سے بچنے کی تلقین کی ہے اور جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے' اسی طرح مسلمان علماء میں سے سلف صالحین سے تعلق رکھنے والے ہمارے ائمہ نے بھی ہمیں یہی ہدایت کی ہے' یہ سب حضرات

جماعت کے ساتھ رہنے کی ہدایت کرتے تھے اور فرقہ بندی سے منع کرتے تھے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاذْكُرْ لَنَا ذَلِكَ لِنَحْذَرَ مَا تَقُولُهُ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لَنَا إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ،

اگر کوئی شخص یہ کہے: آپ ہمارے سامنے وہ چیز ذکر کریں جو آپ نے بیان کی ہے، تاکہ ہم بھی اس چیز سے بچ سکیں، اللہ تعالیٰ ہی ہمیں صحیح راستے کی طرف (ہدایت ورہنمائی کی) توفیق دینے والا ہے۔

قِيلَ لَهُ: سَأَذْكُرُ مِنْ ذَلِكَ مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ مَبْلَغَ عِلْمِيَ الَّذِي عَلَّمَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، نَصِيحَةً لِإِخْوَانِي مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ وَأَهْلِ الْحَدِيثِ، وَأَهْلِ الْفِقْهِ وَغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا قَصَدْتُ لَهُ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اللهُ

تو اُس سے یہ کہا جائے گا: میں آپ کے سامنے وہ چیز ذکر کروں گا جو میرے علم کے مطابق میرے ذہن میں موجود ہے، وہ علم جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے تاکہ میں اہلِ قرآن، اہلِ حدیث، اہلِ فقہ اور دیگر تمام مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے اپنے بھائیوں کیلئے خیرخواہی کروں، اللہ تعالیٰ ہی اُس چیز کی توفیق عطا کرنے والا ہے جس کا میں نے ارادہ کیا ہے اور وہی اس کام میں مددگار ہوگا، اگر اللہ نے چاہا۔

اختلاف کے اسباب

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں ارشاد فرمایا ہے:

{كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

[البقرة: 213]

"پہلے لوگ ایک گروہ تھے، اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو خوشخبری اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور اُن کے ساتھ اُس نے حق کے ہمراہ کتاب نازل کی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ دیں اُس چیز کے بارے میں جن کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کے بارے میں اختلاف صرف اُنہی لوگوں کے درمیان پایا گیا جن کو وہ چیز دی گئی تھی اور یہ اُس کے بعد پایا گیا جب اُن کے پاس واضح دلائل آچکے تھے، یہ اُن کی باہمی سرکشی کی وجہ سے تھا تو جن چیزوں کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا گیا اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی اپنے اذن کے تحت رہنمائی

کی' اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اُسے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت عطا کر دیتا ہے"(سورۂ بقرہ: ۲۱۳)۔[1]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ. وَلَكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ}

[البقرة: 253]

"یہ رسول ہیں' ہم نے ان میں سے بعض کو دوسروں پر فضیلت دی ہے' ان میں سے ایک ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ کلام کیا اور اُن میں سے ایک کے درجات کو اُس نے بلند کیا اور ہم نے مریم کے صاحبزادے عیسیٰ کو نشانیاں عطا کیں اور ہم نے روح القدس کے ذریعہ اُن کی تائید کی' اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان حضرات کے بعد' اور اپنے پاس واضح دلائل آ جانے کے بعد لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوتا' لیکن اُن لوگوں کے درمیان اختلاف ہوا تو اُن میں سے کچھ لوگ جنہوں نے ایمان رکھا اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے کفر کو اختیار کیا' اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے درمیان آپس میں اختلاف نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ جو ارادہ کرتا ہے ویسا کر لیتا ہے"۔[2]

---

[1] اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے: پہلے لوگ ایک گروہ تھے' اِس سے مراد یہ ہے: کہ پہلے لوگ ایک ہی "دین" پر کاربند تھے' علماء نے یہ بات بیان کی ہے: اِس کے بعد یہ عبارت محذوف ہے: پھر لوگ دینی اعتبار سے اختلاف کا شکار ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہ السلام کو مبعوث کیا' تاکہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود اجر و ثواب کے بارے میں خوشخبری دیں' اور اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں' یہاں دوسری بات یہ بیان کی گئی ہے: اللہ تعالیٰ نے اُن انبیائے کرام کے ساتھ الہامی کتابیں بھی نازل کی تھیں' تاکہ لوگوں کے درمیان' دینی اعتبار سے' جو اختلاف پایا جاتا ہے' اُس کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ بیان کر دے' اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی: اُن لوگوں کے پاس واضح نشانیاں آ جانے کے بعد بھی' اُن لوگوں نے دین کے احکام کے بارے میں اختلاف کیا' اِس کی وجہ اُن کی باہمی سرکشی' یعنی ایک دوسرے کے مقابلے میں ضد تھی' یا خود کو دوسرے سے برتر سمجھنے' یا برتر ثابت کرنے کی خواہش تھی' اور پھر جن چیزوں کے بارے میں اُن لوگوں کے درمیان اختلاف ہوا' اُس کے بارے میں' اللہ تعالیٰ نے اپنے اذن یعنی مشیت کے تحت' اہل ایمان کی رہنمائی کر دی' یعنی اسلامی تعلیمات اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق ہیں' اور آیت کے آخر میں یہ آفاقی حقیقت بیان کر دی: کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے' اُسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نصیب کر دیتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں' امام جلال الدین سیوطی نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کے درمیان دس صدیوں کا فرق ہے اس دوران سب لوگ صحیح دین پر قائم رہے' اس کے بعد ان لوگوں کے درمیان دینی معاملات میں اختلاف پیدا ہونا شروع ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی بعثت کا سلسلہ شروع کیا' (مترجم عرض کرتا ہے:) تاہم یہ روایت محل نظر ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام اِن دونوں حضرات میں سے' ہر ایک کی عمر دس صدیوں' یعنی ایک ہزار سال کے لگ بھگ ہے۔

[2] امام آجری نے یہاں سورۂ بقرہ کی جو آیت نقل کی ہے' اُس سے پہلے والی آیت میں' اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَقَالَ تَعَالَیٰ فِي سُورَةِ آلِ عِمرَانَ:

{إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ}

[آل عمران: 19]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین' اسلام ہے اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی اُنہوں نے اختلاف اُسی وقت کیا جب اُن کے پاس علم آ چکا تھا' انہوں نے باہمی سرکشی کی وجہ سے ایسا کیا تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تیزی سے حساب لینے والا ہے''۔ [1]

(حاشیہ صفحہ سابقہ) ''یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں' جنہیں ہم حق کے ہمراہ تم پر تلاوت کرتے ہیں' اور اور بے شک تم رسولوں میں سے (ایک) ہو''۔

جب اس آیت میں یہ حقیقت بیان کردی گئی کہ نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے' اُن برگزیدہ افراد میں سے ایک ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت کے مرتبے پر فائز کیا' تو اب اگلی آیت میں یہ بنیادی اصول بیان کیا گیا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کئی حضرات کو رسالت کا مرتبہ عطا کیا ہے لیکن فضیلت کے اعتبار سے' یہ تمام حضرات ایک ہی مرتبہ کے نہیں ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں' قاضی ثناء اللہ پانی پتی تحریر کرتے ہیں: ''فضل'' کا معنیٰ یہ ہے: کسی صفت میں اضافی پہلو ہونا' یعنی جو وصف مشترک ہو' اس میں کسی ایک پہلو کے حوالے سے' اضافی ہونا' پایا جاتا ہو۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' کہ اُس نے جن رسولوں کو' دوسرے رسولوں پر فضیلت دی ہے' اس فضیلت کا پہلو کیا ہے؟ تو یہ ارشاد فرمایا: اُن میں سے ایک رسول وہ ہے' جس کے ساتھ اس نے (براہِ راست) کلام کیا' مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: اُس نے ان میں سے ایک (رسول) کے درجات کو بلند کیا' امام سیوطی تحریر کرتے ہیں: اس سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں' اور درجات کی بلندی سے مراد یہ ہے: آپ ﷺ کو عمومی طور پر (یعنی تمام بنی نوع انسان کے لئے نبی بنا کر) بھیجا گیا' (ایک پہلو یہ ہے) کہ آپ ﷺ کے ذریعے نبوت (یعنی انبیاء کی بعثت کے سلسلے) کو ختم کر دیا گیا' آپ ﷺ کی امت کو دیگر تمام امتوں پر فضیلت عطا کی گئی' آپ ﷺ کو بکثرت معجزات عطا کیے گئے' اِن کے علاوہ بھی آپ ﷺ کو متعدد خصوصیات عطا کی گئی ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا: کہ ہم نے مریم کے صاحبزادے عیسیٰ کو واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید کی۔

یہ بات بیان کر دینے کے بعد' اللہ تعالیٰ نے یہ تکوینی حقیقت بیان کی ہے: کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا' تو اِن انبیاء کے بعد' اُن کی امتوں کے افراد' دینی اعتبار سے اختلاف نہ کرتے' جبکہ اُن کے پاس واضح نشانیاں آ چکیں تھیں' لیکن وہ لوگ باہمی طور پر اختلاف کا شکار ہوئے' اور ان میں سے کچھ لوگ ایمان پر ثابت قدم رہے اور کچھ نے کفر کیا' جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دے دیا' اس کے بعد تاکیدی طور پر یہ بات دہرائی گئی کہ ''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا' تو وہ لوگ باہمی اختلاف کا شکار نہ ہوتے'' لیکن پھر یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے' وہ کرتا ہے۔

[1] اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین' اسلام ہے' لیکن جن لوگوں کو کتاب عطا کی گئی' انہوں نے باہمی سرکشی کی وجہ سے (حقیقی اسلام کی تعلیمات کے بارے میں) اختلاف کیا اور یہ اختلاف اُس وقت کیا' جب اُن کے پاس علم آ چکا تھا' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ تیزی سے حساب لینے والا ہے''

مفسرین نے یہاں یہ بات بیان کی ہے: یہاں اہل کتاب سے مراد' یہودی اور عیسائی ہیں' جنہوں نے اپنے دین کی تعلیمات کے بارے میں باہمی طور پر اختلاف کیا' اور دین کی حقیقی اور سچی تعلیمات کو چھوڑ کر' اپنی من پسند تاویلات' عقائد اور نظریات کو ''دین'' قرار دے دیا۔

وَقَالَ تَعَالَىٰ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

{إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ}

[الانعام: 159]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی اختیار کی اور وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے' تمہارا اُن کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے' اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' پھر وہ اُنہیں اُس چیز کے بارے میں بتا دے گا جو وہ کام کیا کرتے تھے''۔[1]

(سورۂ انعام:۱۵۹)

وَقَالَ تَعَالَىٰ فِي سُورَةِ يُونُسَ:

{وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ} [يونس: 93]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ یونس میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہم نے بنی اسرائیل کیلئے سچائی کا ٹھکانہ مقرر کیا اور ہم نے اُنہیں پاکیزہ چیزیں رزق کے طور پر عطا کیں تو اُنہوں نے اُس وقت تک اختلاف نہیں کیا جب تک اُن کے پاس علم نہیں آ گیا تو جس چیز کے بارے میں وہ لوگ اختلاف کیا کرتے تھے اُس کے بارے میں تمہارا پروردگار قیامت کے دن اُن کے درمیان فیصلہ کر دے گا''۔[2]

(سورۂ یونس:۹۳)

---

[1] اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ جن لوگوں نے دین میں فرقہ بندی اختیار کی تھی' وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے' یعنی یہ ایک آفاقی حقیقت ہے کہ دین میں فرقہ بندی اختیار کرنے والا شخص' دین کو چھوڑ کر ایک الگ چھوٹا سا گروہ بنا لیتا ہے' تو وہ گروہ بھی کسی ایک اصول' یا نظریے پر برقرار نہیں رہتا' بلکہ اس فرقے کے ماننے والے' آگے چل کر مزید ذیلی گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

یہ حقیقت بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تمہارا اُن کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے''

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دین میں فرقہ بندی اختیار کرتے ہیں' ایک عام مسلمان کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اُن کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رکھے' جو لوگ یہ کہتے ہیں: کہ سب مسلمان ہیں اور کلمہ گو ہیں' ایسے لوگ قرآن کی تعلیمات پر صحیح طور پر عمل پیرا نہیں ہوتے ہیں' ہر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ تمام گمراہ فرقوں کو گمراہ سمجھے' اُن سے لاتعلقی اختیار کرے اور اُن سے لاتعلق ہونے کا اظہار بھی کرے۔

[2] اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے' امام جلال الدین سیوطی نے یہ روایت نقل کی ہے:

امام عبدالرزاق اور دیگر اہل علم نے' قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''بنی اسرائیل کو سچائی کا ٹھکانا فراہم کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہم نے انہیں شام اور بیت المقدس میں رہنے کے لیے جگہ دی''۔

آیت کے اگلے حصے میں' یہ بات بیان کی گئی ہے: ''وہ لوگ اس وقت تک اختلاف کا شکار نہیں ہوئے' جب تک ان کے پاس علم نہیں آ گیا'' اس کی تفسیر میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے یہ بات تحریر کی ہے: یہاں مراد' نبی اکرم ﷺ کے زمانے کے بنی اسرائیل ہیں کیونکہ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ حم عسق:

{وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ} [الشوری: 14]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ حٰم عسق میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اُن لوگوں نے فرقہ بندی اُس وقت اختیار کی جب اُن کے پاس علم آ چکا تھا اور ایسا باہمی سرکشی کی وجہ سے کیا' اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک متعین مدت کے بارے میں فیصلہ طے نہ ہو چکا ہوتا تو اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا تھا اور جن لوگوں کو اُن کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اُس کے بارے میں ایسے شک میں مبتلا ہوئے جو قلق کا شکار کرنے والا تھا''۔ [1] (سورۂ شوریٰ: ۱۴)

(حاشیہ صفحہ سابقہ) نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے' نبی آخر الزماں ﷺ کی تشریف آوری کے بارے میں' اُن کے درمیان کوئی اختلاف نہیں تھا' اور ان کا اس بات پر اتفاق تھا کہ تورات میں آخری نبی ﷺ کی جو صفات بیان کی گئی ہیں' ان صفات کے مالک نبی' واقعی اللہ کے حقیقی رسول ہونگے اور وہ بنی اسرائیل دوسرے لوگوں کو یہ خوشخبری سنایا کرتے تھے کہ سچے رسول کی بعثت کا زمانہ قریب آ چکا ہے' بلکہ بنی اسرائیل کا یہ عالم تھا کہ جنگ کے دوران وہ لوگ نبی آخر الزماں ﷺ کے وسیلہ سے فتح کی دعا مانگا کرتے تھے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہاں تک کہ اُن کے پاس علم آ گیا'' اس سے مراد یہ ہے کہ اُن کے پاس وہ ہستی تشریف لے آئی' جن کی صفات سے وہ لوگ واقف تھے' اور اُس ہستی سے مراد نبی اکرم ﷺ کی ذات ہے' یہاں ''علم'' سے مراد ''معلوم'' ہے' جیسے کبھی ''خلق'' سے مراد ''مخلوق'' ہوتا ہے۔

یا اِس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جب بنی اسرائیل کو اس بات کا علم ہو گیا' کہ تورات میں' جس آخری نبی کی صفات کا ذکر ہے' وہ تمام صفات حضرت محمد ﷺ میں پائی جاتی ہیں' اور وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے معجزات سے بھی واقف ہو گئے' تو اس وقت وہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے' کچھ لوگ ایمان لے آئے' اور باقی لوگوں نے حسد اور عناد کی وجہ سے' نبی اکرم ﷺ کی نبوت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد یہ چیز بیان کی گئی ہے: وہ لوگ جس چیز کے بارے میں اختلاف کا شکار ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اُن سب امور کے بارے میں فیصلہ دے گا' اس سے مراد یہ ہے کہ جب کسی اختلافی مقدمے میں' دو فریق ایک دوسرے سے مختلف موقف رکھتے ہوں' اور پھر جب قاضی ان کے درمیان فیصلہ دیدے' تو جو فریق حق پر نہیں ہوتا' یا مجرم ہوتا ہے' اُسے سزا دی جاتی ہے۔

[1] اس آیت میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے کہ وہ لوگ علم آ جانے کے بعد' آپس کی ضد اور مخالفت کی وجہ سے' فرقہ بندی کا شکار ہوئے تھے۔

اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی ہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک متعین مدت کے بارے میں' یعنی قیامت کے دن تک کے لئے' یہ بات طے ہو چکی ہے' کہ قیامت سے پہلے ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا جائے گا' ان میں سے کون حق پر ہے؟ اور کون حق پر نہیں ہے؟

امام جلال الدین سیوطی نے یہاں اس آیت کی تفسیر میں یہ بات بیان کی ہے: اُن کے درمیان فیصلہ ہونے سے مراد' اُن پر دنیا میں عذاب نازل ہونا ہے' اور جن لوگوں کو اُن کے بعد کتاب کا وارث قرار دیا گیا' اس سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں' اور یہاں ''منہ'' سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ حضرت محمد ﷺ کے حوالے سے شک کا شکار رہے۔

اس آیت کے ذریعے بھی' انسانوں کی یہ عمومی نفسیات بیان کی گئی ہے کہ بعض اوقات' کچھ لوگ حق کا علم ہونے کے باوجود' اس کو تسلیم نہیں کرتے' یا اس کی پیروی نہیں کرتے' یا اس کا اعتراف نہیں کرتے' اور اس کی وجہ صرف اُن کی سرکشی ہوتی ہے' اس لیے اگر کوئی شخص کسی بہت بڑے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قَوْلُهُ تَعَالَى:
{وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ} [البينة: 5]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَأَعْلَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ أَنَّهُمْ أُوتُوا عِلْمًا. فَبَغَى بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَحَسَدَ بَعْضُهُمْ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ لم یکن الذی کفروا میں یہ ارشاد فرمایا ہے:
''جن لوگوں کو کتاب کا علم دیا گیا تھا اُنہوں نے فرقہ بندی اُس وقت اختیار کی جب اُن کے پاس واضح دلائل آ گئے' حالانکہ اُنہیں صرف اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ وہ دین کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرتے ہوئے صحیح راستہ پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' نماز قائم کریں' زکوٰۃ ادا کریں' یہی سیدھا دین ہے''۔[1]

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو ہمارے مولا کریم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ اُن لوگوں کو علم دیا گیا تھا لیکن اُن میں سے بعض لوگوں نے دوسروں کے خلاف سرکشی کی' بعض لوگوں نے دوسروں

(حاشیہ صفحہ سابقہ) دار العلوم کا بانی ہو' یا اُس کا مہتمم ہو' یا کئی کتابوں کا مصنف ہو' تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ اس میں حق کو تسلیم کرنے کی صلاحیت بھی پائی جاتی ہے' جیسے کچھ لوگ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو ''قطب ارشاد'' مانتے ہیں' لیکن ان کی ''تعلیمات'' کو گمراہی قرار دیتے ہیں' اور یہ کہہ دیتے ہیں: کہ حاجی صاحب ''عالم'' نہیں تھے' اِس کی وجہ ان لوگوں کے باطن میں موجود سرکشی ہے۔

[1] اس آیت میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے کہ اہل کتاب اس وقت اختلاف کا شکار ہوئے' جب ان کے پاس واضح نشانیاں آ چکی تھیں۔
اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے' امام جلال الدین سیوطی نے تفسیر جلالین میں اس آیت کی تفسیر میں' یہ بات بیان کی ہے کہ یہاں مراد یہ ہے کہ اہل کتاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے حوالے سے تفرقہ کا شکار ہوئے' اور اہل کتاب کے پاس آنے والی واضح نشانیوں سے مراد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے' یا وہ قرآن ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ معجزہ کے طور پر لے کر آئے' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے' وہ لوگ اس بات پر متفق تھے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں گے' لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' تو ن اہل کتاب میں سے' جن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انکار کیا' انہوں نے حسد کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا' علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی نے بھی ''خزائن العرفان'' میں یہی بات بیان کی ہے۔
اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی ہے: اہل کتاب کو بھی اِسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ انہوں نے ''دین'' یعنی اعتقاد کو' اللہ تعالیٰ کے لیے خالص رکھنا ہے' یعنی توحید کے قائل رہنا ہے' لفظ ''حنفاء'' کا مطلب یہ ہے کی تمام باطل مذاہب سے الگ رہتے ہوئے' توحید کے قائل رہنا ہے' نماز قائم کرنی ہے اور زکوٰۃ دینی ہے' یعنی اہل کتاب کو ان کی شریعت میں' اُنہی باتوں کا حکم دیا گیا تھا' جن باتوں کی تبلیغ یہ ''رسول'' کر رہے ہیں' تو پھر اہل کتاب اِس رسول کی پیروی کیوں نہیں کرتے ہیں؟

آیت کے آخر میں استعمال ہونے والے لفظ ''دین القیمة'' سے مراد کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے' قاضی ثناء اللہ پانی پتی تحریر کرتے ہیں: نضر بن شمیل نے خلیل بن احمد سے ''دین القیمة'' کا مفہوم دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: لفظ ''قیمة'' لفظ ''قیم'' لفظ ''قائم'' سے مراد ایک ہی ہے' یعنی جو لوگ توحید پر قائم تھے' اُن کا دین بھی یہی ہے' یا اِس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ سابقہ آیات میں' جن ''کتب قیمة'' کا ذکر کیا گیا ہے' اُن میں دین کی یہی تعلیمات بیان کی گئی ہیں۔

بَعْضًا، حَتَّى اَخْرَجَهُمْ ذٰلِكَ اِلَى اَنْ تَفَرَّقُوا فَهَلَكُوا

سے حسد کیا یہاں تک کہ اس بات نے اُنہیں یہاں تک پہنچا دیا کہ وہ فرقہ بندی کا شکار ہوئے اور ہلاکت کا شکار ہو گئے۔

قرآن میں اختلاف سے بچنے کا حکم

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاَيْنَ الْمَوَاضِعُ مِنَ الْقُرْآنِ الَّتِي فِيهَا نَهَانَا اللّٰهُ تَعَالَى اَنْ نَكُونَ مِثْلَهُمْ حَتَّى نَحْذَرَ مَا حَذَّرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ مِنَ الْفُرْقَةِ بَلْ نَلْزَمُ الْجَمَاعَةَ؟ قِيلَ لَهُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ:

اگر کوئی شخص یہ کہے: قرآن مجید کے وہ مقامات کون سے ہیں؟ جن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُن لوگوں کی مانند ہونے سے منع کیا ہے' تا کہ ہم بھی اس چیز سے بچ جائیں جس سے ہمارے پروردگار نے ہمیں بچنے کی ہدایت کی ہے اور وہ فرقہ بندی ہے اور جس میں اُس نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم جماعت کے ساتھ رہیں۔ تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ. وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُونَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ}

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم لوگ مرتے وقت صرف مسلمان ہی ہونا' تم سب لوگ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تم گروہوں میں تقسیم نہ ہونا اور تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھو کہ پہلے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں کے درمیان اُلفت پیدا کر دی تو تم اُس کی نعمت کی وجہ سے بھائی بھائی بن گئے' تم لوگ جہنم کے گڑھے کے کنارے پر موجود تھے تو اُس نے تمہیں اُس سے بچا لیا' اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت حاصل کر لو' تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف دعوت دے' نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے منع کرے' یہی لوگ فلاح حاصل کرنے والے ہیں اور تم لوگ اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جنہوں نے فرقہ بندی اختیار کی اور اختلاف کیا' اس کے بعد کہ اُن کے پاس واضح دلائل آ گئے تھے' ان لوگوں کیلئے بڑا عذاب

[آل عمران: 102] ہے"۔[1]

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

{وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [الانعام: 153]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام میں ارشاد فرمایا ہے:

"یہ میرا سیدھا راستہ ہے' تم اس کی پیروی کرو' تم مختلف راستوں کی پیروی نہ کرو' ورنہ تم سیدھے راستہ کو چھوڑ کر متفرق حصوں میں تقسیم ہو جاؤ گے' اُس نے تمہیں یہی ہدایت کی ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو"۔[2]

---

[1] اس آیت میں سب سے پہلے یہ حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو! جو اس سے ڈرنے کا حق ہے' اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے' امام ابن جریر طبری نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے' اور اُن کے قول کے الفاظ' حافظ ابونعیم اصفہانی نے "حلیۃ الاولیاء" میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے طور پر نقل کیے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حق یہ ہے کہ اُس کی فرمانبرداری کی جائے' اُس کی نافرمانی نہ کی جائے' اُسے یاد رکھا جائے اُسے بھولا نہ جائے' اُس کا شکر ادا کیا جائے' اُس کی ناشکری نہ کی جائے"۔

اس کے بعد یہ حکم بیان کیا گیا ہے کہ تم سب لوگ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو! یہاں اللہ کی رسی سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں مفسرین نے مختلف اقوال نقل کیے ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد' اللہ کی کتاب ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد' اللہ کا حکم ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد' مسلمانوں کی جماعت ہے' یہ تمام اقوال' امام ابن جریر طبری نے نقل کیے ہیں۔

مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے: اس کے بعد کے الفاظ' بطور خاص انصار کے دو قبائل اوس اور خزرج کو مخاطب کر کے کہے گئے ہیں کہ پہلے اُن کے درمیان آپس میں دشمنی پائی جاتی تھی' اور پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت' یعنی دین اسلام کی وجہ سے ایک دوسرے کے بھائی' بھائی بن گئے اور کفر پر رہتے ہوئے وہ لوگ جہنم کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے' اور مرنے کے بعد انہوں نے اس گر جانا تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت کے ذریعے انہیں جہنم سے بچالیا۔

اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی ہے: تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہونے چاہییں' جو بھلائی کی طرف دعوت دیں' یعنی دین اسلام کی طرف اور اس کے احکام کی طرف دعوت دیں' وہ نیکی کا حکم کریں اور برائی سے منع کریں' اس سے مراد یہ ہے: اُن میں سے کچھ لوگ ایسے ہونے چاہییں' جو دین کی تعلیمات کا باقاعدہ طور پر علم حاصل کریں اور پھر دین کی تبلیغ کریں' کیونکہ جو شخص دین کی تعلیمات سے واقف نہیں ہوگا' وہ اس کی تبلیغ کیسے کر سکے گا؟ اور پھر دعوت کے اس کام کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا "معروف" کا حکم دینا اور "منکر" سے منع کرنا' ہر وہ چیز "معروف" ہے' جو دین کی تعلیمات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہو' اور ہر وہ چیز "منکر" ہے' جو دین کی تعلیمات کے مطابق نہ ہو' کسی بھی دین کے ماننے والوں کے درمیان' عام طور پر تفرقہ اس وقت پیدا ہوتا ہے' جب ان کے درمیان "معروف" اور "منکر" کی وضاحت' مراد یا تعبیر کے حوالے سے اختلاف ہوتا ہے' اسی لیے آگے چل کر ارشاد فرمایا کہ تم اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جانا' جنہوں نے فرقہ بندی اختیار کی اور اختلاف کا شکار ہو گئے' اور یہ سب ان کے پاس واضح نشانیاں آ جانے کے بعد ہوا جن لوگوں نے واضح نشانیاں مل جانے کے بعد' فرقہ بندی اور اختلاف کو اختیار کیا' اُن لوگوں کے لئے زبردست عذاب ہوگا۔

[2] اس آیت کی تفسیر میں' امام جلال الدین سیوطی نے تفسیر جلالین میں جو کلمات تحریر کیے ہیں' ان کا مفہوم یہ ہے کہ میں نے تمہیں جس راستے کی پیروی کا حکم دیا ہے' وہی میرا مقرر کیا ہوا سیدھا راستہ ہے' تو تم اُسی کی پیروی کرو! اور جو راستے اس سے مختلف ہوں' تم ان کی پیروی نہ کرنا' ورنہ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الرُّومِ:

{فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ} [الروم: 30]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ روم میں ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنا رُخ دینِ حنیف کی طرف کرلو جو اس فطرت کے مطابق ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے' یہی مضبوط دین ہے لیکن اکثر لوگوں کو علم نہیں ہے' تم اس کے فرمانبردار رہو' اس سے ڈرتے رہو' نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ' وہ لوگ کہ جب اُنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی اختیار کی اور مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے تو ہر گروہ جو (کچھ بھی) اُس کے پاس تھا وہ اُسی پر خوش تھا''۔ [1]

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ حم عسق:

{شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ} [الشوری: 13]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ حٰم عسق میں ارشاد فرمایا ہے:

''اُس نے تمہارے لیے دین کو مقرر کیا ہے جس کے بارے میں اُس نے حضرت نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور وہ چیز جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے اور جس کے بارے میں ہم نے ابراہیم' موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو ہدایت کی تھی کہ تم لوگ دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ بندی نہ کرنا' یہ بات مشرکین کیلئے بڑی گراں ہے کہ تم اس بات کی طرف اُن کو دعوت دیتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے

(حاشیہ صفحہ سابقہ) تم میرے مقرر کیے ہوئے راستے سے بھٹک جاؤ گے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ ہدایت اس لیے کی ہے' تا کہ تم پرہیز گاری اختیار کرو۔
اس آیت کے مضمون کو سمجھنے کے لئے' اس سے پہلے کی دو آیات کا مطالعہ بھی ضروری ہے' جن میں یہ بات بیان کی گئی ہے
''تم فرما دو! میں تمہارے سامنے وہ چیز تلاوت کرتا ہوں' جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام قرار دی ہیں''
اور پھر اس کے بعد مختلف ممنوعہ امور کا ذکر کیا گیا ہے۔

[1] اس سے پہلے کی آیات میں مشرکین سے خطاب کیا گیا تھا' اور اب بظاہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے' اہل ایمان یا قرآن کے قاری سے یہ فرمایا جا رہا ہے کہ تم نے اپنا رُخ دین حنیف کی طرف ہی رکھنا ہے' اور یہ بات بیان کی گئی کہ یہ دین حنیف وہ فطرت ہے' جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔
اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے' امام جلال الدین سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے: اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہ ہونے سے مراد اللہ کا دین ہے' یعنی تم شرک کر کے' اس میں کوئی تبدیلی نہ کر دینا' توحید ہی مضبوط دین ہے۔
اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی کہ تم لوگ مشرکین میں سے نہ ہو جانا' اور اُن لوگوں میں سے نہ ہو جانا' جنہوں نے اپنے دین کے بارے میں تفرقہ اختیار کیا' یعنی جن کی وہ عبادت کرتے تھے' ان کے حوالے سے تفرقہ شکار ہو گئے۔

چاہتا ہے اس کیلئے اُسے منتخب کر لیتا ہے اور وہ اس کی طرف اُس شخص کی رہنمائی کرتا ہے جو رجوع کرنے والا ہو"۔ [1]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَهَلْ يَكُونُ مِنَ الْبَيَانِ اَشْفَى مِنْ هَذَا عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى وَتَدَبَّرَ مَا بِهِ حَذَّرَهُ مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ مِنَ الْفُرْقَةِ؟

(امام آجری فرماتے ہیں:) جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو' کیا اُس کیلئے اس سے زیادہ شفاء بخش بیان اور کوئی ہوسکتا ہے؟ جبکہ وہ اس چیز کے بارے میں غور وفکر کرے' جس فرقہ بندی سے اُس کے مولا کریم نے اُسے منع کیا ہے؟

اختلاف مشیت حق کے تحت ہے

ثُمَّ اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ تَعَالَى وَإِيَّاكُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَعْلَمَنَا وَإِيَّاكُمْ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ الِاخْتِلَافُ بَيْنَ خَلْقِهِ لِيُضِلَّ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مَوْعِظَةً يَتَذَكَّرُ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ، فَيَحْذَرُونَ الْفُرْقَةَ، وَيَلْزَمُونَ الْجَمَاعَةَ وَيَدَعُونَ الْمِرَاءَ وَالْخُصُومَاتِ فِي الدِّينِ، وَيَتَّبِعُونَ وَلَا يَبْتَدِعُونَ.

پھر آپ لوگ یہ بات جان لیں' اللہ تعالیٰ آپ پر اور ہم پر رحم کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ یہ بات ضروری ہے کہ اُس کی مخلوق کے درمیان اختلاف ہوتا کہ وہ جسے چاہے گمراہ رہنے دے اور جسے چاہے ہدایت نصیب کرے' تو اس بات کو اللہ تعالیٰ نے ایک نصیحت آمیز چیز کے طور پر مقرر کیا ہے تاکہ اہلِ ایمان اس سے نصیحت حاصل کریں اور وہ فرقہ بندی سے بچ جائیں اور جماعت کے ساتھ رہیں اور وہ دین (کے احکام) کے بارے میں بحث وتمحیص اور اختلافات کو ترک کر دیں اور وہ (شرعی احکام کی) پیروی کریں اور بدعت کو اختیار نہ کریں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: أَيْنَ هَذَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى؟

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کہاں ہے؟

قِيلَ لَهُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ هُودَ: {وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً

تو اُسے جواب دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: "اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی اُمت بنا دیتا' وہ

---

[1] اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ تمہارے لیے بھی اسی دین کو مقرر کیا گیا ہے' جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو دیا تھا' اور دیگر انبیاء کو بھی یہی حکم دیا گیا' اور وہ حکم یہ ہے کہ تم نے دین کو قائم رکھنا ہے' یعنی اس کی تعلیمات پر صحیح طریقے سے اعتقاد رکھنا ہے' اور اُن تعلیمات پر عمل پیرا رہنا ہے' اور دین کے بارے میں فرقہ بندی کا شکار نہیں ہونا ہے۔
اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی کہ تم مشرکین کو جس بات کی طرف دعوت دیتے ہو' وہ اُن کے لئے بڑی گراں ہے' اس سے مراد توحید کی دعوت ہے۔

وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ}

[ھود: 118]

لوگ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرنے والے رہیں گے البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارا پروردگار رحم کرے' اسی مقصد کیلئے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے اور پروردگار کا کلمہ مکمل ہو جائے گا کہ میں جہنم کو جنات اور انسانوں' دونوں سے بھر دوں گا اور ہم نے تمہارے سامنے رسولوں کے واقعات بیان کیے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ تمہارے دل کو مضبوط کریں اور اس میں تمہارے پاس وہ چیز آئی ہے جو اہل ایمان کے لیے حق، نصیحت اور عبرت ہے''۔[1]

ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّبِعَ مَا أَنْزَلَهُ إِلَيْهِ. وَلَا يَتَّبِعَ أَهْوَاءَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْأُمَمِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ. فَفَعَلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَذَّرَ أُمَّتَهُ الِاخْتِلَافَ وَالْإِعْجَابَ وَاتِّبَاعَ الْهَوَى.

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا کہ وہ اُس چیز کی پیروی کریں جو اُن کی طرف نازل ہوا ہے اور جو اُمتیں پہلے گزر چکی ہیں اُس چیز کے بارے میں اُن کی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کریں جن کے حوالے سے اُن کے درمیان اختلاف ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور آپ نے اپنی اُمت کو اختلاف کرنے اور اپنی رائے پر اعتماد کرنے اور خواہشِ نفس کی پیروی کرنے سے بچنے کی تلقین کی۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ حم الْجَاثِيَةِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ حم الجاثیہ میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ

''ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب' حکمت اور نبوت عطا کیے اور ہم نے اُنہیں پاکیزہ چیزیں رزق کے طور پر عطا کیں اور اُنہیں تمام

[1] اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا' تو سب لوگوں کو ایک ہی ''اُمت'' بنا دیتا' یعنی وہ سب لوگ ایک ہی دین کے قائل ہوتے' یہ بالکل اسی طرح ہوتا' جس طرح فرشتے ایک ہی دین کے پیروکار ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے بارے میں اس طریقے کو اختیار نہیں کیا' بلکہ اُنہیں یہ اختیار دیا کہ وہ صحیح اور غلط کا جائزہ لیں' اس کی تحقیق کریں' دلائل کا جائزہ لیں' اور پھر حق کو اختیار کر لیں۔

اس کے بعد یہ حقیقت بیان کی گئی کہ دین کے حوالے سے لوگ مسلسل اختلاف کا شکار رہے ہیں اور رہیں گے' البتہ کچھ لوگ دین کے حوالے سے اختلاف کا شکار نہیں ہوں گے' اور یہ وہ لوگ ہیں' جن پر تمہارا پروردگار رحم کرے گا' اور اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو اسی مقصد کے لئے پیدا کیا ہے' اور جو لوگ اختلاف کا شکار ہوں گے' تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے پروردگار کا یہ فیصلہ پورا ہو جائے کہ میں جہنم کو جنات اور انسانوں' دونوں سے بھر دوں گا۔

اس کے بعد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ بات ارشاد فرمائی گئی کہ ہم دیگر رسولوں کے حوالے سے ایسی باتیں' آپ کے سامنے بیان کریں گے' جن کو سن کے آپ کے دل کو اطمینان نصیب ہو' اور اس حوالے سے' جو کچھ آپ کے پاس آئے گا' اس میں اہل ایمان کے لیے حق' نصیحت اور وعظ ہوگا۔

وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّهُمْ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا. وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ. وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ} [الجاثية: 16]

جہانوں پر فضیلت عطا کی؛ ہم نے اُنہیں احکام سے متعلق واضح نشانیاں عطا کیں لیکن وہ اُس وقت اختلاف کا شکار ہوئے جب اُن کے پاس علم آ گیا' یہ اُن کی باہمی سرکشی کی وجہ سے تھا' تو جس چیز کے بارے میں وہ آپس میں اختلاف کرتے ہیں تو تمہارا پروردگار قیامت کے دن اُن کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ کر دے گا' پھر ہم نے تمہیں حکم سے متعلق شریعت پر مقرر کیا تو تم اُس کی پیروی کرو اور تم اُن لوگوں کی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو علم نہیں رکھتے ہیں' وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے ہیں' ظلم کرنے والے لوگ ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیز گار لوگوں کا مددگار ہے''۔[1]

ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى:

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ} [الجاثية: 20]

''یہ لوگوں کیلئے بصیرت والی باتیں ہیں اور ہدایت ہے اور رحمت ہے اُن لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں''۔

4- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْقَرَاطِيسِيُّ قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ: انا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

علی بن ابوطلحہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

---

[1] اس آیت میں اللہ نے بنی اسرائیل پر اپنی نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ ان تمام نعمتوں کے باوجود وہ لوگ آپس کی سرکشی کی وجہ سے دین کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو گئے تھے' اور پھر نبی اکرم کو خطاب کر کے اس کے ذریعے قرآن کے قاری کو یہ حکم دیا گیا کہ ہم نے تمہیں ایک شریعت عطا کی ہے' تم نے اُسی کی پیروی کرنی ہے' جو لوگ علم نہیں رکھتے ہیں' اُن کی نفسانی خواہشات' یعنی ان کے باطل نظریات کی پیروی نہیں کرنی ہے' کیونکہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتے ہیں' اور پھر یہ بات بیان کی گئی کہ ظالم لوگ' یعنی بھٹکے ہوئے لوگ' ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ صرف پرہیز گار لوگوں کا مددگار ہوتا ہے' یعنی وہ ظالموں اور بھٹکے ہوئے لوگوں کا مددگار نہیں ہوتا۔

اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا} [الانعام: 159]

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی اختیار کی اور وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے''۔

وَقَوْلُهُ:

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا} [آل عمران: 105]

''اور تم اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہوں نے فرقہ بندی اختیار کی اور اختلافات کا شکار ہوئے''۔

وَقَوْلُهُ:

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ} [آل عمران: 7]

''پس وہ لوگ جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن تھا اُنہوں نے اُس چیز کی پیروی کی جو اس میں سے متشابہ ہے''۔

وَقَوْلُهُ:

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ} [النساء: 140]

''اُس نے تم پر کتاب میں (یہ حکم) نازل کیا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کو سنو کہ اُن کا انکار کیا جاتا ہے یا ان کا مذاق اُڑایا جاتا ہے تو تم اُن لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو''۔

وَقَوْلُهُ:

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ} [الانعام: 153]

''تم مختلف راستوں کی پیروی نہ کرو ورنہ تم صحیح راستہ کو چھوڑ کر متفرق ہو جاؤ گے''۔

وَقَوْلُهُ:

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ} [الشوری: 13]

''تم دین کو قائم رکھو اور اس کے بارے میں فرقہ بندی کا شکار نہ ہو''۔[1]

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَرَ اللهُ الْمُؤْمِنِينَ بِالْجَمَاعَةِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الِاخْتِلَافِ وَالْفُرْقَةِ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے اور اُنہیں اختلافات کا شکار ہونے اور فرقہ بندی اختیار کرنے سے منع کیا

[1] یہ آیت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

قَبْلَهُمْ بِالْمِرَاءِ وَالْخُصُومَاتِ فِي دِينِ اللّٰهِ تَعَالَى

ہے اور اُنہیں اس بات کے بارے میں بتایا ہے کہ اُن سے پہلے کے لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں اختلافات کا شکار ہونے اور بحث کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔

احادیث میں فرقہ بندی سے بچنے کا حکم

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذَا مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ مِمَّا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْزَمُوا الْجَمَاعَةَ وَيَحْذَرُوا الْفُرْقَةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ چیزیں تھیں جو میرے ذہن میں اس وقت موجود تھیں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی اُمت کو حکم دیا ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ رہیں اور فرقہ بندی سے بچ کے رہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاذْكُرْ مِنْ سُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ حَذَّرَ اُمَّتَهُ ذَلِكَ قِيلَ لَهُ: نَعَمْ، وَوَاجِبٌ عَلَيْكَ اَنْ تَسْمَعَهُ، وَتَحْذَرَ الْفُرْقَةَ وَتَلْزَمَ الْجَمَاعَةَ وَتَسْتَعِينَ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ عَلَى ذَلِكَ

اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ آپ ہمارے سامنے نبی اکرم ﷺ کی احادیث بھی ذکر کریں جن میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو ان چیزوں سے بچنے کی تلقین کی ہے۔تو اس کو جواب دیا جائے گا: جی ہاں! اور تم پر یہ بات لازم بھی ہے کہ تم اُن روایات کو سنو اور فرقہ بندی سے بچ کے رہو اور جماعت کے ساتھ رہو اور اللہ تعالیٰ کی اس بارے میں مدد کے طلبگار رہو۔

بَابُ ذِكْرِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَتَحْذِيرِهِ إِيَّاهُمُ الْفُرْقَةَ

باب: نبی اکرم ﷺ کا اپنی اُمت کو جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دینا اور اُنہیں فرقہ بندی سے بچنے کی تلقین کرنا

5- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

5- جامع الترمذی - أبواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی لزوم الجماعة- حديث:2142 السنن الكبرى للنسائی - كتاب عشرة النساء- ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عمر فيه - حديث:8945 صحيح ابن حبان - كتاب السير باب طاعة الأئمة- ذكر الإخبار عما يجب على المرء من لزوم ما عليه جماعة حديث:4646صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة ذكر الزجر أن يخلو المرء بامرأة أجنبية وإن لم تكن بمغيبة - حديث:5663صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ ذكر الإخبار عما يظهر فی الناس من المسابقة فی الشهادات والأيمان - حديث:6836صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر الإخبار عن وصية المصطفى صلى الله عليه وسلم الخير بالصحابة - حديث: 7361المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العلم ومنهم يحيى بن أبي المطاع القرشي - حديث: 354جامع معمر بن راشد - باب لزوم الجماعة

الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جنت کے درمیانی حصہ میں رہنا چاہتا ہو' وہ جماعت کے ساتھ رہے کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو لوگوں سے دور ہوتا ہے''۔

جماعت کے لزوم کی تلقین

6- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالشَّامِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ قِيَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شام میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس طرح میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں' اسی طرح ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جنت کے درمیانی حصہ میں رہنا چاہتا ہو' وہ جماعت کے ساتھ رہے کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو سے زیادہ دور ہوتا ہے''۔

حديث: 116 مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة - أول مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه حديث: 177 مسند عبد الله بن المبارك - من الفتن حديث: 242 مسند الطيالسي - الأفراد عن عمر حديث: 30 مسند عبد بن حميد - مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه حديث: 23 البحر الزخار مسند البزار - ما روى عبد الله بن دينار حديث: 176 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه حديث: 131 المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إبراهيم حديث: 246 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2989 مسند الشهاب القضاعي - من سرته حسنته وساءته سيئته فهو مؤمن حديث: 385

6- رواه الترمذي: 2166، وابن ماجه: 2363، والحاكم 114/1، وابن أبي عاصم في السنة: 902، وحسنه الألباني في صحيح الترمذي: 1758۔

أَبْعَدُ

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرف کی گئی وحی

7- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: نا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ابوسلام بیان کرتے ہیں: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَعْمَلُ بِهِنَّ وَيَأْمُرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَعْمَلُونَ بِهِنَّ

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو یہ حکم دیں کہ وہ لوگ بھی ان پر عمل کریں۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ أَمَرَنِي اللهُ تَعَالَى بِهِنَّ: الْجَمَاعَةُ، وَالسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ، وَالْهِجْرَةُ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ

میں تم لوگوں کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے: جماعت کے ساتھ رہنا، اطاعت و فرمانبرداری کرنا، ہجرت کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، جو شخص ایک بالشت جماعت سے الگ ہوتا ہے وہ اپنے سر سے اسلام کا پٹہ اُتار دیتا ہے اُس وقت تک کیلئے جب تک وہ واپس نہیں آتا (یا اُس شخص کا حکم مختلف ہوگا جو واپس آجائے)۔

جماعت سے علیحدگی کا وبال

8- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

7- رواه الترمذي: 2298، وأحمد 344/5.

8- رواه مسلم: 1848، وأحمد 296/2، والنسائي 123/7، وابن ماجه: 3948، والبيهقي: 1568، وابن حبان: 4580.

عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: نا أَيُّوبُ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ، فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ

''جو شخص حاکمِ وقت کی اطاعت سے نکل جائے اور (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو جائے اور اس حالت میں مر جائے تو اُس کی موت زمانۂ جاہلیت کی موت ہوتی ہے''۔

عصبیت سے بچنے کی تلقین

9- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَخَالَفَ الطَّاعَةَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنِ اعْتَرَضَ أُمَّتِي بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَحْتَشِمُ مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدِهَا، فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي، وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ

''جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو جائے اور اطاعت کے برخلاف کرے تو وہ زمانۂ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور جو شخص میری اُمت کے نیک یا گناہگار شخص سے ڈرتا ہو اور وہ میری اُمت کے مؤمن شخص کا احترام نہ کرے' یا جس شخص کے ساتھ عہد کیا گیا تھا (یعنی غیر مسلم افراد) کے عہد کو پورا نہ کرے تو وہ میری اُمت

9- انظر السابق۔

لِلْعَصَبِيَّةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبِيَّةِ وَيَدْعُو لِعَصَبَةٍ لَهُ وَوَالَى لِعَصَبَةٍ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى

میں سے نہیں ہوگا اور جو شخص کسی گمراہی کے جھنڈے کے تحت مارا جائے جو عصبیت کی وجہ سے غصہ میں آئے' عصبیت کی وجہ سے لڑائی کرے اور عصبیت کی طرف دعوت دے اور وہ عصبیت کا نگران ہو (تو جب وہ مارا جائے گا) تو زمانۂ جاہلیت کی موت مرے گا''۔ روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

10- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

''جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے علیحدگی اختیار کرے وہ زمانۂ جاہلیت کی موت مرتا ہے''۔

11- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: نا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

{وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا

''یہ میرا سیدھا راستہ ہے' تم اس کی پیروی کرو' تم لوگ مختلف

10- انظر السابق۔

11- رواه النسائي: 194، وأحمد 435/1، والحاكم 318/2، وابن حبان: 6.

فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ} [الانعام: 153]
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ فَخَطَّ خَطًّا فَقَالَ: هَذَا الصِّرَاطُ ثُمَّ خَطَّ حَوْلَهُ خِطَطًا. فَقَالَ: وَهَذِهِ السُّبُلُ. فَمَا مِنْهَا سَبِيلٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ

راستوں کی پیروی نہ کرو"۔ [1]

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر کھینچی اور آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک راستہ ہے۔ پھر آپ نے اُس کے اردگرد اور لکیریں کھینچ دیں اور آپ نے فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں' ان میں سے ہر ایک راستے پر ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اس راستے کی طرف دعوت دیتا ہے۔

مثال کے ذریعے وضاحت

12- وَأَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا خَطًّا وَقَالَ بِأُصْبُعِهِ عَلَى الْأَرْضِ خِطَّةً قَالَ: هَذَا سَبِيلُ اللهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِ الْخَطِّ وَيَسَارِهِ، وَقَالَ: هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا:

{وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [الانعام: 153]

الْخُطُوطُ الَّتِي عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف لکیریں کھینچیں' آپ نے اپنی انگلی کے ذریعہ زمین پر لکیر کھینچی اور ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ پھر آپ نے اُس کے دائیں طرف اور بائیں طرف کچھ لکیریں کھینچیں اور ارشاد فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر ایک مخصوص شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اس راستے کی طرف دعوت دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

"بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے' تم اس کی پیروی کرو' تم متفرق راستوں کی پیروی نہ کرو' ورنہ تم (سیدھے) راستہ کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر ہو جاؤ گے' یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں وہ تمہیں ہدایت کر رہا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یا شاید حضرت عبداللہ بن مسعود

[1] اس آیت کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آیت میں مختلف راستوں سے مراد) وہ لکیریں ہیں جو اُس کے دائیں طرف تھیں اور بائیں طرف تھیں۔

13- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي قَالَ: ثنا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَّ خَطًّا: وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِينِهِ، وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ، فَقَالَ: هَذَا سَبِيلُ اللهِ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: {وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ} [الانعام: 153]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' آپ نے ایک لکیر کھینچی' پھر آپ نے اُس کے دائیں طرف دو لکیریں کھینچیں اور اُس کے بائیں طرف دو لکیریں کھینچیں' پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک درمیان والی لکیر پر رکھا اور ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے تو تم لوگ اس کی پیروی کرو' تم مختلف راستوں کی پیروی نہ کرو ورنہ تم سیدھے راستے سے ہٹ جاؤ گے''۔

14- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ الْأَصْبَغِ، وَأَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَا: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ أَبُو صَالِحٍ قَالَ: نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

''اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان کی ہے' ایک سیدھا راستہ ہے

13- رواہ ابن ماجه: 11، وأحمد 397/3 وخرجه الألباني في صحيح ابن ماجه.

14- رواہ الترمذي: 2863، والحاكم 73/1.

وَعَلَى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُورَانِ بَيْنَهُمَا، وَأَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ، وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا وَلَا تَعْوَجُّوا، وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ، فَإِذَا أَرَادَ إِنْسَانٌ فَتْحَ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ فَالصِّرَاطُ الْإِسْلَامُ، وَالسُّتُورُ: حُدُودُ اللهِ، وَالْأَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ مَحَارِمُ اللهِ، وَذَلِكَ الدَّاعِي عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ كِتَابُ اللهِ، وَالدَّاعِي مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ''

اور اُس سیدھے راستہ کی دونوں طرف دیواریں ہیں جن میں مختلف دروازے کھلے ہوئے ہیں' اُن دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں' اُس راستہ کے دروازہ پر ایک دعوت دینے والا ہے جو یہ کہہ رہا ہے: اے لوگو! تم سب لوگ سیدھے راستہ میں داخل ہو جاؤ اور ٹیڑھے نہ ہونا اور اُس راستہ کے اوپر ایک دعوت دینے والا ہے' جب انسان اُن دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: تمہارا ستیاناس ہو! تم اسے نہ کھولو! کیونکہ اگر تم نے اسے کھول دیا تو تم اس کے اندر چلے جاؤ گے تو سیدھا راستہ اصل میں اسلام ہے اور وہ پردے اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں اور وہ کھلے ہوئے دروازے' اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی اشیاء ہیں اور اُس راستہ کے سرے پر موجود دعوت دینے والا' اللہ کی کتاب ہے اور اُس راستہ کے اوپر دعوت دینے والے سے مراد وہ چیز ہے جو ہر مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعظ کرنے والا (فرشتہ ہوتا ہے)۔

15- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ نا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَعَلَى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُورَانِ، بَيْنَهُمَا

''اللہ تعالیٰ نے سیدھے راستے (یا صراطِ مستقیم) کیلئے ایک مثال بیان کی ہے کہ سیدھے راستے کے دونوں طرف دیواریں ہیں'

-15 رواہ أحمد 182/4، والترمذی: 2863، وصححه الألبانی فی صحیح الترمذی: 2295.

اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ، وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا وَلَا تَتَفَرَّقُوا، وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ، فَاِذَا اَرَادَ اِنْسَانٌ فَتْحَ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ لَهُ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ، فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ، فَالصِّرَاطُ: الْاِسْلَامُ، وَالسُّتُورُ: حُدُودُ اللهِ، وَالْاَبْوَابُ: مَحَارِمُ اللهِ تَعَالَى، وَالدَّاعِي عَلَى رَاْسِ الصِّرَاطِ: كِتَابُ اللهِ، وَالدَّاعِي مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ: وَاعِظُ اللهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ''

ان کے درمیان کچھ دروازے ہیں جو کھلے ہوئے ہیں' اُن دروازوں پر کچھ پردے پڑے ہوئے ہیں' اُس راستہ کے دروازے پر ایک داعی ہے جو یہ کہتا ہے: اے لوگو! تم سب اس راستے پر داخل ہو جاؤ اور تم اِدھر اُدھر نہ ہونا' اور اُس راستہ کے اوپر ایک دعوت دینے والا ہے کہ جب کوئی انسان اُن دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس سے کہتا ہے: تمہارا ستیاناس ہو! تم اُسے نہ کھولنا' اگر تم نے اسے کھولا تو تم اس میں اندر داخل ہو جاؤ گے۔ تو یہاں سیدھے راستہ سے مراد اسلام ہے' پردوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں' دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی اشیاء ہیں اور سیدھے راستہ کے سرے پر موجود داعی سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور راستہ کے اوپر موجود داعی سے مراد مسلمان کے دل میں موجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعظ کرنے والا (فرشتہ یا عقلِ سلیم) ہے''۔

16- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: اِنَّ هَذَا الصِّرَاطَ مُحْتَضَرٌ يَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ يُنَادُونَ: يَا عَبْدَ اللهِ هَلُمَّ هَذَا الصِّرَاطَ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ، فَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ فَاِنَّ حَبْلَ اللهِ هُوَ كِتَابُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ راستہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں شیاطین موجود ہوتے ہیں جو بلند آواز میں پکارتے ہیں: اے اللہ کے بندے! اس راستہ کی طرف آؤ! تاکہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روک دیں' تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اللہ تعالیٰ کی رسّی سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

17- اَخْبَرَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نا جَدِّي قَالَ: نا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّهَا حَبْلُ اللهِ الَّذِي اَمَرَ بِهِ، وَمَا تَكْرَهُونَ فِي الْجَمَاعَةِ خَيْرٌ مِمَّا تُحِبُّونَ فِي الْفُرْقَةِ

امام شعبی نے ثابت بن قطبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر اطاعت کرنا اور جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے' بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی رسّی ہے جس کے بارے میں اُس نے حکم دیا ہے' جماعت کے ساتھ رہتے ہوئے تمہیں جس ناپسندیدہ چیز کا سامنا کرنا پڑتا ہے' وہ اُس سے زیادہ بہتر ہے کہ علیحدگی اختیار کرنے کی صورت میں تمہیں جو پسندیدہ چیز ملتی ہے۔

18- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عِيسَى الْحَنَّاطِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ اَرَادَ بُحْبُحَةَ الْجَنَّةِ فَعَلَيْهِ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

یہ بات کہی جاتی ہے کہ جو شخص جنت کے درمیان میں رہنا چاہتا ہو' اُس پر لازم ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہے۔

ابوالعالیہ کی تلقین ونصیحت

19- وَاَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ اَيْضًا قَالَ نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ: تَعَلَّمُوا الْاِسْلَامَ، فَاِذَا تَعَلَّمْتُمُوهُ فَلَا تَرْغَبُوا عَنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ فَاِنَّهُ الْاِسْلَامُ، وَلَا تُحَرِّفُوا الصِّرَاطَ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا، وَعَلَيْكُمْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي عَلَيْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عاصم احول بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ابوالعالیہ نے فرمایا: تم لوگ اسلام کا علم حاصل کرو' جب تم اس کا علم حاصل کرلو تو اُس سے منہ نہ موڑنا' تم پر صراطِ مستقیم پر رہنا لازم ہے کیونکہ وہی اسلام ہے اور تم صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر دائیں بائیں نہ ہو جانا' تم پر اپنے نبی ﷺ کی سنت کو اختیار کرنا لازم ہے اور جس پر آپ ﷺ کے اصحاب گامزن تھے اُسے اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ لوگوں نے بعد میں جو کچھ بھی کیا اس سے پندرہ سال پہلے

اَصْحَابُهُ. فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَفْعَلُوا الَّذِي فَعَلُوهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً. وَإِيَّاكُمْ وَهَذِهِ الْأَهْوَاءَ الَّتِي تُلْقِي بَيْنَ النَّاسِ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

ہم نے قرآن کا علم حاصل کر لیا تھا اور تم پر اُن نفسانی خواہشات سے بچنا لازم ہے جو لوگوں کے درمیان عداوت اور بغض پیدا کر دیتی ہیں۔

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ: صَدَقَ وَنَصَحَ. وَحَدَّثْتُ بِهِ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ. فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ أَحَدَّثْتَ بِهَذَا مُحَمَّدًا؟ قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: فَحَدِّثْهُ إِذَنْ

عاصم احول بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات حسن بصری کو بتائی تو اُنہوں نے فرمایا: اُنہوں نے سچ بیان کیا ہے اور خیر خواہی کی بات کی ہے' پھر میں نے یہ بات حفصہ بنت سیرین کو بتائی تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا تم نے یہ بات حسن بن سیرین کو بیان کی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہ بات اُنہیں بھی بتا دو۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: عَلَامَةُ مَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا: سُلُوكُ هَذَا الطَّرِيقِ. كِتَابُ اللهِ. وَسُنَنُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسُنَنُ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ. وَمَا كَانَ عَلَيْهِ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ بَلَدٍ إِلَى آخِرِ مَا كَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِثْلَ الْأَوْزَاعِيِّ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. وَالشَّافِعِيِّ. وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ. وَالْقَاسِمِ بْنِ سَلَّامٍ. وَمَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ طَرِيقَتِهِمْ. وَمُجَانَبَةُ كُلِّ مَذْهَبٍ يَذُمُّهُ هَؤُلَاءِ الْعُلَمَاءُ. وَسَنُبَيِّنُ مَا يَرْضَوْنَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے' اُس کی علامت یہ ہے کہ وہ اس راستہ پر چلتا ہے' یعنی اللہ کی کتاب' اُس کے رسول کی سنتوں' اُن کے اصحاب کے طریقہ پر عمل پیرا ہوتا ہے اور جن لوگوں نے اُن کے بعد احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی اُن کے طریقہ پر چلتا ہے' وہ چیز جس پر ہر علاقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے آئمہ بلکہ تمام علماء گامزن ہیں' جیسے امام اوزاعی' سفیان ثوری' امام مالک' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' قاسم بن سلام اور وہ افراد جو ان کے طریقہ پر عمل پیرا ہیں اور جو شخص ہر اُس مسلک سے لاتعلق رہتا ہے جس کی مذمت ان علماء نے کی ہے' عنقریب ہم یہ بات بیان کریں گے کہ یہ لوگ کس چیز سے راضی ہیں؟ اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ ذِكْرِ افْتِرَاقِ الْأُمَمِ فِي دِينِهِمْ وَعَلَى كَمْ تَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ؟

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ أُمَّةِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُمُ اخْتَلَفُوا عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً ، وَأَخْبَرَنَا عَنْ أُمَّةِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُمُ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، إِحْدَى وَسَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتَعْلُو أُمَّتِي الْفَرِيقَيْنِ جَمِيعًا تَزِيدُ عَلَيْهِمْ فِرْقَةً وَاحِدَةً، ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ إِنَّهُ سُئِلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ النَّاجِيَةُ؟ فَقَالَ فِي حَدِيثٍ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي وَفِي حَدِيثٍ قَالَ: السَّوَادُ الْأَعْظَمُ وَفِي حَدِيثٍ قَالَ: وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ

قُلْتُ أَنَا: وَمَعَانِيهَا وَاحِدَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

باب: دوسری اُمتوں کا اپنے دین کے حوالے سے فرقوں میں تقسیم ہونا اور یہ اُمت کتنے فرقوں میں تقسیم ہوگی؟

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے بارے میں یہ بات بتائی ہے وہ لوگ اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور وہ سب جہنم میں جائیں گے صرف ایک نہیں جائے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے بارے میں یہ بتایا کہ وہ لوگ بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے جن میں سے اکہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری اُمت ان دونوں گروہوں سے اوپر چلی جائے گی اور وہ ان لوگوں کے مقابلہ میں ایک زیادہ تعداد میں' یعنی تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی جن میں سے بہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا: نجات پانے والا فرقہ کون سا ہوگا؟ تو ایک روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس پر میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں اور ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوادِ اعظم' اور ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک گروہ جنت میں جائے گا اور وہ الجماعت ہے۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ ان کا مفہوم ایک ہی ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

بدعتی فرقوں کی بنیاد

20- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ: سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ اَسْبَاطٍ يَقُولُ: اُصُولُ الْبِدَعِ اَرْبَعٌ: الرَّوَافِضُ، وَالْخَوَارِجُ، وَالْقَدَرِيَّةُ، وَالْمُرْجِئَةُ. ثُمَّ تَتَشَعَّبُ كُلُّ فِرْقَةٍ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ طَائِفَةً. فَتِلْكَ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِرْقَةً. وَالثَّالِثَةُ وَالسَّبْعُونَ الْجَمَاعَةُ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا النَّاجِيَةُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسیب بن واضح بیان کرتے ہیں:

میں نے یوسف بن اسباط کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: تمام بدعتی فرقوں کی بنیاد چار فرقے ہیں: رافضی' خارجی' قدریہ اور مرجئہ' پھر ان میں سے ہر ایک فرقہ' اٹھارہ ذیلی فرقوں میں تقسیم ہوتا ہے' یوں یہ بہتر فرقے بن جاتے ہیں اور تہتر واں فرقہ وہ جماعت ہے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ نجات پانے والی ہوگی۔

21- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَفَرَّقَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى عَلَى اِحْدَى، اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"یہودی اور عیسائی اکہتر (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی"۔

تہتر فرقوں میں تقسیم

22- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

21- رواہ أبوداؤد:4576،وابن ماجہ:3991،وأحمد2/332،والحاکم 1/128،والحدیث خرجہ الألبانی فی صحیح أبی داؤد:3842

22- انظر السابق۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَاخْتَلَفَ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً

''یہودا کہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور عیسائی اکہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی''۔

23- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ: تَفَرَّقَ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَسَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ تَزِيدُ عَلَيْهِمْ، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً. فَقَالُوا: مَنْ هَذِهِ الْمِلَّةُ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهَا وَأَصْحَابِي

''میری اُمت پر ضرور اُسی طرح کی صورتِ حال آئے گی جس طرح کی صورتِ حال بنی اسرائیل پر آئی تھی' بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی' یعنی اُن سے زائد فرقوں میں تقسیم ہوگی' وہ سب (فرقے) جہنم میں جائیں گے صرف ایک ملت (جنت میں جائے گی)۔ لوگوں نے عرض کی: اُس ایک ملت سے مراد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس پر میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں''۔

23- رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس: 5347، والحاکم 129/1، والترمذی: 2641۔

صحابہ کرام کی پیروی کا حکم

24- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مِثْلُ مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ مِثْلًا بِمِثْلٍ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقُوا عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قِيلَ: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي

''میری اُمت پر اُسی طرح کی صورتِ حال پیش آئے گی جس طرح کی صورتِ حال بنی اسرائیل کو پیش آئی تھی اور بالکل ایک جیسی ہوگی جیسے ایک جوتے کی طرح کا دوسرا جوتا ہوتا ہے' بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی اور وہ سب جہنم میں جائیں گے' صرف ایک گروہ کا معاملہ مختلف ہے (وہ ایک گروہ جنت میں جائے گا)۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر آج میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں''۔

25- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نَا أَبُو مَعْشَرٍ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابومعشر کے حوالے سے منقول ہے۔

26- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

24- رواه الحاكم 129/1، والبزار: 3285، وخرجه الألباني في صحيح الجامع: 5343.

25- رواه أبو يعلى: 3668، وأعله الهيثمي في المجمع 285/7.

الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ فِيهِ: وَحَدَّثَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأُمَمِ فَقَالَ: تَفَرَّقَتْ أُمَّةُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ مِلَّةً، سَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَتَفَرَّقَتْ أُمَّةُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، إِحْدَى وَسَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتَعْلُو أُمَّتِي عَلَى الْفِرْقَتَيْنِ جَمِيعًا بِمِلَّةٍ وَاحِدَةٍ، اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن اسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے، جس میں اُن کے یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سابقہ اُمتوں کے بارے میں بتاتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئی تھی جن میں سے ستر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئی تھی جن میں سے اکہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت ان دونوں گروہوں پر ایک عدد زیادہ ہونے کے حوالے سے اوپر چلی جائے گی' ان میں سے بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک گروہ جنت میں جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الجماعۃ۔

27- قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ زَيْدٍ: فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا فِيهِ قُرْآنًا

{وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ} [الاعراف: 159]

یعقوب بن زید بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے تھے تو اس کے ساتھ قرآن کی ان آیات کی تلاوت کرتے تھے:

''اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک گروہ ہے جو حق کے مطابق راہنمائی کرتا ہے اور اُس کے مطابق انصاف کرتا ہے''۔[1]

---

[1] اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں کچھ لوگ ایسے رہے ہیں' جو حق کی پیروی کرتے رہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ثُمَّ ذَكَرَ أُمَّةَ عِيسَى فَقَرَأَ

پھر انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کا ذکر کیا اور یہ آیت تلاوت کی:

{وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ} [المائدة: 66]

''اگر اہلِ کتاب ایمان لے آئیں اور پرہیزگاری اختیار کریں تو ہم اُن کے گناہ اُن سے دور کر دیں گے اور اُنہیں نعمتوں والے باغات میں داخل کر دیں گے اور اگر وہ لوگ تورات اور انجیل کو اور جو کچھ اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن کی طرف نازل کیا گیا اُس کو قائم رکھتے ہیں تو وہ اوپر کی طرف سے بھی اور نیچے کی طرف سے بھی نعمتیں کھائیں گے' اُن میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو میانہ روی اختیار کیے ہوئے ہے اور اُن میں سے زیادہ تر لوگ وہ ہیں جن کے کیے ہوئے عمل بُرے ہیں''۔ [1]

قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ أُمَّتَنَا فَقَرَأَ

پھر انہوں نے ہماری اُمت کا ذکر کرتے ہوئے یہ آیت تلاوت کی:

{وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ} [الاعراف: 181]

''اور جن لوگوں کو ہم نے پیدا کیا ہے اُن میں سے ایک اُمت ہے جو حق کے مطابق راہنمائی کرتی ہے اور اُس کے مطابق انصاف

(حاشیہ صفحہ سابقہ) اور اس کے مطابق عدل کرتے رہے' اس مضمون کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر یہ بات بیان کی کہ بنی اسرائیل نے عہد شکنی کی' برے اعمال اختیار کیے' اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی خلاف ورزی کی' اب یہاں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ تمام بنی اسرائیل گمراہ نہیں تھے' بلکہ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے' جو ہمیشہ حق پر گامزن رہے اور ایسا ہر زمانے میں ہوتا رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں بنی اسرائیل میں سے ایسے لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کیا' اور آپ پر ایمان لے آئے' مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں مراد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ہیں۔

[1] مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بات بیان کی ہے: اہل کتاب کے ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ نبی اکرم علیہ السلام پر ایمان لائیں' اور اُن کے پرہیزگاری اختیار کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ نبی اکرم کا انکار کرنے سے بچ کے رہیں' تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا' اُن کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے' ان کے تورات اور انجیل کو قائم رکھنے سے مراد یہ ہے کہ تورات اور انجیل میں جو کچھ مذکور ہے' وہ اُس پر ایمان لائیں' کیونکہ تورات اور انجیل میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر ہے' اس لیے اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا چاہیے۔

بعض مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے: لفظ ''مقتصد'' سے مراد سیدھے راستہ کی پیروی کرنے والا شخص ہے' تو یہاں مراد یہ ہوگا کہ اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں' جو سیدھے راستے کی پیروی کرتے ہیں' اگرچہ ان میں سے زیادہ تر لوگ وہ ہیں' جو برے عمل کرتے ہیں' یعنی حق کو تسلیم نہیں کرتے ہیں' اُس کی پیروی نہیں کرتے ہیں' اُسے چھپا کے رکھتے ہیں' اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔

28 - وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ سَلَّامٍ، عَلَى كَمْ تَفَرَّقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: عَلَى وَاحِدَةٍ وَسَبْعِينَ أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهُمْ يَشْهَدُ عَلَى بَعْضٍ بِالضَّلَالَةِ. قَالُوا: أَفَلَا تُخْبِرُنَا لَوْ قَدْ خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا فَتَفَرَّقَ أُمَّتُكَ، عَلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُمْ؟ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلَى، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقُوا عَلَى مَا قُلْتَ وَسَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى مَا افْتَرَقَتْ عَلَيْهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ، وَسَتَزِيدُ فِرْقَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ تَكُنْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

29- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ الْبَزُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سُحَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ

کرتی ہے"۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابن سلام! بنی اسرائیل کتنے فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے؟ انہوں نے عرض کی: اکہتر میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر میں' اُن میں سے ہر ایک گروہ دوسرے گروہ کو گمراہی پر قرار دیتا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: کیا آپ ہمیں اس صورتِ حال کے بارے میں نہیں بتائیں گے کہ اگر آپ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی اُمت بھی مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائے تو اُن کا معاملہ کس کی طرف لوٹے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! بنی اسرائیل تمہارے بیان کے مطابق مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور جس طرح بنی اسرائیل مختلف فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اسی طرح میری اُمت بھی مختلف فرقوں میں تقسیم ہوگی اور (میری امت کا) ایک فرقہ زیادہ ہوگا جو بنی اسرائیل میں (عددی اعتبار سے) نہیں تھا"۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کرتے ہیں:

28- رواه ابن ماجه: 3993 بنحوه.

29- والحديث عزاه الهيثمي في المجمع 7/258 للطبراني في الأوسط والكبير.

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ

''بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، صرف سوادِ اعظم کے علاوہ باقی سب جہنم میں جائیں گے''۔

30- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنَةِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهَا سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَلَنْ تَذْهَبَ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى تَفْتَرِقَ أُمَّتِي عَلَى مِثْلِهَا أَوْ قَالَ: عَنْ مِثْلِ ذَلِكَ، وَكُلُّ فِرْقَةٍ مِنْهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ

''بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور زمانہ اُس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک میری اُمت بھی اُن لوگوں کی طرح (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) مختلف فرقوں میں تقسیم نہیں ہوگی، اُن میں سے ہر ایک فرقہ جہنم میں جائے گا، صرف ایک نہیں جائے گا اور وہ الجماعۃ ہے''۔

31- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو نَشِيطٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعامر ہوزنی بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مکہ میں لوگوں کو

30- والحديث له شواهد عند ابن ماجه:3992، وأبي داؤد:4597، وأحمد4/102، والبزار:3282، والحاكم 1/128.

صَفْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَرَازِيُّ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَامَ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا فَقَالَ:

ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر ارشاد فرمایا: خبردار! (میں تمہیں یہ بات بتانے لگا ہوں) نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ، اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ

''خبردار! تم سے پہلے کے اہلِ کتاب بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور یہ اُمت عنقریب تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی' بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا اور وہ الجماعۃ ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: رَحِمَ اللهُ عَبْدًا حَذِرَ هَذِهِ الْفِرَقَ، وَجَانَبَ الْبِدَعَ وَلَمْ يَبْتَدِعْ، وَلَزِمَ الْأَثَرَ فَطَلَبَ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ، وَاسْتَعَانَ بِمَوْلَاهُ الْكَرِيمِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ اُس بندہ پر رحم کرے جو ان فرقوں سے بچ کر رہتا ہے اور بدعتوں سے لاتعلقی اختیار کرتا ہے' وہ شرعی احکام کی پیروی کرتا ہے' وہ بدعت کو اختیار نہیں کرتا ہے وہ منقول روایات کو لازم پکڑتا ہے اور صراطِ مستقیم کا طلبگار ہوتا ہے اور اس بارے میں اپنے کریم پروردگار سے مدد کا طلبگار رہتا ہے۔

32- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ عَلَى الْأَثَرِ فَهُوَ عَلَى الطَّرِيقِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن عون نے محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے:

پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے: جو شخص منقول روایات پر عمل پیرا رہتا ہے' وہی سیدھے راستہ پر ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَوْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمَّتِهِ وَتَحْذِيرِهِ إِيَّاهُمْ سُنَنَ مَنْ قَبْلَهُمْ مِنَ الْأُمَمِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کے حوالے سے اس اندیشہ کا شکار ہونا اور اُن لوگوں کو اس چیز سے بچنے کی تلقین کرنا کہ وہ پہلی اُمتوں کے طریقہ کو اختیار کریں

33- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

لَيَأْخُذَنَّ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْأُمَمِ وَالْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَمَا فَعَلَتْ فَارِسُ وَالرُّومُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ؟

''میری اُمت پر بھی اُسی طرح کی صورتِ حال آئے گی جس طرح کی صورتِ حال سابقہ اُمتوں اور سابقہ زمانہ کے لوگوں پر آئی تھی اور یہ بالشت کے برابر بالشت اور ذراع در ذراع[1] کے مطابق ہوگی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! جس طرح اہلِ فارس اور اہلِ روم نے کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے صرف یہی تو رہ گئے ہیں''۔

34- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

---

[1] لفظ ذراع کا لغوی معنی کہنی سے لے کر درمیان والی بڑی انگلی کے کونے تک کا حصہ ہے، یہ لفظ عربوں کے محاورہ میں مکمل پیمائش کا مفہوم واضح کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔)

33- رواه البخاري: 7319، وابن ماجه: 3994، وأحمد 2/450، وأبو يعلى: 6292.

الْمُهَاجِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَبَاعًا بِبَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوهُ

"تم لوگ بالشت برابر بالشت اور ذراع در ذراع اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے' یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے بل میں داخل ہوئے تھے تو تم لوگ بھی اس میں داخل ہو گے"۔

سابقہ امتوں کی پیروی کی پیشگوئی

35- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: انا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَجَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْوَحْيِ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ فِيهِ: جَاءَكُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَعَاهَدُ دِينَكُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

کثیر بن عبداللہ مزنی اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ﷺ میں نبی اکرم ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے' حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جبریل تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہارے دینی اُمور کے بارے میں اطلاع دیں (اُنہوں نے یہ بات بنائی ہے:)

لَتَسْلُكُنَّ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، وَلَتَأْخُذُنَّ بِمِثْلِ أَخْذِهِمْ، إِنْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَإِنْ ذِرَاعًا

"تم لوگ اپنے سے پہلے کے لوگوں کے طریقوں کو اختیار کرو گے' بالکل اُسی طرح جس طرح ایک جوتا دوسرے کے برابر ہوتا ہے اور جو کچھ اُنہوں نے کیا تھا وہ تم بھی ضرور کرو گے اور یہ بالشت

35- رواہ الحاکم 129/1۔

بِذِرَاعٍ، وَإِنْ بَاعًا بِبَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ

در بالشت اور گرہ در گرہ ہوگا اور اگر وہ دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنا ہوتو ادھر بھی وہی ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے بل میں داخل ہوئے تھے تو تم لوگ بھی اُس میں داخل ہو گے"۔

36- أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَهْرٌ يَعْنِي ابْنَ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَيَحْمِلَنَّ شِرَارُ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى سُنَنِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ

"اس اُمت کے بُرے لوگ پہلے والے لوگوں کے طریقوں کو ضرور اختیار کریں گے بالکل اُسی طرح جس طرح تیر کا ایک پَر دوسرے پَر جتنا ہوتا ہے"۔

تقدیر کے انکار کی مذمت

37- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: ثنا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صنابحی نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تم لوگ ضرور بالضرور پہلے لوگوں کی پیروی کرو گے جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کی مانند ہوتا ہے نہ تو تم اُن کے راستہ سے

36- والحديث له شواهد حسنة عند أحمد 125/4، والطبراني: 7140۔

37- والحديث له شاهد أخرجه الألباني في صحيح الجامع: 5075۔

الْيَمَانِ قَالَ: لَتَتَّبِعُنَّ أَثَرَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، لَا تُخْطِئُونَ طَرِيقَتَهُمْ وَلَا تُخْطِئَنَّكُمْ. وَلَتُنْقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةً فَعُرْوَةً، وَيَكُونُ أَوَّلَ نَقْضِهَا الْخُشُوعُ حَتَّى لَا يُرَى خَاشِعًا، وَحَتَّى يَقُولَ أَقْوَامٌ: ذَهَبَ النِّفَاقُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَمَا بَالُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ؟ لَقَدْ ضَلَّ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا حَتَّى مَا يُصَلُّونَ بَيْنَهُمْ أُولَئِكَ الْمُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ، وَهُمْ أَسْبَابُ الدَّجَّالِ، وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ

ہٹو گے اور نہ وہ تمہارے راستہ سے ہٹیں گے' تم لوگ اسلام کی رسّی کے ایک ایک ریشہ کو توڑ دو گے اور جو پہلی چیز اس میں سے ٹوٹے گی وہ خشوع ہے' یہاں تک کہ خشوع رکھنے والا کوئی شخص نظر ہی نہیں آئے گا' یہاں تک کہ کچھ لوگ یہ کہیں گے کہ حضرت محمد ﷺ کی اُمت سے نفاق رخصت ہو گیا ہے تو اب پانچ نمازیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے' حالانکہ ہم سے پہلے کے لوگ اُس وقت گمراہی کا شکار ہو گئے تھے جس وقت اُنہوں نے اپنے نبی کے طریقہ کے مطابق نماز ادا کرنا ترک کر دی تھی اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو تقدیر کا انکار کرنے والے ہوں گے' یہ دجال کے اسباب (کو فراہم کرنے والے) ہوں گے' اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اُن لوگوں کو دجال کے ساتھ ملا دے''۔

امام آجری کا مشاہدہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَنْ تَصَفَّحَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ عَالِمٍ عَاقِلٍ، عَلِمَ أَنَّ أَكْثَرَهُمُ الْعَامَّ مِنْهُمْ يُجْرِي أُمُورَهُمْ عَلَى سُنَنِ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَلَى سُنَنِ كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَعَلَى سُنَنِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَذَلِكَ مِثْلُ السَّلْطَنَةِ وَأَحْكَامِهِمْ وَأَحْكَامِ الْعُمَّالِ وَالْأُمَرَاءِ وَغَيْرِهِمْ. وَأَمْرِ الْمَصَائِبِ وَالْأَفْرَاحِ وَالْمَسَاكِنِ وَاللِّبَاسِ وَالْحِلْيَةِ. وَالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْوَلَائِمِ. وَالْمَرَاكِبِ وَالْخَدَمِ وَالْمَجَالِسِ وَالْمُجَالَسَةِ. وَالْبَيْعِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو بھی عالم اور عقلمند شخص اس اُمت کے معاملہ کا جائزہ لے گا' وہ یہ بات جان لے گا کہ اس اُمت کی اکثریت اپنے معاملات میں اہلِ کتاب کے طریقوں پر عمل پیرا ہے' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی' یا پھر کسریٰ اور قیصر کے طریقوں پر عمل پیرا ہے' یا زمانۂ جاہلیت کے طریقوں پر عمل پیرا ہے اور یہ سب چیزیں سلطنت' سلطنت سے متعلق احکام' ریاستی عہدہ داروں اور امراء سے متعلق احکام' مصائب' خوشی' رہائش' لباس' زیور' کھانا' پینا' دعوتیں' سواریاں' خُدام' محافل' ہم نشینی' خرید و فروخت' کمائی وغیرہ' مختلف حوالوں سے یہ لوگ (غیر مسلموں کے طریقوں کو اختیار کیے ہوئے ہیں) جن کا ذکر یہاں طوالت کا باعث ہو گا اور یہ وہ چیزیں ہیں جو لوگوں کے درمیان جاری ہیں اور یہ کتاب

وَالشِّرَاءِ، وَالْمَكَاسِبِ مِنْ جِهَاتٍ كَثِيرَةٍ، وَأَشْبَاهٌ لِمَا ذَكَرْتُ يَطُولُ شَرْحُهَا تَجْرِي بَيْنَهُمْ عَلَى خِلَافِ السُّنَّةِ وَالْكِتَابِ، وَإِنَّمَا تَجْرِي بَيْنَهُمْ عَلَى سُنَنِ مَنْ قَبْلَنَا، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ.

وسنت کے حکم کے برخلاف ہیں اور یہ چیزیں لوگوں کے درمیان ہم سے پہلے لوگوں کے طریقہ کے مطابق جاری ہیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی' باقی مدد اللہ تعالیٰ ہی سے حاصل ہوسکتی ہے۔

مَا أَقَلَّ مَنْ يَتَخَلَّصُ مِنَ الْبَلَاءِ الَّذِي قَدْ عَمَّ النَّاسَ، وَلَنْ يُمَيِّزَ هَذَا إِلَّا عَاقِلٌ عَالِمٌ قَدْ أَدَّبَهُ الْعِلْمُ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ

کم ہی لوگ ایسے ہیں جنہیں اس آزمائش سے خلاصی نصیب ہوئی ہے جو لوگوں کے درمیان عام ہو چکی ہے اور اس حوالے سے امتیاز صرف کوئی عاقل اور عالم شخص کرسکتا ہے' جس کی تربیت علم نے کی ہو' باقی ہر قسم کی بھلائی کی توفیق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس حوالے سے مددگار بھی وہی ہے۔

بَابُ ذَمِّ الْخَوَارِجِ وَسُوءِ مَذَاهِبِهِمْ وَإِبَاحَةِ قِتَالِهِمْ وَثَوَابِ مَنْ قَتَلَهُمْ أَوْ قَتَلُوهُ

باب: خارجیوں کی مذمت' اُن کے مسلک کی خرابی' اُن سے لڑائی کا مباح ہونا اور جو شخص اُنہیں قتل کرے یا جس کو وہ قتل کردیں اُس کے اجر و ثواب کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: لَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ الْخَوَارِجَ قَوْمُ سُوءٍ عُصَاةٌ لِلَّهِ تَعَالَى وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ صَلَّوْا وَصَامُوا، وَاجْتَهَدُوا فِي الْعِبَادَةِ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِنَافِعٍ لَهُمْ، نَعَمْ، وَيُظْهِرُونَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَيْسَ ذَلِكَ بِنَافِعٍ لَهُمْ؛ لِأَنَّهُمْ قَوْمٌ يَتَأَوَّلُونَ الْقُرْآنَ عَلَى مَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) قدیم و جدید زمانہ کے علماء کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ ''خوارج'' ایک بُرا گروہ ہے' یہ لوگ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے نافرمان شمار ہوں گے' اگرچہ یہ لوگ نمازیں پڑھتے ہیں' روزے رکھتے ہیں' بھرپور طریقہ سے عبادت کرتے ہیں لیکن یہ چیز ان کیلئے فائدہ بخش نہیں ہوگی' اگرچہ یہ لوگ بظاہر نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بُرائی سے منع کرتے ہیں لیکن یہ چیز بھی ان کیلئے فائدہ کا باعث نہیں ہوگی' کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن کا وہ مفہوم بیان کرتے ہیں جو درست نہیں ہوتا

يَهْوُونَ، وَيُمَوِّهُونَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ. وَقَدْ حَذَّرَنَا اللهُ تَعَالَى مِنْهُمْ. وَحَذَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَذَّرَنَاهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ بَعْدَهُ. وَحَذَّرَنَاهُمُ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ. وَالْخَوَارِجُ هُمُ الشُّرَاةُ الْأَنْجَاسُ الْأَرْجَاسُ، وَمَنْ كَانَ عَلَى مَذْهَبِهِمْ مِنْ سَائِرِ الْخَوَارِجِ يَتَوَارَثُونَ هَذَا الْمَذْهَبَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا. وَيَخْرُجُونَ عَلَى الْأَئِمَّةِ وَالْأُمَرَاءِ وَيَسْتَحِلُّونَ قَتْلَ الْمُسْلِمِينَ.

اور پھر اُسے مسلمانوں پر چسپاں کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچا کے رکھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ان سے بچنے کی تلقین کی ہے' آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے ان سے بچنے کی تلقین کی ہے' صحابہ کرام نے ان سے بچنے کی تلقین کی ہے اور جن لوگوں نے بھلائی کے ہمراہ صحابہ کرام کی پیروی کی' اُنہوں نے بھی ان سے بچنے کی تلقین کی ہے' خارجی لوگ' بدترین لوگ' ناپاک اور پلید لوگ ہیں اور جو شخص ان کے مسلک پر عمل پیرا ہو خواہ وہ خارجیوں کے کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو وہ سب بھی اسی حکم میں شمار ہوں گے' یہ لوگ قدیم اور جدید زمانہ میں ایک دوسرے کو یہ مسلک منتقل کرتے رہے ہیں' یہ لوگ ائمہ اور حکمرانوں کے خلاف خروج (یعنی بغاوت) کرتے ہیں اور مسلمانوں کے قتل کرنے کو حلال قرار دیتے ہیں۔

خوارج کا آغاز

فَأَوَّلُ قَرْنٍ طَلَعَ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ رَجُلٌ طَعَنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقْسِمُ الْغَنَائِمَ. فَقَالَ: اعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ. فَمَا أَرَاكَ تَعْدِلُ. فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ. فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ فَأَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَتْلَهُ. فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَتْلِهِ وَأَخْبَرَ:

(ان) خارجیوں کا آغاز' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ سے ہی ہو گیا تھا' ان کا پہلا فرد وہ شخص تھا جس نے نبی اکرم ﷺ پر اعتراض کیا تھا' جب آپ جعرانہ کے مقام پر مالِ غنیمت تقسیم کر رہے تھے' اُس نے یہ کہا تھا: اے حضرت محمد! آپ عدل سے کام لیں' مجھے نہیں لگتا کہ آپ عدل کر رہے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کو قتل کرنے سے منع کر دیا اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

أَنَّ هَذَا وَأَصْحَابًا لَهُ يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ

''یہ اور اس کے ساتھی ایسے لوگ ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے' لیکن یہ لوگ دین سے نکل جائیں گے''۔

وَأَمَرَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ بِقِتَالِهِمْ، وَبَيَّنَ فَضْلَ مَنْ قَتَلَهُمْ أَوْ قَتَلُوهُ.

دیگر احادیث میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا ہے اور جو شخص انہیں قتل کرے گا یا جس کو یہ لوگ قتل کر دیں' اُس کی فضیلت بیان کی ہے۔

مختلف علاقوں میں خوارج کا ظہور

ثُمَّ إِنَّهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ خَرَجُوا مِنْ بُلْدَانٍ شَتَّى، وَاجْتَمَعُوا وَأَظْهَرُوا الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، فَقَتَلُوا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَدِ اجْتَهَدَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فِي أَنْ لَا يُقْتَلَ عُثْمَانُ، فَمَا أَطَاقُوا عَلَى ذَلِكَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ثُمَّ خَرَجُوا بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَمْ يَرْضَوْا لِحُكْمِهِ، وَأَظْهَرُوا قَوْلَهُمْ وَقَالُوا: لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَلِمَةُ حَقٍّ أَرَادُوا بِهَا الْبَاطِلَ، فَقَاتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالَى بِقَتْلِهِمْ،

اس کے بعد ان لوگوں کا مختلف علاقوں میں ظہور ہوا' یہ لوگ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا اظہار کرنا شروع کیا یہاں تک کہ یہ لوگ مدینہ منورہ آ گئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا' اُس وقت مدینہ منورہ میں موجود صحابہ کرام نے اس بات کی بھرپور کوشش کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید نہ کیا جائے' لیکن وہ حضرات ایسا نہ کر سکے' اُس کے بعد ان لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی' وہ ان کے ثالثی کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوئے تھے' انہوں نے اپنا موقف یہ پیش کیا اور یہ کہا کہ ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہو سکتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بات ٹھیک ہے لیکن اُنہوں نے اس کے ذریعے باطل مفہوم مراد لیا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی' اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ شرف عطا کیا کہ وہ ان لوگوں کو قتل کریں اور جو شخص ان کو قتل کرتا یا جس کو یہ قتل کرتے اُس کی

وَاَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِ مَنْ قَتَلَهُمْ اَوْ قَتَلُوهُ. وَقَاتَلَ مَعَهُ الصَّحَابَةُ فَصَارَ سَيْفُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْخَوَارِجِ سَيْفَ حَقٍّ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

فضیلت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ پہلے ہی اطلاع دے چکے تھے' تو صحابہ کرام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی' تو قیامت تک کیلئے خارجیوں کے بارے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تلوار حق کی تلوار ہوگئی۔

بَابُ ذِكْرِ السُّنَنِ وَالْآثَارِ فِيمَا ذَكَرْنَاهُ

باب: ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے' اس بارے میں منقول سنن اور آثار کا تذکرہ

38- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ. عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مُنْصَرَفِهِ مِنْ خَيْبَرَ. وَفِي ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةٌ. وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا فَيُعْطِي. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ. اعْدِلْ فَقَالَ: وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ؟ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِذَا لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عنه: يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي فَاَقْتُلَ هَذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ: مَعَاذَ اللهِ اَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّي اَقْتُلُ اَصْحَابِي اِنَّ هَذَا وَاَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ کے کپڑے میں کچھ چاندی موجود تھی' نبی اکرم ﷺ اُس میں سے مٹھی بھرتے اور عطا کر دیتے تھے' اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! آپ عدل سے کام لیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہیں کرتا تو میں رسوائی اور خسارے کا شکار ہو جاؤں گا۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کو قتل کر دوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ لوگ آپس میں یہ بات کریں کہ میں اپنے اصحاب کو قتل کروا دیتا ہوں' یہ اور اس کے ساتھی قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں

38- رواہ مسلم: 1063، وابن ماجہ: 172، وأحمد 3/353۔

يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

جائے گی' یہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار ہو جاتا ہے"۔

خوارج کا دین سے نکل جانا

39- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ الْغَنَائِمَ بِالْجِعْرَانَةِ. غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، وَالتِّبْرُ فِي حِجْرِ بِلَالٍ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، اعْدِلْ. فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ قَالَ: وَيْلَكَ. فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ. فَقَالَ: لَا. دَعْهُ فَإِنَّ هَذَا فِي أَصْحَابٍ لَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ جعرانہ کے مقام پر غزوۂ حنین کا مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں سونے کے ٹکڑے موجود تھے' ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ عدل سے کام لیں کیونکہ آپ عدل نہیں کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تم اسے چھوڑ دو! کیونکہ اس کے کچھ ساتھی بھی ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتے ہوں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں جاتی ہو گی' یہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار ہو جاتا ہے"۔

40- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ جعرانہ کے مقام پر مال غنیمت تقسیم کر رہے

39- انظر السابق۔

40- وانظر تخريج الحديث قبل السابق۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ الْغَنَائِمَ بِالْجِعْرَانَةِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اعْدِلْ، فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ فَقَالَ: وَيْحَكَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّ هَذَا أَصْحَابٌ لَهُ أَوْ فِي أَصْحَابٍ لَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

تھے، ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: آپ عدل سے کام لیں کیونکہ آپ عدل سے کام نہیں لے رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا تو کون عدل کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اُڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو کیونکہ اس کے ساتھ اس کے کچھ ساتھی بھی ہیں (یہاں روایت کے الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جاتا اور یہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ کے پار ہو جاتا ہے"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خوارج سے قتال

41- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالضَّحَّاكِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قَسْمًا إِذْ قَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ (مالِ غنیمت) تقسیم کر رہے تھے، اسی دوران ذوالخویصرہ تمیمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ عدل سے کام لیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا تو پھر کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے یہ اجازت دیں گے کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! اس کے کچھ ایسے ساتھی بھی ہیں کہ تم لوگ اُن کی نمازوں کے مقابلہ میں اپنی نمازوں کو اور اُن کے روزوں کے

41- رواه البخاري: 6163، ومسلم: 1064، وابن أبي عاصم في السنة: 924، ومالك 204/1، وأبو داؤد: 4764، والنسائي 87/5، وابن حبان: 6741.

فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتَأْذَنُ لِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ، تَدَرْدَرُ

مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے (لیکن اِن لوگوں کی حالت یہ ہوگی) وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار ہو جاتا ہے اگر اُس کی دھار کا جائزہ لیا جائے تو اُس میں کچھ بھی نظر نہیں آتا' اگر دھار کے پچھلے حصہ کا جائزہ لیا جائے تو اُس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا' اگر اُس کے پَروں کا جائزہ لیا جائے تو اُس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا' حالانکہ وہ لید اور خون کے پار ہوا ہوتا ہے' جس وقت لوگوں کے درمیان تفرقہ ہوگا اُس وقت ان کا خروج ہوگا اور ان کی مخصوص نشانی ایک ایسا شخص ہے جس کی آنکھ کے حلقہ میں سیاہی ہوگی اور اُس کا ایک بازو عورت کی چھاتی کی طرح ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پھڑکنے والے گوشت کی طرح ہوگا''۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ: لَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ قَتَلَهُمْ وَالْتَمَسَ فِي الْقَتْلَى، فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اُس وقت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے ساتھ لڑائی کی تھی اور مقتولین میں ایسے شخص کو تلاش کیا گیا تھا' پھر اُسے لایا گیا تو اُس کا وہی حلیہ تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا۔

خوارج کی مخصوص نشانی

42 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

42- رواه أبو داؤد: 4765، وأحمد 224/3، وخرجه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3987.

حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، ثُمَّ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ أَوْ قَتَلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللهِ، وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ، مَنْ قَتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيقُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''عنقریب میری اُمت میں اختلاف اور فرقہ بندی ہوگی' کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کی باتیں اچھی ہوں گی لیکن اُن کا عمل بُرا ہوگا' وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا' وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار ہو جاتا ہے اور پھر وہ لوگ اُس وقت تک (دین کی طرف) واپس نہیں آئیں گے' جب تک وہ تیر واپس نہیں آتا (یعنی یہ عملی طور پر ناممکن ہوگا) یہ لوگ مخلوق اور کائنات میں سب سے بُرے ہوں گے' اُس شخص کو مبارک ہو جو ان کو قتل کرے گا' یا جس کو یہ قتل کریں گے' یہ لوگ اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے حالانکہ ان کا اللہ کی کتاب کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا' جو شخص ان کے ساتھ لڑائی کرے گا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ ان کے مقابلہ میں زیادہ مقرب ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان کی مخصوص نشانی کیا ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سر منڈوانا''۔

43- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن رباح انصاری نے کعب احبار کا یہ بیان نقل کیا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ:

لِلشَّهِيدِ نُورَانِ، وَلِمَنْ قَتَلَهُ الْخَوَارِجُ عَشَرَةُ أَنْوَارٍ لَهُ، وَلِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ: بَابٌ مِنْهَا لِلْحَرُورِيَّةِ، وَلَقَدْ خَرَجُوا عَلَى دَاوُدَ نَبِيِّ اللهِ فِي زَمَانِهِ

''شہید کو دو نور ملتے ہیں اور جسے خارجی قتل کریں گے اُسے دس انوار ملیں گے' جہنم کے سات دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازہ خارجیوں کیلئے مخصوص ہے' (اس فرقہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے) اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں اُن کے خلاف بھی خروج کیا تھا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذِهِ صِفَةُ الْحَرُورِيَّةِ، وَهُمُ الشُّرَاةُ الْخَوَارِجُ، الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ} [آل عمران: 7] الْآيَةَ.

وَقَدْ حَذَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِمَّنْ هَذِهِ صِفَتُهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ خارجیوں کی مخصوص علامت ہے اور یہ لوگ بدترین ہیں جو خارجی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''تو وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو اس میں سے متشابہ ہوتا ہے تا کہ وہ فتنہ تلاش کریں اور اُس کی تاویل تلاش کریں' حالانکہ اُس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اُن افراد سے بچنے کی تلقین کی ہے جن میں یہ صفات پائی جاتی ہوں۔

گمراہ لوگوں کا متشابہات کی پیروی کرنا

44- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

44- رواه البخاري: 4547، ومسلم: 2665، وأبو داؤد: 4598، وابن ماجه: 47، والترمذي: 2993، وأحمد 6/48، والطيالسي: 1432، وابن حبان: 73.

قَرَأَ:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7] فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ الْآيَةَ.

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم ہیں' یہی کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری متشابہ ہیں' جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے تو وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو متشابہ ہوتی ہے تا کہ وہ فتنہ حاصل کریں اور اُس کی تاویل حاصل کریں' حالانکہ اُس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

فَقَالَ:

إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ تَعَالَى، فَاحْذَرُوهُمْ

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو اس بارے میں بحث کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہاں مراد لیا ہے' تو تم اُن سے بچ کے رہنا''۔

45- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ} [آل عمران: 7] إِلَى قَوْلِهِ: {وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ}

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم ہیں' یہی کتاب کی اصل ہیں'' (یہ آیت یہاں تک ہے:) ''اس کے ذریعے صرف عقلمند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں''۔

فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ تَعَالَى.

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو اس بارے میں بحث کرتے ہیں' تو یہ وہی لوگ

فَاحْذَرُوهُمْ

ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے مراد لیا ہے' تو تم لوگ اُن سے بچ کے رہنا''۔

سعید بن جبیر کی وضاحت

46- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

{وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7]

قَالَ: أَمَّا الْمُتَشَابِهَاتُ: فَهُنَّ آيٌ فِي الْقُرْآنِ يَتَشَابَهْنَ عَلَى النَّاسِ إِذَا قَرَءُوهُنَّ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ يُضِلُّ مَنْ ضَلَّ مِمَّنِ ادَّعَى هَذِهِ الْكَلِمَةَ، كُلُّ فِرْقَةٍ يَقْرَءُونَ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ، وَيَزْعُمُونَ أَنَّهَا لَهُمْ أَصَابُوا بِهَا الْهُدَى وَمِمَّا تَتَّبِعُ الْحَرُورِيَّةُ مِنَ الْمُتَشَابِهِ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور دوسری متشابہ ہیں''۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: متشابہات سے مراد قرآن کی وہ آیات ہیں کہ جب لوگ اُن کی تلاوت کرتے ہیں تو اُن کے مفہوم کے بارے میں اُنہیں شبہ ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے جس کی وجہ سے کچھ لوگ گمراہی کا شکار ہو جاتے ہیں' جو اس کلمہ کا دعویٰ کرتے ہیں' ہر فرقہ قرآن کی آیات ہی تلاوت کرتا ہے اور وہ لوگ یہی گمان کرتے ہیں کہ یہ آیات اُن کے حق میں ہیں اور ان کے ذریعے وہ لوگ ہدایت تک پہنچ گئے ہیں' خارجی لوگ جن متشابہ آیات کی پیروی کرتے ہیں اُن میں سے اللہ تعالیٰ کا ایک یہ فرمان بھی ہے:

{وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ} [المائدۃ: 44]

''اور جو شخص اُس کے مطابق فیصلہ نہیں دیتا جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ کافر ہیں''۔

وَيَقْرَءُونَ مَعَهَا:

خارجی لوگ اس کے ساتھ اس آیت کی بھی تلاوت کرتے ہیں:

{ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ}

''پھر وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا وہ (اُس

[الانعام: 1]

فَإِذَا رَأَوْا الْإِمَامَ يَحْكُمُ بِغَيْرِ الْحَقِّ قَالُوا: قَدْ كَفَرَ، وَمَنْ كَفَرَ عَدَلَ بِرَبِّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ فَهَؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ مُشْرِكُونَ، فَيَخْرُجُونَ فَيَفْعَلُونَ مَا رَأَيْتَ؛ لِأَنَّهُمْ يَتَأَوَّلُونَ هَذِهِ الْآيَةَ

کی مخلوق کو) اُس کے برابر قرار دیتے ہیں"۔

توجب خارجیوں نے کسی امام (یا حکمران) کو دیکھا کہ اُس نے حق کے علاوہ فیصلہ دیا ہے تو اُن لوگوں نے کہا: اس نے کفر کیا ہے اور جس نے کفر کیا تو اُس نے کسی کو اپنے پروردگار کا شریک قرار دیا' یوں وہ شرک کا مرتکب ہو گیا' تو یہ لوگ جو حکمران ہیں یہ مشرکین ہیں۔ اس وجہ سے اُن خارجیوں نے بغاوت کی اور وہ کچھ کیا جو کچھ آپ لوگوں نے دیکھا ہوا ہے' اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اس آیت کا اپنا مخصوص مفہوم مراد لیتے تھے۔

47- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذُكِرَ لِابْنِ عَبَّاسٍ الْخَوَارِجُ وَمَا يُصِيبُهُمْ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: يُؤْمِنُونَ بِمُحْكَمِهِ، وَيَضِلُّونَ عَنْ مُتَشَابِهِهِ وَقَرَأَ

سفیان نے معمر کے حوالے سے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے خارجیوں کا ذکر کیا کہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اُنہیں کیا چیز لاحق ہوئی تھی؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ لوگ قرآن کی محکم آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور متشابہ آیات کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہو گئے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

{وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ}

[آل عمران: 7]

"اُس کی تاویل کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور جو لوگ علم میں رسوخ رکھتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لائے"۔

48- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَذُكِرَ لَهُ الْخَوَارِجُ

عبداللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا اُن کے سامنے خارجیوں کا ذکر ہوا' اُن کی مجاہدے اور نماز کا ذکر ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ لوگ یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ شدید مجاہدہ نہیں

وَاجْتِهَادُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ. قَالَ: لَيْسَ هُمْ بِأَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ

کرتے ہیں لیکن یہ پھر بھی گمراہی کا شکار ہیں (یا یہودی بھی تو گمراہی کا شکار تھے)۔

حسن بصری کا خوارج پر تبصرہ

49- وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي زُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي نَشِيطٍ، عَنِ الْحَسَنِ: وَذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: حَيَارَى سَكَارَى، لَيْسَ بِيَهُودٍ وَلَا نَصَارَى، وَلَا مَجُوسٍ فَيُعْذَرُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سلیمان بن ابونشیط نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے خارجیوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا: یہ حیرانی کا شکار اور مدہوشی کا شکار لوگ ہیں' یہ نہ تو یہودی ہیں نہ عیسائی ہیں نہ مجوسی ہیں کہ انہیں معذور قرار دیا جائے۔

50- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ قَالَ: قِيلَ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، خَرَجَ خَارِجِيٌّ بِالْخُرَيْبَةِ، فَقَالَ: الْمِسْكِينُ رَأَى مُنْكَرًا فَأَنْكَرَهُ، فَوَقَعَ فِيمَا هُوَ أَنْكَرُ مِنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
معلّٰی بن زیاد بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے کہا گیا: اے ابوسعید! خریبہ' یہ بصرہ کے قریب ایک محلہ ہے' وہاں ایک خارجی نے خروج کیا ہے۔ تو حسن بصری نے کہا: یہ بیچارہ ایسا شخص ہے جس نے ایک منکر بات دیکھ کر اُسے منکر قرار دیا اور خود ایک ایسی چیز میں مبتلا ہو گیا جو اُس سے زیادہ بڑی منکر ہے۔

امام آجری کی نصیحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَلَا يَنْبَغِي لِمَنْ رَأَى اجْتِهَادَ خَارِجِيٍّ قَدْ خَرَجَ عَلَى إِمَامٍ عَدْلًا كَانَ الْإِمَامُ أَوْ جَائِرًا، فَخَرَجَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص بظاہر مجاہدہ کرتا ہے لیکن خروج کرتا ہے اور حاکمِ وقت کے خلاف بغاوت کر دیتا ہے خواہ وہ حاکم عادل ہو یا ظالم ہو' اور پھر وہ شخص خروج کر کے لوگوں کو جمع کرتا

وَجَمَعَ جَمَاعَةً وَسَلَّ سَيْفَهُ، وَاسْتَحَلَّ قِتَالَ الْمُسْلِمِينَ. فَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَغْتَرَّ بِقِرَاءَتِهِ لِلْقُرْآنِ، وَلَا بِطُولِ قِيَامِهِ فِي الصَّلَاةِ، وَلَا بِدَوَامِ صِيَامِهِ، وَلَا بِحُسْنِ أَلْفَاظِهِ فِي الْعِلْمِ إِذَا كَانَ مَذْهَبُهُ مَذْهَبَ الْخَوَارِجِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قُلْتُهُ أَخْبَارٌ لَا يَدْفَعُهَا كَثِيرٌ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، بَلْ لَعَلَّهُ لَا يَخْتَلِفُ فِي الْعِلْمِ بِهَا جَمِيعُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ

ہے، تلوار سونت لیتا ہے، مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کو حلال قرار دیتا ہے، تو ایسے شخص کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی قرآن کی تلاوت، یا نمازوں میں طویل قیام، یا مسلسل (نفلی) روزوں، یا علمی باتوں میں اپنے الفاظ کی خوبصورتی کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار ہو جبکہ اُس کا مسلک خارجیوں کا مسلک ہو۔ میں نے جو چیز بیان کی ہے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کئی روایات منقول ہیں جنہیں مسلمانوں کے بہت سے علماء نے پرے نہیں کیا ہے بلکہ مسلمانوں کے تمام آئمہ ان کے بارے میں علم کے حوالے سے کوئی اختلاف نہیں رکھتے ہیں۔

51- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ

یہی (درج ذیل) روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابو معشر کے حوالے سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کا واقعہ

52- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ذُو نِكَايَةٍ لِلْعَدُوِّ وَاجْتِهَادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْرِفُ هَذَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُس شخص کا ذکر کیا گیا جو بہت ریاضت و مجاہدہ کیا کرتا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اُس کو نہیں پہچانتا ہوں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کا حلیہ یہ یہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اسے نہیں پہچان پایا۔ اسی دوران وہ شخص آ گیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ وہ شخص ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اسے پہچان نہیں پایا تھا، یہ اُس پہلے گروہ سے تعلق رکھتا ہے جسے میں نے اپنی اُمت میں

51- رواہ أبو یعلی: 3668، وأعله الهیثمی فی المجمع 157/7، ورواہ أحمد: 42/5، وخرجه الألبانی فی تخریج أحادیث السنة: 938.

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَعُتُهُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْرِفُهُ . فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ، فَقَالُوا: هَذَا، يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَعْرِفُ هَذَا. هَذَا أَوَّلُ قَرْنٍ رَأَيْتُهُ فِي أُمَّتِي، إِنَّ بِهِ لَسَفْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ قَالَ: فَلَمَّا دَنَا الرَّجُلُ، سَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ السَّلَامَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَشَدْتُكَ بِاللهِ، هَلْ حَدَّثْتَ نَفْسَكَ حِينَ طَلَعْتَ عَلَيْنَا، أَنْ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنْكَ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: قُمْ فَاقْتُلْهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ قَائِمًا يُصَلِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي نَفْسِهِ: إِنَّ لِلصَّلَاةِ لَحُرْمَةً وَحَقًّا وَلَوِ اسْتَأْمَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَجَاءَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: أَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ: لَا، رَأَيْتُهُ قَائِمًا يُصَلِّي، وَرَأَيْتُ لِلصَّلَاةِ حَقًّا وَحُرْمَةً، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَقْتُلَهُ، قَتَلْتُهُ قَالَ لَسْتَ بِصَاحِبِهِ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ يَا عُمَرُ فَاقْتُلْهُ قَالَ: فَدَخَلَ عُمَرُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ قَالَ: فَانْتَظَرَهُ طَوِيلًا، ثُمَّ قَالَ: فِي

دیکھا ہے اور اُن لوگوں کو شیطان نے مسخ کیا ہوا ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ شخص قریب آیا تو اُس نے سلام کیا' حاضرین نے اُسے سلام کا جواب دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جب تم ہمارے پاس آئے تھے تو تم نے یہ نہیں سوچا تھا کہ ان سب لوگوں میں تم سے زیادہ فضیلت والا اور کوئی نہیں ہے۔ اُس شخص نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ پھر وہ شخص مسجد کے اندر چلا گیا تا کہ نماز ادا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم جاؤ اور اسے قتل کر دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو اُسے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے پایا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دل میں سوچا کہ نماز کی مخصوص حرمت اور حق ہے' اگر میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبارہ پوچھ لوں تو یہ مناسب ہوگا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے قتل کر دیا؟ اُنہوں نے عرض کی: جی نہیں! میں نے اُسے دیکھا کہ وہ کھڑا نماز ادا کر رہا تھا تو میں نے یہ سوچا کہ نماز کا مخصوص حق اور حرمت ہوتے ہیں' اگر آپ چاہیں تو میں اُسے قتل کر دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے متعلق فرد نہیں ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! تم جاؤ اور اُسے قتل کر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو وہ شخص سجدہ کی حالت میں تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خاصی دیر اُس کا انتظار کیا' پھر اُنہوں نے دل میں سوچا کہ سجدہ کا مخصوص حق ہوتا ہے' اگر میں اس بارے میں دوبارہ

نَفْسِهِ: إِنَّ لِلسُّجُودِ لَحَقًّا. وَلَوْ أَنِّي اسْتَأْمَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَدِ اسْتَأْمَرَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي قَالَ: فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: أَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ: لَا. رَأَيْتُهُ سَاجِدًا. وَرَأَيْتُ لِلسُّجُودِ حَقًّا. وَإِنْ شِئْتَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْتُلَهُ قَتَلْتُهُ قَالَ: لَسْتَ بِصَاحِبِهِ قُمْ يَا عَلِيُّ فَاقْتُلْهُ. أَنْتَ صَاحِبُهُ إِنْ وَجَدْتَهُ قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْمَسْجِدَ. فَلَمْ يَجِدْهُ قَالَ: فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُتِلَ الْيَوْمَ مَا اخْتَلَفَ رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ

نبی اکرم ﷺ سے رائے لے لوں تو یہ مناسب ہو گا کیونکہ جو صاحب (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) بہتر ہیں اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دوبارہ دریافت کرلیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے قتل کر دیا؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! میں نے اُسے سجدہ کی حالت میں دیکھا تو میں نے سوچا کہ سجدہ کا مخصوص حق ہوتا ہے' یارسول اللہ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں اُسے قتل کر دیتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس سے متعلق فرد نہیں ہو' اے علی! تم اُٹھو اور اُسے قتل کر دو' تم یہ کام کر سکتے ہو' اگر وہ تمہیں مل گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو اُنہیں وہ شخص نہیں ملا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج اگر وہ شخص مارا جاتا تو دجال کے خروج تک میری اُمت کے کوئی سے دو افراد کے درمیان اختلاف نہیں ہوتا تھا''۔ اس کے بعد راوی نے باقی حدیث ذکر کی ہے۔

53- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي هُودُ بْنُ عَطَاءٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ فِينَا شَابٌّ ذُو عِبَادَةٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے درمیان ایک نوجوان تھا جو بہت عبادت اور ریاضت کیا کرتا تھا' ہم نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اُس کی صفت کا تذکرہ کیا' ہم نے آپ ﷺ کے سامنے اُس کا نام ذکر کیا لیکن نبی اکرم ﷺ اُس کو پہچان نہیں پائے' ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران وہ شخص آ گیا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ وہ شخص

وَزُهْدٍ، فَوَصَفْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمَّيْنَاهُ بِاسْمِهِ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ ذَا، فَقَالَ: إِنِّي لَأَرَى عَلَى وَجْهِهِ سَفْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ، فَرَدُّوا السَّلَامَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَعَلْتَ فِي نَفْسِكَ أَنْ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ وَلَّى، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَجَدْتُهُ يُصَلِّي، وَقَدْ نَهَيْتَنَا عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ، فَقَالَ مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ سَاجِدًا، فَقَالَ: أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّي وَقَدْ نَهَانَا عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ فَجَاءَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ: مَهْ يَا عُمَرُ قَالَ وَجَدْتُهُ سَاجِدًا، وَقَدْ نَهَيْتَنَا عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: أَنَا، فَقَالَ: أَنْتَ تَقْتُلُهُ إِنْ وَجَدْتَهُ، فَذَهَبَ عَلِيٌّ فَجَاءَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کے چہرے پر شیطان کے چھونے کا نشان ہے۔ وہ شخص آیا' اُس نے حاضرین کو سلام کیا' لوگوں نے سلام کا جواب دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم اپنے دل میں یہ سوچ رہے تھے کہ حاضرین میں کوئی بھی شخص تم سے زیادہ بہتر نہیں ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! پھر وہ شخص چلا گیا اور مسجد میں داخل ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اسے قتل کرے گا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں۔ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو اُسے نماز ادا کرتے ہوئے پایا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُسے نماز پڑھتے ہوئے پایا (تو میں نے یہ سوچا) کہ ہمیں تو نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے (یہ سوچ کر وہ واپس آ گئے)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اُس شخص کو قتل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں۔ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو اُس شخص کو سجدہ کی حالت میں پایا' اُنہوں نے سوچا کہ کیا میں ایسے شخص کو قتل کر دوں جو نماز ادا کر رہا ہے حالانکہ ہمیں تو نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ تو وہ بھی واپس آ گئے' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: اے عمر! کیا بنا؟ اُنہوں نے عرض کی: میں نے اُسے سجدہ کی حالت میں پایا تو ہمیں تو نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اُس شخص کو قتل کرے گا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے اُسے پالیا تو تم اُسے قتل کر دو گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے پھر وہ واپس تشریف لائے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ يَا عَلِيُّ قَالَ: وَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ. فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَوْ قَتَلْتَهُ لَكَانَ اَوَّلَهُمْ وَآخِرَهُمْ. وَمَا اخْتَلَفَ مِنْ اُمَّتِي اثْنَانِ

دریافت کیا: اے علی! کیا بنا؟ اُنہوں نے عرض کی: میں نے یہ صورت حال پائی کہ وہ شخص جا چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اُسے قتل کر دیتے تو یہ اُن کا پہلا اور آخری فرد ہوتا اور میری اُمت کے کوئی سے دو آدمیوں کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوتا"۔

بَابُ ذِكْرِ قَتْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ لِلْخَوَارِجِ مِمَّا اَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالَى بِقِتَالِهِمْ

باب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خارجیوں کو قتل کرنا، اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ فضیلت عطا کی کہ وہ خارجیوں کے ساتھ لڑائی کریں

54- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ: اَنَّ الْحَرُورِيَّةَ، لَمَّا خَرَجُوا وَهُمْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالُوا: لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ. فَقَالَ عَلِيٌّ: اَجَلْ، كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ. اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ اُنَاسًا، اِنِّي لَاَعْرِفُ صِفَتَهُمْ. يَقُولُونَ الْحَقَّ لَا يُجَاوِزُ هٰذَا مِنْهُمْ وَاَشَارَ اِلَى حَلْقِهِ. هُمْ اَبْغَضُ خَلْقِ اللهِ اِلَى اللهِ. فِيهِمْ اَسْوَدُ اِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ، اَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبیداللہ بیان کرتے ہیں: جب خارجیوں نے بغاوت کی تو یہ لوگ پہلے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، پھر انہوں نے یہ کہا: ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہو سکتا ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے! یہ کلمہ حق ہے لیکن اس کے ذریعہ باطل مفہوم مراد لیا جا رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کا وصف بیان کیا ہے، میں اُن لوگوں کے وصف کے حوالے سے اُن کی شناخت کرتا ہوں، وہ لوگ حق بات کریں گے لیکن وہ حق اُن کے یہاں سے آگے نہیں جائے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا، اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ ہوں گے، اُن میں ایک سیاہ فام شخص ہو گا جس کا ایک ہاتھ چھوٹا ہو گا جو بکری کے تھن یا عورت کی چھاتی کی مانند ہو گا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو قتل کر دیا

اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْظُرُوا. فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا. فَقَالَ: ارْجِعُوا فَوَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً. ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ. فَأَتَوْا بِهِ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِي رَافِعٍ: اَنَا حَضَرْتُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِمْ

تو آپ نے فرمایا: تم لوگ جائزہ لو (کہ اس نشانی والا شخص کہاں ہے؟) لوگوں نے جائزہ لیا تو اُنہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ واپس جاؤ! اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے۔ یہ بات اُنہوں نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر (اُس نشانی والا شخص) ایک جگہ پر مل گیا تو لوگ اُسے لے کر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُس کی لاش کو اُن کے سامنے رکھا' عبیداللہ بن ابورافع بیان کرتے ہیں: اُس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔

حق کا اُن کے حلق سے آگے (دل تک) نہ جانا

55- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ. عَنْ بُكَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ الْاَشَجِّ. عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُمْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ قَالُوا: لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ. فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ. اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا اِنِّي لَاَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هٰؤُلَاءِ يَقُولُونَ

بسر بن سعید نے عبیداللہ بن ابورافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: خارجی لوگ پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے پھر اُنہوں نے خروج کیا اور یہ کہا: ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہو سکتا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بات ٹھیک ہے لیکن اس کے ذریعہ باطل مفہوم مراد لیا جا رہا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کا وصف بیان کیا تھا اور میں وہ وصف ان لوگوں میں پا رہا ہوں' یہ لوگ اپنی زبانوں کے ذریعہ حق بات کہتے ہیں لیکن وہ حق ان کے حلق سے آگے نہیں جاتا' یہ اللہ تعالیٰ کے مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ افراد ہیں' ان میں سے ایک سیاہ فام شخص ہوگا جس کا ایک ہاتھ چھوٹا ہوگا جو بکری کے تھن یا عورت کی چھاتی کی مانند ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو قتل کر دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جائزہ لو (کہ

55- رواہ مسلم: 157.

الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ، وَلَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ هُمْ أَبْغَضُ خَلْقِ اللهِ إِلَيْهِ تَعَالَى. مِنْهُمْ أَسْوَدُ، إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ، أَوْ حَلَمَةُ شَاةٍ قَالَ: فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْظُرُوا فَنَظَرُوا، فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا. فَقَالَ: ارْجِعُوا، فَوَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَأَنَا حَاضِرٌ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ، وَقَوْلُ عَلِيٍّ فِيهِمْ

اس مخصوص نشانی والا شخص کہاں ہے؟) لوگوں نے جائزہ لیا تو اُنہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ واپس جاؤ' اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے۔ یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر لوگوں نے ایک ویرانے میں ایسے شخص کو پالیا' وہ اُس (کی لاش) کو لے کر آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ڈال دیا۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں: اُس موقع پر میں بھی وہاں موجود تھا' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے بارے میں یہ بات بیان کی تھی۔

56- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ يَعْنِي السَّلْمَانِيَّ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّهْرَ، فَلَمَّا قُتِلَتِ الْخَوَارِجُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ فِيهِمْ رَجُلًا مُخْدَجَ الْيَدِ أَوْ مُودَنَ الْيَدِ، قَالَ: فَنَظَرُوا فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا وَقَلِّبُوا الْقَتْلَى، فَاسْتَخْرَجُوا

ابن سیرین نے عبیدہ سلمانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نہروان کی جنگ میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا جب خارجیوں کو قتل کر دیا گیا تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے درمیان ایک ایسا شخص ہوگا جس کا ہاتھ (یا بازو) نامکمل ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے جائزہ لیا لیکن اُنہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ جائزہ لو اور مقتولین کو اُلٹ پلٹ کر دیکھو۔ تو لوگوں نے گندمی رنگت کے ایک شخص کو نکال لیا جس کا دایاں ہاتھ (یا بازو) نامکمل تھا' یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی عورت کی چھاتی ہو' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو دیکھا تو اُنہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے

56- رواه مسلم: 156، وابن ماجه: 167.

رَجُلًا آدَمَ مُثَدَّنًا يَدُهُ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا ثَدْيُ الْمَرْأَةِ. فَلَمَّا رَآهُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَشَكَرَ اللهَ الَّذِي وَلَّاهُ قَتْلَهُمْ، وَالَّذِي أَكْرَمَهُ بِقِتَالِهِمْ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا سَبَقَ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَرَامَةِ لِمَنْ قَاتَلَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَالَ عُبَيْدَةُ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. أَشَيْءٌ بَلَغَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْهُ؟ قَالَ: بَلْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

اُنہیں یہ فضیلت عطا کی کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ جنگ کریں۔ پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ اترانے لگو گے (یا تکبر کا شکار ہو جاؤ گے) تو میں تمہیں یہ بتاتا کہ نبی اکرم ﷺ کی زبانی اس بارے میں کون سی فضیلت بیان ہو چکی ہے' وہ اُن لوگوں کے بارے میں ہے جو ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرتے۔ عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے امیرالمؤمنین! کیا یہ کوئی ایسی روایت ہے جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے آپ تک پہنچی ہے' یا یہ بات آپ نے بذاتِ خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! یہ ایک ایسی چیز ہے جو میں نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے۔

57- وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، وَأَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ النَّحْوِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودَنُ الْيَدِ، أَوْ مُثْدَنُ الْيَدِ، أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ،

''عنقریب کچھ لوگ نکلیں گے جن کے درمیان ایک شخص ہو گا جس کا بازو نامکمل ہو گا'' (یہاں روایت کے لفظ کے بارے میں

57- رواہ مسلم: 155۔

راوی کو شک پایا جاتا ہے)۔

وَلَوْلَا اَنْ تَبْطِرُوا لَاَنْبَأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللهُ تَعَالَى الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ. عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ اترانے لگو گے تو میں تم لوگوں کو بتاتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اُن لوگوں کے بارے میں کیا وعدہ کیا ہے جو ان کے ساتھ جنگ کریں گے۔

قَالَ عُبَيْدَةُ: فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. سَمِعْتُهُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. سَمِعْتُهُ اِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. سَمِعْتُهُ اِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُهُ

عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ربِ کعبہ کی قسم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' جی ہاں! ربِ کعبہ کی قسم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' جی ہاں! ربِ کعبہ کی قسم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

58- وَاَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْخَوَارِجَ نَظَرْتُ اِلَى وُجُوهِهِمْ وَاِلَى شَمَائِلِهِمْ. فَشَكَكْتُ فِي قِتَالِهِمْ. فَتَنَحَّيْتُ عَنِ الْعَسْكَرِ غَيْرَ بَعِيدٍ. فَنَزَلْتُ عَنْ دَابَّتِي. وَرَكَزْتُ رُمْحِي. وَوَضَعْتُ دِرْعِي تَحْتِي. وَعَلَّقْتُ بُرْنُسِي مُسْتَتِرًا بِهِ مِنَ الشَّمْسِ. وَاَنَا مُعْتَزِلٌ مِنَ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے ساتھ جنگ کی تو میں نے اُن لوگوں کے چہروں اور عادات واطوار کا جائزہ لیا تو اُن کے ساتھ جنگ کرنے کے حوالے سے میں شکوک وشبہات کا شکار ہوگیا' میں لشکر سے ہٹ کے ایک جگہ آ گیا جو زیادہ دور نہیں تھی' میں اپنی سواری سے نیچے اُترا' میں نے اپنا نیزہ گاڑ دیا' اپنی زرہ اُتار کر نیچے رکھ دی' اپنی ٹوپی اُتار کر اُس کے ذریعے دھوپ سے بچنے لگا' میں لشکر سے ہٹ کے ایک کونے میں موجود تھا' اسی دوران امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر بیٹھ کر تشریف لے آئے' میں نے سوچا کہ یہ میری طرف کہاں آ رہے ہیں' میں تو ان سے بھاگ کر آیا ہوں اور یہ میری طرف آ رہے ہیں۔ اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: اے

الْعَسْكَرِ نَاحِيَةً، إِذْ طَلَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا لِي وَلَهُ؟ أَنَا أَفِرُّ مِنْهُ، وَهُوَ يَجِيءُ إِلَيَّ. فَقَالَ لِي: يَا جُنْدُبُ. مَا لَكَ فِي هَذَا الْمَكَانِ تَنَحَّيْتَ عَنِ الْعَسْكَرِ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَصَابَنِي وَعَكٌ، فَشَقَّ عَلَيَّ الْغُبَارُ. فَلَمْ أَسْتَطِعِ الْوُقُوفَ قَالَ: فَقَالَ: أَمَا بَلَغَكَ مَا لِلْعَبْدِ فِي غُبَارِ الْعَسْكَرِ مِنَ الْأَجْرِ؟ ثُمَّ ثَنَّى رَحْلَهُ، فَنَزَلَ، فَأَخَذْتُ بِرَأْسِ دَابَّتِهِ، وَقَعَدَ فَقَعَدْتُ، فَأَخَذْتُ الْبُرْنُسَ بِيَدِي فَسَتَرْتُهُ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: فَوَاللهِ إِنِّي لَقَاعِدٌ إِذْ جَاءَ فَارِسٌ يَرْكُضُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ قَطَعُوا الْجِسْرَ ذَاهِبِينَ، قَالَ: فَالْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: إِنَّ مَصَارِعَهُمْ دُونَ النَّهَرِ، قَالَ: وَإِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَخْبَرَهُ عِنْدَهُ وَاقِفٌ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ وَاللهِ عَبَرُوا، فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ قَالَ: وَيْحَكَ، إِنَّ مَصَارِعَهُمْ دُونَ النَّهَرِ، قَالَ: فَجَاءَ فَارِسٌ آخَرُ يَرْكُضُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالَّذِي بَعَثَ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَجَعُوا، ثُمَّ

جندب! تم یہاں کیوں موجود ہو؟ کیا تم لشکر سے ایک طرف ہٹ گئے ہو؟ میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے' اس وجہ سے غبار میرے لیے پریشانی کا باعث بن رہا ہے' مجھ سے ٹھہرا نہیں جا رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم تک یہ روایت نہیں پہنچی ہے کہ لشکر کے غبار کی وجہ سے آدمی کو کتنا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے۔ پھر اُنہوں نے اپنی ٹانگ کو موڑا اور سواری سے نیچے اُتر آئے' میں نے اُن کی سواری کے سر کو پکڑ لیا' وہ تشریف فرما ہوئے تو میں بھی بیٹھ گیا' میں نے اپنی ٹوپی ہاتھ میں لی اور اُس کے ذریعہ اُنہیں دھوپ سے بچانے لگا' اللہ کی قسم! میں وہاں بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! دشمن پل کی طرف واپس جا رہا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: یہ لوگ دریا کے اسی طرف مریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع دی تھی وہ وہیں ٹھہرا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک اور شخص آ گیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! وہ پل عبور کرنے لگے ہیں' اُن میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں بچے گا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اُن لوگوں کو دریا کے اسی طرف مرنا چاہیے۔ اسی دوران ایک اور شخص ایڑ لگاتا ہوا آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! اُس ذات کی قسم جس نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! وہ لوگ پل کی طرف سے (یا دریا کی طرف سے) واپس آ گئے ہیں۔ پھر کچھ اور لوگ آئے اور اُنہوں نے بتایا کہ دشمن واپس آ گیا ہے اور پل کو عبور کرتے ہوئے ہجوم کی کثرت کی وجہ سے اُن میں سے کئی لوگ دریا میں گر گئے ہیں۔

جَاءَ النَّاسُ، فَقَالُوا: قَدْ رَجَعُوا، حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَتَسَاقَطُونَ فِي الْمَاءِ زِحَامًا عَلَى الْعُبُورِ قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا جَاءَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ صَفُّوا الصُّفُوفَ، وَرَمَوْا فِينَا، وَقَدْ جَرَحُوا فُلَانًا، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا حِينَ طَابَ الْقِتَالُ قَالَ: فَوَثَبَ فَقَعَدَ عَلَى بَغْلَتِهِ، فَقُمْتُ إِلَى سِلَاحِي فَلَبِسْتُهُ، ثُمَّ شَدَدْتُهُ عَلَيَّ، ثُمَّ قَعَدْتُ عَلَى فَرَسِي، وَأَخَذْتُ رُمْحِي، ثُمَّ خَرَجْتُ، فَلَا وَاللَّهِ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَرِيكٍ، مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لُوَيْنٌ: أَوْ قَالَ: الظُّهْرَ حَتَّى قَتَلْتُ بِيَدِي سَبْعِينَ

پھر ایک شخص آیا اور اُس نے بتایا: اے امیر المؤمنین! دشمن نے صف بندی کر لی ہے اور ہم پر تیراندازی شروع کر دی ہے' اُنہوں نے فلاں شخص کو زخمی بھی کر دیا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لڑائی کیلئے مناسب وقت ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اُچھل کر کھڑے ہوئے اور اپنے خچر پر بیٹھ گئے' میں بھی اپنے ہتھیاروں کی طرف بڑھا' اُنہیں پہن لیا اور اپنے جسم پر باندھ لیا اور اپنے گھوڑے پر بیٹھ گیا' میں نے اپنا نیزہ پکڑا اور نکل کھڑا ہوا۔ (پھر جندب نامی راوی نے اپنے سامع دوسرے راوی عبداللہ بن شریک سے کہا:) اے عبداللہ بن شریک! اللہ کی قسم! عصر کی نماز ادا کرنے سے پہلے (یہاں ابوجعفر لوین نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: ظہر کی نماز سے پہلے' میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اُن میں سے ستر آدمیوں کو قتل کیا۔

59- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ أَصْحَابِ النَّهَرِ، ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ، قَالَ سَأَلَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: هَلْ أَبْصَرْتَ أَنْتَ الرَّجُلَ الَّذِي يَذْكُرُونَ ذَا الثُّدَيَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ لَمْ أَرَهُ، وَلَكِنْ قَدْ شَهِدَ عِنْدِي مَنْ قَدْ رَآهُ، قَالَتْ فَإِذَا قَدِمْتَ الْأَرْضَ فَاكْتُبْ إِلَيَّ بِشَهَادَةِ

یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے نہر والے افراد (یعنی خارجیوں) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: مسروق نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے سوال کیا' اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے بذاتِ خود کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس کے بارے میں ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ ذوالثدیہ ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے تو اُسے نہیں دیکھا لیکن میں ایسے لوگوں کے پاس رہا ہوں جنہوں نے اُسے دیکھا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم اپنے علاقہ میں واپس جاؤ گے تو وہاں لوگوں کی گواہی تحریر کر کے مجھے بھیجنا جو امانت دار ہوں اور اُن لوگوں نے خود اُس شخص کو دیکھا ہو۔ میں (اپنے آبائی وطن) واپس آیا' لوگ میرے ساتھ تھے' میں نے اُن کے ساتھ اس بارے میں بات چیت

نَفَرٍ قَدْ رَآوْهُ اُمَنَاءَ فَجِئْتُ وَالنَّاسُ اَشْيَاعٌ قَالَ: فَكَلَّمْتُ مِنْ كُلِّ سَبْعَ عَشْرَةً مِمَّنْ قَدْ رَآهُ قَالَ: فَقُلْتُ: كُلُّ هَؤُلَاءِ عَدْلٌ رِضًى. فَقَالَتْ: قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا. فَإِنَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ أَنَّهُ أَصَابَهُ بِمِصْرَ

کی تو سترہ آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی کہ اُنہوں نے خود اُس شخص کو دیکھا تھا۔ تو میں نے کہا: یہ سب لوگ تو عادل ہیں (میں نے یہ سب کچھ لکھ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو برباد کرے! اُس نے مجھے یہ خط میں لکھا تھا کہ اُس نے ذوالثدیہ کو مصر میں پایا ہے۔

60- قَالَ إِسْمَاعِيلُ: قَالَ يَزِيدُ: وَحَدَّثَنِي مَنْ، سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّهُمْ شِرَارُ أُمَّتِي يَقْتُلُهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي

قَالَتْ:

وَمَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ إِلَّا مَا كَانَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَأَحْمَائِهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ لوگ (یعنی خارجی) میری اُمت کے بدترین افراد ہوں گے انہیں میری اُمت کے بہترین لوگ قتل کریں گے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے اور اُن کے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے) درمیان وہی اختلاف ہے جو کسی عورت اور اُس کے سسرالی عزیزوں کے درمیان ہوتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: رَضِيَ اللهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَضِيَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمَا، وَحُبِّ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے راضی ہو! اللہ تعالیٰ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو! ہمیں ان دونوں کی اور تمام صحابہ کرام کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے!

بَابُ ذِكْرِ ثَوَابِ مَنْ قَاتَلَ الْخَوَارِجَ فَقَتَلَهُمْ أَوْ قَتَلُوهُ

باب: جو شخص خارجیوں سے جنگ کرتے ہوئے اُنہیں قتل کرے یا وہ لوگ اُس کو قتل کر دیں' اُس کے ثواب کا تذکرہ

61- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ أَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

61- رواه مسلم: 154، والترمذي: 2189، وابن ماجه: 168، وأحمد 1/404، وخرجه الألباني في صحيح الترمذي: 1779.

عِمْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ النَّاسِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ. فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللهِ

(۔۔۔ کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آخری زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جن کی عمریں کم ہوں گی اور عقل کم ہوگی' وہ بیوقوف ہوں گے' وہ لوگوں کی بہترین باتیں کہیں گے لیکن وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ کے پار ہو جاتا ہے' جو شخص اُن کا زمانہ پائے وہ اُن کے ساتھ لڑائی کرے کیونکہ اُن کے ساتھ لڑنے کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اجر ہوگا''۔

خوارج' جہنم کے کتے ہیں

62- أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ، بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَزْهَرَ بْنَ صَالِحٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَرَجَتْ خَارِجَةٌ بِالشَّامِ فَقُتِلُوا، وَأُلْقُوا فِي جُبٍّ، أَوْ بِئْرٍ قَالَ: فَأَقْبَلَ أَبُو أُمَامَةَ وَأَنَا مَعَهُ، حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ بَكَى، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا فَعَلَ الشَّيْطَانُ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ؟ كِلَابُ النَّارِ، كِلَابُ النَّارِ، ثَلَاثًا، شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ

ابوغالب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو سنا' ایک مرتبہ شام میں کچھ خارجیوں نے خروج کیا' وہ مارے گئے تو اُنہیں ایک کنویں میں' یا بڑے کنویں میں ڈال دیا گیا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے' میں اُن کے ساتھ تھا' وہ اُن کی لاشوں کے پاس آ کر ٹھہر گئے اور رونے لگے' اُنہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! شیطان نے اس اُمت کے ساتھ کیا' کیا ہے' یہ جہنم کے کتے ہیں' یہ جہنم کے کتے ہیں' یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ کہی' اور' یہ لوگ آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں' یہ آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں اور آسمان کے نیچے بہترین مقتول وہ لوگ ہیں جن کو انہوں نے قتل کیا ہے۔ میں نے کہا: اے ابوامامہ! کیا یہ بات آپ اپنی طرف سے بیان کر رہے ہیں' یا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو اُنہوں نے

62- والحديث له شاهد حسن عند الطبراني: 8051.

السَّمَاءِ. شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ. خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ. خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ. خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مَنْ قَتَلُوهُ قَالَ: قُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ. أَشَيْءٌ تَقُولُهُ بِرَأْيِكَ. أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي إِذَنْ لَجَرِيءٌ. إِنِّي إِذَنْ لَجَرِيءٌ. ثَلَاثًا. بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ. وَلَا مَرَّتَيْنِ. وَلَا ثَلَاثًا. حَتَّى عَدَّ عَشْرًا. سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ يَقُولُ:

فرمایا: (اگر یہ بات میں اپنی طرف سے کہوں) پھر تو میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کرنے والا ہوں گا' پھر تو میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کرنے والا ہوؤں گا' پھر تو میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کرنے والا ہوؤں گا' یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ کہی اور پھر فرمایا: میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' تین مرتبہ نہیں (بلکہ اس سے زیادہ مرتبہ سنی ہے) یہاں تک کہ اُنہوں نے دس مرتبہ کا شمار کیا' کہ میں نے (دس مرتبہ) نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

سَيَأْتِي قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ. أَوْ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ. يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ. كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. لَا يَعُودُونَ فِي الْإِسْلَامِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ عَلَى فُوقِهِ. طُوبَى لِمَنْ قَتَلُوهُ أَوْ قَتَلَهُمْ

''عنقریب کچھ ایسے لوگ سامنے آئیں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' تاہم اُس کا مفہوم یہی ہے) یہ لوگ اسلام سے نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ کے پار ہو جاتا ہے اور یہ اسلام میں دوبارہ اُس وقت تک واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر واپس نہیں آ جاتا' جس شخص کو یہ قتل کریں گے یا جو ان کو قتل کرے گا اُس کیلئے مبارک باد ہے''۔

63- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ: حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ. عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ. وَبِهَا صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ أَبُو أُمَامَةَ. صَاحِبُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوغالب بیان کرتے ہیں:

میں شام میں موجود تھا' وہاں نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت صدی بن عجلان ابوامامہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' وہ میرے دوست

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لِي صَدِيقًا قَالَ: فَجِيءَ بِرُءُوسِ الْحَرُورِيَّةِ، فَأَلْقِيَتْ بِالدَّرَجِ، فَجَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَوَجَّهَ نَحْوَ الرُّءُوسِ قَالَ: فَقُلْتُ: لَأَتَّبِعَنَّهُ حَتَّى أَسْمَعَ مَا يَقُولُ، قَالَ: فَتَبِعْتُهُ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مَا صَنَعَ إِبْلِيسُ بِأَهْلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ ثُمَّ قَالَ: كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ، كِلَابُ النَّارِ، كِلَابُ النَّارِ. ثَلَاثًا . ثُمَّ قَالَ: شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، وَخَيْرُ قَتْلَى الَّذِينَ قَتَلُوهُمْ قَالَ: ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ}

[آل عمران: 7]

تھے'ایک مرتبہ خارجیوں کے سر لائے گئے اور اُنہیں پھاٹک کے پاس رکھ دیا گیا' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے' اُنہوں نے دو رکعت ادا کیں' پھر وہ اُن سروں کی طرف چل پڑے' میں نے سوچا کہ مجھے بھی ان کے پیچھے جانا چاہیے تاکہ میں سن سکوں کہ وہ کیا کہتے ہیں' تو میں ان کے پیچھے آ گیا' وہ اُن لوگوں کے سروں کے پاس آ کر ٹھہرے اور رونے لگے' پھر اُنہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! شیطان نے اس اُمت کے افراد کے ساتھ کیا کیا ہے؟ پھر اُنہوں نے فرمایا: یہ جہنم کے کتے ہیں' یہ جہنم کے کتے ہیں' یہ جہنم کے کتے ہیں' یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ کہی اور پھر یہ ارشاد فرمایا: یہ آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں اور بہترین مقتول وہ لوگ ہیں جنہیں ان لوگوں نے قتل کیا ہے' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں' یہی کتاب کی اصل ہیں اور دوسری آیات متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو متشابہ ہوتی ہے تاکہ وہ فتنہ تلاش کریں اور اُس کی تاویل تلاش کریں حالانکہ اس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

64- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحُدَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءُوا بِسَبْعِينَ رَأْسًا مِنَ

ابوغالب بیان کرتے ہیں: میں مسجد دمشق میں موجود تھا' اسی دوران خارجیوں کے بڑوں میں سے ستّر افراد کے سر لائے گئے اور اُنہیں مسجد کے پھاٹک پر نصب کر دیا گیا' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے' اُنہوں نے اُن لوگوں کے سروں کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ جہنم کے کتے ہیں اور آسمان کے نیچے قتل ہونے والے بدترین مقتول ہیں اور جن لوگوں کو انہوں نے قتل کیا ہے وہ آسمان کے

رُءُوسِ الْخَوَارِجِ، فَنُصِبَتْ عَلَى دَرَجِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: كِلَابُ جَهَنَّمَ. شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، وَمَنْ قُتِلُوا خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، وَبَكَى فَنَظَرَ إِلَيَّ. فَقَالَ: يَا أَبَا غَالِبٍ، إِنَّكَ بِبَلَدٍ هَؤُلَاءِ بِهِ كَثِيرٌ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: أَعَاذَكَ اللهُ تَعَالَى مِنْهُمْ. ثُمَّ قَالَ: تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ:

نیچے قتل ہونے والے بہترین مقتول ہیں۔ پھر وہ رونے لگے' پھر اُنہوں نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابو غالب! تم ایک ایسے علاقہ کے رہنے والے ہو جہاں ان جیسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے بچا کے رکھے! پھر اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ، هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7] إِلَى قَوْلِهِ {وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ} [آل عمران: 7]

''وہی وہ ذات ہیں جس نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم ہیں اور یہی کتاب کی اصل ہیں اور دوسری متشابہ ہیں'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور جو لوگ علم میں رسوخ رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم ان پر ایمان لائے''۔

قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا أُمَامَةَ: إِنِّي رَأَيْتُ تَغَرْغَرَتْ لَهُمْ عَيْنَاكَ قَالَ: رَحْمَةً لَهُمْ، إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا أُمَامَةَ، أَمِنْ رَأْيِكَ تَقُولُهُ، أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ، سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ، وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعٍ وَلَا خَمْسٍ وَلَا سِتٍّ وَلَا سَبْعٍ

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابو امامہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ان کی وجہ سے رو رہے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ان کیلئے رحمت کی وجہ سے میں رو رہا تھا کیونکہ یہ لوگ پہلے مسلمان ہی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک شخص نے کہا: اے حضرت ابو امامہ! کیا یہ بات آپ اپنی ذاتی رائے کے طور پر کہہ رہے ہیں یا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر میں یہ بات اپنی طرف سے کہوں تو پھر تو میں بڑی جرأت کرنے والا ہوؤں گا' میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' تین مرتبہ نہیں' چار مرتبہ نہیں' پانچ مرتبہ نہیں' چھ مرتبہ نہیں' سات مرتبہ نہیں (بلکہ اس سے

زیادہ مرتبہ سنی ہے)"۔

65 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

الْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"خوارج، جہنم کے کتے ہیں"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنَ التَّحْذِيرِ مِنْ مَذَاهِبِ الْخَوَارِجِ مَا فِيهِ بَلَاغٌ لِمَنْ عَصَمَهُ اللهُ تَعَالَى، عَنْ مَذْهَبِ الْخَوَارِجِ، وَلَمْ يَرَ رَأْيَهُمْ، وَصَبَرَ عَلَى جَوْرِ الْأَئِمَّةِ، وَحَيْفِ الْأُمَرَاءِ، وَلَمْ يَخْرُجْ عَلَيْهِمْ بِسَيْفِهِ، وَسَأَلَ اللهَ تَعَالَى كَشْفَ الظُّلْمِ عَنْهُ، وَعَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَدَعَا لِلْوُلَاةِ بِالصَّلَاحِ، وَحَجَّ مَعَهُمْ، وَجَاهَدَ مَعَهُمْ كُلَّ عَدُوٍّ لِلْمُسْلِمِينَ وَصَلَّى مَعَهُمُ الْجُمُعَةَ وَالْعِيدَيْنِ، فَإِنْ أَمَرُوهُ بِطَاعَةٍ فَأَمْكَنَهُ أَطَاعَهُمْ، وَإِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ اعْتَذَرَ إِلَيْهِمْ، وَإِنْ أَمَرُوهُ بِمَعْصِيَةٍ لَمْ يُطِعْهُمْ، وَإِذَا دَارَتِ الْفِتَنُ بَيْنَهُمْ لَزِمَ بَيْتَهُ وَكَفَّ لِسَانَهُ وَيَدَهُ، وَلَمْ يَهْوَ مَا هُمْ فِيهِ، وَلَمْ يُعِنْ عَلَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے خارجیوں کے مسلک سے بچنے کی تلقین کے حوالے سے جو ذکر کیا ہے اس میں اُس شخص کیلئے کافی مواد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خارجیوں کے مسلک سے بچایا ہوا ہو اور جو اُن کے مطابق اعتقاد نہ رکھتا ہو اور حکمرانوں کی زیادتی پر صبر سے کام لیتا ہو امراء کی زیادتی پر صبر سے کام لیتا ہو وہ تلوار لے کر اُن کے خلاف خروج نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے اُن لوگوں کے ظلم کو دور کر دے اور مسلمانوں سے بھی ان کے ظلم کو دور کر دے وہ حکمرانوں کو بہتری کی دعوت دیتا ہو لیکن اُن کے ساتھ حج کرتا ہو اُن کے ساتھ مسلمانوں کے ہر دشمن کے خلاف جہاد کرتا ہو اُن کے ساتھ جمعہ اور عیدین کی نمازیں ادا کرتا ہو اگر وہ حکمران اُسے اطاعت (یعنی نیکی کے کسی کام) کا حکم دیں تو اگر اُس کیلئے ممکن ہو تو وہ اُس کی اطاعت کرے اور اگر اُس کیلئے ممکن نہ ہو تو اُن کے سامنے عذر پیش کر دے اور اگر وہ حکمران اُسے کسی گناہ کے کام کا حکم دیں تو وہ اُن کی اطاعت نہ کرے اور جب لوگوں کے

65- رواه أحمد 355/4، والطيالسي 155/1، والديلمي في الفردوس 205/2، والبيهقي 188/8، وصححه الألباني في تخريج أحاديث السنة:904۔

فِتْنَةٍ. فَمَنْ كَانَ هَذَا وَصْفَهُ كَانَ عَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ إِنْ شَاءَ اللهُ

درمیان فتنے پھیل جائیں تو وہ اپنے گھر میں رہے وہ اپنی زبان اور ہاتھوں کو روک کر رکھے لوگ جس صورتِ حال کا شکار ہیں وہ اُس میں حصہ لینے کی کوشش نہ کرے اور فتنہ کے بارے میں مددگار نہ بنے' تو جس شخص کی یہ صفات ہوں گی وہ سیدھے راستہ پر گامزن ہوگا' اگر اللہ نے چاہا۔

بَابٌ فِي السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِمَنْ وَلِيَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِمْ وَإِنْ جَارُوا، وَتَرْكِ الْخُرُوجِ عَلَيْهِمْ مَا أَقَامُوا الصَّلَاةَ

باب: جو شخص مسلمانوں کے اُمور کا نگران بنے (یعنی حکمران بنے) اُس کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا' ایسے لوگ اگر ظلم کریں تو اس پر صبر کرنا اور جب تک یہ لوگ نماز قائم رکھیں اُس وقت تک ان کے خلاف بغاوت نہ کرنا

66- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ، صَاحِبُ الطَّعَامِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ أَيَّامَ يَزِيدَ بْنِ الْمُهَلَّبِ قَالَ: وَأَتَاهُ رَهْطٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَلْزَمُوا بُيُوتَهُمْ وَيُغْلِقُوا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَهُمْ. ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ لَوْ أَنَّ النَّاسَ إِذَا ابْتُلُوا مِنْ قِبَلِ سُلْطَانِهِمْ صَبَرُوا مَا لَبِثُوا أَنْ يَرْفَعَ اللهُ ذَلِكَ عَنْهُمْ. وَذَلِكَ أَنَّهُمْ يَفْزَعُونَ إِلَى السَّيْفِ فَيُوكَلُوا إِلَيْهِ. وَوَاللهِ مَا جَاءُوا بِيَوْمِ خَيْرٍ قَطُّ. ثُمَّ تَلَا:

{وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن یزید بیان کرتے ہیں: یزید بن مہلب کے زمانہ میں' میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ راوی کہتے ہیں: کچھ لوگ اُن کے پاس آئے تو حسن بصری نے اُن لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگ اپنے گھروں میں رہیں' اپنے دروازوں کو بند کرلیں' پھر حسن بصری نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر لوگ اپنے حکمران کی طرف سے کسی آزمائش کا شکار ہوں تو جب تک وہ اس پر صبر سے کام لیں گے' اس دوران اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرتا رہے گا اور ایسے لوگ اگر تلوار کا سہارا لینے کی کوشش کریں گے تو انہیں اُس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اللہ کی قسم! یہ لوگ ایک دن کیلئے بھی کبھی بھلائی نہیں لا سکیں گے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"تمہارے پروردگار کی بات بھلائی کے حوالے سے مکمل ہوگئی

إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ، وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ﴾

جو بنی اسرائیل کے بارے میں تھی' یہ اُس وجہ سے تھی جو اُنہوں نے صبر سے کام لیا تھا اور فرعون اور اُس کی قوم کے لوگ جو کچھ کیا کرتے تھے' ہم نے اُسے برباد کر دیا اور وہ لوگ جو بلند عمارات تعمیر کرتے تھے (اُنہیں بھی ہم نے برباد کر دیا)''۔

حکمرانوں سے بغاوت کی ممانعت

67- أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: نَا الْحَسَنُ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ، وَمَنْ كَرِهَ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا مَا صَلَّوْا

''عنقریب تم پر ایسے حکمران آئیں گے جن کی کچھ باتوں کو تم نیکی قرار دو گے اور کچھ کو منکر قرار دو گے' تو جو شخص پہچان لے گا وہ بری ہوگا' جو ناپسند کرے گا وہ سلامت رہے گا لیکن جو راضی ہوگا اور پیروی کرے گا (اُس کا معاملہ مختلف ہے)۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم ایسے (حکمرانوں کے ساتھ) لڑائی نہ کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ لوگ نماز ادا کرتے ہیں (تم اُن کے خلاف لڑائی نہ کرنا)۔

68- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

67- رواه مسلم: 1854' وأحمد 302/6' وأبو داؤد: 4760' والترمذي: 2266۔

أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ، وَمَنْ كَرِهَ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا مَا صَلَّوْا

''تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جن کی کچھ باتوں کو تم نیکی قرار دو گے اور کچھ کو منکر قرار دو گے تو جو شخص پہچان لے گا وہ بری الذمہ ہو جائے گا' جو ناپسند کرے گا وہ سلامت رہے گا لیکن جو راضی رہے گا اور پیروی کرے گا (اُس کا معاملہ مختلف ہے)۔ لوگوں نے عرض کی: کیا ہم اُن کے ساتھ لڑائی نہ کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک وہ نماز ادا کرتے ہیں (تم اُن کے خلاف بغاوت نہ کرنا)۔

69- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ

''تم لوگ اطاعت وفرمانبرداری سے کام لو خواہ تمہارے اوپر کسی ایسے حبشی شخص کو حکمران بنا دیا جائے جس کا سر خشک انگور کی مانند (چھوٹا) ہو''۔

70- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ

عبادہ بن ولید نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے اللہ کے رسول کی اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم تنگی اور آسانی' پسندیدگی اور ناپسندیدگی (یعنی ہر حال) میں

69- رواه البخاري:7142، ومسلم:1298، وأحمد114/3، وابن ماجه:2860، والطيالسي:2616، وأبو يعلى:4176.

70- رواه البخاري:7199، ومسلم:1709، ومالك2/445، والنسائي7/138، وابن ماجه5/316، وابن حبان:4547، والبيهقي8/145.

بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

اطاعت وفرمانبرداری سے کام لیں گے اور ہم حکومت کے معاملہ میں اُس کے متعلقہ افراد کے ساتھ جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے حق کے مطابق بیان کریں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

71- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَكْرَهِ وَالْمَنْشَطِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ولید بن عبادہ بیان کرتے ہیں:

میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی تھی کہ ہم تنگی اور آسانی' ناپسندیدگی اور پسندیدگی (ہر حال میں) اطاعت وفرمانبرداری سے کام لیں گے' اُس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

72- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: اسْمَعُوا لَهُمْ وَأَطِيعُوا فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ اپنی تنگی اور آسانی' خوشی اور ناپسندیدگی اور اپنے

71- انظر السابق۔

72- والحديث له شاهد عند البخاري:7202، ومسلم:1867.

عُسْرِكُمْ وَيُسْرِكُمْ وَمَنْشَطِكُمْ وَمَكْرَهِكُمْ، وَأَثَرَةٍ عَلَيْكُمْ، وَلَا تُنَازِعُوا الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَإِنْ كَانَ لَكُمْ

ساتھ ترجیحی سلوک (ہر حال میں حکمرانوں) کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا اور حکومت کے معاملہ میں متعلقہ افراد کے ساتھ جھگڑا نہ کرنا' خواہ یہ تمہیں مل بھی سکتی ہو' (یا تمہیں اس کا حق بھی ہو)۔

73 - وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلَ يَزِيدُ بْنُ سَلَمَةَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ، فَسَأَلُونَا حَقَّهُمْ، وَمَنَعُونَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ الثَّانِيَةَ أَوِ الثَّالِثَةَ، فَجَبَذَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَقَالَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا، وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ

علقمہ بن وائل حضرمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یزید بن سلمہ جعفی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' انہوں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ہم پر ایسے حکمران آ جاتے ہیں جو ہم سے اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن ہمیں ہمارا حق نہیں دیتے ہیں تو اس بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے منہ پھیر لیا' انہوں نے دوسری یا تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو اشعث بن قیس کندی نے انہیں اپنی طرف کھینچا اور بولے: تم اطاعت وفرمانبرداری سے کام لینا کیونکہ وہ جو کریں گے اُس کا ذمہ اُن کے سر ہوگا' تم جو کرو گے اُس کا ذمہ تمہارے سر ہوگا''۔

74- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي، فَأَطِعِ الْإِمَامَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا وَإِنْ ضَرَبَكَ فَاصْبِرْ، وَإِنْ حَرَمَكَ

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تم میرے بعد (زیادہ سال) زندہ رہو تو تم حاکمِ وقت کی اطاعت کرنا خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو' اگر وہ تم پر ظلم کرے تو تم صبر سے کام لینا' اگر وہ تمہاری پٹائی کرے تو تم صبر سے کام لینا' اگر وہ تمہیں کسی ایسے معاملہ کی طرف بلائے جس سے تمہارے دین میں خلل آ رہا ہو تو تم کہہ دینا کہ میں اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہوں لیکن میرا خون میرے دین سے کم حیثیت رکھتا

73- رواہ مسلم: 1846، والترمذی: 2199.

فَاصْبِرْ. وَإِنْ دَعَاكَ إِلَى أَمْرٍ مَنْقَصَةٍ فِي دُنْيَاكَ فَقُلْ: سَمْعًا وَطَاعَةً. دَمِي دُونَ دِينِي

ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول

75- وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا أَدْرِي لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَأَطِعِ الْإِمَامَ. وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكَ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ، وَإِنْ ظَلَمَكَ فَاصْبِرْ. وَإِنْ حَرَمَكَ فَاصْبِرْ. وَإِنْ دَعَاكَ إِلَى أَمْرٍ يَنْقُصُكَ فِي دُنْيَاكَ فَقُلْ: سَمْعًا وَطَاعَةً. دَمِي دُونَ دِينِي

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: مجھے نہیں معلوم! ہوسکتا ہے کہ تم میرے بعد (زیادہ عرصہ) زندہ رہو تو تم حاکمِ وقت کی اطاعت کرنا خواہ تم پر کسی اطراف سے کٹے ہوئے حبشی غلام کو مقرر کر دیا جائے، اگر وہ تم پر ظلم کرے تو تم صبر سے کام لینا، اگر وہ تمہیں محروم رکھے تو تم صبر سے کام لینا، اگر وہ تمہیں کسی ایسے معاملہ کی طرف بلائے جس سے تمہارے دین میں خلل آ رہا ہو تو تم کہہ دینا ہے کہ میں اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہوں لیکن میرا خون میرے دین سے کم حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِيشِ الَّذِي يَحْتَمِلُ عِنْدَكَ قَوْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيمَا قَالَهُ؟

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے مراد کیا ہوگا؟

قِيلَ لَهُ: يَحْتَمِلُ وَاللهُ أَعْلَمُ أَنْ نَقُولَ: مَنْ أُمِّرَ عَلَيْكَ مِنْ عَرَبِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ أَسْوَدَ أَوْ أَبْيَضَ أَوْ عَجَمِيٍّ فَأَطِعْهُ فِيمَا لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ مَعْصِيَةٌ. وَإِنْ حَرَمَكَ حَقًّا لَكَ. أَوْ ضَرَبَكَ ظُلْمًا لَكَ. أَوِ انْتَهَكَ عِرْضَكَ. أَوْ

تو اُسے یہ جواب دیا جائے گا: ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ہم یہ کہیں کہ جس بھی عربی یا غیر عربی شخص، جس بھی سیاہ فام یا سفید فام شخص، یا عجمی شخص کو تمہارا امیر مقرر کیا جائے تو تم اُس کی اطاعت اُن تمام معاملوں میں کرنا جن میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی نہ ہو، اگر وہ تمہارے اوپر ظلم کرتا ہے جو

أَخَذَ مَالَكَ، فَلَا يَحْمِلُكَ ذَلِكَ عَلَى أَنْ تَخْرُجَ عَلَيْهِ بِسَيْفِكَ حَتَّى تُقَاتِلَهُ، وَلَا تَخْرُجْ مَعَ خَارِجِيٍّ يُقَاتِلُهُ، وَلَا تُحَرِّضْ غَيْرَكَ عَلَى الْخُرُوجِ عَلَيْهِ، وَلَكِنِ اصْبِرْ عَلَيْهِ

تمہارے حق کے حوالے سے ہو' یا ظلم کے طور پر تمہاری پٹائی کرتا ہے' یا تمہاری عزت کے در پے ہوتا ہے' یا تمہارا مال حاصل کر لیتا ہے تو یہ چیز تمہیں اس بات کی ترغیب نہ دے کہ تم اپنی تلوار کے ذریعہ اُس کے خلاف بغاوت کر کے اُس سے جنگ کرو' یا تم کسی بغاوت کرنے والے شخص کے ساتھ مل کر اُس سے لڑائی کرو اور نہ ہی تم کسی دوسرے شخص کو اُس کے خلاف بغاوت کرنے کی ترغیب دینا بلکہ اس پر صبر سے کام لینا۔

معصیت میں اطاعت نہیں ہوگی

وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَدْعُوَكَ إِلَى مَنْقَصَةٍ فِي دِينِكَ مِنْ غَيْرِ هَذِهِ الْجِهَةِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَأْمُرَكَ بِقَتْلِ مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ الْقَتْلَ، أَوْ بِقَطْعِ عُضْوِ مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ ذَلِكَ، أَوْ بِضَرْبِ مَنْ لَا يَحِلُّ ضَرْبُهُ، أَوْ بِأَخْذِ مَالِ مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ تَأْخُذَ مَالَهُ، أَوْ بِظُلْمِ مَنْ لَا يَحِلُّ لَهُ وَلَا لَكَ ظُلْمُهُ، فَلَا يَسَعُكَ أَنْ تُطِيعَهُ، فَإِنْ قَالَ لَكَ: لَئِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَا آمُرُكَ بِهِ وَإِلَّا قَتَلْتُكَ أَوْ ضَرَبْتُكَ، فَقُلْ: دَمِي دُونَ دِينِي؛ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور یہ بھی احتمال موجود ہے (کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہنا چاہ رہے تھے) کہ اگر وہ تمہیں کسی ایسے معاملہ کی طرف دعوت دیتا ہے جس میں تمہارے دین میں کوئی کمی آ جاتی ہو' جو دوسرے حوالے سے ہوگی' اُس میں یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں کسی ایسے شخص کو قتل کرنے کا حکم دیدے جو قتل کرنے کا مستحق نہ ہو' یا کسی ایسے شخص کا کوئی عضو کاٹنے کا حکم دیدے جو اس کا مستحق نہ ہو' یا کسی ایسے شخص کی پٹائی کرنے کا حکم دیدے جو اس کا مستحق نہ ہو' یا کوئی ایسا مال حاصل کرنے کا حکم دیدے جس کو حاصل کرنے کا استحقاق نہ ہو' یا کوئی ایسا ظلم کرنے کا کہے کہ جس کو کرنا جائز نہ ہو اور تمہیں یہ حق حاصل نہ ہو کہ تم اُس کے ساتھ وہ زیادتی کرو' تو اس صورت میں اب تمہارے پاس اس بات کی گنجائش نہیں ہوگی کہ تم حاکمِ وقت کی اطاعت کرو' لیکن اگر وہ حاکم یہ کہتا ہے کہ میں نے تمہیں جس کام کا حکم دیا ہے اگر تم نے یہ نہ کیا تو میں تمہیں قتل کر دوں گا' یا تمہاری پٹائی کروں گا۔ تو پھر تم یہ کہنا کہ میرا خون میرے دین سے کم حیثیت رکھتا ہے (یعنی میں تمہاری سزا کو برداشت کر لوں گا لیکن اپنے دین میں کمی نہیں آنے دوں گا)

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ

اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:
"خالق کی معصیت کے بارے میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہوتی ہے"۔

وَلِقَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

اس کی ایک اور دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:
"(حاکم وقت کی) فرمانبرداری صرف نیکی کے کام میں ہوتی ہے"۔

بہترین اور بدترین حکمران کون ہیں؟

76- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْدَعِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي رُزَيْقٌ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ الْأَشْجَعِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمِّي عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
مسلم بن قرظہ اشجعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ. وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ. وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ: أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: لَا. مَا أَقَامُوا

"تمہارے بہترین حکمران (یا ریاستی اہلکار) وہ لوگ ہوں گے جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں، تم اُن کیلئے دعائے رحمت کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہوں، اور تمہارے بدترین حکمران (یا ریاستی اہلکار) وہ لوگ ہوں گے جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اور وہ لوگ تمہیں ناپسند کرتے ہوں، تم اُن پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے

76- رواہ مسلم: 1855، وأحمد 24/6، وابن حبان: 4589، والبیہقی 158/8، والدارمی 324/2.

فِيكُمُ الصَّلَاةَ، لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْكُمْ مِنْهُمْ، فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَلْيُنْكِرْ مَا يَأْتِي بِهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، وَلَا تَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ہوں''۔ہم نے عرض کی: کیا ہم اس حوالے سے اُن کا مقابلہ نہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز کو قائم رکھتے ہیں (اُس وقت تک تم اُن کے خلاف بغاوت نہیں کر سکتے) خبردار! اُن میں سے جو شخص بھی تمہارا نگران (یا حکمران) بنتا ہے اور پھر کوئی شخص اُس میں کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی معصیت سے تعلق رکھتی ہو تو وہ اُس چیز کا انکار کرے جو اُس شخص نے اللہ تعالیٰ کی معصیت کا ارتکاب کیا ہے لیکن تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے ہاتھ ہرگز نہ کھینچنا''۔

قُلْتُ لِرُزَيْقٍ: اللهَ، يَا أَبَا الْمِقْدَامِ لَسَمِعْتَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمِّي عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَا أُخْبِرْتُ بِهِ عَنْهُ؟ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَجَثَا رُزَيْقٌ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَحَلَفَ عَلَى مَا سَأَلْتُهُ أَنْ يَحْلِفَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: وَلَمْ أَسْتَحْلِفْهُ اتِّهَامًا لَهُ، وَلَكِنِّي اسْتَحْلَفْتُهُ اسْتِثْبَاتًا

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے (اپنے استاد) رزیق سے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! اے ابومقدام! آپ نے مسلم بن قرظہ کی زبانی خود یہ روایت سنی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' یا پھر آپ کو اُن کے حوالے سے یہ روایت بیان کی گئی تھی؟ ابن جابر کہتے ہیں: تو رزیق گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے' اُنہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور میں نے جو اُن سے سوال کیا تھا جس میں اُن سے حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا' اُنہوں نے اس حوالے سے حلف اُٹھایا۔ ابن جابر کہتے ہیں: حالانکہ میں نے اُن سے یہ حلف اس لیے نہیں لیا تھا کہ میں اُن پر کوئی الزام عائد کر رہا تھا بلکہ میں نے اُن سے یہ حلف اس لیے لیا تھا تا کہ بات زیادہ مستند ہو جائے۔

بَابُ فَضْلِ الْقُعُودِ فِي الْفِتْنَةِ عَنِ الْخَوْضِ فِيهَا وَتَخَوُّفِ الْعُقَلَاءِ عَلَى قُلُوبِهِمْ اَنْ تَهْوَى مَا يَكْرَهُهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَلُزُومِ الْبُيُوتِ وَالْعِبَادَةِ لِلّٰهِ تَعَالَى

باب: فتنہ کے دوران اُس میں شریک ہونے کی بجائے (گھر میں) بیٹھے رہنے کی فضیلت اور عقلمند لوگوں کا اس اندیشہ کا شکار ہونا کہ کہیں اُن کے دل اُس چیز کی طرف مائل نہ ہو جائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور (فتنہ کے زمانہ میں) گھر میں رہنا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا

77- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ يَسْتَشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْ لَهُ، وَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فتنہ ہوگا جس میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا' چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا' جو شخص جھانک کر اس کی طرف دیکھے گا وہ (فتنہ) اُسے اپنی طرف کھینچ لے گا اور جس شخص کو اس سے بچنے کیلئے کوئی پناہ گاہ ملے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو اُسے وہاں چلے جانا چاہیے''۔

78- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: انا خَالِدٌ، يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيَّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

77- رواه البخاري:7081، ومسلم:2211، والطيالسي:2344، والبيهقي 190/8۔

78- انظر السابق۔

تَكُونُ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، مَنِ اسْتَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْهُ

''ایسے فتنہ آئیں گے جو گرمی کی ہواؤں کی مانند ہوں گے' جن (فتنوں) میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اُن میں کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا' جو شخص ان کی طرف جھانک کر دیکھے گا یہ اُسے اپنی طرف کھینچ لیں گے''۔

79- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ مَعَ الْخَوَارِجِ ثُمَّ فَارَقَهُمْ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلیمان بن مغیرہ نے حمید بن ہلال کے حوالے سے' ایک ایسے شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو پہلے خارجیوں کے ساتھ تھا اور پھر وہ اُن سے الگ ہو گیا۔

عبداللہ بن خباب کا واقعہ

80- قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ وَحَدَّثَنِي جَدِّي، وَأَبُو خَيْثَمَةَ قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ كَانَ مَعَ الْخَوَارِجِ، ثُمَّ فَارَقَهُمْ قَالَ: دَخَلُوا قَرْيَةً فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ ذُعْرًا، يَجُرُّ رِدَاءَهُ، فَقَالُوا لَمْ تُرَعْ؟ لَمْ تُرَعْ؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ رُعْتُمُونِي قَالُوا: أَنْتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: نَعَمْ. قَالُوا: فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ أَبِيكَ حَدِيثًا يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُنَاهُ؟

حمید بن ہلال نے عبدالقیس قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو پہلے خارجیوں کے ساتھ تھا اور پھر اُن سے الگ ہو گیا' وہ بیان کرتا ہے کہ وہ لوگ ایک بستی میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن خباب (جن کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں) وہ باہر نکلے' اُنہیں پکڑ کر لایا گیا تھا' اُن کی چادر گھسٹ رہی تھی' لوگوں نے کہا: آپ کیوں پریشان ہیں؟ یہ سوال اُن سے دو مرتبہ کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔ لوگوں نے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں نے کہا: آپ نے اپنے والد کی زبانی کوئی حدیث سنی ہے؟ جو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو آپ وہ ہمیں بیان کر دیں۔ اُنہوں نے کہا: میں نے اُنہیں یہ بیان

قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ ذَكَرَ فِتْنَةً، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي،

کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: "اُس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اُس میں کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اُس میں چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا"۔

قَالَ: فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا فَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ قَالَ اَيُّوبُ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ:

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم یہ زمانہ پاؤ تو تم اللہ کے ایسے بندے بننا جسے قتل کر دیا جائے۔ ایوب نامی راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق راوی نے اس میں یہ الفاظ بھی نقل کیے تھے:

وَلَا تَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْقَاتِلَ

"تم اللہ کا وہ والا بندہ نہ بننا جو قتل کرے گا"۔

قَالُوا: اَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ اَبِيكَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ. فَقَدَّمُوهُ عَلَى ضَفَّةِ النَّهَرِ، فَضَرَبُوا عُنُقَهُ، فَسَالَ دَمُهُ كَاَنَّهُ شِرَاكٌ مَا اخْذَقَرَّ يَعْنِي مَا اخْتَلَطَ بِالْمَاءِ الدَّمُ وَبَقَرُوا اُمَّ وَلَدِهِ عَمَّا فِي بَطْنِهَا

اُن لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ روایت اپنے والد کی زبانی سنی ہے کہ اُنہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو؟ تو حضرت عبداللہ بن خباب نے فرمایا: جی ہاں! تو وہ لوگ اُنہیں نہر کے کنارے لے گئے اور وہاں اُن کی گردن اُڑا دی تو اُن کا خون یوں بہہ رہا تھا کہ جیسے وہ ایک تسمہ ہوتا ہے یعنی اُن کا خون پانی کے ساتھ مل گیا تھا' پھر اُن (خارجیوں نے) اُن کی اُم ولد کے پیٹ میں موجود بچہ کو بھی چیر کر نکال دیا۔

81- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: انا عَاصِمٌ، عَنْ اَبِي كَبْشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مُوسَى يَقُولُ عَلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوکبشہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

81- رواہ أبو داؤد: 4262، وأحمد 208/4، والحاکم 440/4.

الْمِنْبَرِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ

''تمہارے آگے ایسے فتنہ آئیں گے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' اُن میں کوئی شخص صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہوگا اور شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کافر ہو چکا ہوگا' اُن میں بیٹھا رہنے والا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اُن میں کھڑا رہنے والا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اُن میں چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: آپ ہمیں (ایسی صورتِ حال کے بارے میں) کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے گھروں میں ہی رہنا''۔

فتنہ کے زمانے میں بہتر کون ہوگا؟

82- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ مَسْعُودٍ النَّجْرَانِيَّ، حَدَّثَهُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن ابومرثد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سَتَكُونُ فِتْنَةٌ بَكْمَاءُ صَمَّاءُ عَمْيَاءُ، الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي،

''عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جو گونگا' بہرا اور اندھا کر دے گا' اُس میں لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا' بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا' کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اُس میں چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا' جو شخص انکار کرے گا

وَمَنْ أَبَى فَلْيَمُدَّ عُنُقَهُ

اُس کی گردن لمبی ہو جائے گی"۔

83- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنَا قَيْسٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ شقیق بن سلمہ کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

84- وَعَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَتَقَارَبُ الْفِتَنُ، وَلَا يَنْجُو مِنْهَا إِلَّا مَنْ كَرِهَهَا، وَلَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ، فَإِنْ أَخَذَ الْمَالَ فَهُوَ شَرِيكُهُمْ فِي الدِّمَاءِ وَغَيْرِهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"یکے بعد دیگرے فتنے آئیں گے' اُن سے صرف وہی شخص نجات پاسکے گا جو اُسے ناپسند کرے گا اور کوئی مال حاصل نہیں کرے گا' اگر وہ مال حاصل کرلے گا تو وہ خون بہانے میں اور دیگر معاملات میں اُن لوگوں کا شراکت دار ہو جائے گا"۔

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْتُ هَذَا الْبَابَ فِي كِتَابِ الْفِتَنِ فِي أَحَادِيثَ كَثِيرَةٍ، وَقَدْ ذَكَرْتُ هَاهُنَا طَرَفًا مِنْهَا؛ لِيَكُونَ الْمُؤْمِنُ الْعَاقِلُ يَحْتَاطُ لِدِينِهِ، فَإِنَّ الْفِتَنَ عَلَى وُجُوهٍ كَثِيرَةٍ، وَقَدْ مَضَى مِنْهَا فِتَنٌ عَظِيمَةٌ، نَجَا مِنْهَا أَقْوَامٌ، وَهَلَكَ فِيهَا أَقْوَامٌ بِاتِّبَاعِهِمُ الْهَوَى، وَإِيثَارِهِمْ لِلدُّنْيَا، فَمَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا فَتَحَ لَهُ بَابَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس موضوع سے متعلق روایات "کتاب الفتن" میں کافی تعداد میں نقل کی ہیں' یہاں میں نے اُن کے کچھ حصہ کو نقل کیا ہے' تاکہ مؤمن اور عقلمند شخص اپنے دین کے حوالے سے احتیاط سے کام لے کیونکہ فتنوں کی کئی قسمیں ہوں گی' ان میں سے کئی ایک بڑے فتنے گزر بھی چکے ہیں جن میں سے بہت سے لوگوں کو نجات مل گئی اور بہت سے لوگ اُس کے حوالے سے ہلاکت کا شکار ہوئے' پھر اُنہوں نے نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور اپنی دنیا کو ترجیح دی تو جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا

الدُّعَاءِ، وَالْتَجَأَ إِلَى مَوْلَاهُ الْكَرِيمِ، وَخَافَ عَلَى دِينِهِ، وَحَفِظَ لِسَانَهُ، وَعَرَفَ زَمَانَهُ، وَلَزِمَ الْمَحَجَّةَ الْوَاضِحَةَ السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، وَلَمْ يَتَلَوَّنْ فِي دِينِهِ، وَعَبَدَ رَبَّهُ تَعَالَى، فَتَرَكَ الْخَوْضَ فِي الْفِتْنَةِ، فَإِنَّ الْفِتْنَةَ يَفْتَضِحُ عِنْدَهَا خَلْقٌ كَثِيرٌ، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحَذِّرٌ أُمَّتَهُ الْفِتَنَ؟ قَالَ:

ارادہ کر لیتا ہے اُس کیلئے دعا کا دروازہ کھول دیتا ہے اور وہ بندہ اپنے مولا کریم کی بارگاہ سے رجوع کرتا ہے وہ اپنے دین کے حوالے سے خوف کا شکار ہوتا ہے وہ اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے وہ اپنے زمانہ کو پہچان لیتا ہے اور سب سے واضح دلیل یعنی سوادِ اعظم کے ساتھ رہتا ہے وہ اپنے دین میں رنگا رنگی کا شکار نہیں ہوتا' وہ اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے اور فتنہ میں شریک ہونے کو ترک کر دیتا ہے کیونکہ فتنہ ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ رسوائی کا شکار ہوئے کیا تم نے یہ بات نہیں سنی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو فتنوں سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا

''اُس میں آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہو گا اور اگر شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کافر ہو چکا ہوگا''۔

علم' بچاؤ کا ذریعہ ہے

85- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن ابوامامہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سَتَكُونُ فِتَنٌ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللهُ بِالْعِلْمِ

''عنقریب ایسے فتنے آئیں گے جن میں آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہوگا' ماسوائے اُس شخص کے' جسے اللہ تعالیٰ علم کے ذریعہ زندگی عطا کر دے''۔

85- رواه الترمذی: 2197، والحاکم 438/4۔

دنیا کے عوض میں دین کی فروخت

86- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ الْمُجَدَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ، سَتَكُونُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ الرَّجُلُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نیک اعمال کی طرف جلدی کرو' عنقریب ایسے فتنے آئیں گے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' (ان میں) آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہوگا' شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کافر ہو جائے گا' آدمی دنیاوی ساز و سامان کے عوض میں اپنے دین کو فروخت کر دے گا''۔

ایک راہب کا قول

87- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: انا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَاهِبٌ: يَا سَعِيدُ فِي الْفِتْنَةِ يَتَبَيَّنُ لَكَ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ تَعَالَى، وَمَنْ يَعْبُدُ الطَّاغُوتَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

ایک راہب نے مجھ سے کہا: اے سعید! فتنہ کے زمانہ میں تمہارے سامنے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ کون اللہ کی عبادت کرتا ہے اور کون طاغوت کی بندگی کرتا ہے؟

86- رواه مسلم: 118، والترمذي: 2195، وأحمد 2/304، وابن حبان: 6704.

فتنہ کے زمانہ میں عبادت کی فضیلت

88- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَالْهِجْرَةِ إِلَيَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہرج (یعنی قتل و غارت گری) کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کر کے آنے کی مانند (اجر وثواب کا باعث) ہوگا"۔

89- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاكِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى التَّمَسُّكِ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى وَسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّةِ اَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَتَرْكِ الْبِدَعِ وَتَرْكِ النَّظَرِ وَالْجِدَالِ فِيمَا يُخَالِفُ فِيهِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَقَوْلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب: اللہ کی کتاب' اُس کے رسول کی سنت اور اُن کے اصحاب کے طریقے کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی ترغیب' بدعتوں کو ترک کرنا اور کتاب وسنت اور صحابہ کرام کے اقوال کے حوالے سے جن باتوں کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اُن میں بحث و نظر کو ترک کرنا

90- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: انا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) عبداللہ بن مبارک نے سفیان ثوری

88- رواه مسلم: 2948، والترمذي: 2201، وابن ماجه: 3985، وأحمد 25/5، وابن حبان: 2957، وابن أبي شيبة: 1946۔

90- رواه مسلم: 867، والنسائي 188/3، وأحمد 371/3۔

الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ:

نَحْمَدُ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

ثُمَّ يَقُولُ:

مَنْ يَهْدِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. أَصْدَقُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

کے حوالے سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

''ہم اللہ تعالیٰ کی وہ حمد بیان کرتے ہیں جس کا وہ اہل ہے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے' سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے' سب سے بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور سب سے بُرے معاملات نئے پیدا شدہ ہیں' ہر نئی پیدا شدہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں ہو گی''۔

بدعت سے بچنے کی تلقین

91- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

''سب سے اچھی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین ہدایت حضرت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور سب سے بُرے اُمور نئے پیدا شدہ ہیں اور ہر نئی پیدا شدہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت

بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

گمراہی ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی پیروی

92 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، وَحُجْرٍ الْكَلَاعِيِّ قَالَا: دَخَلْنَا عَلَى الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، وَهُوَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ:

{وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ} [التوبة: 92] الْآيَةَ

وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا جِئْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ، وَمُقْتَبِسِينَ، فَقَالَ عِرْبَاضٌ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ: إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَالطَّاعَةِ وَالسَّمْعِ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي سَيَرَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر کلاعی یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

"اور نہ ہی اُن لوگوں پر (کوئی گناہ) ہے کہ جب وہ تمہارے پاس آئیں تا کہ تم اُنہیں سواری کیلئے کچھ دو"۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ اُس وقت بیمار تھے ہم نے اُن سے کہا: ہم آپ کے پاس زیارت کرنے کیلئے اور عیادت کرنے کیلئے اور آپ سے استفادہ کرنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔تو حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ایک بلیغ وعظ ارشاد فرمایا جس کے نتیجہ میں آنکھیں بہنے لگیں اور دل مچل گئے۔ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے! تو آپ ہمیں کیا تلقین کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی اور (حاکم وقت کی) اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی تلقین

92- رواه أحمد 126/4، والترمذي: 2678، وأبو داؤد: 4607، وابن ماجه: 44، وابن حبان: 5، والبيهقي 541/6، وصححه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3851

اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

کرتا ہوں خواہ وہ حاکم کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو کیونکہ جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھ لے گا (تو ایسی صورتِ حال میں) تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے تم اُنہیں مضبوطی سے تھام کے رکھنا اور نئے پیدا ہونے والے اُمور سے بچ کے رہنا کیونکہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

93- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

94- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ السُّلَمِيَّ يَقُولُ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا، وَلَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا وعظ کیا جس کے نتیجہ میں آنکھیں بہنے لگیں اور دل مچل گئے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے تو آپ ہمیں کیا تلقین کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایسی واضح صورتِ حال پر چھوڑ رہا ہوں جس میں رات اور دن نمایاں طور پر مختلف ہیں تو میرے بعد ان کے حوالے سے وہی شخص ٹیڑھا ہوگا جو ہلاکت کا شکار ہونے والا ہوگا تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھ لے گا تو تم پر یہ لازم ہے کہ میری

يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ، وَمَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

سنت اور ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت میں سے جو چیز تمہارے علم میں ہو (اُس کو اختیار کرو) اورتم پر (حاکمِ وقت کی) اطاعت کرنا لازم ہے خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو' تم انہیں (یعنی میری اور خلفاءِ راشدین کی سنت اور حاکمِ وقت کی اطاعت) کو مضبوطی سے تھام کے رکھنا''۔

95- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ إِلَى آخِرِهِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی

96- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: انا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمِيرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ يَجْلِسُهُ: هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ، إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ، حَتَّى يَأْخُذَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحُرُّ وَالْعَبْدُ، وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ فَيَقُولُ: مَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن عمیرہ بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ہر محفل میں یہ کہتے ہوئے سنا: شک کا شکار ہونے والے لوگ ہلاک ہو گئے تمہارے بعد ایسے فتنے آئیں گے جن میں مال زیادہ ہو جائے گا اور اُس فتنہ میں قرآن (کے علم) کو کھول دیا جائے گا یہاں تک کہ مرد اور عورت آزاد اور غلام' چھوٹے اور بڑے قرآن کا علم حاصل کر لیں گے' تو ایسا ہوگا کہ ایک شخص اُس زمانہ میں قرآن کا علم حاصل کرے گا اور پھر یہ کہے گا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میری پیروی ہی نہیں کرتے ہیں حالانکہ میں قرآن کا علم حاصل کر چکا ہوں' پھر وہ یہ کہے

بَالُ النَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ، فَيَقُولُ: مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ، فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتَدَعَ، فَإِنَّمَا ابْتَدَعَ ضَلَالَةٌ

گا: لوگ میری پیروی اُس وقت تک نہیں کریں گے جب تک میں اُن کے سامنے کوئی نئی بات پیش نہیں کرتا' (تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) وہ جو نئی بات پیش کرے گا تم لوگ اُس سے بچ کے رہنا کیونکہ وہ گمراہی والی بات نئی بات کے طور پر پیش کرے گا''۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی نصیحت

97- وَأَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُولُ: أَدْرَكْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَأَدْرَكْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَأَدْرَكْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَفَاتَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَأَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمِيرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ يَجْلِسُهُ:

ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے اور اُن سے روایات سن کر یاد رکھی ہیں' میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے اور اُن سے (روایات سن کر) یاد رکھی ہیں' میں نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے اور اُن سے (روایات سن کر) یاد رکھی ہیں' البتہ میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پاسکا۔ تو یزید بن عمیرہ نے اُن کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ جس دن محفل میں تشریف فرما ہوتے تھے' اُس میں یہ فرمایا کرتے تھے:

اللهُ حَكَمٌ عَدْلٌ قِسْطٌ، تَبَارَكَ اسْمُهُ، هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ، إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ، حَتَّى يَأْخُذَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ، وَالْحُرُّ وَالْعَبْدُ، وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ فَيَقُولُ: قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَمَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي، وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَقُولُ: مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ

''اللہ تعالیٰ حکم دینے والا ہے' عدل کرنے والا ہے' انصاف کرنے والا ہے' اُس کا اسم برکت والا ہے' شک کرنے والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' تمہارے بعد ایسے فتنے آئیں گے جن میں مال زیادہ ہو جائے گا اور اُس میں قرآن (کے علم) کو کھول دیا جائے گا یہاں تک کہ مرد اور عورت' آزاد اور غلام' چھوٹے اور بڑے (سب لوگ یا ہر طبقہ اور عمر کے لوگ) قرآن کا علم حاصل کر لیں گے' تو ایسا ہوگا کہ ایک شخص جو اُس زمانہ میں قرآن کا علم حاصل کرے گا' وہ یہ کہے گا: میں نے قرآن کا علم حاصل کیا ہے لیکن لوگوں کو کیا ہو گیا

حَتَّى ابْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ. فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتَدَعَ، فَإِنَّ مَا ابْتَدَعَ ضَلَالَةٌ. اتَّقُوا زَيْغَةَ الْعَالِمِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلَى فِيِّ الْحَكِيمِ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ، وَيُلْقِي الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ: قُلْنَا: وَمَا يُدْرِينَا رَحِمَكَ اللهُ أَنَّ الْمُنَافِقَ يُلْقِي كَلِمَةَ الْحَقِّ، وَأَنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلَى فِيِّ الْحَكِيمِ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ؟ قَالَ: اجْتَنِبُوا مِنْ كَلِمَةِ الْحَكِيمِ كُلَّ مُتَشَابِهٍ. الَّذِي إِذَا سَمِعْتَهُ قُلْتَ: مَا هَذِهِ؟ وَلَا يَنْأَيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ. فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ، وَيُلْقِي الْحَقَّ إِذَا سَمِعَهُ. فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا

ہے کہ وہ میری پیروی ہی نہیں کرتے ہیں حالانکہ میں قرآن کا علم حاصل کر چکا ہوں' پھر وہ یہ کہے گا: یہ لوگ میری پیروی اُس وقت تک نہیں کریں گے جب تک میں ان کے سامنے کوئی نئی چیز پیش نہ کرتا۔ (تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) وہ جو نئی چیز پیش کرے گا تم لوگ اُس سے بچ کے رہنا کیونکہ وہ نئی چیز گمراہی ہوگی اور تم عالم کی لغزش سے بچ کے رہنا کیونکہ بعض اوقات شیطان کسی عقلمند شخص کی زبان پر کوئی گمراہی کی بات القاء کر دیتا ہے' تو تم لوگ کسی بھی سمجھدار شخص کی ہر اُس بات سے اجتناب کرنا جس میں شبہ پایا جاتا ہو کہ جب تم وہ بات سنو تو تم یہ سوچو کہ یہ کیا بات ہوئی؟ اور تم اُس کے حوالے سے اُس بات کو آگے نقل نہ کرنا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ شخص اُس بات کے حوالے سے رجوع کر لے' کیونکہ حق پر نور موجود ہوتا ہے''۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا فرمان

98- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، بِطَرَسُوسَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الزَّائِغُونَ فِي الدِّينِ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةُ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ سُنَنًا. الْأَخْذُ بِهَا اتِّبَاعٌ لِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى، وَاسْتِكْمَالٌ لِطَاعَةِ اللهِ تَعَالَى، وَقُوَّةٌ عَلَى دِينِ اللهِ. لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ تَغْيِيرُهَا، وَلَا

مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک کو سنا' اُن کے سامنے دینی حوالے سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفاء بننے والے حضرات نے سنتیں مقرر کر دی ہیں تو اُن کو اختیار کرنا اللہ کی کتاب کی پیروی کرنے کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو مکمل کرنے کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کو قوت دینے کے مترادف ہے' تو مخلوق میں سے کسی کو بھی یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ اُنہیں متغیر کرے یا اُنہیں تبدیل کرے' یا کسی ایسی چیز کے بارے میں غور و فکر کرے جو اُن کے برخلاف ہو' جو شخص ان سے ہدایت حاصل کرے گا وہی

تَبْدِيلُهَا، وَلَا النَّظَرُ فِي شَيْءٍ خَالَفَهَا، مَنِ اهْتَدَى بِهَا فَهُوَ مُهْتَدٍ، وَمَنِ اسْتَنْصَرَ بِهَا فَهُوَ مَنْصُورٌ، وَمَنْ تَرَكَهَا اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، وَوَلَّاهُ اللهُ مَا تَوَلَّى، وَأَصْلَاهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

ہدایت یافتہ ہوگا' جو ان سے مدد حاصل کرے گا اُس کی مدد کی جائے گی اور جو شخص انہیں ترک کردے گا تو وہ اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ راستہ کی پیروی کرے گا' وہ جس طرف جائے گا' اللہ تعالیٰ اُسے اُس طرف ہی رہنے دے گا اور اُسے جہنم میں پہنچا دے گا اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نصیحت

99- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلُّوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يُجَادِلُونَكُمْ بِشُبْهِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا:

کچھ لوگ تمہارے ساتھ قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں بحث کریں گے تو تم سنتوں کے حوالے سے اُن کا مقابلہ کرنا کیونکہ سنتوں کے عالم لوگ ہی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم رکھنے والے ہوتے ہیں''۔

بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ طَوَائِفَ يُعَارِضُونَ سُنَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَشِدَّةِ الْإِنْكَارِ عَلَى هَذِهِ الطَّبَقَةِ

باب: اُن گروہوں سے بچنے کی تلقین، جو اللہ کی کتاب (کی کسی آیت) کی بنیاد پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا مقابلہ کرتے ہیں اور اس طبقہ کا شدید انکار

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: يَنْبَغِي لِأَهْلِ الْعِلْمِ وَالْعَقْلِ إِذَا سَمِعُوا قَائِلًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اہلِ علم اور اہلِ عقل کو چاہیے کہ جب وہ کسی شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چیز کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے اور وہ حدیث علماء کے نزدیک ثابت شدہ ہو اور پھر کوئی جاہل شخص اُس کے مقابلہ میں یہ

فَعَارَضَ اِنْسَانٌ جَاهِلٌ فَقَالَ: لَا اَقْبَلُ اِلَّا مَا كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى. قِيلَ لَهُ: اَنْتَ رَجُلُ سُوءٍ. وَاَنْتَ مِمَّنْ يُحَذِّرُنَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَذَّرَ مِنْكَ الْعُلَمَاءُ

کہے کہ میں اسے صرف اُس صورت میں قبول کروں گا جب یہ حکم اللہ کی کتاب میں موجود ہو' تو اُس شخص کو یہ کہا جائے گا: تم ایک بُرے شخص ہو اور تم اُن افراد میں سے ایک ہو جن سے بچنے کی تلقین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کی ہے اور علماء نے بھی تم سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

نبی کا منصب' قرآن کی وضاحت کرنا ہے

وَقِيلَ لَهُ: يَا جَاهِلُ. اِنَّ اللهَ اَنْزَلَ فَرَائِضَهُ جُمْلَةً. وَاَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا اَنْزَلَ اِلَيْهِمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اے جاہل! اللہ تعالیٰ نے تمام فرائض کا حکم اجمالی طور پر نازل کیا ہے اور اُس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ لوگوں کے سامنے اُس چیز کو بیان کریں جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ} [النحل: 44]

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر (یعنی قرآنِ مجید) نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کے سامنے اُس چیز کو بیان کر دو جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے تا کہ وہ لوگ غور وفکر کریں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پابندی ضروری ہے

فَاَقَامَ اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَقَامَ الْبَيَانِ عَنْهُ. وَاَمَرَ الْخَلْقَ بِطَاعَتِهِ. وَنَهَاهُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ. وَاَمَرَهُمْ بِالِانْتِهَاءِ عَمَّا نَهَاهُمْ عَنْهُ. فَقَالَ تَعَالَى:

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مقام دیا ہے کہ آپ اُس کے احکام کو بیان کریں اور اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اُس نبی کی اطاعت کرنے کا حکم دیا اور اُنہیں اُس نبی کی نافرمانی سے منع کیا اور اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ نبی اُن لوگوں کو جس چیز سے منع کر دیں وہ لوگ اُس سے باز آ جائیں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} [الحشر: 7]

''رسول تمہیں جو (حکم) دیں اُسے حاصل کر لو اور جس چیز سے تمہیں منع کر دیں اُس سے باز آ جاؤ''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ ماننے کی ممانعت

ثُمَّ حَذَّرَهُمْ اَنْ يُخَالِفُوا اَمْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَى:

پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس بات سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ وہ لوگ کسی معاملہ میں اللہ کے رسول کے حکم کے برخلاف کریں' اللہ

{فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ} [النور: 63]

تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پس اُن لوگوں کو بچنا چاہیے جو اُس (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں اُنہیں کوئی فتنہ لاحق نہ ہو جائے یا اُنہیں دردناک عذاب لاحق نہ ہو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

{فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} [النساء: 65]

''تمہارے پروردگار کی قسم ہے! یہ لوگ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے ہیں جب تک اپنے اختلافی معاملات میں تمہیں ثالت نہیں بناتے' اور پھر تم نے جو فیصلہ دیا ہے اُس کے حوالے سے اپنے دل میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے اور اُسے مکمل طور پر تسلیم کر لیتے ہیں''۔

تیس سے زیادہ مقامات پر اطاعتِ رسول کا حکم

ثُمَّ فَرَضَ عَلَى الْخَلْقِ طَاعَتَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَيِّفٍ وَثَلَاثِينَ مَوْضِعًا مِنْ كِتَابِهِ تَعَالَى

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تیس سے زیادہ مقامات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کو مخلوق کیلئے فرض قرار دیا ہے۔

معترض کو دیا جانے والا جواب

وَقِيلَ لِهَذَا الْمُعَارِضِ لِسُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَاهِلُ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا مقابلہ کرنے والے شخص سے یہ کہا جائے گا: اے جاہل! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ} [البقرة: 43]

''تم لوگ نماز قائم کرو اور تم زکوۃ ادا کرو''۔

أَيْنَ تَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى أَنَّ الْفَجْرَ رَكْعَتَانِ, وَأَنَّ الظُّهْرَ أَرْبَعٌ, وَالْعَصْرَ أَرْبَعٌ, وَالْمَغْرِبَ ثَلَاثٌ, وَأَنَّ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ أَرْبَعٌ؟ أَيْنَ تَجِدُ أَحْكَامَ الصَّلَاةِ

تو تم اللہ کی کتاب میں کہاں یہ حکم پاتے ہو کہ فجر کی نماز میں دو رکعت ہوں گی' ظہر کی نماز میں چار ہوں گی' عصر میں چار ہوں گی' مغرب میں تین ہوں گی اور عشاء میں چار ہوں گی' تم نمازوں کے احکام اور اُن کے اوقات کا حکم کہاں پاتے ہو؟ کہ کون سی چیز نماز کیلئے

وَمَوَاقِيتَهَا. وَمَا يُصْلِحُهَا وَمَا يُبْطِلُهَا إِلَّا مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

درست ہے اور کون سی چیز نماز کو کالعدم کر دے گی؟ یہ حکم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہوا ہے۔

وَمِثْلُهُ الزَّكَاةُ. أَيْنَ تَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مِنْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. وَمِنْ عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ. وَمِنْ أَرْبَعِينَ شَاةٍ شَاةٌ. وَمِنْ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ. وَمِنْ جَمِيعِ أَحْكَامِ الزَّكَاةِ. أَيْنَ تَجِدُ هَذَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى؟

اسی طرح زکوٰۃ کا معاملہ ہے کہ تمہیں اللہ کی کتاب میں کہاں یہ ملتا ہے کہ دو سو درہموں پر پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' یا بیس دیناروں پر نصف دینار کی ادائیگی لازم ہوگی' یا چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یا پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یا زکوٰۃ کے متعلق تمام احکام اللہ کی کتاب میں کہاں ملتے ہیں؟

وَكَذَلِكَ جَمِيعُ فَرَائِضِ اللهِ. الَّتِي فَرَضَهَا اللهُ فِي كِتَابِهِ. لَا يُعْلَمُ الْحُكْمُ فِيهَا إِلَّا بِسُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسی طرح وہ تمام فرائض جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرض قرار دیا ہے' اُن کے بارے میں حکم کا علم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔

هَذَا قَوْلُ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ. مَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا خَرَجَ عَنْ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ. وَدَخَلَ فِي مِلَّةِ الْمُلْحِدِينَ. نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الضَّلَالَةِ بَعْدَ الْهُدَى

مسلمانوں کے علماء کا یہی بیان ہے کہ جو شخص اس کے برخلاف کہتا ہے' وہ ملتِ اسلامیہ سے خارج ہو جائے گا اور ملحد لوگوں کے طبقہ میں داخل ہو جائے گا۔ ہم ہدایت نصیب ہو جانے کے بعد گمراہی کا شکار ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں!

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِثْلُ مَا بَيَّنْتُ لَكَ فَاعْلَمْ ذَلِكَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے حوالے سے بھی اسی کی مانند چیزیں روایت کی گئی ہیں جو میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہیں' تو آپ ان کا علم حاصل کر لیں (یعنی اُن میں سے بعض روایات درج ذیل ہیں:)

منکرینِ حدیث کے بارے میں پیشگوئی

100 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

100- رواه الترمذی:2665،وأبو داؤد:4605،وابن ماجه:13،والحاكم 108/1،وخرجه الألبانی فی الصحيحة:3849.

الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا أَلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَبْلُغُهُ الْأَمْرُ عَنِّي، فَيَقُولُ: مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ لَمْ أَجِدْ هَذَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابورافع اپنے والد (حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں تم میں سے کسی ایک شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ اپنے تکیہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہو اور اُس کے پاس میری طرف سے کوئی حکم پہنچے اور وہ یہ کہے: (ہم اللہ کی کتاب میں جو کچھ پائیں گے اُس کی پیروی کریں گے) مجھے یہ حکم' اللہ کی کتاب میں نہیں ملتا''۔

101- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ، يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي، مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ، أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ: لَا نَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى اتَّبَعْنَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبیداللہ بن ابورافع اپنے والد (حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں تم میں سے کسی ایک شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ اپنے تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہو اور اُس کے پاس میری طرف سے کوئی حکم آئے جس میں' میں نے کچھ کرنے کا کہا ہو' یا کسی چیز سے منع کیا ہو اور وہ شخص یہ کہے: ہمیں نہیں معلوم' ہمیں اللہ کی

101- رواه الحاكم 109/1۔

کتاب میں جو کچھ ملے گا ہم اُس کی پیروی کریں گے‘‘۔

102- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ قَالَ: ثنا سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ أَتَاهُ عَنِّي حَدِيثٌ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ اتْلُ بِهِ قُرْآنًا

’’میں تم میں سے کسی ایک شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ اُس کے پاس میری طرف سے کوئی حدیث آئے اور وہ شخص اپنے تکیہ سے ٹیک لگا کر یہ کہے: تم اس کے مقابلہ میں قرآن کی تلاوت کرو‘‘۔

103- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ الْكِنْدِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ. أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ. أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ. أَلَا إِنَّهُ يُوشِكُ رَجُلٌ

’’خبردار! مجھے کتاب اور اُس کی مانند (سنت کے احکام) دیئے گئے ہیں، خبردار! مجھے قرآن اور اُس کی مانند (سنت کے احکام) دیئے گئے ہیں، خبردار! ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص سیر ہو کر اپنے تکیہ سے

102- رواه أحمد 483/2، وخرجه الألباني في الضعيفة: 1086.

103- رواه أبو داؤد: 4604، والترمذي: 2664، وابن ماجه: 12، وأحمد 131/4، والدارمي 144/1، والبيهقي 332/9، خرجه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3848.

شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہو اور یہ کہے کہ تم پر قرآن کی پیروی کرنا لازم ہے' اس میں جو حکم تمہیں حلال کا ملتا ہے تم اُسے حلال قرار دو' جس چیز کے بارے میں تمہیں قرآن میں حرام ہونے کا حکم ملتا ہے تم اُسے حرام قرار دو"۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

104 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ: إِنَّكَ امْرُؤٌ أَحْمَقُ، أَتَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى الظُّهْرَ أَرْبَعًا لَا تَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ؟ ثُمَّ عَدَّدَ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَنَحْوَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: أَتَجِدُ هَذَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مُفَسَّرًا؟ إِنَّ كِتَابَ اللهِ أَحْكَمَ ذَلِكَ، وَإِنَّ السُّنَّةَ تُفَسِّرُ ذَلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابونضرہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُنہوں نے ایک شخص سے فرمایا: تم ایک احمق شخص ہو! کیا تم اللہ کی کتاب میں یہ بات پاتے ہو کہ ظہر کی نماز میں چار رکعت ہیں' ان میں بلند آواز میں تلاوت نہیں کرنی ہے' پھر اُنہوں نے تمام نمازوں کی گنتی کروائی' پھر زکوۃ اور ان دونوں کی مانند دیگر احکام کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: کیا تم یہ باتیں اللہ کی کتاب میں تفصیلی طور پر پاتے ہو؟ اللہ کی کتاب میں بنیادی احکام ذکر کیے گئے ہیں اور سنت میں اُن کی وضاحت کی ہے۔

سعید بن جبیر کا واقعہ

105- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یعلیٰ بن حکیم نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی' تو ایک شخص بولا: اللہ تعالیٰ نے تو اپنی کتاب میں یہ یہ حکم دیا ہے۔ تو سعید بن جبیر نے کہا: تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم

اللهَ تَعَالَى قَالَ فِي كِتَابِهِ: كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: اَلَا اَرَاكَ تُعَارِضُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى. رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى

اللہ کی کتاب کے حکم کی بنیاد پر اللہ کے رسول کی حدیث کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو حالانکہ اللہ کے رسول' اللہ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم رکھتے تھے۔

عبدالرحمٰن بن یزید کا واقعہ

106- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ. وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّهُ رَاَى مُحْرِمًا عَلَيْهِ ثِيَابُهُ. فَنَهَى الْمُحْرِمَ. فَقَالَ: ائْتِنِي بِآيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى بِنَزْعِ ثِيَابِي. فَقَرَاَ عَلَيْهِ:

قطبہ بن عبدالعزیز اور ابو بکر بن عیاش نے عبدالرحمٰن بن یزید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے حالتِ احرام میں (سلے ہوئے) کپڑے پہنے ہوئے تھے تو اُنہوں نے احرام والے اُس شخص کو اس سے منع کیا تو وہ بولا: آپ اللہ کی کتاب کی کسی آیت کا حکم مجھے دکھائیں جو (سلے ہوئے) کپڑے کو اُتارنے کے بارے میں ہو۔ تو عبدالرحمٰن بن یزید نے اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} [الحشر: 7]

''رسول جو حکم تمہیں دیں اُسے حاصل کرلو اور جس چیز سے تمہیں منع کردیں اُس سے باز آجاؤ''۔

107- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلُّوَيَةَ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ نَاسًا يُجَادِلُونَكُمْ بِشَبِيهِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَاِنَّ اَصْحَابَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: کچھ لوگ قرآن کے حوالے سے تمہارے ساتھ بحث کریں گے تو تم سنت کے حوالے سے اُن کے ساتھ مقابلہ کرنا کیونکہ سنت کے عالم لوگ ہی اللہ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم رکھتے ہیں۔

السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى

108- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بکیر اشج بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کی متشابہ آیات کے حوالے سے تمہارے ساتھ بحث کریں گے تو تم سنت کے حوالے سے اُن کا مقابلہ کرنا کیونکہ سنت کا علم رکھنے والے لوگ ہی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم رکھنے والے ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا واقعہ

109- وَاَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ يَعْنِي الزَّهْرَانِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ:

لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ لِخَلْقِ اللهِ تَعَالَى

فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوبَ كَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ لَهُ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم نخعی نے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت اور خوبصورتی کیلئے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی عورتوں پر لعنت کرے''۔

اس بات کی اطلاع بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کو ملی جس کا نام اُم یعقوب تھا' وہ قرآن پڑھی ہوئی تھی' وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اُس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے حوالے سے ایک روایت مجھ تک

109- رواه البخاري:4886، ومسلم:2125، وأبو داؤد:4169، وابن حبان:5505، والبيهقي 312/7۔

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ لِخَلْقِ اللهِ تَعَالَى؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُ هَذَا. قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ. ثُمَّ قَالَ:

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} [الحشر: 7]

پہنچی ہے کہ آپ نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی اور خوبصورتی کیلئے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسی عورتوں پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر نبی اکرم ﷺ نے بھی لعنت کی ہے اور یہ حکم اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔ اُس عورت نے کہا: میں نے تو پورا قرآن پڑھا ہے مجھے تو یہ حکم اُس میں نہیں ملا۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے واقعی اُسے پڑھا ہوتا تو تمہیں یہ مل جاتا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی:

''رسول تمہیں جو حکم دیں اُسے حاصل کرلو اور جس چیز سے تمہیں منع کردیں اُس سے باز آجاؤ''۔

110 - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ فَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيثِ قَبْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم نخعی نے علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے جسم گودنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے''۔ اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے۔

111 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ الْمُهَلْهِلِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ

ابراہیم نخعی نے علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون (اُن کی خدمت میں حاضر ہوئی) اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے۔

110- انظر السابق.

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ

عطاء بن ابی رباح کا قول

112- وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ: فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى

{فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ} [النساء: 59]

قَالَ: إِلَى اللهِ: إِلَى كِتَابِ اللهِ، وَإِلَى الرَّسُولِ إِلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن ابوسلیمان نے عطاء بن ابی رباح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر کسی چیز کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو تم اُسے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف لوٹا دو''۔

عطاء بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹانے سے مراد یہ ہے کہ اُسے اللہ کی کتاب کی طرف لوٹایا جائے اور رسول ﷺ کی طرف لوٹانے سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کی طرف لوٹایا جائے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا حکم نامہ

113- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا الْحَوْطِيُّ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ زِيَادٍ، وَعَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّاسِ: إِنَّهُ لَا رَأْيَ لِأَحَدٍ مَعَ سُنَّةٍ سَنَّهَا رَسُولُ اللهِ

عمرو بن مہاجر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات لکھی ہے کہ اُنہوں نے لوگوں کی طرف یہ حکم لکھ کر بھجوایا تھا کہ جس سنت کو اللہ کے رسول نے مقرر کیا ہو اُس کے مقابلہ میں کسی شخص کی رائے کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی۔

سنت کی دو قسمیں

114- وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: السُّنَّةُ سُنَّتَانِ: سُنَّةٌ الْاَخْذُ بِهَا فَرِيضَةٌ، وَتَرْكُهَا كُفْرٌ وَسُنَّةٌ الْاَخْذُ بِهَا فَضِيلَةٌ، وَتَرْكُهَا اِلَى غَيْرِ حَرَجٍ

امام اوزاعی نے مکحول کا یہ بیان نقل کیا ہے: سنت کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ سنت ہے جسے اختیار کرنا لازم ہے اور اُسے ترک کرنا کفر ہے اور ایک وہ سنت ہے جسے اختیار کرنا فضیلت رکھتا ہے لیکن اُسے ترک کرنا کسی حرج (یا گناہ) کا باعث نہیں ہے۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فِيمَا ذَكَرْتُ فِي هٰذَا الْجُزْءِ مِنَ التَّمَسُّكِ بِشَرِيعَةِ الْحَقِّ، وَالِاسْتِقَامَةِ عَلَى مَا نَدَبَ اللّٰهُ تَعَالَى اِلَيْهِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَدَبَهُمْ اِلَيْهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اِذَا تَدَبَّرَهُ الْعَاقِلُ عَلِمَ اَنَّهُ قَدْ اَلْزَمَهُ التَّمَسُّكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى، وَسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَجَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَجَمِيعِ مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ، وَاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَتَرْكِ الْجِدَالِ وَالْمِرَاءِ وَالْخُصُومَةِ فِي الدِّينِ، وَلَزِمَ مُجَانَبَةُ اَهْلِ الْبِدَعِ، وَالِاتِّبَاعُ، وَتَرْكُ الِابْتِدَاعِ، فَقَدْ كَفَانَا عِلْمُ مَنْ مَضَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس جزء میں میں نے شریعت کو حق اور استقامت کے ہمراہ مضبوطی سے تھام کے رکھنے سے متعلق چیزیں ذکر کی ہیں جن کی ترغیب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو دی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بات کی ترغیب دی ہے جب کوئی عقلمند شخص اس بارے میں غور وفکر کرے گا تو وہ یہ بات جان لے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر یہ بات لازم قرار دی ہے کہ وہ اللہ کی کتاب اللہ کے رسول کی سنت خلفاءِ راشدین کی سنت اور تمام صحابہ کرام کے طریقہ کو مضبوطی سے تھام کے رکھے اور اُن لوگوں کے طریقوں کو بھی تھام کے رکھے جو احسان کے ہمراہ ان حضرات کی پیروی کرتے ہیں اور مسلمانوں کے آئمہ (کے طریقہ کو بھی تھام کے رکھے) اور دین کے بارے میں بحث و مباحثہ اختلافات کرنے کو ترک کر دے اہلِ بدعت سے لاتعلقی اختیار کرے (سنت کے احکام) کی پیروی کرے بدعت کو ترک کر دے کیونکہ جو مسلمان آئمہ پہلے گزر چکے ہیں جن کے ذکر سے وحشت نہیں ہوتی اُن کا علم

مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَا يُسْتَوْحَشُ عَنْ ذِكْرِهِمْ، مِنْ مَذَاهِبِ اَهْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ. وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ

ہمارے لیے کافی ہے اہلِ بدعت اور گمراہی کا شکار لوگوں کے مسلک کے مقابلہ میں (یہ ہمارے لیے کافی ہے)۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کی بھلائی کی توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مددگار ہے۔

بَابُ ذَمِّ الْجِدَالِ وَالْخُصُومَاتِ فِي الدِّينِ

باب: دین کے بارے میں بحث اور اختلاف کرنے کی مذمت

115- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: نا الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي غَالِبٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ اِلَّا اُوتُوا الْجَدَلَ.

ثُمَّ قَرَاَ:

{مَا ضَرَبُوهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ} [الزخرف: 58]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگ پہلے جس ہدایت پر تھے اُس کے بعد وہ جب بھی گمراہی کا شکار ہوئے تو اُنہیں (مذہبی معاملات کے بارے میں) بحث میں مبتلا کر دیا گیا''۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ صرف بحث کے طور پر یہ مثال تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ اختلاف کرنے والے لوگ ہیں''۔

116- وَحَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

115- رواہ الترمذی:3250، وابن ماجہ:48، وأحمد 252/5، والحاکم 448/2.

الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُتُوا الْجَدَلَ،

ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

{مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ} [الزخرف: 58]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگ پہلے جس ہدایت پر گامزن تھے اُس کے بعد وہ جب بھی گمراہ ہوئے تو اُنہیں (مذہبی معاملات کے بارے میں) بحث میں مبتلا کر دیا گیا''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ تمہارے ساتھ سامنے صرف اس لیے مثال بیان کرتے ہیں' تاکہ بحث کریں حالانکہ وہ لوگ مخالفت کرنے والے لوگ ہیں''۔

صحابہ کرام کا واقعہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ردِ عمل

117 - وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ، أَيْضًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ الْفِلَسْطِينِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَأَبُو أُمَامَةَ، وَوَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالُوا: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَمَارَى فِي شَيْءٍ مِنَ الدِّينِ، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا لَمْ يَغْضَبْ مِثْلَهُ، ثُمَّ انْتَهَرَنَا، فَقَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، لَا تُهَيِّجُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَهَجَ النَّارِ

عبداللہ بن یزید دمشقی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالدرداء' حضرت ابوامامہ' حضرت واثلہ بن اسقع اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' یہ حضرات بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم کسی دینی حکم کے بارے میں بحث کر رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید غصہ میں آ گئے' آپ کو اس سے پہلے کبھی اتنے غصہ میں نہیں دیکھا گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے محمد کی اُمت! تم لوگ اپنے آپ کو جہنم کا شکار کرنے کی کوشش نہ کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا تم لوگوں کو اس بات سے منع نہیں کیا گیا' کیا تم سے پہلے کے لوگ اس وجہ سے ہلاکت کا شکار نہیں ہوئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

117- والحديث عزاه الهيثمي في مجمع الزوائد 156/1.

ثُمَّ قَالَ: اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ؟ اَوَ لَيْسَ عَنْ هٰذَا نُهِيتُمْ. اَوَ لَيْسَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا؟ ثُمَّ قَالَ: ذَرُوا الْمِرَاءَ لِقِلَّةِ خَيْرِهِ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَاِنَّ نَفْعَهُ قَلِيلٌ. وَيُهَيِّجُ الْعَدَاوَةَ بَيْنَ الْاِخْوَانِ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَاِنَّ الْمِرَاءَ لَا تُؤْمَنُ فِتْنَتُهُ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَاِنَّ الْمِرَاءَ يُورِثُ الشَّكَّ وَيُحْبِطُ الْعَمَلَ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَاِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُمَارِي. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَاِنَّ الْمُمَارِي قَدْ تَمَّتْ حَسَرَاتُهُ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَكَفَى بِكَ اِثْمًا لَا تَزَالُ مُمَارِيًا. ذَرُوا الْمِرَاءَ فَاِنَّ الْمُمَارِيَ لَا اَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَاَنَا زَعِيمٌ بِثَلَاثَةِ اَبْيَاتٍ فِي الْجَنَّةِ: فِي وَسَطِهَا. وَرِبَاضِهَا. وَاَعْلَاهَا لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ صَادِقٌ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَاِنَّ اَوَّلَ مَا نَهَانِي رَبِّي تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ. وَشُرْبِ الْخَمْرِ. الْمِرَاءُ ذَرُوا الْمِرَاءَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُعْبَدَ وَلٰكِنَّهُ قَدْ رَضِيَ مِنْكَ بِالتَّحْرِيشِ. وَهُوَ الْمِرَاءُ فِي الدِّينِ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَاِنَّ بَنِي اِسْرَائِيلَ افْتَرَقُوا عَلَى اِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَالنَّصَارَى عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَاِنَّ اُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. كُلُّهَا عَلَى الضَّلَالَةِ. اِلَّا

فرمایا: تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ اس میں بھلائی کم ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ اس کا فائدہ تھوڑا ہے' یہ بھائیوں کے درمیان دشمنی پیدا کر دیتی ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بحث کے نتیجہ میں آزمائش کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بحث کے نتیجہ میں شک پیدا ہوتا ہے اور عمل ضائع ہو جاتا ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ مؤمن بحث نہیں کرتا' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کی حسرت مکمل ہو جائے گی' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ یہی گناہ کافی ہے کہ تم مسلسل بحث کرتے رہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کی میں قیامت کے دن شفاعت نہیں کروں گا' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ میں جنت میں تین مراتب کا کفیل ہوں اُس کے درمیانی حصہ کا اور اُس کے نیچے والے حصہ کا اور اوپر والے حصہ کا اُس شخص کیلئے (میں کفیل ہوں) جو بحث کو ترک کر دیتا ہے اور وہ سچا ہوتا ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بتوں کی عبادت اور شراب نوشی کے بعد یہ وہ پہلی چیز ہے جس سے میرے پروردگار نے مجھے منع کیا ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے' البتہ وہ تمہارے درمیان آپس کے اختلافات سے راضی ہو جائے گا اور اس سے مراد دینی معاملات میں بحث کرنا ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عیسائی بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور سب فرقے گمراہی پر ہوں گے صرف سوادِ اعظم کا معاملہ مختلف ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سوادِ اعظم سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

السَّوَادَ الْاَعْظَمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا السَّوَادُ الْاَعْظَمُ؟ قَالَ: مَنْ كَانَ عَلَى مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي، مَنْ لَمْ يُمَارِ فِي دِينِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَمْ يُكَفِّرْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيدِ بِذَنْبٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

نے فرمایا: جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں' جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں بحث (یا شک کا اظہار) نہیں کرتا اور اہلِ توحید میں سے کسی کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر قرار نہیں دیتا (وہ سوادِ اعظم کا حصہ شمار ہوگا)''۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: لَمَّا سَمِعَ هٰذَا اَهْلُ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُمَارُوا فِي الدِّينِ. وَلَمْ يُجَادِلُوا. وَحَذَّرُوا الْمُسْلِمِينَ الْمِرَاءَ وَالْجِدَالَ، وَاَمَرُوهُمْ بِالْاَخْذِ بِالسُّنَنِ. وَبِمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. وَهٰذَا طَرِيقُ اَهْلِ الْحَقِّ مِمَّنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، وَسَنَذْكُرُ عَنْهُمْ مَا دَلَّ عَلَى مَا قُلْنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب تابعین اور اُن کے بعد ائمہ مسلمین کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے اس روایت کو سنا تو اُنہوں نے دینی معاملات کے بارے میں بحث نہیں کی (یا شک کا اظہار نہیں کیا) اُنہوں نے مجادلہ نہیں کیا اور مسلمانوں کو بھی بحث اور جدال سے منع کیا اور اُن لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ سنت کو اختیار کریں اور اُس طریقہ کو اختیار کریں جس پر صحابہ کرام گامزن تھے' یہ اہلِ حق کا طریقہ ہے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی ہے' میں اُن آئمہ کے حوالے سے چند روایات ذکر کروں گا جو ہماری بیان کی ہوئی بات پر دلالت کرتی ہیں' اگر اللہ نے چاہا' (اور وہ روایات درجِ ذیل ہیں)۔

118- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ فَاِنَّهَا سَاعَةُ جَهْلِ الْعَالِمِ، وَبِهَا يَبْتَغِي الشَّيْطَانُ زَلَّتَهُ

محمد بن واسع نے مسلم بن یسار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: تم بحث سے بچ کے رہو کیونکہ یہ عالم شخص کی جہالت کی گھڑی ہوتی ہے جس کے ذریعہ شیطان یہ چاہتا ہے کہ اُس عالم کو پھسلا دے۔

مسلم بن یسار کا قول

119- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ:

حماد بن زید نے محمد بن واسع کے حوالے سے مسلم بن یسار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اِنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

• اِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ، فَاِنَّهَا سَاعَةُ جَهْلِ الْعَالِمِ، وَبِهَا يَبْتَغِي الشَّيْطَانُ زَلَّتَهُ

''تم لوگ بحث سے بچ کے رہو کیونکہ یہ عالم شخص کی جہالت کی گھڑی ہوتی ہے اور شیطان اس کے ذریعہ عالم کو پھسلانا چاہتا ہے''۔

ابوقلابہ کا قول

120- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كَانَ اَبُو قِلَابَةَ يَقُولُ: لَا تُجَالِسُوا اَهْلَ الْاَهْوَاءِ، وَلَا تُجَادِلُوهُمْ، فَاِنِّي لَا آمَنُ اَنْ يَغْمِسُوكُمْ فِي الضَّلَالَةِ، اَوْ يُلْبِسُوا عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ بَعْضَ مَا لُبِّسَ عَلَيْهِمْ

ایوب بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ یہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار نہ کرو اور اُن کے ساتھ بحث نہ کرو کیونکہ میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوں کہ وہ لوگ تمہیں بھی اُسی گمراہی کا شکار کر دیں' یا تمہارے دین کا معاملہ تمہارے لیے مشتبہ کر دیں جس طرح اُن کیلئے بعض احکام مشتبہ ہو گئے۔

معاویہ بن قرہ کا قول

121- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: الْخُصُومَاتُ فِي الدِّينِ تُحْبِطُ الْاَعْمَالَ

عوام بن حوشب نے معاویہ بن قرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: دینی احکام کے بارے میں بحث کرنا اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔

عمر بن عبدالعزیز کا قول

122- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی

120- رواہ الدارمی 120/1۔

122- رواہ الدارمی 102/1۔

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: مَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّنَقُّلَ

اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے دین کو بحث مباحثہ کا نشانہ بنا لیتا ہے وہ اکثر (ایک موقف سے دوسرے موقف کی طرف) منتقل ہوتا رہتا ہے۔

امام مالک کا واقعہ

123- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ: انْصَرَفَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَوْمًا مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى يَدِي فَلَحِقَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ كَانَ يُتَّهَمُ بِالْإِرْجَاءِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ اسْمَعْ مِنِّي شَيْئًا أُكَلِّمُكَ بِهِ وَأُحَاجُّكَ وَأُخْبِرُكَ بِرَأْيِي قَالَ: فَإِنْ غَلَبْتَنِي؟ قَالَ: إِنْ غَلَبْتُكَ اتَّبَعْتَنِي قَالَ: فَإِنْ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ، فَكَلَّمَنَا فَغَلَبَنَا؟ قَالَ: نَتَّبِعُهُ قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ: يَا عَبْدَ اللهِ، بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِينٍ وَاحِدٍ، وَأَرَاكَ تَنْتَقِلُ مِنْ دِينٍ إِلَى دِينٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ:

مَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّنَقُّلَ

معن بن عیسٰی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے واپس تشریف لے جا رہے تھے' انہوں نے میرے ہاتھ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی' ابوجویریہ نام کا ایک شخص اُن سے ملا' اُس شخص پر یہ الزام تھا کہ وہ ارجاء کا عقیدہ رکھتا ہے' اُس نے کہا: اے اللہ کے بندے! آپ میری کچھ بات سن لیں! میں آپ کے ساتھ کلام کرنا چاہتا ہوں' آپ کے ساتھ بحث کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو اپنے موقف کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ امام مالک نے فرمایا: اگر تم مجھ پر غالب آ گئے تو؟ اُس نے کہا: اگر میں آپ پر غالب آ گیا تو آپ میری پیروی کریں گے۔ امام مالک نے فرمایا: اگر ایک اور شخص آئے اور ہم دونوں کے ساتھ بحث کر کے ہم دونوں پر غالب آ جائے؟ تو اُس نے کہا: ہم پھر اُس کی پیروی کر لیں گے۔ تو امام مالک نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دین کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور تمہیں میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ایک دین سے دوسرے دین کی طرف منتقل ہوتے پھر رہے ہو۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے دین (یعنی عقیدہ یا نظریات) کو بحث و تمحیص کا نشانہ بنا لیتا ہے' وہ اکثر (ایک موقف سے دوسرے موقف کی طرف) منتقل ہوتا رہتا ہے''۔

حسن بصری کا واقعہ

124- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثنا مَخْلَدٌ، عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، تَعَالَ حَتَّى أُخَاصِمَكَ فِي الدِّينِ، فَقَالَ الْحَسَنُ: أَمَّا أَنَا فَقَدْ أَبْصَرْتُ دِينِي، فَإِنْ كُنْتَ أَضْلَلْتَ دِينَكَ فَالْتَمِسْهُ

ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: ایک شخص حسن بصری کے پاس آیا اور بولا: اے ابوسعید! آپ آئیں تاکہ میں دین کے بارے میں آپ کے ساتھ بحث کروں۔ تو حسن بصری نے فرمایا: مجھے اپنے دین کے بارے میں بصیرت حاصل ہے' اگر تمہارا دین گم ہو چکا ہے تو تم اُسے تلاش کرلو۔

عمران قصیر کا قول

125- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ: كَانَ عِمْرَانُ الْقَصِيرُ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَالْمُنَازَعَةَ وَالْخُصُومَةَ، وَإِيَّاكُمْ وَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ أَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ

محمد بن مسعدہ بیان کرتے ہیں: عمران القصیر فرماتے ہیں: تم لوگ اختلاف اور بحث سے بچو اور اُن لوگوں سے بچ کے رہو جو یہ کہتے ہیں: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ایوب سختیانی کی احتیاط

126- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ، زِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ قَالَ لِأَيُّوبَ السِّخْتِيَانِيِّ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَالَ: فَوَلَّى أَيُّوبُ، وَجَعَلَ يُشِيرُ

سعید بن عامر بیان کرتے ہیں: سلام بن ابو مطیع نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے افراد (بدمذہب لوگوں) میں سے ایک شخص نے ایوب سختیانی سے کہا: اے ابوبکر! میں آپ سے ایک بات کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ تو ایوب نے منہ پھیرلیا اور اپنی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے کہا کہ آدھی بات بھی نہیں ہوگی' آدھی بات بھی نہیں ہوگی۔

بِإِصْبَعِهِ: وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ

ابن سیرین کا واقعہ

127- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي، أَسْمَاءَ بْنَ خَارِجَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ، فَقَالَا: يَا أَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ؟ قَالَ: لَا قَالَا: فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: لَا، لَتَقُومَنَّ عَنِّي أَوْ لَأَقُومَنَّ

سعید بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا اسماء بن خارجہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: دو آدمی جو بدمذہب تھے وہ محمد بن سیرین کے پاس آئے اور اُن دونوں نے کہا: اے ابوبکر! ہم آپ کے ساتھ ایک بات کرنا چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اُن دونوں نے کہا: ہم آپ کے سامنے اللہ کی کتاب کی آیت تلاوت کرنا چاہتے ہیں؟ تو ابن سیرین نے کہا: جی نہیں! یا تو تم میرے پاس سے اُٹھ جاؤ' نہیں تو میں اُٹھ جاتا ہوں۔

تورات کے بارے میں روایت

128- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بشیر نے خصیف کا یہ بیان نقل کیا ہے:

تورات میں یہ تحریر ہے:

يَا مُوسَى لَا تُخَاصِمْ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ يَا مُوسَى لَا تُجَادِلْ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ، فَيَقَعُ فِي قَلْبِكَ شَيْءٌ، فَيُرْدِيكَ فَيُدْخِلَكَ النَّارَ

"اے موسیٰ! تم نفسانی خواہشات کے پیروکاروں سے بحث نہ کرو' اے موسیٰ! تم نفسانی خواہشات کے پیروکاروں سے جدل نہ کرنا ورنہ تمہارے دل میں کوئی ایسی چیز واقع ہو جائے گی جو تمہیں پلٹا دے گی اور تمہیں جہنم میں داخل کروا دے گی"۔

عبدالکریم جزری کا قول

129- قَالَ زُهَيْرٌ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ شُجَاعٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيَّ يَقُولُ:

مَا خَاصَمَ وَرِعٌ قَطُّ فِي الدِّينِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مروان بن شجاع بیان کرتے ہیں:

میں نے عبدالکریم جزری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی پرہیزگار شخص کبھی بھی دین کے بارے میں بحث نہیں کرے گا''۔

130- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَكَمِ: مَا اضْطَرَّ النَّاسَ إِلَى الْأَهْوَاءِ؟ قَالَ: الْخُصُومَاتُ

سفیان نے عمرو بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا: کون سی چیز نے لوگوں کو نفسانی خواہشات کی طرف جانے پر مجبور کیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مذہبی مباحث نے۔

ابراہیم نخعی کا جواب

131- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو حَمْزَةَ لِإِبْرَاهِيمَ: يَا أَبَا عِمْرَانَ أَيُّ هَذِهِ الْأَهْوَاءِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ؟ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ آخُذَ بِرَأْيِكَ وَأَقْتَدِيَ بِكَ، قَالَ: مَا جَعَلَ اللهُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَمَا هِيَ إِلَّا زِينَةُ الشَّيْطَانِ وَمَا الْأَمْرُ إِلَّا الْأَمْرُ الْأَوَّلُ

زیاد بن کلیب بیان کرتے ہیں: ابوحمزہ نے ابراہیم نخعی سے کہا: اے ابوعمران! ان نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگوں میں سے کون آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ کیونکہ مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میں آپ کی رائے کو اختیار کروں اور آپ کی پیروی کروں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے ان میں ذرّہ کے وزن جتنی بھی بھلائی نہیں رکھی ہے' یہ چیزیں صرف شیطان کی آراستہ کی ہوئی ہیں اور معاملہ صرف وہی ہے جو پہلے والا معاملہ ہے (یعنی جو صحابہ کرام کو زمانے سے چلا آ رہا ہے)۔

نفسانی خواہش' گمراہی ہوتی ہے

132- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: ہر طرح

خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ هَوَانَا عَلَى هَوَاكُمْ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْهَوَى كُلُّهُ ضَلَالَةٌ

کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہماری خواہشات کو آپ کی خواہشات کے مطابق بنایا ہے۔تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نفسانی خواہش پوری کی پوری گمراہی ہوتی ہے (یا ہر قسم کی نفسانی خواہش گمراہی ہوتی ہے)۔

اسلاف کی پیروی لازم ہے

133- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: عَلَيْكَ بِآثَارِ مَنْ سَلَفَ، وَإِنْ رَفَضَكَ النَّاسُ، وَإِيَّاكَ وَآرَاءَ الرِّجَالِ، وَإِنْ زَخْرَفُوا لَكَ بِالْقَوْلِ

عباس بن ولید نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام اوزاعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو حضرات پہلے گزر چکے ہیں اُن کے آثار کو اختیار کرنا تم پر لازم ہے خواہ (موجودہ زمانے کے) لوگ تمہیں مسترد کر دیں اور (موجودہ زمانے کے) لوگوں کی آراء سے بچنا تم پر لازم ہے خواہ وہ اپنی بات کو کتنا ہی آراستہ کر کے تمہارے سامنے پیش کریں۔

134- حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَشَبَبَةٌ قَرِيبٌ مِنْهُ، يَتَجَادَلُونَ، فَرَأَيْتُهُ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَقَامَ وَقَالَ: إِنَّمَا أَنْتُمْ جَرَبٌ إِنَّمَا أَنْتُمْ جَرَبٌ

محمد بن واسع بیان کرتے ہیں: میں نے صفوان بن محرز کو دیکھا کہ وہ مسجد کے اس کونے اُنہوں نے اشارہ کر کے یہ بات بتائی کہ وہ اور شبابہ اس کونے کے قریب آپس میں بحث کر رہے تھے پھر میں نے اُنہیں دیکھا تو اُنہوں نے اپنے کپڑے جھاڑے اور اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے: تم لوگ بیماری کا شکار ہو۔

حضرت ایوب علیہ السلام کا واقعہ

135- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی

135- ذکرہ البخاری فی التاریخ 28/1۔

مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، انا أَبُو الْحَكَمِ قَالَ: انا مُوسَى بْنُ أَبِي كَرْدَمٍ وَقَالَ غَيْرُهُ: ابْنُ أَبِي دَرْمٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: بُلِّغَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مَجْلِسٍ، كَانَ فِي نَاحِيَةِ بَابِ بَنِي سَهْمٍ، يَجْلِسُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَيَخْتَصِمُونَ، فَتَرْتَفِعُ أَصْوَاتُهُمْ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَيْهِمْ. فَانْطَلَقْنَا حَتَّى وَقَفْنَا، فَقَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبِرْهُمْ عَنْ كَلَامِ الْفَتَى الَّذِي كَلَّمَ بِهِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِي بَلَائِهِ. قَالَ وَهْبٌ: فَقُلْتُ: قَالَ الْفَتَى: يَا أَيُّوبُ أَمَا كَانَ فِي عَظَمَةِ اللهِ وَذِكْرِ الْمَوْتِ مَا يُكِلُّ لِسَانَكَ وَيَقْطَعُ قَلْبَكَ وَيَكْسِرُ حُجَّتَكَ. يَا أَيُّوبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى عِبَادًا أَسْكَتَتْهُمْ خَشْيَةُ اللهِ مِنْ غَيْرِ عِيٍّ وَلَا بُكْمٍ، وَإِنَّهُمْ لَهُمُ النُّبَلَاءُ الْفُصَحَاءُ الطُّلَقَاءُ الْأَلِبَّاءُ الْعَالِمُونَ بِاللهِ وَأَيَّامِهِ. وَلَكِنَّهُمْ إِذَا ذَكَرُوا عَظَمَةَ اللهِ تَعَالَى تَقَطَّعَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَلَّتْ أَلْسِنَتُهُمْ وَطَاشَتْ عُقُولُهُمْ وَأَحْلَامُهُمْ فَرَقًا مِنَ اللهِ تَعَالَى وَهَيْبَةً لَهُ فَإِذَا اسْتَفَاقُوا مِنْ ذَلِكَ اسْتَبَقُوا إِلَى اللهِ

اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی کہ ایک محفل جو باب بنوسہم کے گوشہ میں منعقد ہے اُس میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ ہیں جو آپس میں بحث کر رہے ہیں اور اُن کی آوازیں بلند ہو چکی ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگ ہمیں اُن کے پاس لے جاؤ! ہم لوگ وہاں گئے' وہاں جا کے ٹھہر گئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: تم ان لوگوں کو اُس نوجوان کے کلام کے بارے میں بتاؤ کہ جو ایک نوجوان نے حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا' جب وہ آزمائش کا شکار تھے۔ تو وہب بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اس نوجوان نے کہا تھا: اے ایوب! اللہ تعالیٰ کی ذات کی عظمت کا خیال اور موت کو یاد رکھنا ایسی چیزیں نہیں ہیں؟ جو آدمی کی زبان کو بند کر دیتی ہیں اور دل کو کاٹ کے رکھ دیتی ہیں اور آپ کی حجت کو توڑ دیتی ہیں' اے ایوب! کیا آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خوف نے اُن کو خاموش رکھا ہوا ہے' اُن کے بیان میں کوئی عجز نہیں ہے' وہ گونگے نہیں ہیں' وہ بڑے سمجھدار' فصیح' عقلمند لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اُس کی مخلوق کے بارے میں بخوبی علم رکھتے ہیں لیکن جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرتے ہیں تو اُن کے دل کٹ جاتے ہیں' اُن کی زبانیں خاموش ہو جاتی ہیں' اُن کی عقل اور سمجھداری پر پردہ پڑ جاتا ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اُس کی ہیبت کی وجہ سے ہوتا ہے اور جب اُنہیں اس کیفیت سے نجات ملتی ہے تو وہ پاکیزہ اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے زیادہ باتیں منسوب نہیں کرتے ہیں اور اُس کیلئے تھوڑی چیز پر بھی

بِالْأَعْمَالِ الزَّاكِيَةِ. لَا يَسْتَكْثِرُونَ لِلَّهِ الْكَثِيرَ وَلَا يَرْضَوْنَ لَهُ بِالْقَلِيلِ يَعُدُّونَ أَنْفُسَهُمْ مَعَ الظَّالِمِينَ الْخَاطِئِينَ، وَإِنَّهُمْ لَأَنْزَاهٌ، أَبْرَارٌ، أَخْيَارٌ، وَمَعَ الْمُضَيِّعِينَ الْمُفْرِطِينَ، وَإِنَّهُمْ لَأَكْيَاسٌ أَقْوِيَاءُ، نَاحِلُونَ دَائِبُونَ، يَرَاهُمُ الْجَاهِلُ فَيَقُولُ: مَرْضَى وَلَيْسُوا بِمَرْضَى. وَقَدْ خُولِطُوا وَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ

راضی نہیں ہوتے ہیں' وہ اپنے آپ کو ظلم کرنے والوں اور خطاء کار لوگوں کا ساتھی شمار کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ پاکیزہ' نیک' بھلائی والے ہوتے ہیں' لیکن وہ خود کو ضائع ہو جانے والے لوگوں اور افراط کا شکار ہو جانے والے لوگوں کا ساتھی شمار کرتے ہیں' حالانکہ یہ لوگ عقلمند اور طاقتور ہوتے ہیں' رجوع کرنے والے ہوتے ہیں' کوئی جاہل اگر اُن کو دیکھ لے تو یہ کہے گا: یہ پسندیدہ لوگ ہیں' حالانکہ وہ پسندیدہ لوگ نہیں ہوں گے وہ اختلاط کا شکار ہو چکے ہوں گے اور لوگ ایک بڑے معاملہ کے بارے میں اختلاط کا شکار ہوئے ہیں۔

136- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ بْنِ فَيْرُوزَ الْأَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي دِرْمٍ، عَنْ يُوسُفَ يَعْنِي ابْنَ مَاهَكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ مَجْلِسٍ فِي نَاحِيَةِ بَنِي سَهْمٍ فِيهِ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَخْتَصِمُونَ وَيَرْتَفِعُ أَصْوَاتُهُمْ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِمْ قَالَ: فَانْطَلَقَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِمْ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَخْبِرِ الْقَوْمَ عَنْ كَلَامِ الْفَتَى الَّذِي كَلَّمَ بِهِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِي بَلَائِهِ. فَقَالَ وَهْبٌ: قَالَ الْفَتَى: لَقَدْ كَانَ فِي عَظَمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَذِكْرِ الْمَوْتِ، مَا يَكُلُّ

یوسف بن ماہک نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہیں یہ بات پتا چلی کہ بنو سہم کے محلہ میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوان ایک محفل میں جمع ہیں اور بحث مباحثہ کر رہے ہیں' اُن کی آوازیں بلند ہو چکی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہب بن منبہ سے کہا: تم ہمیں اُن لوگوں کی طرف لے چلو۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ روانہ ہوئے اور اُن لوگوں کے پاس جا کر ٹھہر گئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہب بن منبہ سے کہا: تم ان لوگوں کو اُس نوجوان کے کلام کے بارے میں بتاؤ جو اُس نوجوان نے حضرت ایوب علیہ السلام سے کلام کیا تھا جب وہ آزمائش کا شکار تھے۔ تو وہب بن منبہ نے بتایا: اُس نوجوان نے کہا: اللہ تعالیٰ کی عظمت اور موت کی یاد ایسی چیزیں ہیں جو زبان کو بند کر دیتی ہیں' دل کو منقطع کر دیتی ہیں اور حجت کو توڑ دیتی ہیں' اے حضرت ایوب! کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ جن کے بیان میں کوئی کمزوری نہیں ہے' وہ گونگے نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی

لِسَانَكَ، وَيَقْطَعُ قَلْبَكَ، وَيَكْسِرُ حُجَّتَكَ؟ أَفَلَمْ تَعْلَمْ يَا أَيُّوبُ أَنَّ لِلَّهِ عِبَادًا، أَسْكَتَتْهُمْ خَشْيَةُ اللهِ مِنْ غَيْرِ عِيٍّ وَلَا بَكَمٍ، وَإِنَّهُمْ لَهُمُ الْفُصَحَاءُ الطُّلَقَاءُ الْعَالِمُونَ بِاللهِ وَأَيَّامِهِ، وَلَكِنَّهُمْ إِذَا ذَكَرُوا عَظَمَةَ اللهِ تَعَالَى تَقَطَّعَتْ قُلُوبُهُمْ، وَكَلَّتْ أَلْسِنَتُهُمْ، وَكَلَّتْ أَحْلَامُهُمْ فَرَقًا مِنَ اللهِ تَعَالَى وَهَيْبَةً لَهُ، حَتَّى إِذَا اسْتَفَاقُوا مِنْ ذَلِكَ ابْتَدَرُوا إِلَى اللهِ تَعَالَى بِالْأَعْمَالِ الزَّاكِيَةِ، لَا يَسْتَكْثِرُونَ لِلَّهِ الْكَثِيرَ، وَلَا يَرْضَوْنَ لَهُ بِالْقَلِيلِ، نَاحِلُونَ ذَائِبُونَ، يَرَاهُمُ الْجَاهِلُ فَيَقُولُ: مَرْضَى، وَقَدْ خُولِطُوا، وَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ

خشیت نے اُنہیں خاموش رکھا ہوا ہے حالانکہ وہ فصیح اور آزاد لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اُس کی مخلوق کا علم رکھتے ہیں لیکن جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرتے ہیں تو اُن کے دل پھٹ جاتے ہیں اور اُن کی زبانیں خاموش ہو جاتی ہیں' ان کی سمجھداری اللہ تعالیٰ کے خوف اور اُس کی ہیبت کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہیں' جب اُنہیں اس کیفیت سے افاقہ نصیب ہوتا ہے تو وہ پاکیزہ اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف جلدی کرتے ہیں' یہ اللہ تعالیٰ کیلئے کثرت نہیں چاہتے ہیں اور تھوڑے سے بھی راضی نہیں ہوتے ہیں' یہ لوگ لاغر ہیں' پگھلنے والے ہیں' جاہل شخص انہیں دیکھتا ہے تو یہ کہتا ہے: یہ پسندیدہ ہیں' حالانکہ یہ لوگ اختلاط کا شکار ہو چکے ہوتے ہیں اور یہ لوگ تو ایک عظیم معاملہ کے بارے میں اختلاط کا شکار ہوئے ہیں۔

وہب کی نصیحت

137- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مَعْقِلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبًا يَقُولُ: دَعِ الْمِرَاءَ وَالْجِدَالَ عَنْ أَمْرِكَ، فَإِنَّكَ لَا تُعْجِزُ أَحَدَ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، فَكَيْفَ تُمَارِي وَتُجَادِلُ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ؟ وَرَجُلٍ أَنْتَ أَعْلَمُ مِنْهُ، فَكَيْفَ تُمَارِي وَتُجَادِلُ مَنْ أَنْتَ أَعْلَمُ مِنْهُ، وَلَا يُطِيعُكَ، فَاقْطَعْ ذَلِكَ عَلَيْكَ

عبدالصمد بن معقل بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے وہب بن منبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: تم اپنے معاملہ (یعنی دین) کے بارے میں بحث و تمحیص کو ترک کر دو کیونکہ دو صورتیں ہو سکتی ہیں' یا تو یہ ہے کہ تم کسی ایسے شخص کے ساتھ بحث کرو گے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو' تو تم کسی ایسے شخص کے ساتھ کیسے بحث و تمحیص کر سکتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو' یا وہ کوئی ایسا شخص ہوگا کہ تم اُس سے زیادہ علم رکھتے ہو گے' تو تم ایسے شخص کے ساتھ کیسے بحث و مباحثہ کر سکتے ہو جس سے تم زیادہ علم رکھتے ہو اور وہ پھر بھی تمہاری اطاعت نہیں کرے گا' تو تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

حدیث رسول اور صحابہ کرام کی پیروی لازم ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ كَانَ لَهُ عِلْمٌ وَعَقْلٌ، فَمَيَّزَ جَمِيعَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرِي لَهُ مِنْ أَوَّلِ الْكِتَابِ إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ عَلِمَ أَنَّهُ مُحْتَاجٌ إِلَى الْعَمَلِ بِهِ، فَإِنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا لَزِمَ سُنَنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ عَصْرٍ، وَتَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِنَفْسِهِ لِيَنْتَفِيَ عَنْهُ الْجَهْلُ، وَكَانَ مُرَادُهُ أَنْ يَتَعَلَّمَهُ لِلَّهِ تَعَالَى وَلَمْ يَكُنْ مُرَادُهُ أَنْ يَتَعَلَّمَهُ لِلْمِرَاءِ وَالْجِدَالِ وَالْخُصُومَاتِ، وَلَا لِلدُّنْيَا، وَمَنْ كَانَ هَذَا مُرَادُهُ سَلِمَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ وَالضَّلَالَةِ، وَاتَّبَعَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَا يُسْتَوْحَشُ مِنْ ذِكْرِهِمْ، وَسَأَلَ اللهَ تَعَالَى أَنْ يُوَفِّقَهُ لِذَلِكَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جس شخص کو بھی علم اور عقل حاصل ہو اور وہ ان تمام چیزوں کو دیکھے جو کتاب کے آغاز سے لے کر اس مقام تک گزر چکی ہیں تو وہ یہ بات جان لے گا کہ وہ شخص ان باتوں پر عمل کرنے کا محتاج ہے' اگر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لے تو وہ نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کو اور جن چیزوں پر صحابہ کرام گامزن تھے اور ہر زمانہ کے مسلمان آئمہ جنہوں نے بھلائی کے ہمراہ صحابہ کرام کی پیروی کی' وہ جن چیزوں پر گامزن تھے وہ شخص اُنہیں لازم پکڑ لے گا' وہ اپنی ذات کیلئے علم حاصل کرے گا تا کہ اُس سے جہالت ختم ہو جائے اور اُس کی مراد یہ ہو گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کیلئے اس علم کو حاصل کرے' اُس کی مراد یہ نہیں ہو گی کہ وہ بحث وتمحیص اور اختلاف کیلئے یا کسی دنیاوی فائدہ کے حصول کیلئے یہ علم حاصل کرے' جس شخص کی یہ مراد ہو گی (یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا مراد ہو گی) وہ سلامت رہے گا' اگر اللہ نے چاہا' وہ نفسانی خواہشات کی پیروی' بدعت اور گمراہی سے سلامت رہے گا' تو وہ اُس چیز کا پیروکار ہو گا جس پر پہلے زمانہ کے مسلمانوں کے آئمہ قائم تھے جن کے ذکر سے وحشت نہیں ہوتی ہے اور وہ شخص اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اُسے اس بات کی توفیق دے۔

کیا عالم مذہبی بحث کر سکتا ہے؟

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنْ كَانَ رَجُلٌ قَدْ عَلَّمَهُ اللهُ تَعَالَى عِلْمًا، فَجَاءَهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فِي الدِّينِ، يُنَازِعُهُ فِيهَا وَيُخَاصِمُهُ، تَرَى لَهُ أَنْ يُنَاظِرَهُ، حَتَّى تَثْبُتَ

اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ بالفرض کسی شخص کو اللہ تعالیٰ علم عطا کرتا ہے اور پھر ایک شخص اُس کے پاس آتا ہے اور اُس سے کسی دینی مسئلہ کے بارے میں دریافت کرتا ہے' وہ اُس کے ساتھ بحث ومباحثہ کرنا چاہتا ہے تو آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے کہ اُس کو اُس

عَلَيْهِ الْحُجَّةُ، وَيَرُدَّ عَلَيْهِ قَوْلَهُ؟

دوسرے شخص کے ساتھ بحث کرنی چاہیے؟ تاکہ اُس کے سامنے حجت کو قائم کردے اور اُس کے مؤقف کی تردید کردے؟

قِيلَ لَهُ: هَذَا الَّذِي نُهِينَا عَنْهُ، وَهُوَ الَّذِي حَذَّرَنَاهُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَاذَا نَصْنَعُ؟ قِيلَ لَهُ: إِنْ كَانَ الَّذِي يَسْأَلُكَ مَسْأَلَتَهُ مَسْأَلَةَ مُسْتَرْشِدٍ إِلَى طَرِيقِ الْحَقِّ لَا مُنَاظَرَةً، فَأَرْشِدْهُ بِأَلْطَفِ مَا يَكُونُ مِنَ الْبَيَانِ بِالْعِلْمِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَقَوْلِ الصَّحَابَةِ، وَقَوْلِ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ مُنَاظَرَتَكَ، وَمُجَادَلَتَكَ، فَهَذَا الَّذِي كَرِهَ لَكَ الْعُلَمَاءُ، فَلَا تُنَاظِرْهُ، وَاحْذَرْهُ عَلَى دِينِكَ، كَمَا قَالَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ إِنْ كُنْتَ لَهُمْ مُتَّبِعًا فَإِنْ قَالَ: فَنَدَعُهُمْ يَتَكَلَّمُونَ بِالْبَاطِلِ، وَنَسْكُتُ عَنْهُمْ؟

تو اُس سوال کرنے والے سے یہ کہا جائے گا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے ہمیں منع کیا گیا ہے اور یہی وہ چیز ہے جس سے ہمیں پہلے زمانہ کے مسلمانوں کے آئمہ نے منع کیا ہے اگر وہ قائل یہ کہے کہ تم ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ تم سے جس شخص نے سوال کیا ہے اگر تو اُس کا مقصد یہ ہے کہ وہ حق کے راستہ کی طرف رہنمائی حاصل کرے اُس کا مقصد مناظرہ نہ ہو تو تم مناسب طریقہ سے مناسب طور پر کتاب وسنت کے علم کے مطابق اُس کی رہنمائی کر دو جو صحابہ کرام کے اقوال اور مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال کی روشنی میں ہو لیکن اگر وہ تمہارے ساتھ مناظرہ اور بحث کرنا چاہتا ہو تو یہ وہ چیز ہے جسے علماء نے تمہارے لیے مکروہ قرار دیا ہے تو تم اُس کے ساتھ مناظرہ نہ کرنا اور اپنے دین کو بچانے کی کوشش کرنا جس طرح مسلمانوں کے اُن ائمہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو پہلے گزر چکے ہیں اگر تم نے اُن لوگوں کی پیروی کرنی ہے۔ اگر وہ شخص یہ کہے کہ کیا ہم اُن لوگوں کو چھوڑ دیں گے کہ وہ باطل کے مطابق کلام کرتے رہیں اور ہم اُن کے جواب میں خاموش رہیں گے؟

خاموشی بحث سے زیادہ سخت ہوتی ہے

قِيلَ لَهُ: سُكُوتُكَ عَنْهُمْ وَهِجْرَتُكَ لِمَا تَكَلَّمُوا بِهِ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مُنَاظَرَتِكَ لَهُمْ كَذَا قَالَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ

تو اُس سے یہ کہا جائے گا: تمہارا اُن کے مقابلہ میں خاموش رہنا اور اُس چیز سے لاتعلق ہو جانا جو وہ کلام کرتے ہیں یہ اُن کیلئے تمہارے اُن کے ساتھ مناظرہ کرنے سے زیادہ سخت ہوگا جیسا کہ علماء مسلمین سے تعلق رکھنے والے پہلے گزر جانے والے سلف صالحین نے یہ بات بیان کی ہے۔ (اُس کی اسناد اور روایات درج ذیل ہیں)

ایوب سختیانی کی رائے

138- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: انا مَنْصُورٌ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ:

لَسْتُ بِرَادٍّ عَلَيْهِمْ، أَشَدُّ مِنَ السُّكُوتِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حماد بن زید نے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے:

''میرا اُنہیں جواب نہ دینا خاموشی سے زیادہ سخت ہے''۔

بدمذہب کی صحبت' دین کو کمزور کر دیتی ہے

139- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو تَقِيٍّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

لَا تُجَالِسْ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ، فَإِنَّ مُجَالَسَتَهُمْ مَمْرَضَةٌ لِلْقُلُوبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''تم بدمذہبوں کی ہم نشینی اختیار نہ کرو کیونکہ اُن کی ہم نشینی دلوں کو بیمار کر دیتی ہے''۔

ابن سیرین کا واقعہ

140- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ: وَمَارَاهُ رَجُلٌ فِي شَيْءٍ فَقَالَ مُحَمَّدٌ: إِنِّي أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ، وَأَنَا أَعْلَمُ بِالْمِرَاءِ مِنْكَ، وَلَكِنِّي لَا أُمَارِيكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مہدی بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو دیکھا کہ ایک شخص اُن کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں بحث کرنے لگا تو ابن سیرین نے اُس سے کہا: تم جو چاہتے ہو اُس کا مجھے پتا ہے اور بحث کرنے کے آداب سے میں تم سے زیادہ واقف ہوں' لیکن میں پھر بھی تمہارے ساتھ بحث نہیں کروں گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اَلَمْ تَسْمَعْ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِلَى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ مِنْ قَوْلِ اَبِي قِلَابَةَ:

لَا تُجَالِسُوا اَهْلَ الْاَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوهُمْ. فَاِنِّي لَا آمَنُ اَنْ يَغْمِسُوكُمْ فِي الضَّلَالَةِ، اَوْ يَلْبِسُوا عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ بَعْضَ مَا لُبِّسَ عَلَيْهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! ہم نے جو روایات پہلے ذکر کی ہیں' کیا تم نے اُن میں یہ سنا نہیں ہے؟ کہ ہم نے ابوقلابہ کا یہ قول ذکر کیا تھا' وہ فرماتے ہیں:

''تم نفسانی خواہشات کے پیروکاروں کے ساتھ نہ بیٹھو اور اُن کے ساتھ بحث نہ کرو کیونکہ میں یہ اندیشہ محسوس کرتا ہوں کہ وہ لوگ تمہیں بھی اُسی گمراہی کا شکار کر دیں گے' یا تمہارے دین کے بعض معاملات کو تمہارے لیے مشتبہ کر دیں گے جس طرح اُن کیلئے بعض معاملات مشتبہ ہو گئے''۔

اَوَ لَمْ تَسْمَعْ اِلَى قَوْلِ الْحَسَنِ وَقَدْ سَاَلَهُ عَنْ مَسْاَلَةٍ فَقَالَ: اَلَا تُنَاظِرُنِي فِي الدِّينِ؟ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ: اَمَّا اَنَا فَقَدْ اَبْصَرْتُ دِينِي، فَاِنْ كُنْتَ اَنْتَ اَضْلَلْتَ دِينَكَ فَالْتَمِسْهُ

اور کیا آپ نے حسن بصری کا قول نہیں سنا ہے؟ کہ جب اُن سے ایک شخص نے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا اور یہ کہا کہ کیا آپ دینی احکام کے بارے میں میرے ساتھ مناظرہ نہیں کریں گے؟ تو حسن بصری نے اُس سے کہا: مجھے تو اپنے دین کے بارے میں بصیرت حاصل ہے' اگر تم اپنے دین کو کھو چکے ہو تو پھر تم اُسے تلاش کر لو۔

اَوَ لَمْ تَسْمَعْ اِلَى قَوْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ:

مَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ اَكْثَرَ التَّنَقُّلَ

اور کیا آپ نے عمر بن عبدالعزیز کے اُس قول کو نہیں سنا کہ وہ فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنے دین (یعنی عقائد و نظریات) کو بحث کا نشانہ بنا لیتا ہے' وہ اکثر (ایک مؤقف سے دوسرے مؤقف کی طرف) منتقل ہوتا رہتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَمَنِ اقْتَدَى بِهٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةِ سَلِمَ لَهُ دِينُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو جو شخص ان آئمہ کے طریقہ کی پیروی کرے گا وہ اپنے دین کو سلامت رکھے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

اگر مناظرہ مجبوری بن جائے؟

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنِ اضْطُرَّنِي فِي الْأَمْرِ وَقْتًا مِنَ الْأَوْقَاتِ إِلَى مُنَاظَرَتِهِمْ، وَإِثْبَاتِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَلَا أُنَاظِرُهُمْ؟

اگر کوئی قائل یہ کہے کہ اگر میں کسی معاملہ کے بارے میں کسی بھی وقت میں اُن بدمذہب لوگوں کے ساتھ مناظرہ کرنے پر مجبور ہو جاؤں اور اُن کے خلاف حجت ثابت کرنے پر مجبور ہو جاؤں تو کیا مجھے اُن کے ساتھ مناظرہ نہیں کرنا چاہیے؟

قِيلَ لَهُ: الِاضْطِرَارُ إِنَّمَا يَكُونُ مَعَ إِمَامٍ لَهُ مَذْهَبٌ سُوءٌ، فَيَمْتَحِنُ النَّاسَ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى مَذْهَبِهِ، كَفِعْلِ مَنْ مَضَى فِي وَقْتِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: ثَلَاثَةُ خُلَفَاءَ امْتَحَنُوا النَّاسَ، وَدَعَوْهُمْ إِلَى مَذْهَبِهِمُ السُّوءِ. فَلَمْ يَجِدِ الْعُلَمَاءُ بُدًّا مِنَ الذَّبِّ عَنِ الدِّينِ، وَأَرَادُوا بِذَلِكَ مَعْرِفَةَ الْعَامَّةِ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ. فَنَاظَرُوهُمْ ضَرُورَةً لَا اخْتِيَارًا. فَأَثْبَتَ اللهُ تَعَالَى الْحَقَّ مَعَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَمَنْ كَانَ عَلَى طَرِيقَتِهِ وَأَذَلَّ اللهُ تَعَالَى الْمُعْتَزِلَةَ وَفَضَحَهُمْ وَعَرَفَتِ الْعَامَّةُ أَنَّ الْحَقَّ مَا كَانَ عَلَيْهِ أَحْمَدُ وَمَنْ تَابَعَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

تو اُس سے یہ کہا جائے گا: یہ مجبوری اُس وقت ہو سکتی ہے جب یہ کسی حکمران کے سامنے ہو' جس کا مسلک خراب ہو اور اس کی وجہ سے لوگ آزمائش میں مبتلا ہو سکتے ہوں' وہ حکمران اُن لوگوں کو اپنے مسلک کی طرف دعوت دیتا ہو' جیسا کہ پہلے زمانہ میں امام احمد بن حنبل کے وقت میں ایسا ہوا تھا کہ تین خلفاء نے لوگوں کو اس حوالے سے آزمائش کا شکار کیا تھا اور اُن خلفاء نے لوگوں کو اپنے بُرے مسلک کی طرف دعوت دی تھی' اُس وقت علماء کو اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نظر نہیں آیا کہ وہ دین کے صحیح احکام کا دفاع کریں' اُن کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ عام لوگوں کو باطل کے مقابلہ میں حق کی معرفت حاصل ہو جائے' تو ان حضرات نے مجبوری کے عالم میں' کسی اختیار کی وجہ سے نہیں' بلکہ مجبوری کے عالم میں اُن کے ساتھ مناظرہ کیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات ثابت کی (یعنی ظاہر کی) کہ حق امام احمد بن حنبل اور اُن کے پیروکاروں کے ساتھ تھا اور اللہ تعالیٰ نے معتزلہ کو ختم کر دیا اور اُنہیں رسوائی کا شکار کیا اور عام لوگ یہ بات جان لیں کہ حق وہی تھا جس پر امام احمد بن حنبل اور اُن کے پیروکار افراد قیامت تک گامزن رہیں گے۔

أَرْجُو أَنْ يُعِيذَ اللهُ الْكَرِيمُ أَهْلَ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ مِنْ

تو پھر ایسی صورتِ حال میں مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کو آئندہ کبھی بھی ایسی

مِحْنَةٍ تَكُونُ أَبَدًا

آزمائش سے بچا کے رکھے گا۔

خلیفہ واثق باللہ کے دور کا دلچسپ واقعہ

141- وَبَلَغَنِي عَنِ الْمُهْتَدِي رَحِمَهُ اللهُ أَنَّهُ قَالَ: مَا قَطَعَ أَبِي يَعْنِي الْوَاثِقَ إِلَّا شَيْخٌ جِيءَ بِهِ مِنَ الْمَصِيصَةِ، فَمَكَثَ فِي السِّجْنِ مُدَّةً، ثُمَّ إِنَّ أَبِي ذَكَرَهُ يَوْمًا، فَقَالَ: عَلَيَّ بِالشَّيْخِ، فَأُتِيَ بِهِ مُقَيَّدًا، فَلَمَّا أُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

خلیفہ مہتدی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد یعنی خلیفہ واثق باللہ کو جتنا ایک بوڑھے آدمی سے شرمندہ ہونا پڑا' اُتنا وہ اور کسی سے شرمندہ نہیں ہوا' وہ بوڑھا شخص مصیصہ نامی شہر سے آیا تھا اور ایک طویل عرصہ تک واثق کی قید میں رہا' ایک دن میرے والد کو اُس کی یاد آئی تو اُس نے کہا: اُس بوڑھے کو میرے پاس لے کر آؤ۔ تو اُس بوڑھے کو بیڑیوں میں جکڑ کر اُس کے پاس لایا گیا' جب وہ خلیفہ کے سامنے آ کر کھڑا ہوا تو اُس نے خلیفہ کو سلام کیا' خلیفہ نے اُسے سلام کا جواب نہیں دیا۔

فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا اسْتَعْمَلْتَ مَعِي أَدَبَ اللهِ تَعَالَى، وَلَا أَدَبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا} [النساء: 86]

وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ السَّلَامِ.

اُس بوڑھے نے خلیفہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے میرے ساتھ وہ آداب بھی اختیار نہیں کیے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور وہ طریقہ بھی اختیار نہیں کیا جس کی تعلیم نبی اکرم ﷺ نے دی ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اُس سے زیادہ بہتر طریقہ سے یا اُس کے مطابق سلام کا جواب دو''۔

اور نبی اکرم ﷺ نے بھی سلام کا جواب دینے کا حکم دیا ہے۔

فَقَالَ لَهُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِ أَبِي دُؤَادٍ: سَلْهُ، فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَا مَحْبُوسٌ مُقَيَّدٌ، أُصَلِّي فِي الْحَبْسِ بِتَيَمُّمٍ، مُنِعْتُ الْمَاءَ فَمُرْ بِقُيُودِي تُحَلَّ، وَمُرْ لِي بِمَاءٍ أَتَطَهَّرُ وَأُصَلِّي، ثُمَّ

تو میرے والد نے اُس بوڑھے کو وعلیک السلام کہا' پھر اُس نے (معتزلی عالم) ابن ابوداؤد سے کہا: تم اس سے سوال کرو! تو اُس بوڑھے نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں قید میں بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا' میں قید کے دوران تیمم کر کے نماز ادا کرتا تھا کیونکہ وہاں مجھے پانی نہیں ملتا تھا' آپ میرے بارے میں حکم دیں کہ میری زنجیریں کھول

سَلْنِي قَالَ: فَأَمَرَ، فَحَلَّ قَيْدَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ قَالَ: لِابْنِ أَبِي دُؤَادٍ: سَلْهُ. فَقَالَ الشَّيْخُ: الْمَسْأَلَةُ لِي، تَأْمُرُهُ أَنْ يُجِيبَنِي فَقَالَ: سَلْ.

دی جائیں اور حکم دیں کہ مجھے پانی فراہم کیا جائے تاکہ میں وضو کر کے نماز ادا کرلوں' پھر آپ مجھ سے سوالات کر لیجئے گا۔ راوی کہتے ہیں: خلیفہ نے حکم دیا تو اُس کی زنجیریں کھول دی گئیں' پھر خلیفہ نے حکم دیا تو اُسے پانی فراہم کیا گیا' اُس نے وضو کر کے نماز ادا کی' پھر خلیفہ نے ابن ابوداؤد سے کہا: تم اس سے سوال کرو! تو اُس بوڑھے نے کہا: پہلے مجھے ایک سوال کر لینے دیں اور انہیں یہ ہدایت کریں کہ یہ مجھے اُس سوال کا جواب دے دیں! خلیفہ نے کہا: تم سوال کرلو!

کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی دعوت دی تھی؟

فَأَقْبَلَ الشَّيْخُ عَلَى ابْنِ أَبِي دُؤَادٍ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ هَذَا الَّذِي تَدْعُو النَّاسَ إِلَيْهِ، أَشَيْءٌ دَعَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَشَيْءٌ دَعَا إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بَعْدَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَشَيْءٌ دَعَا إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَهُمَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَشَيْءٌ دَعَا إِلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بَعْدَهُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَشَيْءٌ دَعَا إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَهُمْ؟ قَالَ: لَا،

تو وہ بوڑھا' ابن ابوداؤد کی طرف متوجہ ہوا تاکہ اُس سے سوال کرے' اُس بوڑھے نے کہا: آپ جس بات (یعنی قرآن کے مخلوق ہونے کے عقیدہ) کی طرف لوگوں کو دعوت دے رہے ہیں' آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں کہ کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جس کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت دی تھی؟ ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں! بوڑھے نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جس کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دعوت دی تھی؟ ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں! بوڑھے نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جس کی دعوت ان دونوں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دی تھی؟ ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں! بوڑھے نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی چیز ہے جس کی طرف ان حضرات کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دعوت دی تھی؟ ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں! بوڑھے نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جس کی طرف ان حضرات کے بعد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ

عنہ نے دعوت دی تھی؟ ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں۔

علم، ناواقفیت، سکوت اور گنجائش

قَالَ: فَشَيْءٌ لَمْ يَدْعُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُو بَكْرٍ، وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ، وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُمَّ عَنْهُمْ، تَدْعُو أَنْتَ النَّاسَ إِلَيْهِ؟ لَيْسَ يَخْلُو أَنْ تَقُولَ: عَلِمُوهُ أَوْ جَهِلُوهُ، فَإِنْ قُلْتَ: عَلِمُوهُ، وَسَكَتُوا عَنْهُ، وَسِعَنَا وَإِيَّاكَ مَا وَسِعَ الْقَوْمَ مِنَ السُّكُوتِ، وَإِنْ قُلْتَ: جَهِلُوهُ وَعَلِمْتُهُ أَنَا، فَيَا لُكَعُ بْنَ لُكَعٍ، يَجْهَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ شَيْئًا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ؟

تو بوڑھے نے کہا: یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی طرف نہ تو نبی اکرم ﷺ نے دعوت دی نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے، نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور نہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف بلایا اور آپ لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیتے ہیں تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو آپ یہ کہیں کہ ان حضرات کو اس کا علم تھا، یا یہ کہیں کہ ان حضرات کو اس کا علم نہیں تھا، اگر آپ یہ کہیں کہ ان حضرات کو اس کا علم تھا اور پھر بھی یہ اس کے حوالے سے خاموش رہے تو پھر ہمارے لیے (یعنی جو لوگ خلقِ قرآن کے عقیدہ کے قائل نہیں ہیں) اُن کیلئے اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ بھی اس معاملہ کے بارے میں خاموشی اختیار کریں اور اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ حضرات اس مسئلہ سے ناواقف تھے اور آپ لوگوں کو اس مسئلہ کی حقیقت کا علم ہوا ہے تو یہ بات بیوقوفی کی انتہاء ہو گی کہ نبی اکرم ﷺ اور خلفاءِ راشدین اس بات سے ناواقف تھے اور آپ اور آپ کے ساتھیوں کو اس بات کا علم ہو گیا ہے۔

قَالَ الْمُهْتَدِي: فَرَأَيْتُ أَبِي وَثَبَ قَائِمًا وَدَخَلَ الْحَبْزِي، وَجَعَلَ ثَوْبَهُ فِي فِيهِ، يَضْحَكُ؟ ثُمَّ جَعَلَ يَقُولُ: صَدَقَ، لَيْسَ يَخْلُو مِنْ أَنْ يَقُولَ: جَهِلُوهُ أَوْ عَلِمُوهُ، فَإِنْ قُلْنَا: عَلِمُوهُ وَسَكَتُوا عَنْهُ وَسِعَنَا مِنَ السُّكُوتِ مَا وَسِعَ الْقَوْمَ، وَإِنْ قُلْنَا: جَهِلُوهُ

مہتدی بیان کرتا ہے: میں نے اپنے والد (یعنی خلیفہ واثق باللہ) کو دیکھا کہ وہ جلدی سے اُٹھا اور اُٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا، اُس نے اپنی ہنسی روکنے کیلئے اپنا کپڑا اپنے منہ پر رکھا ہوا تھا، پھر (تھوڑی دیر کے بعد) اُس نے کہا کہ یہ سچ کہہ رہا ہے، یا تو یہ ہو سکتا ہے کہ اُن لوگوں کو علم نہیں تھا، یا یہ ہو سکتا ہے کہ اُن لوگوں کو علم تھا، تو اگر آپ یہ کہیں کہ اُن لوگوں کو علم تھا اور وہ پھر بھی خاموش رہے تو

وَعَلِمْتَهُ أَنْتَ. فَيَا لُكَعُ بْنَ لُكَعٍ يَجْهَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ شَيْئًا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ؟ ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ. قُلْتُ: لَبَّيْكَ. قَالَ: لَسْتُ أَعْنِيكَ. إِنَّمَا أَعْنِي ابْنَ أَبِي دُوَادٍ. فَوَثَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَعْطِ هَذَا الشَّيْخَ نَفَقَتَهُ وَأَخْرِجْهُ عَنْ بَلَدِنَا

پھر ہمیں بھی اُسی طرح خاموشی اختیار کرنے کی گنجائش ہوگی جس طرح اُن لوگوں کو گنجائش تھی' اور اگر آپ یہ کہیں کہ وہ لوگ اس سے ناواقف تھے اور آپ کو اس کا علم ہو گیا ہے تو یہ بیوقوفی کی انتہاء ہوگی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب تو اس سے لاعلم رہے اور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اس کا علم ہو گیا (یعنی خلیفہ واثق باللہ نے اُس بوڑھے کی بات کو دُہرا دیا)۔ پھر خلیفہ نے آواز دی: اے احمد! میں نے جواب دیا: جناب! میں حاضر ہوں! خلیفہ نے کہا: میں تمہیں مراد نہیں لے رہا' میں ابن ابوداؤد کو بلا رہا ہوں' تو ابن ابوداؤد تیزی سے اُٹھ کر اُس کے پاس گیا تو خلیفہ نے کہا: اس بوڑھے کو اس کا خرچ فراہم کرو اور اسے ہمارے شہر سے نکلوا دو (یعنی اس کے آبائی علاقہ کی طرف واپس بھجوا دو)۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَبَعْدَ هَذَا نَأْمُرُ بِحِفْظِ السُّنَنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسُنَنِ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ. وَقَوْلِ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. وَالْأَوْزَاعِيِّ. وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ. وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَمْثَالِهِمْ. وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ. وَالْقَاسِمِ بْنِ سَلَّامٍ. وَمَنْ كَانَ عَلَى طَرِيقَةِ هَؤُلَاءِ مِنَ الْعُلَمَاءِ. وَيُنْبَذُ مَنْ سِوَاهُمْ. وَلَا نُنَاظِرُ. وَلَا نُجَادِلُ وَلَا نُخَاصِمُ. وَإِذَا لَقِيَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فِي طَرِيقٍ أَخَذَ فِي غَيْرِهِ. وَإِنْ حَضَرَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اس کے بعد ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول سنتوں' آپ کے اصحاب کے طریقہ اور احسان کے ہمراہ ان کی پیروی کرنے والے حضرات کے طریقہ کو محفوظ کریں اور مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال کو بھی محفوظ کریں جیسے امام مالک' امام اوزاعی' سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک اور ان جیسے دیگر حضرات ہیں' ان کے علاوہ امام شافعی' امام احمد بن حنبل' قاسم بن سلام ہیں اور جو بھی علماء ان حضرات کے طریقہ پر گامزن ہیں (اُن کے اقوال کو اختیار کریں) اور اُن کے علاوہ دیگر تمام (فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے کلام) کو ایک طرف کر دیں' ہم نہ تو بحث کریں نہ مناظرہ کریں' نہ اختلاف کریں' اگر راستہ میں کوئی بدعتی مل جاتا ہے تو دوسرا راستہ اختیار کریں' اگر کسی محفل میں کوئی بدعتی آ جاتا ہے تو وہاں سے اُٹھ جائیں' ہمارے اسلاف نے ہمیں اسی بات

مَجْلِسًا هُوَ فِيهِ قَامَ عَنْهُ هَكَذَا أَدَّبَنَا مَنْ مَضَى مِنْ سَلَفِنَا

کی تعلیم دی ہے۔

142- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَصْبَغِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: إِذَا لَقِيتَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فِي طَرِيقٍ فَخُذْ فِي غَيْرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یحییٰ بن ابوکثیر فرماتے ہیں:

جب کسی راستہ میں تمہاری کسی بدعتی شخص سے ملاقات ہوتو تم راستہ تبدیل کرلو۔

143- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ أَهْلُ الضَّلَالَةِ، وَلَا أَرَى مَصِيرَهُمْ إِلَّا إِلَى النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ایوب نے ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگ' گمراہ لوگ ہوتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا آخری ٹھکانہ صرف جہنم ہوگا۔

بدعتی کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی

144- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَاحِبُ الْبِدْعَةِ لَا تُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا حَجٌّ وَلَا عُمْرَةٌ وَلَا جِهَادٌ، وَلَا صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن حسان نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے:

بدعتی شخص کی نہ تو نماز قبول ہوگی' نہ روزہ' نہ حج' نہ عمرہ' نہ جہاد' نہ صدقہ خیرات قبول ہوگا۔

145- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: مَا ابْتَدَعَ الرَّجُلُ بِدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ

ایوب نے ابوقلابہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب بھی کوئی شخص بدعت اختیار کرتا ہے تو وہ تلوار (یعنی اپنے قتل) کو حلال کر دیتا ہے۔

146- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، بِطَرَسُوسَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الزَّائِغُونَ فِي الدِّينِ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں نے امام مالک کو سنا' اُن کے سامنے دینی حوالے سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا تذکرہ کیا گیا تو امام مالک نے فرمایا: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں:

سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةُ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ سُنَنًا، الْأَخْذُ بِهَا اتِّبَاعٌ لِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتِكْمَالٌ لِطَاعَةِ اللهِ، وَقُوَّةٌ عَلَى دِينِ اللهِ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ تَغْيِيرُهَا وَلَا تَبْدِيلُهَا، وَلَا النَّظَرُ فِي شَيْءٍ خَالَفَهَا، مَنِ اهْتَدَى بِهَا فَهُوَ مُهْتَدٍ وَمَنِ اسْتَنْصَرَ بِهَا فَهُوَ مَنْصُورٌ، وَمَنْ تَرَكَهَا وَاتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَّاهُ اللهُ مَا تَوَلَّى، وَأَصْلَاهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتیں مقرر کر دی ہیں اور آپ کے بعد اولی الامر نے سنتیں مقرر کر دی ہیں' ان کو اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی کتاب کی پیروی کرنے کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تکمیل کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کو قوت پہنچانے کے مترادف ہے' مخلوق میں سے کسی کو بھی انہیں متغیر یا تبدیل کرنے کا حق حاصل نہیں ہے اور نہ ہی اس کے برخلاف کسی چیز میں غور وفکر کرنے کا حق حاصل ہے جو شخص ان کے ذریعے ہدایت حاصل کرے گا وہ ہدایت یافتہ ہوگا' جو ان کے ذریعے مدد حاصل کرے وہ مدد یافتہ ہوگا' جو شخص ان کو ترک کر دے گا تو وہ اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ دوسرے راستہ کی پیروی کرے گا اور وہ جدھر منہ کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُدھر ہی پھیر دے گا اور اُسے جہنم میں پہنچا دے گا جو بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: هَذَا الَّذِي ذَكَرْتَهُ وَبَيَّنْتَهُ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَإِذَا لَمْ تَكُنْ مُنَاظَرَتُنَا فِي شَيْءٍ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے جو چیز ذکر کی ہے اور جو چیز بیان کی ہے' ہمیں اُس کا پتا چل گیا ہے لیکن اگر ہم نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگوں کے ساتھ جن کا انکار اہلِ

مِنَ الْأَهْوَاءِ الَّتِي يُنْكِرُهَا أَهْلُ الْحَقِّ، وَنُهِينَا عَنِ الْجِدَالِ وَالْمِرَاءِ وَالْخُصُومَةِ فِيهَا

حق نے کیا ہے اُن کے ساتھ کوئی مناظرہ نہیں کرتے ہیں اور ہمیں اس حوالے سے بحث مباحثہ کرنے اور اختلاف کرنے سے منع بھی کیا گیا ہے (تو ہم یہ کام نہیں کرتے)۔

فقہی مسائل میں مناظرہ کا حکم

فَإِنْ كَانَتْ مَسْأَلَةٌ مِنَ الْفِقْهِ فِي الْأَحْكَامِ، مِثْلُ الطَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالنِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ، وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِنَ الْأَحْكَامِ، هَلْ لَنَا مُبَاحٌ أَنْ نُنَاظِرَ فِيهِ وَنُجَادِلَ، أَمْ هُوَ مَحْظُورٌ عَلَيْنَا. عَرِّفْنَا مَا يَلْزَمُ فِيهِ كَيْفَ السَّلَامَةُ.

لیکن اگر کوئی مسئلہ کسی فقہی حکم سے تعلق رکھتا ہو جیسے طہارت نماز زکوۃ روزہ حج نکاح طلاق یا ان جیسے دیگر احکام ہیں تو کیا ہمارے لیے یہ مباح ہوگا کہ ہم اس کے بارے میں مناظرہ کریں یا بحث کریں یا یہ بھی ہمارے لیے ممنوع ہوگا ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس حوالے سے کیا چیز لازم ہوتی ہے اور اس حوالے سے کون سا پہلو سلامتی والا ہے؟

قِيلَ لَهُ: هَذَا الَّذِي ذَكَرْتَهُ مَا أَقَلَّ مَنْ يَسْلَمُ مِنَ الْمُنَاظَرَةِ فِيهِ، حَتَّى لَا يَلْحَقَهُ فِيهِ فِتْنَةٌ وَلَا مَأْثَمٌ، وَلَا يَظْفَرُ فِيهِ الشَّيْطَانُ

تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: آپ نے جو صورتِ حال ذکر کی ہے اس حوالے سے مناظرہ کرنے میں کم ہی سلامتی پائی جاتی ہے ایسی سلامتی کہ جس کے ساتھ کوئی فتنہ لاحق نہ ہو یا گناہ لاحق نہ ہو یا جس کے حوالے سے شیطان کامیاب نہ ہو۔

بحث ومباحثہ کے منفی پہلو

فَإِنْ قَالَ كَيْفَ؟ قِيلَ لَهُ: هَذَا، قَدْ كَثُرَ فِي النَّاسِ جِدًّا فِي أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ فِي كُلِّ بَلَدٍ يُنَاظِرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ يُرِيدُ مُغَالَبَتَهُ، وَيَعْلُو صَوْتُهُ، وَالِاسْتِظْهَارُ عَلَيْهِ بِالِاحْتِجَاجِ، فَيَحْمَرُّ لِذَلِكَ وَجْهُهُ، وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ، وَيَعْلُو صَوْتُهُ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يُحِبُّ أَنْ يُخْطِئَ صَاحِبُهُ، وَهَذَا الْمُرَادُ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا خَطَأٌ عَظِيمٌ، لَا

اگر وہ شخص دریافت کرے کہ وہ کیسے؟ تو اُسے کہا جائے گا: لوگوں میں یہ چیز بہت زیادہ پائی جاتی ہے کہ ہر شہر میں اہلِ علم اور فقہ کے ماہرین مناظرہ کرتے ہیں ایک شخص دوسرے کے ساتھ بحث کرتا ہے اور اُس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دوسرے پر غالب آ جائے اُس کی آواز بلند ہو جاتی ہے وہ اپنی دلیل کا اظہار شدت سے کرتا ہے اُس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے رگیں پھول جاتی ہے آواز اونچی ہو جاتی ہے اُن میں سے ہر ایک اس بات کو پسند کرتا ہے کہ دوسرے کو غلط ثابت کر دے اور دونوں طرف سے یہ مراد ہونا بہت بڑی غلطی ہے

يُحْمَدُ عَوَاقِبُهُ وَلَا يَحْمَدُهُ الْعُلَمَاءُ مِنَ الْعُقَلَاءِ؛ لِأَنَّ مُرَادَكَ أَنْ يُخْطِئَ مُنَاظِرُكَ: خَطَأً مِنْكَ. وَمَعْصِيَةٌ عَظِيمَةٌ. وَمُرَادُهُ أَنْ تُخْطِئَ خَطَأً مِنْهُ وَمَعْصِيَةٌ. فَمَتَى يَسْلَمُ الْجَمِيعُ؟

جس کے انجام کی تعریف نہیں کی جا سکتی اور عقلمند علماء نے اس کی تعریف کی بھی نہیں ہے کیونکہ جب آپ کی مراد اور مقصد یہ ہو کہ آپ کے ساتھ بحث کرنے والے شخص کو غلط ثابت کیا جائے تو یہ آپ کی طرف سے غلطی ہوگی اور بہت بڑی معصیت ہوگی' اور اگر اُس شخص کی مراد یہ ہو کہ وہ آپ کی غلطی کو ثابت کرے تو یہ اُس کی طرف سے غلطی ہوگی اور معصیت ہوگی' تو پھر ان دونوں کا مجموعہ کیسے سلامتی والا ہو سکتا ہے؟

بحث کا مثبت طریقہ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّمَا نُنَاظِرُ لِتَخْرُجَ لَنَا الْفَائِدَةُ؟ قِيلَ لَهُ: هَذَا كَلَامٌ ظَاهِرٌ. وَفِي الْبَاطِنِ غَيْرُهُ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم تو یہ مناظرہ اس لیے کرتے ہیں تا کہ ہمارے سامنے فوائد آئیں' تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ کلام وہ ہے جو لفظی طور پر کہا جا رہا ہے لیکن اس کے باطن کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔

وَقِيلَ لَهُ: إِذَا أَرَدْتَ وَجْهَ السَّلَامَةِ فِي الْمُنَاظَرَةِ لِطَلَبِ الْفَائِدَةِ. كَمَا ذَكَرْتَ. فَإِذَا كُنْتَ أَنْتَ حِجَازِيًّا. وَالَّذِي يُنَاظِرُكَ عِرَاقِيًّا. وَبَيْنَكُمَا مَسْأَلَةٌ. تَقُولُ أَنْتَ: حَلَالٌ. وَيَقُولُ هُوَ: بَلْ حَرَامٌ فَإِنْ كُنْتُمَا تُرِيدَانِ السَّلَامَةَ. وَطَلَبَ الْفَائِدَةِ. فَقُلْ لَهُ: رَحِمَكَ اللَّهُ هَذِهِ الْمَسْأَلَةُ قَدِ اخْتَلَفَ فِيهَا مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الشُّيُوخِ. فَتَعَالَ حَتَّى نَتَنَاظَرَ فِيهَا مِنَّا صِحَّةٌ لَا مُغَالَبَةٌ فَإِنْ يَكُنِ الْحَقُّ فِيهَا مَعَكَ. اتَّبَعْتُكَ. وَتَرَكْتُ قَوْلِي، وَإِنْ يَكُنِ الْحَقُّ مَعِي. اتَّبَعْتَنِي

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اگر آپ فائدہ کے حصول کیلئے مناظرہ میں سلامتی کے پہلو کا ارادہ رکھتے ہیں جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے' تو اگر آپ حجازی ہیں اور جو شخص آپ کے ساتھ بحث کر رہا ہے وہ عراقی ہے اور آپ کے درمیان ایک مسئلہ ہے جس کے بارے میں آپ یہ کہتے ہیں: یہ حلال ہے' اور وہ یہ کہتا ہے: جی نہیں! بلکہ یہ حرام ہے' تو اگر تو آپ دونوں صاحبان سلامتی والے پہلو کا ارادہ رکھتے ہیں اور فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ اُس سے یہ کہیں: (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے!) یہ ایک مسئلہ ہے جس کے بارے میں پہلے زمانہ کے مشائخ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' تو آپ آئیں تا کہ ہم خیر خواہی کے جذبہ کے تحت اس بارے میں غور و فکر کر لیں' ہمارا مقصد ایک دوسرے کو مغلوب کرنا نہ ہو' اگر اس مسئلہ کے بارے میں

وَتَرَكْتَ قَوْلَكَ. لَا أُرِيدُ أَنْ تُخْطِئَ وَلَا أُغَالِبُكَ. وَلَا تُرِيدُ أَنْ أُخْطِئَ. وَلَا تُغَالِبُنِي

حق آپ کے ساتھ ہوا تو میں آپ کی پیروی کروں گا اور اپنے قول کو ترک کر دوں گا' اور اگر حق میرے ساتھ ہوا تو آپ میری پیروی کر لیجئے گا اور اپنے قول کو ترک کر دیجئے گا' میرا ارادہ یہ نہیں ہے کہ میں آپ کو غلط قرار دوں' یا آپ پر غالب آ جاؤں اور آپ کا بھی یہ ارادہ نہ ہو کہ آپ مجھے غلط قرار دیں یا آپ مجھ پر غالب آ جائیں۔

فَإِنْ جَرَى الْأَمْرُ عَلَى هَذَا فَهُوَ حَسَنٌ جَمِيلٌ. وَمَا أَعَزَّ هَذَا فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: لَا نُطِيقُ هَذَا. وَصَدَقَا عَنْ أَنْفُسِهِمَا قِيلَ: لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا. قَدْ عَرَفْتَ قَوْلَكَ وَقَوْلَ صَاحِبِكَ وَأَصْحَابِكَ وَاحْتِجَاجِهِمْ. وَأَنْتَ فَلَا تَرْجِعُ عَنْ قَوْلِكَ. وَتَرَى أَنَّ خَصْمَكَ عَلَى الْخَطَإِ وَقَالَ خَصْمُكَ كَذَلِكَ. فَمَا بِكُمَا إِلَى الْمُجَادَلَةِ وَالْمِرَاءِ وَالْخُصُومَةِ حَاجَةٌ إِذَا كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا لَيْسَ يُرِيدُ الرُّجُوعَ عَنْ مَذْهَبِهِ. وَإِنَّمَا مُرَادُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا أَنْ يُخَطِّئَ صَاحِبَهُ. فَأَنْتُمَا آثِمَانِ بِهَذَا الْمُرَادِ. أَعَاذَ اللهُ الْعُلَمَاءَ الْعُقَلَاءَ عَنْ مِثْلِ هَذَا الْمُرَادِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اگر اس طرح کی صورتِ حال ہو تو یہ عمدہ اور اچھی ہے لیکن لوگوں میں یہ بہت کم پائی جاتی ہے اور اگر دونوں فریقوں میں سے ہر ایک یہ کہہ دے کہ ہمیں تو اس کی طاقت ہی نہیں ہے' تو وہ لوگ اپنی ذات کے بارے میں یہ بات سچ بیان کریں گے' اور اُن میں سے ہر ایک سے یہ کہا جائے گا کہ آپ کو اپنے مؤقف اور اپنے ساتھیوں کے مؤقف اور اُن کے دلائل کا پتا ہے اور آپ نے اپنے مؤقف سے رجوع بھی نہیں کرنا ہے اور آپ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ آپ کا مقابل فریق غلطی پر ہے اور آپ کے مقابل فریق کا بھی یہی مؤقف ہے' تو پھر آپ لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بحث مباحثہ اور اختلاف کرنے کی کیا ضرورت ہے' جبکہ آپ دونوں میں سے ہر ایک یہ ارادہ ہی نہیں رکھتا کہ اپنے مسلک سے رجوع کر لے' بلکہ آپ دونوں میں سے ہر ایک کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے کو غلطی پر ثابت قرار دیا جائے' تو اب اس مراد کے حوالے سے آپ دونوں گنہگار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے عقلمند علماء کو اس مقصد کے حوالے سے بچایا ہوا ہے۔

فَإِذَا لَمْ تَجْرِ الْمُنَاظَرَةُ عَلَى الْمُنَاصَحَةِ. فَالسُّكُوتُ أَسْلَمُ. قَدْ عَرَفْتَ مَا عِنْدَكَ وَمَا عِنْدَهُ وَعَرَفَ مَا عِنْدَهُ وَمَا

تو جب مناظرہ خیر خواہی کے جذبہ کے پیشِ نظر نہ ہو تو پھر خاموشی اختیار کرنا زیادہ سلامتی کا راستہ ہے' آپ کے جو دلائل ہیں اور اُس (دوسرے فریق) کے جو دلائل ہیں وہ آپ کو پتا ہیں اور

عِنْدَكَ، وَالسَّلَامُ

دوسرے فریق کے جو دلائل ہیں اور جو آپ کے دلائل ہیں وہ اُسے پتا ہیں' تو اتنا ہی کافی ہے۔

ایک اہم اندیشہ اور اُس کے نتائج

ثُمَّ لَا نَأْمَنُ أَنْ يَقُولَ لَكَ فِي مُنَاظَرَتِهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَتَقُولُ لَهُ: هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ، أَوْ تَقُولَ: لَمْ يَقُلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذَلِكَ. لِتَرُدَّ قَوْلَهُ. وَهَذَا عَظِيمٌ. وَكَذَلِكَ يَقُولُ لَكَ أَيْضًا. فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا يَرُدُّ حُجَّةَ صَاحِبِهِ بِالْمُخَارَقَةِ وَالْمُغَالَبَةِ وَهَذَا مَوْجُودٌ فِي كَثِيرٍ مِمَّنْ رَأَيْنَا يُنَاظِرُ وَيُجَادِلُ وَنَتَجَادَلُ. حَتَّى رُبَّمَا خَرَقَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ هَذَا الَّذِي خَافَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمَّتِهِ. وَكَرِهَهُ الْعُلَمَاءُ مِمَّنْ تَقَدَّمَ وَاللهُ أَعْلَمُ

پھر ہم اس حوالے سے بھی محفوظ نہیں ہیں (یعنی ہمیں اس بات کا بھی اندیشہ ہے) کہ وہ شخص مناظرہ کے دوران آپ سے یہ کہے گا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے' تو آپ اُس سے یہ کہہ دیں گے کہ یہ حدیث ضعیف ہے' یا یہ کہہ دیں گے کہ یہ بات تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی ہی نہیں ہے' دونوں صورتوں میں آپ کا مقصد یہ ہوگا کہ آپ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کو مسترد کر رہے ہیں اور یہ بہت بڑی غلطی ہے' اسی طرح وہ بھی آپ کو یہ کہہ سکتا ہے' تو آپ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے شخص کی دلیل کو مقابلہ بازی اور ایک دوسرے کو مغلوب کرنے کی وجہ سے مسترد کر سکتا ہے اور یہ بات اُن بہت سے مناظروں میں ہم نے دیکھی ہے جس میں ہم نے لوگوں کو بحث مباحثہ اور مناظرہ کرتے ہوئے دیکھا ہے' یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی ایک دوسرے کو توڑ دیتا ہے، یہ وہ چیز ہے کہ جس کے اپنی اُمت میں ہونے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے اندیشہ ظاہر کیا تھا اور پہلے زمانہ کے علماء نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا ہے' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الْمِرَاءِ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآنِ مجید کے بارے میں بحث کرنے کی ممانعت

147 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

147- رواه الحاكم 223/2، ورواه أبو داؤد: 4603، وأحمد 528/2، وابن أبي شيبة 529/10، وابن حبان: 1464۔

بْنُ عَمْرٍو قَالَ: انا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مِرَاءٌ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ

''قرآن کے معاملہ میں بحث کرنا کفر ہے''۔

148- حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ

''قرآن کے معاملہ میں بحث کرنا کفر ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ناراضگی کا اظہار

149- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيُّ: اِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: هَاجَرْتُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اِذْ سَمِعَ صَوْتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعمران جونی نے عبداللہ بن رباح انصاری کو خط لکھا تھا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک دن میں صبح جلدی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اسی دوران آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو قرآن کی ایک آیت کے بارے میں ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ کے چہرے سے

148- انظر السابق.

149- رواه مسلم: 2666، وأحمد 2/192.

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ. فَقَالَ:

غصہ کا اظہار ہو رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ

''تم سے پہلے کے لوگ کتاب کے بارے میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے''۔

150- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: انا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَءُونَ فِي الْقُرْآنِ. فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے (اپنے دادا) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قرآن کے بارے میں اختلاف کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهَذَا ضَرَبُوا كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ وَإِنَّمَا كِتَابُ اللهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَلَا تُكَذِّبُوا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُولُوا بِهِ، وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوهُ إِلَى عَالِمِهِ

''تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے کہ وہ اللہ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے کے مقابلہ میں پیش کرتے تھے حالانکہ یہ اللہ کی کتاب کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی تصدیق کرتا ہے' تو تم اُس کے ایک حصہ کے ذریعہ دوسرے حصہ کی تکذیب نہ کرو' جس چیز کا تمہیں علم ہو اُس کے مطابق بیان کر دو اور جس سے ناواقفیت ہو اُس کا علم اُس کے سپرد کر دو جو اس سے واقف ہو''۔

151- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

150- رواه أحمد 185/2.

151- رواه ابن أبي شيبة:3166.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ: انا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

دَعُوا الْمِرَاءَ فِي الْقُرْآنِ، فَإِنَّ الْأُمَمَ قَبْلَكُمْ لَمْ يُلْعَنُوا حَتَّى اخْتَلَفُوا فِي الْقُرْآنِ، وَإِنَّ الْمِرَاءَ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ

''قرآن کے بارے میں بحث کرنا چھوڑ دو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگوں پر اُس وقت لعنت کی گئی جب اُنہوں نے قرآن (یا اللہ کی کتاب) کے بارے میں اختلاف کیا' کیونکہ قرآن میں اختلاف کرنا کفر ہے''۔

152 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَبُو حَاتِمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَتَذَاكَرُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، يَنْزِعُ هَذَا بِآيَةٍ وَهَذَا بِآيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّمَا صُبَّ عَلَى وَجْهِهِ الْخَلُّ، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازہ کے پاس بیٹھ کر آپس میں گفتگو کر رہے تھے' ایک شخص اپنے مؤقف کی تائید میں ایک آیت پیش کر رہا تھا اور دوسرا دوسری آیت پیش کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو یوں لگ رہا تھا کہ جیسے آپ کے چہرے پر سرکہ انڈیل دیا گیا ہوگا (یعنی آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ظاہر تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس موقع پر ارشاد فرمایا:

يَا هَؤُلَاءِ، لَا تَضْرِبُوا كِتَابَ اللهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، فَإِنَّهُ لَمْ تَضِلَّ أُمَّةٌ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ

''اے لوگو! تم اللہ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ کے مقابلہ میں پیش نہ کرو کیونکہ جو بھی اُمت گمراہی کا شکار ہوتی ہے اُسے (اللہ کی کتاب کے بارے میں) بحث میں مبتلا کر دیا جاتا ہے''۔

152- رواه الطبراني:5442، والبزار:180.

کفریہ بحث سے مراد کیا ہے؟

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: عَرَفْنَا هَذَا الْمِرَاءَ الَّذِي هُوَ كُفْرٌ، مَا هُوَ؟

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے: ہمیں یہ پتا چل گیا ہے کہ یہ بحث مباحثہ کفر ہے لیکن اس سے مراد کیا ہے؟

قِيلَ لَهُ: نَزَلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، وَمَعْنَاهَا: عَلَى سَبْعِ لُغَاتٍ. فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَقِّنُ كُلَّ قَبِيلَةٍ مِنَ الْعَرَبِ الْقُرْآنَ عَلَى حَسَبِ مَا يَحْتَمِلُ مِنْ لُغَتِهِمْ. تَخْفِيفًا مِنَ اللهِ تَعَالَى بِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَانُوا رُبَّمَا إِذَا الْتَقَوْا. يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَيْسَ هَكَذَا الْقُرْآنُ، وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَيَعِيبُ بَعْضُهُمْ قِرَاءَةَ بَعْضٍ فَنُهُوا عَنْ هَذَا: اقْرَءُوا كَمَا عَلِمْتُمْ. وَلَا يَجْحَدُ بَعْضُكُمْ قِرَاءَةَ بَعْضٍ، وَاحْذَرُوا الْجِدَالَ وَالْمِرَاءَ فِيمَا قَدْ تَعَلَّمْتُمْ. وَالْحُجَّةُ فِيمَا قُلْنَا مَا

اُس شخص کو جواب دیا جائے گا: یہ قرآن نبی اکرم ﷺ پر سات حروف میں نازل ہوا تھا' اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سات لغات میں نازل ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ عربوں کے ہر قبیلہ کو قرآن اُن کے محاورہ کے مطابق سکھایا کرتے تھے' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد ﷺ کی اُمت کیلئے تخفیف تھی' تو یہ لوگ بعض اوقات جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تھے تو اُن میں سے کوئی ایک دوسرے سے یہ کہتا تھا کہ قرآن اس طرح نہیں پڑھا جائے گا' اور قرآن کی تعلیم نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس طرح نہیں دی ہے' اس طرح وہ ایک دوسرے کی قرأت پر اعتراض کیا کرتے تھے تو اُن لوگوں کو اس چیز سے منع کیا گیا اور اُن لوگوں سے کہا گیا: تم لوگوں کو جس طرح تعلیم دی گئی ہے تم اُس طرح تلاوت کرو اور کوئی شخص دوسرے شخص کی قرأت کا انکار نہ کرے اور تم لوگوں نے جس چیز کا علم حاصل کیا ہے اُس کے بارے میں جدال اور بحث سے گریز کرو۔ ہمارے اس مؤقف کی تائید (درج ذیل روایات سے ہوتی ہے)۔

تلاوت کے الفاظ میں اختلاف کی ممانعت

153- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک

153- رواہ أحمد 419/1، وابن حبان: 746، وأبو يعلى 480/1.

بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قُلْتُ لِرَجُلٍ: أَقْرِئْنِي مِنَ الْأَحْقَافِ ثَلَاثِينَ آيَةً. فَأَقْرَأَنِي خِلَافَ مَا أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ لِآخَرَ: أَقْرِئْنِي مِنَ الْأَحْقَافِ ثَلَاثِينَ آيَةً. فَأَقْرَأَنِي خِلَافَ مَا أَقْرَأَنِي الْأَوَّلُ، وَأَتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَغَضِبَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَهُ جَالِسٌ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: قَالَ لَكُمْ: اقْرَءُوا كَمَا عَلِمْتُمْ

154- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، انا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةً، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَقُلْتُ: أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا أَقْرَأُ فَقَرَأَ السُّورَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ بِخِلَافِ مَا أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَانْطَلَقْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالرَّجُلُ، وَإِذَا عِنْدَهُ

شخص سے کہا: تم مجھے سورۂ کہف کی تیس آیات پڑھا دو! تو اُس نے مجھے اُس طریقہ کے برخلاف پڑھانا شروع کیا جس طریقہ کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا' میں نے ایک اور شخص سے کہا: تم مجھے سورۂ کہف کی تیس آیات پڑھا دو! تو اُس نے مجھے پہلے والے شخص کے طریقہ کے برخلاف پڑھانا شروع کیا' میں اُن دونوں کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ غصہ میں آ گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے تم سے یہ فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو جس طرح تعلیم دی گئی ہے اُس طریقہ کے مطابق تلاوت کرو''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک سورت کی تلاوت سکھائی تھی' ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا' میں نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو اس سورت کی تلاوت کر سکتا ہو؟ تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: میں کر سکتا ہوں۔ پھر اُس نے اُس سورت کو پڑھنا شروع کیا جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھائی تھی' تو وہ اُس طریقہ کے برخلاف پڑھ رہا تھا جس طریقہ کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا' پس ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں تھا اور وہ شخص تھا' اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ موجود تھے' ہم نے

154- أخرجه الحاكم 2/223۔

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفْنَا فِي قِرَاءَتِنَا. فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے درمیان قرأت کے حوالے سے اختلاف ہو گیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک تبدیل ہو گیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالِاخْتِلَافِ. فَلْيَقْرَأْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مَا أُقْرِئَ

"تم سے پہلے کے لوگ اختلاف کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' تم میں سے ہر ایک شخص کو اُسی طرح تلاوت کرنی چاہیے جس طرح اُسے تلاوت سکھائی گئی ہے"۔

155- وَأَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: انا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ. يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا. فَأَخَذْتُ بِثَوْبِهِ. فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں نے ہشام بن حکیم کو نماز میں سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا جو اُس طریقہ کے برخلاف تھا جس کے مطابق میں اُس کی تلاوت کرتا تھا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اُس کی تلاوت سکھائی تھی' تو میں نے اُن کا کپڑا پکڑا اور اُنہیں ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسے سورۂ فرقان اُس طریقہ کے برخلاف پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طرح آپ نے مجھے اسے پڑھنا سکھایا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پڑھو! اُنہوں نے اس کی تلاوت کی اور اسی طرح تلاوت کی جس طرح میں نے اُنہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی

155- رواه البخاري: 4992، ومسلم: 818، والترمذي: 2943، والطيالسي 5/2، وأحمد 24/1، وابن أبي شيبة 518/10، وابن حبان: 741.

اَقْرَأْتَنِيهَا. فَقَالَ: اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهَا مِنْهُ. فَقَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

ہے یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے تو تم پر جس طرح یہ آسان ہو تم اُسی طرح اس کی تلاوت کرو۔

بحث کے ممکنہ احتمالات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَصَارَ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرًا بِهٰذَا الْمَعْنَى يَقُولُ هٰذَا: قِرَاءَتِي أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَتِكَ. وَيَقُولُ الْآخَرُ: بَلْ قِرَاءَتِي أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَتِكَ. وَيُكَذِّبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَقِيلَ لَهُمْ: لِيَقْرَأْ كُلُّ إِنْسَانٍ كَمَا عَلِمَ. وَلَا يَعِبْ بَعْضُكُمْ قِرَاءَةَ غَيْرِهِ. وَاتَّقُوا اللهَ. وَاعْمَلُوا بِمُحْكَمِهِ. وَآمِنُوا بِمُتَشَابِهِهِ. وَاعْتَبِرُوا بِأَمْثَالِهِ. وَأَحِلُّوا حَلَالَهُ. وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو قرآن کے بارے میں بحث کا کفر ہونا' اس مفہوم کے اعتبار سے ہوگا کہ ایک شخص یہ کہے کہ میری تلاوت تمہاری تلاوت سے افضل ہے اور دوسرا یہ کہے: جی نہیں! بلکہ میری تلاوت تمہاری تلاوت سے افضل ہے' اور یوں وہ ایک دوسرے کو جھوٹا قرار دیں' تو ان لوگوں سے یہ کہا گیا ہے کہ ہر شخص اُسی طریقہ کے مطابق تلاوت کرے جس طرح اُسے تعلیم دی گئی ہے اور کوئی شخص کسی دوسرے کی تلاوت پر اعتراض نہ کرے' تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' قرآن کی محکم آیات پر عمل کرو' اس کی متشابہ آیات پر ایمان رکھو' اس کی مثالوں کے ذریعہ نصیحت حاصل کرو' اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھو' اس کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھو۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ ذَكَرْتُ فِي تَأْلِيفِ كِتَابِ الْمُصْحَفِ، مُصْحَفَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِي أَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ وَالصَّحَابَةُ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ، وَأَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ بَلَدٍ، وَقَوْلِ السَّبْعَةِ الْأَئِمَّةِ فِي الْقُرْآنِ مَا فِيهِ كِفَايَةٌ. وَلَمْ أُحِبَّ تَرْدَادَهُ هَاهُنَا. وَإِنَّمَا مُرَادِي هَاهُنَا تَرْكُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اپنی کتاب ''المصحف'' میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مصحف کا ذکر کیا ہے جس پر اُمت کا اتفاق ہے۔ صحابہ کرام' اُن کے بعد تابعین اور پھر ہر علاقہ کے مسلمانوں کے آئمہ نے اور قرآن کے بارے میں ساتوں آئمہ نے (یعنی علمِ تفسیر یا علمِ قرأت کے ماہرین نے) یہ بات بیان کی ہے کہ اس نسخہ میں کفایت پائی جاتی ہے۔ میں اس بحث کو یہاں دُہرانا نہیں چاہتا کیونکہ یہاں تو میرا مقصود یہ ہے کہ قرآن کے بارے میں بحث اور جدال کو ترک کر دیا جائے کیونکہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے' کوئی

الْجِدَالِ وَالْمِرَاءِ فِي الْقُرْآنِ، فَإِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْهُ، وَلَا يَقُولُ إِنْسَانٌ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ، وَلَا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ، إِلَّا مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، أَوْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ التَّابِعِينَ أَوْ عَنْ إِمَامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا يُمَارِي وَلَا يُجَادِلُ،

بھی شخص قرآن کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق کچھ نہ کہے' وہ قرآن کی تفسیر اُسی طرح بیان کرے جس طرح نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے' یا آپ کے صحابہ میں سے کسی ایک سے منقول ہے' یا تابعین میں سے کسی ایک سے منقول ہے' یا مسلمانوں کے آئمہ میں سے کسی امام سے منقول ہے' وہ خود اس بارے میں بحث مباحثہ نہ کرے۔

فقہاء کے بحث ومباحثہ کا حکم

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّا قَدْ نَرَى الْفُقَهَاءَ يَتَنَاظَرُونَ فِي الْفِقْهِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمْ: قَالَ اللهُ تَعَالَى كَذَا، وَقَالَ النَّبِيُّ كَذَا وَكَذَا، فَهَلْ يَكُونُ هَذَا مِنْ مِرَاءٍ فِي الْقُرْآنِ؟

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم نے فقہاء کو دیکھا ہے کہ وہ فقہی مسائل میں ایک دوسرے کے ساتھ مناظرہ کرتے ہیں اور اُن میں سے ایک یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے' تو ایسا کرنا قرآن میں بحث کرنا شمار ہو گا؟

قِيلَ: مَعَاذَ اللهِ، لَيْسَ هَذَا مِرَاءً فَإِنَّ الْفَقِيهَ رُبَّمَا نَاظَرَهُ الرَّجُلُ فِي مَسْأَلَةٍ، فَيَقُولُ لَهُ عَلَى جِهَةِ الْبَيَانِ وَالنَّصِيحَةِ حُجَّتُنَا فِيهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى كَذَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جِهَةِ النَّصِيحَةِ وَالْبَيَانِ، لَا عَلَى جِهَةِ الْمُمَارَاةِ، فَمَنْ كَانَ هَكَذَا، وَلَمْ يُرِدِ الْمُغَالَبَةَ، وَلَا أَنْ يُخَطِّئَ خَصْمُهُ وَيَسْتَظْهِرَ عَلَيْهِ سَلِمَ، وَقُبِلَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى كَمَا ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَهُ

تو اُس سے یہ کہا جائے گا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! یہ بحث نہیں ہے کیونکہ فقیہ شخص سے بعض اوقات کوئی شخص کوئی مسئلہ دریافت کرتا ہے تو وہ فقیہ اُسے جواب دیتے ہوئے وضاحت کرنے کے حوالے سے اور خیر خواہی کے حوالے سے یہ بیان کر دیتا ہے کہ اس بارے میں ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے تو اس کا مقصد خیر خواہی اور مسئلہ کو بیان کرنا ہوتا ہے' اس کا مطلب بحث مباحثہ کرنا نہیں ہوتا' تو جو شخص اس طرح وضاحت کرتا ہے' اُس کا مقصد کسی پر غلبہ کا اظہار نہیں ہوتا یا اپنے مقابل فریق کو غلط قرار دینا نہیں ہوتا' یا اُس پر غلبہ حاصل کرنا نہیں ہوتا تو وہ اس سے سلامت رہتا ہے جیسا

کہ ہم اس سے پہلے باب میں یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

حسن بصری کا قول

قَالَ الْحَسَنُ: الْمُؤْمِنُ لَا يُدَارِي وَلَا يُمَارِي، يَنْشُرُ حِكْمَةَ اللهِ، فَإِنْ قُبِلَتْ حَمِدَ اللهَ وَإِنْ رُدَّتْ حَمِدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا

حسن بصری بیان کرتے ہیں: مؤمن شخص نہ تو اندازے لگاتا ہے اور نہ ہی بحث کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کو پھیلاتا ہے اگر وہ قبول کر لی جائے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور اگر اُسے قبول نہ کیا جائے تو وہ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے۔

وَبَعْدَ هَذَا فَأَكْرَهُ الْجِدَالَ وَالْمِرَاءَ وَرَفْعَ الصَّوْتِ فِي الْمُنَاظَرَةِ فِي الْفِقْهِ إِلَّا عَلَى الْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ الْحَسَنَةِ

اس کے بعد میں اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیتا ہوں کہ فقہی مسائل میں مناظرہ کرتے ہوئے بحث و مباحثہ کے دوران آواز کو بلند کیا جائے بلکہ یہ بحث وقار اور اچھے طریقہ کی سکینت (یعنی پُرسکون انداز) میں ہونی چاہیے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول

156- وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْحِلْمَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُونَ مِنْهُ وَلْيَتَوَاضَعْ لَكُمْ مَنْ تُعَلِّمُونَهُ وَلَا تَكُونُوا جَبَابِرَةَ الْعُلَمَاءِ، فَلَا يَقُومُ عِلْمُكُمْ بِجَهْلِكُمْ

"تم لوگ علم حاصل کرو اور علم کیلئے پہلے پُرسکون ہو اور بُردباری اختیار کرو، تم نے جن لوگوں سے علم حاصل کرنا ہے اُن کے سامنے تواضع کا اظہار کرو اور جس کو تم نے تعلیم دینی ہے وہ تمہارے سامنے تواضع کا اظہار کرے اور تم لوگ جابر (یا متکبر) عالم نہ بن جانا کہ تمہارا علم تمہاری جہالت کو ثابت کرے"۔

بَابُ تَحْذِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ بِمُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ وَعُقُوبَةِ الْإِمَامِ لِمَنْ يُجَادِلُ فِيهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کو قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں بحث کرنے سے بچنے کی تلقین کرنا اور جو شخص اس حوالے سے بحث مباحثہ کرتا ہے حاکم وقت کا اُسے سزا دینا

157- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

157- رواه البخاري: 4547، ومسلم: 2665، وابن ماجه: 47، وأحمد 48/6، وابن حبان: 76.

مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا هَذِهِ الْآيَةَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ، وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

”وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں یہی کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری قسم کی آیات متشابہ ہیں“ یہ آیت کے آخر تک ہے۔

فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ، أَوْ بِهِ، فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ تَعَالَى، فَاحْذَرُوهُمْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو اس (یعنی متشابہ آیات) کے بارے میں بحث کر رہے ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: اس کے حوالے سے بحث کر رہے ہوں) تو یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مراد لیے ہیں تو تم لوگ ان سے بچ کے رہنا“۔

بحث و جدال کرنے والوں سے بچنے کی تلقین

158- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابوملیکہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

158- انظر السابق۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ، هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں یہی کتاب کی بنیاد (یا اصل) ہیں اور دوسری قسم کی آیات متشابہ ہیں'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

فَقَالَ:

إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ، فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ تَعَالَى، فَاحْذَرُوهُمْ

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو اس بارے میں بحث کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مراد لیے ہیں' تو تم ان سے بچ کے رہنا''۔

159- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، قَالَ: ثنا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابوملیکہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ} [آل عمران: 7] إِلَى قَوْلِهِ: {أُولُو الْأَلْبَابِ}

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم ہیں'' یہ تلاوت ان الفاظ تک تھی: ''سمجھدار لوگ''۔

فَقَالَ:

يَا عَائِشَةُ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عائشہ! جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو اس بارے میں بحث کرتے ہیں' تو یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مراد لیے ہیں' تو تم ان سے بچ کے رہنا''۔

159- اِنظر السابق.

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٍ

اس روایت کے اور بھی دیگر طرق موجود ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور کا واقعہ

160- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّا لَقِينَا رَجُلًا يَسْأَلُ عَنْ تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ. فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَمْكِنِّي مِنْهُ قَالَ: فَبَيْنَا عُمَرُ ذَاتَ يَوْمٍ يُغَدِّي النَّاسَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَعِمَامَةٌ يَتَغَدَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

{وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا} [الذاريات: 2]

فَقَالَ عُمَرُ: أَنْتَ هُوَ؟ فَقَامَ إِلَيْهِ فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَجْلِدُهُ حَتَّى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ. فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَوْ وَجَدْتُكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ رَأْسَكَ. أَلْبِسُوهُ ثِيَابَهُ، وَاحْمِلُوهُ عَلَى قَتَبٍ، ثُمَّ أَخْرِجُوهُ حَتَّى تَقْدَمُوا بِهِ بِلَادَهُ. ثُمَّ لِيَقُمْ خَطِيبًا. ثُمَّ لِيَقُلْ: إِنَّ صَبِيغًا طَلَبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کی: اے امیرالمؤمنین! ہماری ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو قرآن کی تاویل کے بارے میں سوال کرتا پھر رہا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! تو مجھے اس پر قابو دے دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو صبح کا کھانا فراہم کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا جس نے لباس پہنا ہوا تھا اور عمامہ باندھا ہوا تھا' وہ بھی ناشتہ کرنے لگا' جب وہ فارغ ہوا تو اُس نے کہا: اے امیرالمؤمنین! (قرآن کی ان آیات سے کیا مراد ہے؟)

''بکھیرنے والی (ہواؤں) کی قسم ہے جو بکھیر دیتی ہیں، جو بوجھ اُٹھانے والی ہیں''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ہی وہ شخص ہو؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھ کر اُس کی طرف بڑھے' اُنہوں نے اپنی آستینیں اوپر کر لیں اور مسلسل اُسے مارتے رہے یہاں تک کہ اُس کا عمامہ نیچے گر گیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں عمر کی جان ہے! اگر میں تمہیں ایسی حالت میں پاتا کہ تم نے سر بھی منڈوایا ہوا ہوتا تو میں نے تمہارا سر اُڑا دینا تھا' تم لوگ اس کے کپڑے اسے پہناؤ (یعنی اس کا عمامہ اسے

الْعِلْمَ فَأَخْطَأَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَضِيعًا فِي قَوْمِهِ حَتَّى هَلَكَ وَكَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ

دو) اور اسے پالان پر سوار کرو' پھر اسے لے جاؤ یہاں تک کہ اسے اس کے علاقہ میں لے کر جاؤ' پھر ایک شخص خطبہ دیتے ہوئے یہ کہے کہ صبیغ نامی اس شخص نے علم حاصل کرنے میں غلطی کی (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر وہ شخص مرتے دَم تک اپنی قوم میں کمتر حیثیت کے ساتھ رہا' حالانکہ وہ شخص پہلے اپنی قوم کا سردار تھا۔

161- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ: صَبِيغُ بْنُ عَسَلٍ، قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَكَانَتْ عِنْدَهُ كُتُبٌ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ وَقَدْ أَعَدَّ لَهُ عَرَاجِينَ النَّخْلِ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ جَلَسَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللهِ صَبِيغٌ فَقَالَ عُمَرُ: وَأَنَا عَبْدُ اللهِ عُمَرُ، ثُمَّ أَهْوَى إِلَيْهِ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ بِتِلْكَ الْعَرَاجِينِ، فَمَا زَالَ يَضْرِبُهُ حَتَّى شَجَّهُ، فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَقَدْ وَاللهِ ذَهَبَ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ فِي رَأْسِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں:

بنوتمیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کا نام صبیغ بن عسل تھا' وہ مدینہ منورہ آیا' اُس کے پاس کچھ تحریریں تھیں' اُس نے قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں سوال کرنے شروع کیے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے اُسے پیغام بھیج کر بلوایا اور اُس کیلئے کھجور کی شاخیں تیار کر لیں' جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھا تو اُنہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ اُس نے کہا: میں اللہ کا بندہ صبیغ ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ عمر ہوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کی طرف بڑھے اور اُن شاخوں سے اُس کی پٹائی کرنے لگے وہ مسلسل اُس کی پٹائی کرتے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے اُسے زخمی کر دیا اور اُس شخص کے چہرے پر خون بہنے لگا' تو اُس شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کیلئے اتنا ہی کافی ہے' مجھے اپنے سر میں جو کچھ محسوس ہو رہا تھا (یعنی جو غلط خیالات تھے) اللہ تعالیٰ نے اُنہیں رخصت کر دیا ہے۔

قرآن سے متعلق سوال، سزا کو لازم کر دیتا ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَنْ يَسْأَلُ عَنْ تَفْسِيرِ {وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا} [الذاريات: 2] اسْتَحَقَّ الضَّرْبَ، وَالتَّنْكِيلَ بِهِ وَالْهِجْرَةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جو شخص اس آیت کی تفسیر دریافت کرتا ہے: ''والذاریات ذروًا ......'' تو کیا وہ پٹائی کا مستحق ہو گا کہ اُسے سزا دی جائے اور شہر بدر کر دیا جائے؟

قِيلَ لَهُ: لَمْ يَكُنْ ضَرْبُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَهُ بِسَبَبِ عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ، وَلَكِنْ لَمَّا تَأَدَّى إِلَى عُمَرَ مَا كَانَ يَسْأَلُ عَنْهُ مِنْ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَرَاهُ عَلِمَ أَنَّهُ مَفْتُونٌ، قَدْ شَغَلَ نَفْسَهُ بِمَا لَا يَعُودُ عَلَيْهِ نَفْعُهُ، وَعَلِمَ أَنَّ اشْتِغَالَهُ بِطَلَبِ عِلْمِ الْوَاجِبَاتِ مِنْ عِلْمِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْلَى بِهِ، وَتَطَلُّبُ عِلْمِ سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى بِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ مُقْبِلٌ عَلَى مَا لَا يَنْفَعُهُ، سَأَلَ عُمَرُ اللهَ تَعَالَى أَنْ يُمَكِّنَهُ مِنْهُ، حَتَّى يُنَكِّلَ بِهِ، وَحَتَّى: يُحَذِّرُ غَيْرَهُ؛ لِأَنَّهُ رَاعٍ يَجِبُ عَلَيْهِ تَفَقُّدُ رَعِيَّتِهِ فِي هَذَا وَفِي غَيْرِهِ، فَأَمْكَنَهُ اللهُ تَعَالَى مِنْهُ

تو اُس شخص کو یہ جواب دیا جائے گا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کی پٹائی اس سوال کی وجہ سے نہیں کی تھی، بلکہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پتا چلا تھا کہ وہ شخص صرف قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں دریافت کرتا پھر رہا ہے، اور یہ پتا اُس وقت چلا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے دیکھا بھی نہیں تھا، تو اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ شخص فتنہ کا شکار ہے، اس نے اپنے آپ کو ایک ایسی چیز میں مشغول کر دیا ہے جس کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہو گا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بھی پتا چل گیا تھا کہ اگر یہ شخص علم حرام اور علم حلال سے تعلق رکھنے والے لازمی چیزوں کے علم کے حصول میں مشغول ہوتا تو یہ اس کیلئے زیادہ مناسب ہوتا، یا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا علم حاصل کرتا تو یہ اس کیلئے زیادہ مناسب ہوتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پتا چل گیا کہ یہ ایک ایسی چیز کی طرف متوجہ ہے جس کا اسے فائدہ نہیں ہو گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی کہ وہ انہیں اس پر قابو دیدے تاکہ وہ اُسے سزا دیں اور اس کے ذریعہ دوسرے لوگوں کو بچنے کی تلقین کریں، کیونکہ وہ ایک نگہبان تھے اور اُن پر یہ بات لازم تھی کہ وہ اس طرح کی صورتِ حال میں اپنی رعایا کے احوال کی خبر گیری کریں، تو اللہ تعالیٰ نے

اُنہیں اُس شخص پر قابو دے دیا۔

وَقَدْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

حالانکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

سَيَكُونُ اَقْوَامٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِمُتَشَابَهِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَإِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى

''عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں تمہارے ساتھ بحث کریں گے تو تم سنتوں کے ذریعہ اُن کا مقابلہ کرنا کیونکہ سنتوں کے عالم ہی اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم رکھنے والے ہوتے ہیں''۔

قرآن کی وضاحت' سنت کے ذریعے ہوگی

162- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلُّوِيَةَ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اِنَّ نَاسًا يُجَادِلُونَكُمْ بِشِبْهِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ. فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى

''لوگ تمہارے ساتھ قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں بحث کریں گے تو تم سنتوں کی مدد سے اُن کا مقابلہ کرنا کیونکہ سنتوں کا علم رکھنے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی کتاب کا زیادہ علم رکھنے والے ہوتے ہیں''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهٰكَذَا كَانَ مَنْ بَعْدِ عُمَرَ، عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. اِذَا سَاَلَهُ اِنْسَانٌ عَمَّا لَا يَعْنِيهِ عَنَّفَهُ وَرَدَّهُ اِلَى مَا هُوَ اَوْلَى بِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا' جب کوئی شخص اُن سے کوئی ایسا سوال کرتا جو لایعنی ہوتا تو وہ اُسے ڈانٹ دیتے تھے اور اُسے اُس چیز کو حاصل کرنے کی تلقین کرتے تھے جو اُس کیلئے زیادہ مناسب ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

163- رُوِيَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ قَالَ يَوْمًا: سَلُونِي. فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ: مَا السَّوَادُ الَّذِي فِي الْقَمَرِ؟ فَقَالَ لَهُ: قَاتَلَكَ اللهُ. سَلْ تَفَقُّهًا. وَلَا تَسْأَلْ تَعَنُّتًا. أَلَا سَأَلْتَ عَنْ شَيْءٍ يَنْفَعُكَ فِي أَمْرِ دُنْيَاكَ أَوْ أَمْرِ آخِرَتِكَ؟ ثُمَّ قَالَ: ذَلِكَ مَحْوُ اللَّيْلِ

یہ بات منقول ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا: تم لوگ مجھ سے کوئی سوال کرو۔ تو ابن کواء نامی شخص کھڑا ہوا اور بولا: چاند میں جو سیاہ دھبہ نظر آتا ہے وہ کیا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برباد کرے! تم علمِ فقہ حاصل کرنے کیلئے کوئی سوال کرو خواہ مخواہ کا سوال نہ کرو' کیا تم کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کر سکتے جو تمہاری دنیا یا تمہاری آخرت کے کسی معاملہ میں تمہیں فائدہ دے! پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ رات کے مٹانے کا نشان ہے۔

قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ الْعُلَمَاءُ قَدِيمًا وَحَدِيثًا يَكْرَهُونَ عُضَلَ الْمَسَائِلِ وَيَرُدُّونَهَا. وَيَأْمُرُونَ بِالسُّؤَالِ عَمَّا يَعْنِي خَوْفًا مِنَ الْمِرَاءِ وَالْجِدَالِ الَّذِي نُهُوا عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: قدیم اور جدید زمانہ کے علماء نے پیچیدہ مسائل کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے' یہ حضرات اس قسم کے سوالات کو مسترد کرتے ہیں اور ایسا سوال کرنے کی ہدایت کرتے ہیں جس کا کوئی فائدہ بھی ہو' اور وہ اس خوف کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں کہ لوگوں کو جس بحث مباحثہ سے منع کیا گیا ہے کہیں وہ اُس میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(اس بارے میں ممانعت کی احادیث درج ذیل ہیں)

لایعنی بحث ومباحثہ کی ممانعت

164- نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیل و قال اور بکثرت سوال (یعنی غیر ضروری سوال) کرنے سے منع کیا ہے''۔

165- وَنَهَى عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (گہرے پیچیدہ مسائل میں) غلطیوں سے منع کیا ہے۔

164- رواه البخاري:1477، ومسلم:593، وأحمد4/246، والدارمي2/310، وابن حبان:5555۔

165- رواه أبو داؤد:3656، وأحمد5/435۔

166 - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ.

''مسلمانوں کے بارے میں کسی مسلمان کا سب سے بڑا جرم یہ ہوگا جو کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرلے جو حرام نہ ہوئی ہو لیکن اُس کے سوال کرنے سے حرام قرار دے دی جائے''۔

فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ كُلُّ هَذَا خَوْفًا مِنَ الْمِرَاءِ وَالْجِدَالِ. فَاتَّقُوا اللهَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ. وَيَا أَهْلَ الْحَدِيثِ. وَيَا أَهْلَ الْفِقْهِ. وَدَعُوا الْمِرَاءَ وَالْجِدَالَ وَالْخُصُومَةَ فِي الدِّينِ وَاسْلُكُوا طَرِيقَ مَنْ سَلَفَ مِنْ أَئِمَّتِكُمْ. يَسْتَقِمْ لَكُمُ الْأَمْرُ الرَّشِيدُ. وَتَكُونُوا عَلَى الْمَحَجَّةِ الْوَاضِحَةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

یہ تمام فرامین بحث و مباحثہ کے خوف کی وجہ سے ہیں' تو اے اہلِ قرآن! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' اے اہلِ حدیث! اے اہلِ افتاء! آپ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور دینی احکام کے بارے میں اختلافات اور بحث و مباحثہ کو ترک کردیں اور آپ اپنے پرانے گزر جانے والے آئمہ کے راستہ پر چلیں' اس طرح درست راستہ آپ کیلئے ٹھیک رہے گا اور آپ واضح حجت پر گامزن رہیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

فَقَدْ أُثْبِتَ فِي تَرْكِ الْمِرَاءِ وَالْجِدَالِ مَا فِيهِ كِفَايَةٌ لِمَنْ عَقَلَ. وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِمَنْ أَحَبَّ

تو میں نے بحث و مباحثہ کو ترک کرنے کے حوالے سے اتنا کچھ نقل کردیا ہے کہ جس میں اُس شخص کیلئے کفایت پائی جاتی ہے جو عقل رکھتا ہے' باقی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے توفیق نصیب کردیتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْإِيمَانِ بِأَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى، وَأَنَّ كَلَامَهُ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَقَدْ كَفَرَ

باب: اس بات پر ایمان رکھنے کا تذکرہ کہ قرآن' اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق نہیں ہے' جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ قَوْلَ الْمُسْلِمِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے اور آپ پر بھی رحم کرے! آپ لوگ یہ بات جان لیں کہ وہ مسلمان جن

166- رواه البخاري: 7289، ومسلم: 2358، وأبو داود: 4610، وأحمد 1/179.

الَّذِينَ لَمْ يَزِغْ قُلُوبُهُمْ عَنِ الْحَقِّ، وَوُفِّقُوا لِلرَّشَادِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، لِأَنَّ الْقُرْآنَ مِنْ عِلْمِ اللهِ، وَعِلْمُ اللهِ لَا يَكُونُ مَخْلُوقًا. تَعَالَى اللهُ عَنْ ذَلِكَ

کے دل حق کو چھوڑ کر ٹیڑھے نہیں ہوئے ہیں اور جنہیں ہدایت نصیب ہوئی تھی' خواہ اُن کا تعلق پہلے کے زمانہ سے ہو' خواہ بعد کے زمانہ سے ہو وہ اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے' یہ مخلوق نہیں ہے کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کے علم کے نتیجہ میں صادر ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بلند و برتر ہے۔

دَلَّ عَلَى ذَلِكَ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ، وَقَوْلُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَقَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُنْكِرُ هَذَا إِلَّا جَهْمِيٌّ خَبِيثٌ. وَالْجَهْمِيُّ فَعِنْدَ الْعُلَمَاءِ كَافِرٌ

اس بات پر دلالت قرآن وسنت اور صحابہ کرام کے اقوال اور مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال کے ذریعہ ہوتی ہے اور اس بات کا انکار صرف وہ شخص کر سکتا ہے جو جہمی ہو اور خبیث ہو' اور جہمی فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ' علماء کے نزدیک کافر ہیں۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ} [التوبة: 6]

"اگر مشرکین میں سے کوئی ایک شخص تم سے پناہ مانگے تو تم اُسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے"۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ} [البقرة: 75]

"اُن میں سے ایک گروہ اللہ کے کلام (یعنی تورات) کو سنتا ہے اور پھر اُس کو سمجھ لینے کے بعد اُس میں تحریف کر دیتا ہے"۔

وَقَالَ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ، فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللهِ وَكَلِمَاتِهِ}

"تم فرما دو! اے لوگو! میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں' وہ اللہ کہ جس کیلئے زمین و آسمان کی بادشاہی ہے' اُس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے تو تم اللہ اور اُس کے رسول پر جو اُمّی نبی ہیں' ایمان لاؤ' وہ رسول جو اللہ اور اُس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے"۔

وَهُوَ الْقُرْآنُ،

یہاں اُس کے کلمات سے مراد قرآن ہے۔

وَقَالَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

{إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي} [الاعراف: 144]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا ہے:

''میں نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کیلئے تمہیں تمام لوگوں میں سے منتخب کرلیا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَمِثْلُ هَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ

(امام آجری فرماتے ہیں:) قرآن میں اس طرح کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ} [آل عمران: 61]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص تمہارے پاس علم آ جانے کے بعد بھی' تمہارے ساتھ اس بارے میں بحث کرے''۔

وَقَالَ تَعَالَى

{وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ} [البقرة: 145]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم اُن لوگوں کی نفسانی خواہشات کی پیروی کرو' اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم آ چکا ہو' تو اس صورت میں تم ظلم کرنے والوں میں سے ہوگے''۔

صفاتِ الٰہیہ کے بارے میں عقیدہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمْ يَزَلِ اللهُ عَالِمًا مُتَكَلِّمًا سَمِيعًا بَصِيرًا بِصِفَاتِهِ قَبْلَ خَلْقِ الْأَشْيَاءِ، مَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا كَفَرَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے عالم' متکلم' سمیع' بصیر ہے' یعنی ان صفات سے متصف ہے اور یہ اشیاء کی تخلیق سے پہلے کی بات ہے' جوشخص اس کے علاوہ موقف اختیار کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

وَسَنَذْكُرُ مِنَ السُّنَنِ وَالْآثَارِ وَقَوْلِ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ لَا يُسْتَوْحَشُ مِنْ ذِكْرِهِمْ مَا إِذَا سَمِعَهَا مَنْ لَهُ عِلْمٌ وَعَقْلٌ، زَادَهُ عِلْمًا وَفَهْمًا، وَإِذَا سَمِعَهَا مَنْ فِي قَلْبِهِ زَيْغٌ، فَإِنْ أَرَادَ اللهُ هِدَايَتَهُ إِلَى طَرِيقِ الْحَقِّ رَجَعَ عَنْ مَذْهَبِهِ، وَإِنْ لَمْ يَرْجِعْ فَالْبَلَاءُ عَلَيْهِ

اب ہم وہ سنن اور آثار اور علماء کے اقوال ذکر کریں گے جو اُن علماء کے اقوال ہیں جن کے ذکر سے وحشت نہیں ہوتی (یعنی جو مسلکِ حق سے تعلق رکھتے ہیں) جب کوئی ایسا شخص اُنہیں سنے گا جسے علم اور عقل حاصل ہو تو اُس کے علم اور فہم میں اضافہ ہوگا اور جب کوئی ایسا شخص اُسے سنے گا جس کے دل میں ٹیڑھا پن پایا جاتا ہو تو اگر تو اللہ تعالیٰ اُسے حق کے راستہ کی طرف ہدایت دینے کا ارادہ رکھتا ہوگا

اَعْظَمُ

تو وہ اپنے مسلک سے رجوع کر لے گا اور اگر وہ پھر بھی رجوع نہیں کرتا تو اُس کیلئے زیادہ بڑی آزمائش ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تلقین

167- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِهِ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ فَلَا اَعْرِفَنَّ مَا عَطَفْتُمُوهُ عَلَى اَهْوَائِكُمْ، فَاِنَّ الْاِسْلَامَ قَدْ خَضَعَتْ لَهُ رِقَابُ النَّاسِ، فَدَخَلُوهُ طَوْعًا وَكَرْهًا، وَقَدْ وُضِعَتْ لَكُمُ السُّنَنُ، وَلَمْ يُتْرَكْ لِاَحَدٍ مَقَالًا اِلَّا اَنْ يَكْفُرَ عَبْدٌ عَمْدًا عَيْنًا. فَاتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا، فَقَدْ كُفِيتُمْ. اعْمَلُوا بِمُحْكَمِهِ، وَآمِنُوا بِمُتَشَابِهِهِ

''اے لوگو! یہ قرآن اللہ کا کلام ہے' میں کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ کسی نے اس کو اپنی نفسانی خواہش کے مطابق موڑ لیا ہو کیونکہ اسلام کیلئے لوگوں کی گردنیں جھک گئی ہیں اور وہ چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اس میں داخل ہو گئے ہیں' تمہارے لیے سنتیں مقرر کر دی گئی ہیں' اب کسی شخص کیلئے کسی بات کی گنجائش نہیں ہے' البتہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کفر کرتا ہے تو اُس کا معاملہ مختلف ہے' تم لوگ (شرعی احکام کی) پیروی کرو' تم لوگ بدعت اختیار نہ کرو کیونکہ تمہاری کفایت ہو چکی ہے' تم قرآن کے محکم حکم پر عمل کرو اور اُس کی متشابہ آیات پر ایمان رکھو''۔

168- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزعراء عبداللہ بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن

أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ فَلَا تَصْرِفُوهُ عَلَى آرَائِكُمْ

''قرآن اللہ کا کلام ہے' تو تم اسے اپنی آراء کے مطابق نہ پھیرو (یعنی اس کی من مانی تشریح نہ کرو)''۔

بارگاہِ الٰہی میں قرب کے حصول کا ذریعہ

169- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: أَخَذَ خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ بِيَدِي فَقَالَ: يَا هَنَاهُ، تَقَرَّبْ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِمَا اسْتَطَعْتَ، فَإِنَّكَ لَسْتَ تَتَقَرَّبُ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَلَامِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فروہ بن نوفل بیان کرتے ہیں:

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: اے شخص! جہاں تک ہو سکے تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اور تم جس بھی چیز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو گے اُن میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب' اُس کا کلام ہے''۔

امام جعفر صادق کا جواب

170- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ الْبَزُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: سُئِلَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُرْآنِ، أَخَالِقٌ أَوْ مَخْلُوقٌ؟ قَالَ: لَيْسَ خَالِقًا وَلَا مَخْلُوقًا، وَلَكِنَّهُ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں:

جعفر بن محمد (شاید امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ مراد ہیں) سے قرآن کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا یہ خالق ہے یا مخلوق ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ نہ تو خالق ہے اور نہ ہی مخلوق ہے' بلکہ یہ اللہ کا کلام ہے۔

171- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثِقَةٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِخَالِقٍ وَلَا مَخْلُوقٍ، وَلَكِنَّهُ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى وَهُوَ مَعْبَدُ بْنُ رَاشِدٍ كُوفِيٌّ رَوَى عَنْ مُوسَى بْنِ دَاوُدَ وَرُوَيْمِ بْنِ يَزِيدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں:

میں نے جعفر بن محمد بن حسین سے قرآن کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ نہ تو خالق ہے نہ مخلوق ہے بلکہ یہ اللہ کا کلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول

172- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمُّوَيَهُ بْنُ يُونُسَ إِمَامُ مَسْجِدِ جَامِعِ قَزْوِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ الرَّأْسِيُّ، رَأْسُ الْعَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، كَاتِبُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

{قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ} [الزمر: 28]

قَالَ: غَيْرَ مَخْلُوقٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معاویہ بن صالح نے علی بن ابوطلحہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"یہ قرآن ہے جو عربی میں ہے اور اس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (اس سے مراد یہ ہے:) یہ مخلوق نہیں ہے۔

امام احمد کا اس روایت کو حاصل کرنا

وَقَالَ حَمُّوَيَهِ بْنُ يُونُسَ: بَلَغَ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ هَذَا الْحَدِيثُ. فَكَتَبَ اِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، يَكْتُبُ اِلَيْهِ بِاِجَازَتِهِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِاِجَازَتِهِ فَسُرَّ اَحْمَدُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ كَيْفَ فَاتَنِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثُ

حمویہ بن یونس بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل تک یہ روایت پہنچی تو اُنہوں نے جعفر بن محمد بن فضیل کو خط لکھا کہ وہ اُنہیں اجازت کے طور پر یہ روایت نقل کرنے کے بارے میں خط لکھیں۔ تو جعفر بن محمد بن فضیل نے اُنہیں تحریری اجازت بھجوا دی۔ امام احمد بن حنبل اس حدیث کی وجہ سے بہت مسرور ہوئے اور اُنہوں نے یہ فرمایا: عبداللہ بن صالح سے یہ روایت ہم حاصل نہیں کر سکے؟

قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ زندیقیت ہے

173- حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنِي اَخٌ لِي مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِي زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنِ يُوسُفَ الزِّمِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ اِدْرِيسَ: وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَمَّنْ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ فَقَالَ: مِنَ الْيَهُودِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: مِنَ النَّصَارَى؟ قَالَ: لَا. قَالَ: مِنَ الْمَجُوسِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمِمَّنْ؟ قَالَ: مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيدِ. قَالَ: مَعَاذَ اللهِ اَنْ يَكُونَ هَذَا مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيدِ. هَذَا زِنْدِيقٌ. مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَقَدْ زَعَمَ اَنَّ اللهَ تَعَالَى مَخْلُوقٌ. يَقُولُ اللهُ تَعَالَى

{بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ}

[الفاتحة: 1]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزکریا یحییٰ بن یوسف الزمی بیان کرتے ہیں:

میں نے عبداللہ بن ادریس کو سنا' ایک شخص نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو کیا وہ یہودی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس شخص نے دریافت کیا: کیا وہ عیسائی ہو جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا وہ مجوسی شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُس نے دریافت کیا: پھر وہ کیا شمار ہوگا؟ کیا وہ اہلِ توحید میں سے شمار ہوگا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ ایسا شخص اہلِ توحید میں سے شمار ہو' ایسا شخص زندیق ہو گا جو یہ گمان کرے کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ یہ گمان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ بھی مخلوق ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"۔

فَالرَّحْمٰنُ لَا يَكُونُ مَخْلُوقًا، وَالرَّحِيمُ لَا يَكُونُ مَخْلُوقًا، وَاللّٰهُ لَا يَكُونُ مَخْلُوقًا، فَهٰذَا أَصْلُ الزَّنْدَقَةِ

تو رحمٰن مخلوق نہیں ہے، رحیم مخلوق نہیں ہے، اللہ مخلوق نہیں ہے، تو یہ (قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ رکھنا) زندیقیت کی بنیاد ہے۔

174- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوا عِنْدَنَا فِي الْقُرْآنِ، فَمَا تَقُولُ رَحِمَكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ، مَا نَعْرِفُ غَيْرَ هٰذَا

احمد بن ابوعوف بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بن علی حلوانی سے سوال کیا، میں نے اُن سے کہا: ہمارے ہاں کے لوگ قرآن کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: قرآن اللہ کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے، ہمیں اس کے علاوہ کسی اور بات کا علم نہیں ہے۔

175- قَالَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ: وَسَمِعْتُ هَارُونَ الْقَزْوِينِيَّ يَقُولُ: لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمَدِينَةِ، وَأَهْلِ السُّنَنِ، إِلَّا وَهُمْ يُنْكِرُونَ عَلَى مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ، وَيُكَفِّرُونَهُ قَالَ هَارُونُ: وَأَنَا أَقُولُ بِهٰذِهِ السُّنَّةِ

احمد بن ابوعوف بیان کرتے ہیں: میں نے ہارون قزوینی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے مدینہ منورہ میں کسی بھی اہلِ علم کو یا کسی بھی سنتوں کے (یعنی علمِ حدیث کے) عالم کو نہیں سنا مگر یہ کہ وہ لوگ اُس بات کا انکار کرتے تھے جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ قرآن مخلوق ہے، اور یہ حضرات اُسے کافر قرار دیتے تھے۔ ہارون نامی راوی کہتے ہیں: میں بھی اس طریقہ کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: احمد بن ابوعوف نے ہمیں یہ بات کہی تھی کہ میں بھی ہارون کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔

وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ: وَأَنَا أَقُولُ بِمِثْلِ مَا قَالَ هَارُونُ قَالَ ابْنُ أَبِي عَوْفٍ، وَسَمِعْتُ هَارُونَ يَقُولُ: مَنْ وَقَفَ عَلَى الْقُرْآنِ بِالشَّكِّ، وَلَمْ يَقُلْ غَيْرَ مَخْلُوقٍ، فَهُوَ كَمَنْ قَالَ هُوَ مَخْلُوقٌ

ابن ابوعوف بیان کرتے ہیں: میں نے ہارون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص شک کی وجہ سے قرآن کے بارے میں توقف سے کام لے اور یہ نہ کہے کہ یہ مخلوق نہیں ہے تو وہ بھی اُس شخص کی مانند ہوگا جو یہ کہے کہ یہ مخلوق ہے۔

176- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَكَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ. قَدْ بَلَغَكَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ ابْنِ عُلَيَّةَ فِي الْقُرْآنِ. فَمَا تَقُولُ فِيهِ؟ فَقَالَ: اسْمَعْ إِلَيَّ وَيْلَكَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَهُوَ عِنْدَنَا كَافِرٌ زِنْدِيقٌ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَعَالَى. لَا تُجَالِسْهُ وَلَا تُكَلِّمْهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام ابوداؤد سجستانی نے حمزہ بن سعید مروزی' جو ایک ثقہ اور مامون شخص ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابوبکر بن عیاش سے سوال کیا' میں نے کہا: اے ابوبکر! قرآن کے بارے میں ابن علیہ کا جو معاملہ ہے وہ تو آپ تک پہنچ چکا ہوگا' آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم میری بات غور سے سنو! جو شخص تمہارے سامنے یہ بات بیان کرے کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ ہمارے نزدیک کافر اور زندیق اور اللہ کا دشمن ہے' تم اُس کے ساتھ نہ بیٹھنا اور اُس کے ساتھ کلام نہ کرنا۔

عبداللہ بن مبارک کا قول

177- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ قَرَأَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا مَخْلُوقٌ. فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

احمد بن یونس بیان کرتے ہیں:

میں نے عبداللہ بن مبارک کو سنا' اُنہوں نے قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کیا اور پھر فرمایا: جو شخص یہ گمان کرے کہ یہ مخلوق ہے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے۔

178- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي أُوَيْسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ. يَقُولُ:

الْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ. وَكَلَامُ اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ. وَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ شَيْءٌ مَخْلُوقٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسماعیل بن ابواویس بیان کرتے ہیں:

میں نے امام مالک کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''قرآن اللہ کا کلام ہے اور اللہ کا کلام اللہ کی طرف سے آیا ہے اور اللہ کی کلام میں سے کوئی بھی چیز مخلوق نہیں ہے''۔

امام مالک کا موقف

179- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَقُولُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ، وَيَسْتَفْظِعُ قَوْلَ مَنْ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ. قَالَ مَالِكٌ: يُوجَعُ ضَرْبًا، وَيُحْبَسُ حَتَّى يَمُوتَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن نافع بیان کرتے ہیں:

امام مالک یہ فرمایا کرتے تھے: قرآن اللہ کا کلام ہے اور وہ اُس شخص کے قول پر شدید ناراضگی کا اظہار کرتے تھے کہ جو یہ کہتا تھا کہ قرآن مخلوق ہے۔ امام مالک فرماتے تھے: ایسے شخص کی پٹائی کی جائے گی اور اُسے مرتے دم تک قید رکھا جائے گا۔

180- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَأَلْتَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِيمَنْ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؟ فَقَالَ: لَوْ أَنِّي عَلَى سُلْطَانٍ لَقُمْتُ عَلَى الْجِسْرِ، فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِي رَجُلٌ إِلَّا سَأَلْتُهُ، فَإِذَا قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ، ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَأَلْقَيْتُهُ فِي الْمَاءِ

ابراہیم بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے سوال کیا' میں نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو یہ کہتا ہو کہ قرآن مخلوق ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر مجھے ریاستی عہدہ حاصل ہوتو میں کسی پل پر کھڑا ہو جاؤں اور میرے پاس سے جو بھی شخص گزرے' میں اُس سے اس بارے میں دریافت کروں' اگر کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے تو میں اُس کی گردن اُڑا کر اُسے پانی میں پھینک دوں۔

181- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: لَوْ كَانَ لِيَ الْأَمْرُ لَقُمْتُ عَلَى الْجِسْرِ، فَلَا يَمُرُّ بِي أَحَدٌ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ، إِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَأَلْقَيْتُهُ فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن عمر قواریری بیان کرتے ہیں:

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: اگر میرے پاس حکومتی غلبہ حاصل ہوتو میں (کسی دریا کے) پل پر کھڑا ہو جاؤں اور میرے پاس سے جو شخص بھی یہ کہتا ہوا گزرے کہ قرآن مخلوق ہے' تو میں اُس کی

الْمَاءِ

گردن اُڑا دوں اور اُسے پانی میں پھینک دوں۔

جہمی، زندیق ہیں

182- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: وَذَكَرَ الْجَهْمِيَّةَ قَالَ: هُمْ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ زَنَادِقَةٌ. عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن صباح بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون نے جہمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، یہی لوگ زندیق ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

امام احمد کا فتویٰ

183- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَسَأَلَهُ يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ عَمَّنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؟ فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِلْمَ اللهِ وَأَسْمَاءَهُ مَخْلُوقَةٌ فَقَدْ كَفَرَ. يَقُولُ اللهُ تَعَالَى:

{فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ} [آل عمران: 61]

أَفَلَيْسَ هُوَ الْقُرْآنُ؟ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ عِلْمَ اللهِ وَأَسْمَاءَهُ وَصِفَاتَهُ مَخْلُوقَةٌ فَهُوَ كَافِرٌ لَا يُشَكُّ فِي ذَلِكَ. إِذَا اعْتَقَدَ ذَلِكَ، وَكَانَ رَأْيُهُ وَمَذْهَبُهُ وَكَانَ دِينًا يَتَدَيَّنُ بِهِ، كَانَ عِنْدَنَا كَافِرٌ

حنبل بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل کو سنا، یعقوب دورقی نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے، تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم اور اُس کے اسماء مخلوق ہیں تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کفر کرتا ہے، (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو جو شخص اس بارے میں تمہارے ساتھ بحث کرے، اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم آ چکا ہو''۔

تو کیا یہاں (علم سے مراد) قرآن نہیں ہے اور جو شخص یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ کا علم، اُس کے اسماء، اُس کی صفات مخلوق ہیں، تو ایسا شخص کافر ہو جاتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، جب وہ اس بات کا اعتقاد رکھے اور یہ بات اُس کی رائے اور اُس کا مسلک ہو تو وہ جو بھی دین ظاہر کرے، ہمارے نزدیک وہ کافر ہی شمار ہوگا۔

184- أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَيْضًا قَالَ:

سعید بن نصر بیان کرتے ہیں: ابوعثمان واسطی نے خلف بزار کی

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ نُصَيْرٍ أَبُو عُثْمَانَ الْوَاسِطِيُّ فِي مَجْلِسِ خَلَفِ الْبَزَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: مَا يَقُولُ هَذِهِ الدُّوَيْبَةُ؟ يَعْنِي بِشْرًا الْمِرِّيسِيَّ قَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يَزْعُمُ أَنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَقَالَ: كَذَبَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

محفل میں یہ بات بیان کی: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ اس چھوٹے جانور کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُن کی مراد بشر مریسی تھا' لوگوں نے کہا: اے ابو محمد! یہ شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے' تو سفیان بن عیینہ نے کہا: وہ جھوٹ بولتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ}

''خبردار! خلق اور امر اُسی سے متعلق ہیں''۔

[الاعراف: 54]

فَالْخَلْقُ: خَلْقُ اللَّهِ، وَالْأَمْرُ: الْقُرْآنُ

تو یہاں خلق سے مراد اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور امر سے مراد قرآنِ مجید ہے۔

185- أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ: وَسُئِلَ عَمَّنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؟ فَقَالَ: كَافِرٌ

اسحاق بن ابراہیم بغوی نے امام احمد بن حنبل کے چچازاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ کافر ہے۔

186- قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ: أَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ: مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ فَهُوَ كَافِرٌ

وہب بن بقیہ واسطی بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے' وہ کافر ہے۔

187- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْعَسْكَرِيُّ الْفَقِيهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ الطَّبَّاعِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، أُصَلِّي خَلْفَ مَنْ يَشْرَبُ

محمد بن یوسف بن طباع بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو سنا' اُس نے امام احمد بن حنبل سے سوال کیا' اُس نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا میں ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرسکتا ہوں جو شراب پیتا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا میں ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرسکتا ہوں جو اس بات کا قائل ہو کہ قرآن

الْمُسْكِرَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَأُصَلِّي خَلْفَ مَنْ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَنْهَاكَ عَنْ مُسْلِمٍ، وَتَسْأَلُنِي عَنْ كَافِرٍ؟

مخلوق ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! میں تمہیں مسلمان سے بھی منع کر رہا ہوں اور تم مجھ سے کافر کے بارے میں سوال کر رہے ہو۔

188 - أَخْبَرَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، وَذُكِرَ لَهُ رَجُلٌ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: إِنَّ أَسْمَاءَ اللهِ مَخْلُوقَةٌ وَالْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَقَالَ أَحْمَدُ: كُفْرٌ بَيِّنٌ. قُلْتُ لِأَحْمَدَ: مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ فَهُوَ كَافِرٌ؟ قَالَ: أَقُولُ: هُوَ كَافِرٌ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا' اُن کے سامنے ایک شخص نے یہ بات ذکر کی کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مخلوق ہیں اور قرآن مخلوق ہے' تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ واضح کفر ہے۔ (امام ابوداؤد کہتے ہیں:) میں نے امام احمد بن حنبل سے کہا: جو شخص یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے تو کیا وہ کافر ہو جاتا ہے؟ تو امام احمد بن حنبل نے جواب دیا: میں یہ کہتا ہوں کہ وہ کافر ہے۔

189- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَحْمَدُ: يَا أَبَا طَالِبٍ لَيْسَ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِمَّا أَدْخَلْتَ عَلَيَّ مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ. قُلْتُ: عِلْمُ اللهِ مَخْلُوقٌ؟ قَالُوا: لَا. قُلْتُ: فَإِنَّ عِلْمَ اللهِ هُوَ الْقُرْآنُ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

ابوطالب بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے مجھ سے فرمایا: اے ابوطالب! جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن مخلوق ہے' جب مجھے اُن کے سامنے پیش کیا گیا تو اُن کے خلاف سب سے زیادہ مضبوط دلیل یہ تھی' میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے؟ اُس نے (یعنی معتزلی شخص نے یا خلیفہ نے) جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: تو اللہ تعالیٰ کے علم سے مراد قرآن ہی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ} [البقرة: 145]

''اگر تم اُن لوگوں کی نفسانی خواہشات کی پیروی کرو' اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم آ چکا ہو تو اس صورت میں تم ظلم کرنے والوں میں سے ہو گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

{فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ

''جو شخص اس بارے میں تمہارے ساتھ بحث کرتا ہے' اس کے

مِنَ الْعِلْمِ} [آل عمران: 61]
هَذَا فِي الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ

بعد کہ تمہارے پاس علم آ چکا ہے"۔
تو یہ چیز قرآن میں کئی جگہ پر ہے (جہاں علم سے مراد قرآن ہو)۔

امام شافعی کا موقف

190 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ وَذَكَرَ الْقُرْآنَ وَمَا يَقُولُ حَفْصٌ الْفَرْدُ. وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَقُولُ: حَفْصٌ الْمُنْفَرِدُ. وَنَاظَرَهُ بِحَضْرَةِ وَالٍ كَانَ بِمِصْرَ فَقَالَ لَهُ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْمُنَاظَرَةِ: كَفَرْتَ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. ثُمَّ قَامُوا. فَانْصَرَفُوا. فَسَمِعْتُ حَفْصًا يَقُولُ: أَشَاطَ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الشَّافِعِيُّ بِدَمِي

قَالَ الرَّبِيعُ: وَسَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى يَقُولُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ غَيْرَ مَخْلُوقٍ، وَمَنْ قَالَ: مَخْلُوقٌ فَهُوَ كَافِرٌ

191 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسْنَوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ الْقَاسِمَ بْنَ سَلَّامٍ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ فَقَدِ افْتَرَى عَلَى اللهِ، وَقَالَ عَلَى اللهِ مَا لَمْ يَقُلْهُ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى

ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اُنہوں نے قرآن کا ذکر کیا اور حفص فرط (نامی بدمذہب شخص) کے موقف کا ذکر کیا' ربیع کہتے ہیں: امام شافعی' حفص فرد سے یہ فرمانے لگے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب وہ مصر کے گورنر کے سامنے اُس کے ساتھ مناظرہ کر رہے تھے' امام شافعی نے مناظرہ کے دوران اُس سے فرمایا: اُس اللہ کی قسم ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! تم نے کفر کیا ہے۔ پھر وہ لوگ اُٹھے اور وہاں سے واپس چلے گئے۔ بعد میں' میں نے حفص کو یہ کہتے ہوئے سنا: اُس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! شافعی نے میرے قتل کے حوالے سے بھڑکا دیا ہے۔

ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ مخلوق نہیں ہے' جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ مخلوق ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے۔

محمد بن اسحاق صاغانی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبید قاسم بن سلام کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک ایسی بات منسوب کرتا ہے جو یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی منسوب نہیں کی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدِ احْتَجَّ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمَ

وَذَكَرَ اَنَّهُ حُجَّةٌ قَوِيَّةٌ عَلَى مَنْ يَقُولُ: اِنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) امام احمد بن حنبل نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا کی تھی وہ قلم تھا"۔

پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ اُس شخص کے مؤقف کے خلاف سب سے مضبوط دلیل ہے' جو یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔

كَاَنَّهُ يَقُولُ: قَدْ كَانَ الْكَلَامُ قَبْلَ خَلْقِ الْقَلَمِ، وَاِذَا كَانَ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمَ دَلَّ عَلَى اَنَّ كَلَامَهُ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ؛ وِلِاَنَّهُ قَبْلَ خَلْقِ الْاَشْيَاءِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) گویا امام احمد بن حنبل یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ اللہ کا کلام تو قلم پیدا ہونے سے پہلے بھی موجود تھا' تو جب اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا کی تھی وہ قلم ہے' تو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے' اور یہ تمام اشیاء کی تخلیق سے پہلے بھی موجود تھا۔

192- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبَّاسٍ النَّرْسِيِّ. فَقُلْتُ: كَانَ صَاحِبَ سُنَّةٍ؟ فَقَالَ: رَحِمَهُ اللّٰهُ قُلْتُ: بَلَغَنِي عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: مَا قَوْلِي: الْقُرْآنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ. اِلَّا كَقَوْلِي: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. فَضَحِكَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ. وَسُرَّ بِذَلِكَ. قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ. اَلَيْسَ هُوَ كَمَا قَالَ؟ قَالَ: بَلَى. وَلَكِنْ هَذَا الشَّيْخُ دَلَّنَا عَلَيْهِ لُوَيْنٌ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَفْطِنْ لَهُ. قَوْلُهُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے عباس نرسی کے بارے میں دریافت کیا' میں نے کہا: وہ سنت کا عالم ہے! انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اُس پر رحم کرے! میں نے کہا: اُس کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق نہیں ہے' یہ بات کہنا اسی طرح کہنے کے مترادف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تو امام ابوعبداللہ (یعنی امام احمد بن حنبل) اس بات پر ہنس پڑے اور وہ اس بات پر خوش ہوئے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا ایسا نہیں ہے جیسا اُس نے کہا ہے؟ تو امام احمد نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن اس شیخ کے بارے میں لوین نامی راوی نے ہمیں یہ بتایا تھا' اس کی یہ بات بہت عمدہ ہے، اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا کی تھی وہ قلم کو پیدا

الْقَلَمَ، وَالْكَلَامُ قَبْلَ الْقَلَمِ. قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ كَأَنَّهُ كَشَفَ عَنْ وَجْهِي الْغِطَاءَ، وَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى وَجْهِهِ. قُلْتُ: إِنَّهُ شَيْخٌ قَدْ نَشَأَ بِالْكُوفَةِ. فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: إِنَّ وَاحِدَ الْكُوفَةِ وَاحِدٌ. ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ:

کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا کلام قلم سے پہلے بھی موجود تھا۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! میں نے بھی اُسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے' امام احمد نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ کتنی اچھی بات ہے۔ تو گویا اُنہوں نے میرے چہرے سے پردہ ہٹا دیا اور پھر وہ اپنا ہاتھ اپنے چہرے کی طرف لے گئے۔ میں نے کہا: یہ ایک ایسا بزرگ ہے جس کے نشوونما کوفہ میں ہوئی تھی' تو امام ابوعبداللہ نے فرمایا: کوفہ کا ایک' ایک ہی ہوتا ہے' پھر اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ حدیث ذکر کی:

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمُ

''اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو سب سے پہلے پیدا کیا تھا وہ قلم ہے''۔

فَقَالَ: كَمْ تَرَى، قَدْ كَتَبْنَاهُ؟ ثُمَّ قَالَ: نَظَرْتُ فِيهِ، فَإِذَا قَدْ رَوَاهُ خَمْسَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

پھر اُنہوں نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو! ہم نے اس روایت کو کتنے حوالوں سے نوٹ کیا ہے؟ پھر اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس کا جائزہ لیا تو اسے پانچ راویوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ خَرَّجْتُ هَذَا الْبَابَ فِي كِتَابِ الْقَدَرِ، وَأَنَا أَذْكُرُهُ هَهُنَا لِتَقْوَى بِهِ حُجَّةُ أَهْلِ الْحَقِّ عَلَى أَهْلِ الزَّيْغِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے یہ باب ''کتاب القدر'' میں بھی نقل کیا ہے' یہاں میں نے اُس میں سے صرف وہ چیزیں ذکر کی ہیں جس کے ذریعہ اہلِ حق' بھٹکے ہوئے لوگوں کے خلاف حجت حاصل کر سکیں۔

سب سے پہلے قلم پیدا ہوا

193 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ يَعْنِي الْأَزْرَقَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

193- رواه أبو داود: 4700، والبيهقي 3/9، وابن أبي شيبة 264/7، وابن أبي عاصم في السنة 48/1، والبيهقي في الاعتقاد 136/1، وعبد الله بن وهب في القدر 121/1۔

يَحْيَى الْخُشَنِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ہے:
میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَ اللهُ الْقَلَمُ، ثُمَّ خَلَقَ بَعْدَهُ النُّونَ، وَهِيَ الدَّوَاةُ، ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَا يَكُونُ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ عَمَلٍ، أَوْ أَثَرٍ، أَوْ رِزْقٍ، فَكَتَبَ مَا يَكُونُ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا پھر اُس کے بعد نون کو پیدا کیا (اس سے مراد دوات ہے) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم وہ لکھو جو آگے ہوگا اور ہونے والا ہے' خواہ اُس کا تعلق عمل سے ہو' یا زندگی سے ہو' یا رزق سے ہو۔ تو قلم نے وہ سب کچھ لکھ لیا جو ہونا تھا اور جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

{ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ}
[القلم: 1]

''ن اور قلم کی قسم ہے اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں''۔

ثُمَّ خَتَمَ عَلَى الْقَلَمِ، فَلَمْ يَنْطِقْ، وَلَا يَنْطِقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

پھر اللہ تعالیٰ نے اُس قلم پر مہر لگا دی' اب وہ نہ تو کوئی بات کر سکتا ہے اور نہ ہی قیامت تک کوئی بات کرے گا۔

194- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ زِيَادٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَرَى فِيهِ الْمَوْتَ فَقَالَ: يَا أَبَتِ أَوْصِنِي وَاجْتَهِدْ قَالَ: اجْلِسْ، إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ اپنے والد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اُس وقت بیمار تھے اور توقع یہی تھی کہ اسی بیماری میں اُن کا انتقال ہو جائے گا' تو اُنہوں نے کہا: اے ابا جان! آپ مجھے کوئی بھرپور نصیحت کیجئے! تو اُنہوں نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! تم ایمان کا ذائقہ اُس وقت تک نہیں پا سکتے اور ایمان کی حقیقت تک اُس

الْإِيمَانِ، وَلَنْ تَبْلُغَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ، حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قُلْتُ وَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ خَيْرَهُ وَشَرَّهُ؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَأَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ:

إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَ اللهُ تَعَالَى الْقَلَمُ، فَقَالَ لَهُ: اجْرِ، فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ.

فَإِنْ مِتَّ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ، دَخَلْتَ النَّارَ

وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں لاتے' خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ میں نے کہا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ وہ اچھی ہے یا بُری ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: تم اس بات کا علم رکھو کہ جو چیز تمہیں نہیں ملنی' وہ تمہیں کبھی نہیں ملے گی' اور جو چیز تمہیں ملنی ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہ سکے گی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُس سے فرمایا: تم جاری ہو جاؤ! (یعنی لکھنا شروع کر دو) تو اُس قلم نے اُس گھڑی سے لے کر قیامت تک جو کچھ بھی ہونا ہے وہ سب لکھ دیا''۔

(پھر حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا:) اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدہ پر مرتے ہو تو تم جہنم میں جاؤ گے۔

195- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي فَقَالَ: إِلَيَّ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَ اللهُ الْقَلَمُ فَقَالَ: اكْتُبْ، قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ، فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے محمد بن عبادہ بن صامت کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے فرمایا: بیٹے! میرے پاس آؤ! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک وہ سب سے پہلی چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا' وہ قلم ہے' پھر اُس نے فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ تو پروردگار نے فرمایا: تم تقدیر لکھو! تو قلم نے اُس وقت

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٍ

196- وَحَدَّثَنَا ابْنُ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى: الْقَلَمَ. فَقَالَ: اكْتُبْ قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ فَكَبَسَ عَلَى ظَهْرِهِ الْأَرْضَ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ:

{ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ}

[القلم: 1]

197- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ الْقَلَمُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

198- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ:

سے لے کر قیامت تک جو کچھ بھی ہونا ہے سب تحریر کر دیا"۔

اس روایت کو ایک جماعت نے مختلف حوالوں سے نقل کیا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوضحیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم وہ لکھو جو قیامت تک ہوگا! پھر اللہ تعالیٰ نے نون کو پیدا کیا اور اُس کی پشت پر زمین کو رکھ دیا' تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''ن اور قلم کی قسم ہے اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوظبیان نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا کی وہ قلم ہے''۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مقسم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل

197- انظر تخریج:179۔

198- انظر تخریج:179۔

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِصْمَةُ أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

کیا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمُ... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا کی وہ قلم ہے''۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

وَلِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا طُرُقٌ جَمَاعَةٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول اس روایت کی اور بھی اسناد ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَفِي حَدِيثِ آدَمَ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ حُجَّةٌ قَوِيَّةٌ أَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى، لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، وَسَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کی بحث بھی ایک قوی دلیل ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے' جسے اللہ نے چاہا تو ہم آگے چل کر ذکر کریں گے۔

199- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ،

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبداللہ بن وہب کے حوالے سے منقول ہے۔

200- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَأَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن وہب کے حوالے سے منقول ہے۔(وہ روایت اگلی ہے)

حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث

201- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَ: أَصْبَغُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

199- رواه أبو داؤد: 4702، وله شاهد عند البخاري: 6614، ومسلم: 2652، وابن ماجه: 80، وأحمد 248/2۔

بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ:

إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ، أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَرَاهُ اللهُ تَعَالَى آدَمَ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، وَأَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى قَالَ: أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَنْتَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللهُ تَعَالَى مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا وَجَدْتَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنْ عِلْمِ اللهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو مجھے حضرت آدم علیہ السلام دکھا دے جنہوں نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حضرت آدم علیہ السلام دکھا دیئے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہمارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اُنہیں جواب دیا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ شخص ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح کو پھونکا تھا' آپ کو تمام اسماء کا علم دیا تھا اور فرشتوں کو حکم دیا تھا تو اُنہوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر آپ نے ایسا کیوں کیا کہ آپ نے ہمیں بھی اور خود کو بھی جنت سے نکلوا دیا؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے کہا: تم کون ہو؟ اُنہوں نے کہا: میں موسیٰ ہوں! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے نبی ہو؟ تم ہی وہ ہو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے پردہ کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور اُس نے تمہارے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی قاصد نہیں بنایا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم نے اللہ کی کتاب میں جو چیز پائی ہے وہ اللہ کی کتاب میں میری تخلیق سے پہلے طے شدہ تھی؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا:

پھر تم ایک ایسی چیز کے حوالے سے مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہو جو مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کے علم کے حوالے سے تقدیر میں طے کر دی گئی تھی۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اُس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

اس روایت سے وجہ استدلال

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: أَيْنَ مَوْضِعُ الْحُجَّةِ فِيمَا قُلْتَ؟ قِيلَ لَهُ: قَوْلُ آدَمَ لِمُوسَى: أَنْتَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللهُ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ وَإِنَّمَا كَانَ بَيْنَهُمَا الْكَلَامُ فَدُلَّ عَلَى أَنَّ كَلَامَ اللهِ تَعَالَى لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، إِذْ قَالَ: لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا. مِنْ خَلْقِهِ فَتَفَهَّمُوا هَذَا تَفْقَهُوا إِنْ شَاءَ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے جو بیان کیا ہے اُس میں دلیل کیا چیز ہے؟ تو اُسے کہا جائے گا: حضرت آدم علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ کہنا: ''آپ ہی وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور آپ کے اور اپنے درمیان مخلوق میں سے کسی کو قاصد نہیں بنایا تھا'' تو یہ کلام اللہ تعالیٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ہوا تھا' یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق نہیں ہے' کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے یہ الفاظ ہیں: ''اُس نے آپ کے اور اپنے درمیان مخلوق میں سے کسی کو قاصد نہیں بنایا تھا'' تو آپ اس بات کو سمجھ لیں اور اچھی طرح سمجھ لیں' اگر اللہ چاہے۔

202 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ رَاهَوَيْهِ، وَهَنَّادَ بْنَ السَّرِيِّ، وَعَبْدَ الْأَعْلَى بْنَ حَمَّادٍ، وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، وَحَكِيمَ بْنَ سَيْفٍ الرَّقِّيَّ، وَأَيُّوبَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَسَوَّارَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، وَالرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ، صَاحِبَ الشَّافِعِيِّ وَعَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ عَبْدِ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے اسحاق بن راھویہ' ہناد بن سری' عبدالاعلیٰ بن حماد' عبیداللہ بن عمر' حکیم بن سیف رقی' ایوب بن محمد' سوار بن عبداللہ' ربیع بن سلیمان جو امام شافعی کے شاگرد ہیں' عبدالوہاب بن عبدالحکم' محمد بن صباح' عثمان بن ابوشیبہ' محمد بن بکار بن ریّان' احمد بن جواس حنفی' وہب بن بقیہ اور اپنے علماء میں سے اتنی تعداد کو جس کا میں شمار نہیں کر سکتا' ان سب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

الْحَكَمِ، وَمُحَمَّدَ بْنَ الصَّبَّاحِ، وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدَ بْنَ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، وَأَحْمَدَ بْنَ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيَّ، وَوَهْبَ بْنَ بَقِيَّةَ، وَمَنْ لَا أُحْصِيهِمْ مِنْ عُلَمَائِنَا، كُلُّ هَؤُلَاءِ سَمِعْتُهُمْ يَقُولُونَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، وَبَعْضُهُمْ قَالَ: غَيْرُ مَخْلُوقٍ

قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔بعض حضرات نے یہ الفاظ کہے ہیں: یہ غیر مخلوق ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فِيمَا ذَكَرْتُ مِنْ هَذَا الْبَابِ بَلَاغٌ لِمَنْ عَقَلَ وَسَلِمَ لَهُ دِينُهُ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو میں نے اس باب میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ اُس شخص کو تبلیغ کیلئے کافی ہے جسے عقل حاصل ہو اور جس کا دین سلامت ہو باقی اللہ تعالیٰ ہر قسم کی رہنمائی کی توفیق دینے والا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ مَذَاهِبِ الْوَاقِفَةِ

باب: (قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں) توقف کرنے والے مسلک کی ممانعت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَأَمَّا الَّذِينَ قَالُوا: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ وَوَقَفُوا فِيهِ وَقَالُوا: لَا نَقُولُ: غَيْرُ مَخْلُوقٍ، فَهَؤُلَاءِ عِنْدَ كَثِيرٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِمَّنْ رَدَّ عَلَى مَنْ قَالَ بِخَلْقِ الْقُرْآنِ، قَالُوا: هَؤُلَاءِ الْوَاقِفَةُ: مِثْلُ مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ وَأَشَرُّ؛ لِأَنَّهُمْ شَكُّوا فِي دِينِهِمْ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يَشُكُّ فِي كَلَامِ الرَّبِّ: إِنَّهُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور پھر اس بارے میں خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ مخلوق نہیں ہے تو وہ کثیر علماء جنہوں نے قرآن کے مخلوق ہونے کے نظریہ کو مسترد کیا ہے اُن کے نزدیک یہ موقف رکھنے والے لوگ توقف کرنے والے شمار ہوتے ہیں اُن کا مسلک بھی اُسی طرح ہے جس طرح کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے دین کے بارے میں شک کا شکار ہیں اور ہم ہر اُس شخص سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جو پروردگار کے کلام کے بارے میں شک کا شکار ہو کہ یہ مخلوق نہیں ہے۔

وَاَنَا اَذْكُرُ مَا تَاَدّٰى اِلَيْنَا مِنْهُ مِمَّنْ اَنْكَرَ عَلَى الْوَاقِفَةِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

جن اہلِ علم نے توقف اختیار کرنے والے لوگوں کا انکار کیا ہے' اُن کے بارے میں جو روایات ہم تک پہنچی ہیں' اُن میں سے بعض میں یہاں نقل کرتا ہوں۔

توقف کے بارے میں امام احمد کا مسلک

203- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ يَسْاَلُ: هَلْ لَهُمْ رُخْصَةٌ اَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ: اَلْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ، ثُمَّ يَسْكُتُ؟ فَقَالَ: وَلِمَ يَسْكُتُ؟ لَوْلَا مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ كَانَ يَسَعُهُ السُّكُوتُ، وَلَكِنْ حَيْثُ تَكَلَّمُوا فِيمَا تَكَلَّمُوا، لِاَيِّ شَيْءٍ لَا يَتَكَلَّمُونَ؟

امام ابوداؤد سجستانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا' اُن سے سوال کیا گیا کہ کیا لوگوں کیلئے اس بات کی رخصت ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور پھر وہ خاموش ہو جائے۔ امام احمد نے دریافت کیا: وہ کیوں خاموش ہوگا؟ لوگوں کے درمیان جو صورتِ حال پیدا ہو چکی ہے' کیا اُس کیلئے خاموش رہنا مناسب ہے' اُسے اُسی طرح کلام کرنا چاہیے جس طرح لوگ کلام کرتے ہیں اور یہ لوگ کس وجہ سے کلام نہیں کرتے ہیں۔

امام احمد کے موقف کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَعْنَى قَوْلِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِي هَذَا الْمَعْنَى يَقُولُ: لَمْ يَخْتَلِفْ اَهْلُ الْاِيمَانِ اَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالَى؟ فَلَمَّا جَاءَ جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ فَاَحْدَثَ الْكُفْرَ بِقَوْلِهِ: اَلْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ لَمْ يَسَعِ الْعُلَمَاءَ اِلَّا الرَّدُّ عَلَيْهِ بِاَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ بِلَا شَكٍّ، وَلَا تَوَقُّفٍ فِيهِ، فَمَنْ لَمْ يَقُلْ غَيْرَ مَخْلُوقٍ سُمِّيَ وَاقِفِيًّا، شَاكًّا فِي دِينِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) امام احمد بن حنبل کے اس قول کا مطلب یہ ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اہلِ ایمان کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' لیکن جب جہم بن صفوان آیا اور اُس نے یہ کفریہ عقیدہ پیش کیا کہ قرآن مخلوق ہے' تو اب علماء کیلئے اس بات کی گنجائش نہیں ہے (کہ وہ اس حوالے سے خاموشی اختیار کریں) بلکہ وہ اس کی تردید کریں گے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے اور اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے اور اس بارے میں کوئی توقف اختیار نہیں کیا جائے گا' جو شخص یہ نہیں کہتا: ''یہ مخلوق نہیں ہے'' ایسے شخص کو وقوف کرنے والا (یعنی خاموشی اختیار کرنے والا' یا توقف کرنے والا) قرار دیا جائے گا اور ایسا شخص اپنے

دین کے بارے میں شک کا شکار ہو گا۔

204- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ: وَذَكَرَ رَجُلَيْنِ كَانَا وَقَفَا فِي الْقُرْآنِ، وَدَعَوَا إِلَيْهِ فَجَعَلَ يَدْعُو عَلَيْهِمَا وَقَالَ لِي: هَؤُلَاءِ فِتْنَةٌ عَظِيمَةٌ. وَجَعَلَ يَذْكُرُهُمَا بِالْمَكْرُوهِ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا' اُنہوں نے دو ایسے آدمیوں کا ذکر کیا جو قرآن کے بارے میں توقف اختیار کرتے تھے اور اسی بات کی طرف دعوت بھی دیا کرتے تھے' امام احمد بن حنبل نے اُن دونوں کے خلاف دعا کی' اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: یہ بہت بڑا فتنہ ہے' امام احمد نے اُن کا ذکر ناپسندیدہ الفاظ کے ساتھ کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَأَيْتُ أَحْمَدَ سَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَغْدَادَ، مِمَّنْ وَقَفَ فِيمَا بَلَغَنِي. فَقَالَ لَهُ: اغْرُبْ. لَا أَرَاكَ تَجِيءُ إِلَى بَابِي فِي كَلَامٍ غَلِيظٍ، وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ لَهُ: مَا أَحْوَجَكَ أَنْ يَصْنَعَ بِكَ مَا صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِصُبَيْغٍ وَدَخَلَ بَيْتَهُ وَرَدَّ الْبَابَ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا کہ بغداد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُنہیں سلام کیا' یہ شخص قرآن کے بارے میں توقف اختیار کرتا تھا جیسا کہ اس کے بارے میں مجھ تک روایت پہنچی ہے' تو امام احمد بن حنبل نے اُس سے فرمایا: تم چلے جاؤ! آئندہ میں تمہیں نہ دیکھوں کہ تم میرے دروازہ پر آئے ہو۔ امام احمد بن حنبل نے اُس کے ساتھ سختی کے ساتھ کلام کیا اور اُسے سلام کا جواب بھی نہیں دیا' پھر امام احمد بن حنبل نے اُس سے فرمایا: تمہیں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ تمہارے ساتھ بھی وہی کیا جائے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبیغ نامی شخص کے ساتھ کیا تھا (یعنی اُس کی پٹائی کروائی تھی)۔ پھر امام احمد بن حنبل گھر کے اندر تشریف لے گئے اور اُنہوں نے دروازہ بند کر دیا۔

اسحاق بن راہویہ کا موقف

205- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ رَاهَوَيْهِ يَقُولُ: مَنْ قَالَ لَا أَقُولُ الْقُرْآنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ فَهُوَ جَهْمِيٌّ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام اسحاق بن راھویہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں یہ بات نہیں کہتا کہ قرآن مخلوق نہیں ہے' تو ایسا شخص جہمی ہو گا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ: وَقِيلَ لَهُ الْوَاقِفَةُ. فَقَالَ: هَؤُلَاءِ الْوَاقِفَةُ شَرٌّ مِنْهُمْ. يَعْنِي مِمَّنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے قتیبہ بن سعید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اُن سے توقف کرنے والے لوگوں کے بارے میں بات کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: یہ توقف کرنے والے لوگ اُن لوگوں سے زیادہ بُرے ہیں' یعنی اُن لوگوں سے زیادہ بُرے ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَسَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ وَيَسْكُتُونَ شَرٌّ مِنْ هَؤُلَاءِ. يَعْنِي مِمَّنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ

میں نے عثمان بن ابوشیبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور پھر خاموش ہوجاتے ہیں' یہ اُن لوگوں سے زیادہ بُرے ہیں' یعنی اُن لوگوں سے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَسَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ: عَمَّنْ قَالَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ. وَلَا يَقُولُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ. وَلَا مَخْلُوقٍ؟ فَقَالَ: هَذَا شَاكٌّ. وَالشَّاكُّ كَافِرٌ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے احمد بن صالح سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ کہتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ نہیں کہتا کہ یہ مخلوق نہیں ہے' یا یہ غیر مخلوق ہے۔ تو احمد بن صالح نے کہا: ایسا شخص شک کرنے والا ہے اور شک کرنے والا شخص کافر ہوتا ہے۔

توقف کے قائلین' جہمیوں سے زیادہ بُرے ہیں

206- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ. يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُقَاتِلٍ الْعَبَّادَانِيَّ وَكَانَ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ يَقُولُ فِي الْوَاقِفَةِ: هُمْ عِنْدِي شَرٌّ مِنَ الْجَهْمِيَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

احمد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن مقاتل عبدانی جوایک نیک مسلمان تھے' اُنہیں توقف کرنے والے لوگوں کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا: یہ لوگ میرے نزدیک جہمیوں سے بدتر ہیں۔

207- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ

ابوطالب بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ (امام احمد بن حنبل) سے اُس شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رُک جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں یہ نہیں کہتا کہ یہ مخلوق نہیں ہے' اگر ایسا کوئی شخص

اللهِ عَمَّنْ اَمْسَكَ فَقَالَ: لَا اَقُولُ: لَيْسَ هُوَ مَخْلُوقًا. اِذَا لَقِيَنِي فِي الطَّرِيقِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، أُسَلِّمُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا تُسَلِّمْ عَلَيْهِ؟ وَلَا تُكَلِّمْهُ. كَيْفَ يَعْرِفُهُ النَّاسُ اِذَا سَلَّمْتَ عَلَيْهِ؟ وَكَيْفَ يَعْرِفُ هُوَ اَنَّكَ مُنْكِرٌ عَلَيْهِ؟ فَاِذَا لَمْ تُسَلِّمْ عَلَيْهِ عَرَفَ الذُّلَّ، وَعَرَفَ اَنَّكَ اَنْكَرْتَ عَلَيْهِ، وَعَرَفَهُ النَّاسُ

مجھے راستہ میں ملتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے تو کیا میں اُسے سلام کا جواب دوں؟ تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تم اُسے سلام نہ کرو' اُس کے ساتھ بات چیت نہ کرو' اگر تم نے اُسے سلام کر لیا تو لوگوں کو اُس کی شناخت کیسے ہوگی اور کیسے یہ بات پتا چلے گی کہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جس کا تم نے انکار کیا ہے' جب تم اُسے سلام نہیں کرو گے تو اس سے اُس کی ذلت کا پتا چل جائے گی اور یہ بات پتا چل جائے گی کہ تم نے اُسے مسترد کیا ہے اور لوگ اُس کو پہچان جائیں گے۔

208- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُؤَمَّلَ بْنَ اِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ، وَلَيْسَ بِمَخْلُوقٍ

قَالَ ابْنُ اَبِي بَزَّةَ: مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ، اَوْ وَقَفَ، وَمَنْ قَالَ: لَفْظِي بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ، اَوْ شَيْءٌ مِنْ هَذَا، فَهُوَ عَلَى غَيْرِ دِينِ اللهِ تَعَالَى، وَدِينِ رَسُولِهِ حَتَّى يَتُوبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوالحسن احمد بن محمد بن ابوبزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معمر بن اسماعیل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ مخلوق نہیں ہے۔

ابن ابوبزہ بیان کہتے ہیں: جو شخص یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے اور پھر وہ خاموشی اختیار کرے' یا وہ یہ کہے کہ میں قرآن کے جو الفاظ پڑھ رہا ہوں' یہ مخلوق ہیں یا اس طرح کی کوئی اور بات کہے تو وہ اللہ کے دین اور اُس کے رسول کے دین پر نہیں ہوگا' جب تک وہ توبہ نہیں کر لیتا۔

بَابُ ذِكْرِ اللَّفْظِيَّةِ

باب: لفظی پہلو کا تذکرہ

وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ هَذَا الْقُرْآنَ حِكَايَةٌ لِلْقُرْآنِ الَّذِي فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ كَذَبُوا

جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ یہ قرآن اُس قرآن کی حکایت ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے' تو وہ غلط کہتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: احْذَرُوا رَحِمَكُمُ اللهُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ: اِنَّ لَفْظَهُ بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ، وَهَذَا عِنْدَ اَحْمَدَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! آپ اُن لوگوں سے بھی بچ کے رہیں جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کے وہ الفاظ (جو ہم ادا کرتے ہیں) یہ مخلوق ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور جو

بْنِ حَنْبَلٍ. وَمَنْ كَانَ عَلَى طَرِيقَتِهِ مُنْكَرٌ عَظِيمٌ. وَقَائِلُ هَذَا مُبْتَدِعٌ. خَبِيثٌ وَلَا يُكَلَّمُ. وَلَا يُجَالَسُ. وَيُحَذَّرُ مِنْهُ النَّاسُ. لَا يَعْرِفُ الْعُلَمَاءُ غَيْرَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ. وَهُوَ اَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ غَيْرَ مَخْلُوقٍ. وَمَنْ قَالَ مَخْلُوقٌ. فَقَدْ كَفَرَ. وَمَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ وَوَقَفَ فَهُوَ جَهْمِيٌّ. وَمَنْ قَالَ لَفْظِي بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ فَهُوَ جَهْمِيٌّ اَيْضًا. كَذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ. وَغَلَّظَ فِيهِ الْقَوْلَ جِدًّا وَكَذَا مَنْ قَالَ: اِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي يَقْرَءُوهُ النَّاسُ. وَهُوَ فِي الْمَصَاحِفِ حِكَايَةٌ لِمَا فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ. فَهَذَا قَوْلٌ مُنْكَرٌ يُنْكِرُهُ الْعُلَمَاءُ

حضرات اُن کے طریقہ پر گامزن ہیں' اُن کے نزدیک یہ انتہائی قابلِ انکار بات ہے اور اس مؤقف کا قائل شخص بدعتی ہے' خبیث ہے' اُس کے ساتھ کلام نہیں کیا جائے گا' اُس کی ہم نشینی اختیار نہیں کی جائے گی' لوگوں کو اُس سے بچنے کی تلقین کی جائے گی' جن حضرات کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے وہ علماء اس بات کے قائل نہیں ہیں' وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے' جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ مخلوق ہے' وہ کفر کرتا ہے' اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور پھر خاموشی اختیار کرتا ہے تو وہ جہمی ہے' اور جو یہ کہتا ہے کہ میں قرآن کے جو الفاظ پڑھ رہا ہوں یہ مخلوق ہیں تو وہ شخص بھی جہمی ہیں' امام احمد بن حنبل نے اسی طرح فرمایا ہے اور اُنہوں نے ایسے شخص کے بارے میں انتہائی سخت الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اسی طرح جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ قرآن جس کی لوگ تلاوت کرتے ہیں اور جو مصاحف میں تحریر ہے' یہ اُس قرآن کی حکایت ہے جو لوحِ محفوظ میں تحریر ہے' تو یہ قول بھی منکر ہے جس کو علماء نے قابلِ انکار قرار دیا ہے۔

اس مؤقف پر نقد و تبصرہ

يُقَالُ لِقَائِلِ هَذِهِ الْمَقَالَةِ الْقُرْآنُ يُكَذِّبُكَ. وَيَرُدُّ قَوْلَكَ. وَالسُّنَّةُ تُكَذِّبُكَ وَتَرُدُّ قَوْلَكَ

اس مؤقف کے قائل شخص سے یہ کہا جائے گا کہ قرآن نے تمہاری اس بات کو غلط قرار دیا ہے اور تمہارے اس قول کو مسترد کیا ہے' اسی طرح سنت نے بھی تمہاری اس بات کو غلط قرار دیا ہے اور تمہارے اس قول کو مسترد کیا ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{وَاِنْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ} [التوبة: 6]

فَاَخْبَرَ اللهُ تَعَالَى: اِنَّهُ اِنَّمَا يَسْمَعُ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مشرکین میں سے کوئی ایک شخص تم سے پناہ مانگے تو تم اُسے پناہ دیدو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے''۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ

النَّاسُ كَلَامَ اللهِ، وَلَمْ يَقُلْ: حِكَايَةَ كَلَامِ اللهِ.

کا کلام سنیں گے' اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اللہ کے کلام کی حکایت سنیں گے۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ} [الاعراف: 204]

''جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

فَأَخْبَرَ أَنَّ السَّامِعَ إِنَّمَا يَسْمَعُ الْقُرْآنَ، وَلَمْ يَقُلْ: حِكَايَةَ الْقُرْآنِ.

یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ سننے والا شخص قرآن کو سنتا ہے' یہ نہیں فرمایا کہ قرآن کی حکایت کو سنتا ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ} [الاسراء: 9]

''بے شک یہ قرآن اُس راستہ کی رہنمائی فراہم کرتا ہے جو سب سے سیدھا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ. قَالُوا: يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ. يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ. وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ} [الاحقاف: 30]

''اور جب ہم نے تمہاری طرف کچھ جنات کو بھیجا اور اُنہوں نے غور سے قرآن کو سنا' جب وہ وہاں آئے تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ خاموش رہو! جب تلاوت ختم ہو گئی تو وہ لوگ اپنی قوم کی طرف گئے تا کہ اُنہیں ڈرائیں' اُن لوگوں نے کہا: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی ہے وہ اُس چیز کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے آ چکی ہیں' یہ حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ. فَقَالُوا: إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا

''تم یہ فرما دو! میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ جب کچھ جنات نے اس کو غور سے سنا تو اُنہوں نے کہا: ہم نے قرآن کو بڑی

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ} [الجن: 1]

حیران کن چیز کے طور پر سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتی ہے' تو ہم اس پر ایمان لاتے ہیں''۔

وَلَمْ يَقُلْ يَسْتَمِعُونَ حِكَايَةَ الْقُرْآنِ وَلَا قَالَتِ الْجِنُّ: إِنَّا سَمِعْنَا حِكَايَةَ الْقُرْآنِ، كَمَا قَالَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ، وَأَتَى بِخِلَافِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِخِلَافِ قَوْلِ الْمُؤْمِنِينَ

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اُنہوں نے قرآن کی حکایت کو سنا تھا اور نہ ہی جنات نے یہ کہا کہ ہم نے قرآن کی حکایت کو سنا ہے' جیسا کہ وہ لوگ کہتے ہیں جو گمراہ' بدعت اختیار کرنے والے ہیں اور وہ کتاب وسنت اور اہلِ ایمان کے مسلک کے برخلاف مؤقف پیش کرتے ہیں۔

وقَالَ تَعَالَى:

{فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ}

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن میں سے جو میسر ہو اُس کی تلاوت کرلو''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَهَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ لِمَنْ تَدَبَّرَهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ چیزیں قرآن میں بہت زیادہ ہیں' اُس شخص کیلئے جو اس میں غور وفکر کرتا ہے۔ (جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ درج ذیل ہیں:)

احادیثِ مبارکہ سے استدلال

209- وَقَالَ النَّبِيُّ:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے یا اُس کی تعلیم دے''۔

210- وَقَالَ:

إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ، كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ بھی نہ ہو' اُس کی مثال ویران گھر کی طرح ہے''۔

211- وَقَالَ:

مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی مانند ہے' اگر اُس کا

209- رواه البخاری:275، وأبو داؤد:1452، والترمذی:2907، وابن ماجه:212، وأحمد1/58، والطیالسی:73، وابن حبان:118۔

210- رواه أحمد1/223، والدارمی:3306، والحاکم 1/554۔

211- رواه ابن أبی شیبة:2999، وأحمد2/23، وابن ماجه:3783۔

إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ

مالک اُس کا دھیان رکھے گا تو وہ اُسے روکے رکھے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا"۔

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف سفر نہ کرو"۔

212- وَقَالَ: فِي حَدِيثٍ آخَرَ

لَا تُسَافِرُوا بِالْمَصَاحِفِ إِلَى الْعَدُوِّ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَنَالُوهَا

ایک اور حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ مصاحف کو ساتھ لے کر دشمن کی طرف سفر نہ کرو کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ لوگ اسے حاصل کر لیں گے (اور اس کی بے حرمتی کریں گے)"۔

213- وَقَالَ:

لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حسد صرف دو طرح کے لوگوں پر کیا جاتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو"۔

214- وَقَالَ:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى: قَرَأَ طه، ويس قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِأَلْفِ عَامٍ. فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ، قَالُوا: طُوبَى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ هَذَا، وَطُوبَى لِأَلْسُنٍ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا، وَطُوبَى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هَذَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت (فرشتوں کے سامنے) کی تھی' جب فرشتوں نے قرآن کو سنا تو اُنہوں نے کہا: اُس اُمت کو مبارک ہو جن پر یہ نازل ہوگا اور اُن زبانوں کو مبارک ہوں جو اس کو پڑھیں گی اور اُن ذہنوں کو مبارک ہو جن میں یہ سمائے گا"۔

215- وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

212- رواه البخاري:5031، ومسلم:789، وأحمد2/6، وأبو داؤد:2610.

213- رواه البخاري:7529، ومسلم:815، وأحمد2/36، وابن ماجه:4209، وابن أبي شيبة10/557، وابن حبان:125.

214- رواه الدارمي:3414، وابن الجوزي في الموضوعات1/110، وابن حبان في المجروحين1/108.

215- رواه الدارمي:3308، وخرجه الألباني في الصحيحة:660.

تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ، فَإِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

وَفِي السُّنَنِ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ كَثِيرٌ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

"تم لوگ قرآن کا علم حاصل کرو اس کی تلاوت کرو کیونکہ اس کے ہر ایک حرف کے عوض میں دس نیکیاں ملتی ہیں"۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے احادیث میں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی روایات ہیں اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

امام آجری کی تلقین

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَتَّقُوا اللَّهَ تَعَالَى، وَيَتَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، وَيَتَعَلَّمُوا أَحْكَامَهُ، فَيُحِلُّوا حَلَالَهُ وَيُحَرِّمُوا حَرَامَهُ، وَيَعْمَلُوا بِمُحْكَمِهِ، وَيُؤْمِنُوا بِمُتَشَابِهِهِ، وَلَا يُمَارُوا فِيهِ، وَيَعْلَمُوا أَنَّهُ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى، غَيْرَ مَخْلُوقٍ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو مسلمانوں کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور قرآن کا علم حاصل کریں اُس کے احکام کا علم حاصل کریں اُس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھیں اُس کی حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھیں اس کی محکم آیات پر عمل کریں اس کی متشابہ آیات پر ایمان رکھیں اور اس کے بارے میں بحث و مباحثہ نہ کریں اور یہ بات جان لیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے۔

فَإِنْ عَارَضَهُمْ إِنْسَانٌ جَهْمِيٌّ فَقَالَ: مَخْلُوقٌ، أَوْ قَالَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللَّهِ وَوَقَفَ، أَوْ قَالَ: لَفْظِي بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ، أَوْ قَالَ: هَذَا الْقُرْآنُ حِكَايَةٌ لِمَا فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ فَحُكْمُهُ أَنْ يُهْجَرَ وَلَا يُكَلَّمَ، وَلَا يُصَلَّى خَلْفَهُ، وَيُحَذَّرَ مِنْهُ،

اگر جہمی فرقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص اُن کے مقابل آ کر یہ کہتا ہے کہ یہ مخلوق ہے یا یہ کہتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور پھر توقف اختیار کرتا ہے یا یہ کہتا ہے کہ قرآن کے جو الفاظ میں پڑھ رہا ہوں یہ مخلوق ہیں یا یہ کہتا ہے کہ یہ قرآن اُس چیز کی حکایت ہے جو لوحِ محفوظ میں تحریر ہے۔ تو ایسے شخص کا حکم یہ ہوگا کہ ایسے شخص سے لاتعلقی اختیار کی جائے اس کے ساتھ کوئی کلام نہ کیا جائے اس کے پیچھے نماز ادا نہ کی جائے اور اس سے بچ کے رہا جائے۔

وَعَلَيْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ بِالسُّنَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَنِ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، وَقَوْلِ التَّابِعِينَ، وَقَوْلِ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ تَرْكِ

اس کے بعد آپ پر لازم ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول سنتوں اور آپ کے اصحاب کے طریقہ اور تابعین کے اقوال اور مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال کی پیروی کریں اور دین میں بحث و مباحثہ اور اختلاف کرنے سے بچ کے رہیں جو شخص اس

الْمِرَاءِ وَالْخُصُومَةِ وَالْجِدَالِ فِي الدِّينِ، فَمَنْ كَانَ عَلَى هَذَا الطَّرِيقِ رَجَوْتُ لَهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى كُلَّ خَيْرٍ، وَسَأَذْكُرُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا لَا بُدَّ لِمَنْ كَانَ هَذَا مَذْهَبَهُ وَعِلْمَهُ، عَمِلَ بِهِ مِنْ مَعْرِفَةِ الْإِيمَانِ، وَشَرِيعَةِ الْإِسْلَامِ، حَالًا بَعْدَ حَالٍ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اللهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

طریقہ پر رہتا ہے اُس کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر قسم کی بھلائی کی میں اُمید رکھتا ہوں۔ اس کے بعد یہ بات ضروری ہے کہ جو شخص یہ مسلک رکھتا ہے اور اس کا علم رکھتا ہے اور اس پر عمل رکھتا ہے' میں اُس کے سامنے ایمان کی معرفت اور اسلامی شریعت کے احکام کے حوالے سے ایک حالت کے بعد دوسری حالت کا تذکرہ کروں' باقی اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ہدایت کی توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے' اگر اللہ نے چاہا اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا جو بلند و برتر اور عظمت کا مالک ہے۔

خلیفہ مہتدی باللہ کا واقعہ

216- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُمْتَنِعِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ قَالَ: انا أَبُو الْفَضْلِ صَالِحُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ الْمَنْصُورِ الْهَاشِمِيُّ وَكَانَ مِنْ وُجُوهِ بَنِي هَاشِمٍ وَأَهْلِ الْجَلَالَةِ، وَالشَّأْنِ مِنْهُمْ قَالَ: حَضَرْتُ الْمُهْتَدِيَ بِاللهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَقَدْ جَلَسَ يَنْظُرُ فِي أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فِي دَارِ الْعَامَّةِ، فَنَظَرْتُ إِلَى قِصَصِ النَّاسِ تُقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا فَيَأْمُرُ بِالتَّوْقِيعِ فِيهَا وَإِنْشَاءِ الْكُتُبِ لِأَصْحَابِهَا، وَيَخْتِمُ وَيَدْفَعُ إِلَى صَاحِبِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَسَرَّنِي ذَلِكَ، وَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَفَطِنَ وَنَظَرَ إِلَيَّ، فَغَضَضْتُ

احمد بن ممتنع بن عبید اللہ قرشی تیمی بیان کرتے ہیں: ابوالفضل صالح بن علی بن یعقوب بن منصور ہاشمی جو بنو ہاشم کے اکابرین اور معززین اور بلند مرتبہ افراد میں سے ایک ہیں' اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میں امیر المؤمنین خلیفہ مہتدی باللہ کے پاس موجود تھا' وہ عام نشست گاہ میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کے اُمور کا جائزہ لے رہے تھے' کبھی میں لوگوں کے بیان کردہ واقعات کی طرف توجہ مبذول کر لیتا تھا جو اُن کے سامنے شروع سے لے کر آخر تک بیان کیے جاتے تھے اور پھر وہ اُس پر دستخط کرنے کا' یا متعلقہ افراد کو خط لکھنے کا حکم دیتے تھے' پھر وہ اُس پر مہر لگا کر متعلقہ شخص کے سپرد کر دیتے تھے جو اُن کے سامنے موجود ہوتا تھا' مجھے یہ بات بہت اچھی لگی' میں کبھی اُن کی طرف دیکھتا تھا' اُنہیں یہ اندازہ ہوا تو اُنہوں نے میری طرف دیکھا تو میں نے اپنی نگاہیں جھکا لیں یہاں تک کہ کئی مرتبہ میری طرف اور اُن کی طرف سے ایسا ہوا' ایسا تین مرتبہ ہوا کہ جب وہ میری طرف دیکھتے تھے تو میں نظر جھکا لیتا تھا اور جب وہ

عَنْهُ حَتّٰى كَانَ ذٰلِكَ مِنِّي وَمِنْهُ مِرَارًا ثَلَاثًا، وَإِذَا نَظَرَ غَضَضْتُ، وَإِذَا اشْتَغَلَ نَظَرْتُ، فَقَالَ لِي: يَا صَالِحُ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُمْتُ قَائِمًا، فَقَالَ: فِي نَفْسِكَ مِنَّا شَيْءٌ يَجِبُ أَنْ تَقُولَهُ؟ أَوْ قَالَ: تُرِيدُ أَنْ تَقُولَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، يَا سَيِّدِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لِي: عُدْ إِلَى مَوْضِعِكَ، فَعُدْتُ، وَعَادَ فِي النَّظَرِ، حَتّٰى إِذَا قَامَ قَالَ لِلْحَاجِبِ: لَا يَبْرَحُ صَالِحٌ، فَانْصَرَفَ النَّاسُ ثُمَّ أَذِنَ لِي، وَقَدْ أَهَمَّتْنِي نَفْسِي فَدَخَلْتُ فَدَعَوْتُ لَهُ، فَقَالَ لِي: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَقَالَ: يَا صَالِحُ، تَقُولُ لِي، مَا دَارَ فِي نَفْسِكَ، أَوْ أَقُولُ أَنَا: مَا دَارَ فِي نَفْسِي أَنَّهُ دَارَ فِي نَفْسِكَ؟ قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا تَعْزِمُ عَلَيْهِ، وَمَا تَأْمُرُ بِهِ فَقَالَ: وَأَقُولُ: كَأَنِّي بِكَ وَقَدِ اسْتَحْسَنْتَ مَا رَأَيْتَ مِنَّا، فَقُلْتُ: أَيُّ خَلِيفَةٍ خَلِيفَتُنَا، إِنْ لَمْ يَكُنْ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؟ فَوَرَدَ عَلَى قَلْبِي أَمْرٌ عَظِيمٌ، وَأَهَمَّتْنِي نَفْسِي، ثُمَّ قُلْتُ: يَا نَفْسُ، هَلْ تَمُوتِينَ إِلَّا مَرَّةً؟ وَهَلْ تَمُوتِينَ قَبْلَ أَجَلِكَ؟ وَهَلْ يَجُوزُ الْكَذِبُ فِي جِدٍّ أَوْ هَزْلٍ؟ فَقُلْتُ: وَاللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَا دَارَ فِي نَفْسِي إِلَّا مَا قُلْتُ، ثُمَّ أَطْرَقَ مَلِيًّا.

مصروف ہوتے تھے تو میں اُنہیں دیکھنے لگتا تھا' اُنہوں نے مجھ سے کہا: اے صالح! میں نے کہا: اے امیرالمؤمنین! میں حاضر ہوں! پھر اُنہوں نے فرمایا: کیا تمہارے ذہن میں کوئی بات ہے جو تم کہنا چاہتے ہو؟ (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے امیرالمؤمنین! اُنہوں نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہو! میں واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور پھر اُنہیں دیکھنے لگا یہاں تک کہ جب وہ اس نشست گاہ سے اُٹھنے لگے تو اُنہوں نے دربان سے کہا کہ صالح کو نہیں جانے دینا' پھر تمام لوگ چلے گئے تو اُنہوں نے مجھے اندر آنے کی اجازت دی' میں کچھ پریشان تھا' میں اندر گیا' مجھے اُن کے پاس لے جایا گیا تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! اُنہوں نے فرمایا: اے صالح! تم مجھے بتاؤ جو تمہارے ذہن میں ہے! یا پھر میں یہ بتاتا ہوں کہ میرے ذہن میں جو ہے کیا وہی تمہارے ذہن میں بھی چل رہا ہے؟ میں نے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ کس بات پر پختہ ارادہ کیے ہوئے ہیں اور کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں یہ کہتا ہوں کہ تم نے اُس چیز کو اچھا سمجھا ہے جو تم نے میرے طریقۂ کار کو دیکھا ہے۔ تو میں نے کہا: اے ہمارے خلیفہ کے خلیفہ! (یہ کتنی اچھی بات ہے) بس ایک چیز ٹھیک نہیں ہے کہ آپ اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن مخلوق ہے (یہ کہنے کے بعد) مجھے خوف بھی محسوس ہوا اور مجھے اپنے حوالے سے پریشانی بھی ہوئی' پھر میں نے سوچا کہ اے نفس! کیا تم نے دو مرتبہ مرنا ہے؟ کیا تمہیں تمہارے مخصوص وقت سے پہلے موت آنی ہے؟ کیا مذاق میں یا سنجیدگی میں جھوٹ بولنا جائز ہے؟ پھر میں نے کہا: اللہ کی قسم! اے امیرالمؤمنین! میرے ذہن میں یہی کچھ چل رہا تھا جو میں نے

ثُمَّ قَالَ لِي: وَيْحَكَ. اسْمَعْ مِنِّي مَا أَقُولُ، فَوَاللهِ لَتَسْمَعَنَّ مِنِّي الْحَقَّ. فَسُرِّيَ عَنِّي فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي وَمَنْ أَوْلَى بِقَوْلِ الْحَقِّ مِنْكَ. وَأَنْتَ خَلِيفَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَابْنُ عَمِّ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ. مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَقَالَ لِي: مَا زِلْتُ أَقُولُ: إِنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ الْوَاثِقِ. حَتَّى أَقْدَمَ عَلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دُؤَادٍ شَيْخًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ أَهْلِ أَذَنَةَ فَأُدْخِلَ الشَّيْخُ عَلَى الْوَاثِقِ مُقَيَّدًا. وَهُوَ جَمِيلُ الْوَجْهِ تَامُّ الْقَامَةِ. حَسَنُ الشَّيْبَةِ. فَرَأَيْتُ الْوَاثِقَ قَدِ اسْتَحْيَى مِنْهُ. وَرَقَّ لَهُ. فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ وَيُقَرِّبُهُ. حَتَّى قَرُبَ مِنْهُ. فَسَلَّمَ الشَّيْخُ فَأَحْسَنَ السَّلَامَ. وَدَعَا فَأَبْلَغَ الدُّعَاءَ. وَأَوْجَزَ. فَقَالَ لَهُ الْوَاثِقُ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا شَيْخُ. نَاظِرِ ابْنَ أَبِي دُؤَادٍ عَلَى مَا يُنَاظِرُكَ عَلَيْهِ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. ابْنُ أَبِي دُؤَادٍ يَقِلُّ وَيَضِيقُ، وَيَضْعُفُ عَنِ الْمُنَاظَرَةِ فَغَضِبَ الْوَاثِقُ. وَعَادَ مَكَانَ الرَّأْفَةِ لَهُ غَضَبًا عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ أَبِي دُؤَادٍ يَضِبُو وَيَقِلُّ وَيَضْعُفُ عَنْ مُنَاظَرَتِكَ أَنْتَ؟ فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ: هَوِّنْ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا

بیان کر دیا ہے۔ تو خلیفہ کچھ دیر خاموش رہا‘ پھر اُس نے مجھ سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! میں جو تمہیں بتانا لگا ہوں اُسے غور سے سنو‘ اللہ کی قسم! تم سچی بات ہی سنو گے۔ اس سے میری پریشانی ختم ہوئی‘ میں نے کہا: اے میرے آقا! حق بات کہنے کا آپ سے زیادہ حقدار اور کون ہے جبکہ آپ امیر المؤمنین ہیں اور تمام جہانوں کے پروردگار کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں اور تمام رسولوں بلکہ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کے سردار (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا کی اولاد میں سے ہیں۔ تو خلیفہ نے مجھ سے کہا: پہلے میں بھی اسی بات کا قائل تھا کہ قرآن مخلوق ہے اور یہ خلیفہ واثق کے عہد خلافت کے ابتدائی دور کی بات ہے یہاں تک کہ ایک مرتبہ شام سے تعلق رکھنے والا ایک بزرگ احمد بن ابوداؤد ہمارے ہاں آیا‘ اُس بزرگ کو خلیفہ واثق کے پاس بیڑیوں میں جکڑ کر لایا گیا‘ اُس کا چہرہ بڑا خوبصورت تھا‘ قد لمبا تھا‘ بال سفید تھے تو میں نے خلیفہ واثق کو دیکھا کہ اُسے اُس بزرگ سے شرم آئی اور اُس کے دل میں اُس بزرگ کیلئے نرمی کے جذبات پیدا ہوئے تو اُس نے اُس بزرگ کو زیادہ قریب آنے کیلئے کہا یہاں تک کہ جب وہ بزرگ اُس کے قریب آ گیا تو اُس بزرگ نے اچھے طریقے سے سلام کیا اور دعا دی اور بہترین طریقہ سے مختصر الفاظ میں دعا دی‘ تو خلیفہ واثق نے اُس سے کہا: آپ تشریف رکھیں! پھر خلیفہ نے اُس سے کہا: اے بزرگوار! آپ (میرے وزیر) ابن ابوداؤد کے ساتھ اُس بارے میں مناظرہ کریں جو آپ کے ساتھ بحث کرنا چاہتا ہے۔ تو اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! ابن ابوداؤد نے اگر مناظرہ کیا تو یہ ہار جائے گا‘ تنگی کا شکار ہوگا اور کمزور ظاہر ہوگا۔ تو خلیفہ واثق غصہ میں آ گیا اور اُسے اُس بزرگ کیلئے جو نرمی محسوس ہو

بِكَ وَائْذَنْ لِي فِي مُنَاظَرَتِهِ. فَقَالَ الْوَاثِقُ: مَا دَعَوْتُكَ إِلَّا لِلْمُنَاظَرَةِ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دُوَادٍ. إِلَى مَا دَعَوْتَ النَّاسَ وَدَعَوْتَنِي إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: إِلَى أَنْ تَقُولَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؛ لِأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ دُونَ اللهِ مَخْلُوقٌ فَقَالَ الشَّيْخُ: إِنْ رَأَيْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَحْفَظَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِ مَا نَقُولُ. قَالَ: أَفْعَلُ. قَالَ الشَّيْخُ: أَخْبِرْنِي يَا أَحْمَدُ عَنْ مَقَالَتِكَ هَذِهِ. أَوَاجِبَةٌ دَاخِلَةٌ فِي عَقْدِ الدِّينِ. فَلَا يَكُونُ الدِّينُ كَامِلًا حَتَّى يُقَالَ فِيهِ مَا قُلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ الشَّيْخُ: يَا أَحْمَدُ أَخْبِرْنِي عَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ اللهُ تَعَالَى إِلَى عِبَادِهِ. هَلْ سَتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَ اللهُ تَعَالَى بِهِ فِي دِينِهِ؟ قَالَ: لَا قَالَ الشَّيْخُ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُمَّةَ إِلَى مَقَالَتِكَ هَذِهِ؟ فَسَكَتَ ابْنُ أَبِي دُوَادٍ فَقَالَ الشَّيْخُ: تَكَلَّمْ فَسَكَتَ. فَالْتَفَتَ الشَّيْخُ إِلَى الْوَاثِقِ. فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. وَاحِدَةٌ فَقَالَ الْوَاثِقُ: وَاحِدَةٌ.

رہی تھی وہ غضب میں تبدیل ہو گئی' اُس نے کہا: کیا ابوعبداللہ بن ابوداؤد تنگی کا شکار ہوگا! یا وہ کم پڑ جائے گا' یا تمہارے ساتھ مناظرہ میں کمزوری کا اظہار کرے گا؟ تو اُس بزرگ نے خلیفہ سے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ ٹھنڈے ہوں اور مجھے اس کے ساتھ بحث کرنے کی اجازت دیں۔ تو خلیفہ واثق نے کہا: میں نے تمہیں مناظرہ کرنے کیلئے ہی بلایا ہے۔ اُس بزرگ نے کہا: اے احمد بن ابوداؤد! وہ کیا بات ہے جس کی طرف آپ لوگوں کو بھی دعوت دیتے ہیں اور مجھے بھی دعوت دے رہے ہیں؟ احمد بن ابوداؤد نے جواب دیا: یہ کہ آپ اس بات کے قائل ہوں کہ قرآن مخلوق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز مخلوق ہوتی ہے۔ اُس بزرگ نے کہا: اے امیرالمؤمنین! میں اب اس سے جو سوال کروں گا آپ نے اُسے یاد رکھنا ہے۔ خلیفہ نے کہا: ٹھیک ہے! اُس بزرگ نے کہا: اے احمد! آپ اپنے اس مؤقف کے بارے میں مجھے یہ بتائیں کہ کیا یہ کوئی ایسی لازمی چیز ہے جو دین کے بنیادی احکام میں داخل ہو اور دین اُس وقت تک کامل نہ ہو جب تک اس بارے میں وہی مؤقف اختیار نہ کیا جائے جو آپ نے بیان کیا ہے؟ تو احمد بن ابوداؤد نے جواب دیا: جی ہاں! اُس بزرگ نے کہا: اے احمد! آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بتایئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے بندوں کی طرف مبعوث کیا تو کیا نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے اُس کے دین کے بارے میں کسی چیز کو چھپایا تھا؟ احمد بن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُس بزرگ نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو اُس بات کی دعوت دی تھی جو آپ کا اس بارے میں مؤقف ہے؟ تو ابن ابوداؤد خاموش ہو گیا' اُس بزرگ نے کہا: تم کچھ بولو! تو وہ

خاموش رہا۔ وہ بزرگ' خلیفہ واثق کی طرف متوجہ ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین! یہ ایک بات ہوگئی! (جس میں آپ کا نائب خاموش ہو گیا ہے) واثق نے کہا: یہ ایک بات ہوگئی۔

فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَحْمَدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ اللهِ تَعَالَى، حِينَ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي، وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

پھر اُس بزرگ نے کہا: اے احمد! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایئے کہ جب اُس نے قرآنِ مجید کو اپنے رسول پر نازل کر لیا اور یہ ارشاد فرمایا:

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا ہوں''۔

أَكَانَ اللهُ تَعَالَى الصَّادِقُ فِي إِكْمَالِ دِينِهِ، أَمْ أَنْتَ الصَّادِقُ فِي نُقْصَانِهِ، فَلَا يَكُونُ الدِّينُ كَامِلًا حَتَّى يُقَالَ فِيهِ بِمَقَالَتِكَ هَذِهِ؟ فَسَكَتَ ابْنُ أَبِي دُؤَادٍ فَقَالَ الشَّيْخُ: أَجِبْ يَا أَحْمَدُ، فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اثْنَتَانِ فَقَالَ الْوَاثِقُ: اثْنَتَانِ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَحْمَدُ أَخْبِرْنِي عَنْ مَقَالَتِكَ هَذِهِ، أَعَلِمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ جَهِلَهَا؟ قَالَ ابْنُ أَبِي دُؤَادٍ: عَلِمَهَا قَالَ الشَّيْخُ: فَدَعَا النَّاسَ إِلَيْهَا؟ فَسَكَتَ ابْنُ أَبِي دُؤَادٍ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، ثَلَاثٌ فَقَالَ الْوَاثِقُ: ثَلَاثٌ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَحْمَدُ، فَاتَّسَعَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ

تو اپنے دین کو مکمل قرار دینے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہے' یا اُس میں کمی ہونے کے حوالے سے آپ کا مؤقف سچا ہے کہ دین ابھی کامل نہیں ہوا جب تک اس دین میں وہ بات بھی شامل نہیں کی جاتی جو آپ کا مسلک ہے؟ تو ابن ابوداؤد خاموش رہا' اُس بزرگ نے کہا: اے احمد! تم جواب دو! لیکن ابن ابوداؤد نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا' تو اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ دو باتیں ہوگئیں۔ خلیفہ واثق نے کہا: دو باتیں ہوگئیں۔ پھر اُس بزرگ نے کہا: آپ اپنے اس مؤقف کے بارے میں بتایئے کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ناواقف تھے؟ تو ابن ابوداؤد نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا۔ تو اُس بزرگ نے کہا: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس بات کی طرف دعوت دی؟ تو ابن ابوداؤد خاموش ہو گیا' اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ تین باتیں ہو گئیں۔ خلیفہ واثق نے کہا: یہ تین باتیں ہو گئیں۔ اُس بزرگ نے کہا: اے احمد! آپ کے بیان کے

عِلِمَهَا كَمَا زَعِمْتَ، وَلَمْ يُطَالِبْ أُمَّتَهُ بِهَا؟
قَالَ: نَعَمْ قَالَ الشَّيْخُ: وَاتَّسَعَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ؟
فَقَالَ ابْنُ أَبِي دُؤَادٍ: نَعَمْ فَأَعْرَضَ الشَّيْخُ عَنْهُ. وَأَقْبَلَ عَلَى الْوَاثِقِ. فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَدْ قَدَّمْتُ لَكَ الْقَوْلَ أَنَّ أَحْمَدَ يَصْبُو وَيَقِلُّ وَيَضْعُفُ عَنِ الْمُنَاظَرَةِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. إِنْ لَمْ يَتَّسِعْ لَكَ الْإِمْسَاكُ عَنْ هَذِهِ الْمَقَالَةِ. مَا اتَّسَعَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. فَلَا وَسَّعَ اللهُ عَلَى مَنْ لَمْ يَتَّسِعْ لَهُ مَا اتَّسَعَ لَهُمْ مِنْ ذَلِكَ
فَقَالَ الْوَاثِقُ: نَعَمْ إِنْ لَمْ يَتَّسِعْ لَنَا مِنَ الْإِمْسَاكِ عَنْ هَذِهِ الْمَقَالَةِ مَا اتَّسَعَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. فَلَا وَسَّعَ اللهُ عَلَيْنَا. اقْطَعُوا قَيْدَ الشَّيْخِ. فَلَمَّا قُطِعَ ضَرَبَ الشَّيْخُ بِيَدِهِ إِلَى الْقَيْدِ لِيَأْخُذَهُ فَجَاذَبَهُ الْحَدَّادُ عَلَيْهِ. فَقَالَ الْوَاثِقُ: دَعِ الشَّيْخَ لِيَأْخُذَهُ. فَأَخَذَهُ الشَّيْخُ فَوَضَعَهُ فِي كُمِّهِ. فَقَالَ الْوَاثِقُ: لِمَ جَاذَبْتَ عَلَيْهِ؟ قَالَ الشَّيْخُ: لِأَنِّي نَوَيْتُ أَنْ نَقَدَّمَ إِلَى مَنْ أُوصِي إِلَيْهِ إِذَا مِتُّ أَنْ

مطابق جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے گنجائش اختیار کی اور اپنی اُمت سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ اس مؤقف کو اختیار کرے۔ تو احمد نے جواب دیا: جی ہاں! اُس بزرگ نے کہا: اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اس گنجائش کو اختیار کیا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی کیا' حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی کیا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بھی کیا۔ تو ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُس بزرگ نے احمد بن ابوداؤد سے رُخ موڑا اور خلیفہ واثق کی طرف منہ کر کے بولا: اے امیر المؤمنین! میں نے آپ کو پہلے ہی یہ کہہ دیا تھا کہ احمد بن ابوداؤد تنگی کا شکار ہو جائے گا اور مناظرہ کرنے میں کمتری اور کمزوری کا اظہار کرے گا' اے امیر المؤمنین! جو چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکرؓ' حضرت عمرؓ' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کیلئے گنجائش رکھتی تھی' اگر وہ اس مؤقف کے حوالے سے رُکنے کے بارے میں آپ کیلئے گنجائش نہیں رکھتی تو پھر اللہ تعالیٰ اُس شخص کو گنجائش عطا نہ کرے جو اُس گنجائش کو اختیار نہیں کرتا جو گنجائش ان حضرات نے اختیار کی تھی۔ تو خلیفہ واثق نے کہا: جی ہاں! اگر ہم اس مؤقف سے رُکنے کے حوالے سے اپنے لیے گنجائش نہیں پاتے جس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکرؓ' حضرت عمرؓ' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے گنجائش اختیار کی تھی تو اللہ تعالیٰ واقعی ہمیں گنجائش عطا نہ کرے' تم لوگ اس بزرگ کی رسّیاں کھول دو۔ جب اُنہوں نے اس کی رسّیاں کھول دیں تو اُس بزرگ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اُس بیڑی کو پکڑنا چاہا تو جلاد نے اُسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ خلیفہ واثق نے کہا: اس بزرگ کو وہ چیز پکڑ لینے دو۔

يَجْعَلَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ كَفَنِي. حَتَّى أُخَاصِمَ بِهِ هَذَا الظَّالِمَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَقُولَ: يَا رَبِّ، سَلْ عَبْدَكَ هَذَا لِمَ قَيَّدَنِي وَرَوَّعَ أَهْلِي وَوَلَدِي وَإِخْوَانِي بِلَا حَقٍّ وَأَوْجَبَ ذَلِكَ عَلَيَّ؟ وَبَكَى الشَّيْخُ فَبَكَى الْوَاثِقُ وَبَكَيْنَا. ثُمَّ سَأَلَهُ الْوَاثِقُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي حِلٍّ وَسَعَةٍ مِمَّا نَالَهُ فَقَالَ الشَّيْخُ: وَاللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَقَدْ جَعَلْتُكَ فِي حِلٍّ وَسَعَةٍ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ إِكْرَامًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ كُنْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ الْوَاثِقُ: لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ فَقَالَ الشَّيْخُ: إِنْ كَانَتْ مُمْكِنَةً فَعَلْتُ فَقَالَ الْوَاثِقُ: تُقِيمُ فِينَا فَيَنْتَفِعُ بِكَ فِتْيَانُنَا. فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ رَدَّكَ إِيَّايَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَخْرَجَنِي مِنْهُ هَذَا الظَّالِمُ أَنْفَعُ لَكَ مِنْ مَقَامِي عَلَيْكَ. وَلَأُخْبِرُكَ بِمَا فِي ذَلِكَ: أَصِيرُ إِلَى أَهْلِي وَوَلَدِي وَأَكُفُّ دُعَاءَهُمْ عَلَيْكَ. فَقَدْ خَلَّفْتُهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الْوَاثِقُ: فَتَقَبَّلْ مِنَّا صِلَةً مَا تَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى دَهْرِكَ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَحِلُّ لِي، أَنَا عَنْهَا غَنِيٌّ، وَذُو مِرَّةٍ سَوِيٌّ قَالَ: فَسَلْ حَاجَتَكَ قَالَ: أَوَ تَقْضِيهَا يَا أَمِيرَ

اُس بزرگ نے اُسے پکڑ کر اپنی آستین میں رکھ لیا۔ خلیفہ واثق نے کہا: آپ نے یہ کیوں لی ہے؟ تو اُس بزرگ نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے یہ نیت کی تھی کہ جب میں کسی ایسے شخص کے پاس جاؤں گا جسے میں کوئی وصیت کر سکوں تو مرتے وقت میں یہ کہوں گا کہ اس بیڑی کو میرے اور میرے کفن کے درمیان رکھ دیا جائے تاکہ میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس ظالم شخص کے خلاف مقدمہ کر سکوں اور یہ کہوں کہ اے میرے پروردگار! تُو اپنے اس بندے سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قید کیا تھا اور میرے اہلِ خانہ کو' میری اولاد کو' میرے بھائیوں کو ناحق طور پر کیوں خوف کا شکار کیا تھا' کیا یہ بات میرے اوپر لازم تھی (کہ میں اس مؤقف کو اختیار کروں)۔ یہ کہہ کر وہ بزرگ رونے لگا اور خلیفہ واثق بھی رونے لگا اور ہم لوگ بھی رونے لگے' پھر خلیفہ واثق نے اُس سے درخواست کی کہ وہ اس کی طرف سے ہونے والی زیادتی کو معاف کر دے۔ تو اُس بزرگ نے کہا: اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین! میں پہلے دن سے آپ کی طرف سے ہونے والی ہر زیادتی کو معاف کرتا ہوں اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام کے پیشِ نظر کر رہا ہوں کیونکہ آپ ایک ایسے شخص ہیں جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے ہے۔ تو خلیفہ واثق نے کہا: مجھے آپ سے ایک اور کام بھی ہے! اُس بزرگ نے کہا: اگر یہ ممکن ہوا تو میں کر دوں گا۔ خلیفہ واثق نے کہا: آپ ہمارے درمیان مقیم رہیں تاکہ ہمارے نوجوان آپ سے استفادہ کریں۔ تو اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے مجھے جس جگہ سے نکالا ہے' اگر آپ مجھے واپس اُس جگہ بھجوا دیں تو یہ آپ کیلئے اُس سے زیادہ فائدہ مند ہوگا کہ میں آپ کے ہاں قیام کروں' اس بارے میں

الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَخَلِّ سَبِيلِي إِلَى الثَّغْرِ السَّاعَةَ، وَتَأْذَنُ لِي قَالَ: قَدْ أَذِنْتُ لَكَ، فَسَلَّمَ الشَّيْخُ، وَخَرَجَ

میں آپ کو بتاتا ہوں' میں اپنے اہلِ خانہ اور اولاد کی طرف واپس جاؤں گا اور اُنہیں آپ کے خلاف دعا کرنے سے روک دوں گا تو یہ چیز آپ کے حق میں بہتر ہوگی۔ خلیفہ واثق نے اُس بزرگ سے کہا: پھر آپ ہماری طرف سے وہ عطیات قبول کریں جو آپ کیلئے ہمیشہ کام آئیں! تو اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میرے لیے یہ حلال نہیں ہیں کیونکہ میں ان سے بے نیاز ہوں اور میں خوشحال شخص ہوں۔ خلیفہ نے کہا: پھر آپ کوئی حاجت پیش کریں! اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ اُسے پورا کر دیں گے؟ خلیفہ نے جواب دیا: جی ہاں! اُس بزرگ نے کہا: آپ مجھے اسی وقت یہاں سے جانے کی اجازت دیدیں! خلیفہ نے کہا: میں تمہیں اجازت دیتا ہوں! پھر اُس بزرگ نے سلام کیا اور وہاں سے چلا گیا۔

قَالَ صَالِحٌ: قَالَ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ: فَرَجَعْتُ عَنْ هَذِهِ الْمَقَالَةِ مُنْذُ ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَأَظُنُّ الْوَاثِقَ بِاللَّهِ كَانَ رَجَعَ عَنْهَا مِنْ ذَلِكَ الْوَقْتِ

صالح بیان کرتے ہیں: خلیفہ مہتدی باللہ نے کہا: اُس دن سے میں نے اپنے اس مؤقف سے رجوع کر لیا تھا اور خلیفہ واثق باللہ کے بارے میں بھی میرا یہ گمان ہے کہ اُس نے اُسی وقت اس مؤقف سے رجوع کر لیا تھا۔

شیطان بھی قرآن کو مخلوق نہیں مانتا

217- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقَزْوِينِيُّ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يُوسُفَ الزِّمِّيَّ، يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا قَائِلٌ فِي بَعْضِ بُيُوتِ خَانَاتِ مَرْوٍ فَإِذَا أَنَا بِهَوْلٍ عَظِيمٍ، قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: لَيْسَ تَخَافُ، يَا أَبَا زَكَرِيَّا قَالَ قُلْتُ:

یحییٰ بن یوسف الزمی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مرو کے کچھ گھروں کے درمیان میں کسی شخص کو کچھ کہتے ہوئے سنا' میں نے وہاں جا کر دیکھا تو وہاں ایک ہولناک چیز تھی' میں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُس نے کہا: تم ڈرو نہیں! اے ابو زکریا! میں نے کہا: ٹھیک ہے! لیکن تم کون ہو؟ راوی کہتے ہیں: میں اُٹھ کے اس لیے گیا تھا کہ اُس سے لڑائی کروں گا۔ اُس نے کہا: میں ابومرہ ہوں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ نہ رکھے! اُس نے کہا: اگر مجھے یہ پتا ہوتا کہ اس

فَنَعَمْ. مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: وَقُمْتُ وَتَهَيَّأْتُ لِقِتَالِهِ. فَقَالَ: انا اَبُو مُرَّةَ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا حَيَّاكَ اللهُ. فَقَالَ: لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ فِي هَذَا الْبَيْتِ لَمْ اَدْخُلْ. وَكُنْتُ اَنْزِلُ بَيْتًا آخَرَ. وَكَانَ هَذَا مَنْزِلِي حِينَ آتِي خُرَاسَانَ قَالَ: فَقُلْتُ: مِنْ اَيْنَ اَتَيْتَ؟ قَالَ: مِنَ الْعِرَاقِ قَالَ وَقُلْتُ: وَمَا عَمِلْتَ بِالْعِرَاقِ؟ قَالَ: خَلَّفْتُ فِيهَا خَلِيفَةً. قُلْتُ: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: بِشْرٌ الْمَرِيسِيُّ. قُلْتُ: وَاِلَى مَا يَدْعُو؟ قَالَ: اِلَى خَلْقِ الْقُرْآنِ قَالَ: وَآتِي خُرَاسَانَ فَاَخْلُفُ فِيهَا خَلِيفَةً اَيْضًا قَالَ: قُلْتُ: اِيشِ تَقُولُ فِي الْقُرْآنِ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا وَاِنْ كُنْتُ شَيْطَانًا رَجِيمًا اَقُولُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ

گھر میں آپ رہتے ہیں تو میں اس کے اندر آتا ہی نہیں' میں کسی اور گھر میں جا کے پڑاؤ کر لیتا' یہ خراسان آنے کے بعد میرا پہلا پڑاؤ ہے۔ میں نے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے جواب دیا: عراق سے! میں نے دریافت کیا: عراق میں تم کیا کام کرتے تھے؟ اُس نے جواب دیا: میں وہاں اپنا ایک نائب چھوڑ کے آیا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: بشر مریسی! میں نے دریافت کیا: وہ کس بات کی طرف دعوت دیتا ہے؟ اُس نے جواب دیا: اس بات کی کہ قرآن مخلوق ہے۔ پھر اُس نے بتایا کہ میں خراسان آیا ہوں اور یہاں بھی میں نے اپنا ایک جانشین مقرر کیا ہے۔ یحییٰ بن یوسف کہتے ہیں: میں نے کہا: کیا قرآن کے بارے میں تمہارا بھی یہی مسلک ہے؟ اُس نے کہا: میں اگرچہ ایک مردود شیطان ہوں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے۔

218- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ایک معتزلی کا واقعہ

219- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: كُنَّا نَقْرَاُ عَلَى شَيْخٍ ضَرِيرٍ بِالْبَصْرَةِ. فَلَمَّا اَحْدَثُوا بِبَغْدَادَ الْقَوْلَ بِخَلْقِ الْقُرْآنِ قَالَ

ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید اور ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: ہم بصرہ میں ایک اندھے بزرگ کے پاس روایات پڑھا کرتے تھے' جب قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں بغداد میں نیا مؤقف سامنے آیا تو اُس بزرگ نے کہا: اگر قرآن مخلوق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ میرے سینے سے قرآن کو مٹا دے۔ جب ہم نے اُس کی

الشَّيْخُ: اِنْ لَمْ يَكُنِ الْقُرْآنُ مَخْلُوقًا. فَمَحَا اللهُ الْقُرْآنَ مِنْ صَدْرِي قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْنَا هَذَا مِنْ قَوْلِهِ تَرَكْنَاهُ وَانْصَرَفْنَا عَنْهُ. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ مُدَّةٍ لَقِينَاهُ. فَقُلْنَا يَا فُلَانُ مَا فَعَلَ الْقُرْآنُ؟ قَالَ: مَا بَقِيَ فِي صَدْرِي مِنْهُ شَيْءٌ. قُلْنَا: وَلَا {قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ} [الاخلاص: 1] قَالَ: وَلَا {قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ} [الاخلاص: 1] اِلَّا اَنْ اَسْمَعَهَا مِنْ غَيْرِي يَقْرَؤُهَا

یہ بات سنی تو ہم نے اُسے ترک کر دیا اور اُسے چھوڑ کر چلے آئے' پھر اس کے طویل عرصہ بعد ہماری اُس سے ملاقات ہوئی تو ہم نے دریافت کیا: اے فلاں! پھر قرآن کا کیا بنا؟ اُس نے کہا: قرآن میں سے کوئی بھی چیز میرے سینے میں باقی نہیں رہی۔ ہم نے کہا: سورۂ اخلاص بھی نہیں رہی؟ اُس نے جواب دیا: سورۂ اخلاص بھی نہیں رہی' البتہ اگر میں کسی دوسرے کو اسے پڑھتا ہوا سنوں (تو اُسے پڑھ سکتا ہوں)۔

الرَّدُّ عَلَى الْمُرْجِئَةِ

بَابُ تَفْرِيعِ مَعْرِفَةِ الْاِيمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَشَرَائِعِ الدِّينِ

مرجئہ فرقے کی تردید

ایمان' اسلام اور دین کے احکام کی معرفت کے فروعی پہلو

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی نعمت کے ذریعہ نیکیاں مکمل ہوتی ہیں اور ہر حال میں ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوا رَحِمَنَا وَاِيَّاكُمْ اَنَّ اللهَ تَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً لِيُقِرُّوا بِتَوْحِيدِهِ. فَيَقُولُوا: لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَكَانَ مَنْ قَالَ هَذَا مُوقِنًا مِنْ قَلْبِهِ وَنَاطِقًا بِلِسَانِهِ اَجْزَاهُ. وَمَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا فَاِلَى الْجَنَّةِ. فَلَمَّا آمَنُوا بِذَلِكَ، وَاَخْلَصُوا

امابعد! آپ لوگ یہ بات جان لیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا تاکہ وہ لوگ اُس کی توحید کا اقرار کر لیں اور یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' تو جس شخص نے دل کے یقین کے ساتھ اپنی زبان کے ذریعہ یہ بات کہہ دی تو اُس کیلئے یہ کفایت کر گیا اور جو شخص اس عقیدہ پر مرے گا وہ جنت کی طرف جائے گا' جب وہ

تَوْحِيدَهُمْ، فَرَضَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ، فَصَدَّقُوا بِذَلِكَ، وَآمَنُوا وَصَلَّوْا، ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِمُ الْهِجْرَةَ، فَهَاجَرُوا، وَفَارَقُوا الْأَهْلَ وَالْوَطَنَ، .ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ بِالْمَدِينَةِ الصِّيَامَ، فَآمَنُوا وَصَدَّقُوا وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ. ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِمُ الزَّكَاةَ، فَآمَنُوا وَصَدَّقُوا، وَأَدَّوْا ذَلِكَ كَمَا أُمِرُوا، ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِمُ الْجِهَادَ، فَجَاهَدُوا الْبَعِيدَ وَالْقَرِيبَ، وَصَبَرُوا وَصَدَّقُوا، ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِمُ الْحَجَّ، فَحَجُّوا وَآمَنُوا بِهِ، فَلَمَّا آمَنُوا بِهَذِهِ الْفَرَائِضِ، وَعَمِلُوا بِهَا تَصْدِيقًا بِقُلُوبِهِمْ، وَقَوْلًا بِأَلْسِنَتِهِمْ، وَعَمَلًا بِجَوَارِحِهِمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

لوگ اس بات پر ایمان لے آئے اور اُنہوں نے توحید کو خالص کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے مکہ میں اُن لوگوں پر نماز کو فرض قرار دیا' اُنہوں نے اس کی بھی تصدیق کی' ایمان لائے اور نماز ادا کرنا شروع کر دی' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر ہجرت کو فرض کیا تو اُن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے اہل وعیال اور وطن سے جدا ہو جائے' پھر اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ میں اُن لوگوں پر روزے فرض کیے تو وہ لوگ ایمان لائے' اُنہوں نے تصدیق کی اور رمضان کے مہینہ کے روزے رکھنا شروع کر دیئے' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی تو وہ اس پر ایمان لائے اور اُنہوں نے اس کی تصدیق کی اور جب بھی اُنہیں حکم ہوا تو اُنہوں نے زکوٰۃ ادا کی' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر جہاد فرض کیا تو اُنہوں نے دور اور نزدیک کے علاقوں میں جہاد کیا' صبر سے کام لیا اور اس بات کی تصدیق کی' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر حج فرض کیا تو اُنہوں نے حج کیا اور اس پر ایمان لائے' تو جب وہ لوگ ان فرائض پر ایمان لے آئے اور اپنے دلوں کے ذریعہ ان کی تصدیق کر کے اور زبانوں کے ذریعہ ان کا اعتراف کر کے اور اعضاء کے ذریعہ ان پر عمل کر کے اُنہوں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے پھر یہ ارشاد فرمایا:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا''۔

ثُمَّ أَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ لَا يَقْبَلُ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا دِينَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ تَعَالَى:

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو یہ بتایا کہ آخرت میں صرف دینِ اسلام ہی قبول ہوگا' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ

''جو شخص اسلام کی بجائے کسی اور دین کا طلبگار ہوتا ہے تو وہ

يُقْبَلَ مِنْهُ. وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ} [آل عمران: 85]

اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ کا شکار ہونے والوں میں سے ہو جائے گا"۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ}

[آل عمران: 19]

"بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین' اسلام ہے"۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا' رمضان کے روزے رکھنا اور بیت الحرام کا حج کرنا (یہ اُس کیلئے ہے) جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو"۔

ثُمَّ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ، حَالًا بَعْدَ حَالٍ، وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَهٰذَا رَحِمَكُمُ اللهُ طَرِيقُ الْمُسْلِمِينَ

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کیلئے اسلام کے شرعی احکام یکے بعد دیگرے بیان کیے ہیں' جنہیں ہم عنقریب آگے چل کر ذکر کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! یہ مسلمانوں کا طریقہ ہے۔

ایک اعتراض اور اُس کا جواب

فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ بِالْأَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَتْ:

اگر کوئی شخص اُن روایات کے ذریعہ استدلال کرے جن میں یہ بات مذکور ہے:

مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

"جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لے وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

قِيلَ لَهُ: هٰذِهِ كَانَتْ قَبْلَ نُزُولِ الْفَرَائِضِ، عَلَى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَهٰذَا قَوْلُ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، مِمَّنْ نَفَعَهُمُ اللهُ تَعَالَى بِالْعِلْمِ، وَكَانُوا اَئِمَّةً يُقْتَدَى بِهِمْ،

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ یہ حکم اُس وقت تھا جب فرائض نازل نہیں ہوئے تھے' جیسا کہ ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں اور مسلمانوں کے علماء کا بھی یہی موقف ہے' یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم کے ذریعہ نفع عطا کیا ہے اور یہ لوگ پیشوا ہیں جن کی

سِوَى الْمُرْجِئَةِ الَّذِينَ خَرَجُوا عَنْ جُمْلَةِ مَا عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ، وَالتَّابِعُونَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَقَوْلِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ لَا يُسْتَوْحَشُ مِنْ ذِكْرِهِمْ فِي كُلِّ بَلَدٍ

پیروی کی جاتی ہے' البتہ مرجئہ فرقہ کے لوگوں کا یہ موقف نہیں ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو اُس گروہ سے نکل گئے ہیں جس (عقیدے) پر صحابہ کرام اور اُن کے بعد احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی کرنے والے (یعنی تابعین) گامزن تھے' اور مسلمانوں کے اُن آئمہ کا بھی یہی موقف ہے جو ہر علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کے ذکر سے وحشت نہیں ہوتی ہے۔

وَسَنَذْكُرُ مِنْ ذَلِكَ مَا حَضَرَنَا ذِكْرُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى. وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اُس کے بعد ہم وہ روایات ذکر کریں گے جو اس وقت ہمیں مستحضر ہیں' اگر اللہ نے چاہا' باقی اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کی ہدایت کی توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان

220- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْقَرَاطِيسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

علی بن ابوطلحہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ} [الفتح: 4]

''وہی وہ ذات ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں سکینت نازل کی تاکہ اُن کے ایمان کے ساتھ' ایمان کا اضافہ ہو جائے''۔

قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى بَعَثَ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَلَمَّا صَدَّقَ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ زَادَهُمُ اللهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اس کی تفسیر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو اس بات کی گواہی دینے کے حکم کے ہمراہ مبعوث کیا کہ

الصَّلَاةَ. فَلَمَّا صَدَّقُوا بِهَا زَادَهُمُ اللّٰهُ الصِّيَامَ. فَلَمَّا صَدَّقُوا بِهِ زَادَهُمُ الزَّكَاةَ. فَلَمَّا صَدَّقُوا بِهَا زَادَهُمُ الْحَجَّ. فَلَمَّا صَدَّقُوا بِهِ زَادَهُمُ الْجِهَادَ. ثُمَّ أَكْمَلَ لَهُمْ دِينَهُمْ. فَقَالَ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جب اہلِ ایمان نے اس بات کی تصدیق کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں نماز کا مزید حکم دیا' جب اُنہوں نے اس کی بھی تصدیق کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں روزہ رکھنے کا مزید حکم دیا' جب اُنہوں نے اس کی بھی تصدیق کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں زکوٰۃ دینے کا مزید حکم دیا' جب اُنہوں نے اس کی بھی تصدیق کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حج کرنے کا مزید حکم دیا' جب اُنہوں نے اس کی بھی تصدیق کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں جہاد کرنے کا مزید حکم دیا اور پھر اُن کیلئے اُن کے دین کو مکمل قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا' تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے کے طور پر راضی ہو گیا''۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ يَحُجُّونَ جَمِيعًا فَلَمَّا نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ نُفِيَ الْمُشْرِكُونَ عَنِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ. وَحَجَّ الْمُسْلِمُونَ لَا يُشَارِكُهُمْ فِي الْبَيْتِ الْحَرَامِ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے مشرکین اور مسلمان اکٹھے حج کیا کرتے تھے' جب سورۂ توبہ کے احکام نازل ہوئے تو مشرکین کو بیت الحرام سے جلاوطن کر دیا گیا اور مسلمانوں نے اس طرح حج کیا کہ بیت الحرام میں اُن کے ساتھ کوئی مشرک شریک نہیں تھا' تو یہ نعمت کی تکمیل تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

{الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ. فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے وہ آج کے دن تمہارے دین کے حوالے سے مایوس ہو گئے ہیں' تو تم اُن سے نہ ڈرنا بلکہ مجھ سے ڈرنا' آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا ہوں''۔

سفیان بن عیینہ کی وضاحت

221- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّفَّارُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمِصِّيصِيُّ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ فِي سَنَةِ سَبْعِينَ وَمِائَةٍ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْاِيمَانِ؟ فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ قَالَ: يَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: يَزِيدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَيَنْقُصُ حَتّٰى لَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِنْهُ مِثْلُ هٰذِهِ، وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ، قَالَ الرَّجُلُ: كَيْفَ نَصْنَعُ بِقَوْمٍ عِنْدَنَا يَزْعُمُونَ اَنَّ الْاِيمَانَ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُمْ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ اَحْكَامُ الْاِيمَانِ وَحُدُودُهُ، ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ كَافَّةً اَنْ يَقُولُوا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، فَاِذَا قَالُوهَا، عَصَمُوا بِهَا دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى. فَلَمَّا عَلِمَ اللّٰهُ تَعَالٰى صِدْقَ ذٰلِكَ مِنْ قُلُوبِهِمْ، اَمَرَهُ اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِالصَّلَاةِ، فَاَمَرَهُمْ فَفَعَلُوا، فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا مَا نَفَعَهُمُ الْاِقْرَارُ الْاَوَّلُ. فَلَمَّا عَلِمَ اللّٰهُ صِدْقَ ذٰلِكَ

محمد بن عبدالملک مصیصی ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں: 170 ہجری میں ہم لوگ سفیان بن عیینہ کے پاس موجود تھے ایک شخص نے اُن سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام ہے) اُس شخص نے دریافت کیا: کیا یہ زیادہ اور کم ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جتنا اللہ تعالیٰ چاہے اُتنا زیادہ ہوتا ہے اور یہ اتنا کم ہوتا ہے کہ اس میں سے اتنی سی چیز بھی باقی نہیں رہ جاتی۔ سفیان نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر کے یہ جملہ کہا۔ تو اُس شخص نے کہا: ہم ایسے لوگوں کا کیا کریں؟ جو ہمارے علاقہ میں رہتے ہیں اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان صرف قول کا نام ہے اس میں عمل شامل نہیں ہے۔ تو سفیان نے جواب دیا: صرف قول کی بنیاد پر ایمان کا حکم، ایمان کے تفصیلی احکام اور حدود نازل ہونے سے پہلے تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی طرف مبعوث کیا جنہیں تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا، اس حکم کے ساتھ کہ وہ لوگ یہ اعتراف کریں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، جب اُن لوگوں نے یہ بات کہہ دی تو اس کے ذریعہ اُنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیا، البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف تھا اور اُن لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ تھا، جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ظاہر کر دیا کہ اُنہوں نے اپنے دل سے اس بات کی تصدیق کر لی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو) یہ حکم دیا کہ وہ اُن لوگوں کو یہ حکم دیں کہ وہ نماز ادا کریں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو یہ حکم دیا تو اُن لوگوں نے

مِنْ قُلُوبِهِمْ. اَمَرَهُ اَنْ يَأْمُرَهُمْ بِالْهِجْرَةِ اِلَى الْمَدِينَةِ. فَاَمَرَهُمْ فَفَعَلُوا. فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا مَا نَفَعَهُمُ الْاِقْرَارُ الْاَوَّلُ وَلَا صَلَاتُهُمْ. فَلَمَّا عَلِمَ اللّٰهُ صِدْقَ ذٰلِكَ مِنْ قُلُوبِهِمْ اَمَرَهُ اَنْ يَأْمُرَهُمْ بِالرُّجُوعِ اِلَى مَكَّةَ فَيُقَاتِلُوا آبَاءَهُمْ وَاَبْنَاءَهُمْ. حَتّٰى يَقُولُوا كَقَوْلِهِمْ. وَيُصَلُّوا صَلَاتَهُمْ. وَيُهَاجِرُوا هِجْرَتَهُمْ. فَاَمَرَهُمْ فَفَعَلُوا. حَتّٰى اَتَى اَحَدُهُمْ بِرَاْسِ اَبِيهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. هٰذَا رَاْسُ شَيْخِ الْكَافِرِينَ فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا مَا نَفَعَهُمُ الْاِقْرَارُ الْاَوَّلُ. وَلَا صَلَاتُهُمْ. وَلَا هِجْرَتُهُمْ. وَلَا قِتَالُهُمْ. فَلَمَّا عَلِمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صِدْقَ ذٰلِكَ مِنْ قُلُوبِهِمْ. اَمَرَهُ اَنْ يَأْمُرَهُمْ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ تَعَبُّدًا. وَاَنْ يَحْلِقُوا رُءُوسَهُمْ تَذَلُّلًا فَفَعَلُوا. فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا مَا نَفَعَهُمُ الْاِقْرَارُ الْاَوَّلُ. وَلَا صَلَاتُهُمْ. وَلَا مُهَاجَرَتُهُمْ. وَلَا قَتْلُ آبَائِهِمْ. فَلَمَّا عَلِمَ اللّٰهُ صِدْقَ ذٰلِكَ مِنْ قُلُوبِهِمْ. اَمَرَهُ اَنْ يَأْخُذَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ. فَاَمَرَهُمْ فَفَعَلُوا. حَتّٰى اَتَوْا بِهَا. قَلِيلِهَا وَكَثِيرِهَا. وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا مَا نَفَعَهُمُ الْاِقْرَارُ الْاَوَّلُ. وَلَا

ایسا ہی کیا' اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ ایسا نہ کرتے تو پہلے والا اقرار اُنہیں کوئی فائدہ نہ دیتا' جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات ظاہر کر دی کہ وہ اس حوالے سے اپنے دل کے اعتبار سے سچے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اُن لوگوں کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں کو اس کا حکم دیا تو اُنہوں نے ایسا ہی کیا' اللہ کی قسم! اگر وہ ایسا نہ کرتے تو پہلے والا اقرار یا اُن کی نمازیں اُنہیں کوئی فائدہ نہ دیتیں' جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ظاہر کر دیا کہ اُنہوں نے دل سے اس بات کی تصدیق کر دی ہے تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کو حکم دیں کہ وہ مکہ کی طرف جا کر اپنے آباؤ اجداد اور آل اولاد کے ساتھ جنگ کریں' یہاں تک کہ وہ (یعنی مشرکینِ مکہ) اُن کے قول کی طرح قول اختیار کریں (یعنی ایمان لے آئیں) اُن کی نمازوں کی طرح نمازیں ادا کریں' اُن کی ہجرت کی طرح ہجرت کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں کو اس بات کا حکم دیا تو اُنہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اُن میں سے ایک شخص اپنے باپ کا سر لے آیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! یہ کافروں کے بڑے کا سر ہے۔ (سفیان بن عیینہ کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ ایسا نہ کرتے تو پہلے والا اقرار یا اُن کی نمازیں یا اُن کی ہجرت یا اُن کی لڑائی اُنہیں فائدہ نہ دیتی' جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بھی ظاہر کر دیا کہ یہ لوگ اس حوالے سے دلی طور پر سچے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کو حکم دیں کہ وہ عبادت گزاری کے طور پر بیت اللہ کا طواف کریں اور عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے سروں کو منڈوا دیں' تو اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا' اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ ایسا نہ کرتے تو اُن کا پہلے والا اقرار' یا اُن

صَلَاتُهُمْ، وَلَا مُهَاجَرَتُهُمْ، وَلَا قَتْلُهُمْ آبَاءَهُمْ، وَلَا طَوَافُهُمْ. فَلَمَّا عَلِمَ اللهُ الصِّدْقَ مِنْ قُلُوبِهِمْ فِيمَا تَتَابَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَرَائِعِ الْإِيمَانِ وَحُدُودِهِ قَالَ لَهُ: قُلْ لَهُمْ:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

قَالَ سُفْيَانُ: فَمَنْ تَرَكَ خَلَّةً مِنْ خِلَلِ الْإِيمَانِ جَاحِدًا كَانَ بِهَا عِنْدَنَا كَافِرًا، وَمَنْ تَرَكَهَا كَسَلًا أَوْ تَهَاوُنًا، أَدَّبْنَاهُ، وَكَانَ بِهَا عِنْدَنَا نَاقِصًا. هَكَذَا السُّنَّةُ أَبْلِغْهَا عَنِّي مَنْ سَأَلَكَ مِنَ النَّاسِ

کی نماز' یا اُن کی ہجرت' یا اُن کا اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ جنگ کرنا اُنہیں فائدہ نہ دیتا' جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ظاہر کر دیا کہ وہ دلی طور پر اس حوالے سے سچے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ اُن کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کر کے اُنہیں پاکیزہ کریں' نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو اس بات کا حکم دیا تو اُنہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ تھوڑی یا زیادہ (جتنی بھی زکوٰۃ بنتی تھی) وہ اُسے لے آئے' اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ ایسا نہ کرتے تو پہلا اقرار' یا اُن کی نماز' یا اُن کی ہجرت' یا اُن کا اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ جنگ کرنا' یا اُن کا طواف کرنا اُنہیں فائدہ نہ دیتا' جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ظاہر کر دیا کہ وہ دلی طور پر اس حوالے سے سچے ہیں تو یکے بعد دیگرے اُن پر شریعت کے احکام اور حدود کو لاگو کیا گیا' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے فرمایا: تم اُن لوگوں سے یہ کہہ دو:

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا''۔

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: جو شخص انکار کرتے ہوئے ایمان کے بنیادی احکام میں سے کسی ایک کو ترک کرتا ہے تو وہ اس وجہ سے ہمارے نزدیک کافر شمار ہوگا اور جو شخص کاہلی کی وجہ سے اور سستی کی وجہ سے اسے ترک کر دیتا ہے' ہم اُس کو ادب سکھائیں گے اور ایسا شخص ہمارے نزدیک ایمان کے اعتبار سے ناقص شمار ہوگا' سنت کا حکم یہی ہے' جو بھی شخص تم سے اس حوالے سے دریافت کرے' تم اُس تک میرے حوالے سے یہ بات پہنچا دینا۔

بَابُ مَعْرِفَةِ اَيِّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَوْلُهُ تَعَالَى {اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ} [المائدة: 3] الْآيَةَ

باب: اس بات کی معرفت کہ یہ آیت کون سے دن نازل ہوئی تھی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا"

222- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ} [المائدة: 3] لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا. فَقَالَ عُمَرُ: اَنَا اَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں:

ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت ہم (یعنی یہودیوں) پر نازل ہوئی ہوتی: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا" تو ہم اُس دن کو عید کا دن قرار دیتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی تھی، یہ عرفہ کے دن اور جمعہ کے دن نازل ہوئی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

223- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَا: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْ اَنَّا نَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں:

ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہمیں یہ پتا چل جائے کہ یہ آیت کون سے دن نازل ہوئی تھی؟ تو ہم اُس دن کو عید کا دن بنا لیں گے:

222- رواه البخاري: 4606، ومسلم: 3017.

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا' تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا''۔

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ، أُنْزِلَتْ وَنَحْنُ وُقُوفٌ بِعَرَفَاتٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُس دن سے واقف ہوں جس دن میں یہ نازل ہوئی تھی' یہ اُس وقت نازل ہوئی تھی جب ہم عرفات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقوف کیے ہوئے تھے۔

224- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: ثنا وَكِيعٌ قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بنو ہاشم کے غلام عمار بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا' اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا''۔

وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: لَوْ عَلِمْنَا فِي أَيِّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ جَعَلْنَاهَا عِيدًا فَقَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اُس وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص موجود تھا' اُس نے کہا: اگر ہمیں یہ پتا چل جائے کہ یہ کون سے دن میں نازل ہوئی ہے تو ہم اُس دن کو عید بنالیں گے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی تھی اور وہ جمعہ کا دن تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذَا بَيَانٌ لِمَنْ عَقَلَ، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَصِحُّ الدِّينُ إِلَّا

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ اُس شخص کیلئے وضاحت ہے جو عقل رکھتا ہے اور یہ بات جانتا ہے کہ دین اُسی وقت درست ہوتا ہے

224- رواه الترمذی: 3057، وصححه الألبانی فی صحیح الترمذی: 2438۔

بِالتَّصْدِيقِ بِالْقَلْبِ، وَالْإِقْرَارِ بِاللِّسَانِ، وَالْعَمَلِ بِالْجَوَارِحِ، مِثْلُ الصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ، وَالْحَجِّ، وَالْجِهَادِ، وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ

جب دل کے ذریعہ تصدیق کی جائے' زبان کے ذریعہ اقرار کیا جائے اور اعضاء کے ذریعہ عمل کیا جائے (اس عمل میں) جیسے نماز' زکوٰۃ' روزہ رکھنا' حج کرنا' جہاد اور اس جیسی دیگر چیزیں شامل ہیں۔

بَابُ عَلَى كَمْ بُنِيَ الْإِسْلَامُ؟

باب: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

225- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

226- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

225- رواه الترمذي:2104.

226- رواه البخاري:8، ومسلم:16.

خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔

227- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا"۔

228- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأُشْنَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّقِيقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

227- رواه مسلم: 21، والترمذی: 2609، وأحمد 120/2، وابن حبان: 158، والحمیدی: 703۔

228- رواه أحمد 364/4، وخرجه الألبانی فی الارواء 250/3۔

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ

"بے شک اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔

بَابُ ذِكْرِ سُؤَالِ جِبْرِيلَ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنِ الْإِسْلَامِ مَا هُوَ؟ وَعَنِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ؟

باب: حضرت جبریل علیہ السلام کا نبی اکرم ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کرنا کہ وہ کیا ہے اور ایمان کے بارے میں سوال کرنا کہ وہ کیا ہے؟

229- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِنَّا، حَتَّى جَلَسَ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَسْنَدَ رُكْبَتِهِ إِلَى رُكْبَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اسی دوران ایک شخص ہمارے سامنے آیا' اس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے' ہم میں سے کوئی بھی شخص اُسے پہچانتا نہیں تھا یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور اُس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی زانوں پر رکھ لیں' پھر اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسلام کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج

229- رواه البخاري:50، ومسلم:8، والترمذي:2610، وابن ماجه:63، وأحمد 52/1، وابن حبان:168، وابن أبي شيبة 44/11، والطيالسي:21.

أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ. وَمَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا أَنَّهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ عُمَرُ: فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ، هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلِ؟ فَقُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ

کرو اگر تم وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہو۔ تو اُس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے! ہمیں اُس پر حیرانگی ہوئی کہ اُس نے نبی اکرم ﷺ سے سوال بھی کیا ہے اور پھر اُس کی تصدیق بھی کر دی ہے' پھر اُس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اللہ پر' اُس کے فرشتوں پر' اُس کی کتابوں پر' اُس کے رسولوں پر' آخرت کے دن پر اور تقدیر پر ایمان رکھو خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے! پھر اُس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اُس نے عرض کی: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں جس سے دریافت کیا گیا ہے وہ دریافت کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (پھر وہ شخص چلا گیا) تھوڑی دیر گزرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل تھے جو تمہارے پاس اس لیے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے معاملہ کی تعلیم دے دیں۔

حدیث جبریل کی ایک اور روایت

230- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: بصرہ میں سب سے پہلے جس شخص نے تقدیر کے بارے میں گفتگو کی' (یعنی تقدیر کا انکار کیا) وہ

مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ بِالْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ. فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. فَلَقِينَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ. فَقُلْنَا: إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا أُنَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَبْتَغُونَ الْعِلْمَ. وَيَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ. وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ: إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ. فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ. وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ. وَالَّذِي حَلَفَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ. لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ أُحُدًا ذَهَبًا. فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ. ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

معبد جہنی ہے‘ ایک مرتبہ میں اور حمید بن عبدالرحمٰن گئے‘ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی‘ ہم نے کہا: ہمارے علاقہ میں کچھ لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور علم کی پیروی کرتے ہیں لیکن وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے‘ ہر معاملہ نئے سرے سے شروع ہوتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تمہاری ان لوگوں سے ملاقات ہو تو اُنہیں بتا دینا کہ میں اُن لوگوں سے لاتعلق ہوں اور اُن کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے‘ اُس ذات کی قسم ہے جس کے نام کا ابن عمر حلف اُٹھاتا ہے‘ اگر ان میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ کے جتنا سونا خیرات کرے تو اللہ تعالیٰ اُس سے یہ اُس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک وہ شخص تقدیر پر ایمان نہیں رکھے گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے‘ وہ بیان کرتے ہیں:

بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ. شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ. لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ. حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَسْنَدَ رُكْبَتَهُ إِلَى رُكْبَتِهِ. وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. وَتُقِيمَ

ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے‘ اسی دوران ہمارے سامنے ایک شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے‘ اُس پر سفر کا نشان نظر نہیں آ رہا تھا‘ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور اُس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے زانوؤں پر رکھ لیں‘ پھر عرض کی: اے حضرت محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں‘ اور تم

الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ أَنَّهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ يُرَى الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رِعَاءُ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: إِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ

نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم وہاں تک جا سکو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے! ہمیں اُس پر حیرانگی ہوئی کہ اس نے خود ہی سوال کیا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کر دی ہے۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں' اُس کی کتابوں' اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھو اور تم تقدیر پر ایمان رکھو وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے! آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اُس نے کہا: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں جس سے دریافت کیا گیا ہے وہ دریافت کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا ہے۔ اُس نے عرض کی: آپ مجھے اُس کی نشانیوں کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اُس کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے کہ) کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی اور تم برہنہ پاؤں نامناسب لباس والے بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں بلند عمارات تعمیر کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا' تین دن گزرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل تھے جو تمہارے پاس اس لیے آئے تھے

تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

231- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ عِنْدَنَا بِالْعِرَاقِ رِجَالًا يَقُولُونَ: إِنْ شَاءُوا عَمِلُوا، وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يَعْمَلُوا، وَإِنْ شَاءُوا دَخَلُوا الْجَنَّةَ، وَإِنْ شَاءُوا دَخَلُوا النَّارَ، وَيَصْنَعُونَ مَا شَاءُوا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ، وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ، ثُمَّ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ قَالَ: لَبَّيْكَ قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ لَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُصَلِّي الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَمَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَخْشَى اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُحْسِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: تُؤْمِنُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْبَعْثِ مِنَ

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہمارے ہاں عراق میں کچھ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو عمل کریں اور اگر چاہیں تو عمل نہ کریں' اگر وہ چاہیں تو جنت میں داخل ہو جائیں' اگر وہ چاہیں تو جہنم میں داخل ہو جائیں' وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں (یعنی تقدیر میں کچھ بھی طے نہیں ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُنہیں بتا دینا کہ میرا اُن سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور اُن کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے کہا: اے حضرت محمد! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں یہاں ہوں! اُنہوں نے دریافت کیا: اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تم فرض نماز ادا کرو اور تم فرض زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے مہینہ کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو۔ اُنہوں نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر لیتا ہوں تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے! احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو کہ تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا: اگر میں ایسا کر لوں گا تو کیا میں احسان کرنے والا شمار ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں' اُس کی

بَعْدِ الْمَوْتِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالْقَدَرِ كُلِّهِ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ: قَالَ صَدَقْتَ

کتابوں، اُس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے، جنت جہنم اور تقدیر ان سب باتوں پر ایمان رکھو۔ اُنہوں نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کرلوں گا تو کیا میں مؤمن ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

232- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنٌ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يُعْرَفُ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَشْهَدُ أَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَتَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ: صَدَقْتَ، فَعَجِبُوا مِنْهُ أَنَّهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، اسی دوران ایک شخص جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے، اُس پر سفر کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا لیکن کوئی اُسے پہچانتا بھی نہیں تھا، وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا، اُس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے، اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو اگر تم وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہو اور تم غسلِ جنابت کرو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے! تو لوگ اس بات پر حیران ہوئے کہ اُس نے خود ہی نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کر دی ہے۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے رسولوں، آخرت کے دن، جنت اور جہنم، دوبارہ زندہ کیے جانے، حساب لیے جانے اور تقدیر پر ایمان رکھو خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو، میٹھی ہو یا کڑوی ہو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے! تو

بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهُ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالْبَعْثِ وَالْحِسَابِ، وَبِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَحُلْوِهِ وَمُرِّهِ قَالَ: صَدَقْتَ، فَعَجِبُوا مِنْهُ أَنَّهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: صَدَقْتَ. ثُمَّ ذَهَبَ. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: يَا عُمَرُ، تَدْرِي مَنِ الرَّجُلِ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ذَلِكَ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ. وَمَا أَتَانِي فِي صُورَةٍ إِلَّا عَرَفْتُهُ فِيهَا، إِلَّا فِي صُورَتِهِ هَذِهِ

لوگ اُس پر حیران ہوئے کہ اُس نے خود ہی سوال کیا ہے اور خود ہی تصدیق کر دی ہے۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں جس سے دریافت کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ پھر اُس شخص نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے! پھر وہ چلا گیا' اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل تھے یہ تمہارے پاس اس لیے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں' یہ میرے پاس جس بھی صورت میں آئے تو میں نے انہیں پہچان لیا البتہ اس صورت کا معاملہ مختلف ہے۔

بَابُ ذِكْرِ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ؟ وَأَدْنَى الْإِيمَانِ مَا هُوَ؟

باب: افضل ایمان کا تذکرہ کہ اس سے مراد کیا ہے؟ اور ایمان کا سب سے کمتر درجہ کیا ہے؟

233- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحُلْمَانِيُّ قَالَ: انا خَالِدٌ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ، أَوْ بِضْعٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے ساٹھ سے زیادہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ

233- رواه البخاري: 9، ومسلم: 35، وأبو داؤد: 4676، وابن ماجه: 57، وأحمد 414/2، وابن أبي شيبة 40/11، والطيالسي: 2402.

وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، اَفْضَلُهَا: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيمَانِ

ہیں:) ستر سے زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے زیادہ فضیلت لا الٰہ الا اللہ کو حاصل ہے اور سب سے کم فضیلت راستہ سے تکلیف دِہ چیز ہٹانے کو ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں

234- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَابِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الْاِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ، اَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا: اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيمَانِ

''ایمان کے ساٹھ سے کچھ زیادہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے زیادہ فضیلت لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کو حاصل ہے اور سب سے کم فضیلت راستہ سے تکلیف دِہ چیز ہٹانے کو ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

235- وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، لَفْظُهُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

234- رواہ البخاری:9، ومسلم:35.

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَ الْاِيْمَانَ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً اَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً. اَفْضَلُهَا: قَوْلُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ. وَاَدْنَاهَا: اِمَاطَةُ الْاَذَى عَنِ الطَّرِيقِ. وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ

''بے شک ایمان کے ساٹھ سے کچھ زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے زیادہ فضیلت لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کو حاصل ہے اور سب سے کم فضیلت راستہ سے تکلیف دِہ چیز ہٹانے کو ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ مَا دَلَّ عَلَى زِيَادَةِ الْاِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

باب: اُس چیز کا تذکرہ جو ایمان میں اضافہ ہونے یا کمی ہونے پر دلالت کرتی ہے

236- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَاِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ. صُقِلَ مِنْهَا قَلْبُهُ فَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَعْلُوَا قَلْبَهُ. فَذَلِكَ الرَّانُ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

''بے شک جب کوئی مؤمن کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اُس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے' اگر وہ توبہ کر لے اور لاتعلق ہو جائے اور استغفار کر لے تو اُس کا دل صاف ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ مزید (گناہ کا ارتکاب کرے) تو وہ نکتہ بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اُس کے پورے دل پر چھا جاتا ہے' یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (ان الفاظ میں) کیا ہے:

236- رواه في صحيح الترمذي: 2654، والحديث رواه ابن ماجه: 4244، وأحمد 2/297، والحاكم 2/517.

{كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ} [المطففین: 14]

''خبردار! بلکہ اُن کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے اُس چیز کی وجہ سے جو اُنہوں نے کمائی کی ہے''۔

237- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ربیعہ حضرمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

اَلْاِيمَانُ يَزْدَادُ وَيَنْقُصُ

''ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے''۔

حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ کا قول

238- وَحَدَّثَنَا اَيْضًا الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالوہاب بن مجاہد نے اپنے والد (مجاہد) کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں:

اَلْاِيمَانُ يَزْدَادُ وَيَنْقُصُ

''ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے''۔

239- وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: اَلْاِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجعفر خطمی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا عمیر بن حبیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے۔ اُن سے دریافت کیا گیا: اس میں اضافہ اور کمی کیا ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جب

قِيلَ لَهُ: وَمَا زِيَادَتُهُ وَنُقْصَانُهُ؟ قَالَ: إِذَا ذَكَرْنَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَمِدْنَاهُ وَخَشِيْنَاهُ، فَذَلِكَ زِيَادَتُهُ. فَإِذَا غَفَلْنَا وَضَيَّعْنَا، فَذَلِكَ نُقْصَانُهُ

ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' اُس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اُس سے ڈرتے ہیں تو یہ اُس میں اضافہ ہوتا ہے اور جب ہم غفلت کا شکار ہوتے ہیں اور خود کو ضائع کرتے ہیں تو یہ اُس میں کمی ہوتی ہے۔

عمیر بن حبیب کا قول

240- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، فَقِيلَ: وَمَا زِيَادَتُهُ وَنُقْصَانُهُ؟ قَالَ: إِذَا ذَكَرْنَا اللهَ وَحَمِدْنَاهُ وَسَبَّحْنَاهُ، فَذَلِكَ زِيَادَتُهُ، وَإِذَا غَفَلْنَا وَضَيَّعْنَا وَنَسِينَا، فَذَلِكَ نُقْصَانُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجعفر خطمی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا عمیر بن حبیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔ اُن سے دریافت کیا گیا: یہ اضافہ اور کمی کیا ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جب ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' اُس کی حمد بیان کرتے ہیں' اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں تو یہ اُس میں اضافہ ہوتا ہے اور جب ہم غفلت کا شکار ہوتے ہیں اور ضائع کر دیتے ہیں اور بھول جاتے ہیں تو یہ اُس میں کمی ہوتی ہے۔

241- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: انا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ ذَرٍّ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: هَلُمُّوا نَزْدَادُ إِيمَانًا، فَيَذْكُرُونَ اللهَ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زبید نے ذر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سے یہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ آؤ تاکہ ہم ایمان میں اضافہ کریں۔ اور پھر وہ لوگ اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دعا

242- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ:

اللّٰهُمَّ زِدْنِي اِيمَانًا وَيَقِينًا وَفِقْهًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن عکیم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اپنی دعا میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! میرے ایمان' یقین اور فقہ (یعنی دین کی سمجھ بوجھ) میں اضافہ کر دے''۔

خواتین کا دین کے حوالے سے ناقص ہونا

243- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنِّسَاءِ:

مَا رَاَيْتُ مِنَ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ اَغْلَبَ لِاَلْبَابِ ذَوِي الرَّاْيِ مِنْكُنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے یہ فرمایا تھا:

''میں نے عقل اور دین کے اعتبار سے نقص رکھنے والی ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو سمجھدار لوگوں کی عقل پر تمہارے مقابلہ میں زیادہ غالب آ جائے''۔

244- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

243- رواه الترمذی:2616، وصححه الألبانی فی تخریج أحادیث السلة:956، وبنحوه رواه البخاری:304، ومسلم:80.

244- رواه أحمد6/139.

مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

"بندہ جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو اس دوران وہ مؤمن نہیں رہتا اور جب وہ چوری کر رہا ہوتا ہے تو اس دوران وہ مؤمن نہیں رہتا"۔

گناہ کے ارتکاب کے وقت مؤمن نہ رہنا

245- وَحَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَزْنِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

"چور جب چوری کر رہا ہوتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا اور زنا کرنے والا جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا اور شراب پینے والا جب شراب پی رہا ہوتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا' البتہ اُس کے بعد توبہ کی گنجائش ہوتی ہے"۔

246- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي حَسَّانَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

245- رواه البخاري:2475، ومسلم:104، وأبو داؤد:4689، والترمذي:2625، وابن ماجه:3936، والنسائي 65/8۔

246- رواه عبد الرزاق في المصنف:13688، والنسائي 64/8، وابن أبي شيبة 32/11۔

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

"زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا"۔

247- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي فِرَاسٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُدْرِكَ بْنَ عُمَارَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى يَعْنِي عَبْدَ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

"زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا"۔

امام باقر کی وضاحت

248- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: انا أَبِي، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي جَعْفَرٍ، فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہذیل بن یسار بیان کرتے ہیں:

امام ابوجعفر (شاید اس سے مراد امام باقر ہیں) سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

"چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا"۔

247- رواہ أحمد 352/4، وعزاہ الهيثمي في المجمع 100/1۔

مُؤْمِنٌ

قَالَ: فَدَوَّرَ دَائِرَةً. فَقَالَ: هَذَا الْإِسْلَامُ. ثُمَّ دَوَّرَ حَوْلَهَا دَائِرَةً فَقَالَ: وَهَذَا الْإِيمَانُ مَحْصُورٌ فِي الْإِسْلَامِ. فَإِذَا سَرَقَ أَوْ زَنَى خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ. وَلَا يُخْرِجُهُ عَنْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا الشِّرْكُ

راوی بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک دائرہ کھینچا اور فرمایا: یہ اسلام ہے' پھر اُنہوں نے اس کے اردگرد ایک اور دائرہ بنایا اور فرمایا: یہ ایمان ہے جو اسلام میں محصور ہے جب کوئی شخص چوری کرتا ہے یا زنا کرتا ہے تو وہ ایمان سے نکل کر اسلام تک آ جاتا ہے لیکن اسلام سے اُسے صرف شرک ہی باہر نکال سکتا ہے۔

249- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ الْقَلَّاسُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: هَذَا الْإِسْلَامُ وَدَوَّرَ دَائِرَةً فِي وَسَطِهَا أُخْرَى وَهَذَا الْإِيمَانُ الَّذِي فِي وَسَطِهَا مَقْصُورٌ فِي الْإِسْلَامِ. قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضیل بن یسار بیان کرتے ہیں:

امام محمد بن علی (شاید اس سے مراد امام باقر ہیں) نے یہ فرمایا ہے: یہ اسلام ہے' پھر اُنہوں نے اس کے درمیان میں ایک اور دائرہ کھینچا اور فرمایا: یہ ایمان ہے جو اس کے وسط میں ہے اور یہ چاروں طرف سے اسلام میں گھرا ہوا ہے۔ پھر اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔

ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ، فَإِذَا

پھر انہوں نے فرمایا: ایسا شخص ایمان سے نکل کر اسلام کی طرف آ جاتا ہے' البتہ وہ اسلام سے باہر نہیں جاتا اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ

تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَجَعَ اِلَى الْاِيمَانِ

تعالیٰ اُس کی توبہ کو قبول کرے گا۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: پھر وہ شخص ایمان کی طرف واپس آ جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَا اَحْسَنَ مَا قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَذَلِكَ اَنَّ الْاِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، يَزِيدُ بِالطَّاعَاتِ، وَيَنْقُصُ بِالْمَعَاصِي وَالْاِسْلَامُ لَا يَجُوزُ اَنْ يُقَالَ: يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) امام محمد بن علی (یعنی امام باقر) نے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ کتنی عمدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان کم یا زیادہ ہوتا ہے' وہ نیکی کے ذریعہ زیادہ ہوتا ہے اور گناہوں کے ذریعہ کم ہو جاتا ہے لیکن اسلام کے لیے یہ لفظ استعمال کرنا جائز نہیں ہے کہ یہ کہا جائے کہ یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔

وَقَدْ رَوَى جَمَاعَةٌ مِمَّنْ تَقَدَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوا: اِذَا زَنَى نُزِعَ مِنْهُ الْاِيمَانُ، فَاِنْ تَابَ رَدَّهُ اللهُ اِلَيْهِ، كُلُّ ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى اَنَّ الْاِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، وَالْاِسْلَامُ لَيْسَ كَذَلِكَ، اَلَا تَرَى اِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

پہلے زمانہ کے بزرگوں کی ایک جماعت کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ وہ حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان کو الگ کر دیا جاتا ہے' اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ ایمان کو اُسے لوٹا دیتا ہے۔ یہ سب باتیں اس بات کی دلیل ہیں کہ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے' جبکہ اسلام کی یہ حیثیت نہیں ہے' کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ملاحظہ نہیں کیا ہے:

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ، فَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ

''بندہ اور کفر کے درمیان بنیادی فرق نماز کو ترک کرنا ہے جو شخص نماز کو ترک کر دیتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ اللهَ تَعَالَى: قَرَنَ الزَّكَاةَ فِي كِتَابِهِ مَعَ الصَّلَاةِ، فَمَنْ لَمْ يُزَكِّ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں زکوٰۃ کا ذکر نماز کے ساتھ کیا ہے' تو جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اُس کی نماز کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

250- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا زَنٰى نَزَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ نُوْرَ الْاِيْمَانِ، فَاِنْ شَاءَ رَدَّهُ اِلَيْهِ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُ

جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ایمان کے نور کو الگ کر دیتا ہے پھر اگر اللہ چاہے تو اُس نور کو اُس شخص کی طرف واپس کر دیتا ہے اور اگر چاہے تو اُسے ترک کر دیتا ہے۔

251 - وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوْبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقَطِيْعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمِّيْ غِلْمَانَهُ تَسْمِيَةَ الْعَرَبِ وَيَقُوْلُ: لَا تَزْنُوْا: فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا زَنٰى نُزِعَ مِنْهُ نُوْرُ الْاِيْمَانِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے غلاموں کے نام عربوں کے سے رکھتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے: تم زنا نہ کرنا کیونکہ جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو ایمان کا نور اُس سے الگ ہو جاتا ہے۔

ایمان کا نور الگ ہو جانا

252- حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ لِغِلْمَانِهِ: مَنْ اَرَادَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ اَزَوَّجْنَاهُ، لَا يَزْنِيْ مِنْكُمْ زَانٍ اِلَّا نَزَعَ اللهُ مِنْهُ نُوْرَ الْاِيْمَانِ، فَاِنْ شَاءَ اَنْ يَرُدَّهُ عَلَيْهِ، رَدَّهُ، وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَمْنَعَهُ مِنْهُ مَنَعَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اپنے غلاموں سے فرمایا: تم میں سے جو شخص شادی کرنا چاہتا ہو ہم اُس کی شادی کروا دیں گے لیکن تم میں سے کوئی شخص زنا نہ کرے کیونکہ جب وہ زنا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس سے ایمان کے نور کو الگ کر دے گا پھر اگر اللہ چاہے گا تو اُس نور کو اُس شخص کی طرف لوٹا دے گا اور اگر اُسے روکنا چاہے گا تو اُس شخص سے اُس نور کو روک دے گا۔

253- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي بْنَ هَارُونَ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْاِيمَانُ نَزِهٌ، فَمَنْ زَنَا فَارَقَهُ الْاِيمَانُ، فَاِنْ لَامَ نَفْسَهُ وَرَاجَعَ، رَاجَعَهُ الْاِيمَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
ایمان کو پاکیزہ قرار دیا گیا ہے' جو شخص زنا کرتا ہے ایمان اُس سے الگ ہو جاتا ہے' پھر اگر وہ شخص اپنے آپ کو ملامت کرے اور رجوع کر لے تو ایمان بھی اُس کی طرف واپس آ جاتا ہے۔

254- وَحَدَّثَنِي اَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، يَنْزِعُ اللهُ مِنْهُ نُورَ الْاِيمَانِ كَمَا يَخْلَعُ اَحَدُكُمْ قَمِيصَهُ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حسن بصری روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' اللہ تعالیٰ اُس سے ایمان کے نور کو الگ کر دیتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنی قمیص اُتار دیتا ہے' پھر اگر وہ بندہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول کر لیتا ہے''۔

255- وَحَدَّثَنَا اَيْضًا اَبُو نَصْرٍ قَالَ: ثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الْاِيمَانِ فَاِنْ تَابَ اُعِيدَ اِلَيْهِ الْاِيمَانُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حسن بصری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''ایسے شخص سے ایمان الگ کر دیا جاتا ہے پھر اگر وہ شخص توبہ کر لے تو ایمان اُس کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے''۔

256- قَالَ: وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سَعِيدٍ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: يُجَانِبُهُ الْإِيمَانُ مَا كَانَ كَذَلِكَ. فَإِنْ رَجَعَ رَاجَعَهُ الْإِيمَانُ

حسن بصری فرماتے ہیں: ایسے شخص سے ایمان الگ ہو جاتا ہے جب تک وہ اس حالت میں رہتا ہے' پھر جب وہ رجوع کر لے تو ایمان اُس کی طرف واپس آ جاتا ہے۔

کامل مؤمن کون ہے؟

257- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَهْوَايْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

''ایمان کے حوالے سے سب سے زیادہ کامل مؤمن وہ ہوتا ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہو''۔

258- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

''ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل مؤمن وہ ہوتا ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہو''۔

حیاء' ایمان کا حصہ ہے

259- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

257- رواه أبو داؤد:4682، والترمذي:1162، والدارمي 323/2، وأحمد 250/2، والحاكم 3/1.

259- رواه البخاري:24، ومسلم:36، ومالك 98/3، والترمذي 26/5، وابن ماجه:58، والنسائي 121/8، وأحمد 9/2.

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

دَعْهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک انصاری شخص کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اسے رہنے دو! کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے''۔

260- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ فِي الْمَسَاجِدِ لَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب وہ مساجد میں اکٹھے ہوں گے لیکن اُن میں سے کوئی بھی مؤمن نہیں ہوگا''۔

مسجد میں کوئی ایک بھی مؤمن نہیں ہوگا

261- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ، لَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مساجد میں اکٹھے ہوں گے لیکن اُن میں سے کوئی بھی مؤمن نہیں ہوگا''۔

260- رواه الحاكم 442/4۔

261- انظر السابق۔

262- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ مَا فِيهِمْ مُؤْمِنٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ جب وہ مساجد میں اکٹھے ہوں گے اور اُن میں سے کوئی بھی مؤمن نہیں ہوگا''۔

ایمان میں کمی وبیشی، قرآن سے استدلال

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنٍ: كُلُّ هَذِهِ الْآثَارِ تَدُلُّ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ، وَسَنَذْكُرُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَاهُ وَهَذَا طَرِيقُ مَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایمان میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور اُس میں کمی بھی ہوتی ہے، اب ہم قرآنِ مجید کے حوالے سے وہ آیات ذکر کریں گے جو ہمارے اس مؤقف پر دلالت کرتی ہوں گی اور یہ اُس شخص کا راستہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کرلیا ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ} [التوبة: 124]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب بھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو اُن میں سے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے تو جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے تو اُن کے ایمان میں اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ خوشخبری حاصل کرتے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ} [الفتح: 4]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہی وہ ذات ہے جس نے مؤمنین کے دلوں میں سکینت نازل کی تاکہ اُن کے ایمان کے ہمراہ اُن کے ایمان میں اضافہ ہو''۔

قَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

262- انظر السابق۔

{وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ} [محمد: 17]

''وہ لوگ جنہوں نے ہدایت کی پیروی کی اُن کی ہدایت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُنہیں اُن کی پرہیزگاری عطا کرتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِيمَا أَثْنَى بِهِ عَلَى أَصْحَابِ الْكَهْفِ:

اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کی تعریف کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

{إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ} [الكهف: 13]

''یہ کچھ نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے' پھر ہم نے اُن کی ہدایت کی اضافہ کر دیا''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ} [الانفال: 2]

''بے شک اہلِ ایمان وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اُن کے سامنے اُس کی آیات تلاوت کی جائیں تو اُن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر ہی توکل کرتے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ، وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا} [المدثر: 31]

''تا کہ جن لوگوں کو کتاب دی گئی اُنہیں یہ یقین ہو جاتا اور جو لوگ ایمان لائے اُن کے ایمان میں اضافہ ہو جائے''۔

وَهَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ.

یہ چیز قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر استعمال ہوئی ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ} [آل عمران: 173]

''وہ لوگ کہ جب کچھ لوگوں نے اُن سے کہا کہ کئی لوگ تمہارے لیے جمع ہو چکے ہیں تو تم اُن سے ڈرو' تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے ایمان میں اضافہ کیا اور اُنہوں نے کہا: ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''۔

سفیان بن عیینہ کا قول

263- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ سُلَيْمَانَ لُوَيْنًا يَقُولُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ. يَقُولُ غَيْرَ مَرَّةٍ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ قَالَ: ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَأَخَذْنَاهُ مِمَّنْ قَبْلَنَا: قَوْلٌ وَعَمَلٌ. وَإِنَّهُ لَا يَكُونُ قَوْلٌ إِلَّا بِعَمَلٍ قِيلَ لِابْنِ عُيَيْنَةَ: يَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ إِذًا؟

264- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْفَتْحِ نَصْرُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قِيلَ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: أَلَيْسَ تَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ؟

{فَزَادَهُمْ إِيمَانًا}

[آل عمران: 173]

فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ. قِيلَ: يَنْقُصُ؟ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ يَزِيدُ إِلَّا وَهُوَ يَنْقُصُ

سفیان ثوری کا قول

265- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: إِنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ سُفْيَانُ: وَأَقُولُ: إِنَّ الْإِيمَانَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلیمان محمد بن لوین بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان
عیینہ کو کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایمان قول اور عمل (کے مجمو
کا نام ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: ہم نے اپنی طرف سے اس بار
حاصل کیا ہے کہ یہ قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے اور یہ قول اُس و
معتبر ہوگا جب عمل بھی ساتھ ہو۔ ابن عیینہ سے کہا گیا: کیا اس
اضافہ اور کمی ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ بھلا کیوں نہ ہوگی

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی
کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوالفتح نصر بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ سے سو
کیا گیا: کیا ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کی
لوگ قرآن تلاوت نہیں کرتے ہو! (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"تو اُن لوگوں کا ایمان زیادہ ہوگیا"۔

یہ کئی مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ اُن سے سوال کیا گیا: کیا یہ
بھی ہوتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جو چیز زیادہ ہوتی ہے وہ کم بھی ہو
ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی س
کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن قاسم اسدی بیان کرتے ہیں:

میں نے سفیان ثوری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایمان کم او
زیادہ ہوتا ہے۔ سفیان فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ ایمان وہ چ

يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ سُفْيَانُ: وَأَقُولُ: إِنَّ الْإِيمَانَ مَا وَقَرَ فِي الصُّدُورِ، وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ

ہے جو دل میں جم جائے اور عمل اُس کی تصدیق کرے۔

266- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَابْنَ جَرِيجٍ، وَمَعْمَرًا يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:

میں نے سفیان ثوری' ابن جریج اور معمر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ) کا نام ہے اور یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔

267- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، وَابْنَ جَرِيجٍ، وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:

میں نے معمر' سفیان ثوری' امام مالک' ابن جریج' سفیان بن عیینہ' ان سب حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ) کا نام ہے اور یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔

268- أَخْبَرَنَا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، فَقَالَ لَهُ أَخُوهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، لَا تَقُولَنَّ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، فَغَضِبَ وَقَالَ: اسْكُتْ يَا صَبِيُّ، بَلَى حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ

امام حمیدی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایمان' قول اور عمل کا نام ہے' یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔ اُن کے بھائی ابراہیم بن عیینہ نے اُن سے کہا: اے ابومحمد! آپ یہ ہرگز نہ کہیں کہ یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔ تو سفیان بن عیینہ غصہ میں آ گئے اور بولے: تم خاموش رہو! اے بچے! یہ (اُس وقت تک کم ہوتا رہتا ہے) جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتا۔

امام اوزاعی کا قول

269- أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُوسَى بْنِ زَنْجُوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُدَيْكٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَاحْذَرُوهُ، فَإِنَّهُ مُبْتَدِعٌ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فدیک بن سلیمان بیان کرتے ہیں:

میں نے امام اوزاعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایمان' قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے' یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے' جو شخص یہ گمان کرے کہ ایمان زیادہ ہوتا ہے اور کم نہیں ہوتا' تم اُس سے بچ کے رہو کیونکہ وہ بدعتی ہوگا۔

امام احمد کا قول

270- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ) کا نام ہے اور یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔

امام مالک کا قول

271- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ مَالِكٌ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

سریج بن نعمان بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن نافع نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: امام مالک یہ فرماتے تھے: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ) کا نام ہے' یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔

272- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ يَعْنِي أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا نَقَصَتْ أَمَانَةُ عَبْدٍ إِلَّا نَقَصَ إِيمَانُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وکیع نے سفیان کے حوالے سے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب بھی کسی بندہ میں امانت کم ہوتی ہے تو اُس کا ایمان بھی کم ہو جاتا ہے۔

قَالَ الْفَضْلُ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ وَسُئِلَ عَنْ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا انْتُقِصَتْ أَمَانَةُ عَبْدٍ إِلَّا انْتُقِصَ إِيمَانُهُ

فضل بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو سنا' اُن سے ایمان کی کمی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: وکیع نے سفیان کے حوالے سے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد (عروہ بن زبیر) کا یہ قول نقل کیا ہے: جب بھی کسی بندہ میں امانت کم ہوتی ہے تو اُس کے ایمان میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔

قَالَ: وَقَالَ أَحْمَدُ: قَالَ وَكِيعٌ: الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ

ابوعبداللہ نے یہ بات بھی بیان کی کہ امام احمد فرماتے ہیں کہ وکیع نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے' اور سفیان کا بھی یہی قول ہے۔

273- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوہیثم نے سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

{وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي} [البقرة: 260]

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''لیکن میرے دل کو اطمینان حاصل ہو جائے''۔

قَالَ: لِيَزْدَادَ إِيمَانًا

تو سعید بن جبیر فرماتے ہیں: یعنی اُن کے ایمان میں اضافہ ہو جائے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فِيمَا ذَكَرْتُ مِنْ هَذَا الْبَابِ مُقْنِعٌ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللهُ تَعَالَى لِلرَّشَادِ، وَسَلِمَ مِنَ الْأَهْوَاءِ الضَّالَّةِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس باب میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ اُس شخص کیلئے کفایت کر جائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی توفیق عطا کی ہو اور جو شخص گمراہ کن خواہشات سے محفوظ ہو۔

بَابُ الْقَوْلِ بِاَنَّ الْاِیْمَانَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ، وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ، وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ لَا یَکُوْنُ مُؤْمِنًا، اِلَّا اَنْ تَجْتَمِعَ فِیهِ هٰذِهِ الْخِصَالُ الثَّلَاثُ

باب: یہ مؤقف کہ ایمان دل کے ذریعہ تصدیق، زبان کے ذریعہ اقرار اور اعضاء کے ذریعہ عمل کا نام ہے اور آدمی اُسی وقت مؤمن ہوتا ہے جس اُس میں یہ تینوں خصوصیات اکٹھی ہوجائیں

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَاِیَّاکُمْ اَنَّ الَّذِي عَلَیْهِ عُلَمَاءُ الْمُسْلِمِینَ اَنَّ الْاِیمَانَ وَاجِبٌ عَلَی جَمِیعِ الْخَلْقِ، وَهُوَ تَصْدِیقٌ بِالْقَلْبِ، وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ، وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ مسلمانوں کے علماء کا جو مؤقف ہے وہ یہ ہے کہ ایمان تمام مخلوق پر واجب ہے اور اس سے مراد دل کے ذریعہ تصدیق کرنا، زبان کے ذریعہ اقرار کرنا اور اعضاء کے ذریعہ عمل کرنا ہے۔

زبان کے ذریعہ اقرار کا لازم ہونا

ثُمَّ اعْلَمُوا اَنَّهُ لَا تُجْزِئُ الْمَعْرِفَةُ بِالْقَلْبِ وَالتَّصْدِیقُ اِلَّا اَنْ یَکُونَ مَعَهُ الْاِیمَانُ بِاللِّسَانِ نُطْقًا، وَلَا تُجْزِيءُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ، وَنُطْقٌ بِاللِّسَانِ، حَتّٰی یَکُونَ عَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ. فَاِذَا کَمُلَتْ فِیهِ هٰذِهِ الثَّلَاثُ الْخِصَالِ: کَانَ مُؤْمِنًا

پھر آپ یہ بات بھی جان لیں کہ دل کے ذریعہ معرفت اور تصدیق اُس وقت تک کفایت نہیں کرتی جب تک آدمی کے ساتھ زبان کے ساتھ بول کر ایمان موجود نہ ہو اور دل کی معرفت اور زبان کا اقرار اُس وقت تک کفایت نہیں کرتا جب تک اعضاء کا عمل بھی موجود نہ ہو، جب کسی آدمی میں یہ تینوں خصوصیات اکٹھی ہوجائیں گی تو وہ مؤمن ہوگا۔

دَلَّ عَلَی ذٰلِكَ الْقُرْآنُ، وَالسُّنَّةُ، وَقَوْلُ عُلَمَاءُ الْمُسْلِمِینَ:

کتاب وسنت اور مسلمانوں کے علماء کے اقوال اس مؤقف پر دلالت کرتے ہیں۔

فَاَمَّا مَا لَزِمَ الْقَلْبَ مِنْ فَرْضِ الْاِیمَانِ فَقَوْلُ اللهِ تَعَالَی فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ:

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ایمان کے لزوم میں دل (کی معرفت) لازم ہے، تو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے جو سورۃ المائدہ میں ہے:

{یَا اَیُّهَا الرَّسُولُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِینَ

''اے رسول! وہ لوگ تمہیں غمگین نہ کریں جو کفر میں جلدی

يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ} [المائدة: 41]

وَقَالَ تَعَالَى:

{مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ}

[النحل: 106]

وَقَالَ تَعَالَى:

{قَالَتِ الْاَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُوْلُوا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ} [الحجرات: 14] الْآيَةَ

فَهٰذَا مِمَّا يَدُلُّكَ عَلَى اَنَّ عَلَى الْقَلْبِ الْاِيْمَانَ، وَهُوَ التَّصْدِيقُ وَالْمَعْرِفَةُ، وَلَا يَنْفَعُ الْقَوْلُ اِذْ لَمْ يَكُنِ الْقَلْبُ مُصَدِّقًا بِمَا يَنْطِقُ بِهِ اللِّسَانُ مَعَ الْعَمَلِ، فَاعْلَمُوا ذٰلِكَ

کرتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا انکار کرے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے مجبور کر دیا گیا ہو اور اُس کا دل ایمان کے حوالے سے مطمئن ہو' لیکن جس کو کفر کے حوالے سے شرحِ صدر حاصل ہو تو اُن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے غضب نازل ہوگا اور اُن کیلئے دردناک عذاب ہوگا''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دیہاتی یہ کہتے ہیں: ہم ایمان لائے' تم فرما دو کہ تم لوگ ایمان نہیں لائے بلکہ تم یہ کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا ہے' ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا ہے''۔

تو یہ آیات اس بات پر آپ کی رہنمائی کریں گی کہ ایمان کا تعلق دل سے بھی ہوتا ہے اور اس سے مراد تصدیق کرنا اور معرفت حاصل کرنا ہے اور جب دل کی تصدیق موجود نہ ہو تو پھر آدمی کا زبانی اقرار جو زبان کے ذریعہ اُس نے اعتراف کیا ہے اور اُس کے ساتھ جو ظاہری عمل موجود ہے وہ اُسے نفع نہیں دیتا' آپ لوگ یہ بات جان لیں۔

زبانی اقرار کے لازم ہونے کے دلائل

وَاَمَّا فَرْضُ الْاِيْمَانِ بِاللِّسَانِ: فَقَوْلُهٗ تَعَالَى فِي سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

{قُوْلُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ، وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلَى اِبْرَاهِيمَ، وَاِسْمَاعِيلَ، وَاِسْحَاقَ، وَيَعْقُوبَ، وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوسَى

جہاں تک زبان کے ذریعہ ایمان کی فرضیت کا تعلق ہے تو اُس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے جو سورۃ البقرہ میں ہے:

''تم فرما دو! ہم لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور اُس پر جو ابراہیم' اسماعیل' اسحاق' یعقوب اور اسباط (یعنی اُن کی اولاد) کی طرف نازل کیا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو

وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ، لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ. فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا} الْآيَةَ

دیا گیا اور جو انبیاء کو اُن کے پروردگار کی طرف سے دیا گیا' ہم اُن کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں' پس اگر وہ ایمان لے آئیں اُس کی مانند جس طرح تم اُس پر ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت حاصل کر لیں گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ، وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ} [آل عمران: 84] الْآيَةَ

''تم فرما دو! ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہم پر نازل کیا گیا اور جو ابراہیم پر نازل کیا گیا''۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ اعتراف نہیں کر لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں'' اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

فَهَذَا الْإِيمَانُ بِاللِّسَانِ نُطْقًا فَرْضًا وَاجِبًا

تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زبان کے ذریعہ اعتراف کر کے ایمان لانا لازمی فرض ہے۔

وَأَمَّا الْإِيمَانُ بِمَا فَرَضَ عَلَى الْجَوَارِحِ تَصْدِيقًا بِمَا آمَنَ بِهِ الْقَلْبُ، وَنَطَقَ بِهِ اللِّسَانُ: فَقَوْلُهُ تَعَالَى:

جہاں تک اس ایمان کا تعلق ہے کہ جو اعضاء کے حوالے سے لازم ہے کہ اعضاء اُس چیز کی تصدیق کرتے ہوں جس پر دل ایمان لایا ہے اور جس کا زبان نے اقرار کیا ہے تو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا} [الحج: 77] إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: {تُفْلِحُونَ} [البقرة: 189]

''اے ایمان والو! تم رکوع اور سجدہ کرو'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''تم کامیاب ہو جاؤ''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَاَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ} [البقرة: 43]

’’تم نماز قائم کرو اور تم زکوۃ ادا کرو‘‘۔

فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنَ الْقُرْآنِ، وَمِثْلُهُ فَرْضُ الصِّيَامِ عَلَى جَمِيعِ الْبَدَنِ، وَمِثْلُهُ فَرْضُ الْجِهَادِ بِالْبَدَنِ، وَبِجَمِيعِ الْجَوَارِحِ

یہ قرآنِ مجید میں کئی مقام پر ذکر ہوا ہے اور اسی کی مانند روزے کی فرضیت کا حکم ہے جس کا تعلق پورے جسم سے ہے اور اسی کی مانند جہاد کی فرضیت کا ذکر ہے جس کا تعلق جسم سے ہے اور دیگر تمام اعضاء سے ہے۔

فَالْاَعْمَالُ رَحِمَكُمُ اللهُ بِالْجَوَارِحِ: تَصْدِيقٌ عَنِ الْاِيمَانِ بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ، فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقِ الْاِيمَانَ بِعَمَلِهِ وَبِجَوَارِحِهِ: مِثْلُ الطَّهَارَةِ، وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ، وَاَشْبَاهٌ لِهَذِهِ وَرَضِيَ مِنْ نَفْسِهِ بِالْمَعْرِفَةِ وَالْقَوْلِ لَمْ يَكُنْ مُؤْمِنًا، وَلَمْ يَنْفَعْهُ الْمَعْرِفَةُ وَالْقَوْلُ، وَكَانَ تَرْكُهُ لِلْعَمَلِ تَكْذِيبًا مِنْهُ لِاِيمَانِهِ، وَكَانَ الْعَمَلُ بِمَا ذَكَرْنَاهُ تَصْدِيقًا مِنْهُ لِاِيمَانِهِ، وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ

تو اعضاء کے ذریعہ عمل کرنا‘ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! یہ اُس بات کی تصدیق ہے جس پر دل اور زبان ایمان لائے ہیں‘ تو جو شخص اپنے عمل اور اپنے اعضاء کے ذریعہ ایمان کی تصدیق نہیں کرتا جیسے طہارت‘ نماز‘ زکوۃ‘ روزہ‘ حج‘ جہاد اور اس جیسے دیگر احکام کے ذریعہ تصدیق نہیں کرتا اور اپنی ذات کیلئے صرف معرفت اور زبانی اعتراف سے راضی رہ جاتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوگا‘ اُس کی معرفت اور اُس کا زبانی اعتراف اُسے فائدہ نہیں دیں گے بلکہ اُس کا عمل کو ترک کرنا اُس کی طرف سے اپنے ایمان کی تکذیب کے مترادف شمار ہوگا اور جو چیزیں ہم نے ذکر کی ہیں اُن پر اُس کا عمل کرنا اُس کی طرف سے اپنے ایمان کی تصدیق شمار ہوگی‘ باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔

وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ} [النحل: 44]

’’تم لوگوں کے سامنے وہ چیز بیان کرو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے تاکہ وہ لوگ غور و فکر کریں‘‘۔

فَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهِ شَرَائِعَ الْاِيمَانِ اَنَّهَا عَلَى هَذَا النَّعْتِ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے سامنے شرعی احکام بیان کیے ہیں اور اس بارے میں بہت سی احادیث مذکور ہیں اور اللہ تعالیٰ

فِي أَحَادِيثَ كَثِيرَةٍ. وَقَدْ قَالَ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ، وَبَيَّنَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ أَنَّ الْإِيمَانَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِعَمَلٍ، وَبَيَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا قَالَتِ الْمُرْجِئَةُ. الَّذِينَ لَعِبَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ

نے بھی اپنی کتاب میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے اور کئی مقامات پر یہ بات واضح کی ہے کہ ایمان صرف اُسی وقت ہوگا جب عمل بھی ساتھ میں موجود ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی بات بیان کی ہے جبکہ مرجئہ نامی فرقہ کا موقف اس سے مختلف ہے' یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ شیطان کھیل کود کرتا ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ: {لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا، وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ} [البقرة: 177] إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: {الْمُتَّقُونَ} [البقرة: 177]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ جو شخص ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور انبیاء پر اور وہ اپنا مال اپنی خوشی سے قریبی رشتہ داروں' یتیموں' مسکینوں' مسافروں' مانگنے والوں' غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے اور وہ نماز قائم کرے' زکوٰۃ ادا کرے' اپنے عہد کو پورا کرے جب اُنہوں نے کوئی عہد کیا ہو اور تنگی اور پریشانی میں صبر سے کام لیں" یہ آیت یہاں تک ہے: "پرہیز گاروں"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: سَأَلَ أَبُو ذَرٍّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ فَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سامنے یہ آیت تلاوت کی تھی۔

274- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے

274- رواه الحاكم 272/2.

الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِنَّ أَبَا ذَرٍّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ؟ فَقَرَأَ عَلَيْهِ:

{لَيْسَ الْبِرَّ} [البقرة: 177] أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمُ الْآيَةَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَبِهَذَا الْحَدِيثِ وَغَيْرِهِ يَحْتَجُّ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ أَنَّهُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، وَجَاءَ بِهِ مِنْ طُرُقٍ

275- حَدَّثَنَاهُ أَبُو نَصْرٍ الْفَلَّاسُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، مِنْ غَيْرِ طَرِيقٍ

276- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِيمَانِ؟ فَقَرَأَ عَلَيْهِ:

{لَيْسَ الْبِرَّ} [البقرة: 177] أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

قَالَ: يَعْنِي الرَّجُلُ: لَيْسَ عَنِ الْبِرِّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے پھیر لو''۔

آپ نے یہ پوری آیت تلاوت کی۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ حدیث اور اس کے علاوہ دیگر احادیث کے ذریعہ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب ''الایمان'' میں یہ استدلال کیا ہے کہ ایمان' قول اور عمل کے مجموعہ کے نام ہے اور یہ روایت کئی حوالوں سے ثابت ہے۔

شیخ ابونصر فلاس نے اپنی کتاب ''الایمان'' میں اپنی سند کے ساتھ امام عبدالرزاق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' یہی روایت شیخ ابن ابوداؤد نے ایک اور سند کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

امام ابوبکر بن ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ قاسم کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رُخ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو''۔

تو اُس شخص نے کہا: میں نے آپ سے نیکی کے بارے میں

سَأَلْتُكَ. قَالَ لَهُ أَبُو ذَرٍّ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ كَمَا سَأَلْتَنِي؟ فَقَرَأَ عَلَيْهِ كَمَا قَرَأْتُ عَلَيْكَ فَأَبَى أَنْ يَرْضَى كَمَا أَبَيْتَ أَنْ تَرْضَى. فَقَالَ: ادْنُ مِنِّي. فَدَنَا مِنْهُ. فَقَالَ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَعْمَلُ حَسَنَةً فَتَسُرُّهُ وَيَرْجُو ثَوَابَهَا. وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَتَسُوءُهُ وَيَخَافُ عَاقِبَتَهَا

سوال نہیں کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے وہی سوال کیا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سامنے وہی آیت تلاوت کی جو میں نے تمہارے سامنے تلاوت کی ہے تو اُس نے بھی اس بات سے راضی ہونے سے انکار کر دیا جس طرح تم نے اس سے راضی ہونے سے انکار کیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے قریب ہو جاؤ! وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن وہ ہوتا ہے کہ جو کوئی نیکی کرے تو یہ کام اُسے خوش کرے اور وہ اُس کے ثواب کی اُمید رکھے اور اگر وہ بُرائی کرے تو یہ چیز اُسے بُری لگے اور اُسے اس کے انجام کا خوف ہو۔

عملِ صالح کی اہمیت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ، وَيَا أَهْلَ الْعِلْمِ، وَيَا أَهْلَ السُّنَنِ وَالْآثَارِ، وَيَا مَعْشَرَ مَنْ فَقَّهَهُمُ اللهُ تَعَالَى فِي الدِّينِ، بِعِلْمِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَنَّكُمْ إِنْ تَدَبَّرْتُمُ الْقُرْآنَ، كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ تَعَالَى عَلِمْتُمْ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْجَبَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ بِهِ وَبِرَسُولِهِ: الْعَمَلَ. وَأَنَّهُ تَعَالَى لَمْ يُثْنِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ وَأَنَّهُمْ قَدْ رَضُوا عَنْهُ وَأَثَابَهُمْ عَلَى ذَلِكَ الدُّخُولَ إِلَى الْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اے اہلِ قرآن اور اے اہلِ علم اور اے اہلِ سنن و آثار! وہ گروہ جسے اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کے علم کے حوالے سے دین کی سمجھ بوجھ عطا کی ہے' کہ اگر آپ قرآن میں غور و فکر کریں اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے اُس طرح سے علم حاصل کریں تو یہ بات سامنے آئے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور اپنے رسول پر ایمان لانے کے بعد اہلِ ایمان پر عمل کو لازم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں کہیں بھی اہلِ ایمان کی یہ تعریف کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن اہلِ ایمان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن اہلِ ایمان کو یہ ثواب عطا کرے گا کہ اُنہیں جنت میں داخل کرے گا اور جہنم سے

النَّارِ. إِلَّا الْإِيمَانَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ وَقَرَنَ مَعَ الْإِيمَانِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ. لَمْ يُدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ بِالْإِيمَانِ وَحْدَهُ. حَتَّى ضَمَّ إِلَيْهِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ. الَّذِي قَدْ وَفَّقَهُمْ لَهُ. فَصَارَ الْإِيمَانُ لَا يَتِمُّ لِأَحَدٍ حَتَّى يَكُونَ مُصَدِّقًا بِقَلْبِهِ. وَنَاطِقًا بِلِسَانِهِ. وَعَامِلًا بِجَوَارِحِهِ لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ تَدَبَّرَ الْقُرْآنَ وَتَصَفَّحَهُ. وَجَدَهُ كَمَا ذَكَرْتُ.

انہیں نجات دیدے گا تو یہ سب اُس صورت میں ہے کہ جب ایمان اور نیک عمل ساتھ ہوں گے اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ نیک عمل کو بھی ملایا ہے وہ صرف ایمان کی بنیاد پر اُن لوگوں کو جنت میں داخل نہیں کرے گا جب تک آدمی اُس کے ساتھ نیک عمل کو نہیں شامل کرتا' وہ نیک عمل جس کی توفیق اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو عطا کرے گا' تو اب ایمان اُس وقت تک مکمل نہیں ہو گا جب تک وہ شخص دل کے ذریعہ تصدیق نہیں کرتا' زبان کے ذریعہ اقرار نہیں کرتا اور اعضاء کے ہمراہ عمل نہیں کرتا' یہ بات مخفی نہیں ہے جو شخص قرآن میں غور وفکر کرے گا اور اس کی تحقیق کرے گا تو وہ یہی بات پالے گا جو میں نے ذکر کی ہے۔

وَاعْلَمُوا رَحِمَنَا اللَّهُ تَعَالَى وَإِيَّاكُمْ أَنِّي قَدْ تَصَفَّحْتُ الْقُرْآنَ فَوَجَدْتُ فِيهِ مَا ذَكَرْتُهُ فِي سِتَّةٍ وَخَمْسِينَ مَوْضِعًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يُدْخِلِ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ بِالْإِيمَانِ وَحْدَهُ. بَلْ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. وَبِمَا وَفَّقَهُمْ لَهُ مِنَ الْإِيمَانِ بِهِ. وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ. وَهَذَا رَدٌّ عَلَى مَنْ قَالَ: الْإِيمَانُ: الْمَعْرِفَةُ. وَرَدٌّ عَلَى مَنْ قَالَ: الْمَعْرِفَةُ وَالْقَوْلُ. وَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ قَائِلِ هَذَا

آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ جب میں نے قرآنِ مجید کی تحقیق کی تو میں نے اس موقف کے بارے میں یہ بات قرآن میں پائی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں چھپن (56) مقامات پر یہ بات ذکر کی ہے اور اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو صرف ایمان کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں کرے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی رحمت کی وجہ سے اُنہیں جنت میں داخل کرے گا اور اُس چیز کی وجہ سے اُنہیں جنت میں داخل کرے گا جو اُس نے اُن لوگوں کو ایمان کی توفیق دی ہے اور نیک عمل کی توفیق دی ہے' یہ بات اُن لوگوں کے موقف کی تردید کرتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان سے مراد صرف معرفت ہے اور یہ اُن لوگوں کے موقف کی بھی تردید کرتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان سے مراد صرف معرفت اور زبانی اقرار ہے' اگرچہ آدمی عمل نہ بھی کرے' تو ہم اس موقف کے قائلین سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

فَإِنْ قَالَ: فَاذْكُرْ هَذَا الَّذِي بَيَّنْتَهُ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ وہ چیز ذکر کریں جو آپ نے اللہ کی

مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، لِيَسْتَغْنِيَ غَيْرُكَ عَنِ التَّصَفُّحِ لِلْقُرْآنِ، قِيلَ لَهُ: نَعَمْ، وَاللهُ تَعَالَى الْمُوَفِّقُ لِذَلِكَ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ

کتاب کے حوالے سے ابھی بیان کی ہے تا کہ کوئی دوسرا شخص قرآن کی تحقیق کرنے سے بے نیاز ہو جائے (یعنی اُسے اس حوالے سے سارا مواد یہاں مل جائے) تو اُسے کہا جائے گا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ ہی اس بات کی توفیق عطا کرنے والا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے۔

قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ:

سورۃ البقرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ، وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا، وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ} [البقرة: 25]

''اور تم اُن لوگوں کو خوشخبری دے دو جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے کہ اُن لوگوں کیلئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جب کبھی بھی اُنہیں اُن باغات میں سے پھلوں کا رزق دیا جائے گا تو وہ یہ کہیں گے کہ یہ وہ چیز ہے جو ہمیں اس سے پہلے رزق کے طور پر دی گئی تھی اور اُنہیں اس کی مانند چیز دی گئی تھی اور اُن باغات میں اُن کیلئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ} [البقرة: 277]

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اور اُنہوں نے نماز قائم کی اور اُنہوں نے زکوٰۃ ادا کی تو اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں اُن لوگوں کیلئے اُن کا اجر ہوگا اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے''۔

وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ

''جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے کفر کیا تو میں اُنہیں دنیا میں اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور اُن کا کوئی

نَاصِرِينَ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَاللهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ} [آل عمران: 57]

مددگار نہیں ہوگا' اور جہاں تک اُن کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو (اللہ تعالیٰ) اُنہیں اُن کا پورا اجر دے گا اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ، وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا} [النساء: 57]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اُنہوں نے نیک اعمال کیے' ہم عنقریب اُنہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' اُن میں اُن لوگوں کیلئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم اُنہیں بہترین سائے میں داخل کریں گے''۔

وَقَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، وَعْدَ اللهِ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ قِيلًا} [النساء: 122]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اُنہوں نے نیک اعمال کیے' ہم عنقریب اُنہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ نے سچا وعدہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات کرنے والا اور کون ہے''۔

وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلّٰهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ، فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ} [النساء: 172] الْآيَةَ

''مسیح نے ہرگز عار محسوس نہیں کی کہ وہ اللہ کا بندہ ہے اور نہ ہی مقرب فرشتوں نے کی اور جو شخص اُس کی عبادت میں عار محسوس کرے اور بڑائی اختیار کرے تو عنقریب اُن سب لوگوں کو اُس کی بارگاہ میں اکٹھا کیا جائے گا' جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' تو وہ (اللہ تعالیٰ) اُنہیں اُن کا پورا اجر عطا کرے گا اور اپنے فضل سے اُنہیں مزید بھی عطا کرے گا''۔

وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ:

{وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ} [المائدۃ: 9]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے اللہ تعالیٰ نے اُن سے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ اُن کے لیے مغفرت اور عظیم اجر ہوگا اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا تو یہی لوگ جہنم (میں جانے) والے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

{وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ. فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ} [الانعام: 48]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں ارشاد فرمایا ہے:

''ہم نے رسولوں کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تو جو شخص ایمان لائے اور نیکی کرے تو اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَعْرَافِ:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ. لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ}

[الاعراف: 42]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو ہم کسی بھی شخص کو اُس کی گنجائش کے مطابق ہی پابند کرتے ہیں' یہی لوگ جنت والے ہیں یہ اُس جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور ہم اُن کے دلوں میں موجود اختلاف کو الگ کردیں گے' اُن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اس بات کی ہدایت نصیب کی حالانکہ ہم ازخود ہدایت حاصل نہیں کرسکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت نہ دی ہوتی' تحقیق ہمارے پروردگار کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے اور پھر اُنہیں یہ نداء دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے جس کا میں نے تمہیں وارث قرار دیا ہے' اُس چیز کے بدلے میں' جو تم عمل کیا کرتے تھے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٍ:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی

سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ} [التوبة: 20]

راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کا درجہ زیادہ ہے اور یہی لوگ کامیاب ہیں' اُن کا پروردگار اُنہیں اپنی طرف سے رحمت' رضامندی اور جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے کہ وہ لوگ اُن جنتوں میں ہمیشہ نعمتوں کے ساتھ رہیں گے' وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' بے شک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظیم اجر ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٍ أَيْضًا: {لَكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ. وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ. وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [التوبة: 88]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں ہی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''لیکن رسول اور وہ لوگ جو اُس کے ساتھ ایمان لائے جنہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ہمراہ جہاد کیا' یہی لوگ ہیں کہ جن کیلئے بھلائیاں ہوں گی اور یہی لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: اعْتَبِرُوا رَحِمَكُمُ اللهُ بِمَا تَسْمَعُونَ. لَمْ يُعْطِهِمْ مَوْلَاهُمُ الْكَرِيمُ هَذَا الْخَيْرَ كُلَّهُ بِالْإِيمَانِ وَحْدَهُ. حَتَّى ذَكَرَ عَزَّ وَجَلَّ هِجْرَتَهُمْ وَجِهَادَهُمْ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ قَوْمًا آمَنُوا بِمَكَّةَ. وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَاذَا قَالَ فِيهِمْ؟ وَهُوَ قَوْلُهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ لوگ اُن آیات پر توجہ فرمائیں جو آپ نے سنی ہیں کہ اُن کا مالک اُنہیں یہ سب بھلائی صرف ایمان کی وجہ سے عطا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے ہجرت کرنے اور اُن کے اپنے اعمال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ بات بھی بتائی ہے کہ جب اُس نے اُس قوم کا ذکر کیا جو مکہ میں ایمان لائی تھی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں کیا کہا تھا' وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا. مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا} [الانفال: 72]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت نہیں کی' تمہارا اُن کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا جب تک وہ ہجرت نہیں کر لیتے''۔

ثُمَّ ذَكَرَ قَوْمًا آمَنُوا بِمَكَّةَ، وَأَمْكَنَتْهُمُ الْهِجْرَةُ إِلَيْهَا، فَلَمْ يُهَاجِرُوا، فَقَالَ فِيهِمْ قَوْلًا، هُوَ أَعْظَمُ مِنْ هَذَا، وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کا ذکر کیا جو مکہ میں ایمان لائے تھے اور اُن کے پاس ہجرت کرنے کی گنجائش تھی لیکن اُنہوں نے ہجرت نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے بارے میں وہ بات ارشاد فرمائی جو ان پہلے والوں سے زیادہ بڑی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 97]

''وہ لوگ جنہیں فرشتے ایسی حالت میں موت دیتے ہیں کہ وہ لوگ اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں' فرشتے دریافت کرتے ہیں: تم لوگ کس حال میں تھے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم زمین میں کمزور تھے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: تو کیا اللہ کی زمین کشادہ نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کر لیتے۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے''۔

ثُمَّ عَذَرَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْهِجْرَةَ وَلَا النُّهُوضَ بَعْدَ إِيمَانِهِ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو معذور قرار دیا ہے جو ہجرت کی استطاعت نہیں رکھتے اور ایمان لانے کے بعد نکل نہیں سکتے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً، وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا، فَأُولَئِكَ عَسَى اللهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ} [النساء: 98] الْآيَةَ

''البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف جو مرد' خواتین اور بچے کمزور ہیں جو کسی حیلہ کی استطاعت نہیں رکھتے اور کسی راستہ کی گنجائش نہیں پاتے تو یہ وہ لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے گا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: كُلُّ هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِيمَانَ تَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ، وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ، وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ، وَلَا يَجُوزُ عَلَى هَذَا رَدًّا عَلَى الْمُرْجِئَةِ، الَّذِينَ لَعِبَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایمان سے مراد' دل کے ذریعہ تصدیق کرنا' زبان کے ذریعہ اعتراف کرنا اور اعضاء کے ذریعہ عمل کرنا ہے اور یہ تمام آیات مرجہ فرقہ کی تردید پر دلالت کرتی ہیں جن کے ساتھ شیطان کھیل کود کرتا ہے' اس بارے میں امتیاز کر لیں تو آپ کو اس بات کی سمجھ بوجھ

مَيِّزُوا هَذَا تَفْقَهُوا إِنْ شَاءَ اللهُ.

حاصل ہو جائے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ يُونُسَ:

{إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا، وَعْدَ اللهِ حَقًّا إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ} [يونس: 4]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ یونس میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم سب نے اُسی کی بارگاہ کی طرف لوٹنا ہے' اللہ تعالیٰ نے سچا وعدہ کیا ہے' اُسی نے مخلوق کو ابتداء میں پیدا کیا تھا' وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا تا کہ وہ اُن لوگوں کو انصاف کے ساتھ جزاء عطا کرے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے''۔

وَقَالَ تَعَالَى

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ} [يونس: 9]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن کا پروردگار اُن کے ایمان کے حوالے سے اُنہیں ہدایت نصیب کرے گا (اُس جگہ کی) جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جو نعمتوں والی جنتوں میں ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللهِ، ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [يونس: 63]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی اُن کیلئے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے' اللہ تعالیٰ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الرَّعْدِ:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ، أَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ، الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ} [الرعد: 28]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرعد میں ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُن کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہیں' خبردار! دل اللہ کے ذکر سے ہی مطمئن ہوتے ہیں' وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے مبارکباد ہے اور اچھا انجام ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ إِبْرَاهِيمَ:

{وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیم میں ارشاد فرمایا ہے:

''جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُنہیں

الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ، تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ} [ابراهیم: 23]

اُن باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار کی اجازت سے وہاں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کا سلام کرنے کا طریقہ السلام علیکم ہوگا"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ سُبْحَانَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ اسراء (سورۂ بنی اسرائیل) میں ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ، وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا}

[الاسراء: 9]

"بے شک یہ قرآن اُس راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے اور اہلِ ایمان کو خوشخبری دیتا ہے جنہوں نے نیک اعمال کیے (یہ خوشخبری کہ) اُن کیلئے بڑا اجر ہے"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْكَهْفِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکھف میں ارشاد فرمایا ہے:

{الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا قَيِّمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا مَاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا} [الكهف: 1]

"ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل کی اور اُسے ٹیڑھا نہیں بنایا بالکل ٹھیک رکھا تاکہ وہ اُس زبردست عذاب سے ڈرائے جو اُس کی طرف سے آئے گا اور اہلِ ایمان کو خوشخبری دے جنہوں نے نیک اعمال کیے کہ اُن کیلئے عمدہ اجر ہے، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے"۔

وَقَالَ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا} [الكهف: 30]

"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے، تو ہم اُس شخص کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اچھا عمل کرتا ہے، اُن لوگوں کیلئے ایسے باغات ہیں جو رہنے والے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اُن میں اُن لوگوں کو سونے سے بنے ہوئے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ موٹے ریشم اور باریک ریشم کا سبز لباس پہنیں گے، وہ وہاں پر تکیوں کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھیں گے، یہ کیا ہی عمدہ ثواب ہے اور بہترین ٹھکانہ ہے"۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا} [الكهف: 107]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے جنت الفردوس کی مہمانی ہے' وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے منتقل نہیں ہونا چاہیں گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ مَرْيَمَ:

{فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا} [مريم: 59]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم میں ارشاد فرمایا ہے:

''تو اُن کے بعد وہ لوگ آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی تو عنقریب وہ (جہنم کی ایک مخصوص وادی) غی میں پہنچ جائیں گے' البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جنہوں نے توبہ کی اور وہ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ مَرْيَمَ أَيْضًا:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا} [مريم: 96]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم ہی میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' عنقریب رحمٰن اُن کیلئے محبت بنا دے گا'' (یعنی اُنہیں اپنا محبوب بنا لے گا)۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ طه:

{وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَا جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكَّى}

اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اُس کی بارگاہ میں مؤمن ہونے کے طور پر حاضر ہوگا جبکہ اُس نے نیک اعمال کیے ہوئے ہوں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے بلند درجات ہیں' رہنے والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' یہ اُس شخص کی جزاء ہے جو پاکیزگی اختیار کرے گا''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى} [طه: 82]

''بے شک میں اُس شخص کی بہت مغفرت کرنے والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اور پھر ہدایت پر گامزن رہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْحَجِّ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ إِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ} [الحج: 14]

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اللہ تعالیٰ اُنہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' بے شک اللہ تعالیٰ جو ارادہ کرتا ہے وہ کرتا ہے''۔

قَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ} [الحج: 23]

''بے شک اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اُن میں وہ لوگ سونے اور موتیوں کے بنے ہوئے کنگن پہنیں گے اور وہاں اُن کا لباس ریشم کا ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ} [الحج: 49]

''تم فرما دو! اے لوگو! میں تمہارے لیے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں' وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے مغفرت اور معزز رزق ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ} [الحج: 56]

''آج کے دن بادشاہی اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا' پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے وہ نعمتوں والے باغات میں ہوں گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' ہم

لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ. وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ} [العنكبوت: 7]

ضرور اُن کی برائیاں اُن سے دور کر دیں گے اور اُنہیں اُن اچھے کاموں کا بدلہ عطا کریں گے جو وہ کیا کرتے تھے“۔

وَقَالَ تَعَالَى:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ} [العنكبوت: 58]

”بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے ہم اُنہیں جنت میں ایسے بالا خانے دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ عمل کرنے والوں کیلئے بہترین اجر ہے وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور اُنہوں نے اپنے پروردگار پر توکل کیا“۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الرُّومِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ روم میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ. فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ} [الروم: 14]

”جب قیامت قائم ہو گی اُس دن وہ لوگ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو وہ لوگ باغ میں ہوں گے جہاں اُن کی خاطر داری کی جائے گی“۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ لُقْمَانَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ لقمان میں ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ خَالِدِينَ فِيهَا. وَعْدَ اللهِ حَقًّا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [لقمان: 8]

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے نعمت والے باغ ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے“۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ السَّجْدَةِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ السجدہ میں ارشاد فرمایا ہے:

{أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَى نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} [السجدة: 18]

”کیا وہ شخص جو مؤمن ہو وہ اُس کی مانند ہو سکتا ہے جو فاسق ہو یہ برابر نہیں ہو سکتے جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے ٹھکانہ جنت ہے جہاں مہمان نوازی ہو گی اُس چیز کے عوض میں جو وہ عمل کرتے تھے“۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ سَبَإٍ:

{لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ} [سبا: 4]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ سبا میں ارشاد فرمایا ہے:

''تاکہ وہ جزاء دیدے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن لوگوں کیلئے مغفرت اور معزز رزق ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا. فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ}

[سبا: 37]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایسی چیز نہیں ہیں جو تمہیں ہماری بارگاہ میں مقرب کر دیں' البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو اُن کیلئے دُگنا اجر ہوگا اُس چیز کا جو اُنہوں نے عمل کیے اور وہ بالا خانوں میں امن کی حالت میں رہیں گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ فَاطِرٍ:

{الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ، وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ} [فاطر: 7]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاطر میں ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اُن کیلئے زبردست عذاب ہوگا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے مغفرت اور بڑا اجر ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الزُّمَرِ:

{وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا} إِلَى قَوْلِهِ {أَجْرُ الْعَامِلِينَ} [الزمر: 74]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزمر میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہیں اُنہیں جنت کی طرف گروہوں کی شکل میں لے جایا جائے گا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''عمل کرنے والے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ حم عسق

{تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا ہے:

''تم ظلم کرنے والوں کو دیکھو گے کہ وہ ڈرے ہوئے ہوں گے اُس چیز کے حوالے سے جو اُنہوں نے کمایا (جو عمل کیے) اور وہ اُن پر واقع ہوگا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اُنہوں نے نیک عمل کیے وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے' اُن کے پروردگار کی بارگاہ کی طرف

الْكَبِيرُ}

وَقَالَ تَعَالَى:

{ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ} [الشورى: 23]

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الزُّخْرُفِ:

{الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ} [الزخرف: 67] إِلَى قَوْلِهِ {وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [الزخرف: 72]

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْجَاثِيَةِ:

{وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً} [الجاثية: 28] إِلَى قَوْلِهِ {فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ} [الجاثية: 30]

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَحْقَافِ:

{إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ}

[الاحقاف: 13]

سے اُنہیں وہ ملے گا جو وہ چاہیں گے اور یہ بڑا فضل ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ وہ چیز ہے جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن بندوں کو دی تھی جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے''۔

سورۃ الزخرف میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس دن دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے' البتہ پرہیزگاروں کا معاملہ مختلف ہے' اے میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی تم غمگین ہوگے' جو لوگ ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے' (اُن سے کہا جائے گا:) تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور تمہاری بیویاں بھی' تمہاری خاطر داری کی جائے گی'' یہ آیت' یہاں تک ہے: ''یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا اُس چیز کے عوض میں جو تم عمل کرتے تھے''۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجاثیہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے کہ وہ گھٹنوں کے بل' ہوگا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو اُن کا پروردگار اُنہیں اپنی رحمت میں داخل کردے گا اور یہ واضح کامیابی ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحقاف میں ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور پھر استقامت اختیار کی تو اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ لوگ غمگین بھی نہیں ہوں گے' یہ لوگ جنتی ہیں جو اُس میں ہمیشہ رہیں گے' یہ اُس چیز کی جزاء ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ محمد میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ} [محمد: 1]

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستہ سے روکا (اللہ تعالیٰ) اُن کے (اچھائی کے طور پر) کیے گئے اعمال کو ضائع کر دے گا' وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اور وہ اُس چیز پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کی گئی اور وہ اُن لوگوں کے پروردگار کی طرف سے حق ہے' (تو اللہ تعالیٰ) اُن سے اُن کی بُرائیاں دور کر دے گا اور اُن کا معاملہ ٹھیک کر دے گا''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ} [الحج: 14] إِلَى قَوْلِهِ {مَثْوًى لَهُمْ} [فصلت: 24]

''بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو داخل کرے گا جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُن کا ٹھکانہ ہوگی''۔

وَقَالَ فِي سُورَةِ التَّغَابُنِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التغابن میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [التغابن: 9]

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے (تو اللہ تعالیٰ) اُس سے اُس کی بُرائیاں دور کر دے گا اور اُنہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ فِي سُورَةِ الطَّلَاقِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الطلاق میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ} [الطلاق: 11]

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اُسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ إِذَا السَّمَاءُ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانشقاق میں ارشاد فرمایا ہے:

الْانْشِقَاقُ:

{فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ} [الانشقاق: 7] إِلَى قَوْلِهِ {إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ} [الانشقاق: 25]

''پس جس شخص کے دائیں ہاتھ میں اُس کا نامۂ اعمال دیا گیا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے بے حساب اجر ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبُرُوجِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البروج میں ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ} [البروج: 11]

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے ایسی جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ التِّينِ وَالزَّيْتُونِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التین میں ارشاد فرمایا ہے:

{إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ} [التين: 6]

''البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے بے حساب اجر ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَيِّنَةِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البیّنہ میں ارشاد فرمایا ہے:

{لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ} [البينة: 1] إِلَى قَوْلِهِ: {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ} [البينة: 7]

''اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ نہیں تھے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے وہ مخلوق میں بہتر ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْعَصْرِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ العصر میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ} [العصر: 1]

''زمانہ کی قسم ہے! بے شک انسان خسارہ میں ہے البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق بات کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَيِّزُوا

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے!

رَحِمَكُمُ اللهُ قَوْلَ مَوْلَاكُمُ الْكَرِيمِ: هَلْ ذَكَرَ الْإِيمَانَ فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا وَقَدْ قَرَنَ إِلَيْهِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ؟

آپ اپنے معزز پروردگار کے فرمان کا جائزہ لے لیں' اُس نے قرآن میں جس بھی جگہ پر ایمان کا ذکر کیا ہے' کیا اُس کے ساتھ نیک عمل کا ذکر نہیں کیا ہے؟

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ} [فاطر: 10]

''پاکیزہ بات اُسی کی طرف بلند ہوتی ہے اور نیک عمل کو وہ اوپر کرتا ہے''۔

فَأَخْبَرَ تَعَالَى بِأَنَّ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ حَقِيقَةٌ أَنْ يُرْفَعَ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِالْعَمَلِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ عَمَلٌ بَطَلَ الْكَلَامُ مِنْ قَائِلِهِ، وَرُدَّ عَلَيْهِ. وَلَا كَلَامٌ طَيِّبٌ أَجَلَّ مِنَ التَّوْحِيدِ وَلَا عَمَلٌ مِنْ أَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ أَجَلَّ مِنْ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں اس بات کی اطلاع دی ہے کہ پاکیزہ بات' اُس کی حقیقت یہ ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف نیک عمل کے ساتھ بلند کیا جائے' اگر عمل نہیں ہوگا تو قائل کی طرف سے اُس کا کلام باطل ہوگا اور اُس کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور توحید سے زیادہ پاکیزہ اور زیادہ جلیل القدر کلام اور کوئی نہیں ہے اور فرائض کی ادائیگی کے حوالے سے نیک اعمال سے زیادہ بڑا عمل اور کوئی نہیں ہے۔

اتباع' محبت کی نشانی ہے

277- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ: نَا أَبُو عُبَيْدَةَ النَّاجِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ قَوْمٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَنُحِبُّ رَبَّنَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى بِذَلِكَ قُرْآنًا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبیدہ ناجی بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ ہم اپنے پروردگار سے محبت کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل کی:

{قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ}

''تم یہ فرما دو کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہو تو تم لوگ میری پیروی کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہارے

[آل عمران: 31]

فَجَعَلَ اتِّبَاعَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَمًا لِحُبِّهِ، وَكَذَّبَ مَنْ خَالَفَهُ، ثُمَّ جَعَلَ عَلَى كُلِّ قَوْلٍ دَلِيلًا مِنْ عَمَلٍ يُصَدِّقُهُ، وَمِنْ عَمَلٍ يُكَذِّبُهُ، وَإِذَا قَالَ قَوْلًا حَسَنًا، وَعَمِلَ عَمَلًا حَسَنًا، رَفَعَ اللهُ قَوْلَهُ بِعَمَلِهِ، وَإِذَا قَالَ قَوْلًا حَسَنًا، وَعَمِلَ عَمَلًا سَيِّئًا، رَدَّ اللهُ الْقَوْلَ عَلَى الْعَمَلِ، وَذَلِكَ فِي كِتَابِهِ تَعَالَى:

{إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ} [فاطر: 10]

278- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ: فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا}

[البقرة: 177]

يَقُولُ: تَكَلَّمُوا بِكَلَامِ الْإِيمَانِ، وَحَقَّقُوهُ بِالْعَمَلِ

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: الْإِيمَانُ كَلَامٌ، وَحَقِيقَتُهُ الْعَمَلُ،

گناہوں کی مغفرت کر دے گا"۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کی پیروی کو اپنی محبت کے لیے نشانی قرار دیا اور جو شخص اس کے برخلاف کرتا ہے اُسے جھوٹا قرار دیا' پھر اُس نے ہر ایک چیز پر ایک دلیل بنائی' ایک اُس عمل کی جو اُس کی تصدیق کرتی ہے اور ایک اُس عمل کی جو اُس کو جھوٹا قرار دیتی ہے' تو جب کوئی شخص اچھی بات کرے اور اچھا عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے عمل کے ساتھ اُس کے قول کو بھی بلند کرے گا اور جب کوئی شخص اچھی بات کہے اور بُرا عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے قول کو اُس کے عمل کی طرف لوٹا دے گا' یہ حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے:

"اُسی کی طرف بلند ہوتی ہے پاکیزہ بات اور نیک عمل کو وہ بلند کرتا ہے"۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیع بن انس نے ابوالعالیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کہا"۔

ابوالعالیہ فرماتے ہیں: اُنہوں نے ایمان کے حوالے سے کلام کیا اور اپنے عمل کے ذریعہ اُس کو سچ ثابت کیا۔

ربیع بن انس بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: ایمان کلام ہے اور اُس کی حقیقت عمل ہے' اگر قول' عمل کو حق ثابت نہیں کرتا

فَإِنْ لَمْ يُحَقِّقِ الْقَوْلُ بِالْعَمَلِ، لَمْ يَنْفَعْهُ الْقَوْلُ

تو پھر قول آدمی کو فائدہ نہیں دے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَكَذَلِكَ ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى الْمُتَّقِينَ فِي كِتَابِهِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْهُ، وَدُخُولَهُمُ الْجَنَّةَ. فَقَالَ:
{ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ}
[النحل: 32]

(امام آجری فرماتے ہیں:) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کا ذکر اپنی کتاب میں کئی جگہ پر کیا ہے اور اُن لوگوں کے جنت میں داخل ہونے کا بھی ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے:
''تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ اُس چیز کی وجہ سے جو تم عمل کرتے تھے''۔

وَهَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ يَطُولُ بِهِ الْكِتَابُ لَوْ جَمَعْتُهُ. مِثْلَ قَوْلِهِ فِي الزُّخْرُفِ

{الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ} [الزخرف: 67] إِلَى قَوْلِهِ {وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [الزخرف: 72]

یہ پہلو قرآن میں بہت سے مقامات پر ہے اگر میں اس کو جمع کروں تو کتاب طویل ہو جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سورۃ الزخرف میں ہے:
''دوست اُس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے البتہ پرہیزگاروں کا معاملہ مختلف ہے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے اُس چیز کے عوض میں جو تم عمل کیا کرتے تھے''۔

وَمِثْلَ قَوْلِهِ فِي سُورَةِ ق، وَالذَّارِيَاتِ، وَالطُّورِ. مِثْلَ قَوْلِهِ:
{إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ. فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ. كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [الطور: 18]

اس کی مانند سورۂ ق سورۃ الذاریات اور سورۃ الطور میں بھی مذکور ہے اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:
''بے شک پرہیزگار لوگ جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے اور وہ خوشحال ہوں گے اُس چیز کے حوالے سے جو اُن کا پروردگار اُنہیں دے گا اور اُن کا پروردگار اُنہیں جہنم کے عذاب سے بچا لے گا (اُن سے کہا جائے گا:) تم لوگ خوش ہو کر کھاؤ پیو یہ اُس چیز کا عوض ہے جو تم عمل کیا کرتے تھے''۔

وَقَالَ فِي سُورَةِ الْمُرْسَلَاتِ:
{إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المرسلات میں ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک پرہیزگار لوگ سایوں میں اور چشموں کے پاس

وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [المرسلات: 41]

ہوں گے“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”تم لوگ کھاؤ پیو خوش ہو کر اُس چیز کے عوض میں جو تم عمل کیا کرتے تھے“۔

تصدیق، قول، عمل کا ایمان کا حصہ ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: كُلُّ هَذَا يَدُلُّ الْعَاقِلَ عَلَى أَنَّ الْإِيمَانَ لَيْسَ بِالتَّحَلِّي وَلَا بِالتَّمَنِّي وَلَكِنْ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوبِ، وَصَدَّقَتْهُ الْأَعْمَالُ، كَذَا قَالَ الْحَسَنُ وَغَيْرُهُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ سب چیزیں عقلمند شخص کی رہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہیں کہ ایمان کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو زیور ہے یا جس کی صرف آرزو کی جاتی ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے جو دل میں پختہ ہوتی ہے اور عمل اُس کی تصدیق کرتا ہے، حسن بصری اور دیگر حضرات نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

وَأَنَا بَعْدَ هَذَا أَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَعَنْ كَثِيرٍ مِنَ التَّابِعِينَ أَنَّ الْإِيمَانَ تَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ، وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ، وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ، وَمَنْ لَمْ يَقُلْ عِنْدَهُمْ بِهَذَا فَقَدْ كَفَرَ

اس کے بعد میں وہ چیزیں ذکر کروں گا جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اور آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کے حوالے سے اور بہت سے تابعین کے حوالے سے منقول ہیں کہ ایمان دل کے ذریعہ تصدیق کرنے، زبان کے ذریعہ اقرار کرنے اور اعضاء کے ذریعہ عمل کرنے کا نام ہے اور جو شخص اس بات کا قائل نہ ہو وہ اُن حضرات کے نزدیک کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

ائمہ اہلِ بیت سے منقول ایک روایت

279- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْخُرَسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام علی رضا اپنے والد (امام موسیٰ کاظم) کے حوالے سے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر) کے حوالے سے امام زین العابدین کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

279- رواه ابن الجوزي في الموضوعات 128/1، وقال الألباني في ضعيف ابن ماجه: 11.

طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے:

الْإِيمَانُ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ، وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ، وَيَقِينٌ بِالْقَلْبِ

''ایمان زبان کے ذریعہ کہنے اور اعضاء کے ذریعہ عمل کرنے اور دل کے ذریعہ یقین کا نام ہے''۔

280- حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالکریم جزری نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

لَا يَنْفَعُ قَوْلٌ إِلَّا بِعَمَلٍ، وَلَا عَمَلٌ إِلَّا بِقَوْلٍ، وَلَا قَوْلٌ وَعَمَلٌ إِلَّا بِنِيَّةٍ، وَلَا نِيَّةٌ إِلَّا بِمُوَافَقَةِ السُّنَّةِ

''قول (یعنی ایمان کے بارے میں زبانی اقرار) صرف عمل کے ساتھ ہی فائدہ دیتا ہے اور عمل صرف قول کے ساتھ ہی فائدہ دیتا ہے اور قول اور عمل' نیت کے بغیر کچھ نہیں ہیں اور نیت' سنت کی موافقت کے بغیر کچھ نہیں ہے''۔

281- وَأَخْبَرَنَا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحیان بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

الْإِيمَانُ قَوْلٌ، وَلَا قَوْلَ إِلَّا بِعَمَلٍ، وَلَا قَوْلَ وَعَمَلَ إِلَّا بِنِيَّةٍ، وَلَا قَوْلَ وَعَمَلَ وَنِيَّةَ إِلَّا بِسُنَّةٍ

''ایمان' قول (یعنی زبانی اقرار) کا نام ہے اور عمل کے بغیر قول کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نیت کے بغیر قول اور عمل کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور سنت کے بغیر قول' عمل اور نیت کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

سلف صالحین کے اقوال

282- وَاَخْبَرَنَا اَيْضًا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَاَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ: عَنِ الْاِيْمَانِ؟ فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

یحییٰ بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَاَلْتُ ابْنَ الْجَرِيحِ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے ابن جریج سے یہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے یہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَاَلْتُ نَافِعَ بْنَ عُمَرَ الْجُمَحِيَّ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے نافع بن عمر جمحی سے یہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَاَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے امام مالک سے یہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَاَلْتُ فُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے فضیل بن عیاض سے یہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَاَلْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے سفیان بن عیینہ سے یہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَسَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُوْلُ: اَهْلُ السُّنَّةِ يَقُوْلُوْنَ: الْاِيْمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَالْمُرْجِئَةُ يَقُوْلُوْنَ: الْاِيْمَانُ قَوْلٌ. وَالْجَهْمِيَّةُ يَقُوْلُوْنَ: الْاِيْمَانُ الْمَعْرِفَةُ

امام حمیدی بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اہلِ سنت یہ کہتے ہیں: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔ جبکہ مرجئہ یہ کہتے ہیں: ایمان صرف قول (یعنی زبانی اقرار) کا نام ہے' اور جہمیہ یہ کہتے ہیں: ایمان صرف معرفت (یعنی دل کے ذریعہ تصدیق) کا نام ہے' (اس میں زبانی اقرار کی کوئی حیثیت نہیں ہے)۔

283- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے:

ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ) کا نام ہے۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ: فَقُلْتُ لِهِشَامٍ: فَمَا تَقُولُ أَنْتَ؟ فَقَالَ: الْإِيمَانُ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

یحییٰ بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام سے دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَكَانَ مُحَمَّدٌ الطَّائِفِيُّ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

محمد طائفی فرماتے ہیں: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

قَالَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ: وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

یحییٰ بن سلیم بیان کرتے ہیں: امام مالک فرماتے ہیں: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

قَالَ يَحْيَى: وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

یحییٰ بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

قَالَ: وَكَانَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

وہ بیان کرتے ہیں: فضیل بن عیاض یہ فرماتے ہیں: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

284- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلِيمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، وَابْنَ جُرَيْجٍ، وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:

میں نے معمر' سفیان ثوری' امام مالک' ابن جریج اور سفیان بن عیینہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے اور یہ بڑھتا اور کم ہوتا ہے''۔

285- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ:

امام ابوداؤد سجستانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل

حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ:

اَلْاِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے' یہ بڑھتا اور کم ہوتا ہے''۔

قَالَ اَحْمَدُ: وَبَلَغَنِي اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ وَابْنَ جُرَيْجٍ، وَفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ قَالُوا: اَلْاِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

امام احمد فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ امام مالک' ابن جریج اور فضیل بن عیاض یہ فرماتے ہیں: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

286- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ شَمَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ يَقُولُ:

اَلْاِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

امام ابوداؤد نے امام احمد کے حوالے سے ابراہیم بن شماس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے جریر بن عبدالحمید کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے' یہ بڑھتا اور کم ہوتا ہے''۔

قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ شَمَّاسٍ: وَسَاَلْتُ بَقِيَّةَ بْنَ الْوَلِيدِ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقَالَا: اَلْاِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

ابراہیم بن شماس بیان کرتے ہیں: میں نے بقیہ بن ولید اور ابوبکر بن عیاش سے اس بارے میں سوال کیا تو اُن دونوں نے جواب دیا: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَسَاَلْتُ اَبَا اِسْحَاقَ الْفَزَارِيَّ فَقُلْتُ: اَلْاِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

ابراہیم بن شماس بیان کرتے ہیں: میں نے ابواسحاق فزاری سے یہی سوال کیا' میں نے کہا: کیا ایمان قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: اَلْاِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

ابراہیم بن شماس بیان کرتے ہیں: (یا ابواسحاق فزاری بیان کرتے ہیں:) میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

287- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُؤَمَّلَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابوالحسن احمد بن محمد بن ابوبزہ بیان کرتے ہیں:
میں نے مؤمل بن اسماعیل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ

''ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے اور یہ بڑھتا اور کم ہوتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فِيمَا ذَكَرْتُهُ مُقْنِعٌ لِمَنْ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْخَيْرَ. فَعَلِمَ أَنَّهُ لَا يَتِمُّ لَهُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعَمَلِ هَذَا هُوَ الدِّينُ الَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے یہ اُس شخص کیلئے کافی ہوگا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کرلیا ہو اور وہ شخص یہ بات جان جائے گا کہ اُس کا ایمان' عمل کے بغیر مکمل نہیں ہوگا' یہ وہ دین ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ} [البينة: 5]

''اُنہیں صرف اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ دین کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرتے ہوئے اور سیدھے راستہ پر گامزن رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں' یہی درست دین ہے''۔

بَابُ كُفْرِ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

باب: جو شخص نماز ترک کردے اُس کا کافر ہو جانا

288- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

288- رواه مسلم: 82، وأبو داؤد: 4678، والترمذي: 2618، وابن ماجه: 1078، وأحمد 370/3، والبيهقي 366/3۔

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

''بندہ اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز کو ترک کرنا ہے''۔

289- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْآدَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ

''مسلمان بندہ اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز ترک کرنا ہے''۔

290- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ أَوْ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

''بندہ اور کفر کے درمیان (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بندہ اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے''۔

291- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

291- رواه الترمذی: 2623، والنسائی 231/1، والحاکم 6/1، ورواه أحمد 346/5، وابن أبی شيبة 34/11۔

زِيَادٍ قَالَ: نَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ تَرْكُ الصَّلَاةِ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ

''ہمارے اور اُن لوگوں (یعنی غیر مسلمون) کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ہے' جو شخص اسے ترک کر دے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

292- حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الْكُفْرُ تَرْكُ الصَّلَاةِ

''نماز ترک کرنا' کفر ہے''۔

293- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: نَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ: فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام اوزاعی نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں قاسم بن مخیمرہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا} [مريم: 59]

''تو اُن کے بعد ایسے لوگ آئے جنہوں نے نماز ضائع کی اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی تو وہ عنقریب (جہنم کی ایک مخصوص وادی) غی میں پہنچ جائیں گے''۔

قَالَ: اَضَاعُوا الْمَوَاقِيتَ، وَلَمْ يَتْرُكُوهَا، وَلَوْ تَرَكُوهَا صَارُوا بِتَرْكِهَا كُفَّارًا

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں: وہ نمازوں کو اُن کے مخصوص اوقات میں ادا نہیں کرتے تھے' ایسا نہیں ہے کہ وہ سرے سے ہی نماز ترک کر دیتے تھے کیونکہ اگر وہ لوگ سرے سے ہی اسے ترک کر دیتے تو اسے ترک کرنے کی وجہ سے وہ کافر ہو جاتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

294- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ: اَخْبَرَهُ حِينَ طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ هُوَ وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَفْزَعُوهُ فَقَالُوا: الصَّلَاةَ، الصَّلَاةَ، فَقَالَ: نَعَمْ، وَلَا حَظَّ فِي الْاِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى وَالْجُرْحُ يَثْعَبُ دَمًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو وہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب زیادہ صبح ہو گئی تو لوگوں نے کہا: جناب! نماز! نماز۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! ایسے شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے جو نماز ترک کر دے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے (یعنی وہ نماز ادا کرنے کیلئے اُٹھے) حالانکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا"۔

295- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: نا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: نا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ طُعِنَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اُس وقت حاضر ہوا جب اُنہیں زخمی کیا جا چکا تھا' لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: نماز! ہاں!

فَقَالُوا: الصَّلَاةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ هَا اللهَ إِذَنْ، وَلَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ -

یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور ایسے شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے جو نماز ترک کردے۔

296 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ، يَقُولُ: إِذَا قَالَ: لَا أُصَلِّي، فَهُوَ كَافِرٌ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے کہ میں نماز نہیں پڑھوں گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

297 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ: نَا أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ قَالَ: نَا قَتَادَةُ، وَأَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ كِلَاهُمَا عَنْ خُلَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَصَرِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ إِيمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ، مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوئِهِنَّ، وَرُكُوعِهِنَّ، وَسُجُودِهِنَّ، وَمَوَاقِيتِهِنَّ، وَأَعْطَى الزَّكَاةَ مِنْ مَالِهِ طَيِّبَ النَّفْسِ بِهَا: قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: وَايْمُ اللهِ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَأَدَّى الْأَمَانَةَ

''پانچ چیزیں ایسی ہیں جو شخص ایمان کے ہمراہ قیامت کے دن انہیں لے کر آئے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' جو پانچ نمازیں' اُن کے وضو' رکوع' سجود اور اُن کے اوقات کے ہمراہ باقاعدگی سے ادا کرے' جو شخص اپنی خوشی کے ساتھ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔ راوی کہتے ہیں: گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! یہ کام صرف مؤمن کرسکتا ہے (یعنی اپنی خوشی سے زکوٰۃ وہی ادا کرسکتا ہے) اور وہ رمضان کے روزے رکھے اور اگر وہاں تک جانے کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے اور امانت ادا کرے''۔

297- رواه أبو داؤد:429 وحسنه الألباني في صحيح أبي داؤد:414۔

قَالُوا: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ؟ قَالَ: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَأْمَنِ ابْنَ آدَمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِينِهِ غَيْرَهَا

لوگوں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوالدرداء! امانت کی ادائیگی سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: غسلِ جنابت کرنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے دین کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کسی چیز سے انسان کو مامون قرار نہیں دیا ہے۔

298- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمًا الصَّلَاةَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا، وَإِضَاءَةً، أَوْ قَالَ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا، وَلَا بُرْهَانًا، وَلَا إِضَاءَةً، أَوْ قَالَ: نَجَاةً وَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ

"جو شخص باقاعدگی سے اسے ادا کرے گا' یہ قیامت کے دن اُس کیلئے نور' برہان' روشنی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نجات ہوگی' جو شخص باقاعدگی سے اسے ادا نہیں کرے گا یہ اُس کیلئے نور نہیں ہوگی' برہان نہیں ہوگی اور روشنی نہیں ہوگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نجات نہیں ہوگی' وہ شخص قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور اُبی بن خلف کے ہمراہ آئے گا"۔

299- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: نا مُحَمَّدٌ قَالَ: نا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبداللہ بن یزید مقری سے منقول ہے۔

298- رواہ أحمد 169/2، والدارمی: 2721، وابن حبان: 1467، وخرجه الألبانی فی ضعیف الجامع: 2851.

299- انظر السابق.

الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ إِلَى آخِرِهِ مِثْلَهُ

300- حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: نَا اَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الرَّحَبَةِ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا تَرَى فِي الْمَرْاَةِ لَا تُصَلِّي؟ فَقَالَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معقل بن معقل خثعمی بیان کرتے ہیں:

ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' وہ اُس وقت میدان میں بیٹھے ہوئے تھے' وہ بولا: اے امیر المؤمنین! ایسی خاتون کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو نماز ادا نہیں کرتی؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔

ان روایات سے استدلال کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَذِهِ السُّنَنُ وَالْآثَارُ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ وَتَضْيِيعِهَا مَعَ مَا لَمْ نَذْكُرْهُ مِمَّا يَطُولُ بِهِ الْكِتَابُ، مِثْلُ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ وَقَوْلُهُ لِرَجُلٍ لَمْ يُتِمَّ صَلَاتَهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام سنن اور آثار نماز ترک کرنے اور اُسے ضائع کر دینے کے بارے میں ہیں اور ابھی ہم نے بہت سی روایات نقل نہیں کی ہیں کیونکہ اس طرح کتاب طویل ہو جاتی جیسے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے جس میں اُن کے یہ الفاظ ہیں جو اُس شخص کے بارے میں ہے جس نے اپنی نماز کو مکمل نہیں کیا تھا (وہ الفاظ یہ ہیں:)

301- لَوْ مَاتَ هَذَا، لَمَاتَ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"اگر یہ شخص اسی حالت میں مر گیا تو یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے علاوہ پر مرے گا"۔

302- وَمِثْلُهُ عَنْ بِلَالٍ وَغَيْرِهِ، مَا يَدُلُّ عَلَى اَنَّ الصَّلَاةَ مِنَ الْاِيمَانِ، وَمَنْ لَمْ

اسی کی مانند وہ روایت ہے جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور دیگر سے منقول ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز ایمان کا حصہ

يُصَلِّ فَلَا إِيمَانَ لَهُ وَلَا إِسْلَامَ قَدْ سَمَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الصَّلَاةَ: إِيمَانًا.

ہے اور جو شخص نماز ادا نہیں کرتا اُس کا ایمان نہیں ہوتا اور اُس کا اسلام نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نماز کیلئے لفظ ایمان استعمال کیا ہے۔

303- وَذَلِكَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، إِلَى أَنْ حُوِّلُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَمَاتَ قَوْمٌ عَلَى ذَلِكَ. فَلَمَّا حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ قَوْمٌ: يَا رَسُولَ اللهِ. فَكَيْفَ بِمَنْ مَاتَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِمَّنْ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے لوگ بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے' پھر اُنہیں خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دے دیا گیا تو کچھ لوگ اُس حالت میں انتقال کر چکے تھے (کہ وہ بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ جب قبلہ کو خانہ کعبہ کی طرف منتقل کر دیا گیا تو کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے اُن بھائیوں کا کیا بنے گا؟ جو اس سے پہلے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے رہے اور اسی حالت میں فوت ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

{وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ}

[البقرة: 143]

"اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا"۔

يَعْنِي صَلَاتَكُمْ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ

اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگوں نے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے جو نمازیں ادا کی تھیں (اُن کو ضائع نہیں کرے گا)۔

بَابُ ذِكْرِ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْإِيمَانِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ فِيهِ

باب: ایمان کے بارے میں استثناء کا تذکرہ' جبکہ اس میں شک نہ ہو

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مِنْ صِفَةِ أَهْلِ الْحَقِّ، مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْإِيمَانِ، لَا عَلَى جِهَةِ الشَّكِّ، نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّكِّ فِي الْإِيمَانِ، وَلَكِنْ خَوْفَ التَّزْكِيَةِ لِأَنْفُسِهِمْ مِنَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اہلِ حق کی صفات میں یہ بات بھی شامل ہے' وہ اہلِ حق جن کا ذکر ہم اہلِ علم کے طور پر کر چکے ہیں کہ ایمان میں استثناء کیا جائے گا اور یہ شک ہونے کے حوالے سے نہیں ہوگا کیونکہ ہم ایمان میں شک ہونے کے حوالے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں بلکہ یہ اس اندیشہ کے تحت ہوگا کہ کہیں اپنے لیے ایمان کے مکمل

303- رواه البخاري: 399.

الِاسْتِكْمَالِ لِلْإِيمَانِ، لَا يَدْرِي أَهُوَ مِمَّنْ يَسْتَحِقُّ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ أَمْ لَا؟ وَذَلِكَ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ إِذَا سُئِلُوا: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَأَشْبَاهِ هَذَا، وَالنَّاطِقُ بِهَذَا، وَالْمُصَدِّقُ بِهِ بِقَلْبِهِ مُؤْمِنٌ، وَإِنَّمَا الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْإِيمَانِ لَا يَدْرِي: أَهُوَ مِمَّنْ يَسْتَوْجِبُ مَا نَعَتَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ أَمْ لَا؟

ہونے کا اعتراف کر کے خود کو پاکیزہ تو قرار نہیں دیا جا رہا' کیونکہ جو شخص یہ بات نہیں جانتا کہ کیا وہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو ایمان کی حقیقت کے مستحق ہیں یا نہیں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ حق سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم ؒ سے جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آپ کیا مؤمن ہیں؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن اور جنت اور جہنم اور اس جیسی دیگر چیزوں پر ایمان رکھتا ہوں اور ان باتوں کے بارے میں اعتراف کرنے والا اور اپنے دل کے ذریعہ اس کی تصدیق کرنے والا شخص مؤمن ہوتا ہے' ایمان کے بارے میں استثناء اس اعتبار سے ہوتا ہے کہ اُسے یہ نہیں معلوم کہ کیا اُس کا شمار اُن لوگوں میں ہو گا جن کی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ لکھ رکھی ہے کہ وہ ایمان والے ہیں تو کیا وہ ایمان کی حقیقت میں ہے یا نہیں ہے۔

هَذَا وَطَرِيقُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، عِنْدَهُمْ أَنَّ الِاسْتِثْنَاءَ فِي الْأَعْمَالِ، لَا يَكُونُ فِي الْقَوْلِ، وَالتَّصْدِيقِ بِالْقَلْبِ، وَإِنَّمَا الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْأَعْمَالِ الْمُوجِبَةِ لِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ، وَالنَّاسُ عِنْدَهُمْ عَلَى الظَّاهِرِ مُؤْمِنُونَ، بِهِ يَتَوَارَثُونَ، وَبِهِ يَتَنَاكَحُونَ، وَبِهِ تَجْرِي أَحْكَامُ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ، وَلَكِنَّ الِاسْتِثْنَاءَ مِنْهُمْ عَلَى حَسَبِ مَا بَيَّنَّاهُ لَكَ، وَبَيَّنَهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ قَبْلِنَا.

یہ طریقہ صحابہ کرام اور اُن کے بعد احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی کرنے والے حضرات (یعنی تابعین) کا ہے' اُن کے نزدیک اعمال میں استثناء کیا جائے گا' یہ قول کے بارے میں (یعنی زبانی اقرار کے بارے میں) یا دل کے ذریعہ تصدیق کے بارے میں نہیں ہو گا بلکہ یہ استثناء اُن اعمال کے بارے میں ہو گا جو ایمان کی حقیقت کو لازم کرتے ہیں اور ان حضرات کے نزدیک لوگ بظاہر اس حوالے سے مؤمن شمار ہوں گے' اُن میں اہلِ ایمان کی طرح وراثت کے احکام جاری ہوں گے' اس بنیاد پر وہ ایک دوسرے سے نکاح کر سکیں گے' اس بنیاد پر اُن پر اسلام کے تمام احکام جاری ہوں گے لیکن اُن سے استثناء اُس اعتبار سے ہو گا جو ہم نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے' یہ چیز ہم سے پہلے کے علماء نے بھی بیان کی ہے۔

رُوِيَ فِي هَذَا سُنَنٌ كَثِيرَةٌ، وَآثَارٌ تَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا.

اس بارے میں بہت سی روایات منقول ہیں اور ہم نے جو بیان کیا ہے' میں اُس بارے میں مزید آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔

استثناء کے بارے میں استدلال

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللهُ آمِنِينَ} [الفتح: 27]

''تم لوگ ضرور امن کی حالت میں مسجدِ حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ نے چاہا''۔

وَقَدْ عَلِمَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُمْ دَاخِلُونَ،

حالانکہ اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ وہ لوگ داخل ہوں گے۔

وَقَدْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ:

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ قبرستان میں داخل ہوئے تو آپ نے یہ دعا پڑھی:

304 - السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ

''تم پر سلام ہو اے اہلِ ایمان کی قوم کے رہنے والو! اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے''۔

305- وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

''مجھے یہ اُمید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں''۔

306- وَرُوِيَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَا مُؤْمِنٌ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَفَأَنْتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ: أَرْجُو فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَفَلَا وَكَلْتَ الْأُولَى كَمَا وَكَلْتَ الْأُخْرَى؟

یہ روایت منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک شخص نے کہا: میں مؤمن ہوں! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جنتی ہو؟ اُس نے کہا: مجھے یہ اُمید ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے پہلی بات کو اُسی طرح (اللہ کے سپرد) کیوں نہیں کیا جس طرح دوسری کو کیا ہے؟

307- وَقَالَ رَجُلٌ لِعَلْقَمَةَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرْجُو إِنْ شَاءَ اللهُ

ایک شخص نے علقمہ سے دریافت کیا: کیا آپ مؤمن ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو مجھے اُمید ہے کہ میں مؤمن ہوں۔

304- رواہ مسلم: 1110۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَهَذَا مَذْهَبُ كَثِيرٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاحْتَجَّ أَحْمَدُ بِمَا ذَكَرْنَا، وَاحْتَجَّ بِمُسَاءَلَةِ الْمَلَكَيْنِ فِي الْقَبْرِ لِلْمُؤْمِنِ، وَمُجَاوَبَتِهِمَا لَهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَيُقَالُ لِلْكَافِرِ وَالْمُنَافِقِ: عَلَى شَكٍّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ بہت سے علماء کا مسلک ہے' یہ امام احمد بن حنبل کا مسلک ہے' امام احمد نے اُن دلائل سے استدلال کیا ہے جو ہم نے ذکر کیے ہیں اور اُنہوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ قبر میں جب دو فرشتے مؤمن سے سوال جواب کریں گے اور اُس کا جواب لیں گے تو پھر اُس سے کہیں گے: تم یقین پر تھے اور اسی پر تم مر گئے اور اسی یقین پر تمہیں قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا اگر اللہ نے چاہا۔ اور کافر اور منافق سے یہ کہا جائے گا: تم شک پر تھے اور اسی شک پر تم مرے اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی شک پر تمہیں زندہ کیا جائے گا۔

امام احمد کا موقف

308- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْأَثْرَمُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ سُئِلَ عَنِ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْإِيمَانِ مَا تَقُولُ فِيهِ؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَلَا أُعِيبُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: إِذَا كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، وَاسْتَثْنَى مَخَافَةً وَاحْتِيَاطًا، لَيْسَ كَمَا يَقُولُونَ عَلَى الشَّكِّ، إِنَّمَا تَسْتَثْنِي لِلْعَمَلِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللهُ آمِنِينَ} [الفتح: 27]

فَهَذَا اسْتِثْنَاءٌ بِغَيْرِ شَكٍّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبکر اثرم بیان کرتے ہیں:

میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل کو سنا' اُن سے ایمان میں استثناء کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس پر اعتراض نہیں کرتا ہوں۔ ابوعبداللہ نے فرمایا: جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ ایمان' قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے اور پھر خوف اور احتیاط کے پیشِ نظر احتیاط کر لیتا ہے تو یہ اُن افراد کی مانند نہیں ہوگا جو شک کی بنیاد پر کہتے ہیں کیونکہ استثناء عمل کے اعتبار سے ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ضرور امن کی حالت میں مسجدِ حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ نے چاہا''۔

تو اب یہاں استثناء ہے لیکن اس میں شک نہیں ہے۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”مجھے یہ اُمید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں“۔

قَالَ: هَذَا كُلُّهُ تَقْوِيَةٌ لِلِاسْتِثْنَاءِ فِي الْإِيمَانِ

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تو یہ تمام چیزیں اس بات کو تقویت دیتی ہیں کہ ایمان کے بارے میں بھی استثناء کیا جا سکتا ہے۔

309- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ: يُعْجِبُهُ الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْإِيمَانِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ: مُؤْمِنٌ، وَكَافِرٌ. فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: فَأَيْنَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ کو سنا' اُنہیں ایمان کے بارے میں استثناء پسند تھا' ایک شخص نے اُن سے کہا: لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں' یا مؤمن ہوتا ہے یا کافر ہوتا ہے۔ تو امام ابوعبداللہ (یعنی امام احمد بن حنبل) نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہاں جائے گا:

{وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ، إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ، وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ}

[التوبة: 106]

”اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حکم (یعنی مشیت) پر موقوف ہوگا کہ یا تو وہ اُنہیں عذاب دیدے گا یا اُن کی توبہ قبول کرلے گا“۔

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا إِلَّا عَلَى الِاسْتِثْنَاءِ

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ہر کسی کو استثناء (کے جواز کا قائل ہونے) پر پایا ہے۔

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ مَرَّةً أُخْرَى يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَلَا بَلَغَنِي إِلَّا الِاسْتِثْنَاءُ قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ إِذَا سُئِلَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ إِنْ شَاءَ اللهُ [illegible]

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو ایک مرتبہ یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے جتنے بھی اہلِ علم کو پایا ہے اور جن حضرات کے حوالے سے بھی مجھ تک روایات پہنچی ہیں وہ استثناء کو درست ہی سمجھتے تھے' میں نے ابوعبداللہ کو یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو سنا جب اُن سے سوال کیا گیا: کیا آپ مؤمن

شَاءَ قَالَ: سُؤَالُكَ إِيَّايَ بِدْعَةٌ. وَلَا أَشُكُّ فِي إِيمَانِي وَلَا يُعَنِّفُ مَنْ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ يَنْقُصُ. أَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ. لَيْسَ يَكْرَهُهُ. وَلَيْسَ بِدَاخِلٍ فِي الشَّكِّ

ہیں؟ تو اگر وہ چاہتے تو اُسے جواب نہ دیتے اور اگر چاہتے تو یہ کہہ دیتے کہ تمہارا مجھ سے یہ سوال کرنا بدعت ہے' مجھے اپنے ایمان کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے' اور وہ نہ ہی اُس شخص پر ناراضگی کا اظہار کرتے تھے جو اس بات کا قائل تھا کہ ایمان کم ہوتا ہے' جو یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ نے چاہا (تو وہ مؤمن ہوگا) اُنہوں نے اس چیز کو مکروہ قرار نہیں دیا اور یہ چیز شک میں داخل نہیں ہوتی۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: إِذَا قَالَ أَنَا مُؤْمِنٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَيْسَ هُوَ بِشَاكٍّ. قِيلَ لَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. أَلَيْسَ هُوَ شَكًّا؟ فَقَالَ: مَعَاذَ اللَّهِ. أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ (امام احمد بن حنبل) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص یہ کہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں مؤمن ہوں' تو یہ شخص شک کرنے والا نہیں ہوگا۔ اُن سے کہا گیا: اگر وہ یہ کہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو کیا وہ شک کرنے والا نہیں ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

{لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ} [الفتح: 27]

''اگر اللہ نے چاہا تو تم لوگ ضرور مسجدِ حرام میں داخل ہوگے''۔

وَفِي عِلْمِهِ أَنَّهُمْ يَدْخُلُونَ.

تو اللہ تعالیٰ کے علم میں تو یہ بات تھی کہ وہ مسجدِ حرام میں داخل ہوں گے۔

وَصَاحِبُ الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَهُ: عَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. فَأَيُّ شَكٍّ هَاهُنَا؟ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ. وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نَا وَكِيعٌ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: النَّاسُ عِنْدَنَا مُؤْمِنُونَ فِي الْأَحْكَامِ وَالْمَوَارِيثِ. وَلَا يَدْرِي كَيْفَ هُمْ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى؟

اسی طرح قبر میں موجود شخص سے جب یہ کہا جائے گا کہ اسی بات پر تمہیں زندہ کیا جائے گا' اگر اللہ نے چاہا (تو کیا فرشتوں کو دوبارہ زندہ کیے جانے کے بارے میں شک ہے؟) یہاں کون سا شک پایا جاتا ہے؟ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یعنی قبرستان کی دعا میں یہ کہا:) اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آ ملیں گے (تو اس میں کون سا شک پایا جاتا ہے؟) میں نے ابوعبداللہ کو یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا: وکیع بیان کرتے ہیں کہ سفیان فرماتے ہیں:

وَنَرْجُو اَنْ نَكُوْنَ كَذٰلِكَ

لوگ ہمارے نزدیک (شرعی) احکام کے اعتبار سے وراثت کے احکام کے اعتبار سے مؤمن شمار ہوں گے لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کی کیا حیثیت ہوگی' البتہ ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ وہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی) ایسے ہی (مؤمن) شمار ہوں گے۔

310- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: نَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ: اِذَا سُئِلَ اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ؟ اِنْ شَاءَ لَمْ يُجِبْهُ. اَوْ يَقُوْلُ لَهُ: سُؤَالُكَ اِيَّايَ بِدْعَةٌ. وَلَا اَشُكُّ فِي اِيْمَانِي وَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَيْسَ يَكْرَهُ. وَلَيْسَ بِدَاخِلٍ فِي الشَّكِّ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سفیان کو سنا' وہ فرماتے ہیں کہ جب یہ سوال کیا جائے کہ کیا آپ مؤمن ہیں؟ تو اگر آدمی چاہے تو اُسے جواب نہ دے' یا پھر اُس سے یہ کہہ دے کہ تمہارا مجھ سے یہ سوال کرنا بدعت ہے' مجھے اپنے ایمان کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو یہ چیز مکروہ نہیں ہوگی اور یہ چیز (یا وہ شخص) شک میں داخل ہونے والا شمار نہیں ہوگا۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ: مَا اَدْرَكْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِنَا. وَلَا بَلَغَنِي اِلَّا عَلَى الِاسْتِثْنَاءِ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے اپنے اصحاب میں سے جس کسی کو بھی پایا اور مجھ تک جس کے بارے میں بھی روایت پہنچی تو وہ استثناء کے درست ہونے کے بارے میں ہی تھی۔

وَقَالَ: قَالَ يَحْيَى: الْاِيْمَانُ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ قَالَ: نَا وَكِيْعٌ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: النَّاسُ عِنْدَنَا مُؤْمِنُوْنَ فِي الْاَحْكَامِ وَالْمَوَارِيْثِ. فَنَرْجُو اَنْ نَكُوْنَ كَذٰلِكَ. وَلَا نَدْرِي حَالَنَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وکیع بیان کرتے ہیں کہ سفیان فرماتے ہیں: "شرعی) احکام اور وراثت کے احکام کے حوالے سے لوگ ہمارے نزدیک مؤمن شمار ہوں گے اور ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں بھی) وہ اسی طرح ہوں گے لیکن ہمیں یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کی حالت کیا ہے۔

وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: كَانَ سُفْيَانُ يُنْكِرُ اَنْ يَقُولَ: اَنَا مُؤْمِنٌ

میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: سفیان اس بات کا انکار کرتے تھے کہ کوئی شخص یہ کہے: میں مؤمن ہوں۔

311- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي مُؤَمَّلٌ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا، يَذْكُرُ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَمُحَمَّدٌ: يَهَابَانِ اَنْ يَقُولَا: مُؤْمِنٌ، وَيَقُولَانِ: مُسْلِمٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حماد بن زید بیان کرتے ہیں:

میں نے ہشام کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا: حسن بصری اور محمد بن سیرین اس بات سے خوفزدہ رہتے تھے کہ وہ یہ کہیں کہ ہم مؤمن ہیں، وہ یہ کہتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں۔

312- وَحَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: نَا اَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: قِيلَ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ: يَقُولُ: نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ؟ قَالَ: يَقُولُ: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ. ثُمَّ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلصَّوْمُ وَالصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ مِنَ الْاِيمَانِ. قِيلَ لَهُ فَاِنِ اسْتَثْنَيْتُ فِي اِيمَانِي اَكُونُ شَاكًّا؟ قَالَ: لَا

ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: ابوعبداللہ سے دریافت کیا گیا: ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مؤمن ہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا: ہم یہ کہیں گے کہ ہم مسلمان ہیں۔ پھر ابوعبداللہ نے فرمایا: روزہ، نماز اور زکوٰۃ، ایمان کا حصہ ہے۔ اُن سے کہا گیا: اگر میں اپنے ایمان میں استثناء کرلوں تو کیا میں شک کرنے والا شمار ہوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

سلف صالحین کا موقف

313- وَحَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ قَالَ: نَا اَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ يَقُولُ: الْاِيمَانُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: ابوعبداللہ نے ہمیں یہ بات بتائی کہ علی بن بحر نے جریر بن عبدالحمید کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایمان، قول

قَوْلٌ وَعَمَلٌ

اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

قَالَ: وَكَانَ الْأَعْمَشُ، وَمَنْصُورٌ، وَمُغِيرَةُ، وَلَيْثٌ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، وَعُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، وَالْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَابْنُ شُبْرُمَةَ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَأَبُو يَحْيَى صَاحِبُ الْحَسَنِ وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ يَقُولُونَ: نَحْنُ مُؤْمِنُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ، وَيَعِيبُونَ عَلَى مَنْ لَمْ يَسْتَثْنِ

وہ بیان کرتے ہیں: اعمش' منصور' مغیرہ' لیث' عطاء بن سائب' اسماعیل بن خالد' عمارہ بن قعقاع' علاء بن مسیب' ابن شبرمہ' سفیان ثوری' حسن بصری کے شاگرد ابویحییٰ' حمزہ زیات' (یہ سب حضرات) یہ فرماتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو ہم مؤمن ہیں' اور یہ حضرات اُس شخص پر اعتراض کرتے تھے جو اس میں استثناء نہیں کرتا ہے۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ: سَمِعْتُ بَعْضَ مَشْيَخَتِنَا يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ:

إِذَا تُرِكَ الِاسْتِثْنَاءُ، فَهُوَ أَصْلُ الْإِرْجَاءِ

امام ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ایک بزرگ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب آدمی استثناء کو ترک کردے تو یہ ارجاء کے عقیدہ کی بنیاد ہوگی''۔

314- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى الزَّمِنُ قَالَ: نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: نَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ: إِنِّي مُؤْمِنٌ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَزْعُمُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ قَالَ: فَسَلُوهُ، أَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَوْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ اللهُ أَعْلَمُ فَقَالَ: أَلَا وُكِلَتِ الْأُولَى كَمَا وُكِلَتِ

عبدالاعلیٰ نے یونس کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک شخص نے کہا: میں مؤمن ہوں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! اس شخص کا یہ کہنا ہے کہ یہ مؤمن ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس سے دریافت کرو کہ کیا یہ جنتی ہے یا جہنمی ہے؟ لوگوں نے اُس سے دریافت کیا تو اُس نے جواب دیا: اللہ بہتر جانتا ہے! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس طرح تم نے دوسری بات کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے اُس طرح پہلی کی نسبت کیوں نہیں کی؟

الْآخِرَةَ

315- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قِيلَ لِعَلْقَمَةَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرْجُو إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: علقمہ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ مؤمن ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو مجھے اُمید ہے۔

316- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلْقَمَةَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرْجُو

عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے علقمہ سے دریافت کیا: کیا آپ مؤمن ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے امید ہے۔

317- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ:

امام مالک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے اور یہ دعا پڑھی:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''اے اہلِ ایمان کی قوم کے علاقہ کے رہنے والو! تم لوگوں پر سلام ہو! اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آ ملیں گے''۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فِيمَا ذَكَرْتُ مِنْ هَذَا الْبَابِ مُقْنِعٌ إِنْ شَاءَ اللهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس باب میں جو کچھ ذکر کیا ہے اگر اللہ نے چاہا تو یہ کافی ہوگا اور اُس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

317- رواہ مسلم: 249۔

بَابٌ فِيمَنْ كَرِهَ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِمَنْ يَسْأَلُ لِغَيْرِهِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَنْتَ مُؤْمِنٌ؟ هَذَا عِنْدَهُمْ مُبْتَدِعٌ رَجُلُ سُوءٍ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ علماء نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے سوال کرتے ہوئے یہ کہے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو علماء کے نزدیک ایسا شخص بدعتی اور برا شخص ہوگا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: إِذَا قَالَ لَكَ رَجُلٌ: أَنْتَ مُؤْمِنٌ؟ فَقُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ لَا تُجِيبَهُ تَقُولُ لَهُ: سُؤَالُكَ إِيَّايَ بِدْعَةٌ، فَلَا أُجِيبُكَ، وَإِنْ أَجَبْتَهُ، فَقُلْتَ: أَنَا مُؤْمِنٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّعْتِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَاحْذَرْ مُنَاظَرَةَ مِثْلِ هَذَا، فَإِنَّ هَذَا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ مَذْمُومٌ، وَاتَّبِعْ مَنْ مَضَى مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ تَسْلَمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب کوئی شخص آپ سے یہ کہے: آپ مؤمن ہیں؟ تو آپ کہیں: میں اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر، اُس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، موت پر، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر، جنت پر، جہنم پر ایمان رکھتا ہوں، اور اگر آپ چاہیں تو آپ اُسے جواب نہ دیں اور آپ اُس سے یہ کہیں: تمہارا مجھ سے یہ سوال کرنا بدعت ہے، اس لیے میں تمہیں جواب نہیں دوں گا، اور اگر آپ اُسے جواب دیتے ہیں تو آپ یہ کہیں: اگر اللہ نے چاہا تو میں مؤمن ہوں گا۔ یہ اُس طریقہ کے مطابق ہوگا جس کے بارے میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس طرح کی صورتِ حال میں آپ مناظرہ کرنے سے بچیں، کیونکہ یہ چیز علماء کے نزدیک قابلِ مذمت ہے اور آپ اس بارے میں پہلے گزرے ہوئے مسلمانوں کے آئمہ کی پیروی کریں، آپ سلامت رہیں گے، اگر اللہ نے چاہا۔

سفیان بن عیینہ کا جواب

318 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: قِيلَ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ: الرَّجُلُ يَقُولُ: مُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ فَقَالَ: فَقُلْ:

محمد بن سلیمان لوین بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا گیا: ایک شخص یہ کہتا ہے: کیا آپ مؤمن ہیں؟ تو سفیان نے کہا: تم یہ کہو کہ مجھے اپنے ایمان کے بارے میں شک نہیں ہے لیکن تمہارا مجھ سے یہ سوال کرنا بدعت ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں

مَا اَشُكُّ فِي اِيمَانِي، وَسُؤَالُكَ اِيَّايَ بِدْعَةٌ، وَقَالَ: مَا اَدْرِي اَنَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، شَقِيٌّ اَمْ سَعِيدٌ، اَمَقْبُولُ الْعَمَلِ اَوْ لَا؟

معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' میں بدبخت ہوں یا خوش نصیب ہوں' میرا عمل مقبول ہوگا یا نہیں ہوگا۔

319- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لِي اِبْرَاهِيمُ: اِذَا قِيلَ لَكَ: اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ؟ فَقُلْ: اَرْجُو اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان نے حسن بن عبیداللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ابراہیم نے مجھ سے کہا: جب تم سے یہ دریافت کیا جائے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو تم یہ کہو: اگر اللہ نے چاہا تو مجھے اُمید ہے۔

320- حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ، عَنْ مُحِلِّ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ: قَالَ لِي اِبْرَاهِيمُ: اِذَا قِيلَ لَكَ اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ؟ فَقُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام احمد بن حنبل نے عبدالرحمٰن بن مہدی کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے محل بن خلیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ابراہیم نے مجھ سے کہا: جب تم سے یہ کہا جائے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو تم کہو: میں اللہ' اُس کے فرشتوں' اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔

321- قَالَ: وَحَدَّثَنِي اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، مِثْلَهُ

عبدالرحمٰن بن مہدی بیان کرتے ہیں: سفیان نے معمر کے حوالے سے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے طاؤس کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

322- وَبِاِسْنَادِهِ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

اسی سند کے ساتھ محمد بن سیرین کا یہ بیان منقول ہے: جب تم سے یہ کہا جائے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو تم کہو: (جس کا ذکر قرآن میں ہے:)

عَتِيقٍ، وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: إِذَا قِيلَ لَكَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ فَقُلْ: {آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ}

''ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو ابراہیم کی طرف نازل کیا گیا اور جو اسماعیل اور اسحاق کی طرف نازل کیا گیا اُس پر ایمان رکھتے ہیں''۔

323- وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا قِيلَ لَكَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ فَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

اسی سند کے ساتھ حسن بن عمرو کا یہ بیان منقول ہے: ابراہیم فرماتے ہیں: جب تم سے یہ کہا جائے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو تم کہو: اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

324- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سُؤَالُ الرَّجُلِ الرَّجُلَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ بِدْعَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مغیرہ نے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے:

آدمی کا دوسرے آدمی سے یہ سوال کرنا کہ کیا تم مؤمن ہو؟ یہ بدعت ہے۔

325- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: وَتَكَلَّمَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ بِكَلَامٍ كَرِهَهُ فَقَالَ عَلْقَمَةُ:

{وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا} [الاحزاب: 58]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کی موجودگی میں خوارج سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایسا کلام کیا جو اُنہیں پسند نہیں آیا تو علقمہ نے یہ پڑھا: (جو قرآن میں ہے:)

''وہ لوگ جو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو اُن کے کیے ہوئے کسی کام کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور واضح گناہ اپنے سر لیتے ہیں''۔

فَقَالَ لَهُ الْخَارِجِيُّ: أَوَ مِنْهُمْ أَنْتَ؟

فَقَالَ: أَرْجُو

تو اُس خارجی نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ اُن میں سے (یعنی مؤمن مردوں میں سے) ایک ہیں؟ تو علقمہ نے جواب دیا: مجھے اُمید ہے۔

326- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قِيلَ لَهُ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، لَا يَزِيدُ عَلَى هَذَا

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب اُن سے یہ دریافت کیا جاتا کہ کیا آپ مؤمن ہیں؟ تو وہ جواب دیتے تھے: میں اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں، وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے تھے۔

327- وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سُئِلْتَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ فَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِنَّهُمْ سَيَدَعُونَكَ

حسن بن عمرو نے فضیل بن عیاض کے حوالے سے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم سے یہ سوال کیا جائے: کیا تم مؤمن ہو؟ تو تم کہو: اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، تو لوگ عنقریب تم سے (یہ سوال کرنا) چھوڑ دیں گے۔

امام اوزاعی کا جواب

328- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ قَالَ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي الرَّجُلِ سُئِلَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّ الْمَسْأَلَةَ عَمَّا سُئِلَ بِدْعَةٌ، وَالشَّهَادَةُ بِهِ تَعَمُّقٌ لَمْ نُكَلَّفْهُ فِي دِينِنَا وَلَمْ يَشْرَعْهُ نَبِيُّنَا لَيْسَ لِمَنْ يَسْأَلُ عَنْ ذَلِكَ فِيهِ إِمَامٌ، الْقَوْلُ بِهِ

ابواسحاق فزاری بیان کرتے ہیں: امام اوزاعی نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا جس سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو امام اوزاعی فرماتے ہیں: جس چیز کے بارے میں یہ سوال کیا گیا ہے اُس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے اور اس کے بارے میں جواب دینا گہرائی میں جانے کے مترادف ہے جس کے بارے میں ہمیں اپنے دین میں پابند نہیں کیا گیا اور ہمارے نبی ﷺ نے اسے مشروع قرار نہیں دیا، جس شخص سے اس بارے میں سوال کیا جاتا ہے اُس کیلئے اس میں کوئی پیشوا نہیں ہے، اس کے

جَدَلٌ، وَالْمُنَازَعَةُ فِيهِ حَدَثٌ، وَلَعَمْرِي مَا شَهَادَتُكَ لِنَفْسِكَ بِالَّتِي تُوجِبُ لَكَ تِلْكَ الْحَقِيقَةَ إِنْ لَمْ تَكُنْ كَذَلِكَ وَلَا تَرْكُكَ الشَّهَادَةَ لِنَفْسِكَ بِهَا بِالَّتِي تُخْرِجُكَ مِنَ الْإِيمَانِ، إِنْ كُنْتَ كَذَلِكَ، وَإِنَّ الَّذِي سَأَلَكَ عَنْ إِيمَانِكَ لَيْسَ يَشُكُّ فِي ذَلِكَ مِنْكَ، وَلَكِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُنَازِعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَهُ فِي ذَلِكَ، حِينَ يَزْعُمُ أَنَّ عِلْمَهُ وَعِلْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ، فَاصْبِرْ نَفْسَكَ عَلَى السُّنَّةِ، وَقِفْ حَيْثُ وَقَفَ الْقَوْمُ، وَقُلْ فِيمَا قَالُوا، وَكُفَّ عَمَّا كَفُّوا عَنْهُ، وَاسْلُكْ سَبِيلَ سَلَفِكَ الصَّالِحِ، فَإِنَّهُ يَسَعُكَ مَا وَسِعَهُمْ وَقَدْ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَذِهِ الْبِدْعَةِ، حَتَّى قَذَفَهَا إِلَيْهِمْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِمَّنْ دَخَلَ فِي تِلْكَ الْبِدْعَةِ، بَعْدَ مَا رَدَّ عَلَيْهِمْ فُقَهَاؤُهُمْ وَعُلَمَاؤُهُمْ، فَأُشْرِبَتْهَا قُلُوبُ طَوَائِفَ مِنْهُمْ، وَاسْتَحْلَتْهَا أَلْسِنَتُهُمْ، وَأَصَابَهُمْ مَا أَصَابَ غَيْرَهُمْ مِنَ الِاخْتِلَافِ، وَلَسْتُ بِآيِسٍ أَنْ يَدْفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَرَّ هَذِهِ الْبِدْعَةِ، إِلَى أَنْ يَصِيرُوا إِخْوَانًا فِي دِينِهِمْ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بارے میں بات کرنا جدل ہے' اس کے بارے میں اختلاف کرنا بدعت ہے' مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! اپنی ذات کے بارے میں تمہاری یہ گواہی جو ایک ایسی چیز کے بارے میں ہو جو تمہارے لیے اُس حقیقت کو واجب کر رہی ہو' وہ کیا حیثیت رکھتی ہو گی؟ اگر وہ حقیقت موجود نہ ہو' اور تمہارا اپنی ذات کے بارے میں ایک ایسی چیز کی گواہی کو ترک کر دینا جو تمہیں ایمان سے نکال رہی ہو' اُس کی کیا حیثیت ہو گی کہ اگر تم ویسے ہو (یعنی واقعی مؤمن ہو) اور وہ شخص جس نے تم سے تمہارے ایمان کے بارے میں سوال کیا ہے وہ تمہاری طرف سے اس کے بارے میں شک نہیں رکھتا بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم کا مقابلہ کرے' وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس چیز کے بارے میں اُس کا علم اور اللہ تعالیٰ کا علم برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' تو تم اپنے آپ کو سنت پر ثابت قدم رکھو اور وہیں ٹھہرو جہاں (یعنی صحابہ کرام اور مسلمانوں کے آئمہ) ٹھہرے تھے اور تم اس بارے میں وہی کہو جو اُن لوگوں نے کہا تھا اور اُس بات سے رُک جاؤ جس سے وہ لوگ رُک گئے تھے' تم اس بارے میں سلف صالحین کے طریقہ پر چلو کیونکہ جو چیز اُن کیلئے گنجائش رکھتی تھی وہ تمہارے لیے بھی گنجائش رکھے گی' اہلِ شام اس بدعت کے حوالے سے غفلت کا شکار ہو گئے ہیں' اہلِ عراق میں سے کچھ لوگوں نے یہ چیز اُن کی طرف ڈالی ہے جو اس بدعت سے تعلق رکھتی ہے حالانکہ اُن کے فقہاء اور اُن کے علماء نے اسے مسترد کر دیا تھا لیکن اُن میں سے کچھ لوگوں کے دلوں میں یہ چیز رچ بس گئی ہے اور اُن کی زبانوں نے اسے میٹھا سمجھ لیا ہے اور وہ بھی اس بارے میں اُسی اختلاف کا شکار ہو گئے جس طرح دوسرے لوگ اختلاف کا شکار ہوئے تھے' اور میں اس بات سے مایوس نہیں

ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بدعت کی خرابی کو پرے کر دے گا یہاں تک کہ لوگ اپنے دین کے بارے میں بھائی بھائی بن جائیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

ثُمَّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: لَوْ كَانَ هَذَا خَيْرًا مَا خُصِصْتُمْ بِهِ دُونَ أَسْلَافِكُمْ، فَإِنَّهُ لَمْ يُدَّخَرْ عَنْهُمْ خَيْرٌ خُبِّئَ لَكُمْ دُونَهُمْ لِفَضْلٍ عِنْدَكُمْ، وَهُمْ أَصْحَابُ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَالَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَبَعَثَهُ فِيهِمْ، وَوَصَفَهُ بِهِمْ فَقَالَ جَلَّ وَعَلَا:

اُس کے بعد امام اوزاعی نے ارشاد فرمایا: اگر یہ چیز بہتر ہوتی تو یہ بطورِ خاص تمہیں نصیب نہ ہوتی جو تمہارے اسلاف کو نہیں ملی تھی کیونکہ یہ کوئی ایسی بھلائی نہیں ہے کہ جو اُن لوگوں کیلئے نہیں تھی اور تمہارے لیے سنبھال کر رکھی گئی اور اس کی وجہ وہ فضیلت تھی جو تمہیں حاصل ہے حالانکہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے اصحاب ہیں (جو ہمارے اسلاف ہیں) جن کو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اُن کے درمیان مبعوث کیا ہے اور اُن کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

{مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا، سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ} [الفتح: 29]

إِلَى آخِرِ السُّورَةِ

''محمد اللہ کے رسول ہیں وہ لوگ جو اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے خلاف سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں تم اُنہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں دیکھو گے وہ اللہ کا فضل اور اُس کی رضامندی تلاش کر رہے ہوتے ہیں اُن کا مخصوص نشان ان کے چہروں پر موجود سجدوں کے آثار ہوں گے''۔

یہ سورت کے آخر تک ہے۔

بَابٌ فِي الْمُرْجِئَةِ، وَسُوءِ مَذَاهِبِهِمْ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ

باب: مرجئہ کا تذکرہ علماء کے نزدیک اُن کے مسلک کی خرابی کا بیان

329- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کثیر نے امام اوزاعی کے حوالے سے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے:

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا ابْتُدِعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بِدْعَةٌ أَضَرُّ عَلَى الْمِلَّةِ مِنْ هَذِهِ يَعْنِي: أَهْلَ الْإِرْجَاءِ

اسلام میں کوئی ایسی بدعت رونما نہیں ہوئی جو اس دین کیلئے اس مسلک سے زیادہ نقصان دِہ ہو۔ اُن کی مراد اہلِ ارجاء تھے۔

330- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ الْأَعْوَرِ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: مَا تَرَى فِي رَأْيِ الْمُرْجِئَةِ؟ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحمزہ ثمالی بیان کرتے ہیں:

میں نے ابراہیم سے کہا: مرجئہ کے نظریات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے فرمایا:

أَوَّهْ، لَفَقُوا قَوْلًا، فَأَنَا أَخَافُهُمْ عَلَى الْأُمَّةِ، وَالشَّرُّ مِنْ أَمْرِهِمْ كَثِيرٌ، فَإِيَّاكَ وَإِيَّاهُمْ

"اُفوہ! اُنہوں نے ایک باطل بات کو مزین کیا اور مجھے اُن کے بارے میں اُمت کے حوالے سے اندیشہ ہے، اُن کے معاملہ میں شر بہت زیادہ ہے تو تم اُس سے بچ کے رہو۔

331- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ ثنا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ يَعْنِي أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ:

امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ حکیم بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم فرماتے ہیں:

الْمُرْجِئَةُ أَخْوَفُ عِنْدِي عَلَى الْإِسْلَامِ مِنْ عِدَّتِهِمْ مِنَ الْأَزَارِقَةِ

"اسلام کے بارے میں اتنی ہی تعداد کے ازارقہ فرقہ کے لوگوں سے اتنا خوف نہیں جتنا مرجئہ فرقہ کے لوگوں سے خوف ہے (کہ یہ اسلام کو زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں)"۔

332- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَهْلَ دِينَيْنِ، أَهْلُ ذَلِكَ الدِّينَيْنِ فِي النَّارِ. قَوْمٌ يَقُولُونَ الْإِيمَانُ: كَلَامٌ وَإِنْ زَنَى وَقَتَلَ. وَقَوْمٌ يَقُولُونَ: إِنْ أُولِينَا الضُّلَّالَ مَا بَالُ خَمْسِ صَلَوَاتٍ. وَإِنَّمَا هُمَا صَلَاتَانِ:

{أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ} [الاسراء: 78]

امام اوزاعی نے یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دونوں فرقوں سے واقف ہوں، دونوں فرقے جہنم میں جائیں گے ایک فرقہ وہ ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ ایمان زبانی اقرار کا نام ہے خواہ آدمی زنا کرے یا قتل کرے (وہ پھر بھی مؤمن شمار ہوگا) اور ایک فرقہ وہ ہے جو کہتا ہے کہ ہمارے لیے زیادہ مناسب یہ ہے کہ گمراہ رہیں، پانچ نمازوں کی کیا ضرورت ہے حالانکہ یہ دو نمازیں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سورج ڈھل جانے کے وقت سے رات اچھی طرح پھیل جانے تک نماز ادا کرو''۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قول

333- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ:

إِنِّي لَأَعْلَمُ أَهْلَ دِينَيْنِ هَذَيْنِ الدِّينَيْنِ فِي النَّارِ. قَوْمٌ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ كَلَامٌ. وَقَوْمٌ يَقُولُونَ: مَا بَالُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ؟ وَإِنَّمَا هُمَا صَلَاتَانِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعمرو نے یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''میں دو طرح کے فرقوں سے واقف ہوں، یہ دونوں فرقے جہنم میں جائیں گے، ایک وہ گروہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام ہے اور ایک وہ گروہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ پانچ نمازوں کی کیا ضرورت ہے، یہ تو دو نمازیں ہیں''۔

مرجئہ بے دین ہیں

334- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:
مَثَلُ الْمُرْجِئَةِ مَثَلُ الصَّابِئِينَ

عطاء بن سائب نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''مرجئہ فرقہ کے لوگوں کی مثال صابی (بے دین لوگوں) کی مانند ہے''۔

335- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ: قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَلَمْ أَرَكَ مَعَ طَلْقٍ قُلْتُ: بَلَى، فَمَا لَهُ؟ قَالَ: لَا تُجَالِسْهُ فَإِنَّهُ مُرْجِئٌ. قَالَ أَيُّوبُ: وَمَا شَاوَرْتُهُ فِي ذٰلِكَ، وَيَحِقُّ لِلْمُسْلِمِ إِذَا رَأَى مِنْ أَخِيهِ مَا يَكْرَهُ أَنْ يَأْمُرَهُ وَيَنْهَاهُ

ایوب بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے مجھ سے فرمایا: میں نے تمہیں طلق (یعنی طلق بن حبیب نامی مرجئہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص) کے ساتھ دیکھا ہے' میں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ مرجئی ہے۔ ایوب کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی اس سے مشورہ نہیں کیا۔ مسلمان کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کی طرف سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو ناپسندیدہ ہے تو اُسے حکم دے' یا اُسے منع کرے۔

336- قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ: وَذَكَرَ الْمُرْجِئَةَ فَقَالَ: رَأْيٌ مُحْدَثٌ، أَدْرَكْنَا النَّاسَ عَلَى غَيْرِهِ

عبداللہ بن نمیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان کو سنا کہ مرجئہ کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ایک نیا پیدا ہونے فرقہ ہے' ہم نے لوگوں کو اس کے برعکس (نظریات) پر پایا ہے۔

337- قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ قَالَ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: قَدْ كَانَ يَحْيَى وَقَتَادَةُ يَقُولَانِ: لَيْسَ مِنْ هٰؤُلَاءِ شَيْءٌ أَخْوَفُ عِنْدَهُمْ عَلَى الْأُمَّةِ مِنَ الْإِرْجَاءِ

ابواسحاق فزاری بیان کرتے ہیں: امام اوزاعی فرماتے ہیں: یحییٰ اور قتادہ فرماتے ہیں: نفسانی خواہشات کے پیروکار فرقوں میں سے کسی کے بارے میں بھی اُمت کے حوالے سے اتنا اندیشہ نہیں ہے جتنا زیادہ ارجاء سے اندیشہ ہے۔

338- قَالَ: وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْاَحْمَرِ قَالَ: قَالَ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ فِي شَيْءٍ: لَا اَقُولُ كَمَا قَالَتِ الْمُرْجِئَةُ الضَّالَّةُ الْمُبْتَدِعَةُ

عبداللہ بن نمیر نے جعفر احمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: منصور بن معتمر نے کسی چیز کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ میں اُس طرح نہیں کہوں گا جس طرح گمراہ اور بدعتی مرجئہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں۔

339- قَالَ: وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: سَمِعْتُ شَرِيكًا: وَذَكَرَ الْمُرْجِئَةَ. قَالَ: هُمْ اَخْبَثُ قَوْمٍ وَحَسْبُكَ بِالرَّافِضَةِ خُبْثًا وَلَكِنِ الْمُرْجِئَةَ يَكْذِبُونَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

حجاج بیان کرتے ہیں: میں نے شریک کو سنا کہ اُنہوں نے مرجئہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یہ سب سے زیادہ خبیث قوم ہے اور خبیث ہونے کے اعتبار سے تمہارے لیے رافضی کافی ہیں لیکن مرجئہ فرقہ کے لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں۔

340- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ: وَسُئِلَ عَنِ الْمُرْجِئِ فَقَالَ: مَنْ قَالَ: اِنَّ الْاِيمَانَ قَوْلٌ

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو سنا' اُن سے مرجئہ فرقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جو شخص یہ کہے کہ ایمان صرف قول کا نام ہے (وہ مرجئی شمار ہوتا ہے)۔

341- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَهُ مَنْ قَالَ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: هَذَا قَبْلَ اَنْ تُحَدَّ الْحُدُودُ، وَتَنْزِلَ الْفَرَائِضُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وکیع نے سلمہ بن نبیط کے حوالے سے ضحاک بن مزاحم کا یہ قول نقل کیا ہے:

اُن کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حکم حدود کا حکم نازل ہونے اور فرائض کا حکم نازل ہونے سے پہلے تھا۔

مرجئہ وجہمیہ کی تردید

342- اَخْبَرَنَا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو

امام حمیدی بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ بیان کرتے

الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ: أَهْلُ السُّنَّةِ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ. وَالْمُرْجِئَةُ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ. وَالْجَهْمِيَّةُ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ الْمَعْرِفَةُ

ہوئے سنا ہے: اہلِ سنت اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے اور مرجئہ کہتے ہیں کہ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام ہے اور جہمیہ کہتے ہیں: ایمان صرف معرفت کا نام ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَنْ قَالَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ دُونَ الْعَمَلِ. يُقَالُ لَهُ: رَدَدْتَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ. وَمَا عَلَيْهِ جَمِيعُ الْعُلَمَاءِ. وَخَرَجْتَ مِنْ قَوْلِ الْمُسْلِمِينَ. وَكَفَرْتَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ فَإِنْ قَالَ: بِمَ ذَا؟ قِيلَ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ أَنْ صَدَقُوا فِي إِيمَانِهِمْ: أَمَرَهُمْ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ. وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ. وَفَرَائِضَ كَثِيرَةٍ. يَطُولُ ذِكْرُهَا. مَعَ شِدَّةِ خَوْفِهِمْ. عَلَى التَّفْرِيطِ فِيهَا. النَّارَ وَالْعُقُوبَةَ الشَّدِيدَةَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص یہ کہے کہ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام ہے' عمل اس میں شامل نہیں ہے' اُس سے یہ کہا جائے گا کہ تم نے قرآن وسنت کو مسترد کر دیا ہے اور اُس چیز کو مسترد کیا ہے جس پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور تم مسلمانوں کے نظریہ سے باہر نکل گئے اور تم نے عظیم اللہ کا کفر کیا ہے۔ اگر وہ دریافت کرے کہ وہ کیوں؟ تو اُس سے کہا جائے گا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا ہے کہ جب وہ اپنے ایمان میں سچے ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں نماز کا' زکوٰۃ کا' روزہ رکھنے کا' حج کرنے کا' جہاد کرنے کا اور دیگر بہت سے فرائض کا حکم دیا' جس کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا اور اُن لوگوں کے حوالے سے اس بارے میں شدید خوف پایا جاتا تھا کہ اگر کوئی اس میں کوتاہی کرے گا تو وہ جہنم میں جائے گا اور اس کو زبردست عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَرَضَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا ذَكَرْنَا. وَلَمْ يُرِدْ مِنْهُمُ الْعَمَلَ. وَرَضِيَ مِنْهُمْ بِالْقَوْلِ. فَقَدْ خَالَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا تَكَامَلَ أَمْرُ الْإِسْلَامِ بِالْأَعْمَالِ قَالَ:

تو جو شخص یہ گمان کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے وہ چیزیں مسلمانوں پر فرض قرار دی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مراد یہ نہیں ہے کہ لوگ اُن پر عمل بھی کریں' اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی راضی ہوگا کہ اگر وہ زبانی طور پر اُن کا اعتراف کر لیتے ہیں' تو وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے برخلاف موقف رکھتا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عمل کے اعتبار سے اسلام کے معاملہ کو کامل قرار دیتے ہوئے ارشاد

{اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا} [المائدۃ: 3]

فرمایا ہے:

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا''۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ.

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے''۔

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ.

''جو شخص نماز ترک کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے''۔

صرف معرفت کو ایمان قرار دینے پر اعتراض

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَمَنْ قَالَ: الْاِيْمَانُ: الْمَعْرِفَةُ، دُوْنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ، فَقَدْ اَتَى بِاَعْظَمِ مِنْ مَقَالَةِ مَنْ قَالَ: الْاِيْمَانُ: قَوْلٌ وَلَزِمَهُ اَنْ يَكُوْنَ اِبْلِيْسُ عَلَى قَوْلِهِ مُؤْمِنًا؛ لِاَنَّ اِبْلِيْسَ قَدْ عَرَفَ رَبَّهُ: قَالَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص یہ کہے کہ ایمان صرف معرفت کا نام ہے اس میں زبانی اقرار اور عمل شامل نہیں ہے تو وہ پہلے والے موقف سے بھی زیادہ غلط موقف رکھتا ہے کہ جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے تو یہ لازم آ جائے گا کہ ابلیس کو بھی مؤمن قرار دیا جائے کیونکہ ابلیس اپنے پروردگار کی معرفت رکھتا ہے کیونکہ اُس نے یہ کہا تھا:

{رَبِّ بِمَا اَغْوَيْتَنِيْ} [الحجر: 39]

''اُس نے کہا: اے میرے پروردگار! تُو نے جو مجھے گمراہ رہنے دیا ہے''۔

وَقَالَ:

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْ} [الحجر: 36]

''اُس نے کہا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے مہلت دے''۔

وَيَلْزَمُ اَنْ تَكُوْنَ الْيَهُوْدُ لِمَعْرِفَتِهِمْ بِاللهِ وَبِرَسُوْلِهِ اَنْ يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اسی طرح اس موقف سے یہ بھی لازم آئے گا کہ یہودی بھی مؤمن شمار ہوں کیونکہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کی معرفت رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَعْرِفُونَهٗ كَمَا يَعْرِفُونَ اَبْنَاءَهُمْ}

[البقرۃ: 146]

فَقَدْ اَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهُمْ يَعْرِفُونَ اللهَ تَعَالٰى وَرَسُوْلَهٗ.

"وہ لوگ اُس رسول کو یوں پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں"۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں اس بات کی اطلاع دی ہے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کو پہچانتے ہیں۔

وَيُقَالُ لَهُمْ: اِيْشِ الْفَرْقُ بَيْنَ الْاِسْلَامِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ؟ وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ اَهْلَ الْكُفْرِ قَدْ عَرَفُوا بِعُقُوْلِهِمْ اَنَّ اللهَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَلَا يُنَجِّيهِمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَاِذَا اَصَابَتْهُمُ الشَّدَائِدُ لَا يَدْعُوْنَ اِلَّا اللهَ. فَعَلٰى قَوْلِهِمْ اِنَّ الْاِيْمَانَ الْمَعْرِفَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ مِثْلُ مَنْ قَالَ: الْاِيْمَانُ: الْمَعْرِفَةُ عَلٰى قَائِلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْوَحْشِيَّةِ لَعْنَةُ اللهِ

اُن لوگوں سے یہ کہا جائے گا کہ کیا اسلام اور کفر کے درمیان فرق نہیں ہے؟ ہمیں یہ بات پتا ہے کہ اہلِ کفر اور اہلِ شرک اپنی عقل کے اعتبار سے یہ بات پہچانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان موجود چیزوں کو پیدا کیا ہے اور خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں اُن لوگوں کو نجات صرف اللہ تعالیٰ دے سکتا ہے اور جب اُنہیں مصیبت لاحق ہوتی ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں' تو اُن کے اس قول کی بنیاد پر کہ ایمان صرف معرفت کا نام ہے' یہ سب کے سب لوگ مؤمن شمار ہوں گے' تو جو شخص یہ نامانوس مؤقف رکھتا ہے اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔

بَلْ نَقُوْلُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَوْلًا يُوَافِقُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَعُلَمَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُسْتَوْحَشُ مِنْ ذِكْرِهِمْ. وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمْ: اِنَّ الْاِيْمَانَ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ تَصْدِيْقًا يَقِيْنًا. وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ. وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ. وَلَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا اِلَّا بِهٰذِهِ الثَّلَاثَةِ. لَا يُجْزِئُ بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

بلکہ ہم یہ کہتے ہیں: اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' ہمارا وہ مؤقف ہے جو کتاب وسنت اور مسلمانوں کے اُن علماء کے نظریات کے مطابق ہے جن کا ذکر وحشت کا باعث نہیں ہوتا اور ہم نے اُن کا ذکر اس سے پہلے کیا ہے کہ ایمان دل کے ذریعہ معرفت کا نام ہے جو یقینی تصدیق کے ہمراہ ہو اور زبان کے اقرار اور اعضاء کے ذریعہ عمل کا نام ہے اور کوئی بھی شخص ان تینوں کے بغیر مؤمن نہیں ہو سکتا' ان میں سے کسی ایک کا ہونا کفایت نہیں کرے گا' تو اس بات پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

ایک حدیث اور اُس کی وضاحت

343- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ: الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن سائب نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے:

عبدالملک بن مروان نے مجھ سے کہا: اُس حدیث کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا خواہ اُس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو''۔

قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ يَذْهَبُ بِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ هَذَا قَبْلَ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ، وَقَبْلَ الْفَرَائِضِ

زہری کہتے ہیں: تو میں نے اُس سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ یہ اوامر اور منہیات اور فرائض کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: احْذَرُوا رَحِمَكُمُ اللهُ قَوْلَ مَنْ يَقُولُ إِنَّ إِيمَانَهُ كَإِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، وَمَنْ يَقُولُ: أَنَا مُؤْمِنٌ عِنْدَ اللهِ، وَأَنَا مُؤْمِنٌ مُسْتَكْمِلُ الْإِيمَانِ هَذَا كُلُّهُ مَذْهَبُ أَهْلِ الْإِرْجَاءِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! آپ لوگ اُس شخص کے مؤقف سے بچ کے رہیں' جو اس بات کا مؤقف ہے کہ اُس کا ایمان حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کے ایمان کی مانند ہوتا ہے اور اُس شخص کے مؤقف سے جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی مؤمن ہوں اور میں ایسا مؤمن ہوں کہ جس کا ایمان مکمل ہے' یہ سب ارجاء فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے نظریات ہیں۔

تین نظریات بدعت ہیں

344- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

343- رواه البخاري:1408، ومسلم:154، والترمذي:2644، وأحمد 152/5.

الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: ثَلَاثٌ هُنَّ بِدْعَةٌ: أَنَا مُؤْمِنٌ مُسْتَكْمِلُ الْإِيمَانِ، وَأَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا، وَأَنَا مُؤْمِنٌ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى

(کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن محمد بیان کرتے ہیں: امام اوزاعی فرماتے ہیں: تین نظریات بدعت ہیں' ایک یہ کہ میں ایسا مؤمن ہوں جس کا ایمان مکمل ہے' ایک یہ کہ میں حقیقی مؤمن ہوں اور ایک یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی مؤمن ہوں۔

345- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ لَهُ جَلِيسٌ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ نَاسًا يُجَالِسُونَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ إِيمَانَهُمْ كَإِيمَانِ جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ؟ فَغَضِبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ: مَا رَضِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى فَضَّلَهُ بِالثَّنَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن عمر قرشی بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ ابن ابوملیکہ کے پاس موجود تھے' اُن کے پاس بیٹھے ہوئے افراد میں سے ایک صاحب نے اُن سے کہا: اے ابومحمد! کچھ لوگ جو آپ کے پاس بیٹھتے ہیں وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ اُن کا ایمان حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کے ایمان کی مانند ہے۔ تو ابن ابوملیکہ غصہ میں آ گئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے تو حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ یہ کیا ہے کہ تعریف کرتے ہوئے اُنہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دی اور یہ فرمایا:

{إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ، مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ} [التكوير: 20]

''یہ ایک معزز قاصد (یعنی فرشتے) کا بیان ہے جو قوت والا ہے اور وہ عرش والی ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) کی بارگاہ میں بڑا مرتبہ رکھتا ہے وہ (فرشتوں کا) پیشوا ہے اور امین ہے اور تمہارے آقا مجنون نہیں ہیں''۔

يَعْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَفَأَجْعَلُ إِيمَانَ

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجنون نہیں ہیں۔ ابن ابوملیکہ نے کہا: کیا میں جبریل اور میکائیل علیہما السلام کے ایمان کو فہدان (نامی شخص)

جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ كَإِيمَانِ فَهْدَانَ؟ لَا وَلَا كَرَامَةَ وَلَا حُبًّا

قَالَ نَافِعٌ: قَدْ رَأَيْتُ فَهْدَانَ كَانَ رَجُلًا لَا يَصْحُو مِنَ الشَّرَابِ

کے ایمان کی مانند قرار دے سکتا ہوں' ہرگز نہیں! یہ نہ تو کوئی عزت کی بات ہے اور نہ کوئی پسندیدہ بات ہے۔

نافع بیان کرتے ہیں: میں نے فہدان نامی شخص کو دیکھا ہے' وہ ایک شخص تھا جو شراب کے نشہ سے کبھی ہوش میں ہی نہیں آتا تھا۔

مرجئہ پر نقد واعتراض

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: مَنْ قَالَ هَذَا فَلَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَتَى بِضِدِّ الْحَقِّ، وَبِمَا يُنْكِرُهُ جَمِيعُ الْعُلَمَاءِ؛ لِأَنَّ قَائِلَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ يَزْعُمُ أَنَّ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ: لَمْ تَضُرُّهُ الْكَبَائِرُ أَنْ يَعْمَلَهَا، وَلَا الْفَوَاحِشُ أَنْ يَرْتَكِبَهَا، وَأَنَّ عِنْدَهُ أَنَّ الْبَارَّ التَّقِيَّ الَّذِي لَا يُبَاشِرُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، وَالْفَاجِرَ يَكُونَانِ سَوَاءً، هَذَا مُنْكَرٌ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص یہ بات کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر بڑا الزام عائد کرتا ہے اور وہ حق کے برعکس موقف اختیار کرتا ہے اور ایسا موقف اختیار کرتا ہے جس کا تمام علماء نے انکار کیا ہے' کیونکہ اس موقف کا قائل یہ کہتا ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ دے گا تو کسی بھی کبیرہ گناہ کا ارتکاب اُسے نقصان نہیں دے گا اور کسی بھی فحش کام کا ارتکاب اُسے نقصان نہیں دے گا' ایسے شخص کے نزدیک نیک' پرہیزگار مسلمان جو ان میں سے کسی بُرے کام کا ارتکاب نہیں کرتا اور گناہگار شخص' یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہوں گے' اور یہ بات منکر ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ} [الجاثية: 21]

''کیا وہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں جنہوں نے بُرائیوں کا ارتکاب کیا ہے کہ ہم اُنہیں اُن لوگوں کی مانند کر دیں گے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' زندگی اور موت میں یہ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں گے' اُنہوں نے جو فیصلہ دیا ہے وہ بہت بُرا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ} [ص: 28]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' کیا ہم اُنہیں اُن لوگوں کی مانند بنا دیں گے جنہوں نے زمین میں فساد کیا' یا ہم پرہیزگاروں کو گنہگاروں کی مانند کر دیں گے''۔

فَقُلْ لِقَائِلِ هَذِهِ الْمَقَالَةِ النَّكِرَةِ: يَا ضَالُّ يَا مُضِلُّ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُسَوِّ بَيْنَ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ، حَتَّى فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ دَرَجَاتٍ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

تو اس منکر مؤقف کے قائل شخص سے آپ یہ کہہ دیں کہ اے گمراہ شخص! اور اے گمراہ کرنے والے شخص! اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہوں کو برابر قرار نہیں دیا' وہ دو گروہ جو دونوں اہلِ ایمان سے تعلق رکھتے ہیں تو نیک اعمال کے حساب سے اُنہیں برابر قرار نہیں دیا بلکہ درجہ کے اعتبار سے اُن میں سے ایک گروہ کو دوسرے پر فضیلت دی اور ارشاد فرمایا:

{لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللهُ الْحُسْنَى وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ} [الحدید: 10]

''تم میں سے جس نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی میں حصہ لیا' وہ برابر نہیں ہیں' یہ درجہ کے اعتبار سے اُن سے بلند درجہ پر ہیں جنہوں نے اس کے بعد خرچ کیا اور جنگ میں حصہ لیا' دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور جو تم عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے''۔

فَوَعَدَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّهُمُ الْحُسْنَى، بَعْدَ أَنْ فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ،

تو اللہ تعالیٰ نے ان سب لوگوں کے ساتھ بھلائی کا وعدہ کیا ہے لیکن اُن میں سے ایک گروہ کو دوسرے پر فضیلت عطا کی ہے۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، فَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً} [النساء: 95]

''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے لوگ جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو' وہ لوگ اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کرنے والے لوگ برابر نہیں ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کرنے والے لوگوں کو بیٹھے رہ جانے والے لوگوں پر درجہ کے اعتبار سے فضیلت عطا کی ہے''۔

ثُمَّ قَالَ:

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{وَكُلًّا وَعَدَ اللهُ الْحُسْنَى} [النساء: 95]

''ان سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے''۔

وَكَيْفَ يَجُوزَ لِهَذَا الْمُلْحِدِ فِي الدِّينِ أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ إِيمَانِهِ وَإِيمَانِ جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَيَزْعُمُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ حَقًّا؟

تو پھر دین میں الحاد اختیار کرنے والے اس شخص کیلئے یہ کیسے جائز ہوگا؟ کہ وہ اپنے ایمان اور حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کے ایمان کو برابر قرار دے اور وہ یہ گمان کرے کہ وہ حقیقی مؤمن ہے؟

مرجۂ وقدریہ کی مذمت

346 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا قَبْلِي، فَاسْتَجْمَعَتْ لَهُ أُمَّتُهُ، إِلَّا كَانَ فِيهِمْ مُرْجِئَةٌ وَقَدَرِيَّةٌ يُشَوِّشُونَ أَمْرَ أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ، أَلَا وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَنَ الْمُرْجِئَةَ وَالْقَدَرِيَّةَ عَلَى لِسَانِ سَبْعِينَ نَبِيًّا أَنَا آخِرُهُمْ، أَوْ أَحَدُهُمْ

''جب بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کسی بھی نبی کو مبعوث کیا اور اُس کیلئے اُس کی اُمت اکٹھی ہوئی تو اُن میں قدریہ اور مرجۂ فرقہ کے لوگ بھی موجود ہوئے جو نبی کے بعد اُس کی اُمت کے معاملہ کو خرابی کا شکار کرتے تھے' خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے ستّر انبیاء کی زبانی قدریہ اور مرجۂ فرقہ کے لوگوں پر لعنت کی ہے اور میں اُن انبیاء میں آخری ہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اُن انبیاء میں سے ایک ہوں''۔

مرجۂ وقدریہ کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں

347- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی

346- رواه ابن أبي عاصم في السنة 143/1، والطبراني في الكبير 117/20، وأعله الهيثمي في المجمع 204/7.

نِزَارٍ عَلِيٌّ اَوْ مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيبٌ: الْمُرْجِئَةُ، وَالْقَدَرِيَّةُ

''میری اُمت کے دوگروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' مرجئہ اور قدریہ''۔

348- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي وَعَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيبٌ: الْمُرْجِئَةُ، وَالْقَدَرِيَّةُ

''میری اُمت کے دوگروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' مرجئہ اور قدریہ''۔

بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ

باب: قدریہ فرقہ کی تردید

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفَى وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَهْلِ الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ، وَالْعِزَّةِ وَالْبَقَاءِ، وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ، اَحْمَدُهُ عَلَى تَوَاتُرِ نِعَمِهِ، وَقَدِيمِ اِحْسَانِهِ وَقَسْمِهِ، حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ اَنَّ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ يُحِبُّ الْحَمْدَ، فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَصَلَوَاتُهُ عَلَى الْبَشِيرِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو حمد اور ثناء کا' عزت اور بقاء کا' عظمت اور کبریائی کا اہل ہے' میں اُس کی حمد بیان کرتا ہوں اس بات پر کہ اُس نے متواتر نعمتیں عطا کی ہیں' اُس کا احسان اور اُس کی تقسیم قدیم ہے' ایک ایسے شخص کی حمد جو یہ جانتا ہے کہ اُس کا آقا معزز ہے اور وہ حمد کو پسند کرتا ہے' تو ہر حالت میں حمد اُسی کیلئے مخصوص ہے اور اُس کا درود' خوشخبری سنانے والے اور

348- رواہ الترمذی:2149' وابن ماجہ:62' والطبرانی فی الأوسط 174/2' والکبیر 262/11' وعبد بن حمید 20/1۔

النَّذِيرِ، السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، ذَلِكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ، وَعَلَى أَصْحَابِهِ الْمُنْتَخَبِينَ، وَعَلَى أَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ

ڈرانے والے روشن چراغ' تمام پہلے والوں اور تمام بعد والوں کے سردار پر نازل ہو اور وہ حضرت محمد ﷺ ہیں جو تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ہیں اور اُن کی پاکیزہ آل اور منتخب اصحاب پر بھی اور اُن کی ازواج پر بھی جو اُمہات المؤمنین ہیں (اللہ تعالیٰ درود و سلام نازل کرے)''۔

تقدیر کے بارے میں مصنف کا مسلک

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ سَائِلًا سَأَلَ عَنْ مَذْهَبِنَا فِي الْقَدَرِ؟

امابعد! اگر کوئی شخص ہم سے تقدیر کے بارے میں ہمارے مسلک کے بارے میں دریافت کرے۔

فَالْجَوَابُ فِي ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نُخْبِرَهُ بِمَذْهَبِنَا أَنَّا نَنْصَحُ لِلسَّائِلِ، وَنُعْلِمُهُ أَنَّهُ لَا يَحْسُنُ بِالْمُسْلِمِينَ التَّنْقِيرُ وَالْبَحْثُ عَنِ الْقَدَرِ؛ لِأَنَّ الْقَدَرَ سِرٌّ مِنْ سِرِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، بَلِ الْإِيمَانُ بِمَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ وَاجِبٌ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ، ثُمَّ لَا يَأْمَنُ الْعَبْدُ أَنْ يَبْحَثَ عَنِ الْقَدَرِ فَيُكَذِّبُ بِمَقَادِيرِ اللهِ الْجَارِيَةِ عَلَى الْعِبَادِ، فَيَضِلُّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم اُسے اپنے مسلک کے بارے میں بتانے سے پہلے سوال کرنے والے کی خیر خواہی کیلئے یہ بات واضح کریں گے اور اُسے یہ بتائیں گے کہ مسلمانوں کے لیے تقدیر کے بارے میں بحث اور جستجو کرنا درست نہیں ہے کیونکہ تقدیر اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ایک سرّ ہے لیکن تقدیر جس حوالے سے بھی جاری ہوتی ہے خواہ وہ بھلائی ہو یا بُرائی ہو' اُس پر ایمان رکھنا بندوں پر واجب ہے کہ وہ اُس پر ایمان لائیں اور جب کوئی بندہ تقدیر کے حوالے سے بحث کرتا ہے تو وہ اس بات سے محفوظ نہیں رہتا کہ بندوں پر جاری ہونے والی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے کچھ فیصلوں کو غلط قرار دے اور پھر حق کے راستے سے گمراہ ہو جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إِلَّا بِالشِّرْكِ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَا أَشْرَكَتْ أُمَّةٌ حَتَّى يَكُونَ بَدْوِ أَمْرِهَا وَشِرْكُهَا: التَّكْذِيبُ بِالْقَدَرِ

''کوئی بھی اُمت کبھی ہلاکت کا شکار نہیں ہوئی' صرف اُس وقت ہلاکت کا شکار ہوئی جب اُس نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا' اور کوئی بھی امت اُس وقت تک شرک کی مرتکب نہیں ہوئی جب تک اُن کے معاملہ اور اُن کے شرک کا آغاز تقدیر کے انکار کے ذریعہ نہیں ہوا''۔

قدریہ فرقہ کی تردید

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلَوْلَا اَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لَمَّا بَلَغَهُمْ عَنْ قَوْمٍ ضُلَّالٍ شَرَدُوا عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَكَذَّبُوا بِالْقَدَرِ، فَرَدُّوا عَلَيْهِمْ قَوْلَهُمْ، وَسَبُّوهُمْ وَكَفَّرُوهُمْ، وَكَذَلِكَ التَّابِعُونَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ سَبُّوا مَنْ تَكَلَّمَ بِالْقَدَرِ وَكَذَّبَ بِهِ وَلَعَنُوهُمْ وَنَهَوْا عَنْ مُجَالَسَتِهِمْ، وَكَذَلِكَ اَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ يَنْهَوْنَ عَنْ مُجَالَسَةِ الْقَدَرِيَّةِ وَعَنْ مُنَاظَرَتِهِمْ وَبَيَّنُوا لِلْمُسْلِمِينَ قَبِيحَ مَذَاهِبِهِمْ فَلَوْلَا اَنَّ هَؤُلَاءِ رَدُّوا عَلَى الْقَدَرِيَّةِ لَمْ يَسَعْ مَنْ بَعْدَهُمُ الْكَلَامُ عَلَى الْقَدَرِ. بَلِ الْإِيمَانُ بِالْقَدَرِ: خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَاجِبٌ قَضَاءٌ وَقَدَرٌ، وَمَا قُدِّرَ يَكُنْ، وَمَا لَمْ يُقَدَّرْ لَمْ يَكُنْ. فَإِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ بِطَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، عَلِمَ اَنَّهَا بِتَوْفِيقِ اللهِ لَهُ فَيَشْكُرُهُ عَلَى ذَاكَ وَإِنْ عَمِلَ بِمَعْصِيَتِهِ نَدِمَ عَلَى ذَلِكَ، وَعَلِمَ اَنَّهَا بِمَقْدُورٍ جَرَى عَلَيْهِ، فَذَمَّ نَفْسَهُ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، هَذَا مَذْهَبُ الْمُسْلِمِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) صحابہ کرام کو جب ایسے لوگوں کے بارے میں پتا چلا جو گمراہی کا شکار تھے اور حق کے راستہ سے بھٹک گئے تھے اور اُنہوں نے تقدیر کا انکار کیا' تو صحابہ کرام نے اُن لوگوں کے مؤقف کی تردید کی' اُنہیں بُرا کہا اور اُنہیں کافر قرار دیا' اسی طرح احسان کے ہمراہ صحابہ کی پیروی کرنے والے حضرات (یعنی تابعین) نے بھی اُس شخص کو بُرا کہا جس نے تقدیر کے بارے میں کلام کیا' یا اُس کو جھٹلایا' ان حضرات نے اُن لوگوں پر لعنت کی اور ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے اُٹھنے سے منع کیا' مسلمانوں کے آئمہ نے بھی اسی طرح قدریہ فرقہ کے لوگوں کی ہم نشینی اختیار کرنے اور اُن سے مناظرہ کرنے سے منع کیا' اور مسلمانوں کے سامنے اُن لوگوں کے مسلک کی قباحت کو واضح کیا' اگر ایسا نہ ہوتا کہ ان لوگوں نے قدریہ فرقہ کی تردید کی ہے' تو بعد والے لوگوں کیلئے اس بات کی گنجائش ہی نہ ہوتی کہ وہ تقدیر کے بارے میں کلام کریں بلکہ تقدیر پر ایمان رکھنا خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو' قضاء وقدر کے فیصلہ کو ماننا کہ جو تقدیر میں طے ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو تقدیر میں طے نہیں ہے وہ نہیں ہوگا' یہ ضروری ہے۔ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے متعلق عمل کرتا ہے تو اُسے اس بات کا پتا چل جانا چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کی وجہ سے ہے' تو اُسے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے' اور اگر کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس پر ندامت کا اظہار کرنا چاہیے اور اُسے یہ جاننا چاہیے کہ یہ بھی تقدیر کے تابع ہے جو اُس پر جاری ہوا ہے' لیکن اس حوالے سے اُسے اپنے آپ کی مذمت کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی

چاہیے' مسلمانوں کا مسلک یہی ہے۔

وَلَيْسَ لِاَحَدٍ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حُجَّةٌ. بَلْ لِلّٰهِ الْحُجَّةُ عَلَى خَلْقِهِ. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ. فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِينَ} [الانعام: 149]

کسی بھی شخص کیلئے اللہ تعالیٰ کے خلاف کوئی حجت نہیں ہے بلکہ ساری مخلوق کے خلاف حجت اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم فرما دو کہ غالب حجت اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت نصیب کر دیتا''۔

مصنف کے مسلک کی وضاحت

ثُمَّ اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ مَذْهَبَنَا فِي الْقَدَرِ اَنَّ الْقَدَرَ اَنْ نَقُولَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ. وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا اَهْلًا. وَاَقْسِمُ بِعِزَّتِهِ اَنَّهُ يَمْلَاءُ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ. ثُمَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَاسْتَخْرَجَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ هُوَ خَالِقُهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقًا فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقًا فِي السَّعِيرِ وَخَلَقَ اِبْلِيسَ. وَاَمَرَهُ بِالسُّجُودِ لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَقَدْ عَلِمَ اَنَّهُ لَا يَسْجُدُ لِلْمَقْدُورِ. الَّذِي قَدْ جَرَى عَلَيْهِ مِنَ الشِّقْوَةِ الَّتِي قَدْ سَبَقَتْ فِي الْعِلْمِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. لَا مُعَارِضَ لِلّٰهِ الْكَرِيمِ فِي حُكْمِهِ. يَفْعَلُ فِي خَلْقِهِ مَا يُرِيدُ عَدْلًا مِنْ رَبِّنَا قَضَاؤُهُ وَقَدَرُهُ. وَخَلَقَ آدَمَ وَحَوَّاءَ

پھر آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! تقدیر کے بارے میں ہمارا مسلک یہ ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے اور جہنم کو پیدا کیا ہے اور اُن دونوں میں سے ہر ایک کے اہل افراد کو پیدا کیا ہے' اُس نے اپنی عزت کی قسم اُٹھائی ہے کہ وہ جہنم کو جنات اور انسانوں سے بھر دے گا' پھر اُس نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اُن کی پشت سے اُن کی ساری ذریت کو نکالا جسے اُس نے قیامت کے دن تک پیدا کرنا تھا اور پھر اُس نے اُس ذریت کے دو حصے کیے' ایک حصہ جنت میں جائے گا اور ایک حصہ جہنم میں جائے گا' اُس نے ابلیس کو پیدا کیا اور اُسے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا حالانکہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ تقدیر کے فیصلہ کے تحت وہ سجدہ نہیں کرے گا' ابلیس کے خلاف تقدیر میں یہ طے ہو چکا تھا کہ اُس کو بدبختی لاحق ہو گی اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے تھی' تو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے مقابل نہیں آ سکتا' وہ اپنی مخلوق کے بارے میں جو چاہے فیصلہ کرتا ہے اور یہ ہمارے پروردگار کی طرف سے عدل کے مطابق ہوتا ہے جو بھی اُس کا فیصلہ ہو اور جو بھی اُس کی

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، لِلْأَرْضِ خَلَقَهُمَا، وَأَسْكَنَهُمَا الْجَنَّةَ، وَأَمَرَهُمَا أَنْ يَأْكُلَا مِنْهَا رَغَدًا مَا شَاءَا، وَنَهَاهُمَا عَنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ أَنْ لَا يَقْرَبَاهَا، وَقَدْ جَرَى مَقْدُورُهُ أَنَّهُمَا سَيَعْصِيَانِهِ بِأَكْلِهِمَا مِنَ الشَّجَرَةِ، فَهُوَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الظَّاهِرِ يَنْهَاهُمَا، وَفِي الْبَاطِنِ مِنْ عِلْمِهِ: قَدْ قَدَّرَ عَلَيْهِمَا أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ مِنْهَا:

مقرر کردہ تقدیر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو زمین کیلئے پیدا کیا' پہلے اُنہیں جنت میں ٹھہرایا پھر اُن دونوں کو حکم دیا کہ وہ اُس میں سے جو چاہیں کھائیں' لیکن اُنہیں ایک درخت کے پاس جانے سے منع کر دیا کہ وہ اُس کے قریب نہ جائیں' لیکن اُن کی تقدیر میں یہ طے ہو چکا تھا کہ وہ دونوں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نہیں مانیں گے اور اُس درخت کو کھالیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے ظاہری طور پر اُن دونوں کو اس سے منع کیا تھا اور باطن میں اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُن دونون کے بارے میں تقدیر کا یہ فیصلہ طے کیا تھا کہ وہ دونوں اُس کو کھائیں گے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ}
[الانبیاء: 23]

''وہ جو کرتا ہے اُس کے بارے میں اُس سے نہیں پوچھا جائے گا لیکن لوگوں سے پوچھا جائے گا''۔

لَمْ يَكُنْ لَهُمَا بُدٌّ مِنْ أَكْلِهِمَا، سَبَبًا لِلْمَعْصِيَةِ، وَسَبَبًا لِخُرُوجِهِمَا مِنَ الْجَنَّةِ، إِذْ كَانَا لِلْأَرْضِ خُلِقَا، وَأَنَّهُ سَيَغْفِرُ لَهُمَا بَعْدَ الْمَعْصِيَةِ، كُلُّ ذَلِكَ سَابِقٌ فِي عِلْمِهِ، لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ يَحْدُثُ فِي جَمِيعِ خَلْقِهِ، إِلَّا وَقَدْ جَرَى مَقْدُورُهُ بِهِ، وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمًا قَبْلَ كَوْنِهِ أَنَّهُ سَيَكُونُ خَلَقَ الْخَلْقَ كَمَا شَاءَ لِمَا شَاءَ، فَجَعَلَهُمْ شَقِيًّا وَسَعِيدًا قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَهُمْ إِلَى الدُّنْيَا، وَهُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَكَتَبَ آجَالَهُمْ، وَكَتَبَ أَرْزَاقَهُمْ، وَكَتَبَ أَعْمَالَهُمْ، ثُمَّ

اُن دونوں کیلئے اُس کو کھانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا جو اُن کی معصیت کا سبب بنا اور اُن کے جنت سے نکلنے کا سبب بنا' جبکہ اُن دونوں کی تخلیق زمین کیلئے ہوئی تھی اور اُن دونوں کی معصیت کے بعد اُن دونوں کی مغفرت بھی ہو گئی' یہ سب چیزیں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں تھیں' یہ بات درست نہیں ہے کہ اُس کی مخلوق میں کوئی بھی چیز نئے سرے سے رونما ہو (اور اللہ تعالیٰ کو اُس کا علم نہ ہو) بلکہ اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہوتا ہے اور اُس کے ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا علم اس بات کو محیط ہوتا ہے کہ ایسا ہوگا' اُس نے مخلوق کو جیسا چاہا' جس لیے چاہا پیدا کیا' اُس نے اُنہیں خوش بخت اور بد بخت لوگوں میں تقسیم کیا' اس سے پہلے کہ وہ اُنہیں دنیا میں بھیجتا' یہ اُس وقت کیا جب وہ اپنی ماؤں کے پیٹ

أَخْرَجَهُمْ إِلَى الدُّنْيَا، وَكُلُّ إِنْسَانٍ يَسْعَى فِيمَا كَتَبَ لَهُ وَعَلَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ رُسُلَهُ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِمْ وَحْيَهُ، وَأَمَرَهُمْ بِالْبَلَاغِ لِخَلْقِهِ، فَبَلَّغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ، وَنَصَحُوا قَوْمَهُمْ، فَمَنْ جَرَى فِي مَقْدُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُؤْمِنَ آمَنَ، وَمَنْ جَرَى فِي مَقْدُورِهِ أَنْ يَكْفُرَ كَفَرَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

میں تھے' اُس نے اُن کی زندگی کی آخری حد مقرر کی' اُن کا رزق مقرر کیا' اُن کے اعمال مقرر کیے اور پھر اُنہیں دنیا کی طرف نکالا' تو جو چیز آدمی کے حق میں یا اُس کے خلاف تحریر کی گئی تھی' آدمی اُس کے مطابق کوشش کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث کیا اور اُن پر اپنی وحی نازل کی اور اُنہیں اپنی مخلوق کو تبلیغ کرنے کا حکم دیا تو اُن حضرات نے اپنے پروردگار کے پیغام کی تبلیغ کی اور اپنی قوم کیلئے خیر خواہی کی' تو جن لوگوں کے بارے میں تقدیر کا فیصلہ تھا کہ وہ ایمان لائیں' وہ ایمان لے آئے اور جن کے لیے تقدیر میں تھا کہ وہ کافر رہیں گے تو وہ کافر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ، وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ}

[التغابن: 2]

"تو وہی وہ ذات ہے جس نے تم لوگوں کو پیدا کیا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ کافر ہیں اور تم میں سے کچھ لوگ مؤمن ہیں' اور اللہ تعالیٰ اُس چیز کو دیکھ رہا ہے جو تم عمل کرتے ہو"۔

أَحَبَّ مَنْ أَرَادَ مِنْ عِبَادِهِ، فَشَرَحَ صَدْرَهُ لِلْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ، وَمَقَتَ آخَرِينَ، فَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِهِمْ، وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا. يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ:

اُس نے اپنے بندوں میں سے جس سے محبت کرنے کا ارادہ کیا' اُس کے سینہ کو ایمان اور اسلام کیلئے کشادہ کر دیا اور دوسروں پر ناراضگی کا اظہار کیا تو اُن کے دلوں پر مہر لگا دی اور اُن کی سماعت اور بصارت پر مہر لگا دی تو وہ کبھی ہدایت حاصل نہیں کر سکیں گے' وہ جسے چاہتا ہے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت نصیب کرتا ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ}

[الانبیاء: 23]

"اُس سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا جا سکتا جو وہ کرتا ہے اور لوگوں سے اس بارے میں دریافت کیا جائے گا"۔

ساری مخلوق' اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے

الْخَلْقُ كُلُّهُمْ لَهُ يَفْعَلُ فِي خَلْقِهِ مَا يُرِيدُ، غَيْرَ ظَالِمٍ لَهُمْ، جَلَّ ذِكْرُهُ أَنْ

ساری مخلوق اُس کی فرمانبردار ہے اور وہ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ اپنی مخلوق میں ظلم کرنے والا نہیں ہے' اُس کا ذکر

يُنْسَبَ رَبُّنَا إِلَى الظُّلْمِ مَنْ يَأْخُذُ مَا لَيْسَ لَهُ بِمِلْكٍ، وَأَمَّا رَبُّنَا تَعَالَى فَلَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى، وَلَهُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ، جَلَّ ذِكْرُهُ، وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ، أَحَبَّ الطَّاعَةَ مِنْ عِبَادِهِ وَأَمَرَ بِهَا، فَجَرَتْ مِمَّنْ أَطَاعَهُ بِتَوْفِيقِهِ لَهُمْ، وَنَهَى عَنِ الْمَعَاصِي، وَأَرَادَ كَوْنَهَا مِنْ غَيْرِ مَحَبَّةٍ مِنْهُ لَهَا، وَلَا لِلْأَمْرِ بِهَا، تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَنْ يَأْمُرَ بِالْفَحْشَاءِ، أَوْ يُحِبَّهَا وَجَلَّ رَبُّنَا وَعَزَّ مِنْ أَنْ يَجْرِيَ فِي مُلْكِهِ مَا لَمْ يُرِدْ أَنْ يَجْرِيَ، أَوْ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ قَبْلَ كَوْنِهِ، قَدْ عَلِمَ مَا الْخَلْقُ عَامِلُونَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُمْ، وَبَعْدَ أَنْ خَلَقَهُمْ، قَبْلَ أَنْ يَعْمَلُوا قَضَاءً وَقَدَرًا قَدْ جَرَى الْقَلَمُ بِأَمْرِهِ تَعَالَى فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ بِمَا يَكُونُ، مِنْ بِرٍّ أَوْ فُجُورٍ، يُثْنِي عَلَى مَنْ عَمِلَ بِطَاعَتِهِ مِنْ عَبِيدِهِ، وَيُضِيفُ الْعَمَلَ إِلَى الْعِبَادِ، وَيَعِدُهُمْ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ الْعَظِيمَ، وَلَوْلَا تَوْفِيقُهُ لَهُمْ مَا عَمِلُوا بِمَا اسْتَوْجَبُوا بِهِ مِنْهُ الْجَزَاءَ،

اس بات سے بلند و برتر ہے کہ ہمارے پروردگار کی نسبت ظلم کی طرف کی جائے کیونکہ ظلم تو وہ شخص کرتا ہے جو کوئی ایسی چیز حاصل کرتا ہے جس کا وہ مالک نہ ہو' لیکن اللہ تعالیٰ تو آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان موجود ہر چیز کا مالک ہے اور تحت الثریٰ میں جو کچھ موجود ہے اُس کا مالک ہے' دنیا اور آخرت اُسی کی ملکیت ہیں' اُس کا ذکر بلند و برتر ہے' اُس کے اسماء پاک ہیں' وہ اپنے بندوں کی طرف سے فرمانبرداری کو پسند کرتا ہے اور اُس نے اس بات کا حکم بھی دیا ہے۔ تو جو شخص اُس کی اطاعت کرتا ہے وہ تقدیر کے فیصلہ کے تحت اور اُس کی عطا کردہ توفیق کے تحت ایسا کرتا ہے' اُس نے گناہوں کے ارتکاب سے منع کیا ہے اور یہ ارادہ کیا کہ وہ گناہ اُس کی طرف سے محبت کا باعث نہیں ہوں گے' اُس نے گناہوں کا حکم بھی نہیں دیا اور اُس نے بُرائی کے ارتکاب کا بھی حکم نہیں دیا' ہمارا پروردگار اس سے بلند و برتر ہے کہ وہ ایسا کرنے کا حکم دے یا ایسا کرنے کو پسند کرے اور ہمارا پروردگار اس سے بھی بلند و برتر ہے کہ اُس کی بادشاہی میں کوئی ایسی چیز جاری ہو جو اُس نے مراد نہ لی ہو کہ وہ جاری ہو' یا کوئی ایسی چیز ہو جس کے بارے میں اُس کے ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا علم اُس کو محیط نہ ہو۔ وہ مخلوق کے پیدا ہونے سے پہلے بھی یہ بات جانتا ہے کہ اُنہوں نے کیا عمل کرنا ہے اور پیدا ہونے کے بعد بھی یہ بات جانتا ہے کہ وہ لوگ قضاء اور تقدیر کے فیصلوں کے مطابق عمل کریں گے' اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق لوحِ محفوظ میں قلم جاری ہو چکا ہے جو اُس حوالے سے ہے جو کچھ ہوگا' جو نیکی اور گناہ ہر حوالے سے ہوگا۔ اُس کے بندوں میں سے جو شخص اُس کی فرمانبرداری کا عمل کرتا ہے اُس کی اُس نے تعریف کی ہے' اُس نے عمل کی نسبت بندوں کی

طرف کی ہے اور اس حوالے سے اُن کیلئے عظیم جزاء تیار کی ہے لیکن اگر اُس کی عطا کردہ توفیق بندوں کو نہ ملے تو وہ لوگ اُس عمل کو نہ کر سکیں جس کے نتیجہ میں اُن کی جزاء لازم ہوتی ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{ذَٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ} [الحديد: 21].

''یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے''۔

وَكَذَا ذَمَّ قَوْمًا عَمِلُوا بِمَعْصِيَتِهِ، وَتَوَعَّدَهُمْ عَلَى الْعَمَلِ بِهَا وَأَضَافَ الْعَمَلَ إِلَيْهِمْ بِمَا عَمِلُوا، وَذَلِكَ بِمَقْدُورٍ جَرَى عَلَيْهِمْ. يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

اسی طرح اُس نے اُس قوم کی مذمت کی ہے جو اُس کی نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں اور اُنہیں اُن کے اس عمل کے حوالے سے وعید سنائی ہے اور وہ لوگ جو عمل کرتے ہیں اُس کی نسبت اُن کی طرف کی ہے اور یہ اُس تقدیر کے مطابق ہے جو اُن کے خلاف جاری ہوئی ہے' وہ جسے چاہتا ہے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: هَذَا مَذْهَبُنَا فِي الْقَدَرِ الَّذِي سَأَلَ عَنْهُ السَّائِلُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تقدیر کے بارے میں یہ ہمارا مسلک ہے جس کے بارے میں سائل نے سوال کیا تھا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَا الْحُجَّةُ فِيمَا قُلْتَ؟

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کی دلیل کیا ہے؟

قِيلَ لَهُ: كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَسُنَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَّةُ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَقَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ،

تو اُس سے کہا جائے گا: اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کی کتاب' اُس کے رسول کی سنت اور اُن کے اصحاب کی سنت ہے اور اُن کی پیروی احسان کے ساتھ کرنے والے حضرات (یعنی تابعین) کا طریقہ اور مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال (اس کی دلیل ہیں)۔

فَإِنْ قَالَ: فَاذْكُرْ مِنْ ذَلِكَ مَا نَزْدَادُ بِهِ عِلْمًا وَيَقِينًا،

اگر وہ شخص یہ کہے کہ آپ ان میں سے کچھ چیزیں ذکر کریں تاکہ ہمارے علم اور یقین میں اضافہ ہو۔

قِيلَ لَهُ: نَعَمْ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ بِمَنِّهِ

بَابُ ذِكْرِ مَا أَخْبَرَ اللهُ تَعَالَى أَنَّهُ يَخْتِمُ عَلَى قُلُوبِ مَنْ أَرَادَ مِنْ عِبَادِهِ فَلَا يَهْتَدُونَ إِلَى الْحَقِّ، وَلَا يَسْمَعُونَهُ، وَلَا يُبْصِرُونَهُ، لِأَنَّهُ مَقَتَهُمْ فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ:

{إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ خَتَمَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، وَعَلَى سَمْعِهِمْ، وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ، وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [البقرة: 7]

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ النِّسَاءِ

{فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ، وَكُفْرِهِمْ بِآيَاتِ اللهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ. بَلْ طَبَعَ اللهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ. فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا} [النساء: 155]

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ:

{وَمَنْ يُرِدِ اللهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ

تو اُس سے کہا جائے گا کہ ٹھیک ہے! اگر اللہ نے چاہا (تو ہم اُن کا ذکر کرتے ہیں)' باقی اللہ تعالیٰ ہی ہر بھلائی کی توفیق عطا کرنے والا ہے اور اپنے فضل کے تحت اُس بارے میں مدد کرنے والا ہے۔

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ اُس نے اپنے بندوں میں سے جس کے بارے میں چاہا اُن کے دلوں پر مہر لگا دی تو اب وہ حق کی طرف ہدایت حاصل نہیں کر سکتے' وہ نہ اُس کو سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

اُن پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اُن کے دلوں پر مہر لگا دی

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا:

''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اُن کیلئے برابر ہے خواہ تم اُنہیں ڈراؤ یا تم اُنہیں نہ ڈراؤ' وہ ایمان نہیں لائیں گے' اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر اور اُن کی سماعت پر مہر لگا دی ہے اور اُن کی بصارت پر پردہ ہے اور اُن کیلئے عظیم عذاب ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا ہے:

''اُن کے اپنے عہد کو توڑنے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے کی وجہ سے اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دل پردے میں ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے کفر کی وجہ سے اُن پر مہر لگا دی ہے تو وہ ایمان نہیں لائیں گے البتہ تھوڑے لوگوں کا معاملہ مختلف ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی آزمائش کا اللہ تعالیٰ ارادہ کر لے تو تم اللہ تعالیٰ

مِنَ اللهِ شَيْئًا أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [المائدة: 41].

کے مقابلہ میں اُس کے حق میں کسی چیز کے مالک نہیں ہو، یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ارادہ نہیں کیا کہ اُن کے دلوں کو پاک کرے، اُن کیلئے دنیا میں رسوائی ہے اور اُن کیلئے آخرت میں بڑا عذاب ہوگا"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

{وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا} [الانعام: 25] الْآيَةَ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں ارشاد فرمایا ہے:

"اُن میں سے کچھ ایسے ہیں جو غور سے تمہاری بات سنتے ہیں اور ہم نے اُن کے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے اس بات سے کہ وہ اُس بات کو سمجھیں اور اُن کے کانوں میں روئی ہے، اگر وہ ساری آیات بھی دیکھ لیں تو اُن پر ایمان نہ لائیں"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي هَذِهِ السُّورَةِ:

{فَمَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ، وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا، كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ، كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ} [الانعام: 125]

اسی سورت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کر لے کہ اُسے ہدایت نصیب کرے گا تو اُس کے سینہ کو وہ اسلام کیلئے کھول دیتا ہے اور جس شخص کے بارے میں وہ یہ ارادہ کر لے کہ اُسے گمراہ رہنے دے گا تو اُس کے سینہ کو تنگ اور حرج والا کر دیتا ہے، یوں جیسے وہ آسمان کی طرف بلند ہو رہا ہو (تو گھٹن محسوس ہوتی ہے) اسی طرح اللہ تعالیٰ ناپاکی کو اُن لوگوں پر لاگو کرتا ہے جو ایمان نہیں لاتے"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ التَّوْبَةِ:

{إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ}

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں ارشاد فرمایا ہے:

"مواخذہ اُن لوگوں کا ہوگا جنہوں نے خوشحال ہونے کے باوجود تم سے (جہاد میں شرکت نہ کرنے کی) اجازت مانگی، وہ اس بات سے راضی رہے کہ وہ پیچھے رہنے والوں کے ساتھ رہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی تو وہ علم نہیں رکھتے"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ النَّحْلِ

{مَنْ كَفَرَ بِاللهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد اللہ کا کفر کرے، البتہ

مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ، وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا، فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللهِ، وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [النحل: 106] إِلَى قَوْلِهِ {أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ، وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ} [النحل: 108]

اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے مجبور کیا گیا ہو اور اُس کا دل ایمان کے حوالے سے مطمئن ہو لیکن جس شخص کا سینہ کفر کے حوالے سے کشادہ ہو تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے غضب نازل ہو گا اور اُن کیلئے بڑا عذاب ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پر اُن کی سماعت پر اور اُن کی بصارت پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اور یہ لوگ ہی غافل ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

{وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا، وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا} [الاسراء: 45] الْآيَةَ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم قرآن تلاوت کرتے ہو تو ہم تمہارے اور اُن کے درمیان' جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے' ایک پردہ والا حجاب ڈال دیتے ہیں اور ہم نے اُن کے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ وہ اس کو سمجھیں اور اُن کے کانوں میں روئی ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْكَهْفِ:

{وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ، وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَى فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا} [الكهف: 57]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکہف میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور اُس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو گا جس کے سامنے اُس کے پروردگار کی آیات کا تذکرہ کیا جائے اور وہ اُن سے منہ موڑ لے اور اُس چیز کو بھول جائے جو اُس کے ہاتھوں نے آگے بھیجی ہے' ہم نے اُن کے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے اس بات سے کہ وہ اس کو سمجھیں اور اُن کے کانوں میں روئی ہے' اگر تم اُن کو ہدایت کی طرف بلاؤ گے تو بھی وہ کبھی ہدایت حاصل نہیں کریں گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الشُّعَرَاءِ:

{وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَى بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشعراء میں ارشاد فرمایا ہے:

''اگر ہم اس (قرآن) کو کسی عجمی پر نازل کر دیتے اور وہ ان کے سامنے اسے پڑھتا تو بھی انہوں نے اُس پر ایمان نہیں لانا تھا' ہم نے یہ چیز (یعنی انکار کرنا) مجرم لوگوں کے دلوں میں اسی طرح ڈال

حَتّٰی یَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ}

[الشعراء: 198]

دیا ہے وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک وہ دردناک عذاب کو نہیں دیکھ لیتے"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ يس:

{لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی اَکۡثَرِهِمۡ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ. اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ اَغۡلٰلًا فَهِیَ اِلَی الۡاَذۡقَانِ فَهُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ. وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡهِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَیۡنٰهُمۡ فَهُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ. وَسَوَآءٌ عَلَیۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ} [یس: 7]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ یٰسین میں ارشاد فرمایا ہے:

"اُن میں سے زیادہ تر لوگوں کے بارے میں قول ثابت ہو چکا ہے تو وہ ایمان نہیں لائیں گے، ہم نے اُن کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو اُن کی ٹھوڑیوں تک ہیں تو وہ منہ اوپر کی طرف اُٹھائے ہیں، ہم نے اُن کے آگے بھی ایک رکاوٹ بنا دی ہے اور اُن کے پیچھے بھی رکاوٹ بنادی ہے تو ہم نے اُنہیں ڈھانپ دیا ہے، اب وہ دیکھ نہیں سکتے ہیں، اُن کیلئے برابر ہے کہ تم اُنہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ، وہ ایمان نہیں لائیں گے"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي حم الۡجَاثِيَةِ:

{اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنۡ یَّهۡدِیۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ}

[الجاثیة: 23]

اللہ تعالیٰ نے حٰم الجاثیہ میں ارشاد فرمایا ہے:

"ایسے شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُسے علم ہونے کے باوجود گمراہ رہنے دیا ہو اور اُس کی سماعت اور دل پر مہر لگا دی ہو اور اُس کی آنکھ پر پردہ بنا دیا ہو تو اللہ تعالیٰ کے بعد کون اُسے ہدایت دے سکتا ہے، کیا تم لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے ہو"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ:

{وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّسۡتَمِعُ اِلَیۡكَ حَتّٰۤی اِذَا خَرَجُوۡا مِنۡ عِنۡدِكَ قَالُوۡا لِلَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ وَاتَّبَعُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ}

[محمد: 16]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ارشاد فرمایا ہے:

"اُن میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو غور سے تمہاری بات سنتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے اُن سے کہتے ہیں: اُنہوں نے ابھی کیا فرمایا ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اور یہ لوگ اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ:
{ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا. فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ. فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ}
[المنافقون: 3]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المنافقین میں ارشاد فرمایا ہے:
''اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ایمان لائے پھر اُنہوں نے کفر کیا تو اُن کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو اب وہ لوگ سمجھ بوجھ نہیں رکھتے ہیں''۔

آیات سے وجہ استدلال کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: جَمِيعُ مَا تَلَوْتُهُ مِنْ هَذِهِ الْآيَاتِ يَدُلُّ الْعُقَلَاءَ عَلَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَتَمَ عَلَى قُلُوبِ قَوْمٍ، وَطَبَعَ عَلَيْهَا. وَلَمْ يُرِدْهَا لِعِبَادَتِهِ. وَأَرَادَهَا لِمَعْصِيَتِهِ. فَأَعْمَاهَا عَنِ الْحَقِّ فَلَمْ تُبْصِرْهُ. وَأَصَمَّهَا عَنِ الْحَقِّ فَلَمْ تَسْمَعْهُ. وَأَخْزَاهَا وَلَمْ يُطَهِّرْهَا. يَفْعَلُ بِخَلْقِهِ مَا يُرِيدُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جتنی بھی آیات تلاوت کی ہیں یہ سب عقلمند لوگوں کی رہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی ہے' اُس نے اُن پر مہر لگائی ہے' اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی عبادت کا ارادہ نہیں کیا' اُس نے اُن لوگوں کی نافرمانی کا ارادہ کیا تو اُنہیں حق سے نابینا کر دیا وہ اُسے دیکھ نہیں سکتے' اُس نے اُنہیں حق سے بہرا کر دیا وہ اُسے سن نہیں سکتے' اُس نے اُنہیں رسوائی کا شکار کیا اور اُنہیں ناپاک کر دیا اور وہ اپنی مخلوق کے بارے میں جو ارادہ کرتا ہے' وہ کرتا ہے۔

ایک سوال اور اُس کا جواب

لَا يَجُوزُ لِقَائِلٍ أَنْ يَقُولَ: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ؟ فَمَنْ قَالَ ذَلِكَ. فَقَدْ عَارَضَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي فِعْلِهِ. فَضَلَّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ.

کسی بھی کہنے والے کیلئے یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟ کیونکہ جو شخص یہ کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فعل کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرتا ہے' تو ایسا شخص حق کے راستہ سے گمراہ ہو جاتا ہے۔

ثُمَّ اخْتَصَّ مِنْ عِبَادِهِ مَنْ أَحَبَّ. فَشَرَحَ قُلُوبَهُمْ لِلْإِيمَانِ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِهِمْ.

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے جس کے بارے میں چاہا اُسے مخصوص کر لیا اور اُن کے دلوں کو ایمان کیلئے کشادہ کر دیا اور ایمان کو اُن لوگوں کے دلوں میں آراستہ کر دیا۔

{وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ فَضْلًا

''اور اُس نے تمہارے لیے کفر' فسق اور گناہوں کو ناپسندیدہ کیا' یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے اور

مِنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ}
[الحجرات: 7]

اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا اور حکمت والا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:
اعْقِلُوا يَا مُسْلِمِينَ مَا يُخَاطِبُكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ يُعَلِّمُكُمْ أَنِّي مَالِكٌ لِلْعِبَادِ، أَخْتَصُّ مِنْهُمْ مَنْ أُرِيدُ، فَأُطَهِّرُ قَلْبَهُ، وَأَشْرَحُ صَدْرَهُ، وَأُزَيِّنُ لَهُ طَاعَتِي، وَأُكَرِّهُ إِلَيْهِ مَعْصِيَتِي، لَا لِيَدٍ تَقَدَّمَتْ مِنْهُ إِلَيَّ، أَنَا الْغَنِيُّ عَنْ عِبَادِي، وَهُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَيَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اے مسلمانو! تم سمجھ جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا خطاب فرمایا ہے؟ اس کے ذریعہ وہ تمہیں اس بات کی تعلیم دینا چاہتا ہے کہ میں بندوں کا مالک ہوں' اُن میں سے جس کے بارے میں' میں ارادہ کروں گا اُسے مخصوص کرلوں گا' اُس کے دل کو پاک کردوں گا' اُس کے سینہ کو کشادہ کردوں گا' اُس کیلئے اپنی فرمانبرداری کو آراستہ کردوں گا اور اپنی نافرمانی کو ناپسندیدہ کردوں گا اور ایسا اُس کے کسی احسان کی وجہ سے نہیں ہوگا جو اُس نے پہلے مجھ پر کیا ہو' کیونکہ میں تو اپنے بندوں سے بے نیاز ہوں اور وہ سب میرے محتاج ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{ذَلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ} [الحدید: 21]

''یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے اُسے عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے''۔

وَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَنْ هَدَاهُ لِلْإِيمَانِ،

اور اس بات پر اللہ تعالیٰ ہی کا احسان ہے کہ اُس نے آدمی کو ایمان کی طرف ہدایت نصیب کی۔

اسلام' اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

أَلَمْ تَسْمَعُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ إِلَى قَوْلِ مَوْلَاكُمُ الْكَرِيمِ حِينَ امْتَنَّ قَوْمٌ بِإِسْلَامِهِمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! کیا آپ لوگوں نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے اسلام کے حوالے سے احسان جتلانے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

{يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ}

''وہ لوگ تم پر احسان جتلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اسلام لائے ہیں' تم فرمادو! تم مجھ پر اپنے اسلام کی وجہ سے احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ احسان کیا ہے کہ اُس نے تمہیں ایمان کی

[الحجرات: 17]

طرف رہنمائی نصیب کی ہے اگر تم سچے ہو"۔

بَابُ ذِكْرِ مَا أَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَا يَهْدُونَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ فِي عِلْمِ اللّٰهِ أَنَّهُ يَهْدِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ جسے چاہتا ہے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت نصیب کرتا ہے اور یہ کہ انبیاء صرف اُسے ہدایت دے سکتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے یہ بات موجود ہو کہ وہ اسے ہدایت دے گا

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ

{فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا} [النساء: 88]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا ہے:

"کیا وجہ ہے کہ منافقین کے بارے میں تم لوگ دو گروہ بن گئے ہو، حالانکہ اُن کے کیے ہوئے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اوندھا کر دیا، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جسے اللہ نے گمراہ کیا ہو تم اُسے ہدایت دیدو، اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کر دے تم اُس کیلئے (ہدایت کا) کوئی راستہ نہیں پاؤ گے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هَذِهِ السُّورَةِ، وَقَدْ ذَكَرَ الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ:

{مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ، وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ، وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا} [النساء: 143]

اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں یہ ارشاد فرمایا ہے، اُس میں منافقین کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ فرمایا:

"وہ اس بارے میں تذبذب کا شکار رہتے ہیں، نہ اُن کی طرف نہ ان کی طرف اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تم اُس کیلئے (ہدایت کا) راستہ نہیں پاؤ گے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

{وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ مَنْ يَشَإِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں ارشاد فرمایا ہے:

"وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ تاریکیوں میں گونگے اور بہرے ہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ اُسے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو وہ چاہے اُسے سیدھے راستہ پر ڈال دیتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ، فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنَ} [الانعام: 149]

"تم فرما دو! بالغ حجت اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے، اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت عطا کر دیتا"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں ارشاد فرمایا ہے:

{مَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ} [الاعراف: 186]

"جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اُسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہوگا، وہ اُنہیں اُن کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُوْرَةِ الرَّعْدِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرعد میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ} [الرعد: 27]

"جن لوگوں نے کفر کیا وہ یہ کہتے ہیں: اُس پر اُس کے پروردگار کی طرف سے کوئی آیت نازل کیوں نہیں ہوئی، تم فرما دو بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جو (اُس کی طرف) رجوع کرنے والا ہو اُسے اپنی طرف ہدایت دیتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذِهِ السُّوْرَةِ

اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{اَفَلَمْ يَيْاَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، اَنْ لَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا} [الرعد: 31]

"تو کیا ایمان والوں کو اس بات سے اطمینان نہیں ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت نصیب کر دیتا"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذِهِ السُّوْرَةِ:

اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ، وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ} [الرعد: 33]

"بلکہ کفر کرنے والوں کیلئے اُن کا فریب آراستہ کر دیا گیا اور اُنہیں (ہدایت کے) راستہ سے روک دیا گیا، تو جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اُس کیلئے رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہوگا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُوْرَةِ اِبْرَاهِيْمَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیم میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ، فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ

"ہم نے جس بھی رسول کو مبعوث کیا اُسے اُس کی قوم کی زبان کے ہمراہ بھیجا تاکہ وہ اُن کے سامنے (شرعی احکام) بیان کرے، تو

وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ، وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [ابراھیم: 4]

اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے ہدایت عطا کر دے، وہ غالب (اور) حکمت والا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النَّحْلِ:

{وَعَلَى اللهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ} [النحل: 9]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور سیدھا راستہ (دکھانا) اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور اُن (راستوں) میں سے کئی ٹیڑھے بھی ہیں اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت عطا کر دیتا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ إِنْ تَحْرِصْ عَلَى هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ} [النحل: 37]

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول کو مبعوث کیا (اس حکم کے ساتھ) کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (یعنی باطل معبودوں) سے بچ کے رہو، تو اُن میں سے کچھ لوگ وہ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی اور کچھ لوگ وہ تھے جن پر گمراہی مسلط ہو گئی، تم لوگ زمین میں گھومو اور اس بات کا جائزہ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا اور اگر تمہیں اُن کے ہدایت حاصل کرنے کی خواہش ہے تو اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کر دے اُسے وہ ہدایت عطا نہیں کرتا اور نہ ہی اُن لوگوں کا کوئی مددگار ہوگا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْإِسْرَاءِ:

{مَنْ يَهْدِ اللهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِهِ}

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاسراء میں ارشاد فرمایا ہے:

''جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو تم اُس کے علاوہ کسی اور کو اُن لوگوں کیلئے مددگار نہیں پاؤ گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ:

{إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، لَنْ نَدْعُوَ مِنْ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکہف میں ارشاد فرمایا ہے:

''وہ کچھ نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور ہم نے اُن کی ہدایت میں اضافہ کر دیا اور ہم نے اُن کے دل مضبوط کر دیئے جب وہ اُٹھے اور اُنہوں نے یہ کہا: ہمارا پروردگار وہ ہے جو

دُونِهِ إِلَهًا. لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا}

آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے، ہم اُس کے علاوہ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کریں گے (اگر ہم ایسا کریں) تو یہ انتہائی لغو بات ہو گی"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللهِ مَنْ يَهْدِ اللهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا}

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے وہ ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو تم اُس کیلئے کوئی ایسا مددگار نہیں پاؤ گے جو رہنمائی کر دے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْحَجِّ:

{وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، وَأَنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ} [الحج: 16]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج میں ارشاد فرمایا ہے:

"اور اسی طرح ہم نے اُس (قرآن) کو واضح نشانیوں کی شکل میں نازل کیا اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کر دیتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النُّورِ:

{يَهْدِي اللهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ} [النور: 35]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کیلئے ہدایت عطا کر دیتا ہے"۔

ثُمَّ قَالَ

{وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ} [النور: 40]

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ نے نور طے نہ کیا ہو اُسے نور نصیب نہیں ہوتا"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ، وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [النور: 46]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تحقیق ہم نے آیات نازل کی ہیں جو واضح کرنے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اُسے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت نصیب کر دیتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْقَصَصِ:

{إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القصص میں ارشاد فرمایا ہے:

"تم جسے پسند کرتے ہو اُسے تم ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا کر دیتا ہے اور وہ ہدایت حاصل

بِالْمُهْتَدِينَ}

کرنے والوں کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الرُّومِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الروم میں ارشاد فرمایا ہے:

{بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ} [الروم: 29]

"جن لوگوں نے ظلم کیا اُنہوں نے علم کے بغیر، اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی تو اُسے کون ہدایت دے سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا ہوا اور اُن لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ہے"۔

وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ السَّجْدَةِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ السجدۃ میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا، وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ} [السجدة: 13]

"اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو اُس کی ہدایت عطا کر دیتے لیکن ہماری طرف سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ میں جہنم کو جنات اور انسانوں، دونوں سے بھر دوں گا"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْمَلَائِكَةِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاطر میں ارشاد فرمایا ہے:

{أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ، إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ} [فاطر: 8]

"کیا وہ شخص جس کیلئے اُس کے بُرے عمل کو آراستہ کر دیا گیا ہے اور وہ اُسے اچھا سمجھتا ہو (وہ نیک آدمی کی طرح ہو سکتا ہے!) بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کر دیتا ہے تو تم اُن (کفار) پر حسرت کی وجہ سے تمہاری طبیعت خراب نہ ہو، وہ لوگ جو کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے بارے میں علم رکھنے والا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الزُّمَرِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزمر میں ارشاد فرمایا ہے:

{فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ}

"اُن بندوں کو خوش خبری دے دو جو بات کو غور سے سنتے ہیں اور اُس میں سے بہترین کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی ہے اور یہی لوگ عقل رکھنے والے ہیں"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي هَذِهِ السُّورَةِ:

اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{اللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ، ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ، ذَلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ} [الزمر: 23]

''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل کیا ہے جو ایسی کتاب کی شکل میں ہے (جس کے مضامین) ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں اور اُنہیں دُہرایا جاتا ہے تو اُن لوگوں کی کھالیں کانپنے لگتی ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور پھر اُن کی کھالیں اور اُن کے دل، اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے نرم ہو جاتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہدایت ہے جس کے ذریعہ وہ جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اُس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي هَذِهِ السُّورَةِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ وَمَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ} [الزمر: 36]

اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں حضرت محمد ﷺ کیلئے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ لوگ تمہیں اُن کے حوالے سے خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اُس (یعنی اللہ تعالیٰ) کا غیر ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اُس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے، کیا اللہ تعالیٰ غالب (اور) انتقام لینے والا نہیں ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ حم الْمُؤْمِنُ:

{يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ، وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ} [غافر: 33]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ حٰم المؤمن میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے تو تمہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اُس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ:

{كَذَلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ} [المدثر: 31]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المدثر میں ارشاد فرمایا ہے:

''اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أَنَّ مَوْلَاكُمُ الْكَرِيمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ یہ بات جان لو کہ تمہارے آقا نے تمہیں یہ خبر دی ہے کہ وہ جسے چاہتا

يُخْبِرُكُمْ أَنَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ، فَيُوَصِّلُ إِلَى قَلْبِهِ مَحَبَّةَ الْإِيمَانِ، فَيُؤْمِنُ وَيُصَدِّقُ، وَيُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ، فَلَا يَقْدِرُ نَبِيٌّ وَلَا غَيْرُهُ عَلَى هِدَايَتِهِ بَعْدَ أَنْ أَضَلَّهُ اللهُ عَنِ الْإِيمَانِ

ہے ہدایت دیتا ہے اور اُس کے دل تک ایمان کی محبت پہنچا دیتا ہے تو وہ شخص ایمان لے آتا ہے اور تصدیق کر دیتا ہے' اور جسے چاہتا ہے گمراہ رہنے دیتا ہے تو کوئی نبی یا کوئی اور اُسے ہدایت دینے پر قادر نہیں ہوتا' جبکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے ایمان کے حوالے سے گمراہ رہنے دیا ہو۔

بَابُ ذِكْرِ مَا أَخْبَرَ اللهُ تَعَالَى أَنَّهُ أَرْسَلَ الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ يُضِلُّونَهُمْ وَلَا يُضِلُّونَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ فِي عِلْمِهِ أَنَّهُ لَا يُؤْمِنُ وَلَا يَضُرُّونَ أَحَدًا إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ وَكَذَلِكَ السَّحَرَةُ لَا يَضُرُّونَ أَحَدًا إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُس نے شیاطین کو کافر لوگوں کی طرف بھیجا تا کہ وہ اُنہیں گمراہ کریں اور وہ اُسی صورت میں گمراہ ہوتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے یہ بات موجود ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے' وہ شیاطین کسی بھی شخص کو اللہ کی اجازت سے ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں' اسی طرح جادوگر لوگ کسی کو اللہ کی اجازت سے ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ:
{وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا} [البقرة: 102] إِلَى قَوْلِهِ: {فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ} [البقرة: 102]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا ہے:
''اور اُن لوگوں نے اُس چیز کی پیروی کی جو سلیمان کے عہد حکومت میں شیاطین (منتر وغیرہ) پڑھا کرتے تھے، سلیمان نے کفر نہیں کیا لیکن شیاطین نے کفر کیا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''وہ اُن دونوں سے اُس چیز کا علم حاصل کرتے تھے جس کے ذریعہ وہ لوگ آدمی اور اُس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دیں اور وہ اس کے ذریعہ کسی کو بھی، اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت ہی، نقصان پہنچا سکتے تھے''۔

وَقَالَ تَعَالَى: فِي سُورَةِ مَرْيَمَ:
{أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى

اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم میں ارشاد فرمایا ہے:
''کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے کفر کرنے والوں پر شیاطین

الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا﴾ [مریم: 83]

کو چھوڑ دیا جو اُنہیں مسلسل اُکساتے رہتے ہیں"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ وَالصَّافَاتِ:

﴿فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ. مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ﴾ [الصافات: 162]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الصافات میں ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو (تم سب) اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکتے، البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو جہنم میں جلنے والا ہو"۔

349- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خالد حذاء نے حسن بصری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

﴿مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ﴾ [الصافات: 163]

"(تم سب) اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکتے، البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو جہنم میں جلنے والا ہو"۔

قَالَ: الشَّيَاطِينُ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللهُ تَعَالَى لَهُ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

حسن بصری فرماتے ہیں: شیاطین اُن لوگوں کی گمراہی کے حوالے سے اُنہیں گمراہی کا شکار صرف اُس صورت میں کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کیلئے یہ بات لازم کر دی ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

عمر بن عبدالعزیز کا قول

350- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوْ أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ، وَهُوَ رَأْسُ

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا کہ اُس کی نافرمانی نہیں کی جائے گی تو وہ شیطان کو پیدا ہی نہ کرتا جو تمام بُرائیوں کی جڑ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی کتاب سے یہ بات معلوم ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ارادہ کیا تھا) تو جو شخص اُس سے ناواقف رہا وہ ناواقف رہا اور جس نے اس کو

الْخَطِيئَةِ. وَإِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِلْمًا مِنْ كِتَابِ اللهِ جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، وَعَرَفَهُ مَنْ عَرَفَهُ ثُمَّ قَرَأَ:

جانتا تھا اُس نے جان لیا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ. مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ. إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 162]

”تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو (تم سب) اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکتے، البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو جہنم میں جلنے والا ہو“۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَالَ تَعَالَى: {وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ} [فصلت: 25]

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تو ہم نے اُن کیلئے ساتھی مقرر کیے ہیں جو اُن کے سامنے اور اُن کے پیچھے اُن کیلئے چیزیں آراستہ کرتے ہیں اور اُن پر فرمان ثابت ہو چکا ہے جو ایسی اُمتوں کے بارے میں ہیں جو اُن سے پہلے گزر چکی ہیں جن کا تعلق جنات اور انسانوں سے ہے، بے شک وہ لوگ خسارہ پانے والے ہیں“۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الزُّخْرُفِ: {وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ، وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ} [الزخرف: 36]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزخرف میں ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑتا ہے ہم اُس کیلئے شیطان کو مقرر کر دیتے ہیں جو اُس کا ساتھی ہوتا ہے اور وہ لوگ اُنہیں (حق کے راستے سے) روکتے ہیں اور وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں“۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ أَخْبَرَكُمُ اللهُ تَعَالَى يَا مُسْلِمُونَ أَنَّهُ يُرْسِلُ الشَّيَاطِينَ عَلَى مَنْ لَمْ يَجْرِ لَهُ فِي مَقْدُورِهِ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيُضِلُّهُمْ بِالشَّيَاطِينِ، فَيُزَيِّنُونَ لَهُمْ قَبِيحَ مَا هُمْ عَلَيْهِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ خبر دی ہے اے مسلمانو! کہ وہ شیاطین کو اُن لوگوں کی طرف بھیجتا ہے جن کی تقدیر میں یہ طے ہی نہیں ہوا کہ وہ مؤمن ہوں گے تو اللہ تعالیٰ شیاطین کے ذریعہ اُن لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے، وہ شیاطین اُن لوگوں کے سامنے قبیح چیزوں کو آراستہ کرتے ہیں جن قبیح چیزوں پر وہ لوگ

گامزن ہوتے ہیں۔

وَقَدْ اَخْبَرَنَا اللّٰهُ تَعَالَى اَنَّهُ هُوَ الَّذِي فَتَنَ قَوْمَ مُوسَى، حَتَّى عَبَدُوا الْعِجْلَ بِمَا قَبَضَ لَهُمُ السَّامِرِيُّ، فَاَضَلَّهُمْ بِمَا عَمِلَ لَهُمْ مِنَ الْعِجْلِ، اَلَمْ تَسْمَعُوا اِلَى قَوْلِهِ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ اُسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو آزمائش کا شکار کیا یہاں تک کہ وہ لوگ بچھڑے کی عبادت کرنے لگے' اس کی وجہ یہ تھی کہ سامری نے اُن کے سامنے یہ صورتِ حال آراستہ کی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو اُس حوالے سے گمراہ رہنے دیا جو اُنہوں نے بچھڑے کے حوالے سے عمل کیا تھا' کیا آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا جو اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد فرمایا تھا:

{فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ} [طه: 85]

''اُس نے فرمایا: ہم نے تمہارے بعد تمہاری قوم کو آزمائش کا شکار کر دیا ہے اور سامری نے اُنہیں گمراہ کر دیا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى: فِي سُورَةِ الْاَنْبِيَاءِ:

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَاِلَيْنَا تُرْجَعُونَ} [الانبياء: 35]

''اور ہم تمہیں بُرائی اور بھلائی کے حوالے سے آزمائش کے طور پر آزمائیں گے اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹا دیا جائے گا''۔

وَقَالَ تَعَالَى: فِي سُورَةِ حم الْمُؤْمِنُ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ حٰم المؤمن میں ارشاد میں فرمایا ہے:

{وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ، وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ} [غافر: 37]

''اسی طرح فرعون کیلئے اُس کے بُرے عمل کو آراستہ کر دیا گیا اور اُسے راستہ سے روک دیا گیا''۔

بَابُ ذِكْرِ مَا اَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالَى اَنَّ مَشِيئَةَ الْخَلْقِ تَبَعٌ لِمَشِيئَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ لَهُ اَنْ يَهْتَدِيَ اهْتَدَى، وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُضِلَّ لَمْ يَهْتَدِ اَبَدًا

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی بھی خبر دی ہے کہ مخلوق کی مشیت' اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے' تو جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہے کہ

وہ ہدایت حاصل کرلے' وہ ہدایت حاصل کر لیتا ہے اور جس شخص کے بارے میں وہ یہ چاہے کہ وہ گمراہ رہے تو وہ کبھی ہدایت حاصل نہیں کرتا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا ہے:

{كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً. فَبَعَثَ اللهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ. لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ. وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ. بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ. وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [البقرة: 213]

''پہلے لوگ ایک ہی گروہ تھے، اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر مبعوث کیا، اُس نے اُن کے ہمراہ کتاب نازل کی جو حق والی تھی تا کہ وہ لوگوں کے درمیان اُس چیز کے بارے میں فیصلہ دیں جس کے بارے میں لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اس کے بارے میں اختلاف اُنہی لوگوں نے کیا جنہیں وہ (کتاب) دی گئی تھی، اس کے بعد کہ اُن کے بعد واضح ثبوت آ گئے، یہ اُن کی آپس کی سرکشی کی وجہ سے تھا تو جس حق کے بارے میں اُن لوگوں کے درمیان اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اذن کے تحت ایمان والوں کو ہدایت عطا کر دی اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت نصیب کر دیتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِيهَا:

اللہ تعالیٰ نے اس (سورت) میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَوْ شَاءَ اللهُ مَا اقْتَتَلُوا. وَلَكِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ} [البقرة: 253]

''اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ لوگ آپس میں اختلاف نہ کرتے لیکن اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے جو وہ ارادہ کرتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَى فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ} [الانعام: 35]

''اور اگر اُن لوگوں کا منہ پھیر لینا تم پر گراں گزرتا ہے تو اگر تم سے ہو سکے تو اُن کیلئے زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کرو تا کہ تم اُن کے پاس کوئی نشانی لے آؤ، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اُن سب کو ہدایت پر اکٹھا کر دیتا تو تم ناواقف لوگوں میں ہرگز نہ ہو جانا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي هَذِهِ السُّورَةِ:

اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ مَنْ يَشَإِ اللهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

''وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا وہ تاریکیوں میں گونگے اور بہرے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اُسے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے سیدھے راستہ پر ڈال دیتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ، لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ، وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ} [الانعام: 107]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اُس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف وحی کی گئی ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور تم مشرکین سے منہ موڑ لو اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے، ہم نے تمہیں اُن پر محافظ مقرر نہیں کیا ہے اور نہ ہی تم اُن پر وکیل ہو''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ، وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا. مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ}

[الانعام: 111]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اگر ہم اُن کی طرف فرشتے نازل کر دیں اور مردے اُن کے ساتھ کلام کریں اور ہم وہ سب چیزیں اُن کے سامنے لے آئیں جو پہلے گزر چکی ہیں تو بھی وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے، البتہ اگر اللہ چاہے تو معاملہ مختلف ہے لیکن اُن میں سے زیادہ تر لوگ جاہل ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ هُودٍ:

{وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ} [هود: 118]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ھود میں ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی اُمت بنا دیتا یہ لوگ مسلسل اختلاف کا شکار رہیں گے، البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارا پروردگار رحم کر دے اور اسی لیے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے اور تمہارے پروردگار کی یہ بات پوری ہوگی کہ میں جہنم کو جنات اور انسانوں، دونوں سے ضرور بھر دوں گا''۔

حسن بصری کا قول

351- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: قَوْلُهُ تَعَالَى:

{وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

منصور بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟

''وہ لوگ مسلسل اختلاف کا شکار رہیں گے' البتہ اُس کا معاملہ

رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ} [هود: 119]

مختلف ہے جس پر تمہارے پروردگار نے رحم کیا اور اسی لیے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے''۔

قَالَ: وَمَنْ رَحِمَ رَبُّكَ غَيْرُ مُخْتَلِفِينَ وَقُلْتُ: وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ. خَلَقَ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ. وَخَلَقَ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ. وَخَلَقَ هٰؤُلَاءِ لِلرَّحْمَةِ. وَخَلَقَ هٰؤُلَاءِ لِلْعَذَابِ

حسن بصری نے فرمایا: یعنی جس پر تمہارے پروردگار نے رحم کیا وہ اختلاف نہیں کریں گے۔ میں نے کہا: کیا اسی لیے اُس نے اُنہیں پیدا کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے اُنہیں جنت کیلئے پیدا کیا ہے اور دوسروں کو جہنم کیلئے پیدا کیا ہے' ان لوگوں کو رحمت کیلئے پیدا کیا ہے اور دوسروں کو عذاب کیلئے پیدا کیا ہے۔

352- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، وَكَانَ مُجَانِبًا لِلْحَسَنِ، لِمَا كَانَ يَبْلُغُهُ عَنْهُ فِي الْقَدَرِ، حَتّٰى لَقِيَهُ، فَسَاَلَهُ الرَّجُلُ اَوْ سُئِلَ، عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ

{وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ اِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ} [هود: 119]

خالد حذاء بیان کرتے ہیں: اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہمارے پاس آیا' وہ پہلے حسن بصری سے الگ الگ رہا کیونکہ اُسے حسن بصری کے حوالے سے تقدیر کے بارے میں ایک مخصوص مسلک کا پتا چلا تھا' یہاں تک کہ جب اُس کی ملاقات حسن بصری سے ہوئی اور اُس شخص نے حسن بصری سے سوال کیا' یا حسن بصری سے ویسے ہی اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا:

''وہ لوگ مسلسل اختلاف کا شکار رہیں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارے پروردگار نے رحم کیا ہو اور اسی لیے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے''۔

قَالَ: لَا يَخْتَلِفُ اَهْلُ رَحْمَةِ اللّٰهِ. قَالَ: {وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ} [هود: 119]؟ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَهْلَ الْجَنَّةِ لِلْجَنَّةِ، وَاَهْلَ النَّارِ لِلنَّارِ قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكَذِّبُ عَنِ الْحَسَنِ

حسن بصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت والے لوگ اختلاف کا شکار نہیں ہوں گے۔ اُس نے کہا: اسی لیے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے؟ تو حسن بصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کو جنت کیلئے اور اہلِ جہنم کو جہنم کیلئے پیدا کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد وہ شخص حسن بصری کی طرف سے دفاع کیا کرتا تھا۔

وَقَالَ تَعَالٰى فِي سُوْرَةِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیم میں ارشاد فرمایا ہے:

السَّلَامُ:

{وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللهُ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ. وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [ابراهيم: 4]

''ہم نے ہر رسول کو اُس کی قوم کی مخصوص زبان کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُن کے سامنے بیان کر دے' تو اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے ہدایت نصیب کر دے' وہ غالب حکمت والا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ النُّورِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ارشاد فرمایا ہے:

{لَقَدْ اَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [النور: 46]

''بے شک ہم نے واضح آیات نازل کی ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت نصیب کرتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْقَصَصِ لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القصص میں اپنے نبی سے یہ فرمایا ہے:

{اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ. وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ}

''بے شک تم اُسے ہدایت نہیں دے سکتے جسے تم چاہتے ہو' لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اُسے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے''۔

وَقَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُورَةِ الْمَلَائِكَةِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الملائکہ میں اپنے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّ اللهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ، وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ. اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيرٌ} [فاطر: 22]

''بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اُسے سنا دیتا ہے اور تم اُسے نہیں سناتے جو قبور میں ہیں' تم صرف ڈرانے والے ہو''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ حم عسق:

اللہ تعالیٰ نے حٰم عسق میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ} [الشوری: 8]

''بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور تم اُسے نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں' تم صرف ڈرانے والے ہو''۔

وَقَالَ فِي سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ:

{كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ. وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ. هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ} [المدثر: 54]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المدثر میں ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! یہ نصیحت کی بات ہے تو جو شخص چاہے وہ اس سے نصیحت حاصل کر لے اور نصیحت صرف وہ حاصل کرتے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے' وہ لوگ تقویٰ والے ہیں اور وہ مغفرت والے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ:

{هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا}

[الانسان: 1]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانسان میں ارشاد فرمایا ہے:

''کیا انسان پر ایسا وقت نہیں آیا جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہیں تھا''۔

بَعْدَ أَنْ حَذَّرَ مِنَ النَّارِ، وَشَوَّقَ إِلَى الْجَنَّاتِ مِمَّا أَعَدَّ فِيهَا لِأَوْلِيَائِهِ. فَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ:

{إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا} [المزمل: 19]

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُنہیں جہنم سے بچنے کی تلقین کی اور اُس چیز کی طرف اُنہیں شوق دلایا جو جنت میں اُس نے اپنے دوستوں کیلئے تیار کی ہے۔ اُس کے بعد اُس نے ارشاد فرمایا:

''بے شک یہ نصیحت حاصل کرنے کی چیز ہے تو جو شخص چاہے گا وہ اپنے پروردگار کی طرف راستہ اختیار کر لے گا''۔

ثُمَّ قَالَ:

{وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ. إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا}

اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور تم لوگ کچھ نہیں چاہتے ہو صرف وہ ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا اور حکمت والا ہے' وہ جسے چاہے گا اپنی رحمت میں داخل کر لے گا اور ظالم لوگوں کیلئے اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ:

{لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ. وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ}

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التکویر میں ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس کیلئے اُس نے چاہا کہ وہ سیدھا رہے' اور تم نہیں چاہتے مگر اللہ چاہتا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

353- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَقِيمَ}

[التکویر: 28]

قَالُوا: الْاَمْرُ اِلَيْنَا، اِنْ شِئْنَا اسْتَقَمْنَا، وَاِنْ شِئْنَا لَمْ نَسْتَقِمْ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ}

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْتَبِرُوا يَا مُسْلِمُونَ، هَلْ لِقَدَرِيٍّ فِي جَمِيعِ مَا تَلَوْتُهُ حُجَّةٌ؟ اِلَّا خِذْلَانًا وَشِقْوَةً

زید بن اسلم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

"یہ اُس کیلئے ہیں جو تم میں سے یہ چاہے کہ وہ سیدھا رہے"۔

تو لوگوں نے عرض کی: کیا یہ معاملہ ہماری طرف آ گیا ہے کہ اگر ہم چاہیں گے تو ٹھیک رہیں گے اور اگر نہیں چاہیں گے تو ٹھیک نہیں رہیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"تم کچھ نہیں چاہتے ہو صرف وہ ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) اے مسلمانو! تم غور کرو کہ کیا قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کیلئے ان تمام آیات میں سے کسی میں کوئی حجت ہے؟ جو میں نے تلاوت کی ہیں، صرف رسوائی اور بدبختی ہے۔

354- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ: قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ: مَا اَضَلَّ مَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ لَوْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ فِيهِ حُجَّةٌ اِلَّا قَوْلُهُ تَعَالَى:

{هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی بیان کرتے ہیں:

امام مالک نے فرمایا: وہ شخص کتنا گمراہ ہے جو تقدیر کا انکار کرتا ہے، اُن لوگوں کے خلاف اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی حجت ہونے کے طور پر کافی ہے:

"اُسی ذات نے تمہیں پیدا کیا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ کافر

وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ} [التغابن: 2]

لَكَفَى بِهَا حُجَّةً

حضرت عبداللہ بن عباس کی وضاحت

355- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو أَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ، عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَفِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ، فَرِيقًا هَدَى وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ}

[الاعراف: 30]

وَكَذَلِكَ خَلَقَهُمْ حِينَ خَلَقَهُمْ، فَجَعَلَهُمْ مُؤْمِنًا وَكَافِرًا، وَسَعِيدًا وَشَقِيًّا، وَكَذَلِكَ يَعُودُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُهْتَدِينَ وَضُلَّالًا

356- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ: فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ} [القمر: 49]

ہیں اور کچھ مؤمن ہیں"۔

تو اس کے حجت ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن سائب نے ابوصالح کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جس طرح اُس نے تمہیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہو گے' ایک گروہ نے ہدایت حاصل کی اور ایک گروہ کے بارے میں گمراہی طے ہو گئی"۔

تو اسی طرح جب اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا تو یونہی پیدا کیا اور اُس نے اُن لوگوں کو مؤمن اور کافر بنایا اور نیک بخت اور بدبخت بنایا' اسی طرح قیامت کے دن وہ اُن کو دوبارہ بنائے گا کہ کچھ ہدایت یافتہ ہوں گے اور کچھ گمراہ ہوں گے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن ابوحفصہ نے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

"(اُن لوگوں سے کہا جائے گا:) تم لوگ "سقر" کا ذائقہ چکھو ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے"۔

قَالَ: نَزَلَتْ تَعْيِيرًا لِأَهْلِ الْقَدَرِ

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا: یہ اہلِ قدر کو عار دلانے کیلئے نازل ہوئی ہے۔

357- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا}

[الشمس: 8]

قَالَ: فَالتَّقِيُّ أَلْهَمَهُ التَّقْوَى، وَالْفَاجِرُ أَلْهَمَهُ الْفُجُورَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

انس بن عیاض نے ابوحازم کا یہ قول نقل کیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تو اُس نے اُسے اُس کا فجور اور پرہیزگاری الہام کی''۔

ابوحازم فرماتے ہیں: پرہیزگار شخص کو اُس نے پرہیزگاری الہام کی اور گنہگار شخص کو اُس نے گناہ الہام کیے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: وَاللهِ مَا قَالَتِ الْقَدَرِيَّةُ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى، وَلَا كَمَا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَلَا كَمَا قَالَ النَّبِيُّونَ، وَلَا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَلَا كَمَا قَالَ أَهْلُ النَّارِ، وَلَا كَمَا قَالَ أَخُوهُمْ إِبْلِيسُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) زید بن اسلم یہ فرما چکے ہیں کہ اللہ کی قسم! قدریہ فرقہ کا جو موقف ہے وہ اُس کے مطابق نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور نہ ہی اُس کے مطابق ہے جو فرشتوں نے کہا ہے اور نہ ہی اُس کے مطابق ہے جو انبیاء نے کہا ہے اور نہ ہی اُس کے مطابق ہے جو اہلِ جنت نے کہا ہے اور نہ ہی اُس کے مطابق ہے جو اہلِ جہنم نے کہا ہے اور نہ ہی اُس کے مطابق ہے جو اُن کے بھائی ابلیس نے کہا ہے۔ (اس کی دلیل یہ آیات ہیں:)

قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ}

اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور تم کچھ نہیں چاہتے صرف وہ (ہوتا) ہے جو اللہ چاہتا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ:

{سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا}

[البقرة: 32]

فرشتوں نے یہ کہا:

''اُنہوں نے کہا: تُو ہر عیب سے پاک ہے، ہمیں کوئی علم نہیں ہے صرف وہ علم ہے جو تُو نے ہمیں دیا ہے''۔

وَقَالَ النَّبِيُّونَ مِنْهُمْ شُعَيْبٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

{وَمَا يَكُونُ لَنَا اَنْ نَعُودَ فِيهَا اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللهُ رَبُّنَا} [الاعراف: 89]

وَقَالَ اَهْلُ الْجَنَّةِ:

{الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللهُ} [الاعراف: 43]

وَقَالَ اَهْلُ النَّارِ:

{رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا} [المؤمنون: 106]

وَقَالَ اَخُوهُمْ اِبْلِيسُ

{رَبِّ بِمَا اَغْوَيْتَنِي} [الحجر: 39].

358- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ بِذَلِكَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْرُوفُ بِكُرْدُوسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خُبَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهُ قَالَ هَذَا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَصَدَّقَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ. وَنَحْنُ نَزِيدُ عَلَى مَا قَالَهُ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ. مِمَّا قَالَتْهُ الْاَنْبِيَاءُ، مِمَّا هُوَ حُجَّةٌ عَلَى اَهْلِ الْقَدَرِ. وَمِمَّا قَالَهُ اَهْلُ النَّارِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ. مِمَّا فِيهِ حُجَّةٌ عَلَى اَهْلِ

انبیاء نے یہ کہا: جن میں سے ایک حضرت شعیب علیہ السلام ہیں:

”ہمارے لیے یہ نہیں تھا کہ ہم دوبارہ اس میں آتے مگر یہ کہ اگر اللہ چاہے جو ہمارا پروردگار ہے“۔

اور اہلِ جنت یہ کہیں گے:

”ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اس چیز کی ہدایت نصیب کی اور ہم ہدایت پانے والے نہ تھے اگر اللہ نے ہمیں ہدایت نہ دی ہوتی“۔

اہلِ جہنم یہ کہیں گے:

”اے ہمارے پروردگار! ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آ گئی“۔

اُن (قدریہ فرقہ کے لوگوں) کا بھائی ابلیس اُس نے یہ کہا تھا:

”اے میرے پروردگار! جو تُو نے مجھے گمراہ کیا ہے“۔

فریابی نے اپنی سند کے ساتھ زبیر بن حبیب کے حوالے سے زیاد بن اسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے یہ بات کہی ہے (جو اس سے پہلے گزر چکی ہے)۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) زید بن اسلم نے سچ کہا ہے اور زید بن اسلم کی کہی ہوئی بات پر ہم یہ اضافہ کرتے ہیں کہ جو بات انبیاء کرام نے کہی ہے وہ اہلِ قدر کے خلاف حجت رکھتی ہے اور جو بات اہلِ جہنم نے کہی ہے جو وہ ایک دوسرے سے کہیں گے اُس میں بھی ایسی چیز ہے جو اہلِ قدر کے خلاف حجت رکھتی ہے تو یہاں اس سے

الْقَدَرِيَّةِ فَأَوَّلُ مَا أَبْدَأُ بِذِكْرِهِ هَاهُنَا بَعْدَ ذِكْرِنَا لِمَا مَضَى زِيَادَةً عَلَى مَا قَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ذَكَرْنَا عَنِ اللهِ تَعَالَى مَا قَالَهُ. مِمَّا يَفْتَضِحُ بِهِ أَهْلُ الْقَدَرِ. وَنَذْكُرُ مَا قَالَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ مِمَّا هُوَ رَدٌّ عَلَى أَهْلِ الْقَدَرِ. الَّذِينَ زِيغَ بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَالَّذِي قَدْ لَعِبَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ وَاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمْ، وَخَالَفُوا سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ.

پہلے میں جس بات کا ذکر کروں گا وہ زید بن اسلم کا جو قول ہم نے ذکر کیا ہے اُس پر اضافہ ہوگا' ہم نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی جو اُنہوں نے بھی بیان کی جس کی وجہ سے قدریہ فرقہ کے لوگوں کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اب ہم اُس چیز کا ذکر کریں گے جو انبیاء کرام نے کہی تھی جس سے قدریہ فرقہ کے لوگوں کی تردید ہوتی ہے' وہ لوگ کہ جو حق کے راستہ سے ہٹ گئے اور گمراہ ہو گئے' وہ لوگ جن کے ساتھ شیطان کھلواڑ کرتا ہے اور اُس نے اُنہیں گھیرے میں لے لیا ہے اور وہ لوگ مسلمانوں کے راستہ سے الگ ہو گئے ہیں۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي قَوْمٍ أَشْقَاهُمْ وَأَضَلَّهُمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ. فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کے بارے میں فرمایا جنہیں اُس نے بدبخت بنایا اور اُنہیں حق کے راستہ سے گمراہ رہنے دیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ}

[الانعام: 111]

''اور اگر ہم اُن کی طرف فرشتوں کو نازل کریں اور مُردے اُن کے ساتھ کلام کریں اور ہم ہر چیز کو اُن کے سامنے جمع کر دیں تو بھی وہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں' البتہ صرف اُس صورت میں' اگر اللہ چاہے' لیکن ان میں سے زیادہ تر لوگ جاہل ہیں''۔

قدریہ فرقہ کے شخص کو کیا کہا جائے گا؟

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَكَذَا الْقَدَرِيُّ يُقَالُ لَهُ: قَالَ اللهُ كَذَا. وَقَالَ: كَذَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَا وَقَالَ: كَذَا. وَقَالَتِ الْأَنْبِيَاءُ: كَذَا. وَقَالَتْ صَحَابَةُ نَبِيِّنَا: كَذَا. وَقَالَتْ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ: كَذَا. فَلَا يَسْمَعُ وَلَا يَعْقِلُ إِلَّا

(امام آجری فرماتے ہیں:) قدریہ فرقہ کے آدمی کو اسی طرح کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرما رہا ہے اور اُس نے یہ بھی فرمایا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے اور انبیاء نے یہ بھی فرمایا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس طرح فرمایا ہے اور مسلمانوں کے آئمہ نے اس طرح فرمایا ہے' لیکن یہ بات اُس کو نہیں سنائی دیتی اور اُس کی سمجھ میں نہیں آتی' اُسے صرف

مَا هُوَ عَلَيْهِ مِنْ مَذْهَبِهِ الْخَبِيثِ، أَعَاذَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ مِنْ سُوءِ مَذْهَبِهِمْ، وَرَزَقَنَا وَإِيَّاكُمُ التَّمَسُّكَ بِالْحَقِّ، وَثَبَّتَ قُلُوبَنَا عَلَى شَرِيعَةِ الْحَقِّ، إِنَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ، وَأَعَاذَنَا مِنْ زَيْغِ الْقُلُوبِ، فَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمُوا أَنَّ قُلُوبَهُمْ بِيَدِ اللهِ، يُزِيغُهَا إِذَا شَاءَ عَنِ الْحَقِّ، وَيَهْدِيهَا إِذَا شَاءَ إِلَى الْحَقِّ، مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَذَا كَفَرَ قَالَ اللهُ تَعَالَى فِيمَا أَرْشَدَ أَنْبِيَاءَهُ إِلَيْهِ وَالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الدُّعَاءِ، أَرْشَدَهُمْ فِي كِتَابِهِ أَنْ يَقُولُوا:

اپنے خبیث مسلک کی سمجھ آتی ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ لوگوں کو اُن کے بُرے مسلک سے بچا کے رکھے اور ہمیں اور آپ کو حق کو مضبوطی سے تھامنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دلوں کو شریعتِ حقہ پر ثابت قدم رکھے' بے شک وہ بہت زیادہ فضل کرنے والا ہے اور وہ ہمیں دلوں کے ٹیڑھے پن سے بچا کے رکھے کیونکہ اہلِ ایمان یہ بات جانتے ہیں کہ اُن کے دل اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہیں' وہ جب چاہے دل کو حق سے بھٹکا دیتا ہے اور جب چاہے اُس کی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جو شخص اس بات پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اُس چیز کے بارے میں جس کی طرف اُس نے اپنے انبیاء کی رہنمائی کی اور اہلِ ایمان کی رہنمائی کی جس کا تعلق دعا سے ہے' اُس نے اُن لوگوں کی یہ رہنمائی اپنی کتاب میں کی کہ وہ لوگ یہ کہیں:

{رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا، وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ} [آل عمران: 8]

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اس کے بعد کہ تُو نے ہمیں ہدایت نصیب کی ہے اور ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کرنا' بے شک تُو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے''۔

359- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنُ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، وَهِشَامٌ، وَالْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: دَعْوَةٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ دعا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مانگا کرتے تھے وہ یہ تھی:

359- رواه أحمد 251/6، وأبو يعلى: 4669.

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

''اے دلوں کے تبدیل کر دینے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا''۔

قَالَتْ: قُلْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا دَعْوَةٌ أَسْمَعُكَ تُكْثِرُ أَنْ تَدْعُوَ بِهَا؟ فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ أَنْ يُقِيمَهُ أَقَامَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُزِيغَهُ أَزَاغَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دعا کیا ہے جو میں آپ کو بکثرت مانگتے ہوئے سنتی ہوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے' اگر وہ اُسے ٹھیک رکھنا چاہے تو ٹھیک رکھے اور اگر ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دے۔

تقدیر کے بارے میں انبیاء کرام کے نظریات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: ثُمَّ نَذْكُرُ مَا قَالَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خِلَافَ مَا قَالَتْهُ الْقَدَرِيَّةُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس کے بعد ہم وہ ذکر کریں گے جو انبیاء نے کہا تھا اور یہ اُس چیز کے برخلاف ہے جو قدریہ فرقہ کے لوگوں کا موقف ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا قول

قَالَ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَوْمِهِ لَمَّا قَالُوا:

{يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ اللهُ إِنْ شَاءَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ}

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا جب اُن کی قوم نے اُن سے یہ کہا:

''اُن لوگوں نے کہا: اے نوح! تم نے ہمارے ساتھ بحث کی اور بہت زیادہ بحث کی' تو تم ہمارے پاس وہ چیز لے آؤ جس کا تم ہمارے ساتھ وعدہ کرتے ہو' اگر تم سچے ہو' تو نوح نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہارے پاس وہ چیز لے آئے گا' اگر وہ چاہے گا اور تم عاجز کرنے والے نہیں ہو اور میری خیرخواہی تمہیں فائدہ نہیں دے گی' اگر میں نے تمہارے لیے خیرخواہی کا ارادہ کیا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے گمراہ رہنے کا ارادہ کیا ہو' وہ تمہارا پروردگار ہے اور اُسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا''۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا قول

وَقَالَ شُعَيْبٌ لِقَوْمِهِ: قَالَ اللهُ تَعَالَى:

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ فرمایا تھا' اللہ

تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

{قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا وَمَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا} الْآيَةَ

''اُس گروہ نے جنہوں نے اُس کی قوم میں سے تکبر کیا' اُس نے یہ کہا کہ ہم تمہیں نکال دیں گے' اے شعیب! اور اُن لوگوں کو بھی جو تمہارے ساتھ ہیں اپنی بستی سے' یا پھر تم ہماری ملت میں واپس آ جاؤ گے' تو شعیب نے کہا: کیا ہمارے ساتھ زبردستی کی جائے گی' ہم نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہو گی اگر ہم دوبارہ تمہاری ملت میں واپس آئیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے چکا ہو اور ہمارے لیے یہ نہیں ہے کہ ہم اُس میں واپس آئیں' البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے جو ہمارا پروردگار ہے اور ہمارے پروردگار کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے' اللہ تعالیٰ پر ہی ہم توکل کرتے ہیں' اے اللہ! تُو ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان کھول دے''۔

وَقَالَ شُعَيْبٌ أَيْضًا لِقَوْمِهِ:

حضرت شعیب علیہ السلام نے ہی اپنی قوم سے یہ فرمایا تھا:

{وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ، وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ} [هود: 88]

''میں یہ نہیں چاہتا کہ میں تمہارے پیچھے لگ کر خود بھی وہی کرنے لگوں جس سے میں تمہیں منع کر رہا ہوں' میں تو صرف بہتری چاہتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے اور میری توفیق صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے' اُسی پر میں نے توکل کیا اور اُس کی طرف میں رجوع کرتا ہوں''۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ

وَقَالَ تَعَالَى فِي قِصَّةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں یہ بات بیان کی ہے:

{وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ، وَهَمَّ بِهَا، لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ، كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ، إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا

''اُس عورت نے اُس کا قصد کیا اور وہ بھی اُس کا قصد کر لیتا اگر وہ اپنے پروردگار کی برہان نہ دیکھ لیتا' اسی طرح ہم نے اُس سے بُرائی کو اور خرابی کو پھیر دیا' وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ایک

الْمُخْلَصِينَ} [یوسف: 24]

تھا"۔

وَقَالَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

{رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ. وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ، وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ}

[یوسف: 33]

حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ کہا تھا:

"اُس نے کہا: اے میرے پروردگار! قید خانہ میرے نزدیک اُس سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف وہ مجھے بُلا رہی ہیں اور اگر تُو نے مجھ سے اُن عورتوں کے فریب کو نہ پھیرا ہوتا تو میں اُن کی طرف مائل ہو جاتا اور میں جاہلوں میں سے ہو جاتا"۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ. فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ. إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ}

[یوسف: 34]

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

"تو اُس کے پروردگار نے اُس کی دعا کو مستجاب کیا اور اُن عورتوں کے فریب کو اُس سے پھیر دیا' بے شک وہ سننے والا' علم رکھنے والا ہے"۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

{رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا، وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ}

[ابراهیم: 35]

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہا تھا:

"اے میرے پروردگار! تُو اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میرے بچوں کو اس چیز سے محفوظ رکھنا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں"۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول

وَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا دَعَا عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ:

{رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ. وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم کے خلاف دعا کی تو اُنہوں نے یہ کہا تھا:

"اے ہمارے پروردگار! تُو نے فرعون اور اُس کے ساتھیوں کو دنیاوی زندگی میں زیب و زینت اور اموال عطا کیے ہیں' اے ہمارے پروردگار! اس لیے تا کہ وہ تیرے راستہ سے گمراہ کر دیں' اے ہمارے پروردگار! تُو اُن کے اموال ختم کر دے' اُن کے دلوں پر سختی کر دے' تو وہ اُس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک وہ درد

فَاسْتَقِيمَا} [یونس: 89]

تاکہ عذاب نہ دیکھ لیں' تو پروردگار نے فرمایا: میں نے تم دونوں کو دعا کو قبول کیا تو تم دونوں ٹھیک رہنا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِيمَا أَخْبَرَ عَنْ أَهْلِ النَّارِ:

اللہ تعالیٰ نے اہلِ جہنم کے بارے میں یہ خبر دی ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

{وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ} [ابراهيم: 21]

''اور وہ سب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو کمزور لوگ اُن لوگوں سے کہیں گے جنہوں نے تکبر کیا تھا کہ ہم لوگ تمہارے پیروکار تھے تو کیا تم ہم سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کچھ پرے کر سکتے ہو؟ وہ یہ کہیں گے: اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہوتی تو ہم تمہیں بھی ہدایت دے دیتے' اب ہمارے لیے برابر ہے کہ ہم گریہ وزاری کریں یا صبر سے کام لیں' ہمارے پاس کوئی بچنے کا راستہ نہیں ہے''۔

اہلِ جہنم کا عقیدہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقَدْ أَقَرَّ أَهْلُ النَّارِ أَنَّ الْهِدَايَةَ مِنَ اللَّهِ لَا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہاں اہلِ جہنم نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اُن کی اپنی ذات کی طرف سے نہیں ہوتی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْتَبِرُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ قَوْلَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَقَوْلَ أَهْلِ النَّارِ. كُلُّ ذَلِكَ حُجَّةٌ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! آپ اس بات کا خیال کریں کہ انبیاءِ کرام نے کیا فرمایا ہے اور اہلِ جہنم کا کیا قول ہے' یہ سب چیزیں قدریہ فرقہ کے لوگوں کے خلاف حجت کی حیثیت رکھتی ہیں۔

وَاعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ رُسُلَهُ، وَأَمَرَهُمْ بِالْبَلَاغِ، حُجَّةً عَلَى مَنْ أُرْسِلُوا إِلَيْهِمْ، فَلَمْ يُجِبْهُمْ إِلَى الْإِيمَانِ إِلَّا مَنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى

اور آپ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث کیا اور اُنہیں تبلیغ کرنے کا حکم دیا تاکہ یہ اُن لوگوں کے خلاف حجت بن جائیں جن کی طرف اُس نے رسولوں کو بھیجا تھا اور اُن لوگوں نے ایمان قبول نہیں کیا' ایمان صرف

الْهِدَايَةُ، وَمَنْ لَمْ يَسْبِقْ لَهُ مِنَ اللهِ الْهِدَايَةُ، وَفِي مَقْدُورِهِ أَنَّهُ شَقِيٌّ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ يُجِبْهُمْ، وَثَبَتَ عَلَى كُفْرِهِ، وَقَدْ أَخْبَرَكُمُ اللهُ تَعَالَى يَا مُسْلِمُونَ بِذَلِكَ.

اُن لوگوں نے قبول کیا جن کے بارے میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت طے ہو چکی تھی اور جن کیلئے پہلے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت طے نہیں ہوئی تھی اور اُن کے نصیب میں بد بخت رہنا اور جہنمی رہنا تھا' اُنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا اور وہ اپنے کفر پر ثابت قدم رہے۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بارے میں بتایا بھی ہے۔

نَعَمْ، وَقَدْ حَرَصَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِهِ، عَلَى هِدَايَةِ أُمَمِهِمْ، فَمَا يَقَعُ حِرْصُهُمْ، إِذَا كَانَ فِي مَقْدُورِ اللهِ أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ.

جی ہاں! ہمارے نبی اور اُن سے پہلے کے انبیاء کرام بھی اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ اُن کی اُمتیں ہدایت پالیں' لیکن کیا اُن کی یہ شدید خواہش پوری ہوئی؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر میں یہ طے تھا کہ وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

قرآن مجید سے استدلال

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: بَيِّنْ لَنَا هَذَا الْفَصْلَ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى، فَإِنَّا نَحْتَاجُ إِلَى مَعْرِفَتِهِ.

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہمارے سامنے یہ فرق واضح کر دیں کیونکہ ہم اس کی معرفت کے محتاج ہیں۔

قِيلَ لَهُ: قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ النَّحْلِ:

{وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ، فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ} [النحل: 36]

تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول کو مبعوث کیا (جس نے یہ دعوت دی) کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان کی پیروی سے اجتناب کرو' تو اُن میں سے کچھ وہ لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی اور کچھ وہ لوگ تھے جن پر گمراہی طے تھی' تو تم زمین میں سفر کرو اور اس بات کا جائزہ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا''۔

ثُمَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{إِنْ تَحْرِصْ عَلَى هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللهَ لَا

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

''اگرچہ تم اُن کی ہدایت کے شدید ترین خواہش مند ہو لیکن اللہ

يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ، وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ}
[النحل: 37]

تعالیٰ اُسے ہدایت نہیں دیتا جسے وہ گمراہ رہنے دیتا ہے اور اُن لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ہے"۔

ثُمَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَحَبَّ هِدَايَةَ بَعْضِ مَنْ يُحِبُّهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى:

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا جبکہ نبی کسی کی ہدایت کے خواہش مند تھے جس سے آپ محبت کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ}

"تم اُسے ہدایت نہیں دیتے جس سے تم محبت کرتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے"۔

وَقَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا:

اسی طرح اُس نے اپنے نبی ﷺ سے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا، إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ، إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ}
[الاعراف: 188]

"تم فرما دو کہ میں اپنی ذات کے نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں' البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے' جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کا علم رکھتا تو میں بہت سی بھلائی حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی بُرائی لاحق نہ ہوتی' میں صرف ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں اُس قوم کو جو ایمان رکھتے ہیں"۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ، فَيُضِلُّ اللهُ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ، وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ}
[ابراهيم: 4]

"ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اُس کی قوم کی زبان والا تھا تا کہ وہ اُن لوگوں کے سامنے اُس چیز کو بیان کر دے' تو اللہ تعالیٰ جسے چاہے اُسے گمراہ رہنے دے اور جسے چاہے ہدایت نصیب کر دے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: كُلُّ هَذَا بَيَّنَ لَكُمُ الرَّبُّ تَعَالَى بِهِ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ إِنَّمَا بُعِثُوا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ سب چیزیں تمہارے پروردگار نے تمہارے سامنے بیان کر دی ہیں کہ انبیاء کرام کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا گیا تھا اور مخلوق کے خلاف حجت بنا کر

وَحُجَّةً عَلَى الْخَلْقِ. فَمَنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى لَهُ الْإِيمَانَ آمَنَ. وَمَنْ لَمْ يَشَأْ لَهُ الْإِيمَانَ لَمْ يُؤْمِنْ. قَدْ فَرَغَ اللهُ تَعَالَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ. قَدْ كَتَبَ الطَّاعَةَ لِقَوْمٍ. وَكَتَبَ الْمَعْصِيَةَ عَلَى قَوْمٍ. وَيَرْحَمُ أَقْوَامًا بَعْدَ مَعْصِيَتِهِمْ إِيَّاهُ. وَيَتُوبُ عَلَيْهِمْ. وَقَوْمٌ لَا يَرْحَمُهُمْ. وَلَا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ:

بھیجا گیا تھا' تو جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اُسے ایمان نصیب ہوگا وہ ایمان لے آیا اور جس کے بارے میں یہ نہیں چاہا کہ اُسے ایمان نصیب ہو تو وہ ایمان نہیں لایا' اللہ تعالیٰ ہر چیز کے حوالے سے فارغ ہو چکا ہے اُس نے کچھ لوگوں کے حق میں فرمانبرداری کو طے کر دیا ہے اور کچھ لوگوں کے حق میں نافرمانی کو طے کر دیا ہے' اُس نے کچھ لوگوں پر رحم کیا اس کے بعد کہ اُن لوگوں نے اُس کی نافرمانی کی تھی اور اُن لوگوں کی توبہ کو قبول کیا اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن پر اُس نے رحم نہیں کیا اور اُنہیں توبہ کی توفیق نہیں دی۔

{لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ}
[الانبیاء: 23]

''اُس سے یہ سوال نہیں کیا جائے گا جو وہ کرتا ہے اور اُن لوگوں سے سوال کیا جائے گا''۔

حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ

360- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ أَرَأَيْتَ مَا ابْتَدَعْتُهُ: مِنْ قِبَلِ نَفْسِي أَوْ شَيْءٌ قَدَّرْتَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ تَخْلُقَنِي؟ قَالَ: لَا. بَلْ شَيْءٌ قَدَّرْتُهُ عَلَيْكَ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَكَ

قَالَ: فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

عبدالعزیز بن رفیع نے عبید بن عمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس بارے میں تیرا کیا فرمان ہے کہ میں جو کچھ کرتا ہوں وہ میری طرف سے ہے یا یہ کوئی ایسی چیز ہے جو تُو نے میرے پیدا کرنے سے پہلے تقدیر میں طے کر دی تھی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے میں نے تمہارے بارے میں تمہارے پیدا کرنے سے پہلے تقدیر میں طے کر دیا تھا۔

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مُراد ہے:

{فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ}

''تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے تو اُس کے پروردگار نے اُس کی توبہ کو قبول کیا' بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول

[البقرة: 37]

کرنے والا رحم کرنے والا ہے"۔

361- وَحَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ الْقَافِلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنبَأَ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام عبدالرزاق نے ثوری کے حوالے سے عبدالعزیز بن رفیع کے حوالے سے عبید بن عمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَبِّهِ تَعَالَى وَذَكَرَ خَطِيئَتَهُ: يَا رَبِّ، أَرَأَيْتَ مَعْصِيَتِي الَّتِي عَصَيْتُكَ: أَشَيْءٌ كَتَبْتَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ تَخْلُقَنِي أَوْ شَيْءٌ ابْتَدَعْتُهُ مِنْ نَفْسِي قَالَ: بَلْ شَيْءٌ كَتَبْتُهُ عَلَيْكَ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَكَ قَالَ: فَكَمَا كَتَبْتَهُ عَلَيَّ فَاغْفِرْ لِي

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں عرض کی' اُنہوں نے اپنی خطاء کا ذکر کرتے ہوئے کہا: اے میرے پروردگار! میری اس خطاء کے بارے میں جو میں نے تیری نافرمانی کی ہے' تیرا کیا فرمان ہے! کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جسے تُو نے میرے پیدا کرنے سے پہلے میرے لیے طے کر دیا تھا یا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا آغاز میں نے اپنی طرف سے کیا ہے؟ تو پروردگار نے فرمایا: جی نہیں! یہ ایسی چیز ہے جسے میں نے تمہارے پیدا کرنے سے پہلے تمہارے بارے میں لکھ دیا تھا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: جب تُو نے اس کو میرے بارے میں لکھ دیا تھا تو تُو ہی میری مغفرت کر دے۔

قَالَ: فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى:

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

{فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ} [البقرة: 37]

"تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے تو اُس کے پروردگار نے اُس کی توبہ کو قبول کیا' بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے"۔

احادیث مبارکہ سے استدلال

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْنَا الْحُجَّةَ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى فِيمَا ابْتَدَأْنَا بِذِكْرِهِ مِنْ أَمْرِ الْقَدَرِ، ثُمَّ نَذْكُرُ الْحُجَّةَ مِنْ سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ لِأَنَّ الْحُجَّةَ إِذَا كَانَتْ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى، وَمِنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَيْسَ لِمُخَالِفٍ حُجَّةٌ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ کی کتاب میں سے ہم نے حجت ذکر کردی ہے، جس کے تذکرہ کا آغاز ہم نے تقدیر سے متعلق معاملہ میں کیا تھا، پھر اُس کے بعد ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کے حوالے سے دلائل کو ذکر کیا کیونکہ جب کوئی دلیل اللہ کی کتاب سے ثابت ہو جائے اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت سے ثابت ہو جائے تو اب اُس کے مخالف کے پاس کوئی دلیل نہیں رہتی۔

وَنَحْنُ نَزِيدُ الْمَسْأَلَةَ فَنَقُولُ: وَمِنْ سُنَّةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَقَوْلِ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ.

ہم اب اس مسئلہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب کی سنت اور احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی کرنے والے حضرات (یعنی تابعین) کے طریقہ اور تابعین اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: لَقَدْ شَقِيَ مَنْ خَالَفَ هَذِهِ الطَّرِيقَةَ، وَهُمُ الْقَدَرِيَّةُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) وہ شخص بدبخت ہوگا جو اس طریقہ کے برخلاف ہو اور (جو لوگ اس طریقہ کے برخلاف ہیں) وہ لوگ قدریہ فرقہ کے لوگ ہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: هُمْ عِنْدَكَ أَشْقِيَاءُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: بِمَ ذَا؟ قُلْتُ: كَذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمَّاهُمْ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَقَالَ:

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا وہ آپ کے نزدیک بدبخت ہے؟ تو میں جواب دوں گا: جی ہاں! اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اس کی دلیل کیا ہے؟ تو میں یہ کہوں گا: اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، آپ نے اُن لوگوں کو اس اُمت کے مجوسی کا نام دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

إِنْ مَرِضُوا، فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

''اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم اُن کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم اُن کے جنازہ میں شریک نہ ہو''۔

وَسَنَذْكُرُ هَذَا فِي بَابِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

ہم آگے چل کر یہ چیز اس سے متعلق مخصوص باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَيُقَالُ لِمَنْ خَالَفَ هَذَا الْمَذْهَبَ الَّذِي بَيَّنَّاهُ فِي إِثْبَاتِ الْقَدَرِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص اس مسلک کا مخالف ہو جو ہم نے اللہ کی کتاب کے حوالے سے تقدیر کے اثبات کے بارے میں بیان کیا ہے اُس شخص سے یہ کہا جائے گا:

اعْلَمْ يَا شَقِيُّ أَنَّا لَسْنَا أَصْحَابَ كَلَامٍ، وَالْكَلَامُ عَلَى غَيْرِ أَصْلٍ لَا تَثْبُتُ بِهِ حُجَّةٌ، وَحُجَّتُنَا كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالَى وَسُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْنَا مَا حَضَرَنَا ذِكْرُهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اے بدنصیب! تم یہ بات جان لو کہ ہم کلام کرنے والے لوگ نہیں ہیں کیونکہ جو کلام کسی بنیاد کے بغیر ہو اُس کے ذریعہ حجت ثابت نہیں ہو سکتی اور ہماری حجت اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کی سنت ہے اور ہم نے وہ چیزیں ذکر کر دی ہیں جو اللہ کی کتاب کے حوالے سے ہمارے ذہن میں تھیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے:

{لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ} [النحل: 44]

"تاکہ تم لوگوں کے سامنے وہ چیز بیان کر دو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے تاکہ وہ لوگ غور و فکر کریں"۔

فَقَدْ بَيَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ مَا فَرَضَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ، مِنْ أَدَاءِ فَرَائِضِهِ، وَاجْتِنَابِ مَحَارِمِهِ، وَلَمْ يَدَعْهُمْ سُدًى لَا يَعْلَمُونَ، بَلْ بَيَّنَ لَهُمْ شَرَائِعَ دِينِهِمْ، فَكَانَ مِمَّا بَيَّنَهُ لَهُمْ: إِثْبَاتُ الْقَدَرِ عَلَى نَحْوِ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ.

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے سامنے یہ چیز بیان کر دی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر کیا چیزیں فرض کی ہیں' جس کا تعلق فرائض کی ادائیگی اور حرام چیزوں سے اجتناب سے ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کیلئے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کا اُنہیں علم نہ ہو' بلکہ آپ نے اُن کے سامنے اُن کے دین کے تمام شرعی احکام بیان کر دیئے تو آپ نے لوگوں کے سامنے جو چیزیں بیان کیں اُن میں سے ایک چیز تقدیر کا اثبات ہے جو اُس کے مطابق ہے جس کا ذکر ہم پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کر چکے ہیں۔

وَهِيَ سُنَنٌ كَثِيرَةٌ سَنَذْكُرُهَا أَبْوَابًا.

اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں جن کا ہم آگے چل کر

لَا تَخْفَى عِنْدَ الْعُلَمَاءِ قَدِيمًا وَلَا حَدِيثًا. وَلَا يُنْكِرُهَا عَالِمٌ. بَلْ إِذَا نَظَرَ فِيهَا الْعَالِمُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى زَادَتْهُ إِيمَانًا وَتَصْدِيقًا. وَإِذْ نَظَرَ فِيهَا جَاهِلٌ بِالْعِلْمِ. أَوْ بَعْضُ مَنْ قَدْ سَمِعَ مِنْ قَدَرِيٍّ جَاهِلٍ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَسُنَنِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسُنَنِ أَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ وَسَائِرِ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. فَإِنْ أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ خَيْرًا كَانَ سَمَاعُهُ لَهَا سَبَبًا لِرُجُوعِهِ عَنْ بَاطِلِهِ. وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَأَسْحَقَهُ

مختلف ابواب میں ذکر کریں گے' پرانے اور نئے کسی بھی زمانہ کے علماء سے یہ مخفی نہیں ہیں اور کوئی بھی عالم ان کا انکار نہیں کر سکتا بلکہ جب کوئی عالم ان میں غور وفکر کرے گا تو اگر اللہ نے چاہا تو اُس کے ایمان اور تصدیق میں اضافہ ہوگا اور جب کوئی جاہل شخص علم کے ساتھ ان میں غور وفکر کرے گا یا کوئی ایسا شخص ان میں غور وفکر کرے گا جس نے قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے کسی ایسے شخص کی باتیں سن رکھی ہوں جو اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول ﷺ کی سنت اور اُن کے اصحاب کے طریقہ اور تابعین کے طریقہ اور مسلمانوں کے تمام علماء کے طریقوں سے ناواقف ہو' تو اگر اللہ تعالیٰ اُس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے تو ان روایات کو اُس شخص کا سن لینا اُس کے باطل سے رجوع کرنے کا سبب بن جائے گا اور اگر صورتِ حال دوسری ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے مزید دور اور پرے کردے۔

بَابُ ذِكْرِ السُّنَنِ وَالْآثَارِ الْمُبَيِّنَةِ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهُ. مَنْ شَاءَ خَلَقَهُ لِلْجَنَّةِ. وَمَنْ شَاءَ خَلَقَهُ لِلنَّارِ. فِي عِلْمٍ قَدْ سَبَقَ

باب: اُن سنن اور آثار کا تذکرہ جو اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور اُس نے جس کو چاہا اُسے جنت کیلئے پیدا کیا اور جس کو چاہا اُسے جہنم کیلئے پیدا کیا' یہ اُس کے اُس علم کے مطابق ہے جو (مخلوق کی تخلیق سے) پہلے ہے

362 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسلم بن یسار جہنی بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

عَنْهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ:

{وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ} [الاعراف: 172]

''اور جب تمہارے پروردگار نے اولادِ آدم میں سے' اُن کی پشتوں میں سے اُن کی اولاد کو نکالا اور اُنہیں اُن کی ذات کے حوالے سے گواہ بنایا (اور دریافت کیا:) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں! اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں (کہیں ایسا نہ ہو) کہ قیامت کے دن تم لوگ کہو کہ ہم اس سے غافل تھے''۔

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا' آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، مَسَحَ عَلَى ظَهْرِهِ بِيَمِينِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ، فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ،

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنا دستِ قدرت اُن کی پشت پر پھیرا اور اُن کی پشت سے اُن کی ذریت کو نکال دیا اور فرمایا: یہ جہنم کیلئے ہیں اور اہلِ جہنم کا سا عمل کرنے کیلئے ہیں۔ ایک صاحب کھڑے ہوئے اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو جنت کیلئے پیدا کرتا ہے تو اُس سے اہلِ جنت کا سا عمل لیتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص اہلِ جنت کا سا عمل کرتے ہوئے مرتا ہے اور جب کسی بندہ کو جہنم کیلئے پیدا کرتا ہے تو اُس سے اہلِ جہنم کا سا عمل لیتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص اہلِ جہنم کا سا عمل کرتے ہوئے مرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اس وجہ سے جہنم میں

حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ، حَتَّى يَمُوتَ وَهُوَ عَلَى عَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ بِهِ النَّارَ

ڈال دیتا ہے"۔

تقدیر کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے

363- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، اَنَعْمَلُ فِي شَيْءٍ نَاْتَنِفُهُ، اَوْ فِي شَيْءٍ فُرِغَ مِنْهُ؟ قَالَ: بَلْ فِي شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: يَا عُمَرُ، لَا يُدْرَكُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْعَمَلِ قَالَ: اِذًا نَجْتَهِدُ يَا رَسُولَ اللهِ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم عمل کسی ایسی چیز کے حوالے سے کرتے ہیں جو نئے سرے سے پیدا ہوئی ہے' یا یہ کسی ایسے پہلو کے حوالے سے ہے جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے (یعنی جو پہلے سے تقدیر میں طے ہو چکا ہے)؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! یہ ایک ایسی چیز کے حوالے سے ہے جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! تم اُس تک صرف عمل کے ذریعہ ہی پہنچ سکتے ہو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر تو ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

364- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اَرَاَيْتَ مَا نَعْمَلُ

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے (یعنی تقدیر میں طے ہو چکا ہے) یا پھر یہ کوئی ایسی چیز ہے جو نئے سرے سے پیدا ہوئی ہے یا اس کا آغاز ہوا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

364- رواہ أحمد 29/1، والترمذی: 2136، والطیالسی: 11، وصححہ الألبانی فی صحیح الترمذی: 1734۔

فِيهِ: أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، أَوْ فِي أَمْرٍ مُبْتَدَعٍ، أَوْ مُبْتَدَإٍ؟ قَالَ: بَلْ فِي أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ فَقَالَ اعْمَلْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ، فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ

وَلِحَدِيثِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ اكْتَفَيْنَا مِنْهَا بِهَذِهِ

نے فرمایا: یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تو پھر کیا ہم اسی پر اکتفاء نہ کر لیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! تم عمل کرو کیونکہ ہر ایک کیلئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے جس کیلئے اُسے پیدا کیا گیا ہو' جو شخص سعادت مندوں میں سے ہوگا وہ سعادت مندی والا عمل کرے گا اور جو شخص بدنصیبوں میں سے ہوگا وہ بدنصیبی والا عمل کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کے اور بھی بہت سے طرق ہیں لیکن ہم اُن میں سے صرف اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

ہر شخص کے لیے عمل کو آسان کر دیا جاتا ہے

365- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي جِنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ: فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ رَأْسَهُ، وَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ، إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن سلمی' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ میں شریک تھے' نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے' آپ کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے' آپ کے پاس ایک چھڑی تھی' آپ نے اپنا سر جھکایا اور اُس چھڑی کے ذریعہ زمین کریدنے لگے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا مخصوص ٹھکانہ خواہ وہ جنت سے تعلق رکھتا ہو یا جہنم سے تعلق رکھتا ہو' وہ طے کر دیا گیا ہے اور بدنصیبی یا خوش نصیبی طے کر دی گئی ہے۔ تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے حوالے سے لکھے ہوئے پر ہی اکتفاء نہ کر لیں اور عمل ترک کر دیں کیونکہ جو

365- رواہ البخاری:4948، ومسلم:2039، وأبو داود:4694، والترمذی:3344، وابن ماجه:78، وأحمد 82/1.

فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ اِلَى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ اِلَى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ: اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَمُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ، وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَمُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ . ثُمَّ قَرَاَ:

شخص ہم میں سے سعادت مند ہوگا وہ عنقریب اہلِ سعادت کے سے عمل کی طرف چلا جائے گا اور جو شخص ہم میں سے بدنصیب ہوگا وہ بدنصیبوں کے عمل کی طرف چلا جائے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عمل کرو کیونکہ ہر ایک شخص کیلئے آسانی فراہم کر دی جائے گی جہاں تک سعادت مندوں کا تعلق ہے تو اُن کیلئے اہلِ سعادت کے عمل کو آسان کر دیا جائے گا اور جہاں تک بدنصیبوں کا تعلق ہے تو اُن کیلئے بدنصیبوں کے عمل کو آسان کر دیا جائے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{فَاَمَّا مَنْ اَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى، وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى} [الليل: 6]

''اور جس شخص نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھائی کی تصدیق کی تو ہم اُس کیلئے آسانی کو آسان کر دیں گے اور جس شخص نے بخل کیا اور بے نیازی اختیار کی اور اچھائی کو جھٹلایا تو ہم اُس کیلئے تنگی کو آسان کر دیں گے''۔

366- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ مِنْجَابٌ: اَخْبَرَنَا وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شرکت کیلئے نکلے' جب ہم بقیع غرقد تک پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے' ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چھڑی پکڑی اور اُس

366- انظر السابق-

وَسَلَّمَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ. فَأَخَذَ عُودًا فَنَكَتَ بِهِ الْأَرْضَ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ عُلِمَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. وَشَقِيَّةٌ أَمْ سَعِيدَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللهِ. أَفَلَا نَدَعُ الْعَمَلَ وَنَقْبَلُ عَلَى كِتَابِنَا. فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ صَارَ إِلَى السَّعَادَةِ. وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشِّقْوَةِ صَارَ إِلَى الشِّقْوَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْمَلُوا. فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ. فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشِّقْوَةِ. يُسِرَ لِعَمَلِهَا. وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ يُسِّرَ لِعَمَلِهَا. ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى. وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى. وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى. وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى} [الليل: 6]

367 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: نا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ذریعہ زمین کریدنے لگے' پھر آپ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور ارشاد فرمایا: تم میں سے جس بھی جان نے پیدا ہونا ہے' جنت یا جہنم' خوش نصیبی یا بدنصیبی کے حوالے سے' اُس کا مقام طے کیا جا چکا ہے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم عمل کو ترک کر دیں اور اپنے بارے میں لکھے ہوئے کو قبول نہ کر لیں؟ کیونکہ جو شخص ہم میں سے سعادت مند ہوگا وہ سعادت کی طرف چلا جائے گا اور جو شخص ہم میں سے بدنصیب ہوگا وہ بدنصیبی کی طرف چلا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کیلئے آسانی کی جاتی ہے جو شخص بدنصیب ہوتا ہے اُس کیلئے بدنصیبی کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے اور جو شخص سعادت مند ہوتا ہے اُس کیلئے سعادت کا عمل آسان کیا جاتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''پس وہ شخص جس نے (مال) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھائی کی تصدیق کی' ہم اُس کیلئے آسانی کو آسان کر دیں گے اور جس شخص نے کنجوسی اختیار کی اور بے نیازی اختیار کی اور اچھائی کو جھٹلا دیا' ہم اُس کیلئے تنگی کو آسان کر دیں گے''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ

اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

وَلِحَدِيثِ عَلِيٍّ طُرُقُ جَمَاعَةٍ، اكْتَفَيْنَا مِنْهَا بِمَا ذَكَرْنَاهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کے اور بھی طُرق ہیں' ہم نے اُن میں سے صرف اُس پر اکتفاء کیا ہے جو ہم نے ذکر کر دیا ہے۔

368 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ: نَا بَقِيَّةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ قَالَ: نَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَتَادَةَ النَّصْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَتُبْتَدَأُ الْأَعْمَالُ، أَمْ قُضِيَ الْقَضَاءُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَخَذَ ذُرِّيَّةَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ ظُهُورِهِمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ أَفَاضَ بِهِمْ فِي كَفِّهِ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَهَؤُلَاءِ لِلنَّارِ. فَأَهْلُ الْجَنَّةِ مُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ مُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن قتادہ نصری نے ہشام بن حکیم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! کیا اعمال کا آغاز نئے سرے سے ہوتا ہے یا اس بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو اُن کی پشتوں میں سے نکالا اور اُنہیں اُن کی ذات کے حوالے سے گواہ بنایا اور پھر اُس نے اُنہیں اپنے دستِ قدرت میں رکھا اور فرمایا: یہ جنت کیلئے ہیں اور یہ جہنم کیلئے ہیں' تو اہلِ جنت کیلئے اہل جنت کے سے عمل کو آسان کر دیا جائے گا اور اہلِ جہنم کیلئے اہلِ جہنم کے سے عمل کو آسان کر دیا جائے گا''۔

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ

اس حدیث کے بھی کئی طُرق ہیں۔

حضرت آدم کی پشت سے اُن کی اولاد کو نکالا جانا

369- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

368- رواه أحمد 186/4، والحاكم 31/1، وخرجه الألباني في الصحيحة: 48.

مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى شِقِّ آدَمَ الْأَيْمَنِ، فَأَخْرَجَ مِنْهُ ذَرْوًا كَالذَّرِّ. فَقَالَ: يَا آدَمُ. هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى شِقِّ آدَمَ الْأَيْسَرِ. فَأَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً كَالذَّرِّ. ثُمَّ قَالَ: هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنا دستِ قدرت حضرت آدم علیہ السلام کے دائیں پہلو پر مارا اور وہاں سے (دھوپ کی روشنی میں اُڑتے ہوئے نظر آنے والے) ذرّات کی مانند اُن کی ذریت کو نکالا اور فرمایا: اے آدم! تمہاری ذریت میں سے یہ اہلِ جنت ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت حضرت آدم علیہ السلام کے بائیں پہلو پر مارا اور اُس میں سے ذرّات کی مانند ذریت کو نکالا اور پھر فرمایا: تمہاری ذریت میں سے یہ لوگ اہلِ جہنم میں سے ہیں۔

370- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نَا رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَبُو رَجَاءٍ الْكَلْبِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ غُنَيْمَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسَى يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رِجْلَيْهِ. يُعَلِّمُنَا آيَةً آيَةً. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید رقاشی نے غنیم بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس مسجد میں ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے' وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر ہمیں ایک ایک آیت کی تعلیم دیتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَوْمَ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ

''جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو

370- والحديث عزاه الهيثمي في المجمع 187/7 للبزار والطبراني في الكبير والأوسط.

السَّلَامُ قَبَضَ مِنْ صُلْبِهِ قَبْضَتَيْنِ. فَرَفَعَ كُلَّ طَيِّبٍ بِيَمِينِهِ. وَكُلَّ خَبِيثٍ بِشِمَالِهِ قَالَ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ أَصْحَابُ الْيَمِينِ وَلَا أُبَالِي هَؤُلَاءِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ. وَهَؤُلَاءِ أَصْحَابُ الشِّمَالِ وَلَا أُبَالِي هَؤُلَاءِ أَصْحَابُ النَّارِ قَالَ: ثُمَّ أَعَادَهُمْ فِي صُلْبِ آدَمَ. فَهُمْ يَتَنَاسَلُونَ عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْآنَ

اُس نے اُن کی پشت سے دو مرتبہ مٹھی میں (اُن کی اولاد کو) نکالا' ہر پاکیزہ شخص کو دائیں دستِ قدرت میں رکھا اور ہر بُرے کو بائیں میں رکھا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ دائیں طرف والے لوگ ہیں اور مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے یہ جنتی ہیں اور یہ بائیں طرف والے ہیں اور مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے اور یہ جہنمی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اُنہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھ دیا تو وہ نسل در نسل آج تک (دنیا میں آ رہے ہیں)''۔

اہلِ جنت واہلِ جہنم کے اسماء سے متعلق تحریر

371 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ. فَقَالَ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا. فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنَى: هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ. فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ. ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى آخِرِهِمْ. فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا. وَقَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ: هَذَا كِتَابُ أَهْلِ النَّارِ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ. ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ کے ہاتھ میں دو تحریریں تھیں' آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ دو تحریریں کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! آپ ہمیں بتائیں گے (تو پتا چلے گا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دائیں دستِ مبارک میں موجود تحریر کے بارے میں فرمایا کہ یہ تحریر تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے' اس میں اہلِ جنت کے اسماء ہیں' اُن کے آباؤ اجداد اور قبائل کے اسماء ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کا ذکر ہے تو اس میں کبھی کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور کوئی کمی نہیں ہو گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بائیں دستِ مبارک میں موجود تحریر کے بارے میں فرمایا کہ یہ اہلِ جہنم سے متعلق تحریر ہے جس میں اُن کے اسماء ہیں' اُن کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں اور ان میں کبھی

371- رواه أحمد 167/2 والترمذي: 2142.

آخِرِهِمْ. فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ فَقَالَ: سَدِّدُوا وَقَارِبُوا. فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ. وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ. وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ

ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَنَبَذَهَا ثُمَّ قَالَ:

قَدْ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ. {فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ} [الشورى: 7]

372 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، عَنْ شُفَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ. فِيهِ تَسْمِيَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَتَسْمِيَةُ آبَائِهِمْ. ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى آخِرِهِمْ. فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ. وَهَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ. فِيهِ تَسْمِيَةُ أَهْلِ النَّارِ. وَتَسْمِيَةُ آبَائِهِمْ. ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى آخِرِهِمْ. فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا

کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور ان میں سے ہر ایک کا ذکر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب یہ سب طے ہو چکا ہے تو پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سیدھے رہو اور میانہ روی اختیار کرو، جنتی شخص کیلئے اہلِ جنت کے عمل کی مہر لگا دی گئی ہے خواہ وہ جو بھی عمل کرے اور جہنمی شخص کیلئے اہلِ جہنم کے عمل کی مہر لگا دی گئی ہے خواہ وہ جو بھی عمل کرے"۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اُنہیں ایک طرف رکھا اور ارشاد فرمایا:

"تمہارا پروردگار بندوں کے حوالے سے فارغ ہو چکا ہے' ایک گروہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا"۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: یہ وہ تحریر ہے جو تمام جہانوں کے پروردگار نے تحریر کی ہے اس میں اہلِ جنت کے نام ہیں' اُن کے آباؤ اجداد کے نام ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا ذکر ہے، ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور کوئی کمی نہیں ہوگی اور یہ تحریر وہ ہے جسے تمام جہانوں کے پروردگار نے تحریر کیا ہے اور اس میں اہلِ جہنم کے نام ہیں اور اُن کے آباؤ اجداد کے نام ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا ذکر ہے، اور ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور کوئی نہیں ہوگی۔ لوگوں نے عرض کی:

372- انظر السابق.

يَنْقُصُ مِنْهُمْ . قَالُوا: فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّ عَامِلَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ، وَإِنَّ عَامِلَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ. فَرَغَ اللهُ تَعَالَى مِنْ خَلْقِهِ ثُمَّ قَرَأَ:

{فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ}

[الشوری: 7]

یارسول اللہ! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کا عمل کرنے والے کیلئے اہلِ جنت کے عمل کی مہر لگادی گئی ہے خواہ وہ جو بھی عمل کرے اور جہنم کا عمل کرنے والے کیلئے اہلِ جہنم کے عمل کی مہر لگادی گئی ہے خواہ وہ جو بھی عمل کرے، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے حوالے سے فارغ ہو چکا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''ایک گروہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا''۔

تقدیر جاری ہو چکی ہے

373- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ أَعْمَالِنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا السَّاعَةَ: أَشَيْءٌ ثَبَتَ بِهِ الْكِتَابُ، وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَمْ شَيْءٌ نَسْتَأْنِفُهُ؟ قَالَ: لَا بَلْ شَيْءٌ ثَبَتَ بِهِ الْكِتَابُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ: اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهِ

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے، اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں ہمارے اعمال کے بارے میں یوں بتائیے جیسے ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں، کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں تحریر ثابت ہو چکی ہے اور تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے، یا یہ کوئی ایسی چیز ہے جسے ہم نئے سرے سے شروع کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں کتاب ثابت ہو چکی ہے اور تقدیر جس کے حوالے سے جاری ہو چکی ہے۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کیلئے اُس کا مخصوص عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔

374- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ

373- رواہ مسلم: 2648.

374- رواہ البخاری: 6596، ومسلم: 2649، وأبو داؤد: 4709، وأحمد 431/4، وابن حبان: 333، وأبو نعیم فی الحلیۃ 294/6.

إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نا يَزِيدُ الرِّشْكُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعَلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ فَقَالَ: اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَوْ كَمَا قَالَ

عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اہلِ جہنم کے مقابلہ میں اہلِ جنت کا تعین ہو چکا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو کیونکہ ہر ایک کیلئے (اُس کا مخصوص عمل) آسان کر دیا جاتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں: یا جس طرح بھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا)

مخلوق پر نور ڈالا جانا

375- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: نا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ، وَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ، فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى بِهِ، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: وَلِذَلِكَ أَقُولُ: جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ

”بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا، پھر اُس نے اُن پر اپنا نور ڈالا تو وہ نور جس تک پہنچ گیا اُس نے اُس کے ذریعہ ہدایت حاصل کر لی اور جس تک نہیں پہنچا وہ گمراہ ہو گیا“۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسی لیے میں یہ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہونے والا ہے اُس کے حوالے سے قلم خشک ہو چکا ہے۔

376- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

375- رواه أحمد 176/2، وابن حبان: 6169، والحاكم 30/1، وابن أبي عاصم في السنة: 244، وخرجه الألباني في الصحيحة: 709۔

376- انظر السابق۔

عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اِنَّ اللهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ. فَاَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ، فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى، وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ

وَلِذَلِكَ اَقُولُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللهِ تَعَالَى

377- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: نا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ. فَاَخَذَهُ بِيَمِينِهِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ. فَكَتَبَ الدُّنْيَا وَمَا يَكُونُ فِيهَا مِنْ عَمَلٍ مَعْمُولٍ، بِرٍّ اَوْ فُجُورٍ رَطْبٍ اَوْ يَابِسٍ. فَاَمْضَاهُ عِنْدَهُ فِي الذِّكْرِ،

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن دیلمی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا' اُس نے اُن پر اپنا نور ڈالا تو وہ نور جس تک پہنچ گیا اُس نے ہدایت حاصل کر لی اور جس تک نہیں پہنچا وہ گمراہ رہ گیا''۔

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اسی لیے میں یہ کہتا ہوں کہ قلم اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق خشک ہو چکا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے' اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے دائیں دستِ قدرت کے ذریعہ پکڑا' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں اور اُس نے دنیا اور اُس میں جو کچھ ہوگا خواہ اُس کا تعلق اُس عمل سے ہو جو کیا جائے گا یا نیکی یا گناہ سے ہو' یا تری یا خشکی سے ہو' اُس کو تحریر کر دیا اور پھر اُسے اپنی بارگاہ میں ذکر

377- رواه ابن أبي عاصم في السنة:106.

میں جاری کردیا (یا محفوظ کرلیا)"۔

ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ:

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ تلاوت کر سکتے ہو:

{هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ} [الجاثية: 29]

"یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے بارے میں حق کے مطابق کلام کرتی ہے، ہم نقل کرتے ہیں اُس چیز کو جو تم عمل کرتے تھے"۔

فَهَلْ يَكُوْنُ النَّسْخَةُ اِلَّا مِنْ شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ

تو نقل صرف اُسی چیز کو کیا جا سکتا ہے جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہو۔

سب کچھ تحریر ہو چکا ہے

378- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو اَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَلْهَانِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ اَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بیان کرتے ہیں:

اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى الْقَلَمُ، فَاَخَذَهُ بِيَمِينِهِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ قَالَ: فَكَتَبَ الدُّنْيَا وَمَا يَكُوْنُ فِيهَا مِنْ عَمَلٍ مَعْمُولٍ، بِرٍّ اَوْ فُجُورٍ، رَطْبٍ اَوْ يَابِسٍ، فَاَحْصَاهُ عِنْدَهُ فِي الذِّكْرِ"

"وہ سب سے پہلی چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا وہ قلم ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ میں اُسے پکڑا، ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں اور پھر دنیا اور دنیا میں جو بھی عمل ہونے والا ہے خواہ اُس کا تعلق نیکی سے ہو یا بُرائی سے ہو، تری ہو یا خشکی سے ہو، وہ سب چیزیں اپنی بارگاہ میں ذکر میں (یعنی لوحِ محفوظ میں) نوٹ کرلیں"۔

ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ،

"یہ ہماری تحریر ہے جو تمہارے خلاف، حق کے مطابق بیان

اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ}

[الجاثية: 29]

کرتی ہے تم لوگ جو عمل کیا کرتے تھے ہم اُسے نقل کرتے تھے"۔

فَهَلْ يَكُونُ النَّسْخَةُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟

تو نقل صرف اُسی صورت میں ہو سکتی ہے جب کوئی چیز ایسی ہو جس سے فارغ ہوا جا چکا ہو۔

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدَّرَ الْمَقَادِيرَ عَلَى الْعِبَادِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی تقدیر آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے ہی طے کر دی تھی

379- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: نَا اَبُو هَانِئٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

فَرَغَ اللهُ تَعَالَى مِنْ مَقَادِيرِ الْخَلْقِ، قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

"اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے ہی مخلوق کی تقدیر (کو تحریر کر کے) فارغ ہو چکا تھا اُس وقت اُس کا عرش پانی پر تھا"۔

پچاس ہزار سال پہلے تقدیر کا تحریر ہونا

380- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِئٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

379- رواه مسلم: 2653، والترمذي: 2157، وأحمد 169/2، وابن حبان: 6138، والبيهقي في الأسماء والصفات: 374.

380- انظر السابق.

الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

كَتَبَ رَبُّكُمْ تَعَالَى مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ كُلَّهَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ

"تمہارے پروردگار نے تمام مخلوق کی تقدیر، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تحریر کر دی تھی"۔

قَالَ: وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اُس وقت اُس کا عرش پانی پر تھا۔

381- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: نَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي هَانِئٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

كَتَبَ اللهُ تَعَالَى مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ، وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ

"اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی تقدیر، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تحریر کر دی تھی جبکہ اُس کا عرش پانی پر تھا"۔

ہر چیز لوحِ محفوظ میں تحریر ہے

382- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اہلِ یمن سے

382- رواه البخاري: 3191، وأحمد 431/4، والترمذي: 3901، وابن حبان: 6142، والطبراني في الكبير 499/18۔

صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالُوا: اَتَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ. نَسْاَلُكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ كَيْفَ كَانَ؟ فَقَالَ: كَانَ اللّٰهُ تَعَالَى، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. ثُمَّ كَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ

تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں' ہم آپ سے اس بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس معاملہ (یعنی کائنات) کا آغاز کیسے ہوا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے اللہ تعالیٰ تھا اور کچھ نہیں تھا' اُس کا عرش پانی پر تھا پھر اُس نے ذکر (یعنی لوحِ محفوظ) میں ہر چیز تحریر کی' اس سے پچاس ہزار سال پہلے کہ وہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرتا۔

بَابُ الْاِيمَانِ بِمَا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ مِمَّا يَكُونُ اَبَدًا

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ ابد تک جو بھی ہونا ہے قلم اُس کے حوالے سے جاری ہو چکا ہے

383- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو مَرْوَانَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْخُشَنِيُّ، عَنِ الْحُسَيْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلَى بَنِي اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ الْقَلَمَ. ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ، وَهِيَ الدَّوَاةُ. ثُمَّ قَالَ: اُكْتُبْ قَالَ: وَمَا اَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبْ مَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ عَمَلٍ اَوْ اَثَرٍ، اَوْ رِزْقٍ اَوْ اَجَلٍ، فَكَتَبَ مَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

''بے شک وہ پہلی چیز' جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے' پھر اُس نے نون کو پیدا کیا' یہ دوات ہے' پھر اُس نے فرمایا: تم لکھو! قلم نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ پروردگار نے فرمایا: تم وہ لکھو جو ہوگا اور جو بھی ہونے والا ہے خواہ اُس کا تعلق عمل سے ہو' یا زندگی سے ہو' یا رزق سے ہو' یا آخری حد سے ہو۔ تو قلم نے وہ سب چیزیں لکھ لیں جو قیامت تک ہونے والی ہیں' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

{نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ}

[القلم: 1]

"نون اور قلم کی قسم ہے اور جو وہ لکھتے ہیں"۔

ثُمَّ خَتَمَ عَلَى الْقَلَمِ فَلَمْ يَنْطِقْ، وَلَا يَنْطِقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

پھر اللہ تعالیٰ نے قلم پر مہر لگا دی تو وہ کلام نہیں کرتا اور قیامت تک کلام نہیں کرے گا۔

جو نصیب میں لکھا ہے وہ مل کے رہے گا

384- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ أَبُو زَيْدٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَرَى فِيهِ الْمَوْتَ، فَقَالَ: يَا أَبَةِ أَوْصِنِي وَاجْتَهِدْ، قَالَ: اجْلِسْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَلَنْ تَبْلُغَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قُلْتُ: وَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ خَيْرَهُ وَشَرَّهُ؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَإِنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اجْرِ، فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اُس وقت بیمار تھے اور یہ اندیشہ تھا کہ اُن کا اس بیماری میں انتقال ہو جائے گا' اُنہوں نے کہا: اے ابا جان! آپ مجھے کوئی بھرپور نصیحت کیجئے! اُنہوں نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! پھر اُنہوں نے فرمایا: تم ایمان کا ذائقہ اُس وقت تک نہیں پا سکتے اور تم ایمان کی حقیقت تک اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ میں نے کہا: مجھے یہ کیسے پتا چل سکتا ہے کہ یہ اچھی ہے یا بُری ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جو چیز تمہیں نہیں ملی وہ تمہیں نہیں مل سکتی تھی اور جو چیز تمہیں ملنی ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"وہ پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے' اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا: تم جاری ہو جاؤ! تو وہ اُس گھڑی سے لے کر قیامت

384- رواه أحمد 317/5، وابن أبي عاصم في السنة: 107.

بِمَاهُوَ كَائِنٌ.

کے دن تک جو کچھ ہونے والا ہے اُس کے حوالے سے جاری ہو گیا (یعنی اُس نے سب کچھ تحریر کر دیا)"۔

فَاِنْ مِتَّ وَاَنْتَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ

(حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا:) اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدہ پر مرے تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

385- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اَبِي فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن عبادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ فَقَالَ: اُكْتُبْ قَالَ: وَمَا اَكْتُبُ قَالَ: اُكْتُبِ الْقَدَرَ. فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

"بے شک وہ پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم تقدیر لکھو! تو اُس گھڑی سے لے کر قیامت کے دن تک جو کچھ ہونے والا ہے قلم اُس حوالے سے جاری ہو گیا (یعنی اُس نے وہ سب کچھ تحریر کر دیا)"۔

سب کچھ لوحِ محفوظ میں تحریر ہے

386- اَخْبَرَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

385- انظر السابق۔

386- رواه الحاكم 453/2۔

قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِصْمَةُ أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمُ، فَخَلَقَهُ مِنْ هِجَاءٍ، فَقَالَ: قَلَمٌ؟ فَتَصَوَّرَ قَلَمًا مِنْ نُورٍ، ظِلُّهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ: اجْرِ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ قَالَ: يَا رَبِّ، بِمَاذَا؟ قَالَ: بِمَا يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ، وَكَّلَ بِالْخَلْقِ حَفَظَةً يَحْفَظُونَ عَلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ: عُرِضَتْ عَلَيْهِمْ أَعْمَالُهُمْ، فَقِيلَ:

{هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [الجاثية: 29]

أَيْ مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ قَالَ: فَعُورِضَ بَيْنَ الْكِتَابَيْنِ، فَإِذَا هُمَا سَوَاءٌ

اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا کی وہ قلم ہے' اُس نے اُسے ہجاء سے پیدا کیا اور فرمایا: قلم! اُس نے قلم کا تصور کیا جو نور سے بنا ہوا ہو اور جس کا سایہ آسمان اور زمین کے درمیان ہو' پھر اُس نے فرمایا: تم لوحِ محفوظ میں جاری ہو جاؤ! اُس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کس چیز کے حوالے سے؟ پروردگار نے فرمایا: جو کچھ بھی قیامت تک ہونا ہے! پھر جب اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کر لیا تو اُس نے مخلوق میں سے ہر ایک کو حفاظت کرنے والوں (یعنی فرشتوں) کے سپرد کیا جو اُن لوگوں کے اعمال کے حوالے سے اُن کی حفاظت کرتے ہیں' پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو اُن لوگوں کے اعمال اُن کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور اُن سے یہ کہا جائے گا (جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''یہ ہماری تحریر ہے جو تمہارے خلاف حق کے مطابق بیان کرتی ہیں' تم جو کچھ بھی عمل کیا کرتے تھے ہم اُسے نقل کرتے رہے تھے''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ لوحِ محفوظ سے اُسے نقل کرتے رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب دونوں تحریروں کا تقابل کیا جائے گا تو وہ بالکل درست ہوں گی۔

387- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

387- سبق تخریجہ: 196,193.

فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ، فَقَالَ: اكْتُبْ قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ، وَكَبَسَ عَلَى ظَهْرِهِ الْأَرْضَ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ}

[القلم: 1]

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور ارشاد فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم وہ لکھو جو کچھ بھی قیامت تک ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نون (یعنی دوات) کو پیدا کیا اور پھر اس کی پشت پر زمین کو بچھا دیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''نون اور قلم کی قسم ہے اور جو وہ لکھتے ہیں''۔

388- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ فَقَالَ: اكْتُبْ قَالَ: رَبِّ، وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ، فَجَرَى بِمَا يَكُونُ فِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ رَفَعَ بُخَارَ الْمَاءِ فَفُتِقَتْ مِنْهُ السَّمَوَاتُ، ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ، فَدُحِيَتِ الْأَرْضُ عَلَى ظَهْرِ النُّونِ، فَتَحَرَّكَ النُّونُ فَمَادَتِ الْأَرْضُ، فَأُثْبِتَتْ بِالْجِبَالِ، وَإِنَّهَا لَتَفْخَرُ عَلَيْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُس سے فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم تقدیر لکھو! تو قیامت قائم ہونے تک جو کچھ بھی ہونا ہے قلم نے وہ سب کچھ لکھ دیا' اُس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا پھر اُس پانی کے بخارات بلند ہوئے اور اُن کے اندر سے آسمان نکلے' پھر اللہ تعالیٰ نے نون کو پیدا کیا اور نون کی پشت پر زمین کو بچھا دیا' جب نون نے حرکت کی تو زمین ہلنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے پہاڑوں کے ذریعہ ٹھہرایا تو وہ پہاڑ اس حوالے سے زمین کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہیں۔

389- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

388- انظر: 193،197.

الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّ هَاهُنَا قَوْمًا يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ يُكَذِّبُونَ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَآخُذَنَّ بِشَعْرِ أَحَدِهِمْ فَلَأَنْصُوَنَّهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا، ثُمَّ خَلَقَ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ الْقَلَمَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَقَالَ: اكْتُبْ، فَكَتَبَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، وَإِنَّمَا تَجْرِي النَّاسُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ

مجاہد بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: یہاں کچھ لوگ ہیں جو تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہیں (یعنی اُس کا انکار کرتے ہیں) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ لوگ اللہ کی کتاب کو جھٹلاتے ہیں' میں اُن کے بال پکڑ کر اُن کی پیشانیوں سے اُنہیں کھینچوں گا' اللہ تعالیٰ کے کسی بھی چیز کو پیدا کرنے سے پہلے اُس کا عرش پانی پر تھا پھر اُس نے مخلوق کو پیدا کیا تو اُس نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا' پھر اُس نے اُسے حکم دیا اور فرمایا: تم لکھو! تو اُس نے وہ لکھا جو قیامت قائم ہونے تک ہونا تھا' تو لوگوں کا معاملہ ایسی صورتِ حال کے حوالے سے جاری ہوتا ہے جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے (یعنی جو تقدیر میں طے ہو چکی ہے)۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَعْصِيَةَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے اُن کے بارے میں معصیت کو تقدیر میں طے کر دیا تھا

390- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

390- انظر:224۔

اِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ، اَرِنَا اَبَانَا آدَمَ الَّذِي اَخْرَجَنَا وَنَفْسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ. فَاَرَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ. فَقَالَ لَهُ: اَنْتَ آدَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ: اَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللّٰهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا، ثُمَّ اَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى اَنْ اَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا مُوسَى، قَالَ: نَبِيُّ بَنِي اِسْرَائِيلَ؟ اَنْتَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ. لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ ذٰلِكَ كَائِنٌ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ قَدْ سَبَقَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو ہمارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کو ہمیں دکھا جن کی وجہ سے ہمیں اور اُنہیں جنت سے نکلنا پڑا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حضرت آدم علیہ السلام دکھائے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے دریافت کیا: آپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ وہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح کو پھونکا تھا اور آپ کو تمام اسماء کا علم عطا کیا تھا پھر اُس نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: پھر کس بات نے آپ کو اس بات کی طرف راغب کیا کہ آپ ہمیں اور خود کو جنت سے نکلوا دیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں موسیٰ ہوں! حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: وہ جو بنی اسرائیل کے نبی ہیں' آپ وہی ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور آپ کے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق میں سے کسی کو پیغام رساں نہیں بنایا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ نے اللہ کی کتاب میں یہ بات پائی ہے کہ یہ سب کچھ میرے پیدا ہونے سے پہلے طے ہو چکا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: پھر آپ ایک ایسی چیز کے حوالے سے مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے پہلے ہی تقدیر میں طے کر دیا تھا''۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام'

فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت آدم وحضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

391- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَأَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ، أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَرَاهُ اللهُ تَعَالَى فَقَالَ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ؟ قَالَ: أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، وَأَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى قَالَ: أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ الَّذِي كَلَّمَكَ اللهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا وَجَدْتَ فِي

"حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو ہمیں حضرت آدم علیہ السلام دکھا جنہوں نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ دکھا دیئے' تو انہوں نے دریافت کیا: آپ ہمارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے فرمایا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ وہ ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنی روح کو پھونکا اور تمام اسماء کا علم عطا کیا تھا اور اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو اُن فرشتوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: پھر آپ نے ایسا کیوں کیا کہ ہمیں اور خود کو جنت سے نکلوا دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں موسیٰ ہوں! حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا

391- انظر: 225۔

كِتَابِ اللهِ تَعَالَى اَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَلِمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ قَدْ سَبَقَ مِنَ اللهِ فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي؟

آپ بنی اسرائیل کے نبی ہیں؟ آپ ہی وہ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور اُس وقت اپنے اور آپ کے درمیان اپنی مخلوق میں سے کسی کو قاصد نہیں بنایا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: کیا آپ نے اللہ کی کتاب میں یہ بات نہیں پائی کہ یہ چیز میری تخلیق سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی تقدیر) میں طے ہو چکی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: پھر آپ مجھے ایسی چیز کے حوالے سے کیسے ملامت کر سکتے ہیں جس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا فیصلہ مجھ سے پہلے ہی جاری ہو چکا تھا"۔

قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

392- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو مَسْعُودٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ، اَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَفَعَلْتَ مَا

"حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہو گئی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت کے ذریعہ پیدا کیا' اللہ نے اپنی روح کو آپ میں پھونکا' اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کیا'

392- رواہ أحمد 464/2، وأبو یعلی: 1521، والطبرانی: 1663، وعرجہ الألبانی فی الصحیحۃ: 909.

فَعَلْتَ فَأَخْرَجْتَ وَلَدَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ آدَمُ؟ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي بَعَثَكَ اللهُ تَعَالَى بِرِسَالَاتِهِ، وَكَلَّمَكَ وَآتَاكَ التَّوْرَاةَ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا؟ أَنَا أَقْدَمُ أَمِ الذِّكْرُ؟

آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا اور پھر آپ نے وہ کام کیا جو کیا اور (اس کی وجہ سے) اپنی اولاد کو جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے ہمراہ مبعوث کیا' آپ کے ساتھ کلام کیا' آپ کو تورات عطا کی اور آپ کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کی' میں پہلے پیدا ہوا تھا یا ذکر (یعنی لوحِ محفوظ) پہلے تھی؟''۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

393- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى. فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ، وَاصْطَفَاكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟

''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا: آپ ہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے لوگوں کو بھٹکا دیا اور اُنہیں جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز کا علم عطا کیا اور اپنی رسالت کے حوالے سے آپ کو لوگوں میں سے منتخب کیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: پھر آپ مجھے ایک ایسے معاملہ کے حوالے سے کیسے ملامت کر سکتے ہیں جو میری تخلیق سے پہلے طے ہو چکا تھا''۔

393- رواه البخاري: 6614، ومسلم: 2652، ومالك 198/2، وابن حبان: 6210، وابن أبي عاصم في السنة: 153.

394- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِحْتَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ أَبُونَا، أَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ وَأَشْقَيْتَنَا؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَأَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ يَعْنِي التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قَدَّرَهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں جو ہمارے جدامجد ہیں' آپ نے ہمیں جنت سے نکلوا کے بدنصیبی کا شکار کروایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے کہا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے حوالے سے منتخب کیا اور آپ کیلئے تحریر اپنے دستِ قدرت سے لکھوائی (یعنی تورات لکھوائی) کیا آپ مجھے ایک ایسی چیز کے حوالے سے ملامت کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے چالیس سال پہلے تقدیر میں طے کر دی تھی۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) تو حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' تو حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' تو حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

قَالَ عَمْرٌو: قَالَ لَنَا طَاوُسٌ: اَخِّرُوا مَعْبَدًا الْجُهَنِيَّ، فَإِنَّهُ كَانَ قَدَرِيًّا

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: طاؤس نامی راوی نے ہم سے کہا: تم معبد جہنی سے بچ کے رہو! کیونکہ وہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

395- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی

394- رواه البخاري 66/4، ومسلم: 2652، وأبو داود: 4701، وابن ماجه: 80، وأحمد 248/2، وابن حبان: 6180، والحميدي: 1115.

395- رواه النسائي: 67/2.

عَمْرٍو، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، ثُمَّ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، وَأَمَرَكَ أَنْ تَسْكُنَ الْجَنَّةَ، فَتَأْكُلَ مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتَ، وَنَهَاكَ عَنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَعَصَيْتَ رَبَّكَ فَأَكَلْتَ مِنْهَا؟ فَقَالَ: يَا مُوسَى، أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدَّرَ ذَلِكَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي؟

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَجَّ آدَمُ مُوسَى، لَقَدْ حَجَّ آدَمُ مُوسَى

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَلِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ، اكْتَفَيْنَا مِنْهَا بِهَذَا

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا: اے حضرت آدم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت کے ذریعہ پیدا' کیا اس نے آپ میں اپنی روح کو پھونکا' پھر اُس نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو اُن فرشتوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا' اُس نے آپ کو ہدایت کی کہ آپ جنت میں رہیں اور وہاں سے جو چاہیں کھائیں اور اُس نے آپ کو اس بات سے منع کیا کہ ایک درخت کے پاس نہیں جانا' لیکن آپ نے اپنے پروردگار کی بات نہیں مانی اور اُس درخت میں سے کھالیا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز میری تخلیق سے پہلے ہی تقدیر میں طے کر دی تھی''۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تو حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کے طرق بہت سے ہیں' ہم نے اُن میں سے ان ہی پر اکتفاء کیا ہے۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ السَّعِيدَ وَالشَّقِيَّ مَنْ كُتِبَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ بدنصیب ہونا یا خوش بخت ہونا اُس وقت نوٹ کر لیا جاتا ہے جب آدمی اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے

396 - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

396- رواه البخاري: 4596، ومسلم: 2643، وأبو داؤد: 4708، والترمذي: 2137، وابن ماجه: 76، وأحمد: 382/1.

يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ:

اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً. ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ تَعَالَى اِلَيْهِ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ. فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَاَجَلُهُ وَرِزْقُهُ وَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيدٌ. ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ. فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ. حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ. فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ. فَيَدْخُلُ النَّارَ. وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ. حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ. فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ. فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں:

''کسی شخص کی تخلیق کو اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک (نطفہ کی شکل میں) رکھا جاتا ہے' پھر اُسے اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رکھا جاتا ہے' پھر اُسے گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں اتنے ہی عرصہ تک رکھا جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اُس کی طرف فرشتہ کو بھیجتا ہے اور اُس فرشتہ کو چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے' وہ فرشتہ اُس کا عمل' اُس کی زندگی کی آخری حد' اُس کا رزق اور اُس کا بدنصیب یا خوش نصیب ہونا نوٹ کرتا ہے' پھر وہ فرشتہ اُس میں روح پھونکتا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) ایک شخص اہلِ جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس شخص اور جنت کے درمیان بالشت بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا ہوا اُس سے آگے نکل جاتا ہے اور وہ اہلِ جہنم کا سا عمل کر کے جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک شخص اہلِ جہنم کا سا عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اور جہنم کے درمیان بالشت بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے اور پھر تقدیر کا لکھا اُس سے آگے نکل جاتا ہے اور وہ اہلِ جنت کا سا عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے''۔

سعادت و بدبختی پہلے سے طے ہوتی ہے

397- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

397- انظر السابق۔

أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ:

إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ، وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَرِزْقُهُ وَأَجَلُهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن وہب نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''آدمی کو نطفہ کی شکل میں اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے' پھر اتنے ہی عرصہ تک اُسے جمے ہوئے خون کی شکل میں رکھا جاتا ہے' پھر اتنے ہی عرصہ تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رکھا جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اُس کی طرف فرشتہ کو بھیجتا ہے اُس فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے' وہ اُس شخص کے عمل کو' اُس کی زندگی کی آخری حد کو' اُس کے رزق کو اور اُس کے بدنصیب یا خوش نصیب ہونے کو تحریر کر لیتا ہے اور پھر وہ اُس میں روح پھونک دیتا ہے''۔

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

اُس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَلِحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے اور بھی طرق ہیں۔

398- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَصِيرُ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ، أَوْ بِخَمْسٍ

''نطفہ جب رحم میں چالیس دن تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پینتالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے تو اُس کے بعد فرشتہ

398- رواہ مسلم: 2644۔

وَاَرْبَعِينَ لَيْلَةً. فَيَقُولُ: اَيْ رَبِّ. مَا هٰذَا: اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اُكْتُبْ. فَيُكْتَبُ ثُمَّ يَقُولُ: اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى؟ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اُكْتُبْ. فَيُكْتَبُ ثُمَّ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَعَمَلَهُ وَمُصِيبَتَهُ. ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ

اُس کے پاس آتا ہے' وہ فرشتہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ کیا ہوگا؟ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم یہ لکھ دو! تو وہ اُس کو نوٹ کر لیتا ہے' پھر وہ دریافت کرتا ہے: کیا یہ نر ہوگا یا مادہ ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم یہ نوٹ کرلو! تو وہ نوٹ کر لیتا ہے' پھر وہ اُس کے رزق کو' اُس کے عمل کو' اُس کی مصیبت (یعنی موت کے وقت) کو نوٹ کرتا ہے پھر صحیفہ کو لپیٹ دیا جاتا ہے اور اُس تحریر میں کوئی کمی و بیشی نہیں ہوتی''۔

399- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ:

الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ.

فَقُلْتُ: خِزْيًا لِلشَّيْطَانِ، يُسْعَدُ الْاِنْسَانُ وَيَشْقَى مِنْ قَبْلِ اَنْ يَعْمَلَ؟ فَاَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ اَسِيدٍ الْغِفَارِيَّ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوطفیل عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''بدنصیب وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بدنصیب ہو اور خوش نصیب وہ ہے جو دوسرے کے ذریعہ نصیحت حاصل کرلے''۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: شیطان کی رسوائی ہو! کیا عمل کرنے سے پہلے ہی آدمی بدنصیب یا خوش نصیب ہو جاتا ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر میں حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُنہیں وہ بات بتائی جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمائی تھی تو اُنہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز بیان نہ کروں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

399- رواہ مسلم: 2645، وأحمد 4/6، وابن حبان: 6177، والحمیدی: 826، وابن أبی عاصم فی السنۃ: 177.

إِذَا اسْتَقَرَّتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ، اثْنَيْنِ وَأَرْبَعِينَ صَبَاحًا، أَتَى مَلَكُ الْأَرْحَامِ فَخَلَقَ لَحْمَهَا وَعَظْمَهَا وَسَمْعَهَا وَبَصَرَهَا ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ بِمَا يَشَاءُ فِيهَا، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ، أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَذْكُرُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِصَحِيفَتِهِ مَا زَادَ فِيهَا وَلَا نَقَصَ

''جب نطفہ رحم میں بیالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے تو رحم سے متعلق فرشتہ آتا ہے اور وہ اُس نطفہ کے گوشت' ہڈیوں' سماعت اور بصارت کی تخلیق کرتا ہے' پھر وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! کیا یہ بدنصیب ہے یا خوش نصیب ہے؟ تو اُس نطفہ کے بارے میں تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے فیصلہ دے دیتا ہے اور فرشتہ اُسے نوٹ کر لیتا ہے۔ پھر وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! کیا یہ نر ہے یا مادہ؟ تو اُس کے بارے میں تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے فیصلہ دے دیتا ہے اور فرشتہ اُسے نوٹ کر لیتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے رزق' اُس کی زندگی کی آخری حد اور اُس کے عمل کا ذکر کیا اور یہ اُسی روایت کی مانند ہے (جو اس سے پہلے گزر چکی ہے)۔ پھر وہ فرشتہ اُس صحیفہ کو لے کر نکلتا ہے اور اُس صحیفہ میں کوئی کمی یا بیشی نہیں ہوتی ہے''۔

400- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوطفیل بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ

''بدنصیب وہ ہوتا ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بدنصیب ہو اور خوش نصیب وہ ہوتا ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے''۔

قَالَ: قُلْتُ: خِزْيًا لِلشَّيْطَانِ، أَيَسْعَدُ الْإِنْسَانُ وَيَشْقَى قَبْلَ أَنْ يَعْمَلَ؟ قَالَ:

راوی کہتے ہیں: میں نے سوچا' شیطان کو رسوائی نصیب ہو! کیا آدمی عمل کرنے سے پہلے ہی خوش نصیب یا بدنصیب ہو جاتا ہے۔

400- انظر السابق۔

فَلَقِيَ حُذَيْفَةَ بْنَ اَسِيدٍ، فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: اَفَلَا اُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

راوی کہتے ہیں: پھر اُن کی ملاقات حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے حضرت حذیفہ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں بتایا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اُس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِذَا اسْتَقَرَّتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ اثْنَيْنِ وَاَرْبَعِينَ صَبَاحًا، نَزَلَ مَلَكُ الْاَرْحَامِ، فَخَلَقَ عَظْمَهَا وَلَحْمَهَا، وَسَمْعَهَا وَبَصَرَهَا، ثُمَّ قَالَ: اَيْ رَبِّ، اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ، وَيُكْتَبُ الْمَلَكُ، اَيْ رَبِّ، اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثَى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ، وَيُكْتَبُ الْمَلَكُ، اَيْ رَبِّ، اَجَلُهُ، فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ، وَيُكْتَبُ الْمَلَكُ، فَيَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ مَا زَادَ فِيهَا وَلَا نَقَصَ

''جب نطفہ رحم میں بیالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے تو رحم سے متعلق فرشتہ نیچے اُترتا ہے اور اُس نطفہ کی ہڈیاں' اُس کا گوشت' اُس کی سماعت اور اُس کی بصارت کو پیدا کرتا ہے' پھر وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب ہوگا؟ تو تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے فیصلہ دے دیتا ہے اور فرشتہ اُسے نوٹ کر لیتا ہے۔ (پھر وہ فرشتہ عرض کرتا ہے:) اے میرے پروردگار! کیا یہ نر ہوگا یا مادہ ہوگی؟ تو تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے فیصلہ دے دیتا ہے اور فرشتہ اُسے نوٹ کر لیتا ہے۔ (پھر وہ فرشتہ عرض کرتا ہے) اے میرے پروردگار! اس کی زندگی کی آخری حد کیا ہو گی؟ تو تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے فیصلہ دے دیتا ہے اور فرشتہ اُسے نوٹ کر لیتا ہے۔ پھر فرشتہ اُس صحیفہ کو لے کر نکلتا ہے اور اُس صحیفہ میں کوئی کمی یا بیشی نہیں ہوتی''۔

401- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَيَّارٍ النَّصِيبِيُّ قَالَ: نا اَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے

401- رواہ أبو یعلیٰ: 5775، وابن أبی عاصم فی السنۃ: 182۔

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُنَيْدَةَ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا خَلَقَ اللهُ النَّسَمَةَ قَالَ مَلَكُ الْاَرْحَامِ مُعْتَرِضًا: اَيْ رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثَى؟ قَالَ: فَيَقْضِي اللهُ تَعَالَى اِلَيْهِ اَمْرَهُ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: اَيْ رَبِّ، اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيدٌ؟ قَالَ فَيَقْضِي اللهُ اِلَيْهِ اَمْرَهُ، ثُمَّ يَكْتُبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَا هُوَ لَاقٍ حَتَّى النَّكْبَةَ يَنْكُبُهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب اللہ تعالیٰ کسی جان کو پیدا کرنے لگتا ہے تو رحم سے متعلق فرشتہ سامنے آتا ہے اور عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ نر ہوگا یا مادہ ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ اُس فرشتہ کو بتاتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ اُس فرشتہ کو بتاتا ہے، تو وہ فرشتہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان وہ چیز نوٹ کر دیتا ہے جس کا بھی اُس نے سامنا کرنا ہے، یہاں تک کہ اُسے جو بھی مصیبت لاحق ہوگی (اس کو بھی نوٹ کر لیا جاتا ہے)“۔

402- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ: اَيْ رَبِّ، اَنُطْفَةٌ؟ اَيْ رَبِّ اَعَلَقَةٌ؟ اَيْ رَبِّ، اَمُضْغَةٌ؟ فَاِذَا اَرَادَ اللهُ تَعَالَى اَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ: يَقُولُ الْمَلَكُ؟ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثَى، اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الْاَجَلُ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَيُكْتَبُ ذٰلِكَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کرتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! کیا یہ نطفہ ہے؟ اے میرے پروردگار! کیا یہ جما ہوا خون ہے؟ اے میرے پروردگار! کیا یہ گوشت کا لوتھڑا ہے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ اُس نطفہ کی تخلیق کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: کیا یہ مذکر ہوگا یا مؤنث ہوگی؟ یہ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب ہوگا؟ اس کی زندگی کب ختم ہوگی؟ اس کا رزق کتنا ہوگا؟ تو فرشتہ یہ سب

402- رواه البخاري: 6594، ومسلم: 2646، وأحمد 3/148، والديلمي في الفردوس: 670.

چیزیں اُس وقت نوٹ کر لیتا ہے جب وہ آدمی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

403- اَخْبَرَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: نا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ حِينَ يُرِيدُ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ يَبْعَثُ مَلَكًا فَيَدْخُلُ الرَّحِمَ فَيَقُولُ: اَيْ رَبِّ، مَاذَا؟ فَيَقُولُ: غُلَامٌ اَمْ جَارِيَةٌ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَخْلُقَ فِي الرَّحِمِ، فَيَقُولُ: اَيْ رَبِّ، اَشْقِيٌّ اَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقُولُ: اَشْقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ، فَيَقُولُ: اَيْ رَبِّ مَا اَجَلُهُ؟ فَيَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: اَيْ رَبِّ مَا رِزْقُهُ؟ فَيَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا خَلْقُهُ؟ مَا خَلَائِقُهُ؟ فَيَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، فَمَا شَيْءٌ اِلَّا وَهُوَ يُخْلَقُ مَعَهُ فِي الرَّحِمِ

''جب اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے تو وہ رحم میں داخل ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ کیا ہوگا؟ پروردگار فرماتا ہے کہ وہ لڑکا ہوگا یا لڑکی ہوگی' جو بھی اللہ تعالیٰ نے رحم میں پیدا کرنے کا ارادہ کیا ہوتا ہے (وہ فرما دیتا ہے)۔ وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب ہوگا؟ پروردگار فرما دیتا ہے کہ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب ہوگا۔ وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! اس کی زندگی کی آخری حد کیا ہوگی؟ پروردگار فرما دیتا ہے کہ اتنی ہوگی اور اتنی ہو گی۔ وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! اس کا رزق کتنا ہوگا؟ تو پروردگار فرما دیتا ہے کہ اتنا اور اتنا ہوگا۔ فرشتہ عرض کرتا ہے: اس کی تخلیق (شکل وصورت) کیسی ہوگی اور اس کے اخلاق کیسے ہوں گے؟ تو پروردگار فرما دیتا ہے کہ ایسے اور ایسے ہوں گے۔ تو کوئی بھی چیز

403- رواہ البزار: 2151۔

ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ رحم میں اُس کے ساتھ پیدا ہوتی ہے"۔

404- وَاَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: نَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: انا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الشَّقِيُّ: مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ: مَنْ سُعِدَ فِي بَطْنِهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بدنصیب وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں بدنصیب ہو اور خوش نصیب وہ ہے جو اُس (یعنی اپنی ماں) کے پیٹ میں خوش نصیب ہو"۔

405- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى فِي كِتَابِ الْقَدَرِ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"لوگوں کو جو کچھ نظر آتا ہے اُس کے حساب سے ایک شخص اہلِ جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ شخص جہنمی ہوتا ہے اور لوگوں کے سامنے جو ظاہر ہوتا ہے اُس کے حساب سے کوئی شخص اہلِ جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ شخص جنتی ہوتا ہے"۔

406- وَاَخْبَرَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

404- رواه مسلم: 2646، وأحمد 6/4، وابن حبان: 6177.

405- رواه البخاري: 4202، ومسلم: 2652، وأحمد 331/5، وابن حبان: 6175.

406- رواه الترمذي: 2142، وأحمد 120/3، وأبو يعلى: 3840، وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد 211/7.

الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: انا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تُعْجَبُوا بِأَحَدٍ حَتَّى تَنْظُرُوا بِمَ يُخْتَمُ لَهُ فَإِنَّ الْعَامِلَ يَعْمَلُ زَمَانًا مِنْ عُمُرِهِ، أَوْ بُرْهَةً مِنْ دَهْرِهِ، يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا لَوْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ سَيِّئٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ زَمَانًا مِنْ عُمُرِهِ بِعَمَلٍ سَيِّئٍ لَوْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ النَّارَ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ صَالِحٍ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ . قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ؟ قَالَ: يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ، ثُمَّ يَقْبِضُهُ عَلَيْهِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا کہ اگر تم اس بات پر حیرانگی کا اظہار نہ کرو کہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ آدمی کا خاتمہ کس پر ہوتا ہے؟ ایک شخص جو ایک طویل عرصہ تک ایک مخصوص عمل کرتا رہتا ہے (یہاں روایت کے الفاظ میں راوی کو شک ہے) وہ نیک عمل کرتا رہتا ہے' اگر وہ اسی پر مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا' لیکن بعض اوقات اُس کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے اور وہ بُرے عمل کرنے شروع کر دیتا ہے' اسی طرح ایک شخص اپنی عمر کے ایک طویل عرصہ تک بُرے عمل کرتا رہتا ہے کہ اگر وہ اُس حالت میں مر جائے تو جہنم میں داخل ہو لیکن پھر اُس کی حالت تبدیل ہوتی ہے اور وہ نیک عمل کرتا ہے' تو جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لے تو اُس سے مخصوص کام لے لیتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ اُن سے کیسے عمل لیتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُسے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے اور پھر اُس نیک عمل پر اُس کی روح کو قبض کرتا ہے''۔

تقدیر کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان

407- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: نَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَصْرٍ أَبِي جُزَيٍّ، عَنْ قَتَادَةَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

407- خرجه الألباني في الصحيحة:1831

عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا فِي بَطْنِ أُمِّهِ مُؤْمِنًا، وَخَلَقَ فِرْعَوْنَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ كَافِرًا

''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو اُن کی والدہ کے پیٹ میں مؤمن ہونے کے طور پر پیدا کیا تھا اور فرعون کو اُس کی ماں کے پیٹ میں کافر ہونے کے طور پر پیدا کیا تھا''۔

408- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمَخْرَمِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ الْغَسَّانِيُّ قَالَ: نَا نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

خَلَقَ اللهُ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا فِي بَطْنِ أُمِّهِ مُؤْمِنًا، وَخَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِرْعَوْنَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ كَافِرًا

''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو اُن کی والدہ کے پیٹ میں مؤمن ہونے کے طور پر پیدا کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرعون کو اُس کی ماں کے پیٹ میں کافر ہونے کے طور پر پیدا کیا تھا''۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّهُ لَا يَصِحُّ لِعَبْدٍ الْإِيمَانُ، حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ لَا يَصِحُّ لَهُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِهِ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ آدمی کا ایمان اُس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو اُس کے بغیر آدمی کا ایمان درست نہیں ہوتا

409- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

408- انظر السابق۔

409- رواہ أحمد 317/5 والترمذی: 2156 بنحوہ وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی: 1749۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ: لَمَّا احْتُضِرَ سَأَلَهُ ابْنُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: يَا أَبَةِ أَوْصِنِي قَالَ: أَجْلِسُونِي فَلَمَّا أَجْلَسُوهُ قَالَ: يَا بُنَيَّ، اتَّقِ اللهَ، وَلَنْ تَتَّقِيَ اللهَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَلَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ . سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْقَدَرُ هَذَا، مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلَ النَّارَ

410- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ أَبُو زَيْدٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَرَى فِيهِ أَثَرَ الْمَوْتِ، فَقَالَ: يَا أَبَةِ، أَوْصِنِي وَاجْتَهِدْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ولید بن عبادہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا جب آخری وقت قریب آیا تو اُن کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے اُن سے دریافت کیا اور کہا: اے ابا جان! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے! حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ! جب لوگوں نے اُنہیں بٹھا دیا تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور تم اللہ تعالیٰ سے اُس وقت تک نہیں ڈر سکتے جب تک تم اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور تم اللہ پر (حقیقی طور پر) اُس وقت تک ایمان نہیں رکھتے جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو، تم یہ بات جان لو کہ جو تمہیں ملنا ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گا اور جو تمہیں نہیں ملنا وہ تم تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تقدیر یہی ہے، جو شخص اس کے علاوہ پر مرے گا وہ جہنم میں جائے گا''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

وہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے اور امکان یہ تھا کہ اس بیماری میں اُن کا انتقال ہو جائے گا، تو اُن کے صاحبزادے نے عرض کی: اے

410- رواہ أحمد 317/5، وأبو داؤد: 4700، والترمذی: 2156۔

قَالَ: اجْلِسْ، اِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ الْاِيمَانِ، وَلَنْ تَبْلُغَ حَقِيقَةَ الْاِيمَانِ، حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ. قُلْتُ: وَكَيْفَ لِي اَنْ اَعْلَمَ خَيْرَهٗ وَشَرَّهٗ؟ قَالَ: تَعْلَمُ اَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَاَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمُ، فَقَالَ لَهٗ: اجْرِ، فَجَرٰى تِلْكَ السَّاعَةَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ. فَاِنْ مِتَّ وَاَنْتَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ

ابا جان! آپ مجھے کوئی بھرپور ہدایت دیجئے! تو اُنہوں نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! تم ایمان کا ذائقہ نہیں پا سکتے اور ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ میں نے پوچھا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ وہ اچھی ہے یا بُری ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جو چیز تمہیں نہیں ملنی وہ تم تک نہیں پہنچ سکتی اور جو چیز تمہیں ملنی ہے وہ تم تک پہنچے بغیر نہیں رہ سکتی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے پہلے چیز' جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم تھا' اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا: تم جاری ہو جاؤ! تو اُس نے اُس گھڑی سے قیامت کے دن تک جو بھی ہونے والا تھا (سب تحریر کر دیا) اگر تم اس کے علاوہ پر مرو گے تو جہنم میں جاؤ گے''۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت

411- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ الْاَصْبَغِ النَّصِيبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ اَبَا الزَّاهِرِيَّةِ حَدَّثَهٗ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، اَنَّهٗ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَهٗ: اِنِّي شَكَكْتُ فِي بَعْضِ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ لِي عِنْدَكَ فَرَجًا قَالَ زَيْدٌ: نَعَمْ يَا ابْنَ اَخِي، اِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَوْ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمَاءِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

کثیر بن مرہ نے ابن دیلمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن کی ملاقات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تقدیر کے حوالے سے کچھ شکوک وشبہات کا شکار ہوں تو آپ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے مجھے کوئی کشادگی نصیب کرے۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب

411- رواه أحمد 182/5، وأبو داؤد: 4699، وابن ماجه: 77، والبيهقي: 104، وخرجه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3932.

وَاَهْلَ الْاَرْضِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ اِيَّاهُمْ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ. وَلَوْ اَنَّ لِامْرِئٍ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتّٰى يُنْفِدَهُ، لَا يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ دَخَلَ النَّارَ

دے تو وہ اُنہیں عذاب دیتے ہوئے اُن پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ اُن سب پر رحم کردے تو اُس کی اُن لوگوں پر رحمت اُن لوگوں کے حق میں اُن لوگوں کے اپنے اعمال سے زیادہ بہتر ہوگی اور اگر کسی شخص کے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو جسے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرکے ختم کردے لیکن اگر وہ تقدیر پر خواہ وہ اچھی ہو یا بُری' ایمان نہیں رکھتا تو وہ شخص جہنم میں جائے گا''۔

چار باتوں پر ایمان ضروری ہے

412- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابْنَا اَبِي شَيْبَةَ قَالَا: انا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي اَسَدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَرْبَعٌ لَنْ يَجِدَ رَجُلٌ طَعْمَ الْاِيمَانِ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِهِنَّ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاَنِّي رَسُولُ اللهِ. بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، وَاَنَّهُ مَيِّتٌ، وَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ

''چار باتیں ایسی ہیں کہ آدمی ایمان کا ذائقہ اُس وقت تک نہیں پاسکتا ہے جب تک وہ اُن باتوں پر ایمان نہیں رکھتا' یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں' اُس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور یہ کہ آدمی مرجائے گا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوگا اور یہ کہ وہ تقدیر پر مکمل طور پر ایمان رکھے (یا پوری یعنی ہر قسم کی تقدیر پر ایمان رکھے)''۔

413- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: انا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَا مَنْصُورٌ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

412- رواہ أحمد 97/1، والترمذی: 2146، وابن ماجہ: 81، والحاکم 33/1، وخرجہ الألبانی فی صحیح الترمذی: 1744.

رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ارشادفرمایاہے:

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، وَحَتَّى يُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

''بندہ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک وہ چار باتوں پر ایمان نہیں رکھتا' یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہے اُس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور جب تک وہ اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو''۔

414- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ، حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

''آدمی اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو''۔

415- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَنْ يُؤْمِنَ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ

''آدمی اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ تقدیر پر

414- رواه أحمد 181/2، والترمذي: 2145، وابن أبي عاصم في السنة: 133.

415- انظر السابق.

خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

416- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: كَانَ اَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدُ الْجُهَنِيُّ، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَلَقِينَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْنَا اِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا اُنَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَّبِعُونَ الْعِلْمَ، وَيَزْعُمُونَ اَنْ لَا قَدَرَ، وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ قَالَ: فَاِذَا لَقِيتَ اُولَئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ، وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ، وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ اَنَّ لِاَحَدِهِمْ اُحُدًا ذَهَبًا، فَاَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللهُ تَعَالَى، حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ، حَتَّى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلَى رُكْبَتَيْهِ،

ایمان نہیں رکھتا''۔

عبداللہ بن بریدہ نے یحییٰ بن یعمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: بصرہ میں سب سے پہلے معبد جہنی نے تقدیر کے بارے میں کلام کیا' میں اور حمید بن عبدالرحمٰن روانہ ہوئے' ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی' ہم نے بتایا: ہماری طرف کچھ لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور علم کی پیروی کرتے ہیں لیکن وہ یہ گمان رکھتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور معاملہ نئے سرے سے شروع ہوتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تمہاری اُن لوگوں سے ملاقات ہو تو اُن کو بتا دینا کہ میں اُن سے لاتعلق ہوں اور اُن کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے' اُس ذات کی قسم جس کے نام کا حلف عبداللہ بن عمر اُٹھاتا ہے! اگر اُن لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ یہ اُس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک وہ شخص تقدیر کے اچھے اور بُرے ہونے پر ایمان نہیں رکھتا۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بتائی کہ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' اسی دوران ایک شخص ہمارے سامنے آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے' اُس پر سفر کا کوئی نشان دکھائی نہیں دے رہا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا' اُس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا لیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے

416- رواه مسلم: 8، وأحمد 27/1، وأبو داؤد: 4697، والترمذي: 2610، وابن ماجه: 63، وابن حبان: 168.

وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ: صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا أَنَّهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْنَا مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ

زانوؤں پر رکھ لیں اور بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ ہمیں اُس پر حیرانگی ہوئی کہ اُس نے نبی اکرم ﷺ سے سوال بھی کیا ہے اور آپ کی تصدیق بھی کر دی ہے۔ اُس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر' اُس کے فرشتوں پر' اُس کی کتابوں پر' اُس کے رسولوں پر' آخرت کے دن پر اور اچھی اور بُری (ہر قسم کی) تقدیر پر ایمان رکھو۔ اُس نے عرض کی: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی یوں عبادت کرو گویا کہ تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر وہ شخص چلا گیا' تھوڑی دیر گزرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل تھے جو تم لوگوں کے پاس اس لیے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے معاملہ کی تعلیم دیں''۔

417- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ إِمْلَاءً قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا النَّضْرُ بْنُ

یحییٰ بن یعمر کے حوالے سے یہی حدیث منقول ہے جو شروع سے لے کر ان الفاظ تک ہے:

417- انظر تخریج الحدیث السابق.

شُمَيْلٍ قَالَ: نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ:

قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: صَدَقْتَ. وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ

''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں' اُس کی کتابوں' اُس کے رسولوں' آخرت کے دن اور تقدیر پر خواہ وہ اچھی ہو یا بُری پر ایمان رکھو!'' اُس نے فرمایا: آپ نے سچ فرمایا ہے..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

418- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: نَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْقَسْرِيُّ الْبَجَلِيُّ قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صُورَةِ شَابٍّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَعَجِبُوا مِنْ تَصْدِيقِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ: الْإِحْسَانُ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک نوجوان کی شکل میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد (ﷺ)! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں' اُس کی کتابوں' اُس کے رسولوں' آخرت کے دن اور اچھی بُری تقدیر پر ایمان رکھو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ تو لوگوں کو اُس کے نبی اکرم ﷺ کی بات کی تصدیق کرنے پر حیرانگی ہوئی۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے بتایئے! اسلام سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' تم بیت اللہ کا حج کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو گویا کہ تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ

قَالَ: صَدَقْتَ

اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ:

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

هَذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ

''یہ جبریل تھے جو تم لوگوں کے پاس اس لیے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے معاملہ کی تعلیم دیں''۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدَرِ

باب: تقدیر کو جھٹلانے والوں کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے

419- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: نَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قدریہ (فرقہ کے لوگ جو تقدیر کو جھٹلاتے ہیں) اس اُمت کے مجوسی ہیں، اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شرکت نہ کرو''۔

قدریہ فرقہ کے لوگ، مجوسی ہیں

420- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ: نَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

419- رواه الحاكم 85/1، ورواه الطبراني في الأوسط: 2515، وخرجه الألباني في صحيح الجامع: 4442.

420- انظر السابق.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ، وَالْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

''ہر اُمت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس اُمت کے مجوسی قدریہ فرقہ کے لوگ ہیں' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم اُن کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مرجائیں تو تم اُن کے جنازہ میں شریک نہ ہو''۔

421- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ: نَا الْحَكَمُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ، مِنْ وَلَدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ، أَلَا، وَأُولَئِكَ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

''بعد کے زمانے میں عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے' خبردار! وہ لوگ اس اُمت کے مجوسی ہوں گے اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم اُن کی عیادت نہ کرنا اور اگر وہ مرجائیں تو اُن کے جنازہ میں شرکت نہ کرنا''۔

422- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْمُكَذِّبُونَ بِأَقْدَارِ اللّٰهِ فَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ،

''اس اُمت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلاتے ہیں' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم اُن کی عیادت نہ کرنا اور اگر وہ

422- اخرجه ابن ماجه:92، وابن الجوزی فی العلل:244.

وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

مر جائیں تو اُن کے جنازہ میں شرکت نہ کرنا''۔

423- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ، وَإِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَدَرِيَّةُ، فَلَا تَعُودُوهُمْ إِذَا مَرِضُوا، وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ إِذَا مَاتُوا

''ہر اُمت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس اُمت کے مجوسی' قدریہ فرقہ کے لوگ ہیں' تم اُن کی عیادت نہ کرنا اگر وہ بیمار ہو جائیں اور اُن کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا اگر وہ مر جائیں''۔

424- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَيْسَرَةَ الشَّامِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَسَانِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسًا، وَإِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَدَرِيَّةُ، فَلَا تَعُودُوهُمْ إِذَا مَرِضُوا، وَلَا تُصَلُّوا عَلَى جِنَازَتِهِمْ إِذَا مَاتُوا

''ہر اُمت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس اُمت کے مجوسی' قدریہ فرقہ کے لوگ ہیں' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم اُن کی عیادت نہ کرنا اور اگر وہ مر جائیں تو تم اُن کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرنا''۔

شرک کا آغاز' تقدیر کے انکار سے ہوتا ہے

425- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

425- رواه الطبرانی فی الصغیر:1059، وخرجه الألبانی فی الضعيفة:3398.

شُعَيْبٍ، قَالَ: انا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إِلَّا بِالْإِشْرَاكِ بِاللهِ، وَمَا أَشْرَكَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَدْءُ إِشْرَاكِهَا التَّكْذِيبَ بِالْقَدَرِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر اُمت صرف اللہ تعالیٰ کا شرک کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئی اور کسی بھی اُمت نے اُس وقت تک شرک کا ارتکاب نہیں کیا جب تک شرک کے آغاز میں اُنہوں نے تقدیر کا انکار نہیں کیا''۔

426- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، بِبَيْرُوتَ قَالَ: انا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ النَّصْرِيُّ وَهُوَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ، صَاحِبِ حَرَسِ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ السَّهْمِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سہمی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إِلَّا بِالشِّرْكِ بِاللهِ، وَمَا أَشْرَكَتْ أُمَّةٌ حَتَّى يَكُونَ بَدْءُ شِرْكِهَا

''کوئی بھی اُمت اُس وقت تک ہلاکت کا شکار نہیں ہوئی جب تک اُس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کیا اور کسی بھی اُمت نے

426- رواه الطبرانی فی الکبیر: 4270 وذکره الهیثمی فی المجمع 198/7.

التَّكْذِيبَ بِالْقَدَرِ

اُس وقت تک شرک نہیں کیا جب تک اُنہوں نے شرک کے آغاز میں تقدیر کی تکذیب نہیں کی''۔

سعید بن مسیب کا واقعہ اور حدیث نبوی

427- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرٍ سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ قَالَ: نَا الْمُقْرِئُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: نَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: نَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ قَوْمًا يَقُولُونَ: قَدَّرَ اللهُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْأَعْمَالَ. قَالَ: فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ سَعِيدًا غَضِبَ قَطُّ مِثْلَ مَا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ، حَتَّى هَمَّ بِالْقِيَامِ. ثُمَّ قَالَ: فَعَلُوهَا؟ وَيْحَهُمْ لَوْ يَعْلَمُونَ، أَمَا وَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ فِيهِمْ حَدِيثًا، كَفَاهُمْ بِهِ شَرًّا. فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ رَحِمَكَ اللهُ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: اے ابومحمد! کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو تقدیر میں طے کیا ہے صرف اعمال کا معاملہ مختلف ہے۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے سعید کو کبھی اتنا غصہ میں نہیں دیکھا جتنا وہ اُس دن غصہ میں آ گئے تھے' یہاں تک کہ اُنہوں نے اُٹھ کر (اگلے شخص کی پٹائی کرنے کا) ارادہ کر لیا تھا۔ پھر اُنہوں نے کہا: کیا وہ لوگ ایسا کرتے ہیں' اُن لوگوں کا ستیاناس ہو! کاش اُنہیں علم ہوتا' اللہ کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کے بارے میں ایک حدیث سن رکھی ہے جو اُن کے بُرے ہونے کیلئے کافی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے اُن سے کہا: اے ابومحمد! وہ حدیث کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! اُنہوں نے فرمایا: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

يَكُونُ فِي أُمَّتِي قَوْمٌ يَكْفُرُونَ بِاللهِ، وَبِالْقُرْآنِ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ، يَقُولُونَ كَيْفَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: الْخَيْرُ مِنَ اللهِ، وَالشَّرُّ مِنْ إِبْلِيسَ، ثُمَّ يَقْرَءُونَ عَلَى

''میری اُمت میں ایک گروہ آئے گا جو اللہ کا اور قرآن کا انکار کرے گا حالانکہ اُنہیں اس بات کا شعور بھی نہیں ہوگا''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ پر فدا ہو جاؤں! وہ لوگ کیسے یہ بات کہیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ یہ کہیں گے کہ بھلائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرائی شیطان کی

ذَلِكَ كِتَابَ اللهِ، فَيَكْفُرُونَ بِاللهِ وَبِالْقُرْآنِ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ، فَمَا تَلْقَى أُمَّتِي مِنْهُمْ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَالْبَغْضَاءِ وَالْجِدَالِ، وَفِي زَمَانِهِمْ ظُلْمُ الْأَئِمَّةِ، فَنَالَهُمْ مِنْ ظُلْمٍ وَحَيْفٍ وَأَثَرَةٍ، فَيَبْعَثُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعُونًا، فَيُفْنِي عَامَّتَهُمْ، ثُمَّ يَكُونُ الْخَسْفُ، فَقَلَّ مَنْ يَنْجُو مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ فَرَحُهُ، شَدِيدٌ غَمُّهُ، ثُمَّ يَكُونُ الْمَسْخُ، فَيَمْسَخُ اللهُ تَعَالَى عَامَّةَ أُولَئِكَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ . ثُمَّ بَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَكَيْنَا لِبُكَائِهِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هَذَا الْبُكَاءُ؟ قَالَ: رَحْمَةٌ لَهُمُ الْأَشْقِيَاءُ؛ لِأَنَّ فِيهِمُ الْمُتَعَبِّدَ، وَفِيهِمُ الْمُجْتَهِدَ أَمَا إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَوَّلِ مَنْ سَبَقَ إِلَى هَذَا الْقَوْلِ، وَضَاقَ بِحَمْلِهِ ذَرْعًا، إِنَّ عَامَّةَ مَنْ هَلَكَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِالتَّكْذِيبِ بِالْقَدَرِ . قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا الْإِيمَانُ بِالْقَدَرِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَتَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ مَعَهُ أَحَدٌ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَتَعْلَمَ أَنَّ اللهَ خَلَقَهُمَا قَبْلَ الْخَلْقِ، ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ لَهُمَا، وَجَعَلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ إِلَى النَّارِ، عَدْلًا مِنْهُ، فَكُلٌّ

طرف سے ہے' اور پھر وہ اس کی تائید میں اللہ کی کتاب پڑھیں گے تو یوں اللہ تعالیٰ کا انکار کر دیں گے اور ایمان اور معرفت آنے کے بعد قرآن کا بھی انکار کر دیں گے' تو اس کے نتیجہ میں میری اُمت کے درمیان دشمنی اور اختلافات اور بحث و مباحثہ آ جائے گا' اُن کے زمانہ میں حکمران ظلم کریں گے' تو اُن لوگوں کی طرف سے ظلم' شرمندگی اور ترجیحی سلوک اُن لوگوں کو لاحق ہوگا' تو اللہ تعالیٰ طاعون بھیجے گا جو اُن کے زیادہ تر افراد کو ختم کر دے گا' پھر زمین میں دھنسنا ہوگا' اس سے نجات پانے والے لوگ تھوڑے ہی ہوں گے' اُس وقت مؤمن کی یہ حالت ہوگی کہ اُس کو خوشی کم نصیب ہوگی اور پریشانی زیادہ ہوگی' اُس کے بعد شکلیں مسخ ہو جائیں گی' ان میں سے زیادہ تر لوگوں کی شکلوں کو مسخ کر کے اللہ تعالیٰ بندروں اور خنزیروں کی شکل بنا دے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' آپ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس رونے کا سبب کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن لوگوں کیلئے رحمت' وہ بدنصیب ہوں گے کیونکہ ظاہری طور پر تو اُن میں عبادت گزار بھی ہوں گے اور کوشش کرنے والے لوگ بھی ہوں گے' لیکن ایسا نہیں ہے کہ یہ وہ پہلے لوگ ہوں گے جو اس نظریہ کو اختیار کریں گے اور اس کی وجہ سے تنگی کا شکار ہوں گے' بلکہ بنی اسرائیل میں سے زیادہ تر کی ہلاکت تقدیر کا انکار کرنے کی وجہ سے ہی ہوئی تھی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! تقدیر پر ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ پر ایمان رکھو کہ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور تم یہ بات جان لو کہ نقصان پہنچانے اور نفع پہنچانے کے حوالے سے کوئی اُس کے ساتھ مالک نہیں ہے اور تم جنت اور جہنم پر ایمان رکھو اور تم یہ

يَعْمَلُ لِمَا فُرِغَ مِنْهُ، وَصَائِرٌ إِلَى مَا خُلِقَ لَهُ فَقُلْتُ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ

بات جان لو کہ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق سے پہلے پیدا کر دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کیلئے مخلوق کو پیدا کیا اور مخلوق میں سے جس کو چاہا جنت کیلئے پیدا کیا اور جس کو چاہا جہنم کیلئے پیدا کیا اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عدل کے مطابق ہے' تو ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جو اُس کے حوالے سے تقدیر میں طے ہو چکا ہے اور ہر شخص اُسی طرف جائے گا جس کیلئے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔تو میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

428- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ يَعْنِي الْبَزَّارَ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ: نَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: نَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

عطیہ نے ابن لہیعہ کے حوالے سے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

429- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَذَكَرَ نَحْوًا مِنَ الْحَدِيثِ إِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ بن عطیہ نے عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عمرو بن شعیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ہم سعید بن مسیب کے پاس موجود تھے' اُس کے بعد راوی نے پہلے کی طرح حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

430- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: انا ابْنُ نِزَارٍ عَلِيٌّ أَوْ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ: الْمُرْجِئَةُ، وَالْقَدَرِيَّةُ

''میری اُمت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' مرجئہ اور قدریہ''۔

ستر انبیاء کی زبانی لعنت

431- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: نَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَا بَعَثَ اللهُ تَعَالَى نَبِيًّا قَبْلِي، فَاسْتَجْمَعَتْ لَهُ أُمَّتُهُ، إِلَّا كَانَ فِيهِمْ مُرْجِئَةٌ وَقَدَرِيَّةٌ، يُشَوِّشُونَ أَمْرَ أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ، أَلَا وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَعَنَ الْمُرْجِئَةَ وَالْقَدَرِيَّةَ عَلَى لِسَانِ سَبْعِينَ نَبِيًّا، أَنَا آخِرُهُمْ

''مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اور اُس نبی کی کوئی اُمت بنی تو اُس اُمت میں مرجئہ اور قدریہ فرقہ کے لوگ بھی تھے جنہوں نے اُس نبی کے بعد اُس اُمت کو خرابی کا شکار کیا' خبردار! ستر انبیاء کی زبانی اللہ تعالیٰ نے مرجئہ اور قدریہ فرقوں کے لوگوں پر لعنت کی ہے اور میں اُن انبیاء میں سے آخری ہوں''۔

432- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: نَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

432- والحديث ذكره الهيثمي في المجمع 205/7.

لَعَنَ اللهُ اَهْلَ الْقَدَرِ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِقَدَرٍ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِقَدَرٍ

''اللہ تعالیٰ نے قدریہ فرقہ کے لوگوں پر لعنت کی ہے جو تقدیر کے ایک حصہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ایک حصہ کو جھٹلاتے ہیں''۔

زندیقیت کی اصل، تقدیر کا انکار ہے

433- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو اَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ بَحْرٍ السَّقَّاءِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَا كَانَتْ زَنْدَقَةٌ اِلَّا كَانَ اَصْلُهَا التَّكْذِيبَ بِالْقَدَرِ

''زندیقیت کی بنیاد صرف تقدیر کو جھٹلانا ہے''۔

بَابُ الْاِيمَانِ اَنَّ كُلَّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (یعنی دینِ اسلام) پر پیدا ہوتا ہے

434- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، وَيُنَصِّرَانِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے ماں باپ اُسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے بچہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کمسنی میں انتقال کر جاتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ

433- وذکرہ ابن الجوزی فی الموضوعات 274/1، رواہ الطبرانی: 5944۔

434- رواہ البخاری: 6599، وأبو داؤد: 4714، ومالك 239/1۔

زیادہ بہتر جانتا ہے کہ ایسے (بچوں) نے جو عمل کرنے تھے"۔

مشرکین کی نابالغ اولاد کا حکم

435- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَطْفَالَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کے بچوں کا ذکر کیا تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کہاں ہوں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو انہوں نے عمل کرنا تھا۔

436- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُن لوگوں نے عمل کرنے تھے۔

437- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: نَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

435- رواہ النسائی 58/4، وخرجه الألبانی فی صحیح النسائی: 1841۔

436- رواہ البخاری: 1384، ومسلم: 2049، وأحمد 259/2، والنسائی 58/4، وابن حبان: 131، وعبد الرزاق فی المصنف: 20077۔

437- رواہ مسلم: 2049، والترمذی: 2138، وأحمد 410/2۔

مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا عَلَى الْفِطْرَةِ، حَتَّى تُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُشَرِّكَانِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

"ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے جب تک وہ بولنے کے قابل نہیں ہو جاتا لیکن اُس کے ماں باپ اُسے یہودی یا عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جو اس سے پہلے انتقال کر جائے اُس کا کیا معاملہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے۔

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

438- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ قَالَ: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا: نَا جَرِيرٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ، وَيُشَرِّكَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

"ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے ماں باپ اُسے یہودی یا عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ اس سے (یعنی بالغ ہونے سے) پہلے ہی مر جائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے"۔

وَلِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے بہت سے طرق ہیں۔

439- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

438- رواه البخاری: 1359، ومسلم: 2658، وأحمد: 393/2، وابن حبان: 128.

439- رواه مسلم: 2660.

قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: نَا مُؤَمَّلٌ قَالَ: نَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ الْكُفَّارِ، الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ يَعْنِي الْعَقْلَ؟ قَالَ: اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ اِذْ خَلَقَهُمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرکین اور کفار کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بالغ ہونے سے پہلے (مر جاتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پیدا کیا ہے تو وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اُنہوں نے کیا عمل کرنے تھے۔

440 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: نَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرکین کے کمسن بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے۔

441 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: ثنا اَبِي قَالَ: نَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: اللهُ اَعْلَمُ اِذْ خَلَقَهُمْ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پیدا کیا ہے اور وہی اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے۔

440- رواہ البخاری:1383، ومسلم:2660، والنسائی:4/59.

441- انظر السابق.

442- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: نَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اِذْ خَلَقَهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پیدا کیا ہے اور وہی اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے۔

443- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسَاَلْتُهَا عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَتْ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَقَالَ: هُمْ مَعَ آبَائِهِمْ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِلَا عَمَلٍ؟ فَقَالَ: اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا' میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مشرکین کے کمسن بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ان کے بارے میں' میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کسی عمل کے بغیر ہی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے۔

444- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمَّتِهِ، عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دُعِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عائشہ بنت طلحہ نے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بچہ کی نمازِ جنازہ کی ادائیگی کیلئے بلایا گیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بچہ کیلئے مبارک ہے کہ وہ جنت کی ایک چڑیا ہے' اس نے کوئی بُرا عمل نہیں کیا' اسے اُس کا زمانہ ہی نہیں ملا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے

442- انظر السابق.

443- رواه أبو داؤد: 4712، وأحمد 84/6، وصححه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3943.

444- رواه مسلم: 2662، وأبو داؤد: 4713، والنسائي 57/4، وابن ماجه: 82، والطيالسي: 1574.

وَسَلَّمَ اِلَى جِنَازَةِ صَبِيٍّ يُصَلِّي عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ طُوبَى لَهُ، عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ، وَلَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ، وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ: اَوَ غَيْرَ ذَٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا، وَخَلَقَهُمْ لَهَا، وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا، وَخَلَقَهُمْ لَهَا، وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ

عائشہ! اس کے علاوہ بھی تو ہو سکتا ہے' اللہ تعالیٰ نے جنت کیلئے اُس کے اہل افراد پیدا کیے ہیں' اُس نے اُن لوگوں کو جنت کیلئے اُس وقت پیدا کیا تھا جب وہ اپنے آباؤاجداد کی پشتوں میں تھے اور اُس نے جہنم کیلئے اُس کے اہل افراد پیدا کیے ہیں' اُس نے اُن لوگوں کو جہنم کیلئے اُس وقت پیدا کیا تھا جب وہ اپنے آباؤاجداد کی پشتوں میں تھے"۔

حدیث کے الفاظ کی وضاحت

445- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: قُلْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: الشِّقْوَةُ وَالسَّعَادَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

"ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے"۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: بدنصیب ہونا اور سعادت مند ہونا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: هَٰذِهِ السُّنَنُ الَّتِي ذَكَرْتُهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُلُّ عَلَى مَعْنَى مَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَتَدُلُّ كُلَّ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى اَنَّ بَعْضَهَا يُصَدِّقُ بَعْضًا، كَمَا اَنَّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، يَدُلُّ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ عَلَى مَعْنَى مَا اَعْلَمْنَاكَ مِنْ مَذْهَبِنَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ذکر کی ہیں جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں جو اللہ کی کتاب میں مذکور ہے اور جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو' یہ اُس کی رہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہیں کہ یہ تمام چیزیں ایک دوسرے کی تصدیق کر رہی ہیں جیسا کہ ہم نے اللہ کی کتاب کے حوالے سے جو چیز ذکر کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہے' تو کتاب و سنت اُس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں جس کے بارے میں ہم نے آپ کو بتایا ہے کہ تقدیر کے

فِي الْقَدَرِ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ إِذَا خَطَبَ:

مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ

بارے میں ہمارا مسلک کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے''۔

كَذَا رَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ، وَكَذَا كَانَ الصَّحَابَةُ يَقُولُونَ فِي خُطَبِهِمْ، إِيمَانًا وَتَصْدِيقًا وَيَقِينًا، لَا يَشُكُّ فِي ذَلِكَ اَهْلُ الْإِيمَانِ

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت نے اس کو اسی طرح نقل کیا ہے اور صحابہ کرام بھی اپنے خطبوں میں ایمان' تصدیق اور یقین کے ساتھ یہی کلمات کہتے تھے' اہلِ ایمان کو اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

446- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: انا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: يَحْمَدُ اللهَ، وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ:

مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، اَصْدَقُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْاُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان ثوری نے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد و ثناء کی اور پھر یہ ارشاد فرمایا:

''جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے' سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے' سب سے عمدہ رہنمائی حضرت محمد ﷺ کی رہنمائی ہے' سب سے بُرا معاملہ نیا پیدا ہونے والا ہے اور ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں جائے گی''۔

446- رواہ مسلم: 867، وأحمد 319/3، والنسائی 188/3.

447- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَشْكَابَ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبۂ حاجت (یعنی نکاح کے خطبہ کے کلمات) کی تعلیم دی تھی (اور اُس کے الفاظ یہ ہیں:)

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

''ہر طرح کی حمد اللہ کیلئے مخصوص ہے' ہم اُس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اُس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم اپنی ذات کے شر کے حوالے سے اور اپنے اعمال کی خرابی کے حوالے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔

448- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ اَبُو زُبَيْدٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاجت میں شہادت کے کلمات (یعنی خطبۂ نکاح کے الفاظ) کی ہمیں تعلیم دی (اُس کے الفاظ یہ ہیں:)

447- رواہ النسائی 105/3، والترمذی: 1105۔

448- رواہ البخاری: 3034، والترمذی: 1105، وأحمد 285/4، وابن حبان: 4535، وابن ماجہ: 1535۔

وَسَلَّمَ: التَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ. وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا. مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' ہم اُس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اُس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اپنی ذات کے شر کے حوالے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے''۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَقُولُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ خندق کے موقعہ پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ یہ پڑھ رہے تھے:

اللّٰهُمَّ لَوْلَاكَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

''اے اللہ! اگر تُو نہ ہوتا تو ہم ہدایت حاصل نہ کرتے' ہم روزہ نہ رکھتے اور ہم نماز نہ پڑھتے' تُو ہم پر سکینت نازل کر اور جب ہم (دشمن کا) سامنا کریں گے تو ہمیں ثابت قدم رکھنا''۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

449 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: نا أَبُو بَكْرٍ زَنْجُوَيْهِ وَأَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ یہ پڑھ رہے تھے..... اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔

449- رواه البخاري:3034، ومسلم:1803، وأحمد4/212.

قُلْتُ: وَقَدْ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْصَاهُ بِهِ، وَمَا وَعَظَهُ بِهِ مِمَّا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَاهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں جس بات کی تلقین کی تھی اور جس بات کی نصیحت کی تھی وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں (اس کا ذکر اگلی حدیث میں آئے گا)۔

نبی اکرم ﷺ کی حضرت ابن عباس کو نصیحت

450- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو وَهْبٍ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ السَّلَامِ السَّامِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَهْدَتْ فَارِسُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً شَهْبَاءَ مُلَمْلَمَةً. فَكَأَنَّهَا أَعْجَبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَعَا بِصُوفٍ وَلِيفٍ، فَنَحَلْنَا لَهَا رَسَنًا وَعِذَارًا. ثُمَّ دَعَا بِعَبَاءَةٍ خَلِقٍ فَثَنَّاهَا، ثُمَّ رَفَعَهَا ثُمَّ وَضَعَهَا عَلَيْهَا، ثُمَّ رَكِبَ وَقَالَ: ارْكَبْ يَا غُلَامُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَرَكِبْتُ خَلْفَهُ. فَسِرْنَا حَتَّى حَاذَيْنَا بَقِيعَ الْغَرْقَدِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى مَنْكِبِي الْأَيْسَرِ، وَقَالَ: يَا غُلَامُ، احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شاہسوار نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھرے ہوئے جسم کا سفید خچر پیش کیا (جس کی سفیدی میں کچھ سیاہی ملی ہوئی تھی)' وہ نبی اکرم ﷺ کو اچھا لگا' آپ ﷺ نے اُون اور پتے منگوائے' ہم نے اُس کے ذریعہ زین کا اندرونی حصہ تیار کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک پرانی عبا منگوائی اور وہ چیزیں اُس میں بھر دیں' پھر آپ ﷺ نے اُس کو اُٹھایا اور اُسے خچر پر رکھ دیا اور پھر آپ اُس پر سوار ہوئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا' یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے لڑکے! تم بھی سوار ہو جاؤ۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار ہو گیا' ہم چل پڑے یہاں تک کہ ہم بقیع غرقد کے برابر جگہ پر آ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دایاں دستِ مبارک میرے بائیں کندھے پر مارا اور فرمایا:

''اے لڑکے! تم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا' وہ تمہاری حفاظت کرے

450- رواه الترمذی: 2518، وأحمد 462/1، والحاكم 541/3، وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی: 2043۔

اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَلَا تَسْأَلْ غَيْرَ اللّٰهِ، وَلَا تَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ، جَفَّتِ الْأَقْلَامُ وَطُوِيَتِ الصُّحُفُ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِغَيْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ مَا اسْتَطَاعُوا، وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِغَيْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ مَا اسْتَطَاعُوا ذٰلِكَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ لِي بِمِثْلِ هٰذَا مِنَ الْيَقِينِ، حَتّٰى أَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ

گا' تم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا' تم اُسے اپنے سامنے پاؤ گے اور تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے کچھ نہ مانگنا اور تم صرف اللہ کے نام کا حلف اُٹھانا' قلم خشک ہو چکے ہیں' صحیفے لپیٹے جا چکے ہیں' اُس ذات کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تمام آسمان والے اور تمام زمین والے اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں اور وہ نقصان اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں نہ لکھا ہو تو وہ لوگ ایسا نہیں کر سکیں گے اور اگر تمام آسمان والے اور تمام زمین والے اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ وہ تمہیں کوئی ایسا نفع پہنچانا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں نہ لکھا ہو تو وہ لوگ یہ بھی نہیں کر سکیں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ یقین میرے پاس اُس وقت تک رہنا چاہیے جب تک میں دنیا سے رخصت نہیں ہو جاتا؟ (یا یہ یقین مرتے دَم تک میرے ساتھ کیسے رہ سکتا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جو تمہیں ملنا ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گا اور جو تمہیں نہیں ملنا وہ تم تک نہیں پہنچ پائے گا''۔

451 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ: نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقَالَ لِي:

احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں سواری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''تم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو وہ تمہاری حفاظت کرے گا' تم اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھو تم اُسے اپنے سامنے پاؤ گے' جب تم نے کچھ مانگنا ہو تو

اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ. رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ جَاءَتِ الْاُمَّةُ لِيَنْفَعُوكَ بِغَيْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ مَا اسْتَطَاعَتْ ذٰلِكَ. وَلَوْ اَرَادُوا اَنْ يَضُرُّوكَ بِغَيْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ مَا اسْتَطَاعُوا ذٰلِكَ اَوْ قَالَ: مَا قَدَرَتْ

اللہ تعالیٰ سے مانگو' جب تم نے مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو' قلم اُٹھا لیے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں' اُس ذات کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! کوئی بھی اُمت آ کر اگر تمہیں کوئی ایسا فائدہ پہنچانا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں نہیں لکھا ہے تو وہ ایسا نہیں کر سکے گی اور اگر وہ لوگ تمہیں کوئی ایسا نقصان پہنچانا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں نہیں لکھا ہے تو وہ ایسا بھی نہیں کر سکیں گے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن اُس کا مفہوم یہی ہے)

452- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَيْمُونِ بْنِ عَطَاءٍ اَبُو اَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

يَا غُلَامُ اَوْ يَا غُلَيِّمُ اَلَا اُعَلِّمُكَ شَيْئًا، لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَكَ بِهٖ؟ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ يَكُنْ اَمَامَكَ، وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ عِنْدَ الشِّدَّةِ، جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا عَلَى اَنْ يُعْطُوكَ شَيْئًا

''اے لڑکے! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے چھوٹے بچے! کیا میں تمہیں ایک چیز کی تعلیم نہ دوں تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعہ تمہیں نفع دے! تم اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھو وہ تمہاری حفاظت کرے گا' تم اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھو وہ تمہارے سامنے ہوگا' جب تم نے کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو' جب تم نے مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو' تم ہر اچھی صورتِ حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہو' وہ بُری صورتِ حال میں تمہارا خیال رکھے گا' جو کچھ بھی ہونا

452- رواه الحاكم 541/3، ورواه ابن أبي عاصم في السنة: 315.

لَمْ يُعْطِكَ اللهُ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ. وَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا جَمِيعًا عَلَى اَنْ يَمْنَعُوكَ شَيْئًا قَدَّرَهُ اللهُ لَكَ وَكَتَبَهُ مَا اسْتَطَاعُوا. وَاعْلَمْ اَنَّ لِكُلِّ شِدَّةٍ رَخَاءً، وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

ہے اُس کے حوالے سے قلم خشک ہو چکا ہے' اگر سب لوگ اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ وہ تمہیں کوئی ایسی چیز دینا چاہیں جو اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں دینا چاہتا تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے اور اگر سب لوگ اس پر اکٹھے ہو جائیں کہ وہ تمہیں کوئی ایسی چیز نہ دینا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں لکھ دی ہو اور (تمہارا) مقدر کر دی ہو تو بھی وہ ایسا نہیں کر سکیں گے' تم یہ بات جان لو کہ ہر سختی کے بعد آسانی ہے اور ہر تنگی کے بعد سہولت ہے' ہر تنگی کے بعد آسانی ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. قَدْ ذَكَرْنَا مَا احْتَجَجْنَا بِهِ مِنْ كِتَابِ اللهِ، وَمِنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّدِّ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ.

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں ہو' ہم نے اس سے پہلے وہ چیزیں ذکر کی ہیں جو اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کی سنت کے حوالے سے قدریہ فرقہ کی تردید میں ہم نے حجت کے طور پر پیش کی ہیں''۔

وَاَنَا اَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْ صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللهُ عَنِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِينَ مِنْ رَدِّهِمْ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ عَلَى مَعْنَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ. ثُمَّ اَذْكُرُ عَنِ التَّابِعِينَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ، وَعَنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ رَدِّهِمْ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ، وَتَحْذِيرِهِمْ لِلْمُسْلِمِينَ سُوءَ مَذَاهِبِهِمْ

اب ہم وہ روایات ذکر کریں گے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے حوالے سے منقول ہیں' اللہ تعالیٰ تمام صحابہ کرام سے راضی ہو! ان حضرات نے قدریہ فرقہ کی تردید میں کتاب و سنت کے مفہوم سے متعلق جو چیزیں بیان کی ہیں' ہم اُن کا تذکرہ کریں گے اور اُس کے بعد احسان کے ہمراہ ان حضرات کی پیروی کرنے والے حضرات (یعنی تابعین) اور مسلمانوں کے آئمہ نے قدریہ فرقہ کی تردید میں جو کچھ کہا ہے اُس کا تذکرہ کریں گے کہ اُنہوں نے کس طرح مسلمانوں کو قدریہ فرقہ کے لوگوں کے بُرے مسلک سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ رَدِّهِمَا عَلَى الْقَدَرِيَّةِ، وَإِنْكَارِهِمَا عَلَيْهِمْ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہم تک جو روایات پہنچی ہیں جس میں ان دونوں حضرات نے قدریہ فرقہ کی تردید ہے اور ان دونوں حضرات نے اُن فرقہ والوں کا انکار کیا ہے

453- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ، فَجَعَلَهُمْ نِصْفَيْنِ، فَقَالَ لِهَؤُلَاءِ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، وَقَالَ لِهَؤُلَاءِ: ادْخُلُوا النَّارَ وَلَا أُبَالِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور پھر اُسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا' ایک حصہ کے بارے میں فرمایا: تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ! اور دوسرے سے فرمایا: تم لوگ جہنم میں داخل ہو جاؤ اور میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

454- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ اللَّهَ لَوْ لَمْ يَشَأْ أَنْ يُعْصَى

ابوزبیر نے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے ابوبکر! اگر اللہ تعالیٰ یہ چاہتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی

454- رواه البزار: 2153، وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد 7/192.

مَا خَلَقَ إِبْلِيْسَ

جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

455- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ: نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ، وَالْجَاثَلِيقُ مَاثِلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالتُّرْجُمَانُ يُتَرْجِمُ فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، فَقَالَ الْجَاثَلِيقُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِلُّ أَحَدًا، فَقَالَ عُمَرُ: مَا يَقُولُ؟ فَقَالَ التُّرْجُمَانُ: لَا شَيْءَ، ثُمَّ عَادَ فِي خُطْبَتِهِ، فَلَمَّا بَلَغَ: مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، فَقَالَ الْجَاثَلِيقُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِلُّ أَحَدًا، فَقَالَ عُمَرُ: مَا يَقُولُ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ، وَلَوْلَا عَهْدُكَ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ، بَلِ اللَّهُ خَلَقَكَ، وَاللَّهُ أَضَلَّكَ، ثُمَّ اللَّهُ يُمِيتُكَ، ثُمَّ يُدْخِلُكَ النَّارَ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ آدَمَ نَثَرَ ذُرِّيَّتَهُ، فَكَتَبَ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَمَا هُمْ عَامِلُونَ، وَأَهْلَ النَّارِ وَمَا هُمْ عَامِلُونَ، ثُمَّ

عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہمیں خطبہ دیا' رومیوں کا ایک (نومسلم) امیر اُن کے سامنے موجود تھا اور ترجمان ترجمہ کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت نصیب نہیں دیتا۔ تو اُس رومی نے کہا: اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ ترجمان نے کہا: کچھ نہیں کہہ رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا خطبہ جاری رکھا جب وہ ان الفاظ پر پہنچے کہ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت نصیب نہیں دیتا۔ تو اُس رومی نے کہا: اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ تو ترجمان نے اُنہیں بتایا (کہ یہ کیا کہہ رہا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے دشمن! تم غلط کہہ رہے ہو! اگر تمہارا اسلام قبول کرنے کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن اُڑا دیتا' اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے' اُس نے تمہیں گمراہ کیا ہے' وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں جہنم میں داخل کر دے گا اگر وہ چاہے گا۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اُن کی ذریت کو پھیلا دیا اور اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کو اور جو کچھ اُنہوں نے عمل کرنے تھے اُن کو نوٹ کر لیا اور اہلِ جہنم کو اور جو کچھ اُنہوں نے عمل کرنے تھے اُس کو بھی نوٹ کر لیا' پھر فرمایا: یہ لوگ اس

قَالَ: هَؤُلَاءِ لِهَذِهِ، وَهَؤُلَاءِ لِهَذِهِ
وَقَدْ كَانَ النَّاسُ تَذَاكَرُوا الْقَدَرَ، فَافْتَرَقَ النَّاسُ، وَمَا يَذْكُرُهُ أَحَدٌ

کیلئے ہیں اور یہ لوگ اس کیلئے ہیں۔
تو لوگوں کی پہلے یہ حالت تھی کہ پہلے لوگ تقدیر کے بارے میں بحث کیا کرتے تھے لیکن جب لوگ وہاں سے جدا ہوئے تو پھر کوئی شخص اس حوالے سے ذکر نہیں کرتا تھا (یعنی بحث نہیں کرتا تھا)۔

456- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: انا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ مِهْرَانَ الْحَذَّاءُ أَبُو الْمَنَازِلِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ، وَالْجَاثَلِيقُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالتُّرْجُمَانُ يُتَرْجِمُ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ، فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہمیں خطبہ دیا' رومیوں کا ایک عالم (یا امیر) ''جاثلیق'' اُن کے سامنے موجود تھا اور اُس کے ساتھ ایک ترجمان بھی تھا جو ترجمہ کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت نصیب نہیں کرتا..... اس کے بعد راوی نے آخر تک روایت نقل کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدِيثَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ، وَهُوَ أَصْلٌ كَبِيرٌ مِمَّا يُرَدُّ بِهِ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ الْأَشْقِيَاءِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہم ان حضرات کی نقل کردہ حدیث ذکر کر چکے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تقدیر کے بارے میں منقول ہیں اور وہ ایک بڑی بنیاد ہے جس کے ذریعہ قدریہ فرقہ کے بدنصیب لوگوں کی تردید کی جاسکتی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ النَّاسَ إِثْبَاتَ الْقَدَرِ، وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ شَقِيًّا وَسَعِيدًا

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے کہ وہ لوگوں کو تقدیر کے اثبات کی تعلیم دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے' بدنصیبوں کو بھی اور خوش نصیبوں کو بھی۔

درود کے کلمات کی تعلیم

457- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ الطَّاحِيُّ، عَنْ سَلَامَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُعَلِّمُ النَّاسَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ: قُولُوا:

اللَّهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَبَارِئَ الْمَسْمُوكَاتِ، وَجَبَّارَ الْقُلُوبِ عَلَى فِطْرَتِهَا، شَقِيِّهَا وَسَعِيدِهَا، اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ، وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ، وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نوح بن قیس طاحی نے سلامہ کندی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ تعلیم دے رہے تھے اور فرمار ہے تھے: تم لوگ یہ پڑھو:

''اے اللہ! اے زمینوں کو پھیلانے والے اور آسمانوں کو پیدا کرنے والے! دلوں کی فطرت' اُن کے خوش نصیب یا بد بخت ہونے پر غلبہ رکھنے والے! تُو اپنا معزز درود اور اپنی بڑھنے والی برکتیں اور اپنا مہربانی والا فضل' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں''.....اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

458- وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن وزیر واسطی نے نوح بن قیس کے حوالے سے حسبِ سابق روایت نقل کی ہے۔

459- وَأَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: انا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: انا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فِي حَدِيثٍ رَفَعَهُ إِلَى

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُن کے سامنے تقدیر کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے اپنی دو انگلیاں' شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی اپنے منہ میں داخل کی اور اُن کے ذریعہ اپنا لعاب لیا اور پھر اُن انگلیوں کے

457- والحدیث عزاہ الھیثمی فی المجمع 164/10 للطبرانی فی الأوسط.

عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ الْقَدَرُ يَوْمًا. قَالَ: فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي فِيهِ: السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ: فَأَخَذَ بِهِمَا مِنْ رِيقِهِ. فَرَقَمَ بِهِمَا ذِرَاعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ هَاتَيْنِ الرَّقْمَتَيْنِ كَانَتَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ

ذریعہ اپنی کلائی پر نشان لگایا' پھر ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ دونشان بھی لوحِ محفوظ میں موجود ہیں۔

تقدیر کے بارے میں حضرت علی کا موقف

460- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا أَيُّوبُ شَيْخٌ لَنَا قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ قَالَ: طَرِيقٌ مُظْلِمٌ، فَلَا تَسْلُكْهُ قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ قَالَ: بَحْرٌ عَمِيقٌ فَلَا تَلِجْهُ قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ قَالَ: سِرُّ اللّٰهِ فَلَا تُكَلَّفْهُ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: فِي الْمَشِيئَةِ الْأُولٰى أَقُومُ وَأَقْعُدُ، وَأَقْبِضُ وَأَبْسِطُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ، وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكَ وَلَا لِمَنْ ذَكَرَ الْمَشِيئَةَ مَخْرَجًا. أَخْبِرْنِي: أَخَلَقَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَا شَاءَ، أَمْ لِمَا شِئْتَ؟ قَالَ: لَا، بَلْ لِمَا شَاءَ قَالَ: أَخْبِرْنِي، أَفَتَجِيءُ يَوْمَ

عبدالملک بن ہارون نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک تاریک راستہ ہے' تم اس پر نہ چلو۔ اُس نے کہا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک گہرا سمندر ہے' تم اس میں داخل نہ ہو۔ اُس نے کہا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ کا راز ہے' تم اس کی کھوج میں نہ جاؤ۔ تو وہ شخص مڑ کر چلا گیا' ابھی وہ زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ پھر واپس آ گیا' اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں اُٹھ جاؤں یا بیٹھا رہوں؟ میں بند کروں یا کشادہ کروں؟ کیا یہ مشیت میں ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: میں تم سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کروں گا کہ جس میں تمہارے لیے اور کسی بھی ایسے شخص کیلئے گنجائش نہیں ہوگی جو مشیت کا ذکر کرتا ہے' تم مجھے یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں پیدا کیا ہے وہ اپنی مشیت کے مطابق پیدا کیا ہے' یا تمہاری مشیت کے مطابق کیا ہے؟ تو اُس نے کہا: جی نہیں! اُس نے اپنی مشیت کے مطابق کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ

الْقِيَامَةِ كَمَا شَاءَ أَوْ كَمَا شِئْتَ؟ قَالَ: لَا، بَلْ كَمَا شَاءَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي، أَجْعَلُكَ كَمَا شَاءَ، أَوْ كَمَا شِئْتَ؟ قَالَ: لَا. بَلْ كَمَا شَاءَ قَالَ: فَلَيْسَ لَكَ فِي الْمَشِيئَةِ شَيْءٌ

عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن جب تم آ ؤ گے تو کیا اُس طرح آ ؤ گے جس طرح اللہ تعالیٰ چاہے گا یا اُس طرح آ ؤ گے جیسے تم چاہو گے؟ اُس نے کہا: جی نہیں! بلکہ جیسے اللہ تعالیٰ چاہے گا ویسا ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی حالت میں رکھے گا جیسے وہ چاہے گا یا جیسے تم چاہو گے؟ اُس نے کہا: جی نہیں! جیسے وہ چاہے گا ویسے ہوگا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر مشیت کے بارے میں تمہارے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَنْ خَالَفَ هَؤُلَاءِ خُولِفَ بِهِ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص ان حضرات کے برخلاف جائے گا وہ حق کے راستہ سے ہٹ جائے گا۔

صحابہ کرام کا واقعہ

461 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ انا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: نا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ، وَبِهَا عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ فِي مَجْلِسٍ، فَذَكَرُوا الْقَدَرَ فَأَمْرَضُوا قَلْبِي فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنِّي جَلَسْتُ مَجْلِسًا فَذَكَرُوا الْقَدَرَ فَأَمْرَضُوا قَلْبِي فَهَلْ أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ: تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ عَذَّبَ أَهْلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسود دؤلی بیان کرتے ہیں:

میں بصرہ آیا' وہاں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ موجود تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے' میں ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا وہاں لوگوں نے تقدیر کا ذکر چھیڑ دیا اور مجھے اُلجھن کا شکار کر دیا' میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں نے کہا: اے ابونجید! میں ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا وہاں لوگوں نے تقدیر کا ذکر چھیڑ دیا تو میرے ذہن میں اُلجھن آ گئی' تو کیا آپ اس حوالے سے کوئی حدیث بیان کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ اگر تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دینا چاہے تو اگر وہ اُنہیں عذاب دے گا تو وہ اُن پر ظلم کرنے

461- رواه أحمد 182/5، وأبو داؤد: 4699، وابن ماجه: 77، وصححه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3932.

السَّمَاوَاتِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ لَعَذَّبَهُمْ حَيْثُ يُعَذِّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ. وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ اَوْسَعُ لَهُمْ. وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقْتَهُ مَا تُقُبِّلَ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ. خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. وَسَتَقْدُمُ الْمَدِينَةَ فَتَلْقَى بِهَا اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ

قَالَ: فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقُلْتُ لِاُبَيٍّ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ. اِنِّي قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ. فَجَلَسْتُ فِي مَجْلِسٍ فَذَكَرُوا الْقَدَرَ فَاَمْرَضُوا قَلْبِي. فَهَلْ اَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. تَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَوْ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ لَعَذَّبَهُمْ حِينَ يُعَذِّبُهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ. وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ اَوْسَعُ لَهُمْ. وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقْتَهُ مَا تُقُبِّلَ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. حَدِّثْ اَخَاكَ قَالَ: فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِ مَا حَدَّثَنِي بِهِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

والا نہیں ہوگا اور اگر وہ ان سب پر رحم کرے تو اُس کی رحمت اُن سب کے حق میں زیادہ گنجائش والی ہوگی' اگر تمہارے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تم اُسے خرچ کر دو تو یہ تمہاری طرف سے اُس وقت تک قبول نہیں ہوگا جب تک تم ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو' عنقریب تم مدینہ منورہ جاؤ گے تو وہاں تم حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات کرنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' میں ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما موجود تھے' میں نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے! میں بصرہ آیا' وہاں مجھے ایک محفل میں بیٹھنے کا موقع ملا جہاں لوگوں نے تقدیر کا ذکر کیا تو میرے ذہن میں اُلجھن پیدا ہوگئی تو کیا آپ اس حوالے سے کوئی حدیث ذکر کریں گے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم یہ بات جان لو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دینا چاہے تو جب وہ اُنہیں عذاب دے گا تو وہ اُن پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ اُن سب پر رحم کرے تو اُس کی رحمت اُن سب کے حق میں زیادہ گنجائش والی ہوگی' اگر تمہارے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تم اُسے خرچ کرو تو یہ تمہاری طرف سے اُس وقت تک قبول نہیں ہوگا جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ پھر اُنہوں نے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) فرمایا: اے ابوعبدالرحمن! آپ اپنے بھائی کو حدیث بیان کیجئے! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اُسی

کی مانند حدیث بیان کی جو حدیث مجھے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سنائی تھی۔

462- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ الْاَصْبَغِ النَّصِيبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ اَبَا الزَّاهِرِيَّةِ، حَدَّثَهُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الدَّيْلَمِيِّ، اَنَّهُ لَقِيَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ: اِنِّي شَكَكْتُ فِي بَعْضِ اَمْرِ الْقَدَرِ، فَحَدِّثْنِي لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالَى اَنْ يَجْعَلَ لِي عِنْدَكَ فَرَجًا قَالَ: نَعَمْ، يَا ابْنَ اَخِي، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَوْ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ اِيَّاهُمْ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ اَنَّ لِامْرِئٍ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى يُنْفِذَهُ، لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، مَا تُقُبِّلَ مِنْهُ، وَلَا عَلَيْكَ اَنْ تَاْتِيَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَذَهَبَ ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ لِسَعْدٍ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ سَعْدٌ، وَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ: وَلَا عَلَيْكَ اَنْ تَلْقَى اُبَيَّ بْنَ

کثیر بن مرہ نے عبداللہ بن دیلمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن کی ملاقات حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تقدیر کے مسئلہ کے بارے میں شک کا شکار ہو گیا ہوں' آپ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے مجھے اس حوالے سے کوئی آسانی نصیب کرے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے میرے بھتیجے! اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں کو اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو وہ اُنہیں عذاب دیتے ہوئے اُن پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ اُن سب پر رحم کرے تو اُس کی اُن لوگوں پر رحمت اُن لوگوں کے حق میں اُن کے اپنے اعمال سے زیادہ بہتری والی ہوگی' اگر کسی شخص کے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو جسے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے ختم کر دے لیکن وہ اچھی اور بُری (ہر قسم کی) تقدیر پر ایمان نہ رکھتا ہو تو یہ چیز (یعنی پہاڑ جتنے سونے کو صدقہ کر دینا) اُس کی طرف سے قبول نہیں کی جائے گی۔

(پھر اُنہوں نے فرمایا:) تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر تم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ تو ابن دیلمی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کے سامنے بھی وہی بات کہی جو اُنہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہی تھی' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

462- انظر السابق.

كَعْبٍ فَذَهَبَ ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ مَقَالَتِهِ لِابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ مِثْلَ مَقَالَةِ صَاحِبَيْهِ، وَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ: وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَلْقَى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَذَهَبَ ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي شَكَكْتُ فِي بَعْضِ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي لَعَلَّ اللهَ، أَنْ يَجْعَلَ لِي عِنْدَكَ مِنْهُ فَرَجًا قَالَ زَيْدٌ: نَعَمْ يَا ابْنَ أَخِي، إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

عنہ نے بھی اُنہیں وہی جواب دیا جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بیان کیا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا کہ اگر تم حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرو۔ پھر ابن دیلمی' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کے سامنے بھی وہی بات کہی جو اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہی تھی' تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا جو اُن کے دوساتھی اُن سے پہلے دے چکے تھے۔ پھر حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر تم زید بن ثابت سے مل لو۔ تو ابن دیلمی' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملنے کیلئے گئے اور اُن سے کہا: میں تقدیر کے معاملہ کے بارے میں شک کا شکار ہو گیا تھا تو آپ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تا کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے اس حوالے سے کوئی آسانی نصیب کرے۔ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! اے میرے بھتیجے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَوْ عَذَّبَ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ أَنَّ لِامْرِئٍ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يُنْفِدَهُ، لَا يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ دَخَلَ النَّارَ

''اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو وہ ان کو عذاب دیتے ہوئے ان پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ ان پر رحم کرے تو اُس کی رحمت اُن لوگوں کے حق میں اُن کے اعمال سے زیادہ بہتر ہوگی' اور اگر کسی شخص کے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو جسے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے ختم کر دے لیکن اگر وہ شخص اچھی یا بُری تقدیر پر ایمان نہ رکھتا ہو تو وہ شخص جہنم میں جائے گا''۔

463 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

463- سبق تخریجہ:380.

مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: انا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

لَا يَذُوقُ عَبْدٌ طَعْمَ الْاِيمَانِ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ، وَبِاَنَّهُ مَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق نے حارث کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''بندہ ایمان کا ذائقہ اُس وقت تک نہیں چکھ سکتا جب تک وہ ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا اور اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ مرنے کے بعد اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

464- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ مَعْنٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ:

مَا كَانَ كُفْرٌ بَعْدَ نُبُوَّةٍ اِلَّا كَانَ مَعَهَا التَّكْذِيبُ بِالْقَدَرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسعودی نے معن کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبوت کے بعد جو بھی کفر سامنے آیا اُس کے ساتھ تقدیر کو جھٹلانا شامل تھا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا اظہارِ لاتعلقی

465- وَاَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: لَمَّا تَكَلَّمَ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ بِمَا تَكَلَّمَ فِيهِ فِي شَاْنِ الْقَدَرِ، فَاَنْكَرْنَا مَا جَاءَ بِهِ، فَحَجَجْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَجَّةً، فَلَمَّا قَضَيْنَا نُسُكَنَا قَالَ: اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں:

جب معبد جہنی نے تقدیر کے معاملہ کے بارے میں کلام کرنا شروع کیا تو اُس نے جو نظریات پیش کیے ہم نے اُن کا انکار کیا' میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری حج کرنے کیلئے گئے جب ہم نے مناسکِ حج ادا کر لیے تو ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ہم مدینہ منورہ چلتے ہیں کیونکہ اگر ہم مدینہ منورہ گئے تو وہاں ہماری ملاقات صحابہ کرام سے ہوگی' ہم اُن سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کریں گے جو

465- رواه مسلم: 8، وأحمد 27/1.

مِلْ بِنَا اِلَى طَرِيقِ الْمَدِينَةِ، اَوْ لَوْ مِلْتَ بِنَا اِلَى الْمَدِينَةِ؟ فَلَقِينَا بِهَا مَنْ بَقِيَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَاَلْنَاهُمْ عَمَّا جَاءَ بِهِ مَعْبَدٌ. فَمِلْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ. فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ وَنَحْنُ نَؤُمُّ اَبَا سَعِيدٍ اَوِ ابْنَ عُمَرَ. فَاِذَا ابْنُ عُمَرَ قَاعِدٌ. فَاكْتَنَفْنَاهُ. فَقَدَّمَنِي حُمَيْدٌ لِلْمَسْاَلَةِ. وَكُنْتُ اَجْرَاُ عَلَى الْمَنْطِقِ مِنْهُ. فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اِنَّ قَوْمًا قَدْ نَشَاُوا بِالْعِرَاقِ، وَقَرَءُوا الْقُرْآنَ وَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ قَالَ:

معبد نے پیش کی ہے۔ تو ہم مدینہ منورہ آ گئے' ہم مسجد میں داخل ہوئے' ہم نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے ملاقات کا قصد کیا تھا' وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف فرما تھے' ہم اُن کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ حمید نے مجھے سوال کرنے کیلئے پہلے موقع دیا کیونکہ میں اُس کی بہ نسبت زیادہ جرأت کے ساتھ بات کرسکتا تھا۔ تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! عراق میں کچھ لوگ پیدا ہوئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور دین کا علم حاصل کرتے ہیں لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ. لَوْ اَنْفَقُوا مَا فِي الْاَرْضِ ذَهَبًا مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ، حَتَّى يُؤْمِنُوا بِالْقَدَرِ

''جب تمہاری اُن سے ملاقات ہو تو تم اُن سے کہہ دینا کہ ابن عمر اُن سے لاتعلق ہے اور وہ مجھ سے لاتعلق ہیں' اگر وہ پوری روئے زمین جتنا سونا بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں تو یہ اُن کی طرف سے اُس وقت تک قبول نہیں ہوگا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہیں لاتے''۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

466 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حماد بن زید کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

467 - وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: نَا

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے یحییٰ بن یعمر سے منقول ہے۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرٍ

468- قَالَ الْفِرْيَابِيُّ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ: نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ كَهْمَسًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَا جَمِيعًا: كَانَ اَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي هَذَا الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدُ الْجُهَنِيُّ، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَاجَّيْنِ اَوْ مُعْتَمِرِينَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بریدہ نے یحییٰ بن یعمر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

تقدیر کے بارے میں بصرہ میں سب سے پہلے جس شخص نے کلام کیا وہ معبد جہنی ہے' میں اور حمید بن عبدالرحمٰن' حج یا شاید عمرہ کرنے کیلئے روانہ ہوئے..... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' ہم یہ روایت اس جگہ کے علاوہ کہیں اور ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

469- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نا اَبِي قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، فَحَمِدْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَذَكَرْنَاهُ، فَقُلْتُ: لَاَنَا بِاَوَّلِ هَذَا الْاَمْرِ اَشَدُّ فَرَحًا مِنِّي بِآخِرِهِ، فَقَالَ ثَبَّتَكَ اللّٰهُ، كُنَّا عِنْدَ سَلْمَانَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَذَكَرْنَاهُ فَقُلْتُ لَاَنَا بِاَوَّلِ هَذَا الْاَمْرِ اَشَدُّ فَرَحًا مِنِّي بِآخِرِهِ فَقَالَ سَلْمَانُ: ثَبَّتَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ

ابونعامہ سعدی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ابوعثمان نہدی کے پاس موجود تھے' ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اُس کا ذکر کیا' پھر میں نے کہا: ہم اس معاملہ کے آغاز میں زیادہ خوش تھے بہ نسبت اس کے آخری حصہ کے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ثابت قدم رکھے! ایک مرتبہ ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر اُس کا ذکر کیا' پھر میں نے کہا: ہم اس معاملہ کے آغاز میں اس کے آخر کی بہ نسبت زیادہ خوش تھے۔ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ثابت قدم رکھے' اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اُس نے اُن کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اُس پشت میں سے قیامت تک

468- سبق تخریجہ:465.

469- رواہ أبو داؤد:4073، والترمذی:3077، والنسائی:210، وأحمد1/289، وخرجہ الألبانی فی الصحیحة:1623.

تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ آدَمَ مَسَحَ عَلَى ظَهْرِهِ، فَأَخْرَجَ مِنْهُ مَا هُوَ ذَارِيءٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَخَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى، وَالشَّقَاوَةَ وَالسَّعَادَةَ، وَالْأَرْزَاقَ وَالْآجَالَ وَالْأَلْوَانَ، فَمَنْ عَلِمَ السَّعَادَةَ فَعَلَ الْخَيْرَ، وَمَجَالِسَ الْخَيْرِ، وَمَنْ عَلِمَ الشَّقَاوَةَ فَعَلَ الشَّرَّ، وَمَجَالِسَ الشَّرِّ

ہونے والی اُن کی اولاد کو باہر نکالا پھر اُس نے مذکر اور مؤنث' بدنصیب اور خوش نصیب پیدا کیے' رزق' عمر کی آخری حد اور رنگتیں مقرر کیں تو جس شخص کے بارے میں خوش نصیبی طے ہو' وہ بھلائی کے کام کرے گا' بھلائی کی مجلسوں میں شریک ہوگا اور جس شخص کے بارے میں بدنصیبی کا (اللہ تعالیٰ کو) علم تھا وہ بُرائی کے کام کرے گا اور بُری مجلسوں میں بیٹھے گا۔

470 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ، أَوْ سَلْمَانَ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا سَلْمَانَ قَالَ:

إِنَّ اللَّهَ خَمَّرَ طِينَةَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ فِيهِ، فَخَرَجَ كُلُّ طَيِّبٍ فِي يَمِينِهِ، وَكُلُّ خَبِيثٍ فِي يَدِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ خَلَطَ بَيْنَهُمَا قَالَ: فَمِنْ ثَمَّ يَخْرُجُ الْحَيُّ مِنَ الْمَيِّتِ، وَالْمَيِّتُ مِنَ الْحَيِّ أَوْ كَمَا قَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' یا شاید حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چالیس راتوں تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس دن تک رکھا' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اُن کو ضرب لگائی اور (اُن کی اولاد میں سے) ہر پاکیزہ شخص کو اپنے دائیں ہاتھ میں اور ہر خبیث کو دوسرے ہاتھ میں رکھ لیا اور پھر اُن دونوں کو ملا دیا۔ راوی کہتے ہیں: اسی بنیاد پر زندہ' مردہ میں سے نکلتا ہے اور مردہ' زندہ میں سے نکلتا ہے' یا جس طرح بھی انہوں نے کہا۔

471- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: نَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعثمان نہدی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سَلْمَانَ قَالَ:

إِنَّ اللّٰهَ خَمَّرَ طِينَةَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. فَقَالَ فِيهِ: عَنْ سَلْمَانَ وَحْدَهُ

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے خمیر کو چالیس دن تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس راتوں تک رکھا' اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' یعنی صرف اُنہی کا ذکر کیا ہے۔

472- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْحَجَّاجِ الْأَزْدِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِسَلْمَانَ: مَا قَوْلُ النَّاسِ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ؟ قَالَ: حِينَ تُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ، تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَلَا تَقُولُ: لَوْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا لَكَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَوْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا، لَمْ يَكُنْ كَذَا وَكَذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحجاج ازدی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: لوگوں کے اس قول کا کیا مطلب ہے؟ یہاں تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہیں لاتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم تقدیر پر ایمان لاؤ گے تو تم یہ بات جان لو گے کہ جو چیز تمہیں نہیں ملنی تھی وہ تمہیں نہیں ملے گی اور جو چیز تمہیں ملنی تھی وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گی اور تم یہ نہ کہنا کہ اگر میں ایسا ایسا کر لیتا تو ایسا ایسا ہو جاتا' یا اگر میں ایسا ایسا نہ کرتا تو ایسا ایسا نہ ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان

473 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّهُ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اتوار اور پیر کے دن زمین کو پیدا کیا اُس میں اُس کی خوراکیں رکھیں' پھر منگل اور بدھ کے دن اُس نے زمین کے اوپر

472- رواہ عبد الرزاق فی المصنف 118/11۔

الْأَحَدِ وَالِاثْنَيْنِ، وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا، وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَالْأَرْبِعَاءِ. ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَخَلَقَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَأَوْحَى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى عَجَلٍ. ثُمَّ تَرَكَهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ: تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

(پہاڑ) گاڑ دیئے' پھر اُس نے آسمان کی طرف استویٰ کیا جو ایک دھوئیں کی شکل میں تھا' پھر جمعرات اور جمعہ کے دن اُس نے آسمان کو پیدا کیا' پھر اُس نے ہر آسمان میں اُس سے متعلق مخصوص معاملہ کو وحی کیا' پھر جمعہ کے دن کی آخری ساعت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' پھر اُنہیں چالیس دن تک یونہی رہنے دیا' اُن کی طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

{فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ}

[المؤمنون: 14]

''تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے عمدہ خالق ہے''۔

ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ. فَلَمَّا دَخَلَ فِي بَعْضِهِ الرُّوحُ ذَهَبَ لِيَجْلِسَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن میں اپنی روح کو پھونکا' جب اُن کے جسم کے کچھ حصہ میں روح داخل ہوئی تو وہ اُٹھ کر بیٹھنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ}

[الانبیاء: 37]

''انسان کو جلد باز پیدا کیا گیا ہے''۔

فَلَمَّا تَتَابَعَ فِيهِ الرُّوحُ عَطَسَ. فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

پھر جب اُن کے اندر روح آ گئی تو اُنہیں چھینک آئی' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

''تم کہو: الحمد للہ!''۔

فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقَالَ: اللَّهُ تَعَالَى: رَحِمَكَ رَبُّكَ. ثُمَّ قَالَ لَهُ: اذْهَبْ إِلَى أَهْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ. فَفَعَلَ فَقَالَ: هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ فَأَخْرَجَ

تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: الحمد للہ! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے! پھر اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا: تم فرشتوں کی اُس محفل کے پاس جاؤ اور اُن لوگوں کو سلام کرو۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام کرنے کا طریقہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی پشت پر اپنے

فِيهِمَا مَنْ هُوَ خَالِقٌ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ ثُمَّ قَبَضَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اخْتَرْ يَا آدَمُ. فَقَالَ: اخْتَرْتُ يَمِينَكَ يَا رَبِّ، وَكِلْتَا يَدَيْكَ يَمِينٌ. فَبَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا ذُرِّيَّتُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَبِّ؟ قَالَ: هُمْ مَنْ قَضَيْتُ أَنْ أَخْلُقَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. فَإِذَا فِيهِمْ مَنْ لَهُ وَبِيصٌ فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَبِّ؟ قَالَ: هُمُ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ: فَمَنْ هَذَا الَّذِي كَانَ لَهُ وَبِيصٌ؟ قَالَ: هُوَ ابْنُكَ دَاوُدُ قَالَ: فَكَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهُ؟ قَالَ: سِتِّينَ سَنَةً قَالَ: فَكَمْ عُمْرِي؟ قَالَ: أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ فَزِدْهُ يَا رَبِّ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ: إِنْ شِئْتَ قَالَ: فَقَدْ شِئْتُ. إِذًا تُكْتَبُ وَتُخْتَمُ، وَلَا يُبَدَّلُ. ثُمَّ رَأَى فِي آخِرِ كَفِّ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُمْ آخِرُهُمْ لَهُ فَضْلُ وَبِيصٍ قَالَ: فَمَنْ هَذَا يَا رَبُّ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. هُوَ آخِرُهُمْ وَأَوَّلُهُمْ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. فَلَمَّا أَتَى مَلَكُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ نَفْسَهُ قَالَ: إِنَّهُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ: أَوَلَمْ تَكُنْ وَهَبْتَهَا لِابْنِكَ دَاوُدَ؟ قَالَ: لَا.

دونوں ہاتھ پھیرے اور اُن میں سے ہر اُس کو نکال لیا جسے قیامت قائم ہونے تک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں پیدا کرنا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ہاتھ کو پھیلایا تو اُس میں حضرت آدم علیہ السلام کی وہ اولاد تھی جو اہلِ جنت میں سے تھی‘ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون لوگ ہیں؟ پروردگار نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں‘ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری اولاد میں سے قیامت کے دن تک انہیں اہلِ جنت کے طور پر پیدا کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: اُن لوگوں میں کچھ ایسے افراد تھے جن کی پیشانی چمک رہی تھی‘ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ انبیاء ہیں! حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: وہ کون شخص ہے جس کی پیشانی کی چمک نمایاں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد میں سے داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تُو نے اس کی عمر کتنی رکھی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ساٹھ سال! حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: میری عمر کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک ہزار سال! تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میری عمر میں سے چالیس سال اسے مزید عطا کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو ایسا ہو سکتا ہے)۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میں نے چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسی صورت میں اسے نوٹ کیا جاتا ہے اور اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی کے آخر میں دیکھا جن کی چمک اضافی تھی اور وہ سب سے پیچھے تھے‘ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ

تعالیٰ نے فرمایا: یہ محمد ہیں جو (ان انبیاء میں) آخری ہوگا اور جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے ہوگا۔ پھر جب ملک الموت حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا تا کہ اُن کی روح قبض کرے تو اُنہوں نے کہا: ابھی تو میری عمر کے چالیس سال باقی ہیں۔ تو ملک الموت نے کہا: کیا آپ نے وہ چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو ہبہ نہیں کر دیئے تھے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: جی نہیں۔

قَالَ: فَنَسِيَ آدَمُ. فَنَسِيتَ ذُرِّيَّتُهُ، وَعَصَى آدَمُ فَعَصَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَجَحَدَ آدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَذَلِكَ أَوَّلُ يَوْمٍ أُمِرَ بِالشُّهُودِ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو حضرت آدم علیہ السلام بھول گئے جس کی وجہ سے اُن کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بات نہیں مانی تو اُن کی اولاد بھی بات نہیں مانتی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا تو اُن کی اولاد بھی انکار کر دیتی ہے۔ تو یہ وہ پہلا دن تھا جب گواہ بنانے کا حکم دیا گیا۔

حضرت اُبی بن کعب سے منقول روایت

474 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ قَالَ: نَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوالعالیہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ، وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ} [الاعراف: 172]

"اور جب تمہارے پروردگار نے اولادِ آدم کی پشتوں میں سے اُن کی اولاد کو نکالا اور اُنہیں اُن کی ذات کے حوالے سے گواہ بنایا"۔

إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

یہ آیت یہاں تک ہے:

{أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ} [الاعراف: 173]

"اہل باطل نے جو کچھ کیا' کیا تو اس کی وجہ سے ہمیں ہلاک کر دے گا"۔

قَالَ: جَمَعَهُمْ لَهُ يَوْمَئِذٍ جَمِيعًا مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ أَزْوَاجًا، ثُمَّ صَوَّرَهُمْ وَاسْتَنْطَقَهُمْ وَتَكَلَّمُوا، وَأَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس دن اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے سب کو جمع کیا جو بھی قیامت تک ہونا تھا' پھر اُن کی بیویاں بنائیں پھر اُن کو شکل وصورت عطا کی' اُن کو گویائی عطا کی' اُنہوں نے کلام کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے عہد اور میثاق لیا (جس کا ذکر اس فرمان میں ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ. أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ. أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ} [الاعراف: 173]

''اور اُنہیں اُن کی ذات کے حوالے سے گواہ بنایا (اور دریافت کیا:) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں (اُس نے فرمایا: کہیں ایسا نہ ہو) کہ تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم اس بات سے غافل تھے' یا تم یہ کہو کہ اس سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد شرک کر چکے تھے تو ہم اُن کے بعد آنے والی اولاد تھے' تو کیا تُو ہمیں اُس چیز کی وجہ سے ہلاکت کا شکار کر دے گا جو اہلِ باطل نے عمل کیا تھا''۔

قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ، وَأُشْهِدُ عَلَيْكُمْ أَبَاكُمْ آدَمَ، أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ. فَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا. فَإِنِّي أُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رُسُلِي يُذَكِّرُونَكُمْ عَهْدِي وَمِيثَاقِي، وَأُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِي. فَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلَهُنَا، لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ، وَلَا إِلَهَ لَنَا غَيْرُكَ، وَرُفِعَ لَهُمْ أَبُوهُمْ. فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ فَرَأَى فِيهِمُ الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ، وَحَسَنَ الصُّورَةِ وَدُونَ ذَلِكَ. فَقَالَ: يَا رَبِّ لَوْ شِئْتَ سَوَّيْتَ

تو پروردگار نے فرمایا: میں تم لوگوں کے بارے میں سات آسمانوں اور سات زمینوں کو گواہ بنا رہا ہوں اور میں لوگوں کے بارے میں تمہارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کو گواہ بنا رہا ہوں' کہیں ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم اس سے غافل تھے' تم کسی کو میرا شریک نہ بنانا' میں تمہاری طرف رسولوں کو مبعوث کروں گا جو تمہیں میرا عہد اور میثاق یاد کرواتے رہیں گے' میں تم پر اپنی کتابیں نازل کروں گا۔ تو اُن لوگوں نے یہ کہا: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تُو ہمارا پروردگار ہے اور ہمارا معبود ہے' ہمارا تیرے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے اور ہمارا تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے جدامجد (حضرت آدم علیہ السلام) کو اُن کے سامنے بلند کیا' حضرت آدم علیہ السلام نے اُن کی طرف دیکھا تو

بَيْنَ عِبَادِكَ، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُشْكَرَ. وَرَأَى فِيهِمُ الْأَنْبِيَاءَ مِثْلَ السُّرُجِ، وَخُصُّوا بِمِيثَاقٍ آخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

اُنہوں نے دیکھا کہ اُن میں سے کچھ لوگ خوشحال ہیں‘ کچھ غریب ہیں‘ کچھ کی شکل وصورت اچھی ہیں‘ کچھ کی کم تر ہے۔ تو اُنہوں نے کہا: اے میرے پروردگار! اگر تُو چاہتا تو اپنے بندوں کے درمیان برابری رکھ دیتا۔ تو پروردگار نے فرمایا: میں نے یہ بات پسند کی کہ میرا شکر کیا جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن لوگوں کے درمیان انبیاء کو دیکھا کہ وہ چراغوں کی مانند تھے اور اُن سے خاص طور پر ایک اور عہد لیا گیا جو رسالت اور نبوت کے بارے میں تھا‘ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

{وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ، وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ} [الاحزاب: 7] الْآيَةَ

”اور جب ہم نے انبیاء سے میثاق لیا‘ تم سے اور نوح سے“۔

وَهُوَ قَوْلُهُ:

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی یہی مذکور ہے:

{فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ} [الروم: 30]

”تو تم اپنے رُخ کو اُس دین کی طرف کرلو جو صحیح راستے پر ہے‘ یہ وہ فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے‘ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی“۔

وَذَلِكَ قَوْلُهُ:

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی یہی مذکور ہے:

{هَذَا نَذِيرٌ مِنَ النُّذُرِ الْأُولَى} [النجم: 56]

”یہ ڈرانے والا ہے جو پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ہے“۔

وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی یہی مذکور ہے:

{وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ} [الاعراف: 102]

”ہم نے اُن میں سے زیادہ تر لوگوں کو عہد پر نہیں پایا اور ہم نے اُن میں سے زیادہ تر لوگوں کو نافرمان پایا“۔

كُلُّ طَيِّبٍ فِي يَمِينِهِ، وَكُلُّ خَبِيثٍ فِي يَدِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ خَلَطَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُهُ

(حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) ہر پاکیزہ شخص رحمٰن کے دائیں ہاتھ میں تھا اور ہر بُرا شخص اُس کے دوسرے

تَعَالَى:

{ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ، فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ}

فَكَانَ فِي عِلْمِهِ تَعَالَى يَوْمَ أَقَرُّوا بِهِ مَنْ يُكَذِّبُ بِهِ وَمَنْ يُصَدِّقُ بِهِ، فَكَانَ رُوحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ الَّتِي أَخَذَ عَلَيْهَا الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ فِي زَمَنِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَرْسَلَ ذَلِكَ الرُّوحَ إِلَى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِينَ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا:

{فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا} [مریم: 17]

إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا فَحَمَلَتْهُ} [مریم: 21]

قَالَ: فَحَمَلَتِ الَّتِي خَاطَبَهَا وَهُوَ رُوحُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

475- قَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ حَكَّامٌ: نَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي

ہاتھ میں تھا' پھر اُس نے اُن دونوں کو ایک دوسرے میں ملا دیا' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''پھر ہم نے اُس کے بعد رسولوں کو اُن کی قوم کی طرف مبعوث کیا تو وہ واضح نشانیاں لے کر اُن کے پاس آئے' تو وہ لوگ اُس چیز پر ایمان لانے والے نہیں تھے' اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس سے پہلے اس کا انکار کر چکے تھے''۔

تو جب اُن لوگوں نے اس بات کا انکار کیا تھا تو اُس وقت اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات تھی کہ کچھ لوگ اس کی تکذیب کریں گے اور کچھ لوگ اس کی تصدیق کریں گے۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی روح بھی اُن ارواح میں تھی جن سے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں عہد اور میثاق لیا گیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اُس روح کو سیّدہ مریم کی طرف بھیجا' جب وہ خاتون اپنے اہلِ خانہ کو چھوڑ کر مشرقی جگہ کی طرف چلی گئی تھیں (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''تو اُس نے لوگوں سے ہٹ کر پردہ کی جگہ کو اختیار کر لیا' ہم نے اُس کی طرف اپنی روح کو بھیجا' وہ اُس کے سامنے مکمل بشری شکل میں آیا''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''تو یہ فیصلہ طے ہو چکا تھا' تو وہ اُس سے حاملہ ہو گئی''۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اُس وقت حاملہ ہوئیں جب اُس روح نے سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا سے خطاب کیا تھا اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح تھی۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الْعَالِيَةِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: دَخَلَ مِنْ فِيهَا

ابوالعالیہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ روح اُن کے منہ میں سے اندر داخل ہو گئی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا واقعہ

476- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحِمْصِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: نا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ غُشِيَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي وَجَعِهِ غَشْيَةً ظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ فَاضَ مِنْهَا، حَتَّى قُمْنَا مِنْ عِنْدِهِ وَجَلَّلُوهُ ثَوْبًا، وَخَرَجَتْ أُمُّ كُلْثُومِ ابْنَةُ عُقْبَةَ امْرَأَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى الْمَسْجِدِ، تَسْتَعِينُ بِمَا أُمِرَتْ بِهِ مِنَ الصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ، فَلَبِثُوا سَاعَةً، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي غَشْيَتِهِ، ثُمَّ أَفَاقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ كَبَّرَ وَكَبَّرَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَمَنْ يَلِيهِمْ. فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَغُشِيَ عَلَيَّ آنِفًا؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتُمْ. فَإِنَّهُ انْطَلَقَ بِي فِي غَشْيَتِي، رَجُلَانِ أَجِدُ مِنْهُمَا شِدَّةً وَغِلْظَةً: فَقَالَا: انْطَلِقْ بِنَا نُحَاكِمْكَ إِلَى الْعَزِيزِ الْأَمِينِ فَانْطَلَقَا بِي، حَتَّى لَقِينَا رَجُلًا، فَقَالَ: أَيْنَ تَذْهَبَانِ بِهَذَا؟ قَالَا: نُحَاكِمُهُ إِلَى الْعَزِيزِ الْأَمِينِ قَالَ: فَارْجِعَا فَإِنَّهُ مِمَّنْ

زہری نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے صاحبزادے ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ وہ اُس بیماری کے دوران حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جس بیماری کے بارے میں یہ اندیشہ تھا کہ اسی بیماری کے دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: ہم اُن کے پاس سے اُٹھے تو لوگوں نے اُنہیں کپڑے سے ڈھانپ دیا ہوا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اُم کلثوم بنت عقبہ نکل کر مسجد کی طرف گئیں وہ اُس حوالے سے مدد حاصل کرنا چاہتی تھیں جو اُن خاتون کو صبر کرنے اور نماز پڑھنے کا کہا گیا تھا' کچھ دیر یونہی گزر گئی' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اسی طرح بیہوش رہے' پھر جب اُنہیں ہوش آیا تو اُنہوں نے سب سے پہلے جو کلام کیا وہ یہ تھا کہ اُنہوں نے اللہ اکبر کہا اور گھر میں موجود اور اُن کے آس پاس موجود سب لوگوں نے اللہ اکبر کہا' پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: کیا ابھی مجھ پر بیہوشی طاری ہو گئی تھی؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے! ابھی میری اس بیہوشی کے دوران مجھے لے جایا گیا' دو آدمی تھے' میں نے اُن دونوں کی طرف سے شدت اور سختی پائی' اُن دونوں نے کہا: تم چلو! ہم غالب اور امین کی بارگاہ میں تمہارے ساتھ محاکمہ کرتے ہیں۔ پھر وہ دونوں مجھے لے کر چل پڑے یہاں تک کہ ہماری ملاقات ایک شخص سے ہوئی' اُس نے

كَتَبَ اللَّهُ لَهُمُ السَّعَادَةَ وَالْمَغْفِرَةَ، وَهُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَإِنَّهُ يَسْتَمْتِعُ بِهِ بَنُوهُ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ: فَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَ

دریافت کیا: تم اسے کہاں لے جا رہے ہو؟ اُن دونوں نے بتایا: ہم اسے غالب اور امین ذات کی بارگاہ میں فیصلہ کیلئے لے جا رہے ہیں۔ تو اُس نے کہا: تم دونوں واپس چلے جاؤ کیونکہ یہ ایسے لوگوں میں سے ایک ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے سعادت مندی اور مغفرت نوٹ کر لی ہوئی ہے' اُس وقت جب وہ لوگ اپنی ماؤں کے پیٹ میں تھے اور جب تک اللہ کو منظور ہو گا ابھی اس کے بچے اس سے نفع حاصل کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: اُس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک مہینہ زندہ رہے پھر اُن کا انتقال ہوا۔

477 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ: غُشِيَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي وَجَعِهِ، وَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَبْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن شہاب زہری نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران اُن پر بیہوشی طاری ہوئی..... اس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

478- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: نَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ لَمَّا احْتُضِرَ سَأَلَهُ ابْنُهُ فَقَالَ: يَا أَبَتِ أَوْصِنِي قَالَ: أَجْلِسُونِي، فَلَمَّا أَجْلَسُوهُ

ولید بن عبادہ بیان کرتے ہیں کہ اُن کے والد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا جب آخری وقت قریب آیا تو اُن کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے اُن سے درخواست کی: اے ابا جان! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے! تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ! جب لوگوں نے اُنہیں بٹھا دیا تو اُنہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور تم اللہ تعالیٰ سے اُس وقت تک نہیں ڈرو گے جب تک تم اُس پر ایمان نہیں رکھتے' اور تم اُس پر اُس وقت تک

478- رواه أحمد 5/317 وابن أبي عاصم في السنة: 107.

قَالَ: يَا بُنَيَّ، اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَلَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَتَعْلَمُ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ایمان نہیں رکھو گے جب تک تم اچھی اور بُری (ہر قسم کی) تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے اور تم یہ بات جان نہیں لیتے کہ جو چیز تمہیں ملنی ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گی اور جو چیز تمہیں نہیں ملنی وہ تمہیں کبھی نہیں مل سکے گی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

الْقَدَرُ عَلَى هٰذَا مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هٰذَا دَخَلَ النَّارَ

''تقدیر پر ایمان یہی ہوتا ہے' جو شخص اس کے علاوہ عقیدہ پر مرے گا وہ جہنم میں جائے گا''۔

479 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: كَيْفَ كَانَتْ وَصِيَّةُ أَبِيكَ إِيَّاكَ، حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ؟ قَالَ: دَعَانِي فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَلَنْ تَطْعَمَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ، وَلَنْ تَبْلُغَ الْعِلْمَ، حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَتِ، وَكَيْفَ لِي أَنْ أُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ: خَيْرِهِ وَشَرِّهِ؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں نے ولید بن عبادہ بن صامت سے دریافت کیا: آپ کے والد نے آپ کو کیا وصیت کی تھی جب اُن کا آخری وقت قریب آ چکا تھا؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ اُنہوں نے مجھے بلایا اور بولے: اے میرے بیٹے! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں اور تم یہ بات جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ سے اُس وقت تک نہیں ڈر سکتے جب تک تم اللہ پر ایمان نہیں رکھتے' اور تم یہ بات جان لو کہ تم اُس وقت تک اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھ سکتے اور تم ایمان کی حقیقت کا ذائقہ اُس وقت تک چکھ سکتے اور تم حقیقی علم تک اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اچھی اور بُری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں لاتے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابا جان! میں اچھی اور بُری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان کیسے لا سکتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جو چیز تمہیں ملنی ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گی اور جو چیز تمہیں نہیں ملنی وہ تم تک کبھی نہیں پہنچ

أَيْ بُنَيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى الْقَلَمُ قَالَ: اكْتُبْ قَالَ: مَا أَكْتُبُ يَا رَبِّ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ

قَالَ: فَجَرَى الْقَلَمُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ بِمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ

پائے گی' اے میرے بیٹے! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا: تم لکھو؟ اُس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم تقدیر لکھو''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''پھر اُس گھڑی سے لے کر ابد تک جو کچھ بھی ہونا ہے' قلم نے وہ سب کچھ لکھا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وضاحت

480- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نَا بَقِيَّةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ فَرِيقًا هَدَى وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ}

[الاعراف: 30]

وَكَذَلِكَ خَلَقَهُمْ حِينَ خَلَقَهُمْ مُؤْمِنًا وَكَافِرًا، وَسَعِيدًا وَشَقِيًّا وَكَذَلِكَ يَعُودُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُهْتَدِينَ وَضُلَّالًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جس طرح اُس نے تمہیں پہلے پیدا کیا تھا اُسی طرح تم (دوبارہ) پیدا ہو جاؤ گے' ایک گروہ نے ہدایت حاصل کی اور ایک گروہ کے بارے میں گمراہی طے ہو گئی''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے اسی طرح جب اُنہیں پیدا کیا تھا تو اُنہیں مؤمن ہونے یا کافر ہونے' خوش نصیب ہونے یا بدبخت ہونے کے طور پر پیدا کیا تھا اور اسی طرح قیامت کے دن وہ دوبارہ زندہ ہوں گے' تو یا ہدایت یافتہ ہوں گے یا گمراہ ہوں گے۔

481 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

481- خرجه الألباني في الصحيحة: 1623.

مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: انا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ} [الاعراف: 172]

قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ، أَخَذَ ذُرِّيَّتَهُ مِنْ ظَهْرِهِ كَهَيْئَةِ الذَّرِّ، ثُمَّ سَمَّاهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَقَالَ: هَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، يَعْمَلُ كَذَا وَكَذَا، وَهَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يَعْمَلُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ أَخَذَهُمْ بِيَدِهِ قَبْضَتَيْنِ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَهَؤُلَاءِ لِلنَّارِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم کی پشتوں سے اُن کی اولاد کو نکالا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اُس نے اُن کی ذریت کو اُن کی پشت سے یوں نکالا جیسے وہ چیونٹیوں کی طرح ہوتے ہیں' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے نام مقرر کیے اور فرمایا: یہ فلاں بن فلاں ہے! یہ اس اس طرح کا عمل کرے گا' یہ فلاں بن فلاں ہے! یہ اس اس طرح کا عمل کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے دستِ مبارک میں دو مٹھیوں میں لیا اور فرمایا: یہ لوگ جنت کیلئے ہیں اور یہ جہنم کیلئے ہیں۔

482 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى ضَرَبَ مَنْكِبَهُ الْأَيْمَنَ يَعْنِي آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَرَجَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ لِلْجَنَّةِ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً. فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اُن کے دائیں کندھے پر ہاتھ مارا (یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے دائیں کندھے پر ہاتھ مارا) تو ہر وہ جان باہر نکل آئی جسے جنت کیلئے پیدا کیا گیا تھا' وہ سفید اور پاک وصاف

هَؤُلَاءِ اَهْلُ الْجَنَّةِ. ثُمَّ ضَرَبَ مَنْكِبَهُ الْاَيْسَرَ فَخَرَجَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ لِلنَّارِ سَوْدَاءَ. فَقَالَ: هَؤُلَاءِ اَهْلُ النَّارِ. ثُمَّ اَخَذَ عَهْدَهُمْ عَلَى الْاِيمَانِ بِهِ. وَالْمَعْرِفَةِ لَهُ وَلِاَمْرِهِ. وَالتَّصْدِيقِ بِاَمْرِهِ. بَنِي آدَمَ كُلِّهِمْ. وَاَشْهَدَهُمْ علىٰاَنْفُسِهِمْ. فَآمَنُوا وَصَدَّقُوا. وَعَرَفُوا وَاَقَرُّوا

تھی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جنت کیلئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے بائیں کندھے پر ہاتھ مارا تو ہر وہ جان باہر نکل آئی جو جہنم کیلئے تھی' وہ سیاہ شکل میں تھی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جہنم کیلئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے عہد لیا کہ وہ اُس پر ایمان رکھیں گے' اُس کی معرفت اختیار کریں گے' اُس کے احکام کی پیروی کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تصدیق تمام اولادِ آدم نے کی' اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو اُن کی اپنی ذات کے حوالے سے گواہ بنایا' وہ لوگ ایمان لائے' اُنہوں نے تصدیق کی' اُنہوں نے پہچانا اور اقرار کیا۔

483 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْقَلَمُ. فَقَالَ لَهُ: اُكْتُبْ. قَالَ: رَبِّ. وَمَا اَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبِ الْقَدَرَ فَجَرَى بِمَا هُوَ يَكُونُ فِي ذَلِكَ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. ثُمَّ رَفَعَ بُخَارَ الْمَاءِ. فَفَتَقَتْ مِنْهُ السَّمَاوَاتُ. ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ فَدُحِيَتِ الْاَرْضُ عَلَى ظَهْرِ النُّونِ فَتَحَرَّكَ النُّونُ فَمَادَتِ الْاَرْضُ. فَاُثْبِتَتْ بِالْجِبَالِ. فَاِنَّهَا لَتَفْخَرُ عَلَيْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوظبیان نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُس سے فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم تقدیر لکھو! تو قیامت قائم ہونے تک جو کچھ بھی ہونا تھا قلم نے وہ لکھ دیا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا پھر پانی کے بخارات بلند ہوئے تو اُس میں سے آسمان نکلے' پھر اللہ تعالیٰ نے نون کو پیدا کیا اور نون کی پشت پر زمین کو بچھا دیا' نون نے حرکت کی تو زمین ہلنے لگی' تو پہاڑوں کے ذریعہ اُسے مضبوط کیا گیا' تو وہ پہاڑ اس حوالے سے' زمین کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہیں۔

484 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

483- انظر تخریج الحدیث:179۔

484- انظر تخریج الحدیث:179۔

بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذُكِرَ لَهُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ فِي الْقَدَرِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى اسْتَوَى عَلَى عَرْشِهِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا، فَكَانَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْقَلَمَ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَكْتُبَ مَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کے سامنے کچھ ایسے لوگوں کا ذکر کیا گیا جو تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی پیدا کرنے سے پہلے اپنے عرش پر استویٰ کیا تھا تو اُس نے مخلوق میں سے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُسے یہ حکم دیا کہ قیامت تک جو کچھ بھی ہونے والا ہے وہ اُسے تحریر کر دے۔

485 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ:

كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتَّى وَضْعُكَ يَدَكَ عَلَى خَدِّكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے علی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

''ہر چیز تقدیر کے مطابق ہے یہاں تک کہ تمہارا اپنا ہاتھ اپنے رخسار پر رکھنا بھی (تقدیر کے تحت ہے)''۔

تقدیر کے بارے میں غلو کی ممانعت

486- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو الْحَارِثِ سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَا غَلَا اَحَدٌ فِي الْقَدَرِ اِلَّا خَرَجَ مِنَ الْاِيمَانِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جس شخص نے بھی تقدیر کے بارے میں غلو اختیار کیا وہ ایمان سے نکل گیا''۔

485- المغنی فی الضعفاء 710/2.

487- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اَلْعَجْزُ وَالْكَيْسُ مِنَ الْقَدَرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے:

''عاجز ہونا اور سمجھداری بھی تقدیر کے ماتحت ہیں''۔

488- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا: نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: انا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

اَلْعَجْزُ وَالْكَيْسُ بِقَدَرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' طاؤس کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''عاجز ہونا اور سمجھداری بھی تقدیر کے تحت ہیں''۔

ہر چیز تقدیر کے تابع ہے

489- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ اَيْضًا قَالَ: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا، اَخْبَرَهُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ اَنَّهُ قَالَ: اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طاؤس یمانی بیان کرتے ہیں:

میں نے صحابہ کرام سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کو پایا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: ہر چیز تقدیر کے تحت ہے۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز تقدیر کے تحت ہے یہاں تک کہ عاجز ہونا اور سمجھداری بھی (تقدیر کے تحت ہیں)''۔

489- رواه مسلم: 2655، وأحمد 2/110، ومالك 2/899.

490- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

الْحَذَرُ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ، وَلَكِنَّ الدُّعَاءَ يَدْفَعُ الْقَدَرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''بچاؤ (یعنی پرہیز یا احتیاط) تقدیر کے مقابلہ میں کسی کام نہیں آ سکتا اور دعا تقدیر کے فیصلہ کو پرے کر دیتی ہے''۔

قدریہ سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں

491- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو مَسْعُودٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَا فِي الْاَرْضِ قَوْمٌ اَبْغَضُ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَجِيئُونِي فَيُخَاصِمُونِي مِنَ الْقَدَرِيَّةِ، وَمَا ذَاكَ اِلَّا اَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ قَدَرَ اللّٰهِ تَعَالَى، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ، وَهُمْ يُسْاَلُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''روئے زمین پر کوئی بھی قوم ایسی نہیں ہے کہ جو میرے پاس آئے اور میرے ساتھ کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف کرے اور وہ میرے نزدیک قدریہ فرقہ کے لوگوں سے زیادہ ناپسندیدہ ہو' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر سے واقف ہی نہیں ہیں' اللہ تعالیٰ جو کرتا ہے اس کے بارے میں اُس سے حساب نہیں لیا جائے گا لیکن اُن لوگوں سے حساب لیا جائے گا''۔

492- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: انا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ مَعَ طَاوُسٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَمَرَّ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَقَالَ قَائِلٌ لِطَاوُسٍ: هَذَا مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ، فَعَدَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَنْتَ

یحییٰ بن سعید نے ابوزبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ طاؤس کے ہمراہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' معبد جہنی کا وہاں سے گزر ہوا تو کسی نے طاؤس کو بتایا کہ یہ شخص معبد جہنی ہے' وہ اُس کی طرف گئے اور بولے: کیا تم وہ شخص ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس بات کا قائل ہے جس کا تمہیں علم ہی نہیں ہے۔ اُس نے کہا: میری طرف یہ بات

الْمُفْتَرِي عَلَى اللهِ؟ الْقَائِلُ مَا لَا يَعْلَمُ؟ قَالَ: إِنَّهُ يَكْذِبُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَعَدَلَ مَعَ طَاوُسٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ طَاوُسٌ يَا أَبَا عَبَّاسٍ الَّذِينَ يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ؟ قَالَ: أَرُونِي بَعْضَهُمْ، قُلْنَا: صَانِعٌ مَاذَا؟ قَالَ: إِذًا أَضَعُ يَدِي فِي رَأْسِهِ فَأَدُقُّ عُنُقَهُ

جھوٹ منسوب کی گئی ہے۔ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: پھر وہ طاؤس کے ساتھ وہاں سے چل پڑا یہاں تک کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ طاؤس نے اُن سے کہا: اے ابوعباس! وہ لوگ جو تقدیر کے بارے میں مختلف نظریات پیش کرتے ہیں (اُن کا حکم کیا ہے؟) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان میں سے کسی ایک کو مجھے دکھاؤ! ہم نے کہا: آپ اُس کا کیا کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُس کی گردن توڑ دوں گا۔

493 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَلْقَةٍ، فَذَكَرُوا أَهْلَ الْقَدَرِ فَقَالَ: مِنْهُمْ هَا هُنَا أَحَدٌ؟ فَآخُذُ بِرَأْسِهِ فَأَقْرَأُ عَلَيْهِ:

عبدالملک بن میسرہ نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ لوگوں نے قدریہ فرقہ کے لوگوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا اُن میں سے کوئی ایک یہاں ہے کہ میں اُس کا سر پکڑ کر اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کروں:

{وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا} [الاسراء: 4]

"ہم نے بنی اسرائیل کی طرف کتاب میں یہ فیصلہ دیا کہ تم لوگ ضرور زمین میں دو مرتبہ فساد کرو گے اور تم خود کو بڑا ثابت کرنے کی کوشش کرو گے (یعنی سرکشی اختیار کرو گے)"۔

ثُمَّ أَقْرَأُ عَلَيْهِ آيَةَ كَذَا وَآيَةَ كَذَا، آيَاتٌ فِي الْقُرْآنِ

پھر میں اُس کے سامنے یہ آیت بھی پڑھوں گا وہ آیت بھی پڑھوں گا' اُنہوں نے قرآن کی مختلف آیات کے بارے میں یہ بات بیان کی۔

494 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر میں اُن میں سے کسی شخص کو دیکھ لوں' یعنی قدریہ فرقہ کے

قَالَ: نا شُعْبَةُ قَالَ: نا أَبُو هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمْ لَأَخَذْتُ بِشَعَرِهِ يَعْنِي الْقَدَرِيَّةَ قَالَ شُعْبَةُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ وَاحْتَفَزَ: ذَكَرُوا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَتَحَفَّزَ وَقَالَ: لَوْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمْ لَعَضَضْتُ أَنْفَهُ

افراد میں سے کسی کو دیکھ لوں تو میں اُس کے بال پکڑ لوں گا۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوبشر کو بیان کی تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے مجاہد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں اُس وقت اُٹھنے کیلئے تیار بیٹھا ہوا تھا' اُنہوں نے بتایا کہ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے ان کا ذکر کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر میں اُن میں سے کسی شخص کو دیکھ لوں تو اُس کی ناک چبا لوں گا۔

495- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا شَرِيكٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ آتِيَكَ بِرَجُلٍ يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ قَالَ: لَوْ أَتَيْتَنِي بِهِ لَأَسْتَتِبُّ لَهُ وَجْهَهُ أَوْ لَأَوْجَعْتُ رَأْسَهُ. لَا تُجَالِسُهُمْ وَلَا تُكَلِّمُهُمْ

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس ایک ایسے شخص کو لے کر آؤں جو تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم اسے میرے پاس لے آئے تو میں اُس کے سامنے اُس کو بُرا بھلا کہوں گا' یا میں اُس کے سر پر ماروں گا' تم ایسے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور اُن کے ساتھ کلام نہ کرو۔

496- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ قَالَ: نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ هَزَّانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

الْقَدَرُ: نِظَامُ التَّوْحِيدِ، فَمَنْ وَحَّدَ اللَّهَ تَعَالَى وَآمَنَ بِالْقَدَرِ، فَهِيَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا، وَمَنْ وَحَّدَ اللَّهَ تَعَالَى وَكَذَّبَ بِالْقَدَرِ، فَإِنَّ تَكْذِيبَهُ بِالْقَدَرِ

''تقدیر' توحید کا نظام ہے تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرتا ہے وہ تقدیر پر بھی ایمان رکھے گا' یہ ایک ایسی مضبوط رسّی ہے جو ٹوٹے گی نہیں' جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہو اور تقدیر کا انکار کرتا ہو تو اُس کا تقدیر کا انکار کرنا توحید (کے

نَقْضٌ لِلتَّوْحِيدِ

عقیدے) کو توڑنے کا باعث ہوگا"۔

تقدیر، توحید کا نظام ہے

497- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، يَرْفَعُونَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن محمد بن یزید، اسماعیل بن رافع، عبدالرحمٰن بن عمرو نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں:

الْقَدَرُ نِظَامُ التَّوْحِيدِ، فَمَنْ وَحَّدَ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَكَذَّبَ بِالْقَدَرِ، كَانَ تَكْذِيبُهُ لِلْقَدَرِ نَقْضًا لِلتَّوْحِيدِ، وَمَنْ وَحَّدَ اللَّهَ وَآمَنَ بِالْقَدَرِ، كَانَتِ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى

"تقدیر، توحید کا نظام ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو اور تقدیر کا انکار کرے تو اُس کا تقدیر کا انکار کرنا توحید کو توڑنے کے مترادف ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو اور تقدیر پر ایمان رکھے تو یہ ایک مضبوط رسّی ہے"۔

498 - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: بَابُ شِرْكٍ فُتِحَ عَلَى أَهْلِ الْقِبْلَةِ: التَّكْذِيبُ بِالْقَدَرِ، فَلَا تُجَادِلُوهُمْ، فَيَجْرِي شِرْكُهُمْ عَلَى أَيْدِيكُمْ

اسی سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شرک کا دروازہ، اہلِ قبلہ کیلئے کھول دیا گیا ہے اور وہ تقدیر کو جھٹلا دینا ہے تو تم ایسے لوگوں کے ساتھ بحث نہ کرو ورنہ وہ اپنا شرک تمہارے سامنے بھی لے آئیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ مَا حَضَرَنَا ذِكْرُهُ مِنَ الرَّدِّ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ، عَلَى مَا يُوَافِقُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، اسْتَغْنَيْنَا بِمَا ذَكَرْنَاهُ عَنِ الْكَلَامِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے وہ روایات ذکر کی ہیں جو اس وقت ہمارے ذہن میں آئیں، جن میں ان حضرات نے قدریہ فرقہ کے لوگوں کی تردید کی ہے اور یہ اس چیز کے مطابق ہے جو کتاب وسنت کا حکم ہے اور ہم نے جو کلام ذکر کر دیا ہے اُس کے حوالے سے ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔

وَسَنَذْكُرُ عَنِ التَّابِعِينَ وَالْعُلَمَاءِ مِنْ

اب ہم تابعین اور مسلمانوں کے آئمہ سے تعلق رکھنے والے

أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّا تَأَدَّى إِلَيْنَا مِنْ رَدِّهِمْ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ عَلَى مَا يُوَافِقُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَقَوْلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، مِمَّا إِذَا سَمِعَهُ الْقَدَرِيُّ، فَإِنْ كَانَ مِمَّنْ أُرِيدَ بِهِ الْخَيْرُ رَاجَعَ دِينَهُ، وَتَابَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَأَنَابَ، وَإِنْ يَكُ غَيْرَ ذَلِكَ: فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَأَقْصَاهُ

علماء کے حوالے سے روایات نقل کریں گے جو ہم تک پہنچی ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ ان حضرات نے کس طرح قدریہ فرقہ کی تردید کی ہے اور ان کا موقف کتاب وسنت اور صحابہ کرام کے اقوال کے مطابق ہے' یہ ایسی روایات ہیں کہ اگر قدریہ فرقہ کا کوئی شخص اُن کو سن لے تو اگر تو اُس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلیا گیا ہو تو وہ اپنے مسلک سے رجوع کرلے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور رجوع کرے گا' اور اگر صورتِ حال اس کے برعکس ہوئی تو اللہ تعالیٰ اُسے اور دور اور مزید پرے کردے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الرَّدِّ عَلَيْهِمْ

اُن لوگوں (یعنی قدریہ فرقہ کے لوگوں) کی تردید کے بارے میں تابعین اور دیگر حضرات کے حوالے سے جو کچھ ذکر کیا گیا ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ مِنَ الْقَدَرِيَّةِ صِنْفًا إِذَا قِيلَ لِبَعْضِهِمْ: مَنْ إِمَامُكُمْ فِي مَذْهَبِكُمْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: الْحَسَنُ، وَكَذَبُوا عَلَى الْحَسَنِ، قَدْ أَجَلَّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ الْحَسَنَ عَنْ مَذْهَبِ الْقَدَرِيَّةِ وَنَحْنُ نَذْكُرُ عَنِ الْحَسَنِ خِلَافَ مَا ادَّعَوْا عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر اور ہم پر رحم کرے! کہ قدریہ فرقہ میں سے ایک گروہ ایسا ہے کہ جب اُن سے یہ سوال کیا جائے کہ تمہارے اس مسلک میں تمہارا پیشوا کون ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: حسن بصری۔ حالانکہ وہ لوگ حسن بصری کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حسن بصری کو قدریہ فرقہ کے مسلک سے بچایا ہوا تھا اور اب ہم حسن بصری کے حوالے سے وہ روایات ذکر کریں گے جو اُس چیز کے برخلاف ہیں جو وہ لوگ حسن بصری کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں۔

حسن بصری کے بارے میں روایات

499- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ. قَدِمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ

خالد حذاء بیان کرتے ہیں: کوفہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہمارے پاس آیا' وہ حسن بصری کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا نہیں تھا کیونکہ اُسے حسن بصری کے بارے میں تقدیر کے حوالے سے کچھ غلط

أَهْلِ الْكُوفَةِ. فَكَانَ مُجَانِبًا لِلْحَسَنِ لِمَا كَانَ يَبْلُغُهُ عَنْهُ مِنَ الْقَدَرِ، حَتَّى لَقِيَهُ. فَسَأَلَهُ الرَّجُلُ، أَوْ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ:

{وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ} [هود: 119]

قَالَ: لَا يَخْتَلِفُ أَهْلُ رَحْمَةِ اللَّهِ قَالَ: وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ: خَلَقَ أَهْلَ الْجَنَّةِ لِلْجَنَّةِ، وَأَهْلَ النَّارِ لِلنَّارِ. فَكَانَ الرَّجُلُ بَعْدَ ذَلِكَ: يَكْذِبُ عَنِ الْحَسَنِ

روایات پہنچی تھیں یہاں تک کہ جب اُس کی ملاقات حسن بصری سے ہوئی تو اُس شخص نے حسن بصری سے سوال کیا' یا حسن بصری سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا:

''وہ لوگ مسلسل اختلاف کرتے رہیں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارے پروردگار نے رحم کیا ہو اور اُس نے اُن لوگوں کو اسی لیے پیدا کیا ہے''۔

توحسن بصری نے فرمایا: جن لوگوں کو اللہ کی رحمت نصیب ہوگی وہ اختلاف نہیں کریں گے۔ اُس نے دریافت کیا: اس سے کیا مراد ہے کہ اسی لیے اُس نے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے؟ توحسن بصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت کیلئے اہلِ جنت کو پیدا کیا ہے اور جہنم کیلئے اہلِ جہنم کو پیدا کیا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو وہ شخص بعد میں حسن بصری پر اعتراض کرنے سے باز آ گیا۔

500- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: قَوْلَهُ تَعَالَى:

{وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ} [هود: 119]

قَالَ: النَّاسُ مُخْتَلِفُونَ عَلَى أَدْيَانٍ شَتَّى، إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ، وَمَنْ رَحِمَ رَبُّكَ غَيْرَ مُخْتَلِفٍ قُلْتُ: وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، خَلَقَ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَخَلَقَ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَخَلَقَ هَؤُلَاءِ لِلرَّحْمَةِ، وَخَلَقَ هَؤُلَاءِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

منصور بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے کہا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ مسلسل اختلاف کرتے رہیں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارے پروردگار نے رحم کیا''۔

توحسن بصری نے فرمایا: لوگ مختلف قسم کے ادیان کے حوالے سے اختلاف کرتے رہیں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارا پروردگار رحم کر دے گا وہ اختلاف کا شکار نہیں ہوگا۔ میں نے کہا: اس سے کیا مراد ہے کہ اسی لیے اُس نے انہیں پیدا کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنت کیلئے پیدا

لِلْعَذَابِ

کیا ہے اور اُن (دوسرے) لوگوں کو جہنم کیلئے پیدا کیا ہے' ان لوگوں کو رحمت کیلئے پیدا کیا ہے اور اُن (دوسرے) لوگوں کو عذاب کیلئے پیدا کیا ہے۔

501- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: نا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ:

{لَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً} [هود: 118]

قَالَ: عَلَى الْهُدَى

{وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ} [هود: 119]

قَالَ: أَهْلُ رَحْمَةِ اللَّهِ لَا يَخْتَلِفُونَ

وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ

قَالَ: لِلِاخْتِلَافِ خَلَقَهُمْ

یزید بن ہارون نے مبارک کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی اُمت بنا دیتا''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یعنی وہ لوگ ہدایت پر گامزن رہتے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''وہ لوگ مسلسل اختلاف کا شکار رہیں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارا پروردگار رحم کر دے''۔

حسن بصری نے فرمایا: جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی ہو گی وہ اختلاف کا شکار نہیں ہوں گے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اسی لیے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے''۔

حسن بصری نے فرمایا: اس اختلاف کیلئے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے۔

502 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَفَّ الْقَلَمُ، وَقُضِيَ الْقَضَاءُ، وَتَمَّ الْقَدَرُ بِتَحْقِيقِ الْكِتَابِ، وَتَصْدِيقِ الرُّسُلِ، وَسَعَادَةِ مَنْ عَمِلَ وَاتَّقَى، وَشَقَاوَةِ

ثور بن یزید نے حسن بن ابوالحسن (یعنی حسن بصری) کا یہ بیان نقل کیا ہے: قلم خشک ہو چکے ہیں' تقدیر کا فیصلہ طے ہو چکا ہے' تقدیر مکمل ہو چکی ہے جو کتاب کی حقانیت' رسولوں کی تصدیق کے حوالے سے ہے اور اُس شخص کی خوش نصیبی کے حوالے سے ہے جو عمل کرتا ہے اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اُس شخص کی بدنصیبی کے حوالے سے ہے جو ظلم کرتا ہے اور زیادتی کرتا ہے اور اُس چیز کے

مَنْ ظَلَمَ وَاعْتَدَى، وَبِالْوِلَايَةِ مِنَ اللّٰهِ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَبِالتَّبْرِئَةِ مِنَ اللّٰهِ لِلْمُشْرِكِينَ

حوالے سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمنین کو دوست قرار دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مشرکین سے لاتعلقی کا اظہار کیا گیا ہے۔

503 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: مَنْ كَفَرَ بِالْقَدَرِ فَقَدْ كَفَرَ بِالْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ خَلْقًا، فَخَلَقَهُمْ بِقَدَرٍ، وَقَسَّمَ الْآجَالَ بِقَدَرٍ، وَقَسَّمَ أَرْزَاقَهُمْ بِقَدَرٍ، وَالْبَلَاءُ وَالْعَافِيَةُ بِقَدَرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عوف بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تقدیر کا انکار کرتا ہے' وہ اسلام کا انکار کرتا ہے۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ نے تقدیر کے مطابق اُنہیں پیدا کیا' اُس نے تقدیر کے مطابق اُن کی زندگیاں مقرر کیں' اُس نے تقدیر کے مطابق اُن کا رزق تقسیم کیا اور اُس نے تقدیر کے مطابق اُن کیلئے آزمائش اور عافیت طے کی۔

504 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْحَسَنِ: {مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163] قَالَ: الشَّيَاطِينُ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ قَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ

خالد حذاء نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یعنی شیاطین اپنی گمراہی کے حوالے سے آزمائش کا شکار صرف اُس صورت میں کریں گے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کیلئے یہ طے کر دیا ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا''۔

505 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نَا خَالِدٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خالد حذاء نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے

الْحَذَّاءُ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ تَعَالَى:

{مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]؟

قَالَ: إِلَّا مَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

506 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: انا هُشَيْمٌ قَالَ: انا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

{مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

يَقُولُ: لَسْتُمْ عَلَيْهِ بِمُضِلِّينَ، إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ، مَنْ سَبَقَ لَهُ فِي عِلْمِ اللَّهِ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

507 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ: خَرَجْتُ أَوْ غِبْتُ غِيبَةً لِي وَالْحَسَنُ لَا يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ، فَقَدِمْتُ وَإِذَا هُمْ يَقُولُونَ: قَالَ الْحَسَنُ، وَقَالَ الْحَسَنُ، فَأَتَيْتُهُ، وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ مَنْزِلَهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ، أَلِلسَّمَاءِ

کہ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

تو اُنہوں نے فرمایا: یعنی جس شخص کے بارے میں یہ مقرر کر دیا گیا ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

منصور نے حسن بصری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

وہ یہ فرماتے ہیں کہ تم اُن لوگوں کو گمراہ نہیں کر سکو گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس نے جہنم میں جانا ہو' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے یہ طے ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

خالد حذاء بیان کرتے ہیں: میں نکلا' یا میں کچھ عرصہ غیر موجود رہا' اس دوران حسن بصری تقدیر کے بارے میں کلام نہیں کرتے تھے' جب میں واپس آیا تو لوگوں کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ حسن بصری نے یہ کہا ہے اور حسن نے وہ کہا ہے' میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن کے گھر میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے ابوسعید! آپ مجھے حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں بتایئے کہ کیا اُنہیں آسمان کیلئے پیدا کیا گیا تھا یا اُنہیں زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اے ابومنازل! اس سوال کی وجہ کیا ہے؟

خُلِقَ، اَوْ لِلْاَرْضِ خُلِقَ؟ قَالَ: مَا هٰذَا يَا اَبَا مُنَازِلَ؟ قَالَ: حَمَّادٌ: يَقُولُ لِي خَالِدٌ: وَلَمْ تَكُنْ هٰذِهِ مِنْ مَسَائِلِنَا قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيدٍ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَعْلَمَ قَالَ: بَلْ لِلْاَرْضِ خُلِقَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ لَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا؛ لِاَنَّهُ لِلْاَرْضِ خُلِقَ

حماد بیان کرتے ہیں کہ خالد نے مجھ سے کہا: یہ چیز ہمارے مسائل میں شامل نہیں تھی۔ میں نے کہا: اے ابوسعید! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں یہ بات جان لوں! تو حسن بصری نے فرمایا: اُنہیں زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔ میں نے اُن سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ بچاؤ اختیار کر لیتے اور درخت میں سے نہ کھاتے (تو پھر بھی اُنہوں نے زمین پر اُترنا تھا)؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اُن کیلئے اُس کو کھائے بنا چارہ نہیں تھا کیونکہ اُنہیں زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔

508- وَاَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: خَرَجْتُ خَرْجَةً لِي ثُمَّ قَدِمْتُ فَقِيلَ: اِنَّ الْحَسَنَ قَدْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، آدَمُ خُلِقَ لِلْاَرْضِ اَمْ لِلسَّمَاءِ؟ قَالَ: مَا هٰذَا يَا اَبَا مُنَازِلَ؟ فَقُلْتُ: اِنِّي اَحَبُّ اَنْ اَعْلَمَهُ. قَالَ: لِلْاَرْضِ. قُلْتُ: فَلَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا؛ لِاَنَّهُ لِلْاَرْضِ خُلِقَ

خالد حذاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں کہیں باہر چلا گیا' جب میں واپس آیا تو بتایا گیا کہ حسن بصری تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہیں' میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے ابوسعید! کیا حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا یا آسمان کیلئے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اے ابومنازل! اس سوال کی وجہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ اس بات کا علم حاصل کروں۔ اُنہوں نے فرمایا: زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔ میں نے کہا: اگر وہ مضبوط رہتے اور درخت میں سے نہ کھاتے (تو کیا پھر بھی اُنہیں زمین پر اُتار دیا جاتا)؟ حسن بصری نے جواب دیا: اُن کیلئے اس کو کھائے بنا چارہ نہیں تھا کیونکہ اُنہیں زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔

509- وَاَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عاصم احول بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

الْحَسَنَ يَقُولُ:

مَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ فَقَدْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ مَرَّتَيْنِ. إِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ خَلْقًا، وَقَدَّرَ أَجَلًا، وَقَدَّرَ بَلَاءً، وَقَدَّرَ مُصِيبَةً، وَقَدَّرَ مُعَافَاةً، فَمَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ فَقَدْ كَذَّبَ بِالْقُرْآنِ

''جو شخص تقدیر کا انکار کرتا ہے وہ حق کو جھٹلاتا ہے۔ یہ بات اُنہوں نے دو مرتبہ کہی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' اُن کی زندگیاں مقرر کیں' اُن کی آزمائش مقرر کی' اُن کی مصیبت مقرر کی' اُن کی عافیت مقرر کی تو جو شخص تقدیر کو جھٹلاتا ہے وہ قرآن کو جھٹلاتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: بَطَلَتْ دَعْوَى الْقَدَرِيَّةِ عَلَى الْحَسَنِ، إِذْ زَعَمُوا أَنَّهُ إِمَامُهُمْ، يُمَوِّهُونَ عَلَى النَّاسِ، وَيَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ، لَقَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا، وَخَسِرُوا خُسْرَانًا مُبِينًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو قدریہ فرقہ کے لوگوں کا حسن بصری کے بارے میں دعویٰ جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے' جو یہ کہتے ہیں کہ حسن بصری اُن کے امام ہیں' وہ اس حوالے سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کرتے ہیں اور حسن بصری کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں' یہ لوگ دور کی گمراہی کا اور واضح خسارے کا شکار ہیں۔

ابْنُ سِيرِينَ

ابن سیرین کے بارے میں روایات

510 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو عُثْمَانَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ شُمَيْطٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ لِي: مَا يَقُولُ النَّاسُ فِي الْقَدَرِ؟ قَالَ: فَلَمْ أَدْرِ مَا رَدَدْتُ عَلَيْهِ قَالَ: فَرَفَعَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: مَا يَزِيدُ عَلَى مَا أَقُولُ لَكَ مِثْلَ هَذَا. إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا وَفَّقَهُ لِمَحَابِّهِ وَطَاعَتِهِ وَمَا يَرْضَى بِهِ عَنْهُ، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ اتَّخَذَ عَلَيْهِ الْحُجَّةَ، ثُمَّ عَذَّبَهُ غَيْرَ ظَالِمٍ لَهُ

عثمان بتّی بیان کرتے ہیں: میں ابن سیرین کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا: لوگ تقدیر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ عثمان بتّی کہتے ہیں: مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں اُنہیں کیا جواب دوں! پھر اُنہوں نے زمین سے کوئی چیز اُٹھائی اور بولے: میں تمہیں جو بات کہوں گا اُس سے اتنی بھی حقیقت زیادہ نہیں ہوگی' جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اُسے اپنی محبت اور اپنی فرمانبرداری کی توفیق دے دیتا ہے اور اُس چیز کی توفیق دیتا ہے جس چیز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو جائے اور جب کسی کے بارے میں اس کے برعکس ارادہ فرماتا ہے تو اُس کے خلاف حجت حاصل کرتا ہے اور پھر اُسے عذاب دیتا ہے جبکہ وہ اُس پر ظلم کرنے والا نہیں ہوتا۔

511 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نا اَبِي قَالَ: نا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ اَنَّهُ قَالَ: مَا يُنْكِرُ قَوْمٌ اِنَّ اللهَ عِلْمَ شَيْئًا فَكَتَبَهُ

ابن عون نے محمد بن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: کسی قوم نے اس بات کا انکار نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ کو ایک چیز کا علم تھا تو پھر اُس نے اسے نوٹ کر لیا۔

512- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَبْغَضُ وَاَكْرَهُ اِلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْقَدَرِيَّةِ

ابن عون بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین کے نزدیک ان قدریہ فرقہ کے لوگوں سے زیادہ ناپسندیدہ اور مبغوض (یعنی جس سے بغض رکھا جائے اور کوئی نہیں تھا۔

513- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نا اَبِي قَالَ: نا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ قَوْمٌ اَبْغَضَ اِلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ مِنْ قَوْمٍ اَحْدَثُوا فِي هَذَا الْقَدَرِ مَا اَحْدَثُوا

ابن عون بیان کرتے ہیں: کوئی بھی قوم محمد بن سیرین کے نزدیک اُس قوم سے زیادہ مبغوض (یعنی جس سے بغض رکھا جائے) نہیں تھی جنہوں نے تقدیر کے بارے میں نئے نظریات اختیار کیے تھے۔

514- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا مُعَاذٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: اَخْبَرَ رَجُلٌ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، عَنْ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي الْقَدَرِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اَرَاَيْتَ الزِّنَا، بِقَدَرٍ هُوَ؟ قَالَ الْآخَرُ: نَعَمْ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَافَقَ رَجُلًا حَيًّا

ابن عون بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے محمد بن سیرین کو دو ایسے آدمیوں کے بارے میں بتایا جو تقدیر کے بارے میں بحث کر رہے تھے تو اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: زنا کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے! کیا وہ بھی تقدیر کے مطابق ہے؟ تو دوسرے نے کہا: جی ہاں! تو محمد بن سیرین نے فرمایا: اس نے زندہ آدمی کی موافقت کی ہے۔

515- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: انا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابن عون نے محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے

سِيرِينَ اَنَّهُ كَانَ يَرَى اَنَّ اَسْرَعَ النَّاسِ رِدَّةً: اَهْلُ الْاَهْوَاءِ

کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ نفسانی خواہشات کے پیروکار افراد کی سب سے زیادہ شدت کے ساتھ تردید کرنی چاہیے۔

مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

مطرف بن عبداللہ کے بارے میں روایات

516- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نَا ثَابِتٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ اَنَّهُ قَالَ: نَظَرْتُ فَاِذَا ابْنُ آدَمَ مُلْقًى بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهِ تَعَالَى وَبَيْنَ يَدَيْ اِبْلِيسَ، فَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اَنْ يَعْصِمَهُ عَصَمَهُ وَاِنْ تَرَكَهُ ذَهَبَ بِهِ اِبْلِيسُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں نے غور کیا (تو یہ بات سامنے آئی) کہ انسان اپنے پروردگار کے سامنے اور شیطان کے سامنے موجود ہوتا ہے' اگر اللہ تعالیٰ اُس کو بچانا چاہتا ہے تو بچا لیتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اُسے چھوڑ دے تو ابلیس اُسے لے جاتا ہے۔

517- اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ قَالَ: قَالَ مُطَرِّفٌ: لَمْ نُوكَلْ اِلَى الْقَدَرِ، وَاِلَيْهِ نَصِيرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

داؤد بن ابوہند بیان کرتے ہیں: مطرف فرماتے ہیں: ہمیں تقدیر کے سپرد نہیں کیا گیا لیکن ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

518- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: نَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ قَالَ: ذُكِرَ الْقَدَرُ فَقَالَ مُطَرِّفٌ: لَمْ نُوكَلْ اِلَيْهِ، وَوَجَدْنَا اِلَيْهِ نَصِيرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

داؤد بن ابوہند بیان کرتے ہیں: تقدیر کا ذکر ہوا تو مطرف نے کہا: ہمیں اُس کے سپرد نہیں کیا گیا لیکن ہم نے یہ بات پائی ہے کہ اُسی کی طرف ہم نے لوٹ کے جانا ہے۔

اِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ

ایاس بن معاویہ کے بارے میں روایات

519- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: نا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: لَمْ أُخَاصِمْ بِعَقْلِي كُلِّهِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ، غَيْرَ أَصْحَابِ الْقَدَرِ قَالَ: قُلْتُ: أَخْبِرُونِي عَنِ الظُّلْمِ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ: مَا هُوَ؟ قَالُوا: أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ لَهُ قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ شَيْءٍ

520 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَنْدَارُ قَالَ: نا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: نا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ قَالَ: جَاءُوا بِرَجُلٍ إِلَى إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ. فَقَالُوا: هَذَا يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ. فَقَالَ إِيَاسُ: مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَرَ الْعِبَادَ وَنَهَاهُمْ. وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ الْعِبَادَ شَيْئًا قَالَ لَهُ إِيَاسُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الظُّلْمِ. تَعْرِفُهُ أَمْ لَا تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: بَلَى. أَعْرِفُهُ قَالَ: مَا الظُّلْمُ؟ قَالَ: أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ لَهُ قَالَ: فَمَنْ أَخَذَ مَا لَهُ ظَلَمَ؟ قَالَ: لَا قَالَ إِيَاسُ: الْآنَ عَرَفْتَ الظُّلْمَ؟

زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

521 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حبیب بن شہید بیان کرتے ہیں: میں نے ایاس بن معاویہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں صرف عقل کی بنیاد پر نفسانی خواہشات کے پیروکاروں کے ساتھ بحث نہیں کرتا' البتہ تقدیر کا انکار کرنے والوں کا معاملہ مختلف ہے' میں اُن سے کہتا ہوں کہ تم لوگ مجھے ظلم کے بارے میں بتاؤ کہ عربوں کے کلام میں اس سے مراد کیا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ آدمی کوئی ایسی چیز حاصل کر لے جو اُس کی نہ ہو۔ تو میں کہتا ہوں: تو ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے۔

حبیب بن شہید بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ ایک آدمی کو لے کر ایاس بن معاویہ کے پاس آئے اور بولے: یہ تقدیر کے بارے میں بحث کرتا ہے۔ ایاس نے دریافت کیا: تم کیا کہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو کچھ کام کرنے کا حکم دیا ہے اور کچھ کاموں سے منع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں پر کوئی ظلم نہیں کرتا۔ ایاس نے اُس سے کہا: تم مجھے ظلم کے بارے میں بتاؤ! کیا تم اس سے واقف ہو یا اس سے واقف نہیں ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں! میں اس سے واقف ہوں۔ ایاس نے دریافت کیا: ظلم سے مراد کیا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا: یہ کہ آدمی اُس چیز کو حاصل کرے جو اُس کی نہ ہو۔ تو ایاس نے کہا: اگر کوئی شخص اپنا مال حاصل کر لیتا ہے تو کیا یہ ظلم ہوگا؟ اُس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! تو ایاس نے کہا: اب تمہیں ظلم کی معرفت حاصل ہوگئی ہے۔

زید بن اسلم کے بارے میں روایات

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن جریج نے زید بن اسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے:

{وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُونِ} [الذاریات: 56]

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں''۔

قَالَ: مِمَّا جُبِلُوا عَلَيْهِ مِنْ شَقَاوَةٍ اَوْ سَعَادَةٍ

زید بن اسلم فرماتے ہیں: یعنی اُن کی جبلت میں بدنصیبی یا سعادت مندی مقرر کی گئی ہے۔

522 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

{يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى} [طه: 7]

''وہ راز اور سب سے زیادہ مخفی (چیزوں اور باتوں) کا علم رکھتا ہے''۔

قَالَ: عَلِمَ اَسْرَارَ الْعِبَادِ، وَاَخْفَى سِرَّهُ فَلَمْ يُعْلَمْ

زید بن اسلم فرماتے ہیں: یعنی وہ بندوں کے اسرار سے واقف ہے لیکن اُس نے اپنے سرّ کو پوشیدہ رکھا ہے اور بندہ اُس کا علم نہیں رکھتا۔

523 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: الْقَدَرُ: قُدْرَةُ اللّٰهِ تَعَالَى، فَمَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ فَقَدْ جَحَدَ قُدْرَةَ اللّٰهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن جعفر نے زید بن اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

تقدیر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے متعلق ہے جو شخص تقدیر کا انکار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرتا ہے۔

524- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا اَبِي قَالَ: نا اَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

غَسَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ يَقُولُ: مَا اَعْلَمُ قَوْمًا اَبْعَدَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ قَوْمٍ يُخْرِجُونَهُ مِنْ مَشِيئَتِهِ. وَيُنْكِرُونَهُ مِنْ قُدْرَتِهِ

ابوغسان بیان کرتے ہیں: میں نے زید بن اسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مجھے ایسی کسی قوم کے بارے میں علم نہیں ہے جو اُس قوم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جو اللہ تعالیٰ کو اُس کی مشیت سے نکال دیتے ہیں اور اُس کی قدرت کا انکار کرتے ہیں۔

525 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْرُوفُ بِكُرْدُوسٍ قَالَ: نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: نا الزُّبَيْرُ بْنُ خُبَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا قَالَتِ الْقَدَرِيَّةُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى، وَلَا كَمَا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَلَا كَمَا قَالَ النَّبِيُّونَ، وَلَا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْجَنَّةِ، وَلَا كَمَا قَالَ اَهْلُ النَّارِ، وَلَا كَمَا قَالَ اَخُوهُمْ اِبْلِيسُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زبیر بن خبیب نے زید بن اسلم کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اللہ کی قسم! قدریہ فرقہ کے لوگ جو بات کہتے ہیں وہ نہ تو ویسی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے' نہ ویسی ہے جو فرشتوں نے کہی ہے' نہ ویسی ہے جو انبیاء نے کہی ہے' نہ ویسی ہے جو اہلِ جنت نے کہی ہے' نہ ویسی ہے جو اہلِ جہنم نے کہی ہے اور نہ ہی ویسی ہے جو اُن کے بھائی ابلیس نے کہی ہے..... اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے (جو اس سے پہلے گزر چکی ہے)۔

مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ

محمد بن کعب قرظی کے بارے میں روایات

526- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَقَدْ سَمَّى اللّٰهُ تَعَالَى الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدَرِ بِاسْمٍ نَسَبَهُمْ اِلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ تَعَالَى:

{اِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن ابوحمید نے محمد بن کعب قرظی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تقدیر کو جھٹلانے والوں کا ایک مخصوص نام مقرر کیا ہے جس کی طرف اُنہیں منسوب کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک مجرم لوگ گمراہی اور دیوانگی (یا آگ) میں ہوں گے جب اُنہیں چہروں کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا (اور اُن سے کہا

مَسَّ سَقَرَ. اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ}

[القمر: 48]

قَالَ: فَهُمُ الْمُجْرِمُونَ

جائے گا:) تم جہنم کا مزہ چکھو' بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے''۔

محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: تو یہ لوگ مجرم ہیں۔

527- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ}

[القمر: 49]

قَالَ: نَزَلَتْ تَعْيِيرًا لِاَهْلِ الْقَدَرِ

سالم بن ابوحفصہ نے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے''۔

محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: یہ آیت اہلِ قدر کو (یعنی تقدیر کا انکار کرنے والوں کو) عار دلانے کیلئے نازل ہوئی ہے۔

528- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْبَزَّارُ قَالَ: نا اَبُو مَوْدُودٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ قَالَ لَهُمْ: لَا تُخَاصِمُوا هَذِهِ الْقَدَرِيَّةَ وَلَا تُجَالِسُوهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُجَالِسُهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ فِقْهًا فِي دِينِهِ وَلَا عِلْمًا فِي كِتَابِهِ. اِلَّا اَمْرَضُوهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ اَنَّ يَمِينِي هَذِهِ تُقْطَعُ عَلَى كِبَرِ سِنِّي. وَاَنَّهُمْ اَتَمُّوا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى. وَلَكِنَّهُمْ يَاْخُذُونَ بِاَوَّلِهَا وَيَتْرُكُونَ آخِرَهَا. وَيَاْخُذُونَ بِآخِرِهَا وَيَتْرُكُونَ

حسن بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: ابومودود نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ محمد بن کعب نے اُن لوگوں سے کہا: تم لوگ قدریہ فرقہ کے لوگوں سے بحث نہ کرنا اور اُن کی ہم نشینی اختیار نہ کرنا' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جو شخص بھی ان کی ہم نشینی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دین کی سمجھ بوجھ عطا نہیں کرتا اور اُسے اپنی کتاب کا علم عطا نہیں کرتا' البتہ یہ لوگ اُس آدمی کو خراب کر دیں گے' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد بن کعب قرظی کی جان ہے! میری یہ خواہش ہے کہ عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے میرا یہ ہاتھ کام کرنا چھوڑ دے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کسی بھی آیت پر مکمل ایمان نہیں رکھتے' یہ اُس کے ابتدائی حصہ کو لیتے ہیں اور آخری حصہ کو چھوڑ دیتے ہیں' یا آخری حصہ کو لیتے ہیں اور ابتدائی حصہ کو چھوڑ دیتے ہیں' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان

اَوَّلَهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَإِبْلِيسُ اَعْلَمُ بِاللّٰهِ تَعَالَى مِنْهُمْ. يَعْلَمُ مَنْ اَغْوَاهُ، وَهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ يُغْوُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَيُرْشِدُوْنَهَا

ہے! اللہ تعالیٰ کے بارے میں شیطان ان لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہے' وہ یہ جانتا ہے کہ اُسے کس نے گمراہ کیا ہے اور قدریہ فرقہ کے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے خود اپنے آپ کو گمراہ کیا ہے اور وہ خود اپنی رہنمائی کرتے ہیں۔

529- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن عبداللہ نے محمد بن کعب قرظی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لَوْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى مَانِعٌ اَحَدًا لَمَنَعَ إِبْلِيسَ مَسْاَلَتَهُ حِينَ عَصَاهُ، وَدَحَرَهُ عَنْ جَنَّتِهِ، وَآيَسَهُ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَجَعَلَهُ دَاعِيًا إِلَى الْغَيِّ، فَسَاَلَهُ النَّظْرَةَ اَنْ يُنْظِرَهُ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ فَاَنْظَرَهُ، وَلَوْ كَانَ اللّٰهُ مُشَفِّعًا اَحَدًا فِي شَيْءٍ لَيْسَ فِي اُمِّ الْكِتَابِ، لَشَفَّعَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي اَبِيهِ حِينَ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا، وَشَفَّعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمِّهِ

''اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو روکنا ہوتا تو جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی' اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی جنت سے نکال دیا تھا' اسے اپنی رحمت سے مایوس کر دیا تھا' اسے سرکشی کی طرف دعوت دینے والا بنا دیا تھا' اس وقت اس نے اللہ تعالیٰ سے جو مانگا تھا (تو اللہ تعالیٰ اس سے منع کر دیتا) لیکن شیطان نے اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی' یہ کہ اللہ تعالیٰ اُسے اُس دن تک مہلت دے جس دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے مہلت دے دی' اور اگر اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے بارے میں کسی کی سفارش قبول کرنی ہوتی جس کے بارے میں اُم الکتاب (یعنی تقدیر) میں طے نہ ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شفاعت اُن کے والد کے حق میں قبول کر لیتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور نبی پاک ﷺ کی شفاعت اُن کے چچا کے حق میں قبول کر لیتا۔

إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ

ابراہیم نخعی کے بارے میں روایات

530- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى {مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

قَالَ: بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ قُدِّرَ لَهُ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

سفیان نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یعنی اُس کو فوت کرنے والے نہیں ہو' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی تقدیر میں یہ طے ہے کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

531 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ:

{مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ}

[الصافات: 162]

قَالَ: بِمُضِلِّينَ إِلَّا مَنْ قَدَّرَ لَهُ وَقَضَى لَهُ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان نے منصور کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ گمراہ ہیں' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کے نصیب میں طے ہو اور اُس کے بارے میں یہ فیصلہ ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

532- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: إِنَّ آفَةَ كُلِّ دِينٍ الْقَدَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وائل بن داؤد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر دین کی آفت قدریہ فرقہ کے لوگ ہیں (یعنی تقدیر کا انکار کرنے والے لوگ ہیں)۔

الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ وَغَيْرُهُمَا

قاسم اور سالم اور دیگر حضرات کے بارے میں روایات

533- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ، وَسَالِمًا يَلْعَنَانِ الْقَدَرِيَّةَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ بن عمار بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم اور سالم کو قدریہ فرقہ کے لوگوں پر لعنت کرتے ہوئے سنا ہے۔

534- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَاِنَّهُ خَلَقَ الْقَلَمَ فَكَتَبَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ اِنَّ ذٰلِكَ الْكِتَابَ سَبَّحَ اللّٰهَ وَمَجَّدَهُ اَلْفَ عَامٍ قَبْلَ اَنْ يَبْدَاَ اللّٰهُ تَعَالَى خَلْقَ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جبیر بن نفیر فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا' اُس نے قلم کو پیدا کیا تو قلم نے اُن سب چیزوں کے بارے میں لکھ دیا جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا تھا اور جو کچھ بھی قیامت کے دن تک ہونا تھا' پھر اُس تحریر میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی اور اُس کی بزرگی کا اعتراف کیا اور یہ اُس (وقت) سے ایک ہزار سال پہلے کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے آغاز میں کسی بھی چیز کو پیدا کیا تھا۔

535- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قِيلَ لِنَافِعٍ: اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ قَالَ: فَاَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى فَضَرَبَ بِهَا وَجْهَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن سعد فرماتے ہیں:

نافع کو بتایا گیا کہ فلاں شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُنہوں نے کنکریاں مٹھی میں لیں اور اُس شخص کے چہرے پر ماردیں۔

536- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: نا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَرْبُ بْنُ سُرَيْجٍ اَبُو سُفْيَانَ الْبَزَّازُ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ: اَشَامِيٌّ اَنْتَ؟ فَقَالُوا

حرب بن سریج ابوسفیان بزاز بیان کرتے ہیں: میں نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم شامی ہو؟ لوگوں نے اُنہیں بتایا کہ یہ آپ سے نسبتِ ولاء رکھتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تمہیں خوش آمدید ہے! پھر اُنہوں نے میرے سامنے چمڑے کا تکیہ رکھ دیا' میں نے کہا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کچھ

لَهُ: إِنَّهُ مَوْلَاكَ فَقَالَ: مَرْحَبًا، وَأَلْقَ لِي وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: لَا قَدَرَ، وَمِنْهُمْ مِنْ يَقُولُ: قَدَّرَ اللَّهُ الْخَيْرَ، وَلَمْ يُقَدِّرِ الشَّرَّ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ كَائِنًا، وَلَا شَيْءٌ كَانَ إِلَّا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ، فَقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ قِبَلَكُمْ أَئِمَّةً يُصَلُّونَ بِالنَّاسِ، مَقَالَتُهُمُ الْمَقَالَتَانِ الْأُولَتَانِ، فَمَنْ رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ إِمَامًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَا تُصَلُّوا وَرَاءَهُ، ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِ، قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، إِخْوَانُ الْيَهُودِ قُلْتُ: قَدْ صَلَّيْتُ خَلْفَهُمْ، قَالَ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ أُولَئِكَ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

حقیقت نہیں ہے اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اچھائی کو تقدیر میں طے کیا گیا ہے اور برائی کو تقدیر میں طے نہیں کیا گیا' اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہونا ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اُس کے بارے میں قلم جاری ہو چکا ہے۔ تو امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تمہاری طرف کچھ امام ایسے ہیں جو لوگوں کو نماز پڑھاتے ہیں اور اُن کا موقف وہ ہے جو پہلے دو موقف بیان کیے ہیں' جب تم اُن میں سے کسی ایسے شخص کو لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھو تو اُس کے پیچھے نماز ادا نہ کرو۔ پھر وہ کچھ دیر خاموش رہے اور بولے: اُن میں سے جو شخص مرجائے تم اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرو' اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے! یہ یہودیوں کے بھائی ہیں۔ میں نے کہا: میں تو اُن لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ چکا ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا: جو شخص ان کے پیچھے نماز ادا کرتا ہے اُسے اپنی نماز کو دُہرانا چاہیے۔

مُجَاهِدٌ

مجاہد کے بارے میں روایات

537 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: أنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

{مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

قَالَ: إِلَّا مَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن جریج نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

وہ فرماتے ہیں: یعنی اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کے بارے میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

538- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا سُوَيْدُ

مروان بن معاویہ نے رجاء مکی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے

بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ رَجَاءٍ الْمَكِّيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَيَهُودُهَا فَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

مجاہد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قدریہ فرقہ کے لوگ اس اُمت کے مجوسی اور اس اُمت کے یہودی ہیں' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو اُن کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم اُن کے جنازہ میں شریک نہ ہو۔

539- أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالوہاب نے مجاہد کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ الفاظ ہیں:

{مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ، وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَأَنَا كَتَبْتُهَا عَلَيْكَ}

''جو بھی اچھائی تمہیں لاحق ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو بھی بُرائی تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہاری ذات کے حوالے سے ہوتی ہے اور میں نے یہ بات تم پر لازم کی ہے''۔

جَمَاعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ، وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ

تابعین اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے علماء کی ایک جماعت کے حوالے سے روایات

540- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا أَبُو مَخْزُومٍ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ قَالُوا: أَمَّا الْأَرْزَاقُ وَالْآجَالُ بِقَدَرٍ، وَأَمَّا الْأَعْمَالُ فَلَيْسَتْ بِقَدَرٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیار ابوالحکم بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نجران قبیلہ کے وفد نے کہا: جہاں تک رزق اور عمر کی آخری حد کا تعلق ہے تو وہ تقدیر کے مطابق ہے' لیکن جہاں تک اعمال کا تعلق ہے تو وہ تقدیر کے تابع نہیں ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل کی:

{اِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ، يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ} [القمر: 48]

"بے شک مجرم لوگ گمراہی اور دیوانگی (یا آگ) میں ہوں گے، جس دن انہیں ان کے منہ کے بل آگ میں گھسیٹا جائے گا (اور کہا جائے گا:) آگ میں جلنے کا مزہ چکھو! بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے"۔

541 - اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوبَ الطَّالْقَانِيُّ قَالَ: نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَخْزُومٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَيَّارٍ، وَاَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: التَّكْذِيبُ بِالْقَدَرِ شِرْكٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومخزوم نے سیار اور ابوہاشم رمانی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: تقدیر کا انکار کرنا شرک ہے۔

542 - اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: انا هُشَيْمٌ قَالَ: انا جُوَيْبِرٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى

{مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

يَقُولُ: مَنْ سَبَقَ لَهُ فِي عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالَى اَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جویبر نے ضحاک کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

"تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے، البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے، جو جہنم میں گرنے والا ہو"۔

ضحاک فرماتے ہیں: جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے یہ بات ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا (یہاں وہ شخص مراد ہے)۔

543 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى:

{فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا} [الشمس: 8]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحازم بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تو اُس نے نفس کو اُس کا فجور اور اُس کا تقویٰ الہام کیا"۔

فَالتَّقِيُّ اَلْهَمَهُ التَّقْوٰى، وَالْفَاجِرُ اَلْهَمَهُ الْفُجُورَ

(ابوحازم فرماتے ہیں:) تو اُس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پرہیز گار شخص کو تقویٰ الہام کیا اور گنہگار شخص کو فجور الہام کیا۔

544- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ اَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِابْنِ عَوْنٍ شَيْئًا مِنْ قَوْلِ اَهْلِ التَّكْذِيبِ بِالْقَدَرِ فَقَالَ: اَمَا تَقْرَءُونَ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى

{وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ} [القصص: 68]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ارطاۃ بن منذر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن عون کے سامنے تقدیر کا انکار کرنے والے افراد کے نظریات میں سے کوئی چیز ذکر کی تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کی کتاب نہیں پڑھتے ہو: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اختیار کر لیتا ہے' اُن لوگوں کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور وہ اُس چیز سے بلند و برتر ہے جو وہ شرک کرتے ہیں''۔

ارطاۃ بن منذر کا جواب

545- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ: حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَاَلْتُ اَرْطَاةَ بْنَ الْمُنْذِرِ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ مَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ؟ قَالَ: هٰذَا لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقُرْآنِ. قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ فَسَّرَهُ عَلَى الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ، وَالطَّوِيلِ وَالْقَصِيرِ، وَاَشْبَاهِ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقُرْآنِ. قُلْتُ فَشَهَادَتُهُ؟ قَالَ: اِذَا اسْتَقَرَّ اَنَّهُ كَذٰلِكَ: لَمْ يَجُزْ شَهَادَتُهُ؛ لِاَنَّهُ عَدُوٌّ، وَلَا يَجُوزُ شَهَادَةُ عَدُوٍّ

بقیہ بن ولید بیان کرتے ہیں: میں نے ارطاۃ بن منذر سے سوال کیا: میں نے کہا: جو شخص تقدیر کا انکار کرتا ہے اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتا۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو شخص اُس کی تفسیر یہ کرتا ہے کہ یہاں جذام اور برص کا مریض ہونا' یا لمبا یا چھوٹا ہونے یا اس طرح کی دیگر (خوبیاں یا خامیاں) مراد ہیں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ایسا شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا۔ میں نے کہا: اُس کی گواہی کا کیا حکم ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: جب یہ بات طے ہے کہ وہ شخص ایسا ہے تو اُس کی گواہی بھی درست نہیں ہوگی کیونکہ ایسا شخص دشمن ہے اور دشمن کی گواہی درست نہیں ہوتی ہے۔

546 - اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ: نا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ زَيْدٍ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ

{قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِينَ} [الانعام: 149]

فَنَادَى بِاَعْلَى صَوْتِهِ: انْقَطَعَ وَاللّٰهِ هَاهُنَا كَلَامُ الْقَدَرِيَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جویریہ بن اسماء بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن زید کو سنا اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم فرمادو! بالغ حجت اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت عطا کر دیتا''۔

پھر اُس کے بعد اُنہوں نے بلند آواز میں پکار کر یہ کہا: اللہ کی قسم! یہاں قدریہ فرقہ کا موقف منقطع ہوگیا (یعنی غلط ثابت ہوگیا)۔

547- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ: سَاَلْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ، وَحَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ، وَيَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ، وَالْمُعْتَمِرَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ زَعَمَ اَنَّهُ يَسْتَطِيعُ اَنْ يَشَاءَ فِي مُلْكِ اللّٰهِ تَعَالَى مَا لَا يَشَاءُ فَكُلُّهُمْ قَالَ: كَافِرٌ مُشْرِكٌ، حَلَالُ الدَّمِ، اِلَّا مُعْتَمِرًا فَاِنَّهُ قَالَ: الْاَحْسَنُ بِالسُّلْطَانِ اسْتِتَابَتُهُ

ابومحمد غنوی بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ، حماد بن زید، یزید بن زریع، بشر بن مفضل، معتمر بن سلیمان (ان سب حضرات سے) ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں کوئی ایسا کام کرسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نہ چاہتا ہو۔ تو ان سب حضرات نے یہ فرمایا: ایسا شخص کافر اور مشرک ہوگا، اُس کا خون بہانا حلال ہوگا۔ البتہ معتمر کی رائے مختلف تھی، اُنہوں نے یہ فرمایا کہ حاکمِ وقت کیلئے زیادہ بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص سے توبہ کروالے۔

548- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ نَصْرَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَصْمَعِيَّ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَرْزُقُ الْحَرَامَ، فَهُوَ كَافِرٌ

نصر بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے اصمعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حرام چیز رزق کے طور پر نہیں دیتا، وہ شخص کافر ہوتا ہے۔

امام مالک کا استدلال

549- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی بیان کرتے ہیں: امام مالک

بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ: قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: مَا أَضَلَّ مَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ لَوْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ فِيهِ حُجَّةٌ إِلَّا قَوْلُهُ تَعَالَى:

{هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ} [التغابن: 2]

لَكَفَى بِهِ حُجَّةً

فرماتے ہیں: جو شخص تقدیر کا انکار کرتا ہے وہ کتنا گمراہ ہے' اگر اُن لوگوں کے خلاف اس بارے میں کوئی اور حجت نہ ہوتو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی کافی ہے:

''اُسی ذات نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تم میں سے کچھ لوگ کافر ہیں اور کچھ مؤمن ہیں''۔

تو ایسے شخص کے خلاف دلیل ہونے کیلئے یہی آیت کافی ہے۔

550- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ فِي الْمُكَذِّبِ بِالْقَدَرِ: مَا هُوَ بِأَهْلٍ أَنْ يُعَادَ فِي مَرَضِهِ، وَلَا يُرَغَّبُ فِي شُهُودِ جِنَازَتِهِ، وَلَا تُجَابُ دَعْوَتُهُ

عبداللہ بن وہب بیان کرتے ہیں: میں نے لیث بن سعد کو تقدیر کا انکار کرنے والے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایسا شخص اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اُس کی بیماری کے دوران اُس کی عیادت کی جائے اور نہ ہی اس بات کی ترغیب دی جائے گی کہ اُس کے جنازہ میں شرکت کی جائے اور نہ ہی اُس کی دعوت کو قبول کیا جائے گا۔

551- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ عَمْرَو بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ، وَذَكَرَ قِصَّةَ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ: إِنْ كَانَتْ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ، فَمَا عَلَى أَبِي لَهَبٍ مِنْ لَوْمٍ. قَالَ أَبُو حَفْصٍ: فَذَكَرْتُهُ لِوَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ فَقَالَ: مَنْ قَالَ بِهَذَا يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معاذ بن معاذ نے عمرو بن عبید کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ اگر یہ آیت:

''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں''۔

یہ آیت لوحِ محفوظ میں موجود تھی تو پھر ابولہب پر ملامت نہیں کی جاسکتی' اس پر ابوحفص نے کہا: میں نے یہ بات وکیع بن جراح کے سامنے ذکر کی تو اُنہوں نے فرمایا: جو شخص یہ بات کہتا ہے اُس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کی گردن

اُڑادی جائے گی۔

بَابُ سِيرَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ

552- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ، فَاسْتَشَارَنِي فِي الْقَدَرِيَّةِ قُلْتُ: أَرَى أَنْ تَسْتَتِيبَهُمْ فَإِنْ تَابُوا، وَإِلَّا عَرَضْتَهُمْ عَلَى السَّيْفِ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّ ذَلِكَ رَأْيِي قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ رَأْيِي

باب: قدریہ فرقہ کےلوگوں کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا طرزِ عمل

امام مالک نے اپنے چچا ابو سہیل بن مالک کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ جا رہا تھا' اُنہوں نے قدریہ فرقہ کے لوگوں کے بارے میں مجھ سے مشورہ مانگا' تو میں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ آپ اُن سے توبہ کروائیں' اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ اُنہیں قتل کروا دیں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: میری بھی یہی رائے ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں: میری بھی یہی رائے ہے۔

553- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: سَايَرْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاسْتَشَارَنِي فِي الْقَدَرِيَّةِ فَقُلْتُ: أَرَى أَنْ تَسْتَتِيبَهُمْ، فَإِنْ تَابُوا وَإِلَّا ضَرَبْتَ أَعْنَاقَهُمْ فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ تِلْكَ سِيرَةُ الْحَقِّ فِيهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو سہیل نافع بن مالک بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جا رہا تھا' اُنہوں نے قدریہ فرقہ کے لوگوں کے بارے میں مجھ سے مشورہ مانگا تو میں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ آپ اُن سے توبہ کروائیں' اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ اُن کی گردنیں اُڑا دیں۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان لوگوں کے بارے میں یہی ٹھیک طریقہ کار ہے۔

554- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ: نَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ لِي

ابو سہیل نافع بن مالک بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے براہِ راست مجھے مخاطب کر کے فرمایا: تم ان لوگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو جو یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے؟ میں نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان سے

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنِي: مَا تَقُولُ فِي الَّذِينَ يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ؟ قُلْتُ: أَرَى أَنْ يُسْتَتَابُوا، فَإِنْ تَابُوا وَإِلَّا ضَرَبْتُ أَعْنَاقَهُمْ. فَقَالَ عُمَرُ: ذَلِكَ الرَّأْيُ فِيهِمْ. وَاللَّهِ لَوْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْوَاحِدَةُ لَكَفَتْ:

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ}

[الصافات: 162]

توبہ کروائی جائے' اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کی گردنیں اُڑوادی جائیں۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان کے بارے میں یہی درست رائے ہے' اللہ کی قسم! اگر صرف یہ ایک آیت ہوتی تو (اس مسئلہ کے بارے میں) یہی کافی ہوتی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

غیلان کا واقعہ اور اُس کا انجام

555- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحِمْصِيُّ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ أَخِيهِ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ غَيْلَانَ يَقُولُ فِي الْقَدَرِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَحَجَبَهُ أَيَّامًا، ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ غَيْلَانُ: مَا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكَ؟ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ: فَأَشَرْتُ إِلَيْهِ أَنْ لَا تَقُولَ شَيْئًا قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ:

{هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا. إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ

محمد بن مہاجر نے اپنے بھائی عمر بن مہاجر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز کو یہ بات پتا چلی کہ غیلان بن مسلم نامی شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے (یعنی اُس کا انکار کرتا ہے) اُنہوں نے اُس شخص کو پیغام بھیج کر بلوایا اور کچھ دن تک اپنے پاس نہیں آنے دیا' پھر اُسے اپنے پاس آنے کی اجازت دی اور فرمایا: اے غیلان! تمہارے بارے میں کیا اطلاع مجھ تک پہنچی ہے؟ عمرو بن مہاجر بیان کرتے ہیں: میں نے غیلان کو اشارہ کیا کہ وہ اس بارے میں کچھ نہ کہے (یعنی اپنا مؤقف ظاہر نہ کرے) راوی کہتے ہیں: تو غیلان نے کہا: جی ہاں! اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا انسان پر وہ زمانہ نہیں آیا جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہیں تھا' بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا ہے' ہم نے اُسے آزمائش کا شکار کیا اور اُسے سننے والا اور دیکھنے والا بنایا اور ہم نے

فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا}

[الانسان: 2]

قَالَ: اقْرَأْ آخِرَ السُّورَةِ:

{وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا}

ثُمَّ قَالَ: مَا تَقُولُ يَا غَيْلَانُ؟ قَالَ: أَقُولُ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَبَصَّرْتَنِي، وَأَصَمَّ فَأَسْمَعْتَنِي، وَضَالًّا فَهَدَيْتَنِي. فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ غَيْلَانَ صَادِقًا، وَإِلَّا فَاصْلُبْهُ. فَأَمْسَكَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الْقَدَرِ، فَوَلَّاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ دَارَ الضَّرْبِ بِدِمَشْقَ. فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَفْضَتِ الْخِلَافَةُ إِلَى هِشَامٍ، تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ هِشَامٌ فَقَطَعَ يَدَهُ. فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ وَالذُّبَابُ عَلَى يَدِهِ. فَقَالَ لَهُ: يَا غَيْلَانُ: هَذَا قَضَاءٌ وَقَدَرٌ. فَقَالَ: كَذَبْتَ، لَعَمْرُ اللَّهِ مَا هَذَا قَضَاءً وَلَا قَدَرًا. فَبَعَثَ إِلَيْهِ هِشَامٌ فَصَلَبَهُ

راستہ کی طرف اُس کی رہنمائی کی' تو یا تو وہ شکر کرنے والا ہوگا یا انکار کرنے والا ہوگا''۔(اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آدمی کے پاس اختیار ہے)۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سورت کے آخری حصہ کو بھی تو پڑھو! (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تم لوگ کچھ نہیں چاہتے ہو' صرف وہ ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے وہ جسے چاہے گا اپنی رحمت میں داخل کر دے گا اور ظلم کرنے والوں کیلئے اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے''۔

پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے غیلان! تمہارا کیا مؤقف ہے؟ غیلان نے کہا: میں یہ کہتا ہوں کہ میں پہلے نابینا تھا تو آپ نے مجھے بصارت عطا کی' میں پہلے بہرا تھا تو آپ نے مجھے سماعت عطا کی' میں گمراہ تھا تو آپ نے مجھے ہدایت دی۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر تیرا بندہ غیلان سچ کہہ رہا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے مصلوب کروا دینا۔ تو غیلان تقدیر کے بارے میں کلام کرنے سے رُک گیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے دمشق میں دارالضرب کا نگران مقرر کیا' جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا اور خلافت ہشام کے پاس آئی تو اُس نے تقدیر کے بارے میں کلام شروع کیا' ہشام نے اُسے بلوایا اور اُس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ ایک شخص اُس کے پاس سے گزرا اُس وقت اُس کے ہاتھ پر مکھی موجود تھی' اُس شخص نے اس سے کہا: اے غیلان! یہ تقدیر کا فیصلہ تھا۔ تو غیلان نے کہا: تم نے غلط کہا ہے! اللہ کی قسم! تقدیر کے

فیصلہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے (اُس کے بعد) ہشام نے اُسے بلوایا اور اُسے مصلوب کروا دیا۔

556 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نا اَبِي قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ، اَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ: دَعَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ غَيْلَانَ فَقَالَ: يَا غَيْلَانُ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: يَا غَيْلَانُ، اقْرَاْ اَوَّلَ يس فَقَرَاَ:

{يس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ} [يس: 2]

حَتَّى اَتَى {اِنَّا جَعَلْنَا فِي اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ} [يس: 8]

فَقَالَ غَيْلَانُ: وَاللّٰهِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَاَنِّي لَمْ اَقْرَاْهَا قَطُّ قَبْلَ الْيَوْمِ، اُشْهِدُكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنِّي تَائِبٌ مِمَّا كُنْتُ اَقُولُ، فَقَالَ عُمَرُ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَثَبِّتْهُ، وَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَاجْعَلْهُ آيَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے غیلان کو بلوایا اور فرمایا: اے غیلان! مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہو! اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! لوگ میری طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اے غیلان! تم سورۂ یٰسین کا ابتدائی حصہ تلاوت کرو! تو اُس نے یہ آیات تلاوت کیں:

''یٰس اور حکمت والے قرآن کی قسم ہے''۔

یہ آیات اُس نے یہاں تک تلاوت کیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)''ہم نے اُن کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو اُن کی ٹھوڑیوں تک ہیں اور وہ اوپر کی طرف (منہ کو) اُٹھائے ہوئے ہیں اور ہم نے اُن کے آگے بھی رکاوٹ ڈال دی ہے اور پیچھے بھی رکاوٹ ڈال دی ہے اور اُنہیں ڈھانپ دیا ہے کہ وہ دیکھ ہی نہیں سکتے' اُن کیلئے برابر ہے کہ تم اُنہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ (دونوں صورتوں میں) وہ ایمان نہیں لائیں گے''۔

غیلان نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! یوں لگتا ہے کہ جیسے آج سے پہلے میں نے یہ آیات تلاوت ہی نہیں کی تھیں' اے امیر المؤمنین! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنے سابقہ مؤقف سے توبہ کرتا ہوں۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر تو یہ سچ بول رہا ہے تو اسے ثابت قدم رکھنا اور اگر یہ جھوٹا

لِلْمُؤْمِنِينَ

557 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي السَّائِبِ أَنَّ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ كَتَبَ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ: بَلَغَنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ غَيْلَانَ وَصَالِحٍ، فَوَاللَّهِ لَقَتْلُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفَيْنِ مِنَ الرُّومِ وَالتُّرْكِ قَالَ هِشَامٌ: صَالِحٌ مَوْلَى ثَقِيفٍ

558- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ قَالَ: نا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الْأَشْعَرِيُّ حِمْصِيٌّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هِشَامًا، قَطَعَ يَدَ غَيْلَانَ وَلِسَانَهُ وَصَلَبَهُ، فَقَالَ لَهُ: حَقًّا مَا تَقُولُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَصَابَ وَاللَّهِ السُّنَّةَ وَالْقَضِيَّةَ وَلَأَكْتُبَنَّ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَأُحَسِّنَنَّ لَهُ مَا صَنَعَ

ہے تو اسے مؤمنین کیلئے (عبرت کی) نشانی بنا دینا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ولید بن عثمان نے یہ بات بیان کی ہے:

رجاء بن حیوہ نے ہشام بن عبدالملک کو خط لکھا: اے امیرالمؤمنین! مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ غیلان اور صالح (نام کے دو افراد جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں' اُن کے بارے میں) آپ کے ذہن میں کچھ اُلجھن ہے' اللہ کی قسم! ان دونوں کو قتل کر دینا دو ہزار رومیوں اور ترکوں (یعنی غیر مسلموں) کو مارنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

ہشام بن خالد نامی راوی نے صالح نامی راوی کے بارے میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ وہ ثقیف قبیلہ سے نسبت ولاء رکھتا تھا۔

ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں: میں عبادہ بن نسی کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُنہیں بتایا کہ امیرالمؤمنین ہشام نے غیلان کا ہاتھ اور زبان کٹوا کر اُسے مصلوب کروا دیا ہے۔ تو عبادہ بن نسی نے اُس سے کہا: تم جو کہہ رہے ہو وہ سچ ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو عبادہ بن نسی نے فرمایا: اللہ کی قسم! امیرالمؤمنین نے سنت اور (صحیح) فیصلہ کے مطابق عمل کیا ہے' میں اس بارے میں امیرالمؤمنین کو ضرور خط لکھوں گا اور اُنہوں نے جو کیا ہے اُس پر اُن کی تعریف کروں گا۔

منکرینِ تقدیر کی سزا

559- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَيَّارٍ النَّصِيبِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اِنَّ قَوْمًا يُنْكِرُونَ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: بَيِّنُوا لَهُمْ وَارْفُقُوا بِهِمْ، حَتَّى يَرْجِعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدِ اتَّخَذُوهُ دِينًا يَدْعُونَ اِلَيْهِ النَّاسَ، فَفَزِعَ لَهَا عُمَرُ فَقَالَ اُولَئِكَ اَهْلٌ اَنْ تُسَلَّ اَلْسِنَتُهُمْ مِنْ اَقْفِيَتِهِمْ سَلًّا، هَلْ طَارَ ذُبَابٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا بِمِقْدَارٍ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حکیم بن عمیر بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا: کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اُن کے سامنے اصل مسئلہ بیان کرو' اُن کے ساتھ نرمی سے کام لو تا کہ وہ رجوع کر لیں۔ تو ایک صاحب نے کہا: ہرگز نہیں! اے امیر المؤمنین! اُن لوگوں نے اس چیز کو ایک دین کے طور پر اختیار کر لیا ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اس کی دعوت دیتے ہیں۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز اس بات پر پریشان ہو گئے اور بولے: یہ لوگ اس بات کے اہل ہیں کہ ان کی زبانیں گدّیوں سے کھینچ لی جائیں' آسمان اور زمین کے درمیان جو مکھی اُڑتی ہے وہ بھی تقدیر کے تحت ہوتی ہے۔

560- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حکیم بن عمیر کے حوالے سے منقول ہے' جس میں راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

561- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوْ اَرَادَ اللهُ تَعَالَى اَنْ لَا

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا جو تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔

يُعْصَى، مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ، وَهُوَ رَأْسُ الْخَطِيئَةِ

562- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ:

لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ، قَدْ فَسَّرَ ذَلِكَ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، عَقَلَهَا مَنْ عَقَلَهَا، وَجَهِلَهَا مَنْ جَهِلَهَا:

{مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اگر اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا اور اس بات کی وضاحت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت میں ہے' جس نے اُس کو سمجھنا تھا سمجھ لیا اور جس نے اُس سے ناواقف رہنا تھا وہ ناواقف ہے (وہ آیت ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

563- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوْ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ، وَهُوَ رَأْسُ الْخَطِيئَةِ، وَإِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِلْمًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ وَعَرَفَهُ مَنْ عَرَفَهُ ثُمَّ قَرَأَ:

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ}

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا جو تمام بُرائیوں کی جڑ ہے' اس کے متعلق اللہ کی کتاب سے علم حاصل ہوتا ہے جس نے اُس سے ناواقف رہنا تھا وہ ناواقف ہے اور جس نے اُسے جاننا تھا اُس نے جان لیا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف

[الصافات: 162]

564- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: انا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْوَلِيدِ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَخَطَبَ كَمَا كَانَ يَخْطُبُ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالَى، وَمَنْ اَسَاءَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَمَنْ عَادَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ؛ فَاِنَّهُ لَابُدَّ لِاَقْوَامٍ اَنْ يَعْمَلُوا اَعْمَالًا وَضَعَهَا اللّٰهُ تَعَالَى فِي رِقَابِهِمْ، وَكَتَبَهَا عَلَيْهِمْ

565- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: نا الْوَلِيدُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ اِبْلِيسَ

عمر بن عبدالعزیز کا مکالمہ

566- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: نا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَمْسَةً: مُوسَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، وَدِثَارٌ النَّهْدِيُّ، وَيَزِيدُ الْفَقِيرُ، وَالصَّلْتُ بْنُ

ہے جو جہنم میں گرنے والا ہو"۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابو ولید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جمعہ کے دن حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے' اُنہوں نے پہلے کی طرح خطبہ دیا اور پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جو شخص بھلائی کا عمل کرتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنی چاہیے اور جو شخص بُرائی کرتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے' پھر اگر وہ دوبارہ بُرائی کر لیتا ہے تو پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے کیونکہ لوگوں کیلئے یہ بات مجبوری ہے کہ وہ ان اعمال کو کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے اُن کی گردنوں میں ڈال دیئے ہیں اور اُن کیلئے طے کر دیئے ہیں۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے اگر یہ ارادہ کیا ہوتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا۔

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: ہم پانچ افراد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے: موسیٰ بن ابو کثیر' دثار نہدی' یزید فقیر' صلت بن بہرام اور عمر بن ذر۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر تو تمہارا معاملہ ایک ہی ہے تو تم میں سے کوئی ایک شخص کلام کرے۔ تو موسیٰ بن ابو کثیر نے کلام کرنا

بَهْرَامَ، وَعُمَرُ بْنُ ذَرٍّ فَقَالَ: إِنْ كَانَ أَمْرُكُمْ وَاحِدًا فَلْيَتَكَلَّمْ مُتَكَلِّمُكُمْ، فَتَكَلَّمَ مُوسَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، وَكَانَ أَخْوَفَ مَا يَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ أَنْ يَكُونَ عَزَمَ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْقَدَرِ قَالَ: فَعَرَضَ لَهُ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَرَادَ تَعَالَى أَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ وَهُوَ رَأْسُ الْخَطِيئَةِ وَإِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِلْمًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ، إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ}

[الصافات: 162]

ثُمَّ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى حَمَّلَ خَلْقَهُ مِنْ حَقِّهِ عَلَى قَدْرِ عَظَمَتِهِ لَمْ يُطِقْ عَلَى ذَلِكَ أَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ، وَلَا مَاءٌ وَلَا جَبَلٌ، وَلَكِنَّهُ رَضِيَ مِنْ عِبَادِهِ بِالتَّخْفِيفِ

شروع کیا' اُنہیں اس بات کا زیادہ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ تقدیر کے معاملہ سے متعلق پختہ نہ ہو جائیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اُس کی طرف متوجہ ہوئے' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا جو تمام خرابیوں کی جڑ ہے اور اس بات کا علم اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے' جس نے اُس کو جاننا تھا اُس نے جان لیا اور جس نے ناواقف رہنا تھا وہ ناواقف رہا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

(اُس کے بعد اُنہوں نے فرمایا:) اگر اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہوتا کہ اپنی ذات کی عظمت کے حساب سے اپنے حق کا اپنی مخلوق کو پابند کرتا تو اس بات کی طاقت نہ زمین میں تھی نہ آسمان میں' نہ پانی میں تھی اور نہ پہاڑ میں' لیکن وہ اپنے بندوں سے تخفیف کے ہمراہ راضی ہو گیا ہے۔

567 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: انا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَتَكَلَّمَ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ، فَعَظَّمَ اللَّهَ تَعَالَى وَذَكَّرَ بِآيَاتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ہم میں سے ایک شخص نے کلام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتراف کیا' اُس کی نشانیوں کا ذکر کیا' جب وہ فارغ ہوا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کلام شروع کیا' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' حق کی گواہی

تَكَلَّمَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ، وَقَالَ لِلْمُتَكَلِّمِ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَمَا ذَكَرْتَ وَعَظَّمْتَ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى: لَوْ أَرَادَ أَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ وَقَدْ بَيَّنَ ذَلِكَ فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، عَلِمَهَا مَنْ عَلِمَهَا وَجَهِلَهَا مَنْ جَهِلَهَا، ثُمَّ قَرَأَ:

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ، إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 162]

قَالَ وَمَعَنَا: رَجُلٌ يَرَى رَأْيَ الْقَدَرِيَّةِ، فَنَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِقَوْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَرَجَعَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ، فَكَانَ أَشَدَّ النَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ

دی اور پھر کلام کرنے والے شخص سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ویسا ہی ہے جیسا تم نے ذکر کیا اور اُس کی عظمت کو بیان کیا لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہوتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا' قرآن کی ایک آیت میں اُس نے یہ بات بیان کی ہے' جس نے اُس آیت کا علم رکھنا تھا اُس نے اُس کا علم رکھا اور جس نے اُس سے ناواقف رہنا تھا وہ ناواقف رہا' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص موجود تھا جو قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا تھا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اُسے نفع عطا کیا اور اُس نے اپنے سابقہ موقف سے رجوع کر لیا' اُس کے بعد وہ قدریہ فرقہ کے بارے میں سب سے زیادہ شدت کرنے والا شخص تھا۔

568- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: نا التَّيْمِيُّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ: مَا جَرَى ذُبَابٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِقَدَرٍ، ثُمَّ قَالَ لِلسَّائِلِ: لَا تَعُودَنَّ تَسْأَلُنِي عَنْ مِثْلِ هَذَا

تیمی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان جو مکھی اُڑتی ہے وہ بھی تقدیر کے مطابق ہوتی ہے۔ پھر اُنہوں نے سوال کرنے والے شخص سے فرمایا: آئندہ تم مجھ سے اس قسم کے سوالات نہ کرنا۔

569 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا

عمرو بن مہاجر بیان کرتے ہیں: غیلان' جو آلِ عثمان کے ساتھ

هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: نَا الْهَيْثَمُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُهَاجِرٍ قَالَ: أَقْبَلَ غَيْلَانُ وَهُوَ مَوْلًى لِآلِ عُثْمَانَ، وَصَالِحُ بْنُ سُوَيْدٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمَا يَنْطِقَانِ فِي الْقَدَرِ. فَدَعَاهُمَا فَقَالَ: إِنَّ عِلْمَ اللّٰهِ تَعَالَى نَافِذٌ فِي عِبَادِهِ أَمْ مُنْتَقِضٌ؟ قَالَا: بَلْ نَافِذٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَفِيمَ الْكَلَامُ؟ فَخَرَجَا. فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ مَرَضِهِ بَلَغَهُ أَنَّهُمَا قَدْ أَسْرَفَا. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقَالَ: أَلَمْ يَكُ فِي سَابِقِ عِلْمِهِ حِينَ أَمَرَ إِبْلِيسَ بِالسُّجُودِ أَنَّهُ لَا يَسْجُدُ؟ قَالَ عَمْرٌو: فَأَوْمَأْتُ إِلَيْهِمَا بِرَأْسِي: قُولَا: نَعَمْ. فَقَالَا: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِإِخْرَاجِهِمَا، وَبِالْكِتَابِ إِلَى الْأَجْنَادِ بِخِلَافِ مَا قَالَا فَمَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يُنْفِذَ تِلْكَ الْكُتُبَ

نسبت ولاء رکھتا تھا' وہ اور صالح بن سوید' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اُنہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ یہ دونوں افراد تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کو بلوایا اور فرمایا: اپنے بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم نافذ ہوتا ہے یا نافذ نہیں ہوتا؟ اُن دونوں نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! نافذ ہوتا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کلام کس چیز کے بارے میں کیا جائے گا؟ تو وہ دونوں باہر چلے گئے۔ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی بیماری کا زمانہ آیا تو اُنہیں یہ اطلاع ملی کہ اب اُن دونوں نے پھر اسراف سے کام لینا شروع کر دیا ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے غصہ کے عالم میں اُنہیں بلوایا اور فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے یہ بات موجود نہیں تھی کہ جب اُس نے شیطان کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا (تو کیا اُسے پتا نہیں تھا) کہ وہ سجدہ نہیں کرے گا؟ عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے سر کے ذریعہ اُن دونوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم دونوں جواب دو کہ جی ہاں! تو اُن دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اُن دونوں کو وہاں سے نکال دیا جائے اور ایک تحریر لکھی جائے جو تمام لشکروں کو بھجوائی جائے جس میں یہ بات مذکور ہو کہ حقیقت ان دونوں لوگوں کے مسلک کے برخلاف ہے۔ پھر اُس تحریر کے لکھے جانے سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: كَانَ غَيْلَانُ مُصِرًّا عَلَى الْكُفْرِ بِقَوْلِهِ فِي الْقَدَرِ، فَإِذَا حَضَرَ عِنْدَ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) غیلان نامی شخص تقدیر کے بارے میں اپنے مسلک کے حوالے سے کفر پر مُصر رہا' جب وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تھا تو اُس نے منافقت

نَافَقَ، وَأَنْكَرَ أَنْ يَقُولَ بِالْقَدَرِ، فَدَعَا عَلَيْهِ عُمَرُ بِأَنْ يَجْعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، إِنْ كَانَ كَذَّابًا، فَأَجَابَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ دَعْوَةَ عُمَرَ، فَتَكَلَّمَ غَيْلَانُ فِي وَقْتِ هِشَامٍ هُوَ وَصَالِحٌ مَوْلَى ثَقِيفٍ، فَقَتَلَهُمَا وَصَلَبَهُمَا، وَقَبْلَ ذَلِكَ قَطَعَ يَدَ غَيْلَانَ وَلِسَانَهُ، ثُمَّ قَتَلَهُ وَصَلَبَهُ، فَاسْتَحْسَنَ الْعُلَمَاءُ فِي وَقْتِهِ مَا فَعَلَ بِهِمَا.

سے کام لیا اور اس بات کا انکار کیا کہ وہ تقدیر کا انکار کرتا ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُس کیلئے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اُسے مؤمنوں کیلئے نشانی بنا دے اگر وہ جھوٹا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی دعا کو قبول کیا۔ ہشام بن عبدالملک کے زمانۂ خلافت میں غیلان نامی شخص نے تقدیر کے بارے میں کلام کیا' اُس نے اور ثقیف قبیلہ کے غلام صالح نے تقدیر کا انکار کیا تو ہشام نے اُن دونوں کو قتل کروا کے مصلوب کروا دیا' اس سے پہلے غیلان کا ہاتھ کٹوایا اور اُس کی زبان کٹوائی پھر اُسے قتل کروایا اور مصلوب کروایا۔ تو اُس وقت کے علماء نے اس چیز کو مستحسن قرار دیا جو خلیفہ نے اُن دونوں کے ساتھ سلوک کیا تھا۔

فَهَكَذَا يَنْبَغِي لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَأُمَرَائِهِمْ إِذَا صَحَّ عِنْدَهُمْ أَنَّ إِنْسَانًا يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ بِخِلَافِ مَا عَلَيْهِ مَنْ تَقَدَّمَ أَنْ يُعَاقِبَهُ بِمِثْلِ هَذِهِ الْعُقُوبَةِ، وَلَا تَأْخُذُهُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ

مسلمانوں کے حکمرانوں اور اُمراء کیلئے مناسب یہی ہے کہ جب اُن کے سامنے مستند طور پر یہ بات ثابت ہو جائے کہ کوئی شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے (یعنی اُس کا انکار کرتا ہے) اور اُس (عقیدہ) کے برخلاف مؤقف رکھتا ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے تو ایسے شخص کو اس طرح کی سزا دینی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

تقدیر کے بارے میں عمر بن عبدالعزیز کا مکتوب

570- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ایک بزرگ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' (روایت کے ایک راوی معمر بن اسماعیل بیان کرتے ہیں:) دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ بزرگ ابورجاء خراسانی تھے' وہ بیان کرتے ہیں: عدی بن ارطاۃ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز

قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ مُؤَمَّلٌ: زَعَمُوا أَنَّهُ أَبُو رَجَاءٍ الْخُرَاسَانِيُّ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ أَرْطَاةَ، كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: إِنَّ قِبَلَنَا قَوْمًا يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ، فَاكْتُبْ إِلَيَّ بِرَأْيِكَ، وَاكْتُبْ إِلَيَّ بِالْحُكْمِ فِيهِمْ فَكَتَبَ إِلَيْهِ:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالِاقْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ، وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ مِمَّا قَدْ جَرَتْ سُنَّتُهُ، وَكُفُوا مُؤْنَتَهُ، فَعَلَيْكُمْ بِلُزُومِ السُّنَّةِ، فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَرَفَ مَا فِي خِلَافِهَا مِنَ الْخَطَإِ وَالزَّلَلِ، وَالْحُمْقِ وَالتَّعَمُّقِ، فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لِأَنْفُسِهِمْ، فَإِنَّهُمْ عَنْ عِلْمٍ وَقَفُوا، وَبِبَصَرٍ نَافِذٍ قَدْ كَفُوا، وَلَهُمْ كَانُوا عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ أَقْوَى وَبِفَضْلٍ لَوْ كَانَ فِيهِ أَجْرِي فَلَئِنْ قُلْتُمْ: أَمْرٌ حَدَثَ بَعْدَهُمْ، مَا أَحْدَثَهُ بَعْدَهُمْ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَ غَيْرَ سُنَّتِهِمْ، وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ، إِنَّهُمْ لَهُمُ السَّابِقُونَ، فَقَدْ تَكَلَّمُوا مِنْهُ بِمَا يَكْفِي،

رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہماری طرف کچھ افراد ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے' تو ایسے لوگوں کے بارے میں آپ اپنی رائے سے ہمیں آگاہ کیجئے اور ان لوگوں کے بارے میں جو فیصلہ ہے وہ ہمیں لکھ کر بھجوائیں۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ خط بھجوایا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ اللہ کے بندے عمر کی طرف سے جو امیر المؤمنین ہے' یہ عدی بن ارطاۃ کے نام مکتوب ہے۔ امابعد! میں تمہارے سامنے اُس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے۔ امابعد! میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں اور اُس کی ذات کے بارے میں میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرنے اور جن مسائل کے بارے میں سنت کا حکم آ چکا ہو اُس کے بارے میں جن نئے لوگوں نے نئے نظریات اختیار کیے ہیں اُنہیں ترک کرنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ ان لوگوں کے مقابلہ میں کفایت ہو چکی ہے' تو تم پر لازم ہے کہ سنت کو اختیار کرو کیونکہ سنت اُس ہستی نے مقرر کی ہے جنہیں اس بات کا پتا تھا کہ سنت کی خلاف ورزی میں کیسی غلطی' پھسلن' حماقت اور گہرائی ہے' تو تم اپنی ذات کے حوالے سے اُس چیز سے راضی ہو جس سے پہلے کے افراد (یعنی صحابہ کرام) اپنی اپنی ذات کے حوالے سے راضی رہے تھے کیونکہ اُن لوگوں کا ایسا علم تھا جس پر وہ ٹھہر گئے اور ایسی بصیرت تھی جو نافذ ہونے والی تھی جس کے حوالے سے کفایت ہو گئی اور اُمور کے کشف کے بارے میں اُن لوگوں کے پاس سب سے زیادہ قوی

وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي، فَمَا دُونَهُمْ مُقَصِّرٌ، وَمَا فَوْقَهُمْ مُحْسِرٌ، لَقَدْ قَصَّرَ عَنْهُمْ آخَرُونَ فَضَلُّوا وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ

صلاحیت موجود تھی' اور اگر اس میں کوئی فضیلت ہوتی (تو اس کی پیروی کرنے کے) وہ حضرات زیادہ حقدار تھے۔ اگر تم یہ کہو کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو ان حضرات کے بعد سامنے آیا ہے' تو اُن حضرات کے بعد اس نئے معاملہ کو اُنہی لوگوں نے بنایا ہوگا جنہوں نے اُن کے طریقہ کی پیروی نہیں کی ہوگی اور اپنے آپ کو اُن سے موڑ لیا ہوگا کیونکہ اُن لوگوں کو سبقت کا شرف حاصل ہے' اُن لوگوں نے اس بارے میں وہ کلام کیا ہے جو کفایت کر جاتا ہے اور اس کے حوالے سے ایسی صفات بیان کی ہیں جو شفاء دیتی ہیں' تو اب کوئی کوتاہی کرنے والا نہ تو اس سے نیچے جاسکتا ہے اور نہ ہی اس سے اوپر جاسکتا ہے' کچھ لوگوں نے اس کے حوالے سے کوتاہی کی تو وہ گمراہ ہو گئے اور یہ بات واضح ہے کہ وہ حضرات سیدھی ہدایت پر تھے۔

كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ عَلَى الْخَبِيرِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى سَقَطْتَ،

تم نے مجھ سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا ہے' تو اللہ کے حکم سے تم نے صاحب علم شخص سے رجوع کیا ہے۔

مَا أَحْدَثَ الْمُسْلِمُونَ مُحْدَثَةً، وَلَا ابْتَدَعُوا بِدْعَةً هِيَ أَبْيَنُ أَمْرًا، وَلَا أَثْبَتُ مِنْ أَمْرِ الْقَدَرِ، وَلَقَدْ كَانَ ذِكْرُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجُهْلَاءِ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ، وَيَقُولُونَ بِهِ فِي أَشْعَارِهِمْ، يُعَزُّونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ عَنْ مَصَائِبِهِمْ، ثُمَّ جَاءَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا شِدَّةً وَقُوَّةً، ثُمَّ ذَكَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةٍ، فَسَمِعَهُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

مسلمانوں میں جتنے بھی نئے مسائل رونما ہوئے اور جتنے بھی نئے بدعتی مؤقف سامنے آئے' اُن میں سے کوئی بھی معاملہ تقدیر کے معاملہ سے زیادہ واضح اور زیادہ ثابت شدہ نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے جہلاء نے اس کا ذکر کیا ہے' وہ اپنے کلام میں اس حوالے سے گفتگو کرتے تھے' اپنے اشعار میں اس کا ذکر کرتے تھے' اپنے مصائب کے حوالے سے اپنی ذات کی نسبت اس کی طرف کرتے تھے' پھر اسلام آیا تو اُس نے اس کی شدت اور قوت میں اضافہ ہی کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہیں' دو نہیں' تین نہیں اس سے زیادہ احادیث میں اس کا ذکر کیا' مسلمانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ باتیں سنیں' وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَسَلَّمَ. فَتَكَلَّمُوا فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَبَعْدَ وَفَاتِهِ. يَقِينًا وَتَصْدِيقًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ وَتَضْعِيفًا لِأَنْفُسِهِمْ: أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ. وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ وَلَمْ يَنْفُذْ فِيهِ قَدَرُهُ.

حیاتِ مبارکہ میں اور آپ کے وصال کے بعد اس بارے میں کلام کرتے رہے' یقین کے ساتھ تصدیق رکھتے ہوئے اور اپنے پروردگار کی ذات کے سامنے خود کو سپرد کرتے ہوئے اور اپنے کمزور ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے (اُنہوں نے کلام کیا) کہ جو بھی چیز ہے اللہ تعالیٰ کا علم اُس چیز کو محیط ہے اور ہر چیز کو اُس کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں شمار کیا ہوا ہے اور اُس کی تقدیر ہر چیز میں نافذ ہوتی ہے۔

فَلَئِنْ قُلْتُمْ: قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ كَذَا وَكَذَا. وَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ كَذَا وَكَذَا؟ لَقَدْ قَرَءُوا مِنْهُ مَا قَدْ قَرَأْتُمْ. وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ. ثُمَّ قَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ: كُلُّهُ كِتَابٌ وَقَدَرٌ. وَكُتِبَ الشِّقْوَةَ. وَمَا يُقَدَّرْ يَكُنْ. وَمَا شَاءَ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ. وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا. ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا.

اگر تم لوگ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فلاں فلاں آیت ارشاد فرمائی ہے' یا اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں آیت نازل نہیں کی؟ تو اُس کتاب میں سے کچھ آیات وہ ہیں جن کی تم نے تلاوت کی ہے' وہ لوگ اُن آیات کے مفہوم سے اُس حد تک واقف تھے جس سے تم واقف نہیں ہو اور ان سب کا مفہوم جاننے کے بعد اُن حضرات نے یہ مسلک پیش کیا کہ سب کچھ تقدیر کے مطابق ہے' بدنصیبی طے کی گئی ہے' اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تقدیر میں طے کیا ہے وہ ہوگا' جو اُس نے چاہا ہے وہ ہوگا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوگا اور یہ بات بھی کہ ہم اپنے آپ کو کوئی نفع یا نقصان پہنچانے کے مالک نہیں ہیں' اُس کے بعد اُن حضرات نے (یعنی صحابہ کرام نے) رغبت بھی رکھی اور ڈرتے بھی رہے۔

كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي الْحُكْمَ فِيهِمْ. فَمَنْ أُوتِيتَ بِهِ مِنْهُمْ فَأَوْجِعْهُ ضَرْبًا. وَاسْتَوْدِعْهُ الْحَبْسَ. فَإِنْ تَابَ مِنْ رَأْيِهِ السُّوءِ. وَإِلَّا فَاضْرِبْ عُنُقَهُ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

(پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تم نے میری طرف لکھ کر مجھ سے ایسے لوگوں کے بارے میں حکم دریافت کیا ہے (جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں) تو ان میں سے جس شخص کو تمہارے پاس لایا جائے تم اُس کی پٹائی کرواور اُسے قید میں ڈال دو' اگر وہ اپنی بُری رائے سے توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کی گردن اُڑا دو۔

571 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو الْمُنْذِرِ عَنْبَسَةُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، بِالشَّاشِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: كَتَبَ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ:

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى، وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالِاجْتِهَادِ فِي أَمْرِهِ، وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ

بَعْدَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي قَبْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابورجاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ایک اہلکار نے اُنہیں خط لکھ کر اُن سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُسے خط میں لکھا:

"امابعد! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے اور اُس کے معاملہ میں بھرپور کوشش کرنے کی تلقین کرتا ہوں اور اس بات کی بھی کہ تم اُس چیز کو ترک کر دو جو بعد میں آنے والے لوگوں نے نئی ایجاد کی ہیں"۔

اُس کے بعد راوی نے سابقہ روایت کی مانند روایت ذکر کی ہے۔

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذِهِ حُجَّتُنَا عَلَى الْقَدَرِيَّةِ: كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى، وَسُنَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَّةُ أَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ وَقَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، مَعَ تَرْكِنَا لِلْجِدَالِ وَالْمِرَاءِ، وَالْبَحْثُ عَنِ الْقَدَرِ فَإِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْهُ، وَأُمِرْنَا بِتَرْكِ مُجَالَسَةِ الْقَدَرِيَّةِ، وَأَنْ لَا نُنَاظِرَهُمْ، وَلَا نُفَاتِحَهُمْ عَلَى سَبِيلِ الْجَدَلِ، بَلْ يُهْجَرُونَ وَيُهَانُونَ وَيُذَلُّونَ، وَلَا يُصَلَّى خَلْفَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، وَلَا تُقْبَلُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) قدریہ فرقہ کے لوگوں کے خلاف یہ ہمارے دلائل تھے جو اللہ کی کتاب' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت' اُن کے اصحاب کے طریقہ اور تابعین کے طریقہ سے ثابت ہیں جو احسان کے ہمراہ صحابہ کرام کی پیروی کرنے والے تھے اور مسلمانوں کے حکمرانوں کے اقوال سے بھی ثابت ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ ہم تقدیر کے بارے میں بحث و مباحثہ کرنے سے بھی اجتناب کرتے ہیں کیونکہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے اور ہمیں قدریہ فرقہ کے لوگوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس بات کا بھی کہ ہم اُن کے ساتھ مناظرہ نہ کریں اور اُن کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کریں' اُن لوگوں سے لاتعلقی اختیار کی جائے گی' اُن کی اہانت کی

شَهَادَتُهُمْ وَلَا يُزَوَّجُ. وَإِنْ مَرِضَ لَمْ يُعَدْ وَإِنْ مَاتَ لَمْ يُحْضَرْ جِنَازَتُهُ. وَلَمْ تُجَبْ دَعْوَتُهُ فِي وَلِيمَةٍ إِنْ كَانَتْ لَهُ. فَإِنْ جَاءَ مُسْتَرْشِدًا أُرْشِدَ عَلَى مَعْنَى النَّصِيحَةِ لَهُ. فَإِنْ رَجَعَ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ. وَإِنْ عَادَ إِلَى بَابِ الْجَدَلِ وَالْمِرَاءِ لَمْ نَلْتَفِتْ عَلَيْهِ. وَطُرِدَ وَحُذِّرَ مِنْهُ. وَلَمْ يُكَلَّمْ وَلَمْ يُسَلَّمْ عَلَيْهِ

جائے گی' اُنہیں ذلیل کیا جائے گا' اُن میں سے کسی کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جائے گی' اُن کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی' اُن سے شادی بیاہ نہیں کیا جائے گا' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو اُن کی عیادت نہیں کی جائے گی' اگر مر جائیں تو اُن کے جنازہ میں شرکت نہیں ہوگی' ولیمہ میں اُن کی دعوت کو قبول نہیں کیا جائے گا' لیکن اگر اُن میں سے کوئی شخص رہنمائی حاصل کرنے کیلئے آتا ہے تو خیر خواہی کے طور پر اُس کی رہنمائی کر دی جائے گی' اگر وہ رجوع کر لیتا ہے تو اس بات پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے اور اگر وہ دوبارہ بحث و مباحثہ کی طرف لوٹ جاتا ہے تو پھر ہم اُس کی طرف توجہ نہیں دیں گے' اُسے پرے کر دیا جائے گا اور اُس سے بچا جائے گا' اُس کے ساتھ کلام نہیں کیا جائے گا' اُسے سلام نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ تَرْكِ الْبَحْثِ وَالتَّنْقِيرِ عَنِ النَّظَرِ فِي أَمْرِ الْمُقَدَّرِ كَيْفَ؟ وَلِمَ؟ بَلِ الْإِيمَانُ بِهِ وَالتَّسْلِيمُ

باب: تقدیر کے معاملہ میں بحث ترک کرنے اور اس میں غور و فکر سے روکنے کا بیان کہ یہ کیسے ہوتی ہے اور کیوں ہوتی ہے؟ بلکہ اس پر ایمان رکھنا چاہیے اور اسے تسلیم کرنا چاہیے

572- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَمِائَةٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

572- رواہ ابن ماجہ:84

مِنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ، وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْهُ

''جو شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرے گا اُس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا اور جو اُس کے بارے میں کلام نہیں کرے گا اُس سے حساب نہیں لیا جائے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ

573- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ أَبِي سَهْلٍ أَيْضًا قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادٌ أَبُو عَمْرٍو قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ: شَيْءٌ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَلَّا يُطْلِعَكُمْ عَلَيْهِ، فَلَا تُرِيدُوا مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَا أَبَى عَلَيْكُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن ابراہیم قرشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُن سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تمہیں اُس پر مطلع نہیں کرے گا' تو جو چیز اللہ تعالیٰ تمہیں بتانا نہیں چاہتا تم اُس کا ارادہ نہ کرو۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا مَعْنَى مَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رِسَالَتِهِ لِأَهْلِ الْقَدَرِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے قول کا بھی یہی مفہوم ہے جو اُنہوں نے قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے متعلق اپنے مکتوب میں بیان کیا تھا۔

قَوْلُهُ: فَلَئِنْ قُلْتُمْ: قَدْ قَالَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ كَذَا وَكَذَا، يُقَالُ لَهُمْ: لَقَدْ قَرَءُوا مِنْهُ يَعْنِي الصَّحَابَةَ مَا قَدْ قَرَأْتُمْ وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ، ثُمَّ قَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ: كُلُّهُ كِتَابٌ وَقَدَرٌ، وَكُتِبَ الشِّقْوَةُ، وَمَا قُدِّرَ يَكُنْ، وَمَا شَاءَ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا وَالسَّلَامُ

اُنہوں نے یہ کہا تھا: اگر تم لوگ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ یہ آیت نازل کی ہے' تو ایسے لوگوں سے یہ کہا جائے کہ قرآن کو اُن لوگوں نے بھی پڑھا تھا' یعنی صحابہ کرام نے بھی پڑھا تھا جس طرح تم نے پڑھا ہے' لیکن وہ قرآن کے اُس مفہوم کا علم رکھتے تھے جس سے تم ناواقف ہو' اور اس سب کا علم ہونے کے بعد اُن حضرات کا یہ نظریہ تھا کہ ہر چیز تقدیر کے مطابق ہے' اللہ تعالیٰ نے بدبختی بھی طے کی ہے جو اُس نے تقدیر میں طے کیا ہے وہ ہوگا' جو وہ چاہے گا وہ ہوگا اور جو نہیں چاہے گا وہ نہیں ہوگا' ہم اپنی ذات کو کوئی

نقصان یا نفع پہنچانے کے مالک نہیں ہیں اور اُس کے بعد اُن حضرات نے رغبت بھی اختیار کی اور ڈرتے بھی رہے۔ والسلام!

574- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ: أَنَّ عُزَيْرًا سَأَلَ رَبَّهُ تَعَالَى عَنِ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ: سَأَلْتَنِي عَنْ عِلْمِي، عُقُوبَتُكَ أَنْ لَا أُسَمِّيكَ فِي الْأَنْبِيَاءِ

داؤد بن ابو ہند بیان کرتے ہیں: حضرت عزیر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا تو پروردگار نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے میرے علم کے بارے میں سوال کیا ہے' تمہاری سزا یہ ہے کہ میں تمہارا نام انبیاء میں ذکر نہیں کروں گا۔

575- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ نَوْفٍ قَالَ: قَالَ عُزَيْرٌ فِيمَا يُنَاجِي بِهِ رَبَّهُ: يَا رَبِّ تَخْلُقُ خَلْقًا فَتُضِلُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ قَالَ: قِيلَ لَهُ: يَا عُزَيْرُ، أَعْرِضْ عَنْ هَذَا قَالَ: فَعَادَ فَقَالَ: يَا رَبِّ تَخْلُقُ خَلْقًا، فَتُضِلُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ قَالَ: قِيلَ لَهُ: يَا عُزَيْرُ، أَعْرِضْ عَنْ هَذَا،

ابو عمران جونی نے نوف کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتے ہوئے کہا: اے میرے پروردگار! تُو نے مخلوق کو پیدا کیا' پھر جس کو تُو نے چاہا گمراہ رہنے دیا اور جسے تُو نے چاہا اُسے ہدایت دے دی۔ تو اُن سے کہا گیا: اے عزیر! تم اس بات سے منہ موڑ لو۔ اُنہوں نے دوبارہ یہی بات کہی اور عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو نے مخلوق کو پیدا کیا اور جسے تُو نے چاہا اُسے گمراہ رہنے دیا اور جسے تُو نے چاہا اُسے ہدایت دی۔ تو اُن سے کہا گیا: اے عزیز! تم اس کو چھوڑ دو۔ (لیکن ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا}

[الكهف: 54]

''انسان سب سے زیادہ بحث کرنے والا ہے''۔

فَعَادَ فَقَالَ: يَا عُزَيْرُ، لَتُعْرِضَنَّ عَنْ هَذَا أَوْ لَمَحَوْتُكَ مِنَ النُّبُوَّةِ، إِنِّي لَا أُسْأَلُ عَمَّا أَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ

حضرت عزیر علیہ السلام نے دوبارہ یہی بات کہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عزیر! یا تو تم اس کو چھوڑ دو گے یا پھر میں تمہارا نام نبوت سے مٹا دوں گا' میں جو کرتا ہوں اُس بارے میں مجھ سے سوال

نہیں کیا جائے گا لیکن لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

576- حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَزْوِينِيُّ الصَّوَّافُ قَالَ: نا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ نَهْشَلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: وَافَيْتُ الْمَوْسِمَ، فَلَقِيتُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ذِكْرَ الْجَمَاعَةِ قَالَ: وَرَأَيْتُ طَاوُسًا الْيَمَانِيَّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِرَجُلٍ: إِنَّ الْقَدَرَ سِرُّ اللَّهِ تَعَالَى، فَلَا تَدْخُلَنَّ فِيهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن نعمان نے نہشل کے حوالے سے ضحاک بن عثمان کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں حج کرنے کیلئے آیا تو مسجد خیف میں میری ملاقات (کچھ حضرات) سے ہوئی اُنہوں نے کچھ لوگوں کے نام ذکر کیے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس یمانی کو بھی دیکھا میں نے اُنہیں ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: تقدیر اللہ تعالیٰ کا راز ہے تم اُس میں دخل نہ دو میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ فِرْعَوْنَ مُتَغَيِّرَ الْوَجْهِ، إِذِ اسْتَقْبَلَهُ مَلَكٌ مِنْ خَزَّانِ النَّارِ، وَهُوَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ مُتَعَجِّبًا لِمَا قَالَ لَهُ الرُّوحُ الْأَمِينُ: إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَكَ إِلَى فِرْعَوْنَ مَعَ أَنَّهُ قَدْ طُبِعَ عَلَى قَلْبِهِ فَلَنْ يُؤْمِنَ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ، فَدُعَائِي مَا هُوَ؟ قَالَ: امْضِ لِمَا أُمِرْتَ قَالَ صَدَقْتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُوسَى اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا مِنْ خَزَّانِ النَّارِ، وَقَدْ جَهَدْنَا

"جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس سے نکلے تو اُن کے چہرے کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی اسی دوران جہنم کے نگران فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اُن کے سامنے آیا اُس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی ہتھیلی کو اُلٹ پلٹ رہے تھے وہ اس بات پر حیران تھے کہ روح الامین نے اُن سے یہ کہا تھا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو فرعون کی طرف بھیجا ہے حالانکہ اُس نے فرعون کے دل پر مہر بھی لگا دی ہے اور وہ ایمان نہیں لائے گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے جبریل! پھر میرے دعوت دینے کا کیا فائدہ ہوگا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ کو جو حکم دیا گیا ہے

عَلَى اَنْ نَسْأَلَ فِي هَذَا الْاَمْرِ. فَاَوْحَى اِلَيْنَا اَنَّ الْقَدَرَ سِرُّ اللّٰهِ. فَلَا تَدْخُلُوا فِيهِ

آپ اُس پر عمل کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے! پھر اُس فرشتہ نے کہا: اے حضرت موسیٰ! ہم بارہ فرشتے ہیں جو جہنم کے نگران ہیں اور ہم اس بات کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہم اس معاملہ کے بارے میں کوئی سوال نہ کریں کیونکہ ہماری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ تقدیر اللہ تعالیٰ کا راز ہے تو تم لوگ اُس میں دخل نہ دو"۔

تورات کے بارے میں منقول روایت

577- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: انا كُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ قَالَ: اَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ، اَوْ فِي الْكِتَابِ: اَنَا اللّٰهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنَا خَالِقُ الْخَلْقِ، خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ، وَخَلَقْتُ مَنْ يَكُونُ الْخَيْرُ عَلَى يَدَيْهِ، فَطُوبَى لِمَنْ خَلَقْتُهُ لِيَكُونَ الْخَيْرُ عَلَى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ خَلَقْتُهُ لِيَكُونَ الشَّرُّ عَلَى يَدَيْهِ

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے تورات میں' یا کسی اور الہامی کتاب میں (یہ شک راوی کو ہے) یہ بات پائی ہے:

"میں اللہ ہوں' میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں نے مخلوق کو پیدا کیا ہے' میں نے بھلائی اور بُرائی کو پیدا کیا ہے' میں نے اُس کو بھی پیدا کیا ہے جس کے سامنے بھلائی ہو گی تو اُس شخص کیلئے مبارکباد ہے جس کو میں نے اس لیے پیدا کیا تا کہ اُس کے سامنے بھلائی ہو' اور اُس شخص کیلئے بربادی ہو جس کو میں نے اس لیے پیدا کیا کہ اُس کے سامنے بُرائی ہو"۔

خانۂ کعبہ کی بنیاد سے ملنے والی تحریر

578- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُسَافِعٍ الْحَاجِبِ اَنَّهُ قَالَ وَجَدُوا حَجَرًا حِينَ نَقَضُوا الْبَيْتَ فِيهِ ثَلَاثَةُ صُفُوحٍ، فِيهَا كِتَابٌ مِنْ كُتُبِ الْاُوَلِ، فَدَعَى لَهَا رَجُلٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں: مسافع حاجب نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب لوگوں نے (تعمیر نو کیلئے) خانۂ کعبہ کی عمارت کو گرایا تو اُنہیں اُس میں سے تین تختیاں ملیں جن میں یہ تحریر تھا کہ یہ پہلے زمانہ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کے اقتباسات ہیں۔ ایک شخص کو بلایا

فَقَرَأَهَا، فَإِذَا فِي صَفْحٍ مِنْهَا:

أَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ صُغْتُهَا يَوْمَ صُغْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حَفَفْتُهَا بِسَبْعَةِ أَمْلَاكٍ، وَبَارَكْتُ لِأَهْلِهَا فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ.

گیا' اُس نے اسے پڑھا تو پہلی تختی میں یہ تحریر تھا:

''میں اللہ ہوں جو مکہ والا ہوں' میں نے مکہ کو اُس دن بنایا تھا جس دن میں نے سورج اور چاند کو بنایا تھا اور میں نے اُسے سات املاک کے ذریعہ ڈھانپ دیا ہے' میں نے یہاں کے رہنے والوں کیلئے گوشت اور پانی میں برکت رکھی ہے''۔

وَفِي الصَّفْحِ الْآخَرِ:

أَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَاشْتَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ.

دوسری تختی میں یہ تحریر تھا:

''میں اللہ ہوں جو مکہ کا مالک ہے' میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اس کو اپنے اسم سے متعلق کیا ہے جو شخص اسے ملائے گا میں اُسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اُس کے ٹکڑے کر دوں گا''۔

وَفِي الصَّفْحِ الثَّالِثِ:

أَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ، فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ الْخَيْرُ عَلَى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ كَانَ الشَّرُّ عَلَى يَدَيْهِ

تیسری تختی میں یہ تحریر تھا:

''میں اللہ ہوں' میں مکہ کا مالک ہوں' میں نے بھلائی اور برائی کو پیدا کیا ہے تو اُس شخص کیلئے مبارکباد ہے جس کے سامنے بھلائی آئے گی اور اُس شخص کیلئے بربادی ہے جس کے سامنے برائی آئے گی''۔

579 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: يُوسُفُ بْنُ سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَجَجْتُ فَسَمِعْتُ رَجُلًا، يُلَبِّي يَقُولُ فِي تَلْبِيَتِهِ:

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ،

یوسف بن سہل واسطی بیان کرتے ہیں: میں حج کیلئے گیا تو میں نے ایک شخص کو سنا جو تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنے تلبیہ میں یہ کہہ رہا تھا:

''میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' برائی تیری طرف نہیں جا سکتی''۔

فَلَمَّا دَخَلْتُ مَكَّةَ لَقِيتُ سُفْيَانَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي سَمِعْتُ، فَمَا زَادَنِي عَلَى أَنْ قَالَ:

{قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، مِنْ شَرِّ مَا

راوی کہتے ہیں: جب میں مکہ میں داخل ہوا اور میری ملاقات سفیان سے ہوئی تو جو بات میں نے سنی تھی اُس کے بارے میں اُنہیں بتایا تو اُنہوں نے اس کے جواب میں صرف یہ آیت پڑھی:

''تم فرماؤ کہ میں پھاڑ کر (پیدا کرنے والے) پروردگار کی پناہ

خَلَقَ} [الفلق: 2]

مانگتا ہوں اُس چیز کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا ہے''۔

580- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قَطَنُ بْنُ نَسِيرٍ قَالَ: نا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا اَبُو سِنَانٍ قَالَ: اجْتَمَعَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ، وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيُّ بِمَكَّةَ فَقَالَ عَطَاءٌ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا كُتُبٌ بَلَغَنِي اَنَّهَا كُتِبَتْ عَنْكَ فِي الْقَدَرِ؟ فَقَالَ وَهْبٌ: وَمَا كَتَبْتُ كُتُبًا، وَلَا تَكَلَّمْتُ فِي الْقَدَرِ، ثُمَّ قَالَ وَهْبٌ: قَرَاْتُ نَيِّفًا وَسَبْعِينَ مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ تَعَالَى، مِنْهَا نَيِّفٌ وَاَرْبَعُونَ ظَاهِرَةٌ فِي الْكَنَائِسِ، وَمِنْهَا نَيِّفُ وَعِشْرُونَ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا قَلِيلٌ مِنَ النَّاسِ، فَوَجَدْتُ فِيهَا كُلِّهَا: اَنْ مَنْ وَكَّلَ اِلَى نَفْسِهِ شَيْئًا مِنَ الْمَشِيئَةِ فَقَدْ كَفَرَ

ابوسنان بیان کرتے ہیں: وہب بن منبہ اور عطاء خراسانی کی مکہ میں ملاقات ہوئی تو عطاء نے کہا: اے ابوعبداللہ! اُن تحریروں کا کیا معاملہ ہے جو مجھ تک پہنچی ہیں اور یہ بات پتا چلی ہے کہ آپ نے وہ تقدیر کے بارے میں تحریر کی ہیں۔تو وہب نے جواب دیا: میں نے کبھی کوئی تحریر نہیں لکھی ہے اور نہ ہی کبھی تقدیر کے بارے میں کلام کیا ہے۔ پھر وہب نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کی ستر سے زیادہ کتابوں میں یہ بات پڑھی ہے جن میں سے چالیس سے زیادہ کتابیں عبادت خانوں میں ظاہر تھیں اور بیس سے زیادہ کتابیں وہ ہیں جن کے بارے میں بہت تھوڑے سے لوگ علم رکھتے ہیں' تو میں نے اُن سب کتابوں میں یہی چیز پائی ہے کہ جو شخص مشیت سے متعلق کوئی چیز اپنی ذات کی طرف منسوب کرے گا وہ کفر کا مرتکب ہوگا۔

581- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْاَوْزَاعِيَّ قَالَ: نا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيلَ لَهُ اِنَّ رَجُلًا قَدِمَ عَلَيْنَا يُكَذِّبُ بِالْقَدَرِ فَقَالَ: دُلُّونِي عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَعْمَى فَقَالُوا: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَئِنِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ لَاَعَضَّنَّ اَنْفَهُ حَتَّى اَقْطَعَهُ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن عبید مکی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُن سے کہا گیا: ایک شخص ہمارے پاس آیا ہے جو تقدیر کو جھٹلاتا ہے۔تو اُنہوں نے فرمایا: اُس شخص کے پاس مجھے لے کر چلو! حالانکہ وہ اُس وقت نابینا ہو چکے تھے' لوگوں نے کہا: آپ اُس کا کیا کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں نے اُس پر قابو پالیا تو میں اُس کی ناک کاٹ دوں گا اور اگر میں نے اُس کی گردن کو اپنے ہاتھوں میں پالیا تو میں اُس کو توڑ دوں گا' اُس ذات کی

وَلَئِنْ وَقَعَتْ رَقَبَتُهُ فِي يَدِي لَأَدُقَّنَّهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَنْتَهِي بِهِمْ سُوءُ رَأْيِهِمْ حَتَّى يُخْرِجُوا اللَّهَ تَعَالَى مِنْ أَنْ يَكُونَ قَدَّرَ الْخَيْرَ، كَمَا أَخْرَجُوهُ مِنْ أَنْ يُقَدِّرَ الشَّرَّ

قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! ان لوگوں کی رائے کی خرابی ختم نہیں ہوتی جب تک یہ اللہ تعالیٰ کو اس چیز سے بھی نہیں نکال دیتے کہ اُس نے بھلائی کو تقدیر میں طے کیا ہے جس طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس چیز سے نکال دیا تھا کہ اُس نے بُرائی کو تقدیر میں طے کیا ہے۔

582 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: نا بَقِيَّةُ قَالَ: نا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ: عِلْمَ اللَّهُ تَعَالَى مَا هُوَ خَالِقٌ وَمَا الْخَلْقُ عَامِلُونَ، ثُمَّ كَتَبَهُ، ثُمَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ} [الحج: 70]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدہ بن ابولبابہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم تھا کہ اُس نے کیا چیز پیدا کرنی ہے اور مخلوق نے کیا عمل کرنے ہیں؟ پھر اُس نے یہ باتیں نوٹ کیں اور پھر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

"کیا تم اس بات کا علم نہیں رکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن چیزوں کے بارے میں جانتا ہے جو کچھ بھی آسمان میں ہے اور زمین میں ہے' بے شک یہ کتاب میں تحریر ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہے"۔

583- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو أَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَلْهَانِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بن جبر بیان کرتے ہیں:

اُن تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ الْقَلَمُ، فَأَخَذَهُ بِيَمِينِهِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ قَالَ: فَكَتَبَ الدُّنْيَا وَمَا يَكُونُ فِيهَا مِنْ عَمَلٍ

"اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیا' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں' تو اُس قلم نے وہ کچھ لکھ دیا جو کچھ دنیا اور دنیا میں ہونا ہے جس کا تعلق عمل

مَعْمُولٍ، بِرٍّ أَوْ فُجُورٍ، رَطْبٍ أَوْ يَابِسٍ، فَأَحْصَاهُ عِنْدَهُ فِي الذِّكْرِ.
ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ:

سے ہے خواہ وہ نیکی ہو یا بُرائی ہو تر ہو یا خشک ہو تو اللہ تعالیٰ نے ساری چیزیں اپنے پاس ذکر (یعنی لوحِ محفوظ) میں لکھوا دیں"۔
پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

{هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ}
[الجاثية: 29]

"یہ ہماری تحریر ہے جو تمہارے سامنے حق کے مطابق بیان کرتی ہے تم لوگ جو عمل کرتے تھے ہم نے اُس کا نسخہ نقل کیا تھا"۔

فَهَلْ تَكُونُ النَّسْخَةُ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ

تو یہ نقل کرنا صرف اُسی وقت ہو سکتا ہے جب کوئی ایسا معاملہ ہو جس سے فارغ ہوا جا چکا ہو۔

قدریہ فرقہ کے لوگوں سے لاتعلقی اختیار کرنا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَهَذَا طَرِيقُ أَهْلِ الْعِلْمِ: الْإِيمَانُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَاقِعٌ مِنَ اللَّهِ بِمَقْدُورٍ جَرَى بِهِ، يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ اہلِ علم کا طریقہ ہے کہ وہ تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واقع ہوتی ہے ایک ایسی تقدیر کے مطابق جو جاری ہو چکی ہے وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ}
[الانبياء: 23]

"اُس سے اس بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا جو وہ کرتا ہے اور اُن لوگوں سے سوال کیا جائے گا"۔

وَأَمَّا الْحُجَّةُ فِي تَرْكِ مُجَالَسَةِ الْقَدَرِيَّةِ وَلَا يُفَاتَحُونَ بِكَلَامٍ، وَلَا بِمُنَاظَرَةٍ إِلَّا عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَإِثْبَاتِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَتَبْكِيتِهِمْ، أَوْ يَسْتَرْشِدُ مِنْهُمْ مُسْتَرْشِدٌ لِلِاسْتِرْشَادِ فَيُرْشَدُ، وَيُوقَفُ عَلَى طَرِيقِ الْحَقِّ، وَيَحْذَرُ طَرِيقَ الْبَاطِلِ.

جہاں تک قدریہ فرقہ کے لوگوں سے ہم نشینی ترک کرنے کا تعلق ہے تو اُس کی حجت یہ ہے کہ اُن کے ساتھ نہ تو بات چیت کی جائے نہ بحث کی جائے البتہ ضرورت کے وقت اُن کے سامنے حجت ثابت کرنے کیلئے بحث کی جا سکتی ہے اور اُن کو خاموش کرنے کیلئے یا پھر جب اُن میں سے کوئی رہنمائی کا طلبگار شخص رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہو تو پھر اُس کی رہنمائی کیلئے ایسا کیا جا سکتا ہے تاکہ اُسے حق کے راستہ

فَلَا بَأْسَ بِالْبَيَانِ عَلَى هَذَا النَّعْتِ.

سے واقف کروایا جائے اور باطل کے راستہ سے بچنے کی تلقین کی جائے' تو ایسی صورت میں بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وَسَأَذْكُرُ فِي ذَلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. فَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ

میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اُس پر جو چیز دلالت کرتی ہے اُس کا ذکر میں عنقریب کروں گا' اگر اللہ نے چاہا' باقی اللہ تعالیٰ ہی ہر ہدایت کی توفیق نصیب کرنے والا ہے۔

584 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا الْمُقْرِئُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیعہ جرشی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ

"قدریہ فرقہ والوں کے ساتھ اُٹھو بیٹھو نہیں اور نہ ہی اُن کے ساتھ میل جول رکھو"۔

585- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ: نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. مِثْلَهُ سَوَاءً

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

یحییٰ بن سعید کا واقعہ

586 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

584- رواه أحمد 30/1، وأبو داؤد: 4710، وابن حبان: 79، والحاكم 85/1، والبيهقي في السنن 204/10، وضعفه الألباني في المشكاة: 108.

مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: نَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نُجَالِسُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ فَيُسْرِدُ عَلَيْنَا مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ. فَإِذَا طَلَعَ رَبِيعَةُ قَطَعَ يَحْيَى الْحَدِيثَ إِعْظَامًا لِرَبِيعَةَ. فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا يُحَدِّثُنَا تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

{وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ}

[الحجر: 21]

فَقَالَ لَهُ جَمِيلُ بْنُ نُبَاتَةَ الْعِرَاقِيُّ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَنَا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، أَرَأَيْتَ السِّحْرَ مِنْ تِلْكَ الْخَزَائِنِ؟ فَقَالَ يَحْيَى: سُبْحَانَ اللّٰهِ. مَا هَذَا مِنْ مَسَائِلِ الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ: إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ لَيْسَ بِصَاحِبِ خُصُومَةٍ، وَلَكِنْ عَلَيَّ فَأَقْبِلْ أَمَّا أَنَا فَأَقُولُ: إِنَّ السِّحْرَ لَا يَضُرُّ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ. أَفَتَقُولُ أَنْتَ ذَلِكَ؟ فَسَكَتَ. فَكَأَنَّمَا سَقَطَ عَنَّا جَبَلٌ

587- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا کرتے تھے تو وہ موتیوں کی طرح کی باتیں ہمارے ساتھ کیا کرتے تھے' جب ربیعہ سامنے آتے تھے تو یحییٰ گفتگو منقطع کر دیتے تھے' وہ ربیعہ کے احترام میں ایسا کرتے تھے' ایک دن ہم بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمیں حدیث بیان کر رہے تھے' اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور ہر چیز کے خزائن ہمارے پاس ہیں اور ہم اُسے صرف متعین مقدار (یا طے شدہ تقدیر) کے حساب سے نازل کرتے ہیں''۔

تو جمیل بن نباتہ عراقی نے اُن سے کہا' جو ہمارے ساتھ بیٹھا ہوا تھا: اے ابو محمد! جادو کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا وہ بھی اُن خزائن میں سے ایک ہے؟ تو یحییٰ نے کہا: سبحان اللہ! یہ مسلمانوں کا سوال نہیں ہے! تو عبداللہ بن ابو حبیبہ نے کہا: ابو محمد اختلافی مسائل پر کلام نہیں کرتے ہیں' تم میری طرف متوجہ ہو جاؤ! میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ جادو صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی نقصان پہنچا سکتا ہے' کیا تم بھی اسی بات کے قائل ہو؟ تو وہ شخص خاموش ہو گیا تو یوں محسوس ہوا جیسے انہوں نے پہاڑ ہم سے ہٹا دیا ہو۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن محمد عمری بیان کرتے ہیں: ایک شخص سالم بن عبداللہ کے پاس آیا اور بولا: ایک شخص زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو سالم نے کہا:

اللّٰهِ فَقَالَ: رَجُلٌ زَنَى. فَقَالَ سَالِمٌ: يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَيَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اللّٰهُ قَدَّرَهُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: نَعَمْ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ قَبْضَةً مِنَ الْحَصْبَاءِ. فَضَرَبَ بِهَا وَجْهَ الرَّجُلِ وَقَالَ: قُمْ

اُسے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہیے۔ اُس شخص نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کو اس کام پر قدرت دی ہے؟ تو سالم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے ایک مٹھی میں کنکریاں لیں اور اُنہیں اُس شخص کے چہرے پر مارا اور بولے: اُٹھ جاؤ!

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

588- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا أَيُّوبُ شَيْخٌ لَنَا قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ: طَرِيقٌ مُظْلِمٌ فَلَا تَسْلُكْهُ. قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ قَالَ: بَحْرٌ عَمِيقٌ فَلَا تَلِجْهُ. قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ قَالَ: سِرُّ اللّٰهِ فَلَا تُكَلَّفْهُ. ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ غَيْرَ بَعِيدٍ. ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ لِعَلِيٍّ: فِي الْمَشِيئَةِ الْأُولَى أَقُومُ وَأَقْعُدُ وَأَقْبِضُ وَأَبْسُطُ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ. وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكَ وَلَا لِمَنْ ذَكَرَ الْمَشِيئَةَ مَخْرَجًا. أَخْبِرْنِي أَخَلَقَكَ اللّٰهُ لَمَّا شَاءَ أَوْ لَمَّا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلْ لَمَّا شَاءَ قَالَ: أَخْبِرْنِي أَفَتَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا شَاءَ أَوْ

عبدالملک بن ہارون نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک تاریک راستہ ہے تم اس پر نہ چلو! اُس نے کہا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک گہرا سمندر ہے تم اس میں داخل نہ ہو! اُس نے کہا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ کا راز ہے تم اس میں دخل نہ دو! پھر وہ شخص تھوڑی دور گیا اور پھر واپس آ گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بولا: کیا پہلی مشیت میں یہ بھی طے تھا کہ میں اُٹھوں گا اور بیٹھ جاؤں گا اور بند کروں گا یا پھیلاؤں گا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے تین باتوں کے بارے میں سوال کرتا ہوں! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یا اُس شخص کیلئے' جو مشیت کے مسئلہ کو چھیڑتا ہے' اس میں کوئی گنجائش نہیں رکھی ہوگی' تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا اللہ تعالیٰ نے جب تمہیں پیدا کیا تو اُس نے تمہیں اپنی مشیت کے مطابق پیدا کیا یا تمہاری مشیت کے مطابق پیدا کیا؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! جیسے اُس نے چاہا ویسے پیدا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كَمَا شِئْتَ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَمَا شَاءَ. قَالَ أَخْبِرْنِي أَخَلَقَكَ اللّٰهُ كَمَا شَاءَ أَوْ كَمَا شِئْتَ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَمَا شَاءَ قَالَ: فَلَيْسَ لَكَ مِنَ الْمَشِيئَةِ شَيْءٌ

جب قیامت کے دن تم آ ؤ گے تو اُس طرح آ ؤ گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے چاہا؟ یا اُس طرح آ ؤ گے جیسے تم چاہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! جس طرح اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو تم مجھے یہ بتاؤ کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا تھا تو اُس طرح کیا تھا جیسے اُس نے چاہا؟ یا جس طرح تم نے چاہا؟ اُس نے کہا: جی نہیں! جس طرح اُس نے چاہا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر تمہارا مشیت کے اندر کوئی دخل نہیں ہے۔

589- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَ لَنَا طَاوُسٌ: أَخِّرُوا مَعْبَدًا الْجُهَنِيَّ فَإِنَّهُ كَانَ قَدَرِيًّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں:

طاؤس نے ہم سے کہا: معبد جہنی کو پرے کر دو کیونکہ وہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

590- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لَنَا طَاوُسٌ: أَخِّرُوا مَعْبَدًا الْجُهَنِيَّ فَإِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِالْقَدَرِ

سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: طاؤس نے ہم سے کہا: معبد جہنی کو پرے کر دو کیونکہ وہ تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے۔

591- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ طَاوُسٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَمَرَّ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَقَالَ قَائِلٌ لِطَاوُسٍ: هَذَا مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَعَدَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَنْتَ الْمُفْتَرِي عَلَى اللّٰهِ، الْقَائِلُ مَا لَا

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: وہ طاؤس کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے وہاں سے معبد جہنی کا گزر ہوا تو کسی شخص نے طاؤس سے کہا کہ یہ معبد جہنی ہے۔ تو وہ مڑ کر اُس کی طرف گئے اور بولے: تم ہی وہ شخص ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہو اور ایسی بات کے قائل ہو جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں ہے؟ اُس نے کہا: لوگ میری طرف غلط بات منسوب کرتے ہیں۔ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: پھر میں طاؤس کے ساتھ وہاں سے گیا اور ہم حضرت

تَعْلَمُ؟ قَالَ: إِنَّهُ يَكْذِبُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَعَدَلْتُ مَعَ طَاوُسٍ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ طَاوُسٌ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ: الَّذِينَ يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ قَالَ: أَرُونِي بَعْضَهُمْ. قُلْنَا: صَانِعٌ مَاذَا؟ قَالَ: إِذًا أَضَعُ يَدِي فِي رَأْسِهِ فَأَدُقُّ عُنُقَهُ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے' طاؤس نے اُن سے کہا: اے ابوعباس! وہ لوگ جو تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہیں (یعنی اُس کا انکار کرتے ہیں' اُن کا کیا حکم ہے؟) تو اُنہوں نے فرمایا: ایسے کسی شخص کو مجھے دکھاؤ! ہم نے دریافت کیا: آپ کیا کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُس کی گردن توڑ دوں گا۔

592- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: نا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَعَمِّي يَقُولَانِ: سَمِعْنَا الْحَسَنَ: يَنْهَى عَنْ مُجَالَسَةِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ، وَيَقُولُ: لَا تُجَالِسُوهُ ، قَالَ: وَقَالَ أَبِي: لَا أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدًا يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ غَيْرَ مَعْبَدٍ، وَرَجُلٍ مِنَ الْأَسَاوِرَةِ يُقَالُ لَهُ شِيشَنْوَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مرحوم بن عبدالعزیز عطار بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد اور چچا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ہم نے حسن بصری کو سنا کہ وہ معبد جہنی کے پاس بیٹھنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے: تم لوگ اُس کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے کہ میرے علم کے مطابق اُن دنوں معبد اور اساورہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام شیشنو یہ ان دونوں کے علاوہ اور کسی نے تقدیر کے بارے میں کلام نہیں کیا۔

593- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْمَكِّيِّ قَالَ: لَقِيتُ غَيْلَانَ بِدِمَشْقَ مَعَ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَسَأَلُونِي فِي أَنْ أُكَلِّمَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اجْعَلْ لِي عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ أَلَّا تَغْضَبَ، وَلَا تَجْحَدَ، وَلَا تَكْتُمَ قَالَ: فَقَالَ: ذَلِكَ لَكَ، فَقُلْتُ:

محمد بن عبید بن ابوعامر مکی بیان کرتے ہیں: دمشق میں میری ملاقات غیلان سے ہوئی' اُس وقت ہمارے ساتھ قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد بھی تھے' اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اُس (یعنی غیلان) کے ساتھ کلام کروں۔ میں نے اُس سے کہا: تم مجھے اللہ کے نام کا عہد اور میثاق دو کہ تم غصہ میں نہیں آ ؤ گے اور انکار نہیں کرو گے اور کوئی بات نہیں چھپاؤ گے؟ اُس نے کہا: یہ سب باتیں آپ کی ہوئیں۔ میں نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی ایسی چیز ہے جس کا تعلق اچھائی یا

نَشَدْتُكَ اللّٰهَ. هَلْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ شَيْءٌ قَطُّ مِنْ خَيْرٍ اَوْ شَرٍّ لَمْ يَشَأْهُ اللّٰهُ، وَلَمْ يَعْلَمْهُ حِينَ كَانَ؟ قَالَ غَيْلَانُ: اَللّٰهُمَّ لَا. قُلْتُ: فَعِلْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْعِبَادِ كَانَ قَبْلَ اَوْ بَعْدَ اَعْمَالِهِمْ؟ قَالَ غَيْلَانُ: بَلْ عِلْمُهُ كَانَ قَبْلَ اَعْمَالِهِمْ. قُلْتُ: فَمِنْ اَيْنَ كَانَ عِلْمُهُ بِهِمْ مِنْ دَارٍ كَانُوا فِيهَا قَبْلَهُ جَبَلَهُمْ فِي تِلْكَ الدَّارِ غَيْرُهُ؟ وَاَخْبَرَهُ الَّذِي جَبَلَهُمْ هُوَ فِي الدَّارِ عَنْهُمْ غَيْرُهُ؟ اَمْ مِنْ دَارٍ جَبَلَهُمْ هُوَ فِيهَا؟ وَخَلَقَ لَهُمُ الْقُلُوبَ الَّتِي يَهْوُونَ بِهَا الْمَعَاصِي؟ قَالَ غَيْلَانُ: بَلْ مِنْ دَارٍ جَبَلَهُمْ فِيهَا، وَخَلَقَ لَهُمُ الْقُلُوبَ الَّتِي يَهْوُونَ بِهَا الْمَعَاصِي. قُلْتُ: وَهَلْ كَانَ اللّٰهُ يُحِبُّ اَنْ يُطِيعَهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ؟ قَالَ غَيْلَانُ: نَعَمْ. قُلْتُ: اُنْظُرْ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: هَلْ مَعَهَا غَيْرُهَا قُلْتُ: نَعَمْ. قُلْتُ: فَهَلْ كَانَ اِبْلِيسُ يُحِبُّ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ جَمِيعُ خَلْقِهِ؟ قَالَ: فَلَمَّا عَرَفَ الَّذِي اُرِيدَ سَكَتَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا

بُرائی سے ہو اور وہ اللہ تعالیٰ نے نہ چاہی ہو' یا جب وہ ہونے لگی تھی تو اللہ تعالیٰ کو علم نہ ہو؟ غیلان نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ میں نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا یا اُن کے اعمال کے بعد اُس کو علم ہوا؟ غیلان نے کہا: جی نہیں! بلکہ وہ اُن کے اعمال سے پہلے اُن کے بارے میں جانتا تھا۔ میں نے کہا: پھر اُس کا علم اُن بندوں کے بارے میں کہاں تھا' کسی ایسے جہان میں جہاں بندے اس سے پہلے موجود تھے اور اللہ تعالیٰ نے اُس جہان میں اُن بندوں کی جبلت میں اس کے علاوہ کچھ اور رکھا تھا یا پھر اُن کا تعلق کسی ایسے جہان سے تھا کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے ہی اُن کی جبلت مقرر کی تھی اور اُن کیلئے دل بنائے تھے جو گناہوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ تو غیلان نے کہا: بلکہ وہ ایک ایسے جہان میں تھے جہاں اللہ تعالیٰ نے اُن کی جبلت مقرر کی تھی اور ایسے دل بنائے تھے جو گناہوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس کی ساری مخلوق اُس کی اطاعت کرے؟ غیلان نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اُس نے کہا: کیا اس کے علاوہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی ہوگا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: کیا شیطان اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی نافرمان ہو جائے۔ جب اُس نے میری مراد کو سمجھ لیا تو خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔

594- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ اَنَّهُ

سعید بن عبدالعزیز نے مکحول کا یہ قول نقل کیا ہے: حسیب غیلان' اُس نے اس اُمت کو تھپیڑے والے سمندر کے اندر چھوڑ دیا ہے۔

قَالَ: حَسِيبُ غَيْلَانَ اللَّهُ، لَقَدْ تَرَكَ هَذِهِ الْأُمَّةَ فِي مِثْلِ لُجَجِ الْبِحَارِ

595- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا نَصْرٌ قَالَ: نَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: وَيْحَكَ يَا غَيْلَانُ لَا تَمُوتُ إِلَّا مَفْتُونًا

ابن جابر بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے غیلان! تمہارا ستیاناس ہو! تم ایسے عالم میں مرو گے کہ تم آزمائش کا شکار ہو گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَنْ أَئِمَّةُ الْقَدَرِيَّةِ فِي مَذَاهِبِهِمْ؟ قِيلَ لَهُ: قَدْ أَجَلَّ اللَّهُ تَعَالَى الْمُسْلِمِينَ عَنْ مَذَاهِبِهِمْ، وَأَئِمَّتُهُمْ فِي مَذَاهِبِهِمُ الْقَدَرِيَّةُ: مَعْبَدُ الْجُهَنِيُّ بِالْبَصْرَةِ، وَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ مَا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَقَبْلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ، ثُمَّ تَنَصَّرَ، فَأَخَذَ عَنْهُ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ الْقَدَرَ، كَذَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ، وَأَخَذَ غَيْلَانُ عَنْ مَعْبَدٍ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اپنے مسلک کے بارے میں قدریہ فرقہ کے لوگوں کے پیشوا کون ہیں؟ تو اُس سے کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اُن کے مسلک سے دور رکھا ہے اور قدریہ فرقہ کے لوگوں کے مسلک میں اُن کے پیشوا بصرہ میں معبد جہنی ہے جس کی تردید صحابہ کرام اور تابعین نے کی جس کا ذکر ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں اور اُس سے پہلے عراق کا ایک شخص تھا جو پہلے عیسائی تھا پھر مسلمان ہو گیا پھر عیسائی ہو گیا۔ معبد جہنی نے تقدیر کے انکار کا مسئلہ اُسی سے سیکھا تھا۔ امام اوزاعی نے اسی طرح بیان کیا ہے جبکہ غیلان نے یہ عقیدہ معبد جہنی سے حاصل کیا۔

وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِقِصَّةِ غَيْلَانَ، وَمَا عَجَّلَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا، وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ أَعْظَمُ، وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَمَا ذَمَّهُ الْعُلَمَاءُ وَهَجَرُوهُ وَكَفَّرُوهُ، هَؤُلَاءِ أَئِمَّتُهُمُ الْأَنْجَاسُ وَالْأَرْجَاسُ

اس سے پہلے غیلان کا واقعہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا میں رسوائی کا شکار کیا اور جو سزا اُسے آخرت میں ملے گی وہ زیادہ بڑی ہو گی۔ ان کا ایک پیشوا عمرو بن عمیر ہے جس کی مذمت علماء نے کی ہے' اُس سے لاتعلقی اختیار کی اور اُسے کافر قرار دیا' تو یہ اُن لوگوں کے ائمہ ہیں جو نجس اور گندے ہیں۔

596- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ نَطَقَ بِالْقَدَرِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهُ: سَوْسَنُ. وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ. ثُمَّ تَنَصَّرَ. فَأَخَذَ عَنْهُ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ، وَأَخَذَ غَيْلَانُ عَنْ مَعْبَدٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن شعیب بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تقدیر کے بارے میں کلام کرنے والا پہلا شخص عراق کا ایک شخص تھا جس کا نام سوسن تھا' وہ پہلے عیسائی تھے پھر اُس نے اسلام قبول کر لیا پھر عیسائی ہو گیا' معبد جہنی نے اُس سے ہی یہ نظریہ حاصل کیا اور غیلان نے معبد جہنی سے یہ عقیدہ حاصل کیا۔

597 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: نا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ فَقَالَ: لَقَدْ أَدْرَكْتُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ أَحَدٌ يُتَّهَمُ بِالْقَدَرِ إِلَّا رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ يُقَالُ لَهُ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ. فَعَلَيْكُمْ بِدِينِ الْعَوَاتِقِ اللَّائِي لَا يَعْرِفْنَ إِلَّا اللَّهَ تَعَالَى

انس بن عیاض بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن یزید بن ہرمز نے مجھے پیغام بھیجا اور بولے: میں نے مدینہ منورہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں پایا جس پر یہ الزام ہو کہ وہ تقدیر کا انکار کرتا ہے' صرف جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا (جس پر یہ الزام تھا) اُس کا نام معبد جہنی تھا' تو تم پر لازم ہے کہ تم ایسی پردہ نشین خواتین کا دین اختیار کرو جو صرف اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتی ہیں (یعنی فلسفیانہ مسائل میں نہیں اُلجھتی ہیں)۔

598- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ يَقُولُ: أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو يُونُسَ الْأُسْوَارِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معاذ بن معاذ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن عون کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تقدیر کے بارے میں سب سے پہلے کلام بصرہ میں معبد جہنی اور ابو یونس اسواری نے کیا تھا۔

599- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَمِّهِ سَمِعَهُمَا يَقُولَانِ: سَمِعْنَا الْحَسَنَ وَهُوَ يَنْهَى عَنْ مُجَالَسَةِ

مرحوم بن عبدالعزیز اپنے والد اور چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ہم نے حسن بصری کو سنا کہ وہ معبد جہنی کے پاس بیٹھنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے: تم لوگ اُس کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے

مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ يَقُولُ: لَا تُجَالِسُوهُ فَإِنَّهُ ضَالٌّ مُضِلٌّ

والا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: ثُمَّ اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ الْقَدَرِيَّ لَا يَقُولُ: اللَّهُمَّ وَفِّقْنِي، وَلَا يَقُولُ: اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي، وَلَا يَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لِأَنَّ عِنْدَهُ أَنَّ الْمَشِيئَةَ إِلَيْهِ، إِنْ شَاءَ أَطَاعَ وَإِنْ شَاءَ عَصَى، فَاحْذَرُوا مَذَاهِبَهُمْ لَا يَفْتِنُوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ قدریہ فرقہ کا شخص کبھی بھی یہ نہیں کہے گا کہ اے اللہ! تُو مجھے توفیق دے! وہ کبھی یہ نہیں کہے گا: اے اللہ! تُو مجھے محفوظ رکھنا! وہ کبھی یہ نہیں کہے گا: اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' کیونکہ اُن کے نزدیک مشیت اُن کی اپنی ہوگی کہ اگر وہ چاہے گا تو اطاعت کرے گا' اگر وہ چاہے گا تو نافرمانی کرلے گا۔ تو تم ان لوگوں سے بچ کے رہو! کہ کہیں وہ تمہیں تمہارے دین کے حوالے سے آزمائش کا شکار نہ کردیں۔

600- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ، يَقُولُ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الرَّقَاشِيُّ، خَلْفَ الرَّبِيعِ بْنِ بَرَّةَ قَالَ مُعَاذٌ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَنَّهُ حَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ مَرَّةً أُخْرَى، فَصَلَّى خَلْفَهُ قَالَ: فَقَعَدْتُ أَدْعُو فَقَالَ: لَعَلَّكَ مِمَّنْ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي؟ قَالَ: مُعَاذٌ: فَأَعَدْتُ تِلْكَ الصَّلَاةَ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً

عمرو بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے معاذ بن معاذ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ میں نے اور عمرو بن ہیثم رقاشی نے ربیع بن براء کے پیچھے نماز ادا کی' معاذ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن ہیثم نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ پھر میں نے اُس شخص کے پیچھے (یعنی ربیع بن براء کے پیچھے) نماز ادا کی' اُنہوں نے اُس کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کرلی' وہ بیان کرتے ہیں: میں بیٹھ کر دعا کرنے لگا تو اُس نے کہا: شاید تم اُن افراد میں سے ایک ہو جو یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تُو مجھے محفوظ رکھنا (یعنی وہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا)۔ تو معاذ بن معاذ بیان کرتے ہیں: میں نے بیس سال گزرنے کے بعد وہ نماز دُہرائی (جو میں نے بیس سال پہلے اُس کے پیچھے ادا کی تھی)۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَكَانَ الرَّبِيعُ بْنُ بَرَّةَ هَذَا قَدَرِيًّا، وَكَانَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِينَ عِنْدَهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ربیع بن برہ نامی یہ شخص قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور اُن کے نزدیک یہ عبادت گزار افراد میں سے ایک تھا۔

601- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ: خَرَجْتُ فِي سَفِينَةٍ اِلَى الْاُبُلَّةِ اَنَا وَقَاضِيهَا هُبَيْرَةُ بْنُ الْعُدَيْسِ قَالَ: وَصَحِبَنَا فِي السَّفِينَةِ مَجُوسٌ وَقَدَرِيٌّ قَالَ: فَقَالَ الْقَدَرِيُّ لِلْمَجُوسِيِّ: اَسْلِمْ قَالَ: فَقَالَ الْمَجُوسِيُّ حِينَ يُرِيدُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ الْقَدَرِيُّ: اللّٰهُ يُرِيدُ وَالشَّيْطَانُ لَا يَدَعُكَ قَالَ: يَقُولُ الْمَجُوسِيُّ: اَرَادَ اللّٰهُ، وَاَرَادَ الشَّيْطَانُ، فَكَانَ مَا اَرَادَ الشَّيْطَانُ، هٰذَا شَيْطَانٌ قَوِيٌّ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هٰذَا الْكَلَامُ ذَكَرَهُ الْفِرْيَابِيُّ بِالْفَارِسِيَّةِ عَنِ الْقَدَرِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ، ثُمَّ فَسَّرَهُ لَنَا الْفِرْيَابِيُّ هٰذَا الْمَعْنَى وَنَحْوَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن ہیثم بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں ابلہ کی طرف جانے کیلئے کشتی میں سوار ہوا' وہاں کے قاضی ہبیرہ بن عدیس بھی ساتھ تھے۔ عمرو بیان کرتے ہیں: ہمارے ساتھ اُس کشتی میں ایک مجوسی تھا اور ایک قدریہ فرقہ کا شخص تھا' قدری شخص نے مجوسی سے کہا: تم اسلام قبول کرلو! مجوسی نے کہا: ایسا اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی نہیں ہوگی۔ قدریہ فرقہ کے شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ کی تو مرضی ہے لیکن شیطان تمہیں ایسا نہیں کرنے دے رہا۔ تو مجوسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ایک ارادہ کیا اور شیطان نے بھی ایک ارادہ کیا تو وہ ہوا جو ارادہ شیطان نے کیا تھا تو پھر شیطان زیادہ طاقتور ہوا ناں!

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ کلام ہے جسے فریابی نے فارسی میں قدری اور مجوسی شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے' پھر فریابی نے اس کا مفہوم ہمارے سامنے بیان کیا تھا۔

602- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ يُوسُفَ الشِّكْلِيُّ: قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: مَسْاَلَةٌ يُقْطَعُ بِهَا الْقَدَرِيُّ يُقَالُ لَهُ اَخْبِرْنَا: اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْعِبَادِ اَنْ يُؤْمِنُوا فَلَمْ يَقْدِرْ، اَوْ قَدَرَ فَلَمْ يُرِدْ؟ فَاِنْ قَالَ: قَدَرَ وَلَمْ يُرِدْ. قِيلَ لَهُ: فَمَنْ يَهْدِي مَنْ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ هِدَايَتَهُ؟ وَاِنْ قَالَ: اَرَادَ، فَلَمْ يَقْدِرْ،

ابوالفضل عباس بن یوسف شکلی بیان کرتے ہیں: بعض علماء فرماتے ہیں: ایک مسئلہ ہے جو قدریہ فرقہ کے شخص (کے نظریات) کو توڑ دے گا' اُس سے کہا جائے گا: تم ہمیں یہ بتاؤ کہ کیا ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے بارے میں یہ ارادہ کیا کہ وہ ایمان لے آئیں لیکن اللہ تعالیٰ اس پر قدرت نہیں رکھتا تھا' یا وہ قدرت رکھتا تھا لیکن اُس نے ارادہ نہیں کیا' اگر وہ کہے کہ وہ قدرت رکھتا تھا لیکن اُس نے ارادہ نہیں کیا تو اُس سے کہا جائے گا: جس شخص کی ہدایت کا اللہ تعالیٰ

قِيلَ لَهُ: لَا يَشُكُّ جَمِيعُ الْخَلْقِ أَنَّكَ قَدْ كَفَرْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ

نے ارادہ ہی نہیں کیا تو پھر اُسے ہدایت کون دے گا؟ اگر وہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ تو کیا لیکن وہ اُس کی قدرت نہیں رکھتا؟ تو اُس سے کہا جائے گا: ساری مخلوق کو اس بات میں کوئی شک نہیں ہوگا کہ تم نے کفر کیا ہے' اے اللہ کے دشمن!

منکرِ تقدیر کا انجام

603- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو تَقِيٍّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو غِيَاثٍ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أُغَسِّلُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْقَدَرِ قَالَ: فَتَفَرَّقُوا عَنِّي، فَبَقِيتُ وَحْدِي فَقُلْتُ: وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ بِأَقْدَارِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ: فَانْتَفَضَ حَتَّى سَقَطَ عَنْ دَفِّهِ قَالَ: فَلَمَّا دَفَنَّاهُ عِنْدَ بَابِ الشَّرْقِيِّ فَرَأَيْتُهُ فِي لَيْلَتِي تِلْكَ فِي مَنَامِي، كَأَنِّي مُنْصَرِفٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، إِذِ الْجِنَازَةُ فِي السُّوقِ يَحْمِلُهَا حَبَشِيَّانِ رِجْلَاهَا بَيْنَ يَدَيْهَا فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: فُلَانٌ. فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، أَلَيْسَ قَدْ دَفَنَّاهُ عِنْدَ بَابِ الشَّرْقِيِّ؟ قَالَ: دَفَنْتُمُوهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ. فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأَتَّبِعَنَّهُ حَتَّى أَنْظُرَ مَا يُصْنَعُ بِهِ. فَلَمَّا أَنْ خَرَجُوا بِهِ مِنْ بَابِ الْيَهُودِ مَالُوا بِهِ إِلَى نَوَاوِيسِ النَّصَارَى، فَأَتَوْا قَبْرًا مِنْهَا فَدَفَنُوهُ فِيهِ، فَبَدَتْ لِي رِجْلَاهُ، فَإِذَا هُوَ

بقیہ بن ولید نے ابوغیاث کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو غسل دے رہا تھا' لوگ مجھے چھوڑ کر اِدھر اُدھر ہو گئے' صرف میں وہاں اکیلا رہ گیا تو میں نے کہا: اُن لوگوں کیلئے بربادی ہے! جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کو جھٹلاتے ہیں۔ ابوغیاث کہتے ہیں: وہ شخص ہلا اور نہانے کے تختے سے نیچے گر گیا۔ ابوغیاث کہتے ہیں: ہم نے اُسے مشرقی دروازے کے پاس دفن کر دیا' اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں مسجد سے واپس آ رہا ہوں اور بازار میں ایک جنازہ موجود ہے جسے حبشی لوگ اُٹھا کر لے جا رہے ہیں' اُس کے دونوں پاؤں اُس کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہیں۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں شخص ہے! میں نے کہا: سبحان اللہ! ہم نے تو اسے مشرقی دروازے کے پاس دفن نہیں کیا تھا؟ اُنہوں نے کہا: تم نے اسے غلط جگہ پر دفن کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ میں ضرور اس کے پیچھے جاتا ہوں اور اس بات کا جائزہ لیتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے۔ پھر وہ لوگ اُسے لے کر یہودیوں والے دروازہ کی طرف سے باہر نکلے اور عیسائیوں کے قبرستان کی طرف چلے' وہاں ایک قبر کے پاس آئے اور اس میں اُسے دفن کر دیا' اُس میت کے پاؤں میرے سامنے ظاہر ہوئے تو وہ رات کی تاریکی سے زیادہ سیاہ تھے۔

أَشَدُّ سَوَادًا مِنَ اللَّيْلِ

ابوسلیمان دارانی کا قول

604- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ، إِمْلَاءً عَلَيَّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيِّ: مَنْ أَرَادَ الْحِظَّةَ فَلْيَتَوَاضَعْ فِي الطَّاعَةِ فَقَالَ لِي: وَيْحَكَ، وَأَيُّ شَيْءٍ التَّوَاضُعُ؟ إِنَّمَا التَّوَاضُعُ أَنْ لَا تُعْجَبَ بِعَمَلِكَ، وَكَيْفَ يُعْجَبُ عَاقِلٌ بِعَمَلِهِ؟ وَإِنَّمَا نَعُدُّ الْعَمَلَ نِعْمَةً مِنَ اللَّهِ تَعَالَى، يَنْبَغِي أَنْ يَشْكُرَ اللَّهَ تَعَالَى وَيَتَوَاضَعَ، إِنَّمَا يُعْجَبُ بِعَمَلِهِ الْقَدَرِيُّ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَعْمَلُ، فَأَمَّا مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُسْتَعْمَلُ، فَكَيْفَ يُعْجَبُ؟

احمد بن ابوحواری بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلیمان دارانی سے کہا: جو شخص اپنا حصہ حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے فرمانبرداری میں تواضع اختیار کرنی چاہیے۔ تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! اور تواضع ہوتی کیا ہے! تواضع یہی تو ہوتی ہے کہ تم اپنے عمل کے حساب سے خود پسندی کا شکار نہ ہو اور کوئی عقلمند شخص اپنے عمل کے حساب سے کیسے خود پسندی کا شکار ہو سکتا ہے جبکہ وہ عمل کو ایک ایسی چیز شمار کرتا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی نعمت ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے' تو وہ تواضع اختیار کرے گا' اپنے عمل کے حوالے سے تو قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والا شخص خود پسندی کا شکار ہوگا جو یہ گمان کرتا ہے کہ اُس نے خود عمل کیا ہے' جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ اُس سے عمل لیا گیا ہے تو وہ کیسے خود پسندی کا شکار ہو سکتا ہے؟

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: يُقَالُ لِلْقَدَرِيِّ: يَا مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ، يَا مَنْ يُنْكِرُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الشَّرَّ، أَلَيْسَ إِبْلِيسُ أَصْلَ كُلِّ شَرٍّ؟ أَلَيْسَ اللَّهُ خَلَقَهُ؟ أَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى خَلَقَ الشَّيَاطِينَ وَأَرْسَلَهُمْ عَلَى مَنْ أَرَادَ لِيُضِلُّوهُمْ عَنْ طَرِيقِ الرُّشْدِ؟ فَأَيُّ حُجَّةٍ لَكَ يَا قَدَرِيُّ؟ يَا مَنْ قَدْ حُرِمَ التَّوْفِيقَ، أَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) قدریہ فرقہ کے شخص سے کہا جائے گا: اے وہ شخص جس کے ساتھ شیطان کھلواڑ کرتا ہے! اے وہ شخص جو اس بات کا انکار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شر کو پیدا کیا ہے! کیا ابلیس ہر شر کی اصل نہیں ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اُس کو پیدا نہیں کیا' کیا اللہ تعالیٰ نے شیاطین کو پیدا نہیں کیا اور اُنہیں اُن لوگوں کی طرف نہیں بھیجا جنہیں گمراہ کرنے کا اُس نے ارادہ کیا' تو اے قدریہ فرقہ کے شخص! اب تمہارے پاس کیا حجت باقی رہ جاتی ہے' اے وہ شخص جو توفیق سے محروم رہا ہے! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

قَالَ:

{وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ} [فصلت: 25]

''اور ہم نے ان کے لیے ساتھی (یعنی شیاطین) مقرر کیے ہیں' تو ان (شیاطین) نے ان لوگوں کے لیے' ان کے آگے' ان کے پیچھے (کے تمام برے اعمال) آراستہ کر دیے''۔

اِلَى قَوْلِهِ {إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ} [فصلت: 25]

یہ آیت یہاں تک ہے: ''بے شک وہ خسارہ پانے والے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ} [الزخرف: 37]

''اور جو شخص رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑ لے' ہم اس کے لیے شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے' اور وہ (شیاطین) ان لوگوں کو (ہدایت کے) راستے سے روکتے ہیں' اور وہ لوگ یہی گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا} [مریم: 83]

''کیا تم نے دیکھا نہیں؟ ہم نو کافروں پر شیاطین کو بھیجا ہے جو انہیں مسلسل اُکساتے رہتے ہیں''۔

انسان کے انجام کے بارے میں روایت

605- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَ: نا أَبُو شِهَابٍ يَعْنِي الْحَنَّاطَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، وَعُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو عَطِيَّةَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ

مسروق بیان کرتے ہیں: میں اور ابوعطیہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے کہا: اے اُم المؤمنین! حضرت ابوعبدالرحمٰن یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے' (تو ہم نے کہا:) ہم میں سے کون موت کو پسند کرتا

605- رواہ البخاری: 6507، ومسلم: 2684.

مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ. فَأَيُّنَا يُحِبُّ الْمَوْتَ؟ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ، حَدَّثَ أَوَّلَ الْحَدِيثِ وَأَمْسَكَ عَنْ آخِرِهِ. ثُمَّ أَنْشَأَتْ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا بَعَثَ إِلَيْهِ مَلَكًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يُسَدِّدُهُ وَيُوَفِّقُهُ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى خَيْرِ أَحَايِينِهِ. فَيَقُولُ النَّاسُ: مَاتَ فُلَانٌ عَلٰى خَيْرِ أَحَايِينِهِ. فَإِذَا حَضَرَ وَرَأَى مَا أُعِدَّ لَهُ. جَعَلَ يَتَهَوَّعُ نَفْسُهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلٰى أَنْ يَخْرُجَ. هُنَاكَ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ غَيْرَ ذٰلِكَ. قَيَّضَ لَهُ شَيْطَانًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يُغْوِيهِ وَيَصُدُّهُ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى شَرِّ أَحَايِينِهِ. فَيَقُولُ النَّاسُ: مَاتَ فُلَانٌ عَلٰى شَرِّ أَحَايِينِهِ. فَإِذَا حَضَرَ وَرَأَى مَا أُعِدَّ لَهُ حَتّٰى يَبْتَلِعَ نَفْسَهُ. كَرَاهِيَةَ أَنْ تَخْرُجَ. هُنَاكَ: كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ ابن اُم عبد پر رحم کرے! اُنہوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ بیان کر دیا اور آخری حصہ بیان نہیں کیا۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کی موت سے ایک سال پہلے ایک فرشتہ کو اُس کی طرف بھیجتا ہے جو اُس کو سیدھا رکھتا ہے اور اُس کو توفیق دیتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص بہترین حالت میں مرتا ہے' تو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص کا انتقال بہترین وقت پر ہوا۔ جب اُس شخص کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ اُن چیزوں کو دیکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کیلئے تیار کی ہیں تو اُس کا نفس اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ وہ دنیا سے نکل کر اُن کی طرف جائے' تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جب کسی بندہ کا معاملہ اس سے مختلف ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کیلئے اُس کی موت سے پہلے ایک شیطان کو مقرر کر دیتا ہے جو اُسے گمراہ کرتا ہے اور حق سے روکتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص بُرے حال میں مرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں: فلاں کا انتقال بُرے حال میں ہوا ہے' جب اُس کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ اُس چیز کو دیکھتا ہے جو (عذاب) اُس کیلئے تیار کیا گیا ہے تو وہ اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ دنیا سے رخصت ہونے کو ناپسند کرتا ہے تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وضاحت

606 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: أَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ، عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَذَكَرْنَا لَهَا قَوْلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ:

مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعطیہ بیان کرتے ہیں:

میں اور مسروق' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَكُمْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ، وَلَمْ تَسْأَلُوهُ عَنْ آخِرِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا قَيَّضَ لَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ وَيُبَشِّرُهُ، حَتَّى يَمُوتَ وَهُوَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَ، وَيَقُولُ النَّاسُ: مَاتَ فُلَانٌ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَ، فَإِذَا حَضَرَ وَرَأَى ثَوَابَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، فَجَعَلَ يَتَهَوَّعُ نَفْسَهُ، وَدَّ لَوْ خَرَجَتْ نَفْسُهُ، فَذَلِكَ حِينَ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ شَرًّا قَيَّضَ لَهُ شَيْطَانًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ، فَجَعَلَ يَفْتِنُهُ وَيُضِلُّهُ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى شَرِّ مَا كَانَ، وَيَقُولُ النَّاسُ: مَاتَ فُلَانٌ عَلَى شَرِّ

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابوعبدالرحمٰن پر اللہ تعالیٰ رحم کرے! اُنہوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ تمہارے سامنے بیان کر دیا ہے' تم لوگوں نے اس کے آخری حصہ کے بارے میں اُن سے سوال نہیں کیا؟ میں تمہیں اس بارے میں بتاتی ہوں! اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کی موت سے ایک سال پہلے اُس کیلئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اُسے سیدھا رکھتا ہے اور اُس کو خوشخبریاں دیتا ہے یہاں تک کہ اُس شخص کا انتقال بہترین حالت میں ہوتا' لوگ کہتے ہیں: فلاں شخص کا انتقال بہترین حالت میں ہوا ہے' جب اُس کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ جنت میں اپنا اجر وثواب دیکھتا ہے تو اُس کا دل اُس کی طرف لپکتا ہے اور وہ اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ اُس کی جان نکل جائے' تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے بارے میں بُرائی کا ارادہ کر لے تو ایک شیطان کو اُس پر اُس کی

مَا كَانَ. فَإِذَا حَضَرَ وَرَأَى مَنْزِلَهُ مِنَ النَّارِ، فَجَعَلَ يَبْتَلِعُ نَفْسَهُ أَنْ تَخْرُجَ. هُنَاكَ حِينَ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ

موت سے ایک سال پہلے مقرر کر دیتا ہے جو اُسے آزمائش کا شکار کرتا رہتا ہے اور گمراہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص بدترین حالت میں مرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں: فلاں کا انتقال بدترین حالت میں ہوا' جب اُس کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھتا ہے تو اُس کی جان اس سے اُلجھن محسوس کرتی ہے کہ وہ باہر نکلے' تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

عبداللہ بن مبارک کی بیان کردہ تصحیح

607- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي لِرَجُلٍ سَمِعَهُ يَقُولُ: مَا أَجْرَأَ فُلَانًا عَلَى اللَّهِ. فَقَالَ: لَا تَقُلْ مَا أَجْرَأَ فُلَانًا عَلَى اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُجْتَرَأَ عَلَيْهِ، وَلَكِنْ قُلْ: مَا أَغَرَّ فُلَانًا بِاللَّهِ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا سُلَيْمَانَ الدَّرَانِيَّ فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ مُبَارَكٍ. اللَّهُ تَعَالَى أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُجْتَرَأَ عَلَيْهِ. وَلَكِنَّهُمْ هَانُوا عَلَيْهِ فَتَرَكَهُمْ وَمَعَاصِيَهُمْ. وَلَوْ كَرُمُوا عَلَيْهِ لَمَنَعَهُمْ مِنْهَا

عبداللہ بن حجر بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص اللہ تعالیٰ کے بارے میں کتنا جری ہے! تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: تم یہ نہ کہو کہ فلاں شخص اللہ تعالیٰ کے بارے میں کتنا جری ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر ہے کہ اُس کے سامنے جرأت کا اظہار کیا جائے' البتہ تم یہ کہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کتنی غلط فہمی کا شکار ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات ابوسلیمان دارانی کو بتائی تو اُنہوں نے کہا: عبداللہ بن مبارک نے سچ کہا ہے' اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند و برتر ہے کہ اُس کے سامنے جرأت کا مظاہرہ کیا جائے' اس طرح لوگ اللہ تعالیٰ کی توہین کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیا ہے اور اُنہیں اُن کے گناہوں کے حوالے کر دیا ہے اور اگر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عزت افزائی کرتے تو اللہ تعالیٰ اُنہیں ایسا کہنے سے منع کر دیتا۔

608- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: انا شَرِيكٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ} [ص: 45]

قَالَ: الْأَيْدِي: الْقُوَّةُ فِي الْعَمَلِ، وَالْأَبْصَارُ: بَصَرُهُمْ مَا هُمْ فِيهِ مِنْ دِينِهِمْ

سالم نے سعید بن جبیر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''قوت والے اور بصیرت والے''۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: یہاں ''ایدی'' سے مراد عمل کے بارے میں قوت ہے اور ''الابصار'' سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُن کے دین کے بارے میں بصارت عطا کی ہے۔

قدریہ فرقہ کے مؤقف پر تنقید

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَإِنِ اعْتَرَضَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ الْقَدَرِيَّةِ بِتَأْوِيلِهِ الْخَطَأَ، فَقَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

{مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ، وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ}

[النساء: 79]

فَيَزْعُمُ أَنَّ السَّيِّئَةَ مِنْ نَفْسِهِ، دُونَ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَضَاهَا وَقَدَّرَهَا عَلَيْهِ، قِيلَ لَهُ: يَا جَاهِلُ، إِنَّ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ هُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهَا مِنْكَ، وَهُوَ الَّذِي بَيَّنَ لَنَا جَمِيعَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ مِنْ إِثْبَاتِ الْقَدَرِ، وَكَذَلِكَ الصَّحَابَةُ الَّذِينَ شَاهَدُوا التَّنْزِيلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، هُمُ الَّذِينَ بَيَّنُوا لَنَا وَلَكَ إِثْبَاتَ الْمَقَادِيرِ بِكُلِّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص اس آیت کی غلط تفسیر کے حوالے سے اعتراض کرے اور یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہیں جو بھی بھلائی لاحق ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور جو تمہیں بُرائی لاحق ہوتی ہے وہ تمہاری طرف سے ہوتی ہے''۔

اور وہ شخص یہ گمان کرتا ہو کہ بُرائی اُس کی اپنی ذات کی طرف سے ہوتی ہے' یہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں طے نہیں کی ہے اور اُن لوگوں کے بارے میں مقرر نہیں کی۔ تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اے جاہل! اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُس ہستی پر نازل کی تھی جو اس کی تفسیر کے بارے میں تم سے زیادہ بہتر جانتے تھے اور اُنہوں نے ہمارے سامنے وہ کچھ بیان کیا ہے جو ہم اُن کے حوالے سے پہلے ذکر کر چکے ہیں' جو تقدیر کے اثبات کے بارے میں ہے' اسی طرح صحابہ کرام نے قرآن کے نزول کا مشاہدہ کیا اُنہوں نے بھی ہمارے سامنے یہ بات بیان کی اور تمہارے سامنے بھی بیان کی کہ ہر چیز کے بارے

میں تقدیر ثابت شدہ ہے جو کچھ بھی ہوگا خواہ اُس کا تعلق بھلائی سے ہو یا بُرائی سے ہو۔

وَقِيلَ: لَوْ عَقَلْتَ تَأْوِيلَهَا لَمْ تُعَارِضْ بِهَا، وَلَعَلِمْتَ اَنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْكَ لَا لَكَ فَإِنْ قَالَ: كَيْفَ؟ قِيلَ لَهُ: قَوْلُهُ تَعَالَى:

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ اگر تمہیں اس کی تاویل کی سمجھ ہوتی تو تم اس کی بنیاد پر معارضہ نہ کرتے اور تم یہ بات جان لیتے کہ یہ تمہارے خلاف حجت ہے تمہارے حق میں نہیں ہے۔ اگر وہ کہتا کہ وہ کیسے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ}

[النساء: 79]

''جو بھی بھلائی تمہیں لاحق ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور جو بُرائی بھی تمہیں لاحق ہوتی ہے وہ تمہاری اپنی ذات کے حوالے سے ہوتی ہے''۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ تَعَالَى اَصَابَهُ بِهَا: خَيْرًا كَانَ اَوْ شَرًّا؟ فَاعْقِلْ يَا جَاهِلُ. اَلَيْسَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

تو کیا وہ چیز اُس تک اللہ تعالیٰ نہیں پہنچا تا خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو؟ تو اے جاہل شخص! تم یہ بات سمجھ لو کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

{نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ}

[یوسف: 56]

''ہم اپنی رحمت جسے ہم چاہتے ہیں اُس تک پہنچا دیتے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد ہے:

{اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَا اَنْ لَوْ نَشَاءُ اَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ} [الاعراف: 100]

''کیا (یہ بات) ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتی جو (سابقہ زمانوں کے) زمین پر رہنے والوں کے بعد زمین کے وارث بنے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں سزا دیں ان کے دلوں پر مہر لگا دیں تو وہ سن (یعنی سمجھ) نہ سکیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{مَا اَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَبْرَاَهَا، اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ}

''زمین میں اور تمہاری جانوں میں جو بھی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو ہمارے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ہی وہ کتاب (یعنی لوحِ محفوظ میں تحریر) ہوتی ہے اور یہ (کام) اللہ تعالیٰ کے لیے آسان

[الحدید: 22]

ہے"۔

وَهٰذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ.

تو یہ چیزیں قرآن میں بہت سے مقامات پر ہیں۔

اَلَا تَرَى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُخْبِرُنَا اَنَّ كُلَّ مُصِيبَةٍ تَكُونُ بِالْعِبَادِ مِنْ خَيْرٍ اَوْ شَرٍّ فَاللّٰهُ يُصِيبُهُمْ بِهَا. وَقَدْ كَتَبَ مُصَابَهُمْ فِي عِلْمٍ قَدْ سَبَقَ. وَجَرَى بِهِ الْقَلَمُ عَلَى حَسْبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ. فَاعْقِلُوهُ يَا مُسْلِمُونَ فَاِنَّ الْقَدَرِيَّ مَحْرُومٌ مِنَ التَّوْفِيقِ.

کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی خبر دی ہے کہ ہر وہ صورتِ حال جو بندوں کو لاحق ہوتی ہے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو' اللہ تعالیٰ وہ صورتِ حال اُن بندوں تک پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ صورتِ حال اپنے علم کے حساب سے' جو پہلے سے ہے' طے کر دی ہے' اس کے حوالے سے قلم جاری ہو چکا ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے روایات ذکر کر چکے ہیں' تو اے مسلمانو! تم عقل حاصل کرو کیونکہ قدریہ فرقہ کا شخص توفیق سے محروم ہوتا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِي يَحْتَجُّ بِهَا الْقَدَرِيُّ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ:

یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ یہ آیت ہے جس سے قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والا شخص استدلال کرتا ہے یہ آیت حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کی قرأت میں اسی طرح ہے:

مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَاَنَا كَتَبْتُهَا عَلَيْكَ

"تمہیں جو اچھائی لاحق ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو بُرائی لاحق ہوتی ہے وہ تمہاری طرف سے ہے اور میں نے اُسے تم پر لازم قرار دیا ہے"۔

609- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُبَيٍّ:

مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَاَنَا كَتَبْتُهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالوہاب بن مجاہد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کی قرأت میں یہ الفاظ ہیں:

"جو اچھائی تمہیں لاحق ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور تمہیں جو بُرائی لاحق ہوتی ہے وہ تمہاری طرف سے ہے اور میں

عَلَيْكَ

نے یہ تم پر لازم قرار دی ہے"۔

610- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا: نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حمید طویل نے ثابت کے حوالے سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

قُضِيَ الْقَضَاءُ وَجَفَّ الْقَلَمُ، وَاُمُوْرٌ تُقْضَى فِي كِتَابٍ قَدْ خَلَا

"تقدیر کا فیصلہ ہو چکا ہے قلم خشک ہو چکا ہے اور اُمور کا فیصلہ کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں ہو چکا ہے"۔

تقدیر کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہو سکتا

611- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ، وَاَنَا اَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ، وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ، فَاْذَنْ لِي اَخْتَصِي قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: میں نوجوان شخص ہوں مجھے اپنی ذات کے حوالے سے گناہ میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے میرے پاس اتنی گنجائش بھی نہیں ہے کہ میں کسی خاتون کے ساتھ شادی کر لوں تو آپ مجھے اجازت دیں کہ میں خصی ہو جاؤں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے کچھ دیر بعد میں نے پھر یہی عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے میں نے پھر یہی عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے میں نے پھر یہی عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

611- رواہ ابن أبي عاصم في كتاب السنة:243، وخرجه الألباني في ظلال الجنة:110۔

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ

”اے ابو ہریرہ! تم نے جس صورتِ حال کا سامنا کرنا ہے اُس کے حوالے سے قلم خشک ہو چکا ہے' اب تمہاری مرضی ہے تم خصی ہو جاؤ یا اسے چھوڑ دو“۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ذِكْرُهُ اَمَرَ الْعِبَادَ بِاتِّبَاعِ صِرَاطِهِ الْمُسْتَقِيمِ، وَاَنْ لَا يَعْوَجُّوا عَنْهُ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا، فَقَالَ تَعَالٰى ذِكْرُهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے سیدھے راستہ کی پیروی کا حکم دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ اُسے چھوڑ کر دائیں بائیں نہ ہوں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمایا ہے:

{وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ، فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ، ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [الانعام: 153]

”اور یہ (شریعت) میرا (مقرر کردہ) سیدھا راستہ ہے تو تم اس کی پیروی کرو! اور (دوسرے مختلف) راستوں پر نہ چلو ورنہ وہ (راستے) تمہیں اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کے راستے سے ہٹا دیں گے' اسی بات کا وہ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے' تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ“۔

ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى:

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَقِيمَ} [التكوير: 28]

”یہ (قرآن' نصیحت) اس شخص کے لیے ہے' تم میں سے جو سیدھی راہ چاہتا ہو“۔

فَفِي الظَّاهِرِ اَنَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ اَمَرَهُمْ بِالِاسْتِقَامَةِ وَاتِّبَاعِ سَبِيلِهِ وَجَعَلَ فِي الظَّاهِرِ اِلَيْهِمُ الْمَشِيئَةَ، ثُمَّ اَعْلَمَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ: اِنَّكُمْ لَنْ تَشَاءُوا اِلَّا اَنْ اَشَاءَ اَنَا لَكُمْ مَا فِيهِ هِدَايَتُكُمْ، وَاَنَّ مَشِيئَتَكُمْ تَبَعٌ لِمَشِيئَتِي، فَقَالَ تَعَالٰى:

تو ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو استقامت کا اور اپنے راستہ کی پیروی کا حکم دیا تھا اور بظاہر مشیت اُن کی طرف کی ہے لیکن پھر اُس کے بعد اُنہیں اس بات کی اطلاع دی کہ تم صرف وہی چیز چاہو گے جو میں چاہوں گا اور میں تمہارے لیے وہ چیز منتخب کروں گا جس میں تمہارے لیے ہدایت ہے اور تمہاری مشیت میری مشیت کے تابع ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

{وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ

”تم نہیں چاہتے ہو صرف وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جو

الْعَالَمِينَ}

فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّ مَشِيئَتَهُمْ تَبَعٌ لِمَشِيئَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

[البقرۃ: 142]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً. فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ}

[البقرۃ: 213]

إِلَى قَوْلِهِ:

{فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

[البقرۃ: 213]

تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ بتا دیا کہ اُن لوگوں کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم فرما دو! مشرق اور مغرب (سب) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے وہ جس کی چاہتا ہے' سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پہلے لوگ ایک امت تھے' اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر مبعوث کیا' اس نے ان کے ہمراہ' حق کے ساتھ' کتاب نازل کی' تاکہ وہ لوگوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ دے' جس کے بارے میں وہ (آپس میں) اختلاف رکھتے ہیں اور اس کے بارے میں اختلاف نہیں کیا''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''تو وہ حق کے حوالے سے جس چیز کے بارے میں اختلاف رکھتے تھے' اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اذن کے تحت ایمان والوں کی رہنمائی کر دی' اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نصیب کر دیتا ہے''۔

تقدیر کی بحث سے متعلق اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: انْقَطَعَتْ حُجَّةُ كُلِّ قَدَرِيٍّ قَدْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فَهُوَ فِي غَيِّهِ يَتَرَدَّدُ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانَا مِمَّا ابْتَلَاهُمْ بِهِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کی حجت منقطع ہو جاتی ہے جس کے ساتھ شیطان کھلواڑ کرتا ہے اور وہ شخص اپنی گمراہی میں بھٹکتا پھرتا ہے' تو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اُس چیز سے عافیت عطا کی ہے

جس میں اُن لوگوں کو مبتلا کیا ہے۔

وَبَعْدُ فَقَدِ اجْتَهَدْتُ وَبَيَّنْتُ فِي إِثْبَاتِ الْقَدَرِ بِمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِمَا قَالَ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْمُبِينُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ، وَذَكَرْتُ قَوْلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَقَوْلَ التَّابِعِينَ، وَكَثِيرًا مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، عَلَى مَعْنَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَذَا فَهُوَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِمْ:

اس کے بعد میں نے اس بارے میں بھرپور کوشش کی اور تقدیر کے اثبات کے بارے میں وہ چیزیں بیان کر دیں جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہیں اور جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے ارشاد فرمائی ہیں' یہ اُس چیز کا بیان ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے' میں نے صحابہ کرام کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں' تابعین اور بہت سے مسلمان ائمہ کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں جو کتاب وسنت کے مفہوم کے مطابق ہیں' تو جو شخص ان پر ایمان نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس صورتِ حال کا شکار ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{لَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ}

[الانعام: 111]

''اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے اور مُردے ان کے ساتھ کلام کرتے' اور ہم ان کے سامنے ہر چیز اکٹھی کر دیتے تو بھی ان لوگوں نے ایمان نہیں لانا تھا' البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے (جس کے بارے میں) اللہ چاہے (کہ وہ ایمان لے آئے) تاہم ان میں سے زیادہ تر لوگ ناواقف ہیں''۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ التَّصْدِيقِ بِالنَّظَرِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

کتاب: اللہ تعالیٰ کے دیدار کی تصدیق (کے بارے میں روایات)

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى جَمِيلِ إِحْسَانِهِ، وَدَوَامِ نِعَمِهِ حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ يُحِبُّ الْحَمْدَ، فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَصْحَابِهِ، وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو اُس کے بہترین احسان پر ہے اور اُس کی نعمتوں کے دوام پر ہے' جو ایک ایسے شخص کی بیان کی ہوئی حمد ہے جو یہ جانتا ہے کہ اُس کا معزز پروردگار حمد کو پسند کرتا ہے' تو ہر حال میں حمد اُسی کیلئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر جو نبی ہیں' درود نازل کرے اور اُن کے اصحاب پر بھی (درود نازل کرے)' ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

تمہیدی کلمات

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَلَّ ذِكْرُهُ وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ، خَلَقَ خَلْقَهُ كَمَا أَرَادَ لِمَا أَرَادَ، فَجَعَلَهُمْ شَقِيًّا وَسَعِيدًا، فَأَمَّا أَهْلُ الشِّقْوَةِ فَكَفَرُوا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَعَبَدُوا غَيْرَهُ، وَعَصَوْا رُسُلَهُ، وَجَحَدُوا كُتُبَهُ، فَأَمَاتَهُمْ عَلَى ذَلِكَ، فَهُمْ فِي قُبُورِهِمْ يُعَذَّبُونَ وَفِي الْقِيَامَةِ عَنِ النَّظَرِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَحْجُوبُونَ، وَإِلَى جَهَنَّمَ وَارِدُونَ، وَفِي أَنْوَاعِ الْعَذَابِ يَتَقَلَّبُونَ، وَلِلشَّيَاطِينِ مُقَارِبُونَ، وَهُمْ فِيهَا أَبَدًا خَالِدُونَ،

امابعد! بے شک اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند و برتر ہے اور اُس کے اسماء پاک ہیں' اُس نے مخلوق کو اُسی طرح پیدا کیا جیسے اُس نے ارادہ کیا اور جس مقصد کیلئے اُس نے ارادہ کیا' تو اُس نے اُس مخلوق کو (دو حصوں میں) بدبخت یا خوش نصیب بنایا' جہاں تک بدنصیب لوگوں کا تعلق ہے تو اُن لوگوں نے عظیم اللہ کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کی عبادت کی' اُنہوں نے اللہ کے رسولوں کی نافرمانی کی' اُس کی کتابوں کا انکار کیا' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اسی حالت میں موت دی تو اُن لوگوں کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جائے گا اور قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہوں گے اور جہنم میں جائیں گے اور مختلف قسم کے عذاب کا سامنا کریں گے' وہ شیاطین کے ساتھ

ہوں گے اور وہ لوگ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَاَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ: فَهُمُ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ الْحُسْنَى، فَآمَنُوا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ، وَلَمْ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَصَدَّقُوا الْقَوْلَ بِالْفِعْلِ، فَاَمَاتَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ، فَهُمْ فِي قُبُورِهِمْ يُنَعَّمُونَ، وَعِنْدَ الْمَحْشَرِ يُبَشَّرُونَ، وَفِي الْمَوْقِفِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِاَعْيُنِهِمْ يَنْظُرُونَ، وَاِلَى الْجَنَّةِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَافِدُونَ، وَفِي نَعِيمِهَا يَتَفَكَّهُونَ، وَلِلْحُورِ الْعِينِ مُعَانِقُونَ، وَالْوِلْدَانُ لَهُمْ يَخْدُمُونَ، وَفِي جِوَارِ مَوْلَاهُمُ الْكَرِيمِ اَبَدًا خَالِدُونَ؛ وَلِرَبِّهِمْ تَعَالَى فِي دَارِهِ زَائِرُونَ، وَبِالنَّظَرِ اِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ يَتَلَذَّذُونَ، وَلَهُ مُكَلِّمُونَ، وَبِالتَّحِيَّةِ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى؛ وَالسَّلَامِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ يُكَرَّمُونَ،

جہاں تک سعادت مند لوگوں کا تعلق ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی نصیب ہوئی' وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے' اُنہوں نے کسی کو اُس کا شریک قرار نہیں دیا اور اپنے فعل کے ذریعہ اپنے قول کو سچ ثابت کیا' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اسی عالم میں موت دی تو ان لوگوں کو ان کی قبروں میں نعمتوں سے نوازا جائے گا اور حشر کے دن انہیں خوشخبری سنائی جائے گی اور میدانِ محشر میں یہ اپنی آنکھوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور اُس کے بعد گروہ در گروہ جنت کی طرف جائیں گے' اُس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے' حورعین سے معانقہ کریں گے' ان کے خدمت گزار ہوں گے اور یہ اپنے پروردگار کے پڑوس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کا پروردگار انہیں اپنی ملاقات سے نوازے گا اور یہ لوگ اپنے پروردگار کا دیدار کر کے لذت حاصل کریں گے' یہ لوگ اُس کے ساتھ کلام کا شرف حاصل کریں گے' انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحیت کے طور پر سلام کہا جائے گا اور اس طرح ان کی عزت افزائی ہو گی۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ}

[الحديد: 21]

''یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے یہ عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے''۔

جہمی کا اعتراض اور اُس کا جواب

فَاِنِ اعْتَرَضَ جَاهِلٌ مِمَّنْ لَا عِلْمَ مَعَهُ، اَوْ بَعْضُ هٰؤُلَاءِ الْجَهْمِيَّةِ الَّذِينَ لَمْ يُوَفَّقُوا لِلرَّشَادِ، وَلَعِبَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ

اگر کوئی ایسا جاہل شخص یہ اعتراض کرے جس کے پاس علم نہ ہو' یا جہمیہ فرقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص اعتراض کرے جن لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں ہوئی اور شیطان جن کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے اور

وَحُرِمُوا التَّوْفِيقَ فَقَالَ: الْمُؤْمِنُونَ يَرَوْنَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟. قِيلَ لَهُ: نَعَمْ ؛ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى ذَلِكَ. فَإِنْ قَالَ الْجَهْمِيُّ: أَنَا لَا أُؤْمِنُ بِهَذَا. قِيلَ لَهُ: كَفَرْتَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ. فَإِنْ قَالَ: وَمَا الْحُجَّةُ. قِيلَ: لِأَنَّكَ رَدَدْتَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ وَقَوْلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. وَقَوْلَ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَاتَّبَعْتَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ. وَكُنْتَ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

{وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى، وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 115].

جولوگ توفیق سے محروم ہیں‘ وہ اگر یہ کہیں کہ کیا قیامت کے دن اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے؟ تو اُسے جواب دیا جائے گا: جی ہاں! اور اس بات پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے‘ اگر جہمی یہ کہے کہ میں اس بات پر ایمان نہیں رکھتا‘ تو اُس سے کہا جائے گا: تم نے عظیم اللہ کا انکار کیا‘ اگر وہ کہے کہ اس کی دلیل کیا ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: کیونکہ تم نے قرآن اور سنت کو قبول نہیں کیا‘ صحابہ کرام کے قول اور مسلمانوں کے علماء کے قول کو تسلیم نہیں کیا اور تم نے مؤمنین کے راستہ سے ہٹ کر (ایک اور راستہ کی) پیروی کی ہے اور تم اُن افراد میں سے ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

’’اور جس شخص کے سامنے ہدایت واضح ہو چکی ہے‘ اس کے بعد جو رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے علاوہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جدھر اس نے خود رُخ کیا ہے اور ہم اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے‘‘۔

فَأَمَّا نَصُّ الْقُرْآنِ فَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

(اللہ تعالیٰ کا دیدار حق ہونے کے بارے میں) جہاں تک قرآن کی نص کا تعلق ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

’’اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے‘‘۔

وَقَالَ تَعَالَى وَقَدْ أَخْبَرَنَا عَنِ الْكُفَّارِ أَنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ عَنْ رُؤْيَتِهِ فَقَالَ تَعَالَى ذِكْرُهُ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے‘ اُس نے کفار کے بارے میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ اُس کا دیدار کرنے سے محجوب ہوں گے‘ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ}

’’خبردار! وہ لوگ اُس دن محجوب ہوں گے اور پھر وہ جہنم میں جائیں گے اور پھر اُن سے کہا جائے گا: یہ وہ چیز ہے جس کا تم انکار کیا کرتے تھے‘‘۔

[المطففين: 15]

فَدَلَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: اَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَنْظُرُونَ اِلَى اللّٰهِ، وَاَنَّهُمْ غَيْرُ مَحْجُوبِينَ عَنْ رُؤْيَتِهِ، كَرَامَةً مِنْهُ لَهُمْ.

تو یہ آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور وہ اُس کے دیدار سے محجوب نہیں ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن لوگوں کیلئے عزت افزائی ہوگی۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{لِلَّذِينَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ}

[يونس: 26]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جن لوگوں نے اچھائی کی اُن کو اچھائی ملے گی اور مزید (نعمت) ملے گی''۔

فَرُوِيَ اَنَّ الزِّيَادَةَ هِيَ النَّظَرُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى.

ایک روایت کے مطابق یہاں مزید نعمت سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيمًا}

[الاحزاب: 43]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ اہلِ ایمان کے بارے میں رحم کرنے والا ہے' جب وہ اُس سے ملنے کیلئے جائیں گے تو اُن کا سلام کا طریقہ السلام علیکم کہنا ہو گا (یا اُن کو السلام علیکم کہا جائے گا) اور اُس نے اُن لوگوں کیلئے معزز اجر تیار کیا ہے''۔

وَاعْلَمْ رَحِمَكَ اللّٰهُ اَنَّ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ بِاللُّغَةِ اَنَّ اللُّقَى هَاهُنَا لَا يَكُونُ اِلَّا مُعَايَنَةً يَرَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَرَوْنَهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، وَيُكَلِّمُهُمْ وَيُكَلِّمُونَهُ.

آپ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! کہ علمِ لغت کے ماہرین کے نزدیک یہاں ملاقات کرنے سے مراد براہِ راست ایک دوسرے کو دیکھنا ہے' یعنی اللہ تعالیٰ اُنہیں دیکھے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے' اللہ تعالیٰ اُن پر سلام بھیجے گا اور اُن کے ساتھ کلام کرے گا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کریں گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ}

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر (یعنی قرآنِ مجید) کو نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اُس چیز کو بیان کر دو جو اُن کی طرف

[النحل: 44]

وَكَانَ مِمَّا بَيَّنَهُ لِأُمَّتِهِ فِي هَذِهِ الْآيَاتِ: أَنَّهُ أَعْلَمَهُمْ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ: إِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ تَعَالَى رَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. وَقَبِلَهَا الْعُلَمَاءُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ الْقَبُولِ. كَمَا قَبِلُوا عَنْهُمْ عِلْمَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ. وَعِلْمَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ. كَذَا قَبِلُوا مِنْهُمُ الْأَخْبَارَ: أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَشُكُّونَ فِي ذَلِكَ. ثُمَّ قَالُوا: مَنْ رَدَّ هَذِهِ الْأَخْبَارَ فَقَدْ كَفَرَ

نازل کی گئی ہے تاکہ وہ غور و فکر کریں"۔

تو ان آیات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے سامنے جو کچھ بیان کیا ہے اُس میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی احادیث میں اُن لوگوں کو یہ بات بتائی ہے: "تم لوگ اپنے پروردگار کا دیدار کرو گے"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے اور علماء نے اسے صحابہ کرام سے عمدہ طریقہ سے قبول کیا ہے جس طرح علماء نے صحابہ کرام سے طہارت' نماز' زکوٰۃ' روزہ' حج' جہاد' حلال اور حرام کے علم کے بارے میں روایات قبول کی ہیں' اسی طرح علماء نے ان حضرات سے یہ روایات بھی قبول کی ہیں کہ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے' علماء کو اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے' پھر علماء نے یہ بات بیان کی کہ جو ان روایات کو مسترد کرتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

حسن بصری کے اقوال

612- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُضَرُ الْقَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَوْ عَلِمَ الْعَابِدُونَ أَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ رَبَّهُمْ تَعَالَى لَذَابَتْ أَنْفُسُهُمْ فِي الدُّنْيَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالواحد بن زید بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر عبادت گزار لوگوں کو یہ پتا چل جائے کہ وہ اپنے پروردگار کا دیدار نہیں کریں گے تو دنیا میں ہی اُن کی جانیں (غم کی شدت کی وجہ سے) گھل جائیں گی۔

613- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: نا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنُ مُدْرِكٍ الْقَاصُّ قَالَ: نا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَتَجَلَّى لِأَهْلِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَآهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ نَسُوا نَعِيمَ الْجَنَّةِ

ہشام بن حسان نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے:
اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کے سامنے تجلی کرے گا جب اہلِ جنت اُس کا دیدار کریں گے تو وہ جنت کی نعمتوں کو بھول جائیں گے۔

کعب احبار کا بیان

614- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: نا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ: مَا نَظَرَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى الْجَنَّةِ قَطُّ إِلَّا قَالَ: طِيبِي لِأَهْلِكِ، فَزَادَتْ ضِعْفًا عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ، حَتَّى يَأْتِيَهَا أَهْلُهَا، وَمَا مِنْ يَوْمٍ كَانَ لَهُمْ عِيدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا يَخْرُجُونَ فِي مِقْدَارِهِ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيَبْرُزُ لَهُمُ الرَّبُّ تَعَالَى، فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَيُسْفِي عَلَيْهِمُ الرِّيحَ بِالْمِسْكِ وَالطِّيبِ، وَلَا يَسْأَلُونَ رَبَّهُمْ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُمْ، حَتَّى يَرْجِعُوا وَقَدِ ازْدَادُوا: عَلَى مَا كَانُوا مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ سَبْعِينَ ضِعْفًا، ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَزْوَاجِهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا مِثْلَ ذَلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عبداللہ بن حارث نے کعب احبار کا یہ بیان نقل کیا ہے:
اللہ تعالیٰ جب بھی جنت کی طرف نظر کرتا ہے تو وہ فرماتا ہے: تم اپنے اہل کیلئے پاکیزہ ہو جاؤ! تو وہ پہلے جتنی (عمدہ) ہوتی ہے اُس سے زیادہ عمدہ ہو جاتی ہے اور ایسا اُس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک اہلِ جنت‘ جنت میں نہیں آ جاتے‘ تو دنیا میں بھی جو بھی دن اُن کیلئے عید کا دن ہوا کرتا تھا اُسی دن وہ لوگ جنت کے باغات میں جائیں گے اُن کا پروردگار اُن کے سامنے ظاہر ہوگا وہ اُس کا دیدار کریں گے‘ پھر ایک ہوا چلے گی جو اُن پر مشک اور خوشبو چھڑکے گی‘ وہ اپنے پروردگار سے جو بھی مانگیں گا پروردگار اُنہیں عطا کرے گا‘ جب وہ واپس (اپنے گھر) آئیں گے تو اُن کے حسن و جمال میں ستر گنا اضافہ ہو چکا ہوگا‘ جب وہ اپنی بیویوں کے پاس آئیں گے تو اُن کے حسن و جمال میں بھی اتنا ہی اضافہ ہو چکا ہوگا۔

امام مالک کا قول

615- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ: النَّاسُ يَنْظُرُونَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَعْيُنِهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن وہب بیان کرتے ہیں:

امام مالک فرماتے ہیں: لوگ قیامت کے دن اپنی آنکھوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔

616- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ بْنِ سَالِمٍ: هٰذِهِ الْاٰثَارُ الَّتِي تُرْوَى فِي مَعَانِي النَّظَرِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَنَحْوُهَا مِنَ الْاَخْبَارِ؟ فَقَالَ: نَحْلِفُ عَلَيْهَا بِالطَّلَاقِ وَالْمَشْيِ

قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: مَعْنَاهُ تَصْدِيقًا بِهَا

عبدالوہاب وراق بیان کرتے ہیں: میں نے اسود بن سالم سے دریافت کیا: یہ آثار جو اللہ تعالیٰ کے دیدار کے مضمون کے بارے میں روایت کیے گئے ہیں اور اس طرح کی جو دیگر روایات ہیں (اُن کا حکم کیا ہے؟) اُنہوں نے فرمایا: ہم اس پر طلاق اور پیدل چلنے کا حلف اُٹھا سکتے ہیں۔

عبدالوہاب بیان کرتے ہیں: اُن کا مفہوم یہ تھا کہ ہم ان کی تصدیق کرتے ہوئے ایسا کر سکتے ہیں۔

617- وَحَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: قِيلَ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ: هٰذِهِ الْاَحَادِيثُ الَّتِي تُرْوَى فِي الرُّؤْيَةِ؟ فَقَالَ: حَقٌّ عَلَى مَا سَمِعْنَاهَا مِمَّنْ نَثِقُ بِهِ

محمد بن سلیمان لوین بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ سے کہا گیا: یہ روایات جو دیدار کے بارے میں روایت کی گئی ہیں (ان کا حکم کیا ہے؟) اُنہوں نے فرمایا: یہ حق ہیں ہم نے یہ روایات اُن حضرات سے سنی ہیں جن پر ہم اعتماد کرتے ہیں۔

امام احمد کا واقعہ

618- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا'

حَنْبَلٍ، وَبَلَغَهُ عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُرَى فِي الْآخِرَةِ. فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ قَالَ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُرَى فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ كَفَرَ. عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ، مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ. أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

وَقَالَ تَعَالَى:

{كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ} [المطففين: 15]

هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ اللَّهَ تَعَالَى

انہیں ایک شخص کے بارے میں پتا چلا کہ وہ یہ کہتا ہے: آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا' تو امام احمد شدید غصہ میں آ گئے' پھر انہوں نے فرمایا: جو شخص یہ کہتا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے' اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اُس کا غضب نازل ہو! خواہ وہ جو بھی شخص ہو' کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! وہ لوگ اپنے پروردگار سے اُس دن محجوب ہوں گے''۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔

619- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَتِ الْجَهْمِيَّةُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُرَى فِي الْآخِرَةِ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

{كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ} [المطففين: 15]

فَلَا يَكُونُ هَذَا إِلَّا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُرَى،

وَقَالَ تَعَالَى:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حنبل بن اسحاق بن حنبل بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جہمیہ فرقہ کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا' جبکہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

''خبردار! اُس دن وہ لوگ اپنے پروردگار سے محجوب ہوں گے''۔

تو یہ صرف اُسی صورت میں ممکن ہوسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی

نَاظِرَةٌ} [القیامة: 23]

فَهٰذَا النَّظَرُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَالْاَحَادِيثُ الَّتِي رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ

بِرِوَايَةٍ صَحِيحَةٍ، وَاَسَانِيدَ غَيْرِ مَدْفُوعَةٍ، وَالْقُرْآنُ شَاهِدٌ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُرَى فِي الْاٰخِرَةِ

620- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْاَزْدِيُّ قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: اِنَّا لَنَحْكِي كَلَامَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى، وَلَا نَسْتَطِيعُ اَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْجَهْمِيَّةِ

621- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: نَا اَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ: وَذُكِرَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الرُّؤْيَةِ فَغَضِبَ وَقَالَ: مَنْ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُرٰى، فَهُوَ كَافِرٌ

622- حَدَّثَنَا اَبُو مُزَاحِمٍ مُوسَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَاقَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ:

طرف دیکھ رہے ہوں گے‘‘۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں ہے‘ اسی طرح وہ احادیث بھی ہیں جو نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہیں:

’’تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے‘‘۔

یہ مستند روایات ہیں اور ان کی سندیں ایسی ہیں جنہیں پرے نہیں کیا جا سکتا اور قرآن بھی اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن حسین بن شقیق بیان کرتے ہیں:

میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم یہودیوں اور عیسائیوں کا کلام نقل کر سکتے ہیں لیکن ہم یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ جہمیہ فرقہ کے لوگوں کا کلام نقل کریں۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا‘ اُن کے سامنے اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں کوئی بات ذکر کی گئی تو وہ غصہ میں آ گئے اور بولے: جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا وہ کافر ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عباس بن محمد دوری بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبید قاسم بن

سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدٍ الْقَاسِمَ بْنَ سَلَّامٍ يَقُولُ: وَذُكِرَ عِنْدَهُ هَذِهِ الْاَحَادِيثُ فِي الرُّؤْيَةِ فَقَالَ: هَذِهِ عِنْدَنَا حَقٌّ، نَقَلَهَا النَّاسُ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ

سلام کو سنا' اُن کے سامنے اُن احادیث کا ذکر ہوا جن میں دیدارِ باری تعالیٰ کا ذکر ہے تو اُنہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ روایات حق ہیں جنہیں لوگوں نے ایک دوسرے سے روایت کیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَمَنْ رَغِبَ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ هَؤُلَاءِ الْاَئِمَّةُ الَّذِينَ لَا يُسْتَوْحَشُ مِنْ ذِكْرِهِمْ، وَخَالَفَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَرَضِيَ بِقَوْلِ جَهْمٍ وَبِشْرٍ الْمَرِيسِيِّ وَبِاَشْبَاهِهِمَا، فَهُوَ كَافِرٌ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو جو شخص اُس مؤقف سے منہ موڑ لیتا ہے جس پر یہ ائمہ گامزن ہیں جن کے ذکر سے وحشت نہیں ہوتی اور جو شخص کتاب وسنت کے برخلاف رائے رکھتا ہے اور جہم اور بشر مریسی اور اُن جیسے دیگر افراد کے قول سے راضی ہو جاتا ہے تو وہ شخص کافر ہوگا۔

دیدارِ باری تعالیٰ سے متعلق تفسیری روایات

فَاَمَّا مَا تَاَدَّى اِلَيْنَا مِنَ التَّفْسِيرِ فِي بَعْضِ مَا تَلَوْتُهُ، مِمَّا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ: فَاَنَا اَذْكُرُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَذْكُرُ السُّنَنَ الثَّابِتَةَ فِي النَّظَرِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى، مِمَّا يَقْوَى بِهِ قُلُوبُ اَهْلِ الْحَقِّ، وَتَقَرُّ بِهِ اَعْيُنُهُمْ، وَتُذَلُّ بِهِ نُفُوسُ اَهْلِ الزَّيْغِ، وَتَسْخُنُ بِهِ اَعْيُنُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

میں نے جو آیات تلاوت کی ہیں جہاں تک اُن کی تفسیر سے متعلق روایات کا تعلق ہے تو جو روایات اس وقت مجھے یاد ہیں' میں اُن کو یہاں ذکر کر دیتا ہوں اُس کے بعد میں وہ احادیث نقل کروں گا جو ثابت شدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں ہیں تا کہ اُس کے ذریعہ اہلِ حق کے دل قوت حاصل کریں اور اُن (احادیث) کے ذریعہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور گمراہ لوگوں کے نفوس ذلت حاصل کریں اور دنیا اور آخرت میں اس کے ذریعہ اُن کی آنکھیں تکلیف سے جل اُٹھیں گی۔

623- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کعب قرظی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: نَضَّرَ اللّٰهُ تِلْكَ الْوُجُوهَ وَحَسَّنَهَا لِلنَّظَرِ إِلَيْهِ

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اُن چہروں کو چمکدار اور خوبصورت بنائے گا تاکہ وہ اُس کا دیدار کریں۔

624- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: نا أَبُو سَمُرَةَ قَالَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: نَضَّرَهَا اللّٰهُ تَعَالَى لِلنَّظَرِ إِلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

موسیٰ بن عبیدہ نے محمد بن کعب کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

محمد بن کعب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اُنہیں اس لیے چمکدار کرے گا تاکہ وہ اُس کی طرف دیکھیں۔

625- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، وَدَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنَّ أَبَا نُعَيْمٍ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَابُورَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ} [القيامة: 22] يَعْنِي حُسْنَهَا {إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: نَظَرَتْ إِلَى الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے''۔یعنی وہ خوبصورت ہوں گے''اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ خالق کو دیکھیں گے۔

626- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: نا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ}

[القيامة: 22]

قَالَ: النَّضْرَةُ: الْحُسْنُ

{اِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: نَظَرَتْ اِلَى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ فَنَضَرَتْ لِنُورِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن ہارون نے مبارک کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یہاں ''نضرہ'' سے مراد حسن ہے۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھیں گے تو اُس کے نور کی وجہ سے وہ خوبصورت (اور چمکدار) ہو جائیں گے۔

627- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: نا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، انا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ}

[القيامة: 22]

قَالَ: مِنَ النَّعِيمِ

{اِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: تَنْظُرُ اِلَى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ نَظَرًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید نحوی نے عکرمہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے''۔

عکرمہ فرماتے ہیں: یعنی اُنہیں نعمتیں ملیں گی۔

''اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

عکرمہ فرماتے ہیں: یعنی وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھیں گے۔

628- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: نا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: تَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى نَظَرًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید نحوی نے عکرمہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

عکرمہ فرماتے ہیں: وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے۔

629- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَ: نا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: نا اَبِي، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُلُّ مَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَرَى اللّٰهَ تَعَالَى؟ قَالَ: نَعَمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: جنت میں داخل ہونے والا ہر شخص اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

630- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

{لِلَّذِينَ اَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ} [يونس: 26]

قَالَ: النَّظَرُ اِلَى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر بن سعد بجلی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جنہوں نے اچھائی کی اُنہیں اچھائی ملے گی اور مزید ملے گا''۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (یہاں ''مزید'' ملنے سے مراد) اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

631- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ: قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ}

[یونس: 26]

قَالَ: الزِّيَادَةُ: النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر بن سعد نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جنہوں نے اچھائی کی اُنہیں اچھائی ملے گی اور مزید ملے گا''۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہاں مزید ملنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

632- أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: نَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ}

[یونس: 26]

قَالَا: النَّظَرُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر بن سعد نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' جبکہ مسلم بن نذیر نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جنہوں نے اچھائی کی اُنہیں اچھائی ملے گی اور مزید ملے گا''۔

یہ دونوں حضرات (یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: رَحْمَةُ اللَّهِ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِ: وَأَمَّا السُّنَنُ فَإِنَّا سَنَذْكُرُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضامندی ان پر نازل ہو جہاں تک اُن احادیث کا تعلق ہے تو میں اُن روایات

مَا رَوَى صَحَابِيٌّ صَحَابِيٌّ عَلَى الِانْفِرَادِ، لِيَكُونَ أَوْعَى لِمَنْ سَمِعَهُ، وَأَرَادَ حِفْظَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

کو ایک ایک صحابی کے حوالے سے انفرادی طور پر روایت کروں گا تا کہ جو شخص اُنہیں سنے وہ انہیں محفوظ رکھ سکے اور جو ان کو حفظ کرنے کا ارادہ کرے (وہ بھی انہیں محفوظ رکھ سکے) اگر اللہ نے چاہا۔

فِيمَا رَوَى جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ

جو روایت حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے

633- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: نا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ:

إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر کی اور ارشاد فرمایا:

"عنقریب تم اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور پھر تم اُس کا دیدار یوں کرو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی' اگر تم سے ہو سکے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے والی (یعنی فجر کی) نماز اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے والی (یعنی عصر کی) نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہونا"۔

634- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَيَعْلَى، وَمُحَمَّدٌ ابْنَا عُبَيْدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

633- رواه البخاري: 7434، ومسلم: 633، وأبو داود: 4729، والترمذي: 2551، وابن ماجه: 177، وابن حبان: 7442، والحميدي: 799.

634- انظر السابق.

الطَّنَافِسِيّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ:

چودھویں رات میں ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّكُمْ رَاءُونَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

''تم اپنے پروردگار کو یوں دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو' جسے دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی' اگر تم سے ہو سکے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے والی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہونا''۔

635- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: نَا شُعْبَةُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

636- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: نَا أَبُو الْأَزْهَرِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

ابوازہر بیان کرتے ہیں: روح نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہمیں یہ بات بتائی:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا} [طه: 130]

''سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو''۔

قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ:

اُنہوں نے بتایا کہ شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ چودھویں رات میں ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا

''تم عنقریب اپنے پروردگار کا یوں دیدار کرو گے جس طرح تم

635- رواه البخاري: 573، وأحمد 4/362، وابن حبان: 7443.

تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

{وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ} [ق: 39]

وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ النَّيْسَابُورِيِّ

637- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ: وَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ، فَقَالَ:

إِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ

وَمِمَّا رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

638- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ

اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی ہے اگر تم سے ہو سکے تو تم ان دو نمازوں کے حوالے سے مغلوب نہ ہونا' سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز اور اس کے غروب ہونے سے پہلی والی نماز''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو''۔

روایت کے یہ الفاظ نیشاپوری کی روایت کے ہیں۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قیس بن ابوحازم نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ چودھویں رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے چاند کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا:

''بے شک تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا یوں دیدار کرو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو' جسے دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی''۔

جو روایات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہیں

سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت

637- رواہ البخاری: 7436' وابن حبان: 7444' وابن خزیمۃ: 168۔

638- رواہ مسلم: 2968' وأبو داؤد: 4730' وابن حبان: 7445' والحمیدی: 1178۔

مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ، لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، إِلَّا كَمَا لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا

639- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب بادل موجود نہ ہوں تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا چودھویں رات میں جب بادل موجود نہ ہوں چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! تمہیں اپنے پروردگار کا دیدار کرنے میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی جس طرح ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آتی ہے۔

(639) عطاء بن یزید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! کیا جب بادل موجود نہ ہو تو سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ آتی ہے جبکہ بادل موجود نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے پروردگار کا قیامت کے دن اسی طرح دیدار کرو گے (کہ اُسے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی)۔

639- رواه البخاري: 7437، ومسلم: 182، وأحمد 275/2، وابن حبان: 7429.

فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ

640 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ آتی ہے جبکہ اُس کے سامنے بادل موجود نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں رکاوٹ پیش آتی ہے جبکہ اُس کے سامنے بادل موجود نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم قیامت کے دن اسی طرح اپنے پروردگار کا دیدار کرو گے۔

جنت کے بازار کا تذکرہ

641- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَقِيَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي

حسان بن عطیہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کرے۔ میں نے کہا: کیا اُس میں بازار بھی ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جب اہلِ جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے اور

640- انظر السابق۔

641- رواہ ابن ماجہ:4336، والترمذی:2552، وضعفہ الألبانی فی الضعیفۃ:1722۔

سُوقِ الْجَنَّةِ. قُلْتُ: وَفِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ. فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا. فَيَزُورُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ. فَيَبْرُزُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ عَنْ عَرْشِهِ. وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ. وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيءٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ. وَمَا يَرَوْنَ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. هَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ؛ هَلْ تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قُلْنَا: لَا. قَالَ: فَكَذَلِكَ لَا تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

اپنے اعمال میں تفاوت کے اعتبار سے اپنی اپنی جگہ ٹھہر جائیں گے تو دنیا کے ایام کے حساب سے جمعہ کے دن اُن لوگوں کو اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے' اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے اُن کے سامنے ظاہر ہو گا اور جنت کے ایک باغ میں اُن کے سامنے آئے گا' وہاں اُن لوگوں کیلئے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور موتیوں کے منبر رکھے جائیں گے اور یاقوت کے منبر رکھے جائیں گے اور سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے' اُن میں سے جو کمتر حیثیت کا مالک ہوگا' ویسے اُن میں کوئی بھی کمتر نہیں ہوگا' وہ بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں کے اوپر ہو گا اور وہ لوگ یہ نہیں سمجھیں گے کہ جو لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ مجلس کے اعتبار سے اُن سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کا دیدار بغیر کسی رکاوٹ کے کرو گے..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

مِمَّا رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

642- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

642- رواه البخاري: 7439، ومسلم: 183، والترمذي: 2598، وأحمد 16/3، وأبو عوانة 181/1، وابن حبان: 7377.

اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنَرَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ اِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحْوٌ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَوْ قَالَ: صَحْوٌ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: فَاِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَئِذٍ، اِلَّا كَمَا لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دن صاف ہو (یعنی بادل موجود نہ ہوں) تو کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جب مطلع صاف ہو۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اس دن تمہیں اپنے پروردگار کو دیکھنے میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی جس طرح تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔

643- وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنَرَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب بادل موجود نہ ہوں سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا چودھویں رات میں جب بادل موجود نہ ہو چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تمہیں اُسے (یعنی پروردگار کو)

643- رواه ابن ماجه: 179، والترمذي: 2557، وأحمد 16/3، وابن خزيمة: 169، وأبو يعلى: 1006۔

فَقُلْنَا: لَا قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، كَمَا لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا

دیکھنے میں بھی کوئی رکاوٹ پیش آئے گی جس طرح ان دونوں (یعنی سورج اور چاند) کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی ہے۔

وَمِمَّا رَوَاهُ صُهَيْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

644 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ نُودُوا: أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَوْعِدًا لَمْ تَرَوْهُ ؛ قَالُوا: وَمَا هُوَ؟ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ وَتُزَحْزِحْنَا عَنِ النَّارِ؟ وَتُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟ قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْهُ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''اہلِ جنت' جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اُنہیں پکار کر کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارا ساتھ کیا ہوا ایک وعدہ ہے جسے تم نے نہیں دیکھا۔ لوگ عرض کریں گے: وہ کیا ہے؟ کیا تُو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا! کیا تُو نے ہمیں جہنم سے بچایا نہیں ہے اور ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو حجاب ہٹا دیا جائے گا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ تو اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی اُنہیں عطا کیا ہے اُس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہو گی جو اُن اہلِ جنت کے نزدیک اُس (یعنی اللہ تعالیٰ کے دیدار) سے زیادہ محبوب ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ}

''جنہوں نے اچھائی کی اُنہیں اچھائی ملے گی اور مزید (یعنی

644- رواه مسلم: 181، والترمذي: 2555، وابن ماجه: 187، وأحمد 332/4، وابن حبان: 7441، وابن خزيمة: 180، وأبو عوانة 156/1۔

[یونس: 26]

645- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ

{لِلَّذِينَ اَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ}

[یونس: 26]

ثُمَّ قَالَ:

اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ، نَادَى مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا يُرِيدُ اَنْ يُنْجِزَكُمُوهُ فَيَقُولُونَ: مَا هُوَ؟ اَلَمْ يُثَقِّلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَوَازِينَنَا، وَيُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَيُخْرِجْنَا مِنَ النَّارِ؟ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْظُرُونَ اِلَيْهِ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ، وَهِيَ الزِّيَادَةُ

دیدار باری تعالیٰ) ملے گا''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جنہوں نے اچھائی کی اُنہیں اچھائی ملے گی اور مزید ملے گا''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اہلِ جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہلِ جہنم' جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی پکار کر کہے گا: اے اہلِ جنت! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے ایک وعدہ ہے' وہ یہ چاہتا ہے کہ جزاء کے طور پر تمہیں وہ چیز بھی عطا کر دے۔ وہ لوگ دریافت کریں گے: وہ کیا چیز ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے میزان (میں نیکیوں کے پلڑے کو) بھاری نہیں کیا! اُس نے ہمارے چہروں کو سفید نہیں کیا! ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا! ہمیں جہنم سے نہیں بچایا؟ تو اللہ تعالیٰ حجاب ہٹائے گا اور لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی اُنہیں عطا کیا ہے اُس میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو اُن لوگوں کے نزدیک اس سے (یعنی پروردگار کا دیدار کرنے سے) زیادہ محبوب ہو

645- انظر السابق۔

اور یہ وہ ''مزید'' چیز ہے جو انہیں ملے گی۔

646- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ، قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: نَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مَوْعِدًا فَيَقُولُونَ: مَا هُوَ؟ اَلَيْسَ قَدْ بَيَّضَ وُجُوهَنَا وَثَقَّلَ مَوَازِينَنَا وَاَدْخَلَنَا الْجَنَّةَ فَيُقَالُ: اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا (قَالَ) فَيَتَجَلَّى لَهُمْ فَيَنْظُرُونَ اِلَيْهِ

''جب اہلِ جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی پکار کر کہے گا: اے اہلِ جنت! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے ایک اور وعدہ ہے۔ وہ لوگ کہیں گے: وہ کیا چیز ہے؟ کیا اُس نے ہمارے چہروں کو سفید نہیں کیا! ہمارے میزان (میں نیکیوں کے پلڑے کو) بھاری نہیں کیا! ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا۔ تو وہ منادی کہے گا: اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارے لیے ایک اور وعدہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ اُن کے سامنے تجلّی کرے گا تو وہ لوگ اُس کو دیکھیں گے''۔

وَمِمَّا رَوَى اَبُو رَزِينٍ الْعُقَيْلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

647- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ: قَالَ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللَّاحِقِيُّ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: اَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وکیع بن عدس نے حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم سب

646- انظر السابق.

647- رواه أبو داؤد:4731، وابن ماجه:180، وأحمد:11/4.

يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: أَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: يَا أَبَا رَزِينٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِيًا بِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَاللّٰهُ أَعْظَمُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: اُس کی مخلوق میں اُس کی نشانی کیا ہوگی؟ (یعنی اس کی مثال کیسے دی جاسکتی ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابورزین! جب چاند خالی ہو (یعنی کوئی بادل نہ ہو) تو سب لوگ اُس کو نہیں دیکھتے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ تو اس سے عظیم ہے..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

648- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: نَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: مَا آيَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِيًا بِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَاللّٰهُ أَعْظَمُ

امام ابوداؤد طیالسی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم سب اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: اس کی نشانی کیا ہے؟ (یعنی اس کی مثال کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب چاند کے سامنے بادل وغیرہ موجود نہ ہو تو کیا سب لوگ چاند کو نہیں دیکھتے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ تو اس سے عظیم ہے۔

وَمِمَّا رَوَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

649- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: نَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وفد کے ساتھ ولید بن عبدالملک کے پاس گیا، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے میری ضرورت پوری کرنی تھی، جب

648- انظر السابق۔

649- رواہ أحمد 4/407، وروی بعضه مسلم: 191، وخرجه الألبانی فی الصحیحة: 755.

زَيْدٍ، عَنْ عُمَارَةَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: وَفَدْتُ إِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَكَانَ الَّذِي يَعْمَلُ فِي حَوَائِجِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ. فَلَمَّا قَضَيْتُ حَوَائِجِي أَتَيْتُهُ فَوَدَّعْتُهُ وَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. ثُمَّ مَضَيْتُ، فَذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِي بِهِ أَبِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَهُ بِهِ، لِمَا أَوْلَانِي مِنْ قَضَاءِ حَوَائِجِي. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ. فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: لَقَدْ رَدَّ الشَّيْخَ حَاجَةٌ فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْهُ قَالَ: مَا رَدَّكَ؟ أَلَيْسَ قَدْ قَضَيْتَ حَوَائِجَكَ؟ قُلْتُ بَلَى، وَلَكِنَّ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي، سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكَ بِهِ لِمَا أَوْلَيْتَنِي قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قُلْتُ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

میرا کام پورا ہو گیا تو میں اُن کے پاس آیا اور اُنہیں رخصت ہوتے ہوئے سلام کیا' پھر میں جانے لگا تو مجھے ایک حدیث یاد آئی جو میرے والد نے مجھے بیان کی تھی کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ بات سنی تھی' تو مجھے اچھا لگا کہ میں یہ حدیث اُنہیں بیان کروں کیونکہ اُنہوں نے ترجیحی طور پر میری ضرورت کو پورا کیا تھا۔ میں واپس گیا جب اُنہوں نے مجھے ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ بزرگوار کسی کام کے سلسلہ میں واپس آئے ہوں گے۔ جب میں اُن کے قریب گیا تو اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کیوں دوبارہ آئے ہیں؟ کیا میں نے آپ کی ضرورت پوری نہیں کر دی؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن ایک حدیث ہے جو میں نے اپنے والد کی زبانی سنی ہے اور میرے والد نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے تو مجھے یہ اچھا لگا کہ میں وہ حدیث آپ کو بھی بیان کر دوں کیونکہ آپ نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: وہ حدیث کیا ہے؟ تو میں نے کہا: میرے والد نے ایک حدیث بیان کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مُثِّلَ لِكُلِّ قَوْمٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الدُّنْيَا. فَيَذْهَبُ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الدُّنْيَا. وَيَبْقَى أَهْلُ التَّوْحِيدِ. فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا تَنْتَظِرُونَ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فَيَقُولُونَ: إِنَّ لَنَا رَبًّا كُنَّا نَعْبُدُهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ نَرَهُ قَالَ:

''جب قیامت کا دن ہو گا تو ہر قوم کیلئے اُن کے معبود کو وجود کی شکل دی جائے گی جس (معبود) کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتے تھے' تو ہر قوم اُس کی طرف چلی جائے گی جس کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتے تھے' صرف اہلِ توحید باقی رہ جائیں گے' اُن سے کہا جائے گا: تم کس بات کا انتظار کر رہے ہو جبکہ دیگر لوگ جا چکے ہیں؟ تو وہ کہیں گے: ہمارا بھی ایک معبود ہے جس کی ہم دنیا میں عبادت کیا

وَتَعْرِفُونَهُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُقَالُ: وَكَيْفَ تَعْرِفُونَهُ وَلَمْ تَرَوْهُ؟ قَالُوا: إِنَّهُ لَا شِبْهَ لَهُ فَيُكْشَفُ لَهُمُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَخِرُّونَ لَهُ سُجَّدًا، وَيَبْقَى قَوْمٌ فِي ظُهُورِهِمْ مِثْلُ صَيَاصِي الْبَقَرِ، فَيُرِيدُونَ السُّجُودَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ، فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

کرتے تھے ہم نے اُسے نہیں دیکھا ہے۔ تو پروردگار دریافت کرے گا: اگر تم اُسے دیکھ لو گے تو اُسے پہچان لو گے؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! پروردگار فرمائے گا: جب تم نے اُسے دیکھا ہی نہیں ہوا تو تم اُسے کیسے پہچانو گے؟ تو وہ کہیں گے: اُس کے جیسی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ تو پروردگار اُن کے سامنے سے حجاب ہٹائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور اُس کے سامنے سجدہ میں گر جائیں گے۔ پھر کچھ ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی کمر میں گائے کے سینگوں کی مانند ہوگی، وہ لوگ سجدہ میں جانے کا ارادہ کریں گے لیکن سجدہ کر نہیں سکیں گے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

{يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ} [القلم: 42]

''اور جب پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا اور سجدہ کی دعوت دی جائے گی تو وہ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے''۔

فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ، فَقَدْ جَعَلْتُ بَدَلَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِي النَّارِ

اللہ تعالیٰ (اہل ایمان سے) فرمائے گا: تم اپنے سروں کو اُٹھاؤ کیونکہ میں نے تم میں سے ہر ایک شخص کے عوض میں ایک یہودی یا عیسائی کو جہنم کیلئے بدل کے طور پر دے دیا ہے''۔

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَحَدَّثَكَ أَبُوكَ هَذَا الْحَدِيثَ، سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَحَلَفَ لَهُ ثَلَاثَةَ أَيْمَانٍ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: مَا سَمِعْتُ فِي أَهْلِ التَّوْحِيدِ حَدِيثًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هَذَا

تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ اللہ جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اُس کی قسم! کیا آپ کے والد نے آپ کو یہ حدیث بیان کی ہے؟ اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو میں نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے تین مرتبہ حلف اُٹھایا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اہلِ توحید کے بارے میں، میں نے ایسی کوئی حدیث نہیں سنی جو میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہو۔

650- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

650- انظر السابق۔

مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ مُوسَى الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو بردہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَجْمَعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَإِذَا بَدَا لَهُ أَنْ يَصْدَعَ بَيْنَ خَلْقِهِ مَثَّلَ لِكُلِّ قَوْمٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، فَيَتْبَعُونَهُمْ حَتَّى يُقْحِمُوهُمُ النَّارَ، ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَنَحْنُ عَلَى مَكَانٍ رَفِيعٍ، فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَنَقُولُ: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ فَيَقُولُ: مَا تَنْتَظِرُونَ؟: قَالُوا: نَنْتَظِرُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَهُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: كَيْفَ تَعْرِفُونَهُ وَلَمْ تَرَوْهُ؟ فَيَقُولُونَ: إِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ، فَيَتَجَلَّى لَهُمْ ضَاحِكًا فَيَقُولُ: أَبْشِرُوا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا جَعَلْتُ مَكَانَهُ فِي النَّارِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا' پھر جب اُس کی مرضی ہوگی' اُس وقت وہ لوگوں کے سامنے اُن کے معبودوں کو باقاعدہ وجود کی شکل میں رکھے گا' تو وہ لوگ اپنے معبودوں کے پیچھے چلے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جہنم میں داخل کر دے گا' پھر ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئے گا اور ہم اُس وقت بلند جگہ پر ہوں گے' وہ فرمائے گا: تم کون ہو؟ ہم کہیں گے: ہم مسلمان ہیں۔ وہ فرمائے گا: تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اپنے پروردگار کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ فرمائے گا: اگر تم اُس کو دیکھ لو گے تو پہچان لو گے؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! وہ فرمائے گا: تم اُسے کیسے پہچانو گے جبکہ تم نے اُسے دیکھا ہی نہیں ہے؟ وہ کہیں گے: اُس کے جیسا اور کوئی نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہنستے ہوئے اُن کے سامنے تجلی کرے گا اور فرمائے گا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم خوشخبری قبول کرو! تم میں سے ہر ایک کی جگہ میں نے جہنم کیلئے ایک یہودی یا عیسائی کو مقرر کر دیا ہے"۔

651- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

651- رواه ابن خزيمة:179۔

قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي مُرَايَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

بَيْنَا هُوَ يُعَلِّمُهُمْ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ: إِذْ شَخَصَتْ أَبْصَارُهُمْ فَقَالَ: مَا أَشْخَصَ أَبْصَارَكُمْ؟ قَالُوا: نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ قَالَ: فَكَيْفَ بِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَهْرَةً

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دینی تعلیم دے رہے تھے' اسی دوران لوگوں نے نگاہ اوپر اُٹھائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ نگاہ اوپر اُٹھا کر کیا دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے بتایا: ہم چاند کو دیکھ رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تم اللہ تعالیٰ کو براہِ راست دیکھو گے''۔

وَمِمَّا رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

652- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ الْبُزُورِيُّ قَالَ: نا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ، وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

652- رواه الحاكم:4/592۔

قیامت کے دن کی صورتِ حال

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَجْمَعُ الْأُمَمَ، فَيَنْزِلُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَرْشِهِ إِلَى كُرْسِيِّهِ، وَكُرْسِيُّهُ وَسِعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَيَقُولُ لَهُمْ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَتَوَلَّى كُلُّ أُمَّةٍ مَا تَوَلَّوْا فِي الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعَدْلٌ ذَلِكَ مِنْ رَبِّكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: نَعَمْ قَالَ: فَيُمَثَّلُونَ لَهُمْ، فَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَمْسًا مُثِّلَتْ لَهُ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ مُثِّلَ لَهُ الْقَمَرُ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ النَّارَ مُثِّلَتْ لَهُ النَّارُ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ صَنَمًا مُثِّلَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ عِيسَى مُثِّلَ لَهُ عِيسَى، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ عُزَيْرًا مُثِّلَ لَهُ عُزَيْرٌ، ثُمَّ يُقَالُ: لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مِنْكُمْ مَا تَوَلَّوْا فِي الدُّنْيَا، حَتَّى يُورِدُهُمُ النَّارَ قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ:

''اللہ تعالیٰ اُمتوں کو اکٹھا کرے گا اور پھر وہ عرش سے نیچے اُتر کر کرسی کی طرف آئے گا' اُس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے' وہ فرمائے گا: کیا تم لوگ اس سے راضی ہو کہ ہر اُمت اُس کے ساتھ چلی جائے جس کو وہ لوگ دنیا میں دوست رکھا کرتے تھے؟ وہ لوگ جواب دیں گے: جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے عدل ہے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تو اُن کے معبود اُن کے سامنے مثالی شکل میں آئیں گے تو جو سورج کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے سورج کی شکل آجائے گی' جو چاند کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے چاند کی شکل آجائے گی' جو آگ کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے آگ کی مثالی شکل آجائے گی' جو بت کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے بت کی شکل آجائے گی' جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثالی شکل آجائے گی' جو حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے حضرت عزیر علیہ السلام کی مثالی شکل آجائے گی۔ پھر فرمایا جائے گا: ہر اُمت اُس کے پیچھے چلی جائے جس کے ساتھ دنیا میں اُس کا تعلق تھا۔ یہاں تک کہ وہ معبود اُن لوگوں کو جہنم تک لے جائیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ} [یونس: 28] إِلَى قَوْلِهِ: {إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ} [یونس: 29]

''پھر جنہوں نے شرک کیا' ہم اُن سے کہیں گے: تم اور جنہیں تم شریک ٹھہراتے تھے' اپنی جگہ پر رہو'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''بے شک ہم تمہاری عبادت سے غافل تھے''۔

وَتَبْقَى أُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا تَنْتَظِرُونَ؟ قَالُوا: إِنَّ لَنَا رَبًّا لَمْ نَرَهُ بَعْدُ فَيُقَالُ لَهُمْ: أَتَعْرِفُونَهُ إِنْ رَأَيْتُمُوهُ؟ فَيَقُولُونَ: بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ عَلَامَةٌ قَالَ: فَذَلِكَ حِينَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ قَالَ: فَيَخِرُّونَ لَهُ سُجُودًا طَوِيلًا قَالَ: وَيَبْقَى قَوْمٌ ظُهُورُهُمْ كَصَيَاصِي الْبَقَرِ، يُرِيدُونَ السُّجُودَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ: ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ، وَخُذُوا نُورَكُمْ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِكُمْ

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر حضرت محمد ﷺ کی اُمت باقی رہ جائے گی' اُن سے کہا جائے گا: تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہمارا بھی ایک پروردگار ہے' ہم نے اُسے دیکھا نہیں ہے۔ تو اُن سے کہا جائے گا: کیا تم اُسے دیکھو گے تو پہچان لو گے؟ وہ جواب دیں گے: ہمارے اور اُس کے درمیان ایک مخصوص علامت ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو اُس وقت پنڈلی سے کپڑا ہٹایا جائے گا تو لوگ پروردگار کے سامنے طویل سجدہ میں گر جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر کچھ لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی کمر گائے کے سینگ کی مانند ہوگی' وہ لوگ سجدہ میں جانا چاہیں گے لیکن وہ ایسا کر نہیں سکیں گے' پھر اُن (اہل ایمان) سے کہا جائے گا: تم اپنے سر کو اُٹھاؤ اور اپنے اعمال کی مقدار کے حساب سے اپنا نور حاصل کرو"۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

اُس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث ذکر کی ہے۔

وَمِمَّا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جو روایت نقل کی ہے

653- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ قَالَ: نا حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ قَالَ: نا أَبِي حَسَنٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي رِمَالِ الْكَافُورِ،

"اہلِ جنت ہر جمعہ کے دن کافور کے ٹیلوں کے اوپر بیٹھ کر اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے اور اُن میں سے پروردگار کے سب سے

653- رواہ ابن ماجہ:1094.

وَاَقْرَبُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا: اَسْرَعُهُمْ اِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاَبْكَرُهُمْ غُدُوًّا

زیادہ قریب وہ ہوگا جو جمعہ کے دن زیادہ جلدی جاتا ہوگا اور زیادہ صبح جاتا ہوگا"۔

وَمِمَّا رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

654- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: نَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: نَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو طَيْبَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي كَفِّهِ مِرْآةٌ بَيْضَاءُ، فِيهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ الْجُمُعَةُ يَعْرِضُهَا عَلَيْكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ لِيَكُونَ لَكَ عِيدًا، وَلِقَوْمِكَ مِنْ بَعْدِكَ، تَكُونُ اَنْتَ الْاَوَّلَ، وَتَكُونُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى مِنْ بَعْدِكَ قَالَ: قُلْتُ: مَا لَنَا فِيهَا؟ قَالَ: لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ، لَكُمْ فِيهَا سَاعَةٌ: مَنْ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا بِخَيْرٍ هُوَ لَهُ قِسَمَ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، اَوْ لَيْسَ لَهُ قِسَمَ اِلَّا ذُخِرَ لَهُ مَا هُوَ اَعْظَمُ مِنْهُ، اَوْ تَعَوَّذَ فِيهَا مِنْ شَرٍّ مَا هُوَ

"جبریل میرے پاس آئے اُن کے ہاتھ میں ایک سفید شیشہ تھا جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ جمعہ ہے جسے آپ کے پروردگار نے آپ کے سامنے رکھا ہے تاکہ یہ آپ کیلئے عید بن جائے اور آپ کے بعد آپ کی قوم کیلئے بھی عید بن جائے' تو آپ پہلے ہوں گے' یہودی اور عیسائی آپ کے بعد ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا: ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا: آپ کیلئے اس میں بھلائی ہے' آپ کیلئے اس میں ایک مخصوص گھڑی ہے جو شخص اس گھڑی میں اپنے پروردگار سے جس بھلائی کے بارے میں دعا کرے گا اللہ تعالیٰ وہ (بھلائی) اُسے عطا کر دے گا' اگر وہ اُس کے نصیب میں ہوئی تو اللہ تعالیٰ وہ اُسے عطا کر دے گا اور اگر وہ اُس کے نصیب میں نہ ہوئی تو

654- رواہ ابن أبي شيبة في المصنف 150/2' وكذا رواہ أبو يعلى: 4228' وعزاہ الهيثمي في المجمع 164/2.

مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَعَاذَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَعْظَمَ مِنْهُ، قُلْتُ: مَا هَذِهِ النُّكْتَةُ السَّوْدَاءُ فِيهَا؟ قَالَ: هِيَ السَّاعَةُ تَقُومُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْأَيَّامِ عِنْدَنَا، وَنَحْنُ نَدْعُوهُ فِي الْآخِرَةِ: يَوْمَ الْمَزِيدِ قَالَ: قُلْتُ: وَلِمَ تَدْعُونَهُ يَوْمَ الْمَزِيدِ؟ قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ فِي الْجَنَّةِ وَادِيًا أَفْيَحَ مِنْ مِسْكٍ أَبْيَضَ، فَإِذَا كَانَ الْجُمُعَةُ نَزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ عِلِّيِّينَ عَلَى كُرْسِيِّهِ، ثُمَّ حَفَّ الْكُرْسِيَّ بِمَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّونَ حَتَّى يَجْلِسُوا عَلَيْهَا ثُمَّ حَفَّ الْمَنَابِرَ بِكَرَاسِيَّ مِنْ ذَهَبٍ، ثُمَّ جَاءَ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ حَتَّى يَجْلِسُوا عَلَيْهَا ثُمَّ يَجِيءُ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوا عَلَى الْكَثِيبِ ثُمَّ يَتَجَلَّى لَهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجْهِهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ يَقُولُ: أَنَا الَّذِي صَدَقْتُكُمْ وَعْدِي، وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي: وَهَذَا مَحِلُّ كَرَامَتِي، فَسَلُونِي، فَيَسْأَلُونَهُ الرِّضَا، فَيَقُولُ: رِضَايَ أَحَلَّكُمْ دَارِي، وَأَنَالَكُمْ كَرَامَتِي، فَسَلُونِي بِهِ، فَيَسْأَلُونَهُ، حَتَّى تَنْتَهِيَ رَغْبَتُهُمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، إِلَى مِقْدَارِ مُنْصَرَفِ

اللہ تعالیٰ اُس کیلئے آخرت میں اس سے زیادہ بڑی چیز ذخیرہ کر کے رکھ لے گا' یا اگر وہ اُس گھڑی میں کسی بُرائی سے پناہ مانگتا ہے جو اس کے خلاف لکھی گئی تھی تو اللہ تعالیٰ اُس سے زیادہ بڑی چیز سے اُس شخص کو پناہ عطا کر دے گا۔ میں نے دریافت کیا: اس میں موجود یہ سیاہ نکتہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا: یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن قائم ہوگی' ہمارے نزدیک یہ (یعنی جمعہ کا دن) تمام دنوں کا سردار ہے' ہم آخرت میں اسے یومِ مزید کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تم (یعنی فرشتے) اسے یومِ مزید کیوں کہتے ہو؟ اُنہوں نے بتایا: کیونکہ آپ کے پروردگار نے جنت میں ایک وسیع وعریض وادی بنائی ہے جو سفید مشک سے بنی ہوئی ہے جب جمعہ کا دن ہوگا تو آپ کا پروردگار علیین سے نیچے اپنی کرسی پر آئے گا اور پھر اپنی کرسی کے اردگرد نور کے منبر رکھے گا' پھر انبیاء آئیں گے اور اُس پر تشریف فرما ہوں گے' پھر وہ کچھ منبر رکھے گا جو سونے سے بنے ہوئے ہوں گے پھر صدیقین اور شہداء آئیں گے اور اُن پر بیٹھ جائیں گے' پھر اہلِ جنت آئیں گے اور وہ ٹیلوں پر بیٹھ جائیں گے' پھر پروردگار اُن کے سامنے تجلّی کرے گا تو وہ پروردگار کا دیدار کریں گے۔ پروردگار فرمائے گا: میں وہ ہوں جس نے تمہارے ساتھ کیے ہوئے اپنے وعدہ کو سچ ثابت کیا اور تم پر اپنی نعمت کو مکمل کیا' یہ میری عزت افزائی کا مقام ہے۔ تم لوگ مجھ سے مانگو! وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے رضامندی کا سوال کریں گے تو پروردگار فرمائے گا: میری رضامندی نے ہی تمہارے لیے میری اس جگہ کو حلال قرار دیا ہے اور میری طرف سے تمہیں یہ عزت نصیب ہوئی ہے' تم مجھ سے کچھ مانگو! وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے یہاں تک کہ اُن کی رغبت ختم ہو جائے گی' پھر اُن کے

النَّاسِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. ثُمَّ يَصْعَدُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُرْسِيِّهِ، وَيَصْعَدُ مَعَهُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ، وَيَرْجِعُ اَهْلُ الْغُرَفِ اِلَى غُرَفِهِمْ دُرَّةٌ بَيْضَاءُ، لَا قَصْمَ فِيهَا وَلَا فَصْلَ، اَوْ يَاقُوتَةٌ حَمْرَاءُ، اَوْ زَبَرْجَدَةٌ خَضْرَاءُ، فِيهَا ثِمَارُهَا، وَفِيهَا اَزْوَاجُهَا وَخَدَمُهَا، فَلَيْسُوا اِلَى شَيْءٍ اَحْوَجَ مِنْهُمْ اِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ، لِيَزْدَادُوا مِنْهُ كَرَامَةً، وَلِيَزْدَادُوا نَظَرًا اِلَى وَجْهِهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِذَلِكَ يُسَمَّى يَوْمَ الْمَزِيدِ اَوْ كَمَا قَالَ

سامنے وہ چیز کھولی جائے گی جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے اُس کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے دل میں اُس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا' ایسا اتنی دیر تک ہوگا جتنے وقت میں لوگ جمعہ پڑھ کر واپس آتے ہیں' پھر اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر اوپر چلا جائے گا اور اُس کے ساتھ صدیقین اور شہداء بھی اوپر چلے جائیں گے اور بالاخانوں کے رہنے والے لوگ اپنے بالاخانوں کی طرف واپس آئیں گے جو سفید موتی سے بنے ہوئے ہوں گے جن میں کوئی ٹوٹ پھوٹ اور کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی' یا وہ سرخ یاقوت کے بنے ہوئے ہوں گے یا سبز زبرجد کے بنے ہوئے ہوں گے' اُن بالاخانوں میں اُن کیلئے پھل موجود ہوں گے' اُن کی بیویاں ہوں گی' خدمت گزار ہوں گے اور اُن لوگوں (یعنی اہل جنت) کو کسی بھی چیز کی اس سے زیادہ خواہش نہیں ہوگی جتنی جمعہ کے دن کی خواہش ہوگی تاکہ اُن کی عزت افزائی میں مزید اضافہ ہو اور وہ اپنے پروردگار کا مزید دیدار کریں' اسی لیے اس دن کو یوم مزید کہا گیا ہے"۔

655- وَحَدَّثَنَا الْبَغَوِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: نا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ اِلَى آخِرِهِ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

656- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ، وَذَكَرَ فِيهِ غَيْرَ طَرِيقٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَاهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

وَقَالَ لَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ: وَاَبُو ظَبْيَةَ، اسْمُهُ رَجَاءُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَةٌ قَالَ: وَعُثْمَانُ

ابن ابوداؤد بیان کرتے ہیں: ابوظبیہ نامی راوی کا نام رجاء بن حارث ہے' یہ راوی ثقہ ہے اور عثمان بن عمیر نامی راوی کی کنیت

بْنُ عُمَيْرٍ يُكَنَّى أَبَا الْيَقْظَانِ

ابو یقظان ہے۔

وَمِمَّا رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

657 - حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: نا أَبُو عَاصِمٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَبَّادَانِيُّ قَالَ: نا الْفَضْلُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ إِذْ طَلَعَ لَهُمْ نُورٌ، فَرَفَعُوا رُءُوسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ؛ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ}

[یس: 58]

''اہلِ جنت اپنی نعمتوں میں مشغول ہوں گے' اسی دوران ایک نور اُن کے سامنے آئے گا' وہ اپنا سر اُٹھا کر دیکھیں گے تو وہ اُن کا پروردگار ہوگا جس نے اُن کے اوپر کی طرف سے اُن پر جھانکا ہوگا' وہ فرمائے گا: اے اہلِ جنت! تم پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''سلام کہا جائے گا رحم کرنے والے پروردگار کی طرف سے''۔

قَالَ: فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ، مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَيَبْقَى نُورُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ، وَفِي دِيَارِهِمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اُن اہلِ جنت کی طرف دیکھے گا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور پھر وہ (جنت کی) نعمتوں میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کریں گے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے رہیں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن سے حجاب کر لے گا' تو اُس کا نور اور اُس کی برکت اہلِ جنت کیلئے

657- رواہ ابن ماجہ: 184' وابن الجوزی فی الموضوعات 261/3.

باقی رہے گی جبکہ وہ اپنی جگہوں پر ہوں گے"۔

658- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَيْضًا قَالَ: نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ: جَاءَتْهُمْ خُيُولٌ مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ، لَهَا أَجْنِحَةٌ، لَا تَرُوثُ وَلَا تَبُولُ، فَيَقْعُدُونَ عَلَيْهَا، ثُمَّ طَارَتْ بِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَيَتَجَلَّى لَهُمُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَوْهُ خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا، فَيَقُولُ لَهُمُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ: ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ لَيْسَ هَذَا يَوْمُ عَمَلٍ، إِنَّمَا هُوَ يَوْمُ نَعِيمٍ وَكَرَامَةٍ، فَيَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ، فَيُمْطِرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ طِيبًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ فَيَمُرُّونَ بِكُثْبَانِ الْمِسْكِ فَيَبْعَثُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى تِلْكَ الْكُثْبَانِ رِيحًا فَيُهَيِّجُهَا؛ حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ، وَإِنَّهُمْ لَشُعْثٌ غُبْرٌ مِنَ الْمِسْكِ

"جب اہلِ جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اُن کے پاس سرخ یاقوت کے بنے ہوئے گھوڑے آئیں گے جن کے پَر ہوں گے' وہ لید نہیں کرتے ہوں گے اور پیشاب نہیں کرتے ہوں گے' اہلِ جنت اُن پر بیٹھیں گے پھر وہ اُنہیں لے کر جنت میں اُڑتے پھریں گے' اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے سامنے تجلی کرے گا جب وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے تو اُس کے سامنے سجدہ میں گر جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا: تم لوگ اپنے سر اُٹھاؤ! پھر اللہ تعالیٰ اُن پر خوشبو کی بارش نازل کرے گا' جب وہ لوگ اپنے اہلِ خانہ کی طرف واپس جائیں گے تو اُن کا گزر مشک کے ٹیلوں کے پاس سے ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اُن ٹیلوں پر ایک ہوا بھیجے گا جو انہیں جوش دلائے گی' یہاں تک کہ جب وہ اہلِ جنت اپنے گھر والوں کی طرف واپس جائیں گے تو اُن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے اور وہ لوگ مشک سے اَٹے ہوئے ہوں گے"۔

659- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: نا الْحَكَمُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاُدِيمَتْ عَلَيْهِمُ الْكَرَامَةُ، جَاءَتْهُمْ خُيُولٌ مِنْ يَاقُوتٍ اَحْمَرَ لَهَا اَجْنِحَةٌ لَا تَبُولُ وَلَا تَرُوثُ، فَيَقْعُدُونَ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَأْتُونَ الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ، فَاِذَا تَجَلَّى لَهُمْ خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا، فَيَقُولُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ فَقَدْ رَضِيتُ عَنْكُمْ رِضًا لَا سَخَطَ بَعْدَهُ، يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ فَاِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِدَارِ عَمَلٍ اِنَّمَا هِيَ دَارُ مَقَامٍ وَدَارُ نُعَيْمٍ قَالَ: فَيَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ؛ فَيُمْطِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ طِيبًا، فَيَرْجِعُونَ اِلَى اَهْلِيهِمْ فَيَمُرُّونَ بِكُثْبَانِ الْمِسْكِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رِيحًا عَلَى تِلْكَ الْكُثْبَانِ فَتُهَيِّجُهَا فِي وُجُوهِهِمْ، حَتَّى اِنَّهُمْ لَيَرْجِعُونَ اِلَى اَهْلِيهِمْ وَاِنَّهُمْ وَخُيُولُهُمْ، ذَكَرَ كَلِمَةً، لَشِبَاعٌ مِنَ الْمِسْكِ

"جب اہلِ جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اُن کی عزت افزائی ہو جائے گی تو اُن کے پاس سرخ یاقوت کے بنے ہوئے گھوڑے آئیں گے جن کے پَر ہوں گے' وہ گھوڑے پیشاب یا لید نہیں کرتے ہوں گے' اہلِ جنت اُن پر بیٹھیں گے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئیں گے' اللہ تعالیٰ اُن کے سامنے تجلّی کرے گا تو وہ اُس کے سامنے سجدہ میں گر جائیں گے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے اہلِ جنت! تم اپنے سروں کو اُٹھاؤ! میں تم سے اس طرح راضی ہو گیا ہوں کہ اس کے بعد کوئی ناراضگی نہیں ہو گی' اے اہلِ جنت! اپنے سروں کو اُٹھاؤ! یہ عمل کرنے کا مقام نہیں ہے' یہ رہنے کا مقام ہے اور نعمتوں کا مقام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ اپنے سروں کو اُٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن پر خوشبو کی بارش نازل کرے گا' جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس جا رہے ہوں گے تو اُن کا گزر مشک کے ٹیلوں کے پاس سے ہو گا تو اللہ تعالیٰ اُن ٹیلوں پر ایک ہوا بھیجے گا جو اُنہیں ہلائے گی اور وہ مشک اُن لوگوں کے چہروں پر آئے گی یہاں تک کہ جب وہ اپنے گھر واپس آئیں گے تو وہ اور اُن کے گھوڑے مشک سے اَٹے ہوئے ہوں گے"۔

وَمِمَّا رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جو روایت نقل کی ہے

660 - اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا

صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ

660- رواہ البخاری 75/4، ومسلم: 2868، وابن ماجہ: 183، وأحمد 74/2.

عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَدْنُو الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُولُ: رَبِّ اَعْرِفُ، فَيَقُولُ: فَإِنِّي سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا الْيَوْمَ لَكَ، فَيُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ، وَاَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُءُوسِ الْاَشْهَادِ:

بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کو سرگوشی کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن مؤمن اپنے پروردگار کے قریب ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا دستِ رحمت اُس پر رکھے گا اور اس سے اُس کے گناہوں کا اعتراف کروائے گا اور فرمائے گا: کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں (انہیں) پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں اس حوالے سے تمہاری پردہ پوشی کی تھی اور آج میں ان کے حوالے سے تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔ پھر اُسے اُس کی نیکیوں کا صحیفہ دے دیا جائے گا لیکن جہاں تک کافر اور منافق کا تعلق ہے تو اُن کو سب لوگوں کے سامنے پکارا جائے گا (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

{هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ} [هود: 18]

''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کو جھٹلایا تھا''۔

دنیا میں پردہ پوشی اور آخرت میں مغفرت

661 - حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: اَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: نَا قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: كَيْفَ

صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ تھاما ہوا تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کو سرگوشی کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مؤمن کو اپنے قریب کرے گا یہاں تک کہ اُس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اُسے

661- انظر السابق.

سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُدْنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُ: أَيَا عَبْدِي، تَعْرِفُ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَيْ رَبِّ ثُمَّ يَقُولُ: أَيَا عَبْدِي، تَعْرِفُ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَقَالَ فِي نَفْسِهِ: إِنَّهُ هَالِكٌ قَالَ اللّٰهُ: فَإِنِّي سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَقَدْ غَفَرْتُهَا لَكَ الْيَوْمَ. وَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ

لوگوں سے چھپا لے گا اور فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تم فلاں فلاں (گناہ کو) پہچانتے ہو؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تم فلاں فلاں (گناہ کو) پہچانتے ہو؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے اُس کے گناہوں کا اعتراف کروائے گا' وہ بندہ دل میں یہ سوچے گا کہ اب وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا' لیکن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں اس حوالے سے تمہاری پردہ پوشی کی تھی اور آج ان کے حوالے سے تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔ پھر اُس بندہ کو اُس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔

سب سے کم مرتبہ کا جنتی

662- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: نا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً: مَنْ يَنْظُرُ إِلَى خِيَامِهِ وَنَعِيمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ، وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ

''جنت میں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہو گا جو اپنے خیموں' نعمتوں' پلنگ کی طرف ایک ہزار سال کے فاصلہ سے دیکھ سکے گا' اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو سب سے زیادہ معزز ہو گا وہ صبح و

662- رواه الترمذی: 2556، وأحمد 2/13، والحاکم 2/509.

يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ عَزَّ وَجَلَّ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً

شام اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا"۔

663- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ: نَا حَجَّاجٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى قُصُورِهِ وَخِيَامِهِ وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ، وَإِنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِقْدَارَ الدُّنْيَا غُدْوَةً وَعَشِيَّةً،

"اہلِ جنت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے محلات اور اپنے خیموں اور جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے (نعمتوں کے طور پر) تیار کیا ہے اُسے ایک ہزار سال کے فاصلہ سے دیکھ سکیں گے اور اُن میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو دنیا کے حساب سے ہر صبح اور شام کو اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے"۔

ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ:

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

"اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے"۔

وَمِمَّا رَوَى عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ الطَّائِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

664- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: نَا الْأَعْمَشُ قَالَ: نَا خَيْثَمَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

663- انظر السابق.

664- رواه البخاري: 7512، ومسلم: 1016، وأحمد 256/4، والطيالسي: 1036، وابن أبي شيبة 110/3، وابن حبان: 473.

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ تَعَالَى لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حَاجِبٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَيْسَرَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَمَامَهُ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

”تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اُس کا پروردگار عنقریب کلام کرے گا یوں کہ اُس شخص کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی دربان ہوگا جو اُسے روکے' آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اُسے صرف وہ چیز نظر آئے گی جو اُس نے آگے بھیجی تھی پھر وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اُسے صرف وہ چیز نظر آئے گی جو اُس نے آگے بھیجی تھی' پھر وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اُسے صرف آگ نظر آئے گی' تو تم لوگ آگ سے بچنے کی کوشش کرو! خواہ نصف کھجور کے ذریعہ ایسا کرو“۔

665- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، وَيَنْظُرُ أَمَامَهُ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ

”تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اُس کا پروردگار قیامت کے دن کلام کرے گا یوں کہ اُس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا' آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اُسے صرف وہ چیز نظر آئے گی جو اُس نے آگے بھیجی تھی اور وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اُسے صرف وہ چیز نظر آئے گی جو اُس نے آگے بھیجی تھی' وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اُسے سامنے کی طرف آگ نظر آئے گی' تو تم

665- انظر السابق۔

وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

میں سے جو شخص آگ سے بچ سکتا ہو اُسے ایسا کرنا چاہیے خواہ نصف کھجور کے ذریعہ ہی ایسا کرے"۔

حَدِيثُ شَجَرَةِ طُوبَى

باب: طوبیٰ درخت سے متعلق حدیث

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: قَدْ ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَعَدَّ لِلْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكَرَامَاتِ فِي الْجَنَّةِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے یہ چیز ذکر کی ہے کہ اُس نے جنت میں اہلِ ایمان کی عزت افزائی کیلئے کیا کچھ تیار کیا ہے' یہ اللہ کی کتاب میں بھی کئی مقام پر ذکر ہوا ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بھی ذکر ہوا ہے۔

فَكَانَ مِمَّا أَكْرَمَهُمْ بِهِ أَنَّهُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ

{الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ} [الرعد: 29].

اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی جو عزت افزائی کرنی ہے اُس میں یہ چیز بھی شامل ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے:

"وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے مبارکباد ہے اور عمدہ ٹھکانہ ہے"۔

وَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَجَرَةِ طُوبَى، وَمِمَّا أَعَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا مِنْ كَرَامَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مِمَّا يُكْرِمُهُمْ بِهِ مِنْ زِيَارَتِهِمْ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النُّجُبِ مِنَ الْيَاقُوتِ قَدْ نَفَخَ فِيهَا الرُّوحَ، فَيَزُورُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتَجَلَّى لَهُمْ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَيُكَلِّمُهُمْ وَيُكَلِّمُونَهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، وَيَزِيدُ مِنْ فَضْلِهِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شجرۂ طوبیٰ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اُس میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کی عزت افزائی کیلئے کیا کچھ تیار کیا ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اُن کی عزت افزائی کرے گا' اُس وقت جب وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے' اُس میں یاقوت سے بنی ہوئی اونٹنیاں ہوں گی جن میں اُس نے روح پھونکی ہوگی' وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کیلئے جائیں گے' اللہ تعالیٰ اُن کے سامنے تجلی کرے گا' اللہ تعالیٰ اُن کی طرف دیکھے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے' اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ کلام کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کریں گے' اللہ تعالیٰ اُن پر سلام نازل کرے گا اور اپنے فضل سے مزید عطا کرے گا۔

وَأَنَا أَذْكُرُهُ لِيُقِرَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ أَعْيُنَ

اب میں یہاں وہ چیزیں ذکر کروں گا تاکہ اس کے ذریعہ اللہ

الْمُؤْمِنِينَ، وَتَسْخُنَ بِهِ أَعْيُنَ الْمُلْحِدِينَ، وَاللَّهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ

تعالیٰ اہلِ ایمان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور ملحد لوگوں کی آنکھوں کو گرمی کی تکلیف میں مبتلا کر دے' باقی اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

666 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَآكَ وَآمَنَ بِكَ فَقَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي، ثُمَّ طُوبَى، ثُمَّ طُوبَى ثُمَّ طُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرَنِي فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طُوبَى؟ قَالَ: شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ مِائَةِ سَنَةٍ، ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

ایک شخص نے کہا: اُس شخص کیلئے مبارکباد ہے جس نے آپ کی زیارت کی اور جو آپ پر ایمان لایا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مبارکباد اُس شخص کیلئے ہے جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا' پھر مبارکباد' پھر مبارکباد' پھر مبارکباد (یعنی تین مرتبہ مبارکباد) اُس شخص کیلئے ہے جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اُس نے میری زیارت نہیں کی تھی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ مبارکباد کس چیز کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک درخت کی جو جنت میں ہوگا جس کی مسافت ایک سو سال جتنی ہوگی اور اہلِ جنت کے کپڑے اُس کی شاخوں میں سے نکلیں گے۔

667 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا أَبُو طَالِبٍ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ الرَّمْلِيُّ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے طوبیٰ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا تمہیں پتا ہے کہ طوبیٰ کیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: طوبیٰ

666- رواه أحمد 71/3، وابن حبان: 7230، وأبو يعلى: 1374، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1985.

فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ هَلْ بَلَغَكَ مَا طُوبَى؟ قَالَ: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: طُوبَى: شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَعْلَمُ مَا طُولُهَا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، يَسِيرُ الرَّاكِبُ تَحْتَ غُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا، وَرَقُهَا الْحُلَلُ يَقَعُ عَلَيْهَا طَيْرٌ كَأَمْثَالِ الْبُخْتِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ هُنَاكَ لَطَيْرًا نَاعِمًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: أَنْعَمُ مِنْهُ مَنْ يَأْكُلُهُ، وَأَنْتَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَا أَبَا بَكْرٍ

جنت میں موجود ایک درخت ہے جس کی لمبائی کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے' ایک سوار اُس کی ایک ٹہنی کے نیچے ستّر سال تک سفر کر سکتا ہے' اُس کے پتے حُلّے ہیں جن پر ایسے پرندے آ کر بیٹھیں گے جو بختی اونٹوں جتنے بڑے ہوں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہاں پرندے بھی نعمتوں کے طور پر ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی نعمتیں ہیں اُس شخص کیلئے جو انہیں کھائے گا اور اے ابوبکر! تم بھی ان افراد میں سے ایک ہو گے' اگر اللہ نے چاہا۔

668- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ بَدِينَا الدَّقَّاقُ إِمْلَاءً قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: قَالَ: نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي إِيَاسَ إِدْرِيسَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوایاس ادریس بن سنان نے وہب بن منبہ کے حوالے سے' محمد بن علی (یعنی امام باقر) سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قَالَ إِدْرِيسُ: ثُمَّ لَقِيتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ فَحَدَّثَنِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ادریس بن سنان بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات امام محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ (یعنی امام باقر) سے ہوئی تو انہوں نے بھی مجھے یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

جنت کی نعمتوں کے بارے میں روایت

669- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ إِمْلَاءً

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ (یعنی امام باقر) کے حوالے سے منقول ہے۔

قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ قَالَ: نا إِدْرِيسُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

قَالَ إِدْرِيسُ: ثُمَّ لَقِيتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحُسَيْنِ، فَحَدَّثَنِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُقَالُ لَهَا:

ادریس بن سنان نامی راوی بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات امام محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر) سے ہوئی تو اُنہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

طُوبَى لَوْ يُسَخَّرُ لِلرَّاكِبِ الْجَوَادُ أَنْ يَسِيرَ فِي ظِلِّهَا لَسَارَ مِائَةَ عَامٍ قَبْلَ أَنْ يَقْطَعَهَا، وَرَقُهَا وَسَاقُهَا: بُرُودٌ خُضْرٌ، وَزَهْرَتُهَا وَرِيَاضٌ صُفْرٌ، وَأَفْنَانُهَا سُنْدُسٌ وَإِسْتَبْرَقٌ، وَثَمَرُهَا: حُلَلٌ خُضْرٌ وَمَاؤُهَا: زَنْجَبِيلٌ وَعَسَلٌ، وَبَطْحَاؤُهَا: يَاقُوتٌ أَحْمَرُ، وَزَبَرْجَدٌ أَخْضَرُ، وَتُرَابُهَا: مِسْكٌ وَعَنْبَرٌ وَكَافُورٌ أَبْيَضُ، وَحَشِيشُهَا زَعْفَرَانٌ مُنِيرٌ، وَالْأَلَنْجُوجُ يَتَأَجَّجُ مِنْ غَيْرِ وَقُودٍ، وَيَتَفَجَّرُ مِنْ أَصْلِهَا أَنْهَارُ السَّلْسَبِيلِ وَالْمَعِينِ وَالرَّحِيقِ، وَظِلُّهَا مَجْلِسٌ مِنْ مَجَالِسِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمُتَحَدَّثٌ لِجَمْعِهِمْ. فَبَيْنَا هُمْ فِي ظِلِّهَا

''جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے' اگر تیز گھوڑے پر موجود سوار شخص اُس کے سائے میں چلنا شروع کرے تو ایک سو سال تک چلتا رہے گا لیکن اُس کے سائے کو پار نہیں کر سکے گا' اُس کے پتے اور اُس کی جڑ میں سبز چادریں ہوں گی اور اُس کی چمک اور باغ زرد رنگ کے ہوں گے' اُس کی شاخیں سندس اور استبرق کی ہوں گی' اُس کے پھل سبز حُلّے ہوں گے' اُس کا پانی زنجبیل اور شہد ہوگا' اُس کا میدان سرخ یاقوت کا اور سبز زبرجد کا ہوگا' اُس کی مٹی مشک اور عنبر کی اور سفید کافور کی ہوگی' اُس کا گھاس پھوس چمکدار زعفران کا ہوگا اور اس کی انگیٹھی کی لکڑی آگ کے بغیر جلے گی' اُس کی بنیاد میں سے نہریں پھوٹتی ہوں گی جو سلسبیل' معین اور رحیق ہوں گی' اُس کا سایہ بیٹھنے کی جگہ ہوگا جہاں اہلِ جنت بیٹھا کریں گے وہ جمعہ کے دن اکٹھے ہو کر بات چیت کیا کریں گے' ایک مرتبہ وہ اُس کے سائے میں موجود بات چیت کر رہے ہوں گے' اسی دوران فرشتے

يَتَحَدَّثُونَ، إِذْ جَاءَهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَقُودُونَ نُجُبًا خُلِقَتْ مِنَ الْيَاقُوتِ، ثُمَّ نُفِخَ فِيهَا الرُّوحُ مَزْمُومَةٌ بِسَلَاسِلَ مِنْ ذَهَبٍ، كَأَنَّ وُجُوهَهَا الْمَصَابِيحُ نَضَارَةً وَحُسْنًا، وَبَرُهَا مِنْ خَزٍّ أَحْمَرَ وَمِرْعِزَّى أَبْيَضَ، لَمْ يَنْظُرِ النَّاظِرُونَ إِلَى مِثْلِهَا حُسْنًا وَبَهَاءً وَجَمَالًا، ذُلُلًا مِنْ غَيْرِ مَهَابَةٍ، نُجُبًا مِنْ غَيْرِ رِيَاضَةٍ، عَلَيْهَا رِحَالٌ أَلْوَاحُهَا مِنَ الدُّرِّ وَالْيَوَاقِيتِ، مُفَضَّضَةٌ بِاللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ، صَفَائِحُهَا مِنَ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ مُلْبَسَةٌ بِالْعَبْقَرِيِّ وَالْأُرْجُوَانِ، فَأَنَاخُوا إِلَيْهِمْ تِلْكَ النَّجَائِبَ، ثُمَّ قَالُوا لَهُمْ: إِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ، وَيَسْتَزِيدُكُمْ لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ، وَيَنْظُرُ إِلَيْكُمْ وَيُحَيِّيكُمْ وَتُحَيُّونَهُ، وَيُكَلِّمُكُمْ وَتُكَلِّمُونَهُ، وَيَزِيدُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَسَعَتِهِ، إِنَّهُ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَفَضْلٍ عَظِيمٍ، فَيَتَحَوَّلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ انْطَلَقُوا صَفًّا وَاحِدًا مُعْتَدِلًا، لَا يَفُوتُ مِنْ شَيْءٍ شَيْئًا وَلَا يَفُوتُ أُذُنُ نَاقَةٍ أُذُنَ صَاحِبَتِهَا، وَلَا يَمُرُّونَ بِشَجَرَةٍ مِنْ أَشْجَارِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَتْحَفَتْهُمْ بِثَمَرَتِهَا، وَرُحِّلَتْ لَهُمْ عَنْ طَرِيقِهِمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُثْلِمَ صَفَّهُمْ، أَوْ تُفَرِّقَ بَيْنَ الرَّجُلِ

اُن کے پاس آئیں گے جو ایک اونٹنی کو ہانکتے ہوئے لائیں گے جسے یاقوت سے بنایا گیا ہوگا پھر اُس میں روح پھونکی جائے گی اور سونے کی لگام ہوگی' اُس کا چہرہ چمک اور خوبصورتی کے اعتبار سے چراغ کی مانند ہوگا اور اُس کی زین سرخ ریشم کی اور سفید مرمری کی ہوگی' دیکھنے والوں کو اُس کی مانند خوبصورت' چمکدار اور عمدہ چیز نہیں دیکھی ہوگی' وہ فرمانبردار ہوگا' اُس سے خوف نہیں آئے گا اور کسی ریاضت کے بغیر سدھایا گیا ہوگا' اُس پر ایسا پالان ہوگا جس کی لو جواہرات اور یواقیت کی ہوگی جن پر موتی اور مرجان لگے ہوئے ہوں گے' اُس کی تختیاں سرخ سونے کی ہوں گی جس پر عبقری اور ارجوان (کی چادریں) بچھی ہوئی ہوں گی' تو فرشتے اُن اونٹنیوں کو وہاں باندھ دیں گے پھر اُن اہلِ جنت سے کہیں گے: تمہارے پروردگار نے تمہیں سلام بھیجا ہے اور تم پر مزید یہ نعمت کی ہے کہ تم اُس کا دیدار کرو اور وہ تمہیں دیکھے' وہ تم پر سلام بھیجے اور تم اُس کی بارگاہ میں سلام عرض کرو' وہ تمہارے ساتھ کلام کرے اور تم اُس کے ساتھ کلام کرو اور وہ اپنے فضل اور وسعت کو مزید تمہیں عطا کرے کیونکہ وہ وسیع رحمت والا اور عظیم فضل والا ہے۔ تو اُن میں سے ہر شخص اپنی سواری پر سوار ہوگا پھر وہ ایک صف بنا کر درمیانی رفتار سے چل پڑیں گے' اُن میں سے کوئی بھی وہاں رہ نہیں جائے گا اور وہاں کسی ایک اونٹنی کا کان دوسری اونٹنی کے کان سے پیچھے نہیں ہوگا' وہ جنت کے درختوں میں سے جس بھی درخت کے پاس سے گزریں گے تو وہ اپنے پھل اُن پر ڈالے گا اور اُن کے راستہ سے ہٹ جائے گا تاکہ اُن کیلئے گنجائش پیدا کر دے' تاکہ ایسا نہ ہو کہ آدمی اور اُس کے ساتھی کے درمیان رکاوٹ آ جائے۔ جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اللہ

وَرَفِيقِهِ، فَلَمَّا رُفِعُوا إِلَى الْجَبَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، أَسْفَرَ لَهُمْ عَنْ وَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَتَجَلَّى لَهُمْ فِي عَظَمَتِهِ، فَحَيَّاهُمْ بِالسَّلَامِ، فَقَالُوا: رَبَّنَا أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، وَلَكَ حَقُّ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَقَالَ لَهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنِّي أَنَا السَّلَامُ، وَمِنِّي السَّلَامُ، وَلِي حَقُّ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَمَرْحَبًا بِعِبَادِي الَّذِينَ حَفِظُوا وَصِيَّتِي، وَرَعَوْا عَهْدِي وَخَافُونِي بِالْغَيْبِ، وَكَانُوا مِنِّي عَلَى وَجَلٍ مُشْفِقِينَ، فَقَالُوا: أَمَا وَعِزَّتِكَ وَعَظَمَتِكَ وَجَلَالِكَ وَعُلُوِّ مَكَانِكَ، مَا قَدَرْنَاكَ حَقَّ قَدْرِكَ، وَمَا أَدَّيْنَا إِلَيْكَ كُلَّ حَقِّكَ، فَأْذَنْ لَنَا بِالسُّجُودِ لَكَ،

تعالیٰ اُن کے سامنے اپنی ذات سے پردہ ہٹائے گا اور اپنی عظمت کی تجلی اُن کے سامنے کرے گا اور اُن پر سلام بھیجے گا۔ تو وہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تُو سلامتی عطا کرنے والا ہے' تیری طرف سے سلامتی نصیب ہوتی ہے' جلال اور اکرام کا حق تیرے لیے مخصوص ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا: میں ہی سلامتی عطا کرنے والا ہوں' میری طرف سے ہی سلامتی جاتی ہے اور جلال اور اکرام کا حق میرے لیے مخصوص ہے' تو میرے اُن بندوں کو خوش آمدید ہے جنہوں نے میری ہدایت کی حفاظت کی' میرے عہد کا خیال رکھا اور غائبانہ طور پر مجھ سے ڈرتے رہے' وہ میرے خوف کا شکار رہے۔ تو اہلِ جنت کہیں گے: تیری عزت' تیری عظمت' تیرے جلال' تیرے بلند مرتبہ کی قسم ہے! ہم نے تجھے حقیقی طور پر نہیں پہچانا اور ہم نے تیری عبادت کا مکمل حق ادا نہیں کیا' تُو اب ہمیں اجازت دے کہ ہم تیری بارگاہ میں سجدہ کریں"۔

فَقَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ وَضَعْتُ عَنْكُمْ مُؤْنَةَ الْعِبَادَةِ، وَأَرَحْتُ لَكُمْ أَبْدَانَكُمْ، فَطَالَمَا أَنْصَبْتُمُ الْأَبْدَانَ، وَأَعْنَيْتُمْ لِيَ الْوُجُوهَ، فَالْآنَ أَفْضُوا إِلَى رُوحِي وَرَحْمَتِي وَكَرَامَتِي، فَسَلُونِي مَا شِئْتُمْ، وَتَمَنَّوْا عَلَيَّ أُعْطِكُمْ أَمَانِيَّكُمْ، فَإِنِّي لَنْ أَجْزِيَكُمُ الْيَوْمَ بِقَدْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَلَكِنْ بِقَدْرِ رَحْمَتِي وَكَرَامَتِي، وَطَوْلِي وَجَلَالِي، وَعُلُوِّ مَكَانِي، وَعَظَمَةِ سُلْطَانِي، فَلَا يَزَالُونَ فِي الْأَمَانِيِّ وَالْعَطَايَا وَالْمَوَاهِبِ،

تو اُن کا پروردگار اُن سے فرمائے گا: میں نے عبادت کی مشقت تم کو معاف کر دی ہے اور تمہارے جسموں کو راحت عطا کر دی ہے' تم نے طویل عرصہ تک اپنے جسموں کو مشقت کا شکار رکھا اور مشکل کا شکار رہے' اب تم لوگ میری طرف سے ملنے والی راحت اور رحمت اور عزت افزائی کی جگہ پر آ گئے ہو' اب تم مجھ سے جو چاہو مانگو اور تمنا کرو' میں تمہاری آرزوؤں کے مطابق تمہیں عطا کروں گا کیونکہ آج میں تمہیں تمہارے اعمال کے حساب سے جزاء نہیں دوں گا بلکہ اپنی رحمت' اپنی عزت' اپنے غلبہ اور جلال کے حساب سے عطا کروں گا' اپنی شان کی بلندی اور اپنی حاکمیت کی عظمت کے حساب سے عطا کروں گا۔ تو وہ لوگ مسلسل آرزوئیں کرتے رہیں گے' چیزیں مانگتے

حَتَّى إِنَّ الْمُقْصِرَ مِنْهُمْ فِي أُمْنِيَّتِهِ لَيَتَمَنَّى مِثْلَ جَمِيعِ الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى يَوْمِ أَفْنَاهَا. فَقَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ: لَقَدْ قَصَّرْتُمْ فِي أَمَانِيِّكُمْ وَرَضِيتُمْ بِدُونِ مَا يَحِقُّ لَكُمْ. فَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ وَتَمَنَّيْتُمْ وَأَلْحَقْتُ لَكُمْ وَزِدْتُكُمْ مَا قَصُرَتْ عَنْهُ أَمَانِيُّكُمْ فَانْظُرُوا إِلَى مَوَاهِبِ رَبِّكُمُ الَّتِي وَهَبَ لَكُمْ. فَإِذَا بِقِبَابٍ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، وَغُرَفٍ مَبْنِيَّةٍ مِنَ الدُّرِّ وَالْمَرْجَانِ، وَإِذَا أَبْوَابُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَسُرُرُهَا مِنْ يَاقُوتٍ، وَفُرُشُهَا سُنْدُسٌ وَإِسْتَبْرَقٌ، وَمَنَابِرُهَا مِنْ نُورٍ، يَفُورُ مِنْ أَبْوَابِهَا وَأَعْرَاصِهَا نُورٌ، شُعَاعُ الشَّمْسِ عِنْدَهُ مِثْلُ الْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ، فَإِذَا بِقُصُورٍ شَامِخَةٍ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ مِنَ الْيَاقُوتِ يُزْهِرُ نُورُهَا، فَلَوْلَا أَنَّهُ سَخَّرَهَا لَلَمَعَتِ الْأَبْصَارَ. فَمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْقُصُورِ مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَبْيَضِ فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِالْحَرِيرِ الْأَبْيَضِ، وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَحْمَرِ، فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِالْعَبْقَرِيِّ الْأَحْمَرِ، وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَخْضَرِ فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِالسُّنْدُسِ الْأَخْضَرِ. وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنَ الْيَاقُوتِ

رہیں گے یہاں تک کہ جس شخص نے اُن میں سے سب سے کمتر چیز مانگی ہوگی وہ بھی اتنی آرزو کرے گا جتنا کچھ دنیا میں اُس وقت سے موجود رہا جس دن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا تھا اور اُس دن تک موجود رہا جب اللہ تعالیٰ نے دنیا کو فنا کیا۔ تو اُن کا پروردگار فرمائے گا: تمہاری آرزوئیں تو بہت کم ہیں اور تم اُس سے کم پر راضی ہو گئے جو تمہارا حق بنتا ہے میں نے تمہارے لیے وہ چیز واجب کر دی جو تم نے مانگا اور جو تم نے آرزو کی اور وہ چیز تمہیں عطا کر دی اور مزید تمہیں عطا کیا جس کی آرزو تم نہیں کر سکے تھے تو تم لوگ اپنے پروردگار کے اُن عطیات کا جائزہ لو جو اُس نے تمہیں عطا کیے ہیں۔ تو رفیق اعلیٰ میں کچھ خیمے ہوں گے اور بالا خانے ہوں گے جو جواہرات سے بنے ہوئے ہوں گے اُن کے دروازے سونے کے بنے ہوئے ہوں گے اُن کے تخت یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے جن پر سندس اور استبرق کے بچھونے ہوں گے اُن کے منبر نور کے ہوں گے اور اُن کے دروازوں اور چھتوں سے ایسا نور پھوٹ رہا ہوگا جس کی چمک سورج کے جیسی ہوگی اور دیکھنے میں وہ چمکتا ہوا ستارہ لگتا ہوگا اور اُن کو ایسے محلات ملیں گے جو اعلیٰ علیین میں موجود ہوں گے اور یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے جن کا نور چمکتا ہوگا اگر اُس نور کو مسخر نہ کیا گیا ہو تو وہ آنکھوں کو چندھیا دے اور اُن محلات میں سے جو سفید یاقوت کے ہوں گے وہاں سفید ریشم بچھا ہوا ہوگا جو سرخ یاقوت کے ہوں گے اُن میں سرخ عبقری بچھا ہوا ہوگا جو سبز یاقوت کے ہوں گے اُن میں سبز سندس بچھا ہوا ہوگا جو زرد یاقوت کے ہوں گے اُن میں زرد ارجوان بچھا ہوا ہوگا جس پر سبز یاقوت اور سرخ سونا اور سفید چاندی پھیلے ہوئے ہوں گے اُن کے برج اور ارکان جواہرات کے ہوں گے

الْأَصْفَرِ. فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِأُرْجُوَانٍ أَصْفَرَ، مَبْثُوثَةٌ بِالزُّمُرُّدِ الْأَخْضَرِ. وَالذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَالْفِضَّةِ الْبَيْضَاءِ. وَبُرُوجُهَا وَأَرْكَانُهَا مِنَ الْجَوْهَرِ. وَشُرُفُهَا قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ. فَلَمَّا انْصَرَفُوا إِلَى مَا أَعْطَاهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ. قُرِّبَتْ لَهُمْ بَرَاذِينُ مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَبْيَضِ. مَنْفُوخٌ فِيهَا الرُّوحُ، يَجْنُبُهَا الْوِلْدَانُ الْمُخَلَّدُونَ. بِيَدِ كُلِّ وَلِيدٍ مِنْهُمْ حَكَمَةُ بِرْذَوْنٍ مِنْ تِلْكَ الْبَرَاذِينِ لُجُمُهَا وَأَعِنَّتُهَا مِنْ فِضَّةٍ بَيْضَاءَ. مَنْظُومَةٍ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ. سُرُجُهَا مَفْرُوشَةٌ بِالسُّنْدُسِ وَالْإِسْتَبْرَقِ فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ تِلْكَ الْبَرَاذِينُ تَزُفُّ بِهِمْ وَتَطُوفُ بِهِمْ رِيَاضَ الْجَنَّةِ. فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَجَدُوا الْمَلَائِكَةَ قُعُودًا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يَنْتَظِرُونَهُمْ لِيَزُورُوهُمْ وَيُصَافِحُوهُمْ، وَيُهَنُّوهُمْ بِكَرَامَةِ رَبِّهِمْ. عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا دَخَلُوا قُصُورَهُمْ وَجَدُوا فِيهَا جَمِيعَ مَا تَطَوَّلَ بِهِ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا سَأَلُوهُ وَتَمَنَّوْا. وَإِذَا عَلَى بَابِ كُلِّ قَصْرٍ مِنْ تِلْكَ الْقُصُورِ أَرْبَعُ جِنَانٍ: جَنَّتَانِ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ، وَجَنَّتَانِ مُدْهَامَّتَانِ. فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ، وَفِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ،

اور اُن کے دروازے پر موتی لگے ہوئے ہوں گے' اُن کے پروردگار نے جو کچھ اُنہیں عطا کیا ہے اُس کے بعد جب وہ واپس جائیں گے تو اُن کے سامنے سفید یاقوت سے بنے ہوئے جانور لائے جائیں گے جن میں روح ڈالی گئی ہوگی اور اُن کے پہلو میں جنت کے خدام چلیں گے' اُن میں سے ہر ایک خادم کے ہاتھ میں جانور کی لگام ہوگی اُن جانوروں کی لگامیں سفید چاندی سے بنی ہوئی ہوں گی جن میں موتی اور یاقوت پروئے ہوئے ہوں گے' اُن کی زین پر سندس اور استبرق بچھا ہوا ہوگا وہ جانور اُنہیں لے کر جائیں گے اور اُنہیں جنت کے باغات کا چکر لگوائیں گے۔ جب یہ لوگ واپس اپنے گھروں میں پہنچیں گے تو فرشتوں کو نور کے منبروں پر بیٹھے ہوئے پائیں گے اور فرشتے اُن کا انتظار کر رہے ہوں گے تا کہ اُن کی زیارت کریں اور اُن سے مصافحہ کریں اور اُن کے پروردگار کی طرف سے اُنہیں جو عزت نصیب ہوئی ہے اُس پر اُنہیں مبارکباد دیں۔ جب وہ لوگ اپنے محلات میں داخل ہوں گے تو وہاں وہ تمام چیزیں پائیں گے جو اُن کے پروردگار نے اُنہیں عطا کی تھیں' جو اُنہوں نے اپنے پروردگار سے مانگی تھیں اور جس کی اُنہوں نے آرزو کی تھی۔ تو اُن محلات میں سے ہر ایک کے دروازے پر چار باغات ہوں گے' دو باغات گھنی شاخوں والے ہوں گے' اور دو باغات سیاہی مائل گہرے سبز رنگ کے ہوں گے' ان دونوں میں دو چمکتے ہوئے چشمے ہوں گے' ان دونوں میں ہر قسم کے پھل کے جوڑے ہوں گے' اور خیموں میں پردہ نشین حوریں ہوں گی' پھر جب وہ لوگ اپنی رہائش گاہ پر آ کر ٹھہریں گے اور وہاں آرام کریں گے تو اُن کا پروردگار اُن سے فرمائے گا:

وَحُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ فَلَمَّا تَبَوَّءُوا مَنَازِلَهُمْ وَاسْتَقَرَّ قَرَارُهُمْ قَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ:

{هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا} ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: أَفَرَضِيتُمْ بِمَوَاهِبِ رَبِّكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ، رَضِينَا رَبَّنَا، فَارْضَ عَنَّا قَالَ: فَبِرِضَايَ عَنْكُمْ حَلَلْتُمْ دَارِي، وَنَظَرْتُمْ إِلَى وَجْهِيَ الْكَرِيمِ، وَصَافَحَتْكُمْ مَلَائِكَتِي، فَهَنِيئًا هَنِيئًا لَكُمْ، {عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ} [هود: 108]، لَيْسَ فِيهِ تَنْقِيصٌ وَلَا تَصْرِيمٌ، فَعِنْدَ ذَلِكَ قَالُوا:

"تمہارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا‘ کیا تم نے اُس کو حق پا لیا ہے؟ تو وہ جواب دیں گے: جی ہاں! پروردگار فرمائے گا: تم اپنے پروردگار کے عطیات سے راضی ہو گئے ہو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! ہم اپنے پروردگار سے راضی ہیں‘ تُو بھی ہم سے راضی ہو جا۔ تو پروردگار فرمائے گا: تم پر اپنی رضا کی وجہ سے ہی میں نے تمہارے لیے یہ جگہ حلال قرار دی ہے اور اسی وجہ سے تم نے میرا دیدار کیا ہے اور میرے فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کیا ہے‘ تو تمہارے لیے مبارکباد ہے‘ یہ ایک ایسی عطا ہے جس میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی‘ کوئی کمی نہیں آئے گی‘ کوئی اختتام نہیں آئے گا۔ تو اُس وقت وہ لوگ یہ کہیں گے: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

{الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ، إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ، لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ، وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ} [فاطر: 35]

"ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے ہم سے پریشانی کو دور کیا‘ بے شک ہمارا پروردگار مغفرت کرنے والا اور شکر قبول کرنے والا ہے‘ (وہ پروردگار) جس نے اپنے فضل کے ذریعے ہمارے لیے (ہمیشہ) قیام کی جگہ کو حلال قرار دیا جس میں ہمیں کوئی پریشانی اور تکلیف لاحق نہیں ہوگی"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذِهِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا يُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا مَعَ ظَاهِرِ الْقُرْآنِ يُبَيِّنُ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَالْإِيمَانُ بِهَذَا وَاجِبٌ، فَمَنْ آمَنَ بِمَا ذَكَرْنَا؛ فَقَدْ أَصَابَ حَظَّهُ مِنَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام روایات ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں‘ قرآن کے ظاہر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے‘ تو اب اس پر ایمان رکھنا واجب ہے‘ جو شخص اُس چیز پر ایمان رکھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ بھلائی میں سے اپنا حصہ حاصل کر لے گا‘ اگر اللہ نے چاہا‘ دنیا میں بھی

الْخَيْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَمَنْ كَذَّبَ بِجَمِيعِ مَا ذَكَرْنَا. وَزَعَمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرَى فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ كَفَرَ. وَمَنْ كَفَرَ بِهَذَا. فَقَدْ كَفَرَ بِأُمُورٍ كَثِيرَةٍ مِمَّا يَجِبُ عَلَيْهِ الْإِيمَانُ بِهَا.

وَسَنُبَيِّنُ جَمِيعَ مَا يُكَذِّبُ بِهِ الْجَهْمِيُّ فِي كِتَابٍ غَيْرِ هَذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

حاصل کرے گا اور آخرت میں بھی حاصل کرے گا' اور ہم نے جو ذکر کیا ہے جو شخص اس کو جھٹلا دے گا اور یہ گمان کرے گا کہ قیامت کے دن اللہ کا دیدار نہیں ہوسکتا تو وہ کفر کا مرتکب ہوگا' اور جو شخص اس کا انکار کرے گا تو وہ اور بھی بہت سی باتوں کا انکار کرے گا جن پر ایمان لانا واجب ہے۔

ہم آگے چل کر اُن باتوں کا بیان کریں گے جن کا جہمی لوگ انکار کرتے ہیں اور وہ اس کتاب (یہاں کتاب سے مراد باب ہوسکتا ہے) کے علاوہ کسی اور کتاب میں بیان کریں گے۔

ایک اعتراض اور اُس کا جواب

فَإِنِ اعْتَرَضَ بَعْضُ مَنْ قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَهُمْ فِي غَيِّهِمْ يَتَرَدَّدُونَ. مِمَّنْ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرَى فِي الْقِيَامَةِ. وَاحْتَجَّ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

جس کو شیطان گھیرے میں لے لیتا ہے اگر ایسا کوئی شخص یہ اعتراض کرے جبکہ وہ لوگ اپنی گمراہی میں بھٹکتے پھر رہے ہوں اور وہ شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن دیدار نہیں ہوسکتا اور دلیل کے طور پر یہ آیت پیش کر دے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ. وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ. وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ}

[الانعام: 103]

"آنکھ اُس کا ادراک نہیں کرسکتی اور وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے اور وہ لطف کرنے والا اور خبر رکھنے والا ہے"۔

فَجَحَدَ النَّظَرَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِتَأْوِيلِهِ الْخَاطِئِ لِهَذِهِ الْآيَةِ

تو وہ اس آیت کی غلط تاویل کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے دیدار کا انکار کر دے گا۔

قِيلَ لَهُ: يَا جَاهِلُ إِنَّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ. وَجَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى خَلْقِهِ. وَأَمَرَهُ بِالْبَيَانِ لِمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ مِنْ وَحْيِهِ هُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهَا مِنْكَ يَا

اُس شخص سے کہا جائے گا: اے جاہل! جس ہستی پر اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا تھا اور جس ہستی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کیلئے حجت بنایا تھا اور جنہیں اُس چیز کو بیان کرنے کا حکم دیا تھا جو اُن پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی تھی' اے جہمی! وہ اس آیت کی تفسیر کے

جَهْمِيٌّ، هُوَ الَّذِي قَالَ لَنَا:

اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ.

فَقَبِلْنَا عَنْهُ مَا بَشَّرَنَا بِهِ مِنْ كَرَامَةِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَسَبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، مِنَ الْأَخْبَارِ الصِّحَاحِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ مِنَ الْعِلْمِ، ثُمَّ فَسَّرَ لَنَا الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بَعْدَهُ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القیامة: 22]

فَسَّرُوهُ عَلَى النَّظَرِ اِلَى وَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَانُوا بِتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَبِتَفْسِيرِ مَا احْتَجَجْتُ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

{لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ} [الانعام: 103]

اَعْرَفَ مِنْكَ، وَاَهْدَى مِنْكَ سَبِيلًا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَّرَ لَنَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

بارے میں تم سے زیادہ علم رکھتے تھے اور اُنہوں نے ہی ہم سے یہ فرمایا تھا:

''عنقریب تم لوگ اپنے پروردگار کا یوں دیدار کرو گے جس طرح تم لوگ اس چاند کو دیکھ رہے ہو''۔

تو اُنہوں نے ہمارے پروردگار کی طرف سے جس عزت افزائی کی ہمیں خوشخبری دی تھی' ہم نے اُن سے اسے قبول کر لیا جیسا کہ اس سے پہلے وہ روایات گزر چکی ہیں جو ہم آپ ﷺ کے حوالے سے ذکر کر چکے ہیں جو مستند روایات ہیں اور اہلِ علم میں سے اہلِ حق کے نزدیک مستند ہیں' پھر صحابہ کرام نے بھی ہمارے سامنے اس کی وضاحت کی اور اُن کے بعد تابعین نے بھی اس کی وضاحت کی۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

تو اُنہوں نے اس کی یہی وضاحت کی ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا ہے اور یہ تفسیر قرآن کے مطابق ہے اور اُس چیز کی بھی یہی تفسیر ہوگی جس کے ذریعہ تم نے استدلال کیا ہے' جو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''آنکھ اُس کا ادراک نہیں کر سکتی اور وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے اور وہ لطف کرنے والا' خبر رکھنے والا ہے''۔

تو وہ تم سے زیادہ معرفت رکھتے تھے اور تم سے زیادہ راستہ کے بارے میں راہنمائی رکھتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی ہمارے سامنے یہ تفسیر بیان کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ}

[یونس 26]

''جن لوگوں نے اچھائی کی اُنہیں اچھائی ملے گی اور مزید ملے گا''۔

وَكَانَتِ الزِّيَادَةُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى. وَكَذَا عِنْدَ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَاسْتَغْنَى أَهْلُ الْحَقِّ بِهَذَا. مَعَ تَوَاتُرِ الْأَخْبَارِ الصِّحَاحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَبِلَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ أَحْسَنَ قَبُولٍ وَكَانُوا بِتَأْوِيلِ الْآيَةِ الَّتِي عَارَضْتَ بِهَا أَهْلَ الْحَقِّ أَعْلَمَ مِنْكَ يَا جَهْمِيُّ.

تو یہاں مزید ملنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا ہے' صحابہ کرام کے نزدیک بھی اس کا یہی مفہوم ہے۔ تو اب اہل حق اس کی بنیاد پر بے نیاز ہو جاتے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر متواتر روایات منقول ہیں جو اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کے بارے میں ہیں اہل علم نے انہیں اچھی طرح سے قبول کیا ہے اور یہ اُس آیت کی تاویل میں استعمال ہوں گی جو اس کے مقابلہ میں آتی ہے' تو اے جہمی شخص! اہل حق اس کے بارے میں تم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

بصارت کے ذریعہ ادراک کی وضاحت

• فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَا تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

{لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ}

[الانعام: 103]

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مفہوم کیا ہو گا:

''آنکھ اُس کا ادراک نہیں کر سکتی''۔

قِيلَ لَهُ: مَعْنَاهَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَيْ لَا تُحِيطُ بِهِ الْأَبْصَارُ. وَلَا تَحْوِيهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَهُمْ يَرَوْنَهُ مِنْ غَيْرِ إِدْرَاكٍ وَلَا يَشُكُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ. كَمَا يَقُولُ الرَّجُلُ رَأَيْتُ السَّمَاءَ وَهُوَ صَادِقٌ. وَلَمْ يُحِطْ بَصَرُهُ بِكُلِّ السَّمَاءِ. وَلَمْ يُدْرِكْهَا وَكَمَا يَقُولُ الرَّجُلُ رَأَيْتُ الْبَحْرَ. وَهُوَ صَادِقٌ وَلَمْ يُدْرِكْ بَصَرُهُ كُلَّ الْبَحْرِ وَلَمْ يُحِطْ بِبَصَرِهِ.

اُس سے یہ کہا جائے گا: اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ آنکھ اُس کا احاطہ نہیں کر سکتی اور اُسے گھیر نہیں سکتی حالانکہ لوگ جب اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے تو وہ ادراک (یعنی احاطہ) کے طور پر نہیں ہو گا لیکن اُنہیں اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں کوئی شک بھی نہیں ہو گا' جیسے کوئی شخص کہتا ہے کہ میں نے آسمان کو دیکھا' اور وہ اس بارے میں سچا ہوتا ہے حالانکہ اُس کی بصارت نے پورے آسمان کا احاطہ نہیں کیا ہوتا اور نہ ہی وہ اُس کا ادراک کر سکتا ہے' اسی طرح ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے سمندر کو دیکھا ہے' اور وہ اس میں

هَكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ. إِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ

سچا ہوتا ہے حالانکہ اُس کی بصارت نے پورے سمندر کا ادراک نہیں کیا ہوتا اور نہ ہی اُس کا احاطہ کیا ہوتا ہے' علماء نے اس کی یہی وضاحت کی ہے اگر تمہیں سمجھ آ جائے۔

670 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: أَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ قَالَ: أَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

{وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى}

[النجم: 13]

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ذَلِكَ: أَلَيْسَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ} [الانعام: 103]

فَقَالَ لَهُ عِكْرِمَةُ: أَلَيْسَ تَرَى السَّمَاءَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَوَكُلَّهَا تَرَاهَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:)

''اُس (نبی) نے اُسے (یعنی جلوۂ حق کو) دوسری مرتبہ دیکھا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا تھا۔ اُس وقت ایک صاحب نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''بصارت اُس کا ادراک نہیں کر سکتی اور وہ بصارتوں کا ادراک کر سکتا ہے''۔

تو عکرمہ نے اُس سے کہا: کیا تم آسمان کو نہیں دیکھتے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! تو عکرمہ نے کہا: کیا تم پورے آسمان کو دیکھ لیتے ہو؟

671- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَقِيلَ لَهُ فِي رَجُلٍ حَدَّثَ بِحَدِيثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي الْعَطُوفِ يَعْنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرَى فِي الْآخِرَةِ. فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا اُن سے ایسے شخص کے بارے میں بات کی گئی جو ایک دوسرے شخص سے یہ بات نقل کرتا ہے کہ ابوعطوف نے یہ بات بیان کی ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا۔ تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: جو شخص یہ روایت بیان کرتا ہے اُس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رسوائی کا شکار کرے۔

مَنْ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ: أَخْزَى اللَّهُ هَذَا

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: رَحِمَهُ اللَّهُ: اعْلَمُوا وَفَّقَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ لِلرَّشَادِ مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ أَنَّ أَهْلَ الْحَقِّ يَصِفُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِمَا وَصَفَهُ بِهِ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَبِمَا وَصَفَهُ بِهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

وَهَذَا مَذْهَبُ الْعُلَمَاءِ مِمَّنِ اتَّبَعَ وَلَمْ يَبْتَدِعْ. وَلَا يُقَالُ فِيهِ: كَيْفَ؟ بَلِ التَّسْلِيمُ لَهُ. وَالْإِيمَانُ بِهِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ. كَذَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَنْ صَحَابَتِهِ. وَلَا يُنْكِرُ هَذَا إِلَّا مَنْ لَا يُحْمَدُ حَالُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ وَسَنَذْكُرُ مِنْهُ مَا حَضَرَنَا ذِكْرُهُ. وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ. وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

672 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے! کہ آپ پر یہ بات لازم ہے کہ قول اور عمل کے اعتبار سے ہدایت کی پیروی کریں۔ اہلِ حق نے اللہ تعالیٰ کی وہی صفت بیان کی ہے جو اُس نے اپنی ذات کی صفت خود بیان کی ہے اور اُس کی جو صفت اللہ کے رسول ﷺ نے بیان کی ہے اور اُس کی جو صفت صحابہ کرام نے بیان کی ہے' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

یہ اُن علماء کا مسلک ہے جنہوں نے پیروی کی اور بدعت اختیار نہیں کی اور اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ یہ کیسے ہوگا' بلکہ اُنہوں نے اسے تسلیم کیا اور اس پر ایمان رکھا کہ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ سے اسی طرح منقول ہے اور اس بات کا انکار صرف وہ شخص کرے گا جس کی حالت اہلِ حق کے نزدیک قابلِ تعریف نہیں ہوگی۔ اب ہم اُن میں سے چند ایک وہ روایات ذکر کریں گے جو اس وقت ہمیں یاد ہیں' باقی اللہ تعالیٰ ہی درست بات کی توفیق دینے والا ہے اور بلند و برتر اور عظیم اللہ تعالیٰ کے مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

672 رواه البخاري:2826 ومسلم:1890 وابن ماجه:191 ومالك 460/2 وابن حبان:215.

الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ: نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام مالک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَاتِلِ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَيُسْتَشْهَدُ

''اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں کے بارے میں ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے اور پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں' یہ شخص اللہ تعالیٰ کیلئے لڑ رہا ہوتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور وہ بھی (اسلام قبول کرنے کے بعد) اللہ کیلئے جنگ میں حصہ لیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے''۔

673- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
امام مالک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَضْحَكُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ: يُقَاتِلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ. يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَاتِلِ. فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهَدُ

''ہمارا پروردگار دو ایسے آدمیوں پر ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے اور وہ دونوں جنت میں جائیں گے' یہ اللہ کی راہ میں جنت میں حصہ لیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو بھی توبہ کی توفیق دیتا ہے تو وہ بھی اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے''۔

674 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

673- انظر السابق.
674- انظر السابق.

إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ. وَأَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا: نَا وَكِيعٌ. عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ. عَنِ الْأَعْرَجِ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَضْحَكُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ. يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ. كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلُ فَيُسْتَشْهَدُ. ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَاتِلِهِ. فَيُسْلِمُ. فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُسْتَشْهَدُ

''اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے' یہ (یعنی ان میں سے ایک) اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اُس کے قاتل کو توبہ کی توفیق دیتا ہے' وہ اسلام قبول کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے وہ بھی شہید ہو جاتا ہے''۔

675- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ. عَنْ أَبِيهِ. عَنِ الْأَعْرَجِ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَضْحَكُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ. كِلَاهُمَا دَاخِلٌ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلُ فَيُسْتَشْهَدُ. ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى هَذَا فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلُ

''اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے' یہ (یعنی ان میں سے ایک) اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے قتل ہوتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ دوسرے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے' وہ اسلام قبول کرتا ہے' اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے قتل

675- انظر: 629

فَيُسْتَشْهَدُ

ہوتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے"۔

676- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: نَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَالَ: نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَضْحَكُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ فَيُسْتَشْهَدُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى هَذَا فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ فَيُسْتَشْهَدُ

"اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے' یہ (یعنی ان دونوں میں سے ایک) اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے قتل ہوتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ دوسرے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے' وہ اسلام قبول کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے"۔

677- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

"اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے"۔

678- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-676 انظر السابق.

-677 انظر السابق.

-678 رواه أحمد 80/3 وابن ماجه: 200 وابن أبي عاصم: 560 وأبو يعلى: 1004.

بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: أَنَا مُجَالِدٌ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ

قَالَ: ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِمْ: الرَّجُلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلصَّلَاةِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلْعَدُوِّ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تین لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ہنس پڑتا ہے' ایک وہ شخص جو رات کو اُٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور جب کچھ لوگ نماز کیلئے صف بناتے ہیں اور جب کچھ لوگ دشمن کے مقابلہ کیلئے صف بندی کرتے ہیں''۔

679- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: أَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: نَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الرَّجُلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلصَّلَاةِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلْعَدُوِّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُن پر ہنس پڑے گا' ایک وہ شخص جو رات کو اُٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور وہ لوگ جو نماز کیلئے صف بناتے ہیں اور وہ لوگ جو دشمن کے مدمقابل صف بناتے ہیں''۔

680- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، وَأَبِي الْكَنُودِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: يَضْحَكُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگوں پر ہنس پڑتا ہے' ایک وہ شخص جو نصف رات کے وقت اُٹھتا ہے جبکہ اُس کے گھر والے سو رہے ہوتے ہیں' وہ

679- انظر السابق

680- رواه أحمد 416/1

رَجُلَيْنِ: رَجُلٌ قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَاَهْلُهُ نِيَامٌ. فَتَطَهَّرَ. ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. فَيَضْحَكُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ. وَرَجُلٌ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ. وَثَبَتَ حَتّٰى رَزَقَهُ اللّٰهُ الشَّهَادَةَ

وضو کر کے کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس پر ہنس پڑتا ہے' اور ایک وہ شخص جو دشمن کا مدمقابل ہوتا ہے اُس کے ساتھی پسپا ہو جاتے ہیں اور وہ ثابت قدم رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسے شہادت نصیب کر دیتا ہے۔

681- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ. عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ. عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ. عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَحِكَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُنُوطِ عِبَادِهِ وَقُرْبِ غِيَرِهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. اَوَ يَضْحَكُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: لَنْ نُعْدَمَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ خَيْرًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارا پروردگار اپنے بندوں کی مایوسی پر اور دوسروں کے قریب ہونے پر ہنس پڑتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہمارا پروردگار ہنستا بھی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: پھر ہم ایسے پروردگار سے بھلائی حاصل کرنے سے محروم نہیں رہیں گے جو ہنستا بھی ہے۔

682 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: اَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللَّاحِقِيُّ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ. عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ. عَنْ اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

681- رواہ أحمد 11/4 وابن أبي عاصم في السنة: 554.

682- انظر السابق.

رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ضَحِكَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُنُوطِ عِبَادِهِ وَقُرْبِ غِيَرِهِ

قَالَ أَبُو رَزِينٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَ يَضْحَكُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَنْ نُعْدَمَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ خَيْرًا

''ہمارا پروردگار اپنے بندوں کی مایوسی اور دوسروں کے قریب ہونے پر ہنس پڑتا ہے''۔

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا پروردگار ہنستا بھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! (تو حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ نے کہا:) ہم ایسے پروردگار سے بھلائی سے محروم نہیں رہیں گے جو ہنستا بھی ہے۔

683- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا عَمِّي، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: نا حَجَّاجٌ قَالَ: نا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَارَةَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَتَجَلَّى لَنَا رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ ضَاحِكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''قیامت کے دن ہمارا پروردگار ہنستے ہوئے ہمارے سامنے تجلی کرے گا''۔

684- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

683- رواه أحمد 407/4 وخرجه الألباني في الصحيحة: 755.

684- انظر السابق.

عُمَارَةَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَتَجَلَّى لَنَا الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ ضَاحِكًا وَيَقُولُ: أَبْشِرُوا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا قَدْ جَعَلْتُ مَكَانَهُ فِي النَّارِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا

"پروردگار ہنستے ہوئے ہمارے سامنے تجلی کرے گا اور فرمائے گا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم خوشخبری حاصل کرو کیونکہ تم میں سے ہر ایک کی جگہ پر میں نے جہنم میں کسی یہودی یا عیسائی کو ڈال دیا ہے"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

685 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا هَارُونُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: نا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جَبَّانَةِ الْكُوفَةِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَضَحِكَ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتِغْفَارُكَ رَبَّكَ وَالْتِفَاتُكَ إِلَيَّ تَضْحَكُ؟ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، ثُمَّ قَالَ:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

علی بن ربیعہ والبی بیان کرتے ہیں: میں سواری پر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' یہ کوفہ کی بات ہے' اُنہوں نے فرمایا: تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تُو ہی کر سکتا ہے۔ پھر وہ میری طرف دیکھ کر ہنس پڑے' میں نے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ نے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کی اور پھر آپ میری طرف دیکھ کر ہنس پڑے ہیں' (اس کی وجہ کیا ہے؟) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دفعہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا' یہ پتھریلے علاقہ کی بات ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات پڑھے:

"تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تُو ہر عیب سے پاک ہے' تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تُو ہی کر سکتا ہے"۔

685- رواه أبو داؤد: 2602 والترمذی: 3443 والبیهقی فی الصفات 218/2 وخرجه الألبانی فی الصحیحة: 1653

ثُمَّ نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَضَحِكَ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. اسْتِغْفَارُكَ رَبَّكَ وَالْتِفَاتُكَ إِلَيَّ تَضْحَكُ؟ قَالَ: ضَحِكْتُ لِضَحِكِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ. يَعْجَبُ لِعَبْدِهِ: يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نظر کی پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کی ہے اور پھر میری طرف رُخ کر کے ہنس پڑے ہیں؟ (اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس لیے ہنسا ہوں کیونکہ میرا پروردگار بھی ہنس پڑا تھا' وہ (یعنی پروردگار) ایسے بندہ سے خوش ہوتا ہے جو یہ جانتا ہے کہ گناہوں کی مغفرت صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے"۔

686 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الصُّفَيْرَا. عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: حَمَلَنِي عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَلْفَهُ. ثُمَّ سَارَ بِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ غَيْرُكَ.

ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَضَحِكَ. فَقُلْتُ وَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيثِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور مجھے ساتھ لے کر پتھریلے علاقہ کی طرف چل پڑے' پھر انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور بولے:

"اے اللہ! تُو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے کیونکہ گناہوں کی مغفرت تیرے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا"۔

پھر وہ میری طرف توجہ کر کے ہنس پڑے' میں نے کہا (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

687 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ. وَأَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَا: نَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابوطالب

686- انظر السابق.

687- انظر السابق.

مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَقَالَ حِينَ رَكِبَ:

رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر موجود تھا' جب وہ سوار ہوئے تو انہوں نے یہ کلمات پڑھے:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ. {سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ} [الزخرف: 14]

''اللہ اکبر! اللہ اکبر! الحمد للہ! الحمد للہ! ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس جانور کو مسخر کیا' ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور ہمیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹا دیا جائے گا''۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے''۔

قَالَ: ثُمَّ اسْتَضْحَكَ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ. فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَعْجَبُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ إِذَا قَالَ:

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے تو میں نے دریافت کیا: آپ کیوں ہنسے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر موجود تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس پڑے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا پروردگار بندے پر خوش ہوتا ہے جب بندہ یہ کلمات پڑھتا ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے''۔

688- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

688- انظر: 642.

الْقَطَّانُ قَالَ نَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ. رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ بِدَابَّةٍ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ فَقَالَ. بِسْمِ اللَّهِ. فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ.

علی بن ربیعہ اسدی بیان کرتے ہیں:
میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُن کے سامنے ایک جانور لایا گیا' اُنہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا اور بسم اللہ پڑھی' جب وہ اُس جانور پر بیٹھ گئے تو اُنہوں نے یہ دعا پڑھی:

{ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ }
[الزخرف: 14]

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' (پھر اُنہوں نے یہ پڑھا:) ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس جانور کو مسخر کیا ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے' بے شک ہمیں ہمارے پروردگار کی طرف لوٹا دیا جائے گا''۔

ثُمَّ حَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ:

پھر اُنہوں نے تین مرتبہ الحمد للہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا' پھر یہ کلمات پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ. إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي. فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي. إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ إِلَّا أَنْتَ

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تُو ہر عیب سے پاک ہے' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تُو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' گناہوں کی مغفرت صرف تُو ہی کر سکتا ہے''۔

ثُمَّ اسْتَضْحَكَ. فَقُلْتُ: مِمَّ اسْتَضْحَكْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا مِثْلَ مَا قُلْتُ. ثُمَّ اسْتَضْحَكَ فَقُلْتُ: مِمَّ اسْتَضْحَكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَعْجَبُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْلِ عَبْدِهِ

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے' میں نے دریافت کیا: آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند کلمات پڑھے جس طرح میں نے پڑھے ہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا پروردگار بندہ کے ان کلمات پر خوش ہوتا ہے:

سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي. فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا

''تُو ہر عیب سے پاک ہے' بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تُو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' گناہوں کی مغفرت صرف تو

أَنْتَ

قَالَ: عَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

ہی کر سکتا ہے"۔

پروردگار فرماتا ہے: "میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اُس کا ایک پروردگار بھی ہے جو گناہوں کی مغفرت کرتا ہے"۔

689 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا أَبُو حُذَيْفَةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ الْوُرُودِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ورود کا قصہ نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

فَيَتَجَلَّى لَهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ

"اُن کا پروردگار اُن کے سامنے ہنستے ہوئے تجلی کرے گا"۔

قَالَ جَابِرٌ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى تَبْدُوَ لَهَوَاتُهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے (حلق کا) کوا نظر آنے لگا۔

جنت میں داخل ہونے والا آخری فرد

690 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أنا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللَّاحِقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

689- رواہ مسلم: 191

690- رواہ مسلم: 187 وأحمد 410/1 وابن حبان: 7430

إِنَّ آخِرَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَمْشِي عَلَى الصِّرَاطِ فَهُوَ يَكْبُو مَرَّةً وَيَمْشِي مَرَّةً، وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً. فَإِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا. فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ. لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ. فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْهَا فَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا. وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا. فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّيَ إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ. فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَفْعَلُ. فَيُدْنِيهِ مِنْهَا. فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا. فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ. أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ فَلِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا. فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ. أَلَمْ تُعَاهِدْنِي: أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ وَلَكِنْ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَفْعَلُ. فَيَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ: لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهُ: أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَفْعَلُ. فَيُدْنِيهِ

''جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص وہ ہوگا جو پل صراط پر سے چلتا ہوا گزرے گا' کبھی وہ گر پڑے گا کبھی چل پڑے گا' آگ اُس پر حملہ کر رہی ہوگی جب وہ اُس کو عبور کر لے گا تو اُس کی طرف رُخ کر کے کہے گا: برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تم سے نجات عطا کی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی نعمت عطا کی ہے جو اُس نے پہلے والوں اور بعد والوں میں سے کسی کو عطا نہیں کی۔ پھر اُس کے سامنے ایک درخت آئے گا تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے اس کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے میں آ جاؤں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم! ہوسکتا ہے کہ اگر یہ چیز میں نے تمہیں عطا کر دی تو تم کچھ اور بھی مانگ لو گے! وہ بندہ عرض کرے گا: جی نہیں! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ اُس سے عہد لے گا کہ وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا' حالانکہ اُس کا پروردگار یہ جانتا ہوگا کہ وہ ایسا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس بندہ کو درخت کے قریب کر دے گا تو وہ بندہ اُس درخت کے قریب آئے گا اور اُس کا پانی پئے گا تو اُس کے سامنے ایک اور درخت آئے گا جو پہلے والے درخت سے زیادہ خوبصورت ہوگا۔ تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کے سائے میں آ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم! کیا تم نے مجھ سے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ تم اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگو گے۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! لیکن اس دفعہ کے بعد میں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ حالانکہ اُس کا پروردگار یہ جانتا ہوگا کہ وہ ایسا کرے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ میں اگر تمہیں اس کے قریب کر دوں تو پھر تم

مِنْهَا. فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَفْعَلُ وَهُوَ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ. فَيُدْنِيهِ مِنْهَا. فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ. أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنَّكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ مَا يُرْضِيكَ مِنِّي؟ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ. أَتَسْتَهْزِئُ بِي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟

کچھ اور مانگ لو گے! پھر اللہ تعالیٰ اُس سے عہد لے گا کہ وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا' حالانکہ اُس کا پروردگار یہ جانتا ہوگا کہ وہ ایسا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اُس درخت کے قریب کر دے گا' وہ بندہ اُس درخت کے سائے میں آئے گا اور اُس کا پانی پئے گا' پھر اُس کے سامنے ایک اور درخت آئے گا جو جنت کے دروازے کے قریب ہوگا اور وہ پہلے والے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہو گا۔ تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے اس کے قریب کر دے! میں اس کے علاوہ تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ حالانکہ اُس کا پروردگار یہ جانتا ہوگا کہ وہ ایسا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا کیونکہ وہ یہ جانتا ہوگا کہ یہ بندہ اس کے بغیر صبر نہیں کر سکے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اُس بندہ کو اُس درخت کے قریب کر دے گا' وہاں وہ بندہ اہلِ جنت کی آوازیں سنے گا تو عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم! کیا تم نے مجھ سے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ تم مجھ سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگو گے! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے اس میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم! کون سی چیز تمہیں مجھ سے راضی کر سکتی ہے! کیا تم اس بات سے راضی ہو گے کہ میں تمہیں دنیا دے دوں اور اس کی مانند مزید اس کے ساتھ دے دوں۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! کیا تُو میرا مذاق اُڑا رہا ہے جبکہ تُو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ؟. فَقَالُوا: مِمَّ

(یہاں تک روایت بیان کرنے کے بعد) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور بولے: کیا تم لوگ مجھ سے یہ

تَضْحَكُ؟ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ؟ فَقَالَ: مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ حِينَ يَقُولُ: أَتَسْتَهْزِئُ بِي؟ فَيَقُولُ: لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَدِيرٌ، فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

دریافت نہیں کرو گے کہ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ لوگوں نے دریافت کیا: آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا (یعنی یہ روایت بیان کی) اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام جہانوں کا پروردگار اُس وقت ہنس پڑے گا جب وہ بندہ یہ کہے گا کہ کیا تُو میرا مذاق اُڑا رہا ہے۔ پروردگار فرمائے گا: میں تمہارا مذاق نہیں اُڑا رہا بلکہ میں جو چاہوں اُس پر قدرت رکھتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس بندہ کو جنت میں داخل کر دے گا۔

691- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذْ مَرَّ شَيْخٌ جَلِيلٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَصَرِهِ بَعْضُ الضَّعْفِ، مِنْ بَنِي غِفَارٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ حُمَيْدٌ، فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لِي: يَا ابْنَ أَخِي، أَوْسِعْ لَهُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَأَجْلَسَهُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، ثُمَّ قَالَ الْحَدِيثَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بن سعد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں حمید بن عبدالرحمٰن کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران مسجد نبوی میں سے ایک جلیل القدر بزرگ کا گزر ہوا جن کی بینائی میں کچھ کمزوری تھی' اُن کا تعلق بنوغفار سے تھا' حمید بن عبدالرحمٰن نے اُن کی طرف پیغام بھیجا' جب وہ تشریف لائے تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم میرے اور اُن کے درمیان گنجائش پیدا کرو کیونکہ یہ کچھ سفروں کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں۔ تو حمید بن عبدالرحمٰن نے اُنہیں میرے اور اپنے درمیان بٹھالیا' اور ان سے کہا: آپ کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو! تو اُن صاحب نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

691- رواه أحمد 435/5 وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد 216/2.

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ، فَيَضْحَكُ أَحْسَنَ الضَّحِكِ، وَيَنْطِقُ أَحْسَنَ الْمَنْطِقِ

''بے شک اللہ تعالیٰ بادل کو پیدا کرتا ہے تو عمدہ طریقہ سے ہنس پڑتا ہے اور عمدہ طریقہ سے کلام کرتا ہے''۔

692- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: نا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ الْفِرْيَابِيِّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بن سعد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حمید کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا..... اُس کے بعد راوی نے فریابی کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

693 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: کون سا شہید زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الصَّفِّ، فَلَا يَلْفِتُونَ وُجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا، أُولَئِكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، يَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِذَا ضَحِكَ إِلَى عَبْدٍ فِي مَوْطِنٍ فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ

''جو صف بندی کر کے لڑائی کرتے ہیں اور اپنا چہرہ نہیں پھیرتے یہاں تک کہ شہید ہو جاتے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو جنت کے بلند درجات میں ہوں گے' اُن کا پروردگار اُن کی طرف دیکھ کر ہنسے گا اور جب پروردگار کسی بندہ کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے تو پھر اُس بندہ سے حساب نہیں لیا جائے گا''۔

694- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

692- رواه أحمد 5/... وأبو يعلى: 6855 والبيهقي في الأسماء والصفات 2/221 وعزاه الهيثمي في المجمع 5/292.

قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ: نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذِهِ السُّنَنُ كُلُّهَا نُؤْمِنُ بِهَا، وَلَا نَقُولُ فِيهَا: كَيْفَ؟ وَالَّذِينَ نَقَلُوا هَذِهِ السُّنَنَ: هُمُ الَّذِينَ نَقَلُوا إِلَيْنَا السُّنَنَ فِي الطَّهَارَةِ، وَفِي الصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالصِّيَامِ، الحج، وَالْجِهَادِ، وَسَائِرِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، فَقَبِلَهَا الْعُلَمَاءُ مِنْهُمْ أَحْسَنَ قَبُولٍ، وَلَا يَرُدُّ هَذِهِ السُّنَنَ إِلَّا مَنْ يَذْهَبُ مَذْهَبَ الْمُعْتَزِلَةِ، فَمَنْ عَارَضَ فِيهَا أَوْ رَدَّهَا، أَوْ قَالَ: كَيْفَ؟ فَاتَّهِمُوهُ وَاحْذَرُوهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام روایات وہ ہیں جن پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور ہم ان کے بارے میں یہ نہیں کہتے کہ یہ کیسے ہو گا؟ جن لوگوں نے یہ روایات نقل کی ہیں یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہم تک طہارت کے بارے میں نماز کے بارے میں زکوٰۃ روزے حج جہاد اور دیگر تمام احکام جن کا تعلق حلال اور حرام سے ہے اُن کے بارے میں روایات ہم تک نقل کی ہیں علماء نے انہیں اچھے طریقہ سے قبول کیا ہے ان روایات کو مسترد نہیں کیا گیا۔ البتہ معتزلہ کا مسلک رکھنے والے لوگوں نے انہیں قبول نہیں کیا' جن لوگوں نے ان روایات کو قبول نہیں کیا' یا مسترد کیا اور یہ کہا کہ یہ کیسے ہو گا؟ تو تم لوگ اُن پر تہمت عائد کرو اور اُن سے بچتے رہو۔

بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ مَذَاهِبِ الْحُلُولِيَّةِ

باب: حلولیہ کے مسلک سے بچنے کی تلقین

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی نعمت کے ذریعہ نیکیاں مکمل ہوتی ہیں' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں ہو' اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کرے جو نبی ہیں اور اُن کی آل پر بھی (درود) نازل کرے اور سلام نازل کرے۔

أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُحَذِّرُ إِخْوَانِي الْمُؤْمِنِينَ مَذْهَبَ الْحُلُولِيَّةِ الَّذِينَ لَعِبَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ فَخَرَجُوا بِسُوءِ مَذْهَبِهِمْ عَنْ

امابعد! میں اپنے مؤمن بھائیوں کو "حلولیہ" کے مسلک سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں جن کے ساتھ شیطان کھلواڑ کرتا ہے اور وہ لوگ اپنے بُرے مسلک کی وجہ سے اہلِ علم کے راستہ سے نکل جاتے

طَرِيقِ أَهْلِ الْعِلْمِ، مَذَاهِبُهُمْ قَبِيحَةٌ، لَا يَكُونُ إِلَّا فِي كُلِّ مَفْتُونٍ هَالِكٍ،

ہیں اور قبیح مسلک کی طرف چلے جاتے ہیں اور یہ صورتِ حال صرف اُس شخص کو پیش آتی ہے جو آزمائش کا شکار ہوا ہو اور ہلاکت کا شکار ہوا ہو۔

حلولیہ کے عقیدہ کی وضاحت ونقد

زَعَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَالٌّ فِي كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى أَخْرَجَهُمْ سُوءُ مَذْهَبِهِمْ إِلَى أَنْ تَكَلَّمُوا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا يُنْكِرُهُ الْعُلَمَاءُ الْعُقَلَاءُ، لَا يُوَافِقُ قَوْلَهُمْ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ وَلَا قَوْلُ الصَّحَابَةِ وَلَا قَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنِّي لَأَسْتَوْحِشُ أَنْ أَذْكُرَ قَبِيحَ أَفْعَالِهِمْ تَنْزِيهًا مِنِّي لِجَلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَظَمَتِهِ، كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللَّهُ:

یہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں حلول کیے ہوئے ہے یہاں تک کہ اُن کے بُرے مسلک نے اُنہیں اس چیز کی طرف نکالا کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسا کلام کیا جس کا عقل رکھنے والے علماء نے انکار کیا' ان لوگوں کا مسلک کتاب وسنت کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا' صحابہ کرام اور ائمۂ مسلمین کے نظریات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ میں اس بات سے وحشت محسوس کرتا ہوں کہ اُن کے اُن قبیح افعال کا ذکر کروں جو اللہ تعالیٰ کی شان کی عظمت کے منافی ہیں' یہ بالکل اُسی طرح ہے جس طرح عبداللہ بن مبارک نے یہ فرمایا ہے:

إِنَّا لَنَسْتَطِيعُ أَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْجَهْمِيَّةِ

''ہم یہ تو کر سکتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا کلام نقل کر دے' لیکن ہم یہ نہیں کر سکتے کہ جہمیہ فرقہ کے لوگوں کا کلام نقل کریں''۔

ثُمَّ إِنَّهُمْ إِذَا أُنْكِرَ عَلَيْهِمْ سُوءُ مَذْهَبِهِمْ قَالُوا: لَنَا حُجَّةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا قِيلَ لَهُمْ: مَا الْحُجَّةُ؟ قَالُوا: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اُن لوگوں نے یہ کیا کہ اپنے اس بُرے مسلک کے انکار کے جواب میں اُنہوں نے یہ کہا: ہماری حجت اللہ کی کتاب ہے۔ جب اُن سے دریافت کیا گیا کہ وہ حجت کیا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

{مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا

''جب بھی تین آدمی سرگوشی میں بات کر رہے ہوں تو چوتھا وہ ہوتا ہے اور جب پانچ کر رہے ہوں تو چھٹا وہ ہوتا ہے' اور اگر اس سے کم ہوں یا زیادہ ہوں تو بھی وہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ جہاں

كَانُوا} [المجادلة: 7]

وَبِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ} [الحديد: 3]

إِلَى قَوْلِهِ: {وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ} [الحديد: 4]

فَلَبَّسُوا عَلَى السَّامِعِ مِنْهُمْ بِمَا تَأَوَّلُوا، وَفَسَّرُوا الْقُرْآنَ عَلَى مَا تَهْوَى نُفُوسُهُمْ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا، فَمَنْ سَمِعَهُمْ مِمَّنْ جَهِلَ الْعِلْمَ ظَنَّ أَنَّ الْقَوْلَ كَمَا قَالُوهُ، وَلَيْسَ هُوَ كَمَا تَأَوَّلُوهُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

کہیں بھی ہو“۔

انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی استدلال کیا ہے:

”وہ سب سے پہلے ہے اور سب سے بعد ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے“۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ”تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے“۔

تو اُنہوں نے ان آیات کے حوالے سے اپنی تاویل کے ذریعہ سننے والے کو غلط فہمی کا شکار کیا اور اُنہوں نے قرآن کی تفسیر اُس کے مطابق بیان کی جو اُن کی نفسانی خواہشات تھیں، تو وہ لوگ گمراہ ہو گئے اور اُنہوں نے دوسرے کو بھی گمراہ کر دیا، تو جو شخص علم سے ناواقف تھا اُس نے جب ان کی بات سنی تو اُس نے گمان کیا کہ اصل بات وہی ہے جو وہ بیان کر رہے ہیں، حالانکہ اہلِ علم کے نزدیک اس کا وہ مفہوم نہیں ہے جو اُن لوگوں نے بیان کیا ہے۔

اہلِ علم کا عقیدہ

وَالَّذِي يَذْهَبُ إِلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ: أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سُبْحَانَهُ عَلَى عَرْشِهِ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، قَدْ أَحَاطَ عِلْمُهُ بِجَمِيعِ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاوَاتِ الْعُلَا، وَبِجَمِيعِ مَا فِي سَبْعِ أَرَضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى، يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى، وَيَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ، وَيَعْلَمُ الْخَطْرَةَ وَالْهَمَّةَ، وَيَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ النُّفُوسُ يَسْمَعُ وَيَرَى، وَلَا

اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر موجود ہے اور وہ عرش تمام آسمانوں سے اوپر ہے اور اُس کا علم ہر چیز کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے، اُس نے اپنے علم کے حوالے سے اپنی تمام مخلوق کو گھیرے میں لیا ہوا ہے جس کو اُس نے آسمانوں میں پیدا کیا ہے اور اُس تمام مخلوق کو بھی گھیرے میں لیا ہوا ہے جسے اُس نے سات زمینوں میں پیدا کیا ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہاں اور جو تحت الثریٰ میں ہے اُسے پیدا کیا ہے، وہ رازوں اور پوشیدہ چیزوں کا علم رکھتا ہے، وہ آنکھوں کی خیانت سے واقف ہے اور اُس چیز کو جانتا ہے جو سینوں میں پوشیدہ ہے، وہ خیال اور ارادہ سے واقف

يَعْزُبُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ وَمَا بَيْنَهُنَّ، إِلَّا وَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُهُ بِهِ فَهُوَ عَلَى عَرْشِهِ سُبْحَانَهُ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى تُرْفَعُ إِلَيْهِ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ يَرْفَعُونَهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

ہے' نفس کے اندر جو وسوسہ پیدا ہوتا ہے اُس کے بارے میں جانتا ہے' وہ سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے' آسمانوں اور زمین میں اور اُن کے درمیان میں ایک ذرّہ کے وزن جتنی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے غائب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے ذریعہ ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے لیکن وہ اپنے عرش پر ہے' بندوں کے اعمال اُس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں حالانکہ وہ اُن اعمال کے بارے میں اُن فرشتوں سے زیادہ علم رکھتا ہے جو رات اور دن میں اُن اعمال کو اوپر لے کر جاتے ہیں۔

قرآن کی تفسیر سے متعلق سوال

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَأَيْشٍ مَعْنَى قَوْلِهِ:

{مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ} [المجادلة: 7] الْآيَةَ

الَّتِي بِهَا يَحْتَجُّونَ؟

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہوگا:

''جب بھی تین آدمی سرگوشی میں بات کرتے ہیں تو چوتھا وہ ہوتا ہے' یا پانچ بات کرتے ہیں تو چھٹا وہ ہوتا ہے''۔

یعنی وہ آیت جس کے ذریعہ وہ لوگ استدلال کرتے ہیں۔

قِيلَ لَهُ: عِلْمُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ عَلَى عَرْشِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِهِمْ، وَبِكُلِّ شَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ، كَذَا فَسَّرَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْآيَةُ يَدُلُّ أَوَّلُهَا وَآخِرُهَا عَلَى أَنَّهُ الْعِلْمُ

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اُس کا علم ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے لیکن اُس کا علم اُن سب لوگوں کو محیط ہے اور اپنی مخلوق میں سے ہر چیز کے بارے میں محیط ہے۔ اہلِ علم نے اس کی یہی تفسیر بیان کی ہے اور اس آیت کا ابتدائی اور آخری حصہ بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے ذریعہ مراد' علم ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: كَيْفَ؟ قِيلَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ تو اُس کو جواب یہ دیا جائے گا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے جو کچھ

وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ}

إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

{ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ} [المجادلة: 7]

آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو بھی تین آدمی سرگوشی میں بات کرتے ہیں تو چوتھا وہ ہوتا ہے''۔

اُس کے بعد آیت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُن کو اُس بارے میں بتادے گا جو وہ عمل کرتے تھے' بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں علم رکھنے والا ہے''۔

وَابْتَدَأَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْآيَةَ بِالْعِلْمِ، وَخَتَمَهَا بِالْعِلْمِ، فَعِلْمُهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ خَلْقِهِ، وَهُوَ عَلَى عَرْشِهِ، وَهَذَا قَوْلُ الْمُسْلِمِينَ

تو اللہ تعالیٰ نے آیت کا آغاز بھی علم کے ذریعہ کیا ہے اور اُسے ختم بھی علم کے حوالے سے کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا علم اُس کی پوری مخلوق کو محیط ہے' لیکن اللہ تعالیٰ عرش پر موجود ہے' مسلمانوں کا یہی مسلک ہے۔

❖❖❖❖❖

[illegible]

الشريعة (اردو)

تصنيف

الامام ابو بكر محمد بن الحسين الآجری

المتوفی سنة ۳۶۰ھ

مترجم

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

پروگریسو بکس

اردو بازار لاہور

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری کی شہرہ آفاق کتاب الشریعۃ کی احادیث

پہلی مرتبہ آسان سلیس اردو ترجمہ مع تخریج

الشریعۃ (الآجری)

بدری

تصنیف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجریّ

المتوفی سنۃ ۳۶۰ھ

جلد دوم

مترجم

ابو العلا محمد محی الدین جہانگیر

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ

اُردو بازار ۰ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

الشريعة (الآجري)

سر بدار

جلد دوم

تصنیف

الامام ابو بکر محمد بن الحسین الآجری

المتوفی سنۃ ۳۶۰ھ

مترجم

ابو العلا محمد محی الدین جہانگیر

باراول	....	مارچ 2018
پرنٹرز	....	آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	....	النافع گرافکس
تعداد	....	600/-
ناشر	....	چوہدری غلام رسول ـ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	....	/= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیواردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

عنوانات	صفحہ

کتاب: میزان پر ایمان رکھنا' یہ کہ وہ حق ہے اور اس کے ذریعہ نیکیوں اور گناہوں کا وزن کیا جائے گا

کتاب: اس بات پر ایمان رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ جنت اور جہنم مخلوق ہیں' جنت کی نعمتیں کبھی اہلِ جنت سے ختم نہیں ہوں گی اور جہنم کا عذاب کبھی اہلِ جہنم سے منقطع نہیں ہوگا

❖❖❖❖❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام
علی حبیبہ الکریم و علیٰ الہٖ و اصحابہٖ اجمعین

695- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: نَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ:

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ، وَعِلْمُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، لَا يَخْلُو مِنْ عِلْمِهِ مَكَانٌ

امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے اور اُس کا علم ہر جگہ کے بارے میں ہے، کوئی جگہ بھی اُس کے علم سے خالی نہیں ہے''۔

امام مالک کی وضاحت

696- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ:

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ وَعِلْمُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ لَا يَخْلُو مِنْهُ مَكَانٌ

فَقُلْتُ: مَنْ أَخْبَرَكَ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ سُرَيْجِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: امام مالک فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے اور اُس کا علم ہر جگہ کے بارے میں ہے، کوئی بھی جگہ اُس سے خالی نہیں ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: امام مالک کے حوالے سے یہ روایت آپ کو کس نے بیان کی ہے؟ اُنہوں نے بتایا: میں نے یہ روایت سریج بن نعمان کی زبانی عبداللہ بن نافع سے منقول ہونے کے طور پر سنی ہے۔

697- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا النَّضْرُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خالد بن معدان بیان کرتے ہیں:

الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

میں نے سفیان ثوری سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

{وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ}؟

''تم لوگ جہاں کہیں بھی ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے''۔

قَالَ: عِلْمُهُ

سفیان ثوری نے فرمایا: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔

698- وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: نَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: نَا نُوحُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: نَا بُكَيْرُ بْنُ مَعْرُوفٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ:

امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ ضحاک کا یہ بیان نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ} [المجادلة: 7]

''جب بھی تین آدمی سرگوشی میں بات کریں تو اُن کے ساتھ چوتھا وہ ہوتا ہے''۔

قَالَ: هُوَ عَلَى الْعَرْشِ، وَعِلْمُهُ مَعَهُمْ

ضحاک فرماتے ہیں: وہ عرش پر ہے لیکن اُس کا علم اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَفِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَاتٌ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي السَّمَاءِ عَلَى عَرْشِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایسی آیات موجود ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں اپنے عرش پر ہے اور اُس کا علم اُس کی پوری مخلوق کو گھیرے ہوئے ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ

''کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو جو (پروردگار) آسمان میں ہے کہ وہ تم لوگوں کو زمین میں دھنسا دے یوں کہ وہ

فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ} [الملك: 17]

(زمین) لرزنے لگے یا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ جو ذات آسمان میں ہے وہ تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے تو عنقریب تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟"

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ} [فاطر: 10]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"پاکیزہ کلمات اُسی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور نیک عمل اُس کی طرف اُٹھتا ہے"۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى}

[الاعلی: 1]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اپنے بلند و برتر پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ:

{إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ}

[آل عمران: 55]

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا تھا:

"میں تمہیں وفات دوں گا اور تمہیں اپنی طرف اُٹھالوں گا"۔

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا} [النساء: 157]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اُن لوگوں نے یقینی طور پر اُسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی طرف اُٹھالیا اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا}

[الطلاق: 12]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تاکہ تم لوگ یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے علم کے اعتبار سے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ السُّنَنِ الَّتِي دَلَّتِ الْعُقَلَاءَ. عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَرْشِهِ فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

باب: اُن روایات کا تذکرہ جو عقلمندوں کی راہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سات آسمان کے اوپر موجود اپنے عرش پر ہے اور اُس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے' زمین اور آسمان میں کوئی بھی چیز اُس سے مخفی نہیں ہے

699- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام مالک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَمَّا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ؛ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے بارے میں فیصلہ کر لیا تو اُس نے اپنے پاس موجود کتاب میں یہ لکھا جو عرش کے اوپر ہے' (اس میں یہ لکھا) میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی ہے''۔

700 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَمَّا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا تو اُس نے عرش کے اوپر اپنے پاس موجود ایک تحریر میں یہ طے کیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی ہے''۔

699- رواه البخاري: 7453، ومسلم: 2107، وأحمد 466/2، وابن حبان: 6143، والبيهقي في الأسماء والصفات: 395.

700- انظر السابق.

701- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: نا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ قَالَ: نا شَبَابَةُ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لَمَّا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا تو اُس نے عرش کے اوپر اپنے پاس موجود ایک تحریر میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی ہے''۔

انوارِ الٰہیہ کی عظمت

702- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: نا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبیدہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے چار باتیں بیان کیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ، يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُ بِهِ، يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النَّارُ لَوْ كَشَفَهَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ مَنْ اَدْرَكَ بَصَرُهُ

''اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے' وہ ترازو کے پلڑے کو بلند کرتا ہے اور جھکاتا ہے' رات کا عمل دن ہونے سے پہلے ہی اُس کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے ہی اُس کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے' اُس کا حجاب نور ہے' اگر اُس حجاب کو ہٹا دیا جائے تو اُس کی ذات کے انوار ہر اُس چیز کو جلا دیں جو بصارت کے ذریعہ اُس کو دیکھے''۔

701- انظر السابق۔

702- رواه مسلم: 179، وأحمد 4/395، وابن ماجه: 195، وابن حبان: 266۔

703- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعٍ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، آپ نے چار باتیں بیان کیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، لَوْ كَشَفَهَا لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ شَيْءٍ أَدْرَكَهُ بَصَرُهُ

''اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے، وہ ترازو کو پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے، رات کا عمل دن ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے پیش ہو جاتا ہے، اُس کا حجاب نور ہے، اگر وہ اُس کو ہٹا دے تو اُس کی ذات کے انوار ہر اُس چیز کو جلا دیں جس کی بصارت اُن انوار کو دیکھے''۔

704- أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ،

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی سماعت تمام آوازوں کو گھیرے ہوئے ہے''۔

إِنَّ خَوْلَةَ لَتَشْتَكِي زَوْجَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْفَى عَلَيَّ أَحْيَانًا

خولہ نام کی عورت نے اپنے شوہر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شکایت کی، اُس کی کچھ باتیں ہم تک بھی نہیں

703- انظر السابق.

704- رواه أحمد 46/6، والنسائي: 3460، والحاكم 481/2.

بَعْضُ مَا تَقُولُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ} [المجادلة: 1] الْآيَةَ

پہنچ رہی تھیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

''اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کی بات سن لی جو تمہارے ساتھ اپنے شوہر کے بارے میں بحث کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کر رہی ہے''۔

705- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ: أَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَبَارَكَ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ كُلَّهَا، إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتُنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعُ بَعْضَ كَلَامِهَا وَيَخْفَى عَلَيَّ بَعْضٌ، إِذْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا} [المجادلة: 1]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جس کی سماعت تمام آوازوں کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے' ایک عورت سرگوشی میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات کر رہی تھی' اُس کے کلام کا کچھ حصہ مجھے سنائی دے رہا تھا اور کچھ حصہ سمجھ نہیں آ رہا تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

''اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کی بات سن لی جو تمہارے ساتھ اپنے شوہر کے بارے میں بات کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کر رہی ہے''۔

قَالَ يَحْيَى: كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ

یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: اعمش نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

706- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ

احنف بن قیس نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھلے میدان میں بیٹھا ہوا تھا' اُن میں نبی اکرم ﷺ بھی تشریف فرما تھے' وہاں

705- انظر السابق۔

706- رواہ أبو داؤد: 4723، والترمذی: 2317، وابن ماجه: 193، وخرجه الألبانی فی الضعیفة: 1247۔

بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا بِالْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ لَهُمْ: هَلْ تَدْرُونَ مَا اسْمُ هَذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، اسْمُ هَذِهِ: السَّحَابُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالْمُزْنُ، قَالُوا: وَالْمُزْنُ قَالَ: وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا إِحْدَى، وَإِمَّا اثْنَتَانِ، وَإِمَّا ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً إِلَى السَّمَاءِ، وَالسَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ، حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ: فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ، مَا بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ ذَلِكَ

707- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ قَالَ: أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ

سے ایک بادل گزرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھ کر لوگوں سے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اس کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کا نام ''سحاب'' (یعنی بادل) ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اور ایک نام ''مزن'' ہے! لوگوں نے عرض کیا: ایک نام مزن بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور ایک نام عنانیہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان اکہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تہتر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے جو آسمان تک ہے' پھر اُس کے اوپر ایک اور آسمان ہے (اور دونوں آسمانوں کے درمیان بھی اتنا فاصلہ ہے) یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آسمان شمار کروائے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس کے اوپر اور نیچے والے حصہ کے درمیان اُتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان ہے' پھر اُس کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے (کی شکل کے فرشتے) ہیں جن کے پاؤں اور گھٹنوں کے درمیان اُتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے' پھر ان سب سے اوپر اللہ تعالیٰ ہے''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

احنف بن قیس نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

707- انظر السابق۔

حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيْرَةَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا بِالْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ اِلَيْهَا.

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم کچھ لوگ بطحاء (میدان) میں بیٹھے ہوئے تھے' اُن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھا' ایک بادل گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھا.... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

708- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَنَا اَبِي قَالَ: نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيْرَةَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّتْ سَحَابَةٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ قُلْنَا: السَّحَابُ قَالَ: اَوِ الْمُزْنُ؟ قُلْنَا: اَوِ الْمُزْنُ قَالَ: اَوِ الْعَنَانُ؟ قُلْنَا: اَوِ الْعَنَانُ قَالَ: فَهَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: اِحْدَى وَسَبْعُونَ، اَوِ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ، اَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ، وَالَّتِي فَوْقَهَا مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ عَلَى نَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ الْبَحْرُ، اَسْفَلُهُ مِنْ اَعْلَاهُ، مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ

احنف بن قیس نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے بادل گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ سحاب ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا مزن ہے! ہم نے عرض کی: یا مزن ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا عنان ہے! ہم نے عرض کی: یا عنان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اکہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تہتر سال کا فاصلہ ہے' پھر جو اُس کے اوپر آسمان ہے اُن (دونوں آسمانوں) کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے یہاں تک کہ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آسمان گنوائے' پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس کے اوپر اور نیچے والے حصہ کا فاصلہ اتنا ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے' پھر اُن کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے (کی شکل کے فرشتے) ہیں جن کے پاؤں اور گھٹنوں کے درمیان اُتنا فاصلہ ہے جتنا

708- انظر السابق۔

فَوْقَهُ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ، وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ الْعَرْشُ فَوْقَ ذَلِكَ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ الْعَرْشِ

ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے' پھر اُس کے اوپر عرش ہے اور اللہ تعالیٰ اُس عرش کے بھی اوپر ہے۔

709- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَوَى عَلَى عَرْشِهِ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا، فَكَانَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ الْقَلَمُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَكْتُبَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَإِنَّمَا يَجْرِي النَّاسُ فِي أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش پر استویٰ کیا' یہ اُس کے کسی بھی چیز کو پیدا کرنے سے پہلے کی بات ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُسے یہ حکم دیا کہ قیامت تک جو کچھ بھی ہوگا وہ اُسے نوٹ کر لے' تو لوگوں کا معاملہ ایک ایسی چیز کے حوالے سے جاری ہوا جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے (یعنی جو کچھ تقدیر میں طے ہو چکا ہے)۔

710- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: نا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جُهِدَتِ الْأَنْعَامُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! جانور پریشانی کا شکار ہو چکے ہیں' بال بچے بھوکے ہیں' زمینیں ہلاک ہو رہی ہیں' جانور ہلاک ہو رہے ہیں' آپ ہمارے لیے بارش کے نزول کی دعا کیجئے کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ سے سفارش

709- سبق تخریجه برقم:193.

710- رواه أبو داؤد:4726، وابن أبي عاصم في السنة:575، وضعفه الألباني في تخريج أحاديث السنة.

وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ، فَاسْتَسْقِ لَنَا، فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَنَسْتَشْفِعُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَدْرِي مَا تَقُولُ ؟ وَسَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، وَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَفَوْقَ سَمَاوَاتِهِ، وَهُوَ عَلَى عَرْشِهِ، وَإِنَّهُ لَهَكَذَا مِثْلُ الْقُبَّةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ

کروانا چاہتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ کے نام کی سفارش پیش کرتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا شروع کیا' آپ مسلسل سبحان اللہ کہتے رہے یہاں تک کہ اس کے آثار آپ کے ساتھیوں کے چہرے پر محسوس ہونے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کسی کے سامنے اللہ تعالیٰ کو شفاعت کیلئے پیش نہیں کیا جا سکتا' اللہ کی شان اس سے بلند و برتر ہے' تمہارا ستیاناس ہو! اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں کے اوپر ہے اور وہ عرش سے بھی اوپر ہے اور وہ عرش ایک قبہ کی مانند ہے جو یوں چرچراتا ہے جس طرح سوار کی وجہ سے پالان چرچراتا ہے۔

وحی کے نزول کی عظمت

711- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ قَالَ: نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَكَرِيَّا، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْوَحْيِ: أَخَذَتِ السَّمَاءَ مِنْهُ رِعْدَةٌ أَوْ قَالَ رَجْفَةٌ

''جب اللہ تعالیٰ وحی کا کلام کرتا ہے تو آسمان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے (راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) شدید کپکپی

711- رواه ابن أبي عاصم في السنة 5/5، والبيهقي في الصفات 326/1، وضعفه الألباني في تخريج أحاديث السنة.

شَدِيدَةٌ، خَوْفًا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ صُعِقُوا وَخَرُّوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سُجَّدًا، فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيُكَلِّمُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَا أَرَادَ مِنْ وَحْيِهِ، فَيَمْضِي بِهِ جِبْرِيلُ عَلَى مَلَائِكَتِهِ سَمَاءً سَمَاءً، كُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ سَأَلَهُ مَلَائِكَتُهَا: مَاذَا قَالَ رَبُّنَا يَا جِبْرِيلُ؟ فَيَقُولُ: قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ. فَيَمْضِي جِبْرِيلُ الْوَحْيَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

طاری ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ہوتی ہے' جب آسمان والے اُس وحی کو سنتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کی حالت میں گر جاتے ہیں' پھر سب سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام سر اُٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ وہ کلام کرتا ہے جس کو وحی کرنے کا اُس نے ارادہ کیا ہوتا ہے' پھر حضرت جبریل اُسے لے کر ایک ایک آسمان کے فرشتوں کے پاس آتے ہیں' وہ جب بھی کسی آسمان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہاں کے فرشتے اُن سے سوال کرتے ہیں کہ اے جبریل! تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں: اُس نے حق ارشاد فرمایا ہے اور وہ بلند و برتر ہے اور کبریائی والا ہے۔ پھر حضرت جبریل اُس وحی کو لے کر وہاں جاتے ہیں جہاں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حکم دیا ہوتا ہے خواہ وہ (وحی) آسمان کے بارے میں ہو یا زمین کے بارے میں ہے۔

712- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا قَالَ: فَيُصْعَقُونَ، فَلَا يَزَالُونَ

''جب اللہ تعالیٰ وحی کے بارے میں کلام کرتا ہے تو اہلِ آسمان کو یوں آواز محسوس ہوتی ہے جیسے گھنٹی ہے' جس طرح کسی زنجیر کو کسی پتھر پر مارا جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ فرشتے اس سے

712- رواہ أبو داؤد: 4738، وخرجه الألبانی فی صحیح أبی داؤد.

كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا جَاءَهُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ: فَيَقُولُونَ: يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالَ: الْحَقَّ، فَيُنَادُونَ: الْحَقَّ، الْحَقَّ

بیہوش ہو جاتے ہیں اور مسلسل اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام اُن کے پاس آتے ہیں' جب حضرت جبریل اُن کے پاس آتے ہیں تو اُن کے دلوں سے خوف کم ہوتا ہے' وہ کہتے ہیں: اے جبریل! تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں: حق (فرمایا ہے)' تو فرشتے بھی کہتے ہیں: حق! حق۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَهَذِهِ السُّنَنُ قَدِ اتَّفَقَتْ مَعَانِيهَا وَيُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَكُلُّهَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَرْشِهِ، فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ، وَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، وَإِنَّهُ سَمِيعٌ، بَصِيرٌ، عَلِيمٌ، خَبِيرٌ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ وہ روایات ہیں جن کا مفہوم متفق ہے' یہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اور یہ سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے جو تمام آسمانوں کے اوپر ہے اور اُس نے اپنے علم کے اعتبار سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے' وہ دیکھنے والا ہے' سننے والا ہے' علم رکھنے والا ہے' خبر رکھنے والا ہے۔

وَقَدْ قَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى}

[الاعلی: 1]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے بلند و برتر پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو''۔

وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ دُعَاءَهُ يَقُولُ:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ

نبی اکرم ﷺ جب دعا کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''میں بلند و برتر اور بہت زیادہ عطا کرنے والے اپنے پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں''۔

وَكَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ إِذَا قَرَءُوا {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى} [الاعلی: 1] قَالُوا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، مِنْهُمْ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

صحابہ کرام کی ایک جماعت کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب وہ لوگ سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: ''ہمارا بلند و برتر پروردگار ہر عیب سے پاک ہے''۔ ان صحابہ کرام میں حضرت علی بن ابو طالب' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

[illegible] النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] يَقُولُوا فِي السُّجُودِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ [illegible] ثَلَاثًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ وہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھا کریں (یعنی پاک ہے میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے)۔

وَهٰذَا كُلُّهُ مِمَّا يُقَوِّي مَا قُلْنَا: اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ الْعَلِيَّ الْاَعْلَى: عَلَى عَرْشِهِ، فَوْقَ السَّمَاوَاتِ الْعُلَا، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، خِلَافَ مَا قَالَتْهُ الْحُلُولِيَّةُ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ مَذْهَبِهِمْ

تو یہ تمام روایات اُس بات کی تقویت دیتی ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے وہ اپنے عرش پر ہے جو تمام آسمانوں کے اوپر ہے اور اُس کا علم ہر چیز کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے' یہ اُس چیز کے خلاف ہے جو حلولیہ فرقہ کے لوگوں نے بیان کی ہے' ہم اُن کے بُرے مسلک سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

713- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ: نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: نَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ اَبُو حَفْصٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ دُعَاءَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کے آغاز میں یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا:

اِلَّا بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ

''میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو بلند و برتر ہے اور بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے''۔

وَلَهُ طُرُقٌ

اس روایت کے کئی طرق ہیں۔

714- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو میں نے سنا کہ اُنہوں نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تو یہ کہا:

713- رواہ أحمد 54/4، والحاکم 498/1.

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأَ {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى} [الاعلى: 1]

فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

"ہر عیب سے پاک ہے میرا پروردگار، جو اعلیٰ (بلند و برتر) ہے"۔

715- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: نَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى} [الاعلى: 1] فَيَقُولُ:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تو یہ کہتے تھے:

"میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو اعلیٰ (بلند و برتر) ہے"۔

716- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا عَمِّي قَالَ: نَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: نَا زُهَيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَجَدَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طلحہ بن یزید نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ سجدہ میں گئے تو یہ پڑھا: سبحان ربی الاعلیٰ (میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو بلند و برتر ہے)۔

717- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ قَرَأَ {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى} [الاعلى: 1] فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تو یہ کہا:

716- رواه أحمد 400/5، وصححه الألباني في الارواء 335/1.

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

”میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو بلند و برتر ہے“۔

718- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ الْغَافِقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي إِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ایاس بن عامر بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

{فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ}

[الواقعة: 74]

”تو تم اپنے پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو جو عظمت والا ہے“۔

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ:

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات اپنے رکوع میں شامل کر لو۔ جب یہ آیت نازل ہوئی:

{سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى}

[الاعلی: 1]

”تم اپنے بلند و برتر پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو“۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اپنے سجود میں شامل کر لو“۔

719- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا دَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

718- رواہ أحمد 55/4، وأبو داؤد: 869، وابن ماجه: 887، وأبو يعلى: 1738، والحاكم 225/1، والطيالسي: 1000، وابن حبان: 1898۔

719- رواہ أبو داؤد: 886، والترمذي: 261، وابن ماجه: 890، وخرجه الألباني في ضعيف ابن ماجه: 187، والبيهقي 86/2۔

إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا. فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، ثَلَاثًا. فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ. فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ

"جب کوئی شخص رکوع کرے تو وہ رکوع میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم پڑھے' جب وہ ایسا کر لے گا تو اُس کا رکوع مکمل ہو جائے گا اور یہ اُس کی کم از کم مقدار ہے اور جب وہ سجدہ میں جائے تو سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے' جب وہ اسے پڑھ لے گا تو اُس کا سجدہ مکمل ہو جائے گا اور یہ اُس کی کم از کم مقدار ہے"۔

حلولیہ کا ایک استدلال اور اُس کا جواب

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَمِمَّا يَحْتَجُّ بِهِ الْحُلُولِيَّةُ مِمَّا يُلَبِّسُونَ بِهِ عَلَى مَنْ لَا عِلْمَ مَعَهُ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ} [الحديد: 3]

(امام آجری فرماتے ہیں:) حلولیہ فرقہ کے لوگ اس چیز سے استدلال کرتے ہیں اور ناواقف مسلمانوں کو اس غلط فہمی کا شکار کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"وہ سب سے پہلے ہے اور سب سے بعد میں ہے اور وہ ظاہر ہے اور باطن ہے"۔

وَقَدْ فَسَّرَ أَهْلُ الْعِلْمِ هَذِهِ الْآيَةَ: هُوَ الْأَوَّلُ: قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ حَيَاةٍ وَمَوْتٍ، وَالْآخِرُ: بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ، بَعْدَ الْخَلْقِ، وَهُوَ الظَّاهِرُ: فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ يَعْنِي مَا فِي السَّمَاوَاتِ، وَهُوَ الْبَاطِنُ: دُونَ كُلِّ شَيْءٍ يَعْلَمُ مَا تَحْتَ الْأَرَضِينَ. وَدَلَّ عَلَى هَذَا آخِرُ الْآيَةِ

اہلِ علم نے اس آیت کی یہ تفسیر بیان کی ہے کہ اُس کا سب سے پہلے ہونا یہ ہے کہ حیات اور موت کے حوالے سے وہ ہر چیز سے پہلے ہے اور سب سے بعد میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ساری مخلوق کے بعد ہے وہ ہر چیز کے بعد ہے' اُس کے ظاہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر چیز کے اوپر ہے' یعنی جو کچھ بھی آسمانوں' میں ہے' اور باطن ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر چیز کے نیچے ہے' اُس کے بارے میں جانتا ہے' یعنی وہ تمام زمینوں کے نیچے جو کچھ بھی ہے اُس کے بارے میں بھی جانتا ہے۔ اور اس مفہوم پر آیت کا آخری حصہ دلالت کرتا ہے:

{وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ} [الحديد: 3]

"اور وہ ہر چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے"۔

كَذَا فَسَّرَهُ مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ وَمُقَاتِلُ

مقاتل بن حیان اور مقاتل بن سلیمان نے اس کی یہی تفسیر

بْنُ سُلَيْمَانَ وَيُثْبِتُ ذَلِكَ السُّنَّةُ

بیان کی ہے اور سنت بھی یہی مفہوم واضح کرتی ہے۔

720- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: نا جَرِيرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ

''اے اللہ! تُو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں تھا' تُو سب سے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں ہوگا' تُو ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں ہے' تُو باطن ہے تیرے سے نیچے کچھ نہیں ہے''۔

حلولیہ کا ایک اور استدلال' اور اُس کا جواب

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَمِمَّا يُلَبِّسُونَ بِهِ عَلَى مَنْ لَا عِلْمَ مَعَهُ احْتَجُّوا بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ}

وَبِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌ} [الزخرف: 84]

وَهَذَا كُلُّهُ إِنَّمَا يَطْلُبُونَ بِهِ الْفِتْنَةَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

{فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس فرقہ کے لوگ لاعلم لوگوں کو جس حوالے سے غلط فہمی کا شکار کرتے ہیں اُن میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کرتے ہیں:

''وہی اللہ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے''۔

اور وہ اس آیت سے بھی استدلال کرتے ہیں:

''وہی وہ ذات ہے جو آسمان میں معبود ہے اور جو زمین میں معبود ہے''۔

ان سب کے ذریعہ وہ لوگ آزمائش کا ارادہ کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ اس میں سے متشابہ کی پیروی کرتے ہیں تاکہ وہ فتنہ

720- رواه النسائي 5/106، رواه مسلم: 2713، وأبو داؤد: 5051، والترمذي: 3397، وابن ماجه: 2873.

الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ} [آل عمران: 7]

تلاش کریں اور اس کی تاویل تلاش کریں' حالانکہ اس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے"۔

وَعِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْحَقِّ

اہلِ حق سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہ ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ}

"وہی اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور پوشیدہ اور ظاہری چیزوں کے بارے میں علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم کماتے ہو اُس کے بارے میں جانتا ہے"۔

فَهُوَ كَمَا قَالَ اَهْلُ الْعِلْمِ: مِمَّا جَاءَتْ بِهِ السُّنَنُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَرْشِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ خَلْقِهِ، {يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ} [البقرة: 77]. {يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ} [الانبياء: 110]

تو اس کا وہی مفہوم ہے جو اہلِ علم نے بیان کیا ہے جس بارے میں احادیث بھی منقول ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور اُس کا علم اُس کی پوری مخلوق کو محیط ہے' لوگ جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں وہ اُن کے بارے میں علم رکھتا ہے' وہ بلند آواز میں کہی ہوئی بات کو بھی جانتا ہے اور جو چیز وہ چھپاتے ہیں اُس کو بھی جانتا ہے۔

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

{وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ اِلٰهٌ وَفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ} [الزخرف: 84]

"وہی وہ ذات ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں معبود ہے"۔

فَمَعْنَاهُ: اَنَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ اِلٰهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ، وَاِلٰهُ مَنْ فِي الْاَرْضِ، اِلٰهٌ يُعْبَدُ فِي السَّمَاوَاتِ، وَاِلٰهٌ يُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ، هٰكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ

تو اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کا بھی معبود ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور اُن کا بھی معبود ہے جو زمین میں ہے اور وہ ایک ایسا معبود ہے جس کی آسمانوں میں عبادت کی جاتی ہے اور ایسا معبود ہے جس کی زمین میں عبادت کی جاتی ہے' علماء نے اس کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔

721- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: نَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بنِ شَقِيقٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

خارجہ بن مصعب نے سعید کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

{وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌ} [الزخرف: 84]

''وہی وہ ذات ہے جو آسمان میں معبود ہے اور جو زمین میں معبود ہے''۔

قَالَ: هُوَ إِلَهٌ يُعْبَدُ فِي السَّمَاءِ، وَإِلَهٌ يُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ

قتادہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک ایسا معبود ہے جس کی آسمان میں عبادت کی جاتی ہے اور ایک ایسا معبود ہے جس کی زمین میں عبادت کی جاتی ہے۔

اس بحث سے متعلق اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فِيمَا ذَكَرْتُهُ وَبَيَّنْتُهُ مُقْنِعٌ لِأَهْلِ الْحَقِّ إِشْفَاقًا عَلَيْهِمْ، لِئَلَّا يُدَاخِلَ قُلُوبَهُمْ مِنْ تَلْبِيسِ أَهْلِ الْبَاطِلِ مِمَّنْ يَمِيلُ بِقَبِيحِ مَذْهَبِهِ السُّوءِ إِلَى اسْتِمَاعِ الْغِنَاءِ مِنَ الْغِلْمَانِ الْمُرْدِ يَتَلَذَّذُ بِالنَّظَرِ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُحِبُّ الِاسْتِمَاعَ مِنَ الرَّجُلِ الْكَبِيرِ، وَيَرْقُصُ وَيَزْفِنُ، قَدْ ظَفَرَ بِهِ الشَّيْطَانُ فَهُوَ يَلْعَبُ بِهِ مُخَالِفًا لِلْحَقِّ، لَا يَرْجِعُ فِي فِعْلِهِ إِلَى كِتَابٍ وَلَا إِلَى سُنَّةٍ، وَلَا إِلَى قَوْلِ الصَّحَابَةِ، وَلَا مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَلَا قَوْلِ إِمَامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَمَا يُخْفُونَ مِنَ الْبَلَاءِ مِمَّا لَا يَحْسُنُ ذِكْرُهُ أَقْبَحُ، وَيَدَّعُونَ أَنَّ هَذَا دِينٌ يَدِينُونَ بِهِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اور جو کچھ بیان کیا ہے اُس میں اہلِ حق کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے اور وہ اُن لوگوں کے حوالے سے اندیشہ کی وجہ سے نقل کیا ہے تاکہ اہلِ باطل اُن کے دلوں میں غلط فہمی داخل نہ کردیں جس کے نتیجہ میں وہ لوگ اُن کے بُرے مسلک کی طرف مائل ہوجائیں اور پھر اُس کے نتیجہ میں وہ کمسن بچوں کے گانے سنیں' اُن بچوں کو دیکھ کر لذت حاصل کریں حالانکہ وہ لوگ بڑے شخص سے گانا سننے کو پسند نہیں کرتے' وہ رقص کرتے ہیں تو شیطان اس طرح اُن پر فتح حاصل کر لیتا ہے اور وہ اُن کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے جو حق کے برخلاف ہوتا ہے' وہ اپنے فعل میں نہ کتاب کی طرف رجوع کرتے ہیں نہ سنت کی طرف' نہ صحابہ کرام کے قول کی طرف' نہ اُن کی پیروی کرنے والے افراد کی طرف' نہ مسلمانوں کے آئمہ میں سے کسی امام کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ وہ ایسی آزمائشوں کو پوشیدہ رکھتے ہیں جن کا ذکر اچھا نہیں ہے اور وہ اُس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں کہ یہ ایک ایسا دین

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَبِيحِ مَا هُمْ عَلَيْهِ، وَنَسْأَلُهُ التَّوْفِيقَ إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ

ہے جس کو اُنہوں نے اختیار کیا ہے' تو وہ لوگ جن بُرے طریقوں پر کاربند ہیں ہم اُن کی قباحت سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کی اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہیں' بے شک وہ سننے والا ہے اور قریب ہے۔

722- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: وَذَكَرَ الْجَهْمِيَّةَ فَقَالَ: هُمْ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ زَنَادِقَةٌ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن صباح بزار بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون نے جہمیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' یہ لوگ زندیق ہیں' ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالتَّصْدِيقِ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

کتاب: اس بات پر ایمان رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُودُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں لائق حمد ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر' جو نبی ہیں اور اُن کی آل پر درود وسلام نازل کرے!

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ مَنِ ادَّعَى اَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ زَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى فَقَدْ كَفَرَ. يُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَ وَاِلَّا قُتِلَ

اما بعد! جو شخص اس بات کا دعویٰ کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے اور پھر وہ یہ گمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام نہیں کیا تو ایسا شخص کافر ہوتا ہے' اُس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: لِمَ؟ قِيلَ: لِاَنَّهُ رَدَّ الْقُرْآنَ وَجَحَدَهُ، وَرَدَّ السُّنَّةَ، وَخَالَفَ جَمِيعَ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَزَاغَ عَنِ الْحَقِّ، وَكَانَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اگر کوئی قائل یہ کہے کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: کیونکہ اُس شخص نے قرآن کو مسترد کیا ہے اور اُس کا انکار کیا ہے اور سنت کو مسترد کیا ہے اور وہ مسلمانوں کے تمام علماء کے برخلاف گیا ہے اور حق کے راستہ سے بھٹک گیا ہے اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہو گیا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

{وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 115]

''اور جس شخص کے سامنے ہدایت واضح ہو چکی ہے' اس کے بعد جو رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے علاوہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جدھر اس نے خود رُخ کیا ہے اور ہم اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے''۔

وَاَمَّا الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْقُرْآنِ: فَاِنَّ

جہاں تک ان لوگوں کے خلاف قرآن کی حجت کا تعلق ہے تو وہ

اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ قَالَ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ:
{وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَى تَكْلِيمًا}
[النساء: 164]

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا ہے:
''اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ (کسی واسطے کے بغیر) کلام کیا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَعْرَافِ:
{وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ}
[الاعراف: 143]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں ارشاد فرمایا ہے:
''اور جب موسیٰ ہمارے (مقرر کردہ) وقت پر آیا اور اس کے پروردگار نے اس کے ساتھ کلام کیا' تو اس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو مجھے (اپنا جلوہ) دکھا تاکہ میں تجھے دیکھ لوں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:
{إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي} [الاعراف: 144]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک میں نے تمام لوگوں میں سے تمہیں اپنی رسالت اور کلام کے حوالے سے منتخب کیا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ طه:
{فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى، وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي} إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ میں ارشاد فرمایا ہے:
''جب وہ اس (آگ) کے پاس آیا تو پکار کر کہا گیا: اے موسیٰ! بے شک میں تمہارا پروردگار ہوں' تو تم اپنے جوتے اتار دو! تم طویٰ کی مقدس وادی میں ہو' میں نے تمہیں منتخب کیا ہے' تو جو وحی کی جا رہی ہے اسے پوری توجہ سے سنو! بے شک میں ہی اللہ ہوں' میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو تم میری عبادت کرو اور میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النَّمْلِ:
{فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَا مُوسَى إِنَّهُ أَنَا اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [النمل: 9]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النمل میں ارشاد فرمایا ہے:
''پھر جب وہ اس (آگ) کے پاس آیا تو پکار کر کہا گیا جو آگ میں ہے اور جو اس کے اردگرد ہے' اس میں برکت رکھی گئی ہے اور اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْقَصَصِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القصص میں ارشاد فرمایا ہے:

{فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ}

''جب وہ وہاں آیا تو وادی کے دائیں کنارے میں، بابرکت مقام میں موجود ایک درخت سے پکار کر کہا گیا: اے موسیٰ! بے شک میں ہی اللہ ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ وَالنَّازِعَاتِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النازعات میں ارشاد فرمایا ہے:

{هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى}

''کیا تمہارے پاس موسیٰ کی خبر پہنچی ہے؟ جب طویٰ کی مقدس وادی میں اس کے پروردگار نے اس کو پکار کر (اس کو ساتھ کلام کیا)''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى فَقَدْ رَدَّ نَصَّ الْقُرْآنِ وَكَفَرَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا تو وہ قرآن کی نص کو مسترد کرتا ہے اور عظیم اللہ کا انکار کرتا ہے۔

فَإِنْ قَالَ مِنْهُمْ قَائِلٌ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ كَلَامًا فِي الشَّجَرَةِ، فَكَلَّمَ بِهِ مُوسَى قِيلَ لَهُ: هَذَا هُوَ الْكُفْرُ، لِأَنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ الْكَلَامَ مَخْلُوقٌ، تَعَالَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذَلِكَ وَيَزْعُمُ أَنَّ مَخْلُوقًا يَدَّعِي الرُّبُوبِيَّةَ، وَهَذَا مِنْ أَقْبَحِ الْقَوْلِ وَأَسْمَجِهِ

اگر اُن لوگوں میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے درخت میں کلام کو پیدا کیا تھا اور پھر اُس کے ذریعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا' تو اُس سے کہا جائے گا: یہ بھی کفر ہے' کیونکہ ایسا شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کے طور پر سامنے آیا ہے اور ایسا شخص یہ گمان کرتا ہے کہ کوئی مخلوق' رب ہونے کا دعویٰ کر سکتی ہے اور یہ زیادہ قبیح اور نامناسب قول ہے۔

وَقِيلَ لَهُ: يَا مُلْحِدُ، هَلْ يَجُوزُ لِغَيْرِ اللَّهِ أَنْ يَقُولَ: إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ؟ نَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ يَكُونَ قَائِلٌ هَذَا مُسْلِمًا، هَكَذَا كَافِرٌ يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ وَرَجَعَ عَنْ مَذْهَبِهِ السُّوءِ وَإِلَّا قَتَلَهُ الْإِمَامُ، فَإِنْ لَمْ يَقْتُلْهُ الْإِمَامُ وَلَمْ يَسْتَتِبْهُ وَعَلِمَ مِنْهُ أَنَّ هَذَا

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اے ملحد! کیا غیر اللہ کیلئے یہ کہنا جائز ہے کہ میں اللہ ہوں؟ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ کوئی مسلمان اس بات کا قائل ہو' ایسا شخص تو کافر ہوگا جس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لے اور اپنے بُرے مسلک سے توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ حاکم وقت اُسے قتل کروا دے گا' اور اگر حاکم وقت اُسے قتل نہیں کرواتا ہے اور اُس سے توبہ بھی نہیں کرواتا' اور اُس

مَذْهَبُهُ هُجِرَ وَلَمْ يُكَلَّمْ، وَلَمْ يُسَلَّمْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُصَلَّ خَلْفَهُ، وَلَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُ، وَلَمْ يُزَوِّجْهُ الْمُسْلِمُ كَرِيمَتَهُ

کے بارے میں یہ پتا ہوتا ہے کہ یہ شخص یہ مسلک رکھتا ہے تو اُس سے لاتعلقی اختیار کی جائے گی اُس سے کلام نہیں کیا جائے گا' اُسے سلام نہیں کیا جائے گا' اُس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جائے گی' اُس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی' کوئی مسلمان اپنی کسی عزیزہ کے ساتھ اُس کی شادی نہیں کرے گا۔

723- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: نا أَبُو طَالِبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَمَّنْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى؟ فَقَالَ: يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ.

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ بِعَيْنِهَا يَقُولُ: مَنْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى، فَهُوَ كَافِرٌ يُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ

فضل بن زیاد نے ابوطالب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اس بات کا قائل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا۔ تو امام احمد نے فرمایا: ایسے شخص سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو اس مسئلہ کے بارے میں بعینہٖ یہی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا' تو وہ شخص کافر ہوگا' اُس سے توبہ کروائی جائے گی (اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے) ورنہ اُس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

724- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: مَنْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى فَيُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ

اسحاق بن منصور کوسج بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے یہ بات کی ہے: عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا' اُس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اُسے قتل کروا دیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَأَمَّا السُّنَنُ الَّتِي جَاءَتْ بِبَيَانِ مَا دَلَّ بِهِ الْقُرْآنُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا رَسُولٌ مِنْ خَلْقِهِ، تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يَقُولُ الْمُلْحِدُ الَّذِي قَدْ لَعِبَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک اُن احادیث کا تعلق ہے جو اُس چیز کو بیان کرنے کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا اور اُس وقت اُن دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی پیغام رساں نہیں تھا' تو اللہ تعالیٰ اس چیز سے بلند و برتر ہے' جو ملحد شخص اُس کے بارے میں بیان کرتا ہے جس کے ساتھ شیطان کھلواڑ کرتا ہے۔

725- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَقْرٍ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ح

ابوعباس عبداللہ بن صقر سکری نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن وہب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (وہ روایت آگے آ رہی ہے)۔

726- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَأَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَرَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ مِنْ

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو ہمیں حضرت آدم دکھا جنہوں نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حضرت آدم دکھا دیئے' حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی ہمارے جدامجد حضرت آدم ہیں؟ حضرت آدم نے کہا: جی ہاں! حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ

رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، وَأَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى قَالَ: أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ أَنْتَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا وَجَدْتَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ قَدْ سَبَقَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

نے اپنی روح کو پھونکا تھا اور آپ کو تمام اسماء کا علم عطا کیا تھا اور اُس نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا تھا۔ حضرت آدم نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت موسیٰ نے کہا: پھر آپ کو کس چیز نے اس بات کی ترغیب دی کہ آپ ہمیں اور خود کو جنت سے نکلوا دیں؟ حضرت آدم نے اُن سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں موسیٰ ہوں۔ حضرت آدم نے دریافت کیا: آپ وہ نبی ہیں جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے آپ ہی وہ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور آپ کے رب نے اپنے اور آپ کے درمیان مخلوق میں سے کسی کو قاصد نہیں بنایا تھا؟ حضرت موسیٰ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت آدم نے دریافت کیا: پھر آپ نے اللہ کی کتاب میں یہ بات نہیں پائی کہ یہ سب کچھ میری تخلیق سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں طے ہو چکا تھا۔ حضرت موسیٰ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت آدم نے کہا: پھر آپ کسی ایسی چیز کے حوالے سے مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ہی تقدیر میں طے کر دیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

727- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَ: أَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

727- سبق تخريجه برقم:392.

حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَفَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ، فَأَخْرَجْتَ وَلَدَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي بَعَثَكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَّمَكَ، وَآتَاكَ التَّوْرَاةَ، وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا؟ أَنَا أَقْدَمُ أَمِ الذِّكْرُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح کو پھونکا اور آپ کو اپنے فرشتوں سے سجدہ کروایا' آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا' آپ کے ساتھ یہ کیا اور وہ کیا' اور آپ نے اپنی اولاد کو جنت سے باہر نکلوا دیا۔ تو حضرت آدم نے فرمایا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت عطا کی' آپ کے ساتھ کلام کیا' آپ کو تورات دی' آپ کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کی' میں پہلے (پیدا ہوا) ہوں یا ذکر (لوحِ محفوظ) پہلے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

728- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ أَبُونَا أَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ وَأَشْقَيْتَنَا قَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ يَعْنِي التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہمارے جدِ امجد ہیں' آپ نے ہمیں رسوائی کا شکار کیا اور ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم نے اُن سے کہا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ

728- سبق تخریجہ برقم:394۔

أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

نے اپنے کلام کیلئے منتخب کیا تھا اور اپنے دستِ قدرت سے آپ کیلئے تورات تحریر کی تھی اور آپ نے تورات پڑھی ہے تو کیا آپ نے اُس میں یہ بات نہیں پائی کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا فیصلہ مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے کر لیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

729- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، ثُمَّ أَخْرَجَكَ مِنْهَا؟ قَالَ آدَمُ لِمُوسَى: أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا وَكَلَّمَكَ تَكْلِيمًا وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہو گئی' حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت کے ذریعہ پیدا کیا' آپ میں اپنی روح کو پھونکا' آپ کو جنت میں ٹھہرایا' اُس نے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا اور پھر اُس نے آپ کو وہاں سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ سے کہا: آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کیلئے منتخب کیا اور آپ کے ساتھ سرگوشی میں کلام کیا' اللہ تعالیٰ نے آپ پر تورات نازل کی۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

کس نبی کو کس حوالے سے منتخب کیا گیا؟

730- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْخُلَّةِ، وَاصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكَلَامِ، وَاصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّؤْيَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل ہونے کے طور پر، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم ہونے کے طور پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دیدار کے حوالے سے منتخب کیا۔

731- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى إِبْرَاهِيمَ بِالْخُلَّةِ، وَاصْطَفَى مُوسَى بِالْكَلَامِ، وَاصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّؤْيَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوستی کیلئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کیلئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار کیلئے منتخب کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت کا بیان

732- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

730- رواه ابن خزيمة: 272، وأحمد وابن أبي عاصم في السنة وصححه الألباني.

731- انظر السابق۔

732- رواه الترمذي: 1734، والحاكم 379/2، وابن الجوزي في الموضوعات 192/1۔

مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَوْمَ كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ وَكُمَّةُ صُوفٍ، وَكِسَاءُ صُوفٍ، وَعَصَى رَاعٍ، وَنَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ غَيْرِ ذَكِيٍّ

"جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا' اُس دن حضرت موسیٰ نے اُون کا بنا ہوا جبہ پہنا ہوا تھا' اُون کی پوستین پہنی ہوئی تھی' اُون کی چادر لی ہوئی تھی اور چرواہے کا عصا تھا' اُن کے جوتے ایسے گدھے کے چمڑے کے تھے جسے ذبح نہیں کیا گیا تھا (یا جس کی دباغت نہیں کی گئی تھی)"۔

ہزاروں زبانوں کی قوت

733 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عِيسَى الرَّقَاشِيِّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الطُّورِ كَلَّمَهُ بِغَيْرِ الْكَلَامِ الَّذِي كَلَّمَهُ بِهِ يَوْمَ نَادَاهُ؟ فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا رَبِّ هَذَا كَلَامُكَ الَّذِي كَلَّمْتَنِي بِهِ قَالَ يَا مُوسَى إِنَّمَا كَلَّمْتُكَ بِقُوَّةِ عَشَرَةِ آلَافِ لِسَانٍ، وَلِي

"جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا' یعنی کوہِ طور سے اُن کے ساتھ کلام کیا' یعنی وہ کلام کہ جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ اُس دن کیا تھا جب اُنہیں پکارا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! کیا یہ تیرا کلام ہے جس کے ذریعہ تُو نے میرے ساتھ کلام کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے

733- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 113/1۔

قُوَّةَ الْأَلْسِنَةِ كُلِّهَا، وَأَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ

موسیٰ! میں نے تمہارے ساتھ دس ہزار زبانوں کی قوت کے ساتھ کلام کیا ہے اور میرے پاس تمام زبانوں کی قوت موجود ہے میں اس سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہوں"۔

734- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: إِنَّمَا كَلَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِقَدْرِ مَا يُطِيقُ مُوسَى مِنْ كَلَامِهِ، وَلَوْ تَكَلَّمَ بِكَلَامِهِ كُلِّهِ لَمْ يُطِقْهُ شَيْءٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن معاویہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اُتنا کلام کیا تھا جس کلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام طاقت رکھتے تھے اگر اللہ تعالیٰ اپنے پورے کلام کے ساتھ کلام کرے تو اس کی طاقت کوئی بھی چیز نہیں رکھتی۔

735- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: ثنا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا شَبَّهْتَ صَوْتَ رَبِّكَ تَعَالَى حِينَ كَلَّمَكَ قَالَ: شِبْهُ صَوْتِ الرَّعْدِ حِينَ لَا يَتَرَجَّعُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں:

بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: آپ کے پروردگار نے جب آپ کے ساتھ کلام کیا تو اُس کی آواز کس کے ساتھ ملتی جلتی تھی؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: بجلی کی آواز کے ساتھ مشابہت رکھتی تھی جب وہ واپس نہ آئے۔

736- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْمَرْوَزِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پریشانی زیادہ ہوگئی تو اُن کے پروردگار نے اُن سے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ! پروردگار انہیں مسلسل قریب کرتا رہا یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنی پشت درخت کے

قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَقُولُ: لَمَّا اشْتَدَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرْبُهُ قَالَ لَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ادْنُ مِنِّي فَلَمْ يَزَلْ يُدْنِيهِ حَتَّى شَدَّ ظَهْرَهُ بِجِذْعِ الشَّجَرَةِ فَاسْتَقَرَّ وَذَهَبَتْ عَنْهُ الرِّعْدَةُ، وَجَمَعَ يَدَيْهِ فِي الْعِصِيِّ، وَخَضَعَ بِرَأْسِهِ وَعُنُقِهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِنِّي قَدْ أَقَمْتُكَ الْيَوْمَ مَقَامًا لَا يَنْبَغِي لِبَشَرٍ مِنْ بَعْدِكَ أَنْ يَقُومَ مَقَامَكَ، أَدْنَيْتُكَ مِنِّي حَتَّى سَمِعْتَ كَلَامِي وَكُنْتَ بِأَقْرَبِ الْأَمْكِنَةِ مِنِّي قَالَ: وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

تنے کے ساتھ لگا لی اور ٹھہر گئے' اور اُن کی پریشانی ختم ہو گئی' اُنہوں نے دونوں ہاتھ عصا میں جمع کیے' اپنے سر اور گردن کو جھکا لیا کیونکہ پروردگار نے اُن سے فرمایا: آج میں نے تمہیں ایک ایسے مقام پر کھڑا کیا ہے کہ تمہارے بعد کوئی بندہ اس مقام پر کھڑا نہیں ہو سکے گا' میں نے تمہیں اپنے اتنا قریب کیا کہ تم میرا کلام سن سکتے ہو اور تم اس وقت مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہو۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد اُنہوں نے پوری حدیث روایت کی ہے۔

ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات

737- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ جَلَّ سُبْحَانَهُ نَاجَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِائَةِ أَلْفٍ وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ كَلِمَةٍ، وَصَايَا كُلُّهَا، فَكَانَ فِيمَا نَاجَاهُ أَنْ قَالَ

''اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ذریعہ کلام کیا تھا جو سب احکام پر مشتمل تھا' اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ جو کلام کیا تھا اُس میں یہ بات بھی تھی کہ اللہ

737- رواہ البیہقی فی شعب الایمان 345/7 وعزاہ الھیثمی فی مجمع الزوائد 203/8.

لَهُ: يَا مُوسَى إِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعِ الْمُتَصَنِّعُونَ إِلَيَّ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا، وَلَمْ يَتَقَرَّبِ الْمُتَقَرِّبُونَ إِلَيَّ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَعَبَّدْ لِيَ الْمُتَعَبِّدُونَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خِيفَتِي قَالَ مُوسَى: يَا إِلَهَ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا، وَيَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ، وَيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ: وَمَا أَعْدَدْتَ لَهُمْ وَمَاذَا جَزَيْتَهُمْ؟ قَالَ: أَمَّا الزَّاهِدُونَ فِي الدُّنْيَا فَإِنِّي أُبِيحُهُمْ جَنَّتِي يَتَبَوَّءُونَ فِيهَا حَيْثُ شَاءُوا، وَأَمَّا الْوَرِعُونَ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ عَبْدٌ إِلَّا نَاقَشْتُهُ الْحِسَابَ، وَفَتَّشْتُهُ عَمَّا فِي يَدَيْهِ إِلَّا الْوَرِعِينَ، وَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ وَإِنِّي أُجِلُّهُمْ وَأُكْرِمُهُمْ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَأَمَّا الْبَكَّاءُونَ مِنْ خِيفَتِي فَأُولَئِكَ لَهُمُ الرَّفِيقُ الرَّفِيعُ الْأَعْلَى لَا يُشَارَكُونَ فِيهِ

تعالیٰ نے اُن سے فرمایا: اے موسیٰ! کام کرنے والوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی مانند ہو اور قرب حاصل کرنے والوں نے کسی ایسی چیز کے ذریعہ قرب حاصل نہیں کیا جو اُن چیزوں سے بچاؤ کی مانند ہو جنہیں میں نے اُن پر حرام قرار دیا ہے' اور میری عبادت کرنے والوں نے میری عبادت اُس طرح نہیں کی جو میرے خوف کی وجہ سے ڈرنے کی مانند ہو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے تمام مخلوق کے پروردگار! اے قیامت کے دن کے مالک! اے جلال اور اکرام والے! تُو نے اُن لوگوں کیلئے کیا تیار کیا ہے اور تُو اُن کو کیا جزاء دے گا؟ تو پروردگار نے فرمایا: جہاں تک دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والوں کا تعلق ہے تو میں نے اُن کیلئے اپنی جنت کو مباح قرار دے دیا ہے' وہ اُس میں جہاں چاہیں گے ٹھہریں گے' جہاں تک میری حرام کردہ چیزوں سے بچنے والوں کا تعلق ہے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو میں ہر بندہ سے حساب لوں گا اور اُس نے جو کچھ کیا ہے اُس کے حوالے سے اُس سے تفتیش کروں گا لیکن بچنے والے لوگوں کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ مجھے اُن سے حیاء آئے گی' میں اُن کی عزت اور احترام کروں گا اور کسی حساب کے بغیر اُنہیں جنت میں داخل کردوں گا' جہاں تک میرے خوف سے رونے والے لوگوں کا تعلق ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جو رفیقِ اعلیٰ میں ہوں گے وہاں ان کے ساتھ اور کوئی شراکت دار نہیں ہوگا۔

738- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي قَاسِمٌ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن محمد بن حبیب بن ابوحبیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: شَهِدْتُ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْقَسْرِيَّ وَهُوَ يَخْطُبُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَذَلِكَ يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ: ارْجِعُوا فَضَحُّوا يَقْبَلُ اللهُ مِنْكُمْ، فَإِنِّي مُضَحٍّ بِالْجَعْدِ بْنِ دِرْهَمٍ إِنَّهُ زَعَمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى تَكْلِيمًا، وَلَمْ يَتَّخِذْ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، تَعَالَى اللهُ عَمَّا يَقُولُ الْجَعْدُ بْنُ دِرْهَمٍ عُلُوًّا كَبِيرًا ثُمَّ نَزَلَ فَذَبَحَهُ

میں خالد بن عبداللہ قسری کے پاس موجود تھا' وہ خطبہ دے رہے تھے' جب وہ خطبہ دے کر فارغ ہوئے' یہ قربانی کے دن کی بات ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور قربانی کرو' اللہ تعالیٰ تمہاری قربانی قبول کرے! میں نے جعد بن درہم کو ذبح کرنا ہے کیونکہ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا اور اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بھی نہیں بنایا تھا' تو اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند و برتر ہے جو جعد بن درہم کہتا ہے۔ پھر وہ منبر سے نیچے اُترے اور اُنہوں نے اُس شخص کو ذبح کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فِيمَا ذَكَرْتُهُ مِنْ هَذَا الْبَابِ مَقْنَعٌ لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ جَلَّ اسْمُهُ وَعَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآثَارِ الْمَذْكُورَةِ أَنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ كَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ تَكْلِيمًا، وَالْكَلَامُ مِنَ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِلَا رَسُولٍ بَيْنَهُمَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے یہ اُس شخص کیلئے کافی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی بات سمجھ آ جائے اور اللہ کے رسول کی بات سمجھ آ جائے اور جو آیات ذکر ہوئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا' تو یہ کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا جو ان دونوں کے درمیان میں کسی قاصد کے بغیر تھا۔

بَابُ الْإِيمَانِ وَالتَّصْدِيقِ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: الْإِيمَانُ بِهَذَا وَاجِبٌ، وَلَا يَسَعُ الْمُسْلِمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس بات پر ایمان رکھنا واجب ہے اور کسی بھی عقلمند مسلمان کیلئے اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ یہ کہے

الْعَاقِلُ أَنْ يَقُولَ: كَيْفَ يَنْزِلُ؟ وَلَا يَرُدُّ هَذَا إِلَّا الْمُعْتَزِلَةُ وَأَمَّا أَهْلُ الْحَقِّ فَيَقُولُونَ: الْإِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ بِلَا كَيْفٍ، لِأَنَّ الْأَخْبَارَ قَدْ صَحَّتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ وَالَّذِينَ نَقَلُوا إِلَيْنَا هَذِهِ الْأَخْبَارَ هُمُ الَّذِينَ نَقَلُوا إِلَيْنَا الْأَحْكَامَ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، وَعِلْمَ الصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالصِّيَامِ، وَالْحَجِّ، وَالْجِهَادِ، فَكَمَا قَبِلَ الْعُلَمَاءُ عَنْهُمْ ذَلِكَ كَذَلِكَ قَبِلُوا مِنْهُمْ هَذِهِ السُّنَنَ، وَقَالُوا: مَنْ رَدَّهَا فَهُوَ ضَالٌّ خَبِيثٌ، يَحْذَرُونَهُ وَيُحَذِّرُونَ مِنْهُ

کہ وہ کیسے نازل ہوتا ہے؟ اس کے بارے میں صرف معتزلہ تردّد کا شکار ہوتے ہیں جہاں تک اہلِ حق کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ کسی بھی کیفیت کے بیان کے بغیر اس پر ایمان رکھنا واجب ہے کیونکہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر یہ روایات منقول ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور یہ روایات ہم تک اُن حضرات نے نقل کی ہیں جنہوں نے ہم تک حلال اور حرام سے تعلق رکھنے والے احکام نقل کیے ہیں' نماز' زکوٰۃ' روزہ' حج اور جہاد کے بارے میں علم نقل کیا ہے اور علماء نے جس طرح ان باتوں کو قبول کیا ہے اُسی طرح اُن روایات کو بھی قبول کیا ہے (جن میں اللہ تعالیٰ کے نزول کا ذکر ہے)۔ علماء فرماتے ہیں: جو شخص ان روایات کو مسترد کرتا ہے وہ گمراہ اور خبیث ہے۔ علماء نے اس اعتقاد سے بچنے کی بھی تلقین کی ہے اور ایسے شخص سے بچنے کی بھی تلقین کی ہے۔

739 - حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ قَالَ عَبَّادٌ يَعْنِي ابْنَ الْعَوَّامِ: قَدِمَ عَلَيْنَا شَرِيكٌ وَاسِطَ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّ عِنْدَنَا قَوْمًا يُنْكِرُونَ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَقَالَ شَرِيكٌ: إِنَّمَا جَاءَنَا بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ مَنْ جَاءَ بِالسُّنَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةِ، وَالصِّيَامِ، وَالزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَإِنَّمَا عَرَفْنَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عباد بن عوام بیان کرتے ہیں: شریک ہمارے پاس واسط میں تشریف لائے' ہم نے اُن سے کہا: ہمارے ہاں کچھ لوگ ہیں جو ان احادیث کا انکار کرتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرنے کا ذکر ہے۔ تو شریک نے کہا: یہ روایات ہم تک اُن لوگوں کے حوالے سے نقل ہوئی ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز' روزے' زکوٰۃ اور حج کے بارے میں روایات نقل کی ہیں اور ہم نے ان روایات کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی ہے۔

740- وَحَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَلَيْسَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اتِّبَاعُهَا بِفَرْضِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَالْمَسْأَلَةُ بِكَيْفَ فِي شَيْءٍ قَدْ ثَبَتَتْ فِيهِ السُّنَّةُ مَا لَا يَسَعُ عَالِمًا. وَاللَّهُ اَعْلَمُ

ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں: امام شافعی فرماتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ بات ہے اور کسی بھی چیز کے بارے میں اُس کی کیفیت کے حوالے سے سوال کرنا' ایک ایسی چیز جس کے بارے میں سنت منقول ہو' کسی عالم کیلئے اس کی گنجائش نہیں ہے (کہ وہ اُس کی کیفیت کے بارے میں سوال کرے) باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

741- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: قُلْتُ لِاَحْمَدَ يَعْنِي ابْنَ حَنْبَلٍ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَخِيرِ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا، اَلَيْسَ تَقُولُ بِهَذِهِ الْاَحَادِيثِ؟ وَيَرَاهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْنِي رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ؟ وَلَا تُقَبِّحُوا الْوَجْهَ فَاِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلَى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى وَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ. وَاِنَّ مُوسَى لَطَمَ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ اَحْمَدُ: كُلُّ هَذَا صَحِيحٌ . قَالَ اِسْحَاقُ: هَذَا صَحِيحٌ. وَلَا يَدْفَعُهُ اِلَّا مُبْتَدِعٌ اَوْ ضَعِيفُ الرَّاْيِ

اسحاق بن منصور کوسج بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا: کیا ہمارا پروردگار ہر رات میں جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' اُس وقت آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے؟ ان احادیث کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ اور اہلِ جنت اُس کا دیدار کریں گے' یعنی اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے اور یہ کہ تم چہرے کو قبیح نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے اور یہ کہ جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی تو پروردگار نے اپنا قدم اُس پر رکھ دیا اور یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کو طمانچہ رسید کیا تھا (ان تمام روایات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟) تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ تمام روایات درست ہیں۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں: یہ درست ہیں اور ان روایات کو صرف کوئی بدعتی شخص یا کمزور رائے رکھنے والا شخص ہی قبول نہیں کرے گا۔

742 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الْحُلْوَانِيُّ بِطَرَسُوسَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الزَّائِغُونَ فِي الدِّينِ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ: سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةُ الْأَمْرِ بَعْدَهُ سُنَنًا الْأَخْذُ بِهَا اتِّبَاعٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاسْتِكْمَالٌ لِطَاعَةِ اللَّهِ، وَقُوَّةٌ عَلَى دِينِ اللَّهِ تَعَالَى، لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ تَغْيِيرُهَا وَلَا تَبْدِيلُهَا، وَلَا النَّظَرُ فِي شَيْءٍ خَالَفَهَا، مَنِ اهْتَدَى بِهَا فَهُوَ مُهْتَدٍ، وَمَنِ اسْتَنْصَرَ بِهَا فَهُوَ مَنْصُورٌ، وَمَنْ تَرَكَهَا اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، وَوَلَّاهُ اللَّهُ مَا تَوَلَّى، وَأَصْلَاهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں نے امام مالک کو سنا جب اُن کے سامنے دین میں بھٹکے ہوئے لوگوں کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے طریقہ مقرر کیا' آپ کے بعد مسلمانوں کے آئمہ نے طریقہ مقرر کیا تو اُس کو اختیار کرنا اللہ کی کتاب کی پیروی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تکمیل کرنے کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں قوت حاصل کرنے کے مترادف ہے' مخلوق میں سے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اُسے متغیر یا تبدیل کر دے' یا جو چیز اُس کے برخلاف ہو اُس کے بارے میں غور وفکر کرے' جو شخص ان کے ذریعہ ہدایت حاصل کرے گا وہ ہدایت پانے والا ہوگا' جو ان کے ذریعہ مدد حاصل کرے گا وہ مدد پانے والا ہوگا' جو شخص انہیں ترک کردے گا وہ اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ کی پیروی کرے گا اور وہ جس طرف رُخ کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُسی طرف پھیر دے گا اور اُسے جہنم میں پہنچا دے گا اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ بِسُنَنٍ ثَابِتَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے ایک بڑی جماعت نے نقل کی ہے اور یہ (مسئلہ) ایسی احادیث سے ثابت ہے جو اہلِ علم کے نزدیک مستند ہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَنْ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قِيلَ: رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ كَذَلِكَ، وَرَوَاهُ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ سے اس کو کس نے روایت کیا ہے؟ تو اُسے جواب دیا جائے گا: اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' اسے حضرت عبداللہ بن

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ كَذٰلِكَ وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ كَذٰلِكَ، وَرَوَاهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذٰلِكَ، وَرَوَاهُ رِفَاعَةُ الْجُهَنِيُّ كَذٰلِكَ، وَرَوَاهُ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ كَذٰلِكَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ رَوَوْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهُمْ بِمَعْنًى وَاحِدٍ، وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْهُمْ بِالْاَسَانِيدِ الصِّحَاحِ الَّتِي لَا يَدْفَعُهَا الْعُلَمَاءُ

مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی طرح نقل کیا ہے' حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اسی طرح نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے' ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی روایت کیا ہے اور ان سب کا مفہوم ایک ہی ہے۔ ان حضرات کے حوالے سے ہم مستند اسناد کے ساتھ یہ روایات ذکر کریں گے' ایسی اسناد جنہیں علماء نے پرے نہیں کیا ہے۔

743- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ قَالَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ، وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهُ؟ وَمَنْ يَسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهُ.

"ہر رات میں ہمارا پروردگار آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اُس وقت جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے عطا کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں"۔

744- وَاَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

743- رواه البخاري: 7494، ومسلم: 758، وأبو داؤد: 1315، والترمذي: 446، ومالك 214/1، وابن حبان: 920.

حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالْأَغَرُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ

''ہر رات میں جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا پروردگار آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں' کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے عطا کروں''۔

745- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ، حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

''ہر رات میں جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں' ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے''۔

745- انظر:743۔

فَبِذَلِكَ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ آخِرَ اللَّيْلِ

راوی بیان کرتے ہیں: اسی لیے (پرانے بزرگ) رات کے آخری حصہ (میں عبادت کرنے کو) مستحب سمجھتے تھے۔

746- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ، فَيَقُولُ: مَنْ يَسْأَلُنِي أُعْطِهِ، وَمَنْ يَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرْنِي أَغْفِرْ لَهُ

''رات کا جب آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا پروردگار ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے عطا کروں' کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں''۔

فَلِذَلِكَ يُفَضِّلُونَ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ عَلَى أَوَّلِهِ

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہی وجہ ہے کہ پہلے لوگ رات کے آخری حصہ کی نماز کو اُس کے ابتدائی حصہ کی نماز پر فضیلت دیتے تھے۔

747- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَصْرٍ قَاضِي حَلَبَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت منقول ہے' یہ مختلف اسناد سے منقول ہے' یہ

746- انظر: 743.

747- رواه مسلم: 758، وابن حبان: 921، وأحمد 383/2.

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

دونوں حضرات بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْهِلُ، حَتَّى إِذَا كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ نَزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ عَلَيْهِ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ

''اللہ تعالیٰ انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب نصف رات ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اُس کی مغفرت کر دی جائے' کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اُس کی دعا مستجاب ہو' کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

748- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: ثنا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدَا بِهِ عَلَى نَبِيِّهِمَا أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُولُ أَوْ قَالَ: سَمِعْتُهُمَا يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں کہ اُن دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ هَبَطَ اللَّهُ

''جب ایک تہائی رات رخصت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ

748- انظر السابق۔

عَزَّ وَجَلَّ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟

دنیا کی طرف اُترتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے' کیا کوئی مانگنے والا ہے' کیا کوئی دعا کرنے والا ہے''۔

749- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ قَالَ: اَشْهَدُ عَلَى اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا: شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق نے اغر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ ان دونوں حضرات نے گواہی دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ مِنْ ذَنْبٍ؟

''بے شک اللہ تعالیٰ ٹھہرا رہتا ہے یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے' کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے' کیا کوئی گناہ کی مغفرت طلب کرنے والا ہے''۔

قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ؟ قَالَ: نَعَمْ

راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک صاحب نے اُن سے کہا (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

750- وَاَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ: نا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ قَالَ: اَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اغر ابومسلم نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر

749- انظر:747.

750- انظر:747.

هُرَيْرَةَ: أَنَّهُمَا شَهِدَا بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِمَا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ يُتَابُ عَلَيْهِ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى؟

یہ بات بیان کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ ٹھہرا رہتا ہے یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات رخصت ہو جاتی ہے تو وہ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اُس کی مغفرت ہو جائے' کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اُس کی توبہ قبول ہو' کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اُسے دیا جائے''۔

751 - أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

752 - وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

753 - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ قَالَ: نَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مکہ سے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ واپس آرہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

753- رواہ أحمد 16/4، وابن ماجہ: 1367، وابن خزیمۃ 312/1، والبزار: 3543، والدارمی 347/1، وصححہ الألبانی فی الارواء 98/2.

بْنُ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رِفَاعَةُ بْنُ عَرَابَةَ الْجُهَنِيُّ قَالَ: صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ قَالَ: ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي أُعْطِيهِ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي أَسْتَجِيبُ لَهُ؟ مَنْ ذَا يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

''جب نصف رات گزر جاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنی (عبادت) کے علاوہ اور کچھ طلب نہیں کرتا ہوں' کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے تاکہ میں اُسے عطا کروں' کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہے تاکہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں تاکہ میں اُس کی مغفرت کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) یہ صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

754- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ أَوْ قَالَ: ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا يَقُولُ: لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي أَحَدًا غَيْرِي،

''جب نصف رات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنی (عبادت) کے علاوہ

754- انظر السابق۔

مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ وَقَالَ مَرَّةً: حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

اور کچھ طلب نہیں کرتا ہوں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تا کہ میں اُس کی مغفرت کروں' کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہوں تا کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے تا کہ میں اُس کو عطا کروں۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)''۔

755- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

756- قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: هٰكَذَا قَالَ لَنَا: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَيَقْصُرُ مِنَ الْإِسْنَادِ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ فَحَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَقْبَلْنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آ رہے تھے یہاں تک کہ جب ہم کدید کے مقام پر پہنچے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) قدید کے مقام پر پہنچے تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے اجازت لی کہ وہ اپنے اہلِ خانہ کے پاس چلے جائیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اجازت دے دی' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور ارشاد فرمایا: یہ اچھا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

755- انظر:753.

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ أَوْ قَالَ: بِقُدَيْدٍ جَعَلَ رِجَالٌ مِنَّا يَسْتَأْذِنُونَ عَلَى أَهْلِيهِمْ فَيَأْذَنُ لَهُمْ. فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ خَيْرًا. وَقَالَ:

إِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ أَوْ قَالَ: ثُلُثُهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. فَيَقُولُ: لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

"جب نصف رات گزر جاتی ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنی (عبادت) کے علاوہ کچھ اور طلب نہیں کرتا ہوں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تاکہ میں اُس کی مغفرت کر دوں' کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہے تاکہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے تاکہ میں اُس کو عطا کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) یہ صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے"۔

757- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ رَوَّادٌ: ابْنُ عَرَابَةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

758- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرِيقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

758- رواه أحمد 446/1، وابن خزيمة: 134.

فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَفْتَحُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ ثُلُثَ اللَّيْلِ الْبَاقِي، ثُمَّ يَهْبِطُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ،

''جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے کھولتا ہے پھر آسمانِ دنیا کی طرف اُترتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیتا ہے''۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ يَدَهُ:

علی بن منذر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اپنا ایک ہاتھ پھیلا دیتا ہے (اور فرماتا ہے:)

أَلَا عَبْدٌ يَسْأَلُنِي أُعْطِيَهُ؟ قَالَ: فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

''کیا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اُسے عطا کروں''۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ایسا اُس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔

759 - وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَفْتَحُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ ثُلُثَ اللَّيْلِ الْبَاقِي، ثُمَّ يَهْبِطُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَبْسُطُ يَدَهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: أَلَا

''جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے کھولتا ہے اور پھر آسمانِ دنیا کی طرف نیچے اُتر کر اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی ایسا بندہ ہے جو مجھ

759- انظر السابق.

عَبْدٌ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

سے مانگے تاکہ میں اُسے عطا کروں۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے"۔

760- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن جبیر نے اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَنْزِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهُ ؟

"اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف اُترتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے تاکہ میں اُسے اُس کے مانگنے کے مطابق عطا کروں' کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے تاکہ میں اُس کی مغفرت کروں"۔

761- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ اِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔ (اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق روایت نقل کی ہے)

762- وَاَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ اَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

760- رواه النسائي في الكبرىٰ 125/6، وأحمد 81/4، والدارمي 347/1، وابن خزيمة في التوحيد: 133۔

762- وعزاه الهيثمي في المجمع 153/10۔

قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَيْثُ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ. فَيَقُولُ: أَلَا عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ أَلَا ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ يَدْعُونِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُقَتَّرٌ عَلَيْهِ رِزْقُهُ يَدْعُونِي فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مَظْلُومٌ يَدْعُونِي فَأَنْصُرَهُ؟ أَلَا عَانٍ يَدْعُونِي فَأَفُكَّ عَنْهُ ؟ قَالَ: فَيَكُونُ كَذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ

"ہر رات میں جب آخری ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو ہمارا پروردگار آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کیا میرے بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ سے دعا مانگے تاکہ میں اُسے قبول کروں کیا اپنے اوپر ظلم کرنے والا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اُس کی مغفرت کر دوں کیا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جس کا رزق تنگ ہو اور وہ مجھ سے دعا کرے تو میں اُسے رزق عطا کر دوں کیا کوئی مظلوم نہیں ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اُس کی مدد کروں کیا کوئی پریشان حال (یا قیدی) نہیں ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اُسے چھٹکارا دلا دوں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ایسا اُس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

763 - أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن بیلمانی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ہر رات میں تمہارا پروردگار آسمان کی طرف نزول کرتا ہے اور ہر آسمان میں اُس کیلئے کرسی مخصوص ہے جب اللہ تعالیٰ کسی آسمان کی طرف نزول کرتا ہے تو وہاں کے رہنے والے اُس

الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ: مَا مِنْ لَيْلَةٍ إِلَّا يَنْزِلُ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ. فَمَا مِنْ سَمَاءٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهَا كُرْسِيٌّ. فَإِذَا نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ خَرَّ أَهْلُهَا سُجَّدًا حَتَّى يَرْجِعَ. فَإِذَا أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا: أَطَّتْ وَتَرَعَّدَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَهُوَ بَاسِطٌ يَدَيْهِ يَدْعُو عِبَادَهُ: يَا عِبَادِي مَنْ يَدْعُنِي أُجِبْهُ؟ وَمَنْ يَتُبْ إِلَيَّ أَتُبْ عَلَيْهِ؟ وَمَنْ يَسْتَغْفِرْنِي أَغْفِرْ لَهُ؟ وَمَنْ يَسْأَلْنِي أُعْطِهِ؟ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ مُعْدَمٍ وَلَا ظَلُومٍ. أَوْ كَمَا قَالَ

کے واپس جانے تک سجدہ میں گرے رہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے وہ چرچراتا ہے اور کپکپاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے بندوں کو پکارتا ہے: اے میرے بندو! کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اُس کو قبول کروں کون میری بارگاہ میں توبہ کرتا ہے کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُس کو عطا کروں کون ایسی ذات کو قرض دے گا کہ فقیر نہیں ہے اور ظلم بھی نہیں کرے گی یا جس طرح بھی اُنہوں نے بیان کیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فِيمَا ذَكَرْتُهُ كِفَايَةٌ لِمَنْ أَخَذَ بِالسُّنَنِ، وَتَلَقَّاهَا بِأَحْسَنِ قَبُولٍ. فَلَمْ يُعَارِضْهَا بِكَيْفَ وَلِمَ؟ وَاتَّبَعَ وَلَمْ يَبْتَدِعْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس میں اُس شخص کیلئے کفایت ہے جو سنت کو اختیار کرتا ہے اور اُسے اچھے طریقہ سے قبول کرتا ہے اور "یہ کیسے ہوگا؟" کہہ کر اُس کا مقابلہ نہیں کرتا اور "کیوں!" کہہ کر اُس کا مقابلہ نہیں کرتا وہ پیروی کرتا ہے بدعت اختیار نہیں کرتا۔

سنت کو تھام لینا نجات کا باعث ہے

764- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ: أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنَا عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: الِاعْتِصَامُ بِالسُّنَنِ نَجَاةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یونس بن یزید نے ابن شہاب کا یہ قول نقل کیا ہے:

اہلِ علم میں سے چند حضرات کے حوالے سے ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے تھے: سنت کو مضبوطی سے تھامنا ہی نجات ہے۔

765- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: نا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُدْرِكٍ الْقَاصُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، وَالثَّوْرِيَّ، وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، وَاللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ: عَنِ الْأَحَادِيثِ الَّتِي فِيهَا الصِّفَاتُ؟ فَكُلُّهُمْ قَالَ: أَمِرُّوهَا كَمَا جَاءَتْ بِلَا تَفْسِيرٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں:

میں نے امام اوزاعی' سفیان ثوری' امام مالک اور لیث بن سعد سے ایسی احادیث کے بارے میں دریافت کیا جن میں صفات کا ذکر ہے تو اُن سب حضرات نے یہی جواب دیا کہ یہ جیسے منقول ہیں انہیں من وعن قبول کر لیا جائے گا' اس کی کوئی وضاحت نہیں کی جائے گی۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ بِلَا كَيْفٍ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے اور اس کی کیفیت بیان نہیں کی جاسکتی

766- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: نا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص کسی کو مارنے لگے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے"۔

767- وَأَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: نا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

766- رواہ البخاری:2559،ومسلم:2612،وأحمد2/244،وابن حبان:5605،والحمیدی:1121۔

767- انظر السابق۔

عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا تُقَبِّحُوا الْوَجْهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهٖ

''چہرے کو قبیح نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

768- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَيَّاطُ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ اَبُو الزِّنَادِ فِي حَدِيثِهٖ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اِذَا ضَرَبْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الْوَجْهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهٖ

''جب تم مارو تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

وَقَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا تَقُلْ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ، وَلَا وَجْهَ مَنْ اَشْبَهَ وَجْهَكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهٖ

ابن عجلان نے سعید نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تم یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے! کیونکہ تمہارے چہرے سے زیادہ اچھا چہرہ کوئی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

769- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ اَيْضًا قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَبُو مُوسٰى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

769- رواہ أحمد 449/2، وابن أبي عاصم في السنة: 519، وابن خزيمة: 36، والبيهقي في الصفات 17/2۔

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مارنے لگے تو چہرے سے اجتناب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

770- وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تُقَبِّحُوا الْوَجْهَ، فَإِنَّ ابْنَ آدَمَ خُلِقَ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ چہرے کو قبیح نہ کہو کیونکہ ابنِ آدم کو رحمٰن کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذِهِ مِنَ السُّنَنِ الَّتِي يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِيمَانُ بِهَا، وَلَا يُقَالُ فِيهَا: كَيْفَ؟ وَلِمَ؟ بَلْ تُسْتَقْبَلُ بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصْدِيقِ، وَتَرْكِ النَّظَرِ، كَمَا قَالَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ روایات ہیں مسلمانوں کیلئے جن پر ایمان رکھنا واجب ہے' ان کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ کیسے ہوگا؟ یا کیوں ہوگا؟ بلکہ آپ تسلیم کر کے اور تصدیق کر کے ان کا سامنا کریں گے اور غور و فکر کو ترک کر دیں گے جیسا کہ پہلے زمانہ کے مسلمانوں کے ائمہ کا طریقہ کار رہا ہے۔

771- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ الْأَحَادِيثِ الَّتِي يَرُدُّهَا الْجَهْمِيَّةُ فِي

ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے اُن روایات کے بارے میں دریافت کیا جو صفات' واقعۂ معراج' دیدارِ باری تعالیٰ اور عرش کے واقعہ کے بارے میں ہیں جنہیں جہمیہ فرقہ کے لوگ مسترد کر دیتے ہیں' تو امام احمد بن حنبل نے

الصِّفَاتِ وَالْإِسْرَاءِ وَالرُّؤْيَةِ وَقِصَّةِ الْعَرْشِ؟ فَصَحَّحَهَا وَقَالَ: قَدْ تَلَقَّتْهَا الْعُلَمَاءُ بِالْقَبُولِ، تُسَلَّمُ الْأَخْبَارُ كَمَا جَاءَتْ

اُن روایات کو درست قرار دیا اور فرمایا: علماء نے ان کو قبول کیا ہے اور یہ جس طرح منقول ہوئی ہیں اسی طرح انہیں تسلیم کیا جائے گا۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ: وَأَرْسَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَسْتَأْذِنَانِهِ أَنْ يُحَدِّثَا بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الَّتِي تَرُدُّهَا الْجَهْمِيَّةُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدِّثُوا بِهَا، قَدْ تَلَقَّتْهَا الْعُلَمَاءُ بِالْقَبُولِ. وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: تُسَلَّمُ الْأَخْبَارُ كَمَا جَاءَتْ

امام ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: امام ابوبکر بن ابوشیبہ اور عثمان بن ابوشیبہ نے امام احمد بن حنبل کی طرف پیغام بھیج کر اُن سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اُن احادیث کو روایت کریں جنہیں جہمیہ فرقہ کے لوگ مسترد کرتے ہیں' تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تم ان احادیث کو بیان کرو! کیونکہ علماء نے ان روایات کو قبول کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: روایات کو اُسی طرح تسلیم کیا جائے گا جس طرح یہ منقول ہوئی ہیں۔

ابوعبداللہ زبیری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَا قِيلَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: نُؤْمِنُ بِهَذِهِ الْأَخْبَارِ الَّتِي جَاءَتْ، كَمَا جَاءَتْ، وَنُؤْمِنُ بِهَا إِيمَانًا، وَلَا نَقُولُ: كَيْفَ؟ وَلَكِنْ نَنْتَهِي فِي ذَلِكَ إِلَى حَيْثُ انْتُهِيَ لَنَا، فَنَقُولُ مِنْ ذَلِكَ مَا جَاءَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ كَمَا جَاءَتْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے ابوعبداللہ زبیری کو سنا' اُن سے اس حدیث کا مفہوم دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے وہی کہا جو اس بارے میں کہا گیا ہے' پھر ابوعبداللہ زبیری نے فرمایا: ہم ان روایات پر ایمان رکھتے ہیں جو منقول ہوئی ہیں اور اُسی طرح رکھتے ہیں جس طرح یہ منقول ہیں' ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں' ہم ان کے بارے میں یہ نہیں کہتے کہ یہ کیسے ہوگا؟ بلکہ ہم وہاں جا کر رُک جائیں گے جہاں یہ رُک جاتی ہیں اور ہم ان کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ جس طرح بھی منقول ہوئی ہیں' ویسی ہی ہیں۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ قُلُوبَ الْخَلَائِقِ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ بِلَا كَيْفٍ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ مخلوق کے دل، پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں اور اس کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی

772- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ جَلَّ وَعَزَّ، كَقَلْبٍ وَاحِدٍ، يَصْرِفُ كَيْفَ شَاءَ.

''تمام اولادِ آدم کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں اور وہ سب ایک دل کی مانند ہیں، وہ (یعنی رحمٰن) جیسے چاہتا ہے اُنہیں پھیر دیتا ہے''۔

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ اصْرِفْ قَلْبِي لِطَاعَتِكَ

''اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے''۔

773- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

772- رواہ مسلم: 2654، وأحمد 168/2، وابن حبان: 902، والبیہقی فی الصفات: 147۔

آخِرِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

774- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُولُ:

مقاتل بن حیان نے شہر بن حوشب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کیا دعا مانگتے تھے؟ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

''اے دلوں کو تبدیل کرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا''۔

قُلْتُ: أَتَخْشَى عَلَيْنَا؟ فَقَالَ:

میں نے عرض کی: کیا آپ کو ہمارے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ، مَا شَاءَ أَزَاغَ، وَمَا شَاءَ أَقَامَ

''تمام دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں' وہ جس کو چاہتا ہے اُسے ٹیڑھا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے درست رکھتا ہے''۔

775- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا الْخَيَّاطَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم خیاط بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو بے شمار مرتبہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا' وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ

774- رواه أحمد 315/6، والترمذي: 3768، وابن أبي عاصم في السنة: 223.

الْحَسَنَ مَا لَا أُحْصِيهِ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقِيمَهُ أَقَامَهُ، وَإِذَا شَاءَ أَنْ يُزِيغَهُ أَزَاغَهُ

''ہر دل تمام جہانوں کے پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے جب وہ اُسے ٹھیک رکھنا چاہتا ہے تو ٹھیک رکھتا ہے اور جب وہ اُسے ٹیڑھا کرنا چاہتا ہے تو اُسے ٹیڑھا کر دیتا ہے''۔

776- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ،

''اے دلوں کو پھیرنے والی ذات! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا''۔

فَيُقَالُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتَخْشَى عَلَيْنَا وَقَدْ آمَنَّا بِكَ، وَآمَنَّا بِمَا جِئْتَ بِهِ؟ فَقَالَ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے بارے میں اندیشہ ہے؟ جبکہ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں اُس پر بھی ایمان لائے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ قُلُوبَ الْخَلَائِقِ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ شَاءَ هَكَذَا، وَإِنْ شَاءَ هَكَذَا

''تمام مخلوق کے دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں اگر وہ چاہے تو اس طرح کر دے اور اگر وہ چاہے تو اس طرح کر دے''۔

776- رواہ أحمد 182/4، والترمذی: 2141، وابن أبی عاصم فی السنۃ: 225.

777- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَنَّادٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ:

اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.

فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: تَخَافُ عَلَيْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ أَجَبْنَاكَ، وَصَدَّقْنَاكَ فِيمَا جِئْتَ بِهِ؟ فَقَالَ:

نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ يُقَلِّبُهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے حوالے سے اندیشہ ہے حالانکہ ہم نے آپ کی دعوت کو قبول کیا اور جو کچھ آپ لے کر آئے اُس کی تصدیق کی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمام دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جنہیں وہ پلٹ بھی دیتا ہے''۔

778- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

777- رواه ابن ماجه: 3834، وصححه الألباني في صحيح ابن ماجه: 3092.

778- رواه أحمد 91/6، ورواه ابن أبي عاصم في السنة: 224، والنسائي في الكبرى 414/4.

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ،

"اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا"۔

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوَتَخَافُ؟ قَالَ:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو اندیشہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَا يُؤَمِّنُنِي، وَإِنَّمَا قُلُوبُ الْعِبَادِ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَ قَلْبَ عَبْدٍ قَلَّبَهُ

"میں کیسے بے خوف رہ سکتا ہوں جبکہ تمام بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں' وہ جب کسی بندے کے دل کو پھیرنا چاہے تو اسے پھیر دیتا ہے"۔

779- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقِيمَهُ أَقَامَهُ، وَإِذَا شَاءَ أَنْ يُزِيغَهُ أَزَاغَهُ

"ہر دل' تمام جہانوں کے پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے' اگر وہ اُسے ٹھیک رکھنا چاہے تو ٹھیک رکھتا ہے اور اگر اُسے ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے"۔

قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے

779- رواہ أحمد 182/4، وابن ماجه: 199، والحاکم 525/1۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

780- وَحَدَّثَنَا الصَّنْدَلِيُّ جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: أَمَا سَمِعْتَ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ؟

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَلْبُ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ثُمَّ قَالَ بِشْرٌ: هَؤُلَاءِ الْجَهْمِيَّةُ يَتَعَاظَمُونَ هَذَا

تھے:

"اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا"۔

محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے بشر بن حارث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے وہ نہیں سنا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے؟

"اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا"۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے"۔

پھر بشر بن حارث نے یہ بات بیان کی کہ جہمیہ فرقہ کے لوگ ہیں جو ان باتوں کو بڑا سمجھتے ہیں (یعنی انہیں ناممکن سمجھتے ہیں)۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ كُلَّهَا عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر، تمام زمینوں کو ایک انگلی پر، تمام پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور تحت الثریٰ کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر تھام لے گا

781- أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

780- انظر السابق۔

781- رواہ البخاری:4811 ومسلم:2786 والترمذی:3238 وأحمد1/429 وابن حبان:7325.

عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ كُلَّهَا عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، تَصْدِيقًا لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک یہودی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر' تمام زمینوں کو ایک انگلی پر' تمام پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا' پھر اُنہیں ہلائے گا اور فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' آپ اس کی تصدیق کے طور پر (ہنسے تھے)۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

{وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ}

''اُن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اُس کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے''۔

ایک یہودی عالم کا قول

782- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: أَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَنْصُورٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

یہودیوں کا ایک عالم' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت محمد! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:)

782- انظر السابق۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَوْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَجْعَلُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ

یارسول اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام زمینوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' پانی اور تحت الثریٰ کو ایک انگلی پر رکھے گا اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا' پھر انہوں ہلائے گا اور فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ تو اُس یہودی عالم کی بات کی تصدیق کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

783- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ قَالَ: نَا مَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ يَعْنِي الْأَعْمَشَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک یہودی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام زمینوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

783- انظر:781.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ:

{وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهٖ}

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: زَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصْدِيقًا

''اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر نہیں کی اور تمام روئے زمین قیامت کے دن اُس کے قبضہ میں ہوگی (یا اُس کی مٹھی میں ہوگی) اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے''۔

یحییٰ بن سعید القطان بیان کرتے ہیں: فضیل بن عیاض نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: (اُس یہودی کی بات کی) تصدیق کے طور پر نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے۔

784- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ: اَرَاهُ قَالَ: يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ يَضَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ، فَيَقُولُ: اَنَا الْمَلِكُ اَرَاهُ قَالَ مَرَّتَيْنِ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، ثُمَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' (راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات ذکر کی تھی کہ وہ یہودی تھا یا عیسائی تھا) اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام آسمانوں اور زمین کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' پانی اور تحت الثریٰ کو ایک انگلی پر رکھے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے تھے کہ وہ دو مرتبہ ایسا کرے گا تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

784- انظر: 781۔

قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ:

{وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ}

[الانعام: 91]

''اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر نہیں کی''۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبِضُ الْأَرْضَ بِيَدِهِ، وَيَطْوِي السَّمَاوَاتِ بِيَمِينِهِ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے دستِ مبارک کے قبضہ میں لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا

785- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

يَقْبِضُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَرْضَ، وَيَطْوِي السَّمَاوَاتِ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟

''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں' زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''۔

زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

786- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى بْنِ مَاسَرْجِسَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل

785- رواه البخاري:4812، ومسلم:2148، وأحمد2/374، وأبو يعلى:5850.

حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَقْبِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: اَنَا الْمَلِكُ. اَيْنَ مُلُوكُ الْاَرْضِ؟

''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں' زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''۔

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ بِيَمِينِهِ. فَيُرَبِّيهَا لِلْمُؤْمِنِ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے اور پھر بندۂ مؤمن کیلئے اُسے بڑھاتا ہے

787- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ، وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً. فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَكُونَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ. كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، اَوْ فَصِيلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی شخص حلال کمائی میں سے صدقہ کرتا ہے' ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز کو ہی قبول کرتا ہے تو رحمٰن اُسے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے خواہ وہ کوئی کھجور ہی کیوں نہ ہو' پھر وہ (کھجور یا صدقہ کی ہوئی چیز) رحمٰن کی ہتھیلی میں بڑھنا شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ سے زیادہ بڑی ہو جاتی ہے' بالکل اُسی طرح جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے (یہاں متن کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)''۔

787- رواه البخاري: 1410، ومسلم: 1014، والترمذي: 661، وابن ماجه: 1842، ومالك 995/2، وأحمد 418/2، وابن حبان: 270، والدارمي 395/1۔

صدقہ کے اجر و ثواب میں اضافہ ہونا

788- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً، فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى تَكُونَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيلَهُ

''جب بھی کوئی شخص حلال کمائی میں سے صدقہ کرتا ہے' ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز کو ہی قبول کرتا ہے' تو رحمٰن اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے خواہ وہ کوئی کھجور ہی کیوں نہ ہو تو وہ رحمٰن کی ہتھیلی میں بڑھنا شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے زیادہ بڑی ہو جاتی ہے' رحمٰن اُسے یوں بڑھاتا ہے جیسے کوئی شخص جانور کے بچہ کو پالتا پوستا ہے''(متن کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

789- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ

''جب بھی کوئی شخص پاکیزہ کمائی میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے'

788- انظر السابق۔

789- رواہ ابن المبارک فی الزھد: 648 و ابن خزیمۃ: 2425 و ابن حبان: 3316.

مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا طَيِّبًا إِلَّا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ، فَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى تَبْلُغَ التَّمْرَةُ مِثْلَ أُحُدٍ

ویسے اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے اور اُس آدمی کیلئے اُسے بڑھانا شروع کر دیتا ہے جس طرح کوئی آدمی جانور کے بچہ کو پالتا پوستا ہے' (متن کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یہاں تک کہ ایک کھجور بھی اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے"۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدَيْنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں اور اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں

790- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: نَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ الْقَلَمُ، فَأَخَذَهُ بِيَمِينِهِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ قَالَ: فَكَتَبَ الدُّنْيَا وَمَا يَكُونُ فِيهَا مِنْ عَمَلٍ مَعْمُولٍ، بِرٌّ أَوْ فُجُورٌ، رَطْبٌ أَوْ يَابِسٌ، فَأَحْصَاهُ فِي الذِّكْرِ. ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ:

{هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ، إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [الجاثية: 29]

"بے شک اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو سب سے پہلے پیدا کیا وہ قلم ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے دائیں میں لیا' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں' تو قلم نے وہ لکھ دیا دنیا میں جو بھی عمل ہونا ہے خواہ اُس کا تعلق نیکی سے ہو یا گناہ سے ہو' تری سے ہو یا خشکی سے ہو' اللہ تعالیٰ نے اُن سب چیزوں کو اپنے پاس ذکر (یعنی لوحِ محفوظ) میں نوٹ کر لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو:

"یہ تمہاری تحریر ہے جو تمہارے سامنے حق کے مطابق بیان کرتی ہے اور تم لوگ جو عمل کرتے تھے ہم نے اُس کا نسخہ نقل کیا تھا"۔

فَهَلْ تَكُونُ النُّسْخَةُ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟

تو نسخ نقل صرف اُس صورت میں ہوسکتا ہے جب اُس تحریر کے حوالے سے فارغ ہوا جاچکا ہو (یعنی وہ پوری ہو چکی ہو)۔

791- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بن جبر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ، فَأَخَذَهُ بِيَمِينِهِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

''اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا کی وہ قلم ہے' اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیا' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں''...... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث آخر تک نقل کی ہے۔

792- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ الثَّقَفِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَلَغَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اُنہیں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا پتا چلا ہے:

الْمُقْسِطُونَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ

''انصاف کرنے والے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے منبروں پر' رحمٰن کے دائیں طرف ہوں گے' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو حکم دیتے ہوئے (یعنی

792- رواه مسلم: 1827، وأحمد 160/2، والنسائي 221/8، وابن حبان: 4484، والبيهقي 87/10، والحاكم 88/4، والبغوي: 2470۔

يَعْدِلُونَ بِحُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وُلُّوا

فیصلہ دیتے ہوئے) اور اپنے اہلِ خانہ کے بارے میں اور جس چیز کے وہ نگران ہوتے تھے' ان (سب) کے بارے میں عدل سے کام لیتے تھے''۔

پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں

793- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ:

ثُمَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَدَيْهِ فَأَخْرَجَ فِيهِمَا مَنْ هُوَ خَالِقٌ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. ثُمَّ قَبَضَ يَدَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ: اخْتَرْ يَا آدَمُ قَالَ: اخْتَرْتُ يَمِينَكَ يَا رَبِّ، وَكِلْتَا يَدَيْكَ يَمِينٌ فَبَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا ذُرِّيَّتُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَبِّ؟ قَالَ: هُمْ مَنْ قَضَيْتُ أَنْ أَخْلُقَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید مقبری نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہے:

''پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور پھر اُن کی پشت پر دونوں ہاتھ پھیرے تو اُن ہاتھوں میں وہ تمام مخلوق نکال لی جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک اُن کی اولاد میں پیدا کرنا تھا' پھر رحمٰن نے اُنہیں اپنی مٹھی میں لیا اور فرمایا: اے آدم! تم اختیار کرو! اُنہوں نے عرض کی: میں تیرے دائیں ہاتھ کو اختیار کرتا ہوں' اے میرے پروردگار! ویسے تیرے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں۔ رحمٰن نے اُسے پھیلایا تو اُس میں اُن کی وہ اولاد موجود تھی جو اہلِ جنت میں سے ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ ہیں جن کے بارے میں' میں نے فیصلہ دیا ہے کہ میں نے تمہاری ذریت میں سے قیامت تک جن لوگوں کو اہلِ جنت میں سے پیدا کرنا ہے''۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

793- رواه الترمذی:3368.

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ وَخَطَّ التَّوْرَاةَ لِمُوسَى بِيَدِهِ، وَخَلَقَ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ، وَقَدْ قِيلَ: الْعَرْشُ، وَالْقَلَمُ، وَقَالَ لِسَائِرِ الْخَلْقِ: كُنْ فَكَانَ، فَسُبْحَانَهُ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے تورات کو اپنے ہاتھ سے تحریر کیا اور جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور ایک قول کے مطابق عرش اور قلم کو بھی اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور باقی ساری مخلوق سے یہ فرمایا: تم ہو جاؤ! تو وہ ہو گئی' تو اُس کی ذات ہر عیب سے پاک ہے

794- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اللحجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَسْجُدُوا لَهُ، فَسَجَدُوا لَهُ {إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ} [الكهف: 50]

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا اور اُس نے ان میں اپنی روح کو پھونکا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ اُن کو سجدہ کریں تو اُن سب نے ان کو سجدہ کیا صرف شیطان نے نہیں کیا کیونکہ وہ جن تھا' اُس نے اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کی''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: يُقَالُ لِلْجَهْمِيِّ الَّذِي يُنْكِرُ أَنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہمی شخص سے کہا جائے گا جو اس بات کا انکار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے

794- رواه مسلم: 854، رواه مالك 108/1، وأبو داؤد: 1046، والترمذي: 491، وابن حبان: 2772۔

بِيَدِهِ كَفَرْتَ بِالْقُرْآنِ، وَرَدَدْتَ السُّنَّةَ، وَخَالَفْتَ الْأُمَّةَ،

فَأَمَّا الْقُرْآنُ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدِي أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ} [ص: 75]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي صُورَةِ الْحِجْرِ:

{وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ، فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ، فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ، إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ} [الحجر: 29]

فَحَسَدَ إِبْلِيسُ آدَمَ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُ بِيَدِهِ، وَلَمْ يَخْلُقْ إِبْلِيسَ بِيَدِهِ،

وَلَمَّا الْتَقَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاحْتَجَّا، فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُوسَى لِآدَمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ خَلَقَكَ اللهُ تَعَالَى بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ؟

ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا تھا: تم قرآن کا انکار کرتے ہو اور سنت کو مسترد کرتے ہو اور اُمت کی مخالفت کرتے ہو؟

جہاں تک قرآن کا تعلق ہے تو جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو اُن سب نے سجدہ کیا صرف شیطان نے نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تمہیں کس چیز نے اس بات سے روکا کہ تم اُس کو سجدہ کرو جسے میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے' کیا تم نے تکبر کیا ہے' یا تم (اپنے زعم میں) بلند مرتبہ افراد میں سے ایک ہو''۔

اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجر میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا: میں بودار سیاہ گارے کی بجتی ہوئی مٹی سے بشر پیدا کرنے لگا ہوں جب میں اس کی تکمیل کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے لیے سجدے میں چلے جانا تو سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے، اُس نے اس بات سے انکار کر دیا کہ وہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو''۔

تو حضرت آدم علیہ السلام سے ابلیس کو حسد ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا تھا اور ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا تھا۔

(اسی طرح حدیث میں مذکور ہے کہ) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور ان دونوں حضرات کے درمیان بحث ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے یہ دلیل پیش کی کہ آپ ہمارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں' آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ

فَاحْتَجَّ مُوسَى عَلَى آدَمَ بِالْكَرَامَةِ الَّتِي خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا آدَمَ مِمَّا لَمْ يَخُصَّ غَيْرَهُ بِهَا مِنْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُ بِيَدِهِ وَأَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَهُ. فَمَنْ أَنْكَرَ هَذَا فَقَدْ كَفَرَ

کے ذریعہ پیدا کیا تھا اور آپ میں اپنی روح کو پھونکا تھا اور فرشتوں کو حکم دیا تھا تو اُنہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے خلاف عزت افزائی کے حوالے سے استدلال کیا جس کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خاص کیا تھا اور یہ خصوصیت اُن کے علاوہ دوسروں کو عطا نہیں کی تھی اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا تھا اور اپنے فرشتوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اُنہیں سجدہ کریں' تو جو شخص اس کا انکار کرتا ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

ثُمَّ احْتَجَّ آدَمُ عَلَى مُوسَى: فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ. وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

پھر حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف دلیل دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ آپ وہ موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کیلئے منتخب کیا تھا اور اپنے ہاتھ کے ذریعہ آپ کو تورات تحریر کر کے دی تھی....... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

795- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، وَأَمَرَكَ أَنْ تَسْكُنَ الْجَنَّةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا: اے حضرت آدم! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے

795- رواه البخاري: 6614، والحميدي: 1116، وابن أبي عاصم في السنة: 153۔

بِطُولِهِ

آپ کو سجدہ کیا' اُس نے آپ کو حکم دیا تو آپ جنت میں ٹھہرے رہے"...... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

796- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ؟ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

"حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث ہوگئی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ آدم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا' اُس نے آپ میں اپنی روح کو پھونکا اور اُس نے آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا' اُس نے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا"........ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

797- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا

"حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ حضرت آدم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح کو پھونکا' آپ کو جنت میں ٹھہرایا' اُس نے فرشتوں کو حکم دیا تو

796- رواہ مسلم: 2652۔

لَكَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اُنہوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا"......اُس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔

فَهَذَا حُجَّةُ مُوسَى عَلَى آدَمَ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُ بِيَدِهِ،

تو یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت آدم علیہ السلام کے خلاف دلیل تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا ہے۔

وَأَمَّا حُجَّةُ آدَمَ عَلَى مُوسَى بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَطَّ لَهُ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ

جہاں تک حضرت آدم علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف دلیل کا تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے اپنے ہاتھ کے ذریعہ تورات تحریر کی تھی (تو اُس کے بارے میں روایات کی سند درج ذیل ہے:)

798- فَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا أَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ: يَا مُوسَى، اصْطَفَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

"حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہمارے جدامجد ہیں' آپ نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کلام کیلئے منتخب کیا اور تمہارے لیے اپنے ہاتھ سے تورات تحریر کی' تم ایک ایسے معاملہ کے حوالے سے مجھے ملامت کر رہے ہو؟ جسے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے تقدیر میں طے کر دیا تھا؟ نبی

798- رواه البخاري: 6614، ومسلم: 2652، وأبو داؤد: 4701، وابن ماجه: 80، وأحمد 2/248، وابن حبان: 6179.

اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو حضرت آدمؑ حضرت موسیٰ پر غالب آ گئے، حضرت آدمؑ حضرت موسیٰ پر غالب آ گئے۔

799- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ: أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا، وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، وَقَرَأْتَ التَّوْرَاةَ فَهَلْ تَجِدُ فِيهَا أَنَّهُ قَضَى عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہمارے جدامجد ہیں' آپ نے ہمیں رسوائی کا شکار کیا اور ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہ موسیٰ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کلام کیلئے منتخب کیا' تمہارے لیے اپنے ہاتھ کے ذریعہ تورات تحریر کی' کیا تم نے تورات پڑھی ہے اور کیا اُس میں یہ بات پائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میرے بارے میں یہ فیصلہ دے دیا تھا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے''۔

قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً:

ابن عبدہ بیان کرتے ہیں: سفیان نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ؟ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً

''اُس نے تمہارے لیے اپنے ہاتھ سے تورات تحریر کی' کیا تم ایسے معاملہ کے حوالے سے مجھے ملامت کر رہے ہو؟ جسے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے تقدیر میں طے کر دیا تھا''۔

حضرت ابن عباس کی بیان کردہ تفسیر

800- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْعَطَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

{فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ} [البقرة: 37]

''تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھ لیے تو اُن کے پروردگار نے اُن کی توبہ قبول کی' بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے''۔

قَالَ: اَيْ رَبِّ، اَلَمْ تَخْلُقْنِي بِيَدِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: اَيْ رَبِّ، اَلَمْ تَنْفُخْ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: اَيْ رَبِّ اَلَمْ تَسْبِقْ رَحْمَتُكَ اِلَيَّ قَبْلَ غَضَبِكَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ اَيْ رَبِّ، اَلَمْ تُسْكِنِّي جَنَّتَكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: اَيْ رَبِّ اَرَاَيْتَ اِنْ تُبْتُ وَاَصْلَحْتُ، اَرَاجِعِي اَنْتَ اِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

(اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے میرے اندر اپنی روح کو نہیں پھونکا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تیری رحمت تیرے غضب پر سبقت نہیں لے گئی ہے؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنی جنت میں نہیں ٹھہرایا؟ پروردگار جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس بارے میں تیرا کیا حکم ہے کہ اگر میں توبہ کرلوں اور ٹھیک ہوجاؤں تو کیا تُو مجھے دوبارہ جنت میں بھیج

دے گا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں۔

801- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو صَالِحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ بِيَدِهِ: آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْعَرْشَ، وَالْقَلَمَ، وَجَنَّاتِ عَدْنٍ، ثُمَّ قَالَ لِسَائِرِ الْخَلْقِ: كُنْ فَكَانَ

''اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا کی ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کو' عرش کو' قلم کو اور جنات عدن کو' پھر باقی ساری مخلوق کے بارے میں اُس نے فرمایا: تم ہو جاؤ! تو وہ ہو گئی''۔

802- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَمَسَّ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ: غَرَسَ الْجَنَّةَ بِيَدِهِ، وَجَعَلَ تُرَابَهَا الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ، وَجِبَالَهَا الْمِسْكَ، وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَكَتَبَ التَّوْرَاةَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حکیم بن جابر بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے:

تمہارے پروردگار نے کبھی کسی چیز کو نہیں چھوا' صرف تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے' اُس نے جنت میں اپنے ہاتھ سے پودے لگائے اور اُس کی مٹی کو ورس اور زعفران بنایا اور اُس کے پہاڑوں کو مشک کا بنایا (یعنی اُس نے جنت کو اپنے ہاتھ سے بنایا) اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے تورات (اپنے ہاتھ سے) تحریر کی۔

803- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأُسْوَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ، يُحَدِّثُ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَمَسَّ بِيَدِهِ شَيْئًا إِلَّا ثَلَاثَةً: آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالتَّوْرَاةُ فَإِنَّهُ كَتَبَهَا لِمُوسَى بِيَدِهِ، وَطُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ غَرَسَهَا اللهُ بِيَدِهِ، لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةٌ إِلَّا فِيهَا مِنْهَا فَنَنٌ، وَهِيَ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ} [الرعد: 29]

804- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، : أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَمَسَّ بِيَدِهِ إِلَّا ثَلَاثَةً: خَلَقَ آدَمَ بِيَدِهِ، وَكَتَبَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، وَغَرَسَ الْجَنَّةَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: تَكَلَّمِي: فَقَالَتْ: {قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ} [المؤمنون: 1]

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ صرف تین چیزوں کو چھوا ہے: حضرت آدم علیہ السلام کو' تورات کو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے لکھا تھا اور جنت میں موجود طوبیٰ نامی درخت کو' جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ بویا تھا' جنت میں موجود ہر بالا خانہ میں اُس درخت کا کوئی گچھا ہوگا' یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن کیلئے ''طوبیٰ'' ہوگا اور بہترین ٹھکانہ ہوگا''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب احبار نے یہ بات بیان کی ہے:

اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ صرف تین چیزوں کو چھوا ہے' اُس نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا' اُس نے تورات اپنے ہاتھ سے لکھی اور اُس نے جنت میں درخت اپنے ہاتھ سے لگائے' پھر اُس نے فرمایا: تم کلام کرو! تو اُس جنت نے کہا:

''ایمان والے کامیاب ہو گئے''۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ} [البقرة: 255] الْآيَةُ

وَأَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے بذاتِ خود قائم ہے اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند آتی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہ بات بتائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے''۔(اس حدیث کی اسناد درج ذیل ہیں:)

سونا اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے

805- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، وَلَكِنَّهُ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَيُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے پانچ کلمات ارشاد فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے وہ ترازو کو اوپر نیچے کرتا رہتا ہے رات کا عمل دن ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے اُس کا حجاب آگ ہے (راوی کو شک

805- رواہ مسلم: 179، وابن ماجه: 195، وأحمد 395/4، والطيالسي: 491، وابن حبان: 266، وابن خزيمة في التوحيد: 19.

اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النَّارُ اَوْ قَالَ النُّورُ لَوْ كَشَفَهَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى اِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نور ہے' اگر وہ اُس حجاب کو ہٹا دے تو اُس کی ذات کے انوار' وہاں تک مخلوق کو جلا دیں جہاں تک اُس کی مخلوق میں اُس کی نظر جاتی ہے''۔

806- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے چار باتیں ارشاد فرمائیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ. يَرْفَعُ الْقِسْطَ، وَيَخْفِضُ بِهِ، يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، اَوِ النَّارُ، لَوْ كَشَفَهَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ مَنْ اَدْرَكَهُ بَصَرُهُ

''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے' وہ ترازو کو اوپر نیچے کرتا رہتا ہے' رات کا عمل دن ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے پہنچ جاتا ہے' اُس کا حجاب نور ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نار ہے' اگر وہ اُس حجاب کو ہٹا دے تو اُس کی ذات کے انوار ہر اُس چیز کو جلا دیں جہاں تک اُس کی بصارت پہنچتی ہے''۔

807- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے چار باتیں ذکر کیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

806- انظر السابق.

الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَقَالَ:

اِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

"بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے"....... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

808- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَقَالَ:

اِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ وَذَكَرَ الْحَدِيثِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے چار باتیں ارشاد فرمائیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے"....... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

809- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَّامٍ فَانْقَبَضَ مِنِّي، حَتَّى انْتَسَبْتُ لَهُ فَعَرَفَنِي فَقَالَ: وَاللهِ لَا اُحَدِّثُ بِشَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ

ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُنہیں مجھ سے اجنبیت محسوس ہوئی' میں نے اُن کے سامنے اپنا نسب بیان کیا تو وہ مجھے پہچان گئے اور بولے: اللہ کی قسم! میں صرف وہ چیز بیان کروں گا جو اللہ کی کتاب میں موجود ہوگی' حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار کے قریب ہوئے یہاں تک کہ اُنہوں نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی تو بولے: اے جبریل! کیا تمہارا پروردگار سوتا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام

وَجَلَّ: إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ دَنَا مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى سَمِعَ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ. فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ، هَلْ يَنَامُ رَبُّكَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ: يَا رَبِّ يَسْأَلُكَ هَلْ تَنَامُ؟. فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ أَعْطِهِ قَارُورَتَيْنِ فَلْيُمْسِكْهُمَا اللَّيْلَةَ وَلَا يَنَامُ. فَأَعْطَاهُ فَنَامَ. فَاصْطَفَقَتِ الْقَارُورَتَانِ فَانْكَسَرَتَا فَقَالَ يَا رَبِّ قَدِ انْكَسَرَتِ الْقَارُورَتَانِ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَنَامَ. وَلَوْ نِمْتُ لَزَالَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ.

نے کہا: اے میرے پروردگار! یہ تجھ سے سوال کر رہے ہیں کہ کیا تو سوتا ہے؟ تو پروردگار نے فرمایا: جبریل! تم اسے دو شیشیاں دو' یہ رات بھر اُن دونوں کو پکڑ کر کھڑا رہے اور نہ سوئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ اُنہیں دیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے تو دونوں شیشیاں اُن کے ہاتھ سے نیچے گریں اور ٹوٹ گئیں' اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! دونوں شیشیاں ٹوٹ گئی ہیں' تو پروردگار نے فرمایا: اے جبریل! میری شان کے لائق نہیں ہے کہ میں سو جاؤں کیونکہ اگر میں سو گیا تو آسمان اور زمین اپنی جگہ سے زائل ہو جائیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِمَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِجَمِيعِ مَا ذَكَرْنَا. وَإِنَّمَا لَا يُؤْمِنُ بِمَا ذَكَرْنَاهُ الْجَهْمِيَّةُ الَّذِينَ خَالَفُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ. وَسُنَّةَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَخَالَفُوا أَئِمَّةَ الْمُسْلِمِينَ. فَيَنْبَغِي لِكُلِّ مُسْلِمٍ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْذَرَهُمْ عَلَى دِينِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں! جو شخص ان تمام باتوں پر ایمان نہیں رکھتا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس پر جہمیہ فرقہ کے لوگ ایمان نہیں رکھتے جو کتاب وسنت اور صحابہ کرام کے طریقہ کے برخلاف نظریات رکھتے ہیں' مسلمانوں کے ائمہ کے برخلاف نظریات رکھتے ہیں' تو جس بھی مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو تو اُس کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنے دین کو ان لوگوں سے بچا کے رکھے۔

810- قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: إِنَّا لَنَسْتَطِيعُ أَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى. وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْجَهْمِيَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: ہم یہ تو کر سکتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا کلام نقل کر دیں لیکن یہ نہیں کر سکتے کہ جہمیہ فرقہ کے لوگوں کا کلام نقل کریں۔

بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ مَذَاهِبِ أَقْوَامٍ يُكَذِّبُونَ بِشَرَائِعَ مِمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ التَّصْدِيقُ بِهَا

باب: ایسے فرقوں کے نظریات سے بچاؤ کی تلقین جو اُن شرعی اُمور کو جھٹلاتے ہیں جن کی تصدیق کرنا مسلمانوں پر لازم ہے

811- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالدَّجَّالِ وَيُكَذِّبُونَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا امْتُحِشُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن مہران بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان خطاب کرنے کیلئے کھڑے ہوئے' اُنہوں نے فرمایا:

''اے لوگو! عنقریب اس اُمت میں ایسی اقوام پیدا ہوں گی جو سنگسار کرنے کو جھٹلائیں گی' جو دجال کو جھٹلائیں گی' جو حوضِ کوثر کو جھٹلائیں گی' جو شفاعت کو جھٹلائیں گی' جو قبر کے عذاب کو جھٹلائیں گی اور اس بات کو جھٹلائیں گی کہ کچھ لوگوں کو آگ میں جل کر سیاہ ہوجانے کے بعد جہنم سے نکال دیا جائے گا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی

812- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

سَيَكُونُ بَعْدَنَا قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ: وَيُكَذِّبُونَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ، وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

''ہمارے بعد ایسی قوم آئے گی جو سنگسار کرنے کو جھٹلائے گی' جو حوضِ کوثر کو جھٹلائے گی' جو شفاعت کو جھٹلائے گی' جو قبر کے عذاب کو جھٹلائے گی اور اس بات کو جھٹلائے گی کہ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال دیا جائے گا''۔

813- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: أَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: نَا جَرِيرٌ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ، وَرَجَمْتُ أَنَا، وَسَيَجِيءُ قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ وَبِالْحَوضِ وَبِالشَّفَاعَةِ، وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَبِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

''اللہ کے رسول نے سنگسار کروایا تھا' حضرت ابوبکر نے سنگسار کروایا تھا' میں نے بھی سنگسار کروایا ہے' عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو سنگسار کرنے کو' حوضِ کوثر کو' شفاعت کو' قبر کے عذاب کو اور کچھ لوگوں کے جہنم سے نکالے جانے کو جھٹلائیں گے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطاب

814- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن مہران بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

813- رواہ البخاری: 6829، والترمذی: 1431۔

مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ فَلَا تُخْدَعُنَّ عَنْهُ، وَإِنَّ آيَةَ ذَلِكَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجَمَ، وَأَنَّا قَدْ رَجَمْنَا، وَأَنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالدَّجَّالِ، وَيُكَذِّبُونَ بِطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا امْتُحِشُوا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک سنگسار کرنا حق ہے' تم اُس کے حوالے سے کسی دھوکہ کا شکار نہ ہونا' اس کی نشانی یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا' ہم نے بھی سنگسار کروایا' عنقریب اس اُمت میں ایسی قوم آئے گی جو سنگسار کرنے کو جھٹلائے گی' دجال کو جھٹلائے گی' سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے کو جھٹلائے گی' قبر کے عذاب کو جھٹلائے گی' شفاعت کو جھٹلائے گی اور اس بات کو جھٹلائے گی کہ کچھ لوگوں کے آگ میں جل کر سیاہ ہو جانے کے بعد' اُنہیں جہنم سے نکال دیا جائے گا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ ظَهَرَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ جَمِيعُ مَا قَالَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَيَنْبَغِي لِلْعُقَلَاءِ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَحْذَرُوا مِمَّنْ مَذْهَبُهُ التَّكْذِيبُ بِمَا قَالَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس اُمت میں وہ قوم ظاہر ہوئی جس نے اُن تمام باتوں کو جھٹلایا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھیں' تو لوگوں میں سے عقلمند لوگوں کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اُن لوگوں سے بچنے کی کوشش کریں جن کا مسلک یہ ہے کہ اُن باتوں کو جھٹلایا جائے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہیں۔

وَسَنَذْكُرُ فِي كُلِّ خَصْلَةٍ مِمَّا ذَكَرَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُنَنًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيِّنُ أَنَّ الْإِيمَانَ بِهَا وَاجِبٌ، فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا، وَيُصَدِّقْ بِهَا ضَلَّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَقَدْ صَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ الْعُقَلَاءَ الْعُلَمَاءَ. عَنِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے' ہم اُن میں سے ہر ایک خصلت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول احادیث ذکر کریں گے تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ ان پر ایمان رکھنا واجب ہے اور جو شخص ان پر ایمان نہیں رکھتا اور ان کی تصدیق نہیں کرتا وہ حق کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے عقل رکھنے والے' علم رکھنے والے' اہلِ ایمان کو ان باتوں کی تکذیب

التَّكْذِيبِ بِمَا ذَكَرْنَاهُ.

سے بچا کے رکھا ہے' جو ہم نے ذکر کی ہیں۔

رجم کے بارے میں روایات

فَأَمَّا الرَّجْمُ: فَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَا يَخْتَلِفُ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ

جہاں تک سنگسار کرنے کا تعلق ہے تو اللہ کے رسول ﷺ نے سنگسار کروایا' اس بارے میں اہلِ علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

815- أَنَّهُ رَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ اعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا

نبی اکرم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کروایا تھا جب اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا تھا۔

816- وَقَدْ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً غَامِدِيَّةً اعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَرَجَمَهَا.

نبی اکرم ﷺ نے غامدیہ خاتون کو سنگسار کروایا تھا جب اُس نے آپ ﷺ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے سنگسار کروا دیا تھا۔

817- وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَيْسٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. وَقَدْ ذَكَرَ لَهُ رَجُلٌ: أَنَّ امْرَأَتَهُ زَنَتْ فِي قِصَّةٍ لَهُ طَوِيلَةٍ، فَقَالَ: يَا أُنَيْسُ، اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا. فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا. فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک صحابی حضرت انیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جب آپ ﷺ کے سامنے ایک صاحب نے یہ بات ذکر کی کہ اُس کی بیوی نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' یہ ایک طویل واقعہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انیس! تم اُس عورت کے پاس جاؤ' اگر وہ اعتراف کر لے تو اُسے سنگسار کر دینا۔ اُس عورت نے اعتراف کر لیا تو حضرت انیس رضی اللہ عنہ نے اُسے سنگسار کروا دیا تھا۔

818- وَقَدْ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيَّيْنِ زَنَيَا.

نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو بھی سنگسار کروایا تھا جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔

815- رواہ البخاری:6815، ومسلم:1692، وأحمد2/453، وأبو داؤد:4450، وابن حبان:4438، والحاکم 362/4۔

816- رواہ مسلم:1695، وأبو داؤد:4441، والترمذی:1435، وأحمد429/4۔

817- رواہ البخاری:6827، ومسلم:1697۔

818- رواہ البخاری:6841، ومسلم:1699۔

819- وَقَدْ رَجَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَدْ رَجَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا تھا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا تھا۔

820- وَقَدْ رَجَمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَرَاحَةَ، وَكَانَتْ قَدْ زَنَتْ وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَجَلَدَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ السَّبْتِ وَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے شراحہ نامی خاتون کو سنگسار کروایا تھا جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن اُس خاتون کو کوڑے لگوائے تھے اور ہفتہ کے دن اُسے سنگسار کروا دیا تھا اور یہ فرمایا تھا: میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق اسے کوڑے لگائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کیا ہے۔

وَهَذَا حُكْمٌ ثَابِتٌ عِنْدَ فُقَهَاءِ الْمُسْلِمِينَ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ عَلَى الثَّيِّبِ الزَّانِي، إِذَا شَهِدَ عَلَيْهِ، أَوِ اعْتَرَفَ بِالزِّنَا: الرَّجْمَ رَجُلًا كَانَ أَوِ امْرَأَةً وَعَلَى الْبِكْرِ الْجَلْدُ، لَا يَخْتَلِفُ فِي هَذَا الْعُلَمَاءُ فَاعْلَمُوا ذَلِكَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) مسلمانوں کے فقہاء کے نزدیک یہ حکم ثابت شدہ ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب کوئی شادی شدہ شخص زنا کا ارتکاب کرے اور پھر چار افراد اُس کے خلاف گواہی دے دیں' یا پھر وہ خود زنا کرنے کا اعتراف کر لے تو اُسے سنگسار کر دیا جائے گا خواہ وہ مرد ہو' یا عورت ہو' اور کنوارے کو کوڑے لگانے کی سزا دی جائے گی' اس بارے میں بھی ان علماء کے درمیان اختلاف نہیں ہے' تو آپ یہ بات جان لیں۔

بَابُ وُجُوبِ الْإِيمَانِ بِالشَّفَاعَةِ

باب: شفاعت پر ایمان رکھنے کا واجب ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللهُ، أَنَّ الْمُنْكِرَ لِلشَّفَاعَةِ يَزْعُمُ أَنَّ مَنْ دَخَلَ النَّارَ فَلَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا، وَهَذَا مَذْهَبُ الْمُعْتَزِلَةِ يُكَذِّبُونَ بِهَا، وَبِأَشْيَاءَ سَنَذْكُرُهَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، مِمَّا لَهَا أَصْلٌ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَسُنَنِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! کہ شفاعت کا منکر شخص یہ گمان کرتا ہے کہ جو شخص جہنم میں داخل ہو گا وہ اُس میں سے نکلے گا نہیں' یہ معتزلہ کا مسلک ہے وہ شفاعت کا انکار کرتے ہیں اور کچھ دیگر چیزوں کا بھی انکار کرتے ہیں جن کا ذکر ہم آگے کریں گے' اگر اللہ نے چاہا' اور یہ ایسی چیزیں ہیں جن کی اصل اللہ کی کتاب' اللہ کے رسول ﷺ کی

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَقَوْلِ فُقَهَاءِ الْمُسْلِمِينَ

سنت، صحابہ کرام کی سنت اور احسان کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے حضرات کے طریقہ اور مسلمانوں کے فقہاء کے اقوال میں موجود ہے۔

معتزلہ کا اختلاف

فَالْمُعْتَزِلَةُ يُخَالِفُونَ هَذَا كُلَّهُ، لَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا إِلَى سُنَنِ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَإِنَّمَا يُعَارِضُونَ بِمُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، وَبِمَا أَرَاهُمُ الْعَقْلُ عِنْدَهُمْ، وَلَيْسَ هَذَا طَرِيقُ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هَذَا طَرِيقُ مَنْ قَدْ زَاغَ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ وَقَدْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ،

معتزلہ ان تمام کے برخلاف رائے رکھتے ہیں وہ اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کی طرف توجہ نہیں دیتے، صحابہ کرام کے طریقے کی طرف توجہ نہیں دیتے، وہ ان کے مقابلہ میں قرآن کی متشابہ آیات پیش کرتے ہیں اور وہ چیز پیش کرتے ہیں جو اُن کی عقل اُنہیں دکھاتی ہے حالانکہ مسلمانوں کا یہ طریقہ نہیں ہے، یہ اُس شخص کا طریقہ ہے جو حق کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے اور شیطان جس کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے۔

وَقَدْ حَذَّرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّنْ هَذِهِ صِفَتِهِ، وَحَذَّرَنَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَذَّرَنَاهُمْ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا،

جس شخص کی یہ صفت ہو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُس سے بچنے کی تلقین کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے بھی ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی ہے، پرانے اور بعد کے زمانے کے ائمہ مسلمین نے بھی ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

فَأَمَّا مَا حَذَّرَنَاهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْزَلَهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَذَّرَنَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی ہے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل کی اور نبی اکرم ﷺ نے بھی ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ، هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم ہیں جو کتاب کی اصل ہیں اور دیگر (آیات)

مُتَشَابِهَاتٍ} [آل عمران: 7]

اِلَى قَوْلِهِ: {وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ}

متشابہات ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور اس کے ذریعہ صرف عقلمند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں''۔

821- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: اَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ} [آل عمران: 7] الْآيَةَ

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں اور یہی کتاب کی اصل ہیں''۔

فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاحْذَرُوهُمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو ان (متشابہ) آیات کے بارے میں بحث کر رہے ہوں تو یہی وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے مراد لیے ہیں، تو تم اُن سے بچ کے رہنا۔

822- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ: نا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

821- رواه البخاري: 4547، ومسلم: 2695، وأبو داؤد: 4598، والترمذي: 2993، وأحمد 256/6، وابن حبان: 73.

822- انظر تخريج السابق.

هَذِهِ الْآيَةَ

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ} [آل عمران: 7]

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں اور یہی کتاب کی اصل ہیں''۔

إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

یہ آیت یہاں تک ہے:

{فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ} [آل عمران: 7]

''جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے تو وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو اس میں سے متشابہ ہے''۔

مِنْهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَمَّاهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالَهَا ثَلَاثًا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُن کا ذکر تمہارے سامنے کر دیا ہے' تو جب تم اُن لوگوں کو دیکھو تو اُن سے بچ کے رہنا۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

823- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْآيَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کو الگ سے تلاوت کیا:

{فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ} [آل عمران: 7]

''تو وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو اُس میں سے متشابہ ہوتا ہے''۔

مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حَذَّرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاحْذَرُوهُمْ

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچنے کا حکم دیا ہے تو جب تم اُن لوگوں کو دیکھو تو اُن سے بچ کے رہنا۔

بدمذہبوں کی تردید سنت کے ذریعہ ہوگی

824- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ ابْنُ عَلَوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: نا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ نَاسًا يُجَادِلُونَكُمْ بِشِبْهِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ تمہارے ساتھ قرآن کی متشابہ آیات کے حوالے سے بحث کریں گے تو تم اُن کے مقابلہ میں سنن (یعنی احادیث) پیش کرنا کیونکہ سنن کا علم رکھنے والے لوگ ہی اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتے ہوں گے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

825- وَاَخْبَرَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: نا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ: كُنَّا بِمَكَّةَ مِنْ قُطَّانِهَا، وَكَانَ مَعِي اَخٌ لِي يُقَالُ لَهُ: طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ، وَكُنَّا نَرَى رَاْيَ الْحَرُورِيَّةِ، فَبَلَغَنَا اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيَّ قَدِمَ، وَكَانَ يَلْزَمُ فِي كُلِّ مَوْسِمٍ، فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ: بَلَغَنَا عَنْكَ قَوْلٌ فِي الشَّفَاعَةِ، وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخَالِفُكَ، فَنَظَرَ فِي وُجُوهِنَا، وَقَالَ: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ اَنْتُمْ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید فقیر بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ مکہ میں موجود تھے' میرے ساتھ میرا ایک بھائی تھا جس کا نام طلق بن حبیب تھا' ہم خارجیوں کے سے نظریات رکھتے تھے' ہمیں یہ بات پتا چلی کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہوئے ہیں' وہ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ حج پر آتے تھے' ہم اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے کہا: آپ کے حوالے سے ہم تک شفاعت کے بارے میں ایک مؤقف پہنچا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان آپ کی رائے کے برخلاف ہے۔ تو اُنہوں نے ہمارا جائزہ لیا اور پھر فرمایا: تم اہلِ عراق سے تعلق رکھتے ہو؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ مسکرا دیئے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تو وہ ہنس پڑے اور بولے: تم نے اللہ کی کتاب میں

فَتَبَسَّمَ اَوْ ضَحِكَ، وَقَالَ: اَيْنَ تَجِدُوْنَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قُلْنَا: حَيْثُ يَقُوْلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ:

{رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ} [آل عمران: 192]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا} [المائدة: 37]

وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ

{كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا} [الحج: 22].

وَاَشْبَاهُ هٰذَا مِنَ الْقُرْآنِ. فَقَالَ: اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَمْ اَنَا؟ فَقُلْنَا: بَلْ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا. قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَقَدْ شَهِدْتُ تَنْزِيْلَ هٰذَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ تَاْوِيْلَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّ الشَّفَاعَةَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ عَقَلَ قَالَ: قُلْنَا: وَاَيْنَ الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: فِيْ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ قَالَ: فَقَرَاَ عَلَيْنَا

{مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ

کہاں یہ بات پائی ہے؟ ہم نے کہا: ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

''اے ہمارے پروردگار! بے شک تُو جسے جہنم میں داخل کرے گا' تُو اُسے رسوا کر دے گا''۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ چاہیں گے کہ جہنم سے نکل جائیں لیکن وہ اس سے نکل نہیں سکیں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جب کبھی بھی وہ تکلیف کی شدت کی وجہ سے اُس میں سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو وہ دوبارہ اُس میں ڈال دیئے جائیں گے''۔

یہ ہیں اور اس جیسی قرآن کی اور بھی دیگر آیات ہیں۔ تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم ہے یا مجھے؟ ہم نے کہا: جی نہیں! بلکہ آپ کو اس کے بارے میں ہم سے زیادہ علم ہے۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اُس وقت موجود تھا جب یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اور میں اُس وقت بھی موجود تھا جب اس کی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی' شفاعت کا ذکر کتاب اللہ میں موجود ہے' اُس شخص کیلئے جو اس کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: شفاعت کا حکم کہاں ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: سورۃ المدثر میں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے ہمارے سامنے یہ آیات تلاوت کیں:

''(وہ دریافت کریں گے:) کیا چیز تمہیں جہنم میں لے گئی؟ وہ

الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ} [المدثر: 43]

جواب دیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور ہم محتاجوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم (غیر مناسب) غور وفکر کرنے والوں کے ساتھ غور وفکر کرتے رہتے تھے اور ہم روزِ جزا کی تکذیب کرتے تھے یہاں تک کہ یقین (یعنی موت) ہمارے پاس آ گیا (تو اب) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں فائدہ نہیں دے گی''۔

ثُمَّ قَالَ: أَلَا تَرَوْنَهَا حَلَّتْ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم اُس کے بارے میں یہ رائے نہیں رکھتے کہ یہ اُس شخص کیلئے حلال ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا، وَلَمْ يُشَاوِرْ فِيهِ أَحَدًا ثُمَّ أَمَاتَهُمْ، وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا، وَلَمْ يُشَاوِرْ فِيهِ أَحَدًا، ثُمَّ أَحْيَاهُمْ، وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا، وَلَمْ يُشَاوِرْ فِيهِ أَحَدًا، فَأَدْخَلَ مَنْ شَاءَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ، وَأَدْخَلَ مَنْ شَاءَ النَّارَ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَحَنَّنَ عَلَى الْمُوَحِّدِينَ فَبَعَثَ بِمَلَكٍ مِنْ قِبَلِهِ بِمَاءٍ وَنُورٍ: فَدَخَلَ النَّارَ فَلَمْ يُصِبْ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ وَلَمْ يُصِبْ إِلَّا مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا، فَأَخْرَجَهُمْ حَتَّى جَعَلَهُمْ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَأَمَدَّهُ بِمَاءٍ وَنُورٍ فَنَضَحَ وَلَمْ يُصِبْ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ وَلَمْ يُصِبْ إِلَّا مَنْ خَرَجَ مِنَ

''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس حوالے سے کسی سے مدد نہیں لی' اس بارے میں کسی سے مشورہ نہیں لیا' پھر اُس نے اُنہیں موت دی اور اس بارے میں کسی سے مدد نہیں لی اور اس بارے میں کسی سے مشورہ نہیں لیا' پھر وہ اُنہیں دوبارہ زندہ کرے گا اور اس حوالے سے مدد نہیں لے گا اور اس حوالے سے کسی سے مشورہ نہیں لے گا' پھر جس کو وہ چاہے گا اپنی رحمت کے ذریعہ جنت میں داخل کرے گا اور جس کو چاہے گا اُس کے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل کرے گا' پھر اللہ تعالیٰ توحید پر ایمان رکھنے والے لوگوں پر مہربانی فرمائے گا اور ایک فرشتہ کو بھیجے گا جس کے پاس پانی اور نور ہوگا' وہ جہنم میں جائے گا اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہے گا اُس پر وہ پانی ڈالے گا اور جس پر بھی وہ پانی ڈالا جائے گا وہ ایسا شخص ہوگا جو دنیا سے ایسے عالم میں رُخصت ہوا تھا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا' پھر فرشتہ اُن سب لوگوں کو وہاں سے نکال کر اُنہیں جنت کے پاس لے آئے گا' پھر وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس جائے گا تو پروردگار اُسے مزید پانی اور نور دے گا' وہ اُن پر چھڑکے گا اور یہ

الدُّنْيَا وَلَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا اَصَابَهُ ذٰلِكَ النَّضْحُ، فَاَخْرَجَهُمْ حَتّٰى جَعَلَهُمْ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اَذِنَ لِلشُّفَعَاءِ فَشَفَعُوا لَهُمْ فَاَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ

پانی صرف اُس پر چھڑکا جائے گا جس کے بارے میں اللہ چاہے گا اور جو ایسا شخص ہوگا جو دنیا سے ایسے حال میں رخصت ہوا تھا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا اُس پر وہ پانی چھڑکا جائے گا پھر وہ اُنہیں نکال کر جنت کے میدان میں داخل کرے گا' پھر شفاعت کرنے والوں کو اجازت دی جائے گی' وہ اُن لوگوں کے بارے میں شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی وجہ سے اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کی وجہ سے اُن لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا''۔

826- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ قَالَ: نا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ فِي حَلْقَةٍ يُحَدِّثُ اُنَاسًا، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ، فَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ اُنَاسًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ: وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ اُنْكِرُ ذٰلِكَ قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اَعْجَبُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ اَعْجَبُ مِنْكُمْ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{يُرِيدُونَ اَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا، وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ} [المائدۃ: 37]

فَانْتَهَرَنِي اَصْحَابُهُ وَكَانَ اَحْلَمَهُمْ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن صہیب بیان کرتے ہیں:

میرا گزر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' وہ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' میں اُن کے پاس بیٹھ گیا' میں نے اُنہیں یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگ جہنم سے نکلیں گے۔ راوی کہتے ہیں: میں اُن دنوں اس بات کا انکار کرتا تھا' میں نے کہا: اللہ کی قسم! دوسرے لوگوں پر اتنی حیرت نہیں ہوتی لیکن آپ لوگوں پر جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں اُن پر حیرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''وہ لوگ یہ ارادہ کریں گے کہ وہ اُس آگ سے نکلیں' لیکن وہ اُس سے نکل نہیں پائیں گے اور اُن کیلئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہو گا''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے مجھے ڈانٹا لیکن وہ

فَقَالَ: دَعُوا الرَّجُلَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اُن سب سے زیادہ بردبار تھے' اُنہوں نے فرمایا: اس شخص کو رہنے دو! پھر اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ} [المائدة: 37]

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا' زمین میں جو کچھ بھی ہے اگر وہ ان کے پاس ہو اور اس کے ہمراہ' اس کی مانند مزید ہو' تا کہ وہ (اس سب کو) قیامت کے دن کے عذاب (سے نجات کیلئے) فدیہ کے طور پر ادا کریں تو وہ بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اُن کیلئے دردناک عذاب ہوگا' وہ لوگ جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن اس میں سے نکل نہیں سکیں گے اور اُن کیلئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا''۔

قَالَ: وَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ:

اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

''اور رات کے کسی حصہ میں تم تہجد کی نماز ادا کرو' یہ تمہارے لیے اضافی چیز ہوگی' عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ قَوْمًا بِخَطَايَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُخْرِجَهُمْ أَخْرَجَهُمْ قَالَ: فَلَمْ أُكَذِّبْ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو اُن کے گناہوں کے حوالے سے عذاب دے گا اور پھر اگر وہ اُنہیں (جہنم سے) نکالنا چاہے گا تو اُنہیں نکال دے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے کہا کہ آج کے بعد میں کبھی اس بات کو نہیں جھٹلاؤں گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: إِنَّ الْمُكَذِّبَ بِالشَّفَاعَةِ أَخْطَأَ فِي تَأْوِيلِهِ خَطَأً فَاحِشًا خَرَجَ بِهِ عَنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) شفاعت کو جھٹلانے والا شخص قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے فحش غلطی کرتا ہے اور اس غلطی کی وجہ سے کتاب وسنت (کی دیگر نصوص سے) باہر نکل جاتا ہے۔

وَذَلِكَ أَنَّهُ عَمَدَ إِلَى آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكُفْرِ. أَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ قرآن کی اُن آیات کی طرف توجہ دیتا ہے جو اہلِ کفر کے بارے میں نازل ہوئی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ

أَنَّهُمْ إِذَا دَخَلُوا النَّارَ أَنَّهُمْ غَيْرُ خَارِجِينَ مِنْهَا. فَجَعَلَهَا الْمُكَذِّبُ بِالشَّفَاعَةِ فِي الْمُوَحِّدِينَ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى أَخْبَارِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ أَنَّهَا إِنَّمَا هِيَ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ، وَالْقُرْآنُ يَدُلُّ عَلَى هَذَا. فَخَرَجَ بِقَوْلِهِ السُّوءِ عَنْ جُمْلَةِ مَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْإِيمَانِ، وَاتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

بات بیان کی ہے کہ وہ لوگ (یعنی اہلِ کفر) جب جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو وہ جہنم سے نکل نہیں سکیں گے لیکن (شفاعت کا انکار کرنے والا شخص) اسے توحید کے قائل لوگوں کے بارے میں بتا دیتا ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے منقول اُن احادیث کی طرف توجہ نہیں دیتا جو شفاعت کے اثبات کے بارے میں ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ شفاعت کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کیلئے ہوگی اور قرآن بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے تو ایسا شخص اپنے اس بُرے مؤقف کی وجہ سے اُن چیزوں سے نکل جاتا ہے جو اہلِ ایمان کا تسلیم شدہ عقیدہ ہے اور وہ اہلِ ایمان کے راستہ کی پیروی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 115]

''اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ ہدایت اُس کے سامنے واضح ہو چکی ہو اور وہ اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ (دوسرے راستہ) کی پیروی کرے تو ہم اُس کو اُسی طرف پھیر دیں گے جس طرف اُس نے رُخ کیا ہے اور اُسے جہنم میں پہنچا دیں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے''۔

امام آجری کا وضاحتی نوٹ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَكُلُّ مَنْ رَدَّ سُنَنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَنَ أَصْحَابِهِ فَهُوَ مِمَّنْ شَاقَّ الرَّسُولَ وَعَصَاهُ، وَعَصَى اللهَ تَعَالَى بِتَرْكِهِ قَبُولَ السُّنَنِ، وَلَوْ عَقَلَ هَذَا الْمُلْحِدُ وَأَنْصَفَ مِنْ نَفْسِهِ، عَلِمَ أَنَّ أَحْكَامَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَمِيعَ مَا تَعَبَّدَ بِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر وہ شخص جو اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث اور اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب کے طریقہ کو مسترد کر دیتا ہے تو وہ اُن افراد میں سے ہوگا جو اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاتا ہے اور آپ کی نافرمانی کرتا ہے اور ایسا شخص سنت قبول کرنے کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب بھی ہوتا ہے اگر یہ ملحد شخص عقل رکھتا ہو اور انصاف سے کام لے تو یہ بات جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور وہ تمام چیزیں جن کے ذریعہ مخلوق اُس کی عبادت

خَلْقَهُ إِنَّمَا تُؤْخَذُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَقَدْ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْ يُبَيِّنَ لِخَلْقِهِ مَا أَنْزَلَهُ عَلَيْهِ مِمَّا تَعَبَّدَهُمْ بِهِ. فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ}

[النحل: 44]

وَقَدْ بَيَّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ جَمِيعَ مَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ مِنْ جَمِيعِ الْأَحْكَامِ وَبَيَّنَ لَهُمْ أَمْرَ الدُّنْيَا وَأَمْرَ الْآخِرَةِ وَجَمِيعَ مَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ. وَلَمْ يَدَعْهُمْ جَهَلَةً لَا يَعْلَمُونَ حَتَّى أَعْلَمَهُمْ أَمْرَ الْمَوْتِ وَالْقَبْرِ وَمَا يَلْقَى الْمُؤْمِنُ، وَمَا يَلْقَى الْكَافِرُ، وَأَمْرَ الْمَحْشَرِ وَالْوُقُوفَ وَأَمْرَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَالًا بَعْدَ حَالٍ يَعْرِفُهُ أَهْلُ الْحَقِّ، وَسَنَذْكُرُ كُلَّ بَابٍ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

کرتی ہے' یہ تمام احکام کتاب وسنت سے ہی حاصل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اُس کی مخلوق کے سامنے اُس چیز کو بیان کرے جو اللہ تعالیٰ نے اُس نبی ﷺ پر نازل کیا ہے جس کا تعلق اُن اُمور سے ہیں جنہیں بندگی کے طور پر وہ لوگ اختیار کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر کو نازل کیا تا کہ تم لوگوں کے سامنے اُس چیز کو بیان کرو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے تا کہ وہ لوگ غور وفکر کریں''۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کے سامنے وہ تمام چیزیں بیان کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمام احکام کے حوالے سے اُن پر فرض قرار دی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے سامنے دنیا سے متعلق اُمور بھی بیان کیے ہیں اور آخرت سے متعلق اُمور بھی بیان کیے ہیں' وہ تمام اُمور بیان کیے ہیں جن پر ایمان رکھنا چاہیے' آپ ﷺ نے اُن اُمور کو ایسے عالم میں نہیں چھوڑا کہ اُن کا علم نہ ہو یہاں تک کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو ایسے عالم میں نہیں چھوڑا کہ وہ ناواقف ہوں اور اُنہیں علم ہی نہ ہو یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اُن لوگوں کو موت اور قبر سے متعلق' مؤمن کو جس صورتِ حال کا سامنا کرنا ہوگا اور کافر کو جس صورتِ حال کا سامنا کرنا ہوگا اُس کے بارے میں' محشر اور وقوف کے بارے میں' جنت اور جہنم کے بارے میں' ایک حالت کے بعد دوسری حالت کے بارے میں بتایا ہے' اہلِ حق اس بات کی معرفت رکھتے ہیں' ہم ان میں سے ہر ایک کو اُس سے متعلق مخصوص باب میں ذکر کریں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

اہلِ جہنم کا عار دلانا

اعْلَمُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ: أَنَّ أَهْلَ الْكُفْرِ إِذَا دَخَلُوا النَّارَ وَرَأَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ وَأَصَابَهُمُ الْهَوَانُ الشَّدِيدُ نَظَرُوا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ مَعَهُمْ فِي النَّارِ فَعَيَّرُوهُمْ بِذَلِكَ وَقَالُوا: مَا أَغْنَى عَنْكُمْ إِسْلَامُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَأَنْتُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ؟ فَزَادَ أَهْلَ التَّوْحِيدِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُزْنًا وَغَمًّا. فَاطَّلَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا نَالَهُمْ مِنَ الْغَمِّ بِتَعْيِيرِ أَهْلِ الْكُفْرِ لَهُمْ فَأَذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ فَيَشْفَعُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالشُّهَدَاءُ وَالْعُلَمَاءُ وَالْمُؤْمِنُونَ فِيمَنْ دَخَلَ النَّارَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأُخْرِجُوا مِنْهَا عَلَى حَسَبِ مَا أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَدَخَلُوا الْجَنَّةَ. فَلَمَّا فَقَدَهُمْ أَهْلُ الْكُفْرِ وَدُّوا حِينَئِذٍ لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ وَأَيْقَنُوا أَنَّهُ لَيْسَ شَافِعٌ يَشْفَعُ لَهُمْ، وَلَا صَدِيقٌ حَمِيمٌ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهِمْ شَيْئًا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَهْلِ الْكُفْرِ لَمَّا نَضِجُوا بِالْعَذَابِ وَعَلِمُوا أَنَّ الشَّفَاعَةَ لِغَيْرِهِمْ قَالُوا:

اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ یہ بات جان لو کہ جب اہل کفر جہنم میں داخل ہو جائیں گے اور وہ لوگ دردناک عذاب دیکھیں گے تو اُنہیں شدید بیچارگی کا سامنا کرنا ہوگا۔ پھر وہ اہلِ جہنم کچھ اُن افراد کی طرف دیکھیں گے جو توحید کے قائل تھے لیکن اُن کے ساتھ آگ میں ہوں گے تو وہ اہلِ کفر اس حوالے سے اہلِ توحید کو عار دلائیں گے اور یہ کہیں گے: دنیا میں تمہارے اسلام کا تمہیں کیا فائدہ ہوا جبکہ آج تم لوگ بھی ہمارے ساتھ جہنم میں ہو؟ اس کے نتیجہ میں اہلِ توحید جو مسلمان ہوں گے اُن کے غم اور پریشانی میں اضافہ ہو جائے گا' اللہ تعالیٰ اس بات کی طرف توجہ کرے گا کہ جو اُن لوگوں کو غم لاحق ہوا ہوگا جو اہلِ کفر کے عار دلانے کی وجہ سے ہوگا' تو اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دے گا۔ تو انبیاء' فرشتے' شہداء' علماء اور اہلِ ایمان اُن لوگوں کے بارے میں شفاعت کریں گے جو مسلمان ہوں گے اور جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے اور پھر اُن لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا جیسا کہ اس بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ مختلف طبقات کی شکل میں وہاں سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو جب اہلِ کفر دیکھیں گے کہ یہ لوگ اب جہنم میں نہیں رہے ہیں تو وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ بھی مسلمان ہوتے اور اُنہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ اُن کیلئے کوئی ایسا شفاعت کرنے والا نہیں ہے جو اُن کے حق میں شفاعت کرے اور کوئی سچا دوست ایسا نہیں ہے جو اُن کے عذاب میں کوئی کمی کروا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کفر کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب وہ عذاب کا ذائقہ چکھیں گے اور یہ بات جان لیں گے کہ شفاعت

اُن کونصیب نہیں ہوگی اور دوسروں کونصیب ہوگی تو اُس وقت وہ کہیں گے:

{فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ} [الاعراف: 53] الْآيَةَ.

''کیا ہمارے لیےکوئی شفاعت کرنے والے ہیں جو ہمارے حق میں شفاعت کریں' یا پھر یہ ہے کہ ہمیں (دنیا کی طرف) واپس کر دیا جائے تو ہم اُس سے مختلف عمل کریں گے جو پہلے کیا کرتے تھے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے اُرشاد فرمایا ہے:

{فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ} {وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ○ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ○ تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○ إِذْ نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ○ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ○ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ} [الشعراء: 94تا101]

''پس اُنہیں (یعنی اُن بتوں کو) اُس (یعنی جہنم) میں ڈال دیا جائے گا اور ابلیس کے سبھی لشکر بھی (جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے) وہ لوگ اُس (جہنم) میں آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے یہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہم کھلی گمراہی میں تھے جب ہم تمہیں (یعنی باطل معبودوں) کو تمام جہانوں کے پروردگار کے برابر قرار دیتے تھے' ہمیں صرف مجرموں نے ہی گمراہ کیا تو (اب) ہمارے حق میں کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ وَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ قَالَتْ لِأَهْلِ الْكُفْرِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المدثر میں ارشاد فرمایا ہے اور یہ بات بتائی ہے کہ اہلِ کفر سے فرشتے یہ کہیں گے:

{مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ○ قَالُوا: لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ○ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ○ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ○ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ ○ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ} [المدثر: 42تا48]

''(وہ دریافت کریں گے:) کیا چیز تمہیں جہنم میں لے گئی؟ وہ جواب دیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور ہم محتاجوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم (غیر مناسب) غوروفکر کرنے والوں کے ساتھ غوروفکر کرتے رہتے تھے اور ہم روزِ جزا کی تکذیب کرتے تھے یہاں تک کہ یقین (یعنی موت) ہمارے پاس آ گیا (تو اب) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں فائدہ نہیں دے گی''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: هَذِهِ كُلُّهَا أَخْلَاقُ الْكُفَّارِ فَقَالَ عَزَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام چیزیں کفار کے اخلاق ہیں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَجَلَّ:

{فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ}
[المدثر: 48]

فَدَلَّ عَلَى اَنَّ لَابُدَّ مِنْ شَفَاعَةٍ وَاَنَّ الشَّفَاعَةَ لِغَيْرِهِمْ لِاَهْلِ التَّوْحِيدِ خَاصَّةً. وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ} [الحجر: 1]. {رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ} [الحجر: 2].

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَاِنَّمَا يَوَدُّ الْكُفَّارُ اَنْ لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ عِنْدَمَا رَاَوْا مَعَهُمْ فِي النَّارِ قَوْمًا مِنَ الْمُوَحِّدِينَ فَعَيَّرُوهُمْ وَقَالُوا: مَا اَغْنَى عَنْكُمْ اِسْلَامُكُمْ وَاَنْتُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ فَحَزِنُوا مِنْ ذَلِكَ فَاَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ وَالْاَنْبِيَاءَ وَمِنْ سَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ اَنْ يَشْفَعُوا فِيهِمْ فَشَفَعُوا فَاُخْرِجَ مَنْ فِي النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيدِ فَفَقَدَهُمْ اَهْلُ الْكُفْرِ فَسَاَلُوا عَنْهُمْ فَقِيلَ: شَفَعَ فِيهِمُ الشَّافِعُونَ لِاَنَّهُمْ كَانُوا مُسْلِمِينَ. فَعِنْدَهَا وَدُّوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ حَتَّى تَلْحَقَهُمُ الشَّفَاعَةُ

827- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ

''شفاعت کرنے والوں کی شفاعت اُنہیں فائدہ نہیں دے گی''۔

تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شفاعت ضرور موجود ہو گی اور یہ شفاعت اُن کے علاوہ لوگوں کیلئے ہوگی یعنی اہلِ توحید کیلئے ہوگی' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''الرٰ' یہ کتاب کی آیات ہیں اور واضح قرآن ہے' عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) کفار یہ خواہش اُس وقت کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے' جب وہ یہ دیکھیں گے کہ جو لوگ اُن کے ساتھ جہنم میں رہتے تھے لیکن وہ توحید کے قائل تھے اور جنہیں اُنہوں نے عار دلائی تھی اور یہ کہا تھا کہ تمہارے اسلام کا تمہیں کیا فائدہ ہوا جبکہ تم ہمارے ساتھ جہنم میں ہو؟ تو وہ لوگ اس بات پر غمگین ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں' انبیاء اور تمام مؤمنین کو حکم دے گا کہ وہ شفاعت کریں۔ وہ لوگ شفاعت کریں گے تو اُن اہلِ توحید کو جہنم سے نکال دیا جائے گا' جب اہلِ کفر اُنہیں غیر موجود پائیں گے اور اُن کے بارے میں دریافت کریں گے تو اُنہیں بتایا جائے گا کہ اُن کے بارے میں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت قبول ہوئی ہے کیونکہ وہ لوگ مسلمان تھے۔ تو اُس وقت وہ اہلِ کفر یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ لوگ بھی مسلمان ہوتے تا کہ اُنہیں بھی شفاعت نصیب ہو جاتی۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ:

{رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ} [الحجر: 2]

قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِمَنْ دَخَلَ النَّارَ: مَا أَغْنَى عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَغْضَبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ، فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ: اشْفَعُوا، فَيَشْفَعُونَ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، حَتَّى إِنَّ إِبْلِيسَ لَيَتَطَاوَلُ رَجَاءَ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حماد بیان کرتے ہیں:

میں نے ابراہیم نخعی سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ مسلمان ہوتے''۔

ابراہیم نخعی نے فرمایا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ مشرکین اُن لوگوں سے یہ کہیں گے جو (مسلمان) جہنم میں داخل ہوں گے کہ تم جس کی عبادت کیا کرتے تھے اُس کا تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ تو اللہ تعالیٰ غصہ میں آ جائے گا اور انبیاء اور فرشتوں سے فرمائے گا کہ تم لوگ شفاعت کرو! وہ لوگ شفاعت کریں گے تو اُن (اہلِ ایمان) کو جہنم سے نکال دیا جائے گا یہاں تک کہ ابلیس بھی اپنی گردن اوپر کرے گا اس اُمید پر کہ کاش وہ بھی اُن کے ساتھ نکل جائے۔ تو یہ وہ وقت ہوگا جب کافر لوگ یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

828- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ} [الحجر: 2]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جن لوگوں نے کفر کیا وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ مسلمان ہوتے''۔

قَالَ: لَا تَزَالُ الرَّحْمَةُ وَالشَّفَاعَةُ حَتَّى يُقَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ كُلُّ مُسْلِمٍ قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رحمت اور شفاعت مسلسل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ ہر مسلمان جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُس وقت کافر لوگ یہ خواہش کریں گے کہ کاش! وہ مسلمان ہوتے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: بَطَلَتْ حُجَّةُ مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ. الْوَيْلُ لَهُ إِنْ لَمْ يَتُبْ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اُس شخص کی حجت باطل ہو جاتی ہے جو شفاعت کو جھٹلاتا ہے اور ایسے شخص کیلئے بربادی ہے جو توبہ نہیں کرتا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے، وہ فرماتے ہیں:

مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ

''جو شخص شفاعت کو جھٹلاتا ہے اُس کو شفاعت میں سے کوئی حصہ نصیب نہیں ہوگا''۔

829- أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص شفاعت کو جھٹلاتا ہے اُس کو شفاعت میں سے کوئی حصہ نصیب نہیں ہوگا''۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ الشَّفَاعَةَ إِنَّمَا هِيَ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ شفاعت اہلِ کبائر کیلئے ہوگی

830- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: نا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ

830- رواہ الترمذی: 2436 والحاکم 69/1 وابن حبان: 6467 وأبو نعیم 200/3 وصححه الألبانی فی صحیح الجامع: 3335

مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

831- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُنْدَارُ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ قَالَ: نا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

قَالَ لِي جَابِرٌ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

(امام باقر بیان کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! جو شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب نہیں ہوگا اُس کا شفاعت سے کیا کام۔[1]

832- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أُمِّي، عَنْ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! شفاعت (کس کیلئے ہوگی)؟

[1] اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں:
کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے 'گناہ' پرہیزگاری واہ واہ

831- انظر السابق.

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّفَاعَةُ؟ فَقَالَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الشَّفَاعَةُ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

''شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

833- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسُوحِيُّ، قَالَ: نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

834- أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا الشَّفَاعَةُ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ

''شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

835- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

833- أخرجه أحمد 213/3، وأبو داؤد:4739، وحسن الألباني اسناده في ظلال الجنة:386.

834- رواه أبو داؤد:4739، والترمذي:2435، وابن خزيمة في التوحيد:271.

835- انظر السابق.

مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: نا أَبُو الْمُغِيرَةِ النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: نا الْأَعْمَشُ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّمَا جُعِلَتِ الشَّفَاعَةُ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شفاعت کو میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے بنایا گیا ہے''۔

836- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: نا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الْحَبَطِيُّ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

837- أَنْبَأَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: نا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ تُصِيبُهُ شَفَاعَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو سنا جنہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تو مجھے اُن افراد میں شامل کردے جنہیں حضرت

836- رواہ أبو یعلی: 4605 وذکرہ الھیثمی فی المجمع 377/1.

مُحَمَّدٍ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی''۔

فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُغْنِي الْمُؤْمِنِينَ عَنْ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ، وَلَكِنَّ الشَّفَاعَةَ لِلْمُذْنِبِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

تو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بے نیاز کیا ہے لیکن یہ شفاعت اہلِ ایمان اور مسلمانوں میں سے گناہگار افراد کیلئے ہوگی۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ الشَّفَاعَةَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ تَعَالَى

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ شفاعت اُس شخص کو نصیب ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا

838- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ الْمُطَرِّزُ:

ابوبکر قاسم بن زکریا نے اپنی سند کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے:)

839- وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہے جو مستجاب ہوتی ہے' ہر نبی نے اپنی مخصوص دعا کر لی اور میں نے اپنی مخصوص دعا' قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لی ہے' تو اگر اللہ نے چاہا تو یہ دعا ہر اُس شخص کو نصیب ہوگی' میری اُمت کا جو بھی شخص اس حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔

لَفْظُ أَبِي مُعَاوِيَةَ

ابو معاویہ نامی راوی کی روایت کے الفاظ درج ذیل ہے:

838- رواه البخاري: 6304، ومسلم: 198، والترمذي: 3602، وابن ماجه: 4307، ومالك 212/2، وعبد الرزاق في المصنف: 20864

شفاعت کسے نصیب ہوگی؟

840- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَاَخَّرْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نبی کی ایک مخصوص مستجاب دعا ہوتی ہے' ہر نبی نے اپنی مخصوص دعا کر لی اور میں نے اپنی مخصوص دعا اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے مؤخر کر دی تو اگر اللہ نے چاہا تو یہ دعا ہر اُس شخص کو نصیب ہوگی جو ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔

841- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَا يَسْاَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْكَ، لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ، اَسْعَدُ النَّاسِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کے حوالے سے سب سے زیادہ سعادت مند شخص کون ہوگا؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے ابو ہریرہ! میرا یہی خیال تھا کہ اس بارے میں تم سے پہلے کوئی اور مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ تم (علم کے حصول کے) شدید خواہش مند ہو' قیامت کے دن میری

841- رواه البخاري: 99، وأحمد 2/373، وابن خزيمة: 258.

بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ نَفْسِهِ

شفاعت کے حوالے سے سب سے زیادہ سعادت حاصل کرنے والا شخص وہ ہوگا جو پورے اخلاص کے ساتھ یہ اعتراف کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا، وَاخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو ہر نبی نے کر لی اور میں نے اپنی دعا اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لی''

842- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ سُفْيَانَ الثَّقَفِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ:

إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا فَأَنَا أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے کہا: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ نبی کرتا ہے اور میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لیتا ہوں''۔

843- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

842- رواہ مسلم: 337 وابن خزیمة: 258.

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے اور میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لیتا ہوں''۔

844- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ کرتا ہے اور میں نے اپنی مخصوص دعا قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لی ہے''۔

845- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ اپنی اُمت کے بارے میں کرتا ہے اور میں نے اپنی دعا کو اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لیا ہے''۔

845- رواه البخاري: 6305، ومسلم: 200، وابن حبان: 6196، وابن أبي عاصم في السنة: 797، وابن خزيمة في التوحيد: 261

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ أَوِ الشَّفَاعَةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

باب: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تذکرہ: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ یا تو وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے یا شفاعت (مجھے عطا کر دے) تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا''

846- أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ فِيهِ: وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَخَيَّرَنِي بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور اُس نے مجھے بتایا کہ پروردگار نے مجھے شفاعت اور اس بات کے درمیان اختیار دیا ہے کہ وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا''۔

فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، اجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِكَ فَقَالَ: إِنَّكُمْ أَهْلُ شَفَاعَتِي، ثُمَّ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ:

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی اپنی شفاعت میں شامل کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میری شفاعت کے مستحقین میں سے ہو۔ پھر ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کی طرف گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے پیغام رساں

846- رواہ الترمذی: 2441 وابن ماجہ: 4377 وأحمد 23/6 والحاکم 67/1 ورواہ الطیالسی: 998 وعبد الرزاق: 20865

فَخَيَّرَنِي بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

میرے پاس آیا' (اور اُس نے بتایا:) پروردگار نے مجھے شفاعت اور اس بات کے درمیان اختیار دیا ہے کہ وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا''۔

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، اجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُشْهِدُ مَنْ حَضَرَنِي اَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی اپنی شفاعت کے مستحقین میں شامل کیجئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی میرے پاس موجود ہے وہ اس بات پر گواہ ہو جائے کہ میری شفاعت ہر اُس شخص کو نصیب ہو گی' میری اُمت کا جو بھی شخص اس حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو بھی اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

847- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا جانا

848- قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ بَشِيرٍ وَاللَّفْظُ لِبِشْرِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَتَدْرُونَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ؟

''کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ میرے پروردگار نے مجھے کس

847- انظر السابق-

قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ: خَيَّرَنِي اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِهَا قَالَ: هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حوالے سے اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس نے مجھے اس بارے میں اختیار دیا ہے کہ یا تو وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے یا (مجھے) شفاعت (کا منصب نصیب کرے) تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بھی شفاعت کے مستحقین میں شامل کرے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (شفاعت) ہر مسلمان کو نصیب ہوگی''۔

شفاعت کے بارے میں دعا

849- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سَاَلْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّفَاعَةَ لِاُمَّتِي، فَقَالَ: لَكَ سَبْعُونَ اَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ

''میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے دعا مانگی تو اُس نے ارشاد فرمایا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ ستر ہزار افراد کسی حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے''۔

قَالَ: قُلْتُ: رَبِّ زِدْنِي قَالَ: فَاِنَّ لَكَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعِينَ اَلْفًا قَالَ: قُلْتُ: رَبِّ زِدْنِي قَالَ: فَحَثَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ: فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرما! تو پروردگار نے فرمایا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ (اُن ستر ہزار افراد میں سے) ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید (کسی حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے)۔

849- رواہ الدیلمی: 340.

عَنْهُ: حَسْبُنَا يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا اَبَا بَكْرٍ دَعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ لَنَا كَمَا اَكْثَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِنْ حَفَنَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اَبُو بَكْرٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو مجھے مزید عطا فرما! تو پروردگار نے اپنے دونوں ہاتھ ملائے' دایاں ہاتھ اور بایاں ہاتھ ملایا اور (اُس میں جتنے لوگ آتے تھے اُن کے بارے میں مجھے اختیار دیا) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لیے اتنا کافی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول کو ہمارے لیے مزید مانگنے دیں' اس طرح اللہ تعالیٰ بکثرت عطا کر رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم تو اللہ تعالیٰ کے ایک ہی لپ میں پورے آ جائیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر نے ٹھیک کہا ہے۔

850- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

" اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُوتِيتُ الشَّفَاعَةَ. فَاَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ. ثُمَّ اَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ ذَرَّةٌ. حَتَّى لَا يَبْقَى اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْاِيمَانِ هَذَا

''جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے شفاعت عطا کی جائے گی تو میں ہر ایسے شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا' پھر میں ہر اُس شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں ذرّہ کے وزن جتنا بھی ایمان ہوگا یہاں تک کہ کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں اتنا بھی ایمان ہوگا''۔

850- رواہ البخاری:7509۔

وَحَرَّكَ الْإِبْهَامَ وَالْمُسَبِّحَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو حرکت دے کر یہ ارشاد فرمایا۔

"ذرّہ" کی وضاحت

851- أَنْبَأَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: أَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {مِثْقَالَ ذَرَّةٍ} [النساء: 40]

فَقَالَ: أَدْخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدَهُ فِي التُّرَابِ ثُمَّ رَفَعَهَا ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا ثُمَّ قَالَ: كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْ هَؤُلَاءِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

"ذرّہ کے وزن جتنا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ مٹی میں داخل کیا پھر اُسے اُٹھایا' پھر اُس میں پھونک ماری اور پھر فرمایا: ان میں سے ہر ایک ذرّہ کے وزن جتنا ہے۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ أَقْوَامًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَفَاعَةِ الْمُؤْمِنِينَ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور اہلِ ایمان کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے

852- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حماد بن زید بیان کرتے ہیں:

میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: اے ابومحمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو شفاعت کی وجہ سے جہنم سے

852- رواه البخاري: 6558، ومسلم: 191، وأحمد 381/3، وأبو يعلى: 1833، والحميدي: 1245، والطيالسي: 2805.

قَوْمًا بِالشَّفَاعَةِ؟

قَالَ: نَعَمْ

نکالے گا''۔

تو عمرو بن دینار نے جواب دیا: جی ہاں!

853- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُشِيرُ إِلَى أُذُنَيْهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اُنہوں نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے نکال کر اُنہیں جنت میں داخل کرے گا''۔

854- وَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يُخْرِجُ اللهُ مِنَ النَّارِ قَوْمًا بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ. فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا اور اُنہیں جنت میں داخل کردے گا تو اہلِ جنت اُنہیں جہنمی کہیں گے''۔

855- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

853- رواه البخاري: 6558، ومسلم: 191، وأحمد 381/3، وابن أبي عاصم في السنة: 839، وابن حبان: 7483، والحميدي: 1245.

854- رواه البخاري: 6566، وأبو داؤد: 4740، والترمذي: 2603.

855- رواه مسلم: 185، وابن ماجه: 4309، وأحمد 11/3، وابن حبان: 184، والدارمي 331/2، وأبو عوانة: 186/1، وابن خزيمة في التوحيد: 282.

يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُ النَّارِ فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا، وَأَمَّا نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَإِنَّ النَّارَ تَأْخُذُهُمْ عَلَى قَدْرِ ذُنُوبِهِمْ فَيَحْتَرِقُونَ فِيهَا فَيَصِيرُونَ فَحْمًا، ثُمَّ يَأْذَنُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ فَيُبَثُّونَ أَوْ يُنْثَرُونَ عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيُؤْمَرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَيُفِيضُونَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ، فَتَنْبُتُ لُحُومُهُمْ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ

''جہاں تک اہلِ جہنم کا تعلق ہے تو جو لوگ اہلِ جہنم ہیں وہ جہنم میں مریں گے نہیں' البتہ کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں آگ اُن کے گناہوں کے حساب سے پکڑے گی اور وہ اُس میں جل جائیں گے اور اُس میں کوئلہ ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے بارے میں شفاعت کی اجازت دے گا تو وہ لوگ جہنم سے مختلف جماعتوں کی شکل میں نکلیں گے اور پھر اُنہیں جنت کی نہروں میں ڈال دیا جائے گا' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اہلِ جنت کو حکم ہوگا تو وہ اُن پر پانی بہائیں گے تو اُن کے گوشت یوں اُگ آئیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں کوئی دانہ (خودرُو پودے کی صورت میں) اُگ آتا ہے''۔

856- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ

''جب اہلِ جنت' جنت میں اور اہلِ جہنم' جہنم میں داخل ہو

856- رواه البخاري: 6550، ومسلم: 184، والترمذي: 2598، وأحمد 3/56، وابن حبان: 182۔

النَّارِ النَّارَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِرَحْمَتِهِ: انْظُرُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَأُخْرِجُوا، وَقَدْ عَادُوا حِمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ يُسَمَّى نَهَرَ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَوْ إِلَى جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَأْتِي صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی وجہ سے فرمائے گا: تم لوگ اُس بات کا جائزہ لو کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ جتنا ایمان موجود ہے اُسے جہنم سے نکال دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اُنہیں جہنم سے نکالا جائے گا تو وہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے اُنہیں ایک نہر میں ڈالا جائے گا جس کا نام نہرِ حیات ہے تو وہ اُس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں کوئی دانہ پھوٹ پڑتا ہے (یعنی خودرو پودا اُگ آتا ہے) کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ وہ زرد ہوتا ہے اور اِدھر اُدھر جھول رہا ہوتا ہے"۔

857- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُوتِيتُ الشَّفَاعَةَ فَأَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ، ثُمَّ أَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ حَتَّى لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْإِيمَانِ مِثْلُ هَذَا

"جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے شفاعت (کا منصب) عطا کیا جائے گا' تو میں ہر اُس شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں دانہ کے وزن جتنا ایمان ہوگا' پھر میں ہر اُس شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں ذرّہ کے وزن جتنا ایمان ہوگا یہاں تک کہ کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں اتنا ایمان موجود ہو"۔

وَحَرَّكَ الْإِبْهَامَ وَالْمُسَبِّحَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو حرکت دے کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

857- انظر: 850.

858- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بَعْدَ مَا يُصِيبُهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، يُسَمِّيهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم سے کچھ لوگ نکلیں گے جو اُس میں جل چکے ہوں گے اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہلِ جنت اُنہیں جہنمی کہیں گے''۔

859- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَيُخْرَجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ قَدْ مَحَشَتْهُمُ النَّارُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم سے کچھ لوگ ضرور نکلیں گے جنہیں آگ جلا چکی ہوگی اور پھر وہ شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے اور اُنہیں جہنمی کہا جائے گا''۔

860- اَنْبَاَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قیامت کے دن شفاعت کا یہ عالم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں

858- رواه البخاري: 6559، وأحمد 134/3، وأبو يعلى: 2886.

859- رواه أحمد 402/5، وأبو داؤد الطيالسي: 419، وابن المبارك في الزهد: 1266.

لَقَدْ بَلَغَتِ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَخْرِجُوا بِرَحْمَتِي مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ: ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ حَفَنَاتٍ بِيَدِهِ بَعْدَ ذَلِكَ

سے فرمائے گا: میری رحمت کی وجہ سے ایسے شخص کو بھی (جہنم سے) نکال دو جس کے دل میں رائی کے دانہ کے وزن جتنا ایمان موجود ہو۔ وہ فرماتے ہیں: اُس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے دستِ رحمت کے ذریعہ کچھ لپ (یعنی دونوں مٹھیوں میں بھر کر) لوگوں کو (جہنم سے) نکالے گا۔

اہلِ ایمان کا اپنے بھائیوں کیلئے بحث کرنا

861- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ يَكُونُ لَهُ الْحَقُّ عَلَى صَاحِبِهِ أَشَدَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ دَخَلُوا النَّارَ يَقُولُونَ: رَبَّنَا، إِخْوَانُنَا الَّذِينَ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَحُجُّونَ؟ أَدْخَلُوا النَّارَ؟ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، ثُمَّ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ، حَتَّى يَقُولَ: نِصْفُ

"کوئی بھی شخص اپنے مقابل فریق کے ساتھ اتنی زیادہ شدت کے ساتھ بحث نہیں کرتا جتنی شدت کے ساتھ اہلِ ایمان اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنے اُن بھائیوں کے بارے میں بات کریں گے جو جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے وہ اہلِ ایمان کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ ہمارے وہ بھائی ہیں جو ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور حج کرتے تھے کیا یہ جہنم میں داخل ہو گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ جاؤ اور جسے تم پہچانتے ہو اُسے (جہنم سے) نکال دو۔ تو وہ لوگ نکالیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اُن لوگوں کو بھی نکال دو جن کے

861- رواہ أحمد 94/3، وابن ماجہ: 60.

مِثْقَالٍ حَتَّى يَقُولَ: خَرْدَلَةٌ حَتَّى يَقُولَ: ذَرَّةٌ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: شَفَعَتِ الْأَخْيَارُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَبَقِيَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، ثُمَّ يَقْبِضُ قَبْضَةً أَوْ قَبْضَتَيْنِ مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُونَ الْجَنَّةَ

دل میں دینار کے وزن جتنا ایمان ہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: نصف مثقال جتنا ایمان ہو۔ یہاں تک کہ فرمائے گا: رائی کے دانہ جتنا ہو۔ یہاں تک کہ فرمائے گا: ذرّہ (کے وزن جتنا) ایمان ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اہلِ ایمان میں سے نیک لوگوں کی شفاعت کو قبول کر لیا اور اب سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات) باقی رہ گئی ہے' پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی یا دو مٹھی افراد کو جہنم میں سے لے گا اور اُنہیں جنت میں داخل کر دے گا"۔

آخرت میں مشرکین کی صورتِ حال

862- أَنْبَأَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْعُصْفُرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{قَالُوا: وَاللهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ} [الأنعام: 23]

قَالَ: لَمَّا أَمَرَ بِإِخْرَاجِ مَنْ دَخَلَ النَّارَ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فَقَالَ مَنْ بِهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ: تَعَالَوْا: فَلْنَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ لَعَلَّنَا أَنْ نَخْرُجَ مَعَ هَؤُلَاءِ، فَقَالُوا فَلَمْ يُصَدَّقُوا قَالَ: فَحَلَفُوا، {وَاللهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ} [الانعام: 23] قَالَ: فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"وہ لوگ کہیں گے: اللہ کی قسم! جو ہمارا پروردگار ہے' ہم لوگ مشرک نہیں تھے"۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: اہلِ ایمان میں سے جو لوگ جہنم میں داخل ہوئے ہوں گے جب اُنہیں نکالے جانے کا حکم ہوگا تو جہنم میں جو مشرکین ہوں گے وہ یہ کہیں گے: آؤ تاکہ ہم لا الٰہ الا اللہ پڑھیں' تاکہ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ نکل جائیں۔ وہ لوگ یہ کلمہ پڑھیں گے لیکن اُن کی بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی' تو اُس وقت وہ حلف اُٹھا کر یہ کہیں گے: اللہ کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے! ہم لوگ مشرک نہیں تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

{انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ}

[الانعام: 24]

"تم اس بات کا جائزہ لو کہ یہ کیسے اپنے آپ کو جھٹلا رہے ہیں اور اُس راستہ سے ہٹ گئے ہیں جو یہ پہلے (دنیا میں) افتراء کیا کرتے تھے"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِجَمِيعِ ذُرِّيَّةِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ بِأَنْ يُخْرَجَ مِنَ النَّارِ كُلُّ مُوَحِّدٍ ثُمَّ يَشْفَعُ آدَمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. ثُمَّ الْأَنْبِيَاءُ. ثُمَّ الْمَلَائِكَةُ. ثُمَّ الْمُؤْمِنُونَ فَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِهَذَا. لَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا. وَخَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) کئی حوالوں سے یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے موحدین کی شفاعت کریں گے' یہ کہ ہر موحد کو جہنم سے نکال دیا جائے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام شفاعت کریں گے' پھر دیگر انبیاء کریں گے' پھر فرشتے کریں گے' پھر اہلِ ایمان کریں گے' تو ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' جو شخص اس بات کو (یعنی شفاعت کے حق ہونے کو) جھٹلائے گا وہ دور کی گمراہی اور خسارہ کا شکار ہو جائے گا۔

بنی نوع انسان کا "شفیع" کو تلاش کرنا

863- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ذُكِرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انبیاء کرام علیہم السلام کا نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَسَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَإِنَّ بِيَدِي لِوَاءَ

"اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن' میں تمام لوگوں کا سردار ہوؤں گا اور یہ بات فخر کے

863- رواہ البخاری: 4476، ومسلم: 193، وأحمد 116/3، والطیالسی: 2010.

الْحَمْدِ، وَاِنَّ تَحْتَهُ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ قَالَ: يُنَادِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ. فَيَقُولُ آدَمُ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ. فَيَقُولُ: اَخْرِجْ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ فَيَقُولُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ. فَيُخْرِجُ مَالَا يَعْلَمُ عَدَدَهُ اِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ: اَنْتَ آدَمُ اَكْرَمَكَ اللهُ، وَخَلَقَكَ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ، فَيَقُولُ: لَيْسَ ذَلِكَ اِلَيَّ الْيَوْمَ، وَلَكِنْ سَأُرْشِدُكُمْ. عَلَيْكُمْ بِعَبْدٍ اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا وَاَنَا مَعَكُمْ. فَيَأْتُونَ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَيَقُولُونَ: يَا اِبْرَاهِيمُ. اَنْتَ عَبْدٌ اتَّخَذَكَ اللهُ خَلِيلًا. فَاشْفَعْ لِذُرِّيَّةِ آدَمَ. لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ. فَيَقُولُ: لَيْسَ ذَلِكَ اِلَيَّ. وَلَكِنْ سَأُرْشِدُكُمْ. عَلَيْكُمْ بِعَبْدٍ اصْطَفَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَلَامِهِ وَرِسَالَاتِهِ، وَاَلْقَى عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْهُ: مُوسَى، وَاَنَا مَعَكُمْ. فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى اَنْتَ عَبْدٌ اصْطَفَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

طور پر نہیں کہہ رہا' میرے ہاتھ میں لواءِ حمد ہو گا' حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ سب (اولادِ آدم) اُس کے نیچے ہوں گے اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پکارے گا تو وہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی اولاد میں سے اُن لوگوں کو نکالو جو جہنم میں بھیجے گئے ہیں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: جہنم میں بھیجے گئے سے مراد کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے افراد۔ تو وہ اُن لوگوں کو نکالیں گے جن کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہو گا۔ پھر وہ (لوگ) حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: آپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کی' اُس نے آپ کو اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا' آپ میں اپنی روح کو پھونکا' آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا' اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا' آپ اپنی اولاد کیلئے شفاعت کیجئے کہ کہیں آج کے دن اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: آج کے دن میں یہ نہیں کر سکتا' البتہ میں تمہاری راہنمائی کر دیتا ہوں' تم ایک ایسے بندہ کے پاس جاؤ جسے اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا تھا اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت ابراہیم! آپ ایک ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلیل بنایا تھا تو آپ اولادِ آدم کیلئے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کیجئے کہ آج کے دن اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: میں یہ نہیں کر سکتا' میں تمہاری

بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ، وَأَلْقَى عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنْهُ. اشْفَعْ لِذُرِّيَّةِ آدَمَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَيَّ، وَلَكِنْ سَأُرْشِدُكُمْ، عَلَيْكُمْ بِرُوحِ اللهِ وَكَلِمَتِهِ: عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ. فَيَأْتُونَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى، أَنْتَ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ، اشْفَعْ لِذُرِّيَّةِ آدَمَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَيَّ، عَلَيْكُمْ بِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ: أَحْمَدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا مَعَكُمْ. فَيَأْتُونَ فَيَقُولُونَ: يَا أَحْمَدُ، جَعَلَكَ اللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، فَاشْفَعْ لِذُرِّيَّةِ آدَمَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ. فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَنَا صَاحِبُهَا فَآتِي حَتَّى آخُذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَأَقُولُ: أَنَا أَحْمَدُ فَيُفْتَحُ لِي، فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى الْجَبَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَرَرْتُ سَاجِدًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لِي مِنَ التَّحْمِيدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ شَيْءٌ لَا يُحْسِنُ الْخَلْقُ ثُمَّ يُقَالُ: سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، ذُرِّيَّةُ آدَمَ لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي

راہنمائی کر دیتا ہوں' تم ایک ایسے بندہ کی طرف جاؤ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور رسالت کے حوالے سے منتخب کیا اور اپنی طرف سے محبت اُس کی طرف القاء کی' وہ حضرت موسیٰ ہیں' میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ ایک ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے حوالے سے آپ کو منتخب کیا اور آپ پر اپنی محبت ڈال دی تو آپ حضرت آدم کی اولاد کیلئے شفاعت کیجئے کہ کہیں آج اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے: آج میں ایسا نہیں کر سکتا' البتہ میں تمہاری راہنمائی کر دیتا ہوں' تم لوگ اللہ کے کلمہ اور روح حضرت عیسیٰ بن مریم کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کی روح اور کلمہ ہیں' آپ حضرت آدم کی ذریت کے بارے میں شفاعت کیجئے' ایسا نہ ہو کہ آج اُنہیں آگ میں جلا دیا جائے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: آج میں یہ نہیں کر سکتا' تم لوگ ایک ایسے بندہ کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے اور وہ حضرت احمد ہیں' میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت احمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے' آپ حضرت آدم کی ذریت کیلئے شفاعت کیجئے کہ آج اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو میں کہوں گا: ٹھیک ہے! میں ہی یہ کام کروں گا۔[1] پھر میں آؤں گا اور جنت کے دروازہ کی کنڈی پکڑ لوں گا تو کہا

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

رُسل و ملک پہ درود ہو وہی جانے اُن کے شمار کو
مگر ایک ایسا دِکھا تو دو جو شفیع روزِ شمار ہے

قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ. ثُمَّ يَعُودُونَ إِلَيَّ فَيَقُولُونَ: ذُرِّيَّةُ آدَمَ لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ قَالَ: فَآتِي حَتَّى آخُذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَأَقُولُ: أَحْمَدُ فَيُفْتَحُ لِي، فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى الْجَبَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَرَرْتُ سَاجِدًا فَأَسْجُدُ مِثْلَ سُجُودِي أَوَّلَ مَرَّةٍ وَمِثْلَهُ مَعِي، فَيُفْتَحُ لِي مِنَ الثَّنَاءِ عَلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ التَّحْمِيدِ مِثْلُ مَا فُتِحَ لِي أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيُقَالُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَسَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ: يَا رَبُّ، ذُرِّيَّةُ آدَمَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ فَيَقُولُ: أَخْرِجُوا لَهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ قِيرَاطٍ مِنْ إِيمَانٍ ثُمَّ يَعُودُونَ إِلَيَّ، فَآتِي حَتَّى أَصْنَعَ كَمَا صَنَعْتُ، فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى الْجَبَّارِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَرْتُ سَاجِدًا، فَأَسْجُدُ كَسُجُودِي أَوَّلَ مَرَّةٍ وَمِثْلَهُ مَعِي، وَيُفْتَحُ لِي مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيدِ مِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ يُقَالُ: سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، ذُرِّيَّةُ آدَمَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَا لَا يَعْلَمُ عِدَّتَهُمْ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَبْقَى

جائے گا: کون ہے؟ تو میں کہوں گا: میں احمد ہوں! تو میرے لیے وہ دروازہ کھولا جائے گا' پھر جب میں پروردگار کا دیدار کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا' اُس وقت اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد و ثناء کے ایسے کلمات القاء فرمائے گا کہ کسی مخلوق نے اتنی عمدہ حمد و ثناء نہیں کی ہوگی۔ پھر کہا جائے گا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! آج کے دن حضرت آدم کی اولاد کو آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو پروردگار فرمائے گا: تم لوگ جاؤ اور جس ایسے بندہ کو پاتے ہو جس کے دل میں ایک دینار کے وزن جتنا ایمان موجود ہو تو اُسے (آگ سے) نکال دو۔ پھر وہ لوگ واپس میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: حضرت آدم کی ذریت کو آج آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو میں آؤں گا اور جنت کے دروازہ کے حلقہ کو پکڑوں گا تو دریافت کیا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا: میں احمد ہوں۔ تو میرے لیے دروازہ کھولا جائے گا' جب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا اور اُسی طرح سجدہ کروں گا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا اور اُس کے ساتھ مزید کروں گا' تو اللہ تعالیٰ اُس وقت حمد و ثناء کے مزید کلمات مجھے القاء فرمائے گا جو اُس سے مختلف ہوں گے جو اُس نے پہلی مرتبہ میرے لیے القاء کیے تھے۔ پھر کہا جائے گا: تم اپنا سر اُٹھاؤ! تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! حضرت آدم کی ذریت کو آج آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو پروردگار فرمائے گا: تم ایسے شخص کو بھی (جہنم سے) نکال دو جس کے دل میں ایک قیراط کے وزن جتنا ایمان موجود ہے۔ پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں پھر آؤں گا اور اُسی طرح کروں

أَكْثَرُهُمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ لِآدَمَ بِالشَّفَاعَةِ، فَيَشْفَعُ لِعَشَرَةِ آلَافِ أَلْفٍ، ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ، فَيَشْفَعُونَ، حَتَّى إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَشْفَعُ لِأَكْثَرِ مِنْ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

گا جس طرح پہلے کیا تھا' جب میں پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا اور اُسی طرح سجدہ کروں گا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا اور اُس کے ساتھ مزید کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ اُسی کی مانند حمد وثناء کے کلمات مجھے القاء کرے گا' پھر فرمایا جائے گا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! حضرت آدم کی ذریت کو آج آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو پروردگار فرمائے گا: تم جاؤ اور جس بندہ کے دل میں ایمان کا ایک ذرّہ جتنا وزن بھی پاؤ تو اُسے بھی نکال لو۔ تو پھر اتنے لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا کہ جن کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہوگا' پھر بھی زیادہ تر لوگ باقی رہ جائیں گے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کو شفاعت کا حکم ہوگا تو وہ دس لاکھ لوگوں کی شفاعت کریں گے پھر فرشتوں کو' انبیاء کو حکم ہوگا تو وہ بھی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ ایک عام مؤمن بھی ربیعہ اور مضر قبیلہ کے افراد سے زیادہ لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

864- وَأَنْبَأَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ الْفِرْيَابِيِّ وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ

''قیامت کے دن اہلِ ایمان' حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے''..... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے جو فریابی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے اور اس روایت کے اور بھی دیگر طرق ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ شَفَاعَةِ الْعُلَمَاءِ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: علماء اور شہداء کا قیامت کے دن شفاعت کرنے کا تذکرہ

865- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تِسْعُ خِصَالٍ، يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ الْفَزَعَ الْأَكْبَرَ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ

''شہید کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نو خصوصیات حاصل ہوتی ہیں' ایک یہ کہ اُس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اُس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور وہ جنت میں اپنے ٹھکانہ کو دیکھ لیتا ہے' اُسے جنت کا حلّہ پہنایا جاتا ہے' حورعین کے ساتھ اُس کی شادی کر دی جاتی ہے' قبر کے عذاب سے اُسے محفوظ کر دیا جاتا ہے' قیامت کی سختی سے وہ مامون ہوتا ہے' اُس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا اور اُس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگا اور حورِعین سے تعلق رکھنے والی بہتّر بیویوں سے اُس کی شادی ہوگی اور وہ اپنے رشتہ داروں میں سے ستّر افراد کی شفاعت کرے گا''۔

866- وَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

865- رواہ ابن ماجہ:2799، والترمذی:1663، وأحمد131/4، ورواہ عبد الرزاق:9559، والطبرانی فی الکبیر 266/20۔

866- انظر السابق۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

فرمان نقل کرتے ہیں:

لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تِسْعُ خِصَالٍ۔

''شہید کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نو خصوصیات حاصل ہوتی ہیں''۔

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ:

اُس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ

''وہ اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر افراد کے بارے میں شفاعت کرے گا''۔

شہید کا ستر رشتہ داروں کی شفاعت کرنا

867- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسَافِرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي نِمْرَانُ بْنُ عُتْبَةَ الذِّمَارِيُّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَشْفَعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ

''شہید اپنے ستر رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا''۔

868- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

867- رواه أبو داؤد: 2522، وابن حبان: 161، وخرجه الألباني في صحيح أبي داؤد: 2201۔

868- انظر السابق۔

عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ التِّنِّيسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي نِمْرَانُ الذِّمَارِيُّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ، وَنَحْنُ أَيْتَامٌ صِغَارٌ، فَمَسَحَتْ رُءُوسَنَا وَقَالَتْ: أَبْشِرُوا يَا بَنِيَّ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا مِنْ شَفَاعَةِ أَبِيكُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَشْفَعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

نمران ذماری بیان کرتے ہیں:

ہم سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم یتیم کمسن بچے تھے' اُنہوں نے ہمارے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے میرے بیٹو! تم خوشخبری قبول کرو' مجھے اُمید ہے کہ تمہیں اپنے باپ کی شفاعت نصیب ہوگی' کیونکہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''شہید اپنے اہلِ خانہ میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا''۔

انبیاء' علماء اور شہداء کا شفاعت کرنا

869- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عِلَاقَةَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يُشَفَّعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے: انبیاء' پھر علماء اور پھر شہداء''۔

869- رواه ابن ماجه:4313، والديلمي:8946، وابن عدی:262/5، وقال الألباني في الضعيفة:1978.

قرآن کے حافظ کا شفاعت کرنا

870- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ وَاسْتَظْهَرَهُ اَدْخَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ

''جو شخص قرآن سیکھتا ہے' اُسے یاد کرتا ہے' اس کے بارے میں احتیاط کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا اور اُس کے اہلِ خانہ میں سے دس افراد کے بارے میں اُس کی شفاعت قبول کرے گا' جو سب ایسے افراد ہوں گے کہ اُن کیلئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی''۔

871- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِي مِثْلُ اَحَدِ الْحَيَّيْنِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

''میری اُمت کے ایک شخص کی شفاعت کی وجہ سے دو قبیلوں ربیعہ اور مضر میں سے ایک قبیلہ کی تعداد جتنے افراد جنت میں داخل

870- رواه الترمذی: 2907، وابن ماجه: 216، وأحمد 148/1۔

871- رواه الترمذی: 2568، وأحمد 257/5، والحاکم 408/3، وعواه الهیثمی فی مجمع الزوائد 381/10، وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی: 1985۔

ہوں گے''۔

قَالَ: وَكَانَ الْمَشْيَخَةُ يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

راوی بیان کرتے ہیں: مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ فرد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ (اس کی دلیل درج ذیل روایت ہے:)

حضرت عثمان کا بکثرت لوگوں کی شفاعت کرنا

872- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَسْرٌ اَبُو جَعْفَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

''قیامت کے دن عثمان' ربیعہ اور مضر (قبیلہ کے افراد) جتنے افراد کی شفاعت کرے گا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدْ رُوِيَ اَنَّهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایت بھی منقول ہے:

مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهُ شَفَاعَةٌ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے ہر ایک کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا''۔

اہلِ بیت کا شفاعت کرنا

873- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ اَنَّ كَعْبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: میں اس ہاتھ کو شفاعت کیلئے سنبھال رہا ہوں۔ تو انہوں نے

الْاَحْبَارِ، اَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اِنِّيْ اَدَّخِرُ هٰذَا لِلشَّفَاعَةِ فَقَالَ: وَهَلْ شَفَاعَةٌ اِلَّا لِلْاَنْبِيَاءِ؟ اَوْ قَالَ: وَهَلْ لِيْ شَفَاعَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ اِلَّا كَانَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ

کہا: شفاعت کا منصب تو صرف انبیاء کو نصیب ہوگا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا مجھے بھی شفاعت کا منصب ملے گا؟ تو کعب احبار نے جواب دیا: جی ہاں! نبی کے اہلِ بیت میں سے ہر ایک کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

874- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ، اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اَخَذَ كَعْبُ الْاَحْبَارِ بِيَدِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ: اِنِّيْ اَخْتَبِيْهَا لِلشَّفَاعَةِ عِنْدَكَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَهَلْ لِيْ شَفَاعَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ بن سعد بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: میں اسے آپ کے پاس شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھوا رہا ہوں۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا مجھے بھی شفاعت کا منصب نصیب ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے ہر ایک کو قیامت کے دن شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

حضرت عباس سے شفاعت کی درخواست

875- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: اَنْبَاَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ: اَخَذَ كَعْبٌ بِيَدِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: احْفَظْهَا لِيْ عِنْدَكَ، تَشْفَعُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: آپ اسے میرے لیے اپنے پاس سنبھال کے رکھیں، قیامت کے دن آپ اس کے ذریعہ میری شفاعت کیجئے گا۔ تو

لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَهَلْ لِي مِنْ شَفَاعَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ يُسْلِمُ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مجھے بھی شفاعت کا منصب نصیب ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی کے اہلِ بیت میں سے جو بھی اسلام قبول کرتا ہے اُسے شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

امام آجری کے اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنٍ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: فَأَنَا أَرْجُو لِمَنْ آمَنَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الشَّفَاعَةِ وَبِقَوْمٍ يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ، وَبِجَمِيعِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَبِجَمِيعِ مَا سَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنَ الْمَحَبَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَصَحَابَتِهِ وَأَزْوَاجِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ: أَنْ يَرْحَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ، وَلَا يَحْرِمَنَا وَإِيَّاكُمْ مِنْ تَفَضُّلِهِ وَرَحْمَتِهِ، وَأَنْ يُدْخِلَنَا وَإِيَّاكُمْ فِي شَفَاعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَفَاعَةِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ الصَّحَابَةِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَأَزْوَاجِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، وَمَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ، فَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ، كَمَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں اس شخص کے لیے (اچھی عاقبت کی) اُمید کرتا ہوں کہ جو شخص اُن چیزوں پر ایمان رکھتا ہو جو شفاعت کے حوالے سے ہم نے ذکر کی ہیں اور اہلِ توحید کے جہنم سے نکالے جانے کے حوالے سے ذکر کی ہیں اور اُن تمام باتوں پر ایمان رکھتا ہو جو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں اور اُن تمام باتوں پر بھی ایمان رکھتا ہوں جو ہم ان شاء اللہ آگے چل کر ذکر کریں گے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو اور آپ کے اہلِ بیت سے' آپ کے اصحاب سے اور آپ کی ازواج سے' سب سے محبت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے اور وہ ہمیں اور آپ کو اپنے فضل اور رحمت سے محروم نہیں رکھے' اس حوالے سے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ہمارے نبی کی شفاعت (کے مستحقین) میں داخل کرے اور اُن کی شفاعت میں داخل کرے' جن کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ صحابہ کرام' اہل بیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج' سب کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔ لیکن جو شخص شفاعت کو جھٹلائے گا' اُسے شفاعت میں سے کوئی حصہ نصیب نہیں ہوگا جس طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ الْإِيمَانِ بِالْحَوْضِ الَّذِي أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب: اُس حوضِ کوثر پر ایمان رکھنا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا جائے گا

876- أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَنَا عِنْدَ حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قَالَ: فَسُئِلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَعَةِ الْحَوْضِ؟ فَقَالَ: مِثْلُ مَا بَيْنَ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَّانَ قَالَ سَعِيدٌ: مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ أَوْ نَحْوَهُ، وَسُئِلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهِ؟ فَقَالَ: أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، يَغُبُّ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مِدَادُهُ مِنَ

''قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پاس ہوں گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس حوض کی وسعت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا میرے اس کھڑے ہونے کی جگہ سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے (وہ حوض اتنا بڑا ہوگا)۔ سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: اُن دونوں جگہوں کے درمیان ایک ماہ یا اس کے لگ بھگ مسافت کا فاصلہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس حوض کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید

876- رواہ مسلم: 2301، والترمذی: 2444، وابن ماجه: 4303، وأحمد 5/283، والحاکم 4/184، وابن حبان: 6445، وعبد الرزاق: 20853۔

الْجَنَّةِ، اَحَدُهُمَا مِنْ وَرِقٍ، وَالْآخَرُ مِنْ ذَهَبٍ

اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اور اُس میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہوں گے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کا پانی جنت سے آتا ہوگا' جن (پرنالوں) میں سے ایک چاندی کا ہوگا اور دوسرا سونے کا ہوگا۔

877- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِدُونَ عَلَى الْحَوْضِ، وَاَنَا اَرُدُّ عَنْهُ النَّاسَ بِعَصَايَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَرَضُهُ؟ قَالَ: كَمَا بَيْنَ مَقَامِي اِلَى عَمَّانَ قُلْنَا: مَا آنِيَتُهُ؟ قَالَ: عَدَدُ النُّجُومِ، فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ، وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا

قَالَ ثَوْبَانُ: فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَجْعَلَكُمْ وَارِدِيهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حوض پر میرے پاس آؤ گے اور میں کچھ لوگوں کو اپنے عصا کے ذریعہ حوض سے پرے کروں گا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا میری اس جگہ سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے۔ ہم نے عرض کی: اُس کے برتن کیسے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستاروں کی تعداد جتنے ہوں گے' اُس میں جنت کے دو پرنالے ہوں گے جن میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا ہوگا' جو شخص اُس (یعنی حوضِ کوثر) میں سے مشروب پئے گا اُسے اُس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں بھی اُن لوگوں میں شامل کرے جو اُس (حوض) پر وارد ہوں گے۔

غریب مہاجرین کی فضیلت

878- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

878- رواہ الترمذی: 2444' وابن ماجہ: 4303' وأحمد 275/5' والحاکم 184/4.

مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، وَشَيْبَةُ بْنُ الْأَحْنَفِ الْأَوْزَاعِيُّ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ، يُحَدِّثُ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ حَوْضَهُ فَقَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ: مَنْ أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا لَهُ؟ قَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ، الشَّعِثَةُ رُءُوسُهُمْ، الدَّنِسَةُ ثِيَابُهُمُ الَّذِينَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ، وَلَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے حوض کا ذکر کیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے پہلے وہاں کون آئے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غریب مہاجرین' جن کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' کپڑے میلے کچیلے ہوتے ہیں' جن کیلئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے ہیں اور خوشحال عورتوں کے ساتھ اُن کی شادی نہیں ہوتی ہے۔

879- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: ذُكِرَ أَنَّ أَبَا سَبْرَةَ بْنَ سَلَمَةَ سَمِعَ ابْنَ زِيَادٍ يَسْأَلُ عَنِ الْحَوْضِ؟ فَقَالَ: مَا أَرَاهُ حَقًّا بَعْدَ مَا سَأَلَ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ، وَالْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، وَعَائِذَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ فَقَالَ: مَا أُصَدِّقُ، فَقَالَ أَبُو سَبْرَةَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شِفَاءً؟ بَعَثَنِي أَبُوكَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فِي مَالٍ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو بِفِيهِ، وَكَتَبْتُهُ بِيَدِي، مَا سَمِعَ مِنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں:

یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ابوسبرہ بن سلمہ نے ابن زیاد کو سنا کہ وہ حوضِ کوثر کے بارے میں دریافت کر رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: میں تو اسے حق سمجھتا ہوں۔ اُنہوں نے اس بارے میں حضرت ابوبرزہ اسلمی' حضرت براء بن عازب اور حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تھا۔ ابن زیاد نے کہا: یہ کتنی سچی بات ہے؟ تو ابوسبرہ نے کہا: کیا میں آپ کو اس حدیث میں شفاء کی بات نہ بیان کروں؟ آپ کے والد نے مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس کسی مال کے سلسلہ میں بھیجا۔ میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے خود اپنی زبان سے مجھے حدیث بیان کی اور میں نے اپنے ہاتھوں سے

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ أَزِدْ حَرْفًا وَلَمْ أَنْقِصْ حَرْفًا، حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ فِيهِ:

اُسے نوٹ کیا۔ وہ چیز جو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنی تھی' میں نے اس میں کسی حرف کا اضافہ نہیں کیا اور کوئی حرف کم نہیں کیا۔ اُنہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ بھی مذکور ہے:

مَوْعِدُكُمْ حَوْضِي، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، وَهُوَ أَبْعَدُ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى مَكَّةَ، وَذَلِكَ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، فِيهِ أَبَارِيقُ أَمْثَالُ الْكَوَاكِبِ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الْفِضَّةِ، مَنْ وَرَدَ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا

''تم لوگوں سے ملاقات میرے حوض پر ہوگی' جس کی لمبائی اُس کی چوڑائی جتنی ہے اور وہ ایلہ سے لے کر مکہ کے درمیانی فاصلہ تک سے زیادہ بڑا ہے اور یہ ایک ماہ (مسافت) کا فاصلہ ہے' اُس حوض میں ایسے کوزے ہوں گے جو ستاروں کی مانند (بے شمار) ہوں گے' اُس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہوگا' جو شخص وہاں آئے گا وہ اُس میں سے پیئے گا اور اُس کے بعد اُسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہو گی''۔

فَقَالَ ابْنُ زِيَادٍ: مَا حُدِّثْتُ عَنِ الْحَوْضِ حَدِيثًا هُوَ أَثْبَتُ مِنْ هَذَا، أَشْهَدُ أَنَّ الْحَوْضَ حَقٌّ، وَأَخَذَ الصَّحِيفَةَ الَّتِي جَاءَ بِهَا أَبُو سَبْرَةَ

ابن زیاد نے کہا: حوضِ کوثر کے بارے میں مجھے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کی گئی جو اس سے زیادہ مستند ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حوضِ کوثر حق ہے۔ پھر اُس نے وہ صحیفہ حاصل کیا جو ابوسبرہ لے کر آئے تھے۔

880- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَابِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَلَفَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَقَالَ: لَا سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ زِيَادٍ: وَلِمُحَمَّدٍ حَوْضٌ؟ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ابن زیاد کے سامنے حلف اُٹھایا اور بولا: اللہ تعالیٰ اُسے حضرت محمد ﷺ کے حوض سے سیراب نہ کرے (اگر اُس نے غلط بیانی کی ہو)۔ ابن زیاد نے اُس سے دریافت کیا: کیا حضرت محمد ﷺ کا کوئی حوض بھی ہوگا؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! یہ حضرت انس بن مالک موجود ہیں جو یہ

نَعَمْ. هٰذَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ لَهُ حَوْضًا فَجَاءَ اَنَسٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنَّ لِي حَوْضًا وَاَنَا فَرَطُكُمْ عَلَيْهِ

حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض بھی ہوگا۔ پھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) میرا حوض ہوگا اور میں اُس پر تمہارا میزبان ہوؤں گا''۔

کچھ لوگ حوضِ کوثر پر وارد نہیں ہوں گے

881- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَيَّ رِجَالٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ وَرُفِعُوا اِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُوْنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! حوض پر کچھ ایسے افراد بھی آئیں گے کہ جب میں اُنہیں پہچان لوں گا اور وہ میری طرف آئیں گے تو اُنہیں مجھ سے پہلے ہی واپس کھینچ لیا جائے گا''۔

882- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قَطَنٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

881- رواه أحمد 281/3، رواه البخاري: 6582، ومسلم: 2304، وأبو داؤد: 4747، والترمذي: 2442، وابن ماجه: 4304.

882- رواه البخاري: 2580، ومسلم: 2303، والترمذي: 2447، وابن ماجه: 4304.

قَالَ:

مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي: كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَكَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء سے لے کر مدینہ منورہ تک کا فاصلہ ہے' یا جتنا مدینہ سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے''۔

883- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُضْحِيَةِ مِنْ آنِيَةِ الْجَنَّةِ، يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! اُس کے برتن ستاروں اور تاروں کی تعداد سے زیادہ ہوں گے جو تاریک رات میں ہوتے ہیں' یہ جنت کے برتن ہوں گے' اُس حوض میں جنت سے دو پرنالے گرتے ہوں گے' جو شخص اُس حوض سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا' اُس کی لمبائی اُس کی چوڑائی جتنی ہوگی جو عمان سے لے کر ایلہ تک کے فاصلہ جتنی ہوگی' اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا''۔

884- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حوض کے برتن کتنے ہوں گے؟

883- رواه مسلم: 2300 والترمذي: 2447.

884- انظر السابق۔

الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ الْمُصْحِيَةِ، مِنْ آنِيَةِ الْجَنَّةِ، مَنْ شَرِبَ فِيهَا لَمْ يَظْمَأْ، يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! اُس کے برتن آسمان کے ستاروں اور تاریک رات میں موجود تاروں کی تعداد سے زیادہ ہوں گے' یہ جنت کے برتن ہوں گے جو شخص اُس حوض سے پیئے گا اُسے کبھی پیاس نہیں لگے گی' اُس حوض میں جنت سے دو پرنالے آتے ہوں گے' اُس کی چوڑائی اُس کی لمبائی جتنی ہوگی جو عمان سے لے کر ایلہ تک کے درمیانی فاصلہ جتنی ہوگی' اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا''۔

نبی اکرم ﷺ' حوضِ کوثر پر میزبان ہوں گے

885- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا يَعْنِي سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا' جو شخص وہاں آئے گا وہ اُس میں سے پیئے گا اور جو پیئے گا اُسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی''۔

886- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

885- رواه البخاري: 7051، ومسلم: 2290.

886- رواه البخاري: 6576، ومسلم: 2297، وأحمد 384/1، وأبو يعلى: 5168.

عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَاُنَازِعَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ، وَلَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ، فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا' تم میں سے کچھ لوگوں کے حوالے سے میرے ساتھ اختلاف کیا جائے گا اور اُن کو مجھ سے پرے کر دیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے تھے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نیا کام شروع کر دیا تھا"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو پہچان لیں گے

887- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَاْتِي مِنْ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَاِنَّهُمْ يَاْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ کی اُمت کے جوافراد آپ کے بعد آئیں گے' آپ اُنہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر کسی شخص کا ایک گھوڑا ہو جس کی پیشانی پر سفید نشان ہو اور وہ سیاہ گھوڑوں کے درمیان موجود ہو تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جب قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کی وجہ سے اُن کے اعضاء چمک رہے ہوں گے' میں حوض پر اُن کا میزبان ہوؤں گا' میرے حوض سے کچھ لوگوں کو یوں پرے کیا جائے گا جس طرح گمشدہ (اجنبی) اونٹ کو (اپنے حوض سے) پرے کیا جاتا ہے"۔

888- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

887- رواه مسلم: 249، وأبو داؤد: 3237، وابن ماجه: 4306، وأحمد 375/2، ومالك 28/1، وعبد الرزاق 67/9، والبيهقي 78/4۔

888- رواه مسلم: 2295۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ: اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَسْمَعُ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ، وَلَمْ اَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَيُّهَا النَّاسُ، فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَاْخِرِي عَنِّي، فَقَالَتْ: اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ، فَقُلْتُ: اِنِّي مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَاِيَّايَ لَا يَاْتِي اَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنْهُ كَمَا يُذَبُّ عَنْهُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں لوگوں کو حوضِ کوثر کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی اس بارے میں کچھ نہیں سنا تھا' ایک دن ایک کنیز میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے لڑکی سے کہا: تم پیچھے ہٹ جاؤ۔ اُس لڑکی نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو بلوایا ہے' خواتین کو نہیں بلایا۔ میں نے کہا: میں بھی لوگوں میں سے ایک ہوں۔ (پھر میں گئی) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا اور تم لوگ اس بات سے بچنے کی کوشش کرنا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص آئے اور اُسے یوں پرے کیا جائے جس طرح گمشدہ اونٹ کو پرے کیا جاتا ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

889- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ: اَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں:

میں لوگوں کو حوضِ کوثر کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی لیکن میں نے

889- انظر السابق-

رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ، وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَأْخِرِي عَنِّي فَقَالَتْ: إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ. فَقُلْتُ: إِنِّي مِنَ النَّاسِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس بارے میں کچھ نہیں سنا تھا' ایک دن ایک لڑکی میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے لڑکی سے کہا: تم پیچھے ہٹ جاؤ۔ لڑکی نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو بلایا ہے خواتین کو نہیں بلایا۔ تو میں نے کہا: میں بھی لوگوں میں سے ایک ہوں۔ (تو میں نے سنا کہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ، فَإِيَّايَ لَا يَأْتِ أَحَدُكُمْ فَيُذَبَّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ، فَأَقُولُ: فِيمَ هَذَا؟ فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ سُحْقًا.

"میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا تو تم اس بات سے بچنے کی کوشش کرنا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص آئے اور اُسے مجھ سے یوں پرے کر دیا جائے جس طرح گمشدہ اونٹ کو پرے کر دیا جاتا ہے' تو میں کہوں کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ تو کہا جائے: کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد نیا مؤقف اختیار کر لیا تھا' تو میں کہوں: پرے ہو جاؤ"۔

890- قَالَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: ذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِإِبْرَاهِيمَ الْأَصْبَهَانِيِّ فَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. كَتَبَ بِهِ إِلَيْنَا يُونُسُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: وَسَمِعْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيَّ وَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ

ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ابراہیم اصبہانی کے سامنے ذکر کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حدیث ضعیف ہے' یونس نے ہمیں اس بارے میں لکھا تھا۔ ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں: میں نے ابوابراہیم زہری کو سنا' اُنہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا اور بولے: یہ حدیث مرتد ہونے والے لوگوں کے بارے میں ہے۔

890- انظر: 888۔

فَقَالَ: هٰذَا فِي اَهْلِ الرِّدَّةِ

891- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَرَّاقُ قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو عَاصِمٍ قَالَ: اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اَنَا فَرَطُكُمْ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُونِي فَاَنَا عَلَى الْحَوْضِ، وَحَوْضِي: قَدْرُ مَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلَى مَكَّةَ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزبیر بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں تمہارے آگے تمہارا پیشرو ہوؤں گا' اگر تم مجھے نہ پاؤ تو میں حوض پر ہوؤں گا اور میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا ایلہ اور مکہ کے درمیان کا فاصلہ ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

892- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اَنَا فَرَطُكُمْ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ، فَاِذَا لَمْ تَرَوْنِي فَاَنَا عَلَى الْحَوْضِ، وَحَوْضِي: قَدْرُ مَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَمَكَّةَ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں تمہارے آگے تمہارا پیشرو ہوؤں گا' اگر تم مجھے نہ دیکھو تو میں حوض پر ہوؤں گا اور وہ حوض اتنا ہے جتنا ایلہ اور مکہ کے درمیان کا فاصلہ ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

891- رواه أحمد 384/3، وابن أبي عاصم في السنة: 771، والبزار: 3481، وابن حبان: 6449.

حضرت انس کا حیرانگی کا اظہار

893- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ زِيَادٍ، وَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ الْحَوْضَ، فَلَمَّا رَأَوْنِي طَلَعْتُ عَلَيْهِمْ، قَالُوا: قَدْ جَاءَكُمْ أَنَسٌ فَقَالُوا: يَا أَنَسُ مَا تَقُولُ فِي الْحَوْضِ؟ فَقُلْتُ: وَاللهِ مَا شَعَرْتُ أَنِّي أَعِيشُ حَتَّى أَرَى أَمْثَالَكُمْ تَشُكُّونَ فِي الْحَوْضِ، لَقَدْ تَرَكْتُ عَجَائِزَ بِالْمَدِينَةِ، مَا تُصَلِّي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ صَلَاةً إِلَّا سَأَلَتْ رَبَّهَا عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُورِدَهَا حَوْضَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ابن زیاد کے پاس آیا' وہ لوگ حوضِ کوثر کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں آ گیا ہوں تو اُنہوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ تم لوگوں کے پاس تشریف لے آئے ہیں۔ پھر اُن لوگوں نے کہا: اے حضرت انس! حوضِ کوثر کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ میں اتنا عرصہ زندہ رہوں گا کہ تم جیسے لوگوں کو دیکھوں گا کہ تم حوضِ کوثر کے بارے میں شک کرتے ہو' میں نے مدینہ منورہ میں بوڑھی عورتوں کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ جب بھی اُن میں سے کوئی عورت نماز ادا کرتی ہے تو اُس کے بعد وہ پروردگار سے یہ دعا مانگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض پر جانا نصیب کرے۔

امام آجری کے اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: أَلَا تَرَوْنَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللهُ يَتَعَجَّبُ مِمَّنْ يَشُكُّ فِي الْحَوْضِ إِذْ كَانَ عِنْدَهُ أَنَّ الْحَوْضَ مِمَّا يُؤْمِنُ بِهِ الْخَاصَّةُ وَالْعَامَّةُ حَتَّى إِنَّ الْعَجَائِزَ يَسْأَلْنَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْقِيَهُنَّ مِنْ حَوْضِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں پر حیرانگی کا اظہار کر رہے تھے جو حوضِ کوثر کے بارے میں شک کرتے ہیں اور اُن کے نزدیک حوضِ کوثر ایک ایسی چیز ہے جس پر ہر خاص و عام کو ایمان رکھنا چاہیے یہاں تک کہ بوڑھی خواتین اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے سیراب کرے۔

فَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُ بِهِ، وَفِيمَا ذَكَرْنَاهُ مِنَ التَّصْدِيقِ بِالْحَوْضِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِفَايَةٌ عَنِ الْإِكْثَارِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اُس شخص سے جو حوضِ کوثر پر ایمان نہیں رکھتا اور اُس کو جھٹلاتا ہے' ہم نے حوضِ کوثر کی تصدیق کے حوالے سے جو کچھ ذکر کیا ہے' اُس کا وہ انکار کرتا ہے' وہ حوضِ کوثر جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو عطا کیا ہے اور جو کثرت کے حوالے سے کفایت کر جائے گا۔

بَابُ التَّصْدِيقِ وَالْإِيمَانِ بِعَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر کے عذاب کی تصدیق کرنے اور اُس پر ایمان رکھنے کا بیان

894- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الثَّوْرِيَّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ}

[ابراهيم: 27]

قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے' دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت رکھے گا''۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

سورۂ طٰہٰ کی آیت کی تفسیر

895- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

894- رواه البخاری:4699.

895- رواه ابن حبان:3122، والبزار:2233، وعزاه الهيثمی فی المجمع 67/7.

اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا السَّمْحِ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَدْرُونَ فِيمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

{فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا} [طه: 124]

أَتَدْرُونَ مَا الضَّنْكُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: عَذَابُ الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَيُسَلَّطُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا، أَتَدْرُونَ مَا التِّنِّينُ؟ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ حَيَّةً، لِكُلِّ حَيَّةٍ سَبْعَةُ أَرْؤُسٍ، يَنْفُخُونَ جِسْمَهُ، وَيَلْسَعُونَهُ، وَيَخْدِشُونَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی:

''بے شک اُس کے لیے تنگی والی دنیاوی زندگی ہوگی''۔

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ ''ضنک'' سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کافر کو اُس کی قبر میں عذاب ہوگا' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اُس پر ننانوے ''تنین'' مسلط ہوں گے' کیا تم جانتے ہو کہ ''تنین'' کیا ہے؟ یہ ننانوے سانپ ہوں گے جن میں سے ہر سانپ کے سات سر ہوں گے اور وہ اُس کافر کے جسم پر پھونک ماریں گے اور اُسے ڈسیں گے اور اُسے قیامت تک زخمی کرتے رہیں گے''۔

عذابِ قبر کے سانپ

896- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْهَيْثَمِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

896- رواہ ابن حبان: 3121، والدارمی 331/2، وأحمد 38/3، وأبو یعلی: 1329، وأعله الهیثمی فی المجمع 55/3.

يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ، حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَلَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا يَنْفُخُ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضْرَاءَ

''کافر پر اُس کی قبر میں ننانوے سانپ مسلط کیے جائیں گے' جو اُسے کاٹیں گے اور ڈنگ ماریں گے' ایسا قیامت قائم ہونے تک ہوتا رہے گا' اگر اُن میں سے کوئی ایک سانپ زمین پر پھونک مار دے تو وہاں سبزہ نہ اُگے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

897- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى قَالَتْ: دَخَلَتْ يَهُودِيَّةٌ عَلَيَّ فَقَالَتْ: سَمِعْتِيهِ يَذْكُرُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ شَيْئًا؟ فَقَالَتْ لَهَا: وَمَا عَذَابُ الْقَبْرِ؟ قَالَتْ: فَسَلِيهِ. فَلَمَّا أَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهُ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ؟ فَقَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ: فَمَا صَلَّى صَلَاةً بِلَيْلٍ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت میرے ہاں آئی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُسے قبر کے عذاب کے حوالے سے کچھ بیان کرتے ہوئے سنا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس سے کہا: قبر کا عذاب کیا ہوتا ہے؟ اُس نے کہا: تم اس بارے میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) پوچھ لینا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر کا عذاب حق ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل ادا کرتے تھے تو میں نے آپ کو ہمیشہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

898- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزٌ، أَوْ عَجُوزَانِ مِنْ عَجَائِزِ يَهُودِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مدینہ منورہ کے یہودیوں سے تعلق رکھنے والی ایک بوڑھی عورت یا شاید دو بوڑھی خواتین میرے ہاں آئیں' اُن دونوں نے کہا: قبر والوں کو قبروں میں عذاب دیا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُن کی بات کو غلط قرار دیا۔ وہ دونوں چلی گئیں۔ جب نبی

897- رواه البخاری: 1372، ومسلم: 586.

898- انظر السابق.

الْمَدِينَةِ. فَقَالَتَا: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ. قَالَتْ: فَكَذَّبْتُهُمَا فَخَرَجَتَا، وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عَجَائِزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ. فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ: صَدَقَتَا. إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا قَالَتْ: فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! مدینہ منورہ کے یہودیوں سے تعلق رکھنے والی دو خواتین میرے پاس آئی تھیں' اُن کا کہنا تھا کہ قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُن دونوں نے سچ کہا تھا اور اُن لوگوں (یعنی مُردوں) کو ایسا عذاب ہوتا ہے جسے تمام جانور سنتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس کے بعد میں نے ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جو بھی نماز ادا کرتے تھے تو اُس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

قبر کی آزمائش' دجال کی آزمائش جیسی ہے

899- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا، فَأَمَرَتْ لَهَا بِشَيْءٍ، فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. أَوْ أَعَاذَكُمُ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ الْكُسُوفِ وَقَالَتْ فِي آخِرِهِ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: إِنِّي أُرِيتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت اُن کے ہاں آئی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس کے بارے میں کسی چیز کی ہدایت کی تو اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچا کے رکھے! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو قبر کے عذاب سے بچا کے رکھے۔ اُس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے گرہن سے متعلق روایت ذکر کی ہے جس کے آخر میں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو دیکھا کہ تمہیں قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جو دجال کی آزمائش کی مانند (انتہائی شدید اور سخت تھی)۔

قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی

899- رواه البخاري: 1049، ومسلم: 903، والنسائي 134/3، وأحمد 53/6، وابن حبان: 2840، ومالك 187/1، والدارمي 359/1.

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

900- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ قُتَيْبَةُ: وَهُوَ حُمَيْدُ بْنُ طَرْخَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ: مَتَى دُفِنَ صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ؟ فَقَالُوا: فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَسُرَّ بِذَلِكَ فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنونجار کے ایک باغ میں داخل ہوئے' وہاں آپ نے ایک قبر میں سے ایک آواز سنی تو دریافت کیا: اس قبر والے کو کب دفن کیا گیا تھا؟ تو بتایا گیا کہ زمانۂ جاہلیت میں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر مسرور ہو گئے اور آپ نے فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوائے۔

901- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ. فَسَمِعَ أَصْوَاتَ أَقْوَامٍ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ. فَقَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بنونجار کے ایک باغ کے پاس سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت سفید خچر پر سوار تھے' آپ نے کچھ لوگوں کی آوازیں سنیں جنہیں اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن کرنا

900- رواه النسائي 102/4، وأحمد 103/3، وابن حبان: 3126.

901- رواه أحمد 175/3، وابن حبان: 3131، ومسلم: 2868.

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَسَأَلْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ

ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوائے۔

دنیا میں قبر کا عذاب سننا، ممکن ہے

902- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ أَصْوَاتًا حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: هَذِهِ أَصْوَاتُ الْيَهُودِ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہونے کے وقت کچھ آوازیں سنیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ یہودیوں کی آوازیں ہیں جنہیں اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

تر شاخ کی وجہ سے قبر کے عذاب میں تخفیف

903- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ مَكَّةَ أَوِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى كَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مکہ مکرمہ یا شاید مدینہ منورہ کے کسی باغ کے پاس سے ہوا تو آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

902- رواه البخاري:1375، ومسلم:2869، والنسائي 102/4، وابن أبي شيبة 375/3، وابن حبان:3124.

903- رواه البخاري:216، ومسلم:292، وأبو داؤد:20، والترمذي:70، وابن ماجه:347، وأحمد 225/1، وابن أبي شيبة 375/3.

اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ، فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، وَوَضَعَ عَلَى قَبْرٍ كُلِّ مِنْهُمَا كِسْرَةً. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا، أَوْ إِلَى أَنْ يَيْبَسَا

نے ایک شاخ منگوائی' اُسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا اور اُن دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہوتیں اُس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے''۔ (یہاں متن کے الفاظ میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم یہی ہے)۔

904- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَكَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالْأَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ، فَإِذَا هُوَ بِقَبْرَيْنِ فِيهِمَا رَجُلَانِ يُعَذَّبَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبَانِ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى، إِنَّ أَحَدَهُمَا كَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ قَالَ: أَرُونِي عَسِيبًا فَفَتَّهُ بِاثْنَيْنِ، فَجَعَلَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدًا، فَقَالَ النَّاسُ: لِمَ فَعَلْتَ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ مِنْ عَذَابِهِمَا مَا دَامَا هَكَذَا أَوْ مَا لَمْ يَيْبَسَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مکہ مکرمہ یا شاید مدینہ منورہ میں کسی باغ کے پاس سے ہوا تو وہاں دو قبریں تھیں جن میں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کوئی شاخ لا کر دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شاخ کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور اُن میں سے ہر ایک کی قبر پر (ایک ٹکڑا) رکھ دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں (ٹکڑے) یوں ہی رہیں گے' یعنی جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہوں گے اُس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

904- انظر السابق۔

905- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے' ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک تر شاخ منگوائی..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

906- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالُوا: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، وَاللَّفْظُ لِوَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو کسی بڑے (یعنی مشکل یا بظاہر بڑے گناہ) کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

905- رواه البخاري:218، ومسلم:292، والترمذي:70، وابن أبي شيبة 375/3، والنسائي 28/1.

906- انظر السابق.

كَبِيرٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

907- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"زیادہ تر عذابِ قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے"۔

908- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"زیادہ تر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے"۔

909- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ أَوْ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ} [السجدة: 21]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ یا ابوعبیدہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اور ہم انہیں (آخرت کے) بڑے عذاب سے پہلے (دنیا کے) قریبی عذاب کا مزہ چکھائیں گے"۔

907- رواه أحمد 389/2، وابن ماجه: 348، والحاكم 183/1.

قَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد قبر کا عذاب ہے۔

910- وَحَدَّثَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ زَاذَانَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ} [الطور: 47]

قَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوکریمہ نے زاذان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''بے شک ظلم کرنے والوں کے لیے اس کے علاوہ بھی عذاب ہوگا''۔

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد قبر کا عذاب ہے۔

جانور قبر کا عذاب سنتے ہیں

911- أَنْبَأَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ، فِيهِ قُبُورٌ مِنْهُمْ قَدْ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ: قَالَتْ: فَخَرَجَ، وَهُوَ يَقُولُ: اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَ: نَعَمْ، عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سیدہ اُم مبشر رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے، میں اُس وقت بنونجار کے ایک باغ میں موجود تھی، اُس باغ میں کچھ لوگوں کی قبریں بھی تھیں جو زمانۂ جاہلیت میں مر گئے تھے، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ان لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! ایک ایسا عذاب جسے جانور سنتے ہیں۔

قبر میں سوال و جواب کیا ہوں گے؟

912- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

911- رواه ابن أبي شيبة 374/3، وابن حبان: 3125، وعزاه الهيثمي في المجمع 56/3، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1444۔

912- رواه البخاري: 1338، ومسلم: 2870، وأحمد 1263، وأبو داؤد: 4751، والنسائي: 97/4۔

صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خُلَيْدُ بْنُ دَعْلَجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ، فَخَرَجَ مَذْعُورًا فَقَالَ: لِمَنْ هَذِهِ الْقُبُورُ؟ فَقَالُوا: لِقَوْمٍ مُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلُوا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُجِيرَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَسَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دَخَلَ حُفْرَتَهُ، وَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ، دَخَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَدِيدُ الِانْتِهَارِ، فَيُجْلِسُهُ فِي قَبْرِهِ، وَيَقُولُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: كُنْتُ أَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، فَيَقُولُ: مَا تَقُولُ فِي مُحَمَّدٍ؟ فَيَقُولُ: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَمَا يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهِمَا، فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى مَقْعَدِهِ مِنَ النَّارِ، فَيَقُولُ: هَذَا كَانَ لَكَ فَأَطَعْتَ رَبَّكَ وَعَصَيْتَ عَدُوَّكَ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ، فَيَقُولُ: دَعُونِي أُبَشِّرْ أَهْلِي، وَيُوَسَّعُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا،

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنونجار کے کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو پریشانی کے عالم میں باہر تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: یہ کن کی قبریں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ کچھ مشرکین کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے پروردگار سے یہ دعا کرو کہ وہ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے' اُس قسم کی ذات جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہو کہ تم لوگ دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوائے' جب کوئی شخص اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے اور اُس کے ساتھی اُسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو ایک فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے جو بڑا بارعب ہوتا ہے اور اُس شخص کو اُس کی قبر میں بٹھا دیتا ہے اور اُس سے دریافت کرتا ہے: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ اگر تو وہ کوئی مؤمن ہو تو وہ جواب دیتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا جو ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ فرشتہ کہتا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ بندہ کہتا ہے: وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ تو فرشتہ ان دونوں کے علاوہ اور کسی چیز کے بارے میں اُس سے دریافت نہیں کرتا' پھر فرشتہ اُسے ساتھ لے کر جہنم کے ایک ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ تمہارا (ٹھکانہ) ہوتا تھا لیکن تم نے اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کی اور اپنے دشمن (شیطان) کی نافرمانی کی۔ پھر فرشتہ اُسے ساتھ لے کر جنت میں اُس کے ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ تمہیں ملے گا۔ وہ مردہ کہتا ہے: تم مجھے موقع دو کہ میں اپنے گھر والوں کو خوشخبری سناؤں۔ پھر اُس مردہ کیلئے اُس کی قبر کو ستر بالشت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔

وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَدِيدُ الِانْتِهَارِ، فَيُجْلِسُهُ فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَنْ كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَيَقُولُ: لَا اَدْرِي، فَيَقُولُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، فَيَقُولُ لَهُ: فَمَا تَقُولُ فِي مُحَمَّدٍ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ، فَيَضْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ اُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُ صَوْتَهُ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ بِهِ اِلَى مَنْزِلِهِ مِنَ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: كَانَ هَذَا مَنْزِلُكَ، فَعَصَيْتَ رَبَّكَ، وَاَطَعْتَ عَدُوَّكَ، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَنَدَامَةً، وَيَنْطَلِقُ بِهِ اِلَى مَنْزِلِهِ مِنَ النَّارِ، فَيَرَاهُمَا كِلَاهُمَا فَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ مِنْ وَرَاءِ صُلْبِهِ

جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اُس کے پاس بڑا بارعب فرشتہ آتا ہے' وہ اُسے بٹھاتا ہے اور اُس سے دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہتا ہے: مجھے نہیں معلوم! فرشتہ کہتا ہے: نہ تو تم نے سمجھا اور نہ ہی تم نے پڑھا۔ پھر فرشتہ اُس سے دریافت کرتا ہے: حضرت محمد ﷺ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے: میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو وہی بات کہہ دیتا تھا۔ تو فرشتہ اُس کے دونوں کانوں کے درمیان گرز سے ضرب لگاتا ہے تو وہ مردہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ زمین پر موجود ہر چیز اُس کی چیخ سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سن پاتے ہیں۔ پھر فرشتہ اُسے ساتھ لے کر جنت کے ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہونا تھا لیکن تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور اپنے دشمن (شیطان) کی فرمانبرداری کی۔ تو اُس مردہ کی حسرت اور ندامت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اُسے لے کر اُس کے آگ والے ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے' وہ اُسے دونوں ٹھکانے دکھاتا ہے' پھر اُس مردہ کی قبر اُس کیلئے تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ پشت کے پیچھے سے اُس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر گھس جاتی ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: مَا اَسْوَاَ حَالِ مَنْ كَذَّبَ بِهَذِهِ الْاَحَادِيثِ، لَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا، وَخَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس سے زیادہ بُرا حال اور کس کا ہوگا؟ جو اِن احادیث کو جھٹلا دے' ایسا شخص تو دور کی گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے اور واضح خسارہ کا شکار ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْإِيمَانِ وَالتَّصْدِيقِ بِمَسْأَلَةِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ

باب: منکر اور نکیر کے سوال کرنے پر ایمان رکھنے اور اُس کی تصدیق کرنے کا تذکرہ

913- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِذَا قُبِرَ أَحَدُكُمْ أَوِ الْإِنْسَانُ، أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ، وَلِلْآخَرِ: النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَهُوَ قَائِلٌ مَا كَانَ يَقُولُ، فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَيَقُولَانِ: إِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ. ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ذِرَاعًا، وَيُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُولُ: دَعُونِي أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرَهُمْ. فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ. حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

''جب کسی شخص کو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جب کسی انسان کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو دو سیاہ اور نیلے رنگ کے فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' جن میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے' وہ دونوں اُس سے دریافت کرتے ہیں: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہا کرتے تھے؟ تو وہ جو دنیا میں کہا کرتا تھا وہی بات کہتا ہے' اگر وہ مؤمن ہو تو کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں پتا تھا کہ تم یہ بات کہو گے۔ پھر اُس بندہ کیلئے اُس کی قبر کو ستر بالشت لمبائی اور چوڑائی میں کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اُس کیلئے اُس کی قبر کو روشن کر دیا جاتا ہے' پھر اُس سے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ! وہ مردہ کہتا ہے: تم لوگ مجھے موقع دو کہ میں اپنے اہل خانہ کے پاس واپس جا کر اُنہیں اس بارے میں

913- رواه الترمذي: 1071، وابن أبي عاصم في السنة: 864، وابن حبان: 3117، والبيهقي في عذاب القبر: 56، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1391.

مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ. وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا، وَكُنْتُ أَقُولُهُ. فَيَقُولَانِ: إِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ. ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهَا أَضْلَاعُهُ. فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ

بتاتا ہوں۔ تو اُس سے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ جیسے وہ دُلہن سوتی ہے جسے وہ شخص بیدار کرتا ہے جو اُس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اُس کی قبر سے (قیامت کے دن) اُٹھائے گا۔ اور اگر وہ منافق ہو تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم! میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو وہی بات کہہ دیتا تھا۔ تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر زمین کو کہا جاتا ہے کہ تم اس کیلئے تنگ ہو جاؤ۔ تو زمین اُس کیلئے سکڑ جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہو جاتی ہیں اور پھر قبر میں اُس شخص کو مسلسل عذاب ہوتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے ٹھکانہ سے (قیامت کے دن) دوبارہ نہیں اُٹھائے گا''۔

914- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ:

''جب بندہ کو اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی اُسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے' دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' وہ دونوں اُسے بٹھا دیتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: ان صاحب کے بارے میں' یعنی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے

914- رواه البخاري: 1338، ومسلم: 2870، وأبو داؤد: 3231، وأحمد 26/3، وابن حبان: 3120، والبيهقي في السنن 80/4.

أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا كِلَاهُمَا أَوْ قَالَ: جَمِيعًا

ہیں: اگر تو وہ مؤمن ہو تو وہ جواب دیتا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اُس مردہ سے کہا جاتا ہے: تم اُس کی طرف دیکھو جو جہنم میں ممکنہ ٹھکانہ ہوسکتا تھا' اللہ تعالیٰ نے اُس کی جگہ تمہیں جنت میں ٹھکانہ عطا کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ مردہ اُن دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ:

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ مردہ کیلئے اُس کی قبر کو ستر بالشت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور قیامت کے دن تک اُسے سبزہ سے بھر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہم دوبارہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:)

وَأَمَّا الْكَافِرُ، أَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي. كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ. فَيُقَالُ لَهُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ

جہاں تک کافر اور منافق کا تعلق ہے تو اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم! جو کچھ لوگ کہتے تھے میں بھی وہ کہہ دیتا تھا۔ تو اُسے کہا جاتا ہے: تم نے نہ تو سمجھا اور نہ ہی پڑھا۔ پھر اُس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے گرز کے ذریعہ ضرب لگائی جاتی ہے تو وہ مردہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے دو گروہوں (یعنی انسانوں اور جنات) کے علاوہ آس پاس ہر چیز سنتی ہے"۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان

915- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) یعلی بن عطاء بیان کرتے ہیں: ایک

هَارُونَ قَالَ: أَنبَأَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَنبَأَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ مُعَلَّمٌ، وَإِنَّكَ عَلَى جَنَاحِ فِرَاقِ الدُّنْيَا. فَعَلِّمْنِي خَيْرًا يَنْفَعُنِي اللهُ بِهِ. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: إِمَّا لَا، فَاعْقِلْ. كَيْفَ أَنْتَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا مَوْضِعُ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ فِي ذِرَاعَيْنِ جَاءَ بِكَ أَهْلُكَ الَّذِينَ كَانُوا يَكْرَهُونَ فِرَاقَكَ، وَإِخْوَانُكَ الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَزَّبُونَ بِأَمْرِكَ فَتَلُّوكَ فِي ذَلِكَ الْمَتَلِّ. ثُمَّ سَدُّوا عَلَيْكَ مِنَ اللَّبِنِ، وَأَكْثَرُوا عَلَيْكَ مِنَ التُّرَابِ، وَخَلَّوْا بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَتَلِّكَ ذَلِكَ، فَجَاءَكَ مَلَكَانِ أَزْرَقَانِ جَعْدَانِ، يُقَالُ لَهُمَا: مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ فَقَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَإِنْ قُلْتَ: رَبِّيَ اللهُ، وَدِينِيَ الْإِسْلَامُ، وَنَبِيِّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ وَاللهِ هُدِيتَ وَنَجَوْتَ، وَإِنْ قُلْتَ: لَا أَدْرِي فَقَدْ وَاللهِ هَوَيْتَ وَرُدِيتَ

916- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے بولا: آپ تعلیم دینے والے ہیں اور آپ دنیا سے علیحدگی اختیار کرنے کے کنارے پر ہیں تو آپ مجھے کسی ایسی بھلائی کی تعلیم دیجئے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اصرار کرتے ہو تو ٹھیک ہے! تم یہ بات سمجھ لو کہ اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تمام روئے زمین میں سے تمہارے حصہ میں صرف چار بالشت لمبی اور دو بالشت چوڑی جگہ آئے گی' تمہارے وہ اہلِ خانہ جو تمہاری جدائی کو ناپسند کرتے تھے وہ تمہیں ساتھ لے کر آئیں گے' تمہارے وہ بھائی جو تمہارے معاملہ میں حصہ دار ہوا کرتے تھے وہ تمہیں ساتھ لے کر آئیں گے اور تمہیں قبر میں رکھ کر اُس کے اوپر اینٹیں لگا دیں گے اور تم پر ڈھیر ساری مٹی ڈال دیں گے' تمہیں تمہارے گڑھے کے حوالے کر دیں گے پھر بکھرے ہوئے بالوں والے' نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آئیں گے' اُن دونوں کو منکر اور نکیر کہا جاتا ہوگا' وہ دونوں دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟ اگر تم نے یہ جواب دیا: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو اللہ کی قسم! تمہیں ہدایت نصیب ہوگی اور تم نے نجات پالی' اور اگر تم نے یہ کہا کہ مجھے نہیں معلوم! تو اللہ کی قسم! تم بھٹک گئے اور تمہیں مسترد کر دیا جائے گا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا عُمَرُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أُعِدَّ لَكَ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ وَشِبْرٌ فِي عَرْضِ ذِرَاعٍ وَشِبْرٍ؟ ثُمَّ قَامَ إِلَيْكَ أَهْلُكَ، فَغَسَّلُوكَ وَكَفَّنُوكَ وَحَنَّطُوكَ ثُمَّ حَمَلُوكَ حَتَّى يُغَيِّبُوكَ فِيهِ، ثُمَّ يُهِيلُوا عَلَيْكَ التُّرَابَ، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنْكَ، وَأَتَاكَ مُسَائِلُ الْقَبْرِ: مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ، أَصْوَاتُهُمَا مِثْلُ الرَّعْدِ الْقَاصِفِ، وَأَبْصَارُهُمَا مِثْلُ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ، قَدْ سَدَلَا شُعُورَهُمَا، فَتَلْتَلَاكَ وَتَهَوَّلَاكَ وَقَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ وَيَكُونُ مَعِي قَلْبِي الَّذِي هُوَ مَعِي الْيَوْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: إِذَنْ أَكْفِيكَهُمَا بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

گا جب تمہارے لیے زمین میں سے تین بالشت اور ایک ہاتھ لمبی اور ایک بالشت اور ایک ہاتھ چوڑی جگہ ہوگی' پھر تمہارے اہل خانہ تمہاری طرف آئیں گے' تمہیں غسل دیں گے' تمہیں کفن دیں گے' تمہیں خوشبو لگائیں گے پھر تمہیں اُٹھائیں گے اور تمہیں زمین میں چھپا دیں گے' پھر تم پر مٹی ڈال دیں گے' پھر تمہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ پھر قبر میں سوال کرنے والے منکر اور نکیر تمہارے پاس آئیں گے' جن کی آواز کڑکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوگی اور جن کی بینائی چمکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوگی' اُنہوں نے اپنے بال پیچھے کی طرف کیے ہوئے ہوں گے' وہ زمین کو ہلاتے ہوئے اور تمہیں ڈراتے ہوئے آئیں گے اور کہیں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا اُس وقت بھی میرے ساتھ میرا وہی دل ہوگا جو آج میرے ساتھ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر اللہ کے حکم سے میں اُن کا سامنا کرلوں گا۔

917- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَعَافِرِيُّ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَرَ فَتَّانَيِ الْقَبْرِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَوَ تُرَدُّ عَلَيْنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے قبر کی آزمائش کا ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا ہماری عقلیں ہمیں واپس کردی جائیں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اُسی طرح جیسے آج ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر اُس کو جواب دے دیا جائے

917- رواه أحمد 172/2، وابن حبان: 3115، وابن عدي 855/2.

عُقُولُنَا؟ قَالَ: نَعَمْ كَهَيْئَتِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ عُمَرُ: فِي فِيهِ الْحَجَرُ

گا (یعنی قبر کے فرشتوں کا جواب دے دیا جائے گا)۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان

918- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِذَا تُوُفِّيَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ مَلَائِكَةً فَيَقْبِضُونَ رُوحَهُ فِي أَكْفَانِهِ. فَإِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ يَنْتَهِرَانِهِ، فَيَقُولَانِ: مَنْ رَبُّكَ؟ قَالَ: رَبِّيَ اللهُ. قَالَا: مَا دِينُكَ؟ قَالَ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ. قَالَا: مَنْ نَبِيُّكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قَالَا: صَدَقْتَ. كَذَلِكَ كُنْتَ. أَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ. وَأَلْبِسُوهُ مِنْهَا. وَأَرُوهُ مَقْعَدَهُ مِنْهَا. وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُضْرَبُ ضَرْبَةً يَلْتَهِبُ قَبْرُهُ نَارًا مِنْهَا. وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ. أَوْ تَمَاسَّ. وَيُبْعَثُ عَلَيْهِ حَيَّاتٌ مِنْ حَيَّاتِ الْقَبْرِ كَأَعْنَاقِ الْإِبِلِ. فَإِذَا خَرَجَ قُمِعَ بِمَقْمَعٍ مِنْ نَارٍ أَوْ حَدِيدٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب بندہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف فرشتے بھیجتا ہے' وہ اُس کے کفن میں اُس کی روح کو قبض کرتے ہیں' پھر جب اُسے قبر میں رکھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے' جو اُسے ڈانٹتے ہیں اور کہتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ بندہ کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ بندہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: تمہارے نبی کون ہیں؟ بندہ کہتا ہے: وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ دونوں کہتے ہیں: تم نے سچ کہا ہے' تم اسی طرح (دنیا میں) تھے۔ (پھر وہ دوسرے فرشتوں سے کہتے ہیں:) تم لوگ اس کیلئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اسے جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دو۔ لیکن جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اُسے ضرب لگائی جاتی ہے' اُس کی قبر میں آگ بھڑک اُٹھتی ہے' اُس کی قبر اُس کیلئے تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں اور اُس پر سانپ چھوڑ دیئے جاتے ہیں جو قبر کے سانپ ہوتے ہیں جو اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوتے ہیں' جب وہ نکلتا ہے تو اُس پر آگ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لوہے کے گرز کے ذریعہ مارا جاتا ہے۔

حضرت براء کی نقل کردہ طویل روایت

919- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم

919- رواہ أحمد 295/4، وأبو داؤد: 4753، وعبد الرزاق: 6737، وابن أبي شيبة 380/3، والطيالسي: 753، والحاكم 37/1.

أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ بِيضُ الْوُجُوهِ، كَأَنَّمَا وُجُوهُهُمُ الشَّمْسُ، حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَيَجْلِسُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ، فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعْهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا، فَيَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْأَكْفَانِ وَفِي

انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے جنازہ میں شرکت کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے' جب ہم قبر کے پاس آئے تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد بیٹھ گئے' ہماری یہ حالت تھی کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک میں ایک چھڑی تھی جس کے ذریعہ آپ زمین کرید رہے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اُٹھایا اور فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو! یہ بات آپ نے تین مرتبہ یا شاید دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندۂ مؤمن دنیا سے لاتعلق ہونے لگتا ہے اور آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو آسمان سے فرشتے نازل ہو کر اُس کی طرف آتے ہیں جن کے چہرے چمکدار ہوتے ہیں' یوں جیسے اُن کے چہرے سورج ہوں وہاں تک جہاں تک بینائی جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اُس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں' اُن فرشتوں کے پاس جنت کے کفن ہوتے ہیں' جنت کی خوشبو ہوتی ہیں۔ پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اُس شخص کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور پھر کہتا ہے: اے مطمئن جان! تم نکل کر اپنے پروردگار کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چلی جاؤ! تو وہ یوں بہتی ہوئی نکلتی ہے جس طرح مشکیزے میں سے قطرہ نکلتا ہے' تو ملک الموت اُسے پکڑ لیتا ہے' جب وہ اُسے پکڑتا ہے تو وہ پلک جھپکنے کے عرصہ کیلئے بھی اُسے اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا' اُسے مکمل طور پر پکڑ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتے اُس جان کو اُس کفن میں ڈال دیتے ہیں اور اُسے وہ خوشبو لگا دیتے ہیں' تو وہ جان اُس کے جسم سے یوں نکلتی ہے کہ اُس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے جو مشک زمین پر پایا جاتا ہے۔ پھر فرشتے اُسے لے کر اوپر کی

ذَلِكَ الْحَنُوطِ. فَيَخْرُجُ مِنْهُ كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ؟ فَيَقُولُونَ: هَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتَّى يَصْعَدُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْتَفْتِحُ، فَيُفْتَحُ لَهُ، فَيَسْتَقْبِلُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا، حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ، فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ: فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ، وَآمَنْتُ بِهِ، وَصَدَّقْتُ بِهِ، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ

طرف چڑھتے ہیں تو وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں: اس روح کی خوشبو کتنی پاکیزہ ہے۔ دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے۔ وہ فرشتے اُس کا وہ نام لیتے ہیں جو دنیا میں اُس کا سب سے اچھا نام ہوتا ہے یہاں تک کہ فرشتے اُسے لے کر آسمانِ دنیا کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور دروازہ کھولنے کیلئے کہتے ہیں تو اُس کیلئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔ تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اُس کا استقبال کرتے ہیں' پھر اگلے آسمان کے فرشتے بھی ایسا ہی کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ فرشتے اُسے لے کر ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ساتویں آسمان میں علیین میں میرے بندہ کے نامۂ اعمال کو نوٹ کرلو اور اسے زمین کی طرف واپس کردو' کیونکہ میں نے اس کو اُسی میں سے پیدا کیا تھا اور اُسی میں اس کو لوٹاؤں گا اور اُسی میں سے دوبارہ اس کو نکالوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اُس کی روح کو اُس کے جسم میں واپس کردیا جاتا ہے' پھر دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' اُسے بٹھاتے ہیں اور اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: اُن صاحب کا کیا معاملہ ہے جنہیں تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا؟ تو وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہیں اس بات کا کیسے پتا چلا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور اُس پر ایمان لایا اور اُس کی تصدیق کی۔ تو آسمان سے ایک منادی پکار کر کہتا ہے: میرے بندہ

الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَأْتِيهِ مِنْ طِيبِهَا وَرَوْحِهَا، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ، يَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ الَّذِي يَجِيءُ بِالْخَيْرِ، فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ، حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي،

نے سچ کہا ہے' تم لوگ اس کیلئے جنت کا بچھونا بچھا دو' اسے جنت کا لباس پہنا دو' اس کیلئے ایسا دروازہ کھول دو جو جنت کی طرف کھلتا ہو' تا کہ وہاں سے اسے جنت کی خوشبو اور راحت آئے۔ پھر اُس مردہ کیلئے اُس کی قبر کو تا حدِ نگاہ وسیع کر دیا جاتا ہے' پھر ایک شخص اُس کے پاس آتا ہے جس کا چہرہ خوبصورت ہوتا ہے' لباس خوبصورت ہوتا ہے' خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے' وہ یہ کہتا ہے: تم خوشخبری قبول کرو اُس بات کی جو تمہیں خوش کر دے گی' یہی وہ دن تھا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ مردہ دریافت کرتا ہے: تم کون ہو؟ کیونکہ تمہارا چہرہ وہ ہے جو بھلائی لے کر آیا ہے۔ تو وہ شخص جواب دیتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں۔ پھر وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! قیامت قائم کر دے تا کہ میں اپنے اہل خانہ اور اپنے مال کی طرف واپس جا سکوں۔

وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ، يَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ، اخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللهِ وَغَضَبٍ، فَتُفَرَّقَ فِي جَسَدِهِ قَالَ: فَيُخْرِجُهَا تَتَقَطَّعُ مَعَهَا الْعُرُوقُ وَالْعَصَبُ، كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعْهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ، فَيَخْرُجُ مِنْهُ رِيحٌ كَأَنْتَنِ

لیکن جب کافر بندہ دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور آخرت کی طرف جاتا ہے تو آسمان سے کچھ فرشتے اُتر کر اُس کی طرف آتے ہیں جن کے چہرے سیاہ ہوتے ہیں' اُن کے ساتھ ٹاٹ ہوتا ہے' وہ تا حدِ نگاہ تک اُس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں' پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اُس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: اے خبیث روح! تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کی طرف جاؤ! تو اُس کا جسم اِدھر اُدھر ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو روح اُس کے جسم سے یوں نکلتی ہے کہ اُس کے ساتھ رگیں اور پٹھے یوں پریشان ہوتے ہیں جیسے گیلی روئی میں سے خاردار لوہے کو نکالا جاتا ہے۔ پھر ملک الموت اُس روح کو پکڑتا ہے' جب وہ اُسے پکڑتا ہے تو پلک جھپکنے کے عرصہ کیلئے بھی اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ وہ اُسے لے کر اُس کپڑے میں لپیٹ دیتے ہیں' اُس میں سے ایسی بُو

جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: إِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْتَفْتِحُونَ، فَلَا يُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

{لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ} [الاعراف: 40]

قَالَ: فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي سِجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ: فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

{وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ، فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ، أَوْ تَهْوِي بِهِ

آتی ہے جو کسی بھی مردار کی سب سے زیادہ بُری بُو ہو سکتی ہے جو روئے زمین پر پائی جاتی ہو۔ فرشتے اُسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں تو وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ فرشتے یہی کہتے ہیں: یہ کیسی خبیث روح ہے۔ دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے' وہ دنیا میں اُس کا سب سے زیادہ قبیح نام لیتے ہیں جس نام سے اُسے دنیا میں بلایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ فرشتے اُسے لے کر آسمانِ دنیا کی طرف چڑھ جاتے ہیں' وہ اُس کیلئے دروازہ کھولنے کا کہتے ہیں تو اُس کیلئے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اُن لوگوں کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں اُس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہیں ہوتا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ کا نام سب سے نیچے والی زمین سجین میں نوٹ کرلو اور اسے زمین کی طرف واپس لوٹا دو کیونکہ اُسی سے میں نے اسے پیدا کیا تھا اور اُسی میں اسے لوٹاؤں گا اور اُسی میں سے ہی اسے دوبارہ نکالوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تو پھر اُس کی روح کو ایک طرف ڈال دیا جاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو (کسی کو) اللہ کا شریک قرار دیتا ہے تو وہ (یوں ہوگا) جیسے وہ آسمان سے گرا ہو اور پھر پرندے اسے اُچک لیں یا ہوا اُس کو دور

الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ} [الحج: 31].

فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي، وَيَقُولَانِ لَهُ: وَمَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَفْرِشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ، فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا رَسُمُومِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ، قَبِيحُ الثِّيَابِ، مُنْتِنُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوؤُكَ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتُ تُوعَدُ، فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ الَّذِي يَجِيءُ بِالشَّرِّ؟ فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ، فَيَقُولُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ، رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ

کی جگہ پرلے جا کر پھینک دے''۔

تو اُس شخص کی روح اُس کے جسم میں دوبارہ ڈال دی جاتی ہے دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' اُسے بٹھاتے ہیں اور اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں نہیں جانتا۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں نہیں جانتا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو آسمان سے ایک منادی پکار کر یہ کہتا ہے: اس کیلئے جہنم کا بچھونا بچھا دو اور اسے جہنم کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو تا کہ اُس دروازہ سے جہنم کی گرمی اور تپش اس کی طرف آئے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اُس شخص کی قبر اُس کیلئے تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں' پھر ایک بُری شکل والا بُرے لباس والا شخص جس کی بُو انتہائی بدبودار ہوتی ہے وہ اُس کے پاس آتا ہے اور وہ کہتا ہے: جو بُرا سلوک تمہارے ساتھ ہو رہا ہے اُس کے بارے میں اطلاع حاصل کرو' یہی وہ دن تھا جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا۔ مردہ کہتا ہے: تم کون ہو؟ جو میرے پاس یہ بُرائی لے کر آئے ہو۔ تو وہ کہتا ہے: میں تمہارا بُرا عمل ہوں۔ پھر وہ (مُردہ) کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تُو قیامت قائم نہ کر! اے میرے پروردگار! تُو قیامت قائم نہ کر۔

920- أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں شرکت کیلئے نکلے۔ اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

921- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے..... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

922- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

{يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ}
[ابراهيم: 27]

''جو لوگ ایمان لائے' اللہ تعالیٰ اُنہیں دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت رکھے گا''۔

قَالَ: التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا: إِذَا جَاءَهُ مَلَكَانِ فِي الْقَبْرِ فَقَالَا لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیاوی زندگی میں ثابت قدم رہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب قبر میں دو فرشتے اُس

922- رواه البخاري:1369، ومسلم:2871۔

فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ. قَالَا لَهُ: فَمَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ. قَالَا لَهُ: فَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَبِيِّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

کے پاس آئیں گے اور اُس سے دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تو وہ کہے گا: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ دونوں فرشتے اُس سے دریافت کریں گے: تمہارا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دے گا: میرا دین اسلام ہے۔ وہ دونوں فرشتے اُس سے دریافت کریں گے: تمہارے نبی کون ہیں؟ تو وہ جواب دے گا: میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تو دنیاوی زندگی میں ثابت قدم رہنے سے یہ مراد ہے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ التَّصْدِيقِ بِالدَّجَّالِ، وَأَنَّهُ خَارِجٌ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ

کتاب: دجال (کے وجود) اور اُس کے اِس اُمت میں خروج کرنے کی تصدیق کا بیان

بَابُ اسْتِعَاذَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَتَعْلِيمِهِ لِأُمَّتِهِ أَنْ يَسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنا اور اپنی اُمت کو اس بات کی تعلیم دینا کہ وہ بھی دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگیں

923- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

''اے اللہ! میں آگ (یا جہنم) کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور آگ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور خوشحالی کی آزمائش سے اور غربت کی آزمائش سے اور دجال کے شر سے (تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف چیزوں سے پناہ مانگنا

924- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

''اے اللہ! میں آگ کی آزمائش' آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں کاہلی' بڑھاپے' گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

925- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، ذَكَرَ فِيهِنَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا کرتے تھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن کلمات میں یہ بھی ذکر کیا:

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَلَهُ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

''میں دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔
اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' اس کے کئی طرق ہیں۔

926- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا: إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو عَامِرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

926- رواه مسلم: 588، وأبو داؤد: 983، وابن ماجه: 909، وأحمد 2/237، وابن حبان: 1967، والبيهقي 2/154، وابن خزيمة: 721، والدارمي 1/310.

الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَالْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے اور دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

927- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

''اے اللہ! میں قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی ہدایت

928- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَنٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

927- رواه البخاري:1377، ومسلم:131، وأحمد 522/2، وابن حبان:1019، والنسائي 278/8، وابن الخزيمة:721.

928- رواه مسلم:128، وأبو داؤد:983، والنسائي 58/3، وأحمد 237/2، والدارمي 310/1، وأبو عوانة 235/2، وابن خزيمة:721.

وَسَلَّمَ:

إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

"جب کوئی شخص تشہد پڑھ لے تو وہ چار چیزوں سے پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش سے"۔

929- أَنبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ جَهَنَّمَ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، ثُمَّ لِيَدْعُ لِنَفْسِهِ بَعْدُ بِمَا شَاءَ

"جب کوئی شخص تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے: قبر کے عذاب سے' جہنم کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کے شر سے' پھر اُس کے بعد وہ اپنے لیے جو چاہے دعا مانگے"۔

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

اس روایت کے بھی کئی طرق ہیں۔

930- وَأَنبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

929- انظر السابق۔

930- رواہ مسلم: 590، وأبو داؤد: 1542، والترمذی: 3488۔

عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ، كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَيَقُولُ: قُولُوا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کو اس دعا کی تعلیم یوں دیتے تھے جس طرح اُنہیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: تم لوگ یہ پڑھو:

''اے اللہ! بے شک ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

931- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

932- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَقَدِ اسْتَعَاذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدَّجَّالِ، وَعَلَّمَ اُمَّتَهُ اَنْ يَسْتَعِيذُوا

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال سے پناہ مانگی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ لوگ بھی دجال کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگیں' تو مسلمانوں کیلئے یہ

بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَسْتَعِيذُوا بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْهُ وَقَدْ حَذَّرَ أُمَّتَهُ فِي غَيْرِ حَدِيثِ الدَّجَّالَ. وَوَصَفَهُ لَهُمْ فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَحْذَرُوهُ وَيَسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ زَمَانٍ يَخْرُجُ فِيهِ الدَّجَّالُ. فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَحْذَرُوهُ وَيَسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ زَمَانٍ يَخْرُجُ فِيهِ الدَّجَّالُ، فَإِنَّهُ زَمَانٌ صَعْبٌ. أَعَاذَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ مِنْهُ وَقَدْ رُوِيَ أَنَّهُ قَدْ خُلِقَ. وَهُوَ فِي الدُّنْيَا مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي يَأْذَنُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخُرُوجِهِ

بات مناسب ہے کہ وہ اُس (دجال) سے عظیم اللہ کی پناہ مانگیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کی حدیث کے علاوہ اپنی اُمت کو اس سے بچنے کی تلقین کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کی صفت لوگوں کے سامنے بیان کی ہے' تو مسلمانوں کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اس سے بچنے کی کوشش کریں اور اس بات سے اللہ کی پناہ مانگیں کہ اُن کو ایسا زمانہ نصیب ہو جس میں دجال کا خروج ہوگا کیونکہ وہ ایک مشکل زمانہ ہوگا' اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ لوگوں کو اُس سے بچا کے رکھے۔ یہ روایت بھی منقول ہے کہ دجال پیدا ہو چکا ہے اور وہ دنیا میں موجود ہے اور اُسے لوہے (کی زنجیروں) میں باندھا ہوا ہے اور یہ اُس وقت تک بندھا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اُسے نکلنے کی اجازت نہیں دے گا۔

933- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

أَمَا إِنَّهُ قَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ. وَمَشَى فِي الْأَسْوَاقِ

"وہ (یعنی دجال) کھانا کھائے گا اور بازاروں میں چلے پھرے گا"۔

يَعْنِي الدَّجَّالَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد دجال تھا۔

934- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا مُوسَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

933- رواه أحمد 444/4، والبزار: 3382، وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 4699.

934- انظر السابق.

هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي مَعْقِلٍ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابن معقل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَقَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ، وَمَشَى فِي الْاَسْوَاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ

"وہ کھانا کھائے گا اور بازاروں میں چلے پھرے گا"۔
نبی اکرم ﷺ کی مراد دجال ہے۔

935- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: اَنْبَانَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ

"دجال کی ایک آنکھ بند ہوگی' اُس پر ناک کی طرف سے آنے والا جلد کا ٹکڑا ہوگا' اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا"۔

دجال' کانا ہوگا

936- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ يَعْنِي اَبْنَ سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

935- رواہ البخاری:7131، وکذا مسلم:2933، وأبو داؤد:4316، وأبو یعلی:3016.

936- رواہ أحمد 324/5، وأبو داؤد:4320، والبزار:3389، وأبو یعلی:3016، وابن حبان:6794، وخرجه الألبانی فی صحیح أبی داؤد:3630.

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا. إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ دَعْجٌ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَإِنِ الْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَمُوتُوا

''میں تمہیں دجال کے بارے میں بتاتا ہوں' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ تم سمجھ نہیں سکو گے' دجال ایک چھوٹے قد کا' بھاری جسامت کا' کالی آنکھوں والا شخص ہوگا جس کی ایک آنکھ ٹھیک نہیں ہوگی' وہ نہ تو باہر کی طرف نکلی ہوئی ہوگی اور نہ ہی صرف گڑھا ہوگا' اگر تمہیں اس حوالے سے کوئی اُلجھن ہو تو یہ بات جان لو کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور تم لوگ مرنے سے پہلے اپنے پروردگار کا دیدار نہیں کرو گے (یعنی جو دنیا میں تمہارے سامنے آئے گا وہ تمہارا پروردگار نہیں ہوسکتا)''۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا

937- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّيْبَانِيُّ يَعْنِي أَبَا عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَانَ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ مَا يُحَدِّثُنَا عَنِ الدَّجَّالِ، وَيُحَذِّرُنَاهُ، وَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا' آپ ﷺ نے اپنے خطبہ کے آخر میں ہمیں دجال کے بارے میں بتایا اور ہمیں اُس سے بچنے کی تلقین کی۔ آپ ﷺ کے فرامین میں یہ بات شامل تھی:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَعْظَمُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَهُ أُمَّتَهُ.

''اے لوگو! روئے زمین پر کوئی بھی فتنہ ایسا نہیں ہے جو دجال کے فتنہ سے زیادہ بڑا ہو' اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اُس نبی نے اپنی اُمت کو اُس (دجال) سے بچنے کی ہدایت کی اور میں آخری

937- رواه ابن ماجه: 4077، وابن أبي عاصم في السنة: 391، خرجه الألباني في ظلال الجنة 173/1۔

وَاَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ. فَاِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ، فَاَنَا حَجِيجُ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَاِنْ يَخْرُجْ مِنْ بَعْدِي فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

نبی ہوں اور تم لوگ آخری اُمت ہو‘ تو وہ لازمی طور پر تمہارے درمیان ہی نکلے گا‘ اگر وہ اُس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں ہر مسلمان کیلئے بچنے کا ذریعہ ہوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے گا اور ہر مسلمان کا میری جگہ اللہ تعالیٰ نگہبان ہوگا‘‘۔

938- وَحَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَرَ الدَّجَّالَ يَوْمًا، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّهُ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى، كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

’’وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور اُس کی دائیں آنکھ پھولے ہوئے انگور کی مانند ہوگی‘‘۔

939- اَنْبَاَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ: اَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر کرتے ہوئے اُس کی اونچ نیچ کا ذکر کیا (یعنی اتنا زیادہ ذکر کیا) کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہوگا‘ جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو ہماری پریشانی کا احساس ہو گیا‘ ہم نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر کیا تھا اور اُس کو اتنا بڑھا

938- رواه البخاري:7123، ومسلم:2933، وأبو داؤد:4757، والترمذي:2236۔

939- رواه مسلم:2137، وأبو داؤد:4321، والترمذي:2241۔

ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَمَا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَسَأَلْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ، فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ: غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ، فَإِنْ يَخْرُجْ، وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

چڑھا کر بیان کیا کہ ہم نے یوں گمان کیا کہ شاید وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ چیزوں کا زیادہ اندیشہ ہے اگر وہ اُس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو تمہارے لیے میں اُس کے سامنے رکاوٹ بن جاؤں گا اور اگر وہ اُس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود نہ ہوا تو ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے گا اور میری جگہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت تمیم داری کا بیان کردہ واقعہ

940- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ، أَوْ كَمَا قَالَتْ، فَاسْتَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَبَيْنَ قَائِمٍ

امام شعبی نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے' آپ اُس سے پہلے صرف جمعہ کے دن ہی منبر پر تشریف فرما ہوتے تھے' لوگوں کو اس حوالے سے پریشانی ہوئی' کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن کی طرف اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے فرمایا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ! آج میں اس جگہ پر اس لیے کھڑا ہوا ہوں تا کہ تم لوگوں کو ایک معاملہ کے حوالے سے رغبت اور ڈر کے حوالے سے بتاؤں! (یعنی ایک ایسی چیز کے بارے میں بتاؤں جس سے تمہیں دلچسپی بھی ہوگی اور تمہیں اُس سے پریشانی

940- رواه مسلم: 2942، وأبو داؤد: 4327، وابن ماجه: 4047، وأحمد 373/6.

وَجَالِسِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ: أَنِ اجْلِسُوا، فَإِنِّي لَمْ أَقُمْ مَقَامِي هٰذَا لِأَمْرٍ يُنْغِصُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا لِرَغْبَةٍ، وَلٰكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي، فَأَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ، أَلَا إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ، أَخَذَتْهُمْ عَاصِفٌ فِي الْبَحْرِ، فَأَلْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ لَا يَعْرِفُونَهَا، فَقَعَدُوا، وَقَالَ خَلَفٌ مَرَّةً أُخْرَى: فَرَكِبُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ، ثُمَّ خَرَجُوا فَصَعِدُوا إِلَى الْجَزِيرَةِ، فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَسْوَدَ أَهْدَبَ، كَثِيرِ الشَّعْرِ، فَقَالُوا لَهَا: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، فَقَالُوا لَهَا: أَخْبِرِينَا عَنِ النَّاسِ، فَقَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا، وَلَا سَائِلَتِكُمْ عَنْهُ، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الدَّيْرِ فَأْتُوهُ، فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ يُخَابِرَكُمْ وَتُخَابِرُوهُ، فَأَتَوْهُ فَاسْتَأْذَنُوا عَلَيْهِ، فَدَخَلُوا، فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوَثَّقٍ شَدِيدِ الْوَثَاقِ، شَدِيدِ التَّشَكِّي، مُظْهِرٍ لِلْحُزْنِ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ نَبَأْتُمْ؟ فَقَالُوا: مِنَ الشَّامِ قَالَ: فَمَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَا

بھی ہوگی)۔ تمیم داری میرے پاس آیا' اُس نے مجھے بتایا' تو اُس کی اطلاع نے مجھے اتنا خوش کیا اور آنکھوں کو اتنا ٹھنڈا کیا کہ میں نے دوپہر کو آرام بھی نہیں کیا۔ تمیم داری کے کچھ چچازاد سمندر کے سفر پر روانہ ہوئے' راستہ میں اُنہیں طوفان نے آلیا تو وہ لوگ سمندر میں موجود ایک جزیرہ میں پناہ لینے کیلئے چلے گئے' وہ لوگ اُس جزیرہ سے واقف نہیں تھے۔ وہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے (یہاں راوی نے ایک جگہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) وہ لوگ سوار ہوئے' وہ کشتی کے قریب ہی موجود تھے' پھر وہ وہاں سے نکلے اور جزیرہ کی طرف چڑھنا شروع ہوئے تو وہاں سیاہ رنگ کی ایک چیز تھی جس کے بال بہت زیادہ تھے' اُن لوگوں نے اُس سے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں۔ اُنہوں نے اُس سے دریافت کیا: تم ہمیں لوگوں کے بارے میں بتاؤ! جساسہ نے کہا: میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں نہیں بتاؤں گی اور تم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کروں گی' تم اس مندر میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا جو تمہیں خبر دینے اور تم سے خبریں حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہوگا۔ وہ اُس کے پاس آئے' اُنہوں نے اُس سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور اندر داخل ہوگئے۔ تو وہاں ایک بوڑھا موجود تھا جسے سختی سے باندھا گیا تھا اور وہ پریشان تھا' اُس نے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: شام سے۔ اُس نے دریافت کیا: عربوں کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہم عرب ہی ہیں' تم کس کے بارے میں دریافت کررہے ہو؟ اُس نے دریافت کیا: اُن صاحب کا کیا بنا جنہوں نے ظہور کیا تھا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا)؟ اُن لوگوں نے بتایا: وہ اچھی حالت میں ہیں' اُن کی

فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ؟ فَقَالُوا: خَيْرًا نَاوَاهُ قَوْمُهُ. فَأَظْهَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ. فَأَمْرُهُمْ جَمِيعٌ. وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ. وَنَبِيُّهُمْ وَاحِدٌ. وَإِلَهُهُمْ وَاحِدٌ قَالَ: ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ. فَقَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ فَقَالُوا: يَشْرَبُونَ مِنْهَا لِشَفَتِهِمْ. وَيَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ قَالَ: مَا فَعَلَ نَخْلٌ مَا بَيْنَ عُمَانَ وَبَيْسَانَ؟ فَقَالُوا: يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ حِينٍ قَالَ: مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ؟ فَقَالُوا: يَدْفُقُ جَانِبَاهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ قَالَ: فَزَفَرَ عِنْدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ. ثُمَّ قَالَ: إِنِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هَذَا: لَمْ أَدَعْ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلَيَّ هَاتَيْنِ. إِلَّا طَيْبَةَ لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سُلْطَانٌ

قوم نے اُن کی طرف رجوع کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ان کی قوم پر غلبہ عطا کر دیا ہے' اب اُن کی قوم کے تمام افراد ایک ہی دین پر ہیں' اُن کا ایک ہی دین ہے' ایک ہی نبی ہے اور ایک ہی معبود ہے۔ تو اُس نے کہا: یہ اُن لوگوں کے حق میں بہتر ہے۔ پھر اُس نے دریافت کیا: زغر کے چشمہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: لوگ اُس کے پانی کو پیتے ہیں اور اُس کے ذریعہ اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اُس نے دریافت کیا: عمان اور بیسان کے کھجوروں کے باغ کا کیا عالم ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہر موسم میں اُس کی اُتاری ہوئی کھجوریں کھائی جاتی ہیں۔ اُس نے دریافت کیا: بحیرۂ طبریہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: پانی کی کثرت کی وجہ سے اُس کے دونوں کنارے چھلکتے رہتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس نے تین مرتبہ خود کو جھٹکا اور پھر بولا: جب مجھے اس قید سے رہائی ملے گی تو میں روئے زمین کے ہر حصہ کو اپنے ان دونوں پاؤں کے ذریعہ روند دوں گا' صرف مدینہ کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ مجھے اُس پر غلبہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَى هَذَا انْتَهَى فَرَحِي. هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي: الْمَدِينَةَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ وَاحِدٌ. ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ. سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات پر مجھے بے انتہا خوشی ہوئی' یہ طیبہ ہے (نبی اکرم ﷺ کی مراد مدینہ منورہ تھا) اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! یہاں تک آنے کا جو بھی راستہ ہے خواہ وہ تنگ ہو یا کھلا ہو' زمینی راستہ ہو یا پہاڑ ہو' ہر راستہ پر قیامت کے دن تک ایک فرشتہ تلوار سونت کر کھڑا رہے گا۔

941- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر آپ منبر پر چڑھے' عام طور پر

بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ ذَاكَ الْيَوْمِ، فَاسْتَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَمِنْ بَيْنَ قَائِمٍ وَجَالِسٍ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ: أَنِ اجْلِسُوا فَقَالَ: إِنِّي وَاللهِ مَا قُمْتُ مَقَامِي هَذَا بِأَمْرٍ يَنْفَعُكُمْ رَغْبَةً وَرَهْبَةً، وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَ مِنِّي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَنْشُرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَبِيِّكُمْ، إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَخَذَتْهُمْ عَاصِفَةٌ فِي الْبَحْرِ، فَأَلْجَأَتْهُمُ الرِّيحُ إِلَى جَزِيرَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا فَقَعَدُوا عَلَى قَوَارِبِ السَّفِينَةِ، فَصَعِدُوا إِلَيْهَا فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَهْدَبَ أَسْوَدَ، كَثِيرِ الشَّعْرِ فَقَالُوا: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، فَقَالُوا: أَخْبِرِينَا، قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ وَلَا سَائِلَتِكُمْ، وَلَكِنْ هَذَا الدَّيْرُ قَدْ رَهِقْتُمُوهُ، وَفِيهِ رَجُلٌ هُوَ بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ، فَعَمَدُوا حَتَّى أَتَوْهُ، فَاسْتَأْذَنُوا، فَإِذَا هُمْ

آپ اُس وقت منبر پر تشریف فرما نہیں ہوتے تھے صرف جمعہ کے دن اُس پر تشریف فرما ہوتے تھے' اس لیے لوگوں کو اس حوالے سے پریشانی ہوئی' کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسے معاملہ کی وجہ سے یہاں کھڑا ہوا ہوں جس میں تمہیں دلچسپی بھی محسوس ہوگی اور پریشانی بھی ہوگی۔ تمیم داری میرے پاس آیا اور مجھے ایک خبر دی' جس کی خوشی کی وجہ سے میں نے دوپہر کو آرام بھی نہیں کیا' تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ تمہارے نبی جس بات سے خوش ہوئے ہیں وہ تمہارے سامنے بھی بیان کر دی جائے۔ تمیم داری کے کچھ چچازاد سمندری طوفان کا شکار ہوئے' ہواؤں نے اُنہیں ایک جزیرہ تک پہنچا دیا جس سے یہ لوگ واقف نہیں تھے' یہ لوگ کشتی سے اُترے اور جزیرہ میں داخل ہو گئے' وہاں سیاہ رنگ کی زیادہ بالوں والی ایک چیز تھی' ان لوگوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں۔ اُن لوگوں نے کہا: تم ہمیں کچھ بتاؤ؟ اُس نے کہا: میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی اور تم سے کچھ بھی نہیں پوچھوں گی' تم لوگ اس مندر میں جاؤ! وہاں ایک شخص موجود ہوگا جو اس بات کا شدت سے خواہش مند ہوگا کہ تم اُسے کچھ بتاؤ اور وہ تمہیں کچھ بتائے۔ وہ لوگ اُس طرف بڑھے اور وہاں پہنچ گئے' اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہاں ایک بوڑھا شخص بندھا ہوا تھا اور سختی سے بندھا ہوا تھا' اُس سے پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا اور اُس کی پریشانی شدید تھی۔ اُس نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آ رہے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: شام سے۔ اُس نے دریافت

بِشَيْخٍ مُوثَقٍ، شَدِيدِ الْوَثَاقِ، مُظْهِرِ الْحُزْنِ، شَدِيدِ التَّشَكِّي، فَقَالَ لَهُمْ: مِنْ أَيْنَ نَشَأْتُمْ؟ قَالُوا مِنَ الشَّامِ قَالَ: مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ، عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرًا، نَاوَأَهُ قَوْمٌ، وَصَدَّقَهُ قَوْمٌ. فَأَظْهَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَإِلَهُهُمْ وَاحِدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ قَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ قَالُوا: خَيْرًا، يَشْرَبُونَ، وَيَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عُمَانَ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوا: يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ قَالَ: مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ؟ فَقَالُوا: يَدْفُقُ جَنْبَاهَا، كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ: فَزَفَرَ عِنْدَ ذَلِكَ، ثُمَّ زَفَرَ، ثُمَّ زَفَرَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ قَدِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هَذَا لَمْ أَتْرُكْ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلَيَّ هَاتَيْنِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ طَيْبَةً فَلَيْسَ لِي عَلَيْهَا سُلْطَانٌ،

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ، وَلَا سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کیا: عربوں کا کیا حال ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: ہم عرب ہیں، تم نے کس چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے؟ اُس نے کہا: اُن صاحب کا کیا حال ہے جنہوں نے تمہارے درمیان ظہور کیا ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: اچھی حالت ہے، اُن کی قوم نے اُن کی طرف رجوع کر لیا ہے، اُن کی قوم نے اُن کی تصدیق کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُن کی قوم پر غلبہ عطا کر دیا ہے۔ اُس نے دریافت کیا: تو کیا اب اُن لوگوں کا دین ایک ہے اور معبود ایک ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے کہا: یہ اُن لوگوں کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ اُس نے دریافت کیا: زغر کے چشمہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: اچھی حالت ہے، لوگ اُس میں سے پانی پیتے ہیں اور اپنے کھیتوں کو بھی سیراب کرتے ہیں۔ اُس نے دریافت کیا: عمان اور بیسان کے درمیان موجود کھجوروں کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہر سال اُس کا پھل اُتار کر کھایا جاتا ہے۔ اُس نے دریافت کیا: بحیرۂ طبریہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: اُس کے دونوں کنارے چھلک رہے ہیں اور ایسا پانی کی کثرت کی وجہ سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر اُس نے خود کو جھٹکا دیا، پھر جھٹکا دیا، پھر جھٹکا دیا، پھر بولا: جب یہ میری بندش ختم ہو گی تو میں روئے زمین کے ہر حصہ کو اپنے ان دونوں پاؤں کے ذریعہ روند دوں گا، البتہ طیبہ کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ مجھے اُس پر غلبہ حاصل نہیں ہو گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اس کے (یعنی مدینہ منورہ کے) ہر تنگ اور کھلے سیدھے اور پہاڑی راستہ پر قیامت کے دن تک ایک فرشتہ تلوار سونت کر کھڑا رہے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ. حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، فِي كِتَابِ الْمَصَابِيحِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس حدیث کے کئی طرق ہیں' یہ روایت ابن ابوداؤد نے کتاب ''المصابیح'' میں نقل کی ہے۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِنُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَكَمًا عَدْلًا فَيُقِيمُ الْحَقَّ وَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ایک عادل حکمران کے طور پر نزول کریں گے' وہ حق کو قائم کریں گے اور دجال کو قتل کر دیں گے

942- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا، وَلَيَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ

''ابن مریم تمہارے درمیان عادل حکمران کے طور پر نازل ہوں گے' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو مار دیں گے' جزیہ کو ختم کر دیں گے اور جوان اونٹوں کو چھوڑ دیں گے' ان کی دیکھ بھال کی ضرورت نہیں ہوگی' وہ آپس کی دشمنی' ناراضگی اور حسد کو ختم کر دیں گے وہ مال لینے کیلئے بلائیں گے تو اُسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ اور نزول

943- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

942- رواه مسلم: 243، وأحمد 2/493، وابن حبان: 6816.

943- رواه أبو داود: 4324، وأحمد 2/406، والحاكم 2/595، ورواه عبد الرزاق: 20845، وابن حبان: 6821، رواه البخاري: 4432، ومسلم: 2365.

كَرْخَوَيْهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

الْأَنْبِيَاءُ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، وَإِنَّهُ يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُفِيضُ الْمَالَ، وَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، حَتَّى يُهْلِكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِمَارَتِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ، وَحَتَّى يُهْلِكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِمَارَتِهِ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِي الْأَرْضِ، حَتَّى يَرْعَى الْأَسَدُ مَعَ الْإِبِلِ، وَالنَّمِرُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَتَلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، يَلْبَثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انبیاء کی مائیں مختلف ہیں لیکن اُن کا دین ایک ہے اور میں دیگر تمام کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور اُن کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے' وہ نزول کریں گے' جب تم اُنہیں دیکھو گے تو پہچان لو گے کیونکہ وہ ایک ایسے شخص ہیں جن کے بال بالکل سیدھے ہیں اور اُن کی رنگت سرخ وسفید ہے' اُن کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے محسوس ہوں گے' اگرچہ اُن کو پانی نہیں لگا ہوگا' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں گے' جزیہ کو ختم کر دیں گے' مال کو پھیلا دیں گے اور اسلام کی خاطر لوگوں سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ اُن کے عہد حکومت میں اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ دیگر تمام ادیان کو ختم کر دے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن کے عہد حکومت میں گمراہی کے پیشوا کانے کذاب (یعنی دجال) کو بھی ہلاکت کا شکار کر دے گا' پوری روئے زمین پر امن وامان ہو جائے گا یہاں تک کہ شیر' اونٹ کے ساتھ چرتا ہو گا اور چیتا' گائے کے ساتھ اور بھیڑیا' بکری کے ساتھ چرتا ہوگا' بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے لیکن وہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک رہیں گے' پھر اُن کا انتقال ہو جائے گا تو مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے''۔

944- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يُوسُفُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

944- رواه البخاري: 2222، ومسلم: 155، والترمذي: 2233، وابن ماجه: 4078، وأحمد 2/240، وعبد الرزاق: 20840، وابن حبان: 6818.

هَارُونَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

يُوشِكُ أَنْ يَنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ

''عنقریب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عادل حکمران اور انصاف کرنے والے پیشوا کے طور پر نزول کریں گے' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں گے' جزیہ معاف کر دیں گے اور اتنا مال پھیلا دیں گے کہ اُسے کوئی قبول کرنے والا نہیں رہے گا''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ کون دے گا؟

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَالَّذِينَ يُقَاتِلُونَ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: أُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِينَ يُقَاتِلُونَ عِيسَى: الْيَهُودُ مَعَ الدَّجَّالِ، فَيَقْتُلُ عِيسَى الدَّجَّالَ، وَيَقْتُلُ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، ثُمَّ يَمُوتُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ، وَيُدْفَنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیں گے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہو گی اور جن لوگوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لڑائی کریں گے وہ یہودی ہوں گے جو دجال کے ساتھی ہوں گے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام' دجال کو قتل کر دیں گے اور مسلمان یہودیوں کو قتل کر دیں گے' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گا اور مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

945- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

945- رواه البخاری:2925، ومسلم:2921، والترمذی:2236، وأحمد122/2، وعبد الرزاق:20837، وابن حبان:6806۔

شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ وَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتَّى إِنَّ الْحَجَرَ لَيَقُولُ: يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ

''تم لوگ ضرور یہودیوں کے ساتھ جنگ کرو گے اور انہیں قتل کرو گے یہاں تک کہ پتھر یہ کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی (میرے پیچھے چھپا ہوا ہے) تم آؤ اور اسے قتل کردو۔

946- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْأَقْبُرُ الثَّلَاثَةُ: قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَبْرُ أَبِي بَكْرٍ، وَقَبْرُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَقَبْرٌ رَابِعٌ يُدْفَنُ فِيهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تین قبریں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر ہے اور چوتھی قبر (کی جگہ ہے) جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔

قرآن کی ایک آیت کی تفسیر

947- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنْبَأَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو مالک نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ

''اہل کتاب میں سے ہر ایک' اُن کی موت سے پہلے اُن پر

قَبْلَ مَوْتِهٖ} [النساء: 159]

قَالَ: ذٰلِكَ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. لَا يَبْقَى اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا آمَنَ بِهٖ

ایمان لے آئے گا"۔

ابو مالک بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا' اُس وقت اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا ہر شخص اُن پر ایمان لے آئے گا۔

948- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

{وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ} [النساء: 159]

يَعْنِي اَنَّهُ سَيُدْرِكُ اُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ حِينَ يُبْعَثُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُؤْمِنُوا بِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اہلِ کتاب میں سے ہر ایک' اُن کی موت سے پہلے اُن پر ایمان لے آئے گا"۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو ایسا زمانہ ملے گا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوں گے اور پھر وہ لوگ اُن پر ایمان لے آئیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوں گے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ الْاِيْمَانِ بِالْمِيْزَانِ: اَنَّهٗ حَقٌّ تُوْزَنُ بِهِ الْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ

کتاب: میزان پر ایمان رکھنا' یہ کہ وہ حق ہے اور اس کے ذریعہ نیکیوں اور گناہوں کا وزن کیا جائے گا

949- اَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: يُوضَعُ الصِّرَاطُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهٗ حَدٌّ كَحَدِّ الْمُوسَى قَالَ: وَيُوضَعُ الْمِيزَانُ، وَلَوْ وُضِعَتْ فِي كِفَّتِهِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ وَمَا فِيهِنَّ لَوَسِعَتْهُمْ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا لِمَنْ تَزِنُ بِهٰذَا؟ فَيَقُولُ: لِمَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن پل صراط کو رکھا جائے گا جس کی دھار استرے کی دھار کی مانند ہوگی۔ وہ بیان کرتے ہیں: میزان کو رکھا جائے گا' اگر اُس کے ایک پلڑے میں آسمان اور زمین اور اُس میں موجود تمام چیزوں کو رکھا جائے تو وہ تمام چیزیں اُس میں آجائیں گی۔ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تُو اس کے ذریعہ کس کا وزن کرے گا؟ تو پروردگار فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا۔ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیری ویسے عبادت نہیں کی جو تیری عبادت کا حق ہے۔

میزان کی وسعت

950- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قیامت کے دن میزان کو رکھا جائے گا' اگر اُس میں آسمانوں اور زمین کو رکھا جائے تو وہ بھی اُس میں پورے آجائیں۔ فرشتے

949- رواه الحاكم 586/4.

950- انظر السابق.

سَلْمَانَ قَالَ: يُوضَعُ الْمِيزَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَوْ أَنَّ فِيهِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ لَوَسِعَتْ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ، لِمَنْ تَزِنُ بِهَذَا؟ فَيَقُولُ لِمَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي، فَيَقُولُونَ: سُبْحَانَكَ، مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اس کے ذریعہ تُو کس کا وزن کرے گا؟ تو وہ فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا (اُس کا وزن کروں گا)۔ تو فرشتے عرض کریں گے: تُو ہر عیب سے پاک ہے! ہم نے تیری ویسے عبادت نہیں کی جو تیری عبادت کا حق ہے۔

اچھے اخلاق کا وزن سب سے زیادہ ہوگا

951- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: عَطَاءٌ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ

''مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی''۔

952- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي بَزَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

951- رواه أحمد 442/6، والترمذي 2004، وأبو داؤد: 4799، وابن أبي شيبة 516/8، وابن حبان: 481، وخرجه الألباني في الصحيحة: 876.

952- انظر السابق.

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

''میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہو گی''۔

953- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

''میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہو گی''۔

954- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ

''قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی چیز نہیں ہو گی''۔

953- رواه الترمذی: 2003، وأحمد 442/6، وأبو داؤد: 4799، وخرجه الألبانی فی صحیح أبی داؤد: 4014۔

954- رواه الترمذی: 2002، وأحمد 451/6، والبزار: 1975، وعبد الرزاق: 21057، والبغوی فی شرح السنة: 3496۔

955- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

اَثْقَلُ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ: الْخُلُقُ الْحَسَنُ

''میزان میں رکھی جانے والی سب سے زیادہ وزنی چیز' اچھے اخلاق ہیں''۔

956- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قُلْتُ لِاُمِّ الدَّرْدَاءِ: هَلْ سَمِعْتِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

میمون بن مہران بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ مَا يَدْخُلُ فِي الْمِيزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ

''میزان میں سب سے پہلے داخل ہونے والی چیز' اچھے اخلاق ہوں گے''۔

955- انظر السابق۔

956- رواه ابن أبي شيبة 212/5، والطبراني في الكبير 73/25۔

میزان میں کلمۂ شہادت کا وزن

957- حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرَجُلٍ إِلَى الْمِيزَانِ، وَيُؤْتَى بِتِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِنْهَا مَدُّ الْبَصَرِ، فِيهَا خَطَايَاهُ وَذُنُوبُهُ، فَتُوضَعُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، ثُمَّ يُخْرَجُ بِطَاقَةٌ بِقَدْرِ أُنْمُلَةٍ فِيهَا: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَتُوضَعُ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى، فَتَرْجَحُ بِخَطَايَاهُ وَذُنُوبِهِ

''قیامت کے دن ایک شخص کو میزان کے پاس لایا جائے گا اور ننانوے دفتر لائے جائیں گے جن میں سے ہر ایک دفتر (یعنی رجسٹر) حدنگاہ تک بڑا ہوگا' اُس میں اُس شخص کی خطاؤں اور گناہوں کا ذکر ہوگا' اُنہیں میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا' پھر انگلی کی پور جتنی ایک چیز لائی جائے گی' (یعنی ایک کاغذ لایا جائے گا) جس میں کلمہ شہادت موجود ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اُسے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو (کلمہ شہادت والا) وہ پلڑا گناہوں اور خطاؤں کے پلڑے سے بھاری ہو جائے گا''۔

میزان میں کافر کا بے وزن ہونا

958- أَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الطَّوِيلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں:

قیامت کے دن ایک لمبے اور بھاری بھرکم شخص کو لایا جائے گا'

957- رواه أحمد 213/2، والترمذي: 2641، وابن ماجه: 4300، والحاكم 6/1، وخرجه الألباني في الصحيحة: 135۔

الْعَظِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ، فَلَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَرَأَ

اُسے میزان میں رکھا جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کا وزن مچھر کے پَر جتنا بھی نہیں ہوگا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

{فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا}

''قیامت کے دن ہم اُن کیلئے میزان قائم نہیں کریں گے''۔

[الکھف: 105]

959- أَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: أَنْبَأَنَا لَيْثٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، فِي الْعُتُلِّ قَالَ: هُوَ الْقَوِيُّ الشَّدِيدُ الْأَكُولُ الشَّرُوبُ، يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ، فَلَا يَزِنُ شَعِيرَةً، يَدْفَعُ الْمَلَكُ مِنْ أُولَئِكَ سَبْعِينَ أَلْفًا دَفْعَةً وَاحِدَةً فِي النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبید بن عمیر' لفظ ''عتل'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

اس سے مراد وہ طاقتور' زبردست' بہت زیادہ کھانے پینے والا شخص ہے' جسے میزان میں رکھا جائے گا تو اُس کا وزن جَو کے دانے جتنا نہیں ہوگا' فرشتہ اس طرح کے ستر ہزار لوگوں کو ایک ہی مرتبہ میں جہنم میں پھینک دے گا۔

960- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ يَذْكُرُ الْحَبِيبُ حَبِيبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: أَمَّا عِنْدَ ثَلَاثٍ فَلَا. أَمَّا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَمِيلَ أَوْ يَخِفَّ فَلَا، وَأَمَّا عِنْدَ الْكُتُبِ حَتَّى يُعْطَى الْكِتَابَ بِيَمِينِهِ أَوْ بِشِمَالِهِ فَلَا، وَأَمَّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن کسی دوست کو اپنا دوست یاد آئے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تین مقامات کا تعلق ہے تو وہاں تو نہیں ہوگا' یا میزان کے نزدیک کہ یا تو وہ جھک جائے گا یا ہلکا ہو جائے گا تو پھر نہیں ہوگا' یا نامۂ اعمال کے نزدیک کہ جو یا تو دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہاں بھی نہیں ہوگا' یا اُس وقت جب جہنم سے آگ کا ایک ٹکڑا نکلے گا اور وہ ٹکڑا یہ کہے گا: مجھے تین چیزوں کے بارے

حِينَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ. فَيَقُولُ ذَلِكَ الْعُنُقُ: وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ. وُكِّلْتُ بِالَّذِي ادَّعَى مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ. وَوُكِّلْتُ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ. وَبِكُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ

میں نگران بنایا گیا ہے، مجھے اُس شخص کا نگران بنایا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت کرتا تھا اور مجھے ہر ظالم سرکش شخص پر مسلط کیا گیا ہے اور مجھے ہر اُس متکبر شخص پر مسلط کیا گیا ہے جو یومِ حساب پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

اعمال کے حساب سے لوگوں کا دور ہونا

961- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَتْ: عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ فِي حِجْرِي، فَذَكَرْتُ قُرْبَهُ مِنِّي فِي الدُّنْيَا، وَتَبَاعُدَ النَّاسِ بِأَعْمَالِهِمْ فِي الْآخِرَةِ، فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: مَا يُبْكِيكِ يَا عَائِشَةُ؟ فَقُلْتُ: ذَكَرْتُ قُرْبَكَ مِنِّي فِي الدُّنْيَا، وَتَبَاعُدَ النَّاسِ بِأَعْمَالِهِمْ فِي الْآخِرَةِ، هَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ، إِذَا تَطَايَرَتِ الصُّحُفُ، وَقِيلَ {هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ} لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ أَحَدًا حَتَّى يَعْلَمَ: أَبِيَمِينِهِ يُعْطَى أَمْ بِشِمَالِهِ؟ وَإِذَا وُضِعَتِ الْأَعْمَالُ فِي الْمِيزَانِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرہ میں موجود تھے، میں نے اس بات کا ذکر کیا (یا مجھے اس چیز کا خیال آیا) کہ میں دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی قریب ہوں اور آخرت میں لوگ اپنے اعمال کے حساب سے ایک دوسرے سے دور ہو جائیں گے، (یہ سوچ کر) مجھے رونا آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے عائشہ! تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: مجھے یہ خیال آیا کہ میں دنیا میں آپ سے کتنی قریب ہوں لیکن آخرت میں لوگ اپنے اعمال کے حساب سے ایک دوسرے سے دور ہو جائیں گے، تو کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ اپنی بیویوں کو یاد رکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مقامات پر ایسا (نہیں ہوگا)، جب (نامۂ اعمال کے) صحیفے آئیں گے اور کہا جائے گا: یہ لو! اپنا نامۂ اعمال پڑھ لو۔ اُس وقت کسی کو کسی دوسرے کا خیال نہیں آئے گا جب تک اُسے اس بات کا علم نہیں ہو جاتا کہ وہ صحیفہ اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے یا بائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے، دوسرا اُس وقت جب اعمال میزان میں رکھے جائیں گے، اُس وقت کسی کو کسی دوسرے کا خیال نہیں آئے گا جب تک آدمی کو

961- رواہ أبو داؤد: 4755.

لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ اَحَدًا، حَتّٰى يَعْلَمَ: اَيَثْقُلُ مِيزَانُهُ اَمْ يَخِفُّ؟ وَاِذَا حُمِلَ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ اَحَدًا، حَتّٰى يَعْلَمَ: يَنْجُو اَمْ لَا؟

اس بات کا پتا نہیں چل جاتا کہ اُس کا (نیکیوں کا) پلڑا بھاری ہوتا ہے یا ہلکا ہوتا ہے' اور جب لوگوں کو پل صراط پر رکھا جائے گا تو اُس وقت کسی کو کسی دوسرے کا خیال نہیں آئے گا جب تک آدمی کو یہ پتا نہیں چل جاتا کہ کیا اُس نے نجات پالی ہے یا نہیں پائی ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے خاندان والوں کو انذار

962- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

{وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] الْآيَةَ

''اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ''۔

جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي هَاشِمٍ، فَاَجْلَسَهُمْ عَلَى الْبَابِ، وَجَمَعَ نِسَاءَهُ وَاَهْلَهُ، فَاَجْلَسَهُمْ فِي الْبَيْتِ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ، اشْتَرُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَا يَغُرَّنَّكُمْ قَرَابَتُكُمْ مِنِّي، فَاِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى اَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ، وَيَا حَفْصَةُ بِنْتَ عُمَرَ، وَيَا اُمَّ سَلَمَةَ، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يَا اُمَّ الزُّبَيْرِ يَا عَمَّةَ النَّبِيِّ: اشْتَرُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاسْعَوْا فِي

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو ہاشم کو اکٹھا کیا اور اُنہیں اپنے دروازہ پر بٹھایا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی خواتین اور اہل خانہ کو بھی جمع کیا اور اُنہیں گھر کے اندر بٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اے بنو ہاشم! تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا سودا کرلو میرے ساتھ تمہاری رشتہ داری تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں' میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل خانہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عائشہ بنت ابوبکر! اے حفصہ بنت عمر! اے ام سلمہ! اے فاطمہ بنت محمد! اے اُم زبیر! اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی! آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی ذات کا سودا کریں اور اپنی گردنوں کو آزاد کروانے کی کوشش کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں' میں آپ کے کسی کام نہیں آسکتا۔ تو سیدہ

فِكَاكِ رِقَابِكُمْ. فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا. فَبَكَتْ عَائِشَةُ. ثُمَّ قَالَتْ: أَيْ حِبِّي. وَهَلْ يَكُونُ ذَلِكَ يَوْمَ لَا تُغْنِي عَنِّي شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ} [الانبياء: 47] وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ {فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ} [المؤمنون: 103] فَعِنْدَ ذَلِكَ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا. وَعِنْدَ النُّورِ: مَنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَتَمَّ نُورَهُ. وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ فِي الظُّلْمَةِ يَعْمَهُ فِيهَا. فَلَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا. وَعِنْدَ الصِّرَاطِ. مَنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَلَّمَهُ وَأَنْجَاهُ. وَمَنْ شَاءَ كَبْكَبَهُ فِي النَّارِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَيْ حِبِّي. قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ الْمَوَازِينَ هِيَ الْكِفَّتَانِ يُوضَعُ فِي هَذَا الشَّيْءَ. وَفِي هَذَا الشَّيْءَ فَتَرْجَحُ إِحْدَاهُمَا. وَتَخِفُّ إِحْدَاهُمَا. وَقَدْ عَلِمْنَا النُّورَ وَالظُّلْمَةَ. فَمَا الصِّرَاطُ؟ قَالَ: طَرِيقٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. يُجَازُ النَّاسُ عَلَيْهَا. وَهِيَ مِثْلُ حَدِّ الْمُوسَى. وَالْمَلَائِكَةُ

عائشہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں' اُنہوں نے کہا: اے میرے محبوب! کیا وہ ایک ایسا دن ہو گا کہ کوئی کسی کے کام نہیں آ سکے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تین مقامات ہوں گے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ساتھ میزان کو رکھیں گے' اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص کا میزان (یعنی نیکیوں کا پلڑا) بھاری ہو گا وہی لوگ کامیاب ہوں گے اور جس کا میزان (یعنی نیکیوں کا پلڑا) ہلکا ہو گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود کو خسارہ کا شکار کیا اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے' تو اُس موقع پر میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکوں گا' اور نور کے قریب کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا اُس کا نور مکمل کر دے گا اور جس کو چاہے گا اُسے تاریکی میں رہنے دے گا' وہ اُس میں اندھا ہو کر پھرتا رہے گا' اُس وقت میں' اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکوں گا' اور پل صراط کے وقت کہ جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا سلامتی کے ساتھ گزارے گا اور نجات دیدے گا اور جسے چاہے گا اُسے جہنم میں گروا دے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے میرے محبوب! ہم جانتے ہیں کہ میزان کے دو پلڑے ہوتے ہیں' ایک میں ایک چیز رکھی جائے گی' دوسرے میں دوسری چیز رکھی جائے گی تو اُن میں سے ایک ہی بھاری ہو گا اور دوسرا ہلکا ہو گا' ہمیں نور اور ظلمت کا بھی پتا ہے لیکن یہ صراط کیا چیز ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جنت اور جہنم کے درمیان راستہ ہے جس کے اوپر سے لوگ گزریں گے' یہ سترے کی دھار کی مانند ہے' فرشتوں نے اس کے دائیں طرف اور بائیں طرف صفیں بنائی ہوئی ہوں گی' اس میں آنکڑے ہوں گے جو لوگوں کو اُچک لیں گے' اُس میں سعدان نامی پودے کے کانٹے کی مانند

صَافُّونَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَتَخَطَّفُونَهُمْ بِالْكَلَالِيبِ، مِثْلَ شَوْكِ السَّعْدَانِ، وَهُمْ يَقُولُونَ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ، فَمَنْ شَاءَ اللهُ سَلَّمَهُ، وَمَنْ شَاءَ كَبْكَبَهُ فِيهَا

کانٹے ہوں گے لوگ کہہ رہے ہوں گے: اے پروردگار! سلامتی عطا فرما! سلامتی عطا فرما! اور لوگوں کے دل اُڑے ہوئے ہوں گے تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ چاہے گا سلامت رکھے گا اور جسے چاہے گا اُسے جہنم میں گرا دے گا۔

اللہ تعالیٰ بلندی یا پستی عطا کرتا ہے

963- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَطْرَابُلُسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سبرہ بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الْمِيزَانُ بِيَدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ قَوْمًا

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''میزان' اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' وہ کسی قوم کو بلندی عطا کرتا ہے اور کسی کو پست کر دیتا ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

964- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

963- رواه ابن أبي عاصم في السنة: 221، وعزاه الهيثمي في المجمع 211/7.

964- رواه أحمد 182/4.

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، يَرْفَعُ أَقْوَامًا، وَيَخْفِضُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''میزان' رحمٰن کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے اور دوسرے لوگوں کو پست کر دیتا ہے' ایسا قیامت تک ہوگا''۔

وَقَالَ ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ: وَالْمِيزَانُ بِيَدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ابن اصبہانی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میزان تمام جہانوں کے پروردگار کے ہاتھ میں ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک فضیلت

965- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَأُوتِيتُ بِكِفَّةِ مِيزَانٍ، فَوُضِعْتُ فِيهَا، وَجِيءَ بِأُمَّتِي، فَوُضِعَتْ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى، فَرَجَحْتُ بِأُمَّتِي

''میں نے خود کو دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا' پھر مجھے میزان کے پلڑے کے پاس لایا گیا اور مجھے اُس میں رکھ دیا گیا' پھر میری اُمت کو لایا گیا اور اُسے دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو میرا وزن اپنی اُمت سے زیادہ تھا''۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِالْمِيزَانِ

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' ہم اُس شخص سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ جو شخص میزان کو جھٹلاتا ہے۔

❖❖❖❖❖

965- رواہ أحمد 259/5، رواہ الطبرانی: 7923، وھو فی مسند الحارث 890/2، ومسند عبد بن حمید 267/1، ومسند الشامیین 259/3۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ الْإِيمَانِ

وَالتَّصْدِيقِ بِأَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَخْلُوقَتَانِ وَأَنَّ نَعِيمَ الْجَنَّةِ لَا يَنْقَطِعُ عَنْ أَهْلِهَا أَبَدًا وَأَنَّ عَذَابَ النَّارِ لَا يَنْقَطِعُ عَنْ أَهْلِهَا أَبَدًا

کتاب: اس بات پر ایمان رکھنا

اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ جنت اور جہنم مخلوق ہیں، جنت کی نعمتیں کبھی اہلِ جنت سے ختم نہیں ہوں گی اور جہنم کا عذاب کبھی اہلِ جہنم سے منقطع نہیں ہوگا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ الْقُرْآنَ شَاهِدٌ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَخَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا، وَلِلنَّارِ أَهْلًا، قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَهُمْ إِلَى الدُّنْيَا. لَا يَخْتَلِفُ فِي هَذَا مَنْ شَمِلَهُ الْإِسْلَامُ، وَذَاقَ حَلَاوَةَ طَعْمِ الْإِيمَانِ، دَلَّ عَلَى ذَلِكَ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ، فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِهَذَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ قرآن اس بات کا گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے پیدا کر دیا تھا اور اُس نے جنت کیلئے اہل افراد کو پیدا کیا اور جہنم کے بھی اہل افراد کو پیدا کیا' اس سے پہلے کہ وہ اُن لوگوں کو دنیا کی طرف بھیجتا' اس بارے میں کسی ایسے شخص کو اختلاف نہیں ہے جو اسلام کا پیروکار ہو اور جس نے ایمان کے ذائقہ کی حلاوت چکھی ہوئی ہو' قرآن وسنت اس بات پر دلالت کرتے ہیں اور ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو شخص اس بات کو جھٹلاتا ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: بَيِّنْ لَنَا ذَلِكَ. قِيلَ لَهُ: أَلَيْسَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ وَحَوَّاءَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَأَسْكَنَهُمَا الْجَنَّةَ؟ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ

جو شخص یہ کہے کہ آپ ہمارے سامنے اس چیز کو بیان کر دیں! تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت حواؑ علیہما السلام کو پیدا کرنے کے بعد جنت میں نہیں ٹھہرایا تھا' اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ

''اور ہم نے کہا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو

الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ} [البقرة: 35]

اور تم دونوں اس میں سے جہاں سے جو بھی چاہو وہ کھاؤ، لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَعْرَافِ

{يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا}

[الاعراف:27]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں ارشاد فرمایا ہے:

"اے اولادِ آدم! شیطان تمہیں آزمائش کا شکار نہ کر دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا، اس نے ان کا لباس اُتروا دیا تا کہ انہیں ان کی شرم گاہیں دکھا دے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ طه

{وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا عَدُوٌّ لَكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَى فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَا يَبْلَى فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ}

[طٰہٰ: 116تا121]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ میں ارشاد فرمایا ہے:

"اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: تم آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے، اُس نے انکار کیا، پس ہم نے کہا: اے آدم! یہ (ابلیس) تمہارا اور تمہاری بیوی کا کھلا دشمن ہے تو کہیں یہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے ورنہ تم مشقت کا شکار ہو جاؤ گے، تمہارے لیے اس (جنت) میں یہ چیز ہے کہ تمہیں اس میں بھوک نہیں لگے گی اور تم برہنہ نہیں ہو گے، اس میں تمہیں پیاس نہیں لگے گی اور دھوپ (تنگ) نہیں کرے گی تو شیطان نے اسے وسوسہ ڈالتے ہوئے کہا: اے آدم! کیا میں تمہیں ایسے درخت کے بارے میں نہ بتاؤں (جس کا پھل کھا کر) ہمیشہ کی زندگی اور ایسی بادشاہی ملے گی جو بوسیدہ نہیں ہو گی، تو اُن دونوں (میاں بیوی) نے اُس (درخت) میں سے کھا لیا تو اُن دونوں کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں تو اُن دونوں نے (اُن شرمگاہوں پر) جنت کے پتے لگانا شروع کر دیئے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ ص لِإِبْلِيسَ

{وَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ}

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ص میں ارشاد فرمایا ہے:

"تم اس سے نکل جاؤ، تم مردود ہو"۔

[الحجر: 34] الْآیَةَ

فَأَخْرَجَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ وَحَوَّاءَ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمَا، وَوَعَدَهُمَا أَنْ يَرُدَّهُمَا إِلَى الْجَنَّةِ، وَلَعَنَ إِبْلِيسَ وَأَخْرَجَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَيَسَهُ مِنَ الرُّجُوعِ إِلَى الْجَنَّةِ

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور سیدہ حوا علیہما السلام کو جنت سے نکالا اور پھر اُنہیں توبہ کی توفیق دی اور اُن دونوں سے وعدہ کیا کہ وہ اُن دونوں کو دوبارہ جنت کی طرف بھجوائے گا' اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت کی اور اُسے جنت سے نکال دیا اور اُسے اس بات سے مایوس کر دیا کہ اب وہ دوبارہ جنت کی طرف جائے گا۔

توبہ کی فضیلت

966- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

{فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ} [البقرة: 37]

''تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھ لیے' تو پروردگار نے اُس کی توبہ قبول کی' بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا' رحم کرنے والا ہے''۔

قَالَ: أَيْ رَبِّ أَلَمْ تَخْلُقْنِي بِيَدِكَ؟ قَالَ بَلَى قَالَ: أَيْ رَبِّ: أَلَمْ تَنْفُخْ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَيْ رَبِّ أَلَمْ تَسْبِقْ رَحْمَتُكَ إِلَيَّ قَبْلَ غَضَبِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَيْ رَبِّ أَلَمْ تُسْكِنِّي جَنَّتَكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَيْ رَبِّ أَرَأَيْتَ إِنْ تُبْتُ وَأَصْلَحْتُ أَرَاجِعِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے میرے اندر اپنی روح کو نہیں پھونکا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تیری رحمت میری طرف تیرے

أَنْتَ إِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

غضب سے پہلے سبقت نہیں لے گئی تھی؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنی جنت میں نہیں ٹھہرایا تھا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس بارے میں تیرا کیا فرمانا ہے کہ اگر میں توبہ کرلوں اور اصلاح کرلوں تو کیا تُو مجھے دوبارہ جنت کی طرف واپس بھیج دے گا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں!

967- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: أنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: بَكَى آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْجَنَّةِ سِتِّينَ عَامًا، وَعَلَى ابْنِهِ حِينَ قُتِلَ أَرْبَعِينَ عَامًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام اوزاعی نے حسان بن عطیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکلنے کی وجہ سے ساٹھ سال تک روتے رہے تھے اور اپنے بیٹے کے قتل پر چالیس سال تک روتے رہے تھے۔

968- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجُنَيْدِ الْخُتَّلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: لَمَّا طَالَ بُكَاءُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْجَنَّةِ، قِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: أَبْكِي عَلَى جِوَارِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي دَارٍ تُرْبَتُهَا طَيِّبَةٌ، أَسْمَعُ فِيهَا أَصْوَاتَ الْمَلَائِكَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید رقاشی بیان کرتے ہیں:

جب جنت سے نکلنے پر حضرت آدم علیہ السلام کا رونا طویل ہو گیا تو اس بارے میں اُن سے کہا گیا (کہ آپ کیوں روتے ہیں؟) تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات پر روتا ہوں کہ پہلے میں اپنے پروردگار کے پڑوس میں ایک ایسی جگہ پر رہ رہا تھا جس کی مٹی پاکیزہ تھی اور میں وہاں پر فرشتوں کی آوازیں سنا کرتا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَسَنَذْكُرُ مِنَ السُّنَنِ الثَّابِتَةِ فِي أَنَّ اللهَ عَزَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اب ہم ایسی مستند احادیث ذکر کریں گے جن میں یہ بات مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو

وَجَلَّ قَدْ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَاَعَدَّ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ لِاَهْلِهَا مَا شَاءَ، مِمَّا لَا يَدْفَعُهَا الْعُلَمَاءُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ذٰلِكَ

پیدا کر دیا ہوا ہے اور اس نے ان دونوں میں سے ہر ایک کے اہل افراد بھی پیدا کر دیے ہیں جس کو اُس نے چاہا اور یہ ایسی روایات ہیں جنہیں علماء نے مسترد نہیں کیا اور اس بات پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا واقعہ

969- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَقَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، اَرْسَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ: اُنْظُرْ اِلَيْهَا، وَاِلَى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيهَا، فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا، فَاَمَرَ بِهَا فَحُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَى النَّارِ وَاِلَى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيهَا، فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَرَجَعَ فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کر دیا تو اُس نے حضرت جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم اُس کا جائزہ لو اور اس بات کا بھی جائزہ لو کہ جو میں نے اہلِ جنت کیلئے اس میں تیار کیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام پروردگار کی طرف آئے اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے! اس (جنت) کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت جنت کو ناپسندیدہ چیزوں (یعنی دنیاوی مشکلات اور پریشانیوں) کے پردہ میں رکھ دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جاؤ اور اُس کا جائزہ لو اور اس بات کا بھی جائزہ لو کہ اسے مختلف قسم کی پریشانیوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے' (اُس کا جائزہ لے کر آنے کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا:) تیری عزت کی قسم ہے! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ

969- رواہ أحمد 354/2، والترمذی: 2563، والحاکم 26/1، ورواہ النسائی 3/7، وابن حبان: 7394.

يَدْخُلُهَا اَحَدٌ فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهَا فَرَجَعَ فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور جہنم کا جائزہ لو اور اس بات کا بھی جائزہ لو کہ جو میں نے اہلِ جہنم کیلئے پیدا کیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہو رہا ہے۔ وہ واپس آئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم ہے! کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اُس کو نفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دوبارہ اُس کے پاس جاؤ! حضرت جبریل علیہ السلام واپس آئے اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی بھی شخص اس سے بچ نہیں سکے گا' ہر شخص اس میں داخل ہوگا''۔

970- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: اَنْبَاَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔۔۔ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

971- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي رَوَّادٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَحُفَّتِ النَّارُ

''جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے اور

971- رواہ مسلم: 2822' والترمذی: 2562' وأحمد 153/3' وابن حبان: 716' والدارمی 339/2۔

بِالشَّهَوَاتِ

جہنم کو نفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے"۔

972- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادیؒ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

"جہنم کو نفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے"۔

973- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ اَبَانَ قَالُوا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

"جہنم کو نفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے"۔

جنت اور جہنم میں کن کی اکثریت ہوگی؟

974- حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ هَارُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

972- انظر السابق.

973- رواه البخاري: 6487، ومسلم: 2823، وأبو داؤد: 4744، والترمذي: 2560، وأحمد 260/2، وابن حبان: 719.

قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنِي صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاكِينُ، وَاِلَى النَّارِ اَوْ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ

''میں نے جنت کا جائزہ لیا تو اُس میں رہنے والوں کی اکثریت غریبوں اور مسکینوں کی تھی اور میں نے جہنم کا جائزہ لیا تو اُس میں اکثریت خواتین کی تھی''۔

975- وَاَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اَطَّلَعْتُ فِي النَّارِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ

''میں نے جہنم میں دیکھا تو وہاں کے رہنے والوں میں اکثریت خواتین کی تھی اور میں نے جنت میں دیکھا تو وہاں کے رہنے والوں میں اکثریت غریبوں کی تھی''۔

976- اَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ الْيَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

975- رواه البخاري:6449، ومسلم:2737.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: مَا لِي يَدْخُلُنِي الْمُتَكَبِّرُونَ وَأَصْحَابُ الْأَمْوَالِ؟ وَقَالَتِ: الْجَنَّةُ: مَا لِي لَا يَدْخُلُونِي إِلَّا الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ؟ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ: أَنْتَ رَحْمَتِي، أُدْخِلُكِ مَنْ شِئْتُ، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتَ عَذَابِي، أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ شِئْتُ، كِلَاكُمَا سَأَمْلَأُ

''جنت اور جہنم میں بحث ہوگئی' جہنم نے کہا: میرے اندر صرف متکبر لوگ اور مالدار لوگ داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو' میں جس کو چاہوں گا اُسے تمہارے اندر داخل کروں گا۔ اور جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو' میں تمہارے ذریعہ جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو میں بھر دوں گا''۔

جنت اور جہنم کی بحث

977- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ، وَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ: أَنْتَ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ: أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ: أَنْتَ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنِّي مِنْهُمَا

''جہنم اور جنت کے درمیان بحث ہوگئی' ایک نے (یعنی جہنم نے) کہا: میرے اندر جابر اور متکبر لوگ داخل ہوں گے' دوسری (یعنی جنت) نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے (یعنی جہنم سے) فرمایا: تم میرا عذاب ہو' جس کو میں چاہوں گا تمہارے ذریعہ (عذاب دوں گا)' (یہاں راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے)' اور دوسری (یعنی جنت) سے فرمایا: تم میری رحمت ہو' تمہارے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا

977- رواه البخاري: 4850، ومسلم: 2846، والترمذي: 2561، وأحمد 450/2، وابن خزيمة: 92، وعبد الرزاق: 20893، وابن حبان: 7447.

مِلْؤُهَا

اور تم میں سے ہر ایک کو بھرنا میرے ذمہ ہے"۔

مُردے کے سامنے آخری ٹھکانہ پیش کیا جانا

978- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، يُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

"جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو صبح و شام اُس کا ٹھکانہ اُس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ شخص جنتی ہو تو جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر اہلِ جہنم میں سے ہو تو جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اُس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہوگا' ایسا اُس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں دوبارہ زندہ کر کے اس کی طرف نہیں بھیجے گا"۔

979- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ الْمَيِّتَ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اخْرُجِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ، وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ

"میت کے پاس فرشتے آتے ہیں' اگر وہ نیک شخص ہو تو فرشتے کہتے ہیں: اے پاکیزہ جان! تم نکلو' ایسی پاکیزہ جان جو ایک پاکیزہ جسم میں تھی' تم لائقِ تعریف ہو کر نکلو اور رحمت اور خوشی کی خوشخبری حاصل کرو اور اپنے پروردگار کی طرف سے غضب نہ ہونے کی

978- رواه البخاري:1379، ومسلم:2866، والترمذي:1072، وابن ماجه:4270، وأحمد 16/2، والطيالسي:1832، وابن حبان:3130.

979- رواه ابن ماجه:4268، والنسائي 8/4، وابن حبان:3013، والحاكم 352/1، وخرجه الألباني في صحيح الجامع:1968.

غَيْرِ غَضْبَانَ قَالَ: فَيَقُولُونَ ذَٰلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ: فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ ثُمَّ يُقَالُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: فِي الْإِسْلَامِ قَالَ: فَيُقَالُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَآمَنَّا وَصَدَّقْنَا، فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ مِنْ قِبَلِ النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيُقَالُ: انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

خوشخبری حاصل کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ فرشتے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ جان نکل جاتی ہے۔ اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے جا کر یہ الفاظ ہیں: نیک آدمی کو اُس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے' وہ پریشان نہیں ہوتا' اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: تمہارا کیا عقیدہ تھا؟ وہ اسلام کے بارے میں بتاتا ہے' اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: یہ اللہ کے رسول ہیں' یہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آئے تھے' ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی تصدیق کی۔ تو اُس شخص کیلئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے' وہ جہنم کی طرف دیکھتا ہے کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے' تو اُس سے کہا جاتا ہے: تم اس چیز کا جائزہ لو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بچالیا ہے۔ پھر اُس کیلئے جنت کی طرف کا دروازہ کھولا جاتا ہے' وہ اُس کی زیبائش وآرائش اور اُس کی نعمتوں کو دیکھتا ہے تو اُسے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانا ہوگا۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

980- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا نَسَمُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلَقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ، حَتَّى يُرْجِعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي

''مؤمن کی جان پرندہ کی شکل میں جنت کے درخت پر لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ دوبارہ مؤمن کو زندہ کرے گا تو اُس

980- رواه النسائي:108/4، وابن ماجه:4271، وأحمد:455/3، ومالك:240/1، وصححه الألباني في الصحيحة:995.

جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ

کی جان کو اُس کے جسم کی طرف لوٹا دے گا“۔

شہداء کی فضیلت

981- وَأَنْبَانَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ، تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ، وَتَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ، قَالُوا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا: أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ، لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ، وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ؟ قَالَ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أُبَلِّغُهُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى:

”جب غزوۂ اُحد میں تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھا' وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں' جنت کے پھلوں کو کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں آ کر ٹھہر جاتے ہیں' جب اُنہوں نے اپنے کھانے پینے اور رہنے کی پاکیزہ چیزوں کو پایا تو یہ کہا: کون ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو یہ بات بتائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے تاکہ وہ لوگ جہاد سے بے رغبتی اختیار نہ کریں اور جنگ کے وقت کوتاہی نہ کریں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اُنہیں اس بارے میں بتاؤں گا' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

{وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا، بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ} [آل عمران: 170] الْآيَةَ

”وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں تم اُنہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رزق پاتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ذریعہ جو کچھ اُنہیں دیا ہے وہ اُس پر خوش ہیں“۔

981- رواه أبو داؤد: 2520، وأبو يعلى: 2331، والبيهقي 163/9، والحاكم 297/2، ورواه الطيالسي: 1143.

جنت کی دعا مانگنے کی فضیلت

982- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. وَمَنِ اسْتَجَارَ اللّٰهَ تَعَالَى مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے۔ اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ! تُو اسے جہنم سے پناہ دیدے''۔

983- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

سفید رنگ کی فضیلت

984- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

982- رواه الترمذي:2572، والنسائي 279/8، وابن ماجه:4340، وأحمد 117/3، والحاكم 535/1، وابن حبان:1034، وصححه الألباني في صحيح الجامع:6151.

وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ بَيْضَاءَ، وَاِنَّ اَحَبَّ الزِّيِّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَيَاضُ، فَلْيَلْبَسْهُ اَحَدُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهِ مَوْتَاكُمْ

''اللہ تعالیٰ نے جنت کو سفید شکل میں پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ رنگ سفید ہے' تو آدمی کو یہی رنگ پہننا چاہیے اور اسی میں تم لوگ اپنے مُردوں کو کفن دو''۔

رمضان کی فضیلت

985- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَّانِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ تَعَالَى عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

''جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین کو اور سرکش جنوں کو باندھ دیا جاتا ہے' جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اُس میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رکھا جاتا ہے اور جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور اُس میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا' ایک منادی پکار کر کہتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! تم آ جاؤ! اے بُرائی کے طلبگار! تم باز آ جاؤ۔ اور ہر رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے''۔

جہنم کی گہرائی

986- اَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

985- رواہ البخاری:1899، ومسلم:1079، والترمذی:682، والنسائی 126/4، وابن ماجہ:1642، وابن خزیمۃ:1883، وابن حبان:3435، والحاکم 421/1، وأخرجہ الألبانی فی صحیح الجامع:759۔

986- رواہ مسلم:2844، وأحمد 371/2، وابن حبان:7469، والحاکم 597/4، والبیہقی فی البعث:482۔

حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعْنَا وَجْبَةً فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: هَذَا حَجَرٌ أُرْسِلَ فِي جَهَنَّمَ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا الْآنَ حِينَ انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' اسی دوران ہم نے ایک آواز سنی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا چیز تھی؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جسے جہنم میں ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا تو اب وہ اس کے گڑھے میں گرا تھا۔

987- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ دَوِيًّا فَقَالَ لِجِبْرِيلَ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: حَجَرٌ أُلْقِيَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، الْآنَ حِينَ اسْتَقَرَّ قَرَارَهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آواز سنی تو حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کس چیز کی آواز ہے؟ اُنہوں نے بتایا: جہنم کے ایک کنارے سے ایک پتھر ستر سال پہلے ڈالا گیا تھا وہ اب جہنم کے نیچے والے حصے تک پہنچا ہے۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَكَذَا أَصَبْتُهُ فِي الْأَصْلِ قَالَ الشَّيْخُ: هَكَذَا أَصَبْتُهُ فِي الْأَصْلِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ فَلَا أَدْرِي سَقَطَ عَلَيَّ، أَمْ هُوَ مُرْسَلٌ وَأَكْثَرُ الْأَحَادِيثِ: أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ وَاللهُ أَعْلَمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اصل میں اسی طرح پایا ہے' شیخ کہتے ہیں: میں نے اسی طرح پایا ہے کہ یہ یزید رقاشی کے حوالے سے منقول ہے' مجھے نہیں معلوم کہ درمیان میں راوی کا ذکر ساقط ہو گیا ہے' یا یہ روایت مرسل ہے' ویسے زیادہ تر روایات ایسی ہیں جو ابومعاویہ کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے' یزید رقاشی سے منقول ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے کہ نبی

987- رواہ الطبرانی فی الأوسط: 819.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ دَوِيًّا فَقَالَ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: حَجَرٌ أُلْقِيَ فِي شَفِيرِ جَهَنَّمَ مِنْ سَبْعِينَ خَرِيفًا الْآنَ حِينَ اسْتَقَرَّ قَرَارَهَا

اکرم ﷺ نے ایک آواز سنی تو حضرت جبریل سے دریافت کیا: یہ کس چیز کی آواز ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ ایک پتھر ہے جسے جہنم کے ایک کنارے سے ستر سال پہلے ڈالا گیا تھا تو اب وہ جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: هَذِهِ السُّنَنُ وَغَيْرُهَا مِمَّا يَطُولُ ذِكْرُهَا تَدُلُّ الْعُقَلَاءَ، وَغَيْرَهُمْ مِمَّنْ لَمْ يَكْتُبِ الْعِلْمَ عَلَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایت اور اس کے علاوہ دیگر روایات ہیں جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا' یہ عقلمندوں اور دیگر حضرات کی رہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا ہوا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَالَ:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ

فِي غَيْرِ حَدِيثٍ، سَنَذْكُرُ مِنْهَا مَا يَنْبَغِي ذِكْرُهُ، كُلُّ ذَلِكَ لِيَعْرِفَ النَّاسُ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا''۔

یہ بات کئی روایات میں مذکور ہے' جن میں سے چند ایک روایات ہم آگے چل کر ذکر کریں گے اور ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگوں کو یہ بات پتا چلے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا ہوا ہے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام کی خشیت

988- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ: أَنَّهُ سَمِعَ حُمَيْدَ بْنَ عُبَيْدٍ مَوْلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا: کیا وجہ

988- رواه أحمد 224/3، وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 5091.

بَنِي الْمُعَلَّى يَقُولُ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَالِي لَمْ أَرَ مِيكَائِيلَ ضَاحِكًا قَطُّ؟ فَقَالَ: مَا ضَحِكَ مِيكَائِيلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ

ہے کہ میں نے میکائیل علیہ السلام کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جب سے جہنم پیدا ہوئی ہے اُس کے بعد حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی نہیں ہنسے۔

989- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تُوقِدُ بَنُو آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ فَقِيلَ: وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا

''تمہاری یہ آگ جسے لوگ جلاتے ہیں' یہ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ عرض کی گئی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! یہی کافی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ کو اس سے انہتر گنا فضیلت دی گئی ہے اور ہر ایک حصہ کی تپش اِس (دنیاوی آگ) کی مانند ہے''۔

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

اس روایت کے اور بھی کئی طرق ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت میں داخل ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا فِي الْبَابِ الَّذِي مَضَى مِثْلُ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اس سے پہلے کے باب میں یہ بات ذکر کر چکے ہیں' جس میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

989- رواه البخاري:3265، ومسلم:2843، والترمذي:2589، وأحمد2/313، وعبد الرزاق:20897، ومالك2/994، والدارمي2/340.

اَطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ

''میں نے جنت میں دیکھا تو میں نے اُس کے اندر رہنے والوں میں زیادہ تعداد غریبوں کی دیکھی' اور میں نے جہنم میں دیکھا تو اُس میں رہنے والوں میں' زیادہ تعداد عورتوں کی تھی''۔

وَسَنَذْكُرُ فِي هَذَا الْبَابِ مَالَا يَجْهَلُهُ الْعُلَمَاءُ بِالْحَدِيثِ اَنَّهُ الْحَقُّ

اب ہم اس باب میں وہ روایات ذکر کریں گے جن سے اہلِ علم ناواقف نہیں ہیں کہ یہ احادیث حق ہیں۔

جنت کی نہر

990- اَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَنْبَاَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَا اَنَا اَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْ عَرَضَ لِي نَهَرٌ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ، فَقَالَ الْمَلَكُ: اَتَدْرِي مَا هَذَا؟ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَ رَبُّكَ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِلَى اَرْضِهِ فَاَخْرَجَ مِنْ طِينِهِ الْمِسْكَ

''میں جنت میں چلتا ہوا جا رہا تھا' میرے سامنے ایک نہر آئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے' فرشتہ نے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ یہ وہ کوثر ہے جو آپ کا پروردگار آپ کو عطا کرے گا۔ پھر اُس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اُس کی مٹی میں سے مشک نکال کر دکھائی''۔

991- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

990- رواہ البخاری:4964' وأبو داؤد:4748' والترمذی:3359' وأحمد 164/3' وابن حبان:6474.

991- رواہ أحمد 103/3' وابن حبان:6472' وهناد فی الزهد:134' وابن أبی شیبة 437/11' وأبو نعیم فی صفة الجنة:327.

وَسَلَّمَ:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَرَأَيْتُ فِيهَا نَهَرًا، حَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي إِلَى مَا يَجْرِي فِيهِ الْمَاءُ، فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

"میں جنت میں داخل ہوا اور میں نے اُس میں ایک نہر دیکھی جس کے کنارے پر موتیوں کے خیمے تھے' میں نے اپنا ہاتھ بہتے ہوئے پانی میں ڈالا تو وہ مشکِ اذفر کی مانند تھا' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے"۔

992- وَأَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي فِي مَجْرَى مَائِهِ، فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

"میں جنت میں داخل ہوا' وہاں ایک نہر موجود تھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے موجود تھے' میں نے اپنا ہاتھ بہتے ہوئے پانی میں ڈالا تو وہ مشک اذفر تھا' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے"۔

جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل

993- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

992- رواہ مسلم: 1288۔

993- رواہ أحمد 191/3، وابن حبان: 54۔

حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَرُفِعَ لِي فِيهَا قَصْرٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

''میں جنت میں داخل ہوا تو میرے سامنے ایک محل آیا' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے' میں یہ سمجھا کہ شاید میں ہی وہ شخص ہوں گا' میں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ وہ عمر بن خطاب ہیں''۔

وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: قُلْتُ لِحُمَيْدٍ: فِي النَّوْمِ أَوْ فِي الْيَقَظَةِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ فِي الْيَقَظَةِ

ابوبکر بن عیاش بیان کرتے ہیں: میں نے حمید طویل نامی راوی سے دریافت کیا: یہ بیداری کے عالم میں ہوا تھا' یا نیند کے عالم میں ہوا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ بیداری کے عالم میں ہوا تھا۔

994- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت ارشاد فرمایا:

إِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ، فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا مُرَبَّعًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ

''گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا' میں نے اُس میں ایک محل دیکھا جو سونے سے بنا ہوا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا

994- رواه أحمد 354/5، والترمذي: 3689، وابن حبان: 7086، والبغوي: 1012، وخرجه الألباني في صحيح الجامع: 3364۔

هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: فَأَنَا مِنَ الْعَرَبِ، فَلِمَنْ هُوَ؟ فَقِيلَ: لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: فَأَنَا مُحَمَّدٌ، فَلِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَوْلَا غَيْرَتُكَ يَا عُمَرُ لَدَخَلْتُ الْقَصْرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا كُنْتُ لِأَغَارَ عَلَيْكَ

ہے؟ تو بتایا گیا کہ ایک عرب کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی عرب ہوں' یہ کس کا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ ایک مسلمان کا ہے' جس کا تعلق حضرت محمد ﷺ کی اُمت سے ہوگا۔ میں نے کہا: میں محمد ہوں' یہ محل کس کا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اگر تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا تو میں اُس محل کے اندر چلا جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا۔

995- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ شَوْهَاءَ يَعْنِي: حَسْنَاءَ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا

''میں نے نیند کے دوران (یعنی خواب میں) خود کو جنت میں دیکھا' وہاں ایک خوبصورت خاتون ایک محل کے کنارے پر موجود تھی۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: یہ عمر کا ہے۔ (پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:) مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا تو میں وہاں سے مڑ گیا''۔

995- رواہ البخاری: 5227، ومسلم: 2395۔

قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ فَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي، أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا میں آپ کے خلاف غصہ کروں گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جنت و جہنم کا پیش ہونا

996- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ اَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَبَيْنَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ مَدَّ يَدَهُ ثُمَّ اَخَّرَهَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، صَنَعْتَ فِي صَلَاتِكَ هٰذِهِ، مَا لَمْ تَصْنَعْهُ فِي صَلَاةٍ قَبْلَهَا؟ قَالَ: اِنِّي اُرِيتُ الْجَنَّةَ عُرِضَتْ عَلَيَّ وَرَاَيْتُ فِيهَا دَالِيَةً قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ، حَبُّهَا كَالدَّبَا فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْهَا، فَاُوحِيَ اِلَيَّ: اَنِ اسْتَاْخِرْ، فَاسْتَاْخَرْتُ. ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، حَتّٰى رَاَيْتُ ظِلِّي وَظِلَّكُمْ. فَاَوْمَاْتُ اِلَيْكُمْ اَنِ اسْتَاْخِرُوا

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی' نماز کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک بڑھایا اور کسی چیز کو پکڑ لیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک ایسا کام کیا ہے کہ آج سے پہلے آپ نے نماز کے دوران کبھی یہ کام نہیں کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ابھی دیکھا کہ جنت میرے سامنے پیش کی گئی' میں نے اُس میں پھلوں کے خوشے دیکھے' جس کے دانے گھڑوں جتنے تھے' میں نے یہ ارادہ کیا کہ اُس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیتا ہوں' پھر میری طرف وحی کی گئی کہ آپ پیچھے رہیں تو میں پیچھے ہٹ گیا۔ پھر میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا جو میرے اور تمہارے درمیان تھی' پھر میں نے اپنا اور تمہارا سایہ دیکھا تو میں نے تم لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم لوگ پیچھے رہو"۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

996- رواہ مسلم: 907، وأبو داؤد: 1189.

بَابُ ذِكْرِ الْإِيمَانِ بِأَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ خَالِدُونَ فِيهَا أَبَدًا وَأَنَّ أَهْلَ النَّارِ مِنَ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ خَالِدُونَ فِيهَا أَبَدًا

باب: اس بات پر ایمان کا تذکرہ کہ اہلِ جنت' جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور کفار اور منافقین سے تعلق رکھنے والے اہلِ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: بَيَانُ هَذَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَفِي سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس بات کا بیان اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث میں ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ النِّسَاءِ:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ، وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا} [النساء: 57]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے' ہم انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' وہاں اُن کیلئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھنے سائے میں داخل کریں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، وَعْدَ اللهِ حَقًّا، وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ قِيلًا} [النساء: 122]

اُس نے (سورۂ نساء میں ہی) ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے' ہم عنقریب اُنہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' (یہ) اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور بات میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا اور کون ہے؟''

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ:

{هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ، لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

اُس نے سورۂ مائدہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''یہ وہ دن ہے جس میں سچے لوگوں کو اُن کا سچ نفع دے گا' اُن کیلئے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' وہ اس میں

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ} [المائدة: 119] الْآيَةَ.

ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اُس سے راضی ہو گئے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ بَرَاءَةَ:

اُس نے سورۂ توبہ میں ارشاد فرمایا ہے:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ. وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ} [التوبة: 20] إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ {أَجْرٌ عَظِيمٌ} [التوبة: 22]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کیا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے درجہ پر فائز ہیں اور یہی لوگ (حقیقی) کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''عظیم اجر''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا} [التوبة: 100] الْآيَةَ.

''مہاجرین و انصار سے تعلق رکھنے والے' سبقت لے جانے والے' (اسلام قبول کرنے میں) پہل کرنے والے افراد' اور جنہوں نے اچھائی کے ہمراہ ان کی پیروی کی' اللہ تعالیٰ (اُن سب) سے راضی ہو گیا اور وہ (سب لوگ) اُس (اللہ تعالیٰ) سے راضی ہو گئے' اُس (اللہ تعالیٰ) نے اُن کیلئے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْحِجْرِ:

اُس نے سورۂ حجر میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ. لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ}

[الحجر: 48]

''(دنیا میں) ان کے سینوں میں جو کدورت تھی ہم اسے نکال دیں گے اور وہ بھائی بھائی بن کر (جنت میں) پلنگوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے' اس (جنت) میں انہیں کوئی تکلیف لاحق نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ لوگ وہاں سے نکالے جائیں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ:

اُس نے سورۂ کہف میں ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال

كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا. خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا} [الكهف: 107]

کیے ان کیلئے جنت الفردوس میں مہمان نوازی ہوگی' وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے منتقل نہیں ہونا چاہیں گے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْوَاقِعَةِ: {وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ} [الواقعة: 27] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اُس نے سورۂ واقعہ میں ارشاد فرمایا ہے:
''اور دائیں طرف والے' دائیں طرف والے کون ہیں؟''

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ التَّغَابُنِ: {وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [التغابن: 9]

اُس نے سورۂ تغابن میں ارشاد فرمایا ہے:
''اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے (تو اللہ تعالیٰ) اُس کے گناہوں کو ختم کردے گا اور اُسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ لَمْ يَكُنْ: {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ. جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا} [البينة: 7] إِلَى آخِرِ السُّورَةِ

اُس نے سورۃ البینہ میں ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے وہ ساری مخلوق سے بہتر ہیں' اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں اُن کی جزا وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے'' یہ سورت کے آخر تک ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَلِهَذَا فِي الْقُرْآنِ نَظَائِرُ كَثِيرَةٌ تُخْبِرُ أَنَّ الْمُتَّقِينَ فِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ آمِنِينَ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ أَبَدًا، وَلَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْجَنَّةِ أَبَدًا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) قرآن میں اِس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ پرہیزگار لوگ جنت میں امن کی حالت میں' ہمیشہ رہیں گے' وہ جنت میں کبھی بھی موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے اور نہ ہی وہ کبھی جنت سے نکلیں گے۔

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ، فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ، يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ} [الدخان: 51] إِلَى قَوْلِهِ {وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ}

[الدخان: 56]

"بے شک پرہیزگار لوگ امن والی جگہ پر ہوں گے، باغات اور چشموں میں، باریک اور دبیز ریشم پہن کر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے ہوئے) ہوں گے"۔ یہ آیات یہاں تک ہیں: "اور وہ (اللہ تعالیٰ) انہیں جہنم کے عذاب سے بچالے گا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ أَنَّ أَهْلَ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا. يُخَلَّدُونَ فِيهَا أَبَدًا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات ذکر کی ہے کہ اہلِ جہنم ہی جہنم کے مستحق ہیں اور وہ اُس (جہنم میں) ہمیشہ رہیں گے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ. وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا. إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرًا} [النساء: 168]

"بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ظلم کیا، اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ ان کی مغفرت کر دے اور نہ ہی وہ انہیں (ہدایت کا) راستہ دکھائے گا، (وہ انہیں) صرف جہنم کا راستہ (دکھائے گا) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَحْزَابِ:

اُس نے سورۂ احزاب میں ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ اللهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا} [الاحزاب: 64] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

"بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور اُن کیلئے بھڑکتی ہوئی (آگ) تیار کی ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے (سورۂ زخرف میں) ارشاد فرمایا ہے:

{وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ: إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ} [الزخرف: 77]

"وہ (جہنمی، جہنم کے داروغہ کو) پکار کر کہیں گے: اے مالک! آپ کے پروردگار کو ہمارے بارے میں (موت کا) فیصلہ دے دینا چاہیے، تو وہ جواب دے گا: بے شک تم (جہنم میں ہمیشہ زندہ) رہو گے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ

"ان کے خلاف فیصلہ نہیں دیا جائے گا کہ وہ مر جائیں اور ان

عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ} [فاطر: 36]

کے عذاب میں تخفیف بھی نہیں ہوگی، ہر منکر کو ہم اسی طرح جزاء دیں گے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْجَاثِيَةِ:

اُس نے سورۂ جاثیہ میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا: أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ} [الجاثية: 31] إِلَى قَوْلِهِ {وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا} [الجاثية: 34] إِلَى قَوْلِهِ {مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ} [الجاثية: 35]

"جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے کفر کیا (اُن سے دریافت کیا جائے گا:) کیا تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر نہیں سنائی گئی تھیں، تو تم نے تکبر کیا، تم مجرم لوگ تھے"۔ یہ آیت یہاں تک ہے: "کہا جائے گا: آج ہم تمہیں بھلا دیتے ہیں، جس طرح تم نے آج کے دن (ہماری بارگاہ میں) حاضری کو بھلا دیا تھا"۔ یہ آیت یہاں تک ہے: "وہ اس میں سے (نہیں نکالے جائیں گے) اور نہ ہی اُن سے توبہ مطلوب ہوگی"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَالْقُرْآنُ شَاهِدٌ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ خَالِدُونَ فِيهَا أَبَدًا فِي جِوَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فِي النَّعِيمِ يَتَقَلَّبُونَ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو قرآن اس بات کا گواہ ہے کہ اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ. لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ. وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ} [الواقعة: 32] الْآيَةَ.

"اور بہت سے پھل ہوں گے جو کاٹے ہوئے یا رکاوٹ والے نہیں ہوں گے اور بلند بچھونے ہوں گے"۔

وَأَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ أَبَدًا

جبکہ اہلِ جہنم، جو اس کے اہل ہوں گے وہ ہمیشہ شدید عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ} [الزخرف: 75]

"(وہ عذاب) اُن سے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اُس (عذاب) میں نا اُمید ہو کر رہیں گے"۔

موت کو ذبح کیا جانا

997- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ اَعْفَرُ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَشْرَئِبُّونَ فَيَنْظُرُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ النَّارِ، فَيَشْرَئِبُّونَ فَيَنْظُرُونَ، فَيَرَوْنَ اَنَّ الْفَرَجَ قَدْ جَاءَ، فَيُذْعَى، فَيُذْبَحُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَيُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، خُلُودٌ لَا مَوْتَ فِيهِ، وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ فِيهِ

''قیامت کے دن موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' اُسے جنت اور جہنم کے درمیان ٹھہرایا جائے گا' پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! تو وہ آئیں گے اور دیکھیں گے' پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جہنم! تو وہ آئیں گے اور دیکھیں گے' وہ یہ سمجھیں گے کہ شاید کوئی آسانی نصیب ہونے لگی ہے' وہ آئیں گے اور پھر اُس مینڈھے کو جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! اب تم ہمیشہ یہاں رہو گے' اس میں موت نہیں آئے گی اور اے اہلِ جہنم! اب تم ہمیشہ اس میں رہو گے اور اس میں موت نہیں آئے گی''۔

قَالَ اِسْحَاقُ: قَالَ النَّضْرُ: مَعْنَى اَعْفَرُ: الَّذِي مِنْهُ بَيَاضٌ وَسَوَادٌ

اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ نضر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اعفر سے مراد ایسا مینڈھا ہے جو سفید اور سیاہ رنگ کا ہو۔

998- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

997- رواہ أحمد 423/2، والدارمی 329/2، وابن ماجه: 4327۔

998- رواہ مسلم: 2849، وأحمد 9/3، وهناد فی الزهد: 213۔

قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، تَعْرِفُونَ هَذَا: فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ هَذَا الْمَوْتُ، وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ تَعْرِفُونَ هَذَا: فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ هَذَا الْمَوْتُ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ، وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ

"قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا جو ایک سفید و سیاہ رنگ کے مینڈھے کی شکل میں ہوگی' اُسے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! کیا تم اسے جانتے ہو؟ تو وہ لوگ تیزی سے آئیں گے اور دیکھیں گے اور کہیں گے: یہ موت ہے۔ پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جہنم! کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ تیزی سے آئیں گے اور اُسے دیکھیں گے اور کہیں گے: یہ موت ہے۔ پھر اُس مینڈھے کے بارے میں حکم ہوگا اور اُسے ذبح کر دیا جائے گا' پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! (تم لوگوں نے جنت میں) ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں آئے گی اور اہلِ جہنم! (تم لوگوں نے جہنم میں) ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں آئے گی"۔

ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ، وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ}

[مریم: 39]

"اور اُن لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈرا دو کہ جب معاملہ کا فیصلہ ہوگا اور وہ لوگ غفلت میں ہیں اور وہ لوگ ایمان نہیں رکھتے"۔

وَلِهَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

ان دونوں روایات کے اور بھی طرق ہیں۔

بَابُ فَضَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْآجُرِّيُّ رَحِمَهُ اللهُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی نعمت کے ذریعہ نیکیاں مکمل ہوتی ہیں اور ہر طرح کی حمد اللہ

الصَّالِحَاتُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں ہو' اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ، جو نبی ہیں' اُن پر اور اُن کی آل پر درود و سلام نازل کرے!

نبی اکرم ﷺ کے فضائل کی تمہید

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ مِمَّا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ شَرِيعَةِ الْحَقِّ الَّتِي نَدَبَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا وَأَمَرَهُمْ بِالتَّمَسُّكِ بِهَا وَحَذَّرَهُمُ الْفُرْقَةَ فِي دِينِهِمْ. وَأَمَرَهُمْ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ، وَأَمَرَهُمْ بِطَاعَتِهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِنِّي أُبَيِّنُ لَهُمْ فَضْلَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لِيَعْلَمُوا قَدْرَ مَا خَصَّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ إِذْ جَعَلَهُمْ مِنْ أُمَّتِهِ لِيَشْكُرُوا اللهَ عَلَى ذَلِكَ.

امابعد! ہمارے لیے یہ بات مناسب ہے کہ ہم مسلمانوں کے سامنے شریعتِ حقّہ کو بیان کریں جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اور اُن لوگوں کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ شریعت کو مضبوطی سے تھام کے رکھیں اور اُن لوگوں کو اس بات سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ وہ اپنے دین کے بارے میں تفرقہ کا شکار ہوں اور اُن لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ رہیں اور اُنہیں یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ اللہ کی اور اُس کے رسول کی اطاعت کریں۔ تو اب میں اُن لوگوں کے سامنے اُن کے نبی ﷺ کے فضائل بیان کروں گا تا کہ اُن لوگوں کو اس بات کا پتا چل جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کتنی خصوصیات عطا کی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی اُمت میں شامل کیا ہے تو وہ لوگ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا، وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ، وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ} [البقرة: 152]

''جس طرح ہم نے تمہارے درمیان ایسا رسول مبعوث کیا ہے جو تم میں سے ہے' وہ تمہارے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں اُس چیز کی تعلیم دیتا ہے جس کا تم علم نہیں رکھتے تھے' تو تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا' تم میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَبِيحٌ بِالْمُسْلِمِينَ أَنْ يَجْهَلُوا مَعْرِفَةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) مسلمانوں کیلئے یہ بات انتہائی معیوب ہوگی کہ وہ اپنے نبی کے فضائل کی معرفت سے ناواقف ہوں

فَضَائِلِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَمَا خَصَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالشَّرَفِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَقَدْ رَسَمْتُ فِي هَذِهِ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ مُخْتَصَرَةً حَسَنَةً جَمِيلَةً. مِمَّا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالًا بَعْدَ حَالٍ.

اور اُن چیزوں سے ناواقف ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی طور پر عزت، شرف اور کرامات، دنیا اور آخرت میں عطا کی ہیں۔ میں نے اس باب کو چار مختصر اجزاء میں بیان کیا ہے جو عمدہ طریقہ سے بیان ہوئے ہیں، اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ خصوصیات ذکر ہوئی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہیں اور یہ یکے بعد دیگرے ذکر ہوں گی۔

وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ أَذْكُرَ فِي هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي وَسَمْتُهُ بِكِتَابِ الشَّرِيعَةِ مِنْ فَضَائِلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ جَهْلُهُ. بَلْ يَزِيدُهُمْ عِلْمًا وَفَضْلًا وَشُكْرًا لِمَوْلَاهُمُ الْكَرِيمِ. وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا قَصَدْتُ لَهُ. وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اللهُ

میں نے یہ بات پسند کی کہ میں اس کتاب میں، جس کا نام میں نے کتاب ''الشریعہ'' رکھا ہے اُس میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بھی ذکر کروں، ایسے فضائل جن سے ناواقف رہنا مسلمانوں کیلئے مناسب نہیں ہے، تاکہ اُن لوگوں کے علم اور فضیلت اور شکر میں اضافہ ہو، جو شکر وہ اپنے کریم پروردگار کا کریں گے، باقی اللہ تعالیٰ ہی اُس بات کی توفیق دینے والا ہے جس کا میں نے قصد کیا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے، اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ ذِكْرِ مَا نَعَتَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابِهِ مِنَ الشَّرَفِ الْعَظِيمِ مِمَّا تَقِرُّ بِهِ أَعْيُنُ الْمُؤْمِنِينَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عظیم شرف کے حوالے سے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی صفات بیان کی ہیں جس کے ذریعہ اہلِ ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ اللهَ جَلَّ ذِكْرُهُ شَرَّفَ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الشَّرَفِ. وَنَعَتَهُ بِأَحْسَنِ النَّعْتِ. وَوَصَفَهُ بِأَجْمَلِ الصِّفَةِ. وَأَقَامَهُ فِي

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف بلند ترین شرف کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اُن کی تعریف بہترین طریقہ سے کی ہے اور اُن کی صفت خوبصورت ترین طور پر بیان کی ہے اور اُنہیں بلند ترین مرتبہ پر فائز کیا ہے۔

أَعْلَى الرُّتَبِ،

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرسل ہونا

أَخْبَرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ: أَنَّهُ بَعَثَهُ بَشِيرًا وَنَذِيرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اُس نے اپنے نبی کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا، وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللهِ فَضْلًا كَبِيرًا} [الاحزاب: 46]

''اے نبی! بے شک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کے اذن کے ساتھ' اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ (یا سورج بنا کر بھیجا ہے) اور تم ایمان والوں کو یہ خوشخبری دے دو کہ اُن کیلئے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا، وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ}

[فاطر: 24]

اس نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک ہم نے تمہیں خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر' حق کے ہمراہ بھیجا ہے' اور ہر اُمت میں کوئی نہ کوئی ڈر سنانے والا (نبی) گزرا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق انبیاء کرام کی دعا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقَدْ حَذَّرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْذَرَ وَبَشَّرَ وَمَا قَصَّرَ ثُمَّ أَخْبَرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ: أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَدَعْوَةُ ابْنِهِ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَبَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ممنوعہ اُمور سے) بچنے کی تلقین کی اور ڈرایا اور خوشخبری سنائی اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کی' پھر ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا' اور اُن کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَاعِيلُ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا. وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ. وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [البقرة: 127]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب ابراہیم اور اسماعیل' بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے (تو انہوں نے دعا کی:) اے ہمارے رب! تُو ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول کر لے' بے شک تُو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے' اے ہمارے رب! تُو ہمیں اپنا فرمانبردار رکھنا اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنا فرمانبردار اُمت بنانا تو ہمیں (حج کے) مناسک سکھا دے اور ہماری توبہ قبول فرما! بے شک تُو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے' اے ہمارے رب! تو اُن لوگوں کے درمیان ایسے رسول کو مبعوث فرما! جو اُن میں سے ایک ہو' وہ اُن پر تیری آیات کی تلاوت کرے' اُنہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور اُن کا تزکیہ کرے' بے شک تُو غالب (اور) حکمت والا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِاِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاخْتَصَّ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مَنْ اَحَبَّ وَهُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَفِ قُرَيْشٍ نَسَبًا. وَاَعْلَاهَا قَدْرًا. وَاَكْرَمِهَا بَيْتًا وَاَفْضَلِهَا عِنْدَهُ. فَبَعَثَهُ بَشِيرًا وَنَذِيرًا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اس دعا کی قبولیت کے اثر کو ظاہر کیا اور ان دونوں حضرات کی ذریت میں سے اپنی پسندیدہ شخصیت کو منتخب کیا اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو نسبی اعتبار سے قریش میں سب سے معزز ہیں' قدر ومنزلت کے اعتبار سے سب سے بلند مرتبہ ہیں' گھرانے کے حوالے سے سب سے زیادہ عزت دار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي اِسْرَائِيلَ اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ. مُصَدِّقًا

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور (میں) اپنے سے پہلے آنے والی تورات

لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ، وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ}
[الصف: 6]

کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کے بارے میں خوشخبری سنانے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے اور اُن کا نام ''احمد'' ہوگا''۔

فَأَثْبَتَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّصَارَى الْحُجَّةَ بِبِشَارَةِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَهُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ. وَجَلَّ ذِكْرُهُ: أَخْبَرَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَنَّهُمْ يَجِدُونَ صِفَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ. وَأَنَّهُ نَبِيٌّ. وَأَوْجَبَ عَلَيْهِمُ اتِّبَاعَهُ وَنُصْرَتَهُ.

تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کے بارے میں جو بشارت دی تھی اُس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے خلاف حجت کو ثابت کیا' پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے اہلِ کتاب یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے تورات اور انجیل میں حضرت محمد ﷺ کی صفت پائی (اور یہ بات بھی پائی) کہ آپ ﷺ واقعی نبی ہیں' نبی اکرم ﷺ کی پیروی اور آپ ﷺ کی مدد کرنا' (اللہ تعالیٰ نے) اُن پر لازم قرار دیا۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اس نے ارشاد فرمایا:

{عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ. فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ. يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ. وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ. وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ} [الاعراف: 156] إِلَى قَوْلِهِ {الْمُفْلِحُونَ} [الاعراف: 157]

''میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں اُسے پہنچا دیتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے' میں عنقریب اُسے اُن لوگوں کیلئے لکھ دوں گا جو پرہیزگار اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں وہ اُس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو اُمّی نبی ہے' جس کا ذکر اُنہوں نے تورات اور انجیل میں اپنے پاس لکھا ہوا پایا وہ (رسول) انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے اور وہ انہیں بُرائی سے منع کرتا ہے' وہ اُن کیلئے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور وہ خبیث چیزوں کو ان کیلئے حرام قرار دیتا ہے اور اُن کا بوجھ اور اُن کے طوق جو اُن پر ہیں (وہ رسول) اُن لوگوں سے اس (بوجھ اور طوق) کو اُتارتا ہے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''کامیابی والے''۔

اہلِ کتاب سے خطاب

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَهْلَ الْكِتَابِ، قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ. قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ} [المائدة: 15] إِلَى قَوْلِهِ {صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [المائدة: 16]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہلِ کتاب! تحقیق تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو تمہارے سامنے بہت سی ایسی چیزیں بیان کرتا ہے جو تمام (اللہ کی) کتاب میں سے چھپاتے تھے اور وہ بہت سی چیزوں کے حوالے سے درگزر کرتا ہے' تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ گئے ہیں' یہ آیت یہاں تک ہے: ''سیدھا راستہ''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ. فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ} [المائدة: 19]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہلِ کتاب! تحقیق تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو رسولوں کی آمد کے (وقتی طور پر) انقطاع کے بعد آیا ہے تا کہ وہ تمہارے سامنے (شرعی احکام) بیان کرے تا کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری سنانے والا یا ڈرانے والا نہیں آیا' تو تحقیق تمہارے پاس خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا آ گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَقَطَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُجَجَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ بِمَا أَخْبَرَ مِنْ صِفَتِهِ فِي كُتُبِهِمْ، وَأَنَّ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ النُّورُ، وَهُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَأَنَّهُ يَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. ثُمَّ أَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَّ الَّذِيَ يَدْعُو إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْحَقُّ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے اہلِ کتاب کی حجت کو ختم کر دیا کیونکہ اُس نے اُس رسول کی صفت اُن کی کتابوں میں بیان کی ہے اور حضرت محمد ﷺ جو چیز لے کر آئے ہیں وہ نور ہے اور وہ حق ہے جو اُنہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور وہ اُن کی رہنمائی سیدھے راستہ کی طرف کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت محمد ﷺ جس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ حق ہے اور وہی سیدھا راستہ ہے' تو مخلوق پر یعنی انسانوں اور جنات پر اُس کو قبول کرنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنات کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ جب اُنہوں

فَأَوْجَبَ عَلَى الْخَلْقِ: الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَبُولَهُ، وَأَخْبَرَ عَنِ الْجِنِّ لَمَّا سَمِعُوا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَلِّغَهُمْ، عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ، فَآمَنُوا وَصَدَّقُوا وَاتَّبَعُوهُ،

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اُن احکام کو سنا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اُن جنات تک اُس کی تبلیغ کریں تو اُن جنات نے یہ بات پہچان لی کہ یہ حق ہے' وہ ایمان لے آئے' اُنہوں نے تصدیق کی اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللهِ وَآمِنُوا بِهِ} [الاحقاف: 29] الْآيَةَ

''جب ہم نے جنات کے ایک گروہ کو تمہارے طرف بھیجا تا کہ وہ قرآن سنیں' جب وہ وہاں موجود ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ خاموش ہو جاؤ! جب (تلاوت) ختم ہوگئی تو وہ ڈرانے والے کے طور پر اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے' اُنہوں نے کہا: اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام (کی کتاب) کے بعد نازل کی گئی ہے اور اپنے سے پہلے (آسمانی کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے' وہ حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور سیدھے راستہ کی طرف (رہنمائی کرتی ہے)' اے ہماری قوم کے لوگو! تم اللہ کی طرف (سے آنے والے) داعی کی بات قبول کرو اور اُس پر ایمان لے آؤ''۔

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [المؤمنون: 73]،

''بے شک تم سیدھے راستہ کی طرف اُنہیں دعوت دیتے ہو''۔

ثُمَّ أَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَّهُ يُظْهِرُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ دِينٍ خَالَفَهُ،

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے مخالف ہر دین پر غالب کر دے گا' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ:

{هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى

''وہی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق

وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ} [التوبة: 33].

کے ہمراہ بھیجا ہے تا کہ وہ اُسے تمام ادیان پر غالب کر دے‘ خواہ یہ بات مشرکین کو بُری لگتی ہو“۔

رسول پر ایمان کے بغیر‘ ایمان کامل نہیں ہوتا

ثُمَّ اَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَّهُ لَا يَتِمُّ لِاَحَدٍ الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهُ، حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ اَخْبَرَ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ: لَمْ يَصِحَّ لَهُ الْاِيمَانُ.

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کسی بھی شخص پر ایمان اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں لے آتا۔ پھر اُس نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا تو اُس کا ایمان درست نہیں ہوتا۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَاِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوهُ، اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَاْذِنُونَكَ اُولٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ} [النور: 62] الْآيَةَ.

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اہلِ ایمان وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے اور جب وہ رسول کے ساتھ کسی ایسے معاملہ پر ہوتے ہیں جو اجتماعی نوعیت کا ہو تو وہ اُس وقت تک نہیں جاتے ہیں جب تک رسول سے اجازت نہ لیں‘ بے شک وہ لوگ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں‘ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں“۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ} [الحجرات: 15].

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر شک کا شکار نہیں ہوتے اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ہمراہ جہاد کرتے ہیں‘ یہی لوگ سچے ہیں“۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَاِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا} [الفتح: 13]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

”اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا تو بے شک ہم نے کافروں کیلئے جہنم کو تیار کیا ہے“۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ، وَالنُّورِ الَّذِی اَنْزَلْنَا، وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ} [التغابن: 8]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تو تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس نور پر بھی جو ہم نے نازل کیا ہے اور تم لوگ جو عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُن سے باخبر ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَاَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ} [الحدید: 7] اِلَى قَوْلِهٖ {وَقَدْ اَخَذَ مِيثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ} [الحدید: 8]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس چیز میں سے خرچ کرو جس کے بارے میں ہم نے تمہیں نائب بنایا ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُس نے تم سے پختہ عہد لیا ہے اگر تم مؤمن ہو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَالْكِتَابِ الَّذِی نَزَّلَ عَلٰى رَسُولِهٖ وَالْكِتَابِ الَّذِی اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ، وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا} [النساء: 136]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کتاب پر ایمان لاؤ جو اُس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اُس کتاب پر بھی جو اُس سے پہلے نازل کی گئی اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرتا ہے تو وہ دور کی گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ سے محبت' صحیح ہونے کی علامت

ثُمَّ اَعْلَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ: اَنَّ عَلَامَةَ صِحَّةِ مَنِ ادَّعَى مَحَبَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى: اَنْ يَكُونَ مُحِبًّا لِرَسُولِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّبِعًا لَهٗ. وَاِلَّا لَمْ تَصِحَّ لَهُ الْمَحَبَّةُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

پھر ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے' اُس کے دعویٰ کی صحیح ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ شخص' اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہو اور اُن کی پیروی کرتا ہو' ورنہ اُس شخص کی اللہ تعالیٰ سے محبت درست نہیں ہوگی۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ، وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللهُ بِاَمْرِهِ، وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ} [التوبة: 24]

''تم یہ فرما دو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور وہ اموال جو تم کماتے ہو اور وہ تجارت جس میں نقصان کا تمہیں اندیشہ ہوتا ہے اور وہ رہائش گاہیں جن کو تم پسند کرتے ہو' وہ تمہارے نزدیک اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہوں تو تم لوگ انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم لے آئے اور اللہ تعالیٰ' فاسق لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ، وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [آل عمران: 31]

''تم یہ فرما دو! اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

فَجَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَحَبَّةَ رَسُولِهِ وَاتِّبَاعَهُ عَلَمًا وَدَلِيلًا لِصِحَّةِ مَحَبَّتِهِمْ لَهُ، مَعَ اتِّبَاعِهِمْ رَسُولَهُ فِيمَا جَاءَ بِهِ وَاَمَرَ بِهِ، وَنَهَى عَنْهُ ثُمَّ اَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهُ مَنْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ كَمَنْ كَفَرَ بِاللهِ، وَمَنْ كَذَّبَ رَسُولَهُ فَقَدْ كَذَّبَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اُن کی اتباع کو اپنی ذات کے ساتھ اُن لوگوں کی محبت کے صحیح ہونے کا نشان اور دلیل قرار دیا ہے۔ نیز اس کے ہمراہ اُن لوگوں کو اُس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی ہے اُس چیز کے بارے میں جو وہ لے کر آئے ہیں اور جس کے بارے میں اُنہوں نے حکم دیا ہے اور جس چیز سے بھی اُنہوں نے منع کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے اور جو شخص اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔

فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي قِصَّةِ الْمُنَافِقِينَ:

اللہ تعالیٰ نے منافقین کے واقعہ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

{وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا، وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ، إِنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ، وَمَاتُوا۟ وَهُمْ فَٰسِقُونَ} [التوبة: 84]

"اُن میں سے جو بھی مر جائے، تم کبھی بھی کسی کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرنا اور اُس کی قبر پر کھڑے نہ ہونا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا انکار کیا اور ایسی حالت میں مر گئے کہ وہ فاسق تھے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَجَآءَ ٱلْمُعَذِّرُونَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ، وَقَعَدَ ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ} [التوبة: 90] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"دیہاتیوں سے تعلق رکھنے والے عذر پیش کرنے والے لوگ آئیں گے تاکہ اُنہیں (جہاد میں حصہ نہ لینے کی) اجازت دی جائے اور وہ لوگ بیٹھے رہے جنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کو جھٹلایا"۔ یہ آیت کے آخر تک ہے۔

ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ لَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ مَعَهُ، وَالصَّبْرِ مَعَهُ عَلَى كُلِّ مَكْرُوهٍ يَلْحَقُهُمْ.

پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر اپنی جانوں کے بارے میں رغبت اختیار نہ کریں جو اللہ کے رسول کے ساتھ جہاد کرنے اور مشکل صورتِ حال کا سامنا کرنے پر اُن کے ہمراہ صبر کرنے کے حوالے سے ہو۔

فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{مَا كَانَ لِأَهْلِ ٱلْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ ٱلْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا۟ عَن رَّسُولِ ٱللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا۟ بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِۦ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَطَـُٔونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ ٱلْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِۦ عَمَلٌ صَٰلِحٌ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ} [التوبة: 120]

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہلِ مدینہ کیلئے اور اُن کے آس پاس (دیہاتوں میں رہنے والے افراد) کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں اور اُن کی ذات کو چھوڑ کر اپنی ذات میں دلچسپی رکھیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اُنہیں جو بھی پیاس یا جو بھی پریشانی، یا بھوک اللہ کی راہ میں لاحق ہوگی، یا وہ جس بھی جگہ سے گزریں گے کہ وہ کفار کو غضب ناک کریں، یا اُنہیں دشمن کی طرف سے جس بھی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے گا تو اس کے عوض میں اُن لوگوں کیلئے نیک عمل نوٹ کیا جائے گا، بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے"۔

ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَقَامَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَ الْبَيَانِ عَنْهُ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس مقام پر فائز کیا ہے کہ وہ اُس کے احکام کی وضاحت کریں' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ} [النحل: 44]

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر کو نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے وہ چیز بیان کرو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے' تاکہ وہ لوگ غور و فکر کریں''۔

امام آجری کے وضاحتی کلمات

فَكَانَ مِمَّا بَيَّنَهُ لِأُمَّتِهِ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الطَّهَارَةَ وَالصَّلَاةَ فِي كِتَابِهِ، وَلَمْ يُخْبِرْهُ بِأَوْقَاتِ الصَّلَاةِ، وَلَا بِعَدَدِ الرُّكُوعِ، وَلَا بِعَدَدِ السُّجُودِ، وَلَا بِمَا يَجُوزُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيهَا وَمَا تَحْرِيمُهَا؟ وَمَا تَحْلِيلُهَا؟ وَلَا كَثِيرٌ مِنْ أَحْكَامِهَا. فَبَيَّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَادَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ،

نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کے سامنے جو چیزیں بیان کی ہیں اُن میں یہ چیز بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر طہارت اور نماز لازم قرار دی لیکن اُنہیں یہ نہیں بتایا کہ نمازوں کے اوقات کیا ہیں' رکوع کی تعداد کتنی ہوگی' سجود کی تعداد کتنی ہوگی' نماز میں کس حد تک قرأت کرنا جائز ہے' یہ شروع کیسے ہوگی اور ختم کیسے ہوگی؟ اور اس کے بہت سے احکام بھی بیان کیے۔ تو اللہ تعالیٰ کی مراد ان تمام حوالوں سے نبی اکرم ﷺ نے ہی بیان کی ہے۔

وَكَذَلِكَ أَوْجَبَ الزَّكَاةَ فِي كِتَابِهِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ: كَمْ فِي الْوَرِقِ؟ وَلَا كَمْ فِي الذَّهَبِ؟ وَلَا كَمْ فِي الْغَنَمِ؟ وَلَا كَمْ فِي الْإِبِلِ؟ وَلَا كَمْ فِي الْبَقَرِ؟ وَلَا كَمْ فِي الزَّرْعِ وَالثَّمَرِ؟ فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَادَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ،

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں زکوٰۃ کو لازم قرار دیا ہے لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ چاندی میں کتنی زکوٰۃ ہوگی' سونے میں کتنی ہوگی' بکریوں میں کتنی ہوگی' اونٹوں میں کتنی ہوگی' گائیوں میں کتنی ہو گی' زرعی پیداوار اور پھلوں میں کتنی ہوگی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ان تمام حوالوں سے اللہ تعالیٰ کی مراد کو بیان کیا ہے۔

وَكَذَلِكَ الصِّيَامُ بَيَّنَ مَا يَحِلُّ فِيهِ لِلصَّائِمِ، وَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ فِيهِ،

اسی طرح روزے کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس میں یہ چیز بیان نہیں کی کہ روزے کی حالت میں روزہ دار کیلئے کیا چیز حلال ہے

اور کیا چیز اُس کیلئے حرام ہے۔

وَكَذٰلِكَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَجَّ عَلٰى عِبَادِهِ عَلٰى مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا، وَلَمْ يُخْبِرْ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ الْاِهْلَالُ بِالْحَجِّ؟ وَلَا مَا يَلْزَمُ الْمُحْرِمَ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْاَحْكَامِ؟ فَبَيَّنَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالًا بَعْدَ حَالٍ،

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض قرار دیا اُس شخص پر جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ حج کیلئے تلبیہ کیسے پڑھا جائے گا اور احرام والے شخص کے احکام کس حوالے سے لاگو ہوں گے؟ تو یہ ایک ایک کر کے نبی اکرم ﷺ نے بیان کیے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَحْكَامُ الْجِهَادِ، وَكَذٰلِكَ اَحْكَامُ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَكَذٰلِكَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الرِّبَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَتَوَعَّدَهُمْ عَلَيْهِ بِعَظِيمٍ مِنَ الْعِقَابِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فِي الْكِتَابِ: كَيْفَ الرِّبَا؟ فَبَيَّنَهُ لَهُمُ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذَا فِي كَثِيرٍ مِنَ الْاَحْكَامِ، مِمَّا يَطُولُ شَرْحُهُ، لَمْ يَعْقِلْ مَا فِي الْكِتَابِ اِلَّا بِبَيَانِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زِيَادَةً مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا اَعْطَاهُ مِنَ الْفَضَائِلِ الَّتِي شَرَّفَهُ بِهَا، ثُمَّ فَرَضَ عَلٰى جَمِيعِ الْخَلْقِ طَاعَتَهُ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِمْ مَعْصِيَتَهُ، وَذٰلِكَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ، قَرَنَ طَاعَةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَاعَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاَعْلَمَهُمْ اَنَّهُ مَنْ عَصٰى رَسُولِي فَقَدْ عَصَانِي،

اسی طرح جہاد سے متعلق احکام ہیں' خرید و فروخت سے متعلق احکام ہیں' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سود حرام قرار دیا ہے اور اس حوالے سے اُنہیں زبردست وعید بیان کی ہے لیکن اُس نے لوگوں کے سامنے کتاب میں یہ بات بیان نہیں کی کہ سود کیسے ہوتا ہے' یہ بات نبی اکرم ﷺ نے بیان کی ہے' یہ اور دیگر بہت سے احکام ہیں جن کی بحث طوالت کا باعث ہوگی۔ کتاب میں مذکور ان احکام کی سمجھ صرف نبی اکرم ﷺ کے بیان کے ذریعہ حاصل ہوسکتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی ﷺ کیلئے اضافی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس نبی کو جو فضائل عطا کیے ہیں اُن میں شرف کیلئے یہ چیز بھی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق پر نبی کی پیروی کو فرض قرار دیا ہے اور نبی کی نافرمانی کو اُن کیلئے حرام قرار دیا ہے اور یہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور لوگوں کو یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔

اطاعتِ رسول کا حکم

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قُلْ اَطِيعُوا اللهَ وَالرَّسُولَ. فَإِنْ تَوَلَّوا فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ} [آل عمران: 32]

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"تم یہ فرمادو! کہ تم لوگ' اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر وہ منہ پھیر لیتے ہیں تو بے شک اللہ تعالیٰ' کفر کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ. وَاَطِيعُوا اللهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ} [آل عمران: 131]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اُس آگ سے ڈرو جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے اور تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{تِلْكَ حُدُودُ اللهِ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا. وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا. وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ} [النساء: 13]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں' جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرے گا اور اُس کی مقرر کردہ حدود کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اُسے جہنم میں داخل کر دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اُس کیلئے رسوائی کرنے والا عذاب ہوگا"۔

وَقَالَ تَعَالَىٰ:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ. فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا} [النساء: 59]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے وہ لوگوں جو ایمان لائے! تم اللہ کی اطاعت کرو اور تم رسول کی اور اپنے میں سے اولی الامر کی اطاعت کرو' اگر کسی چیز کے بارے میں تمہیں درمیان اختلاف ہو جائے تو اُس معاملہ کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو' اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو' یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے زیادہ عمدہ ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ} [الانفال: 20]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور اُس سے منہ نہ پھیرو جبکہ تم (اللہ کا کلام یا احکام) سنتے ہو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ} [محمد: 33]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور تم اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو''۔

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ} [النساء: 80]

پھر اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ تحقیق اللہ کی اطاعت کرتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَهَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ فِي نَيِّفٍ وَثَلَاثِينَ مَوْضِعًا أَوْجَبَ طَاعَةَ رَسُولِهِ، وَقَرَنَهَا مَعَ طَاعَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ حَذَّرَ خَلْقَهُ مُخَالَفَةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ لَا يَجْعَلُوا أَمْرَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ بِشَيْءٍ، أَوْ نَهَاهُمْ عَنْ شَيْءٍ كَسَائِرِ الْخَلْقِ، وَأَعْلَمَهُمْ عَظِيمَ مَا يَلْحَقُ مَنْ خَالَفَهُ مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَلْحَقُهُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) قرآن مجید میں یہ حکم کئی مقام پر تقریباً 30 سے زیادہ مقام پر آیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے اور رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور پھر اپنی مخلوق کو اس بات سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ وہ رسول ﷺ کی مخالفت کریں' اور یہ کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کو (غیر لازمی نہ سمجھیں) جب نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں کسی چیز کے بارے میں حکم دیا ہو' یا کسی چیز سے اُنہیں منع کیا ہو' تو یہ کہ اُن کا حکم باقی ساری مخلوق کی طرح نہیں ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ بتایا ہے کہ جو شخص نبی کے حکم کے خلاف ورزی کرتا ہے اُسے بڑا فتنہ لاحق ہو سکتا ہے۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم رسول کو اس طرح نہ بلاؤ جس طرح ایک دوسرے کو

كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا، قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا} [النور: 63] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

بُلاتے ہو' اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ میں چپکے سے کھسک جاتے ہیں' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

نبی کے فیصلہ کو تسلیم کرنا' لازم ہے

ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْجَبَ عَلَى مَنْ حَكَمَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُكْمًا أَنْ لَا يَكُونَ فِي نَفْسِهِ حَرَجٌ أَوْ ضِيقٌ لِمَا حَكَمَ عَلَيْهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَلْ يُسَلِّمُ لِحُكْمِهِ وَيَرْضَى.

پھر اللہ تعالیٰ میں یہ بات بھی واجب قرار دی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص کے خلاف کوئی فیصلہ دے دیں تو وہ اس حوالے سے اپنے سینہ میں کوئی تنگی یا اُلجھن محسوس نہ کرے' اُس چیز کے بارے میں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے خلاف فیصلہ دیا ہے بلکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کو تسلیم کرے اور اُس سے راضی رہے۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ، وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} [النساء: 65]

''تمہارے پروردگار کی قسم! وہ لوگ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک وہ آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم نہیں بناتے اور پھر تم نے جو فیصلہ دیا ہے اُس کے حوالے سے وہ کوئی اُلجھن محسوس نہیں کرتے اور اُس فیصلہ کو مکمل طور پر تسلیم کرتے ہیں''۔

وَالْحَرَجُ هَاهُنَا: أَنْ لَا يَشُكَّ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَى مَنْ رَضِيَ بِمَا حَكَمَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَكَمَ عَلَيْهِ وَرَضِيَ بِمَا أَعْطَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ، وَذَمَّ مَنْ لَمْ يَرْضَ.

یہاں ''حرج'' سے مراد یہ ہے کہ وہ شک کا شکار نہیں ہوتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی تعریف بیان کی ہے جو اُس چیز سے راضی ہوتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے بارے میں فیصلہ دیا ہو' خواہ وہ اُس کے حق میں ہو یا اُس کے خلاف ہو' اور وہ اُس چیز سے بھی راضی ہوتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے مالِ غنیمت میں سے عطا کیا ہو' خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو' اور اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی مذمت کی ہے جو اس سے راضی نہیں ہوتا۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللهُ

''اور اگر وہ لوگ اُس چیز سے راضی ہوتے جو اللہ اور اُس کے

وَرَسُولُهُ، وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللهُ، سَيُؤْتِينَا اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ، إِنَّا إِلَى اللهِ رَاغِبُونَ} [التوبة: 59]

رسول نے اُنہیں دی ہے اور یہ کہتے کہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں عطا کر دے گا اور اُس کا رسول بھی (ہمیں عطا کر دیں گے) بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھتے ہیں"۔

ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَنَا عَنْ أَهْلِ النَّارِ إِذَا هُمْ دَخَلُوهَا كَيْفَ يَتَأَسَّفُونَ عَلَى تَرْكِ طَاعَتِهِمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ لِمَ لَمْ يُطِيعُوا اللهَ وَرَسُولَهُ؟، فَنَدِمُوا حَيْثُ لَمْ يَنْفَعْهُمُ النَّدَمُ وَأَسِفُوا حَيْثُ لَمْ يَنْفَعْهُمُ الْأَسَفُ

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہنمیوں کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ جب وہ جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو کیسے اس بات پر افسوس کا اظہار کریں گے کہ اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کو ترک کر دیا تھا اور اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کیوں نہیں کی؛ تو وہ ندامت کا شکار ہوں گے؛ اُس وقت جب یہ ندامت اُنہیں فائدہ نہیں دے گی؛ اور افسوس کا اظہار کریں گے اُس وقت جب یہ افسوس اُنہیں نفع نہیں دے گا۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا} [الاحزاب: 66] الْآيَةَ

"جب اُن کے چہروں کو جہنم میں پلٹایا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کا حکم

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: أَلَا تَرَوْنَ رَحِمَكُمُ اللهُ كَيْفَ شَرَّفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ حَالٍ؟ يَزِيدُهُ شَرَفًا إِلَى شَرَفٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ يَا مُؤْمِنِينَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْجَبَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ أَنْ يُعَظِّمُوا قَدْرَ نَبِيِّهِ صَلَّى

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! کیا آپ نے یہ بات ملاحظہ نہیں فرمائی کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر حال میں شرف عطا کیا ہے اور دنیا و آخرت میں ہر شرف کے ساتھ مزید شرف عطا کیا ہے؛ تو اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت! اور اے ایمان والو! آپ یہ بات جان لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق پر یہ چیز لازم قرار دی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْقِيرِ لَهُ وَالتَّعْظِيمِ، وَلَا يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ فَوْقَ صَوْتِهِ، وَلَا يَجْهَرُوا عَلَيْهِ فِي الْمُخَاطَبَةِ، كَجَهْرِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ، بَلْ يَخْفِضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ صَوْتِهِ، كُلُّ ذَلِكَ إِجْلَالًا لَهُ، وَأَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ مَنْ خَالَفَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ مِنَ التَّعْظِيمِ لِرَسُولِي: أَنِّي أُحْبِطُ عَمَلَهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

مقام کا احترام کریں اور نبی اکرم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کریں، اور مخاطب کرتے ہوئے اُن کے سامنے بلند آواز نہ کریں، جس طرح وہ ایک دوسرے کو بلند آواز میں مخاطب کر لیتے ہیں، بلکہ نبی اکرم ﷺ کی آواز کے مقابلہ میں اپنی آوازیں پست رکھیں، یہ تمام احکام نبی اکرم ﷺ کے احترام کے پیشِ نظر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو یہ بات بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے رسول کی جس تعظیم کا حکم دیا ہے، اگر کوئی شخص اُس تعظیم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو میں اُس کے عمل کو ضائع کر دوں گا اور اُسے اس بات کا پتا بھی نہیں چلے گا۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

تو اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ، وَاتَّقُوا اللهَ إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ، وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ}

[الحجرات: 1]

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اُس کے رسول سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے، اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور اُنہیں یوں مخاطب نہ کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں اس کا شعور بھی نہ ہو''۔

ثُمَّ وَعَدَ جَلَّ وَعَزَّ مَنْ قَبِلَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَمَرَهُ بِهِ فِي رَسُولِهِ: مِنْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَالْوَقَارِ لَهُ: الْمَغْفِرَةَ مَعَ الْأَجْرِ الْعَظِيمِ،

پھر اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس حکم کو قبول کرے گا جو حکم اُس نے اپنے رسول کے بارے میں دیا ہے جس کا تعلق آواز پست رکھنے اور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کرنے سے ہے، تو ایسے شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اُس کے ہمراہ عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ} [الحجرات: 3]

"بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازیں اللہ کے رسول کے سامنے پست رکھتے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کیلئے منتخب کر لیا ہے' ان لوگوں کیلئے مغفرت اور عظیم اجر ہو گا"۔

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا} [النور: 63]

"تم رسول کو اس طرح نہ بلاؤ جس طرح ایک دوسرے کو بلاتے ہو"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ} [الانفال: 24] الْاٰیَةَ.

"اے ایمان والو! اللہ اور اُس کا رسول جب تمہیں بلائیں تو تم اُن کی بات پر آؤ' اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمہیں زندگی دیتا ہے"۔

كُلُّ ذٰلِكَ یُحَذِّرُ عِبَادَهٗ مُخَالَفَةَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَظِّمُ بِهٖ قَدْرَهٗ عِنْدَهُمْ. ثُمَّ اَمَرَ جَلَّ ذِكْرُهٗ خَلْقَهٗ اِذَا هُمْ اَرَادُوْا اَنْ یُّنَاجُوا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ مِّمَّا لَهُمْ فِیْهِ حَظٌّ اَنْ لَّا یُنَاجُوْهُ حَتّٰى یُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاهُمْ صَدَقَةً. فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّنَاجِیَهٗ بِشَیْءٍ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ. كُلُّ ذٰلِكَ تَعْظِیْمٌ لِلرَّسُوْلِ، وَشَرَفٌ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَاقَ عَلٰى بَعْضِهِمُ الصَّدَقَةُ وَاحْتَاجَ اِلٰى مُنَاجَاتِهٖ. فَتَوَقَّفَ عَنْ مُنَاجَاتِهٖ فَخَفَّفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى

تو ان سب صورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے رسول کی مخالفت سے بچنے کی تلقین کی ہے اور اُن لوگوں کے سامنے اُس رسول کی قدر و منزلت کی عظمت کا اظہار کیا ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو یہ حکم دیا ہے کہ جب وہ لوگ کسی حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرگوشی میں بات کرنے کا ارادہ کریں' جس کا تعلق کسی معاملہ سے ہو' تو وہ اُس وقت تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرگوشی میں بات نہ کریں جب تک وہ سرگوشی میں بات کرنے سے پہلے کوئی نذر و نیاز پیش نہیں کرتے۔ تو پہلے ایسا ہوتا تھا کہ کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی حوالے سے سرگوشی میں بات چیت کرنا چاہتا تھا تو وہ پہلے کوئی چیز صدقہ دیا کرتا تھا' ان سب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پائی جاتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف پایا جاتا ہے' جب لوگوں نے ایسا کیا اور بعض لوگوں کیلئے صدقہ پیش کرنا مشکل

الْمُؤْمِنِينَ رَأْفَةً مِنْهُ بِهِمْ.

ہوا اور اُنہیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کی ضرورت بھی تھی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت نہیں کر سکیں، تو اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے مسلمانوں پر مہربانی کرتے ہوئے اُنہیں تخفیف عطا کی۔

فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ فِي ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ:

تو اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کے بارے میں آغاز میں یہ ارشاد فرمایا:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ} [المجادلة: 12]

''اے ایمان والو! جب تم رسول کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کرو تو اپنی بات چیت سے پہلے کوئی چیز نذر کے طور پر پیش کر دو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے''۔

هَذَا لِمَنْ قَدَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ. ثُمَّ قَالَ تَفَضُّلًا عَلَى الْجَمِيعِ عَلَى مَنْ قَدَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ وَعَلَى مَنْ لَمْ يَقْدِرْ.

یہ حکم اُس شخص کیلئے تھا جو صدقہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں پر، خواہ وہ صدقہ کرنے کی قدرت رکھتے ہوں، یا قدرت نہ رکھتے ہوں، سب پر فضل کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔

فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا:

{أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ} [المجادلة: 13]

''کیا تم اس بات سے خوفزدہ ہو گئے ہو کہ تم سرگوشی سے پہلے نذر پیش کرو، جب تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے تم پر مہربانی کی (اور اس حکم کو معاف کر دیا) تو اب تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو، اللہ تعالیٰ اُس چیز کے بارے میں خبر رکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو''۔

فَخَفَّفَ عَنْهُمُ الصَّدَقَةَ، وَأَمَرَهُمْ بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالطَّاعَةِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْلَمَ جَمِيعَ خَلْقِهِ،

تو صدقہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تخفیف عطا کر دی اور اُنہیں نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے کا حکم دے دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق کو اس بات کی اطلاع دی اور اپنے نبی ﷺ کو بھی اس

وَاَعْلَمَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ. وَاَنَّهُ قَدْ تَمَّتْ نِعْمَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ بِاَنْ هَدَاهُ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ. وَاَعْلَمَهُ اَنَّهُ يَنْصُرُهُ نَصْرًا عَزِيزًا.

بات کی اطلاع دی کہ نبی اکرم ﷺ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت اُس کے نبی پر مکمل ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت نصیب کی اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ بھی بتایا کہ وہ اُن کی بھرپور مدد کرے گا۔

فتح مبین کی خوشخبری

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا:

{اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ. وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا. وَيَنْصُرَكَ اللهُ نَصْرًا عَزِيزًا}

[الفتح: 1]

''بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دے اور تم پر اپنی نعمت کو مکمل کر دے اور تمہیں سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کر دے اور اللہ تعالیٰ تمہاری بھرپور مدد کرے گا''۔

ثُمَّ اَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لِعَظِيمِ قَدْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَبِّهِ تَعَالَى

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی بیعت کی، اُنہوں نے درحقیقت اللہ تعالیٰ کی بیعت کی ہے، اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حضرت محمد ﷺ کی قدر و منزلت کی عظمت کا اظہار کیا جائے۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيهِمْ. فَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ. وَمَنْ اَوْفَى بِمَا عَاهَدَ

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے تمہاری بیعت کی، اُنہوں نے اللہ کی بیعت کی ہے، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے اور جو شخص اس کو توڑے گا تو وہ اپنی ذات کے خلاف توڑے گا اور جو شخص اُس کو

عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا} [الفتح: 10]

ثُمَّ أَخْبَرَنَا جَلَّ ذِكْرُهُ بِرِضَاهُ عَنْهُمْ، إِذْ بَايَعُوا نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَقُوا فِي بَيْعَتِهِ بِقُلُوبِهِمْ

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ، وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا} [الفتح: 18]

پورا کرے گا جو عہد اُس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ عنقریب اُسے عظیم اجر عطا فرمائے گا''۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جب اُن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کر لی اور وہ لوگ اپنے بیعت میں اپنے دلوں کے حوالے سے سچے تھے تو اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا۔

اُس نے ارشاد فرمایا:

''تحقیق اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہو گیا' جب اُنہوں نے درخت کے نیچے تمہاری بیعت کی' اُن کے دلوں میں جو ہے اللہ تعالیٰ اُس سے واقف ہے' اُس نے اپنی سکینت اُن پر نازل کی اور وہ اُنہیں اجر میں قریب فتح عطا کرے گا''۔

اُسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم

ثُمَّ أَمَرَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَتَأَسَّوْا فِي أُمُورِهِمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

{لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ، وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا} [الاحزاب: 21]

ثُمَّ أَوْجَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَنْصَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ أَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ مَنْ نَصَحَ لِلَّهِ فَلْيَنْصَحْ لِرَسُولِهِ، وَقَرَنَهُمَا جَمِيعًا، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا،

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے معاملات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی کریں' اُس نے ارشاد فرمایا:

''تحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے' یہ حکم اُس شخص کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کی اُمید رکھتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرے''۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان پر یہ بات لازم قرار دی ہے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کی خیر خواہی کریں' اور اُنہیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے خیر خواہی کرے گا اُسے اُس کے رسول کیلئے بھی خیر خواہی کرنی چاہیے' اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کا ذکر ساتھ کیا ہے اور اُن کے درمیان فرق نہیں کیا۔

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [التوبة: 91]

''کمزور لوگوں اور بیماروں پر اور اُن لوگوں پر جو خرچ کرنے کیلئے کچھ نہیں پاتے ہیں' اُن پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' جبکہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کیلئے خیر خواہی کریں' نیکی کرنے والوں کے خلاف کوئی صورت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

ثُمَّ أَخْبَرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ مَنْ خَانَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ خَانَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول سے خیانت کرتا ہے' وہ اُس شخص کی مانند ہے جو اللہ سے خیانت کرتا ہے۔

فَقَالَ تَعَالَى:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [الانفال: 27]

''اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ ہی امانتوں میں خیانت کرو جبکہ تم علم رکھتے ہو''۔

ثُمَّ حَذَّرَ الْخَلْقَ عَنْ أَذَى رَسُولِهِ، لَا يُؤْذُوهُ فِي حَيَاتِهِ وَلَا بَعْدَ مَوْتِهِ. وَأَخْبَرَ أَنَّ الْمُؤْذِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ آذَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ. وَأَخْبَرَ أَنَّ الْمُؤْذِي لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ مُسْتَحِقٌّ اللَّعْنَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اس بات سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ وہ اُس کے رسول کو اذیت پہنچائیں' وہ اُن کی زندگی میں یا اُن کے وصال کے بعد اُنہیں اذیت نہیں پہنچائیں گے' اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ اللہ کے رسول کو اذیت پہنچانے والا شخص اُس شخص کی مانند ہے جو اللہ کو اذیت پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت پہنچانے والا شخص' دنیا اور آخرت میں لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ، وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا. إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللهِ عَظِيمًا}

''تمہیں اس بات کا حق نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاؤ اور نہ ہی اس بات کی اجازت ہے کہ تم اُن کے بعد کبھی بھی اُن کی ازواج سے نکاح کرو' یہ چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑی ہے''۔

[الاحزاب: 53]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ} [التوبة: 61]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اُن کیلئے دردناک عذاب ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا} [الاحزاب: 57]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں' اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُن پر لعنت کرے گا اور اُس نے اُن کیلئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کا انجام

ثُمَّ اَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهُ مَنْ حَادَّ الرَّسُولَ بِالْعَدَاوَةِ فَقَدْ حَادَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ} [المجادلة: 22] الْآيَةَ.

اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص دشمنی کے ہمراہ اللہ کے رسول کی مخالفت کرتا ہے' وہ شخص درحقیقت اللہ کی مخالفت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں' تم اُنہیں ایسا نہیں پاؤ گے کہ وہ اُس شخص سے محبت رکھتے ہوں جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{اَلَمْ يَعْلَمُوا اَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَاَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ} [التوبة: 63]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو اُس کیلئے جہنم کی آگ ہوگی جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہ بہت بڑی رسوائی ہے''۔

نبی' اہلِ ایمان کی جان سے زیادہ قریب ہیں

ثُمَّ اَعْلَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَاَنَّهُ اِذَا اَمَرَ فِيهِمْ بِاَمْرٍ فَعَلَيْهِمْ

پھر ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن

قَبُولُ مَا أَمَرَ بِهِ، وَلَا اخْتِيَارَ لَهُمْ إِلَّا مَا اخْتَارَهُ رَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فِي أَهْلِيهِمْ، وَفِي أَمْوَالِهِمْ، وَفِي أَوْلَادِهِمْ،

لوگوں کے درمیان کسی معاملہ کے بارے میں فیصلہ کر دیں تو انہوں نے جو حکم دیا ہے اُس کو قبول کرنا اہلِ ایمان پر لازم ہے‘ وہ صرف اُسی چیز کو اختیار کر سکتے ہیں جو اللہ کے رسول نے اُن کیلئے اختیار کی ہو‘ خواہ اُس کا تعلق اُن کے اہلِ خانہ سے ہو‘ یا اموال سے ہو‘ یا اولاد سے ہو۔

فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ:

{النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ} [الاحزاب: 6]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”نبی‘ اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور نبی کی ازواج اُن (اہلِ ایمان) کی مائیں ہیں“۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ} [الاحزاب: 36] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ،

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

”کسی بھی مؤمن مرد یا مؤمن عورت کیلئے یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی معاملہ کے بارے میں فیصلہ کر دیں تو اُن لوگوں کو اپنے معاملہ کے بارے میں اختیار ہو“ یہ آیت کے آخر تک ہے۔

ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَفَعَ قَدْرَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَادَهُ شَرَفًا إِلَى شَرَفِهِ، وَفَضَّلَهُ عَلَى سَائِرِ الْخَلْقِ، بِأَنْ حَرَّمَ أَزْوَاجَهُ عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ أَنْ يَتَزَوَّجُوهُنَّ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَهَكَذَا إِذَا طَلَّقَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَقَدْ حَرَّمَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا، لِأَنَّهُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَدْ خَصَّهُ مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ بِكُلِّ خُلُقٍ شَرِيفٍ عَظِيمٍ،

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی قدر و منزلت کو بلند کیا اور آپ ﷺ کے شرف میں مزید شرف کو شامل کیا اور آپ ﷺ کو ساری مخلوق پر فضیلت عطا کی‘ وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ازواج کو تمام جہانوں کیلئے حرام قرار دے دیا کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد وہ اُن ازواج کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے‘ اسی طرح جب نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی خاتون کو طلاق دے دیں‘ خواہ اُس خاتون کی رخصتی ہوئی ہو یا رخصتی نہ ہوئی ہو‘ ہر ایک کیلئے یہ حرام ہوگا کہ وہ اُس خاتون سے شادی کرے کیونکہ وہ خواتین اہلِ ایمان کی مائیں ہیں‘ تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خصوصیت کے ساتھ یہ عظیم شرف عطا کیا۔

نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

ثُمَّ فَرَضَ عَلَى خَلْقِهِ أَنْ يُصَلُّوا عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ يُصَلِّي عَلَيْهِ هُوَ وَمَلَائِكَتُهُ تَشْرِيفًا لَهُ

اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر یہ چیز لازم قرار دی ہے کہ وہ اُس کے رسول ﷺ پر درود بھیجیں اور اُنہیں یہ بات بتائی کہ وہ خود بھی اور اُس کے فرشتے بھی نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور اس کا مقصد نبی اکرم ﷺ کے شرف کا اظہار ہے۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} [الاحزاب: 56]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے' نبی پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درود بھیجو اور اہتمام کے ساتھ سلام بھیجو''۔

فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَهْلِهِ أَجْمَعِينَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ صَلَاةً لَهُ فِيهَا رِضًى، وَلَنَا بِهَا مَغْفِرَةٌ مِنَ اللهِ، وَرَحْمَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ، وَلَا حَرَمَنَا اللهُ النَّظَرَ إِلَيْهِ، وَحَشَرَنَا عَلَى سُنَّتِهِ وَالِاتِّبَاعِ لِمَا أَمَرَ وَالِانْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى،

تو اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے اور سلام بھیجے اور اُن کے تمام اہل پر دن اور رات میں درود بھیجے' ایسا درود جس میں اُس کی رضامندی شامل ہو اور جس کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت نصیب ہو' اگر اللہ نے چاہا! اور اُن کی پاکیزہ آل پر بھی (درود و سلام نازل کرے) اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دیدار سے محروم نہ رکھے اور ہمارا حشر نبی اکرم ﷺ کی سنت پر کرے اور اُس چیز کی پیروی میں کرے جو آپ ﷺ نے حکم دیا اور اُس چیز سے باز رہنے میں کرے جس سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا۔

وَاعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ: لَوْ أَنَّ مُصَلِّيًا صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فِي تَشَهُّدِهِ الْأَخِيرِ وَجَبَ عَلَيْهِ إِعَادَةُ الصَّلَاةِ،

آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے اور نماز میں آخری تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود نہیں بھیجتا تو اُس پر یہ واجب ہے کہ وہ نماز کو دوبارہ ادا کرے۔

وَاعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللهُ: أَنَّ جَمِيعَ مَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ لوگ یہ بات بھی جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! کہ نبی اکرم ﷺ نے جن چیزوں سے منع کیا ہے وہ سب لوگوں

فَحَرَامٌ عَلَى النَّاسِ مُخَالَفَتُهُ، وَالنَّهْيُ عَلَى التَّحْرِيمِ حَتَّى يَأْتِيَ عَنْهُ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ نَهَى عَنْهُ لِمَعْنًى دُونَ مَعْنَى التَّحْرِيمِ. وَإِلَّا فَنَهْيُهُ عَلَى التَّحْرِيمِ لِجَمِيعِ مَا نَهَى عَنْهُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} [الحشر: 7]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: فَهَذَا الَّذِي حَضَرَنِي ذِكْرُهُ مِمَّا شَرَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِي الْقُرْآنِ، قَدْ ذَكَرْتُ مِنْهُ مَا فِيهِ بَلَاغٌ لِمَنْ عَقَلَ وَأَنَا أَذْكُرُ بَعْدَ هَذِهِ مِمَّا شَرَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِمَّا جَاءَتْ بِهِ السُّنَنُ عَنْهُ وَالْآثَارُ عَنْ صَحَابَتِهِ حَالًا بَعْدَ حَالٍ، مِمَّا يُقِرُّ اللهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَزْدَادُونَ بِهَا إِيمَانًا إِلَى إِيمَانِهِمْ، وَمَحَبَّةً لِلرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيمًا لَهُ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِذَلِكَ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ

کیلئے حرام ہیں اور یہ حرام ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کی جائے اور نبی اکرم ﷺ کی ممانعت حرام قرار دینے کیلئے ہوگی جب تک نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی ایسی دلیل سامنے نہیں آتی کہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ یہ ممانعت حرام قرار دینے کیلئے نہیں ہے، ورنہ جن چیزوں سے بھی نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے وہ تمام چیزیں حرام شمار ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رسول تمہیں جو کچھ دے اُسے حاصل کرلو اور وہ جس سے تمہیں منع کرے اُس سے باز آ جاؤ''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ وہ تمام اُمور ہیں جو اس وقت میرے ذہن میں تھے جو اس حوالے سے ذکر کیے گئے ہیں جو شرف اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو عطا کیا ہے، جس کا ذکر قرآن میں ہے اور میں نے ان میں سے جو چیزیں ذکر کر دی ہیں اِن میں اُس شخص کیلئے پیغام ہے جو عقل رکھتا ہے۔ اب اس کے بعد میں وہ چیزیں ذکر کروں گا کہ جن میں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اُس شرف کا ذکر ہے جس کا ذکر احادیث میں ہے اور صحابہ کرام سے منقول آثار میں ہے، یہ یکے بعد دیگرے ذکر ہوں گے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی آنکھوں کو قرار عطا کرے گا اور اس کے نتیجہ میں اُن لوگوں کے ایمان میں اضافہ ہوگا، نبی اکرم ﷺ کی محبت اور آپ کی تعظیم میں اضافہ ہوگا، اللہ تعالیٰ ہی اس بات کی توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَتَى وَجَبَتِ النُّبُوَّةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی تھی؟

999- أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُدَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شقیق نے حضرت میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کب نبی تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے (میں اُس وقت بھی نبی تھا)۔

1000- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ: مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شقیق نے حضرت میسرۃ الفجر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کب نبی تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اُن کی نبوت' اُن کی ابوت' ہے سب کو عام

1001- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت میسرہ الفجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: آپ کب نبی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اُس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى كُنتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

1002- وَأَنبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ وَنَفْخِ الرُّوحِ فِيهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام تخلیق اور اُن میں روح پھونکے جانے کے درمیان تھے۔

1003- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ فَقَالَ: بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ وَنَفْخِ الرُّوحِ فِيهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا: آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام تخلیق اور اُن میں روح پھونکے جانے کے درمیان تھے۔

1004- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1002- رواہ الترمذی: 3609، والحاکم: 609/2، وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی۔

1003- انظر السابق۔

1004- رواہ أحمد 127/4، والحاکم 418/2، وابن حبان: 6404، والدیلمی: 230۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک میں اللہ کا بندہ اور انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں (اور یہ اُس وقت تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار ہو رہا تھا"۔

1005- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُخْلَقَ؟ قَالَ: إِي وَاللّٰهِ، وَقَبْلَ أَنْ تُخْلَقَ الدُّنْيَا بِأَلْفَيْ عَامٍ مَكْتُوبًا أَحْمَدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سعید بن راشد بیان کرتے ہیں:
میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونے سے پہلے بھی نبی تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! بلکہ آپ دنیا کے پیدا ہونے سے دو ہزار سال پہلے بھی (نبی تھے) اور آپ کا نام احمد لکھا ہوا تھا۔

حضرت آدم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا

1006- أَنْبَأَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عبدالرحمٰن بن ابوزناد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:
وہ کلمات جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی

عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مِنَ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَابَ اللهُ بِهَا عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا آدَمُ، وَمَا يُدْرِيكَ بِمُحَمَّدٍ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، رَفَعْتُ رَأْسِي، فَرَاَيْتُ مَكْتُوبًا عَلَى عَرْشِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ اَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ

توبہ قبول کی تھی وہ یہ ہیں:

''اے اللہ! میں تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھ پر حق کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تمہیں محمد کے بارے میں کیسے پتا چلا؟ تو اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! جب میں نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے دیکھا تیرے عرش پر یہ لکھا ہوا تھا: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ! تو مجھے یہ پتا چل گیا کہ وہ تیری بارگاہ میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ معزز ہیں''۔

بَابٌ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]

باب: اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرمان: ''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''

1007- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ، قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ يَعْنِي الصَّاغَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَرَّاجٌ اَبُو السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1007- رواہ ابن حبان: 3382.

أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ قُلْتُ: اللهُ أَعْلَمُ قَالَ: إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي

''جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: میرا اور آپ کا پروردگار یہ فرماتا ہے: میں نے کیسے تمہارے ذکر کو بلند کیا؟ میں نے جواب دیا: اللہ بہتر جانتا ہے! تو پروردگار نے فرمایا: جب میرا ذکر ہو گا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر ہوگا''۔

رفعتِ ذکر سے مراد کیا ہے؟

1008- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّقِّيُّ السَّرَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي دَرَّاجٌ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ: أَتَدْرِي كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ قُلْتُ: اللهُ أَعْلَمُ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي

''جبریل نے مجھ سے کہا: آپ کا پروردگار آپ سے فرما رہا ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے کیسے تمہارے ذکر کو بلند کیا ہے؟ تو میں نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے! تو جبریل نے بتایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر ہوگا''۔[1]

1009- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

[1] ''ورفعنا لك ذكرك'' کا ہے سایہ تجھ پر — نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا کبھی چرچا تیرا

1008- انظر السابق۔

فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]

قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ

''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا' (جیسے کلمہ شہادت میں یہ الفاظ ہیں:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

1010- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَيَّاطُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنَ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]

قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَفِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ} [الزخرف: 44]

''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: جب بھی میرا ذکر ہوگا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر ہوگا' (جیسے کلمہ شہادت میں یہ الفاظ ہیں:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ''یہ تمہارے لیے اور تمہاری قوم کیلئے نصیحت ہے''۔

قَالَ: يُقَالُ: مِمَّنْ هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيُقَالُ: مِنَ الْعَرَبِ، فَيُقَالُ مِنْ أَيِّ الْعَرَبِ؟ فَيُقَالُ: مِنْ قُرَيْشٍ

مجاہد کہتے ہیں: یہ دریافت کیا جائے گا کہ ان صاحب کا تعلق کس سے ہے؟ تو جواب دیا جائے گا کہ عربوں سے ہے' پھر پوچھا جائے گا: عربوں میں سے کس سے ہے؟ تو جواب دیا جائے گا:

1011- وَاَنْبَاَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَمْزَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]

قَالَ: اَلَا تَرَى اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُذْكَرُ فِي مَوْطِنٍ اِلَّا ذُكِرَ نَبِيُّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ

1012- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْحَارِثِ الْفِهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ ابْنِ بِنْتِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اَذْنَبَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الذَّنْبَ الَّذِي اَذْنَبَهُ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَاَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَاْسِي اِلَى عَرْشِكَ وَاِذَا فِيهِ مَكْتُوبٌ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ

قریش سے ہے (تو یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کا بھی ذکر ہو گیا)۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: کیا تم نے یہ غور نہیں کیا کہ جس بھی مقام پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اُس کے ساتھ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر ہوتا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت آدم علیہ السلام سے ذنب کا ارتکاب ہوا تو اُنہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور بولے: اے اللہ! میں تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ تُو میری مغفرت کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی: محمد کیا ہے اور محمد کون ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: تیرا اسم برکت والا ہے! جب تُو نے مجھے پیدا کیا اور میں نے سر اُٹھا کر تیرے عرش کی طرف دیکھا تو وہاں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا' اس سے مجھے پتا چل گیا کہ تیری بارگاہ میں ان سے زیادہ قدر و منزلت والا اور کوئی نہیں ہے جن کا نام تُو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی: اے آدم! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! وہ تمہاری اولاد میں سے آخری نبی ہوں گے اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں

لَيْسَ اَحَدٌ اَعْظَمَ قَدْرًا عِنْدَكَ مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ: يَا آدَمُ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، اِنَّهُ لَآخِرُ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ

نے تمہیں بھی پیدا نہیں کرنا تھا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، افضل الخلق ہیں

1013- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ:

مَا خَلَقَ اللهُ وَلَا بَرَاَ وَلَا ذَرَاَ اَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا سَمِعْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَقْسَمَ بِحَيَاةِ اَحَدٍ اِلَّا بِحَيَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ} [الحجر: 72]

قَالَ: وَحَيَاتِكَ يَا مُحَمَّدُ، {اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ} [الحجر: 72] وَاللهُ اَعْلَمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جس بھی مخلوق کو تخلیق کیا ہے، جسے بنایا ہے، جسے پیدا کیا ہے اُن میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ معزز نہیں ہے، میں نے اللہ تعالیٰ کو کسی بھی فرد کی زندگی کی قسم اُٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم اُٹھائی ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہاری زندگی کی قسم ہے! وہ لوگ اپنے نشہ میں مدہوش بھٹکتے پھرتے ہیں''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! تمہاری زندگی کی قسم ہے! وہ لوگ اپنے نشہ میں مدہوش بھٹکتے پھرتے ہیں، (مصنف فرماتے ہیں:) باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ} [الشعراء: 219]

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ: ''اور ہم تمہیں سجدہ کرنے والوں میں منتقل کرتے رہے ہیں''

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم

اِعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى اَنْوَاعٍ غَيْرِ مَحْمُودَةٍ اِلَّا نِكَاحًا وَاحِدًا نِكَاحٌ صَحِيحٌ: وَهُوَ هٰذَا النِّكَاحُ الَّذِي سَنَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهِ. يَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ فَيُزَوِّجُهُ عَلَى الصَّدَاقِ وَبِالشُّهُودِ. فَرَفَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْرَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَصَانَهُ عَنْ نِكَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَنَقَلَهُ فِي الْاَصْلَابِ الطَّاهِرَاتِ بِالنِّكَاحِ الصَّحِيحِ. مِنْ لَدُنْ آدَمَ. بِنَقْلِهِ فِي اَصْلَابِ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَوْلَادِ الْاَنْبِيَاءِ، حَتّٰى اَخْرَجَهُ بِالنِّكَاحِ الصَّحِيحِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے! آپ لوگ یہ بات جان لیں کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح کی مختلف صورتیں تھیں جو قابلِ تعریف نہیں تھیں' صرف ایک نکاح کا معاملہ مختلف تھا جو صحیح نکاح ہوتا ہے اور یہ وہی نکاح ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کیلئے مسنون قرار دیا ہے' ایک شخص دوسرے شخص کو اُس کی عزیزہ کے بارے میں شادی کا پیغام بھیجے اور دوسرا شخص مہر اور گواہوں کی موجودگی میں اُس کی شادی کروادے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کی شان کو بلند کیا اور اُنہیں زمانہ جاہلیت کے نکاح سے محفوظ رکھا اور اُنہیں پاکیزہ پشتوں سے صحیح نکاح کے ذریعہ منتقل کیا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر انبیاء کی پشتوں اور انبیاء کی اولاد کی پشتوں سے ہوتے ہوئے صحیح نکاح کے ذریعہ (ظہور پذیر ہوئے)۔

نسبی فضیلت کا تذکرہ

1014- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَشْهَدُ عَلَى اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ اَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَدُنْ آدَمَ اِلَى اَنْ وَلَدَنِي اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق کے صاحبزادے محمد اپنے والد (امام جعفر صادق) اپنے والد امام باقر کے حوالے سے' اپنے دادا امام زین العابدین کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں' میں زنا سے پیدا نہیں ہوا اور ایسا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے ماں باپ تک ہوا ہے'

وَأُمِّي، لَمْ يُصِبْنِي مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ

زمانۂ جاہلیت کے زنا میں سے کوئی بھی چیز مجھے لاحق نہیں ہوئی"۔

1015- أَنْبَأَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ

"میں نکاح کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہوں، میں زنا کے نتیجہ میں پیدا نہیں ہوا"۔

قرآن کی ایک آیت کی تفسیر

1016- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن ابی رباح، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ} [الشعراء: 219]

"اور ہم تمہیں سجدہ کرنے والوں میں منتقل کرتے رہے ہیں"۔

قَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّبُ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آپ کی والدہ نے آپ کو جنم دیا۔

ایک نور اور اُس کے سفر کا تذکرہ

1017- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْحَلَبِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفُرَاتِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ نُورًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِاَلْفَيْ عَامٍ يُسَبِّحُ ذٰلِكَ النُّورُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيحِهِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ اَلْقَى ذٰلِكَ النُّورَ فِي صُلْبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَهْبَطَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى الْاَرْضِ فِي صُلْبِ آدَمَ، وَجَعَلَنِي فِي صُلْبِ نُوحٍ فِي سَفِينَتِهِ، وَقَذَفَ بِي فِي النَّارِ فِي صُلْبِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَنْقُلُنِي فِي الْاَصْلَابِ الْكَرِيمَةِ اِلَى الْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ، حَتّٰى اَخْرَجَنِي مِنْ بَيْنِ اَبَوَيَّ، وَلَمْ يَلْتَقِيَا عَلَى سِفَاحٍ قَطُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے قریش ایک نور کی شکل میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تھے' وہ نور تسبیح بیان کرتا رہا اور اُس کی تسبیح کی پیروی میں فرشتے تسبیح بیان کرتے رہے' جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اُس نور کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں ڈال دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں مجھے زمین کی طرف بھیجا اور حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں مجھے کشتی میں رکھا' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں مجھے آگ میں ڈالا' اُس کے بعد میں معزز پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ میرے والدین کے ہاں میری پیدائش ہوئی' (میرے آباؤ اجداد میں) اس دوران کبھی بھی زنا نہیں آیا''۔

حضرت عبدالمطلب کا واقعہ

1018- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ: عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: قَدِمْتُ الْيَمَنَ، فَنَزَلْتُ عَلَى أَسْقُفٍ بِهَا، وَكَانَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ يَمُرُّ بِي، فَقَالَ لِي يَوْمًا: يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ: أَلَا تَكْشِفُ لِي عَنْ جَسَدِكَ، لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ؟ فَقُلْتُ: أَكْشِفُ لَكَ عَنْ جَسَدِي مَا خَلَا عَوْرَتِي، فَكَشَفْتُ عَنْ جَسَدِي، فَتَشَمَّمَنِي ثُمَّ تَشَمَّمَ مَنْخَرِيَ الْأَيْمَنَ، ثُمَّ تَشَمَّمَ مَنْخَرِيَ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: أَرَى يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فِي مِنْخَرِكَ الْأَيْمَنِ نُبُوَّةً، وَفِي الْأَيْسَرِ مُلْكًا، أَلَكَ شَاعَةٌ؟ قُلْتُ: وَمَا الشَّاعَةُ؟ قَالَ: امْرَأَةٌ، قُلْتُ: أَمَّا الْيَوْمُ فَلَا قَالَ: فَتَزَوَّجْ فِي بَنِي زُهْرَةَ قَالَ: فَقَدِمْتُ فَتَزَوَّجْتُ فِي بَنِي زُهْرَةَ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: أَفْلَحَ عَبْدُ اللهِ عَلَى أَبِيهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں یمن آیا' وہاں ایک پادری کے پاس مہمان کے طور پر ٹھہرا' یہودیوں کا ایک عالم میرے پاس سے گزرا' ایک دن اُس نے مجھ سے کہا: اے عبدالمطلب! کیا تم اپنے جسم سے کپڑا ہٹاؤ گے تاکہ میں اُس (جسم) کا جائزہ لوں۔ میں نے کہا: میں اپنی شرمگاہ کے علاوہ باقی جسم سے تمہارے سامنے کپڑا ہٹا دیتا ہوں۔ پھر میں نے اپنے جسم سے کپڑا ہٹایا تو اُس نے مجھے سونگھا پھر اُس نے میرے دائیں نتھنے کو سونگھا پھر بائیں نتھنے کو سونگھا' پھر بولا: اے عبدالمطلب! تمہارے دائیں نتھنے میں مجھے نبوت نظر آ رہی ہے اور بائیں میں بادشاہت نظر آ رہی ہے' کیا تمہاری شاعہ ہے؟ میں نے جواب دیا: شاعہ کیا ہوتی ہے؟ اُس نے کہا: بیوی! میں نے کہا: ابھی تو نہیں ہے۔ اُس نے کہا: پھر تم بنوزہرہ میں شادی کرنا۔ حضرت عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ میں (مکہ مکرمہ) واپس آیا اور میں نے بنوزہرہ میں شادی کی' تو قریش نے کہا: عبداللہ اپنے والد عبدالمطلب پر گئے ہیں۔

بَابٌ: ذِكْرُ مَوْلِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضَاعِهِ وَمَنْشَئِهِ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي جَاءَهُ الْوَحْيُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش' آپ کی رضاعت اور جب آپ پر وحی نازل ہوئی' اُس وقت تک آپ کی نشوونما کا تذکرہ

1019- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الصُّدَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ التَّمِيمِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ، إِذْ أَقْبَلَ شَيْخٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، وَهُوَ مَدَرَةُ قَوْمِهِ، وَسَيِّدُهُمْ مِنْ شَيْخٍ كَبِيرٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصًا، فَتَمَثَّلَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، وَنَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي نُبِّئْتُ أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ إِلَى النَّاسِ بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُوسَى وَعِيسَى وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، أَلَا وَإِنَّكَ تَفَوَّهْتَ بِعَظِيمٍ، إِنَّمَا كَانَتِ الْخُلَفَاءُ وَالْأَنْبِيَاءُ فِي بَيْتَيْنِ مِنْ بُيُوتِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَلَا أَنْتَ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ، وَلَا مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ، إِنَّمَا أَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ، مِمَّنْ كَانَتْ تَعْبُدُ هَذِهِ الْحِجَارَةَ وَالْأَوْثَانَ، فَمَا لَكَ وَلِلنُّبُوَّةِ؟ وَلَكِنْ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيقَةٌ، فَأَنْبِئْنِي بِحَقِيقَةِ قَوْلِكَ، وَبَدْءِ شَأْنِكَ قَالَ: فَأَعْجَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَسَاءَلَتِهِ وَقَالَ: يَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حطیم کے پاس ہمارے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' اسی دوران بنو عامر سے تعلق رکھنے والا ایک بڑی عمر کا شخص آیا جو اپنی قوم کا بڑا تھا اور اپنی قوم کا سردار تھا' وہ ایک عمر رسیدہ شخص تھا اور عصا پر ٹیک لگا تا ہوا آیا تھا' وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا' اُس نے نبی اکرم ﷺ کی نسبت آپ کے دادا کی طرف کرتے ہوئے کہا: اے عبدالمطلب کے صاحبزادے! مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ آپ کا یہ کہنا ہے کہ آپ تمام لوگوں کی طرف اللہ کے رسول ہیں' اُسی طرح جس طرح حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور دیگر انبیاء کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا' تو آپ دھیان کریں آپ نے بہت بڑی بات کہی ہے' کیونکہ تمام خلفاء (یعنی حکمران) اور انبیاء بنی اسرائیل کے دو خاندانوں میں رہے ہیں اور آپ کا تعلق نہ اس خاندان سے ہے اور نہ اُس خاندان سے ہے' آپ تو ایک عرب شخص ہیں' وہ عرب جوان پتھروں اور بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے' تو آپ کا نبوت کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ لیکن بہرحال ہر بات کی کوئی حقیقت ہوتی ہے' تو آپ اپنے قول کی حقیقت میرے سامنے بیان کیجئے! اور اپنے معاملہ کے آغاز کے بارے میں مجھے بتایئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اُس کا سوال پسند آیا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے فرد! تم نے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے وہ ایک تفصیلی بات ہے جو بیٹھ کر ہو گی' تو تم بیٹھ جاؤ۔ اُس شخص نے اپنی ٹانگ موڑی اور اونٹ کے بیٹھنے کی طرح بیٹھ گیا۔ نبی اکرم ﷺ

أَخَا بَنِي عَامِرٍ. إِنَّ لِلْحَدِيثِ الَّذِي تَسْأَلُ عَنْهُ نَبَأً وَمَجْلِسًا. فَاجْلِسْ فَثَنَى رِجْلَهُ، ثُمَّ بَرَكَ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ، وَاسْتَقْبَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ:

نے بات چیت کیلئے اُس کی طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا:

شقِ صدر کا واقعہ

يَا أَخَا بَنِي عَامِرٍ. إِنَّ حَقِيقَةَ قَوْلِي، بَدْءَ شَأْنِي: إِنِّي دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ. وَبَشَّرَ بِي أَخِي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ. وَإِنَّ أُمِّي حَمَلَتْنِي، وَإِنِّي كُنْتُ بِكْرَ أُمِّي. حَمَلَتْنِي كَأَثْقَلِ مَا تَحْمِلُ النِّسَاءُ. حَتَّى جَعَلَتْ تَشْتَكِي إِلَى صَوَاحِبَاتِهَا ثِقَلَ مَا تَجِدُ. ثُمَّ إِنَّ أُمِّي رَأَتْ فِي الْمَنَامِ: أَنَّ الَّذِي فِي بَطْنِهَا نُورٌ قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أُتْبِعُ النُّورَ بَصَرِي. فَجَعَلَ النُّورُ يَسْبِقُ بَصَرِي، حَتَّى أَضَاءَتْ لِي مَشَارِقُ الْأَرْضِ وَمَغَارِبُهَا. ثُمَّ إِنَّهَا وَلَدَتْنِي فَنَشَأْتُ. فَلَمَّا نَشَأْتُ بُغِّضَتْ إِلَيَّ أَوْثَانُ قُرَيْشٍ. وَبُغِّضَ إِلَيَّ الشِّعْرُ، وَكُنْتُ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثِ بْنِ بَكْرٍ. فَبَيْنَا أَنَا ذَاتَ يَوْمٍ مُنْتَبِذٌ مِنْ أَهْلِي، مَعَ أَتْرَابٍ لِي مِنَ الصِّبْيَانِ، فِي بَطْنِ وَادٍ. نَتَقَاذَفُ بَيْنَنَا بِالْجُلَّةِ إِذْ أَقْبَلَ إِلَيَّ رَهْطٌ ثَلَاثَةٌ. مَعَهُمْ طَسْتٌ مِنْ ذَهَبٍ مَلْآنُ ثَلْجًا. فَأَخَذُونِي

''اے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے شخص! میرے قول کی حقیقت اور میرے معاملہ کا آغاز یہ ہے کہ میں اپنے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں' میرے بارے میں میرے بھائی عیسیٰ بن مریم نے خوشخبری دی تھی' میری والدہ کو میرا حمل ٹھہرا' میں اُن کے ہاں ہونے والا پہلا بچہ تھا' اُنہیں میرا حمل یوں ٹھہرا کہ جو کسی بھی خاتون کو سب سے زیادہ وزنی حمل محسوس ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس حمل کی شدت کا تذکرہ اپنی سہیلیوں کے سامنے کیا کرتی تھیں' پھر میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ اُن کے پیٹ میں ایک نور موجود ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں: میں نے اُس نور کے پیچھے اپنی نگاہ دوڑائی تو وہ نور میری بینائی سے آگے نکل گیا یہاں تک کہ زمین کے مشرقی اور مغربی علاقے میرے سامنے روشن ہو گئے' پھر میری والدہ نے مجھے جنم دیا' پھر میں بڑا ہوا' میں کچھ بڑا ہوا تو مجھے قریش کے بتوں سے ناپسندیدگی محسوس ہوتی تھی اور شعر ناپسندیدہ لگتا تھا' میں نے بنو سعد بن بکر کے قبیلہ میں دودھ پیا ہے' ایک مرتبہ میں اپنے اہلِ خانہ سے کچھ دور چلا گیا' میں اپنے دودھ شریک بچوں کے ساتھ تھا' ہم وادی کے نشیبی حصہ میں تھے اور کھیل رہے تھے' اسی دوران تین افراد میری طرف آئے' اُن کے پاس سونے کا بنا ہوا طشت موجود تھا جو

فَانْطَلَقُوا بِي مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِي، وَانْطَلَقَ أَصْحَابِي هِرَابًا، حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى شَفِيرِ الْوَادِي، ثُمَّ أَقْبَلُوا عَلَى الرَّهْطِ، فَقَالُوا: مَا رَابَكُمْ إِلَى هَذَا الْغُلَامِ؟ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا، هَذَا مِنْ سَيِّدِ قُرَيْشٍ، وَهُوَ مُسْتَرْضَعٌ فِينَا، مِنْ غُلَامٍ يَتِيمٍ، لَيْسَ لَهُ أَبٌ وَلَا أُمٌّ، فَمَاذَا يَرُدُّ عَلَيْكُمْ قَتْلُهُ؟ وَمَاذَا تُصِيبُونَ مِنْ ذَلِكَ؟ إِنْ كُنْتُمْ لَابُدَّ قَاتِلِيهِ فَاخْتَارُوا مِنَّا أَيَّنَا شِئْتُمْ فَلْيَأْتِكُمْ مَكَانَهُ فَاقْتُلُوهُ، وَدَعُوا هَذَا الْغُلَامَ، فَإِنَّهُ يَتِيمٌ، فَلَمَّا رَأَى الصِّبْيَانُ أَنَّ الْقَوْمَ لَا يُحِيرُونَ إِلَيْهِمْ جَوَابًا، انْطَلَقُوا هِرَابًا مُسْرِعِينَ إِلَى الْحَيِّ يُؤْذِنُونَهُمْ وَيَسْتَصْرِخُونَهُمْ عَلَى الْقَوْمِ،

برف سے بھرا ہوا تھا' اُنہوں نے مجھے پکڑ لیا اور باقی سب بچوں کے درمیان میں سے مجھے لے کر چل پڑے۔ میرے ساتھی بچے ڈرتے ہوئے بھاگ گئے اور وادی کے کنارے تک پہنچ گئے' پھر وہ اُن تین افراد کے پاس آئے اور بولے: اس لڑکے کے بارے میں تم لوگوں کیا سوچ رہے ہو؟ یہ ہم میں سے نہیں ہے' یہ قریش کا سردار ہے' یہ ہمارے قبیلہ میں دودھ پینے کیلئے آیا ہوا ہے اور یہ ایک یتیم بچہ ہے جس کا نہ باپ ہے نہ ماں ہے' تو اگر تم اسے قتل کر دو گے تو تمہیں کیا ملے گا؟ تم اس سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہو؟ اگر تم نے کسی کو قتل ہی کرنا ہے تو ہم بچوں میں سے جسے چاہو قتل کر دو' اس کی جگہ اُس دوسرے بچہ کو لے کر اُسے قتل کر دو لیکن اس بچہ کو چھوڑ دو کیونکہ یہ یتیم ہے۔ جب اُن بچوں نے دیکھا کہ وہ لوگ اُنہیں کوئی جواب نہیں دے رہے تو وہ ڈرتے ہوئے تیزی سے بھاگ کر قبیلہ کی طرف گئے تا کہ اُن لوگوں کو اس بارے میں بتائیں' وہ اپنی قوم کو چیخ چیخ کر پکارنے لگے۔

فَعَمَدَ أَحَدُهُمْ فَأَضْجَعَنِي عَلَى الْأَرْضِ إِضْجَاعًا لَطِيفًا، ثُمَّ شَقَّ مَا بَيْنَ مَفْرِقِ صَدْرِي إِلَى مُنْتَهَى عَانَتِي، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَلَمْ أَجِدْ لِذَلِكَ مَسًّا، ثُمَّ أَخْرَجَ أَحْشَاءَ بَطْنِي فَغَسَلَهَا بِذَلِكَ الثَّلْجِ، فَأَنْعَمَ غَسْلَهَا ثُمَّ أَعَادَهَا مَكَانَهُ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِي مِنْهُمْ لِصَاحِبِهِ: تَنَحَّ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي جَوْفِي فَأَخْرَجَ قَلْبِي فَصَدَعَهُ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَأَخْرَجَ مِنْهُ مُضْغَةً سَوْدَاءَ، فَأَلْقَاهَا، ثُمَّ

اُن افراد میں سے ایک میری طرف بڑھا' اُس نے مجھے زمین پر آرام سے لٹایا اور میرے سینہ کو درمیان میں سے پیٹ کے نیچے تک چیر دیا' میں اُسے دیکھ رہا تھا' مجھے اس سے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی' پھر اُس نے میرے پیٹ میں موجود چیزیں باہر نکالیں اور اُنہیں اُس برف کے ذریعہ دھویا اور اچھے طرح سے دھویا' پھر اُنہیں اُن کی جگہ پر واپس رکھ دیا' پھر اُن میں سے دوسرے شخص نے اپنی ساتھی سے کہا: تم پیچھے ہٹ جاؤ! پھر اُس دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ میں داخل کیا اور میرا دل باہر نکالا اور اُسے چیر دیا' میں اُس کی طرف دیکھ رہا تھا' اُس نے اُس میں سے ایک سیاہ رنگ کا

قَالَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَإِذَا بِيَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ نُورٍ تَحَارُ أَبْصَارُ النَّاظِرِينَ دُونَهُ، فَخَتَمَ بِهِ قَلْبِي، ثُمَّ أَعَادَهُ إِلَى مَكَانِهِ، فَامْتَلَأَ قَلْبِي نُورًا، فَوَجَدْتُ بَرْدَ ذَلِكَ الْخَاتَمِ فِي قَلْبِي دَهْرًا، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثُ مِنْهُمْ لِصَاحِبِهِ: تَنَحَّ، فَتَنَحَّى عَنِّي، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَنْهَضَنِي مِنْ مَكَانِي إِنْهَاضًا لَطِيفًا، ثُمَّ أَكَبُّوا عَلَيَّ وَضَمُّونِي إِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَبَّلُوا رَأْسِي وَمَا بَيْنَ عَيْنَيَّ، ثُمَّ قَالُوا: يَا حَبِيبُ، لَنْ تُرَاعَ، إِنَّكَ لَوْ تَدْرِي مَا يُرَادُ بِكَ مِنَ الْخَيْرِ لَقَرَّتْ عَيْنُكَ، ثُمَّ قَالَ الْأَوَّلُ الَّذِي شَقَّ بَطْنِي: زِنُوهُ بِعَشَرَةٍ مِنْ أُمَّتِهِ، فَوَزَنُونِي بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنُوهُ بِمِائَةٍ مِنْ أُمَّتِهِ، فَوَزَنُونِي، فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنُوهُ بِأَلْفٍ مِنْ أُمَّتِهِ، فَوَزَنُونِي، فَرَجَحْتُهُمْ فَقَالَ: دَعُوهُ، فَلَوْ وَزَنْتُمُوهُ بِأُمَّتِهِ كُلِّهَا لَرَجَحَهُمْ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ، إِذَا أَنَا بِالْحَيِّ قَدْ جَاءُوا بِحَذَافِيرِهِمْ، وَإِذَا بِأُمِّي وَهِيَ ظِئْرِي أَمَامَ الْحَيِّ تَهْتِفُ بِأَعْلَى صَوْتِهَا وَهِيَ تَقُولُ: يَا ضَعِيفَاهُ، اسْتُضْعِفْتَ مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِكَ، وَقُتِلْتَ لِضَعْفِكَ، فَأَكَبُّوا عَلَيَّ وَضَمُّونِي إِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَبَّلُوا رَأْسِي، وَمَا

لوتھڑا نکالا اور ایک طرف رکھ دیا پھر اپنے ہاتھ کے ذریعہ اس طرح کیا جیسے کوئی چیز پکڑ رہا ہو تو اُس کے ہاتھ میں نور کی ایک انگوٹھی موجود تھی جو دیکھنے والے کی بینائی کو خیرہ کرتی تھی' اُس نے اُس انگوٹھی کے ذریعہ میرے دل پر مہر لگا دی اور پھر اُسے دوبارہ اُس کی جگہ پر رکھ دیا تو میرا دل نور سے بھر گیا۔ اُس انگوٹھی کی ٹھنڈک ایک عرصہ تک مجھے اپنے دل میں محسوس ہوتی رہی۔ پھر اُن میں سے تیسرے شخص نے اپنے ساتھی سے کہا: تم ہٹ جاؤ! تو وہ شخص میرے پاس سے ہٹ گیا' پھر اُس تیسرے شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آرام سے اپنی جگہ سے اُٹھایا' پھر اُن لوگوں نے جھک کر مجھے اپنے سینہ کے ساتھ لگا لیا' میرے سر اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور پھر بولے: اے پیارے! تم گھبرانا نہیں! اگر تمہیں یہ پتا چل جائے کہ تمہارے ساتھ کیسی بھلائی مراد لی گئی ہے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ پھر پہلے شخص نے' جس نے میرے پیٹ کو چیرا تھا' اُس نے کہا: ان کی اُمت کے دس آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ اُن لوگوں نے دس آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا تو میرا وزن زیادہ تھا۔ پھر اُس نے کہا: ان کی اُمت کے ایک سو آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ اُنہوں نے ایک سو آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا تو میرا پلڑا پھر بھاری تھا۔ پھر اُس نے کہا: ان کی اُمت کے ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ اُنہوں نے ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا تو میرا پلڑا پھر بھاری تھا۔ تو اُس نے کہا: تم انہیں رہنے دو' اگر تم ان کی پوری اُمت کے ساتھ بھی ان کا وزن کرو گے تو یہ اُن پر بھاری رہیں گے۔ ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران قبیلہ کے افراد اپنے اوزار پکڑ کر آ رہے تھے اور میری والدہ جو

بَيْنَ عَيْنَيَّ، وَقَالُوا: حَبَّذَا أَنْتَ مِنْ ضَعِيفٍ، وَمَا أَكْرَمَكَ عَلَى اللهِ. ثُمَّ قَالَتْ: يَا وَحِيدَاهُ. فَأَكَبُّوا عَلَيَّ، وَضَمُّونِي إِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَالُوا: حَبَّذَا أَنْتَ مِنْ وَحِيدٍ، وَمَا أَنْتَ بِوَحِيدٍ، إِنَّ اللهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ. ثُمَّ قَالَتْ ظِئْرِي: يَا يَتِيمَاهُ. فَأَكَبُّوا عَلَيَّ وَضَمُّونِي إِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَبَّلُوا رَأْسِي وَمَا بَيْنَ عَيْنَيَّ، وَقَالُوا: حَبَّذَا أَنْتَ مِنْ يَتِيمٍ. مَا أَكْرَمَكَ عَلَى اللهِ فَلَمَّا نَظَرَتْ بِي أُمِّي وَهِيَ ظِئْرِي قَالَتْ: يَا بُنَيَّ أَلَا أَرَاكَ حَيًّا بَعْدُ، وَضَمَّتْنِي إِلَى حِجْرِهَا. فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَفِي حِجْرِهَا قَدْ ضَمَّتْنِي إِلَيْهَا، وَإِنَّ يَدِي لَفِي يَدِ بَعْضِهِمْ، وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ يُبْصِرُونَهُمْ. فَإِذَا هُمْ لَا يُبْصِرُونَهُمْ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ أَصَابَ هَذَا الْغُلَامَ طَائِفُ الْجِنِّ. فَاذْهَبُوا بِهِ إِلَى كَاهِنٍ، حَتَّى يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَيُدَاوِيهِ فَقُلْتُ: يَا هَنَاهُ. إِنِّي أَجِدُ نَفْسِي سَلِيمَةً وَفُؤَادِي صَحِيحًا لَيْسَ بِي قَلَبَةٌ. فَقَالَ أَبِي: وَهُوَ زَوْجُ ظِئْرِي أَمَا تَرَوْنَ كَلَامَهُ كَلَامَ صَحِيحٍ؟ إِنِّي أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ عَلَى ابْنِي بَأْسٌ. فَاتَّفَقَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يَذْهَبُوا بِي إِلَى الْكَاهِنِ. فَاحْتَمَلُونِي.

میری دائی ماں تھیں، وہ قبیلہ کے افراد کے آگے آگے تھیں اور بلند آواز میں پکار کر کہہ رہی تھیں: اے کمزور شخص! تمہاری ساتھی بچوں کے درمیان تمہیں کمزور سمجھا گیا اور تمہاری کمزوری کی وجہ سے تمہیں قتل کر دیا گیا۔ تو اُن تین افراد نے جھک کر مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور میرے ماتھے پر اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور بولے: تمہیں مبارک ہو! تم کمزور نہیں ہو، تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے معزز ہو۔ پھر میری والدہ نے کہا: اے تنہا شخص! تو تینوں افراد نے پھر جھک کر مجھے اپنے سینہ کے ساتھ لگایا اور بولے: مبارک ہو! تم تنہا نہیں ہو، تم تنہا نہیں ہو، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے، اُس کے فرشتے اور روئے زمین کے تمام اہلِ ایمان تمہارے ساتھ ہیں۔ پھر میری والدہ نے کہا: اے یتیم! تو اُن تینوں افراد نے پھر جھک کر مجھے اپنے سینہ کے ساتھ لگایا، میرے ماتھے اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور بولے: مبارک ہو! تم یتیم ہو لیکن تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے معزز ہو۔ جب میری والدہ نے مجھے دیکھا جو میری دائی ماں تھیں، تو کہا: اے میرے بیٹے! میں یہ نہیں سمجھ رہی تھی کہ تم زندہ ہو گے۔ پھر اُنہوں نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا، اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں اپنی والدہ کی گود میں تھا اور اُن کے ساتھ لگا ہوا تھا لیکن میرا ایک ہاتھ اُن تین افراد میں سے ایک کے ہاتھ میں تھا، میں یہ سمجھا تھا کہ شاید وہ لوگ بھی انہیں دیکھ رہے تھے لیکن وہ لوگ انہیں نہیں دیکھ پا رہے تھے۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ اس لڑکے پر جن آ گیا ہے، تم لوگ اسے لے کر کسی کاہن کے پاس جاؤ تاکہ وہ اس کا جائزہ لے اور اس کو دوا دے۔ میں نے کہا: اے امی جان! میں خود کو ٹھیک سمجھ رہا ہوں، میرا

فَذَهَبُوا بِي إِلَيْهِ، فَقَصُّوا عَلَيْهِ قِصَّتِي فَقَالَ: اسْكُتُوا، حَتَّى أَسْأَلَ الْغُلَامَ، فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِأَمْرِهِ مِنْكُمْ، فَسَأَلَنِي فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّتِي مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، فَضَمَّنِي إِلَيْهِ، وَقَالَ: يَا لَلْعَرَبِ، يَا لَلْعَرَبِ، اقْتُلُوا هَذَا الْغُلَامَ وَاقْتُلُونِي مَعَهُ، وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى، لَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ وَأَدْرَكَ، لَيُخَالِفَنَّ دِينَكُمْ وَدِينَ آبَائِكُمْ، وَلَيُخَالِفَنَّ أَمْرَكُمْ، وَلَيَأْتِيَنَّكُمْ بِدِينٍ لَمْ تَرَوْا مِثْلَهُ، فَانْتَزَعَتْنِي أُمِّي مِنْ حِجْرِهِ، وَقَالَتْ: أَنْتَ أَعْتَهُ وَأَجَنُّ مِنِ ابْنِي هَذَا، وَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا يَكُونُ مِنْ قَوْلِكَ مَا أَتَيْتُ بِهِ، فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ مَنْ يَقْتُلُكَ، فَإِنَّا غَيْرُ قَاتِلِي هَذَا الْغُلَامَ، وَاحْتَمَلُونِي وَأَدَّوْنِي إِلَى أَهْلِي، فَأَصْبَحْتُ مَعَرًّا كَمَا فُعِلَ بِي، وَأَصْبَحَ أَثَرُ الشَّقِّ مَا بَيْنَ مَفْرِقِ صَدْرِي إِلَى مُنْتَهَى عَانَتِي كَأَنَّهُ الشِّرَاكُ، فَذَلِكَ يَا أَخَا بَنِي عَامِرٍ: حَقِيقَةُ قَوْلِي وَبُدُوءُ شَأْنِي

دل بھی ٹھیک ہے' مجھے کوئی تبدیلی لاحق نہیں ہوئی ہے۔ تو میرے والد جو میری دائی ماں کے شوہر تھے' اُنہوں نے کہا: کیا تم لوگ دیکھ نہیں رہے کہ اس کا کلام بالکل ٹھیک ہے' مجھے یہ توقع ہے کہ میرے بیٹے کو کوئی خرابی لاحق نہیں ہوئی ہے۔ لیکن پھر وہ سب لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ مجھے لے کر کاہن کے پاس چلے جائیں۔ اُنہوں نے مجھے اُٹھایا اور مجھے کاہن کے پاس لے گئے۔ اُنہوں نے کاہن کو پورا واقعہ سنایا تو اُس نے کہا: تم لوگ خاموش رہو! میں خود اس لڑکے سے پوچھتا ہوں کیونکہ یہ اپنی صورتِ حال کے بارے میں تم لوگوں سے زیادہ بہتر جانتا ہوگا۔ کاہن نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے شروع سے لے کر آخر تک پورا واقعہ اُسے سنا دیا۔ اُس نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا اور بولا: اے عربو! اے عربو! اس لڑکے کو قتل کر دو اور اس کے ساتھ مجھے بھی قتل کر دو! لات اور عزیٰ کی قسم ہے! اگر تم نے اسے چھوڑ دیا اور یہ بڑا ہو گیا تو یہ تمہارے اور تمہارے آباؤ اجداد کے دین کی مخالفت کرے گا' یہ تمہارے معاملہ کے برخلاف کرے گا' یہ ایک ایسا دین لے کر آئے گا کہ تم نے اُس جیسا دین نہیں دیکھا ہوگا۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) میری والدہ نے مجھے اُس کی گود سے چھڑایا اور بولی: میرا یہ بیٹا تو ٹھیک ہے لیکن تم پاگل اور جنون کا شکار ہو' اگر مجھے یہ پتا ہوتا کہ تم نے اس طرح کی باتیں کرنی ہیں تو میں نے اسے لے کر ہی نہیں آنا تھا' تم اپنے لیے کوئی ایسا بندہ ڈھونڈو جو تمہیں قتل کر دے' ہم لوگ اسے قتل نہیں کریں گے۔ پھر اُن لوگوں نے مجھے اُٹھایا اور مجھے میرے اہلِ خانہ کے پاس پہنچا دیا۔ میرے ساتھ جو کچھ ہوا تھا' اس کے نتیجے میں میرے بال (سینے پر) کم ہو گئے اور وہ چیرے جانے کا نشان میرے سینہ سے لے کر پیٹ کے نیچے تک

فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: اَشْهَدُ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَنَّ اَمْرَكَ لَحَقٌّ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

یوں تھا جیسے کوئی تسمہ ہوتا ہے' اے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے شخص! یہ میرے قول کی حقیقت اور میرے معاملہ کا آغاز ہے۔

تو اُس عامری نے کہا: میں اُس اللہ کے نام کی گواہی دے کر یہ کہتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کہ آپ کا معاملہ حق ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا واقعہ

1020- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ اَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كُنْتُ تِرْبًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَاَخْبَرَتْنِي اُمِّي قَالَتْ: لَمَّا وُلِدَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ عَلَى يَدِي اسْتَهَلَّ، فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ يَقُولُ: يَرْحَمُكَ رَبُّكَ قَالَتْ: فَلَمَّا لَيَّنْتُهُ وَاَضْجَعْتُهُ اَضَاءَ لِي نُورٌ، حَتَّى رَاَيْتُ قُصُورَ الرُّومِ، ثُمَّ غَشِيَتْنِي ظُلْمَةٌ وَرِعْدَةٌ، ثُمَّ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: اَيْنَ ذَهَبْتَ بِهِ؟ قَالَ: ذَهَبْتُ بِهِ اِلَى الْمَغْرِبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بن عبدالرحمٰن اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رضاعی رشتہ رکھتا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے بتایا کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور آپ میرے ہاتھ میں آئے تو آپ چیخ کر روئے' میں نے گھر کے کونے میں کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا: آپ کا پروردگار آپ پر رحم کرے! وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب میں نے آپ کو لٹایا تو میرے سامنے ایک نور روشن ہوا یہاں تک کہ میں نے روم کے محلات دیکھ لیے' پھر مجھ پر تاریکی اور کپکپی طاری ہوئی' میں نے اپنے دائیں طرف دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہیں آیا' پھر میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم انہیں کہاں لے جا رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں انہیں مغرب کی طرف لے جا رہا ہوں۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر مجھ پر کپکپی اور تاریکی طاری ہوئی' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر میں نے اپنے بائیں طرف دیکھا تو مجھے

قَالَتْ: ثُمَّ اَصَابَتْنِي رِعْدَةٌ وَظُلْمَةٌ قَالَتْ: ثُمَّ نَظَرْتُ عَنْ يَسَارِي، فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: اَيْنَ ذَهَبْتَ بِهِ؟ قَالَ: ذَهَبْتُ بِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ

کچھ نظر نہیں آیا' پھر میں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا: تم انہیں کہاں لے جارہے ہو؟ تو دوسرے نے جواب دیا: میں انہیں مشرق کی طرف لے جارہا ہوں۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَكَانَ الْحَدِيثُ مِنْ شَاْنِي. حَتَّى بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَوَّلَ قَوْمِهِ اِسْلَامًا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ معاملہ تھا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فِي هَذَا الْبَابِ اَحَادِيثُ قَدْ ذَكَرْتُهَا فِي كِتَابِ فَضَائِلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس باب میں اور بھی احادیث ہیں جن کا ذکر میں نبی اکرم ﷺ کے فضائل سے متعلق کتاب میں کروں گا۔

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان

1021- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ زَكَرِيَّا السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي جَهْمٍ، مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ كَانَتْ عِنْدَ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ، وَكَانَ يُقَالُ: مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: حُدِّثْتُ عَنْ حَلِيمَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اُمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' یہ وہ خاتون ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں بنوسعد بن بکر کی کچھ خواتین کے ساتھ مکہ آئی' ہم دودھ پینے والے بچوں کے حصول کیلئے آئے تھے' میں اپنی ایک کمزور گدھی پر آئی تھی جو چل کر تھک گئی تھی' میرے ساتھ میرا بچہ بھی تھا اور ہماری ایک اونٹنی بھی تھی' اللہ کی قسم! ہم اپنے بچہ کے ساتھ پوری رات سو نہیں سکتے تھے کیونکہ میری چھاتی میں اُسے اتنا دودھ نہیں ملتا تھا جو اُس کی

1021- رواه ابن حبان: 6335 وأبو يعلى: 332 وذكره الهيثم في المجمع 220/8

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ: أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ فِي نِسْوَةٍ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، نَلْتَمِسُ بِهَا الرُّضَعَاءَ فِي سَنَةٍ شَهْبَاءَ فَقَدِمْتُ عَلَى أَتَانٍ لِي قَمْرَاءَ، كَانَتْ أَذَمَّتِ الرَّكْبَ، وَمَعِي صَبِيٌّ لَنَا، وَشَارِفٌ لَنَا، وَاللّٰهِ مَا نَنَامُ لَيْلَنَا ذَلِكَ أَجْمَعَ مَعَ صَبِيِّنَا ذَلِكَ، مَا يَجِدُ فِي ثَدْيَيَّ مَا يُغْنِيهِ، وَلَا فِي شَارِفِنَا مَا يُغَذِّيهِ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنَّا امْرَأَةً إِلَّا وَقَدْ عُرِضَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا قِيلَ: إِنَّهُ يَتِيمٌ، تَرَكْنَاهُ، وَقُلْنَا: مَا عَسَى أَنْ تَصْنَعَ إِلَيْنَا أُمُّهُ؟ إِنَّمَا نَرْجُو الْمَعْرُوفَ مِنْ أَبِ الْوَلَدِ، فَأَمَّا أُمُّهُ فَمَاذَا عَسَى أَنْ تَصْنَعَ إِلَيْنَا؟ فَوَاللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنْ صَوَاحِبَاتِي امْرَأَةٌ إِلَّا أَخَذَتْ رَضِيعًا غَيْرِي، فَلَمَّا لَمْ أَجِدْ غَيْرَهُ، قُلْتُ لِزَوْجِي الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أَرْجِعَ مِنْ بَيْنِ صَوَاحِبَاتِي لَيْسَ مَعِي رَضِيعٌ، لَأَنْطَلِقَنَّ إِلَى ذَلِكَ الْيَتِيمِ فَلَآخُذَنَّهُ، فَقَالَ: لَا عَلَيْكِ، فَذَهَبْتُ فَأَخَذْتُهُ، فَوَاللّٰهِ مَا أَخَذْتُهُ: إِلَّا أَنِّي لَمْ أَجِدْ غَيْرَهُ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ أَخَذْتُهُ، فَجِئْتُ بِهِ رَحْلِي، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ ثَدْيَايَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبَ حَتَّى رَوِيَ،

ضرورت پورا کر سکے اور ہماری اونٹنی میں بھی اتنا دودھ نہیں تھا جو اُس کی غذا کو پورا کر سکے۔ ہم مکہ آئے' اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق ہم میں سے ہر ایک عورت کو یہ پیش کش کی گئی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو لے لیکن جب اُسے یہ بتایا جاتا کہ یہ یتیم ہے تو ہم اُنہیں چھوڑ دیتے تھے' ہم یہ سوچتے تھے کہ اس کی والدہ ہمارے ساتھ کیا کر لیں گے' ہمیں تو بچہ کے باپ سے کوئی بھلائی ملنے کی توقع تھی جہاں تک بچہ کی والدہ کا تعلق ہے تو وہ ہمارے لیے زیادہ سے زیادہ کیا کر لے گی۔ اللہ کی قسم! میری تمام ساتھی خواتین میں سے ہر ایک کو دودھ پینے والا بچہ مل گیا' لیکن مجھے کوئی نہیں ملا اور میرے لیے صرف نبی اکرم ﷺ باقی بچے۔ میں نے اپنے شوہر حارث بن عبدالعزیٰ سے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ اپنی دیگر ساتھی خواتین میں سے صرف میں اکیلی واپس جاؤں جس کے پاس کوئی دودھ پیتا بچہ نہ ہو' میں اُس یتیم بچہ کے پاس ہی جاتی ہوں اور اُسے ہی حاصل کر لیتی ہوں۔ تو میرے شوہر نے کہا: تم پر کوئی حرج بھی نہیں ہو گا۔ میں گئی اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو لے لیا' اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس لیے لیا تھا کیونکہ مجھے آپ کے علاوہ اور کوئی بچہ نہیں ملا تھا اور اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ میں آپ کو لے لیتی۔ میں آپ کو لے کر اپنی رہائشی جگہ پر آئی تو آپ میری چھاتی کی طرف دودھ پینے کیلئے آئے' جتنا بھی اللہ کو منظور تھا آپ نے دودھ پیا یہاں تک کہ آپ سیر ہو گئے' پھر آپ کے رضاعی بھائی نے دودھ پیا تو وہ بھی سیر ہو گیا' پھر میرے شوہر ہماری اونٹنی کی طرف گئے تو وہ دودھ سے بھری ہوئی تھی' اُنہوں نے اتنا دودھ دوہ لیا کہ جو میں نے بھی پی لیا اور اُنہوں نے بھی پی لیا یہاں تک کہ ہم بھی سیر ہو گئے' ہم

وَشَرِبَ اَخُوهُ حَتَّى رَوِيَ، وَقَامَ صَاحِبِي إِلَى شَارِفِنَا تِلْكَ، فَإِذَا إِنَّهَا لَحَافِلٌ، فَحَلَبَ مَا شَرِبَ وَشَرِبْتُ حَتَّى رَوِينَا، فَبِتْنَا بِخَيْرِ لَيْلَةٍ، فَقَالَ صَاحِبِي: يَا حَلِيمَةُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكِ قَدْ أَخَذْتِ نَسَمَةً مُبَارَكَةً، أَلَمْ تَرَيْ مَا بِتْنَا بِهِ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَيْرِ حِينَ أَخَذْنَاهُ فَلَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَزِيدُنَا خَيْرًا، ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى بِلَادِنَا، فَوَاللهِ لَقَطَعَتْ أَتَانِي الرَّكْبَ حَتَّى مَا يَتَعَلَّقُ بِهَا حِمَارٌ، حَتَّى إِنَّ صَوَاحِبَاتِي لَيَقُلْنَ: وَيْحَكِ يَا بِنْتَ أَبِي ذُؤَيْبٍ، أَهَذِهِ أَتَانُكِ الَّتِي خَرَجْتِ عَلَيْهَا مَعَنَا؟ فَأَقُولُ: نَعَمْ، وَاللهِ إِنَّهَا هِيَ، فَيَقُلْنَ: وَاللهِ إِنَّ لَهَا لَشَأْنًا، حَتَّى قَدِمْنَا أَرْضَ بَنِي سَعْدٍ، وَمَا أَعْلَمُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَجْدَبَ مِنْهَا، فَإِنْ كَانَتْ غَنَمِي لَتَسْرَحُ، ثُمَّ تَرُوحُ شِبَاعًا لَبَنًا، فَنَحْلِبُ مَا شِئْنَا وَمَا حَوْلَنَا أَحَدٌ تَبِضُّ لَهُ شَاةٌ بِقَطْرَةِ لَبَنٍ، وَإِنَّ أَغْنَامَهُمْ لَتَرُوحُ جِيَاعًا، حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ لِرُعَاتِهِمْ: انْظُرُوا حَيْثُ تَسْرَحُ غَنَمُ ابْنَةِ أَبِي ذُؤَيْبٍ، فَاسْرَحُوا مَعَهُمْ، فَيَسْرَحُونَ مَعَ غَنَمِي حَيْثُ تَسْرَحُ، فَيُرِيحُونَ أَغْنَامَهُمْ جِيَاعًا، وَمَا فِيهَا قَطْرَةُ لَبَنٍ، وَتَرُوحُ غَنَمِي

نے وہ رات بہترین حالت میں گزاری۔ میرے شوہر نے مجھ سے کہا: اے حلیمہ! اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم نے ایک مبارک وجود کو حاصل کیا ہے' کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ہم نے جب سے انہیں لیا ہے اُس کے بعد سے ہماری رات بڑی خوشگوار ہو گئی ہے۔ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ ہمیں مزید بھلائی عطا کرتا رہا یہاں تک کہ ہم اپنے علاقہ کی طرف واپس جانے کیلئے روانہ ہوئے' اللہ کی قسم! میری گدھی' اونٹوں سے بھی آگے نکل جاتی تھی' یہاں تک کہ میری ساتھی خواتین کہنے لگیں: اے ابوذؤیب کی صاحبزادی! یہ تمہاری وہی گدھی ہے جس پر سوار ہو کر تم ہمارے ساتھ آئی تھیں؟ تو میں جواب دیتی تھی: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہ وہی ہے۔ تو وہ کہتی تھیں: اللہ کی قسم! یہ تو بہت اچھی ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ ہم بنوسعد کے علاقہ میں پہنچ گئے' میرے علم کے مطابق اللہ کی زمین میں اُس سے زیادہ بے آب و گیاہ جگہ اور کوئی نہیں تھی لیکن پھر بھی یہ ہوتا تھا کہ میری بکریاں جاتی تھیں اور جب شام کو واپس آتی تھیں تو وہ سیر ہوتی تھیں اور دودھ والی ہوتی تھیں اور ہم جتنا چاہتے تھے اُن کا دودھ دوہ لیتے تھے جبکہ ہمارے آس پاس کے لوگوں کی بکریوں کا دودھ تھوڑا ہوتا تھا' اُن کی بکریاں جاتی تھیں تو شام کو بھوک آتی تھیں' یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے چرواہوں کو کہتے تھے: تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ ابوذؤیب کی صاحبزادی کی بکریاں جہاں چرتی ہیں تم بھی وہاں اپنی بکریاں چرایا کرو۔ وہ لوگ میری بکریوں کے ساتھ اپنی بکریاں چراتے تھے لیکن شام کو واپس آتے تھے تو اُن کی بکریاں بھوکی ہوتی تھیں اور اُن میں دودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں ہوتا تھا اور میری بکریاں واپس آتی تھیں تو وہ سیر ہوتی تھیں اور وہ دودھ والی ہوتی تھیں' تو ہمیں

شِبَاعًا لَبَنًا، فَنَحْلِبُ مَا شِئْنَا.

فَلَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يُرِينَا الْبَرَكَةَ، وَنَتَعَرَّفُهَا حَتَّى بَلَغَ سَنَتَيْنِ، فَكَانَ يَشِبُّ شَبَابًا لَا يُشْبِهُ الْغِلْمَانَ، فَوَاللهِ مَا بَلَغَ السَّنَتَيْنِ حَتَّى كَانَ غُلَامًا جَفْرًا، فَقَدِمْنَا بِهِ عَلَى أُمِّهِ، وَنَحْنُ أَضَنُّ شَيْءٍ بِهِ، مِمَّا رَأَيْنَا فِيهِ مِنَ الْبَرَكَةِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ أُمُّهُ، قُلْنَا لَهَا: يَا ظِئْرُ، دَعِينَا بِابْنِنَا هَذِهِ السَّنَةَ الْأُخْرَى، فَإِنَّا نَخْشَى عَلَيْهِ أَوْبَاءَ مَكَّةَ، فَوَاللهِ مَازِلْنَا بِهَا حَتَّى قَالَتْ: فَنَعَمْ، فَسَرَّحَتْهُ مَعَنَا، فَأَقَمْنَا بِهِ شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، فَبَيْنَا هُوَ خَلْفَ بُيُوتِنَا مَعَ أَخٍ لَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فِي بَهْمٍ لَنَا، فَجَاءَنَا أَخُوهُ يَشْتَدُّ، فَقَالَ: أَخِي ذَلِكَ الْقُرَشِيُّ، قَدْ جَاءَهُ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا بَيَاضٌ، فَأَضْجَعَاهُ فَشَقَّا بَطْنَهُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوهُ نَشْتَدُّ نَحْوَهُ فَنَجِدُهُ قَائِمًا مُنْتَقِعًا لَوْنُهُ فَاعْتَنَقَهُ أَبُوهُ، وَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ، مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: جَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ فَأَضْجَعَانِي فَشَقَّا بَطْنِي، ثُمَّ اسْتَخْرَجَا مِنْهُ شَيْئًا فَطَرَحَاهُ، ثُمَّ رَدَّاهُ كَمَا كَانَ، فَرَجَعْنَا بِهِ مَعَنَا، فَقَالَ أَبُوهُ: يَا حَلِيمَةُ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ ابْنِي قَدْ أُصِيبَ، انْطَلِقِي بِنَا

جتنا چاہیے ہوتا تھا ہم دودھ دوہ لیتے تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیں برکتیں دکھاتا رہا اور ہم اُن برکتوں کو پہچانتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ دو سال کے ہو گئے۔ آپ ﷺ کی نشو و نما ایسی تھی جو عام بچوں سے بڑھ کے تھی' اللہ کی قسم! دو سال کی عمر میں بھی آپ بڑے بڑے محسوس ہوتے تھے' ہم آپ کو لے کر آپ کی والدہ کے پاس آئے اور ہم اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ آپ ہمارے پاس رہیں کیونکہ ہم نے آپ میں برکت دیکھی تھی' جب آپ کی والدہ نے آپ کو دیکھا تو ہم نے اُن سے کہا: اے خاتون! آپ ہمیں موقع دیجئے کہ ہم ایک اور سال کیلئے اپنے اس بیٹے کو لے کر واپس چلے جائیں کیونکہ ہمیں اس کے بارے میں اندیشہ ہے کہ مکہ کی آب و ہوا اسے موافق نہیں آئے گی' اللہ کی قسم! ہم اُن کے ساتھ اس بات پر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! تو ہم نبی اکرم ﷺ کو لے کر واپس آ گئے۔ دو ماہ یا تین ماہ گزرے تھے' نبی اکرم ﷺ ہمارے گھروں کے پیچھے اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ ہمارے جانوروں میں موجود تھے کہ اسی دوران اُن کا رضاعی بھائی بھاگتا ہوا ہمارے پاس آیا اور بولا: میرے قریشی بھائی کے پاس دو آدمی آئے ہیں جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں' اُنہوں نے اُسے لٹا کر اُس کا پیٹ چیر دیا ہے۔ (سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) میں اور اُس کے والد دوڑتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی طرف گئے تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کو پایا کہ آپ کھڑے ہوئے تھے اور آپ کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے والد نے آپ کو گلے لگا لیا اور فرمایا: میرے بیٹے! تمہیں کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے بتایا:

فَلْنَرُدَّهُ إِلَى أَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرَ بِهِ مَا نَتَخَوَّفُ قَالَتْ: فَاحْتَمَلْنَاهُ. فَلَمْ تُرَعْ أُمُّهُ إِلَّا بِهِ. قَدْ قَدِمْنَا بِهِ عَلَيْهَا. فَقَالَتْ: مَا رَدَّكُمَا بِهِ فَقَدْ كُنْتُمَا عَلَيْهِ حَرِيصَيْنِ؟ فَقُلْنَا: لَا وَاللهِ يَا ظِئْرُ. إِلَّا أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَدَّى عَنَّا. وَقَضَيْنَا الَّذِي عَلَيْنَا. وَقُلْنَا: نَخْشَى الْإِتْلَافَ وَالْأَحْدَاثَ. فَقُلْنَا: نَرُدُّهُ عَلَى أَهْلِهِ. فَقَالَتْ: مَا ذَاكَ بِكُمَا؟ فَاصْدُقَانِي شَأْنَكُمَا. فَلَمْ تَدَعْنَا حَتَّى أَخْبَرْنَاهَا خَبَرَهُ فَقَالَتْ: أَخَشِيتُمَا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ؟ كَلَّا. وَاللهِ. مَا لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ. وَإِنَّهُ لَكَائِنٌ لِابْنِي هَذَا شَأْنٌ. أَلَا أُخْبِرُكُمَا خَبَرَهُ؟ قُلْنَا: بَلَى قَالَتْ: حَمَلْتُ بِهِ. فَمَا حَمَلْتُ حَمْلًا قَطُّ أَخَفَّ مِنْهُ فَأُرِيتُ فِي النَّوْمِ حِينَ حَمَلْتُ بِهِ: كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنِّي نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ. ثُمَّ وَقَعَ حَيْثُ وَلَدْتُهُ وُقُوعًا مَا يَقَعُهُ الْمَوْلُودُ مُعْتَمِدًا عَلَى يَدَيْهِ. رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَدَعَاهُ عَنْكُمَا

میرے پاس دو آدمی آئے تھے جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے' تو اُنہوں نے مجھے لٹا کر میرا پیٹ چیر دیا پھر اُس میں سے کچھ نکالا اور ایک طرف رکھ دیا' پھر پیٹ کو دوبارہ ویسے ہی کر دیا جیسے پہلے تھا۔ تو ہم نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر واپس آئے' آپ کے والد نے کہا: اے حلیمہ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میرے بیٹے کو کوئی نقصان لاحق نہ ہو' تم ہمارے ساتھ چلو! ہم انہیں ان کے اہلِ خانہ کے پاس واپس کر آتے ہیں' اس سے پہلے کہ وہ چیز سامنے آئے جس کا ہمیں اندیشہ ہے۔ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم انہیں واپس کیوں لے آئی ہو؟ تم دونوں تو اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ ان کو اپنے پاس رکھو۔ تو ہم نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے ہمارا فرض ادا کروا دیا ہے اور جو ہماری ذمہ داری تھی وہ ہم نے پوری کر دی ہے' ہمیں اب یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ان کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے اور کوئی پیچیدہ صورتِ حال سامنے نہ آئے۔ تو ہم نے کہا کہ ہم ان کو ان کے گھر والوں کے سپرد کر آتے ہیں۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ تم مجھے اپنے واقعہ کے بارے میں بتاؤ۔ وہ ہمارے ساتھ اصرار کرتی رہیں یہاں تک کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کا واقعہ اُن کو بتایا تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہیں اس کے حوالے سے شیطان کا اندیشہ ہے؟ ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! شیطان اس پر قابو نہیں پا سکتا اور میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہو گی' کیا میں تمہیں اس کے واقعہ کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: مجھے جب اس کا حمل ہوا تھا

تو انتہائی ہلکا ترین حمل تھا اور جب مجھے اس کے حوالے سے حمل ہوا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے وجود سے ایک نور نکلا ہے جس کے ذریعہ شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں پھر جب اس کی پیدائش ہوئی تو یہ اپنے ہاتھوں سے ٹیک لگائے ہوئے تھا اور اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا ہوا تھا' بہرحال تم دونوں اسے چھوڑ جاؤ۔

شقِ صدر کے بارے میں روایت

1022- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ اَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْهُ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَصَرَعَهُ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً ثُمَّ قَالَ: هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَامَهُ، ثُمَّ اَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلَى اُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا: اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللوْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ اُس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو لٹا دیا اور آپ کے سینہ کو چیر کر اُس میں سے دل نکالا اور اُس میں سے گوشت کا ایک لوتھڑا نکالا اور بولے: یہ آپ میں سے شیطان کا حصہ تھا۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کے دل کو سونے کے طشت میں رکھ کر آبِ زمزم کے ذریعہ دھویا' پھر اس کو بند کیا' پھر اُسے دوبارہ اُس کی جگہ پر رکھ دیا' بچے دوڑتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی والدہ یعنی دائی ماں کے پاس آئے اور بولے: حضرت محمد ﷺ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو نبی اکرم ﷺ کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی۔

قَالَ اَنَسٌ: كُنْتُ اَرَى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی

1022- رواه مسلم: 261، وأحمد 121/3، وابن حبان: 6334، والبيهقي 146/1، وأبو يعلى: 3347، وأبو عوانة 125/1.

صَدْرِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ذِكْرِ مَبْعَثِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ نَبِيًّا مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَتَقَلَّبُ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَبْنَاءِ الْأَنْبِيَاءِ بِالنِّكَاحِ الصَّحِيحِ حَتَّى أَخْرَجَهُ اللهُ تَعَالَى مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ، يَحْفَظُهُ مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ وَيَكْلَؤُهُ وَيَحُوطُهُ إِلَى أَنْ بَلَغَ، وَبَغَّضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ أَوْثَانَ قُرَيْشٍ، وَمَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنَ الْكُفْرِ، وَلَمْ يُعَلِّمْهُ مَوْلَاهُ الشِّعْرَ، وَلَا شَيْئًا مِنْ أَخْلَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ بَلْ أَلْهَمَهُ مَوْلَاهُ عِبَادَتَهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ. يَتَعَبَّدُ لِمَوْلَاهُ الْكَرِيمِ خَالِصًا. حَتَّى نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَأُمِرَ بِالرِّسَالَةِ، وَبُعِثَ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً. إِلَى الْإِنْسِ وَالْجِنِّ. بُعِثَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً مِنْ مَوْلِدِهِ. أَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، يُؤْذُونَهُ فَيَصْبِرُ، وَيَجْهَلُونَ عَلَيْهِ فَيَحْلُمُ. ثُمَّ أَذِنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں اُس سلائی کا نشان دیکھا ہے۔

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا تذکرہ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور آپ انبیاء اور انبیاء کے بیٹوں کی پشتوں میں صحیح نکاح کے ذریعہ منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی والدہ کے ہاں پیدا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کریم پروردگار نے آپ کی حفاظت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس وقت تک دیکھ بھال کی جب تک آپ بڑے نہیں ہو گئے۔ قریش کے بتوں کو آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے ناپسندیدہ کر دیا تھا اور قریش جس کفر پر گامزن تھے اُس کو بھی ناپسندیدہ کر دیا تھا' اللہ تعالیٰ نے آپ کو شعر کا علم عطا نہیں کیا اور زمانہ جاہلیت کے مخصوص افعال میں سے بھی کوئی چیز آپ کو عطا نہیں کیا بلکہ آپ کے پروردگار نے اپنی عبادت الہام کی' صرف اپنی جس کا کوئی شریک نہیں ہے' شیطان کیلئے آپ پر کوئی قابو نہیں تھا' آپ خالص طور پر اپنے کریم پروردگار کی عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ پر وحی نازل ہوگئی' آپ کو رسالت کا حکم دیا گیا اور تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا' انسانوں کی طرف بھی اور جنات کی طرف بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے چالیس سال بعد آپ کو مبعوث کیا گیا' آپ دس سال مکہ میں مقیم رہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے رہے' لوگ آپ کو اذیت پہنچاتے تو آپ صبر سے کام لیتے' لوگ آپ کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے تو آپ بردباری

فَهَاجَرَ اِلَيْهَا، فَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ بَعْدَ السِّتِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کام لیتے' پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے اور وہاں دس سال مقیم رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

چالیس برس کی عمر میں بعثت

1023- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: بُعِثَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِينَ سَنَةً، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ عَشْرًا، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ سَنَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے تھے' آپ دس سال مکہ میں ٹھہرے رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

1024- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا' آپ دس سال مکہ میں ٹھہرے رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا' اُس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس سفید بال بھی نہیں تھے۔

1023- رواه البخاري: 3548، ومسلم: 2347، والترمذي: 3623، وأحمد 240/3، ومالك 919/2، وابن حبان: 6387، والبيهقي 201/1.

1024- انظر السابق.

وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَكَانَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ السِّتِّينَ، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءُ

بَابُ كَيْفَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول کیسے ہوا؟

1025- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ قَالَتْ: وَحُبِّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَمْكُثُ الْأَيَّامَ فِي غَارِ حِرَاءَ يَتَعَبَّدُ، حَتَّى جَاءَهُ الْوَحْيُ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول کا آغاز سچے خوابوں کی صورت میں ہوا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک خلوت پسندیدہ کر دی گئی تو آپ چند دن غارِ حراء میں رہ کر عبادت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس وحی آ گئی۔

پہلی وحی کے نزول کا واقعہ

1026- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1026- رواه البخاري: 6982، ومسلم: 160، وأحمد 232/6، وأبو عوانة 110/1، وعبد الرزاق: 9713، والطيالسي: 1467، وابن حبان: 33.

سُهَيْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَسْكَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ، فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ: وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءَ، وَجَاءَ الْمَلَكُ فِيهِ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: إِنِّي لَسْتُ بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ، حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ، حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ:

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ پر وحی کا آغاز نیند کے دوران سچے خوابوں کی شکل میں ہوا' آپ جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کی طرح پورا ہو جاتا تھا' پھر آپ کے نزدیک خلوت نشینی پسندیدہ کر دی گئی۔ آپ ﷺ غارِ حراء تشریف لے جاتے تھے اور وہاں کئی راتوں تک عبادت کرتے رہتے تھے' آپ اس سفر کیلئے زادِ سفر ساتھ لے جاتے تھے۔ پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آ جاتے تھے تو وہ اتنا ہی زادِ سفر اور دے دیتی تھیں یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس وحی آ گئی' آپ ﷺ اُس وقت غارِ حراء میں موجود تھے' اُس غار میں فرشتہ آپ کے پاس آیا' اُس نے کہا: آپ پڑھیے! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! اُس نے مجھے پکڑ کر اپنے ساتھ بھینچ لیا جس سے مجھے مشقت لاحق ہوئی' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: آپ پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! اُس نے پھر مجھے پکڑا اور مجھے دوسری مرتبہ بھینچ لیا جس سے مجھے مشقت لاحق ہوئی' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: آپ پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! اُس نے مجھے تیسری مرتبہ بھینچ لیا جس سے مجھے مشقت لاحق ہوئی' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: (یعنی اُس نے قرآن کی یہ آیات تلاوت کیں:)

{اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1] حَتَّى بَلَغَ {عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} [العلق: 5]

فَرَجَعَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ، حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ. فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ مَالِي؟ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ عَلَيَّ قَالَتْ: كَلَّا، أَبْشِرْ فَوَاللهِ لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ

"آپ اپنے پروردگار کے اسم کی برکت سے پڑھیے جس نے پیدا کیا ہے"۔ یہ آیت یہاں تک ہے: "اُس نے انسان کو اُن چیزوں کا علم عطا کیا جن کے بارے میں وہ نہیں جانتا تھا"۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ کے اعضاء پر کپکپی طاری تھی' آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: مجھے اوڑھنے کیلئے کچھ دو! مجھے اوڑھنے کیلئے کچھ دو! اُنہوں نے آپ کو اوڑھنے کیلئے کچھ دیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بحال ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے خدیجہ! میرے ساتھ کیا پیش آیا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سارا واقعہ سنایا اور فرمایا: مجھے اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہے! تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' لوگوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں' مہمان کو کھانا کھلاتے ہیں اور حق کے معاملات میں مدد کرتے ہیں۔

سورۂ مدثر کا شانِ نزول

1027- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کا سلسلہ منقطع ہونے کے بارے میں بتا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1027- رواه البخاري: 2926، ومسلم: 161.

فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ:

فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِالْمَلَكِ الَّذِي، جَاءَنِي بِحِرَاءَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي، زَمِّلُونِي، دَثِّرُونِي دَثِّرُونِي فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ}

[المدثر: 2]

وَهِيَ الْأَوْثَانُ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ

''ایک دن میں چلتا ہوا جا رہا تھا' میں نے آسمان سے ایک آواز سنی' میں نے سر اُٹھایا تو وہاں وہی فرشتہ موجود تھا جو غارِ حراء میں میرے پاس آیا تھا' وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا' مجھے اُس سے گھبراہٹ ہوئی' میں واپس آ گیا' میں نے کہا: مجھے کچھ اوڑھنے کیلئے دو! مجھے کچھ اوڑھنے کیلئے دو! مجھے اوڑھنے کیلئے دو! مجھے اوڑھنے کیلئے دو! تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے چادر اوڑھنے والو! تم اُٹھو اور ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کرو اور اپنے لباس کو پاکیزہ رکھو اور بتوں سے لاتعلق رہو''۔

''رجز'' سے مراد بت ہیں' یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

وحی کے نزول کے ابتدائی دور کا واقعہ

1028- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: حَدِّثْنَا يَا عُبَيْدُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ مَا ابْتَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِينَ جَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَكَرَ بَدْءَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو عبید بن عمیر سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے عبید! تم ہمیں وہ حدیث بیان کرو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا آغاز کیسے ہوا تھا' جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے؟ تو اُنہوں نے اس کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَخَرَجْتُ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي وَسَطِ الْجَبَلِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ يَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ لِأَنْظُرَ، فَإِذَا جِبْرِيلُ فِي صُورَةِ رَجُلٍ صَافٍ قَدَمَيْهِ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ يَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، فَوَقَفْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَمَا أَتَقَدَّمُ وَلَا أَتَأَخَّرُ، وَجَعَلْتُ أَصْرِفُ وَجْهِي فِي آفَاقِ السَّمَاءِ، وَلَا أَنْظُرُ فِي نَاحِيَةٍ مِنْهَا إِلَّا رَأَيْتُهُ كَذَلِكَ، فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ وَاقِفًا حَتَّى بَعَثَتْ خَدِيجَةُ رُسُلَهَا فِي طَلَبِي وَرَجَعُوا إِلَيْهَا وَأَنَا وَاقِفٌ فِي مَكَانِي ذَلِكَ، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنِّي، وَانْصَرَفْتُ رَاجِعًا إِلَى أَهْلِي، حَتَّى أَتَيْتُ خَدِيجَةَ، فَقَالَتْ لِي: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ الْأَبْعَدَ لَشَاعِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ، فَقَالَتْ: أُعِيذُكَ بِاللهِ مِنْ ذَلِكَ، وَمَاذَا يَا ابْنَ عَمِّ؟ لَعَلَّكَ رَأَيْتَ شَيْئًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ: ثُمَّ حَدَّثْتُهَا بِالْحَدِيثِ، فَقَالَتْ: أَبْشِرْ يَا ابْنَ عَمِّ، فَوَالَّذِي نَفْسُ خَدِيجَةَ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ نَبِيَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ

"میں جا رہا تھا جب میں پہاڑ کے درمیان میں پہنچا تو میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا: اے محمد! تم اللہ کے رسول ہو اور میں جبریل ہوں۔ میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تا کہ دیکھوں تو جبریل ایک آدمی کی شکل میں موجود تھے اور اُن کے پاؤں نے آسمان کے اُفق کو بھر دیا ہوا تھا' اُنہوں نے کہا: اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبریل ہوں۔ میں ٹھہر گیا تا کہ اُن کی طرف دیکھوں' نہ میں آگے بڑھا نہ میں پیچھے ہٹا۔ پھر میں نے اپنا چہرہ آسمان کے آفاق میں پھیلایا تو آسمان کے ہر گوشے میں' میں نے اُنہیں اسی طرح دیکھا۔ میں اسی طرح ٹھہرا رہا یہاں تک کہ خدیجہ نے میری تلاش میں کسی کو بھیجا' وہ لوگ خدیجہ کے پاس واپس چلے گئے' میں اپنی اُسی جگہ پر ٹھہرا رہا' پھر وہ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے گئے' جب میں واپس اپنے اہلِ خانہ کے پاس آیا اور میں خدیجہ کے پاس آیا تو اُس نے مجھ سے دریافت کیا: آپ کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے کہا: میں یا تو شاعر ہو گیا ہوں' یا جنون لاحق ہو گیا ہے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس حوالے سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتی ہوں! اے چچازاد! کیا ہوا ہے؟ شاید آپ نے کوئی چیز دیکھی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں نے اُسے پورا واقعہ سنایا' تو اُس نے کہا: اے چچازاد! آپ خوشخبری قبول کیجئے! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں خدیجہ کی جان ہے! مجھے یہ اُمید ہے کہ آپ اس اُمت کے نبی ہوں گے۔

ورقہ بن نوفل کا واقعہ

1029- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ وَرَقَةُ لَمَّا ذَكَرَتْ لَهُ خَدِيجَةُ رَحِمَهَا اللهُ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهَا جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: سَبُّوحًا سَبُّوحًا. وَمَا لِجِبْرِيلَ يُذْكَرُ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ الَّتِي تُعْبَدُ فِيهَا الْأَوْثَانُ؟ جِبْرِيلُ أَمِينُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رُسُلِهِ؟ اذْهَبِي بِهِ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي رَأَى فِيهِ مَا رَأَى. فَإِذَا رَآهُ فَتَحَسَّرِي فَإِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللهِ، لَا يَرَاهُ. فَفَعَلْتُ قَالَ: فَلَمَّا تَحَسَّرْتُ تَغَيَّبَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَرَهُ فَرَجَعْتُ فَأَخْبَرْتُ وَرَقَةَ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَيَأْتِيهِ النَّامُوسُ الْأَكْبَرُ الَّذِي لَا يُعَلِّمُهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ أَبْنَاءَهُمْ إِلَّا بِثَمَنٍ ثُمَّ أَقَامَ وَرَقَةُ يَنْتَظِرُ إِظْهَارَ الدَّعْوَةِ، وَقَالَ فِي ذَلِكَ:

لَجَجْتُ وَكُنْتُ فِي الذِّكْرَى لَجُوجًا
لِهَمٍّ طَالَ مَا بَعَثَ النَّشِيجَا
وَوَصْفٍ مِنْ خَدِيجَةَ بَعْدَ وَصْفٍ
لَقَدْ طَالَ انْتِظَارِي يَا خَدِيجَا
بِبَطْنِ الْمَكَّتَيْنِ عَلَى رَجَائِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بتایا کہ وہ جبریل تھے' تو ورقہ نے کہا: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے! وہ ہر عیب سے پاک ہے! جبریل کا ذکر اس سرزمین پر کیسے ہوسکتا ہے جہاں بتوں کی عبادت کی جاتی ہے' جبریل تو اللہ تعالیٰ کے امین ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں کے درمیان (وحی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں)' تم اُنہیں ساتھ لے کر اُس جگہ پر جاؤ جہاں اُنہوں نے یہ ساری صورتِ حال دیکھی تھی' جب یہ جبریل کو دیکھیں گے تو تم پنڈلی سے کپڑا ہٹا دینا تو اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے فرشتے ہوں گے تو وہ انہیں نظر آنا بند ہو جائیں گی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' جب میں نے پنڈلی سے کپڑا ہٹایا تو حضرت جبریل علیہ السلام غائب ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کو نظر نہیں آئے' میں واپس آئی اور میں نے ورقہ کو اس بارے میں بتایا تو وہ بولے: ان کے پاس وہی ناموسِ اکبر آیا ہے جس کے بارے میں بنی اسرائیل اپنے بچوں کو قیمت کے عوض میں تعلیم دیا کرتے تھے' پھر ورقہ اس بات کے انتظار میں رہے کہ نبی اکرم ﷺ کی دعوت کا اظہار ہو' اُنہوں نے اس بارے میں اشعار کہے ہیں:

''میں نے جھگڑا کیا اور غیر معروف چیز کے بارے میں جھگڑے کا شکار رہا اُس پریشانی کی وجہ سے جس نے طویل عرصہ سے رونے کا شکار کیا ہوا تھا' خدیجہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرا وصف بیان کیا گیا' تو اے خدیجہ! میرا انتظار طویل ہو گیا' مکہ کے نشیبی علاقہ میں' تمہارے بیان کے مطابق مجھے یہ توقع ہے کہ اگر اُن کا ظہور ہوا تو

حَدِيثِكِ، لَوْ أَرَى مِنْهُ خُرُوجَا
بِأَنَّ مُحَمَّدًا سَيَسُودُ يَوْمًا
وَيَخْصِمُ مَنْ يَكُونُ لَهُ حَجِيجَا
وَيَظْهَرُ فِي الْبِلَادِ ضِيَاءُ نُورٍ
تُقَامُ بِهِ الْبَرِيَّةُ أَنْ تَعُوجَا
فَيَا لَيْتِي إِذَا مَا كَانَ ذَاكُمْ
شَهِدْتُ، فَكُنْتُ أَوَّلَهُمْ وُلُوجَا
وُلُوجًا لِلَّذِي كَرِهَتْ قُرَيْشٌ
وَلَوْ عَجَّتْ بِمَكَّتِهَا عَجِيجَا

میری یہ رائے ہے کہ حضرت محمد ﷺ ایک دن اپنی قوم کی سرداری کریں گے اور اُس شخص کے ساتھ مقابلہ کریں گے جو اُن کی مخالفت کرے گا' شہروں میں نور کی ایسی روشنی ظاہر ہوگی جس میں مخلوق ٹیڑھے پن سے محفوظ ہو جائے گی' کاش ایسا ہو کہ جب یہ صورتِ حال ہو تو میں بھی موجود ہوؤں اور میں (اسلام میں) داخل ہونے والا پہلا فرد بن جاؤں' (اُن کی پیروی) میں داخل ہونے والا فرد جنہیں قریش ناپسند کرتے ہیں' خواہ مکہ میں اُن کے حوالے سے (مخالفت کی) کتنی ہی آوازیں بلند ہوں''۔

ورقہ بن نوفل کو جنت میں دیکھنا

1030- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ زَكَرِيَّا السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: إِنِّي إِذَا خَلَوْتُ سَمِعْتُ نِدَاءً، وَقَدْ وَاللهِ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ هَذَا أَمْرًا. فَقَالَتْ: مَعَاذَ اللهِ، مَا كَانَ اللهُ لِيَفْعَلَ بِكَ ذَلِكَ فَوَاللهِ إِنَّكَ لَتُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ. فَلَمَّا دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومیسرہ عمرو بن شرحبیل بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ جب میں تنہا تھا تو میں نے ایک پکار سنی' اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کوئی اور معاملہ نہ ہو۔ تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ایسا نہیں کرے گا' اللہ کی قسم! آپ امانت ادا کرتے ہیں' صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے ہاں آئے' نبی اکرم ﷺ اُس وقت وہاں موجود نہیں تھے' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ صورتِ حال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی اور بولیں: اے عتیق! تم حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ورقہ کے پاس

1030- رواہ البیہقی فی الدلائل 158/2.

وَلَيْسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ ذَكَرَتْ خَدِيجَةُ حَدِيثَهُ لَهُ. وَقَالَتْ: يَا عَتِيقُ، اذْهَبْ مَعَ مُحَمَّدٍ إِلَى وَرَقَةَ. فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ. فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى وَرَقَةَ. فَقَالَ: وَمَنْ أَخْبَرَكَ ؟ قَالَ: خَدِيجَةُ. فَانْطَلَقَا إِلَيْهِ. فَقَصَّا عَلَيْهِ. فَقَالَ: إِذَا خَلَوْتُ وَحْدِي سَمِعْتُ نِدَاءً خَلْفِي: يَا مُحَمَّدُ. وَانْطَلِقُ هَارِبًا فِي الْأَرْضِ . فَقَالَ لَهُ: لَا تَفْعَلْ. إِذَا أَتَاكَ فَاثْبُتْ. حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ. ثُمَّ ائْتِنِي فَأَخْبِرْنِي. فَلَمَّا خَلَا نَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ. قُلْ: {بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} [الفاتحة: 2] حَتَّى بَلَغَ {وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. فَأَتَى وَرَقَةَ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: أَبْشِرْ. ثُمَّ أَبْشِرْ فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ ابْنُ مَرْيَمَ. وَأَنَّكَ عَلَى مِثْلِ نَامُوسِ مُوسَى. وَأَنَّكَ لَنَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَأَنَّكَ سَتُؤْمَرُ بِالْجِهَادِ بَعْدَ يَوْمِكَ هَذَا. وَلَئِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ لَأُجَاهِدَنَّ مَعَكَ.

فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَرَقَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْقِسَّ فِي الْجَنَّةِ

جاؤ۔ جب نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: آپ ہمارے ساتھ ورقہ کے پاس چلیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کس نے بتایا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے۔ پھر وہ دونوں ورقہ کے پاس گئے اور اُن کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا' نبی اکرم ﷺ نے بتایا کہ جب میں تنہا خلوت میں تھا تو میں نے اپنے پیچھے ایک آواز سنی: اے محمد! تو میں گھبراہٹ میں دوڑ پڑا۔ تو ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا: آپ ایسا نہ کریں' جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں اور سنیں کہ وہ کیا کہتا ہے' پھر آ کر مجھے اس بارے میں بتائیں۔ جب نبی اکرم ﷺ تنہا تھے تو فرشتے نے آپ کو پکارا: اے حضرت محمد! آپ یہ پڑھئے! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! الحمد للہ رب العالمین! یہاں تک کہ اُس نے ولا الضالین تک اسے پڑھا اور آپ ﷺ یہ پڑھئے: لا الہ الا اللہ۔ نبی اکرم ﷺ' ورقہ کے پاس آئے اور اُس کے سامنے یہ بات ذکر کی تو ورقہ نے کہا: آپ خوشخبری قبول کیجئے! دوبارہ خوشخبری قبول کیجئے! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی وہ ہیں جن کے بارے میں حضرت ابن مریم علیہا السلام نے خوشخبری سنائی تھی اور آپ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام والا ناموس (یعنی فرشتہ) آیا ہے اور آپ مرسل نبی ہیں' عنقریب آپ کو جہاد کے بارے میں حکم دیا جائے گا' اگر مجھے وہ زمانہ نصیب ہو گیا تو میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد میں حصہ لوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب ورقہ کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اُس عالم کو جنت میں دیکھا ہے'

عَلَيْهِ الثِّيَابُ الْحَرِيرُ، لِأَنَّهُ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي يَعْنِي وَرَقَةَ

اُس کے جسم پر ریشمی کپڑا تھا کیونکہ وہ مجھ پر ایمان بھی لایا تھا اور اُس نے میری تصدیق بھی کی۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد ورقہ تھے۔

ورقہ بن نوفل کی شاعری

1031- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَقَدْ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ فِيمَا كَانَتْ ذَكَرَتْ لَهُ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَزْعُمُونَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن اسحاق نے یہ بات نقل کی ہے:

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا معاملہ سننے کے بعد یہ اشعار کہے تھے:

فَإِنْ يَكُ حَقًّا، يَا خَدِيجَةُ، فَاعْلَمِي
حَدِيثَكِ إِيَّانَا فَأَحْمَدُ مُرْسَلُ
وَجِبْرِيلُ يَأْتِيهِ، وَمِيكَالُ، مَعَهُمَا
مِنَ اللهِ وَحْيٌ يَشْرَحُ الصَّدْرَ مُنْزَلُ
يَفُوزُ بِهِ مَنْ كَانَ فِيهَا بِتَوْبَةٍ
وَيَشْقَى بِهِ الْعَاتِ الْغَوِيُّ الْمُضَلَّلُ
فَرِيقَانِ: مِنْهُمْ فِرْقَةٌ فِي جِنَانِهِ
وَأُخْرَى بِأَلْوَانِ الْجَحِيمِ تُغَلَّلُ
إِذَا مَا دَعَوْا بِالْوَيْلِ فِيهَا تَتَابَعَتْ
مَقَامِعُ فِي هَامَاتِهِمْ ثُمَّ مِنْ عَلُ
فَسُبْحَانَ مَنْ تَهْوَى الرِّيَاحُ بِأَمْرِهِ
وَمَنْ هُوَ فِي الْأَيَّامِ مَا شَاءَ يَفْعَلُ
وَمَنْ عَرْشُهُ فَوْقَ السَّمَاوَاتِ كُلِّهَا

"اے خدیجہ! اگر یہ بات حق ہے تو تم یہ بات جان لو کہ تم نے جو ہمیں بات بتائی ہے وہ احمد مرسل کے بارے میں ہے، جبریل اور میکائیل اُن کے پاس آئیں گے اور اُن دونوں کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی جانے والی وحی ہو گی جو سینہ کو کشادگی عطا کرتی ہے اُس کے ذریعہ وہ شخص کامیاب ہو گا جو توبہ کے ہمراہ اُس میں ہو گا اور اس کے حوالہ سے وہ شخص بدنصیب ہو گا جو بدتمیز، گمراہ اور سرکش ہو گا، دو قسم کو گروہ ہوں گے اُن میں سے ایک گروہ جنت میں جائے گا اور دوسرا جہنم کے مختلف گوشوں میں بیڑیوں میں جکڑا جائے گا، اور وہ لوگ جہنم میں ہمیشہ واویلا کرتے رہیں گے اور مسلسل اُن کے سروں پر گرز مارے جاتے رہیں گے، تو ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس کے حکم سے ہوائیں چلتی ہیں اور وہ زمانہ میں جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور جس کا عرش تمام آسمانوں سے اوپر ہے اور اُس کی مخلوق کے بارے میں اُس (کی تقدیر) کے فیصلے تبدیل نہیں ہوتے۔"

وَاَقْضَاؤُهُ فِي خَلْقِهِ لَا تُبَدَّلُ

وَقَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا:

يَا لَلرِّجَالِ لِصَرْفِ الدَّهْرِ وَالْقَدَرِ
وَمَا لِشَيْءٍ قَضَاهُ اللّٰهُ مِنْ غِيَرِ
حَتّٰى خَدِيجَةُ تَدْعُونِي لِاُخْبِرَهَا
وَمَا لَهَا بِخَفِيِّ الْغَيْبِ مِنْ خَبَرِ
جَاءَتْ لِتَسْاَلَنِي عَنْهُ لِاُخْبِرَهَا
اَمْرًا، اَرَاهُ سَيَاْتِي النَّاسَ مِنْ اُخُرِ
فَخَبَّرَتْنِي بِاَمْرٍ قَدْ سَمِعْتُ بِهِ
فِيمَا مَضٰى مِنْ قَدِيمِ الدَّهْرِ وَالْعَصْرِ
بِاَنَّ اَحْمَدَ يَاْتِيهِ فَيُخْبِرُهُ
جِبْرِيلُ: اَنَّكَ مَبْعُوثٌ اِلَى الْبَشَرِ
فَقُلْتُ: عَلَّ الَّذِي تَرْجِينَ مُنْجِزُهُ
لَكِ الْاِلٰهُ. فَرَجِّي الْخَيْرَ وَانْتَظِرِ
وَاَرْسِلِيهِ اِلَيْنَا. كَيْ نُسَائِلَهُ
عَنْ اَمْرِهِ، مَا يَرٰى فِي النَّوْمِ وَالسَّهَرِ؟
فَقَالَ حِينَ اَتَانَا: مَنْطِقًا عَجَبًا
يَقِفُّ مِنْهُ اَعَالِي الْجِلْدِ وَالشَّعَرُ
اِنِّي رَاَيْتُ اَمِينَ اللّٰهِ وَاجَهَنِي
فِي صُورَةٍ اُكْمِلَتْ فِي اَهْيَبِ الصُّوَرِ
ثُمَّ اسْتَمَرَّ فَكَادَ الْخَوْفُ يُذْعِرُنِي
مِمَّا يُسَلِّمُ مَا حَوْلِي مِنَ الشَّجَرِ
فَقُلْتُ: ظَنِّي، وَمَا اَدْرِي اَيَصْدُقُنِي

ورقاء نے اس بارے میں یہ اشعار بھی کہے ہیں:

''لوگوں کیلئے زمانہ اور تقدیر میں جو تبدیلی ہوتی ہے وہ حیران کن ہے' لیکن اللہ تعالیٰ (تقدیر کا) جو فیصلہ دے دیتا ہے اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی' یہاں تک کہ خدیجہ نے مجھے بُلایا تاکہ میں اُسے بتاؤں کہ غیب میں اُس کے حوالہ سے کیا پوشیدہ خبر ہے' وہ آئی تاکہ وہ مجھ سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کرے اور میں اُسے اُس معاملہ کے بارے میں بتاؤں جس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ وہ آگے چل کر لوگوں کے سامنے آجائے گا' اُس نے مجھے ایک ایسے معاملہ کے بارے میں بتایا جس کے بارے میں' میں بہت عرصہ اور بہت زمانہ پہلے سن چکا تھا کہ حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل آئے اور اُنہیں یہ بتایا کہ آپ کو بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا گیا ہے' تو میں نے کہا: تم اُس چیز کے حوالہ سے پریشان ہو رہی ہو جسے پروردگار نے پورا کرنا ہے' تو تم بھلائی کی توقع رکھو اور (بھلائی سامنے آنے کا) انتظار کرو' اور اُنہیں میرے پاس بھیجو تاکہ میں اُن سے سوالات کروں' (یہ سوالات) اُن کے معاملہ کے بارے میں ہوں گے کہ وہ نیند میں اور جاگنے کے دوران کیا دیکھتے ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ جب وہ (فرشتہ) ہمارے پاس آیا تو اُس نے ایسا حیران کن کلام کیا جس سے جلد اور بال (یعنی رونگھٹے) کھڑے ہو جائیں' میں نے اللہ کے امین (یعنی فرستادہ فرشتے) کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے آیا اور ایسی شکل میں آیا جو سب سے زیادہ بارعب تھی' پھر وہ چلا گیا اور میں اس بات سے پریشان ہونے لگا کہ میرے آس پاس کے درخت مجھے سلام کرنے لگے تھے' میں نے

أَنْ سَوْفَ يُبْعَثُ يَتْلُو مُنَزَّلَ السُّوَرِ
وَسَوْفَ أَبْلِيكَ إِنْ أَعْلَنْتَ دَعْوَتَهُمْ
مِنِّي الْجِهَادُ بِلَا مَنٍّ وَلَا كَدَرِ

سوچا کہ شاید یہ میرا گمان ہے مجھے کیا معلوم کہ کیا وہ مجھ سے سچ کہہ رہے ہیں (میرا یہ گمان ہے کہ) اُنہیں مبعوث کیا جائے گا اور وہ نازل ہونے والی سورتوں کی تلاوت کریں گے اور اگر آپ نے اُنہیں کھلے عام دعوت دی تو میں آپ کو جہاد کی آزمائش میں مبتلا کروں گا جو کسی احسان اور گدلاہٹ کے بغیر ہوگا''۔

بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْتِهِ فِي الْكُتُبِ السَّالِفَةِ مِنْ قَبْلِهِ

باب: سابقہ کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کی صفت اور حلیہ کا تذکرہ

1032- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْقُوبُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْخُزَاعِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: إِنَّا لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يُوقِدُ بِالسَّيِّئَةِ إِذَا سَمِعَهَا، وَلَكِنْ يُطْفِئُهَا بِعَيْنِهِ، أَعْطَيْتُهُ مَفَاتِيحَ، لِيَفْتَحَ بِهَا عُيُونًا عُمْيًا، وَيُسْمِعَ آذَانًا وُقْرًا، وَيُقِيمُ أَلْسِنَةً مُعْوَجَّةً، حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں:

ہم نے بعض کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کی صفات میں یہ بات پائی ہے کہ آپ ﷺ بُرے اخلاق کے مالک اور سخت دل نہیں ہوں گے' نہ ہی بازاروں میں چیخ کر بولیں گے' جب آپ کسی بُرائی کے بارے میں سنیں گے تو اُسے بڑھانے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ اُسے بجھائیں گے' آپ کو کنجیاں عطا کی جائیں گی تاکہ آپ اُن کے ذریعہ اندھی آنکھوں کو کشادگی عطا کریں' بہرے کانوں کو سنائیں اور ٹیڑھی زبانوں کو سیدھا کریں یہاں تک کہ وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

-1032 رواہ البخاری: 4838، وأحمد 174/2.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات

1033- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: إِنَّا نَجِدُ صِفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ اسْمُهُ الْمُتَوَكِّلُ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يُوقِدُ بِالسَّيِّئَةِ إِذَا سَمِعَهَا، وَلَكِنْ يُطْفِئُهَا بِعَيْنِهِ، وَأَعْطَيْتُهُ الْمَفَاتِيحَ، لِيَفْتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عُيُونًا عُورًا، وَيُسْمِعَ بِهِ آذَانًا وُقْرًا وَيُحْيِيَ بِهِ قُلُوبًا غُلْفًا، وَيُقِيمُ بِهِ الْأَلْسُنَ الْمُعْوَجَّةَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں:

ہم نے بعض کتابوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت میں یہ بات پائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم متوکل ہوگا' آپ بُرے اخلاق کے مالک اور سخت دل نہیں ہوں گے' بازاروں میں چلّا کر بات نہیں کریں گے' بُرائی کے بارے میں جب سنیں گے تو اُسے بڑھانے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ اُسے بجھائیں گے' آپ کو کنجیاں عطا کی جائیں گی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ کانی آنکھوں کو کشادگی عطا کرے' بہرے کانوں کو سماعت عطا کرے' پردہ والے دلوں کو زندگی عطا کرے اور آپ کے ذریعہ ٹیڑھی زبانوں کو درست کرے یہاں تک کہ وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

حضرت عمرو بن عبسہ کا قبولِ اسلام

1034- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں بھی مجھے اپنی قوم کے معبودوں میں کوئی دلچسپی

1034- رواہ مسلم: 832۔

عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الدِّمَشْقِيِّ، وَعَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّيْبَانِيِّ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ: يُحَدِّثُ عَنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: رَغِبْتُ عَنْ آلِهَةِ قَوْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَرَأَيْتُ أَنَّهَا آلِهَةٌ بَاطِلَةٌ. يَعْبُدُونَ الْحِجَارَةَ وَرَأَيْتُ الْحِجَارَةَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ قَالَ: فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ الدِّينِ؟ فَقَالَ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ مَكَّةَ، وَيَرْغَبُ عَنْ آلِهَةِ قَوْمِهِ، وَيَدْعُو إِلَى غَيْرِهَا، وَهُوَ يَأْتِي بِأَفْضَلِ الدِّينِ، فَإِذَا سَمِعْتَ بِهِ فَاتَّبِعْهُ. فَلَمْ يَكُنْ لِي هَمٌّ إِلَّا مَكَّةَ، آتِيهَا أَسْأَلُ: هَلْ حَدَثَ فِيهَا أَمْرٌ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَأَنْصَرِفُ إِلَى أَهْلِي وَأَهْلِي مِنَ الطَّرِيقِ غَيْرُ جِدِّ بَعِيدٍ فَأَعْتَرِضُ الرُّكْبَانَ خَارِجِينَ مِنْ مَكَّةَ، فَأَسْأَلُهُمْ: هَلْ حَدَثَ فِيهَا خَبَرٌ أَوْ أَمْرٌ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَإِنِّي لَقَاعِدٌ عَلَى الطَّرِيقِ، إِذْ مَرَّ بِي رَاكِبٌ فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ قَالَ: مِنْ مَكَّةَ، قُلْتُ: هَلْ حَدَثَ فِيهَا خَبَرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، رَجُلٌ رَغِبَ عَنْ آلِهَةِ قَوْمِهِ، وَدَعَا إِلَى غَيْرِهَا، قُلْتُ: صَاحِبِي الَّذِي أُرِيدُ، فَشَدَدْتُ رَاحِلَتِي، فَجِئْتُ

نہیں تھی' میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ جھوٹے معبود ہیں' میری قوم کے لوگ پتھروں کی عبادت کرتے تھے اور میں نے یہ بات دیکھی تھی کہ پتھر تو کوئی نقصان یا نفع نہیں دے سکتا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ہوئی' میں نے اُس سے سب سے زیادہ فضیلت والے دین کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ مکہ سے ایک صاحب نکلیں گے جو اپنی قوم کے معبودوں سے منہ موڑ لیں گے اور ان معبودوں کی بجائے کسی اور کی طرف دعوت دیں گے' وہ سب سے زیادہ فضیلت والا دین لے کر آئیں گے۔ جب میں نے یہ بات سنی تو میں نے اُس کی بات مان لی اور میں مکہ آ گیا' میں نے وہاں آ کر دریافت کیا: کیا یہاں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: جی نہیں۔ تو میں اپنے علاقہ میں واپس آ گیا' میرا علاقہ وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا اور راستہ میں ہی تھا۔ جب بھی مکہ سے کچھ سوار نکلتے اور وہاں سے گزرتے تو میں اُن سے دریافت کیا: کیا مکہ میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا یا کوئی خبر ہے؟ تو وہ لوگ جواب دیتے: جی نہیں! ایک مرتبہ میں اُس راستہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس سے ایک سوار گزرا' میں نے دریافت کیا: تم کہاں سے آ رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: مکہ سے۔ میں نے کہا: کیا وہاں کوئی نئی بات رونما ہوئی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! ایک صاحب ہیں جنہوں نے اپنی قوم کے معبودوں سے منہ موڑ لیا ہے اور اُس کی بجائے دوسری طرف دعوت دیتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ یہ وہی صاحب ہیں جو میری مراد ہیں۔ میں نے اپنی سواری تیار کی اور اُس جگہ پر آ گیا جہاں میں پہلے پڑاؤ کیا کرتا تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ أَنْزِلُ فِيهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ؟ فَوَجَدْتُ مُسْتَخْفِيًا شَأْنَهُ، وَوَجَدْتُ قُرَيْشًا عَلَيْهِ جُرَآءَ، فَتَلَطَّفْتُ لَهُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: نَبِيٌّ قُلْتُ: وَمَا النَّبِيُّ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: مَنْ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: اللهُ قُلْتُ: بِمَاذَا أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: أَنْ تُوصَلَ الْأَرْحَامُ، وَتُحْقَنَ الدِّمَاءُ، وَتُؤْمَنَ السُّبُلُ، وَتُكَسَّرَ الْأَوْثَانُ، وَيُعْبَدَ اللهُ وَحْدَهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: نِعْمَ مَا أَرْسَلَكَ بِهِ، أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ آمَنْتُ بِكَ وَصَدَّقْتُ، أَفَأَمْكُثُ مَعَكَ؟ أَوْ مَا تَرَى؟ قَالَ: قَدْ تَرَى كَرَاهِيَةَ النَّاسِ لِمَا جِئْتُ بِهِ، فَامْكُثْ فِي أَهْلِكَ، فَإِذَا سَمِعْتَ بِي خَرَجْتُ مَخْرَجًا فَاتَّبِعْنِي فَلَمَّا خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ سِرْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ أَنْتَ السُّلَمِيُّ الَّذِي جِئْتَنِي بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لَكَ: كَذَا وَكَذَا، وَقُلْتَ لِي: كَذَا وَكَذَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

ایسی حالت میں پایا کہ آپ نے اپنے معاملہ کو پوشیدہ رکھا ہوا تھا اور قریش آپ کے خلاف سختی کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کر کے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' میں نے آپ سے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: نبی ہوں۔ میں نے دریافت کیا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ کا پیغام رساں۔ میں نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے بھیجا ہے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس بات کے ساتھ کہ) صلہ رحمی کی جائے' خون معاف کیے جائیں' راستہ کو امن دیا جائے' بتوں کو توڑ دیا جائے اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے' کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ میں نے کہا: آپ کو جس چیز کے ساتھ بھیجا گیا ہے وہ اچھی ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی تصدیق کرتا ہوں' کیا میں آپ کے ساتھ ٹھہر جاؤں' یا پھر اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جو کچھ لے کر آیا ہوں اُس کے بارے میں لوگوں کی ناپسندیدگی تم دیکھ چکے ہو' تم اپنے علاقہ میں ہی رہو' جب تم میرے بارے میں یہ سنو کہ میرے لیے کوئی گنجائش نکل آئی ہے تو تم میری پیروی کر لینا۔ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ سنا کہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے ہیں تو میں سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ نے مجھے پہچانا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم وہ سلمی ہو جو مکہ میں میرے پاس آئے تھے اور میں نے تم سے یہ بات

کہی تھی اور تم نے مجھ سے یہ یہ بات کہی تھی..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَقَدْ أُمِرُوا بِاتِّبَاعِهِ فِي كُتُبِهِمْ

باب: تورات اور انجیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کا تذکرہ، نیز اُن لوگوں کو اُن کی کتابوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا گیا تھا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ، وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ، وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ} [الاعراف: 157] الْآيَةَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کر چکے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اس نے فرمایا: میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں اسے پہنچا دیتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے تو عنقریب میں اس (رحمت) کو اُن لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گاری اختیار کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور یہی لوگ ہی ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں جنہوں نے رسول' نبی' اُمّی کی پیروی کی جس (کے ذکر) کو وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: {وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ} [الصف: 6]

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جب عیسیٰ بن مریم نے یہ کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور اُس چیز کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے تورات میں آ چکی ہے اور تمہیں ایک رسول کے بارے میں خوشخبری سنانے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے اور اُن کا نام احمد ہو گا' (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جب وہ رسول اُن لوگوں کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تو اُن لوگوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے''۔

امام آجری کے وضاحتی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ عَلِمَتِ الْيَهُودُ: أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ، وَأَنَّهُ مُرْسَلٌ، وَأَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِمُ اتِّبَاعُهُ، وَتَرْكُ دِينِهِمْ لِدِينِهِ، وَأَوْجَبَ عَلَيْهِمْ بَيَانَ نُبُوَّتِهِ لِمَنْ لَا كِتَابَ عِنْدَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانُوا قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُونَ الْعَرَبَ، فَكَانَتِ الْعَرَبُ تَهْزِمُ الْيَهُودَ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: تَعَالَوْا حَتَّى نَسْتَفْتِحَ قِتَالَنَا لِلْعَرَبِ بِمُحَمَّدٍ، الَّذِي نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عِنْدَنَا أَنَّهُ يَخْرُجُ نَبِيًّا مِنَ الْعَرَبِ، وَكَانُوا إِذَا الْتَقَوْا قَالُوا: اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا أَنَّكَ تُخْرِجُهُ إِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ. فَأَجَابَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَنَصَرَ الْيَهُودَ عَلَى الْعَرَبِ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرُوا بِهِ حَسَدًا مِنْهُمْ لَهُ عَلَى عِلْمٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ نَبِيٌّ حَقٌّ، لَا شَكَّ فِيهِ عِنْدَهُمْ. فَلَعَنَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہود یہ بات جانتے تھے کہ حضرت محمد ﷺ نبی ہیں اور آپ ﷺ رسول ہیں' اُن لوگوں پر یہ بات لازم تھی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے اور نبی اکرم ﷺ کے دین کیلئے اپنے دین کو ترک کر دیتے اور اُن لوگوں پر یہ بات بھی واجب تھی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی نبوت کو بیان کرتے کیونکہ مشرکین کے پاس کوئی الہامی کتاب نہیں تھی' یہ یہودی نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے جب عربوں سے جنگ کر رہے تھے تو عربوں نے یہودیوں کو پسپا کر دیا تھا تو یہودیوں نے ایک دوسرے سے کہا تھا کہ تم لوگ آؤ! تاکہ ہم فتح کی دعا مانگیں جو عربوں کے ساتھ ہماری لڑائی کے بارے میں ہے اور حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگیں جن کے بارے میں ہم نے اپنی کتاب میں لکھا ہوا پایا ہے کہ وہ ایک نبی ہیں جن کا ظہور عربوں میں ہو گا۔ پھر جب دونوں فریق ایک دوسرے کے مدمقابل آئے تو اُن یہودیوں نے کہا: اے اللہ! ہم اُن حضرت محمد ﷺ کے حق کے وسیلہ سے دعا مانگتے ہیں جو اُمّی نبی ہیں جن کے بارے میں تُو نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ تُو اُنہیں مبعوث کرے گا' ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے خلاف تُو ہماری مدد کر۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی یہ دعا قبول کی اور یہودیوں کی عربوں کے خلاف مدد کی۔ پھر جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو اُن یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کا انکار کیا اور نبی اکرم ﷺ سے حسد کیا' انہوں نے اس بات کا انکار کیا کہ یہ نبی حق ہیں' حالانکہ اُن کے پاس اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے اُن پر لعنت کرتے ہوئے یہ آیت نازل کی:

{وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا، فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ}
[البقرة: 89]

"یہ لوگ پہلے کافروں کے خلاف اُس کے وسیلہ سے فتح مانگا کرتے تھے اور جب وہ نبی اُن کے پاس آیا جسے وہ پہچانتے بھی تھے تو اُنہوں نے اُس کا انکار کیا تو کفر کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو"۔

یہود کا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگنا

1035- أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ يَهُودُ خَيْبَرَ تُقَاتِلُ غَطَفَانَ، فَكُلَّمَا الْتَقَوْا هُزِمَتِ الْيَهُودُ فَعَادَ الْيَهُودُ يَوْمًا فِي الدُّنْيَا، فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، الَّذِي وَعَدْتَنَا أَنَّكَ تُخْرِجُهُ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ قَالَ: فَكَانُوا إِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهَذَا الدُّعَاءِ، فَهَزَمُوا غَطَفَانَ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَفَرُوا بِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
{وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا، فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ}
[البقرة: 89]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خیبر کے یہودیوں نے غطفان والوں سے لڑائی کی' جب دونوں فریق آمنے سامنے آئے تو یہودیوں کو پسپائی اختیار کرنی پڑی' ایک دن یہودیوں نے کہا: اے اللہ! ہم تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں جو اُمّی نبی ہیں جن کے بارے میں تُو نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ آخری زمانہ میں تُو اُنہیں ہمارے لیے مبعوث کرے گا (ہم یہ دعا کرتے ہیں:) کہ تُو ان (غطفان قبیلہ والوں) کے خلاف ہماری مدد فرما۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے اور اُن یہودیوں نے یہ دعا کی تو پھر غطفان قبیلہ کے لوگ پسپا ہو گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو اُن یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"یہ (یہودی) پہلے کافروں کے خلاف (نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے) فتح طلب کیا کرتے تھے اور جب وہ رسول اُن کے پاس آیا جسے وہ پہچانتے تھے تو اُنہوں نے اُس کا انکار کیا تو کفر کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو"۔

1035- رواہ الحاکم: 2/236.

ایک یہودی کا اعتراف اور حسد

1036- وَاَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ اَبْيَاتِنَا رَجُلٌ يَهُودِيٌّ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا ذَاتَ غَدَاةٍ ضُحًى، حَتَّى جَلَسَ اِلَى بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ فِي نَادِيهِمْ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ، عَلَى بُرْدَةٍ لِي، مُضْطَجِعٌ بِفِنَاءِ اَهْلِي، فَاَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ فَذَكَرَ الْبَعْثَ وَالْقِيَامَةَ، وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَكَانَ الْقَوْمُ اَصْحَابَ وَثَنٍ لَا يَرَوْنَ حَيَاةً تَكُونُ بَعْدَ الْمَوْتِ، فَقَالُوا: وَيْحَكَ يَا فُلَانُ، اَتَرَى هَذَا كَائِنًا: اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ الْعِبَادَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ، اِذَا صَارُوا تُرَابًا وَعِظَامًا؟ وَاَنَّ غَيْرَ هَذِهِ الدَّارِ يُجْزَوْنَ فِيهَا بِحُسْنِ اَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يَصِيرُونَ اِلَى جَنَّةٍ وَنَارٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، وَايْمُ اللهِ لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّي مِنْ تِلْكَ النَّارِ اَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہمارے محلہ میں ایک یہودی رہتا تھا' ایک دن وہ چاشت کے وقت ہمارے پاس آیا اور بنوعبدالاشہل کی محفل میں اُن کے پاس آ کر بیٹھ گیا' میں اُن دنوں نوجوان شخص تھا' میں نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی اور اپنے گھر کے باہر لیٹا ہوا تھا' وہ یہودی آیا' اُس نے دوبارہ زندہ کیے جانے' قیامت قائم ہونے' جنت اور جہنم کا ذکر کیا' باقی تمام لوگ بتوں کی عبادت کرنے والے تھے' وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ اُنہوں نے کہا: اے فلاں! تمہارا ستیاناس ہو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ایسا ہو گا! کیا اللہ تعالیٰ لوگوں کے مرنے کے بعد' جبکہ وہ مٹی ہو چکے ہوں گے اور ہڈیاں رہ گئی ہوں گی' اُنہیں دوبارہ زندہ کرے گا؟ اور کیا اس دنیا کے علاوہ کوئی اور جہان بھی ہے جہاں لوگوں کو اُن کے اچھے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور پھر وہ جنت یا جہنم کی طرف جائیں گے؟ اُس یہودی نے جواب دیا: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ تمہارے علاقہ میں (یا تمہاری دنیا میں) میرے لیے ایک تنور کو بھڑکایا جائے پھر مجھے اُس میں ڈال دیا جائے اور پھر اُسے اوپر سے بند کر دیا جائے اور پھر اس کے عوض میں مجھے جہنم سے نجات مل جائے۔ اُن لوگوں نے اُس یہودی سے

1036- رواہ أحمد 467/3.

أَنْجُوَ مِنْهَا: أَنْ يُسْجَرَ لِي تَنُّورٌ فِي دَارِكُمْ، ثُمَّ أُجْعَلُ فِيهِ، ثُمَّ يُطْبَقُ عَلَيَّ. قَالُوا لَهُ: وَمَا عَلَامَةُ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَبِيٌّ يُبْعَثُ الْآنَ قَدْ أَظَلَّكُمْ زَمَانُهُ وَيَخْرُجُ مِنْ هَذِهِ الْبِلَادِ وَأَشَارَ إِلَى مَكَّةَ. قَالُوا: وَمَتَى يَكُونُ ذَلِكَ الزَّمَانُ؟ قَالَ: إِنْ يَسْتَنْفِدَ هَذَا الْغُلَامُ عُمْرَهُ يُدْرِكْهُ

دریافت کیا: اس بات کی علامت کیا ہے؟ (کہ ایسا کچھ ہوگا) اُس نے جواب دیا: ایک نبی ہیں جو عنقریب مبعوث ہونے والے ہیں' اُن کا زمانہ تمہارے قریب آ گیا ہے اور وہ انہی علاقوں میں مبعوث ہوں گے۔ اُس نے مکہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی۔ لوگوں نے دریافت کیا: اُن کا زمانہ کب آئے گا؟ اُس نے کہا: اگر یہ لڑکا اپنی طبعی عمر تک زندہ رہا تو اُن کا زمانہ پا لے گا۔

قَالَ سَلَمَةُ: فَمَا ذَهَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى بَعَثَ اللهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الْيَهُودِيَّ لَحَيٌّ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، فَآمَنَّا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَدَّقْنَاهُ، وَكَفَرَ بِهِ الْيَهُودِيُّ وَكَذَّبَهُ، فَكُنَّا نَقُولُ لَهُ: وَيْلَكَ يَا فُلَانُ أَيْنَ مَا كُنْتَ تَقُولُ؟ فَيَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ بِهِ، بَغْيًا وَحَسَدًا

حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ ہی عرصہ گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث کر دیا' وہ یہودی اُس وقت ہمارے علاقہ میں رہتا تھا اور زندہ تھا۔ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئے اور آپ ﷺ کی تصدیق کر دی لیکن اُس یہودی نے آپ کا انکار کیا اور آپ کو جھٹلایا' تو ہم اُس سے کہا کرتے تھے: اے فلاں! تمہارا ستیاناس ہو! وہ بات کہاں گئی جو تم کہا کرتے تھے؟ تو اُس نے کہا: یہ وہ نبی نہیں ہیں۔ اُس نے سرکشی اور حسد کی وجہ سے یہ بات کہی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَأَكْثَرُ الْيَهُودِ كَفَرُوا، وَالْقَلِيلُ مِنْهُمْ آمَنَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، وَبَعْدَهُ كَعْبُ الْأَحْبَارِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو زیادہ تر یہودیوں نے کفر کیا اور اُن میں سے تھوڑے لوگ اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لائے' جیسے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں' یا اُن کے بعد کعب احبار ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان

1037- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1037- رواہ البخاری: 2125۔

اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّا لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:
ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت (اپنی مقدس کتاب میں) پایا کرتے تھے (جو ان الفاظ میں تھی:)

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُهُ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَتَجَاوَزُ، لَنْ أَقْبِضَهُ حَتَّى يُقِيمَ اللَّهُ الْأَلْسِنَةَ الْمُتَعَوِّجَةَ، بِأَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ بِهِ أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا

''بے شک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والے اور اُمّی لوگوں کیلئے بچاؤ کا ذریعہ بنا کر بھیجا ہے' تم میرے بندہ اور رسول ہو' میں نے اُس کا نام متوکل رکھا ہے' وہ نہ تو بُرے اخلاق کا مالک ہوگا اور نہ ہی سخت دل ہوگا' وہ بازاروں میں چیخ کر نہیں بولے گا' بُرائی کا بدلہ اُس کی مانند نہیں دے گا بلکہ معاف کرے گا اور درگزر کرے گا اور میں اُسے اُس وقت تک موت نہیں دوں گا جب تک اللہ تعالیٰ ٹیڑھی زبانوں کو سیدھا نہیں کر دے گا اور وہ اس بات کی گواہی نہیں دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اُس نبی کے ذریعہ نابینا آنکھوں' بہرے کانوں اور بند دلوں کو کشادگی عطا کرے گا''۔

قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ يَقُولُ: مَا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: ابوواقد لیثی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے کعب احبار کو بھی یہی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی۔

قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَأَمَّا النَّصَارَى، فَقَدْ أَثْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّهُ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُمْ فِي

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے تو اُن لوگوں میں سے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے' اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی تعریف کی ہے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اُن لوگوں کے نزدیک بھی انجیل میں مذکور ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ایسے

الْاِنْجِيلِ. فَاَثْنَى عَلَيْهِمْ عَزَّ وَجَلَّ بِاَحْسَنِ مَايَكُونُ مِنَ الثَّنَاءِ

لوگوں کی بھرپور طریقہ سے تعریف کی ہے (جو پہلے عیسائی تھے اور پھر نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائے)۔

نجاشی کے سامنے اسلام کی تبلیغ

1038- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ الْقَرَاطِيسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

{وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا: اِنَّا نَصَارَى}

[المائدة: 82]

''اور تم اُن (غیر مسلموں) میں سے محبت کے حوالے سے سب سے زیادہ قریب ان لوگوں کو پاؤ گے جو یہ کہتے ہیں: ہم عیسائی ہیں''۔

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِمَكَّةَ، يَخَافُ عَلَى اَصْحَابِهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَعُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ فِي رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهِ اِلَى النَّجَاشِيِّ مَلِكِ الْحَبَشَةِ. فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ، بَعَثُوا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي رَهْطٍ مِنْهُمْ، ذُكِرَ اَنَّهُمْ سَبَقُوا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّجَاشِيِّ، فَقَالُوا لَهُ: اِنَّهُ قَدْ خَرَجَ فِينَا رَجُلٌ سَفَّهَ عُقُولَ قُرَيْشٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مکہ میں تھے تو آپ کو یہ اندیشہ ہوا کہ آپ کے اصحاب کو مشرکین کی طرف سے نقصان ہوگا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت جعفر بن ابوطالب' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم کو اپنے کچھ صحابہ سمیت نجاشی کے پاس بھیجا جو حبشہ کا بادشاہ تھا' جب مشرکین کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے عمرو بن العاص کو کچھ افراد سمیت نجاشی کے پاس بھجوایا۔ راوی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ مشرکین' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے پہلے نجاشی کے پاس پہنچ گئے اور اُس سے کہا: ہمارے درمیان ایک شخص ظہور پذیر ہوا ہے جس نے قریش کے عقلمندوں اور سمجھدار لوگوں کی عقل کو خراب کر دیا ہے' اُس کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی ہے' اُس نے تمہاری

وَاَحْلَامَهَا، زَعَمَ اَنَّهُ نَبِيٌّ، وَاَنَّهُ بَعَثَ اِلَيْكَ رَهْطًا لِيُفْسِدُوا عَلَيْكَ قَوْمَكَ. فَاَحْبَبْنَا اَنْ نَأْتِيَكَ وَنُخْبِرَكَ خَبَرَهُمْ. فَقَالَ: اِنْ جَاءُونِي نَظَرْتُ فِيمَا يَقُولُونَ. فَقَدِمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاَتَوْا اِلَى بَابِ النَّجَاشِيِّ فَقَالُوا: اسْتَأْذِنْ لِاَوْلِيَاءِ اللهِ. فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ. فَمَرْحَبًا بِاَوْلِيَاءِ اللهِ. فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ سَلَّمُوا. فَقَالَ لَهُ الرَّهْطُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ: اَلَا تَرَى اَيُّهَا الْمَلِكُ اَنَّا صَدَقْنَاكَ، وَاَنَّهُمْ لَمْ يُحَيُّوكَ بِتَحِيَّتِكَ الَّتِي تُحَيَّى بِهَا؟ فَقَالَ لَهُمْ: مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تُحَيُّونِي بِتَحِيَّتِي؟ فَقَالُوا: حَيَّيْنَاكَ بِتَحِيَّةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَتَحِيَّةِ الْمَلَائِكَةِ. فَقَالَ لَهُمْ: مَا يَقُولُ صَاحِبُكُمْ فِي عِيسَى وَاُمِّهِ؟ قَالُوا: يَقُولُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَكَلِمَةٌ مِنَ اللهِ وَرُوحٌ مِنْهُ. اَلْقَاهَا اِلَى مَرْيَمَ. وَيَقُولُ فِي مَرْيَمَ اِنَّهَا الْعَذْرَاءُ الطَّيِّبَةُ الْبَتُولُ قَالَ: فَاَخَذَ عُودًا مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ: مَا زَادَ عِيسَى وَاُمُّهُ عَلَى مَا قَالَ صَاحِبُكُمْ فَوْقَ هَذَا الْعُودِ فَكَرِهَ الْمُشْرِكُونَ قَوْلَهُ. وَتَغَيَّرَتْ لَهُ وُجُوهُهُمْ. فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُونَ شَيْئًا مِمَّا اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: اقْرَءُوا. فَقَرَءُوا

طرف کچھ لوگوں کو بھیجا ہے تاکہ تمہاری قوم کے اندر خرابی پیدا کرے تو ہمیں یہ اچھا لگا کہ ہم تمہارے پاس آ کر تمہیں اُن لوگوں کے بارے میں بتا دیں۔ نجاشی نے کہا: اگر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو پھر میں اس بات کا جائزہ لوں گا جو آپ لوگوں نے بیان کی ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہاں پہنچے اور نجاشی کے دروازہ پر آئے تو اُنہوں نے کہا: اللہ کے دوستوں کو اندر آنے کی اجازت دی جائے! تو نجاشی نے کہا: اُن کو اجازت دے دو! اللہ کے دوستوں کو خوش آمدید ہے! جب وہ نجاشی کے پاس آئے تو اُنہوں نے سلام کیا' مشرکین نے کہا: کیا تم نے دیکھا ہے اے بادشاہ! کہ ہم نے تمہارے ساتھ سچ کہا تھا' ان لوگوں نے تمہیں وہ سلام نہیں کیا جو تمہیں یہاں روایتی طور پر کیا جاتا ہے۔ نجاشی نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: آپ لوگوں نے میرے مخصوص طریقہ کے مطابق مجھے سلام کیوں نہیں کیا؟ اُن حضرات نے جواب دیا: ہم نے تمہیں وہ سلام کیا ہے جو اہلِ جنت کا سلام کرنے کا طریقہ ہے اور فرشتوں کا سلام کرنے کا طریقہ ہے۔ نجاشی نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: آپ لوگوں کے آقا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اللہ کی طرف سے آنے والا ایک کلمہ اور اُس کی طرف سے آنے والی ایک روح تھے جسے اللہ تعالیٰ نے سیدہ مریم کی طرف القاء کیا تھا اور وہ سیدہ مریم کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ وہ کنواری تھیں' پاکیزہ تھیں اور دنیا سے لاتعلق تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نجاشی نے زمین سے ایک چھڑی (یا تنکا) اُٹھایا اور بولا: تمہارے آقا نے جو بیان کیا

وَحَوْلَهُ الْقِسِّيسُونَ وَالرُّهْبَانُ كُلَّمَا قَرَءُوا انْحَدَرَتْ دُمُوعُهُمْ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ اس سے اس تنکے جتنے بھی زیادہ نہیں تھے۔ مشرکین کو اُس کی یہ بات بہت بُری لگی اور اُن کے چہرے متغیر ہو گئے۔ پھر نجاشی نے اُن سے دریافت کیا: تم لوگوں پر جو نازل ہوا تھا کیا تمہیں اُس میں سے کچھ آتا ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: جی ہاں! نجاشی نے کہا: پھر تم تلاوت کرو! تو اُن لوگوں نے تلاوت کرنا شروع کی' نجاشی کے آس پاس اُس وقت پادری اور راہب موجود تھے' جب ان حضرات نے تلاوت شروع کی تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کیونکہ اُنہوں نے حق کو پہچان لیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

{ذَلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا، وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ}

[المائدة: 83]

''اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں علماء بھی ہیں اور راہب بھی اور یہ لوگ تکبر نہیں کرتے ہیں (یہی وجہ ہے) جب انہوں نے وہ چیز سنی جو رسول کی طرف نازل کی گئی تو تم ان کی آنکھوں کو دیکھو گے کہ ان میں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے کیونکہ انہوں نے حق کو پہچان لیا' وہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے' تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ہمراہ نوٹ کر لے''۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ

یہاں گواہوں سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اُمت ہیں۔

مسلمان ہونے والے اہلِ کتاب کی تعریف

1039- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن ابوعروبہ نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ} [المائدة: 82] إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ} [المائدة: 83]

''اور تم اُن میں سے سب سے زیادہ قریب پاؤ گے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''تو ہمیں بھی گواہوں کے ساتھ نوٹ کر لے''۔

قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ كَانُوا عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْحَقِّ مِمَّا جَاءَ بِهِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، يُؤْمِنُونَ بِهِ، وَيَنْتَهُونَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَدَّقُوهُ وَآمَنُوا بِهِ، وَعَرَفُوا أَنَّ الَّذِي جَاءَ بِهِ الْحَقُّ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ بِمَا تَسْمَعُونَ

قتادہ بیان کرتے ہیں: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اُس حقیقی شریعت پر گامزن تھے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے' وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے اور اُن کی طرف ہی رجوع کرتے تھے' جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو اُن لوگوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لائے اور وہ لوگ یہ بات جان گئے کہ یہ وہ حق ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو وہ تعریف بیان کی جو تم نے سنی ہے (یعنی جو اس آیت میں ذکر ہوئی ہے)۔

1040- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجُبَيْرِيُّ مِنْ وَلَدِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهَا، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اُم عثمان بنت سعید اپنے والد کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں:

لَمَّا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَظَهَرَ أَمْرُهُ بِمَكَّةَ خَرَجْتُ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا كُنْتُ بِبُصْرَى أَتَانَا جَمَاعَةٌ

''جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور مکہ میں آپ کا معاملہ ظاہر ہوا تو میں شام گیا' جب میں بصریٰ میں تھا تو عیسائیوں کی ایک جماعت میرے پاس آئی' اُنہوں نے دریافت کیا:

مِنَ النَّصَارَى فَقَالُوا: أَمِنْ أَهْلِ الْحَرَمِ أَنْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالُوا: أَتَعْرِفُ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي تَنَبَّأَ قِبَلَكُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَدْخَلُونِي دَيْرًا لَهُمْ، وَفِيهِ تَمَاثِيلُ وَصُوَرٌ فَقَالُوا: انْظُرْ، هَلْ تَرَى صُورَةَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَقُلْتُ: لَا أَرَى صُورَتَهُ، فَأَدْخَلُونِي دَيْرًا لَهُمْ هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ الدَّيْرِ، فَقَالُوا: هَلْ تَرَى صُورَتَهُ؟ فَرَأَيْتُ، فَقُلْتُ: لَا أُخْبِرُكُمْ حَتَّى تُخْبِرُونِي، فَإِذَا أَنَا بِصِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصُورَتِهِ، وَصِفَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصُورَتِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِعَقِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: هَلْ تَرَى صُورَتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قُلْتُ: لَا أُخْبِرُكُمْ حَتَّى أَعْرِفَ مَا تَقُولُونَ، قَالُوا: أَهُوَ هَذَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالُوا: أَتَعْرِفُ هَذَا الَّذِي قَدْ أَخَذَ بِعَقِبِهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّ هَذَا صَاحِبُكَ وَأَنَّ هَذَا الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ

کیا تم اہلِ حرم میں سے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم اُن صاحب کو جانتے ہو جنہوں نے تمہارے علاقہ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ لوگ مجھے لے کر اپنے ایک گرجا میں آ گئے جس میں مختلف تصویریں لگی ہوئی تھیں' اُنہوں نے کہا: تم جائزہ لو کہ کیا تمہیں یہاں اُن صاحب کی تصویر نظر آتی ہے جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے ہیں؟ میں نے کہا: مجھے اُن کی تصویر دکھائی نہیں دی۔ پھر وہ مجھے ایک اور گرجا میں لے آئے جو پہلے والے گرجا سے زیادہ بڑا تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تمہیں اُن کی تصویر نظر آ رہی ہے؟ میں نے وہ تصویر دیکھ لی لیکن میں نے کہا: میں تمہیں اُس وقت تک اس بارے میں نہیں بتاؤں گا جب تک تم مجھے نہیں بتاؤ گے۔ مجھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نظر آ گئی تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تصویر بھی نظر آ گئی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑی کو پکڑے ہوئے تھے (یا آپ کے پیچھے کھڑے تھے)۔ اُن لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے اُن کی تصویر دیکھ لی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: میں تمہیں اُس وقت تک نہیں بتاؤں گا جب تک میں اُس بات کو جان نہیں لیتا جو تم کہتے ہو۔ اُن لوگوں نے دریافت کیا: کیا وہ یہ ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: کیا تم اُس شخص کو جانتے ہو جو ان کے پیچھے کھڑا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ تمہارے آقا ہیں اور یہ اُن کے بعد خلیفہ ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ ذَكَرْتُ قِصَّةَ هِرَقْلَ مَلِكِ الرُّومِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں اس سے پہلے روم کے حکمران ہرقل کا واقعہ بیان کر چکا ہوں کہ اُس نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ

وَمُسَاءَلَتِهِ لِأَبِي سُفْيَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ، عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلِمَ أَنَّهُ حَقٌّ، وَقِصَّةَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ لَمَّا بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى قَيْصَرَ صَاحِبِ الرُّومِ، ثُمَّ أُحْضِرَ لَهُ أُسْقُفٌ مِنْ عُظَمَاءِ النَّصَارَى، فَلَمَّا وَصَفَهُ دِحْيَةُ: آمَنَ بِهِ الْقِسُّ، وَعَلِمَ أَنَّهُ النَّبِيُّ، الَّذِي يَجِدُونَهُ فِي الْإِنْجِيلِ، فَقَتَلَتْهُ النَّصَارَى، وَعَلِمَ قَيْصَرُ أَنَّهُ النَّبِيُّ فَجَشِعَتْ نَفْسُهُ مِنَ الْقَتْلِ، فَقَالَ لِدِحْيَةَ: أَبْلِغْ صَاحِبَكَ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَلَكِنْ لَا أَتْرُكُ مُلْكِي وَقَدْ ذَكَرْتُ قِصَّةَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، رَحِمَهُ اللَّهُ وَخِدْمَتَهُ لِلرُّهْبَانِ، وَقِصَّةَ الرَّاهِبِ الَّذِي عَرَّفَهُ صِفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ يُبْعَثُ مِنْ مَكَّةَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَتْبَعَهُ، فَكَانَ كَذَلِكَ ثُمَّ أَسْلَمَ سَلْمَانُ رَحِمَهُ اللَّهُ

عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال جواب کیے تھے اور اُسے یہ بات پتا چل گئی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں' اس کے علاوہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی گزر چکا ہے جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے حکمران قیصر کے پاس بھیجا تھا اور عیسائیوں کے بڑوں میں سے ایک بڑا پادری اُن کے سامنا آیا تھا' جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے اُس کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کی تو وہ پادری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تھا اور اُسے یہ پتا چل گیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ شخصیت ہیں جن کا ذکر وہ لوگ انجیل میں پاتے تھے۔ عیسائیوں نے اُس پادری کو قتل کر دیا تھا۔ قیصر کو بھی اس بات کا پتا تھا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (حقیقی نبی ہیں) لیکن اُسے قتل ہو جانے کا اندیشہ تھا تو اُس نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ آپ اپنے آقا تک یہ پیغام پہنچا دیں کہ وہ واقعی نبی ہیں لیکن میں اپنی حکومت نہیں چھوڑ سکتا۔ اسی طرح میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ راہبوں کی خدمت کرتے رہے اور پھر اُس راہب کا واقعہ ہے جس نے اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بارے میں بتایا تھا اور یہ بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں مبعوث ہوں گے اور اُس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور پھر ایسا ہی ہوا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

وَقَدْ ذَكَرْتُ جَمِيعَ ذَلِكَ فِي فَضَائِلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ ذَكَرْتُ تَصْدِيقَ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِينِ، وَإِخْبَارَهُمْ لِأَوْلِيَائِهِمْ

میں نے یہ تمام اُمور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے ضمن میں ذکر کیے ہیں اور میں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ جنات اور شیاطین نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

مِنَ الْاِنْسِ بِمَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَآمَنَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعَرَبِ، وَهَجَرُوا الْأَصْنَامَ، وَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ

بعثت کے بارے میں بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والے اپنے دوستوں (یعنی کاہنوں کو) بتایا تھا تو عربوں کی ایک جماعت آپ پر ایمان لے آئی تھی اور اُنہوں نے بت پرستی کو ترک کر دیا تھا اور اُنہوں نے اچھے طریقہ سے اسلام قبول کیا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کس طرح وحی نازل ہوتی تھی؟

1041- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى الزَّمَنُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْأَيْلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یونس بن یزید ایلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری کو سنا' اُن سے اس آیت کے بارے میں' یعنی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا، فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ} [الشورى: 51]

''کسی بشر کی یہ حیثیت نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام کرے' البتہ وحی کے ذریعے یا حجاب کے پیچھے سے (اس کے ساتھ کلام کر لیتا ہے) یا وہ کسی فرشتے کو پیغام رساں بنا کر بھیج دیتا ہے تو وہ اُس کے اذن کے تحت' جو (اللہ) نے چاہا ہو وہ وحی کرتا ہے' بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بلند و برتر اور حکمت والا ہے''۔

قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَعُمُّ مَنْ أُوحِيَ إِلَيْهِ مِنَ النَّبِيِّينَ، وَالْكَلَامُ كَلَامُ اللهِ عَزَّ

تو زہری نے فرمایا: یہ آیت عمومی ہے جس میں اُس وحی کا تذکرہ ہے جو انبیاء کی طرف کی جاتی تھی اور کلام سے مراد اللہ تعالیٰ کا

وَجَلَّ الَّذِي كَلَّمَ بِهِ مُوسَى، مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَالْوَحْيُ: مَا يُوحِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى النَّبِيِّ مِنْ أَنْبِيَائِهِ، فَيُثَبِّتُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَرَادَ مِنْ وَحْيِهِ فِي قَلْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَتَكَلَّمُ بِهِ النَّبِيُّ وَيُثَبِّتُهُ، وَهُوَ كَلَامُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَحْيُهُ، وَمِنْهُ مَا يَكُونُ بَيْنَ اللهِ وَرَسُولِهِ، لَا يُكَلِّمُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنَّهُ سِرٌّ غَيْبٌ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَيْنَ رُسُلِهِ، وَمِنْهُ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ، وَلَا يَكْتُبُونَهُ لِأَحَدٍ، وَلَا يَأْمُرُونَ بِكِتَابَتِهِ، وَلَكِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِهِ النَّاسَ حَدِيثًا وَيُبَيِّنُونَ لَهُمْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يُبَيِّنُوهُ لِلنَّاسِ وَيُبَلِّغُوهُمْ، وَمِنَ الْوَحْيِ مَا يُرْسِلُ اللهُ تَعَالَى مَنْ يَشَاءُ مِمَّنِ اصْطَفَاهُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ، فَيُكَلِّمُونَ أَنْبِيَاءَهُ مِنَ النَّاسِ، وَمِنَ الْوَحْيِ مَا يُرْسِلُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ فَيُوحُونَ بِهِ وَحْيًا فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ رُسُلِهِ، وَقَدْ بَيَّنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ يُرْسِلُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ:

وہ کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حجاب کے پیچھے سے کیا تھا اور وحی سے مراد وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء میں سے کسی نبی کی طرف وحی کرتا تھا تو وہ اپنی وحی میں سے جس وحی کے بارے میں یہ ارادہ کرتا تھا کہ وہ نبی کے دل میں برقرار رہے' اُسے برقرار رکھتا تھا' پھر جب نبی اُس وحی کے حوالے سے کلام کرتا تھا تو بالکل درست طور پر کرتا تھا' تو یہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور یہ اُس کی وحی ہے۔ اس وحی میں سے ایک وہ چیز ہوتی ہے جو اللہ اور اُس کے رسول کے درمیان ہوتی ہے' انبیاء میں سے کسی نے بھی اُس کے حوالے سے لوگوں میں سے کسی کے ساتھ کلام نہیں کیا بلکہ یہ ایک سرّ ہے اور غیب ہے جو اللہ اور اُس کے رسولوں کے درمیان ہے۔ اور وحی کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جس کے بارے میں انبیاء علیہم السلام کلام کرتے ہیں لیکن وہ اُس کو لکھواتے نہیں ہیں اور اُس کو لکھنے کا حکم بھی نہیں دیتے ہیں لیکن اُس کے حوالے سے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں اور وہ لوگوں کے سامنے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کریں اور لوگوں تک اس کی تبلیغ کریں۔ وحی کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے منتخب کردہ فرشتہ کے ذریعہ بھیجتا ہے' وہ فرشتے انبیاء کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ وحی کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ کسی بھی صورت میں بھیجتا ہے اور وہ فرشتے وحی کو رسولوں میں سے جس کے دل میں اللہ نے چاہا ہو اُس کے دل میں ڈال دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تھا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات بیان کی ہے:

{قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ}
[البقرة: 97]

''تم یہ فرما دو کہ جو شخص جبریل کا دشمن ہو تو وہ جبریل اس (قرآن کو) تمہارے دل پر نازل کرتا ہے اللہ کے اذن کے ساتھ جو (قرآن) اُس بات کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے آیا ہے اور ہدایت اور خوشخبری ہے اہلِ ایمان کیلئے''۔

وَذَكَرَ أَنَّهُ الرُّوحُ الْأَمِينُ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ وہ (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام) روح الامین ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ}
[الشعراء: 193]

''یہ تمام جہانوں کے پروردگار کا نازل کیا ہوا ہے جسے ساتھ لے کر روح الامین تمہارے دل پر نازل ہوا تھا تا کہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو جاؤ اور یہ واضح عربی زبان میں ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ فِي مَعْنَى الْآيَةِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَبْيَنُ مِمَّا قَالَهُ الزُّهْرِيُّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس آیت کے مفہوم کے بارے میں یہ زہری کا بیان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایت منقول ہے جو زہری کے بیان سے زیادہ واضح ہے۔

قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ سَأَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ، كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، فَيَفْصِمُ عَنِّي، وَقَدْ فَهِمْتُ وَوَعَيْتُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَيُكَلِّمُنِي، فَأَعِي مَا يَقُولُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بعض اوقات گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے' جب میری وہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو فرشتہ نے جو کہا ہوتا ہے' میں اُسے سمجھ بھی لیتا ہوں اور محفوظ بھی کر لیتا ہوں اور بعض اوقات فرشتہ میرے سامنے انسان کی شکل میں آتا ہے اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے تو اُس نے جو کہا ہوتا ہے میں اُسے محفوظ کر لیتا ہوں۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبِيهٌ بِهٰذَا

حوالے سے اس کی مانند روایت کیا ہے۔

1042- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ قَالَتْ: سَاَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ يَاْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: اَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ فَهِمْتُ وَوَعَيْتُ مَا قَالَ، وَاَحْيَانًا فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ، فَيُكَلِّمُنِي فَاَعِي مَا يَقُولُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات وہ گھنٹی کی آواز کی صورت میں آتی ہے جب وہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو فرشتہ نے جو کہا ہوتا ہے تو میں اُسے سمجھ بھی لیتا ہوں اور محفوظ بھی کر لیتا ہوں' اور بعض اوقات فرشتہ میرے سامنے انسان کی شکل میں آتا ہے اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے' تو اُس نے جو بیان کیا ہوتا ہے میں اُسے محفوظ کر لیتا ہوں۔

وحی کی مختلف صورتیں

1043- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي حَسَّانَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَنْ يَسْمَعُ الصَّوْتَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انبیاء میں سے بعض لوگ آواز کو سنتے تھے اور اس آواز کے

1042- رواه البخاري: 2' ومسلم: 2333' والترمذي: 3638' وأحمد 158/6' والحميدي: 256' ومالك 202/1' وابن حبان: 38' والبيهقي 52/7.

فَيَكُونُ بِذَلِكَ نَبِيًّا، وَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يُنْفَثُ فِي أُذُنِهِ وَقَلْبِهِ فَيَكُونُ بِذَلِكَ نَبِيًّا. وَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِينِي فَيُكَلِّمُنِي كَمَا يُكَلِّمُ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ

ذریعہ وہ نبی ہوئے' ان میں سے کچھ وہ تھے کہ جن کے کانوں اور دل میں کوئی چیز پھونک دی جاتی تھی تو وہ اس طرح نبی ہوئے اور جبریل علیہ السلام میرے پاس آتے ہیں اور میرے ساتھ کلام کرتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کے ساتھ بات چیت کرتا ہے"۔

1044- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ قَائِمًا يُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَكَ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ قَائِمًا تُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتِيهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. جَزَاهُ اللهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ وَدَخِيلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيلُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک گھوڑے کی گردن پر رکھا ہوا تھا اور آپ کھڑے ہوئے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (بعد میں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک گھوڑے کے گردن پر رکھا ہوا تھا اور آپ کھڑے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے اور وہ تمہیں سلام کہہ رہے تھے۔ میں نے کہا: اُن پر بھی سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں' اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا کرے جو ساتھی اور مہمان کے حوالے سے ہوتی ہے' تو ساتھی بھی کتنے اچھے ہیں اور مہمان بھی کتنے اچھے ہیں۔

فرشتہ کا انسانی شکل میں آنا

1045- وحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1044- رواہ أحمد 74/6۔

1045- رواہ أحمد 148/6، والبیهقی فی الدلائل 10/4، وخرجه الألبانی فی الصحیحة 105/3۔

السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلَى صُورَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ عَلَى دَابَّةٍ، يُنَاجِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَسْدَلَهَا خَلْفَهُ. فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ أَمَرَنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

غزوۂ خندق کے دن میں نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل کے شخص کو دیکھا جو ایک سواری پر سوار تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کر رہا تھا' اُس نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور عمامہ کو پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل تھے جو یہ کہہ رہے تھے کہ اب میں بنوقریظہ کی طرف روانہ ہو جاؤں۔

1046- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَجُلٌ جَالِسٌ يُحَدِّثُهُ فِي الْمَقَامِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جُزْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن عامر نے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' اُس وقت ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا مقامِ ابراہیم کے پاس بات چیت کر رہا تھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر میں گزر گیا' جب میں واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو چکے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا تھا جو میرے ساتھ تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل تھے اور اُنہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔

1046- عزاہ الهیثمی فی المجمع 313/9 رواہ الطبرانی فی الکبیر: 3226، والبزار: 2710۔

واقعۂ افک میں وحی کا نزول

1047- وحَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، كُلِّهِمْ عَنْ عَائِشَةَ قِصَّةَ حَدِيثِ الْاِفْكِ بِطُولِهِ اِلَى قَوْلِهَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسحاق بن راشد نے زہری کے حوالے سے عروہ سے سعید بن مسیب سے علقمہ بن وقاص سے عبیداللہ بن عبداللہ سے ان تمام حضرات نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے واقعۂ افک کے بارے میں طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَاللهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللهُ يُبَرِّئُنِي بِبَرَاءَتِي، وَلَكِنْ لَمْ اَكُنْ اَرْجُو اَنْ يُنَزِّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَاْنِي وَحْيًا يُتْلَى، لَشَاْنِي كَانَ اَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلَى، وَلَكِنْ كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يُرِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَنَامِهِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا قَالَتْ: فَوَاللهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى اَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَخَذَهُ مَا كَانَ يَاْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى اِنَّهُ لَيَنْحَدِرُ

''میں اپنے بستر پر لیٹ گئی' اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا تھا کہ میں بری الذمہ ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میری برأت کو ظاہر کر دینا تھا' لیکن مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ میری ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کوئی ایسی وحی نازل کرے گا جس کی تلاوت کی جائے گی' کیونکہ میرے نزدیک میری حیثیت اس سے کمتر تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کسی ایسی وحی کے حوالے سے کلام کرے جس کی تلاوت بھی کی جائے' مجھے یہ توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو خواب میں کوئی ایسی چیز دکھادے گا کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میری برأت کو ظاہر کر دے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم ﷺ وہاں سے اُٹھے نہیں تھے اور گھر والوں میں سے بھی کوئی باہر نہیں گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل کی اور آپ ﷺ پر وہی کیفیت طاری ہوئی جو اس حالت میں طاری ہوتی ہے یہاں تک کہ

1047- رواه البخاري: 2661، ومسلم: 2770، وأبو داؤد: 4735، وأحمد: 6/197، وعبد الرزاق: 9748، وابن حبان: 4212، والبيهقي 7/302.

مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يَنْزِلُ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: أَمَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

شدید سردی کے دن میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ موتیوں کی طرح نکلتا تھا' یہ اُس وحی کے بوجھ کی وجہ سے ہوتا تھا جو آپ پر نازل ہوتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ مسکرا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے پہلی بات ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت کو ظاہر کر دیا ہے۔

فَقَدْ بَرَّأَكِ وَذَكَرَ قِصَّةَ نُزُولِ الْآيَاتِ فِي الرَّدِّ عَلَى أَهْلِ الْإِفْكِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

اُس کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آیات نازل ہونے اور الزام لگانے والوں کو مسترد کیے جانے کا پورا واقعہ ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو شروع سے لے کر آخر تک بیان کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَتَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبِيَاءَ وَجَعَلَهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انبیاء کے سلسلہ کو ختم کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا ہے

1048- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَكْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ:

''بے شک میری اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص ایک گھر بناتا ہے' اُسے خوبصورت اور مکمل بناتا ہے لیکن اُس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے' لوگ اُس گھر کا چکر لگاتے ہیں' اُسے پسند کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: یہ اینٹ

1048- رواہ البخاری:3535' ومسلم:2286' وأحمد2/398' وابن حبان:6405' والبیہقی فی الدلائل 366/1۔

هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

کیوں نہیں لگائی گئی؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں"۔

1049- وحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ قَالَ: اَنبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهُ، وَتُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَيَطُوفُ النَّاظِرُونَ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِ بِنَائِهِ، اِلَّا مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ، لَا يَعِيبُونَ غَيْرَهَا، فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، فَتَمَّ الْبُنْيَانُ، وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ

"میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی طرح ہے جس کی تعمیر عمدہ کی گئی ہو اور اُس کی ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو اور دیکھنے والے اُس کا چکر لگائیں اور اُس کی خوبصورت تعمیر پر حیران ہوں لیکن یہ دیکھیں کہ ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے اور اُنہیں اس میں سے صرف یہی بات اچھی نہ لگے تو میں وہ شخص ہوں جس نے اُس اینٹ کی جگہ کو بھر دیا ہے اور وہ عمارت مکمل ہو گئی ہے اور مجھ پر رسولوں کا سلسلہ ختم ہو گیا"۔

1050- وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ قَصْرٍ۔۔

"میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی مانند ہے"۔ .....

1049- انظر السابق۔

... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ

اُس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

ایک مثال کے ذریعہ ختم نبوت کی وضاحت

1051- وحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهُ وَاَكْمَلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ: مَا رَاَيْنَا بُنْيَانًا اَحْسَنَ مِنْ هَذَا اِلَّا مَوْضِعَ هَذِهِ اللَّبِنَةِ، فَكُنْتُ اَنَا اللَّبِنَةَ

"میری اور مجھ سے پہلے والے دیگر انبیاء کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کوئی عمارت تعمیر کرتا ہے' اُسے خوبصورت اور مکمل بناتا ہے' صرف اُس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے' لوگ اُس عمارت کا چکر لگاتے ہیں اور اُس پر حیران ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم نے اس سے زیادہ خوبصورت عمارت اور کوئی نہیں دیکھی لیکن یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) تو میں وہ اینٹ ہوں"۔

انبیاء کی بعثت ختم ہوگئی

1052- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1051- انظر رقم:1048۔

1052- رواہ مسلم:523، وابن ماجه:567، وأحمد 411/2، وابن حبان:2313، والبيهقي 433/2۔

الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ

''مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعہ انبیاء (کی بعثت) کے سلسلہ کو ختم کر دیا گیا''۔

مہر نبوت کا بیان

1053- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ النَّاجِيُّ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَاَيْتُ الَّذِي بِظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ جُمْعٌ قَالَ سُفْيَانُ: مِثْلُ الْمِحْجَمَةِ الضَّخْمَةِ يَعْنِي: الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی پشت پر ایک مجموعہ دیکھا۔ سفیان کہتے ہیں: وہ ضخیم اُبھار کی مانند تھا۔ راوی کہتے ہیں: اُن کی مراد نبی اکرم ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان موجود مہر نبوت تھی۔

1054- وحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي حَسَّانَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میری خالہ مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بھانجے کو تکلیف ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی' پھر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا تو میں

1053- رواه مسلم: 2346، وأحمد 182/5، وابن حبان: 6299، وأبو يعلى: 1563، والبيهقي في الدلائل 263/1۔

1054- رواه البخاري: 190، ومسلم: 2345، والترمذي: 3646۔

اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ. فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ. ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ. ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلِ زِرِّ الْحَجَلَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا

نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا' پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آ کر کھڑا ہوا تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا جو مسہری کے بٹن کی طرح تھا۔اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت زیادہ درود وسلام بھیجے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا اسْتَنْقَذَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے (جہنم میں جانے سے) بچایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے'

اس بات کا تذکرہ

1055- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ وَهُوَ أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ}

[الانبياء: 107]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔

قَالَ: مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، تَمَّتْ لَهُ الرَّحْمَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَلَا رَسُولِهِ، عُوفِيَ مِمَّا كَانَ يُصِيبُ الْأُمَمَ الْمَاضِيَةَ، مِنَ الْعَذَابِ فِي عَاجِلِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لے آئے گا تو اُس کیلئے دنیا اور آخرت کیلئے مکمل رحمت ہو گی اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں لائے گا تو وہ دنیا میں اُس عذاب سے بچ جائے گا جو سابقہ

الدُّنْيَا

اُمتوں کو دنیا میں لاحق ہوا تھا۔

1056- وحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بَنَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَكْرٍ أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ} [الانبياء: 107]

قَالَ: مَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ تَمَّتْ لَهُ الرَّحْمَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهِ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ لَمْ يُصِبْهُ مَا أَصَابَ الْأُمَمَ مِنَ الْخَسْفِ وَالْقَذْفِ وَالْمَسْخِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص آپ پر ایمان لے آئے گا اور آپ کی تصدیق کر دے گا' اُس کیلئے دنیا اور آخرت میں مکمل رحمت ہو گی اور جو شخص آپ پر ایمان نہیں لائے گا اور آپ کی تصدیق نہیں کرے گا تو اُسے وہ عذاب لاحق ہو گا جو سابقہ اُمتوں کو لاحق ہوا تھا جس کا تعلق زمین میں دھنسنے' پتھر مارے جانے اور مسخ کیے جانے سے تھا۔

1057- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک میں رحمت ہوں (جسے مخلوق کی طرف) تحفہ کے طور

1057- رواه مسلم: 2599، والبخاري في الأدب المفرد: 321، وأبو يعلى: 6174۔

پر بھیجا گیا ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگوں پر شفقت

1058- وحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونَ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ جَعَلَ الذُّبَابُ وَرُبَّمَا قَالَ الذُّبَابُ وَالْبَعُوضُ يَتَقَحَّمُونَ فِيهَا، فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا

"بے شک میری اور لوگوں کی مثال ایسے آدمی کی مانند ہے جو آگ جلاتا ہے اور جب آگ روشن ہو جاتی ہے تو پتنگے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اُس آگ میں گرنا شروع ہوتے ہیں' تو میں تم لوگوں کو تمہاری کمر سے پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچاتا ہوں اور تم ہو کہ اُس میں گرے جاتے ہو"۔

طائف کا واقعہ

1059- وحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ پر کوئی ایسا دن بھی آیا جو غزوۂ اُحد کے دن سے زیادہ سخت ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1058- رواه البخاري:3426، ومسلم:2284، والترمذي:2874، وأحمد2/539، وابن حبان:6480۔

1059- رواه البخاري:3531، ومسلم:1795، وابن حبان:6561، وابن خزيمة في التوحيد:47، وأبو نعيم في الدلائل:213۔

لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ. اِذَا عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ. فَلَمْ يُجِبْنِي اِلَى مَا اَرَدْتُ. فَانْطَلَقْتُ مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي. فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ. فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ. فَاِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَنَادَانِي. فَقَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ. وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ. وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَ فِيهِمْ بِمَا شِئْتَ. فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ. ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ. وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ. وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِاَمْرِكَ بِمَا شِئْتَ. اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اَرْجُو اَنْ يُخْرِجَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مِنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ. لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

''مجھے تمہاری قوم کی طرف سے ایسے دن کا بھی سامنا کرنا پڑا تھا اور وہ اُس دن سے بھی زیادہ سخت تھا جو مجھے اُن کی طرف سے عقبہ کے دن سامنا کرنا پڑا تھا' جب میں ابن عبد یالیل بن عبد کلال کو دعوت دینے کیلئے گیا اور اُس نے میری دعوت کو قبول نہیں کیا تو میں واپس آ رہا تھا تو پریشان تھا' اسی دوران وہاں ایک بادل آ گیا جس نے مجھ پر سایہ کیا' میں نے دیکھا تو اُس بادل کے اندر حضرت جبریل علیہ السلام موجود تھے' اُنہوں نے مجھے پکار کر کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو جواب سن لیا ہے جو اُنہوں نے آپ کو دیا ہے' تو پہاڑوں سے متعلق فرشتہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ جو آپ چاہیں اُن لوگوں کے بارے میں حکم دے دیں۔ پھر پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے سلام کیا اور بولا: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو جواب سن لیا ہے' میں پہاڑوں سے متعلق فرشتہ ہوں' میرے پروردگار نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ اپنی مرضی کے مطابق جو چاہیں مجھے حکم دیں' اگر آپ چاہیں تو میں یہ پہاڑ ان پر اُلٹا دیتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ. وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ} [الفتح: 24]

''وہی وہ ذات ہے جس نے مکہ کے نشیبی حصہ میں اُن کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو اُن سے روک دیا تھا' اس کے بعد کہ اُس نے تم لوگوں کو اُن کے خلاف مدد عطا کی''۔

وَفِي هٰذِهِ الْآيَةِ تَفَضُّلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ. ظَفَرَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ أَنْ كَانُوا قَدْ مَكَرُوا بِهِ. فَلَمْ يُبَلِّغْهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَرَادُوا مِنَ الْمَكْرِ. فَظَفِرَ بِهِمْ. فَعَفَا عَنْهُمْ رَأْفَةً مِنْهُ وَرَحْمَةً بِهِمْ

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اہلِ مکہ کی ایک جماعت پر فضیلت رکھتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کو اُن پر کامیابی نصیب ہوئی تھی حالانکہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بُرائی کا ارادہ کیا تھا لیکن اُنہوں نے جس فریب کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُسے پورا نہیں ہونے دیا اور نبی اکرم ﷺ کو اُن کے خلاف کامیابی عطا کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی مہربانی کی وجہ سے اور اُن لوگوں پر رحمت کی وجہ سے اُن لوگوں سے درگزر کیا۔

صلح حدیبیہ کا واقعہ

1060- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ: لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَكَأَنِّي بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعْتُهُ عَنْ ظَهْرِهِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو جَالِسَانِ بَيْنَ يَدَيِّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حدیبیہ میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُس درخت کے سائے میں موجود تھے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

"تحقیق اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہو گیا جب اُنہوں نے درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر لی"۔ تو اُس درخت کی ایک شاخ نبی اکرم ﷺ کی پشت پر آ رہی تھی' میں نے اُسے نبی اکرم ﷺ کی پشت سے ہٹایا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (اور مشرکین کا سردار) سہیل بن عمرو' نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم لکھو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! تو سہیل بن عمرو نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا: ہم لفظ الرحمٰن اور الرحیم سے واقف نہیں ہیں' آپ

1060- رواه أحمد 86/4، والحاكم 461/2، رواه مسلم: 1808، وأبو داؤد: 2688.

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَأَخَذَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو بِيَدِهِ وَقَالَ: مَا نَعْرِفُ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ. اكْتُبْ فِي قَضِيَّتِنَا مَا نَعْرِفُ. فَقَالَ: اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ. هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ أَهْلَ مَكَّةَ. فَأَمْسَكَ سُهَيْلٌ بِيَدِهِ وَقَالَ: لَقَدْ ظَلَمْنَاكَ إِنْ كُنْتَ رَسُولَهُ. اكْتُبْ فِي قَضِيَّتِكَ مَا نَعْرِفُ قَالَ: اكْتُبْ هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَنَا رَسُولُ اللهِ. فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ، إِذَا خَرَجَ عَلَيْنَا ثَلَاثُونَ شَابًّا عَلَيْهِمُ السِّلَاحُ. فَثَارُوا فِي وُجُوهِنَا. فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخَذَهُمُ اللهُ تَعَالَى بِأَبْصَارِهِمْ. فَقُمْنَا إِلَيْهِمْ فَأَخَذْنَاهُمْ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ جِئْتُمْ فِي عَهْدِ أَحَدٍ؟ وَهَلْ جَعَلَ لَكُمْ أَحَدٌ أَمَانًا؟ فَقَالُوا: اللَّهُمَّ لَا. فَخَلَّى سَبِيلَهُمْ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

{وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ، وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ. وَكَانَ اللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

ہمارے معروف طریقہ کے مطابق لکھیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لکھو! باسمک اللھم! یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ اور اہلِ مکہ کے درمیان ہو رہا ہے۔ تو سہیل نے پھر اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا: اگر آپ اللہ کے رسول ہوں تو پھر تو ہم آپ کے ساتھ زیادتی کے مرتکب ہو رہے ہوں گے' آپ ہمارے معروف طریقہ کے مطابق تحریر کروائیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لکھو! یہ وہ چیز ہے جس پر محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب صلح کر رہا ہے' ویسے میں اللہ کا رسول ہوں' یہ حضرات یہ کر رہے تھے اسی دوران تیس نوجوان ہتھیار سجا کر ان کے سامنے آ گئے' وہ حملہ کرنا چاہ رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُن کے خلاف دعائے ضرر کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی بینائی کو رخصت کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم اُٹھ کر اُن کی طرف گئے اور اُنہیں پکڑ لیا' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم کسی کی پناہ میں آئے ہو! کیا کسی نے تمہیں پناہ دی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''وہی وہ ذات ہے جس نے مکہ کے نشیبی حصہ میں اُن کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو اُن سے روک دیا تھا' اس کے بعد کہ اُس نے تمہیں اُن کے خلاف کامیابی عطا کی اور تم لوگ جو عمل

بَصِيرًا} [الفتح: 24]

کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُسے دیکھنے والا ہے"۔

غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی دعا

1061- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرْوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن ساعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ

"اے اللہ! میری قوم کی مغفرت کردے کیونکہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے ہیں"۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی غزوۂ اُحد کے موقع پر (نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی)۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: یہ جو منقول ہے کہ قیامت کے دن ہمارے نبی ﷺ کے پیروکار دیگر تمام انبیاء کے مقابلہ میں زیادہ ہوں گے

1062- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ الْأَنْبِيَاءُ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے سامنے انبیاء کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَبَعًا.

"قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء سے زیادہ ہوں

1061- رواه ابن حبان: 973، رواه البخاري: 3477، وأحمد 380/1.

1062- رواه مسلم: 196.

إِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَمَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا مَعَهُ مُصَدِّقٌ غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ

گے انبیاء میں سے کچھ حضرات ایسے بھی ہوں گے کہ جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو اُن کے ساتھ صرف ایک ایسا شخص ہوگا جو اُن کی تصدیق کرنے والا ہوگا"۔

سب سے زیادہ پیروکار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوں گے

1063- وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَمَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا مَعَهُ مُصَدِّقٌ غَيْرُ وَاحِدٍ

"قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء سے زیادہ ہوں گے اور انبیاء میں ایسے بھی ہوں گے جو قیامت کے دن آئیں گے تو اُن کے ساتھ تصدیق کرنے والا ایک سے زیادہ کوئی نہیں ہوگا"۔

1064- وحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1065- وحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1063- انظر السابق۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنِّي اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

"قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء سے زیادہ ہوں گے"۔

1066- وحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَأْتِي مَعِي مِنْ اُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اللَّيْلِ وَالسَّيْلِ، يَحْطِمُ النَّاسَ حَطْمَةً وَاحِدَةً، تَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: لِمَا جَاءَ مَعَ مُحَمَّدٍ مِنْ اُمَّتِهِ اَكْثَرُ مِمَّا جَاءَ مَعَ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ

"قیامت کے دن میری اُمت میرے ساتھ یوں آئے گی جیسے رات ہوتی ہے یا جیسے سیلاب ہوتا ہے اور وہ دیگر تمام لوگوں سے زیادہ ہوں گے تو فرشتے کہیں گے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کی اُمت کے جتنے افراد آئے ہیں وہ اُن تمام افراد سے زیادہ ہیں جو دیگر تمام انبیاء کے ساتھ آئے ہیں"۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ اَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي خَصَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اسماء کی تعداد کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا کیے ہیں

1067- حَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1067- رواہ أحمد 395/4، والترمذی فی الشمائل: 360، والبزار: 2379، وابن أبی شیبۃ 457/11، وابن حبان: 6315، والبزار: 2379۔

النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ، وَاَنَا نَبِيُّ الْمَلَاحِمِ، وَاَنَا الْمُقَفّٰى

''میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں نبی رحمت ہوں' میں نبی ملاحم ہوں اور میں مقفی ہوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسماء مبارکہ

1068- وحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزر رہا تھا کہ اس دوران میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ، وَاَنَا نَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَاَنَا نَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ، وَاَنَا الْمُقَفّٰى، وَاَنَا الْحَاشِرُ

''میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں نبی رحمت ہوں' میں نبی توبہ ہوں' میں نبی ملحمہ ہوں' میں مقفی ہوں اور میں حاشر ہوں''۔

1069- وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَخُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1068- انظر السابق.

1069- رواه البخاري: 3532، ومسلم: 2354، والترمذي: 2840، وأحمد 81/4، وابن حبان: 6313، وعبد الرزاق: 19657، والحميدي: 555.

يَقُولُ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً:

أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ، الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ

''میرے کچھ نام ہیں' میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں' اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں' لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا' اور میں عاقب ہوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا

1070- وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: فَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: عاقب سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ جن کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے' اُن کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ: الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْمَاحِي: الَّذِي مُحِيَ بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْعَاقِبُ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

''میرے کچھ نام ہیں' میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں وہ حاشر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں' میرے ذریعہ کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں وہ عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

نافع کی وضاحت

1071- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1070- انظر السابق۔

1071- انظر:1069۔

قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ، وَأَبُو صَالِحٍ، وَابْنُ بُكَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ: أَتُحْصِي أَسْمَاءَ رَسُولِ اللهِ الَّتِي كَانَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ يَعُدُّهَا؟ وَقَالَ نَافِعٌ: هِيَ سِتٌّ: مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ وَخَاتَمٌ وَحَاشِرٌ وَعَاقِبٌ وَمَاحٍ. فَأَمَّا حَاشِرٌ: فَبُعِثَ مَعَ السَّاعَةِ نَذِيرًا لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ، وَأَمَّا الْعَاقِبُ: فَإِنَّهُ عَقِبُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَمَّا مَاحٍ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَحَا بِهِ السَّيِّئَاتِ: سَيِّئَاتِ مَنِ اتَّبَعَهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عقبہ بن مسلم نے نافع بن جبیر بن مطعم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ عبدالملک بن مروان کے پاس آئے تو عبدالملک نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ کو نبی اکرم ﷺ کے وہ اسماء یاد ہیں جو حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ گنوایا کرتے تھے؟ تو نافع نے جواب دیا: وہ چھ ہیں' محمد' احمد' خاتم' حاشر' عاقب' ماحی' جہاں تک حاشر کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کو قیامت سے پہلے مبعوث کیا گیا ہے اور ایک شدید عذاب سے پہلے نبی اکرم ﷺ تم لوگوں کو ڈرانے والے ہیں' جہاں تک عاقب کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے بعد آنے والے ہیں' اور جہاں تک ماحی کا تعلق ہے تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی وجہ سے بُرائیوں کو مٹا دے گا اُن لوگوں کی بُرائیوں کو جو آپ ﷺ کی پیروی کریں گے۔

نبی اکرم ﷺ طٰہٰ و یٰسین ہیں

1072- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَشَرَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے پروردگار کی بارگاہ میں میرے دس نام ہیں''۔

اَسْمَاءٍ

قَالَ: اَبُو الطُّفَيْلِ: قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا ثَمَانِيَةً:

مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَاَبُو الْقَاسِمِ، وَالْفَاتِحُ، وَالْخَاتَمُ، وَالْمَاحِي، وَالْعَاقِبُ، وَالْحَاشِرُ

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اُن میں سے آٹھ نام یاد ہیں:

''محمدٔ احمدٔ ابوالقاسمٔ فاتحٔ خاتمٔ ماحیٔ عاقبٔ حاشر''۔

قَالَ اَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ: وَزَعَمَ سَيْفٌ اَنَّ اَبَا جَعْفَرٍ قَالَ لَهُ: اِنَّ الِاسْمَيْنِ الْبَاقِيَيْنِ: طٰهٰ، وَيَاسِينُ

ابویحییٰ تیمی نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ سیف بن وہب نامی راوی کا یہ بیان کرنا ہے کہ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے اُنہیں یہ بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باقی دو نام: طٰہٰ اور یٰسین ہیں۔[1]

بَابُ صِفَةِ خَلْقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْلَاقِهِ الْحَمِيدَةِ الْجَمِيلَةِ الَّتِي خَصَّهُ اللهُ تَعَالَى بِهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیۂ مبارک کا بیان اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن قابلِ تعریف خوبصورت اخلاق کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا کیے

1073- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: اَنْبَاَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَازِنٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْعَتْ لَنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صِفْهُ لَنَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن مازن بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ ہمارے سامنے بیان کیجئے!

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا:

كَانَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طُولًا، وَفَوْقَ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لمبے تڑنگے نہیں تھے' آپ درمیانہ قد سے

---

[1] علامہ اقبال نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِن دونوں اسماء کا تذکرہ اس شعر میں کیا ہے:

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

الرَّبْعَةِ. إِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ غَمَرَهُمْ. أَبْيَضَ شَدِيدَ الْوَضَحِ. ضَخْمَ الْهَامَةِ. أَغَرَّ أَبْلَجَ. أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ. وَإِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ. كَأَنَّ الْعَرَقَ فِي وَجْهِهِ اللُّؤْلُؤُ. لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کچھ زیادہ تھے' جب آپ لوگوں کے ساتھ تشریف لاتے تھے تو اُن سے نمایاں محسوس ہوتے تھے' آپ گورے چٹے تھے' آپ کا سر بڑا تھا' رنگ صاف تھا' چہرہ روشن تھا' پلکوں کے بال لمبے تھے' ہتھیلیاں اور پاؤں پُرگوشت تھے' جب آپ چلتے تھے تو آگے کی طرف ذرا جھک کر چلتے تھے جیسے بلندی سے نیچے کی طرف آ رہے ہوں' آپ کے چہرہ پر پسینہ موتیوں کی طرح محسوس ہوتا تھا' میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا (خوبصورت) کوئی نہیں دیکھا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان کردہ حلیہ

1074- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ. عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ:

كَانَ عَظِيمَ الْهَامَةِ أَبْيَضَ مُشْرَبًا حُمْرَةً. عَظِيمَ اللِّحْيَةِ. ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ. شَثْنَ الْكَفَّيْنِ. طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ. كَثِيرَ شَعْرِ الرَّأْسِ رَجْلَهُ. يَتَكَفَّأُ فِي مِشْيَتِهِ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ. لَا طَوِيلٌ وَلَا قَصِيرٌ. لَمْ أَرَ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے بتایا:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر بڑا تھا' آپ کی رنگت سفید تھی جس میں سرخی ملی ہوئی تھی' آپ کی داڑھی گھنی تھی' کندھے چوڑے تھے' ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں' سینے سے پیٹ تک بالوں کی لمبی (اور پتلی) لکیر تھی' سر کے بال زیادہ تھے اور سیدھے تھے' آپ چلتے ہوئے کچھ جھک کر چلتے تھے یوں جیسے بلندی سے نیچے کی طرف اُتر رہے ہوں' آپ نہ تو زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ چھوٹے تھے' میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا (خوبصورت) کوئی نہیں دیکھا''۔

1074- رواه أحمد 89/1، والترمذي: 3641، وخرجه الألباني في الصحيحة: 2053۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ

1075- وحَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ:

مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ. لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ. بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ. لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے سرخ حلّہ میں لمبی زلفوں والا کوئی شخص' نبی اکرم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا' آپ کے بال کندھے تک آتے تھے' آپ کا سینہ چوڑا تھا' آپ نہ زیادہ چھوٹے تھے اور نہ زیادہ لمبے تھے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان

1076- حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ قَوَامًا، وَأَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَحْسَنَ النَّاسِ لَوْنًا، وَأَطْيَبَ النَّاسِ رِيحًا، وَأَلْيَنَ النَّاسِ كَفًّا، مَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْهُ، وَلَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ قدوقامت کے حوالے سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے' چہرے کے حوالے سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے' رنگت کے اعتبار سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے' آپ کی خوشبو سب سے زیادہ پاکیزہ تھا' آپ کی ہتھیلی سب سے زیادہ نرم تھی' میں نے آپ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی مشک اور عنبر کوئی خوشبو

1075- رواه البخاري:3551، ومسلم:2337، وأبو داؤد:4183، والترمذي:3639، والنسائي 183/8.

1076- رواه البخاري:3561، ومسلم:2330، والترمذي:2015، وأحمد 413/1، وابن حبان:6303، والدارمي 31/1.

مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً، أَلْيَنَ مِنْ كَفِّهِ، وَكَانَ رَبْعَةً، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا الْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ، إِذَا مَشَى أَظُنُّهُ قَالَ: يَتَكَفَّأُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں سونگھی اور نہ ہی کسی ریشم اور حریر کو آپ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم محسوس کیا' آپ درمیانہ قد کے مالک تھے نہ زیادہ لمبے تھے نہ زیادہ چھوٹے تھے' آپ کے بال نہ تو گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے' جب آپ چلتے تھے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے"۔

سیدہ اُم معبد رضی اللہ عنہا کی روایت

1077- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ مُحْرِزِ بْنِ الْمَهْدِيِّ نِسْبَتُهُ إِلَى الْأَزْدِ وَيُكَنَّى مُكْرَمٌ: بِأَبِي الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي سُوقِ قُدَيْدٍ قَالَ مُكْرَمٌ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامِ بْنِ حُبَيْشٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَتِيلِ الْبَطْحَاءِ يَوْمَ الْفَتْحِ، حِزَامٌ الْمُحَدِّثُ، عَنْ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو عَاتِكَةَ بِنْتِ خَالِدٍ الَّتِي كُنْيَتُهَا أُمُّ مَعْبَدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ: خَرَجَ مِنْهَا مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَدَلِيلُهُمَا اللَّيْثِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُرَيْقِطٍ، مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ الْخُزَاعِيَّةِ، فَسَأَلُوهَا

ابوالقاسم مکرم بن محرز بن مہدی نے' اپنے والد کے حوالے سے' حزام بن ہشام بن حبیش' (حضرت حبیش رضی اللہ عنہ وہ ہیں) جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور وہ فتح کے موقعہ پر بطحاء میں شہید ہو گئے تھے' کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' حزام (بن ہشام نے' اپنے دادا) حضرت حبیش بن خالد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' جو سیدہ عاتکہ بنت خالد رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں' اس خاتون کی کنیت "ام معبد" ہے' (اور یہ روایت اسی خاتون کے حوالے سے منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ سے نکالا گیا تو آپ وہاں سے نکلے آپ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے ارادے سے وہاں سے نکلے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ تھے' اور راستہ بتانے والا شخص عبداللہ بن اریقط لیثی تھا' ان حضرات کا گزر ام معبد خزاعیہ کے خیمے کے پاس سے ہوا' ان حضرات نے اس خاتون سے گوشت اور دودھ کے بارے میں دریافت کیا تا کہ اس خاتون سے یہ چیزیں خرید لیں' لیکن ان حضرات کو اس خاتون کے پاس یہ چیزیں

1077- رواہ الحاکم 9/3، وعزاہ الھیثمی فی مجمع الزوائد 57/6، ورواہ البیھقی فی الدلائل 276/1، وابن سعد فی الطبقات 230/1.

لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوهُ مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ. فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ. فَقَالَ: مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ: هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلِبَهَا؟ قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي نَعَمْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا لَبَنًا فَاحْلُبْهَا. فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا. وَسَمَّى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا. فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، وَدَرَّتْ، وَاجْتَرَّتْ. وَدَعَا بِإِنَاءٍ يَرْبِضُ الرَّهْطَ، فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ. وَسَقَى أَصْحَابَهُ، حَتَّى رَوَوْا، ثُمَّ شَرِبَ آخِرَهُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ أَرَاضُوا. ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ. حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا. تَابَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا. فَقَلَّ مَا لَبِثَتْ أَنْ جَاءَ زَوْجُهَا أَبُو مَعْبَدٍ، يَسُوقُ أَعْنُزًا عِجَافًا يَتَشَارَكْنَ هُزْلًى مُخُّهُنَّ قَلِيلٌ. فَلَمَّا رَأَى أَبُو مَعْبَدٍ، اللَّبَنَ عَجِبَ، وَقَالَ: مِنْ أَيْنَ لَكِ هَذَا اللَّبَنُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ،

نہیں ملیں' ان حضرات کے پاس زادِ سفر ختم ہو چکا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے کے کونے میں ایک بکری ملاحظہ فرمائی' تو دریافت کیا: اے ام معبد اس بکری کا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: کمزوری (یا بیماری) کی وجہ سے یہ دوسری بکریوں سے پیچھے رہ گئی ہے (یعنی ان کے ساتھ چرنے کے لیے نہیں جا سکی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس میں دودھ ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: یہ اس سے زیادہ کمزور ہے (یعنی دودھ دینے کے قابل نہیں ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دو گی کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں؟ اس خاتون نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں! جی ہاں! اگر آپ کو اس میں دودھ دکھائی دیتا ہے تو آپ اس کو دوہ لیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو دعا دی' اور اس بکری کے تھن پر اپنا دست مبارک پھیرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا' اور اس خاتون کے لیے اس کی بکری کے بارے میں دعا کی' تو اس کے تھن دودھ سے بھر گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا برتن منگوایا' جو سب کے لیے کفایت کر جائے' آپ نے اس میں تیزی سے نکلنے والا دودھ دوہ لیا یہاں تک کہ وہ برتن بھر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ اس خاتون کو پینے کے لیے دیا' اس نے سیر ہو کر پیا' اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کو وہ پینے کے لیے دیا' یہاں تک کہ وہ سب بھی سیر ہو گئے' پھر سب سے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نوش فرمایا' پھر وہ حضرات روانہ ہو گئے' انہوں نے بعد میں ایک مرتبہ پھر اس برتن میں دودھ دوہ لیا تھا اور وہ ام معبد کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: تھوڑی دیر گزرنے کے بعد اُس کا شوہر

وَالشَّاءُ عَازِبٌ حِيَالٌ وَلَا حَلُوبَ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ، اِلَّا اَنَّهُ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ، مِنْ حَالِهِ كَذَا وَكَذَا قَالَ: صِفِيهِ لِي يَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ: رَاَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ اَبْلَجَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الْخَلْقِ، لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ، وَلَمْ يُزْرِهِ صُقْلَةٌ، وَسِيمًا قَسِيمًا، فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ، وَفِي اَشْفَارِهِ غَطَفٌ، وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ، اَزَجُّ اَقْرَنُ، اِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَاِنْ تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ، اَجْمَلُ النَّاسِ مِنْ بَعِيدٍ، وَاَحْلَاهُ وَاَحْسَنُهُ مِنْ قَرِيبٍ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ، فَصْلٌ، لَا نَزْرٌ وَلَا هَذَرٌ، كَاَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَنْحَدِرْنَ، رَبْعَةٌ، لَا بَائِسَ مِنْ طُولٍ، وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ اَنْظَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَاَحْسَنُهُمْ قَدْرًا، لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَهُ، اِنْ قَالَ اَنْصَتُوا لِقَوْلِهِ، وَاِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوا اِلَى اَمْرِهِ، مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ، لَا عَابِسٌ وَلَا مُعْتَدٍ

ابومعبد اپنی بکریاں لے کر آیا جو بھوکی تھیں اور کمزور تھیں' جب ابومعبد نے دودھ دیکھا تو وہ بڑا حیران ہوا' اُس نے کہا: اے اُم معبد! یہ دودھ تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ جبکہ یہ بکریاں باہر سے ہو کر آ رہی ہیں اور گھر میں ویسے ہی دودھ دوہنے کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ تو اُس خاتون نے بتایا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہمارے پاس سے ایک برکت والے صاحب گزرے تھے جن کی صورتِ حال اس اس طرح تھی۔ تو اُن کے شوہر نے کہا: اے اُم معبد! تم اُن کا حلیہ میرے سامنے بیان کرو! تو اُن خاتون نے بتایا: میں نے ایک ایسے صاحب کو دیکھا جو نورانی شخصیت کے مالک تھے' اُن کا چہرہ روشن تھا' شکل وصورت عمدہ تھی' نہ تو دُبلا پن اُنہیں عیب دار کرتا تھا اور نہ ہی اُنہیں موٹاپا لاحق تھا' خوبصورت اور وجیہ وشکیل تھے' اُن کی آنکھوں میں سیاہی تھی اور پلکوں کے بال لمبے تھے' اُن کی آواز نرم تھی اور گردن ذرا لمبی تھی' اُن کی ڈاڑھی گھنی تھی' اَبرو لمبے تھے اور ملے ہوئے تھے' اگر وہ خاموش ہوتے تو باوقار محسوس ہوتے اور اگر کلام کرتے تو نمایاں محسوس ہوتے (یا سر یا ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کرتے)' اُن پر چمک نمایاں تھی' دوسرے سے دیکھنے میں سب سے خوبصورت لگتے تھے اور قریب لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور پسندیدہ لگتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام مٹھاس والا تھا اور واضح تھا' نہ اُس میں کمی تھی اور نہ ہی فضول گوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام موتیوں کی لڑی کی طرح تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے' نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی (دیکھنے والے کی آنکھ) کوتاہ قامتی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمتر سمجھتی تھی' درمیانے قد وقامت کے تھے' دیکھنے میں تینوں افراد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت اور سب

سے زیادہ قدر و منزلت کے مالک محسوس ہوتے تھے اُن کے ساتھیوں نے اُنہیں گھیرا ہوا تھا' جب وہ بات کرتے تھے تو اُن کے ساتھی اُن کی بات کیلئے خاموش ہو جاتے تھے اور جب وہ حکم دیتے تھے تو وہ ساتھی اُس حکم پر عمل پیرا ہونے کیلئے لپکتے تھے' اُن کے ساتھی اُن کی خدمت کرتے تھے اور اُن کیلئے سب کچھ تیار کرتے تھے' وہ ماتھے پہ بل ڈالنے والے نہیں تھے اور نہ ہی زیادتی کرنے والے تھے۔

قَالَ اَبُو مَعْبَدٍ: هُوَ وَاللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِي ذُكِرَ لَنَا مِنْ اَمْرِهٖ مَا ذُكِرَ بِمَكَّةَ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَصْحَبَهُ، وَلَاَفْعَلَنَّ اِنْ وَجَدْتُ اِلَى ذٰلِكَ سَبِيلًا فَاَصْبَحَ صَوْتٌ بِمَكَّةَ عَالِيًا، يَسْمَعُونَ وَلَا يَدْرُونَ مَنْ صَاحِبُهُ؟ وَهُوَ يَقُولُ:

تو ابومعبد نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو قریش کے متعلقہ فرد تھے جن کے معاملہ کا ذکر مکہ میں ہمارے سامنے کیا جا رہا تھا اور میں نے بھی یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اُن کا ساتھ دوں گا اور اگر میں اُن تک پہنچ پایا تو میں ایسا ضرور کروں گا۔ اُس موقع پر مکہ میں بلند آواز آئی جو لوگ سن رہے تھے لیکن اُنہیں یہ پتا نہیں چل رہا تھا کہ کہنے والا شخص کون ہے؟ وہ شخص یہ کہہ رہا تھا:

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهٖ
رَفِيقَيْنِ قَالَا خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدِ
هُمَا نَزَلَاهَا بِالْهُدَى، فَاهْتَدَتْ بِهٖ
فَقَدْ فَازَ مَنْ اَمْسَى رَفِيقَ مُحَمَّدِ
فَيَا لِقُصَيٍّ، مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ
بِهٖ مِنْ فَعَالٍ لَا يُجَازَى وَسُؤْدَدِ
لِيَهْنِ بَنِي كَعْبٍ مَقَامَ فَتَاتِهِمْ
وَمَقْعَدَهَا لِلْمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدِ
سَلُوا اُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَاِنَائِهَا
فَاِنَّكُمْ اِنْ تَسْاَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ
دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ

''اللہ تعالیٰ جو لوگوں کا پروردگار ہے وہ (سفر کے) دو ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے! جن دونوں نے اُم معبد کے خیمہ میں پڑاؤ کیا' وہ ہدایت کے ہمراہ وہاں ٹھہرے تو اُس خاتون نے اُس کی پیروی کی' تحقیق وہ شخص کامیاب ہو گیا جو حضرت محمد ﷺ کا ساتھی بن گیا اور افسوس اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے اُس چیز کو لپیٹ دیا جس کا بدلہ کچھ اور نہیں ہو سکتا اور سرداری کو (تم سے الگ کر دیا ہے تو کعب کی اولاد کو اپنی نوجوان خاتون کو مبارکباد دینی چاہیے جس کی رہائش گاہ اہلِ ایمان کیلئے پناہ گاہ بنی' تم اپنی بہن (یعنی اُم معبد) سے اُس کی بکری اور برتن کے بارے میں دریافت کرو اور اگر تم بکری سے پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی' (نبی اکرم ﷺ نے) اُس خاتون سے ایسی بکری منگوائی جو دودھ دینے کے قابل نہیں

عَلَيْهَا صَرِيحًا ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدِ
فَغَادَرَهَا رَهْنًا لَدَيْهَا لِحَالِبٍ
يُرَدِّدُهَا فِي مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدِ

تھی اور پھر اُس بکری نے ایسا دودھ دیا جو ایک صحیح و سالم بکری دیتی ہے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب اُس خاتون کے ہاں سے روانہ ہوئے تو کچھ دودھ اُس کے پاس بھی چھوڑ دیا جو دودھ دوہنے والے فرد (یعنی اُم معبد کے شوہر) کیلئے تھا جو اُن بکریوں کو (پانی کے) گھاٹ پر لے جاتا تھا اور گھر واپس لاتا تھا"۔

قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَاعِرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بِهَتْفِ الْهَاتِفِ. شَبَّبَ بِجَوَابِ الْهَاتِفِ، وَهُوَ يَقُولُ:

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاعر حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے جب ہاتف کے یہ اشعار سنے تو اُنہوں نے اُس کے جواب میں یہ اشعار کہے:

لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ
وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِي اِلَيْهِمْ وَيَغْتَدِي
تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ. فَضَلَّتْ عُقُولُهُمْ
وَحَلَّ عَلَى قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدَّدِ
هَدَاهُمْ بِهِ بَعْدَ الضَّلَالَةِ رَبُّهُمْ
وَاَرْشَدَهُمْ. مَنْ يَتْبَعِ الْحَقَّ يَرْشُدِ
وَهَلْ يَسْتَوِي ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَفَّهُوا
عَمَايَتُهُمْ هَادٍ بِهِ كُلَّ مُهْتَدِي
وَقَدْ نَزَلَتْ مِنْهُ عَلَى اَهْلِ يَثْرِبٍ
رِكَابُ هُدًى، حَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِاَسْعَدِ
نَبِيٌّ يَرَى مَا لَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهُ
وَيَتْلُو كِتَابَ اللهِ فِي كُلِّ مَسْجِدِ
وَاِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ
فَتَصْدِيقُهَا فِي الْيَوْمِ اَوْ فِي ضُحَى الْغَدِ

"وہ قوم رسوا ہو گئی جن کے پاس سے اُن کے نبی چلے گئے اور وہ قوم پاک ہو گئی جن کی طرف وہ نبی تشریف لے گئے' وہ نبی ایک قوم کو چھوڑ کر گئے تو اُس قوم کی عقلیں گمراہ ہو گئیں اور وہ نبی ایک قوم کے پاس آئے تو اُن کے پاس نور آ گیا' اُن کے پروردگار نے اُس نبی (یا نور) کے ذریعہ اُن لوگوں کو ہدایت نصیب کی اور اُن کی رہنمائی کی اور جو شخص حق کی پیروی کرتا ہے وہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتا ہے اور کیا گمراہ لوگوں کی قوم جس نے بیوقوفی کو اختیار کیا (ہدایت یافتہ لوگوں) کے برابر ہو سکتی ہے؟ اہلِ یثرب کے پاس ہدایت کی رکاب نے پڑاؤ کیا اور اُن کو سب سے زیادہ سعادت مندی نصیب ہوئی' نبی وہ چیز دیکھتے ہیں جو اُن کے اردگرد لوگ نہیں دیکھ پاتے ہیں اور وہ ہر مسجد میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں' اور اگر وہ کسی دن میں کسی غیر موجود چیز کے بارے میں بات کریں تو اُسی دن میں یا اُس سے اگلے دن میں دن چڑھے تک اُس بات کی تصدیق سامنے آ جاتی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دینے کی

لِيَهْنِ أَبَا بَكْرٍ سَعَادَةَ جَدِّهِ
بِصُحْبَتِهِ، مَنْ يُسْعِدِ اللّٰهُ يَسْعَدِ
لِيَهْنِ بَنِي كَعْبٍ مَقَامَ فَتَاتِهِمْ
وَمَقْعَدَهَا لِلْمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدِ

قَالَ مُكْرَمٌ: مَعْنَى قَوْلِهَا: يَرْبِضُ الرَّهْطَ: يَرْوِيهِمْ. وَالْعَازِبُ: الْغَائِبُ عَنْ أَهْلِهِ. وَالْحِيَالُ: الَّتِي قَدْ مَرَّ لَهَا حَوْلٌ وَلَيْسَ بِهَا لَبَنٌ وَلَمْ يَقْرَبْهَا فَحَلٌّ. وَقَوْلُهُ: ثُمَّ أَرَاضُوا: أَرَاحُوا. وَالصَّقْلُ: هُوَ اللَّوْنُ الْحَسَنُ، وَالْوَسِيمُ الصَّبِيحُ، وَالْقَسِيمُ النَّصَفُ، الصَّحَلُ: صِحَّةُ الصَّوْتِ وَصَلَابَتُهُ، وَالسَّطَعُ: طُولُ الْعُنُقِ، وَالْكَثَاثَةُ: الْغِلَظُ. أَزَجُّ: طَوِيلُ الْحَاجِبَيْنِ، وَالْأَقْرَنُ: الْمُسْتَجْمِعُ شَعَرَ الْحَاجِبَيْنِ، وَالنَّزْرُ: الْقَلِيلُ، وَالْهَذِرُ: الَّذِي يَهْذِرُ بِالْكَلَامِ كَثْرَةً

سعادت کے حوالے سے مبارکباد ہو جسے اللہ تعالیٰ سعادت نصیب کرتا ہے وہی سعادت مند ہوتا ہے اور کعب کی اولاد کو اُن کی خاتون کی رہائش گاہ کے حوالے سے مبارکباد ہو جس کا گھر اہلِ ایمان کیلئے پناہ گاہ ثابت ہوا''۔

مکرم فرماتے ہیں: ''یَرْبِضُ الرَّهْطَ'': کا مطلب ہے جو انہیں سیراب کر دے۔

''عازب'': جو اپنی بیوی (یا شوہر) کے پاس موجود نہ ہو۔

''حیال'': جس (بکری) پر ایک سال گزر گیا ہو اور اس دوران اس کا دودھ نہ اترا ہو اور کسی نر نے اس کے ساتھ جفتی نہ کی ہو۔

''ثم اراضوا'': یعنی پھر وہ حضرات روانہ ہو گئے۔

''الصقل'': خوبصورت رنگ۔

''وسیم'': یعنی صبیح (یعنی خوبصورت)۔ ''قسیم'': یعنی وجیہہ و شکیل۔ ''صحل'': آواز کی درستگی اور پختگی۔ ''سطع'': یعنی لمبی گردن۔ ''کثا ثة'': یعنی (داڑھی شریف کا) گھنا ہونا۔ ''ازج'': یعنی لمبے ابرو۔ ''اقرن'' جس کے ابرو کے بال ملے ہوئے ہوں۔ ''نزر'' تھوڑا۔ ''هذر'' جو بکثرت کلام کر کے ناگواری کا باعث بنے۔

قریش کی اُم معبد سے تفتیش

1078- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُكْرَمٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قُرَّةَ الْخُزَاعِيُّ ثُمَّ الْكَعْبِيُّ قَالَ يَحْيَى: لَمَّا أَنْ

مکرم نے یحییٰ بن قرہ خزاعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب مکہ میں یہ اعلان ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے نکل گئے ہیں تو مشرکین کے ہر گھر نے اس اعلان کو توجہ سے سنا' وہ لوگ بیدار

1078- انظر السابق.

هَتَفَ الْهَاتِفُ بِمَكَّةَ بِمَخْرَجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَمْ يَبْقَ بَيْتٌ مِنْ بُيُوتِ الْمُشْرِكِينَ، إِلَّا انْتَبَهَ بِهَتْفِ الْهَاتِفِ وَاسْتَيْقَظُوا. فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحُوا اجْتَمَعُوا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ: سَمِعْتُمْ مَا كَانَ الْبَارِحَةَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، سَمِعْنَا. قَالُوا: قَدْ بَانَ لَكُمْ مَخْرَجُ صَاحِبِكُمْ عَلَى طَرِيقِ الشَّامِ مِنْ حَيْثِ تَأْتِيكُمُ الْمِيرَةُ عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ، بِقُدَيْدٍ وَاطْلُبُوهُ، فَرُدُّوهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَسْتَعِينَ عَلَيْكُمْ بِكِلْبَانِ الْعَرَبِ. فَجَمَعُوا سَرِيَّةً مِنْ خَيْلٍ ضَخْمَةٍ، فَخَرَجَتْ فِي طَلَبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتَّى نَزَلُوا بِأُمِّ مَعْبَدٍ، وَقَدْ أَسْلَمَتْ وَحَسُنَ إِسْلَامُهَا فَسَأَلُوهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَشْفَقَتْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ وَتَعَاجَمَتْ وَقَالَتْ: إِنَّكُمْ لَتَسْأَلُونَ عَنْ أَمْرٍ مَا سَمِعْتُ بِهِ قَبْلَ عَامِي هَذَا، وَهِيَ صَادِقَةٌ لَمْ تَسْمَعْهُ إِلَّا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تُخْبِرُونِي أَنَّ رَجُلًا يُخْبِرُكُمْ بِمَا فِي السَّمَاءِ؟ إِنِّي لَأَسْتَوْحِشُ مِنْكُمْ. وَلَإِنْ لَمْ تَنْصَرِفُوا عَنِّي لَأَصِيحَنَّ فِي قَوْمِي عَلَيْكُمْ. فَانْصَرَفُوا. وَلَمْ يَعْلَمُوا أَيْنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو گئے، جب صبح ہوئی تو وہ لوگ اکٹھے ہوئے، پھر اُنہوں نے ایک دوسرے سے کہا: آج صبح جو کچھ ہوا وہ تم نے سنا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے سنا ہے۔ تو اُنہوں نے کہا: تمہارے سامنے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ تمہارے متعلقہ فرد شام کے راستہ سے نکلے ہیں، یہ وہی راستہ ہے جہاں سے تم میرہ کی طرف جاتے ہوئے قدید کے مقام سے اُم معبد کے دو خیموں کے پاس سے گزرتے ہو، تو تم اُنہیں وہاں تلاش کرو اور تم اُنہیں اس سے پہلے واپس لے آؤ کہ وہ تمہارے خلاف عربوں کے مختلف لوگوں سے مدد حاصل کریں۔ تو گھڑسواروں کا ایک گروہ اکٹھا ہوا اور وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ لوگ اُم معبد کے پاس پہنچ گئے۔ اُس خاتون نے اسلام قبول کر لیا تھا اور اچھی طرح سے اسلام قبول کیا تھا، لوگوں نے اُس خاتون سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو اُس خاتون کو نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اُن لوگوں کی طرف سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہوا تو اُس نے ذو معنی مفہوم مراد لیتے ہوئے یہ کہا: تم لوگ ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کر رہے ہو جو میں نے اس سے پہلے کبھی سنی ہی نہیں ہے اور وہ اس بارے میں سچی تھی کہ اُس نے یہ بات صرف نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی تھی۔ (اُس نے یہ بھی کہا:) تم لوگ مجھے بتا رہے ہو کہ ایک شخص تمہیں اُن چیزوں کے بارے میں اطلاع دیتا ہے جو آسمانوں میں ہیں، مجھے تو تم لوگوں پر حیرانگی ہو رہی ہے، اگر تم لوگ یہاں سے واپس نہ گئے تو میں اپنی قوم میں تمہارے خلاف چیخ و پکار شروع کر دوں گی۔ تو وہ لوگ وہاں سے چلے گئے اور اُنہیں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں پتا نہیں چل سکا کہ آپ ﷺ کا رُخ

تَوَجَّهَ، وَلَوْ قَضَى اللهُ الْكَرِيمُ: أَنْ يَسْأَلُوا الشَّاةَ مَنْ حَلَبَكِ؟ لَقَالَتْ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَلِكَ أَنَّهَا جُعِلَتْ شَاهِدَةً، فَعَمَّى اللهُ الْكَرِيمُ عَلَيْهِمْ مُسَاءَلَةَ الشَّاةِ، وَسَأَلُوا أُمَّ مَعْبَدٍ، فَكَتَمَتْهُمْ

کس طرف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ لوگ یہ بھی دریافت کر سکتے تھے کہ تمہاری بکری کو کس نے دوھا ہے تو پھر اُس خاتون کو یہ جواب دینا پڑتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہی ایک چیز گواہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی توجہ اُس طرف نہیں ہونے دی کہ وہ بکری کے بارے میں دریافت کرتے' اُنہوں نے اُم معبد سے جو سوال کیا تھا اُم معبد نے اُس حوالے سے اُن سے بات چھپالی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ ابْنُ صَاعِدٍ فِي كِتَابِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ، عَنْ مُكْرَمٍ وَغَيْرِهِ، مِنْ طَرَفٍ مُخْتَصَرٍ فِي بَابِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

امام آجری بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث ابن صاعد نے کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں مکرم اور دیگر راویوں کے حوالے سے مختصر طور پر نقل کی ہے جو نبوت کے دلائل سے متعلق باب میں ہے۔

مشکل الفاظ کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ تَكَلَّمَ أَبُو عُبَيْدٍ، وَغَيْرُهُ فِي غَرِيبِ حَدِيثِ أُمِّ مَعْبَدٍ، فَأَنَا أَذْكُرُهُ فَإِنَّهُ حَسَنٌ يَزِيدُ النَّاظِرَ فِيهِ عِلْمًا وَمَعْرِفَةً

(امام آجری فرماتے ہیں:) ابو عبید اور دیگر حضرات نے اُم معبد کی غریب حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے' میں اُسے ذکر کرتا ہوں کیونکہ یہ ایک عمدہ چیز ہے اس میں توجہ دینے والے شخص کی معرفت اور علم میں اضافہ ہوگا۔

قَوْلُهُ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ: وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُشَتِّينَ يَعْنِي مُرْمِلِينَ: قَدْ نَفِدَ زَادُهُمْ وَقَوْلُهُ مُشَتِّينَ: يَعْنِي دَاخِلِينَ فِي الشِّتَاءِ وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الْجَدْبُ وَضِيقُ الْأَمْرِ عَلَى الْأَعْرَابِ وَقَوْلُهُ فِي الشَّاةِ: فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ: يَعْنِي فَتَحَتْ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهَا لِلْحَلْبِ،

وہ حدیث کے آغاز میں یہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ مرملین مشتین' مرملین کا مطلب یہ ہے کہ اُن کا زادِ راہ ختم ہو گیا تھا' مشتین کا مطلب یہ ہے کہ وہ گرمی میں آ چکے تھے' یہ وہ وقت تھا جس میں خشک سالی ہوتی ہے اور دیہاتیوں کیلئے صورتِ حال تنگی کا شکار ہو جاتی ہے۔ بکری کے بارے میں روایت میں یہ الفاظ: **فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ**' اس سے مراد یہ ہے کہ اُس کی دونوں ٹانگوں کو دودھ دوہنے کیلئے کھول دیا۔

وَقَوْلُهُ: دَعَا بِإِنَاءٍ يَرْبِضُ الرَّهْطَ: أَيْ

متن کے یہ الفاظ: **يَرْبِضُ الرَّهْطَ**' یعنی آپ نے اُن لوگوں

يَرْوِيهِمْ. حَتَّى يَثْقُلُوا فَيَرْبِضُوا وَالرَّهْطُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى الْعَشَرَةِ. وَقَوْلُهُ: فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا: الثَّجُّ: السَّيَلَانُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا} [النبا: 14]

أَيْ سَيَّالًا

وَقَوْلُهُ: حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ: تُرِيدُ عَلَا الْإِنَاءَ بَهَاءُ اللَّبَنِ، وَهُوَ وَبِيصُ رَغْوَتِهِ: تُرِيدُ أَنَّهُ مَلَأَهُ.

وَقَوْلُهُ: فَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى أَرَاضُوا: يَعْنِي حَتَّى رَوَوْا، حَتَّى تَقَعُوا بِالرِّيِّ. وَقَوْلُهُ فِي الْأَعْنُزِ: يَتَشَارَكْنَ هَزْلًا: يَعْنِي قَدْ عَمَّهُنَّ الْهُزَالُ فَلَيْسَ فِيهِنَّ مَنْفَعَةٌ وَلَا ذَاتُ طَرْقٍ وَهُوَ مِنَ الِاشْتِرَاكِ يَعْنِي أَنَّهُنَّ اشْتَرَكْنَ: فَصَارَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ حَظٌّ. وَقَوْلُهُ: وَالشَّاءُ عَازِبٌ: أَيْ بَعِيدٌ فِي الْمَرْعَى. يُقَالُ عَزَبَ عَنَّا: إِذَا بَعُدَ وَيُقَالُ لِلشَّيْءِ إِذَا انْفَرَدَ: عَزَبَ.

ثُمَّ وَصَفَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَوْجِهَا أَبِي مَعْبَدٍ قَالَ: صِفِيهِ لِي. فَقَالَتْ: رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ، أَبْلَجَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الْخُلُقِ، لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ وَلَمْ

کو سیراب کر دیا یہاں تک کہ وہ بوجھل ہو گئے اور بیٹھ گئے۔ لفظ الرھط' تین سے لے کر دس افراد کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ متن کے یہ الفاظ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا' لفظ الثج کا مطلب بہنا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور ہم نے بھرے ہوئے بادلوں سے بہتا ہوا پانی نازل کیا''۔

(یہاں ''ثجاج'' کا مطلب یعنی بہتا ہوا۔

متن کے یہ الفاظ: حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ' اس سے مراد یہ ہے کہ دودھ کی وجہ سے برتن اوپر تک بھر گیا' اس سے مراد اُس کے جھاگ کی چمک ہے اور مراد یہ ہے کہ وہ برتن بھر گیا۔

متن کے یہ الفاظ: حَتّٰى أَرَاضُوا' یعنی وہ سیراب ہو گئے اور سیرابی میں واقع ہو گئے۔ متن کے یہ الفاظ: فِي الْأَعْنُزِ' یعنی اُن میں لاغر ہونا عام پایا جا رہا تھا اور اُن میں کوئی فائدہ بھی نہیں تھا اور اُن میں کوئی ایسی بھی نہیں تھی جو افزائشِ نسل کے کام آ سکے' یہ لفظ اشتراک سے منقول ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بکریاں اُس میں مشترک تھیں اور ہر ایک کیلئے اُس میں سے حصہ تھا۔ متن کے یہ الفاظ: وَالشَّاءُ عَازِبٌ' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چراگاہ سے دور تھیں' یہ کہا جاتا ہے: عزب عنا' جب وہ دور ہو جائے اور کوئی چیز جب منفرد ہو تو اُس کیلئے لفظ عزب استعمال ہوتا ہے۔

پھر اس خاتون نے اپنے شوہر ابو معبد کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کیا' جب اس شخص نے کہا: تم میرے سامنے ان کا حلیہ بیان کرو! تو اس خاتون نے کہا: میں نے ایک ایسے صاحب کو دیکھے جو ظاہری طور پر خوبصورت تھے ان کا چہرہ روشن تھا' ان کے نین نقش

تُزْرِيهِ صُقْلَةٌ، وَسِيمًا قَسِيمًا، فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ، وَفِي أَشْفَارِهِ غَطَفٌ، وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ، أَزَجُّ أَقْرَنُ، إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ، أَجْمَلُ النَّاسِ وَأَبْهَاهُ مِنْ بَعِيدٍ، وَأَحْسَنُهُ وَأَحْلَاهُ مِنْ قَرِيبٍ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ، لَا نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ، كَأَنَّمَا مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَنْحَدِرْنَ، رَبْعَةٌ، لَا بَائِسَ مِنْ طُولٍ، وَلَا تَقْتَحِمْهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ أَنْظَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا، لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَهُ، إِنْ قَالَ أَنْصَتُوا، وَإِذَا أَمَرَ تَبَادَرُوا إِلَى أَمْرِهِ مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ، لَا عَابِسٌ، وَلَا مُعْتَدٍ.

عمدہ تھے دبلے ایسے نہیں کہ معیوب لگیں اور موٹے بھی نہیں تھے وجیہہ وشکیل تھے ان کی آنکھیں سیاہ تھیں ان کے ہونٹ باریک تھے اوران کی آواز ہلکی تھی ان کی گردن لمبی اور داڑھی گھنی تھی ان کے ابرو باریک اور لمبے تھے اگر وہ خاموش ہوتے تو باوقار محسوس ہوتے اور اگر کلام کرتے تو سر (یا ہاتھ کو) اُٹھا کر کرتے ان پر خوبصورتی غالب تھی دور سے سب سے حسین وجمیل محسوس ہوتے اور قریب سے سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے میٹھے محسوس ہوتے ان کے گفتگو میٹھی ہوتی 'نہ بالکل کم اور نہ بہت زیادہ ان کی گفتگو یوں محسوس ہوتی جیسے لڑی میں سے موتی گررہے ہیں وہ درمیانے قد کے مالک تھے نہ (زیادہ) لمبے ہونے کی وجہ سے برے محسوس ہوتے نہ کوتاہ قامتی کی وجہ سے آنکھ انہیں کمتر محسوس کرتی وہ درمیانے (قدوقامت کے) تھے تینوں افراد میں وہ دیکھنے میں سب سے زیادہ (خوبصورت) اور زیادہ قدرومنزلت کے مالک لگتے تھے ان کے ساتھیوں نے انہیں درمیان میں کیا ہوا تھا اگر وہ (اپنے ساتھیوں سے) یہ کہتے: تم خاموش ہوجاؤ! تو وہ لوگ خاموش ہوجاتے اور اگر وہ اپنے (ساتھیوں کو) کوئی حکم دیتے تو وہ لوگ ان کے حکم (پر عمل پیرا ہونے کے لیے) لپکتے تھے وہ ایسے تھے کہ ان کے ساتھی ان کی خدمت کرتے تھے اور (ان کے ساتھی) ان کے کام کرتے تھے وہ نہ تو ماتھے پر بل ڈالنے والے تھے اور نہ ہی زیادتی کرنے والے تھے۔

قَوْلُهَا: أَبْلَجُ الْوَجْهِ: تُرِيدُ مُشْرِقُ الْوَجْهِ. وَقَوْلُهَا: لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ: وَالنُّحْلَةُ: الدِّقَّةُ. وَقَوْلُهَا: لَمْ تُزْرِيهِ صُقْلَةٌ. وَالصَّقْلُ: أَيْ وَلَا تَأْخُذُ الْخَاصِرَةَ. وَقَوْلُهَا:

اس خاتون کا یہ کہنا: أَبْلَجُ الْوَجْهِ: اِس سے اُس کی مراد یہ تھی کہ آپ روشن چہرے کے مالک تھے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ لفظ النُّحْلَةُ: کا مطلب دبلا ہونا ہے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: لَمْ تُزْرِيهِ صُقْلَةٌ لفظ الصَّقْلُ: یعنی انہیں موٹاپے نے اپنی

وَسِيمٌ الْحَسَنُ الْوَضِيءُ: يُقَالُ: وَسِيمٌ بَيِّنُ الْوَسَامَةِ وَعَلَيْهِ مِيسَمُ الْحُسْنِ، وَالْقَسِيمُ: الْحَسَنُ، وَالْقَسَامَةُ: الْحُسْنُ، وَالدَّعَجُ: السَّوَادُ فِي الْعَيْنِ، وَقَوْلُهَا: وَفِي أَشْفَارِهِ عَطَفٌ بِالْعَيْنِ عِنْدَهُمْ أَشْبَهُ وَهُوَ أَنْ تَطُولَ الْأَشْفَارُ ثُمَّ تَنْعَطِفُ إِذَا كَانَ بِالْغَيْنِ كَأَنَّهُ يُقَالُ: غَطَفٌ وَمَنْ قَالَ: بِالْعَيْنِ قَالَ: هُوَ فِي الْأُذُنِ وَهُوَ أَنْ يُدْبِرَ إِلَى الرَّأْسِ وَيَنْكَسِرَ طَرَفُهَا، وَقَوْلُهَا: وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ: تُرِيدُ فِي صَوْتِهِ كَالْبَحَّةِ وَهُوَ أَنْ لَا يَكُونَ حَادًّا

وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّلْبِيَةِ حَتَّى يَصْحَلَ صَوْتُهُ بِالتَّلْبِيَةِ يَعْنِي بَحَّ صَوْتُهُ. قَالَ الشَّاعِرُ:

وَقَدْ صَحِلَتْ مِنَ النَّوْحِ الْحُلُوقُ

قَوْلُهَا: فِي عُنُقِهِ سَطَعٌ: أَيْ طُولٌ: يُقَالُ: فِي الْفَرَسِ عُنُقٌ سَطْعَاءُ إِذَا طَالَتْ عُنُقُهَا وَانْتَصَبَتْ وَقَوْلُهَا: أَقْرَنُ: يَعْنِي أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ، وَالزَّجَجُ طُولُ الْحَاجِبَيْنِ وَدِقَّتُهُمَا، وَالْقَرْنُ: أَنْ يَطُولَ الْحَاجِبَانِ حَتَّى يَلْتَقِيَ طَرَفَاهُمَا وَيُقَالُ: الْأَبْلَجُ هُوَ أَنْ

اپیٹ میں نہیں لیا تھا۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَسِيمٌ الْحَسَنُ الْوَضِيءُ: یہ کہا جاتا ہے: وَسِيمٌ بَيِّنُ الْوَسَامَةِ (خوبصورت جس کی خوبصورتی واضح ہو) یعنی جو خوبصورت ہو۔ الْقَسِيمُ: یعنی خوبصورت الْقَسَامَةُ: کا مطلب خوبصورتی ہے۔ الدَّعَجُ: آنکھ میں سیاہی ہونا۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَفِي أَشْفَارِهِ عَطَفٌ: اہل علم کے نزدیک یہ لفظ (عطف) ''ع'' کے ساتھ ہونا زیادہ موزوں ہے اور اس سے مراد پلکوں کا لمبا ہونا (اور لمبی ہو کر) مڑ جانا ہے جبکہ یہ لفظ ''غ'' کے ساتھ ہو یعنی ''غطف'' ہو اور اگر ''ع'' کے ساتھ ہو یہ کان کی صفت ہوگی جبکہ وہ سر کی طرف مڑا ہو اور اس کنارہ چھوٹا ہو۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ اس کی مراد یہ تھی آپ کی آواز ہلکی تھی تیز (کراری) نہیں تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّلْبِيَةِ حَتَّى يَصْحَلَ صَوْتُهُ بِالتَّلْبِيَةِ ''نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں تلبیہ پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ تلبیہ (بلند آواز میں پڑھنے) کی وجہ سے آپ کی آواز بیٹھ جاتی تھی''۔ شاعر نے کہا ہے:

''نوحہ کرنے کی وجہ سے حلق (کی آواز) بیٹھ گئی''۔

اس خاتون کا یہ کہنا: فِي عُنُقِهِ سَطَعٌ: یعنی (آپ ﷺ کی گردن میں) طول (لمبا ہونا) پایا جاتا تھا۔ گھوڑے کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: عُنُقٌ سَطْعَاءُ: جبکہ اس کی گردن لمبی ہو اور بلند ہو۔ اس خاتون کا یہ کہنا: أَقْرَنُ: یعنی لمبے اور باریک ابروؤں کے مالک تھے لفظ ''الزَّجَجُ'' کا مطلب ابروؤں کا لمبا اور باریک ہونا ہے۔ الْقَرْنُ: سے مراد یہ ہے کہ ابرو اتنے لمبے تھے کہ ان دونوں

يَنْقَطِعَ الْحَاجِبَانِ فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا نَقِيًّا. وَقَوْلُهَا إِذَا تَكَلَّمَ سَمَا: تُرِيدُ عَلَا بِرَأْسِهِ أَوْ يَدِهِ. وَقَوْلُهَا فِي وَصْفِ مَنْطِقِهِ: فَصْلٌ. لَا نَزْرَ وَلَا هَذْرَ: أَيْ إِنَّهُ وَسَطٌ. لَيْسَ بِقَلِيلٍ وَلَا كَثِيرٍ. وَقَوْلُهَا: مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ: كَأَنَّهَا تَقُولُ: مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ كَمَا رَوَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ. لَيْسَ بِالْقَصِيرِ. وَلَا بِالطَّوِيلِ. قَوْلُهَا: وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ: أَيْ لَا تَحْتَقِرُهُ وَلَا تَزْدَرِيهِ. قَوْلُهَا: مَحْفُودٌ: أَيْ مَخْدُودٌ. يُقَالُ: الْحَفَدَةُ: الْأَعْوَانُ يَخْدِمُونَهُ. قَوْلُهَا: مَحْشُودٌ: هُوَ مِنْ قَوْلِكَ: حَشَدْتُ لِفُلَانٍ فِي كَذَا. إِذَا أَرَدْتَ أَنَّكَ اعْتَدَدْتَ لَهُ. وَصَنَعْتَ لَهُ. وَقَوْلُهَا: لَا عَابِسٌ. يَعْنِي: لَا عَابِسُ الْوَجْهِ مِنَ الْعُبُوسِ. وَلَا مُعْتَدٍ: يَعْنِي بِالْمُعْتَدِي الظَّالِمَ. لَيْسَ بِظَالِمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے کنارے مل جاتے تھے ایک قول کے مطابق لفظ "الْأَبْلَجُ" سے مراد یہ ہے: دونوں ابرو ایک دوسرے سے الگ تھے یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان کی جگہ صاف تھی۔ اس خاتون کا یہ کہنا: إِذَا تَكَلَّمَ سَمَا: اس سے اُس کی مراد یہ ہے: (کلام کرتے ہوئے آپ) سر یا ہاتھ کو اُٹھا لیتے تھے۔ آپ کے کلام کا نقشہ کھینچتے ہوئے اُس خاتون کا یہ کہنا: فَصْلٌ لَا نَزْرَ وَلَا هَذْرَ یعنی وہ درمیانہ ہوتا تھا، نہ کم ہوتا تھا نہ زیادہ ہوتا تھا۔ اس خاتون کا یہ کہنا: مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ گویا کہ وہ یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ آپ ﷺ درمیانہ قدو قامت کے مالک تھے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ "نہ تو آپ ﷺ کوتاہ قامت تھے اور نہ ہی (زیادہ) لمبے تھے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ: یعنی کوتاہی قامت کی وجہ سے (دیکھنے والے کی) آنکھ انہیں حقیر نہیں سمجھتی تھی اور پرے نہیں کرتی تھی۔ اس خاتون کا یہ کہنا: مَحْفُودٌ: یعنی آپ "مخدود" تھے "الْحَفَدَةُ" کا مطلب ہے ساتھی ان کی خدمت کرتے تھے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: مَحْشُودٌ: یہ آپ کے اس قول سے (ماخوذ ہوگا) حَشَدْتُ لِفُلَانٍ فِي كَذَا۔ جبکہ آپ نے اُس کے لیے کچھ تیاری کا ارادہ کیا ہو اور اس کے لیے کچھ تیار کیا ہو۔ اس خاتون کا یہ کہنا: لَا عَابِسٌ: یعنی آپ چہرے پر بل ڈالنے والے نہیں تھے یہ لفظ "عبوس" (تیوری چڑھا لینا) سے ماخوذ ہے۔ وَلَا مُعْتَدٍ: اس سے مراد ظالم ہونا ہے یعنی آپ ﷺ ظالم نہیں تھے۔

حضرت ہند بن ابو ہالہ کا بیان کردہ حلیہ مبارک

1079- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَمِيعُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو جَعْفَرٍ الْعِجْلِيُّ، أَمْلَاهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنِي: رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، مِنْ وَلَدِ أَبِي هَالَةَ زَوْجِ أُخْتِ خَدِيجَةَ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنٍ لِأَبِي هَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخْمًا مُفَخَّمًا، يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ، وَأَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ، عَظِيمَ الْهَامَةِ، رَجِلَ الشَّعْرِ إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ، وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ، إِذَا هُوَ وَفْرَةٌ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ، وَاسِعَ الْجَبِينِ، أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ، سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمْ، عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ، أَقْنَى الْعِرْنِينِ، لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ،

جمیع بن عمیر نے اپنی تحریر کے حوالے سے بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بہنوئی ابو ہالہ کی اولاد کے حوالہ سے‘ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے‘ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابو ہالہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا‘ وہ حلیہ بہت اچھا بیان کرتے تھے۔ میں نے اُن سے نبی اکرم ﷺ کے حلیہ کے بارے میں دریافت کیا‘ میری یہ خواہش تھی کہ وہ میرے سامنے نبی اکرم ﷺ کا حلیۂ مبارک بیان کریں اور میں اُسے یاد رکھوں تو اُنہوں نے یہ بیان کیا: نبی اکرم ﷺ باوقار اور قابلِ تعظیم شخصیت کے مالک تھے‘ آپ کا چہرۂ مبارک یوں جگمگاتا تھا جس طرح چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے‘ آپ ﷺ درمیانے قد سے ذرا لمبے تھے اور (زیادہ) طویل القامت سے کچھ کم تھے‘ آپ ﷺ کا سرمبارک بڑا تھا‘ بال سیدھے تھے‘ اگر آپ ﷺ بالوں کی مینڈھیاں الگ کرتے تو خود بخود مانگ بن جاتی‘ آپ ﷺ کے بال کانوں کی لَو سے آگے نہیں جاتے تھے‘ آپ ﷺ کی رنگت روشن اور چمکدار تھی‘ پیشانی کشادہ تھی‘ اَبرو باریک تھے اور ملے ہوئے نہیں تھے‘ اُن کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے عالم میں نمایاں ہو جاتی تھی‘ آپ ﷺ کی ناک بلندی مائل تھی‘ اُس میں ایک چمک تھی جو اُس کو گھیرے رہتی تھی‘ جو توجہ نہیں دیتا تھا وہ اُس کو بلند گمان کرتا تھا‘ ڈاڑھی مبارک گھنی تھی‘ رخسار سیدھے تھے‘ منہ گول تھا‘ دانت کشادہ تھے‘ سینہ سے پیٹ تک بالوں کی باریک لکیر تھی‘ آپ ﷺ

1079- رواہ ابن سعد فی الطبقات 122/1‘ والترمذی فی الشمائل: 7‘ والبیھقی فی دلائل النبوۃ 285/1‘ وعزاہ الھیثمی فی المجمع 278/4.

يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ، سَهْلَ الْخَدَّيْنِ، ضَلِيعَ الْفَمِ، أَشْنَبَ مُفَلَّجَ الْأَسْنَانِ، دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ، كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ، مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ، بَادِنًا مُتَمَاسِكًا، سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ، عَرِيضَ الصَّدْرِ، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ، أَنْوَرَ الْمُتَجَرِّدِ، مَوْصُولَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ، عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ، أَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ، وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِيَ الصَّدْرِ، طَوِيلَ الزَّنْدَيْنِ، رَحْبَ الرَّاحَةِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، سَائِرَ أَوْ سَائِلَ يَعْنِي الْأَطْرَافَ سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ يَشُكُّ خُمْصَانَ الْأَخْمَصَيْنِ، مَسِيحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ، إِذَا زَالَ قَلْعًا، يَخْطُو تَكَفُّؤًا وَيَمْشِي هَوْنًا إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا، خَافِضَ الطَّرْفِ، نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ، يَسُوقُ أَصْحَابَهُ، يَبْدُرُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ قَالَ: قُلْتُ: صِفْ لِي مَنْطِقَهُ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُتَوَاصِلَ

کی گردن چاندی کی بنی ہوئی محسوس ہوتی تھی' آپ ﷺ کا قدوقامت درمیانہ تھا' جسمانی ہیئت بھاری لیکن موزوں تھی' سینہ اور پیٹ برابر تھے' چھاتی چوڑی تھی' کندھے کشادہ تھے' جوڑ بھاری تھے جب آپ نے (اوپری جسم سے) کپڑا اُتارا ہوتا تو سب سے زیادہ چمکدار محسوس ہوتے' سینہ سے لے کر ناف تک لکیر کی طرح باریک سے بال تھے' سینہ پر اور پیٹ پر ان کے علاوہ بال نہیں تھے' کلائیوں اور کندھوں اور سینہ کے اوپری حصہ پر بال تھے' کلائیاں چوڑی تھیں' ہتھیلی کشادہ تھی' دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پُرگوشت تھے' آپ ﷺ کے اطراف پھیلے ہوئے تھے (یعنی اعضاء چوڑے تھے)' پاؤں کے تلوے اوپر کی طرف اُٹھے ہوئے تھے جن کے نیچے سے پانی گزر جاتا تھا' جب آپ چلتے تھے تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے اور ذرا تیز چلتے تھے یوں جیسے بلندی سے نیچے کی طرف آ رہے ہوں' جب (کسی کی طرف) متوجہ ہوتے تھے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے' نگاہیں جھکا کے رکھتے تھے' آپ ﷺ کی نظر آسمان کے مقابلہ میں زیادہ تر زمین پر رہتی تھی' آپ ﷺ کی نظر زیادہ تر ملاحظہ کیلئے ہوتی تھی' اپنے اصحاب کو اپنے آگے چلنے کیلئے کہتے تھے اور جب کسی سے ملاقات ہوتی تو سلام میں پہل کرتے تھے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی گفتگو کے بارے میں بتائیں؟ اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ مسلسل حزین رہتے' ہمیشہ سوچ بچار کرتے' آپ ﷺ کو راحت نہ رہتی' زیادہ تر خاموش رہتے' ضرورت کے بغیر گفتگو نہیں کرتے تھے' کلام واضح ہوتا تھا اور

الْأَحْزَانِ، دَائِمَ الْفِكْرِ، لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ، طَوِيلَ السَّكْتِ، لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ، يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ، وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، فَصْلٌ، لَا فُضُولَ وَلَا تَقْصِيرَ، دَمِثٌ، لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِينِ، يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ، وَإِنْ دَقَّتْ، لَايَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ، لَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا، وَلَا مَا كَانَ لَهَا، فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ، لَمْ يَعْرِفْهُ أَحَدٌ وَلَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ، حَتَّى يَنْتَصِرَ لَهُ، وَلَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا، إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا، وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا، وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا يَضْرِبُ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنَى بَاطِنَ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ، جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ وَيَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بھرپور طریقہ سے اُسے ختم کرتے تھے' جامع کلمات استعمال کرتے تھے جو واضح ہوتے تھے' نہ فضول ہوتے تھے اور نہ کم ہوتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرم مزاج تھے نہ تو (دوسروں سے) لاتعلق رہتے تھے اور نہ ہی کسی کی بے عزتی کرتے تھے' نعمت کی تعظیم کرتے تھے خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اور کسی بھی نعمت کی مذمت نہیں کرتے تھے' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے پینے کی کسی چیز کی مذمت یا مدح نہیں کرتے تھے' دنیا کی وجہ سے غضب ناک نہیں ہوتے تھے' نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا کے ساتھ کوئی واسطہ تھا لیکن جب حق کی خلاف ورزی ہوتی تھی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت تبدیل ہو جاتی تھی اور کوئی بھی چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غضب کو روک نہیں سکتی تھی جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق کی مدد نہیں کر دیتے تھے' اپنی ذات کیلئے کبھی غصہ نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی بدلہ لیتے تھے' جب اشارہ کرتے تھے تو پوری ہتھیلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے اور جب حیرانگی کا اظہار کرتے تھے تو ہتھیلی کو پلٹ دیتے تھے' جب بات چیت کرتے تھے تو دائیں ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کے ساتھ ملا لیتے تھے اور جب غصہ میں آتے تھے تو منہ پھیر لیتے تھے اور رُخ موڑ لیتے تھے' جب خوش ہوتے تھے تو نگاہ جھکا لیتے تھے' عام طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا صرف مسکراہٹ ہوتی تھی' (اور مسکراتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت) اَولوں کی طرح (سفید اور چمکدار) محسوس ہوتے تھے۔

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا، ثُمَّ حَدَّثْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ، وَوَجَدْتُهُ قَدْ سَأَلَ أَبَاهُ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عرصہ تک اس روایت کو (حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) سے چھپا کے رکھا' پھر جب میں نے اُنہیں یہ روایت بیان کی تو یہ بات سامنے آئی کہ وہ اس بارے میں مجھ سے پہلے (حضرت ہند بن

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ مَدْخَلِهٖ وَمَخْرَجِهٖ وَشَكْلِهٖ، فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا

ابوہالہ رضی اللہ عنہ) سے رجوع کر چکے تھے' اُنہوں نے بھی (حضرت ہند رضی اللہ عنہ) سے وہی سوال کیا تھا جو میں نے اُن سے کیا تھا اور پھر مجھے یہ پتا چلا کہ اُنہوں نے (یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں اور گھر سے باہر کے معاملات کے بارے میں اپنے والد سے بھی دریافت کیا تھا۔ تو اُنہوں نے اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا' (یعنی سب کچھ وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا)۔

قَالَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَسَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ دُخُولُهُ لِنَفْسِهٖ مَأْذُونًا لَهُ فِي ذٰلِكَ، فَكَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى مَنْزِلِهٖ جَزَّأَ دُخُولَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: جُزْءًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءًا لِأَهْلِهٖ، وَجُزْءًا لِنَفْسِهٖ، ثُمَّ جَزَّأَ جُزْأَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا، وَكَانَ مِنْ سِيرَتِهٖ فِي جُزْءِ الْأُمَّةِ إِيثَارُ أَهْلِ الْفَضْلِ بِإِذْنِهٖ، وَقَسْمِهٖ عَلٰى قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِي الدِّينِ، فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ، فَيَتَشَاغَلُ بِهِمْ وَيُشْغِلُهُمْ فِيمَا أَصْلَحَهُمْ وَالْأُمَّةُ كَذَا مِنْ مَسْأَلَتِهٖ عَنْهُمْ وَإِيثَارِهٖ بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ وَيَقُولُ: لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَأَبْلِغُونِي حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ

(حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) نے بتایا: میں نے اپنے والد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (گھر میں) تشریف لانے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تھے تو گھر میں اپنے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے' ایک حصہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہوتا تھا' ایک حصہ اہلِ خانہ کیلئے ہوتا تھا اور ایک حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی ذات کیلئے ہوتا تھا۔ اپنی ذات والے مخصوص حصہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کیلئے استعمال کرتے تھے' یہ وقت ہر خاص و عام کو نصیب ہوتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے کچھ بھی لوگوں سے بچا کے نہیں رکھتے تھے' جو وقت اُمت کیلئے مخصوص ہوتا تھا اُس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت دینے اور وقت کی تقسیم کے حوالے سے فضیلت والے لوگوں کی دینی فضیلت کے حوالے سے ترجیحی رویہ اختیار کرتے تھے' کسی شخص کو ایک کام ہوتا تھا' کسی کو دو کام ہوتے تھے' کسی کو زیادہ کام ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کام کرتے تھے اور لوگوں کی بہتری کے کام کرتے تھے' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے اُن کے معاملات کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور جو چیز اُن کیلئے موزوں ہوتی تھی اُس

اِبْلَاغَهَا. فَاِنَّهُ مَنْ اَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ اِبْلَاغَهَا ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. لَا يَذْكُرُ عِنْدَهُ اِلَّا ذٰلِكَ وَلَا يَقْبَلُ مِنْ اَحَدٍ غَيْرِهِ يَدْخُلُونَ رُوَّادًا وَلَا يَفْتَرِقُونَ اِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ وَيَخْرُجُونَ اَدِلَّةً. يَعْنِي عَلَى الْخَيْرِ

حوالے سے اُن کے ساتھ ایثار سے کام لیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: موجود شخص غیر موجود تک تبلیغ کر دے اور جو شخص اپنی حاجت مجھ تک نہیں پہنچا سکتا اُس کے بارے میں مجھ تک اطلاع پہنچاؤ کیونکہ جو شخص کسی ایسے شخص کی حاجت مندی کی اطلاع حاکمِ وقت کو دے جو خود اپنی حاجت کی اطلاع نہ دے سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (اطلاع دینے والے شخص) کے دونوں قدموں کو جما ہوا رکھے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے (صرف اسی طرح کے اُمور) کا ذکر ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سے اس کے علاوہ قبول نہیں کرتے تھے' لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں علم کے حصول کیلئے حاضر ہوتے تھے اور (علم کے ساتھ) کھانا کھا کر اُٹھ کر جاتے تھے' وہ لوگ (بھلائی کے بارے میں) آگاہی حاصل کر کے جاتے تھے۔

قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِهِ، كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْزِنُ لِسَانَهُ اِلَّا مِمَّا يَعْنِيهِ، وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ، وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيهِ عَلَيْهِمْ، وَيَحْذَرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَطْوِيَ عَنْ اَحَدٍ بِشْرَهُ، وَلَا خُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهُ، وَيَسْاَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ، وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيهِ، وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيُوهِنُهُ، مُعْتَدِلُ الْاَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ، لَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ اَنْ يَغْفُلُوا اَوْ يَمَلُّوا، لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ، لَا يَقْصُرُ

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باہر کے معاملات کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دوران کیا کرتے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر ضروری گفتگو نہیں کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں اُلفت پیدا کرتے تھے' اُنہیں متنفر نہیں کرتے تھے' ہر قوم کے معزز فرد کی عزت افزائی کرتے تھے اور اُسے (یعنی معزز فرد ہی کو) اُن لوگوں کا نگران مقرر کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتیاط سے کام لیتے تھے لیکن پھر بھی کوئی شخص آپ کی طرف سے یہ چیز نہیں دیکھتا تھا کہ آپ نے ناگواری کا اظہار کیا ہو' جو لوگ موجود نہیں ہوتے تھے اُن کی خیر خبر دریافت کرتے تھے' لوگوں کے معاملات کے بارے میں تحقیق کرتے تھے' اچھائی کی تعریف کرتے تھے اور اُس کی تائید کرتے تھے اور بُرائی کی خرابی بیان

عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ. الَّذِينَ يَلُونَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ نَصِيحَةً وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً وَأَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُؤَازَرَةً.

کرتے تھے اور اُس کمزور کرتے تھے' معاملات میں میانہ روی اختیار کرتے تھے' اختلاف نہیں کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس اندیشہ کے تحت غافل نہیں ہوتے تھے کہ کہیں لوگ غفلت کا شکار نہ ہو جائیں' یا اُکتاہٹ کا شکار نہ ہو جائیں' ہر صورتِ حال کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیار رہتے تھے' حق میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے تھے اور اُس سے تجاوز بھی نہیں کرتے تھے' لوگوں میں سے بہترین لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے' اُن میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ فضیلت اُس شخص کو حاصل ہوتی تھی جو خیر خواہ ہو اور زیادہ قدر و منزلت اُس شخص کی ہوتی تھی جو دوسروں کے ساتھ اچھا طرزِ عمل اختیار کرتا ہو۔

قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَا يَقُومُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ، وَلَا يُوطِنُ الْأَمَاكِنَ، وَيَنْهَى عَنْ إِيطَانِهَا. وَإِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ، وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ. يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبٍ، لَا يَحْسَبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْهُ. مَنْ جَالَسَهُ أَوْ قَاوَمَهُ لِحَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ. وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ مِنْهُ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ. فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً. مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ. لَا تُرْفَعُ فِيهِ

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (محفل میں) تشریف فرما ہونے کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران کیا کرتے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بیٹھتے تھے' یا (محفل سے) اُٹھتے تھے تو ذکر کرتے تھے' آپ بیٹھنے کیلئے جگہ کو مخصوص نہیں کرتے تھے اور بیٹھنے کیلئے جگہ مخصوص کرنے سے (دوسروں کو بھی) منع کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو وہیں تشریف فرما ہو جاتے جو محفل کی آخری حد ہوتی تھی اور اسی بات کا حکم دیتے تھے' بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کو اُن کا حصہ (یعنی توجہ) دیتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھنے والوں میں کوئی یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ کوئی دوسرا شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اُس سے زیادہ معزز ہے' جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھتا یا کوئی شخص کسی کام کے سلسلہ میں اُٹھ کر چلا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا انتظار کرتے جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا' اگر کوئی شخص کوئی ضرورت

الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤَبَّنُ فِيهِ الْحُرُمُ، وَلَا تُثَنَّى فَلَتَاتُهُ، مُتَعَادِلِينَ يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ، يُوَقِّرُونَ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ الصَّغِيرَ، وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ، وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ،

کی چیز مانگتا تو آپ ﷺ اُسے (خالی ہاتھ) واپس نہیں کرتے تھے وہ چیز دے دیتے تھے یا زبانی طور پر (ہمدردی کا اظہار) کرتے تھے، آپ ﷺ کی عطا اور خوش اخلاقی لوگوں کیلئے کشادہ تھی، جس طرح (اولاد کیلئے) باپ ہوتا ہے، حق کے حوالے سے سب لوگ آپ ﷺ کے نزدیک برابر کی حیثیت رکھتے تھے، آپ ﷺ کی محفل بُردباری، حیاء، صبر اور امانت کی محفل ہوتی تھی جس میں آوازیں بلند نہیں ہوتی تھیں اور حرام باتیں نہیں ہوتی تھیں، لوگ اُس محفل میں تقویٰ کے حوالے سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے، لوگ تواضع کا اظہار کرتے تھے، بڑوں کی تعظیم کرتے تھے، چھوٹوں پر رحم کرتے تھے، حاجت مندوں کیلئے ایثار کرتے تھے اور غریب الوطن شخص کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ سِيرَتِهِ فِي جُلَسَائِهِ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَائِمَ الْبِشْرِ، سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ، لَيْسَ بِفَظٍّ، وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَّابٍ، وَلَا عَيَّابٍ، وَلَا مَدَّاحٍ يَتَغَافَلُ عَنْ مَا لَا يُشْتَهَى فَلَا يُؤْيَسُ مِنْهُ وَلَا يَخِيبُ فِيهِ، قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ: الْمِرَاءِ، وَالْإِكْثَارِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ، وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ: كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يُعَيِّرُهُ، وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ، لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ، إِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا، وَلَا

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے نبی اکرم ﷺ کے ہم نشین افراد کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ رہتے تھے، نرم اخلاق کے مالک تھے، آپ ﷺ بُرے اخلاق کے مالک، سخت مزاج یا چیخ و پکار کرنے والے نہیں تھے، آپ ﷺ عیب جوئی نہیں کرتے تھے، (خواہ مخواہ کی) تعریف نہیں کرتے تھے، جن چیزوں کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اُن کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے، تو آپ ﷺ سے مایوس نہیں ہوا جاتا تھا اور اس حوالے سے آپ ﷺ خرابی کا شکار نہیں ہوتے تھے، آپ ﷺ نے اپنی ذات کے حوالے سے تین چیزیں چھوڑ دی ہوئی تھیں: مشکوک مذہبی بحث، بکثرت (کلام) اور لایعنی چیزوں کا تذکرہ، اور آپ ﷺ نے لوگوں کے حوالے سے تین چیزیں چھوڑ دی ہوئی

يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ، مَنْ تَكَلَّمَ أَنْصَتُوا لَهُ حَتَّى يَفْرُغَ. حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ أَوَّلِهِمْ. يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ، وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ. حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ يَسْتَجْلِبُونَهُمْ وَيَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا عَنْ مُكَافِئٍ. وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَجُولَ. فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ.

تھیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے' کسی کو عار نہیں دلاتے تھے اور کسی کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہیں کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف وہ گفتگو کرتے تھے جس کے ثواب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمید ہوتی تھی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات چیت کرتے تھے تو آپ کے ساتھی یوں ہوتے تھے جیسے اُن کے سروں پر پرندے موجود ہیں' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوتے تھے تو وہ لوگ بات چیت کیا کرتے تھے' وہ لوگ بات چیت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اختلاف نہیں کرتے تھے' اگر کوئی شخص بات کرتا تھا تو اُس کے فارغ ہونے تک دوسرے لوگ خاموش رہتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں لوگ پہلے زمانہ کی باتیں بھی کیا کرتے تھے' جس بات پر لوگ ہنستے تھے اُس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہنس پڑتے تھے' جس بات پر لوگ حیرانگی کا اظہار کرتے تھے اُس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حیرانگی کا اظہار کرتے تھے' اجنبی شخص کی گفتگو اور سوال پوچھنے کے دوران زیادتی (یعنی بدتمیزی) پر صبر سے کام لیتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ جب تم کسی ضرورت مند کو دیکھو تو اُس کی مدد کرو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی طرف سے تعریف قبول نہیں کرتے تھے' البتہ بدلہ میں (تعریف کرنے والے) کی طرف سے قبول کر لیتے تھے' کسی بھی شخص کی بات درمیان میں نہیں کاٹتے تھے جب تک وہ شخص کسی ممنوعہ چیز کا ارتکاب نہیں کرتا تھا (اگر وہ غلط بات کہتا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع کر کے یا (محفل سے) اُٹھ کے اُس کی بات کاٹ دیتے تھے۔

وَسَأَلْتُهُ كَيْفَ كَانَ سُكُوتُ النَّبِيِّ صَلَّى

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: عَلَى أَرْبَعٍ: عَلَى الْحِلْمِ، وَالْحَذَرِ، وَالتَّقْدِيرِ، وَالتَّفْكِيرِ، فَأَمَّا تَقْدِيرُهُ فَفِي تَسْوِيَةِ النَّظَرِ وَالِاسْتِمَاعِ بَيْنَ النَّاسِ، وَأَمَّا تَفَكُّرُهُ فَفِيمَا يَفْنَى وَيَبْقَى، وَجُمِعَ لَهُ الْحِلْمُ فِي الصَّبْرِ. فَكَانَ لَا يُغْضِبُهُ شَيْءٌ وَلَا يَسْتَفِزُّهُ أَحَدٌ. جُمِعَ لَهُ الْحَذَرُ فِي أَرْبَعٍ: أَخْذُهُ بِالْحَسَنِ لِيُقْتَدَى بِهِ، وَتَرْكُهُ الْقَبِيحَ لِيُنْتَهَى عَنْهُ، وَاجْتِهَادُهُ الرَّأْيَ فِيمَا أَصْلَحَ أُمَّتَهُ، وَالْقِيَامُ فِيهَا، وَجَمَعَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تَسْلِيمًا كَثِيرًا

اُن سے سوال کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کیسی ہوتی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: چار چیزیں ہوتی تھیں: بُردباری' احتیاط' تخمینہ اور غوروفکر۔ جہاں تک تخمینہ کا تعلق ہے تو وہ لوگوں کے معاملات کے بارے میں باتیں سننے اور اُن کا جائزہ لینے کے حوالے سے ہوتا تھا' جہاں تک غوروفکر کا تعلق ہے تو وہ اس بارے میں ہوتا تھا کہ جو کچھ فنا ہو چکا ہے اور جو باقی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صبر میں بُردباری کو ملا دیا گیا تھا' تو کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غضب ناک نہیں کرتی تھی اور نہ ہی کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوفزدہ نہیں کر سکتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے چار چیزوں کے حوالے سے احتیاط جمع کر دی گئی تھی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اچھائی کو اختیار کرتے تھے تا کہ اُس کی پیروی کی جائے' بُرائی کو ترک کر دیتے تھے تا کہ اُس سے باز رہا جائے' اُمت کی بہتری کے اُمور کے بارے میں پوری کوشش کرتے تھے اور عملی طور پر اس کیلئے اقدامات کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کیلئے دنیا و آخرت (کی بھلائی اور بہتری) جمع کر دی تھی' اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھرپور درود وسلام نازل کرے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:
قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ صِفَةِ خَلْقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحُسْنِ صُورَتِهِ الَّتِي أَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَصِفَةِ أَخْلَاقِهِ الشَّرِيفَةِ الَّتِي خَصَّهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهَا مَا فِيهِ كِفَايَةٌ لِمَنْ تَعَلَّقَ مِنْ أُمَّتِهِ بِطَرَفٍ مِنْهَا. وَنَسْأَلُ اللّٰهَ مَوْلَانَا الْكَرِيمَ الْمَعُونَةَ عَلَى الِاقْتِدَاءِ بِشَرَائِعِ نَبِيِّهِ. وَلَنْ يَسْتَطِيعَ

امام آجری فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری شکل و صورت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورتی جس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ معزز اخلاق جو اللہ تعالیٰ نے بطورِ خاص آپ کو عطا کیے' اُن کے حوالے سے میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس میں اُس شخص کیلئے کفایت پائی جاتی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے تعلق رکھتا ہو اور اس حوالے سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہو' ہم اللہ تعالیٰ' جو ہمارا کریم پروردگار ہے' اُس سے اس بارے میں مدد کی دعا مانگتے ہیں کہ ہم اُس کے نبی

أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَتَخَلَّقَ بِأَخْلَاقِهِ إِلَّا مَنِ اخْتَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ مِمَّنْ أَحَبَّ مِنْ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَصَحَابَتِهِ. وَإِلَّا فَمَنْ دُونَهُمْ يَعْجِزُ عَنْ ذَلِكَ. وَلَكِنْ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ وَمُرَادُهُ فِي طَلَبِ التَّعَلُّقِ بِأَخْلَاقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَجَوْتُ لَهُ مِنَ اللهِ الْكَرِيمِ أَنْ يُثِيبَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمُرَادِهِ وَإِنْ ضَعُفَ عَنْهَا عَمَلُهُ.

کی شریعت (یا طریقوں) کی پیروی کریں' لوگوں میں سے کوئی بھی شخص صرف اسی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی پیروی کر سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو یہ چیز نصیب کرے اور یہ وہ شخص ہو گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ خانہ' اولاد اور اصحاب سے محبت رکھتا ہو' جو شخص ان کے علاوہ ہو گا وہ اس حوالے سے عاجز رہے گا' جس شخص کی نیت اور مراد یہ ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی پیروی کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کیلئے مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی نیت اور مراد کے مطابق اُسے اجر و ثواب عطا کرے گا' اگرچہ اس حوالے سے اُس شخص کا عمل کمزور ہو۔

1080- كَمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَصَفَ الْمُؤْمِنَ بِأَخْلَاقٍ كَرِيمَةٍ شَرِيفَةٍ. فَقَالَ فِيمَا وَصَفَهُ بِهِ: إِنْ سَكَتَ تَفَكَّرَ، وَإِنْ تَكَلَّمَ ذَكَرَ، وَإِذَا نَظَرَ اعْتَبَرَ، وَإِذَا اسْتَغْنَى شَكَرَ، وَإِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ، نِيَّتُهُ تَبْلُغُ، وَقُوَّتُهُ تَضْعُفُ، يَنْوِي كَثِيرًا مِنَ الْعَمَلِ، يَعْمَلُ بِطَاقَتِهِ مِنْهُ

جیسا کہ یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مؤمن کے پسندیدہ اور عمدہ اخلاق کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ جب وہ خاموش ہو گا تو غور و فکر کرے گا' جب کلام کرے گا تو ذکر کرے گا' جب دیکھے گا تو عبرت حاصل کرے گا' جب خوشحال ہو گا تو شکر کرے گا' جب آزمائش میں مبتلا ہو گا تو صبر کرے گا' اُس کی نیت (اجر و ثواب تک) پہنچ جائے گی اگرچہ اُس کی قوت کمزور ہو' وہ بہت سے اعمال کی نیت کرے گا لیکن اپنی طاقت کے مطابق ہی اُن پر عمل کرے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:
أَلَمْ تَسْمَعُوا رَحِمَكُمُ اللهُ إِلَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
{وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ}
[القلم: 4]

امام آجری فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! کیا آپ نے وہ نہیں سنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک تم عظیم اخلاق پر فائز ہو''۔

يُقَالُ: عَلَى أَدَبِ الْقُرْآنِ، فَمَنْ كَانَ

یہ بات کہی جاتی ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق) قرآن کے

اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَوَلِّيَهُ بِالْأَخْلَاقِ الشَّرِيفَةِ، فَلَيْسَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلُهُ فِي شَرَفِ الْأَخْلَاقِ

آداب تھے تو جس ہستی کو اللہ تعالیٰ نے معزز اخلاق سے نوازا ہو اخلاق کے حوالے سے فضیلت کے لحاظ سے اُن کے بعد یا اُن سے پہلے کوئی بھی اُن جیسا نہیں ہو سکتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق، قرآن تھا

1081- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ}

[القلم: 4]

فَخُلُقُهُ الْقُرْآنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک تم عظیم اخلاق پر فائز ہو"۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا۔

1082- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ}

[القلم: 4]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"بے شک تم عظیم اخلاق پر فائز ہو"۔

1081- رواہ مسلم: 746.

قَالَ: اَدَبُ الْقُرْآنِ

عطیہ بیان کرتے ہیں: (اس سے مراد) قرآن کے آداب ہیں۔

وہب بن منبہ کا بیان

1083- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ السُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدَ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: قَرَاْتُ اَحَدًا وَسَبْعِينَ كِتَابًا، فَوَجَدْتُ فِي جَمِيعِهَا اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُعْطِ جَمِيعَ النَّاسِ، مِنْ بَدْءِ الدُّنْيَا اِلَى انْقِضَائِهَا مِنَ الْعَقْلِ فِي جَنْبِ عَقْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا كَحَبَّةِ رَمْلٍ مِنْ بَيْنِ جَمِيعِ رِمَالِ الدُّنْيَا، وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْجَحُ النَّاسِ عَقْلًا وَاَفْضَلُهُمْ رَاْيًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوادریس نے وہب بن منبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے اکہتر کتابیں پڑھیں اور اُن تمام میں یہ بات ہی پائی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے آغاز سے لے کر اُس کے اختتام تک جتنی بھی عقل لوگوں کو عطا کی ہے' وہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل کے مقابلہ میں یوں ہے جس طرح دنیا کی ساری ریت کے مقابلہ میں ریت کا ایک ذرّہ ہوتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عقل کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ بھاری پلڑا رکھتے ہیں اور رائے (دانشمندی) کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔

حدیث کے مشکل الفاظ کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَاَنَا اُبَيِّنُ مِنَ غَرِيبِ حَدِيثِ اَبِي هَالَةَ، الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَلَى مَا بَيَّنَهُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِثْلِ: اَبِي عُبَيْدٍ، وَغَيْرِهِ، فَاِنَّهُ عِلْمٌ حَسَنٌ لِاَهْلِ الْعِلْمِ وَغَيْرِهِمْ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اب میں ابن ابوہالہ سے منقول روایت میں مذکور غریب الفاظ کی وضاحت کروں گا اور یہ وضاحت اُن علماء کے حوالے سے ہوگی جو مقدم حیثیت رکھتے ہیں جیسے ابوعبید اور دیگر حضرات۔ کیونکہ یہ اہلِ علم اور دیگر لوگوں کیلئے ایک عمدہ علم ہو گا۔

قَوْلُهُ فِي اَوَّلِ الْحَدِيثِ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَاْلَاُ

روایت کے آغاز میں اُن کا یہ کہنا: ''فَخْمًا مُفَخَّمًا''، یعنی عظیم معظم' یہ کہا جاتا ہے: وہ ایسا عظیم ہے جس کی عظمت واضح ہے۔ اور یہ

وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ: مَعْنَاهُ: عَظِيمًا، مُعَظَّمًا، يُقَالُ: فَخْمٌ بَيِّنُ الْفَخَامَةِ وَيُقَالُ: اَتَيْنَا فُلَانًا فَفَخَّمْنَاهُ، اَيْ عَظَّمْنَاهُ وَرَفَعْنَا مِنْ شَأْنِهِ وَقَالَ الشَّاعِرُ:

نَحْمَدُ مَوْلَانَا الْاَجَلَّ الْاَفْخَمَا

وَقَوْلُهُ: اَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ: الْمُشَذَّبُ: الطَّوِيلُ الْبَائِنُ، وَاَصْلُ التَّشْذِيبِ التَّفْرِيقُ يُقَالُ: شَذَّبْتُ الْمَالَ اِذَا فَرَّقْتُهُ، فَكَانَ الْمُفْرِطَ الطَّوِيلَ خَلْقُهُ وَلَمْ يُجْمَعْ، يُرِيدُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَكُنْ مُفْرِطَ الطُّولِ وَلٰكِنَّهُ بَيْنَ الرَّبْعَةِ وَبَيْنَ الْمُشَذَّبِ، وَقَوْلُهُ: اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ: يُرِيدُ شَعْرَهُ، يُرِيدُ اَنَّهُ كَانَ لَا يَفْرِقُ شَعْرَهُ اِلَّا اَنْ يَفْتَرِقَ الشَّعْرُ مِنْ قِبَلِهِ، وَيُقَالُ: كَانَ هٰذَا فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلُهُ: اَزْهَرُ اللَّوْنِ: يُرِيدُ اَبْيَضَ اللَّوْنِ مُشْرِقًا، مِثْلُ قَوْلِهِمْ: سِرَاجٌ يُزْهِرُ، اَيْ يُضِيءُ، وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الزُّهْرَةُ لِشِدَّةِ ضَوْئِهَا، فَاَمَّا الْاَبْيَضُ غَيْرُ الْمُشْرِقِ فَهُوَ الْاَمْهَقُ، وَقَوْلُهُ: اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ: يَعْنِي طُولَ الْحَاجِبَيْنِ وَدِقَّتَهُمَا، وَسُبُوغَهُمَا اِلَى

بات کہی جاتی ہے: ہم فلاں کے پاس آئے اور اُس کی تعظیم کی اور اُس کی شان کو بلند کیا۔ شاعر نے کہا ہے:

''ہم اپنے مولا کی حمد بیان کرتے ہیں جو جلیل القدر اور عظمت کا مالک ہے''۔

متن کے الفاظ میں لفظ ''مشذب'' کا مطلب: نمایاں طویل ہونا ہے۔ ''تشذیب'' کا لغوی معنی فرق کرنا ہے جیسے مال میں فرق کیا جائے تو اُس کیلئے لفظ ''شذبت المال'' استعمال ہو گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دراز قامت تھے اور راوی کی مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل القامتی میں افراط نہیں پایا جاتا تھا بلکہ آپ کا قدوقامت درمیانہ ہونے اور (زیادہ) طویل القامتی کے درمیان کا تھا۔ متن کے یہ الفاظ: اگر آپ بال بنا لیتے تھے تو مانگ نکل آتی تھی' مراد یہ ہے کہ بال الگ ہو جاتے تھے' اُن کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں میں مانگ نہیں نکالتے تھے' البتہ آگے کی طرف سے بال الگ ہو جاتے تھے (یعنی مانگ سی بن جاتی تھی)۔ ایک قول کے مطابق ایسا ابتدائے اسلام میں تھا' بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالا کرتے تھے۔ متن کے الفاظ: ''ازھر اللون'' سے مراد یہ ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چمکدار سفید تھا جیسے عرب کہتے ہیں: ''سراج یزھر'' یعنی وہ روشنی دیتا ہے' اسی سے لفظ ''زھرہ'' ماخوذ ہے کیونکہ اُس کی چمک زیادہ ہوتی ہے' جو سفید رنگت چمکدار نہ ہو اُس کیلئے لفظ ''امھق'' استعمال ہوتا ہے۔ متن کے الفاظ ''ازج الحواجب'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَبرو لمبے اور باریک تھے اور

مُؤَخَّرِ الْعَيْنَيْنِ ثُمَّ وَصَفَ الْحَوَاجِبَ فَقَالَ: سَوَابِغُ فِي غَيْرِ قَرَنٍ، وَالْقَرَنُ أَنْ يَطُولَ الْحَاجِبَانِ حَتَّى يَلْتَقِيَ طَرَفَاهُمَا قَالَ الْأَصْمَعِيُّ: كَانَتِ الْعَرَبُ تَكْرَهُ الْقَرَنَ، وَيُسْتَحَبُّ الْبَلَجُ، وَالْبَلَجُ أَنْ يَنْقَطِعَ الْحَاجِبَانِ فَيَكُونُ مَا بَيْنَهُمَا نَقِيًّا، وَقَوْلُهُ: أَقْنَى الْعِرْنِينِ: يَعْنِي الْمِعْطَسَ وَهُوَ الْمَرْسِنُ وَالْقَنَا فِيهِ، طُولُهُ وَدِقَّةُ أَرْنَبَتِهِ وَحَدَبٌ فِي وَسَطِهِ، وَقَوْلُهُ: يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ: يَعْنِي ارْتِفَاعَ الْقَصَبَةِ وَحُسْنَهَا وَاسْتِوَاءَ أَعْلَاهَا، وَإِشْرَافَ الْأَرْنَبَةِ قَلِيلًا، يَقُولُ: يَحْسُنُ قَنَا أَنْفِهِ اعْتِدَالٌ يَحْسَبُهُ قَبْلَ التَّأَمُّلِ أَشَمَّهُ، وَقَوْلُهُ: ضَلِيعَ الْفَمِ. يَعْنِي عَظِيمَهُ، يُقَالُ: ضَلِيعٌ بَيِّنُ الضَّلَاعَةِ، وَمِنْهُ قَوْلُ الْجِنِّيِّ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيعٌ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَحْمَدُ ذَلِكَ وَتَذُمُّ صِغَرَ الْفَمِ، قَوْلُهُ: دَقِيقُ الْمَسْرُبَةِ: وَالْمَسْرُبَةُ الشَّعْرُ الْمُسْتَدِقُّ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ إِلَى السُّرَّةِ قَوْلُهُ: كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ: يَعْنِي الْجِيدَ الْعُنُقَ، وَالدُّمْيَةَ الصُّورَةَ وَشَبَّهَهَا فِي بَيَاضِهَا بِالْفِضَّةِ، وَقَوْلُهُ: بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ: وَالْبَادِنُ: الضَّخْمُ،

آنکھوں کے کنارے تک پہنچتے تھے' اُس کے بعد اُنہوں نے اَبروؤں کی صفت بیان کرتے ہوئے یہ کہا: ''فی غیر قرن'' قرن سے مراد یہ ہے کہ وہ اتنے لمبے ہوں کہ اُن کے کنارے آپس میں مل جاتے۔ اصمعی کہتے ہیں: عرب اَبروؤں کے ملنے کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں اور ''بلج'' کو پسندیدہ قرار دیتے ہیں' ''بلج'' سے مراد یہ ہے کہ اَبرو ملے ہوئے نہ ہوں اور اُن کے درمیان کی جگہ صاف ہو۔ متن کے الفاظ: ''اقنی العرنین'' سے مراد چھینکنے کی جگہ یعنی ناک کا اگلا حصہ ہے اور اِس میں ''القنا'' سے مراد ناک کا لمبا ہونا اور اُس کے بانسے کا باریک ہونا اور درمیانی حصہ کا اُٹھا ہوا ہونا ہے۔ متن کے یہ الفاظ: ''اشم'' سے مراد یہ ہے کہ ناک کے بانسے کی بلندی اور ناک کو ستواں ہونے کے حوالہ سے اُس کی خوبصورتی کی وجہ سے دیکھنے والا ایسا محسوس کرتا تھا اور بانسہ' معمولی سا اُٹھا ہوا تھا' وہ یہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ناک اعتدال کے ساتھ اُٹھا ہوا تھا اور دیکھنے والا غور کیے بغیر دیکھنے پر یہ سمجھتا کہ شاید یہ (زیادہ) اُٹھا ہوا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''ضلیع الفم'' سے مراد اُس کا بڑا ہونا ہے جس طرح ایک جن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: ''میں اُن جنات میں سے بڑا ہوں''۔ عرب اس چیز کی تعریف کرتے ہیں اور وہ منہ کے چھوٹا ہونے کی مذمت کرتے ہیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ''دقیق المسربۃ'' مسربہ اُن بالوں کو کہتے ہیں جو گلے کے نیچے سے لے کر ناف تک ہوتے ہیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ''کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ'' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن بناوٹ کے اعتبار سے خوبصورت تھی اور اُس کی چمک کے حوالہ سے اُسے اُنہوں نے چاندی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ اُن کے یہ الفاظ:

يُقَالُ: بَدَنَ الرَّجُلُ، وَبَدَّنَ بِالتَّشْدِيدِ إِذَا أَسَنَّ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ: مُتَمَاسِكٌ: يُرِيدُ أَنَّهُ مَعَ بَدَانَتِهِ مُتَمَاسِكُ اللَّحْمِ، لَيْسَ بِمُسْتَرْخِيهِ، وَقَوْلُهُ: سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ: يَعْنِي أَنَّ بَطْنَهُ غَيْرُ مُسْتَفِيضٍ فَهُوَ مُسَاوٍ لِصَدْرِهِ وَأَنَّ صَدْرَهُ عَرِيضٌ فَهُوَ مُسَاوٍ لِبَطْنِهِ وَقَوْلُهُ: ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ: يَعْنِي الْأَعْضَاءَ هُوَ فِي وَصْفِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَهُ أَنَّهُ كَانَ جَلِيلَ الْمُشَاشِ أَيْ عَظِيمَ رُءُوسِ الْعِظَامِ مِثْلِ الرُّكْبَتَيْنِ وَالْمِرْفَقَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ، وَقَوْلُهُ: أَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ: يَعْنِي مَا جُرِّدَ عَنْهُ الثَّوْبُ مِنْ بَدَنِهِ، وَهُوَ أَنْوَرُ مِنَ النُّورِ، يُرِيدُ شِدَّةَ بَيَاضِهِ، وَقَوْلُهُ: طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ: وَالزَّنْدُ مِنَ الذِّرَاعِ مَا انْحَسَرَ عَنْهُ اللَّحْمُ، وَلِلزَّنْدِ رَأْسَانِ: الْكُوعُ، وَالْكُرْسُوعُ، فَالْكُرْسُوعُ رَأْسُ الزَّنْدِ الَّذِي يَلِي الْخِنْصَرَ، وَالْكُوعُ رَأْسُ الزَّنْدِ الَّذِي يَلِي الْإِبْهَامَ يُقَالُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ: أَنَّهُ كَانَ عَرِيضَ زَنْدِهِ شِبْرًا، وَقَوْلُهُ: رَحْبُ الرَّاحَةِ: يُرِيدُ أَنَّهُ وَاسِعُ الرَّاحَةِ، وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَحْمَدُ ذَلِكَ وَتَمْدَحُ بِهِ وَتَذُمُّ صِغَرَ الْكَفِّ وَضِيقَ الرَّاحَةِ، قَوْلُهُ: شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ: يَعْنِي أَنَّهُمَا إِلَى الْغِلَظِ وَالْقِصَرِ،

''بادن متماسك'' بادن سے مراد چوڑا چکلا ہونا ہے'یہ کہا جاتا ہے: ''بدن الرجل'' اور ''بدن'' یعنی شد کے ساتھ اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب آدمی عمر رسیدہ ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ''متماسك'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم چوڑا ہونے کے باوجود گوشت ڈھلکا ہوا نہیں تھا بلکہ کھنچا ہوا تھا۔ اُن کے یہ الفاظ: ''سواء البطن والصدر'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ باہر نکلا ہوا نہیں تھا بلکہ وہ سینہ کے برابر تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ چوڑا تھا لیکن وہ پیٹ کے برابر تھا۔ اُن کے یہ الفاظ: ''ضخم الكراديس'' میں کرادیس سے مراد اعضاء ہیں' جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے: ''جليل المشاش'' یعنی مرکزی ہڈیاں بڑی تھیں جیسے دونوں گھٹنے' دونوں کہنیاں' دونوں کندھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''انور المتجرد'' یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے اوپری حصہ پر لباس نہیں ہوتا تھا تو آپ سب سے زیادہ روشن محسوس ہوتے' اُن کی مراد یہ تھی کہ آپ کے جسم کا رنگ انتہائی سفید تھا۔ اُن کے الفاظ: ''طويل الزندين'' سے مراد کلائی ہے جہاں سے گوشت ہٹ جاتا ہے' کلائی کے دو حصے ہوتے ہیں: کوع اور کرسوع' کرسوع اُس حصہ کو کہتے ہیں جو کلائی کا وہ کنارہ ہے جو چھوٹی انگلی کی طرف ہو' اور کوع اُس کنارہ کو کہتے ہیں جو انگوٹھے کی طرف ہو۔ حسن بصری کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اُن کی کلائی زیادہ چوڑی تھی۔ اُن کے یہ الفاظ: ''رحب الراحة'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی کشادہ تھی اور عرب اس چیز کی تعریف کرتے ہیں اور اس حوالہ سے مدح بیان کرتے ہیں' جبکہ ہتھیلی کا چھوٹا ہونا یا تنگ ہونا قابلِ مذمت شمار

قَوْلُهُ: سَائِلُ الْأَطْرَافِ: يَعْنِي الْأَصَابِعَ. أَنَّهَا طِوَالٌ لَيْسَتْ بِمُتَعَقِّدَةٍ وَلَا مُنْقَبِضَةٍ. وَقَوْلُهُ: خُمْصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ: يَعْنِي الْأَخْمَصَ فِي الْقَدَمِ مِنْ تَحْتِهَا وَهُوَ مَا ارْتَفَعَ عَنِ الْأَرْضِ فِي وَسَطِهَا. أَرَادَ بِقَوْلِهِ خُمْصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ أَنَّ ذَلِكَ مِنْهُمَا مُرْتَفِعٌ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِأَرَحَّ وَالْأَرَحُّ هُوَ الَّذِي يَسْتَوِي بَاطِنُ قَدَمِهِ حَتَّى يَمَسَّ جَمِيعُهُ الْأَرْضَ وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ الضَّامِرَةِ الْبَطْنِ خُمْصَانَةٌ. قَوْلُهُ: مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ: يَعْنِي أَنَّهُ مَمْسُوحُ الْقَدَمَيْنِ فَالْمَاءُ إِذَا صُبَّ عَلَيْهِمَا مَرَّ عَلَيْهِمَا مَرًّا سَرِيعًا لِاسْتِوَائِهِمَا. قَوْلُهُ: إِذَا زَالَ زَالَ تَقَلُّعًا: هُوَ بِمَنْزِلَةِ مَا وَصَفَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ. وَقَوْلُهُ: يَخْطُو تَكَفُّؤًا وَيَمْشِي هَوْنًا: يَعْنِي أَنَّهُ يَمْتَدُّ إِذَا خَطَا وَيَمْشِي فِي رِفْقٍ غَيْرَ مُخْتَالٍ. لَا يَضْرِبُ غَطْفًا. وَالْهَوْنُ بِفَتْحِ الْهَاءِ الرِّفْقُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا} [الفرقان: 63] فَإِذَا ضَمَمْتَ الْهَاءَ فَهُوَ الْهَوَانُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {عَذَابَ الْهُونِ} [الانعام: 93] قَوْلُهُ: ذَرِيعُ الْمِشْيَةِ: يُرِيدُ أَنَّهُ مَعَ هَذَا الْمَشْيِ سَرِيعٌ

کرتے ہیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ”شثن الکفین والقدمین“ سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں بھاری تھے اور زیادہ بڑے نہیں تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ”سائل الاطراف“ میں اطراف سے مراد انگلیاں ہیں' یعنی وہ لمبی تھیں' ایسا نہیں ہے کہ وہ تنگ یا چھوٹی تھیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ”خمصان الاخمصین“ سے مراد یہ ہے کہ پاؤں کے نچلے حصہ میں اخمص تھا' یعنی وہ درمیان میں سے زمین سے اونچا تھا' اُن کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاؤں درمیان میں سے اونچے تھے' آپ ﷺ ”ارح“ نہیں تھے' ارح سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاؤں کا تلوا بالکل سیدھا ہوا اور پورا پاؤں زمین کے ساتھ مس ہوتا ہو۔ جس طرح (چھریرے جسم کی) دُبلے پیٹ والی عورت کو ”خمصانہ“ کہا جاتا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ”مسیح القدمین“ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے دونوں پاؤں ممسوح تھے' یعنی جب اُن پر پانی ڈالا جاتا تو تیزی سے گزر جاتا کیونکہ وہ دونوں پاؤں سیدھے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ”اذا زال زال تقلعا“ یہ اُسی طرح ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ صفت بیان کی تھی: ”اذا مشی تقلع“ (یعنی آپ ﷺ چلتے ہوئے قدم جما کر چلتے تھے)۔ اُن کے یہ الفاظ: ”یخطو تکفؤا ویمشی ھونا“ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ چلتے ہوئے لمبا قدم اُٹھاتے تھے اور پاؤں آرام سے زمین پر رکھتے تھے' تکبر کرنے والوں کی طرح زور سے نہیں رکھتے تھے۔ لفظ ”الھون“ میں ہاء پر زبر ہے اور اس سے مراد نرمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں کہ جب وہ زمین پر چلتے ہیں تو نرمی سے (چلتے ہیں)“۔

الْمِشْيَةِ. يُقَالُ: فَرَسٌ ذَرِيعٌ بَيِّنُ الذَّرَاعَةِ، إِذَا كَانَ سَرِيعًا. وَامْرَأَةٌ تَذْرَاعُ إِذَا كَانَتْ سَرِيعَةَ الْغَزْلِ. قَوْلُهُ: إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ: مَعْنَى الصَّبُّ الِانْحِدَارُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، رَحِمَهُ اللهُ: فَهَذِهِ صِفَاتُ خَلْقِهِ، وَأَمَّا صِفَاتُ أَخْلَاقِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَوْلُهُ: يَسُوقُ أَصْحَابَهُ: يُرِيدُ أَنَّهُ إِذَا مَشَى مَعَ أَصْحَابِهِ قَدَّمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَشَى وَرَاءَهُمْ. وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: يَبْسُرُ أَصْحَابَهُ: وَالْبَسْرُ السَّوْقُ. قَوْلُهُ: دَمِثًا: وَالدَّمِثُ مِنَ الرِّجَالِ السَّهْلُ اللَّيِّنُ. قَوْلُهُ: لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِينِ: يُرِيدُ أَنَّهُ لَا يَحْقِرُ النَّاسَ وَلَا يُهِينُهُمْ وَلَيْسَ بِالْجَافِي الْغَلِيظِ الْفَظِّ وَلَا الْحَقِيرِ الضَّعِيفِ. قَوْلُهُ: يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ: يَقُولُ: إِنَّهُ لَا يَسْتَصْغِرُ شَيْئًا أُوتِيَهُ، وَإِنْ كَانَ صَغِيرًا، وَلَا يَحْقِرُهُ. وَقَوْلُهُ: وَلَا يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ: يَعْنِي أَنَّهُ كَانَ لَا يَصِفُ الطَّعَامَ بِطَيِّبٍ وَلَا فَسَادٍ إِنْ كَانَ فِيهِ. وَقَوْلُهُ: إِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ: مَعْنَى أَعْرَضَ عَدَلَ بِوَجْهِهِ وَذَلِكَ فِعْلُ الْحَذِرِ مِنَ الشَّيْءِ وَالْكَارِهِ لِلْأَمْرِ. وَأَشَاحَ. الْإِشَاحَةُ تَكُونُ بِمَعْنَيَيْنِ: أَحَدُهُمَا الْجِدُّ

اور اگر آپ اس لفظ میں ہاء پر پیش پڑھیں تو یہ توہین کے معنی میں استعمال ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”توہین کا عذاب“۔

اُن کے یہ الفاظ: ”ذریع المشیة“ اس سے مراد یہ ہے کہ اس طرح چلنے کے ہمراہ آپ ﷺ تیز چلا کرتے تھے' یہ کہا جاتا ہے: گھوڑا ذریع کے طور پر چلا جو ذراعت واضح تھی جبکہ وہ تیز چلا ہو' اسی طرح عورت کیلئے لفظ ”تذراع“ استعمال ہوتا ہے جبکہ وہ تیزی سے سوت کاتتی ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ”اذا مشی کانما ینحط من صبب“ لفظ ”صب“ کا معنی: اوپر سے نیچے کی طرف آنا ہے۔

امام آجری فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے ظاہری حلیہ کا بیان تھا جہاں تک آپ ﷺ کے اخلاق کے بیان کا تعلق ہے (تو اُس کے الفاظ کی وضاحت یہ ہے:)

اُن کے یہ الفاظ: ”یسوق اصحابه“ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے اصحاب کو اپنے آگے چلنے کیلئے کہتے تھے اور خود اُن کے پیچھے چلتے تھے۔ ایک اور روایت میں ”یبسر اصحابه“ کے الفاظ ہیں اور ”بسر“ کا مطلب چلانا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ”دمثا“ دمث اُس شخص کو کہتے ہیں جو آسان اور نرم ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ”لیس بالجافی ولا المھین“ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کی تحقیر اور توہین نہیں کرتے تھے اور آپ ﷺ نہ تو سخت مزاج اور شدت پسند تھے اور نہ ہی کمزور اور حقیر تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ”یعظم النعمة وان دقت“ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو جو چیز دی جاتی تھی آپ اُسے کمتر نہیں سمجھتے تھے'

فِي الْأَمْرِ وَالْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ. يُقَالُ: أَشَاحَ إِذَا عَدَلَ بِوَجْهِهِ وَهَذَا مَعْنَى الْحَرْفِ فِي هَذَا وَمِنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، أَيْ عَدَلَ بِوَجْهِهِ وَذَلِكَ فِعْلُ الْحَذِرِ مِنَ الشَّيْءِ وَالْكَارِهِ الْأَمْرَ وَقَوْلُهُ: يَفْتَرُّ: أَيْ يَبْتَسِمُ وَمِنْهُ يُقَالُ: فَرَرْتُ الدَّابَّةَ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى سِنِّهَا. وَقَوْلُهُ: عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ يَعْنِي: الْبَرَدَ شَبَّهَ ثَغْرَهُ بِهِ. وَالْغَمَامُ السَّحَابُ. وَقَوْلُهُ: فِي دُخُولِهِ: جَزَّأَ جُزْأَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ: وَيَرُدُّ ذَلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ: يَعْنِي أَنَّ الْعَامَّةَ كَانَتْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ فِي مَنْزِلِهِ كُلَّ وَقْتٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ يُوصِلُ إِلَيْهَا حَقَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ بِالْخَاصَّةِ الَّتِي تَصِلُ إِلَيْهِ. فَتُوَصِّلُهُ إِلَى الْعَامَّةِ. وَقَوْلُهُ: يَدْخُلُونَ رُوَّادًا: هُوَ جَمْعُ رَائِدٍ وَالرَّائِدُ أَصْلُهُ الَّذِي يَبْعَثُ بِهِ الْقَوْمُ يَطْلُبُ لَهُمُ الْكَلَأَ وَمَسَاقِطَ الْغَيْثِ وَلَمْ يُرِدِ الْكَلَأَ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ وَلَكِنَّهُ ضَرَبَهُ مَثَلًا لِمَا يَلْتَمِسُونَ عِنْدَهُ مِنَ الْعِلْمِ وَالنَّفْعِ فِي دِينِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ. وَقَوْلُهُ: لَا يَتَفَرَّقُونَ إِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ: الذَّوَاقُ أَصْلُهُ الطَّعْمُ. وَلَمْ يُرِدِ الطَّعْمَ هَا هُنَا. وَلَكِنَّهُ ضَرَبَهُ مَثَلًا لِمَا

اگرچہ وہ چھوٹی سی ہوتی تھی اور اُسے حقیر نہیں سمجھتے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''لا یذم ذواقا ولا یمدحه'' یعنی آپ ﷺ کھانے کو عمدہ یا خراب نہیں کہتے تھے' اگرچہ اُس کھانے میں وہ چیز پائی جاتی تھی۔ اُن کے یہ الفاظ: ''اذا غضب اعرض واشاح'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ ﷺ اعراض کرتے تھے تو پورا رُخ پھیر لیتے تھے اور ایسا اُس وقت ہوتا تھا جب کسی چیز سے روکنا مقصود ہو' یا کسی معاملہ پر ناگواری کا اظہار مقصود ہو۔ لفظ ''الاشاحة'' دو معنی میں استعمال ہوتا ہے' ایک معنی یہ ہے کہ کسی معاملہ کے بارے میں بھرپور کوشش کی جائے اور ایک معنی یہ ہے کہ چہرہ پھیر لیا جائے اور یہاں یہی مفہوم مراد ہے' جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان میں یہی معنی مقصود ہے: ''آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ وہ نصف کھجور کے ذریعہ ہو''۔ پھر آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا اور اشاحة کیا' یعنی چہرہ پھیر لیا' اور یہ کسی چیز سے بچنے کیلئے' یا کسی معاملہ پر ناگواری کے اظہار کیلئے ہوتا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یفتر'' یعنی آپ ﷺ مسکرا دیتے' عربی میں کہا جاتا ہے: ''فررت الدابة'' جب میں نے اُس کے دانتوں کا جائزہ لیا ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ''حب الغمام'' اس سے مراد اولے ہیں' اُن کے ساتھ تشبیہ چمک کی وجہ سے دی گئی ہے' ''الغمام'' سے مراد بادل ہے' نبی اکرم ﷺ کے گھر کے معاملات کے بارے میں اُن کا یہ کہنا: ''جزا جزاه بینه وبین الناس ویرد ذلك بالخاصة علی العامة'' اس سے مراد یہ ہے کہ عام لوگ ہر وقت آپ ﷺ کی خدمت میں آپ کے گھر میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے' البتہ آپ ﷺ اُس مخصوص حصہ میں سے اُن عام افراد کا حق اُن تک پہنچا دیتے تھے جو

يَنَالُونَهُ عِنْدَهُ مِنَ الْخَيْرِ. وَقَوْلُهُ: يَخْرُجُونَ أَدِلَّةً: يَعْنِي يَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِهِ بِمَا قَدْ تَعَلَّمُوهُ. فَيَدُلُّونَ عَلَيْهِ النَّاسَ وَيُنَبِّئُونَهُمْ بِهِ وَهُوَ جَمْعُ دَلِيلٍ. مِثْلُ: شَحِيحٌ وَأَشِحَّةٌ، وَسَرِيرٌ وَأَسِرَّةٌ. وَقَوْلُهُ: وَذَكَرَ مَجْلِسَهُ: لَا تُؤَبَّنُ فِيهِ الْحُرَمُ: يَعْنِي لَا تُقْذَفُ فِيهِ. يُقَالُ: أَبَنْتُهُ بِكَذَا مِنَ الشَّرِّ. إِذَا رَمَيْتُهُ وَمِنْهُ حَدِيثُ الْإِفْكِ: أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي بِمَنْ وَاللهِ. مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَمِنْهُ رَجُلٌ مَأْبُونٌ أَيْ: مَعْرُوفٌ بِخَلَّةِ سُوءٍ رُمِيَ بِهَا. وَقَوْلُهُ: وَلَا تُثْنَى فَلَتَاتُهُ: يَعْنِي أَيْ لَا يَتَحَدَّثُ بِهَفْوَةٍ أَوْ زَلَّةٍ إِنْ كَانَتْ فِي مَجْلِسِهِ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ. وَمِنْهُ يُقَالُ: ثَنَوْتُ الْحَدِيثَ إِذَا أَذَعْتُهُ. وَالْفَلَتَاتُ جَمْعُ فَلْتَةٍ وَهِيَ هَا هُنَا الزَّلَّةُ وَالسَّقْطَةُ. وَقَوْلُهُ: إِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ. كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرَ: يَعْنِي أَنَّهُمْ يَسْكُنُونَ. فَلَا يَتَحَرَّكُونَ وَيَغُضُّونَ أَبْصَارَهُمْ. وَالطَّيْرُ لَا تَسْقُطُ إِلَّا عَلَى سَاكِنٍ. وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ حَلِيمًا وَقُورًا: إِنَّهُ لَسَاكِنُ الطَّائِرِ. وَقَوْلُهُ: لَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا عَنْ مُكَافِئٍ: عَنَى إِذَا ابْتُدِئَ بِمَدْحٍ كَرِهَ ذَلِكَ فَإِذَا

اُن خاص افراد کے حوالے سے ہوتا تھا جو آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو سکتے تھے اور پھر وہ خواص' عام افراد تک (دینی تعلیمات یا ضروریات کی چیزیں) پہنچا دیتے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یدخلون روادا'' یہ لفظ ''رائد'' کی جمع ہے' یہ اُس شخص کو کہتے ہیں جسے لوگ اس لیے آگے بھیج دیتے ہیں تا کہ وہ اُن کیلئے گھاس والی جگہ اور بارش کے نزول کا مقام تلاش کرے' یہاں مراد گھاس نہیں ہے بلکہ اُنہوں نے مثال بیان کی ہے کہ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں علم کے حصول کیلئے اور دین و دنیا کے نفع کے حصول کیلئے حاضر ہوتے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''لا یتفرقون الا عن ذواق'' ذواق کا اصل مطلب کھانا ہے' لیکن یہاں کھانا مراد نہیں ہے بلکہ اُنہوں نے یہ مثال بیان کی ہے کہ لوگوں کو آپ ﷺ کے پاس سے بھلائی نصیب ہوتی تھی۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یخرجون ادلة'' یعنی جب وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس سے نکلتے تھے تو وہ آپ ﷺ سے علم حاصل کر چکے ہوتے تھے اور وہ اس کے حوالے سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے اور لوگوں کو اُس علم کے بارے میں اطلاع دیتے تھے' یہ لفظ ''دلیل'' کی جمع ہے' جیسے لفظ ''شحیح و اشحة'' اور ''سریر و اسرة'' ہے۔ اُن کے یہ الفاظ جس میں اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی محفل کا ذکر کیا: ''لا توبن فیه الحرم'' یعنی اُس میں اُنہیں ڈالا نہیں جاتا تھا' یہ کہا جاتا ہے: ''ابنته بکذا من الشر'' میں نے اُسے خرابی سے اس طرح الگ کر لیا۔ اسی طرح حدیث افک میں ہے: ''اشیروا علی فی اناس ابنوا اهلی بمن واللہ ما علمت علیه من سوء قط'' (تم مجھے اُن لوگوں کے حوالے سے مشورہ دو جنہوں نے میری اُس اہلیہ کے حوالہ سے الزام عائد کیا ہے

اصْطَنَعَ مَعْرُوفًا فَأَثْنَى عَلَيْهِ مُثْنٍ وَشَكَرَهُ قَبِلَ ثَنَاءَهُ

جو اُس شخص کے حوالہ سے ہے جس کے بارے میں مجھے کسی بُرائی کا علم نہیں ہے)۔ اسی طرح لفظ "رجل مابون" کا مطلب ایسا شخص ہے جس پر یہ الزام ہو کہ وہ بُرا ساتھی ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: "لا تثنی فلتاته" یعنی اُس محفل میں ہفوات اور لغزشیں نہیں ہوتی تھیں، اگرچہ محفل میں دوسرے لوگ بھی موجود ہوتے تھے، اسی لفظ سے یہ جملہ ہے: "ثنوت الحدیث" جب آپ نے اُسے بکھیر دیا ہو، لفظ "الفلتات" لفظ "فلتة" کی جمع ہے اور یہاں اس سے مراد پھسلنا اور گر جانا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: "اذا تکلم اطرق جلساؤہ کان علی رءوسهم الطیر" یعنی وہ لوگ یوں ساکن بیٹھے رہتے تھے کہ حرکت نہیں کرتے تھے اور وہ نگاہیں جھکا کے رکھتے تھے، اس کی وجہ یہ ہے کہ پرندہ کسی ساکن چیز پر ہی بیٹھتا ہے، جب کوئی شخص بُردبار اور باوقار ہو تو اُس کیلئے یہ کہا جاتا ہے: وہ پرندہ کو ساکن کرنے والا ہے (یعنی پرندہ آ کر بیٹھ سکتا ہے)۔ اُن کے یہ الفاظ: "لا یقبل الثناء الا عن مکافئ" اس سے اُن کی مراد یہ ہے کہ اگر صرف تعریف کی جاتی تو آپ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے، لیکن جب آپ ﷺ کسی کے ساتھ اچھائی کرتے اور پھر کوئی آپ کی تعریف کرتا اور شکر گزاری کا اظہار کرتا تو آپ ﷺ اُس کی تعریف کو قبول کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ إِلَيْهِ

باب: نبی اکرم ﷺ کی اس خصوصیت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی طرف سیر کروائی

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، رَحِمَهُ اللهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو جو

وَمِمَّا خَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مِمَّا أَكْرَمَهُ بِهِ. وَعَظَّمَ شَأْنَهُ زِيَادَةً مِنْهُ لَهُ فِي الْكَرَامَاتِ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ حَتَّى وَصَلَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ عُرِجَ بِهِ إِلَى السَّمَاوَاتِ فَرَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى. رَأَى مَلَائِكَةَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَأَى إِخْوَانَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى وَصَلَ إِلَى مَوْلَاهُ الْكَرِيمِ فَأَكْرَمَهُ بِأَعْظَمِ الْكَرَامَاتِ. وَفَرَضَ عَلَيْهِ وَعَلَى أُمَّتِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَذَلِكَ بِمَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ. ثُمَّ أَصْبَحَ بِمَكَّةَ سَرَّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهِ أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَسْخَنَ بِهِ أَعْيُنَ الْكَافِرِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ.

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ} [الاسراء: 1]

وَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أُسْرِيَ بِهِ وَكَيْفَ رَكِبَ الْبُرَاقَ وَكَيْفَ عُرِجَ بِهِ وَنَحْنُ نَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

خصوصیات عطا کی ہیں جن کی وجہ سے آپ ﷺ کی عزت افزائی کی اور آپ ﷺ کی شان کی عظمت کو زیادہ کیا اور اپنی طرف سے جو مزید نعمت' بزرگی کے حوالے سے عطا کی' وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو جسم اور عقل سمیت سیر کروائی یہاں تک کہ آپ کو بیت المقدس لے گیا' پھر وہاں سے آسمان کی طرف اوپر لے گیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیوں کو ملاحظہ فرمایا' آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کے فرشتوں کو' اپنے بھائی دیگر انبیاء کرام کو دیکھا یہاں تک کہ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں بھی حاضر ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سب سے زیادہ عزت والی چیزوں سے سرفراز کیا اور آپ پر اور آپ کی اُمت پر پانچ نمازیں فرض کیں' یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں ایک ہی رات میں پیش آیا تھا' اگلے دن صبح آپ پھر مکہ میں تھے' اس واقعہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیں اور کافروں اور تمام ملحدین کی آنکھوں کو گرم کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو لے گئی رات کے ایک حصہ میں' مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک' وہ مسجد اقصیٰ جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اُس بندہ کو اپنی نشانیاں دکھائیں' بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے کہ آپ کو کیسے سیر کرائی گئی' کیسے آپ براق پر سوار ہوئے' کیسے آپ اوپر گئے؟ تو اگر اللہ نے چاہا تو اب ہم اُن روایات کو ذکر کریں گے۔

واقعہ معراج کا بیان

1084- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن شہاب زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا مَعًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جَاءَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ: جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَافْتَحْ فَفَتَحَ قَالَ: فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى

''میرے گھر کی چھت کو کھولا گیا' میں اُس وقت مکہ میں تھا' جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اُنہوں نے میرے سینہ کو کھولا اور اُسے زمزم کے ذریعہ دھویا' پھر وہ سونے سے بنا ہوا ایک طشت لے کر آئے جو حکمت اور ایمان دونوں کے ساتھ بھرا ہوا تھا' اُنہوں نے وہ (حکمت اور ایمان) میرے سینہ میں ڈال دیا اور پھر اُسے بند کر دیا' پھر اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے' جب میں آسمان کے پاس آیا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو! اُس نے دریافت کیا: کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جبریل! اُس نے دریافت کیا: کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' اُس نے دریافت کیا: کیا اُنہیں پیغام دے کر بلوایا گیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم دروازہ کھولو' تو اُس نے دروازہ کھول دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب ہم آسمانِ دنیا پر چڑھے تو وہاں ایک صاحب موجود تھے جن کے دائیں طرف

-1084 رواہ البخاری:3342 ومسلم:163۔

فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ: قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ عَنْ شِمَالِهِ بَكَى، قَالَ: ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: لِخَازِنِهَا: افْتَحْ فَفَتَحَ، فَقَالَ: لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ خَازِنُ سَمَاءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَعِيسَى، وَمُوسَى، وَإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي سَمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ.

لوگ موجود تھے اور بائیں طرف لوگ موجود تھے' جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتے تھے تو ہنستے تھے اور جب بائیں طرف دیکھتے تھے تو روتے تھے۔ اُنہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور جو دائیں طرف اور بائیں طرف لوگ موجود ہیں یہ اُن کی اولاد ہیں' ان میں سے دائیں طرف والے لوگ اہلِ جنت ہیں اور بائیں طرف والے لوگ اہلِ جہنم ہیں' جب یہ اپنے دائیں طرف دیکھتے ہیں تو ہنس پڑتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں' پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ ہم دوسرے آسمان پر آئے تو اُنہوں نے اُس کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو! اُس نے دروازہ کھول دیا' اُس دربان کے ساتھ بھی اُس کی مانند مکالمہ ہوا جو آسمانِ دنیا کے دربان کے ساتھ ہوا تھا' پھر اُس نے دروازہ کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ذکر کی کہ آپ ﷺ نے آسمانوں میں حضرت آدم' حضرت ادریس' حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی' تاہم یہ بات ثابت نہیں ہو سکی کہ اُن کے مقامات کیا تھے (یعنی کون سے آسمان پر کس نبی سے ملاقات ہوئی؟)۔ تاہم اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام کو آسمانِ دنیا پر پایا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا تھا۔ (اُس کے بعد حدیث کا بقیہ حصہ ہے)

وَقَالَ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب جبرائیل اور نبی اکرم ﷺ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا عِيسَى قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ

حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب میں گزرنے لگا تو میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے بھی یہی کہا کہ نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید! میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے بھی کہا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید! میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے فرمایا: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید ہو! میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

ابن شہاب کی ایک روایت

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ بِمُسْتَوَى الْعَرْشِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ: فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ بِمُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَقَالَ:

ابن شہاب زہری نے ابن حزم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہم نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں عرش کے سامنے آ گیا۔ ابن حزم اور حضرت انس بن مالک نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں وہ لے کر واپس آیا، جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کے پروردگار نے آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اُس نے اُن پر پچاس نمازیں

مُوسَى، مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ: مُوسَى، رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ، وَهِيَ خَمْسُونَ {مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ} [ق: 29] قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشَّاهَا مَا غَشَّى مِنَ أَلْوَانٍ مَا أَدْرِي مَا هِيَ قَالَ: ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

فرض کی ہیں۔تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے پروردگار سے رجوع کریں کیونکہ آپ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رجوع کیا تو اُس نے نصف (نمازیں) معاف کر دیں۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: پھر اپنے پروردگار سے رجوع کریں (یعنی کمی کیلئے کہیں) آپ کی اُمت ان کی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں نے دوبارہ اپنے پروردگار سے رجوع کیا تو اُس نے کہا: یہ پانچ ہیں لیکن اجروثواب کے اعتبار سے پچاس ہوں گی کیونکہ میرا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ پھر میں واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے کہا: آپ واپس اپنے پروردگار سے رجوع کریں۔تو میں نے کہا: اب مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر جبریل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر سدرۃ المنتہیٰ تک آئے تو اُسے مختلف قسم کے رنگوں نے ڈھانپ لیا ہوا تھا' مجھے اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ یہ کیا چیز ہے' پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں موتیوں کے شگوفے تھے اور وہاں کی مٹی مشک کی تھی''۔

حضرت ابوسعید خدری کی نقل کردہ روایت

1085- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{سُبْحَانَ الَّذِی اَسْرَی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی} [الاسراء: 1]

''پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندہ کو رات کے ایک حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک''۔

قَالَ: حَدَّثَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

اُتِیتُ بِدَابَّةٍ هِیَ اَشْبَهُ الدَّوَابِّ بِالْبَغْلِ، لَهُ اُذُنَانِ مُضْطَرِبَتَانِ وَهُوَ الْبُرَاقُ الَّتِی كَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ تَرْكَبُهُ قَبْلِی. فَرَكِبْتُهُ فَانْطَلَقَ بِی تَقَعُ یَدَاهُ عِنْدَ مُنْتَهَی بَصَرِهٖ، فَسَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ یَمِینِی: یَا مُحَمَّدُ، عَلَی رِسْلِكَ اَسْاَلُكَ، فَمَضَیْتُ، فَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَیْهِ، ثُمَّ سَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ شِمَالِی: یَا مُحَمَّدُ، عَلَی رِسْلِكَ اَسْاَلُكَ، فَمَضَیْتُ وَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَیْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْنِی امْرَاَةٌ عَلَیْهَا مِنْ كُلِّ زِینَةِ الدُّنْیَا رَافِعَةً یَدَیْهَا تَقُولُ: عَلَی رِسْلِكَ اَسْاَلُكَ، فَمَضَیْتُ فَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَیْهَا، ثُمَّ اَتَیْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ اَوْ قَالَ: الْمَسْجِدَ الْاَقْصَی، فَنَزَلْتُ عَنِ الدَّابَّةِ فَاَوْثَقْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِی كَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ تُوثِقُ بِهَا، ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّیْتُ فِیهِ، فَقَالَ لِی جِبْرِیلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ: مَاذَا رَاَیْتَ فِی وَجْهِكَ؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اپنے واقعہ معراج کے بارے میں بتایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو جانوروں میں سے خچر کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا' اُس کے دو کان تھے جو ہل رہے تھے یہ وہ براق تھا جس پر مجھ سے پہلے کے انبیاء نے سواری کی تھی' میں بھی اُس پر سوار ہو گیا' وہ مجھے لے کر روانہ ہوا تو اُس کا ایک قدم وہاں تک جاتا تھا جہاں تک نگاہ جاتی ہے' میں نے اپنے دائیں طرف ایک نداء سنی: اے محمد! آپ ٹھہریں! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے (یا میں آپ سے کچھ مانگتا ہوں)۔ میں چلتا رہا' میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی' پھر میں نے اپنے بائیں طرف ایک آواز سنی' کسی نے مجھے پکار کر کہا: اے محمد! آپ ٹھہر جائیے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے (یا میں آپ سے کچھ مانگتا ہوں)۔ لیکن میں چلتا رہا' میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی' پھر میرے پاس ایک عورت آئی جس پر دنیا کی ہر قسم کی زیب و زینت موجود تھی' اُس نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے اور کہہ رہی تھی: آپ ٹھہر جائیے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔ لیکن میں چلتا رہا اور میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی یہاں تک کہ میں بیت المقدس آ گیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مسجد اقصیٰ آ گیا' وہاں میں جانور سے اُترا اور میں نے اُسے اُس حلقہ کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء

يَمِينِي: يَا مُحَمَّدُ عَلَى رِسْلِكَ أَسْأَلُكَ، فَمَضَيْتُ وَلَمْ أُعَرِّجْ عَلَيْهِ فَقَالَ: ذَلِكَ دَاعِيَ الْيَهُودِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ وَقَفْتَ عَلَيْهِ لَتَهَوَّدَتْ أُمَّتُكَ قُلْتُ: ثُمَّ سَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ يَسَارِي: يَا مُحَمَّدُ عَلَى رِسْلِكَ أَسْأَلُكَ، فَمَضَيْتُ وَلَمْ أُعَرِّجْ عَلَيْهِ فَقَالَ: ذَاكَ دَاعِي النَّصَارَى أَمَا إِنَّكَ لَوْ وَقَفْتَ عَلَيْهِ تَنَصَّرَتْ أُمَّتُكَ قُلْتُ: ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْنِي امْرَأَةٌ عَلَيْهَا مِنْ كُلِّ زِينَةِ الدُّنْيَا رَافِعَةً يَدَيْهَا، تَقُولُ: عَلَى رِسْلِكَ، أَسْأَلُكَ، فَمَضَيْتُ وَلَمْ أُعَرِّجْ عَلَيْهَا فَقَالَ: تِلْكَ الدُّنْيَا تَزَيَّنَتْ لَكَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ وَقَفْتَ عَلَيْهَا لَاخْتَرْتَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ، قَالَ: ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ: أَحَدُهُمَا فِيهِ لَبَنٌ، وَالْآخَرُ: فِيهِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ فَاشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ

اپنے جانوروں کو باندھا کرتے تھے‘ پھر میں مسجد میں داخل ہوا‘ میں نے اُس میں نماز ادا کی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ نے کیا دیکھا تھا؟ میں نے کہا: میں نے اپنے دائیں طرف ایک پکار سنی تھی: اے محمد! آپ ٹھہر جایئے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔ لیکن میں چلتا رہا‘ میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی۔ تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ وہ یہودیت کی طرف دعوت دینے والا تھا‘ اگر آپ اُس کے پاس ٹھہر جاتے تو آپ کی اُمت یہودیت اختیار کر لیتی۔ میں نے جبریل علیہ السلام کو بتایا کہ میں نے اپنے بائیں طرف بھی ایک آواز سنی تھی: اے محمد! آپ ٹھہریئے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے‘ لیکن میں چلتا رہا اور اُس طرف توجہ نہیں دی۔ تو جبریل علیہ السلام نے بتایا: وہ عیسائیت کی طرف دعوت دینے والا تھا‘ اگر آپ اُس کے پاس ٹھہر جاتے تو آپ کی اُمت عیسائیت اختیار کر لیتی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ایک عورت میرے سامنے آئی تھی جس پر دنیا کی ہر قسم کی زیب و زینت تھی‘ اُس نے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے اور وہ یہ کہہ رہی تھی: آپ ٹھہر جایئے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے‘ لیکن میں چلتا رہا‘ میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں کی۔ تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ وہ دنیا تھی جو آراستہ ہو کر آپ کے سامنے آئی تھی‘ اگر آپ اُس کے پاس ٹھہر جاتے تو آپ نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو اختیار کر لینا تھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے جن میں سے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی‘ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: آپ کسی ایک کو حاصل کر لیں اور ان دونوں میں سے جس کو چاہیں اُسے پی لیں۔ تو میں نے دودھ کو لیا اور اُسے پی لیا‘ تو جبریل

علیہ السلام نے کہا: آپ نے فطرت کے مطابق کام کیا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے۔

حضرت ابوسعید کی نقل کردہ ایک اور روایت

1086- قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قِيلَ لَهُ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ، غَوَتْ اُمَّتُكَ،

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا:

''اگر آپ شراب کو اختیار کر لیتے تو آپ کی اُمت نے گمراہ ہو جانا تھا''۔

وَقَالَ: اَبُو هَارُونَ: عَنْ اَبِي سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ جِيءَ بِالْمِعْرَاجِ الَّذِي تَعْرُجُ فِيهِ اَرْوَاحُ بَنِي آدَمَ فَاِذَا اَحْسَنُ مَا رَاَيْتُ: اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْمَيِّتِ كَيْفَ يُحَدُّ بِبَصَرِهِ اِلَيْهِ؟ فَعُرِجَ بِنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا اِلَى بَابِ سَمَاءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفَتَحُوا لِي وَسَلَّمُوا عَلَيَّ وَاِذَا مَلَكٌ يَحْرُسُ السَّمَاءَ، يُقَالُ لَهُ: اِسْمَاعِيلُ، مَعَهُ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ، مَعَ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مِائَةُ اَلْفِ مَلَكٍ قَالَ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: پھر مجھے معراج کروائی گئی اور میں بلند ہو کر اُس مقام پر آیا جہاں اولادِ آدم کی ارواح ہوتی ہیں تو وہ جگہ سب سے زیادہ خوبصورت تھی' کیا تم نے میت کو دیکھا ہے کہ کیسے اُس کی نگاہ اُس کی طرف گئی ہوئی ہوتی ہے؟ پھر وہ مجھے ساتھ لے کر اوپر کی طرف بڑھے یہاں تک کہ ہم آسمانِ دنیا کے دروازہ تک پہنچ گئے' جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جبریل! اُن فرشتوں نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! دریافت کیا گیا: کیا اُنہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا گیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے میرے لیے دروازہ کھول دیا اور مجھ پر درود بھیجا' تو وہ فرشتہ جو آسمان کی حفاظت کر رہا تھا اُس کا نام اسماعیل تھا اور اُس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے ہیں اُن میں سے ہر ایک فرشتہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ}

''تمہارے پروردگار کے لشکروں کو صرف وہی جانتا ہے''۔

[المدثر: 31]

قَالَ: فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا هُوَ تُعْرَضُ عَلَيْهِ أَرْوَاحُ ذُرِّيَّتِهِ، فَإِذَا كَانَ رُوحُ مُؤْمِنٍ قَالَ: رُوحٌ طَيِّبٌ وَرِيحٌ طَيِّبَةٌ، اجْعَلُوا كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَإِذَا كَانَ رُوحُ كَافِرٍ قَالَ: رِيحٌ خَبِيثَةٌ وَرُوحٌ خَبِيثٌ، اجْعَلُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ لَهُمْ مَشَافِرُ كَمَشَافِرِ الْإِبِلِ وَقَدْ وُكِّلَ بِهِمْ مَنْ يَأْخُذُ بِمَشَافِرِهِمْ وَيَجْعَلُ فِي أَفْوَاهِهِمْ صَخْرًا مِنْ نَارٍ، فَتَخْرُجُ مِنْ أَسَافِلِهِمْ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ {الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا} [النساء: 10] الْآيَةَ ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ تُجْبَذُ لُحُومُهُمْ فَتُدَسُّ فِي أَفْوَاهِهِمْ فَيُقَالُ: كُلُوا كَمَا أَكَلْتُمْ فَإِذَا أَكْرَهُ مَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ. فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْهَمَّازُونَ، اللَّمَّازُونَ، الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، ثُمَّ نَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہاں ایک شخص تھا جو بالکل اُسی طرح تھا جیسے اُس دن تھا جب اللہ تعالیٰ نے اُسے پیدا کیا تھا اُس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی اور اُس کے سامنے اُس کی اولاد کی ارواح پیش کی جارہی تھی' جب کسی مؤمن کی روح ہوتی تھی تو وہ کہتا تھا: یہ پاکیزہ روح ہے اور پاکیزہ خوشبو ہے' تم اسے علیین میں نوٹ کرلو' اور جب کسی کافر کی روح ہوتی تو وہ کہتا تھا: یہ خبیث روح ہے اور بُودار بُو ہے' تم اسے سجّین میں نوٹ کرلو۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ آپ کے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے مجھے سلام کیا اور مجھے خوش آمدید کہا' پھر وہ بولے: نیک نبی کو خوش آمدید! پھر میں نے دیکھا کہ وہاں کچھ لوگ تھے جن کے اونٹوں کے جیسے ہونٹ تھے اور اُن کے ہونٹوں کو پکڑنے کیلئے کچھ لوگوں کو مقرر کیا گیا تھا وہ اُن کے منہ میں آگ کے بنے ہوئے پتھر ڈالتے تھے جو اُن کے نیچے سے نکل جاتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھاتے تھے اور یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھرا کرتے تھے۔ پھر میں نے دیکھا تو کچھ لوگ نظر آئے جن کے گوشت کھینچے جارہے تھے اور اُن کے منہ میں ڈالے جارہے تھے' اُن سے کہا جاتا تھا: تم لوگ کھاؤ جیسے پہلے کھاتے تھے' تو یہ ناپسندیدہ ترین منظر تھا۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: یہ غیبت کرنے والے لوگ ہیں جو عیب جوئی کیا کرتے تھے اور لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ پھر میں نے دیکھا تو مجھے کچھ لوگ نظر آئے جو ایک دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے جس پر

عَلَى مَائِدَةٍ عَلَيْهَا لَحْمٌ مَشْوِيٌّ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُ مِنَ اللَّحْمِ وَإِذَا حَوْلَهُمُ الْجِيَفُ، فَجَعَلُوا يُقْبِلُونَ عَلَى الْجِيَفِ، يَأْكُلُونَ مِنْهَا وَيَدَعُونَ ذَلِكَ اللَّحْمَ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الزُّنَاةُ عَمَدُوا إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ وَتَرَكُوا مَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ.

بھنا ہوا گوشت رکھا ہوا تھا اور وہ میں نے جو دیکھا ہے اُس میں سب سے بہترین گوشت تھا لیکن اُس کے اردگرد مُردار پڑا ہوا تھا اور وہ سب مُردار کی طرف جا رہے تھے اور اُسے کھا رہے تھے اور اُس گوشت کو چھوڑ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ زنا کرنے والے لوگ ہیں' یہ اُس چیز کا قصد کرتے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کیلئے حرام قرار دیا تھا اور اُس چیز کو ترک کر دیتے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کیلئے حلال قرار دیا تھا۔

ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ لَهُمْ بُطُونٌ كَأَنَّهَا التَّنُّورُ وَهُمْ عَلَى سَابِلَةِ آلِ فِرْعَوْنَ، فَإِذَا مَرَّ بِهِمْ آلُ فِرْعَوْنَ ثَارُوا فَتَمِيلُ بِأَحَدِهِمْ بَطْنُهُ فَيَقَعُ فَيَطَؤُهُمْ آلُ فِرْعَوْنَ بِأَرْجُلِهِمْ وَهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَى النَّارِ غُدُوًّا وَعَشِيًّا. فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا فِي بُطُونِهِمْ فَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ {الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ} [البقرة: 275] ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ مُعَلَّقَاتٍ بِأَرْجُلِهِنَّ فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ اللَّاتِي يَزْنِينَ، وَيُقَتِّلْنَ أَوْلَادَهُنَّ. ثُمَّ صَعِدْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ، وَحَوْلَهُ تَبَعٌ مِنْ أُمَّتِهِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى

پھر میں نے دیکھا تو وہاں مجھے کچھ لوگ نظر آئے جن کے پیٹ تنور کی مانند تھے اور وہ آلِ فرعون کے راستہ میں تھے' جب آلِ فرعون اُن کے پاس سے گزرتے تو یہ لپک جاتے' اُن میں سے کوئی ایک اپنے پیٹ کو لے کر آگے ہوتا تو گر جاتا اور آلِ فرعون اپنے پاؤں کے ذریعے اُنہیں روند دیتے' ان لوگوں کے سامنے صبح وشام آگ پیش کی جاتی تھی۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ اپنے پیٹ میں سود کھانے والے لوگ ہیں' ان کی مثال اُس شخص کی مانند ہے جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو۔ پھر میں نے دیکھا کہ کچھ خواتین ہیں جو اپنے پاؤں کے بل لٹکی ہوئی ہیں' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کرتی تھیں اور اپنی اولاد کو قتل کر دیا کرتی تھیں۔ پھر ہم دوسرے آسمان کی طرف چڑھے تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے' اُن کے اردگرد اُن کی اُمت میں سے اُن کے پیروکار موجود تھے' اُن کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمک رہا تھا)' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور مجھے

السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ، يَحْيَى، وَعِيسَى، شَبِيهٌ أَحَدُهُمْ بِصَاحِبِهِ ثِيَابُهُمَا وَشَعْرُهُمَا فَسَلَّمَا عَلَيَّ وَرَحَّبَا بِي، ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

خوش آمدید کہا۔ پھر ہم تیسرے آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں دو خالہ زاد بھائی یعنی حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام موجود تھے وہ دونوں ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے تھے اُن کا لباس بھی اور اُن کے بال بھی ایک دوسرے جیسے تھے اُن دونوں نے مجھے سلام کیا اور اُن دونوں نے مجھے خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر آئے تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور مجھے خوش آمدید کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا} [مریم: 57]

''اور ہم نے اُسے بلند مقام کی طرف اُٹھالیا''۔

(اس سے یہی مراد ہے کہ وہ چوتھے آسمان پر ہیں)۔

ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ الْمُحَبَّبُ فِي قَوْمِهِ وَحَوْلَهُ تَبَعٌ كَثِيرٌ مِنْ أُمَّتِهِ فَوَصَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: طَوِيلُ اللِّحْيَةِ، تَكَادُ لِحْيَتُهُ تَمَسُّ سُرَّتَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، فَوَصَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعْرِ، لَوْ كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصَانِ خَرَجَ شَعْرُهُ مِنْهُمَا، فَقَالَ مُوسَى: يَزْعُمُ النَّاسُ أَنِّي أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهَذَا أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنِّي، وَلَوْ كَانَ وَحْدَهُ لَمْ أُبَالِ وَلَكِنْ كُلُّ نَبِيٍّ وَمَنِ اتَّبَعَهُ مِنْ أُمَّتِهِ، ثُمَّ

پھر ہم پانچویں آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے جو اپنی قوم کے افراد کے درمیان تھے اور اُن کے اردگرد اُن کی اُمت کے بہت سے افراد تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ اُن کی داڑھی لمبی تھی اُن کی داڑھی تقریباً ناف تک آرہی تھی اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چھٹے آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود تھے اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور خوش آمدید کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک ایسے شخص تھے جن کے بال زیادہ تھے اگر اُنہوں نے دو قمیصیں بھی پہنی ہوئی ہوتیں تو بھی اُس میں سے اُن کے بال نکل آتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز میں ہوں حالانکہ یہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجھ سے زیادہ معزز ہیں اگر وہ

مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ جَالِسٌ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَقِيلَ لِي: هَذَا مَكَانُكَ وَمَكَانُ أُمَّتِكَ، ثُمَّ تَلَا:

اکیلے ہوتے تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی لیکن ہر نبی کے ساتھ اُس کی اُمت کے کچھ افراد تھے جو اُس کی پیروی کرتے تھے۔ پھر ہم ساتویں آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے جو اپنی پشت کو بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور بولے: نیک نبی کو خوش آمدید! پھر مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کا اور آپ کی اُمت کا ٹھکانہ ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

{إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ} [آل عمران: 68]

''بے شک لوگوں میں سے ابراہیم کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن کی پیروی کی اور یہ نبی ہے اور ایمان والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کا دوست ہے''۔

ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ، فَصَلَّيْتُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ نَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِشَجَرَةٍ إِنْ كَانَتِ الْوَرَقَةُ مِنْهَا لَمُغَطِّيَةٌ هَذِهِ الْأُمَّةَ وَإِذَا فِي أَصْلِهَا عَيْنٌ تَخْرُجُ فَانْشَعَبَتْ شُعْبَتَيْنِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ: أَمَّا هَذَا فَهُوَ نَهْرُ الرَّحْمَةِ، وَأَمَّا هَذَا فَهُوَ الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَاغْتَسَلْتُ مِنْ نَهْرِ الرَّحْمَةِ فَغُفِرَ لِي مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِي وَمَا تَأَخَّرَ، ثُمَّ أَخَذْتُ عَلَى الْكَوْثَرِ حَتَّى دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَإِذَا فِيهَا رُمَّانٌ

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر میں بیت المعمور میں داخل ہو گیا' میں نے اُس میں نماز ادا کی' اُس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر قیامت تک دوبارہ اُن کی باری نہیں آتی' پھر میں نے دیکھا تو وہاں ایک درخت موجود تھا کہ اُس کا ایک پتا پوری اُمت کو ڈھانپ لیتا' اُس کی جڑ میں سے ایک چشمہ نکل رہا تھا جس کے دو حصے ہو رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ رحمت کی نہر ہے اور یہ حوضِ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرے گا۔ تو میں نے رحمت کی نہر میں غسل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی' پھر میں نے کوثر کو لیا (یا میں اُس کی طرف آیا) اور میں جنت میں داخل ہو گیا تو اُس میں ایسی چیزیں تھیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں اور کسی انسان کے دل میں اُن کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا' اُس میں انار ایسے تھے جیسے مقتبہ اونٹوں کی کھال ہوتی ہے اور اُس میں پرندے یوں

كَأَنَّهُ جُلُودُ الْإِبِلِ الْمُقَتَّبَةِ. وَإِذَا فِيهَا طَيْرٌ كَأَنَّهَا الْبُخْتُ.

تھے جیسے بختی اونٹ ہوتا ہے۔

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذِهِ لَطَيْرٌ نَاعِمَةٌ فَقَالَ: آكِلُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا يَا أَبَا بَكْرٍ. وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَأْكُلَ مِنْهَا. وَرَأَيْتُ جَارِيَةً فَسَأَلْتُهَا: لِمَنْ أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فَبَشَّرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ وَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً. فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: بِمَ أَمَرَكَ رَبُّكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ. فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَنْ يَقُومُوا بِهَذَا فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ. فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا. ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مُوسَى. فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي إِذَا مَرَرْتُ بِمُوسَى حَتَّى فَرَضَ عَلَيَّ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَقَالَ لِي مُوسَى: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ رَجَعْتُ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ أَوْ قَالَ: مَا أَنَا بِرَاجِعٍ فَقِيلَ لِي: فَإِنَّ لَكَ بِهَذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ صَلَاةً. الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَمَنْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ ثُمَّ لَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً. وَمَنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو پرندہ نعمت والا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! میں اُس میں سے کھاؤں گا اور مجھے یہ اُمید ہے کہ تم بھی اُس میں سے کھاؤ گے۔ میں نے وہاں ایک خاتون دیکھی' اُس سے دریافت کیا کہ تم کس کی بیوی ہو؟ اُس نے جواب دیا: زید بن حارثہ کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اس خاتون کے حوالے سے بشارت دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے ایک حکم دیا اور مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں' جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کے پروردگار نے آپ کو کیا حکم دیا ہے؟ میں نے کہا: اُس نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا: آپ واپس جائیں! اور اُس سے تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی اُمت انہیں ادا نہیں کر پائے گی۔ میں اپنے پروردگار کی طرف واپس گیا اور اُس سے درخواست کی تو اُس نے مجھے دس معاف کر دیں۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا' پھر میں مسلسل اپنے پروردگار کی طرف جاتا رہا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرتا (تو وہ اور کم کرنے کیلئے کرتے) یہاں تک کہ پروردگار نے مجھ پر پانچ نمازیں فرض کیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کہا کہ آپ اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور تخفیف کی درخواست کریں۔ تو میں نے کہا: اب مجھے واپس جاتے ہوئے حیاء آتی ہے' میں واپس نہیں جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو ان

عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ وَاحِدَةً

پانچ کے بدلے میں پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا کیونکہ ایک نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے' جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر اُس پر عمل نہ کرے تو اُس کیلئے بھی ایک نیکی نوٹ کی جائے گی اور جو شخص اُس پر عمل کر لے گا تو اُس کیلئے دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی اور جو شخص بُرائی کا ارادہ کرے اور اُس پر عمل نہ کرے تو اُس کیلئے کچھ بھی نوٹ نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ اُس پر عمل کر لے تو اُس کیلئے ایک بُرائی نوٹ کی جائے گی''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

1087- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُسْرَجًا مُلْجَمًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: اسْكُنْ، فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ فَارْفَضَّ عَرَقًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس براق لایا گیا' یہ اُس رات کی بات ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کرائی گئی' اُس پر زین رکھی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُچھلنے لگا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اُس سے کہا: تم ٹھہر جاؤ! تم پر ایسا کوئی شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) زیادہ معزز ہو۔ تو وہ (پشیمانی کی وجہ سے) عرق آلود ہو گیا۔

حضرت ابن عباس کی نقل کردہ روایت

1088- أَنْبَأَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

1087- رواه الترمذی:3130، وصححه الألبانی فی صحیح الترمذی:2503.

1088- رواه أحمد 309/1، وعزاه الهیثمی فی المجمع 64/1.

عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي قَالَ: ثُمَّ أَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ قَالَ: فَضِقْتُ بِأَمْرِي وَعَلِمْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِيَّ فَقَعَدْتُ مُعْتَزِلًا حَزِينًا فَمَرَّ بِي عَدُوُّ اللهِ أَبُو جَهْلٍ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيَّ، ثُمَّ قَالَ كَالْمُسْتَهْزِئِ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُسْرِيَ بِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ: فَقَالَ: إِلَى أَيْنَ؟ قُلْتُ: إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: فَلَمْ يُرِهِ أَنَّهُ مُكَذِّبُهُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْحَدَ الْحَدِيثَ قَالَ: فَقَالَ: إِنْ دَعَوْتُ إِلَيْكَ قَوْمَكَ أَتُحَدِّثُهُمْ مِثْلَ مَا حَدَّثْتَنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: يَا مَعْشَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ هَلُمُّوا إِلَيَّ قَالَ: فَانْتَقَضَتِ الْمَجَالِسُ فَجَاءُوا حَتَّى جَلَسُوا إِلَيْهِمَا قَالَ: فَقَالَ أَبُو

''جب مجھے رات کے وقت معراج کروائی گئی تو اگلے دن میں مکہ میں موجود تھا' مجھے اپنے معاملہ کی مشکل کا احساس ہوا اور مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے' میں الگ تھلگ پریشان بیٹھا ہوا تھا' میرے پاس سے اللہ کا دشمن ابوجہل گزرا' وہ آیا اور میرے پاس آ کر بیٹھ گیا' پھر اُس نے مذاق اُڑانے کے انداز میں پوچھا: کیا کچھ ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات مجھے سیر کروائی گئی۔ اُس نے دریافت کیا: کہاں کی؟ میں نے جواب دیا: بیت المقدس تک کی۔ ابوجہل نے کہا: اور پھر صبح کے وقت آپ ہمارے درمیان بھی موجود ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: ابوجہل کی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ رائے نہیں تھی کہ آپ اُس کے ساتھ غلط بیانی کریں گے' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُن کی بات کا انکار نہ کیا جائے۔ ابوجہل نے کہا: اگر میں آپ کی قوم کو آپ کے پاس بلا کر لاؤں تو کیا آپ اُنہیں بھی وہ بات بیان کریں گے جو آپ نے مجھے بیان کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو ابوجہل نے کہا: اے کعب بن لوی کے خاندان کے لوگو! میرے پاس آؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ محفل بھر گئی اور لوگ آ گئے اور ان دونوں کے پاس بیٹھ گئے تو ابوجہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ اپنی

جَهْلٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدِّثْ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتَنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُسْرِيَ بِيَ اللَّيْلَةَ فَقَالُوا: إِلَى أَيْنَ؟ فَقُلْتُ: إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالُوا: ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: فَبَيْنَ مُصَفِّقٍ وَآخَرَ وَاضِعٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مُسْتَعْجِبًا لِلْكَذِبِ زَعَمَ. قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا الْمَسْجِدَ؟ قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ مَنْ قَدْ سَافَرَ إِلَى ذَلِكَ الْبَلَدِ وَرَأَى الْمَسْجِدَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَهَبْتُ أَنْعَتُ فَمَا زِلْتُ أَنْعَتُ حَتَّى لُبِسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ قَالَ: فَجِيءَ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَتَّى وُضِعَ دُونَ دَارِ عَقِيلٍ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: أَمَّا النَّعْتُ فَقَدْ أَصَبْتَ

قوم کو بھی وہ بات بیان کیجئے جو آپ نے مجھے بیان کی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات مجھے سیر کرائی گئی۔ لوگوں نے دریافت کیا: کہاں تک کی؟ میں نے جواب دیا: بیت المقدس تک کی۔ لوگوں نے دریافت کیا: پھر آپ صبح ہمارے درمیان بھی موجود ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے حیرانگی کا اظہار کیا' کسی نے تالی پیٹی' کسی نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا' اُن کا یہ گمان تھا کہ یہ غلط بیانی ہے۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: کیا آپ یہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے سامنے اُس مسجد کا نقشہ بیان کریں؟ راوی بیان کرتے ہیں: حاضرین میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جو اُس شہر تک سفر کر کے گئے ہوئے تھے اور اُنہوں نے وہ مسجد دیکھی ہوئی تھی (اور اُنہیں یہ بات معلوم تھی کہ نبی اکرم ﷺ کبھی بھی وہاں نہیں گئے ہیں)۔ تو نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے اُن لوگوں کے سامنے اُس کا نقشہ بیان کرنا شروع کیا' میں مسلسل اُن کے سامنے بیان کرتا رہا یہاں تک کہ کسی جگہ پر نقشہ بیان کرنے میں مجھے اُلجھن ہوئی تو وہ مسجد میرے سامنے آ گئی' میں اُس کی طرف دیکھ رہا تھا' وہ عقیل کے گھر کے پیچھے نظر آ رہی تھی' میں اُس کی طرف دیکھ کر (بیان کرتا جا رہا تھا)۔ تو لوگوں نے کہا: جہاں تک نقشہ کی بات ہے تو وہ آپ نے درست بیان کیا ہے۔

حضرت ابوبکر کی تصدیق اور صدیق کا خطاب

1089- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي

امام عبدالرزاق نے معمر کے حوالے سے' زہری کے حوالے سے' عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ جلدی سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بولے: یہ آپ کے آقا' ان کا یہ کہنا ہے کہ گزشتہ رات اُنہیں بیت المقدس تک

حَدِيثِهِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سَعَى رِجَالٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا لَهُ: هَذَا صَاحِبُكَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَدْ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ لَيْلَتِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَوَ قَالَ ذَاكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَأَنَا أَشْهَدُ إِنْ كَانَ قَالَ ذَاكَ لَقَدْ صَدَقَ. قَالُوا: تُصَدِّقُهُ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ الشَّامَ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَرَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَعَمْ. أَنَا أُصَدِّقُهُ بِأَبْعَدَ مِنْ ذَلِكَ. أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَلِذَلِكَ سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: الصِّدِّيقَ

سیر کرائی گئی اور پھر اُسی رات میں وہ واپس بھی آ گئے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اُنہوں نے یہ بات کہی ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: جی ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر اُنہوں نے یہ بات کہی ہے تو اُنہوں نے سچ بیان کیا ہوگا۔ اُن لوگوں نے کہا: کیا آپ اُن کی اس بات کو سچ قرار دے رہے ہیں کہ وہ ایک ہی رات میں ''شام'' چلے بھی گئے ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں اس سے زیادہ دور کی باتوں کے حوالے سے بھی اُن کی تصدیق کرتا ہوں' میں تو آسمان کی خبروں کے بارے میں بھی اُن کی تصدیق کرتا ہوں جو صبح و شام آتی ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اسی لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ''صدیق'' کا خطاب دیا گیا۔

امام آجری کی بحث

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ مَيَّزَ جَمِيعَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرِي لَهُ عَلِمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَسْرَى بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِلَيْهِ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ. لَا أَنَّ الْإِسْرَاءَ كَانَ مَنَامًا وَذَلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ لَوْ قَالَ: وَهُوَ بِالْمَشْرِقِ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي بِالْمَغْرِبِ لَمْ يُرَدَّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ وَلَمْ يُعَارَضْ وَإِذَا قَالَ: كُنْتُ لَيْلَتِي بِالْمَغْرِبِ، لَكَانَ قَوْلُهُ كَذِبًا. وَكَانَ قَدْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص ان تمام روایات کو جمع کرے جو ہم نے ذکر کی ہیں' وہ یہ بات جان لے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جسم اور عقل سمیت سیر کروائی گئی تھی' ایسا نہیں ہے کہ یہ سفر نیند کے عالم میں (خواب کے دوران ہوا تھا) اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جو مشرق میں موجود ہو' وہ یہ کہے کہ میں خواب میں گزشتہ رات مغرب چلا گیا تھا تو اُس کے قول کو مسترد نہیں کیا جائے گا اور کوئی بھی اُس کے مدمقابل نہیں آئے گا' اور اگر وہ شخص یہ کہے کہ گزشتہ رات میں مغرب میں تھا تو اب اُس کا قول جھوٹ شمار ہوگا اور یہ کہا جائے گا کہ تم نے ایک بڑی بات کہی ہے جبکہ وہ شہر اتنی دور ہو کہ

تَقُوْلَ بِعَظِيمٍ اِذَا كَانَ مِثْلُ ذَلِكَ الْبَلَدِ غَيْرَ وَاصِلٍ اِلَيْهِ فِي لَيْلَتِهِ لَا خِلَافَ فِي هَذَا. فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ: لِاَبِي جَهْلٍ وَلِسَائِرِ قَوْمِهِ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنِّي بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ عَلَى وَجْهِ الْمَنَامِ لَقَبِلُوا مِنْهُ ذَلِكَ وَلَمْ يَتَعَجَّبُوا مِنْ قَوْلِهِ وَلَقَالُوا لَهُ: صَدَقْتَ وَذَلِكَ اَنَّ الْاِنْسَانَ قَدْ يَرَى فِي النَّوْمِ كَاَنَّهُ فِي اَبْعَدِ مِمَّا اَخْبَرْتَنَا وَلَكِنَّهُ لَمَّا قَالَ لَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُسْرِيَ بِيَ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ كَانَ خِلَافًا لِلْمَنَامِ عِنْدَ الْقَوْمِ وَكَانَ هَذَا فِي الْيَقْظَةِ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ. فَقَالُوا لَهُ: فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ ذَهَبْتَ اِلَى الشَّامِ وَاَصْبَحْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا؟ ثُمَّ قَوْلُهُمْ: لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَذَا صَاحِبُكَ يَزْعُمُ اَنَّهُ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ رَجَعَ مِنْ لَيْلَتِهِ وَقَوْلُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَهُمْ وَمَا رَدَّ عَلَيْهِمْ. كُلُّ هَذَا دَلِيلٌ لِمَنْ عَقَلَ وَمَيَّزَ عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهُ اَسْرَى بِهِ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ وَشَاهَدَ جَمِيعَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ، وَدُخُولُهُ الْجَنَّةَ. وَجَمِيعُ مَا رَاَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَفَرَضَ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ كُلُّ ذَلِكَ لَا

وہاں ایک رات میں پہنچا نہ جا سکتا ہو' اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تو اگر نبی اکرم ﷺ نے ابوجہل سے اور دیگر لوگوں سے یہ کہا ہوتا کہ میں نے گزشتہ رات خواب میں یہ دیکھا گویا کہ میں بیت المقدس میں موجود ہوں' تو اُن لوگوں نے آپ کی اس بات کو قبول کر لینا تھا اور آپ کی اس بات پر حیرانگی کا اظہار نہیں کرنا تھا اور آپ کو یہ کہنا تھا کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کیونکہ آدمی نیند کے دوران اس سے زیادہ دور کی چیز بھی دیکھ سکتا ہے جو آپ نے ہمیں بیان کی ہے۔ لیکن جب نبی اکرم ﷺ نے اُن سے یہ فرمایا کہ گزشتہ رات مجھے بیت المقدس کی سیر کروائی گئی' تو اب اُن لوگوں کے نزدیک یہ واقعہ نیند کا نہیں تھا' یہ بیداری کا واقعہ تھا اور یہ سیر آپ کے جسم اور عقل سمیت ہوئی تھی' اسی لیے اُن لوگوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: کیا ایک ہی رات میں آپ ''شام'' چلے بھی گئے اور صبح پھر ہمارے درمیان موجود ہیں۔ پھر اُن لوگوں کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا کہ آپ کے آقا یہ کہتے ہیں کہ اُنہیں بیت المقدس تک سیر کرائی گئی اور پھر اُسی رات وہ واپس بھی آ گئے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جواب' جو اُنہوں نے اُن لوگوں کو دیا' یہ سب اس بات کی دلیل ہیں اُس شخص کیلئے جو عقل رکھتا ہے اور تمیز کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ خصوصیت عطا کی ہے کہ آپ کی جسم اور آپ کی عقل سمیت آپ کو سیر کروائی گئی اور آپ ﷺ نے آسمانوں میں جو کچھ بھی دیکھا اُن سب کا آپ نے مشاہدہ کیا' آپ جنت میں داخل ہوئے' آپ نے اپنے پروردگار کی تمام نشانیوں کو دیکھا' پروردگار نے آپ پر نماز فرض کی۔ ان سب کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ نیند کے دوران ہوا' بلکہ یہ جسم اور عقل سمیت ہوا تھا

يُقَالُ مَنَامٌ بَلْ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ. وَفَضْلَةٌ خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهَا. فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مَنَامٌ. فَقَدْ أَخْطَأَ فِي قَوْلِهِ وَقَصَّرَ فِي حَقِّ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَدَّ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ وَتَعَرَّضَ لِعَظِيمٍ وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ

اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے' جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ ایسا نیند کے دوران ہوا تھا تو وہ اپنی بات میں غلطی کرتا ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کوتاہی کرتا ہے' قرآن وسنت (سے ثابت ہونے والے مفہوم) کو مسترد کرتا ہے اور ایک بڑی بات کے درپے ہوتا ہے۔ باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہوسکتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّؤْيَةِ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو یہ خصوصیت عطا کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا' اس کا تذکرہ

1090- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ. عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ. عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ. عَنْ عِكْرِمَةَ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْخُلَّةِ. وَاصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكَلَامِ. وَاصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّؤْيَةِ

"اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کے طور پر منتخب کیا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کیلئے منتخب کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار کیلئے منتخب کیا"۔

سورۂ نجم کی آیت کی وضاحت

1091- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

{وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى}

[النجم: 13]

قَالَ: رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو سلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اُس (نبی) نے اُسے (یعنی حق کا جلوہ) دوسری مرتبہ دیکھا"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

1092- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان

1093- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیج کر اُن سے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے

1092- رواه أحمد 285/1، والترمذی: 3276، وابن أبي عاصم في السنة: 439، وأخرجه الألباني في صحيح الترمذي: 2614.

عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ. أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: أَنْ نَعَمْ. فَرَدَّ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَسُولَهُ أَنْ كَيْفَ رَآهُ؟ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ رَآهُ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ مِنْ دُونِهِ فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ ذَهَبٍ يَحْمِلُهُ أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: مَلَكٌ فِي صُورَةِ رَجُلٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ نَسْرٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ أَسَدٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ ثَوْرٍ

پروردگار کو دیکھا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے قاصد کو دوبارہ اُن کے پاس بھیجا اور دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے کیسے دیکھا تھا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں جواب بھجوایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو ایک سرسبز باغ میں دیکھا تھا جس کا فرش سونے کا بنا ہوا تھا' پروردگار سونے کی بنی ہوئی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اُس کرسی کو چار فرشتوں نے اُٹھایا ہوا تھا' ایک فرشتہ کی شکل انسان جیسی تھی' ایک فرشتہ کی شکل باز جیسی تھی' ایک فرشتہ کی شکل شیر جیسی تھی اور ایک فرشتہ کی شکل بیل جیسی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جواب

1094- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: بَعَثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَبَعَثَ إِلَيْهِ: أَنْ نَعَمْ. قَدْ رَآهُ فَرَدَّ رَسُولَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیج کے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں جواب بھجوایا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے قاصد کو دوبارہ واپس بھیجا اور دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے کیسے دیکھا تھا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب بھجوایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو

إِلَيْهِ، فَقَالَ: فَكَيْفَ رَآهُ؟ قَالَ: رَآهُ عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ ذَهَبٍ، تَحْمِلُهُ أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: مَلَكٌ فِي صُورَةِ رَجُلٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ أَسَدٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ ثَوْرٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ نَسْرٍ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ دُونَهُ فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ

دیکھا کہ وہ سونے کی بنی ہوئی کرسی پر ہے اور اُس کرسی کو چار فرشتوں نے اُٹھایا ہوا ہے' ایک فرشتہ آدمی کی شکل کا تھا' ایک فرشتہ شیر کی شکل کا تھا' ایک فرشتہ بیل کی شکل کا تھا اور ایک فرشتہ باز کی شکل کا تھا اور پروردگار اُس وقت ایک سرسبز باغ میں موجود تھا اور اُس کے آگے سونے کا فرش تھا۔

اُمیہ بن ابوصلت کے شعر کی تصدیق

1095- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْشَدَ قَوْلَ: أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ الثَّقَفِيِّ:

رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِهِ
وَالنَّسْرُ لِلْأُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے امیہ بن ابوصلت ثقفی کا یہ شعر پڑھا:

''ایک آدمی اور اُس کے دائیں پاؤں کے نیچے بیل اور دوسری طرف باز اور گھات لگائے ہوئے شیر''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔

1096- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعُطَارِدِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1095- رواه أحمد 256/1، وذكره الهيثمي في المجمع 127/8، وضعفه الألباني في تخريج أحاديث السنة: 579.

1096- انظر السابق.

قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَنْشَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ:

رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِهِ
وَالنَّسْرُ لِلْأُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمیہ بن ابوصلت کا یہ شعر پڑھا:

"ایک آدمی اور بیل اُس کے دائیں پاؤں کے نیچے اور باز دوسری طرف اور گھات لگائے ہوئے شیر"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس نے سچ کہا ہے۔

عکرمہ کا جواب

1097- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: نَعَمْ فَمَا زَالَ يَقُولُ: رَآهُ، حَتَّى انْقَطَعَ نَفَسُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عباد بن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو سنا' اُن سے سوال کیا گیا:

کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور وہ یہ اُس وقت تک کہتے رہے کہ میں نے دیکھا کہ اُن کی سانس پھول گئی۔

پروردگار سے مکالمہ

1098- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

-1098 رواہ الترمذی: 3231، وأحمد 368/1، وصححه الألبانی فی ارواء الغلیل: 684.

اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اللجْلَاجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَاَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ؟، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلَى؟ قُلْتُ: رَبِّ فِي الْكَفَّارَاتِ، الْمَشْيِ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَاِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ، وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

''میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا اُس نے فرمایا: اے محمد! ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: اے پروردگار! کفارات کے بارے میں اور زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر باجماعت نماز کیلئے جانے کے بارے میں اور ناپسندیدہ صورتِ حال میں اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں' کہ جو شخص ان کی حفاظت کرے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جائے گا جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا۔

پروردگار کا فرمان

1099- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اللجْلَاجِ، اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَدَا يَوْمًا عَلَى اَصْحَابِهِ مُسْتَبْشِرًا يَعْرِفُونَ فِي وَجْهِهِ السُّرُورَ، فَقَالَ لَهُمْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے (اس بارے میں دریافت کیا)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بتایا:

1099- انظر السابق.

إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَتَانِي اللَّيْلَةَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، يَخْتَصِمُونَ فِي الْكَفَّارَاتِ الْمَشْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ، فَقَالَ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ، مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

''گزشتہ رات میرا پروردگار (خواب میں) میرے پاس سب سے خوبصورت شکل وصورت میں آیا اور فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں! اے میرے پروردگار! سعادت تیری طرف سے حاصل ہوسکتی ہے۔ پروردگار نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اے میرے پروردگار! وہ کفارات کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں اور باجماعت نماز کیلئے پیدل چل کر جانے کے بارے میں اور شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ پروردگار نے فرمایا: اے محمد! تم نے ٹھیک کہا ہے! جو شخص ایسا کرے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جائے گا جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''۔

تفصیلی روایت

1100- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ اللَّجْلَاجِ، يُحَدِّثُ مَكْحُولًا، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَايِشٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

1100- رواه أحمد 378/5.

وَرَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ لِي: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى يَا مُحَمَّدُ؟ قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ أَيْ رَبِّي قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ أَيْ رَبِّ. فَوَضَعَ كَفَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَلَا:

{وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ}

ثُمَّ قَالَ لِي: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى يَا مُحَمَّدُ؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ: وَمَا الدَّرَجَاتُ؟ قُلْتُ: الْمَشْيُ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ خَلْفَ الصَّلَوَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ قَالَ: وَفِيمَ؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَبَذْلُ السَّلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. قَالَ: قُلْ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْحَسَنَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ، وَتَغْفِرَ لِي، وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ

''میں نے (خواب میں) اپنے پروردگار کو سب سے زیادہ خوبصورت شکل وصورت میں دیکھا' اُس نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: تُو زیادہ بہتر جانتا ہے! میرے پروردگار! تو اُس نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے وہ جان لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھا دی تا کہ وہ یقین رکھنے والوں میں رہے''۔

پھر پروردگار نے فرمایا: اے محمد! ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: درجات کے بارے میں۔ اُس نے دریافت کیا: درجات سے مراد کیا ہے؟ میں نے عرض کی: باجماعت نماز کیلئے پیدل چل کر جانا' نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا' سخت سردی میں اچھی طرح وضو کرنا۔ اُس نے دریافت کیا: اور کس چیز کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: کفارات کے بارے میں۔ اُس نے دریافت کیا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کی: کھانا کھلانا' سلام پھیلانا اور اُس وقت نماز ادا کرنا جب لوگ سو رہے ہوں۔ پروردگار نے فرمایا: تم یہ کہو!

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ میں نیکیاں کروں اور گناہوں کو ترک کر دوں اور مسکینوں سے محبت رکھوں اور یہ کہ تُو میری توبہ قبول کر لے اور میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کرے اور جب

بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي وَأَنَا غَيْرُ مَفْتُونٍ،

تُو کسی قوم کے درمیان آزمائش پیدا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے ایسی حالت میں موت دینا کہ میں اُس آزمائش سے محفوظ رہوں''۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَعَلَّمُوهُنَّ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُنَّ لَحَقٌّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ کلمات سیکھ لو اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ کلمات حق ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ مَا فَضَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْكَرَامَاتِ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں جو فضیلت عطا کی جس کا تعلق مختلف بزرگیوں سے ہے

اور یہ فضیلت تمام انبیاء پر عطا ہوئی ہے

1101- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کے حوالے سے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: أُرْسِلْتُ إِلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ وَالْأَحْمَرِ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

''مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں' مجھے ہر سفید فام' سیاہ فام اور سرخ فام کی طرف مبعوث کیا گیا' میرے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا' رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال قرار نہیں دیا گیا تھا اور مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے''۔

1101- والحديث حسنه الألباني في الارواء: 285.

زمین کی کنجیاں عطا ہونا

1102- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ قُلْنَا: مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ، وَسُمِّيتُ اَحْمَدَ، وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا، وَجُعِلَتْ اُمَّتِي خَيْرَ الْاُمَمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے محمد بن علی بن حنفیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اُنہوں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا ہے جو انبیاء میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' مجھے زمین کی کنجیاں دی گئیں' میرا نام احمد رکھا گیا' میرے لیے مٹی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا اور میری اُمت کو سب سے بہتر اُمت بنایا گیا''۔

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

1103- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1102- رواہ أحمد 98/1.

1103- رواہ مسلم:522.

جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَأُوتِيتُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنْهُ قَبْلِي وَلَا يُعْطَى أَحَدٌ مِنْهُ بَعْدِي

''ہمیں دیگر لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت عطا کی گئی ہے' ہمارے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے' ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند قرار دیا گیا ہے اور مجھے سورۂ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں جو عرش کے نیچے موجود خزانے سے عطا کی گئی ہیں' مجھ سے پہلے کسی کو ان میں سے کچھ بھی عطا نہیں کیا گیا اور میرے بعد ان میں سے کچھ بھی عطا نہیں کیا جائے گا''۔

اُمتِ مسلمہ کی خصوصیت

1104- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ مَسْجِدًا، وَجُعِلَ تُرَابُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَأُوتِيتُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا أَحَدٌ

''ہمیں دیگر لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت دی گئی ہے' ہمارے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز بنایا گیا ہے اور اُس کی مٹی کو ہمارے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے اُس وقت جب ہمیں پانی نہیں ملتا اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند بنایا گیا ہے اور مجھے عرش کے نیچے موجود خزانے سے سورۂ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں' ان میں سے کچھ بھی مجھ سے پہلے کسی کو

1104- انظر السابق۔

بَعْدِی

عطا نہیں کیا گیا اور نہ ہی میرے بعد کسی کو عطا کیا جائے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ خصوصیات

1105- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَمِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اُعْطِيتُ خَمْسًا فَلَا اَقُولُ فَخْرًا: بُعِثْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَاُحِلَّ لِيَ الْمَغْنَمُ، وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ قَبْلِي، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَهُوَ يَسِيرُ اَمَامِي مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَاُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ فَاَخَذْتُهَا لِاُمَّتِي وَهِيَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ نَائِلَةٌ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

''مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' مجھے ہر سرخ و سیاہ فام کی طرف مبعوث کیا گیا' میرے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا' میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں ہوا' رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور یہ رعب ایک ماہ کے فاصلہ سے (دشمن کو لاحق ہو جاتا ہے) اور مجھے شفاعت عطا کی گئی' میں نے اپنی اُمت کیلئے اُسے اختیار کیا ہے' اگر اللہ نے چاہا تو وہ ہر شخص کو نصیب ہو گی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہو گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ خصوصیات

1106- وَاَنْبَاَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل

-1105 رواہ أحمد 350/1، وابن أبی شیبۃ 303/6۔

-1106 رواہ مسلم: 523۔

عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ

کرتے ہیں:

"مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالوں سے فضیلت عطا کی گئی ہے' مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے' رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا' میرے لیے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا' مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور میرے ذریعہ انبیاء (کی بعثت) کے سلسلہ کو ختم کیا گیا"۔

1107- اَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ: اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَنِي عَلَى الْاَنْبِيَاءِ، اَوْ قَالَ: اُمَّتِي عَلَى الْاُمَمِ بِاَرْبَعٍ: اَرْسَلَنِي اِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَجَعَلَ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَاَيْنَمَا اَدْرَكَتِ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِي الصَّلَاةُ فَاِنَّهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طَهُورُهُ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ مَسِيرَةَ شَهْرٍ قُذِفَ فِي قُلُوبِ اَعْدَائِي وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے دیگر انبیاء پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میری اُمت کو دیگر تمام اُمتوں پر چار حوالوں سے فضیلت عطا کی ہے' اُس نے مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا ہے' اُس نے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے تو میری اُمت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کو پائے گا تو وہ جگہ اُس کے نماز ادا کرنے کی ہوگی اور وہیں وہ طہارت حاصل کر سکے گا اور ایک ماہ کے فاصلہ سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی جو میرے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دیا گیا اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا"۔

1107- رواه الترمذي: 1553، وصححه الألباني في الارواء 316/1.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے!

یقول عمر بن ابراهیم عفا الله عنه: أنبأنا الفیه أبو الحسن أحمد بن مقبل الدثنی غفر الله له ولوالدیه ولجمیع المسلمین سنة عشرین وستمائة.قال: حدثنا الفقیه الامام أبو الحسن أحمد بن محمد بن عبد الله بن مسعود بن سلمة البریهی ثم السکسکی رحمة الله علیه فی مدینة أب فی أیام من شهر ذی الحجة سنة ثمانی وسبعین وخمسمائة. قال: أنبأنا الفقیه الحافظ أبو الحسن علی بن أبی بکر بن التُّبع بن فضیل رحمة الله. قال: أنبأنا الشیخ الفیه أسعد بن خیر بن یحیی بن عیسی بن ملامس رحمه الله عن أبیه خیر بن یحیی. قال: حدثنا أبو بکر أحمد بن محمد البزار المکی، عن محمد بن الحسین. الآجری رحمة الله علیه

عمر بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: ابوالحسن احمد بن مقبل الدثنی نے ہمیں یہ بات بتائی' اللہ تعالیٰ اُنہیں اور اُن کے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کرے! یہ 620ہجری کی بات ہے' وہ بیان کرتے ہیں: فقیہ' امام ابوالحسن احمد بن محمد بن عبداللہ بن مسعود بن سلمہ بریہی ثم سکسکی نے ''اب'' نامی شہر میں ذوالحج کے مہینہ میں 578ہجری میں ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: فقیہ' حافظ ابوالحسن علی بن ابوبکر بن تبع بن فضیل نے ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: شیخ فقیہ اسد بن خیر بن یحییٰ بن عیسیٰ بن لامس نے اپنے والد خیر بن یحییٰ کے حوالے سے ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: ابوبکر احمد بن محمد بزار مکی نے امام محمد بن حسین آجری کے حوالے سے ہمیں یہ بات بتائی۔

قال محمد بن الحسین رحمه الله:

امام محمد بن حسین آجری بیان کرتے ہیں:

بَابُ ذِكْرِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ مِمَّا شَاهَدَهُ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا خَصَّهُ بِهَا مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ

1108- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ أَبْصَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ بَطْنَهُ مِنَ الْجُوعِ بِحَجَرٍ، فَخَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ لَوْ صَنَعْتِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ عَصَبَ بَطْنَهُ مِنَ الْجُوعِ بِحَجَرٍ فَصَنَعْتُ لَهُ شَيْئًا قَدْ ذَكَرَهُ الصَّلْتُ فَانْطَلَقْتُ فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ: قُومُوا فَقَامَ ثَمَانُونَ رَجُلًا. فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا هِيَ خُبْزَةُ شَعِيرٍ صَنَعْتُهَا لَكَ فَقَالَ: ادْعُ بِهَا فَجَاءَ بِالْخُبْزَةِ فَدَعَا عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَمَاعَةُ أَصْحَابِهِ

باب: نبی اکرم ﷺ کی نبوت کے اُن دلائل (یعنی معجزات) کا تذکرہ جن کا مشاہدہ صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ سے کیا' یہ وہ معجزات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر آپ ﷺ کو عطا کیے

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے اور بولے: اے اُم سلیم! اگر تم نبی اکرم ﷺ کیلئے کھانا تیار کر دو (تو یہ مناسب ہوگا) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا۔ تو سیدہ اُم سلیم نے نبی اکرم ﷺ کیلئے تھوڑا سا کھانا تیار کر دیا' جس کا ذکر صلت بن مسعود نامی راوی نے کیا ہے۔ (آگے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) میں گیا اور نبی اکرم ﷺ کو بلایا تو آپ نے اہلِ صفہ سے فرمایا: تم لوگ بھی اُٹھو! تو اسّی افراد اُٹھ گئے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ جَو کی ایک روٹی ہے جو میں نے آپ کیلئے تیار کروائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے لے کر آؤ! تو وہ روٹی کو لے آئے' نبی اکرم ﷺ نے اُس کیلئے برکت کی دعا کی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اور آپ کے تمام صحابہ نے اُسے کھایا یہاں تک کہ وہ لوگ سیر ہو گئے اور گھر والوں نے بھی اُسے کھایا وہ بھی سیر ہو

1108- رواه الترمذي: 2372، وعزاه الهيثمي في المجمع 307/8، للطبراني في الأوسط. خرجه الألباني في الصحيحة: 615.

حَتّٰى شَبِعُوا، وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ حَتّٰى شَبِعُوا وَاَهْدَيْنَا

گئے اور پھر ہم نے وہ روٹی تحفہ کے طور پر (پڑوس وغیرہ میں) بھجوائی۔

حضرت ابوطلحہ کے گھر کا واقعہ

1109- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا اَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِنِصْفِهِ وَرِدَاءٍ تَبِينُ بِنِصْفِهِ، ثُمَّ اَرْسَلَتْنِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُو طَلْحَةَ اَرْسَلَكَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا قَالَ: فَانْطَلَقَ، وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی اہلیہ) سیدہ اُم سلیم سے کہا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس ہوئی ہے جو شاید بھوک کی وجہ سے ہے' تو کیا تمہارے پاس (پکانے کیلئے) کچھ ہے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُس خاتون نے جَو کی کچھ ٹکیاں نکالیں اور پھر اپنی چادر لے کر اُس کے نصف حصہ میں روٹیاں لپیٹ دیں اور چادر کا نصف حصہ کھلا تھا' پھر اُنہوں نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں موجود پایا' آپ کے پاس کچھ افراد تھے' میں اُن کے پاس آ کر کھڑا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ابوطلحہ نے تمہیں بھجوایا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آس پاس موجود لوگوں سے کہا: تم لوگ اُٹھو! راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' میں ان حضرات کے آگے چلتا ہوا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُنہیں اس صورتِ حال کے بارے میں بتایا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اُم سلیم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے جو ہم اُن

1109- رواہ البخاری: 3578، ومسلم: 1612، والترمذی: 3634.

طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ. فَقَالَتِ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو طَلْحَةَ، حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكِ؟ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ فَقَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ حَتَّى شَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

سب لوگوں کو کھلائیں۔ تو سیدہ اُم سلیم نے جواب دیا: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور نبی اکرم ﷺ سے جا کر ملے، پھر نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے اور گھر کے اندر داخل ہو گئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُم سلیم! تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ لے آؤ۔ تو سیدہ اُم سلیم وہ روٹیاں لے آئیں، نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُن کے ٹکڑے کیے گئے، سیدہ اُم سلیم نے کُپی میں سے اُس پر گھی نچوڑا، پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بارے میں جو اللہ کو منظور تھا، وہ پڑھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہا، اُن لوگوں نے کھانا کھالیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو کر نکل گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہو۔ اُنہوں نے بھی کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہو۔ یوں اُن تمام لوگوں نے کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے، اُس وقت اُن لوگوں کی تعداد ستر یا شاید اسی تھی۔

حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کا واقعہ

1110- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیلئے کھانا تیار کیا جو ان دونوں حضرات کیلئے کافی تھا، میں ان دونوں کے پاس وہ کھانا لے کر آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور انصار کے معززین میں سے تیس افراد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوایوب انصاری

مَنَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْرَ مَا يَكْفِيهِمَا فَأَتَيْتُهُمَا بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي ثَلَاثِينَ مِنْ أَشْرَافِ الْأَنْصَارِ قَالَ: فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيَّ، مَا عِنْدِي شَيْءٌ أَزِيدُهُ قَالَ: فَكَأَنِّي تَثَاقَلْتُ، فَقَالَ: اذْهَبْ وَادْعُ لِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ أَشْرَافِ الْأَنْصَارِ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا، فَقَالَ: اطْعَمُوا فَأَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا، ثُمَّ شَهِدُوا أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، ثُمَّ بَايَعُوهُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجُوا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي سِتِّينَ مِنْ أَشْرَافِ الْأَنْصَارِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَوَاللّٰهِ لَأَنَا بِالسِّتِّينَ أَجْوَدُ مِنِّي بِالثَّلَاثِينَ قَالَ: فَدَعَوْتُهُمْ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَفَّعُوا فَأَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا، ثُمَّ شَهِدُوا أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَبَايَعُوهُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجُوا ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي تِسْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: فَلَأَنَا أَجْوَدُ مِنِّي بِالتِّسْعِينَ مِنِّي بِالسِّتِّينَ وَالثَّلَاثِينَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا، ثُمَّ شَهِدُوا أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، وَبَايَعُوهُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجُوا قَالَ: فَأَكَلَ مِنْ طَعَامِي مِائَةٌ وَثَمَانُونَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس سے بڑی پریشانی ہوئی کیونکہ میرے پاس تو اُس سے زیادہ اور کچھ نہیں تھا۔ میں ابھی اسی پریشانی میں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور انصار کے معززین میں سے تیس افراد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں نے اُن حضرات کو بلایا' وہ لوگ آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کھانا کھاؤ۔ اُن لوگوں نے کھانا کھایا اور واپس چلے گئے' اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں' اُنہوں نے نکلنے سے پہلے آپ کی بیعت بھی کی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور انصار کے معززین میں سے ساٹھ افراد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ساٹھ افراد تو میرے نزدیک تیس کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھے' میں اُنہیں بلا کر لے آیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ شروع کرو! (یعنی کھانا کھاؤ) اُنہوں نے بھی کھانا کھایا اور واپس چلے گئے' اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور جانے سے پہلے آپ کی بیعت کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور میرے پاس نوّے انصار کو بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ساٹھ اور تیس کے مقابلہ میں تو نوّے افراد میرے نزدیک کہیں زیادہ تھے' میں اُن کو بھی بلا کر لایا' اُنہوں نے بھی کھانا کھایا اور کھا کر واپس گئے اور اُنہوں نے جانے سے پہلے اس بات کی گواہی دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کی بیعت بھی کی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو یوں میرے کھانے سے 180 افراد نے کھانا کھایا اور اُن سب کا تعلق انصار سے تھا۔

حضرت سمرہ بن جندب کا مشاہدہ

1111- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: اَنْبَانَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُتِيَ بِقَصْعَةٍ فِيهَا لَحْمٌ فَتَعَاقَبُوهَا مِنْ غُدْوَةٍ اِلَى الظُّهْرِ. يَقُومُ قَوْمٌ وَيَقْعُدُ آخَرُونَ قَالَ: فَقِيلَ لِسَمُرَةَ: هَلْ كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هَا هُنَا وَاَشَارَ اِلَى السَّمَاءِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ٹکڑا لایا گیا جس میں گوشت موجود تھا تو اُسے کھانے کیلئے لوگ صبح سے لے کر دوپہر تک یکے بعد دیگرے آتے رہے' ایک قوم اُٹھتی تھی اور دوسرے آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا وہ بڑھ رہا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تمہیں کس بات پر حیرانگی ہو رہی ہے! اُس میں اس طرف سے اضافہ ہو رہا تھا' اُنہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

ایک غزوہ کا واقعہ

1112- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مطلب بن عبداللہ' عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَاَصَابَتِ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ.

''ایک جنگ میں شرکت کیلئے جاتے ہوئے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے' لوگوں کو بھوک لاحق ہو گئی' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

-1111 رواہ الترمذی: 3629' وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی: 2866۔

-1112 رواہ ابن حبان فی موارد الظمآن 31/1۔

فَاسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فِي نَحْرِ بَعْضِ ظُهُورِهِمْ. وَقَالُوا: يُبَلِّغُنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ بِنَا إِذَا لَقِينَا عَدُوَّنَا رِجَالًا وَلَكِنْ إِنْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؛ أَنْ تَدْعُوَ النَّاسَ بِبَقِيَّةِ أَزْوَادِهِمْ فَتَجْمَعَهَا ثُمَّ تَدْعُوَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ. فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُبَلِّغُنَا بِدَعْوَتِكَ أَوْ يُبَارِكُ لَنَا فِي دَعْوَتِكَ. فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بِبَقِيَّةِ أَزْوَادِهِمْ فَجَاءُوا بِهِ يَجِيءُ الرَّجُلُ بِالْحَثْيَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَفَوْقَ ذَلِكَ قَالَ: فَكَانَ أَعْلَاهُمُ الَّذِي جَاءَ الصَّاعَ مِنَ التَّمْرِ فَجَمَعَهُ عَلَى نِطَعٍ ثُمَّ دَعَا النَّاسَ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَمَا بَقِيَ فِي الْجَيْشِ وِعَاءٌ إِلَّا مَلَأَهُ وَبَقِيَ مِثْلُهُ. فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ. وَأَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهِمَا إِلَّا حَجَبَتَاهُ عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی سواریوں کے جانوروں میں سے کچھ کو قربان کرلیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی صورتِ حال سے دوچار کردیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسی صورت میں ہمارا کیا بنے گا کہ جب ہم دشمن کے سامنے پیادہ ہوکر جائیں گے' یارسول اللہ! اس لیے مناسب یہ ہے کہ آپ لوگوں کو یہ فرمائیں کہ وہ اپنے زادِ سفر میں سے بچی ہوئی تمام باقی چیزیں لے کر آئیں' آپ انہیں ایک جگہ اکٹھا کر کے اُن میں برکت کی دعا کریں تو آپ کی دعا کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ یہ چیزیں ہمارے لیے پوری کر دے گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ کی دعا کی وجہ سے ہمارے لیے برکت رکھ دے گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں سے کہا کہ وہ باقی بچ جانے والا تمام زادِ سفر لے کر آئیں۔ وہ لوگ وہ چیزیں لے کر آئے' کوئی شخص مٹھی بھر اناج لے کر آیا' کوئی اس سے کچھ زیادہ لے کر آیا' جو شخص سب سے زیادہ لے کر آیا تھا وہ کھجور کا ایک صاع لے کر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سب چیزیں ایک دسترخوان پر اکٹھی کر دیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اپنے برتن لانے کیلئے کہا۔ تو اُس وقت لشکر میں موجود ہر برتن بھر گیا اور پھر بھی اُتنی ہی چیزیں باقی رہ گئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو بھی مؤمن بندہ ان دونوں باتوں پر ایمان رکھتے ہوئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

حاضر ہوگا تو یہ دونوں اُس کیلئے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گے''۔

حضرت ابوہریرہ کی روایت

1113- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَقَالَ: اجْمَعُوا أَزْوَادَكُمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْحِفْنَةِ مِنَ التَّمْرِ، وَبِالْحِفْنَةِ مِنَ السَّوِيقِ، وَطَرَحُوا الْأَنْطَاعَ وَالْعَبَاءَ أَوْ قَالَ الْأَكْسِيَةَ فَوَضَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ اپنا زادِ سفر اکٹھا کرو۔ تو کوئی شخص مٹھی بھر کھجوریں لے آیا' کوئی مٹھی بھر جَو لے آیا' اُن سب نے انہیں ایک دسترخوان پر ڈال دیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عباء پر یا چادر پر ڈال دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُس پر رکھا اور پھر ارشاد فرمایا:

كُلُوا . فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا، وَأَخَذْنَا فِي مَزَاوِدِنَا. ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، مَنْ جَاءَ بِهِمَا غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

''تم لوگ کھاؤ! تو ہم نے کھانا شروع کیا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور ہم نے اُسے اپنے زادِ سفر کے طور پر بھی حاصل کرلیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں' جو شخص ان دونوں (کلمات) کو لے کر آئے گا جبکہ وہ ان دونوں میں شک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

حضرت ابن عباس کی روایت

1114- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَيْضًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1113- رواه مسلم: 27، وأحمد 421/2.

1114- رواه أحمد 305/1.

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ خُثَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرًّا فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ بَلَغَهُ أَنَّ قُرَيْشًا تَقُولُ: مَا يَتَتَابَعُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ هَزْلًا وَلَا ضَعْفًا. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ انْتَحَرْنَا مِنْ ظَهْرِنَا. فَأَكَلْنَا مِنْ لُحُومِهَا وَشُحُومِهَا أَصْبَحْنَا غَدًا إِذَا غَدَوْنَا عَلَى الْقَوْمِ وَبِنَا جَمَامٌ فَقَالَ: لَا وَلَكِنِ ائْتُونِي بِفَضْلِ أَزْوَادِكُمْ فَبَسَطُوا أَنْطَاعًا فَصَبُّوا عَلَيْهَا مَا فَضَلَ مِنْ أَزْوَادِهِمْ. فَدَعَا لَهُمْ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ. فَأَكَلُوا حَتَّى تَضَلَّعُوا شِبَعًا. ثُمَّ كَفَتُوا مَا فَضَلَ مِنْ فُضُولِ أَزْوَادِهِمْ فِي جُرُبِهِمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے ساتھ صلح کے لیے "مر" کے مقام پر پڑاؤ کیا تو آپ کو یہ بات پتا چلی کہ قریش یہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب انتہائی لاغر اور کمزور ہو چکے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم سواریوں کے جانوروں کو قربان کریں اور اُن کا گوشت کھائیں اور اُن کی چربی کھائیں تو جب ہم دشمن کے سامنے جائیں گے تو ہم سیر ہوں گے (اور بھرپور طاقت ہوگی)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تم میرے پاس اپنے زادِ سفر میں سے باقی بچی ہوئی چیزیں لے کر آؤ۔ پھر لوگوں نے ایک دسترخوان بچھایا اور اُس پر اپنے زادِ سفر میں سے بچی ہوئی چیزیں لا کر رکھنی شروع کیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سامان میں برکت کی دعا کی تو اُن لوگوں نے اُسے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر اُنہوں نے اُسے جمع بھی کیا جو اُس میں سے باقی بچ گیا تھا' اُسے اُنہوں نے اپنے تھیلوں میں اکٹھا کرلیا۔

حضرت جابر کے گھر کا واقعہ

1115- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا حَفَرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندق کھود رہے تھے تو مسلمانوں کو شدید پریشانی اور شدید بھوک لاحق تھی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

1115- رواه البخاري: 4101، ومسلم: 2039، وأحمد 3/300.

وَسَلَّمَ الْخَنْدَقَ أَصَابَ الْمُسْلِمِينَ جَهْدٌ وَجُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى رَبَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَطْنِهِ صَخْرَةً مِنَ الْجُوعِ قَالَ جَابِرٌ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَهْلِي فَذَبَحْتُ عَنَاقًا كَانَتْ عِنْدِي، وَقُلْتُ لِأَهْلِي: أَعِنْدَكُمْ دَقِيقٌ؟ قَالُوا: عِنْدَنَا أَمْدَادٌ مِنْ دَقِيقِ شَعِيرٍ قَالَ: فَأَمَرْتُهُمْ فَخَبَزُوهُ وَصَنَعُوا طَعَامَهُمْ. ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي صَنَعْتُ لَكَ وَلِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِكَ طَعَامًا فَقَالَ: انْطَلِقْ فَهَيِّئْ طَعَامَكَ حَتَّى آتِيَكَ قَالَ: فَفَعَلْتُ قَالَ: ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَالْجَيْشُ جَمِيعًا قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هِيَ عَنَاقٌ صَنَعْتُهَا وَشَيْءٌ مِنْ دَقِيقِ شَعِيرٍ لَكَ وَلِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ: فَدَعَا بِالْقَصْعَةِ وَقَالَ: اثْدَمْ فِيهَا قَالَ: فَفَعَلْتُ. ثُمَّ ذَكَرَ عَلَيْهِ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا طَعِمُوا وَشَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ: أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً أُخَرَ فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا شَبِعُوا أَدْخَلْتُ عَشَرَةً آخَرِينَ حَتَّى شَبِعَ الْجَيْشُ جَمِيعًا وَإِنَّ الطَّعَامَ نَحْوًا مِمَّا كَانَ

بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا' میں نے ایک بکری ذبح کی جو میرے گھر میں موجود تھی' میں نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تمہارے پاس آٹا ہے؟ اُس نے کہا: ہمارے پاس جَو کے آٹے کے کچھ مُد ہیں۔ میں نے اُسے ہدایت کی کہ وہ روٹی پکائے اور کھانا تیار کرے۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے عرض کی: میں نے آپ کیلئے اور آپ کے اصحاب میں سے کچھ حضرات کیلئے کھانا تیار کروایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور کھانا تیار کرو' میں تمہارے پاس آتا ہوں۔ میں نے ایسا کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ پورا لشکر تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو ایک چھوٹی سی بکری تھی جسے میں نے تیار کروایا ہے اور تھوڑا سا جَو کا آٹا تھا جو آپ کے کچھ اصحاب کیلئے تھا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ برتن منگوایا' آپ نے ارشاد فرمایا: اس پر سالن لا کر رکھو۔ میں نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر اللہ کا نام لینا شروع کیا اور برکت کی دعا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر بلاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا' اُنہوں نے کھانا کھایا اور سیر ہو کر باہر چلے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر بلاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا' یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گئے تو میں نے دس اور لوگوں کو بلایا یہاں تک کہ پورا لشکر سیر ہو گیا اور کھانا اُسی طرح تھا جس طرح پہلے تھا۔

نور کے چشمے لہرائیں

1116- وَحَدَّثَنَا الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَعْدُ اَبُو عُثْمَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: شَكَى النَّاسُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشَ قَالَ: فَدَعَا بِعُسٍّ، وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيهِ، ثُمَّ وَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الْعُسِّ ثُمَّ قَالَ: اسْتَقُوا فَرَاَيْتُ الْعُيُونَ تَنْبُعُ مِنْ بَيْنَ اَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا' آپ نے پانی منگوا کر اُس میں انڈیلا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُس پیالے میں رکھا اور پھر ارشاد فرمایا: پانی حاصل کرنا شروع کرو! تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے پھوٹتے ہوئے دیکھے۔[1]

1117- اَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِاِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ مَا يَغْمُرُ اَصَابِعَهُ اَوْ لَا يَكَادُ يَغْمُرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں اتنا پانی تھا جس میں انگلیاں ڈوب سکتی تھیں' یا شاید انگلیاں ڈوبنے کے قریب ہوسکتی تھیں' تو لوگوں نے اُس پانی کے ذریعہ وضو کرنا شروع کیا اور پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ رہا

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

-1116 رواہ البخاری:3576، ومسلم:1856، وأحمد3/343.

-1117 رواہ البخاری:3572، ومسلم:2276.

اَصَابِعَهُ شَكَّ سَعِيدٌ فَجَعَلُوا يَتَوَضَّئُونَ، وَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ قَالَ: فَقُلْنَا لِاَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ: قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ

تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اُس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: تین سو کے لگ بھگ تھی۔

حضرت زیاد بن حارث کی روایت

1118- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعَمَ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ. حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا حَتَّى اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَزَلَ فَتَبَرَّزَ. ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيَّ وَقَدْ تَلَاحَقَ اَصْحَابُهُ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مَاءٍ يَا اَخَا صُدَاءٍ قُلْتُ: لَا اِلَّا شَيْءٌ قَلِيلٌ لَا يَكْفِيكَ فَقَالَ: اجْعَلْهُ فِي اِنَاءٍ ثُمَّ ائْتِنِي بِهِ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِي الْاِنَاءِ فَرَاَيْتُ بَيْنَ كُلِّ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهِ عَيْنًا تَفُورُ فَقَالَ:

زیاد بن نعیم حضرمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے صحابئ رسول حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک سفر کے دوران میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا ہوا تھا' صبح صادق کے قریب آپ سواری سے اُترے اور قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف واپس تشریف لائے' آپ کے کچھ اصحاب بھی شامل ہو چکے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: اے صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے فرد! کیا کوئی پانی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! صرف تھوڑا سا ہے وہ آپ کیلئے کافی نہیں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے کسی برتن میں ڈال کر میرے پاس لے کر آؤ۔ میں اُسے لے کر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ہتھیلی برتن میں رکھی تو میں نے دیکھا کہ آپ کی تمام انگلیوں میں سے ہر دو انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے فرد! اگر مجھے اپنے پروردگار سے حیاء نہ آ رہی ہوتی تو ہم سب اس پانی کو پی بھی لیتے اور جانوروں کو سیراب بھی کر لیتے' تم میرے ساتھیوں میں یہ اعلان کر دو کہ جس شخص کو پانی کی ضرورت ہے (وہ

-1118 رواہ الحارث فی مسندہ 627/2 والبیہقی فی السنن 381/1.

لَوْلَا اَنِّیْ اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ یَا اَخَا صُدَاءٍ لَسَقَیْنَا وَاسْتَقَیْنَا. نَادِ فِی اَصْحَابِیْ مَنْ لَهُ حَاجَةٌ فِی الْمَاءِ فَنَادَیْتُ فِیهِمْ فَاَخَذَ مَنْ اَرَادَ مِنْهُمْ

آ کر حاصل کر لے)۔ میں نے اُن حضرات کے درمیان اعلان کیا تو اُن میں سے جس نے پانی لینا تھا اُس نے حاصل کر لیا۔

حضرت ابوہریرہ کی کھجوروں کی تھیلی

1119- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ الْبَغَوِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَیْشِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ اَبِی مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: اُصِبْتُ بِثَلَاثٍ: بِمَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَکُنْتُ صُوَیْحِبَهُ وَخُوَیْدِمَهُ، وَبِقَتْلِ عُثْمَانَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ، وَالْمِزْوَدَةِ، وَمَا الْمِزْوَدَةُ؟ قَالُوا: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَمَا الْمِزْوَدَةُ؟ قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ قَالَ: فَقَالَ لِی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هَلْ مِنْ شَیْءٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. شَیْءٌ مِنْ تَمْرٍ فِی مِزْوَدٍ قَالَ: فَاْتِنِی بِهِ فَاَتَیْتُهُ بِهِ فَاَدْخَلَ یَدَهُ فَاَخْرَجَ قَبْضَةً فَبَسَطَهَا ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِی عَشَرَةً فَدَعَوْتُ لَهُ عَشَرَةً. فَاَکَلُوا حَتّٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے تین سانحات کا سامنا کرنا پڑا' نبی اکرم ﷺ کے وصال کا حالانکہ میں آپ ﷺ کا ادنیٰ ساتھی اور ادنیٰ خادم تھا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اور ایک تھیلی کا' وہ تھیلی بھی کیا چیز تھی! لوگوں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! وہ تھیلی کیا چیز تھی؟ اُنہوں نے بتایا: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' لوگوں کو بھوک لاحق ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! ایک تھیلی میں تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے پاس لے کر آؤ۔ میں وہ آپ کے پاس لے کر آیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اُس میں داخل کیا اور اُس میں سے مٹھی بھر کھجوریں نکال کر اُنہیں پھیلایا اور پھر فرمایا: میرے پاس دس آدمیوں کو بلا کر لاؤ۔ میں دس آدمیوں کو آپ کے پاس بلا کر لایا' اُنہوں نے کھجوریں کھائیں یہاں تک کہ سیر ہو گئے' پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اُس میں داخل کیا اور مٹھی بھر کھجوریں نکال کر اُن کو پھیلایا' پھر فرمایا: میرے پاس دس آدمی بلا کر لاؤ۔ میں دس آدمیوں کو آپ کے پاس بلا کر لایا' اُنہوں نے کھجوریں کھائیں یہاں تک کہ سیر ہو گئے' نبی اکرم ﷺ اسی طرح

1119- رواہ البیہقی 110/6' وذکرہ ابن کثیر فی الشمائل: 245۔

شَبِعُوا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاَخْرَجَ قَبْضَةً فَبَسَطَهَا ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عَشَرَةً فَدَعَوْتُ لَهُ عَشَرَةً فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا. فَمَا زَالَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ حَتَّى اَكَلَ الْجَيْشُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا. ثُمَّ قَالَ لِي: خُذْ مَا جِئْتَ بِهِ وَاَدْخِلْ يَدَكَ وَاقْبِضْهُ وَلَا تَكُبَّهُ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَبَضْتُ عَلَى اَكْثَرِ مِمَّا جِئْتُ بِهِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَمَّا اَكَلْتُ مِنْهُ؟ اَكَلْتُ حَيَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَطْعَمْتُ، وَاَكَلْتُ حَيَاةَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَطْعَمْتُ، وَحَيَاةَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَطْعَمْتُ، وَحَيَاةَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَطْعَمْتُ. فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، انْتُهِبَ مِنِّي فَذَهَبَ الْمِزْوَدُ

کرتے رہے، یہاں تک کہ سارے لشکر نے کھجوریں کھائیں اور تمام لوگ سیر ہو گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جو چیز لے کر آئے تھے وہ واپس لے لو تم اپنا ہاتھ اس میں داخل کر کے مٹھی بھر کھجوریں نکال لیا کرنا لیکن اس کو اُلٹا نہ کرنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے وہ تھیلی واپس لی تو اُس میں اُس سے زیادہ کھجوریں تھیں جتنی میں لے کر آیا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ میں نے اُس میں سے کتنی کھجوریں کھائی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں لے کر کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں' میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں' میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں لے کر کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بھی میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں کھائیں اور دوسروں کو بھی اُس میں سے کھجوریں کھلائیں' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اُس میں سے کھجوریں نکلنی بند ہو گئیں اور پھر وہ تھیلی گم ہو گئی۔

ایک پیالہ دودھ اصحابِ صفّہ کے لیے کافی ہونا

1120- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ: اَخْبَرَنَا

مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! بھوک کی شدت کی وجہ سے میں اپنے پیٹ پر سختی سے پتھر باندھا کرتا تھا اور بھوک کی شدت کی وجہ سے میں اپنا جگر زمین کے اوپر رکھ دیتا تھا'

1120- رواہ البخاری: 6452، وأحمد 515/2، والترمذی: 2479.

مُجَاهِدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ بِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَسْأَلُهُ عَنْهَا إِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي، فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: أَبَا هِرٍّ الْحَقْ، فَاتَّبَعْتُهُ، فَدَخَلَ فَأَذِنَ لِي فَوَجَدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ آلُ فُلَانٍ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ انْطَلِقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ قَالَ: فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ، وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ، لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ، إِذَا جَاءَتْ صَدَقَةٌ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَذَرْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا جَاءَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا وَأَصَابَ مِنْهَا، فَأَحْزَنَنِي إِرْسَالُهُ إِيَّايَ، وَقُلْتُ: كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أَشْرَبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَغَذَّى بِهَا، فَمَا يُغْنِي هَذَا

ایک دن میں لوگوں کے راستہ میں بیٹھا ہوا تھا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے اُن سے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا' میں نے اُن سے یہ سوال صرف اس لیے کیا تھا کیونکہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے (اور گھر جا کر کھانا کھلائیں گے) لیکن وہ گزر گئے' اُنہوں نے ایسا نہیں کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے میرے ذہن میں جو تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کا اندازہ ہو گیا اور میرے چہرے پر جو تھا وہ بھی آپ کو پتا چل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! آؤ! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چل پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے اندر تشریف لے گئے' آپ نے مجھے اندر آنے کی اجازت دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر میں دودھ کا ایک پیالہ ملا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا: فلاں صاحب نے' یا آلِ فلاں نے آپ کو تحفہ کے طور پر بھجوایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ! تم اہلِ صفہ کے پاس جاؤ اور اُنہیں بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات سے غمگین ہو گیا' اہلِ صفہ اسلام کے مہمان تھے' اُن کا کوئی گھر بار' کوئی مال و متاع نہیں تھا' جب کوئی صدقہ آتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اُن لوگوں کی طرف بھجوا دیتے تھے' آپ اس میں سے کچھ بھی نہیں لیتے تھے اور جب کوئی تحفہ آپ کی خدمت میں آتا تھا تو آپ اس میں اُن کو بھی شریک کر لیتے تھے اور خود بھی اُسے استعمال کرتے تھے۔ مجھے اس بات نے غمگین کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کیلئے پیغام بھجوایا ہے' میں نے سوچا کہ مجھے تو یہ اُمید تھی کہ میں اس دودھ کو پی لوں گا اور اس

اللَّبَنُ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا الرَّسُولُ، فَاِذَا جَاءُوا اَمَرَنِي وَكُنْتُ اُعْطِيهِمْ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمِنْ طَاعَةِ رَسُولِهِ بُدٌّ، فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوا، اسْتَاْذَنُوا، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَاَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَالَ: اَيْ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: قُمْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ: فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ اُعْطِي الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يُرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّهُ اِلَيَّ، ثُمَّ اُعْطِي الْآخَرَ، فَيَشْرَبُ حَتّٰى يُرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّهُ اِلَيَّ، حَتّٰى رُوِيَ جَمِيعُ الْقَوْمِ وَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيَّ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: اَبَا هِرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ وَقَالَ: اشْرَبْ فَشَرِبْتُ وَقَالَ: اشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: اشْرَبْ وَاَشْرَبُ، حَتّٰى قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ: فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ الْاِنَاءَ فَسَمّٰى وَحَمِدَ اللّٰهَ وَشَرِبَ مِنْهُ

کے ذریعہ غذا حاصل کروں گا' اتنا سا دودھ اہلِ صفہ کے کس کام آئے گا! میں قاصد کے طور پر جاؤں گا' جب وہ لوگ آئیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیں گے کہ میں اُن لوگوں کو وہ دودھ دوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی فرمانبرداری اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا' میں اُن لوگوں کے پاس گیا' اُنہیں بلا کر لایا' وہ لوگ آئے اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اجازت دی' وہ لوگ گھر میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُٹھو اور اُنہیں دو۔ میں نے وہ پیالہ لیا اور ایک شخص کو دیا' اُس نے وہ پی لیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا' پھر اُس نے وہ مجھے واپس کر دیا' پھر میں نے دوسرے کو دیا اُس نے بھی پیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا' پھر وہ اُس نے مجھے واپس کر دیا یہاں تک کہ تمام لوگ سیر ہو گئے' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ لیا اور اُسے اپنے ہاتھ پر رکھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور مسکرائے' آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ اور پی لو۔ میں بیٹھا اور میں نے پی لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور پیو! میں نے اور پیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور پیو! میں نے اور پیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہی کہتے رہے: اور پیو! اور میں پیتا رہا یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اب مجھے اس کیلئے کوئی گنجائش نہیں ملتی۔ پھر میں نے وہ پیالہ نبی

اکرم ﷺ کو واپس کیا تو آپ نے بسم اللہ پڑھ کر اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر کے اُس کو پی لیا۔

حضرت ثوبان کی روایت

1121- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ اَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ بِنَا ضَيْفٌ بَدَوِيٌّ فَجَلَسَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَامَ بُيُوتِهِ، فَجَعَلَ يَسْاَلُهُ عَنِ النَّاسِ كَيْفَ فَرَحُهُمْ بِالْاِسْلَامِ وَكَيْفَ حُزْنُهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَمَا زَالَ يُخْبِرُهُ مِنْ ذٰلِكَ بِالَّذِي يَسُرُّهُ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ نَضِرًا، حَتّٰى اِذَا انْتَفَخَ النَّهَارُ، وَحَانَ اَكْلُ الطَّعَامِ اَنْ يُؤْكَلَ، دَعَانِي فَاَشَارَ اِلَيَّ مُسْتَخْفِيًا لَا يَاْلُوا اَنِ ائْتِ بَيْتَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَيْفًا، قَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ مَا اَصْبَحَ فِي بَيْتِنَا شَيْءٌ يَاْكُلُهُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ فَرَدَّنِي اِلَى نِسَائِهِ، كُلُّهُنَّ يَعْتَذِرْنَ بِمَا اعْتَذَرَتْ بِهِ

عروہ بن رویم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی شخص ہمارے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے لوگوں کے بارے میں دریافت کرنا شروع کیا کہ وہ اسلام کے حوالے سے کیسے خوش ہیں! اور نماز کے حوالے سے کیسے پریشان ہیں؟ وہ مسلسل آپ کو اس بارے میں بتاتا رہا یہاں تک کہ اُس نے آپ کو ایسی بات بتائی جو آپ کو خوش کر گئی' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کو خوش ہوتے ہوئے دیکھا۔ جب دن چڑھ گیا اور کھانا کھانے کا وقت ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا او رمیری طرف پوشیدہ طور پر اشارہ کیا کہ تم عائشہ کے گھر جاؤ اور اُسے بتاؤ کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ایک مہمان آیا ہے۔ (میں نے جا کے بتایا) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو ہدایت کے ہمراہ اور دینِ حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! ہمارے گھر میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جسے لوگوں میں سے کوئی کھا سکے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنی تمام ازواج کے گھر بھیجا اور اُن تمام ازواج نے وہی معذرت کی جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے معذرت کی تھی' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کو دیکھا کہ اُس پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے' وہ دیہاتی بھی سمجھدار تھا' اُسے اندازہ ہو گیا۔ وہ دیہاتی مسلسل نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرتا رہا یہاں تک کہ

عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا. حَتّٰی رَاَیْتُ لَوْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُسِفَ. وَکَانَ الْبَدَوِیُّ عَاقِلًا فَفَطِنَ. فَمَا زَالَ الْبَدَوِیُّ یُعَارِضُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. حَتّٰی قَالَ: اِنَّا اَهْلُ الْبَادِیَةِ مُعَانُونَ فِی زَمَانِنَا لَسْنَا کَاَهْلِ الْحَضَرِ. اِنَّمَا یَکْفِی اَحَدَنَا الْقَبْضَةُ مِنَ التَّمْرِ یَشْرَبُ عَلَیْهَا اَوِ الشَّرْبَةُ مِنَ اللَّبَنِ فَذٰلِكَ الْخِصْبُ. فَمَرَّتْ عِنْدَ ذٰلِكَ عَنْزٌ لَنَا قَدِ احْتَلَبْتُ. کُنَّا نُسَمِّیهَا ثَمْرَاءَ فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. بِاسْمِهَا وَقَالَ: ثَمْرَا ثَمْرَا. فَاَقْبَلَتْ اِلَیْهِ تُحَمْحِمُ فَاَخَذَ بِرِجْلِهَا وَمَسَحَ ضَرْعَهَا وَقَالَ: بِاسْمِ اللّٰهِ فَحَفَلَتْ. فَدَعَانِی بِمِحْلَبٍ لَنَا. فَاَتَیْتُهُ بِهِ فَحَلَبَ وَقَالَ: بِاسْمِ اللّٰهِ. فَمَلَاَهُ. ثُمَّ قَالَ: اِدْفَعْ بِاسْمِ اللّٰهِ فَدَفَعْتُ اِلَی الضَّیْفِ فَشَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً ضَخْمَةً. ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَضَعَهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عُدْ فَعَادَ. ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَضَعَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ: عُدْ فَکَرَّرَ حَتّٰی امْتَلَاَ وَشَرِبَ مَا شَاءَ اللّٰهُ. ثُمَّ حَلَبَ فِیهِ وَقَالَ: بِاسْمِ اللّٰهِ وَمَلَاَهُ ثُمَّ قَالَ: اَبْلِغْ هٰذَا عَائِشَةَ فَلْتَشْرَبْ مِنْهُ مَا بَدَا لَهَا ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَیْهِ فَحَلَبَ فِیهِ

اُس نے کہا: ہم دیہاتی لوگ اپنے رہن سہن کے اعتبار سے شہریوں کی مانند نہیں ہوتے ہیں' ہمارے لیے تو اتنا کافی ہے کہ مٹھی بھر کھجوریں کھا کر اوپر سے تھوڑا سا دودھ پی لیں' یہی چیز سیر کرنے کیلئے کافی ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران ہماری ایک بکری پاس سے گزری جس کا دودھ دوہ لیا گیا تھا' ہم نے اُس کا نام ثمراء رکھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے اُس کے نام سے بلایا اور فرمایا: ثمراء! ثمراء! تو وہ دوڑتی ہوئی آپ کی طرف آئی' نبی اکرم ﷺ نے اُس کی ٹانگ کو پکڑا اور اُس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور پھر فرمایا: اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! تو اُس کے تھن میں دودھ آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے مجھے دودھ کا برتن لانے کیلئے کہا' وہ میں آپ ﷺ کے پاس لے کر آیا' آپ نے دودھ دوہ لیا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! اس کو بھر دو' پھر آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! رُک جاؤ۔ پھر میں نے وہ دودھ مہمان کو دیا' اُس مہمان نے اُس میں سے ڈھیر سارا دودھ پیا' اُس نے دودھ کا برتن رکھنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: اور پیو! اُس نے پھر پیا' اُس نے پھر رکھنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: اور پیو! ایسا تکرار کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ جتنا اللہ کو منظور تھا اُس مہمان نے اُس میں سے پیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس برتن میں اور دودھ دوہ لیا' فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اسے بھر دو۔ پھر فرمایا: یہ عائشہ کو پہنچا دو' اُسے جتنا مناسب لگے اُتنا اس میں سے پی لے۔ پھر میں واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اُس میں اور دودھ دوہ لیا' فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اسے

وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ فَمَلَأَهُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى نِسَائِهِ كُلَّمَا شَرِبَتِ امْرَأَةٌ رَدَّنِي إِلَى الْأُخْرَى وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ حَتَّى رَدَّهُنَّ كُلَّهُنَّ، ثُمَّ رَدَدْتُ إِلَيْهِ وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ وَقَالَ: ارْفَعْ إِلَيَّ فَرَفَعْتُهُ فَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ فَشَرِبَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَعْطَانِي. فَلَمْ آلُ أَنْ أَضَعَ شَفَتَيَّ عَلَى دَرَجِ الْقَدَحِ فَشَرِبْتُ شَرَابًا أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِهَا فِيهَا.

بھر دو۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنی تمام ازواج کے پاس بھیجا' جب بھی ایک اہلیہ وہ دودھ پی لیتیں (اور میں نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آتا) تو آپ مجھے دوسری اہلیہ کی طرف بھیج دیتے' آپ ﷺ ہر مرتبہ یہی فرماتے: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! یہاں تک کہ اُن تمام ازواج نے دودھ پی کر واپس کر دیا' میں پھر واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ میں لایا' آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' پھر آپ ﷺ نے جتنا اللہ کو منظور تھا وہ پیا اور پھر مجھے دیا تو میں نے پیالہ کے کونے پر اپنے ہونٹ رکھنے میں کوئی تاخیر نہیں کی اور میں نے ایک ایسا مشروب پیا جو شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس بکری کے مالکان کیلئے اس میں برکت رکھ دے۔

حضرت ابورافع کی روایت

1122- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے' ہمارے ہاں بکری بھنی ہوئی رکھی تھی' آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابورافع! مجھے ایک دستی دو۔ میں نے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی' آپ نے اُسے کھالیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابورافع! مجھے دستی دو۔

1122- رواہ أحمد 8/6.

بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَقَالَ: يَا أَبَا رَافِعٍ. نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ فَأَكَلَهُ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا رَافِعٍ. نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ فَأَكَلَهُ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا رَافِعٍ. نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ: وَهَلْ لِلشَّاةِ إِلَّا ذِرَاعَانِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَكَتَّ لَأَعْطَيْتَنِي مَا دَعَوْتُ بِهَا

میں نے پھر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی' آپ نے اُسے کھالیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابورافع! مجھے دستی دو۔ میں نے عرض کی: کیا بکری میں صرف دو ہی دستیاں نہیں ہوتی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم خاموش رہتے تو جب تک میں طلب کرتا رہتا تم مجھے دیتے رہتے۔

حضرت نعمان بن مقرن کی روایت

1123- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ فِي أَرْبَعِمِائَةٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ: فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ بِبَعْضِ أَمْرِهِ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مَعَنَا طَعَامٌ نَتَزَوَّدُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: يَا عُمَرُ زَوِّدْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عِنْدِي إِلَّا فَضْلٌ مِنْ تَمْرٍ مَا

حضرت نعمان بن مقرن بیان کرتے ہیں: ہم مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے چار سو افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بعض احکامات دیئے تو اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے پاس اتنا اناج نہیں ہے جسے ہم زادِ سفر کے طور پر استعمال کرسکیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! انہیں زادِ سفر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس جو اضافی کھجوریں ہیں' میرا نہیں خیال کہ وہ ان کے کام آسکیں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور انہیں زادِ سفر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں ساتھ لے کر گئے' اُنہوں نے (اپنی گودام کا) دروازہ کھولا تو اُس میں اضافی کھجوریں اتنی تھیں جتنا خاکستری اونٹ ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے اپنی

1123- رواہ أحمد 445/5.

أَرَى أَنْ يُغْنِيَ عَنْهُمْ شَيْئًا قَالَ: فَانْطَلِقْ فَزَوِّدْهُمْ قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا فَفَتَحَ عَلَيْهِ فَإِذَا فِيهَا فَضْلَةٌ مِنْ تَمْرٍ مِثْلِ الْبَعِيرِ الْأَوْرَقِ قَالَ: فَأَخَذَ الْقَوْمُ حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ فَالْتَفَتُّ وَمَا أَفْقِدُ مِنْهُ مَوْضِعَ تَمْرَةٍ وَقَدِ احْتَمَلَ مِنْهُ أَرْبَعُمِائَةِ رَجُلٍ

ضرورت کے مطابق وہ کھجوریں حاصل کیں۔ میں کھجوریں لینے والوں کے آخر میں تھا' جب میں نے توجہ کی تو مجھے اُن کھجوروں میں کچھ بھی کمی محسوس نہیں ہوئی' حالانکہ چارسو افراد نے اُن میں سے کھجوریں لی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت

1124- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنْتُ أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، فَأَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ هَلْ مَعَكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قُلْتُ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: فَأْتِنِي شَاةً . فَأَتَيْتُهُ بِجَذَعَةٍ لَمْ يَمَسَّهَا الْفَحْلُ، فَمَسَحَ ضَرْعَهَا وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ حَلَبَ فِي قَعْبٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَ أَبَا بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: اقْلِصْ فَقَلَصَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (مکہ مکرمہ میں) میں عقبہ بن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تمہارے پاس دودھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک بکری میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ایک ایسی بکری آپ کے پاس لے کر آیا جس کے ساتھ کسی نر نے قربت نہیں کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے تھن پر ہاتھ پھیرا' برکت کی دعا کی پھر اُس کا دودھ ایک پیالے میں دوہ لیا اور اُسے پی لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا' اُنہوں نے بھی پی لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھن سے فرمایا: خشک ہو جاؤ! تو وہ خشک ہو گیا۔

-1124 رواه أحمد 379/1، وابن حبان: 6504۔

حَدِيثُ الْحَنَّانَةِ

1125- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُوضَعَ الْمِنْبَرُ، فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ، وَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَنَّ ذَلِكَ الْجِذْعُ حَتَّى سَمِعْنَا حَنِينَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ

حنّانہ (یعنی رونے والے تنے) کا واقعہ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن مسیب' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

منبر بنائے جانے سے پہلے نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' جب منبر (مسجد میں) رکھا گیا اور نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے تو کھجور کا وہ تنا رونے لگا یہاں تک کہ ہم نے اُس کے رونے کی آواز سنی' نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے' آپ نے اپنا دستِ مبارک اُس پر رکھا تو اُسے سکون آیا۔

حضرت جابر کی روایت

1126- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ إِلَى جَنْبِ صَخْرَةٍ أَوْ خَشَبَةٍ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَنِدُ عَلَيْهِ يَخْطُبُ ثُمَّ اتَّخَذَ مِنْبَرًا فَكَانَ يَقُومُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک پتھر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لکڑی یا شاید کسی چیز کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' آپ ﷺ خطبہ کے دوران اُس کے ساتھ ٹیک لگا لیا کرتے تھے' پھر آپ نے منبر بنوایا اور آپ ﷺ اُس پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے تو وہ (ستون یا پتھر یا جو بھی چیز تھی) رونے لگا جس کے پاس کھڑے ہو کر آپ ﷺ

1125- رواه البخاري: 3584.

1126- رواه أحمد 306/3 وابن ماجه: 1417 وصححه الألباني في صحيح ابن ماجه: 1164.

فَحَنَّتْ تِلْكَ الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا حَنِينًا سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَسَحَهَا أَوْ قَالَ: فَمَسَّهَا فَسَكَنَتْ

خطبہ دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اُس کے رونے کی آواز اہل مسجد نے سنی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر ہاتھ پھیرا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو مس کیا تو اُسے سکون آیا۔

حضرت انس کی روایت

1127- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى جَنْبِ خَشَبَةٍ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَيْهَا. فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوا لِي مِنْبَرًا فَبَنَوْا لَهُ عَتَبَتَيْنِ، فَلَمَّا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ: وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعْتُ الْخَشَبَةَ تَحِنُّ حَنِينَ الْوَالِهِ. فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' جس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا لیا کرتے تھے' جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لیے ایک منبر بنوادو۔ لوگوں نے آپ کیلئے دو سیڑھیوں کا منبر بنا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے تو وہ لکڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں رونے لگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اُس وقت مسجد میں موجود تھا' میں نے اُس لکڑی کے رونے کی آواز سنی یوں جیسے کوئی جانور اپنے بچہ کیلئے روتا ہے' وہ لکڑی اُس وقت تک روتی رہی جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اُتر کر اُس کے پاس تشریف نہیں لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ساتھ نہیں لگایا' اُس کے بعد وہ خاموش ہوئی۔

حسن بصری کا بیان

قَالَ: فَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا بَكَى ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللهِ الْخَشَبَةُ تَحِنُّ إِلَى

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو رو پڑتے تھے اور پھر فرماتے تھے: اے اللہ کے

-1127 رواہ أحمد 226/3، والترمذی: 3631، وخرجه الألبانی فی الصحیحة: 2174.

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوْقًا اِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَاَنْتُمْ اَحَقُّ اَنْ تَشْتَاقُوا اِلَى لِقَائِهِ

بندو! ایک لکڑی تو نبی اکرم ﷺ کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدرومنزلت کی وجہ سے آپ سے محبت رکھتے ہوئے روتی ہے' تو تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ تم نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کے مشتاق رہو۔

1128- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ اِلَى خَشَبَةٍ فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوا لِي مِنْبَرًا فَبَنَوْا لَهُ مِنْبَرًا. اِنَّمَا كَانَ عَتَبَتَيْنِ فَتَحَوَّلَ مِنَ الْخَشَبَةِ اِلَى الْمِنْبَرِ فَحَنَّتْ وَاللّٰهِ الْخَشَبَةُ حَنِينَ الْوَالِهِ قَالَ: فَقَالَ اَنَسٌ: فَاَنَا وَاللّٰهِ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ اَسْمَعُ ذٰلِكَ. فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتّٰى نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَمَشَى اِلَيْهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ

فَبَكَى الْحَسَنُ وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ الْخَشَبُ يَحِنُّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَفَلَيْسَ الرِّجَالُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن جب خطبہ دیتے تھے تو آپ اپنی پشت ایک لکڑی کے ساتھ لگا لیتے تھے' جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے ایک منبر بنا دو۔ لوگوں نے آپ کیلئے منبر بنا دیا جو دو سیڑھیوں کا تھا' نبی اکرم ﷺ لکڑی کے پاس سے منبر پر منتقل ہوئے تو وہ لکڑی رونے لگی' اللہ کی قسم! وہ لکڑی یوں رونے لگی جیسے کوئی جانور (اپنے بچہ کیلئے) روتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اللہ کی قسم! میں اُس وقت مسجد میں موجود تھا اور اُس کے رونے کی آواز سن رہا تھا' اللہ کی قسم! وہ اُس وقت تک روتی رہی جب تک نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اُتر کر چلتے ہوئے اُس کے پاس نہیں آئے اور آپ نے اُسے اپنے ساتھ نہیں لگایا' اس کے بعد اُسے سکون آیا۔

حسن بصری نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد روتے ہوئے کہا: اے مسلمانوں کے گروہ! ایک لکڑی تو اللہ کے رسول کی (محبت کی) وجہ سے روتی ہے تو کیا انسانوں میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو

1128- انظر السابق۔

الَّذِينَ يَرْجُونَ لِقَاءَهُ أَحَقُّ أَنْ يَشْتَاقُوا إِلَيْهِ؟

1129- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ جَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ وَالْقَوْمُ يَجِيئُونَ فَلَا يَكَادُونَ يَسْمَعُونَ كَلَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى يُرَاجِعُوا مَنْ عِنْدَهُ. فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ كَثُرُوا وَإِنَّ الْجَائِيَ يَجِيءُ فَلَا يَكَادُ يَسْمَعُ كَلَامَكَ حَتَّى يَرْجِعَ، فَلَوْ أَنَّكَ اتَّخَذْتَ شَيْئًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ فَتُسْمِعُ النَّاسَ كَلَامَكَ قَالَ: فَمَا شِئْتُمْ قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى غُلَامٍ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نَجَّارٍ وَإِلَى طَرْفَاءِ الْغَابَةِ فَجَعَلُوا لَهُ مِنْهُ مِرْقَاتَيْنِ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَيَخْطُبُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

آپ کی بارگاہ میں حاضری کی اُمید رکھتا ہو، وہ تو اس بات کا زیادہ حقدار ہوگا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف اشتیاق محسوس کرے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادیؒ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب مدینہ منورہ میں لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو پہلے کچھ لوگ آتے اور پھر بعد میں دوسرے لوگ آتے' تو کچھ لوگ اللہ کے رسول کا کلام سن نہیں پاتے تھے یہاں تک کہ وہ اُن لوگوں کی طرف رجوع کرتے تھے جو نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوتے تھے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے اور بعض اوقات کوئی آنے والا بعد میں آتا ہے اور وہ واپس جانے تک آپ کا (کوئی بھی) کلام نہیں سن پاتا' اگر آپ کوئی ایسی چیز استعمال کریں جس پر کھڑے ہوکر آپ خطبہ دیں اور وہ زمین سے اونچی ہو تو اس طرح آپ لوگوں کو اپنا کلام سنا سکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تم مناسب سمجھو! راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے غلام کو پیغام بھیجا' جو بڑھئی کا کام کرتا تھا کہ وہ جنگل کی طرف سے لکڑیاں کاٹ کر لائے' اُس نے نبی اکرم ﷺ کیلئے دو سیڑھیاں بنائیں' نبی اکرم ﷺ اُس منبر پر تشریف فرما ہوکر اُس پر خطبہ دیتے تھے' جب آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ ایسا کیا تو وہ لکڑی رونے لگی جس کے پاس کھڑے ہوکر نبی اکرم ﷺ پہلے خطبہ دیا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ اُس کی طرف گئے' آپ نے اپنا دستِ مبارک اُس پر رکھا تو اُسے سکون آیا۔

1129- رواه أحمد 330/5 وبنحوه رواه البخاري: 377.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ

بَابُ ذِكْرِ سُجُودِ الْبَهَائِمِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْظِيمًا لَهُ وَاِكْرَامًا لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ جانوروں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور آپ کے اکرام کیلئے آپ کو سجدہ کرنا

1130- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يُوسُفَ الْكِنْدِيُّ اَبُو عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي رِجَالٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ. فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ؛ كُنَّا نَحْنُ اَحَقُّ بِالسُّجُودِ لَكَ مِنْ هٰذِهِ الْغَنَمِ فَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي فِي اُمَّتِي اَنْ يَسْجُدَ اَحَدٌ لِاَحَدٍ، وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے‘ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے‘ آپ کے ساتھ کچھ انصاری لوگ بھی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: باغ میں کچھ بکریاں تھیں‘ اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس بکری کے مقابلہ میں اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں کسی کیلئے بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے‘ اگر کسی کیلئے ایسا کرنا مناسب ہوتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اونٹ کا سجدہ کرنا

1131- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1130- رواہ أحمد 67/6، وضعفہ الألبانی فی الارواء 58/7.

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللهِ سَجَدَتْ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ، فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ قَالَ: اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوا أَخَاكُمْ، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ امْرَأَتَهُ أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ، وَمِنْ جَبَلٍ أَحْمَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ، لَكَانَ نَوْلُهَا أَنْ تَفْعَلَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مہاجرین اور انصار کے ساتھ تھے' ایک اونٹ آیا اور اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا' آپ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! جانور اور درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور اپنے بھائی (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کا احترام کرو' کسی شخص کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے' اگر میں نے کسی کو یہ حکم دینا ہوتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو یہ حکم دے کہ وہ سیاہ پہاڑ کو سرخ پہاڑ کی طرف اور سرخ پہاڑ کو سیاہ پہاڑ کی طرف منتقل کرے تو اُس عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسا کرے۔

اس بارے میں ایک اور روایت

1132- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي مُصْعَبٍ وَكَتَبْتُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَنْظُرُ فِي كِتَابِهِ، قُلْتُ: حَدَّثَكَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ: اشْتَرَى إِنْسَانٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ بَعِيرًا يَنْضَحُ عَلَيْهِ، فَأَدْخَلَهُ الْمِرْبَدَ فَحَرِبَ الْجَمَلُ، فَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ إِلَّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ثعلبہ بن ابومالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے بنوسلمہ سے ایک اونٹ خریدا جس پر پانی لایا جاتا تھا' اُس نے اُسے اپنے گودام میں داخل کیا' وہ اونٹ مشتعل ہو گیا جو بھی شخص اندر داخل ہو کر اُس کے پاس جانے کی کوشش کرتا تھا وہ اُس پر حملہ کر دیتا تھا' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کھول

تَخَبَّطَهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: افْتَحُوا عَنْهُ فَقَالُوا: إِنَّا نَخْشَى عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْهُ فَقَالَ: افْتَحُوا عَنْهُ فَفَتَحُوا عَنْهُ، فَلَمَّا رَآهُ الْجَمَلُ خَرَّ سَاجِدًا، فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا رَسُولَ اللهِ كُنَّا أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ مِنْ هَذِهِ الْبَهِيمَةِ قَالَ: كَلَّا لَوِ انْبَغَى لِشَيْءٍ مِنَ الْخَلْقِ أَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ مِنْ دُونِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَانْبَغَى لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

دو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے کھول دو! جب لوگوں نے اُسے کھول دیا اور اُس اونٹ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو وہ آپ کے سامنے سجدہ میں گر گیا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس جانور کے مقابلہ میں ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! اگر مخلوق میں سے کسی کیلئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کو سجدہ کرنا مناسب ہوتا تو عورت کیلئے یہ مناسب تھا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرتی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَفِي هَذَا بَابٌ طَوِيلٌ مِمَّا شَاهَدَهُ الصَّحَابَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس بارے میں ایک طویل باب ہے جس کا مشاہدہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآخِرَةِ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

باب: آخرت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر تمام انبیاء پر فضیلت کا تذکرہ

1133- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ آدَمَ فَمَنْ دُونَهُ

''میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا' (قیامت کے دن) ''لواءِ حمد'' میرے ہاتھ میں ہوگا اور حضرت آدم

1133- رواه أحمد 2/3، والترمذي: 3148، وابن ماجه: 4308، والحاكم 83/1، وخرجه الألباني في صحيح ابن ماجه: 3477.

اِلَّا وَهُوَ تَحْتَ لِوَائِی

علیہ السلام اور اُن کے علاوہ ہر نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا"۔

1134- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِي

"میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا' میرے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' اُس دن' ہر نبی حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ (ہر نبی) میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا"۔

1135- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَابِدُ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ

"میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا"۔

1136- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انبیاء کرام علیہم السلام کا

1134- انظر السابق.

أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ، ذُكِرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَسَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَإِنَّ بِيَدِي لِوَاءَ الْحَمْدِ إِنَّ تَحْتَهُ لَآدَمَ وَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِيشْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَا فَخْرَ؟ قِيلَ لَهُ وَاللهُ أَعْلَمُ: يَحْتَمِلُ مِنْ تَوَاضُعِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَوْلَاهُ الْكَرِيمِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ، أَيْ إِنِّي لَسْتُ أَفْخَرُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا وَلَكِنِّي أُحَدِّثُكُمْ بِنِعَمِ اللهِ الْكَرِيمِ عَلَيَّ، إِذْ كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَالَ لَهُ:

{وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ}

[الضحى: 11]

فَحَدَّثَهُمْ بِنِعَمِ اللهِ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ النَّاسِ دُخُولًا الْجَنَّةَ

1137- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ

ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن میں تمام بنی نوع انسان کا سردار ہوؤں گا اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا اور "لواء حمد" میرے ہاتھ میں ہوگا' حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ باقی سب اُس کے نیچے ہوں گے اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا"۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہاں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا" اس میں کیا احتمال ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن اس میں یہ احتمال بھی پایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے پروردگار اور اہلِ ایمان کے سامنے تواضع کے طور پر یہ بات ارشاد فرمائی ہے' یعنی میں اس حوالے سے تمہارے سامنے فخر کا اظہار نہیں کر رہا بلکہ میں اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت تمہیں بیان کر رہا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ فرمایا ہے:

"اور تم اپنے پروردگار کی نعمت کو بیان کرو"۔

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں بیان کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کی ہیں۔

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ ہمارے نبی ﷺ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1137- خرجه الألباني في الصحيحة: 1570۔

قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا جو جنت کے دروازہ کی کنڈی کو پکڑ کر اُسے کھٹکھٹاؤں گا''۔

جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹانا

1138- وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا جو جنت کے دروازہ کو کھٹکھٹائے گا''۔

1139- وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صُبَيْحٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْجُنَيْدِ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ مُغِيرَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالُوا: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1138- رواه مسلم: 196.

1139- رواه مسلم: 197، وأحمد 136/3.

عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

آتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟، فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ، لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ

''میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور دروازہ کھولنے کیلئے کہوں گا تو دربان پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد ہوں! تو دربان کہے گا: آپ ہی کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے میں کسی کیلئے (جنت کا دروازہ) نہ کھولوں''۔

1140- وَحَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا

''میں وہ پہلا فرد ہوں گا جو جنت کی دروازے کی کنڈی پکڑ کر اُسے کھٹکھٹاؤں گا''۔

قَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: فَأُقَعْقِعُهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے یہ فرما رہے تھے کہ میں اسے کھٹکھٹاؤں گا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ مَرَّةً أُخْرَى: قَالَ: وَقَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهَا

ابن عباد نامی راوی نے یہ بات بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اُسے حرکت دے رہے تھے۔

وَوَصَفَهَا سُفْيَانُ وَوَصَفَهُ لَنَا ابْنُ عَبَّادٍ وَجَعَلَ يَقُولُ: هٰكَذَا يَمِينًا وَشِمَالًا

سفیان نامی راوی نے یہ کر کے دکھایا تھا اور ابن عباد نامی راوی نے ہمارے سامنے اسے کر کے دکھایا تھا اور انہوں نے اس طرح کیا تھا' یعنی دائیں اور بائیں کیا تھا۔

1140- انظر: 1139.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَضَمَّ مُوسَى بْنُ هَارُونَ يَدَهُ وَجَعَلَ يُحَرِّكُهَا. وَضَمَّ أَبُو بَكْرٍ الْآجُرِّيُّ يَدَهُ وَجَعَلَ يُحَرِّكُهَا. وَضَمَّ أَبُو الْقَاسِمِ يَدَهُ وَحَرَّكَهَا. وَضَمَّ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْفَضْلِ يَدَهُ وَحَرَّكَهَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) موسیٰ بن ہارون نامی راوی نے (اس روایت کو بیان کرتے ہوئے) اپنے ہاتھ کو ملایا اور پھر اُسے حرکت دی۔

امام ابوبکر آجری (یعنی اس کتاب کے مصنف) نے اپنے ہاتھ کو ملایا اور پھر اُسے حرکت دینا شروع کی۔ (کتاب کے ناقل) ابوالقاسم نے اپنے ہاتھ کو ملایا اور پھر اُسے حرکت دی۔ ابوبکر بن ابوالفضل نے اپنے ہاتھ کو ملایا اور اُسے حرکت دی۔

1141- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ فِي الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں جنت میں جانے والا پہلا فرد ہوؤں گا''۔

بَابُ ذِكْرِ مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّفَاعَةِ لِلْخَلْقِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ خُصُوصًا لَهُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی طور پر مخلوق کی شفاعت کا منصب عطا کیا جائے گا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ، أَعْنِي كِتَابَ الشَّرِيعَةِ فِي بَابِ: مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَمْ أُحِبَّ إِعَادَتَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَطُولَ بِهِ الْكِتَابُ. وَبَابُ: الْحَوْضِ الَّذِي

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس سے پہلے ہم اس کتاب میں' یعنی کتاب ''الشریعہ'' باب: ''جو شخص شفاعت کو جھٹلاتا ہے'' میں اس حوالے سے روایات ذکر کر چکے ہیں' تو مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں اُن روایات کو دُہراؤں کیونکہ یہ اندیشہ ہے کہ اس طرح کتاب طویل ہو جائے گی۔ اسی طرح باب: ''وہ حوض جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا

1141- رواہ الترمذی: 3147.

أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ذَكَرْتُهُ فِي بَابِ: مَنْ كَذَّبَ بِالْحَوْضِ فَلَمْ أُحِبَّ إِعَادَتَهُ وَنَذْكُرُ هَاهُنَا مَا لَمْ يَتَقَدَّمْ ذِكْرُهُ

جائے گا" اس کا تذکرہ میں نے اس باب میں کیا ہے: "جو شخص حوض کو جھٹلاتا ہے" تو مجھے اُس کو دُہرانا پسند نہیں ہے' اب ہم یہاں وہ چیزیں ذکر کریں گے جو اس سے پہلے ذکر نہیں ہوئی ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْكَوْثَرِ الَّذِي أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ

باب: اُس کوثر کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کو جنت میں عطا کیا جائے گا

1142- أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: قَالَ لِي مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ: مَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي الْكَوْثَرِ؟ قُلْتُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسماعیل بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: عطاء بن سائب نے ہمیں یہ بات بتائی کہ محارب بن دثار نے مجھ سے دریافت کیا: سعید بن جبیر نے حوضِ کوثر کے بارے میں کیا بیان کیا ہے؟ تو میں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا ہے کہ اس سے مراد خیر کثیر ہے۔

1143- قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ يَجْرِي عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوثر' جنت میں موجود ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اُس کا پانی جواہرات اور یاقوت پر بہتا ہے"۔

کوثر' جنت کی نہر ہے

1144- وَأَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

1143- رواه الترمذي: 3599، وابن ماجه: 4334، وصححه الألباني في صحيح الترمذي.

1144- انظر السابق.

مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، تُرْبَتُهُ مِنْ أَطْيَبِ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ

''کوثر' جنت میں موجود ایک نہر کا نام ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اُس کا پانی جواہرات اور یاقوت پر بہتا ہے' اُس کی مٹی مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے' اُس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے''۔

1145- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنْبَأَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عَرَضَ لِي نَهَرٌ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ، فَقَالَ الْمَلَكُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى أَرْضِهِ فَأَخْرَجَ مِنْ طِينِهِ الْمِسْكَ

''میں جنت میں چل رہا تھا کہ اسی دوران میرے سامنے ایک نہر آئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے بنے ہوئے تھے' فرشتہ نے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے پروردگار نے آپ کو عطا کی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یا اُس فرشتہ نے) اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اُس کی مٹی میں سے مشک نکال کر دکھایا''۔

1146- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے

1145- رواه البخاری:6581، وأحمد 164/3، وأبو داؤد:4748، والترمذی:3598.

1146- رواه أحمد 236/3، والترمذی:2678، والحاکم 537/2، وصححه الألبانی فی صحيح الجامع:4614.

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَوْثَرُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: هُوَ نَهَرٌ اَعْطَانِيْهِ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، فِيْهِ طُيُوْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ . فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ: اٰكِلُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا

عرض کی: یارسول اللہ! کوثر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو میرے پروردگار نے مجھے عطا کی ہے' یہ جنت میں ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو نعمت والی چیز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان (پرندوں کا گوشت) کو کھانے والا زیادہ نعمت میں ہوگا۔

1147- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيْحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: اَغْفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْفَاءَةً فَرَفَعَ رَاْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَاِمَّا قَالَ لَهُمْ وَاِمَّا قَالُوْا لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: اِنَّهُ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ، فَقَرَاَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے سر کو جھکا کے رکھا' پھر آپ ﷺ نے سر اُٹھایا تو مسکرا رہے تھے' پھر آپ ﷺ نے خود ہی لوگوں کو بتایا' یا لوگوں نے آپ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ حَتّٰى خَتَمَهَا فَلَمَّا قَرَاَهَا قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ؟ . قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَاِنَّهُ نَهَرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ، عَلَيْهِ

''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم: انا اعطیناک الکوثر'' آپ نے اس سورت کو مکمل تلاوت کیا۔ جب آپ ﷺ نے اسے پڑھ لیا تو فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کوثر سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے جس کا میرے

1147- رواه مسلم: 400، وأحمد 102/3.

حَوْضٌ يَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ كَعَدَدِ الْكَوَاكِبِ

پروردگار نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے' یہ جنت میں ہے اور اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے' اس پر ایک حوض ہے جس حوض پر میری اُمت قیامت کے دن آئے گی اور اُس (حوض) کے برتن ستاروں کی تعداد جتنے ہیں''۔

1148- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا نَهَرًا حَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي إِلَى مَا يَجْرِي فِيهِ الْمَاءُ فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هَذَا؟ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

''میں جنت میں داخل ہوا' میں نے اُس میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے بنے ہوئے خیمے تھے' میں نے اپنا ہاتھ اُس کے بہتے ہوئے پانی میں ڈالا تو وہ مشکِ اذفر تھا۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے''۔

1149- وَأَخْبَرَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ: الْكَوْثَرُ نَهَرٌ أُعْطِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُطْنَانِ الْجَنَّةِ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا بُطْنَانُ الْجَنَّةِ قَالَتْ: وَسَطُ الْجَنَّةِ، شَاطِئَاهُ دُرٌّ مُجَوَّفٌ أَوْ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کوثر وہ نہر ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بطنان جنت میں عطا کی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ بطنان جنت سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جنت کا درمیانی حصہ' اس (نہر) کے دونوں کناروں پر کھوکھلے جواہرات ہوں گے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی

-1148 رواہ أحمد 103/3.

-1149 رواہ البخاری: 4965.

کو شک ہے)

1150- وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ} [الكوثر: 1]

قَالَ: هُوَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ عُمْقُهُ سَبْعُونَ اَلْفَ فَرْسَخٍ، مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، شَاطِئَاهُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ، خَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ جنت میں موجود ایک نہر ہے' جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس کے دونوں کناروں پر موتیوں' زبرجد اور یاقوت (کے پتھر لگے ہوئے ہیں)' اللہ تعالیٰ نے یہ دیگر تمام انبیاء کے مقابلہ میں بطورِ خاص اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو یہ خصوصیت عطا کی ہے کہ قیامت کے دن وہ آپ کو مقامِ محمود پر فائز کرے گا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اِعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَعْطَى نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الشَّرَفِ الْعَظِيمِ وَالْحَظِّ الْجَزِيلِ مَا لَمْ يُعْطِهِ نَبِيًّا قَبْلَهُ مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظیم شرف اور زبردست حصہ عطا کیا ہے جو آپ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں کیا' اس حوالے سے کچھ چیزیں وہ ہیں جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ محمود عطا کیا ہے

وَأَعْطَاهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ يَزِيدُهُ شَرَفًا وَفَضْلًا. جَمَعَ اللهُ الْكَرِيمُ لَهُ فِيهِ كُلَّ حَظٍّ جَمِيلٍ مِنَ الشَّفَاعَةِ لِلْخَلْقِ وَالْجُلُوسِ عَلَى الْعَرْشِ.

تاکہ آپ کے شرف اور عزت میں اضافہ ہو' اس "مقام" میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مخلوق کی شفاعت اور عرش پر بیٹھنے کے حوالے سے ہر عمدہ حصہ جمع کر دیا ہے۔

خَصَّ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَقَرَّ لَهُ بِهِ عَيْنَهُ يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ سَرَّ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ مِمَّا خَصَّ بِهِ نَبِيَّهُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ الْعَظِيمَةِ وَالْفَضِيلَةِ الْجَمِيلَةِ تَلَقَّاهَا الْعُلَمَاءُ بِأَحْسَنِ الْقَبُولِ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ.

اللہ تعالیٰ نے یہ "مقام" بطورِ خاص ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا ہے اور اس کے ذریعہ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا ہے' یہ وہ مرتبہ ہے جس پر پہلے والے اور بعد والے لوگ رشک کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے اہلِ ایمان کو یہ خوشی عطا کی ہے کہ اُس نے اُن کے نبی کو اس مرتبہ کے حوالے سے عظیم بزرگی اور عمدہ فضیلت سے نوازا ہے۔ علماء نے ان روایات کو اچھے طریقہ سے قبول کیا ہے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جاتی ہے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

"اور رات کے کسی حصہ میں تم تہجد پڑھو جو تمہارے لیے نفل ہوگی' عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا"۔

حضرت حذیفہ کی روایت

1151- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

1151- رواه ابن أبي عاصم في السنة: 789 وصححه الألباني.

بْنِ الْيَمَانِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

يَجْمَعُ اللهُ الْخَلْقَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ، وَيُنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ، عُرَاةً، حُفَاةً، قِيَامًا، سُكُوتًا، فَيُنَادِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، وَعَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَمِنْكَ وَإِلَيْكَ، وَلَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ

''اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا اور ایسی حالت ہوگی کہ کوئی پکارنے والا اُن سب تک اپنی آواز پہنچا سکے گی اور نگاہ اُن سب پر جا سکے گی' وہ سب لوگ برہنہ جسم' برہنہ پاؤں کھڑے ہوئے ہوں گے اور ساکن ہوں گے' اُس وقت پروردگار فرمائے گا: اے محمد! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں! اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے اور ساری بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے' ہدایت والا وہ ہے جسے تُو نے ہدایت عطا کی ہو' تیرے بندے تیرے سامنے موجود ہیں' تیری طرف آ کر تیری ہی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے' تیرے مقابلے میں تیرے علاوہ اور کوئی جائے نجات اور جائے پناہ نہیں ہے' تُو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے' تُو ہر عیب سے پاک ہے' اے بیت (یعنی بیت اللہ) کے پروردگار''۔

قَالَ: فَذَٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو یہ مقامِ محمود ہے۔

قَالَ إِسْحَاقُ: وَحَدَّثَنَاهُ شَرِيكٌ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ فَزَادَ: الَّذِي يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ

اسحاق بیان کرتے ہیں: شریک نے اسی سند کے ساتھ یہ روایت ہمیں بیان کی ہے اور اُس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (یہ وہ مقامِ محمود ہے) جس پر سب پہلے والے اور بعد والے رشک کریں گے۔

1152- حَدَّثَنَا أَيْضًا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1152- انظر السابق۔

قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ الْعَبْسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اِسْحَاقَ الْاَزْرَقِ سَوَاءً وَزَادَ:

اَلْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صلہ بن زفر عبسی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

اُس کے بعد راوی نے اسحاق ازرق کی ذکرکردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

1153- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ: ثنا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ، وَاِنَّ مُحَمَّدًا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَكْرَمُ الْخَلَائِقِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور تمہارے آقا اللہ کے خلیل ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہیں''۔

وَقَرَأَ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

پھر انہوں نے اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی:

"عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا"۔

1154- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ، وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَرَاَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور حضرت محمد ﷺ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

"عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا"۔

مقامِ محمود کی وضاحت

1155- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنِّي لَقَائِمٌ يَوْمَئِذٍ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ

قَالَ: فَقَالَ مُنَافِقٌ لِشَابٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ: سَلْهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ، فَسَأَلَهُ قَالَ: يَوْمَ يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ يَئِطُّ بِهِ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْحَدِيدُ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَيُجَاءُ بِكُمْ عُرَاةً حُفَاةً فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْسُوا خَلِيلِي، فَيُؤْتَى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أُكْسَى عَلَى أَثَرِهِ فَأَقُومُ عَنْ يَمِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغْبِطُنِي بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، وَيَسِيرُ لِي نَهَرٌ مِنَ الْكَوْثَرِ إِلَى حَوْضِي قَالَ: يَقُولُ الْمُنَافِقُ: لَمْ أَسْمَعْ كَالْيَوْمِ قَطُّ لَقَلَّمَا جَرَى نَهَرٌ إِلَّا عَلَى حَالٍ وَرَضْرَاضٍ، فَسَلْهُ فِيمَ يَجْرِي النَّهَرُ، فَقَالَ: فِي حَالَةٍ مِنَ الْمِسْكِ وَرَضْرَاضٍ قَالَ: يَقُولُ الْمُنَافِقُ: لَمْ أَسْمَعْ كَالْيَوْمِ قَطُّ لَقَلَّمَا يَجْرِي نَهَرٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ لَهُ نَبَاتٌ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لِذَلِكَ النَّهَرِ نَبَاتٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَا هُوَ قَالَ: قُضْبَانُ الذَّهَبِ قَالَ: فَسَلْهُ هَلْ لِتِلْكَ الْقُضْبَانِ ثَمَرٌ قَالَ: نَعَمِ

''میں اُس دن مقامِ محمود پر کھڑا ہوؤں گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک منافق نے ایک انصاری نوجوان سے کہا: تم ان سے دریافت کرو کہ مقامِ محمود سے مراد کیا ہے؟ اُس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک ایسا دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر جلوہ گر ہوگا اور وہ کرسی اُس کی وجہ سے یوں آواز نکالے گی جس طرح لوہے کا پالان آواز نکالتا ہے اور وہ اتنی بڑی ہے جتنے آسمان اور زمین بڑے ہیں' پھر تم لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) برہنہ جسم اور برہنہ پاؤں لایا جائے گا' سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ! تو دو سفید چادریں لائی جائیں گی جو جنت کی چادروں میں سے ہوں گی' پھر اُس کے بعد مجھے لباس پہنایا جائے گا تو میں اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف مقامِ محمود پر کھڑا ہو جاؤں گا اور اُس وقت مجھ پر تمام پہلے والے اور بعد والے لوگ رشک کریں گے اور پھر کوثر (نامی نہر سے) ایک حصہ چلتا ہوا میرے حوض پر آئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس منافق نے کہا: میں نے آج کی طرح کی گفتگو کبھی نہیں سنی' کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی نہر جاری ہو رہی ہو اور اُس میں چھوٹے پتھر موجود رہیں' تم اُن سے دریافت کرو کہ وہ نہر کن چیزوں پر جاری ہوگی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے (اس سوال کے جواب میں) فرمایا: وہ ایسی حالت میں ہوگی کہ وہ مشک اور چھوٹے پتھروں پر جاری ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: اُس منافق نے کہا: میں نے آج کی طرح کا ایسا کلام نہیں سنا' عام طور پر جو نہر جاری ہوتی ہے تو اُس کے پاس نباتات

اللُّؤْلُؤُ وَالْجَوْهَرُ قَالَ: فَسَلْهُ عَنْ شَرَابِ الْحَوْضِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا شَرَابُ الْحَوْضِ؟ قَالَ: أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ مَنْ سَقَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، وَمَنْ حَرَمَهُ لَمْ يُرْوَ بَعْدَهَا أَبَدًا

بھی ہوتے ہیں' اُس انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اُس نہر کے پاس نباتات بھی ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے عرض کی: وہ کیا ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سونے کے پودے (یا شاخیں)۔ اُس منافق نے کہا: تم اُن سے دریافت کرو کہ کیا اُن شاخوں پر پھل بھی لگا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! موتی اور جواہرات لگے ہوں گے۔ اُس نے کہا: تم ان سے حوض کے مشروب کے بارے میں دریافت کرو' انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! حوض کا مشروب کیا ہوگا (یا کیسا ہوگا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' جس شخص کو اللہ تعالیٰ اُس (حوض میں) سے مشروب پلا دے گا اُسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی اور جو شخص اس سے محروم رہے گا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن سلام کا بیان

1156- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ وَأَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفٌ السَّدُوسِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جِيءَ بِنَبِيِّكُمْ فَأُقْعِدَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُرْسِيِّهِ. فَقَالَ: رَجُلٌ لِأَبِي سَعِيدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب قیامت کا دن ہوگا تو تمہارے نبی کو لایا جائے گا' اُنہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اُس کی کرسی پر بٹھا دیا جائے گا' تو ایک شخص نے ابوسعید جریری نامی راوی سے کہا: اے ابوسعید! جب اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر ہوگا تو کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: تمہارا ستیاناس ہو! دنیا میں یہ وہ حدیث ہے جو میری آنکھوں کیلئے سب سے زیادہ ٹھنڈک کا باعث ہے (یعنی مجھے سب سے زیادہ پسند ہے)۔

الْجُرَيْرِيِّ: يَا أَبَا سَعِيدٍ: إِذَا كَانَ عَلَى كُرْسِيِّهِ فَهُوَ مَعَهُ قَالَ: وَيْلَكُمْ، هَذَا أَقَرُّ حَدِيثٍ فِي الدُّنْيَا لِعَيْنِي

مقام محمود سے مراد شفاعت کا مقام ہے

1157- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَحَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: الشَّفَاعَةُ

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ:

هُوَ الْمَقَامُ الَّذِي يَشْفَعُ فِيهِ لِأُمَّتِهِ

ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد شفاعت ہے۔

ابواسامہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اس سے مراد وہ مقام ہے جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کیلئے شفاعت کریں گے''۔

1158- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے

1157- رواہ أحمد 422/2، والترمذی: 3136۔

1158- انظر السابق۔

قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدَ الْاَوْدِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

هُوَ الْمَقَامُ الَّذِي اَشْفَعُ فِيهِ لِاُمَّتِي

بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا''۔

1159- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ: الشَّفَاعَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مقامِ محمود سے مراد شفاعت ہے۔

مقامِ محمود کی مراد سے متعلق مجاہد کی روایت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَاَمَّا حَدِيثُ مُجَاهِدٍ فِي فَضِيلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَفْسِيرُهُ لِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: اَنَّهُ يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ، فَقَدْ تَلَقَّاهَا الشُّيُوخُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالنَّقْلِ لِحَدِيثِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کے بارے میں مجاہد کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے اور اس آیت کی تفسیر کا تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عرش پر بٹھائے گا' تو اہلِ علم میں سے مشائخ نے اور نبی اکرم ﷺ کی حدیث کو نقل کرنے والے افراد نے اسے اچھی طرح سے حاصل کیا ہے اور عمدہ طریقہ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَلَقَّوْهَا بِأَحْسَنِ تَلَقٍّ، وَقَبِلُوهَا بِأَحْسَنِ قَبُولٍ، وَلَمْ يُنْكِرُوهَا، وَأَنْكَرُوا عَلَى مَنْ رَدَّ حَدِيثَ مُجَاهِدٍ إِنْكَارًا شَدِيدًا وَقَالُوا: مَنْ رَدَّ حَدِيثَ مُجَاهِدٍ فَهُوَ رَجُلُ سُوءٍ

سے اسے قبول کیا ہے' ان حضرات نے اس کا انکار نہیں کیا' اور جس شخص نے اس حدیث کو قبول نہیں کیا' اُس کا اُنھوں نے شدت سے انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے: جو شخص مجاہد کی روایت کو مسترد کرے گا وہ ایک بُرا شخص ہوگا۔

قُلْتُ: فَمَذْهَبُنَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَبُولُ مَا رَسَمْنَاهُ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَقَبُولُ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ، وَتَرْكُ الْمُعَارَضَةِ وَالْمُنَاظَرَةِ فِي رَدِّهِ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ، وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ جَمَاعَةٌ

میں یہ کہتا ہوں: ہمارا یہ مسلک ہے' باقی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' کہ اس مسلک کے بارے میں ہم نے جو روایات نقل کی ہیں اُنہیں قبول کریں' جو اس سے پہلے ذکر ہو چکی ہیں اور مجاہد کی نقل کردہ روایت کو بھی قبول کریں اور اس کو مسترد کرنے کیلئے معارضہ یا مناظرہ کرنے کے عمل کو ترک کریں' باقی اللہ تعالیٰ ہر ہدایت کے بارے میں توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مددگار ہے۔ یہ روایت ایک جماعت نے ہمیں بیان کی ہے۔

1160- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے مجاہد کے حوالے سے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

"عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا"۔

قَالَ: يُقْعِدُكَ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔

1161- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

الطَّرِيقُ قَالَ: حَدَّثَنَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ

1162- قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ: يُقْعِدُهُ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: یعنی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔

1163- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے مجاہد کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: یعنی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔

1164- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے مجاہد کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: يُجْلِسُهُ عَلَى الْعَرْشِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا''۔

1165- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: يُجْلِسُهُ أَوْ يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

مجاہد فرماتے ہیں: یعنی وہ نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا''۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' تاہم مفہوم اس کا یہی ہے)

ایک دعا اور اُس کی فضیلت

1166- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(یہاں ایک روایت میں الفاظ مختلف ہیں)

1166- والحديث عزاه الهيثمي في المجمع 163/10 للبزار والطبراني.

رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ فِي حَدِيثِهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

مَنْ قَالَ:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي

جو شخص یہ دعا کرتا ہے:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نازل فرما اور اُنہیں قیامت کے دن اپنی بارگاہ میں اُس مقرب مقام پر فائز فرما (جس کا تُو نے اُن کے ساتھ وعدہ کیا ہے)''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اُس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهَذِهِ الْفَضِيلَةُ فِي الْقُعُودِ عَلَى الْعَرْشِ لَا نَدْفَعُهَا وَلَا نُمَارِي فِيهَا، وَلَا نَتَكَلَّمُ فِي حَدِيثٍ فِيهِ فَضِيلَةٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ يَدْفَعُهُ وَلَا يُنْكِرُهُ.

ابن صاعد کہتے ہیں: عرش پر بیٹھنے کے بارے میں یہ فضیلت اس کو ہم نہ تو پرے کریں گے اور نہ ہی اس کے بارے میں شک کریں گے اور نہ ہی اُس حدیث کے بارے میں کلام کریں گے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت منقول ہے کسی ایسے حوالے سے کلام جو اس روایت کو پرے کرتا ہو یا جو اس کا انکار کرتا ہو۔

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهَذَا الْحَدِيثُ يُقَارِبُ الْأَحَادِيثَ فِي مَعْنَى يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ

ابن صاعد بیان کرتے ہیں: یہ حدیث بھی اُن احادیث کے قریب ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔

امام آجری کی بحث

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِيْشِ مَعْنَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہوگا:

{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ} [الاسراء: 79]

''اور رات میں تم تہجد ادا کرو یہ تمہارے لیے نفل ہے''۔

أَهِيَ نَافِلَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ غَيْرِهِ مِنَ النَّاسِ؟ وَهَلْ قِيَامُ اللَّيْلِ وَاجِبٌ عَلَى غَيْرِهِ؟ أَوْ نَافِلَةٌ لَهُ خَاصَّةً؟ قِيلَ لَهُ: مَعْنَاهُ مَعْنًى حَسَنٌ

کیا یہ نبی اکرم ﷺ کیلئے نفل ہے اور دوسرے لوگوں کیلئے نفل نہیں ہے؟ کیا نبی اکرم ﷺ کے علاوہ دیگر لوگوں کیلئے رات کے وقت نوافل ادا کرنا واجب ہیں؟ یا یہ نبی اکرم ﷺ کیلئے بطور خاص نفل ہیں؟ تو اُس شخص کو جواب دیا جائے گا: اس کا مفہوم بہت عمدہ ہے۔

اعْلَمْ أَنَّهُ كَانَ قِيَامُ اللَّيْلِ وَاجِبًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَلَى أُمَّتِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا} [المزمل: 2]

یہ بات آپ جان لیں کہ پہلے رات کے وقت نوافل ادا کرنا نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اُمت پر واجب تھا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اسی بات کا تذکرہ ہے:

"اے چادر اوڑھنے والے! تم رات کو نوافل ادا کرو! البتہ اُس کا تھوڑا حصہ ادا نہ کرو‘ یا اُس کا نصف حصہ یا اُس سے کچھ کم ہو یا اُس سے کچھ زیادہ ہو‘ تم قرآن کو ٹھہر ٹھہر کے پڑھو"۔

فَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقُومُهُ وَأُمَّتُهُ. وَيَصْعُبُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ تَقْدِيرُ اللَّيْلِ لِلْقِيَامِ. فَتَفَضَّلَ اللهُ الْكَرِيمُ عَلَى نَبِيِّهِ وَعَلَى أُمَّتِهِ فَنَسَخَ عَنْهُ وَعَنْهُمْ قِيَامَ اللَّيْلِ؛ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

تو نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اُمت کے افراد رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے‘ رات کے وقت نوافل ادا کرنا اہلِ ایمان کیلئے دشواری کا باعث ہوتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور آپ کی اُمت پر یہ فضل کیا کہ یہ چیز نبی اکرم ﷺ کیلئے اور آپ کی اُمت کیلئے منسوخ کر دی‘ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں یہی مراد ہے:

{وَاللهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ} إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

"اور اللہ تعالیٰ رات اور دن کو شمار کرتا ہے‘ وہ یہ جانتا ہے کہ تم اس کا شمار نہیں کر سکتے تو اُس نے تمہاری توبہ قبول کی تو تمہیں جتنا قرآن آتا ہو‘ اُتنا پڑھ لیا کرو" یہ سورت کے آخر تک ہے۔

فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ مَنْ شَاءَ قَامَهُ. وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْهُ إِذَا أَدَّى فَرَائِضَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَمَنْ قَامَهُ كَفَّرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ.

تو اُس کے بعد رات کے نوافل کا حکم یہ ہو گیا کہ جو شخص چاہے وہ ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ادا نہ کرے‘ جبکہ وہ فرائض کو اُس طرح سے ادا کر چکا ہو جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کا حکم دیا ہے‘ لیکن جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{نَافِلَةً لَكَ} [الاسراء: 79]

مَعْنَاهُ: اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. فَلَيْسَ لَكَ ذُنُوبٌ تُكَفَّرُ عَنْكَ. وَاِنَّمَا قِيَامُكَ اللَّيْلَ وَجَمِيعُ اَعْمَالِ الطَّاعَاتِ فَضْلٌ لَكَ فِي دَرَجَاتِكَ عِنْدَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ نَافِلَةً لَكَ. وَسَائِرِ اُمَّتِكَ مَا عَمِلُوهُ مِنَ الطَّاعَاتِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ. اِنَّمَا يَعْمَلُونَ فِي كَفَّارَاتِ الذُّنُوبِ. وَاَنْتَ فَلَا ذُنُوبَ لَكَ تُكَفِّرُهَا قِيَامُ اللَّيْلِ نَافِلَةٌ لَكَ يَا مُحَمَّدُ

اُس کے گناہوں کو دور کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''تمہارے لیے نفل ہے''۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' تو اب تمہارے تو گناہ ہیں ہی نہیں کہ وہ اُن کا کفارہ بنیں' تو تمہارا رات کے وقت قیام کرنا اور نیکی کے تمام کام' تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہارے درجات میں اضافہ کا باعث ہوں گے اور یہ تمہارے لیے نفل ہوں گے اور تمہاری تمام اُمت کیلئے بھی' جو بھی اطاعت میں سے اس پر عمل کریں گے جس کا تعلق رات کے قیام سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو' تو وہ گناہوں کے کفارہ کیلئے ایسا کریں گے اور تمہارا تو کوئی گناہ ہے ہی نہیں کہ جس کا یہ کفارہ بنے' تو رات کا قیام اے محمد! تمہارے لیے نفل ہوگا۔

مجاہد کی وضاحت

1167- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الشَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً} [الاسراء: 79] لَكَ

قَالَ: لَمْ تَكُنِ النَّافِلَةُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. خَاصَّةً مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے:

''اور رات کے وقت تم تہجد پڑھو' یہ تمہارے لیے نفل ہے''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ نفل کسی کیلئے بھی نہیں تھا صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بطورِ خاص تھا' اُس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے تو اب فرائض کے ہمراہ آپ جو

فَمَا عَمِلَ مِنْ عَمَلٍ مَعَ الْمَكْتُوبَاتِ فَهُوَ نَافِلَةٌ لَهُ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ. مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَا يَعْمَلُ فِي كَفَّارَةِ الذُّنُوبِ. وَالنَّاسُ يَعْمَلُونَ مَا سِوَى الْمَكْتُوبَةِ فِي كَفَّارَةِ ذُنُوبِهِمْ. فَلَيْسَ لِلنَّاسِ نَوَافِلُ إِنَّمَا هِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی عمل کریں گے وہ آپ کیلئے نفل ہوگا جو فرائض کے علاوہ ہو؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں کے کفارہ کیلئے تو کوئی عمل کرتے نہیں ہیں جبکہ لوگ فرائض کے علاوہ جتنے بھی عمل کرتے ہیں وہ اُن کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' تو لوگوں کیلئے یہ چیز نفل نہیں ہوگی' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نفل ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَضَائِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرَةٌ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَقَدْ وَعَدَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ سَيُعْطِيهِ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْكَرَامَاتِ حَتَّى يَرْضَى وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى}

[الضحی: 5]

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بے شمار ہیں' دنیا اور آخرت میں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ آخرت میں آپ کو وہ مرتبہ و مقام عطا کرے گا کہ جس سے آپ راضی ہو جائیں گے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں وہ عطا کرے گا جس سے تم راضی ہو جاؤ گے''۔

1168- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ مَفْتُوحٌ عَلَى أُمَّتِهِ كَفْرًا كَفْرًا فَسُرَّ بِذَلِكَ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ چیز پیش کی گئی کہ آپ کی اُمت پر کیا کچھ کشادہ ہوگا' آپ اس بات پر خوش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

-1168 رواہ الحاکم 526/2 وعزاہ الھیثمی فی المجمع 138/7۔

{وَالضُّحَى} [الضحى: 1] إِلَى قَوْلِهِ: {وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى} [الضحى: 5]، فَأَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلْفَ قَصْرٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ؛ تُرَابُهُنَّ الْمِسْكُ، فِي كُلِّ قَصْرٍ مَا يَنْبَغِي لَهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ وَالْخَدَمِ

''والضحیٰ'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اتنا عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک ہزار محلات عطا کیے ہیں کہ جن کی مٹی مشک کی بنی ہوئی ہے اور ہر ایک محل میں جتنے آپ چاہیں گے اُتنی ازواج اور خادم ہوں گے۔

1169- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ مَفْتُوحٌ عَلَى أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ كَفْرًا كَفْرًا، فَسُرَّ بِذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ چیز پیش کی گئی کہ آپ کے بعد آپ کی اُمت کو کس کس قسم کی کشادگی نصیب ہوگی' آپ اس بات پر خوش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

{وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى} [الضحى: 5]

قَالَ: فَأَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ أَلْفَ قَصْرٍ، فِي كُلِّ قَصْرٍ مَا يَنْبَغِي لَهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ وَالْخَدَمِ

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اتنا عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں ایک ہزار محلات عطا کیے ہیں جن میں جتنے آپ چاہیں گے اُتنی بیویاں اور خادم ہوں گے۔

1169- انظر السابق۔

1170- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ شَاذَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

رَاَيْتُ مَا هُوَ مَفْتُوحٌ عَلَى اُمَّتِي كَفْرًا كَفْرًا، فَسَرَّنِي ذَلِكَ فَنَزَلَتْ {وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجَى} اِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى} [الضحى: 5]

''مجھے یہ بات دکھائی گئی کہ میری اُمت کیلئے کیا کیا کچھ کشادہ کیا جائے گا تو میں اس بات پر خوش ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی:

''وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجَى'' یہ آیت یہاں تک ہے:

''اور تمہارا پروردگار تمہیں اتنا عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔

قَالَ: اُعْطِيَ اَلْفَ قَصْرٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ تُرَابُهَا الْمِسْكُ، فِي كُلِّ قَصْرٍ مَا يَنْبَغِي لَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے موتیوں سے بنے ہوئے ایک ہزار محلات دیئے گئے ہیں جن کی مٹی مشک کی بنی ہوئی ہے اور ہر ایک محل میں وہ کچھ ہوگا جو اُس کے لائق ہوگا۔

بَابُ ذِكْرِ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا تذکرہ

1171- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اللہ کی قسم! میں نے اُس دن سے زیادہ روشن' زیادہ نورانی اور

-1170 انظر: 1168۔

-1171 رواہ الترمذی: 3622، والحاکم 57/3 وصححہ ووافقہ الذہبی۔

أَنَسٍ قَالَ: وَاللهِ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا أَضْوَأَ وَلَا أَنْوَرَ وَلَا أَحْسَنَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا رَأَيْتُ يَوْمًا أَظْلَمَ وَلَا أَقْبَحَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیادہ خوبصورت دن اور کوئی نہیں دیکھا جب نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں (یعنی ہجرت کر کے پہلی مرتبہ مدینہ منورہ) تشریف لائے تھے اور میں نے اُس دن سے زیادہ تاریک اور زیادہ بُرا دن کوئی نہیں دیکھا جس دن میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا۔

1172- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا مَاتَ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو وہاں کی ہر جگہ جگمگا اُٹھی تھی اور جب آپ کا وصال ہوا تو وہاں کی ہر چیز تاریک ہوگئی۔

حضرت جبریل کی بارگاہِ رسالت میں حاضری

1173- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ بَحْرٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن حسن بن علی اپنے والد (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

1172- انظر السابق۔

1173- عزاہ الھیثمی فی المجمع 35/9 للطبرانی۔

قَالَ:

لَمَّا كَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ هَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ بِمَا تَجِدُ خَاصَّةً لَكَ وَإِكْرَامًا لَكَ وَتَفْضِيلًا لَكَ. يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ: أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي هَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ خَاصَّةً لَكَ وَإِكْرَامًا لَكَ وَتَفْضِيلًا لَكَ يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ: أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا. وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا . فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ هَبَطَ جِبْرِيلُ وَمَعَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ وَمَعَهُ مَلَكٌ عَلَى شِمَالِهِ يُقَالُ لَهُ: إِسْمَاعِيلُ، جُنْدُهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ. جُنْدُ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مِائَةُ أَلْفٍ. {وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ} [المدثر: 31]. اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي لِقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ. فَسَبَقَهُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ

''نبی اکرم ﷺ کے وصال سے تین دن پہلے حضرت جبریل علیہ السلام' آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! اُس ذات نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی صورتِ حال کے بارے میں آپ سے زیادہ بہتر جانتی ہے اور مجھے آپ کو خصوصیت عطا کرنے کیلئے اور آپ کی عزت افزائی کیلئے اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے بھیجا ہے' اُس نے آپ سے یہ فرمایا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! میں خودکو مغموم پا رہا ہوں اور اے جبریل! میں خودکو پریشان پا رہا ہوں۔ اگلے دن حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: مجھے اُس ذات نے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی صورتِ حال کے بارے میں آپ سے زیادہ بہتر جانتی ہے' ایسا آپ کی خصوصیت کے اظہار' آپ کی عزت افزائی اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے کیا ہے اور اُس نے آپ سے یہ فرمایا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! میں خودکو مغموم پا رہا ہوں اور اے جبریل! میں خودکر پریشان پا رہا ہوں۔ جب تیسرا دن آیا تو حضرت جبریل علیہ السلام' آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے ساتھ ملک الموت بھی تھا اور اُس کے ساتھ بائیں طرف ایک فرشتہ تھا جس کا نام اسماعیل تھا' اُس کے لشکر کی تعداد ستر ہزار فرشتوں پر مشتمل تھی جن میں سے ہر ایک فرشتہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے تھے' تو تمہارے پروردگار کے لشکروں کے بارے میں صرف وہی جانتا ہے' اُس فرشتہ نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی تھی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر

خَاصَّةٌ لَكَ وَإِكْرَامًا لَكَ وَتَفْضِيلًا لَكَ، يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ: أَجِدُنِي مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي مَكْرُوبًا قَالَ: وَاسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَأْذِنْ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ يَا جِبْرِيلُ قَالَ: فَدَخَلَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَبِّي وَرَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَرَنِي أَنْ أُطِيعَكَ فِيمَا تَأْمُرُنِي بِهِ، إِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ نَفْسَكَ قَبَضْتُهَا وَإِنْ كَرِهْتَ تَرَكْتُهَا قَالَ: وَتَفْعَلُ ذَلِكَ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ: بِذَلِكَ أُمِرْتُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اشْتَاقَ إِلَيْكَ وَأَحَبَّ لِقَاءَكَ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى مَلَكِ الْمَوْتِ فَقَالَ: امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْنَا قَائِلًا يَقُولُ وَمَا نَرَى شَيْئًا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کرے۔ حضرت جبریل علیہ السلام ان تمام فرشتوں سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! آپ پر سلام ہو! اُس ذات نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی صورتِ حال کے بارے میں زیادہ بہتر جانتی ہے اور یہ آپ کی خصوصیت کے اظہار' آپ کی عزت افزائی اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے ہے' اُس نے آپ سے یہ فرمایا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود کو مغموم پا رہا ہوں اور میں خود کو پریشان پا رہا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد! یہ موت کا فرشتہ ہے جو آپ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے اور آپ یہ بات جان لیں کہ اس نے آپ سے پہلے کسی سے اجازت نہیں مانگی اور نہ ہی آپ کے بعد کسی سے اجازت مانگے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! اُسے اندر آنے کیلئے کہو۔ وہ اندر آیا اور اُس نے کہا: اے حضرت محمد! آپ پر سلام ہو! میرے اور آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ آپ مجھے جو بھی ہدایت کریں گے میں آپ کی فرمانبرداری کروں گا' اگر آپ مجھے یہ حکم دیں گے کہ میں آپ کی جان قبض کرلوں تو میں اُس کو قبض کرلوں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کریں گے تو میں اس کو ترک کر دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ملک الموت! کیا تم ایسا کرو گے؟ اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ آپ کا مشتاق ہے اور آپ کی حاضری کو پسند کرتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت

فِي اللهِ عَزَاءٌ مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَعِوَضٌ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلَفٌ مِنْ كُلِّ مَا فَاتَ، فَبِاللهِ فَثِقُوا، وَإِيَّاهُ فَارْجُوا، فَإِنَّ الْمَحْرُومَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ

کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا: تمہیں جو حکم دیا گیا ہے تم اُسے پورا کرو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کر لی گئی' اسی دوران ہم نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا' ہمیں نظر کوئی نہیں آیا:

''ہر ہلاک ہونے والے کے حوالے سے تعزیت اللہ تعالیٰ ہی سے کی جا سکتی ہے اور ہر مصیبت کا عوض اور ہر فوت ہو جانے والی کی جگہ دوسری چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے تو تم لوگ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھو' اُسی سے اُمید رکھو' محروم وہ شخص ہوتا ہے جو ثواب سے محروم رہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ رَسَمْتُ فِي كِتَابِ فَضَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاتَهُ، وَغُسْلَهُ، وَكَيْفَ صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوَقْتَ دَفْنِهِ، وَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ، وَثَوَابَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ حَالًا بَعْدَ حَالٍ. وَنَذْكُرُ بَعْدَ هَذَا فَضْلَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَصْهَارًا وَأَنْصَارًا، وَوُزَرَاءَهُمُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل' آپ کی وفات کا تذکرہ' آپ کو غسل دیئے جانے کا' آپ کی نمازِ جنازہ ادا کیے جانے کا' آپ کے دفن کے وقت کا' آپ کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی گئی؟ اور جو شخص آپ پر درود بھیجتا ہے اُس کے ثواب کا تذکرہ کیا ہے' اب ہم اس کے بعد آپ کے اصحاب کے فضائل کا تذکرہ کریں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے منتخب کیا تھا جو آپ کے عزیز بھی تھے' مددگار بھی تھے' آپ کے وزراء بھی تھے' جن کا تعلق مہاجرین اور انصار سے ہے' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہوں اور ہمیں ان کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اشعار

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: بَلَغَنِي أَنَّهُ لَمَّا دُفِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَوَقَفَتْ عَلَى قَبْرِهِ فَأَنْشَأَتْ تَقُولُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر دیا گیا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس کھڑی ہوئیں اور اُنہوں نے یہ اشعار کہے:

أَمْسَى بِخَدِّي لِلدُّمُوعِ رُسُومُ
أَسَفًا عَلَيْكَ وَفِي الْفُؤَادِ كُلُومُ
وَالصَّبْرُ يَحْسُنُ فِي الْمَوَاطِنِ
كُلِّهَا إِلَّا عَلَيْكَ فَإِنَّهُ مَذْمُومُ
لَا عَيْبَ فِي حُزْنِي عَلَيْكَ لَوْ
أَنَّهُ كَانَ الْبُكَاءُ لِمُقْلَتَيَّ يَدُومُ

''میری یہ حالت ہے کہ آنسوؤں کی وجہ سے میرے رخساروں پر لکیریں بن گئی ہیں (اے اللہ کے رسول!) یہ آپ کے غم کی وجہ سے ہے اور دل میں زخم بن چکے ہیں' ہر طرح کی صورتِ حال میں صبر اچھا ہوتا ہے لیکن آپ کے حوالہ سے اس کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ قابلِ مذمت ہوتا ہے' آپ پر میرے غم کے اظہار پر کوئی عیب نہیں لگایا جا سکتا' اگرچہ میری آنکھوں سے ہمیشہ آنسو رواں رہیں''۔

❖❖❖❖❖

فضائل صحابہ کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُتَفَضِّلِ عَلَيْنَا بِالنِّعَمِ الدَّائِمَةِ، وَالْأَيَادِي الْجَمِيلَةِ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً، سِرًّا وَعَلَانِيَةً، حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ يُحِبُّ الْحَمْدَ، فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، ذَاكَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَأَصْحَابِهِ الْمُنْتَجَبِينَ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے، جس نے ہم پر یہ فضل کیا کہ دائمی نعمتیں عطا کیں اور ظاہری و باطنی، پوشیدہ اور علانیہ عمدہ نعمتیں عطا کیں، یہ ایک ایسے شخص کی بیان کی ہوئی حمد ہے جو یہ بات جانتا ہے کہ اُس کا کریم پروردگار حمد کرنے کو پسند کرتا ہے، تو ہر حال میں حمد اُسی کیلئے مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور تمام بعد والوں کے سردار پر درود نازل کرے جو حضرت محمد ہیں، جو تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ہیں اور اُن کی پاکیزہ آل اور اُن کے منتخب اصحاب اور اُن کی ازواج پر بھی درود نازل کرے جو اہلِ ایمان کی مائیں ہیں۔

تمہیدی کلمات

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّهُ مِمَّا يَسَّرَ اللهُ الْكَرِيمُ لِي مِنْ رَسْمِ كِتَابِ الشَّرِيعَةِ، يَسَّرَ لِي أَنْ رَسَمْتُ فِيهِ مِنْ فَضَائِلِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَذْكُرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَضَائِلَ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، الَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَهُ وَأَصْهَارَهُ وَأَنْصَارَهُ وَالْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِهِ فِي أُمَّتِهِ، وَهُمُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

امابعد! جب اللہ تعالیٰ نے میرے لیے یہ چیز آسان کی کہ میں کتاب ''الشریعہ'' تحریر کروں تو اُس نے میرے لیے یہ چیز بھی آسان کی کہ میں اُس میں اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے فضائل بیان کروں اور پھر اُس کے بعد آپ ﷺ کے صحابہ کے فضائل بیان کروں، اللہ تعالیٰ اُن حضرات سے راضی ہو، یہ وہ حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کیلئے منتخب کیا، انہیں نبی اکرم ﷺ کا وزیر، آپ کا عزیز، آپ کا مددگار اور آپ کے بعد آپ کی اُمت میں آپ کا جانشین بنایا، یہ مہاجرین اور انصار ہیں جن

الَّذِينَ نَعَتَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ بِأَحْسَنِ النَّعْتِ وَوَصَفَهُمْ بِأَجْمَلِ الْوَصْفِ، وَأَخْبَرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ نَعَتَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ بِأَحْسَنِ النَّعْتِ وَوَصَفَهُمْ بِأَجْمَلِ الْوَصْفِ. {ذَلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ} [الحديد: 21]

کی صفات اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عمدہ طریقہ سے بیان کی ہیں اور اُن کا وصف خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اُس نے ان لوگوں کا تذکرہ تورات اور انجیل میں عمدہ طریقہ سے کیا ہے اور ان کی صفات عمدہ طریقہ سے بیان کی ہیں' یہ اللہ تعالیٰ کا وہ فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے۔

مہاجرین کا تعارف

فَأَمَّا الْمُهَاجِرُونَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَإِنَّهُمْ آمَنُوا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ، وَصَدَّقُوا الْإِيمَانَ بِالْعَمَلِ، صَبَرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةٍ، آثَرُوا الذُّلَّ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِزِّ فِي غَيْرِ اللهِ، وَآثَرُوا الْجُوعَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الشِّبَعِ فِي غَيْرِ اللهِ، عَادَوْا فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ، وَهَاجَرُوا مَعَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَارَقُوا الْآبَاءَ وَالْأَبْنَاءَ وَالْأَهْلَ وَالْعَشَائِرَ، وَتَرَكُوا الْأَمْوَالَ وَالدِّيَارَ وَخَرَجُوا فُقَرَاءَ، كُلُّ ذَلِكَ مَحَبَّةً مِنْهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَرَ عِنْدَهُمْ مِنْ جَمِيعِ مَنْ ذَكَرْنَاهُ بِإِيمَانٍ صَادِقٍ، وَعُقُولٍ

جہاں تک مہاجرین کا تعلق ہے تو یہ لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے' انہوں نے عمل کے ہمراہ' ایمان کی تصدیق کی' سختیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبر سے کام لیا' غیر اللہ کے ساتھ رہ کر ظاہری غلبہ حاصل کرنے کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے (دین کی پیروی کرتے ہوئے) ظاہری طور پر کمتر حیثیت کو قبول کیا' غیر اللہ کے ساتھ رہ کر سیر ہونے کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے (دین کے ساتھ رہ کر) بھوکے رہنے کو ترجیح دی' انہوں نے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے قریب اور دور کے لوگوں سے دشمنی مول لی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی' اپنے آباؤ اجداد' اولاد' اہلِ خانہ اور خاندانوں کو چھوڑ دیا' اپنی زمینوں اور علاقوں کو چھوڑ دیا اور غربت کے عالم میں نکل کھڑے ہوئے' یہ سب کام اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کی وجہ سے سرانجام دیئے۔ اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' ان حضرات (مہاجرین) کے نزدیک ہر اُس چیز سے زیادہ قابلِ ترجیح تھے جن کا ہم نے ذکر کیا (یعنی جان و مال' خاندان' اموال وغیرہ) ان کا ایمان سچا تھا، ان کی عقلیں تائید یافتہ تھیں' شخصیت معزز تھی' رائے ٹھیک تھی' صبر عمدہ تھا اور

مُؤَيَّدَةٍ، وَأَنْفُسٍ كَرِيمَةٍ، وَرَأْيٍ سَدِيدٍ، وَصَبْرٍ جَمِيلٍ بِتَوْفِيقٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ. {أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22]

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کی وجہ سے تھا' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور یہ اُس سے راضی ہو گئے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں' خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کے گروہ (کے لوگ) ہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔

انصار کا تعارف

وَأَمَّا الْأَنْصَارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَهُمْ قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنُصْرَةِ دِينِهِ وَاتِّبَاعِ نَبِيِّهِ، فَآمَنُوا بِهِ بِمَكَّةَ، وَبَايَعُوهُ، وَصَدَقُوا فِي بَيْعَتِهِمْ إِيَّاهُ فَأَحَبُّوهُ، وَنَصَرُوهُ، {وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ} [الاعراف: 157]، وَأَرَادُوا أَنْ يُخْرِجُوهُ مَعَهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ مَحَبَّةً مِنْهُمْ لَهُ، فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَرْكَهُ إِلَى وَقْتٍ، ثُمَّ خَرَجُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَخْبَرُوا إِخْوَانَهُمْ بِإِيمَانِهِمْ فَآمَنُوا وَصَدَّقُوا، فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَيْهِمُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَبْشَرُوا بِذَلِكَ، وَسُرُّوا بِقُدُومِهِ عَلَيْهِمْ، فَأَكْرَمُوهُ، وَعَظَّمُوهُ، وَعَلِمُوا أَنَّهَا نِعْمَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدَهُمْ، فَفَرِحُوا بِقُدُومِهِمْ، وَأَكْرَمُوهُمْ بِأَحْسَنِ الْكَرَامَةِ، وَوَسَّعُوا لَهُمُ الدِّيَارَ،

جہاں تک انصار کا تعلق ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی دین کی مدد کیلئے اور اپنے نبی ﷺ کی پیروی کیلئے منتخب کیا' یہ مکہ میں نبی اکرم ﷺ پر ایمان لے آئے تھے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کر لیا تھا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی جو بیعت کی تھی وہ سچی بیعت تھی' یہ لوگ نبی اکرم ﷺ سے محبت رکھتے تھے' آپ کی مدد کرنا چاہتے تھے اور اُس نور کی پیروی کرتے تھے جو نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نازل ہوا تھا' یہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کو اپنے ساتھ مدینہ منورہ لے جائیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے یہ کہا کہ اس کو کچھ وقت کیلئے مؤخر کر دیں' پھر یہ لوگ وہاں سے مدینہ منورہ واپس چلے گئے' انہوں نے اپنے ایمان کے بارے میں اپنے بھائیوں کو بتایا تو ان کے بھائی بھی ایمان لے آئے اور اُنہوں نے بھی تصدیق کی' جب نبی اکرم ﷺ ہجرت کر کے ان کی طرف تشریف لے گئے تو اُنہوں نے اس کو خوشخبری کے طور پر قبول کیا اور وہ نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری پر خوش ہوئے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا احترام کیا اور آپ کی تعظیم کی اور یہ بات جان لی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف

وَآثَرُوهُمْ عَلَى الْأَهْلِ، وَالْأَوْلَادِ، وَأَحَبُّوهُمْ حُبًّا شَدِيدًا، وَصَارُوا إِخْوَةً فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَتَأَلَّفَتِ الْقُلُوبُ بِتَوْفِيقِ مِنَ الْمَحْبُوبِ بَعْدَ أَنْ كَانُوا أَعْدَاءً،

سے اُن پر ہونے والی ایک نعمت ہے۔ ان کے بعد مہاجرین آئے تو یہ لوگ مہاجرین کی آمد پر بھی خوش ہوئے' انہوں نے مہاجرین کا اچھے طریقہ سے احترام کیا' ان کیلئے اپنے علاقوں میں گنجائش پیدا کی' اُنہیں اپنے اہلِ خانہ اور اپنی اولاد پر ترجیح دی اور اُن کے ساتھ شدید محبت رکھی' یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے کے بھائی بن گئے' ان کے دلوں میں اُلفت قائم ہوگئی جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کی وجہ سے تھے حالانکہ یہ لوگ پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

{هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ}

[الانفال: 63]

''وہی وہ ذات ہے جس نے اپنی مدد اور اہلِ ایمان کے ذریعے تمہاری تائید کی اور ان (لوگوں) کے دلوں میں محبت پیدا کر دی حالانکہ (ان کی حالت یہ تھی) کہ زمین میں جو کچھ بھی موجود ہے' اگر تم وہ سب خرچ دیتے تو بھی اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اُلفت پیدا کی' بے شک وہ غالب اور حکمت والا ہے''۔

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَمِيعِ:

پھر اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں سے ارشاد فرمایا:

{وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا}

[آل عمران: 103]

''اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو جب (پہلے) تم دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی تو تم اُس کی نعمت کی وجہ سے بھائی بھائی بن گئے اور (پہلے) تم جہنم کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہیں اُس (جہنم میں گرنے) سے بچالیا''۔

فَاجْتَمَعُوا جَمِيعًا عَلَى مَحَبَّةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَحَبَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

تو یہ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی محبت کے حوالے سے اکٹھے ہو گئے اور اُس رسول کی مدد کرنے میں ایک

وَسَلَّمَ، وَعَلَى الْمُعَاوَنَةِ عَلَى نُصْرَتِهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لَهُ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، لَا تَأْخُذُهُمْ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، فَنَعَتَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارَ فِي كِتَابِهِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْهُ بِكُلِّ نَعْتٍ حَسَنٍ جَمِيلٍ، وَوَعَدَهُمُ الْجَنَّةَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، وَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ، {أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22].

دوسرے سے تعاون کرنے میں اکٹھے ہو گئے، تنگی اور آسانی، خوشی اور ناپسندیدگی ہر حال میں اطاعت وفرمانبرداری پر متفق ہوئے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی انہوں نے پرواہ نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر مہاجرین اور انصار کی صفت بیان کی جو عمدہ طریقہ سے بیان کی اور اُن کے ساتھ جنت کا وعدہ کیا جس میں یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے اور ہمیں یہ بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو چکا ہے اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں اور خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی کامیاب ہوتا ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاذْكُرْ لَنَا مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہمارے سامنے وہ چیز ذکر کریں جو آپ کی بیان کردہ بات پر دلالت کرتی ہے۔

قُلْتَ؛ قِيلَ لَهُ: لَا يَسَعُنَا أَنْ نَنْطِقَ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَأَقَاوِيلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَسَأَذْكُرُ لَكَ مِنْ ذَلِكَ مَا يُقِرُّ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ وَيُسْخِنَ بِهِ أَعْيُنَ الْمُنَافِقِينَ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا قَصَدْنَا لَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ ہمارے پاس یہ گنجائش نہیں ہے کہ ہم کسی بھی حوالے سے (اپنی طرف سے) کلام کریں، ہم صرف وہ کلام کریں گے جو کتاب وسنت اور صحابہ کرام کے اقوال کے مطابق ہو۔ اب میں آپ کے سامنے وہ آیات ذکر کروں گا جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کرے گا اور جس کے ذریعہ منافقین کی آنکھوں کو گرم کر دے گا تو ہم نے جو قصد کیا ہے اُس کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا جو بلند وبرتر اور عظمت والا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا مَدَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ فِي كِتَابِهِ مِمَّا أَكْرَمَهُمُ اللّٰهُ بِهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مہاجرین اور انصار کا کس طرح ذکر کیا ہے کہ جس کے حوالے سے اُن کی عزت افزائی کی ہے

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [التوبة: 100]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور سبقت لے جانے والے پہلے لوگ جن کا تعلق مہاجرین اور انصار سے ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اچھائی کے ہمراہ اُن کی پیروی کی' اللہ تعالیٰ (ان سب سے) راضی ہو گیا ہے اور یہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ} [الانفال: 72]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں کے ہمراہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی' یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنْكُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اُنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے (مہاجرین کو) پناہ دی اور مدد کی' یہی لوگ حقیقی طور پر مؤمن ہیں' اُن کیلئے مغفرت اور معزز رزق ہے اور وہ لوگ جو اس کے بعد ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد میں حصہ لیا' وہ بھی تم میں سے ہیں اور اللہ کی کتاب میں رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار

إِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ}

[الانفال:75,74]

ہوتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ} إِلَى قَوْلِهِ: {فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ}

[الاعراف:8]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"غریب مہاجرین کیلئے جنہیں اُن کے علاقوں اور اموال سے نکال دیا گیا' وہ اللہ کا فضل اور رضامندی تلاش کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول کی مدد کرتے ہیں' یہی لوگ سچے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ اور ایمان کو اُن سے پہلے ٹھکانہ بنالیا" یہ آیت یہاں تک ہے:"یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ} إِلَى قَوْلِهِ: {فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ} [آل عمران: 195] إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَاللهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ} [آل عمران: 195]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"وہ لوگ جو قیام کی حالت میں اور بیٹھ کر اور پہلوؤں کے بل (لیٹ کر) اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور زمین وآسمان کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں:) اے ہمارے پروردگار! تُو نے اُسے بے وجہ نہیں پیدا کیا' تُو ہر عیب سے پاک ہے' تو تُو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے" یہ آیت یہاں تک ہے:"تو اُن کے پروردگار نے اُن کی دعا کو قبول کیا' بے شک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا' خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث ہو' تم ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہو" یہ آیت یہاں تک ہے:"اور اللہ تعالیٰ کے پاس عمدہ ثواب ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ لَهُمُ

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"لیکن رسول اور وہ لوگ جو اُس کے ہمراہ ایمان لائے اُنہوں نے اپنے اموال اور جانوں کے ذریعہ جہاد کیا' ان لوگوں کیلئے

الْخَيْرَاتُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ}

[التوبة: 89]

بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ ہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَكَانَ اللهُ غَفُورًا رَحِيمًا}

[النساء: 100]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جو شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے' اللہ اور اُس کے رسول سے ہجرت کرتے ہوئے' اور پھر اُسے موت آ لیتی ہے تو اُس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ} [الاعراف: 43] الْآيَةَ.

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اُن کے سینوں میں جو کینہ ہے' ہم اُسے نکال دیں گے اور وہ وہاں ہوں گے (جہاں) اُن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گے اور وہ یہ کہیں گے: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت نصیب کی' ورنہ ہم خود تو ہدایت حاصل کرنے والے نہیں تھے' اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب نہ کرتا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ. لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا} [الانفال: 62] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہی وہ ذات ہے جس نے اپنی مدد اور اہلِ ایمان کے ذریعہ تمہاری تائید کی اور اُن (اہلِ ایمان) کے درمیان اُلفت قائم کر دی' اگر تم زمین میں موجود سب کچھ خرچ کر دیتے'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''پھر بے شک تمہارے پروردگار نے اُن کیلئے جنہوں نے ہجرت کی' اس کے بعد کہ اُنہیں آزمائش کا شکار کیا گیا' اور پھر اُنہوں

مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ} [النحل: 110]

نے جہاد کیا اور صبر سے کام لیا' تو اس کے بعد تمہارا پروردگار مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ} [النحل: 41]

''جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی' اس کے بعد کہ اُن پر ظلم ہوا تو ہم اُنہیں دنیا میں بھی اچھائی عطا کرے گا اور آخرت کا اجر تو زیادہ ہے' کاش کہ وہ لوگ اس کا علم رکھتے' وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَوْمَ لَا يُخْزِي اللهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ: رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ}

[التحریم: 8]

''اُس دن اللہ تعالیٰ نبی اور اُس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا' اُن کا نور اُن کے آگے چل رہا ہو گا اور اُن کے دائیں طرف ہو گا' وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تُو ہمارے نور کو ہمارے لیے مکمل کر دے اور ہماری مغفرت کر دے' بے شک تُو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا} [الفتح: 18]

''تحقیق اللہ تعالیٰ' اہلِ ایمان سے راضی ہو گیا' جب اُنہوں نے درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر لی' تو وہ یہ جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں ہے' تو اُس نے اُن پر سکینت نازل کی اور اُنہیں فتح قریب کا بدلہ دیا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ

''تم ایسی قوم کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو کہ وہ لوگ اُس شخص سے محبت رکھیں جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے' خواہ وہ (مخالفت کرنے والا) اُن کے باپ دادا ہوں' یا اُن کے بیٹے ہوں' یا اُن کے بھائی ہوں' یا رشتہ دار ہوں' یہ وہ

الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22]

لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی طرف سے روح کے ذریعہ اُن کی تائید کی ہے اور وہ اُنہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اُس سے راضی ہو گئے' یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں' خبردار! بے شک اللہ کا گروہ ہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا} [الفتح: 29] إِلَى قَوْلِهِ: {مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا} [الفتح: 29]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے خلاف سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں' تم اُنہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں دیکھو گے کہ وہ اللہ کا فضل اور اُس کی رضامندی تلاش کر رہے ہوں گے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُن سے مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا} [النور: 55]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ زمین میں اُنہیں نائب مقرر کیا ہے جس طرح اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو نائب بنایا تھا اور اُن کیلئے اُن کے دین کو مستحکم کر دے گا جس دین کے حوالے سے وہ اُن کیلئے راضی ہوا ہے اور اُن کے خوف کے بعد وہ اُنہیں امن نصیب کرے گا' وہ لوگ میری عبادت کرتے ہیں' وہ کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتے ہیں''۔

امام آجری کے توصیفی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَقَدْ وَاللهِ أَنْجَزَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكَرِيمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اُس کو پورا کیا اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مَا وَعَدَهُمْ بِهِ، جَعَلَهُمُ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ الرَّسُولِ، وَمَكَّنَهُمْ فِي الْبِلَادِ، فَفَتَحُوا الْفُتُوحَ، وَغَنِمُوا الْأَمْوَالَ، وَسَبَوْا ذَرَارِيَّ الْكُفَّارِ، وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِيهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ خَلْقٌ كَثِيرٌ، وَأَعَزُّوا دِينَ اللهِ عَزَّ جَلَّ، وَأَذَلُّوا أَعْدَاءَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَظَهَرَ أَمْرُ اللهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، وَسَنُّوا لِلْمُسْلِمِينَ السُّنَنَ الشَّرِيفَةَ، وَكَانُوا بَرَكَةً عَلَى جَمِيعِ الْأُمَّةِ، أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ

بعد خلفاء بنایا' اُنہیں زمین میں حکومت عطا کی' اُنہیں فتوحات عطا کیں' اُنہیں مالِ غنیمت عطا کیا' اُن لوگوں نے کفار کے بچوں کو قیدی بنایا' بہت سے کفار نے اُن کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا' ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوط کیا اور اللہ کے دشمنوں کو ذلیل کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو گیا خواہ مشرکین کو یہ اچھا نہ لگتا ہو' انہوں نے مسلمانوں کیلئے عمدہ طریقہ کا آغاز کیا اور یہ پوری اُمت کیلئے برکت تھے۔ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ عنہم۔ (قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22]

''اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور یہ اُس سے راضی ہو گئے' یہ اللہ کا گروہ ہیں' خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والے ہیں''۔

ایک زبردست قول

يُقَالُ: مَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُمَرَ، فَقَدْ أَوْضَحَ السَّبِيلَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُثْمَانَ فَقَدِ اسْتَنَارَ بِنُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى، وَمَنْ قَالَ الْحُسْنَى فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ

یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ دین کو مضبوط کر لیتا ہے' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ راستہ کو واضح کر لیتا ہے' جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے روشنی حاصل کر لیتا ہے اور جو شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ مضبوط رسّی کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے اور جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں اچھی بات کہتا ہے وہ نفاق سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، رَحِمَهُ اللهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) ان تمام حضرات میں سے ہر ایک

وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا لَا يُحْصَى كَثْرَةً، نَفَعَنَا اللهُ بِحُبِّهِمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ، وَأَنَا أَذْكُرُ إِنْ شَاءَ اللهُ بَعْدَ هَذَا مَا فَضَّلَهُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے فضائل ایسے ہیں کہ جنہیں کثرت کی وجہ سے شمار نہیں کیا جا سکتا' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے محبت کی وجہ سے ہمیں نفع عطا کرے' بے شک وہ سننے والا اور قریب ہے۔ اب اگر اللہ نے چاہا تو میں اب وہ فضائل بیان کروں گا جو فضائل نبی اکرم ﷺ نے ان حضرات کے بیان کیے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ مَا نَعَتَهُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَالْحَظِّ الْجَزِيلِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے عظیم فضیلت اور زبردست حصہ کے حوالے سے ان حضرات کی کیا صفات بیان کی ہیں

1174- أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

''مہاجرین اور انصار' دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں (یا مددگار ہیں)''۔

1175- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّهِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

1174- رواه أحمد 363/4، والحاكم 81/4، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1036.

1175- انظر السابق.

عَنْ زِرٍّ، وَاَبِي وَائِلٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

''مہاجرین اور انصار' دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں''۔

1176- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: حَتَّى تَقْطَعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهُ فَقَالَ اِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین کی زمینیں اُنہیں جاگیر کے طور پر عطا کیں' تو اُنہوں نے عرض کی: (ہم اُنہیں اُس وقت تک قبول نہیں کریں گے) جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی ان کی مانند جاگیریں عطا نہیں کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے بعد ترجیحی سلوک کا سامنا کرو گے تو تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو۔

قیامت کے دن مہاجرین کی فضیلت

1177- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى اَبِي مُصْعَبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِلْمُهَاجِرِينَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ

''مہاجرین کیلئے سونے سے بنے ہوئے منبر ہوں گے جن پر وہ

1176- رواہ البخاری: 3794، ومسلم: 1845.

1177- رواہ الحاکم 77/4، وخرجه الألبانی فی ضعیف الجامع: 4754.

يَجْلِسُونَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ أَمِنُوا مِنَ الْفَزَعِ

قیامت کے دن بیٹھے ہوئے ہوں گے اور وہ گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے"۔

مہاجرین' حوضِ کوثر پر سب سے پہلے آئیں گے

1178- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، وَشَيْبَةُ بْنُ الْأَحْنَفِ الْأَوْزَاعِيُّ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ يُحَدِّثُ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ حَوْضَهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا لَهُ؟ فَقَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشَّعِثَةُ رُءُوسُهُمْ، الدَّنِسَةُ ثِيَابُهُمْ، الَّذِينَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ، وَلَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلام نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حوض کا ذکر کیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس پر سب سے پہلے کون لوگ آئیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غریب مہاجرین جن کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' جن کے کپڑے میلے کچیلے ہوتے ہیں' جن کیلئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے اور یہ لوگ صاحبِ حیثیت خواتین سے نکاح نہیں کر سکتے۔

مہاجرین جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے

1179- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكٍ الْقَزْوِينِيُّ بِقَزْوِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ، عَنْ أَبِي عُشَّانَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1178- رواہ الترمذی: 2444، وأحمد 275/5، وابن ماجه: 4303، والحاکم 184/4۔

1179- رواہ الحاکم 72/2، وعزاہ الهیثمی فی المجمع 259/10۔

الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

هَلْ تَدْرُونَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالُوا: اللهُ اَعْلَمُ وَرَسُولُهُ قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ، وَيُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوتُ اَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ شَاءَ مِنْ مَلَائِكَتِهِ: اِيتُوهُمْ فَحَيُّوهُمْ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا نَحْنُ سُكَّانُ سَمَائِكَ وَخِيرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ اَفَتَاْمُرُنَا فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: اِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا لِي يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا، وَتُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ، وَتُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، يَمُوتُ اَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً قَالَ: فَيَاْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَيَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ

''کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو' اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے کون جنت میں داخل ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں مہاجرین داخل ہوں گے جن کے ذریعہ سوراخوں کو بند کیا جاتا ہے اور اُن کے ذریعہ ناپسندیدہ صورتِ حال سے بچا جاتا ہے' اُن میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے تو اُس کی خواہش اُس کے سینہ میں ہی ہوتی ہے وہ اُسے پوری کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا' اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جس سے چاہے گا اُس سے فرمائے گا: تم اُن لوگوں کے پاس جاؤ اور اُنہیں سلام کرو۔ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں اور تیری مخلوق میں بہترین لوگ ہیں' کیا تُو ہمیں یہ حکم دے رہا ہے کہ ہم اُنہیں سلام کریں؟ پروردگار فرمائے گا: یہ میرے ایسے بندے ہیں جنہوں نے میری عبادت کی' اُنہوں نے کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرایا' ان کے ذریعہ سوراخوں کو بند کیا جاتا ہے اور ان کے ذریعہ ناپسندیدہ صورتِ حال سے بچا جاتا تھا' ان میں سے کسی شخص کا ایسی صورتِ حال میں انتقال ہوتا تھا کہ اُس کی ضرورت اُس کے سینہ میں ہوتی تھی وہ اُسے پوری کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تو اُس وقت فرشتے اُن لوگوں کے پاس آئیں گے' وہ ہر دروازے سے اُن پر داخل ہوں گے (اور یہ کہیں گے' جس کا ذکر

قرآن میں ہے:)

{سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ} [الرعد: 24]

''تم پر سلام ہو! اُس حوالے سے جو تم نے صبر کیا ہے اور آخرت کا ٹھکانا بہترین ہے''۔

انصار کی فضیلت کا بیان

1180- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: عَلِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشِّعْبَ أَحْرَزُ مِنَ الْوَادِي، فَقَالَ:

ابن جدعان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ یہ بات جانتے تھے کہ نشیبی حصہ کے مقابلے میں گھاٹی زیادہ محفوظ ہوتی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا، وَسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ، الْأَنْصَارُ عَيْبَتِي وَكَرِشِي، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَكَرَاتِ، وَتَذْهَبُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا لَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ: جِئْتَنَا طَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ، وَخَذَلَكَ النَّاسُ فَنَصَرْنَاكَ .فَبَكَوْا، وَقَالُوا: لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ الْمِنَّةُ عَلَيْنَا .

''اگر انصار کسی گھاٹی پر چلیں اور دوسرے لوگ نشیبی حصہ میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا' اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا' تم اُن کے اچھے افراد کی اچھائی کو قبول کرو اور اُن کے بُرے افراد (کی بُرائی سے) درگزر کرو' انصار میرے قریبی اور راز دار لوگ ہیں۔ (پھر آپ نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا:) کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بھیڑ بکریاں لے جائیں اور تم لوگ اللہ کے رسول کو لے جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو کہ آپ اُس وقت ہمارے پاس آئے تھے جب آپ کو نکال دیا گیا تھا تو ہم نے آپ کو پناہ دی تھی' لوگوں نے آپ کو رسوا کرنا چاہا تھا اور ہم نے آپ کی مدد کی تھی۔ (یہ بات سننے کے بعد) انصار رونے لگے اور بولے: ہم پر اللہ اور اُس کے رسول ہی کا فضل ہے''۔

1180- رواه البخاري: 3799۔

انصار کے ساتھ اظہارِ یکجہتی

1181- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطَاءٍ شَاذَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَوْ اَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ

''اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا' اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا''۔

قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: لَقَدْ آوَوْا وَنَصَرُوا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات نے پناہ دی تھی اور مدد کی تھی' اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر نازل ہو۔

حضرت ابوبکر کا انصار کو خراجِ تحسین

1182- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، وَخَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُنَا وَمَثَلُ الْاَنْصَارِ كَمَا قَالَ الْغَنَوِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر نے اپنی سند کے ساتھ امام شافعی کے حوالے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:
ہماری (یعنی مہاجرین کی) اور انصار کی مثال اُس طرح ہے جس طرح جعفر کے بچوں سے غنوی نے یہ شعر کہا تھا:

1181- رواہ البخاری:3779۔

لِبَنِي جَعْفَرٍ:

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا جَعْفَرًا حِينَ أَشْرَفَتْ
بِنَا نَعْلُنَا فِي الْوَاطِئِينَ فَزَلَّتِ
أَبَوْا أَنْ يَمَلُّونَا وَلَوْ أَنَّ أُمَّنَا
تُلَاقِي الَّذِي يَلْقَوْنَ مِنَّا لَمَلَّتِ

''اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے جعفر کو جزائے خیر دے! جب اُس نے ہمیں دیکھا کہ چلنے والوں میں ہمارے جوتے پھسل رہے ہیں (تو اُس نے ہماری مدد کی) اور ہم سے اُکتاہٹ کا شکار ہونے سے انکار کر دیا حالانکہ اُن لوگوں نے ہماری جس صورتِ حال کا سامنا کیا تھا اگر اُس طرح کی صورتِ حال کا سامنا ہماری ماں نے کیا ہوتا تو وہ بھی اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتی۔

1183- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الْأَنْصَارُ شِعَارٌ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ

''انصار جسم کے ساتھ والا لباس ہیں اور دیگر لوگ اوپر اوڑھنے والی چادر ہیں اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا''۔

1184- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1183- رواه أحمد 67/3.

1184- رواه البخاري: 3779، وأحمد 191/3.

وَسَلَّمَ:

لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ

"اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا"۔

انصار سے محبت کی تلقین

1185- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ أَبِي ثِفَالٍ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّتَهُ، تُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

رباح بن عبدالرحمٰن نے اپنی دادی کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَا يُؤْمِنُ بِي مَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ

"وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہیں کرتا"۔

انصار سے بغض کا انجام

1186- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَهُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَا، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَسَأَلَنَا فَقُلْنَا: كُنَّا فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: أَوَلَا أَزِيدُكُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعد بن ابراہیم نے حکم بن میناء کے حوالے سے یزید بن حارثہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ میں کچھ انصار کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اُنہوں نے ہم سے دریافت کیا تو ہم نے جواب دیا کہ ہم انصار کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' اُنہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک اور بات مزید بتاؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1185- أخرجه أحمد 382/6.

1186- رواه أحمد 96/4، خرجه الألباني في الصحيحة: 191.

حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللهُ

''جو شخص انصار سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھے گا اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے بغض رکھے گا''۔

انصار سے بھلائی کی تلقین

1187- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ هَمَّ بِعَرِيفِ الْأَنْصَارِ أَنْ يَقْتُلَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اسْتَوْصُوا بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا أَوْ مَعْرُوفًا اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن زید بیان کرتے ہیں:

مصعب بن زبیر نے انصار کے کسی بڑے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مصعب بن زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''انصار کے بارے میں بھلائی کی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اچھائی کی تلقین قبول کرو تم اُن کے اچھے افراد کی (اچھائی کو) قبول کرو اور اُن کے بُرے فرد (کی بُرائی سے) درگزر کرو''۔

قَالَ: فَنَزَلَ مُصْعَبٌ مِنْ سَرِيرِهِ عَلَى بِسَاطِهِ، فَأَلْزَقَ عُنُقَهُ، أَوْ قَالَ: خَدَّهُ، أَوْ قَالَ: تَمَعَّكَ، فَقَالَ: أَمْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ، أَمْرُ

راوی بیان کرتے ہیں: تو مصعب بن زبیر اپنی چارپائی سے نیچے اُتر کر چٹائی پر آ گئے اور اُنہوں نے اپنی گردن جھکالی اور بولے: ان صاحب کو لے جائیں! (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اُنہوں نے کہا: اللہ کے رسول کا حکم سر آنکھوں پر ہے!

1187- أخرجه أحمد 241/3.

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ

اللہ کے رسول کا حکم سرآنکھوں پر ہے۔

انصار اور اُن کے بچوں کیلئے دعا

1188- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا عُمَرُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ

''اے اللہ! انصار کی' انصار کے بچوں کی اور انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کر دے''۔

1189- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ

''اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بچوں کی اور انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کر دے''۔

1190- حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عوف بن سلمہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنی دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1188- رواه البخاري: 4906، ومسلم: 2506.

1189- انظر السابق.

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ

"اے اللہ! انصار کی، انصار کے بچوں کی، انصار کے بچوں کے بچوں کی اور انصار کے غلاموں کی مغفرت کر دے"۔

مہاجرین اور انصار کیلئے دعائے مغفرت

1191- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، وَاَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

"اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے، تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کر دے"۔

انصار سے محبت کی اہمیت

1192- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ الظَّفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1191- رواه البخاري: 379، ومسلم: 1805.

1192- رواه البيهقي في الشعب 44/1.

مَا آمَنَ بِي مَنْ لَمْ يُحِبَّنِي، وَمَا أَحَبَّنِي مَنْ لَمْ يُحِبَّ الْأَنْصَارَ

''وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا اور وہ شخص مجھ سے محبت نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہیں رکھتا''۔

ہمیشہ انصار کے ساتھ بھلائی کی جائے گی

1193- أَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فِي مَجْلِسٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: رَزِينٌ أَوِ ابْنُ رَزِينٍ فَقَالَ: مَنْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ، وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں مہاجرین اور انصار کی ایک محفل میں تشریف فرما تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کا نام رزین' یا شاید ابن رزین تھا۔

اُس نے دریافت کیا: سعد بن عبادہ کون ہیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھا' آپ غصہ میں تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُؤْذُوا الْأَنْصَارَ، مَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ نَصَرَهُمْ، فَقَدْ نَصَرَنِي، وَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ بَغَى عَلَيْهِمْ فَقَدْ بَغَى عَلَيَّ، وَمَنْ قَضَى لَهُمْ حَاجَةً كُنْتُ فِي حَاجَتِهِ

''تم لوگ انصار کو اذیت نہ پہنچاؤ' جو شخص اُنہیں اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا' جو اُن کی مدد کرے گا وہ میری مدد کرے گا' جو اُن سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھے گا' جو اُن سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا' جو اُن کے خلاف سرکشی کرے گا وہ میرے خلاف سرکشی کرے گا' جو اُن کی ضرورت پوری کرے گا میں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَسْرَعَ

قیامت کے دن اُس کی ضرورت زیادہ تیزی سے پوری کروں گا"۔

قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَهٰذَا لِسَعْدٍ اَمْ لِلْاَنْصَارِ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ لِلْاَنْصَارِ عَامَّةً، وَلِاَعْقَابِهِمْ، وَلِاَعْقَابِ اَعْقَابِهِمْ اَبَدَ الْاَبَدِ

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا یہ حضرت سعد کے ساتھ مخصوص ہے یا انصار کیلئے عمومی طور پر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں!) بلکہ یہ انصار کیلئے عمومی طور پر ہے اور اُن کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اولاد کیلئے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہے۔

1194- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَوْفِيُّ الْقَاضِي، عَنْ اَبِيهِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَمِيعًا، عَنْ جَدِّهِ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ اَحَبَّنِي فَبِحُبِّي اَحَبَّ الْاَنْصَارَ، وَمَنْ اَبْغَضَنِي، فَبِبُغْضِي اَبْغَضَ الْاَنْصَارَ. لَا يُحِبُّهُمْ مُنَافِقٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ مُؤْمِنٌ، مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللهُ. النَّاسُ دِثَارٌ وَالْاَنْصَارُ شِعَارٌ، وَلَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا وَسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ دَارَهُمْ دَارًا لِاِعْزَازِ دِينِهِ، وَلِنَبِيِّهِ اَنْصَارًا، وَاللهِ مَا

"جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے انصار سے بھی محبت رکھے اور جو شخص مجھ سے بغض رکھتا ہے وہ میرے بغض کی وجہ سے انصار سے بھی بغض رکھے گا' کوئی منافق ان سے محبت نہیں رکھ سکتا اور کوئی مؤمن ان سے بغض نہیں رکھ سکتا' جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے ناپسند کرے گا' لوگ اوپر اوڑھنے والی چادر ہیں اور انصار اندرونی لباس ہیں' اگر انصار ایک وادی میں چلیں اور لوگ دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا' اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا' اے اللہ! انصار کی' انصار کے بچوں کی' انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت فرما دے' بے شک اللہ تعالیٰ نے اُن کے علاقہ کو اپنے دین کو غلبہ دینے کیلئے اور اپنے نبی

شُرِعَ لِلّٰهِ مِنْ شَرِيعَةٍ، وَلَا سُنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سُنَّةٍ، وَلَا فُرِضَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَرِيضَةٍ، وَلَا جُمِعَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُمُعَةٍ، وَلَا ازْدَحَمَتْ مَنَاكِبُ الرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا فِي دُورِهِمْ، وَبَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَبِأَسْيَافِهِمْ

کو مدد دینے کیلئے منتخب کیا' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جو بھی شرعی حکم نازل کیا' یا جو بھی طریقہ مقرر کیا' یا جو بھی فرض عائد کیا' یا جو جمعہ مقرر کیا تو نماز کی ادائیگی کیلئے لوگوں کے کندھے' انصار کے علاقوں میں ہی ایک دوسرے کے ساتھ ملے اور اُن کے درمیان اور اُن کی تلواروں کے درمیان ایسا ہوا''۔

بَابُ ذِكْرِ حُزْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْصَارِ السَّبْعِينَ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن ستر انصاریوں کیلئے غمگین ہونا جو بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہو گئے تھے

1195- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ يَعْنِي: الْأَحْوَلَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَى أَهْلِ بِئْرِ مَعُونَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی جنگی مہم پر اتنا غمگین نہیں دیکھا جتنے غمگین آپ بئر معونہ کے افراد پر ہوئے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَيُقَالُ: إِنَّهُمْ كَانُوا أَصْحَابَ قُرْآنٍ

سفیان بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ یہ سب لوگ قرآن کے حافظ تھے۔

انصار کے نقباء کا بیان

1196- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی چیز پر اتنے غمگین نہیں ہوئے تھے جتنے

1195- رواه البخاري:1300، ومسلم:677.

1196- انظر السابق.

يَقُولُ: مَا وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ رَجُلًا الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ

آپ اُن ستر افراد پر غمگین ہوئے تھے جنہیں بئر معونہ کے واقعہ میں شہید کر دیا گیا تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: نُقَبَاءُ الْأَنْصَارِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَسَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَسَعْدُ بْنُ خُثَيْمَةَ، وَأَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، وَهَذَا هُوَ أَبُو جَابِرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، وَالْحَارِثُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَرَافِعُ بْنُ مَالِكٍ، وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَالْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ، وَأَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ

سفیان بیان کرتے ہیں: انصار کے نقباء یہ حضرات ہیں: حضرت سعد بن عبادہ' حضرت سعد بن ربیع' حضرت سعد بن خثیمہ' حضرت اسعد بن زرارہ' حضرت عبداللہ بن رواحہ' حضرت عبداللہ بن عمرو' حضرت عبداللہ بن عمرو' یہ حضرت جابر بن عبداللہ کے والد ہیں' حضرت ابوالہیثم بن تیہان' حضرت حارث بن قاسم' حضرت رافع بن مالک' حضرت اُسید بن حضیر' حضرت براء بن معرور اور حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہم۔

70 کے عدد سے انصار کی نسبت

1197- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: يَا رَبِّ سَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ، وَقُتِلَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ، وَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ، وَقُتِلَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا حَتَّى عَدَّ خَمْسَ (كَذَا) مَوَاطِنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) ابن جدعان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ستر کے عدد کو انصار کے ساتھ کیسی نسبت ہے! غزوۂ اُحد کے موقع پر ستر حضرات شہید ہوئے' بئر معونہ کے واقعہ میں ستر حضرات شہید ہوئے' جنگ یمامہ میں ستر حضرات شہید ہوئے' فلاں فلاں موقع پر ستر حضرات شہید ہوئے یہاں تک کہ اُنہوں نے پانچ مختلف مواقع کا ذکر کیا (جہاں انصار کے ستر افراد شہید ہوئے تھے)۔

1198- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَبِّ سَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ يَوْمَ أُحُدٍ، وَسَبْعِينَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ، وَسَبْعِينَ يَوْمَ مُؤْتَةَ، وَسَبْعِينَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

حماد بن سلمہ نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

ستّر کے عدد کو انصار کے ساتھ کیسی نسبت ہے! غزوۂ اُحد کے موقع پر انصار کے ستّر افراد شہید ہوئے بئر معونہ کے واقعہ میں ستّر افراد شہید ہوئے جنگ موتہ میں ستّر افراد شہید ہوئے جنگ یمامہ میں ستّر افراد شہید ہوئے۔

بَابُ ذِكْرِ بَيْعَةِ الْأَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِمَكَّةَ وَتَصْدِيقِهِمْ إِيَّاهُ

باب: انصار کا مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلام پر بیعت کرنا اور اُن کا آپ کی تصدیق کرنا

1199- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، وَإِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيَّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومحمد عبداللہ بن صالح بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے (یہاں صرف سند ہے حدیث اگلی روایت ہے)۔

بیعتِ عقبہ کا بیان

1200- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک حج کے موقع پر حاجیوں کی رہائش گاہوں میں مجنہ اور عکاظ کے بازاروں میں اور منٰی میں حاجیوں کی رہائشی جگہوں پر اُن کے پاس تشریف لے جاتے رہے

1199- رواہ أحمد 322/2 والحاکم 624/2.

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِثَ عَشْرَ سِنِینَ یَتْبَعُ الْحَاجَّ فِی مَنَازِلِھِمْ فِی الْمَوْسِمِ وَبِمَجَنَّۃَ وَعُکَاظَ وَمَنَازِلِھِمْ مِنْ مِنًی فَیَقُولُ: مَنْ یُؤْوِینِی وَیَنْصُرُنِی حَتّٰی اُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّی، وَلَہُ الْجَنَّۃُ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَنْصُرُہُ، وَلَا یُؤْوِیہِ، حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ لَیَرْحَلُ مِنْ مِصْرَ اَوْ مِنَ الْیَمَنِ اِلَی ذِی رَحِمِہِ، فَیَاْتِیہِ قَوْمُہُ فَیَقُولُونَ لَہُ: احْذَرْ غُلَامَ قُرَیْشٍ لَا یَفْتِنُکَ، وَیَمْشِی بَیْنَ رِحَالِھِمْ یَدْعُوھُمْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَیُشِیرُونَ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ حَتّٰی بَعَثَنَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ یَثْرِبَ، فَیَاْتِیہِ الرَّجُلُ مِنَّا فَیُؤْمِنُ بِہِ، وَیُقْرِئُہُ الْقُرْآنَ، فَیَنْقَلِبُ اِلَی اَھْلِہِ فَیُسْلِمُونَ بِاِسْلَامِہِ، حَتّٰی لَمْ یَبْقَ دَارٌ مِنْ دُورِ یَثْرِبَ اِلَّا فِیھَا رَھْطٌ مِنَ الْمُسْلِمِینَ یُظْھِرُونَ الْاِسْلَامَ، وَبَعَثَنَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْہِ فَائْتَمَرْنَا، وَاجْتَمَعْنَا سَبْعُونَ رَجُلًا مِنَّا فَقُلْنَا: حَتّٰی مَتٰی نَذَرُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطْرَدُ فِی جِبَالِ مَکَّۃَ وَیَخَافُ؟ فَرَحَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا عَلَیْہِ فِی الْمَوْسِمِ، فَوَاعَدْنَا شِعْبَ الْعَقَبَۃِ، فَقَالَ عَمُّہُ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: یَا ابْنَ اَخِی، لَا

اور یہ فرماتے رہے: کون مجھے پناہ دے گا اور میری مدد کرے گا؟ تا کہ میں اپنے پروردگار کے پیغام کی تبلیغ کروں' ایسے شخص کو جنت ملے گی۔ لیکن نبی اکرم ﷺ کو کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو آپ کی مدد کرتا یا آپ کو پناہ دیتا' یہاں تک کہ ایک شخص مصر سے' یا شاید یمن سے سفر کر کے اپنے رشتہ داروں سے ملنے کیلئے آیا' اُس کی قوم کے افراد اُس کے پاس گئے اور اُس سے کہا: تم قریش کے اُس نوجوان سے بچ کے رہنا! کہیں وہ تمہیں کسی آزمائش کا شکار نہ کر دے' وہ لوگوں کی رہائشی جگہوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے' یہاں تک کہ اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے بتایا کہ یہ وہ نوجوان ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یثرب سے بھیجا' ہم میں سے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ پر ایمان لے آیا' آپ ﷺ نے اُسے قرآن (کی کچھ آیات) کی تعلیم دی' وہ اپنے اہلِ خانہ کی طرف واپس گیا تو اُس کی دعوت پر اُس کے اہلِ خانہ بھی مسلمان ہو گئے' یہاں تک کہ یثرب کے ہر محلہ میں کچھ نہ کچھ مسلمان ہو گئے جو اپنے اسلام کا اظہار کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا' ہم ستر افراد اکٹھے ہو کر گئے' ہم نے طے کیا کہ کب تک نبی اکرم ﷺ مکہ کے پہاڑوں کے درمیان رہیں گے اور خوف کی زندگی گزارتے رہیں گے' ہم لوگ روانہ ہوئے اور حج کے موقع پر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے یہ طے کیا کہ عقبہ کی گھاٹی کے پاس (آپ ﷺ سے ملاقات کریں گے) آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! مجھے نہیں معلوم

اَدْرِي مَا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ الَّذِينَ جَاءُوكَ؟ اِنِّي ذُو مَعْرِفَةٍ بِاَهْلِ يَثْرِبَ. وَاجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ مِنْ رَجُلٍ وَرَجُلَيْنِ فَلَمَّا نَظَرَ الْعَبَّاسُ فِي وُجُوهِنَا قَالَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا نَعْرِفُهُمْ، هٰؤُلَاءِ اَحْدَاثٌ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: تُبَايِعُونِي عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ، وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَلَى اَنْ تَقُولُوا فِي اللّٰهِ لَا تَأْخُذُكُمْ فِيهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَعَلَى اَنْ تَنْصُرُونِي اِذَا قَدِمْتُ اِلَيْكُمْ، وَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ اَنْفُسَكُمْ وَاَزْوَاجَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ، وَلَكُمُ الْجَنَّةُ

کہ یہ کون لوگ ہیں جو تمہارے پاس آئے ہیں' میں تو اہلِ یثرب کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ جب ہم ایک ایک دو دو کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہونے لگے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہمارے چہروں کا جائزہ لیا تو بولے: یہ جو لوگ ہیں ہم ان سے واقف نہیں ہیں' یہ تو کم عمر لوگ ہیں۔ ہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ چاق و چوبند اور سستی (ہر حال میں) اطاعت و فرمانبرداری کرو گے' تنگدستی اور خوشحالی (ہر حال میں) خرچ کرو گے' نیکی کا حکم دو گے' بُرائی سے منع کرو گے اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو بھی بات کہو گے تو اس بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرو گے اور اس بات پر بیعت کرو کہ تم میری مدد کرو گے جب میں تمہارے پاس آؤں گا اور تم میرا بچاؤ اُسی طرح کرو گے جس طرح تم اپنے آپ کا' اپنی بیویوں کا' اپنے بچوں کا بچاؤ کرتے ہو (یہ سب کام کرنے کے عوض میں) تمہیں جنت ملے گی۔

فَقُمْنَا نُبَايِعُهُ، فَاَخَذَ بِيَدِهِ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ اَصْغَرُ السَّبْعِينَ اِلَّا اَنَا، فَقَالَ: رُوَيْدًا يَا اَهْلَ يَثْرِبَ، اِنَّا لَمْ نَضْرِبْ اِلَيْهِ اَكْبَادَ الْمَطِيِّ اِلَّا وَنَعْلَمُ اَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، وَاَنَّ اِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً، وَقَتْلُ خِيَارِكُمْ، وَاَنْ تَعَضَّكُمُ السُّيُوفُ، فَاَمَّا اَنْتُمْ قَوْمٌ تَصْبِرُونَ عَلَيْهَا اِذَا مَسَّتْكُمْ، وَعَلَى قَتْلِ خِيَارِكُمْ، وَمُفَارَقَةِ الْعَرَبِ

(راوی بیان کرتے ہیں:) ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کیلئے اُٹھے تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا' وہ اُن ستر افراد میں میرے علاوہ باقی سب سے کمسن تھے' اُنہوں نے کہا: اے یثرب کے رہنے والو! تم ٹھہر جاؤ! ہم سفر کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور صرف اس لیے آئے ہیں کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں' آج اگر انہیں ان کے علاقہ سے نکال کر لے جایا جاتا ہے تو یہ تمام عربوں سے علیحدگی اختیار کرنے کے مترادف ہوگا' تمہارے بہترین لوگ مارے جائیں گے' تمہاری

كَافَّةً. فَخُذُوهُ وَاَجْرُكُمْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاَمَّا اَنْتُمْ تَخَافُونَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ خِيفَةً فَذَرُوهُ فَهُوَ اَعْذَرُ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالُوا: يَا اَسْعَدُ، اَمِطْ عَنَّا يَدَكَ. فَوَاللهِ لَا نَذَرُ هَذِهِ الْبَيْعَةَ وَلَا نَسْتَقِيلُهَا. فَقُمْنَا اِلَيْهِ رَجُلًا رَجُلًا. فَاَخَذَ عَلَيْنَا شَرْطَهُ الْعَبَّاسُ، وَيُعْطِينَا عَلَى ذَلِكَ الْجَنَّةَ

تلواریں توڑ دی جائیں گی' جب تمہیں اس صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا اور تمہارے بہترین لوگ مارے جائیں اور تمام عرب علیحدگی اختیار کر لے تو اگر تو تم اُس صورتِ حال پر صبر کرتے ہو تو ٹھیک ہے' پھر تم انہیں حاصل کر لو' تم لوگوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا لیکن اگر تمہیں اپنی ذات کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے تو پھر انہیں ان کے حال پر رہنے دو' اس صورت میں یہ چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے معذرت پیش کرنے کے حوالے سے زیادہ موزوں ہو گی۔ تو اُن لوگوں نے کہا: اے اسعد! اپنا ہاتھ ایک طرف ہٹاؤ' اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو نہیں چھوڑیں گے اور اسے واپس نہیں کریں گے۔ تو ایک ایک شخص اُٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر وہ چیز عائد کی جو شرط حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مقرر کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے عوض میں جنت ملنے کا وعدہ دیا۔

1201- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، بِطُولِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے طویل حدیث کے طور پر منقول ہے۔

1202- وَحَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ الْقَافِلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَصْبَغِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَامِلٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُلْوَانُ بْنُ دَاوُدَ الْبَجَلِيُّ، عَنِ اللَّيْثِيِّ يَعْنِي:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزناد بیان کرتے ہیں:

جب مکہ میں مشرکین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سختی کرنا شروع کی تو آپ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَبَا الْمُصَبِّحِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ الْمُشْرِكُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَكَّةَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ: يَا عَمِّ امْضِ إِلَى عُكَاظَ، فَأَرِنِي مَنَازِلَ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ حَتَّى أَدْعُوَهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَنْ يَمْنَعُونِي وَيُؤْوُونِي حَتَّى أُبَلِّغَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَرْسَلَنِي بِهِ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: نَعَمْ، فَأَنَا مَاضٍ مَعَكَ، حَتَّى أَدُلَّكَ عَلَى مَنَازِلِ الْأَحْيَاءِ.

اے چچا! آپ عکاظ (کے بازار) میں تشریف لے جائیں اور مجھے عربوں کے مختلف قبیلوں کی رہائشی جگہیں بتائیں تاکہ میں اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دوں، وہ لوگ میرا بچاؤ کریں، مجھے پناہ دیں تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن احکام کی تبلیغ کروں جن کے ہمراہ اُس نے مجھے بھیجا ہے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ٹھیک ہے! میں تمہارے ساتھ چلوں گا اور عربوں کے مختلف قبیلوں کی رہائشی جگہوں کے بارے میں تمہیں بتاؤں گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَذَكَرَ حَدِيثَ عَرْضِهِ عَلَى الْقَبَائِلِ قَبِيلَةً قَبِيلَةً، فَكُلٌّ لَمْ يُجِبْهُ، وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُمْ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے کہ کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قبائل میں سے ہر ایک قبیلہ کے پاس الگ الگ جا کر اپنی دعوت پیش کی، کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول نہیں کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس سے ہو کر واپس آ گئے۔

اخْتَصَرْتُ أَنَا الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ: فَلَمَّا جَاءَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَّةُ النَّفَرُ الْخَزْرَجِيُّونَ: أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَسَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَالنُّعْمَانُ بْنُ حَارِثَةَ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَلَقِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس روایت کا اختصار کیا ہے، آگے چل کر اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگلے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خزرج قبیلہ کے چھ افراد آ کر ملے: حضرت اسعد بن زرارہ، حضرت ابوالہیثم بن تیہان، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت سعد بن ربیع، حضرت نعمان بن حارثہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے مخصوص ایام میں جمرۂ عقبہ کے قریب رات کے وقت ان سے ملاقات کی، آپ ان کے

وَسَلَّمَ، فِي أَيَّامِ مِنًى عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلًا، فَجَلَسَ إِلَيْهِمْ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِلَى عِبَادَتِهِ، وَالْمُؤَازَرَةِ عَلَى دِينِهِ الَّذِي بَعَثَ بِهِ أَنْبِيَاءَهُ وَرُسُلَهُ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَعْرِضَ عَلَيْهِمْ مِمَّا أُوحِيَ إِلَيْهِ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ مِنْ سُورَةِ إِبْرَاهِيمَ:

{وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا} [ابراهيم: 35]

إِلَى آخِرِ السُّورَةِ، فَرَقَّ الْقَوْمُ وَأَخْبَتُوا حِينَ سَمِعُوا مِنْهُ مَا سَمِعُوا، فَأَجَابُوهُ فَمَرَّ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُمْ يُكَلِّمُونَهُ وَيُكَلِّمُهُمْ، فَعَرَفَ صَوْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: سُكَّانُ يَثْرِبَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، وَقَدْ دَعَوْتُهُمْ إِلَى مَا دَعَوْتُ إِلَيْهِ مَنْ قَبْلَهُمْ مِنَ الْأَحْيَاءِ، فَأَجَابُونِي وَصَدَّقُونِي وَذَكَرُوا أَنَّهُمْ يُخْرِجُونَنِي مَعَهُمْ إِلَى بِلَادِهِمْ، فَنَزَلَ الْعَبَّاسُ وَعَقَلَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ هَذَا ابْنُ أَخِي وَهُوَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ،

پاس تشریف فرما ہوئے اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف آنے اور اُس کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور اُنہیں اُس دین کے بارے میں بتایا جس کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور رسولوں کو مبعوث کیا تھا' اُنہوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ جو چیز آپ کی طرف وحی کی گئی ہے آپ وہ اُن کے سامنے پڑھ کر سنائیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے سامنے سورۂ ابراہیم کی یہ آیات پڑھ کر سنائیں:

''اور جب ابراہیم نے کہا: اے میرے پروردگار! تُو اس شہر کو امن والا بنا دے''۔

یہ آیات آپ ﷺ نے سورت کے آخر تک پڑھیں۔ تو اُن لوگوں کے دل نرم ہو گئے اور جب اُنہوں نے یہ کلام سنا تو وہ حیران رہ گئے' اُنہوں نے آپ ﷺ کی دعوت قبول کی۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا گزر وہاں سے ہوا' وہ لوگ اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اور نبی اکرم ﷺ اُن کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی آواز پہچان لی اور دریافت کیا: اے میرے بھتیجے! یہ کون لوگ ہیں جو تمہارے پاس موجود ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ یثرب کے رہنے والے لوگ ہیں جن کا تعلق اوس اور خزرج قبیلہ سے ہے' میں نے انہیں بھی اُسی بات کی دعوت دی ہے جس بات کی دعوت میں نے ان سے پہلے دیگر قبائل کو دی تھی' ان لوگوں نے میری دعوت قبول کر لی ہے اور میری تصدیق کر دی ہے اور انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ یہ لوگ مجھے ساتھ لے کر اپنے علاقوں میں لے جائیں گے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ (سواری سے) اُترے' انہوں نے اپنی سواری کو باندھا اور پھر بولے: اے اوس اور خزرج

قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد! یہ میرا بھتیجا ہے اور یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

ثُمَّ ذَكَرَ مَا جَرَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَبَّاسِ مِنَ الْخُطَبِ الطَّوِيلِ.

(مصنف بیان کرتے ہیں:) اُس کے بعد راوی نے انصاری حضرات اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان ہونے والی طویل گفتگو نقل کی ہے۔ (آگے چل کر وہ یہ بیان کرتے ہیں:)

قَالَ: فَقَامَ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَقَالَ فِيمَا خَاطَبَ بِهِ الْعَبَّاسَ: وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ لَا تَطْمَئِنَّ إِلَيْنَا فِي أَمْرِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مَوَاثِيقَنَا. فَهَذِهِ خَصْلَةٌ لَا نَرُدُّهَا عَلَى أَحَدٍ أَرَادَهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ مَا شِئْتَ. وَالْتَفَتَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، خُذْ لِنَفْسِكَ مَا شِئْتَ وَاشْتَرِطْ لِرَبِّكَ مَا شِئْتَ. فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْتَرِطُ لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَلِنَفْسِي أَنْ تَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَكُمْ . قَالُوا: فَذَلِكَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ

پھر حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو حاضرین میں سب سے کمسن تھے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جو بات کہی تھی اُس کے بارے میں اُنہوں نے کہا: جہاں تک آپ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ آپ ان کے معاملہ میں ہم سے اُس وقت تک مطمئن نہیں ہوں گے جب تک ہم پختہ عہد نہیں کرتے تو یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے ہم کسی ایسے شخص کے حوالے سے مسترد نہیں کریں گے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ عہد لینا چاہتا ہو' آپ جو چاہیں عہد لے لیں۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنی ذات کیلئے جو چاہیں عہد لیں اور اپنے پروردگار کیلئے جو چاہیں شرط مقرر کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے پروردگار کیلئے یہ شرط مقرر کرتا ہوں کہ تم لوگ اُس کی عبادت کرو گے اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور اپنی ذات کیلئے یہ مقرر کرتا ہوں کہ تم لوگ میرا اُن تمام چیزوں سے بچاؤ کرو گے جن سے تم اپنے آپ کا' اپنے بچوں کا اور اپنی بیویوں کا بچاؤ کرتے ہو۔ اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کا ہوا (یعنی ہم آپ کے ساتھ یہ عہد کرتے ہیں)۔

قَالَ: فَقَالَ الْعَبَّاسُ: عَلَيْكُمْ بِذَلِكَ ذِمَّةُ اللهِ مَعَ ذِمَّتِكُمْ. وَعَهْدُ اللهِ مَعَ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تم پر یہ چیز لازم ہے (کہ اس عہد کو پورا کرو) اللہ تعالیٰ کی پناہ تمہاری پناہ کے ساتھ ہو گی' اللہ

عُهُودِكُمْ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ تُبَايِعُونَهُ وَتُبَايِعُونَ اللهَ رَبَّكُمْ، يَدُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ أَيْدِيكُمْ لَتَجِدُّنَّ فِي نُصْرَتِهِ، وَلَتَشُدُّنَّ مِنْ أَزْرِهِ، وَلَتُوَفُّنَّ لَهُ بِعَهْدِهِ بِدَفْعِ أَيْدِيكُمْ وَصَرْحِ أَلْسِنَتِكُمْ وَنُصْحِ صُدُورِكُمْ، ثُمَّ لَا تَمْنَعَنَّكُمْ رَغْبَةٌ أَشْرَفْتُمْ عَلَيْهَا، وَلَا رَهْبَةٌ أَشْرَفَتْ عَلَيْكُمْ، وَلَا يُؤْتَى مِنْ قِبَلِكُمْ قَالُوا جَمِيعًا: نَعَمْ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ سَامِعٌ شَاهِدٌ، فَإِنَّ ابْنَ أَخِي قَدِ اسْتَرْعَاهُمْ دَمَهُ وَاسْتَحْفَظَهُمْ نَفْسَهُ، اللّٰهُمَّ: فَكُنْ لِابْنِ أَخِي عَلَيْهِمْ شَهِيدًا، فَرَضِيَ الْقَوْمُ بِمَا أَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ، وَرَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ كَانُوا قَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذَا أَعْطَيْنَاكَ ذَلِكَ فَمَا لَنَا؟ قَالَ: لَكُمْ رِضْوَانُ اللهِ وَالْجَنَّةُ: قَالُوا: رَضِينَا وَقَبِلْنَا. فَأَقْبَلَ ابْنُ التَّيِّهَانِ، عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ هَذَا رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ، وَقَدْ آمَنْتُمْ بِهِ وَصَدَّقْتُمُوهُ. فَقَالُوا: بَلَى قَالَ: أَوَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَمَسْقَطِ رَأْسِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَمَوْلِدِهِ، قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَإِنْ كُنْتُمْ خَاذِلِيهِ أَوْ مُسْلِمِيهِ

تعالیٰ کا عہد تمہارے اس عہد کے ساتھ ہوگا جو اس حرمت والے مہینہ میں حرمت والے شہر میں' تم نے ان کی بیعت کی ہے اور تم نے اللہ تعالیٰ کی اپنے پروردگار کی بیعت کی ہے' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ تمہارے ہاتھوں کے اوپر ہوگا' تم اُس کی مدد ضرور پاؤ گے اور تم انہیں مضبوطی ضرور فراہم کرو گے اور تم ان کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو ضرور پورا کرو گے' اپنے ہاتھوں کے ذریعہ پرے کر کے اور اپنی زبانوں کے ذریعہ صراحت کر کے اور اپنے سینوں کے خلوص کے ذریعہ اور پھر کوئی رغبت جو تمہارے سامنے آئے وہ تمہارے لیے رکاوٹ نہیں بنے گی اور کوئی خوف تمہارے لیے رکاوٹ نہیں بنے گا جو تمہارے سامنے آئے' اور تمہاری طرف سے کوئی (خلاف ورزی) نہیں آئے گی۔ تو اُن سب لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تُو سننے والا ہے اور گواہ ہے' میرے بھتیجے کے خون کے یہ لوگ ذمہ دار بنے ہیں اور اُس کی ذات کی حفاظت کا ذمہ انہوں نے لیا ہے' اے اللہ! تُو میرے بھتیجے کیلئے ان لوگوں کے حوالے سے گواہ ہوجا۔ تو لوگ اُس چیز سے راضی ہو گئے جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات کے حوالے سے اُنہیں عطا کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ بھی راضی ہو گئے' اس سے پہلے وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کر چکے تھے: یارسول اللہ! جب ہم آپ کو یہ سب کچھ دیں گے تو اس کے بدلے میں ہمیں کیا ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت ملے گی۔ تو اُن لوگوں نے کہا: ہم راضی ہو گئے اور ہم نے اسے قبول کیا۔ تو اسی دوران ابن تیہان اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو کہ یہ تمہاری طرف اللہ کے رسول ہیں' تم لوگ ان پر

يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ لِبَلَاءٍ يَنْزِلُ بِكُمْ فَالْآنَ، فَإِنَّ الْعَرَبَ سَتَرْمِيكُمْ فِيهِ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ. فَإِنْ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ عَنِ الْأَنْفُسِ وَالْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الثَّوَابِ خَيْرٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ فَأَجَابَ الْقَوْمُ جَمِيعًا: لَا، بَلْ نَحْنُ مَعَهُ بِالْوَفَاءِ وَالصِّدْقِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَعَلَّكَ إِذَا حَارَبْنَا النَّاسَ فِيكَ، وَقَطَعْنَا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ مِنَ الْحِلْفِ وَالْجِوَارِ وَالْأَرْحَامِ، وَحَمَلَتْنَا الْحَرْبُ عَلَى شَيْشَائِهَا، وَكَشَفَتْ لَنَا عَنْ قِنَاعِهَا، وَلَحِقْتَ بِبَلَدِكَ وَتَرَكْتَنَا، وَقَدْ حَارَبْنَا النَّاسَ فِيكَ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: الدَّمُ الدَّمُ، الْهَدْمُ الْهَدْمُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: خَلِّ بَيْنَنَا يَا أَبَا الْهَيْثَمِ حَتَّى نُبَايِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَبَقَهُمْ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى بَيْعَتِهِ، فَقَالَ: أُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ الِاثْنَا عَشَرَ نَقِيبًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ایمان لے آئے ہو اور تم لوگوں نے ان کی تصدیق کر دی ہے۔ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو کہ یہ حرمت والے شہر میں رہتے ہیں اور یہ ان کی آبائی رہائش گاہ ہے جہاں ان کا خاندان ہے جو ان کی جائے پیدائش ہے۔ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! (ایسا ہی ہے) تو ابن تیہان نے کہا: اگر تم نے انہیں رسوائی کا شکار کرنے کی کوشش کی' یا کسی بھی مشکل صورتِ حال کا سامنا کرنے پر انہیں کبھی بھی (دشمن کے) حوالے کیا تو اس کے بارے میں ابھی غور کر لو کیونکہ عرب ان کی ذات کے حوالے سے مل کر تمہارے خلاف ہو جائیں گے' تو اگر اپنی جان اور مال اور اولاد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں تمہارا دل اس حوالے سے مطمئن ہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر و ثواب ہے وہ تمہاری جانوں' تمہارے اموال اور تمہاری اولاد سے زیادہ بہتر ہے۔ تو تمام لوگوں نے جواب دیا: (جی نہیں!) بلکہ ہم ان کے ساتھ عہد کو پورا کریں گے اور سچے ثابت ہوں گے۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم آپ کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ جنگ کریں اور ہمارے اور اُن کے درمیان حلیف ہونے کا' پڑوسی ہونے کا' یا رشتہ داری کا جو تعلق ہے وہ ختم ہو جائے اور ہم اُن کے ساتھ جنگ کرنے پر مجبور ہوں اور پھر ایسا نہ ہو کہ یہ صورتِ حال ہو جائے کہ آپ واپس اپنے شہر میں آ جائیں اور ہمیں چھوڑ دیں جبکہ ہم نے آپ کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ جنگ کی ہوئی ہوگی۔ تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے' آپ نے فرمایا: خون! خون اور ھدم! ھدم۔ تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالہیثم! تم ہمارے درمیان سے

ہٹ جاؤ! تا کہ ہم اللہ کے رسول کی بیعت کر لیں۔ تو حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے ہی سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی۔ اُنہوں نے کہا: یارسول اللہ! میں اُسی چیز پر آپ کی بیعت کرتا ہوں جس چیز پر بنی اسرائیل کے بارہ نقیبوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: أُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ الِاثْنَا عَشَرَ مِنَ الْحَوَارِيِّينَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَقَالَ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ: أُبَايِعُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ وَأُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ أُتِمَّ عَهْدِي بِوَفَائِي وَأُصَدِّقَ قَوْلِي بِفِعْلِي فِي نَصْرِكَ. وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ حَارِثَةَ: أُبَايِعُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ، وَأُبَايِعُكَ عَلَى الْإِقْدَامِ فِي أَمْرِ اللهِ لَا أُرَاقِبُ فِيهِ الْقَرِيبَ وَلَا الْبَعِيدَ، فَإِنْ شِئْتَ وَاللهِ مِلْنَا بِأَسْيَافِنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ عَلَى أَهْلِ مِنًى. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ أُؤْمَرْ بِذَلِكَ وَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ، عَلَى أَنْ لَا تَأْخُذَنِي فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ وَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: أُبَايِعُ اللهَ وَأُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى أَنْ لَا أَعْصِيَ لَكُمَا أَمْرًا وَلَا أُكَذِّبَكُمَا حَدِيثًا وَانْصَرَفَ الْقَوْمُ إِلَى بَلَدِهِمْ مَسْرُورِينَ. فَنَشَرُوا مَا أَعْطَاهُمْ رَسُولُ

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں اُس چیز پر آپ کی بیعت کرتا ہوں جس پر حضرت عیسیٰ کے بارہ حواریوں نے اُن کی بیعت کی تھی۔ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتا ہوں اور آپ کی بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ میں اپنے عہد کو پورا کروں گا اور آپ کی مدد کرنے میں اپنے قول کی، اپنے فعل کے ہمراہ تصدیق کروں گا۔ حضرت نعمان بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتا ہوں اور آپ کی بیعت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کے حوالے سے میں کسی قریب یا دور کے فرد سے خوفزدہ نہیں ہوؤں گا، اللہ کی قسم! اگر آپ چاہیں تو ہم ابھی اسی وقت جا کر اہلِ منیٰ پر حملہ کر سکتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات پر آپ کی بیعت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کروں گا۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتا ہوں، یارسول اللہ! اور آپ کی بیعت کرتا ہوں، اس بات پر کہ میں آپ دونوں کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا اور آپ دونوں کی کسی بات کو جھٹلاؤں گا نہیں۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ، وَحَسُنَتْ إِجَابَةُ قَوْمِهِمْ لَهُمْ حَتَّى وَافَوْهُ مِنْ قَابِلٍ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا. فَصَاحَ إِبْلِيسُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حِينَ رَأَى جَمَاعَتَهُمْ صَيْحَةً أَسْمَعَتْ جَمَاعَةَ قُرَيْشٍ، وَذَلِكَ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَنَادَى يَا أَهْلَ مِنًى: هَذَا مُحَمَّدٌ وَأَهْلُ يَثْرِبَ، قَدِ اجْتَمَعُوا عَلَى الْحَمْلِ عَلَيْكُمْ وَاسْتِبَاحَةِ حَرِيمِكُمْ قَالَ: وَيُشَبِّهُ صَوْتَهُ بِصَوْتِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّهْمِيِّ. قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَتَانِي فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ أَبُو جَهْلٍ وَقَدْ أَفْزَعَنِي مَا أَفْزَعَهُ، وَأَخَذَتْنِي الْعُرَوَاءُ وَهِيَ الرِّعْدَةُ، وَقُمْتُ لِأَبُولَ. فَلَمَّا فَرَغْتُ جَاءَنِي أَبُو جَهْلٍ فَأَعْجَلَنِي فَقَالَ: قُمْ أَنَائِمٌ أَنْتَ؟ أَمَا أَفْزَعَكَ مَا أَفْزَعَنَا؟ وَتَوَجَّهَ إِلَى عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَأَخْبَرَهُ بِصَوْتِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ، يُخْبِرُ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَهْلَ يَثْرِبَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى الْحَمْلِ عَلَيْكُمْ، وَاسْتِبَاحَةِ حَرِيمِكُمْ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَأَتَيْنَا رَجُلًا وَقُورًا، مَعَهُ ذِهْنُهُ لَمْ يَرُعْهُ مَا رَاعَنَا، يَعْنِي عُتْبَةَ، فَقَالَ عُتْبَةُ: هَلْ أَتَاكُمْ فَأَخْبَرَكُمْ بِهَذَا؟ قَالُوا: لَا، وَلَكِنَّا سَمِعْنَا صَوْتَهُ قَالَ: فَلَعَلَّهُ الْخَيْثَعُورُ، يَعْنِي: إِبْلِيسَ الْكَذَّابَ ثُمَّ

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر وہ سب لوگ اپنے علاقہ کی طرف خوش وخرم واپس چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں جو کچھ عطا کیا تھا اُس بات کو اُنہوں نے پھیلایا جس کا تعلق وحی سے تھا تو اُن کی قوم نے اچھے طریقہ سے اُن کی دعوت کو قبول کیا' یہاں تک کہ اگلے سال یہ ستّر افراد (نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کیلئے) آئے' جب شیطان نے ان حضرات کو اُس رات دیکھا تو وہ چیخ پڑا اور اُس نے قریش کے کئی افراد تک اپنی آواز پہنچائی' یہ ایامِ تشریق کی بات ہے' اُس نے بلند آواز میں پکار کر کہا: اے اہلِ منٰی! یہ محمد اور یثرب کے لوگ ہیں جو تم پر حملہ کرنے کیلئے اکٹھے ہو گئے ہیں تا کہ تمہارے حرم کی حرمت کو پامال کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: شیطان کی آواز منبہ بن حجاج سہمی کی آواز جیسی تھی۔ عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے ابوجہل گھبراہٹ کے عالم میں اپنی چادر کو گھسیٹتا ہوا میرے پاس آیا' جس چیز نے اُسے پریشان کیا ہوا تھا اُس سے میں بھی پریشان تھا اور مجھ پر کپکپی طاری تھی' میں پیشاب کرنے کیلئے اُٹھا' جب اس سے فارغ ہوا تو ابوجہل آ گیا' اُس نے جلدی سے دروازہ کھولنے کیلئے کہا اور پھر بولا: اُٹھ جاؤ! کیا تم سوئے ہوئے ہو! کیا جس چیز نے ہمیں خوف کا شکار کیا ہے اُس نے تمہیں بھی خوف کا شکار کر دیا ہے۔ پھر وہ عتبہ بن ربیعہ کی طرف گیا اور اُسے منبہ بن حجاج کی آواز کے بارے میں بتایا کہ اُس نے یہ خبر دی ہے کہ حضرت محمد اور اہلِ یثرب اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ تم پر حملہ کر دیں اور تمہارے حرم کی حرمت کو پامال کر دیں۔ عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: ہم ایک باوقار شخص کے پاس آئے تھے جس کا ذہن اُس کے ساتھ تھا' وہ اُس چیز سے پریشان نہیں ہوا جس چیز نے ہمیں پریشان

قَالَ: انْهَضُوا فَمَضَى الْقَوْمُ نَحْوَ السَّبْعِينَ قَالَ عَمْرٌو: وَاللهِ لَقَالُوا سَبْعِينَ. فَظَنَنَّا أَنَّهُمْ سَبْعُمِائَةٍ، فَدَفَعْنَا إِلَى الْقَوْمِ مُعْدِينَ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَبَقَ إِلَيْهِمْ، وَكَلَّمَ الْقَوْمَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ يَثْرِبَ سَاءَ مَا ظَنَنْتُمْ، إِذْ مَنَّتْكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَنَّكُمْ تَخْرُجُونَ بِأَخِينَا مِنْ غَيْرِ مَلَاءٍ مِنَّا وَلَا مَشُورَةٍ تَقَحُّمًا مِنْكُمْ عَلَيْنَا وَظُهُورًا، وَلَئِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّا نُقِرُّ بِذَلِكَ أَوْ نَرْضَى بِهِ، لَبِئْسَ مَا رَأَيْتُمْ. فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ حَارِثَةَ: بَلْ نُخْرِجُهُ وَأَنْفُكَ رَاغِمٌ، وَاللهِ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّهُ أَمْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ نُخْرِجَكَ مَعَنَا لَأَعْلَقْنَا فِي عُنُقِكَ حَبْلًا، ثُمَّ سُقْنَاكَ ذَلِيلًا، قَالَ: فَارْتَدَعَ أَبُو سُفْيَانَ، وَقَالَ: مَا تِلْكَ لَكُمْ بِعَادَةٍ، وَلَوْ تَكَلَّمْتَ بِهَذَا فِي جَمْعٍ مِنَ الْمَوْسِمِ لَكَذَّبَكَ غَيْرُ وَاحِدٍ، إِنَّ الْعَرَبَ لَتَعْلَمُ أَنَّا أَعَزُّ أَهْلِ الْبَطْحَاءِ وَأَمْنَعُهُ، أَفَمَا عِنْدَكُمْ مِنَ الْجَوَابِ غَيْرَ هَذَا؟ قَالَ: يَقُولُ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلْ تَنْصَرِفُونَ عَنَّا، فَإِنَّهُ أَجْمَلُ فِي الرَّأْيِ، وَأَحْسَنُ لِذَاتِ الْبَيْنِ، وَأَمْثَلُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَنُغَادِرُهُ عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ:

کیا تھا۔ عمرو بن العاص کی مراد عتبہ بن ربیعہ (نام کا عرب سردار تھا)۔ عتبہ نے کہا: کیا منبہ بن حجاج نے خود تمہارے پاس آ کر تمہیں اس کی خبر دی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ہم نے اُس کی آواز سنی ہے۔ عتبہ نے کہا: ہوسکتا ہے وہ خیثعوز ہو' اُس کی مراد ابلیس کذاب تھا۔ پھر اُس نے کہا: تم لوگ اُٹھو! تو سب لوگ اُن افراد کی طرف گئے جن کی تعداد ستّر کے قریب تھی۔ عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اُنہوں نے لفظ ستّر کہا تھا' لیکن ہم یہ گمان کررہے تھے کہ وہ سات سولوگ ہوں گے' پھر ہم اُن لوگوں کے پاس آئے۔ اُن لوگوں کی طرف سب سے پہلے جا کر بات چیت شروع کرنے والا شخص ابوسفیان بن حرب تھا۔ اُس نے کہا: اے اہلِ یثرب! تم نے جو گمان کیا ہے وہ بُرا ہے اور تم ایک غلط فہمی کا شکار ہوئے ہو کہ تم ہم سے رابطہ کیے بغیر اور مشورہ کیے بغیر ہمارے بھائی کو لے کر نکل جاؤ گے' تم ایسا کرلو گے تا کہ ہم پر اپنا زور ثابت کرواور غلبہ دکھاؤ' اگر تم یہ گمان کررہے ہو کہ ہم اس چیز کو برقرار رکھیں گے اور اس سے راضی رہیں گے تو جو تمہاری رائے ہے وہ غلط ہے۔ تو حضرت نعمان بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! بلکہ ہم اُنہیں لے جائیں گے اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو' اللہ کی قسم! اگر ہمیں یہ پتا ہو کہ اللہ کے رسول کا یہ حکم ہے کہ ہم نے تمہیں بھی اپنے ساتھ لے کر جانا ہے تو ہم تمہاری گردن میں رسّی ڈال کر تمہیں ذلیل کر کے ہانکتے ہوئے لے جائیں گے۔ تو ابوسفیان نے اپنی چادر جھاڑی اور بولا: تم لوگوں کا یہ طریقہ تو نہیں ہے' اگر تم نے حج کے موقع پر لوگوں کے مجمع میں یہ بات کہی ہوتی تو کئی لوگ تمہیں جھوٹا قرار دیتے کیونکہ عرب یہ بات جانتے ہیں کہ میں بطحاء کے رہنے والوں میں سب سے زیادہ

نَعَمْ، تُغَادِرُونَهُ عِنْدَ قَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ غَيْرِ خَاذِلِينَ لَهُ، وَلَا أَضِنَّاءَ عَلَيْهِ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَمَاذَا نَقُولُ لِنِسَائِنَا؟ قَالَ: تَقُولُونَ لَهُنَّ:

معزز اور سب سے زیادہ صاحب حیثیت ہوں' کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی اور جواب نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ ہمیں چھوڑ کے چلے جاؤ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی رائے سب سے زیادہ خوبصورت ہے اور سب سے زیادہ واضح' مثالی اور عمدہ ہے۔ تو ابوسفیان نے کہا: کیا ہم اُنہیں تمہارے پاس چھوڑ کر چلے جائیں! تو عبداللہ بن رواحہ نے جواب دیا: جی ہاں! تم اُنہیں اُن لوگوں کے پاس چھوڑ کر جاؤ جو اُن (یعنی نبی اکرم ﷺ) سے محبت رکھتے ہیں اور وہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) اُن سے محبت رکھتے ہیں' جو (لوگ) اُنہیں رسوائی کا شکار نہیں کریں گے اور نہ ہی اُن کے حوالے سے کنجوسی (یا بزدلی) کا مظاہرہ کریں گے۔ ابوسفیان نے کہا: ہم اپنی خواتین کو کیا جواب دیں گے؟ تو عبداللہ بن رواحہ نے کہا: تم اُن خواتین سے یہ کہنا:

فَلَمَّا رَأَيْنَا الْقَوْمَ دُونَ نَبِيِّهِمْ
كَأُسْدٍ حَمَتْ عَرِيشَهَا وَعَرِينَا
صَدَدْنَا صُدُودًا كَانَ خَيْرَ بَقِيَّةٍ
لِنِسْوَانِنَا مِنْ بَعْدِنَا وَبَنِينَا
وَلَمْ نَرَ إِلَّا ذَاكَ وَجْهًا أَوِ الرَّدَى
وَكُلُّقًا لَنَا وَرَزِينَا
وَقُلْنَا انْصِرَافُ الْقَوْمِ مِنَ الرَّدَى
أَوِ الْحَرْبِ تَدْرِي أَعْظَمَا وَشُؤُونَا

''جب ہم نے اُن لوگوں کو اپنے نبی کے آگے دیکھا تو وہ اُس شیر کی مانند تھے جو اپنی کچھار کی حفاظت کرتا ہے' ہم نے (اُن کے مخالفین کو) روک دیا اور نبی اکرم ﷺ ہمارے بعد ہماری خواتین اور ہمارے بچوں کیلئے باقی سب چیزوں سے بہتر ہیں' ہم نے آپ کو ہمیشہ اپنے ساتھ خندہ پیشانی اور مہربان پایا ہو۔ ہم نے کہا: لوگوں کا ایسے واپس چلے جانا' یا جنگ کرنا ان میں سے تم جانتے ہو کہ کون سا زیادہ مشکل اور اہم ہے''۔

قَالَ: وَتَعَاظَمَ الْأَمْرُ بَيْنَ الْقَوْمِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَنْهَضَ إِلَى بَعْضٍ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَبُو جَهْلٍ وَخَشِيَ الْفَضِيحَةَ لِكَثْرَةِ

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے درمیان معاملہ بڑھ گیا یہاں تک کہ ڈر ہوا کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ آور نہ ہو جائیں' جب ابوجہل نے یہ بات دیکھی اور اُسے رسوائی کا اندیشہ ہوا کیونکہ دوسری طرف

الْقَوْمِ وَقِلَّةِ اَصْحَابِهِ تَقَدَّمَ فَقَالَ: اَيُّهَا الْقَوْمُ، اِنَّا لَمْ نَأْتِ لِهٰذَا، اسْكُتُوا وَاسْمَعُوا قَوْلِي هٰذَا وَخُذُوا اَوْ دَعُوا. فَسَكَتَ الْقَوْمُ، وَابْتَدَاَ خَطِيبًا فَقَالَ: اللاتُ مَجْدُنَا وَالْعُزّٰى عِصْمَتُنَا، وَنَحْنُ اَهْلُ اللّٰهِ وَفِي بَيْتِهِ الْمَحْجُوبِ، وَوَادِيهِ الْمُحَرَّمِ اَعَزَّ بِهِ حُرْمَتَنَا، وَدَفَعَ بِهِ عَنْ بَيْضَتِنَا، وَجَعَلَنَا وُلَاةَ بَيْتِهِ، وَمُنْتَهٰى طُرُقِ الْمَنَاسِكِ، وَاَهْلَ اَلْوِيَةِ الْمَوْسِمِ، وَسِقَايَةَ الْحَاجِّ، وَحِجَابَةَ الْبَيْتِ، وَرِفَادَةَ الْكُلِّ، لَا تُنْكِرُونَ ذٰلِكَ، وَلَا تَدْفَعُونَهُ، ثُمَّ اِنَّكُمْ يَا اَهْلَ يَثْرِبَ قَدْ كُنْتُمْ اِخْوَانَنَا وَجِيرَانَنَا، وَتَوَدُّونَا وَنَوَدُّكُمْ حَتّٰى ارْتَكَبْتُمْ مِنَّا اَمْرًا لَمْ نَكُنْ لِنَرْتَكِبَهُ مِنْكُمْ تَقَحُّمًا مِنْكُمْ عَلَيْنَا، وَظُهُورًا بِحَقِّنَا، ثُمَّ اَرَدْتُمْ اَنْ تَخْرُجُوا بِاَخِينَا مِنْ غَيْرِ مَلَاٍ مِنَّا وَلَا مَشُورَةٍ وَلَا رِضًى، خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ عَلٰى مِثْلِ هٰذِهِ الْحَرَّةِ وَفِي مِثْلِ الْيَوْمِ، فَاِنَّ لَكُمْ فِي سَائِرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاَيَّامِ مَا تَلْتَمِسُونَ ذٰلِكَ مِنْهُ فِي غَيْرِ ثَائِرَةٍ وَلَا قَطِيعَةٍ، هٰذِهِ اَيَّامٌ عَظِيمَةُ الْحُرْمَةِ وَاجِبَةُ الْحَقِّ، الْقَطِيعَةُ فِيهَا مَرْفُوعَةٌ، وَالْعُقُوبَةُ اِلَيْهَا سَرِيعَةٌ، ثُمَّ سَكَتَ.

لوگ زیادہ تھے اور اُس کے ساتھ آنے والے افراد کم تھے تو وہ آگے بڑھا اور بولا: اے لوگو! ہم اس مقصد کیلئے نہیں آئے ہیں' تم لوگ خاموش ہو جاؤ اور میری بات سنو! پھر تمہاری مرضی ہے کہ اسے قبول کر لینا یا ترک کر دینا۔ تو سب لوگ خاموش ہو گئے' تو اُس نے خطبہ دیتے ہوئے آغاز کیا اور بولا: لات (نام کا بت) ہماری بزرگی ہے اور عزیٰ (نام کا بت) ہماری حفاظت کا ذریعہ ہے' ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں اور اُس کے گھر کے نگران ہیں' اُس کی حرمت والی وادی کے نگران ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت عطا کی ہے اور ہم سے نقصان کو پرے کیا ہے' اُس نے ہمیں اپنے گھر کا نگران بنایا ہے' حج کے تمام مناسک ہماری طرف آ کر ختم ہوتے ہیں' حج کے موقع کے تمام جھنڈے ہمارے ہوتے ہیں' حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت' بیت اللہ میں داخل ہونے دینے یا نہ ہونے دینے کا حق' تمام لوگوں کی میزبانی ہمارے ذمہ ہے' تم لوگ اس بات کا انکار نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس بات کو ایک طرف کر سکتے ہو' پھر تم لوگ' اے اہلِ یثرب! تم ہمارے بھائی تھے' ہمارے پڑوسی تھے' تم ہم سے محبت رکھتے تھے' ہم تم سے محبت رکھتے تھے یہاں تک کہ اب تم نے ہمارے ساتھ یہ کیسی حرکت کا ارتکاب کیا ہے جس کا ارتکاب ہم تمہارے ساتھ نہیں کر سکتے تھے' تم نے ہمارے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی ہے' ہمارے حق پر غلبہ پانے کی کوشش کی ہے اور پھر تم یہ ارادہ رکھتے ہو کہ تم ہماری اجازت اور مشورے اور رضامندی کے بغیر ہمارے بھائی کو یہاں سے لے جاؤ گے' تم ہمیں اور اُس کو یہیں پر رہنے دو' وہ بھی خاص طور پر اس موقع پر (جو حج کے مخصوص ایام ہیں) باقی دنوں میں تم کسی وقت آ جانا اور ان سے

مل لینا اور کوئی زیادتی نہ کرنا اور تعلق کے حقوق کو پامال نہ کرنا' آج کل کے دن تو عظیم حرمت والے ہیں اور جن کے حق کا خیال رکھنا ضروری ہے' ان دنوں میں زیادتی کی پکڑ ہوتی ہے اور اُس کی سزا بھی جلدی ملتی ہے' پھر وہ (یعنی ابوجہل) خاموش ہو گیا۔

فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَنَا مِنَ الْعَمَى، وَاسْتَنْقَذَنَا بِنُورِ الْإِسْلَامِ مِنْ ظُلْمَةِ الْجَهَالَةِ. فَعَبَدْنَا رَبًّا وَاحِدًا، وَجَعَلْنَا مَا سِوَاهُ مِنَ الْأَنْدَادِ وَالْأَوْثَانِ دِينَ الشَّيْطَانِ أَنْصَابًا نَصَبَهَا النَّاسُ بِأَيْدِيهِمْ لَا تَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا. ثُمَّ إِنَّكُمْ مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَدْ تَكَلَّمْتُمْ؛ وَشَرُّ الْقَوْلِ مَا لَا حَقِيقَةَ لَهُ. زَعَمْتُمْ أَنَّا انْتَهَكْنَا حُرْمَتَكُمْ فِي ابْنِ أَخِيكُمْ. إِنْ أَجَبْنَا دَعْوَتَهُ، وَشَرَّفْنَا مَنْزِلَتَهُ وَاتَّبَعْنَا أَمْرَهُ. فَمَا أَسَأْنَا فِي ذَلِكَ بِكُمْ وَلَا بِهِ. إِذَا كَانَتْ تِلْكَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَنَا، وَلَقَدْ قَطَعْنَا فِيهِ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ نَسَبًا وَأَرْحَامًا مِنْكُمْ. فَمَا الْتَمَسْنَا بِذَلِكَ سَخَطَهُمْ. وَلَا أَرَدْنَا بِذَلِكَ رِضَاكُمْ. فَإِنْ كُنْتُمْ إِنَّمَا فَزِعْتُمْ إِلَى مُسَاءَتِهِ لِمَكَانِنَا مِنْهُ. فَطَالَ مَا أَرَدْتُمْ بِهِ تِلْكَ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ. ثُمَّ لَا تَصِلُونَ إِلَيْهِ فَالْآنَ إِذَا عَقَدْنَا حَبْلَنَا بِحَبْلِهِ الْتَمَسْتُمُوهُ فَأَنْتُمْ

پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے گمراہی سے ہمیں ہدایت نصیب کی اور اندھے پن سے ہمیں بصیرت عطا کی اور جہالت کی تاریکیوں سے ہمیں بچا کر اسلام کا نور عطا کیا تو ہم ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور اُس کے علاوہ کسی بھی شریک یا بتوں کو ماننے کو شیطان کا دین قرار دیتے ہیں' یہ اُن کے اپنے مقرر کیے ہوئے ہیں جنہیں شیطان نے لوگوں کے ذریعہ مقرر کروایا ہے' یہ باطل معبود لوگوں کو کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے' اے قریش سے تعلق رکھنے والے افراد! تم لوگوں نے کلام کیا اور انتہائی بُری بات کہی' ایسی بات جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے' تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہارے بھتیجے کے حوالے سے تمہاری حرمت کو پامال کیا ہے' اگر ہم نے اُن کی دعوت کو قبول کر لیا ہے' اُن کی قدر و منزلت کا احترام کیا ہے اور اُن کے حکم کی پیروی کی ہے تو ہم نے تمہارے ساتھ یا اُن کے ساتھ کیا بُرائی کی ہے جبکہ ہمارے نزدیک اُن کی یہی قدر و منزلت ہے' ہم نے ان کی وجہ سے اُن لوگوں سے بھی لاتعلق اختیار کر لی ہے جو تمہارے مقابلہ میں نسب کے اعتبار سے اور رشتہ داری کے اعتبار سے (ہمارے) زیادہ قریب تھے اور ہم اس کے ذریعہ اُن لوگوں کی ناراضگی حاصل نہیں کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی ہم اس کے ذریعہ تمہاری رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں' اگر تم اُن کے ساتھ ہمارے تعلق کی

الْيَوْمَ مِنْهَا أَبْعَدُ، دِمَاؤُنَا دُونَ دَمِهِ، وَأَنْفُسُنَا دُونَ نَفْسِهِ. فَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْكُمْ مُصَانَعَةً لِلنَّاسِ، وَأَنَفًا لِسَخَطِهِمْ. فَنَحْنُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ الَّذِي أَعْطَيْنَاهُ مِنْ أَنْفُسِنَا أَشَدُّ خَوْفًا. وَعَلَى عُهُودِنَا بِالْوَفَاءِ أَشَدُّ حَدَبًا. فَلَا سَبِيلَ إِلَى مَالَا سَبِيلَ إِلَيْهِ. وَلَكِنَّا سَنَعْرِضُ عَلَيْكُمْ رَأْيًا بِمَا لَوْ تَوَسَّلْتُمْ إِلَيْنَا بِهِ مِنَ الصِّهْرِ وَالْجِوَارِ. إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تُبَايِعُوهُ كَمَا بَايَعْنَاهُ. وَنَحْنُ لَهُ وَلَكُمْ تَبَعٌ. وَإِنْ كَرِهْتُمْ ذَلِكَ وَكَانَ ظَنُّكُمْ دَائِرَةً تَخَافُونَهَا مِنَ النَّاسِ طَلَبْتُمْ إِلَى ابْنِ أَخِيكُمْ وَكُنَّا لَكُمْ شُفَعَاءَ. فَأَخَذْتُمْ مَا تَأْمَنُونَ بِهِ عِنْدَهُ غَدًا. وَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْكُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ كُنَّا لِابْنِ أَخِيكُمْ جُنَّةً. فَإِنْ ظَفِرَ فَأَخُوكُمْ وَإِلَّا هَلَكْنَا دُونَهُ وَسَلِمْتُمْ وَكُفِيتُمُ الشَّوْكَةَ فَلْيَسَعْكُمْ رَأْيُكُمْ وَلْتَسَعْكُمْ أَحْلَامُكُمْ.

وجہ سے خوفزدہ ہو تو تم نے ایک طویل عرصہ سے اُنہیں بھی خوف کا شکار کرنے کی کوشش کی ہے جب سے وہ تمہارے درمیان موجود ہیں' تم لوگوں نے اُن کے ساتھ رشتہ داری کے حقوق کا خیال نہیں رکھا اور اب جب ہم نے اُن کے ساتھ تعلق جوڑ لیا ہے تو تم اُنہیں حاصل کرنا چاہتا ہو' آج تم اُن سے زیادہ دور ہو چکے ہو' اُن سے پہلے ہمارے خون ہوں گے' اُن کی جان سے پہلے ہماری جانیں ہوں گی اور اگر تم لوگ اس بے چینی کا اظہار لوگوں کے خوف کی وجہ سے اور اُن کی ناراضگی کے ڈر کی وجہ سے کر رہے ہو تو ہم لوگ جبکہ اپنا آپ ان کے حوالے کر چکے ہیں تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس سے زیادہ ڈرتے ہیں اور اپنے کیے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی زیادہ کوشش کریں گے تو جس طرف کوئی راستہ نہیں جاتا اُس طرف کوئی گنجائش نہیں ہے' البتہ ہم تمہارے سامنے ایک پیشکش رکھتے ہیں کہ اگر تم ان کے ساتھ اپنے تعلق اور پڑوس کے حوالے سے کچھ چاہتے ہو' تو اگر تم چاہو تو ان کی بیعت کر لو جس طرح ہم نے ان کی بیعت کی ہے' ہم ان کے بھی پیروکار ہوں گے اور تمہارے بھی پیروکار ہوں گے اور اگر تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے' اور تمہارا گمان صرف اس حوالے سے ہے کہ تم لوگوں سے ڈرتے ہو اور تم اپنے بھتیجے کے طلبگار ہو' تو ہم تمہارے لیے سفارشی ہوں' تو تم وہ چیز اختیار کر رہے ہو کہ کل تم ان کے حوالے سے اُس سے محفوظ ہو گے اور اگر یہ بات تمہاری طرف سے حسد اور سرکشی کی وجہ سے ہے تو ہم تمہارے بھتیجے کیلئے ڈھال ہیں' اگر یہ کامیاب ہوئے تو تمہارے بھائی ہوں گے ورنہ اس سے پہلے ہم ہلاکت کا شکار ہوں گے' تم لوگ سلامت بھی رہو گے اور تمہاری شان وشوکت بھی برقرار رہے گی' تم اپنی رائے کا جائزہ لے لو اور اپنی سمجھ

بوجھ آزمالو۔

فَلَمَّا كَثُرَ لَغَطُ الْقَوْمِ. قَامَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ أَنْتُمُ الْإِخْوَةُ وَالْجِيرَانُ وَالْأَصْهَارُ. وَقَدْ عَرَضْتُمْ فِي أَمْرِ هَذَا الرَّجُلِ. وَهَذَا أَمْرٌ نُرِيدُ أَنْ نُفَكِّرَ فِيهِ. وَنَنْظُرَ ثُمَّ نَعْرِضُ عَلَيْكُمْ رَأْيَنَا. فَأَمْهِلُونَا حَتَّى نَتَشَاوَرَ فِيهِ حَتَّى يَجْتَمِعَ أَمْرُنَا عَلَى أَمْرٍ يَكُونُ لَنَا وَلَكُمْ فِيهِ سَعَةٌ وَرِضًى قَالُوا: ذَلِكَ إِلَيْكَ. فَتَنَحَّى عُتْبَةُ بِأَصْحَابِهِ حُجْرَةً يَعْنِي: نَاحِيَةً فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ؟ قَالَ أَبُو جَهْلٍ: قَدْ رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ. قَالَ: فَإِنْ كُنْتَ رَأَيْتَ مَا رَأَيْتَ فَقَدْ وَاللهِ سَمِعْتُ مَنْطِقًا يَقْطُرُ دَمًا. وَرَأَيْتُ قَوْمًا قَدْ أَشْرَفُوا فِي أَنْفُسِهِمْ عَلَى حَظٍّ عَظِيمٍ. لَا يَعْدِلُهُ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ مَا هُمْ مَيِّتُونَ دُونَهُ سَاعَتَنَا هَذِهِ افَتَطِيبُ أَنْفُسُكُمْ بِالْمَوْتِ؟ قَالَ أَبُو جَهْلٍ وَقَدْ ضَرَعَ إِلَى الْمُنَازَعَةِ: أَفَنَرْجِعُ بِغَيْرِ شَيْءٍ؟ قَالَ: أَظُنُّكَ وَاللهِ سَتَرْجِعُ بِغَيْرِ شَيْءٍ أَوْ بِشَيْءٍ عَلَيْكَ لَا لَكَ. فَإِنْ أَذِنْتُمْ لِي كَلَّمْتُ الْقَوْمَ وَآتَيْتُهُمْ مِنْ وَجْهٍ لَعَلَّهُمْ يُحْسِنُونَ إِجَابَتَكُمْ فِيهِ. قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَبَدَرْتُ الْقَوْمَ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا أَبَا الْوَلِيدِ.

جب لوگوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو عتبہ بن ربیعہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے اوس اور خزرج قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد! تم لوگ ہمارے بھائی بھی ہو' پڑوسی بھی ہو' رشتہ دار بھی ہو' تم نے ان صاحب کے معاملہ کے بارے میں پیشکش کی ہے' یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں ہم مزید غور وفکر کرنا چاہتے ہیں' ہم اس کا جائزہ لے کر پھر تمہارے سامنے اپنی رائے پیش کریں گے' تم ہمیں مہلت دو تاکہ ہم اس بارے میں مشورہ کر لیں' تاکہ ہم سب کی ایک رائے ہو جس میں ہمارے لیے بھی اور تمہارے لیے گنجائش بھی ہو اور رضامندی بھی ہو۔ اُن لوگوں نے کہا: آپ ایسا کر سکتے ہیں۔ عتبہ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ایک طرف ہو گیا اور بولا: کیا تم لوگوں نے وہ چیز دیکھی ہے جو میں نے دیکھی ہے؟ ابوجہل نے کہا: تم نے جو چیز دیکھی ہے وہ ہم نے بھی دیکھی ہے۔ عتبہ نے کہا: اگر تم نے وہ چیز دیکھی ہے جو میں نے دیکھی ہے' تو اللہ کی قسم! میں نے ایک ایسا کلام سنا ہے جس میں سے خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں اور میں نے اُن لوگوں کو دیکھا ہے جو ایک بڑے حصہ کے حوالے سے اپنی ذات کو تیار کر رہے ہیں' وہ اس کے برابر کسی کو بھی نہیں سمجھتے ہیں' وہ اس گھڑی میں بھی نبی اکرم ﷺ سے پہلے مرنے کیلئے تیار ہیں' تو کیا موت کے ذریعہ تم لوگ مطمئن ہو جاؤ گے؟ ابوجہل جو اختلاف بڑھانا چاہ رہا تھا' اُس نے کہا: کیا ہم کچھ لیے بغیر واپس چلے جائیں؟ تو عتبہ نے کہا: تمہارے بارے میں میرا یہی گمان ہے کہ اللہ کی قسم! تم کسی چیز کے بغیر ہی واپس جاؤ گے' یا پھر کوئی ایسی صورت ہو گی جو نہ تمہارے خلاف ہو گی اور نہ تمہارے حق میں ہو گی' اگر تم لوگ مجھے

تَكَلَّمْ بِمَا شِئْتَ، وَقُلْ مَا شِئْتَ فَنَحْنُ طَوْعُ يَدَيْكَ، وَلَنْ نَخْرُجَ مِنْ رَأْيِكَ. فَقَامَ عُتْبَةُ إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ إِنَّهُ لَمْ يَزَلِ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ حَسَنًا، تَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَنَا وَنَعْرِفُهُ لَكُمْ، وَتَعْرِفُونَ مَنْزِلَتَنَا مِنَ اللهِ فِي حُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، إِذْ جَعَلَنَا وُلَاةَ أَمْرِهِ وَأَكْرَمَنَا بِهِ، وَلَسْنَا نُحِبُّ أَنْ يَصِلَ إِلَيْكُمْ عَلَى أَيْدِينَا، وَلَا عَلَى أَلْسِنَتِنَا أَمْرٌ نَنْدَمُ عَلَيْهِ، وَتَنْدَمُونَ حِينَ لَا تَنْفَعُ النَّدَامَةُ. قَدْ عَرَّضْتُمْ فِي هَذَا الرَّجُلِ وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ الَّذِي يَدْعُو إِلَيْهِ مُخَالِفٌ لِجَمِيعِ أَهْلِ الْمَوْسِمِ، إِذْ طَعَنَ فِي دِينِهِمْ وَعَابَ آلِهَتَهُمْ وَسَفَّهَ رَأْيَ آبَائِهِمْ، وَقَدْ عَرَضَ نَفْسَهُ عَلَى جَمِيعِ الْقَبَائِلِ، فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ، وَبِاللهِ لَا آمَنُ أَنْ لَوْ صَاحَ صَائِحٌ فِي جَمِيعِ الْمَوْسِمِ فَأَخْبَرَهُ بِمَكَانِهِ وَمَكَانِكُمْ أَنْ يَمِيلُوا عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، وَهَذَا أَمْرٌ لَيْسَ نَنْتَهِزُهُ وَنَحْنُ عَلَى وَفَازٍ تَحْتَ اللَّيْلِ، وَسَنَعْرِضُ عَلَيْكُمُ الرَّأْيَ الَّذِي رَأَيْنَاهُ وَاتَّفَقْنَا عَلَيْهِ، إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الرَّجُلِ، وَتَجْعَلُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَجَلًا، وَنُعْطِيكُمْ عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ عَلَيْنَا

اجازت دو تو میں اُن لوگوں کے ساتھ بات چیت کروں' میں اُن کے سامنے کوئی ایسی صورت رکھتا ہوں جس کے ذریعہ وہ تمہاری بات کو اچھے طریقہ سے قبول کریں۔ عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: سب لوگوں سے پہلے میں نے کہا: جی ہاں! اے ابوالولید! آپ جو مناسب سمجھیں بات کریں' جو چاہیں کہیں' ہم آپ کی فرمانبرداری کریں گے اور آپ کی رائے سے اختلاف نہیں کریں گے۔ پھر عتبہ اُٹھ کر اُن لوگوں کے پاس گیا اور بولا: اے اوس اور خزرج قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد! ہمارے اور آپ کے درمیان ہمیشہ اچھی صورتِ حال رہی ہے' یہ بات آپ ہمارے حوالے سے جانتے ہیں اور ہم آپ کے حوالے سے جانتے ہیں' اس گھر کی حرمت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارا جو مقام ہے' آپ اُس سے واقف ہیں کیونکہ ہم یہاں کے معاملات کے نگران ہیں اور ہمیں اس حوالے سے عزت عطا کی گئی ہے' ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہماری طرف سے آپ کے پاس کوئی ایسی چیز جائے جو ہمارے ہاتھوں کے ذریعہ یا ہماری زبان کے ذریعہ ہو اور وہ کوئی ایسی چیز ہو جس پر ہمیں ندامت کا شکار ہونا پڑا' یا آپ کو ندامت کا شکار ہونا پڑے اور ایسی صورتِ حال ہو کہ اُس ندامت سے نجات نہ ہو سکتی ہو' آپ لوگوں نے ان صاحب کے حوالے سے پیشکش کی ہے' آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ یہ جس بات کی دعوت دے رہے ہیں وہ حج کے موقع پر اکٹھے ہونے والے تمام افراد کے عقیدہ کے برخلاف ہے' انہوں نے اُن سب لوگوں کے دین پر طعنہ زنی کی ہے' اُن کے معبودوں پر اعتراضات کیے ہیں اور اُن کے آباؤ اجداد کی رائے کو بیوقوفی قرار دیا ہے' انہوں نے تمام قبائل کے سامنے جا کر اپنی دعوت پیش کی لیکن اُن میں سے

وَعَلَى مَنْ بَعْدَنَا، لَا نُؤْذِيهِ وَلَا نَعْرِضُ لَهُ إِلَّا بِخَيْرٍ، وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى تَنْتَهِيَ مُدَّةُ الْأَجَلِ، وَالْأَجَلُ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ. فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْكُمْ وَيَكُونَ مَعَكُمْ مِنْ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ صَدَّقُوهُ لَمْ نَعْرِضْ لَهُ، وَلَا لِمَنْ تَبِعَهُ فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ، وَلَا نَعْرِضُ لِمَنْ سَارَ إِلَيْكُمْ، وَلَا لِمَنْ أَقَامَ مَعَهُ مِنْكُمْ، وَفِي ذَلِكَ يَقْضِي اللهُ فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ مَا أَحَبَّ إِلَيْهِ. فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَقَالُوا: قَدْ أَعْطَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَّا أَمْرًا لَا نُحِبُّ إِلَّا الْوَفَاءَ بِهِ، وَهَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْمَعُ مَقَالَتَكُمْ، وَالرَّأْيُ رَأْيُهُ، وَالْأَمْرُ أَمْرُهُ، لَيْسَ مَعَهُ لَنَا أَمْرٌ. فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةَ أَهْلِ يَثْرِبَ وَمَقَالَةَ قُرَيْشٍ ابْتَدَأَ خَطِيبًا، فَكَانَ أَوَّلُ مَا ابْتَدَأَ بِهِ فَاتِحَةَ سُورَةِ الْأَنْعَامِ حَتَّى قَرَأَ مِنْهَا عَشْرَ آيَاتٍ وَهِيَ فِي قُرَيْشٍ، وَقَدْ كَانَ بَدْءُ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: إِنَّكُمْ تَكَلَّمْتُمْ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، فَأَصَبْتُمْ وَوُفِّقْتُمْ وَأَرْضَيْتُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ. وَقَدْ تَكَلَّمَتْ قُرَيْشٌ وَسَأَلُوكُمْ مَا سَأَلُوكُمْ، وَاللهُ أَعْلَمُ مَا الَّذِي تُرِيدُ قُرَيْشٌ فِيمَا

کسی نے بھی ان کی دعوت کو قبول نہیں کیا' اللہ کی قسم! میں اس اندیشہ سے محفوظ نہیں ہوں کہ اگر کوئی شخص حج کے دوران اکٹھے ہونے والے تمام افراد کے درمیان چیخے اور ان کے اور آپ لوگوں کے تعلق کے بارے میں بتائے تو وہ سب لوگ آپ پر یکبارگی حملہ کر دیں گے اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس کو ہم غنیمت نہیں سمجھیں گے جبکہ رات ہو چکی ہے اور ہم اُٹھنے کے لیے تیار ہیں' البتہ میں آپ کے سامنے ایک مشورہ رکھتا ہوں جو ہماری رائے ہے اور جس پر ہمارا اتفاق ہے' وہ یہ کہ اگر آپ چاہیں تو ہمارے اور ان صاحب کے درمیان معاملہ کو رہنے دیں اور ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت مقرر کر لیں' ہم آپ کو اللہ کے نام کا عہد دیتے ہیں اور اُس کے نام کا عہد کرتے ہیں جو ہمارے حوالے سے بھی اور ہمارے پیچھے (غیر موجود) افراد کے حوالے سے بھی ہوگا کہ ہم ان صاحب کو کوئی اذیت نہیں پہنچائیں گے' ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے' ان کے ساتھیوں میں سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے اُس وقت تک جب تک وہ طے شدہ مدت پوری نہیں ہوتی اور وہ مدت تین ماہ کی ہوگی' جو شخص آپ لوگوں کی طرف جانا چاہے گا اور آپ کے ساتھ رہنا چاہے گا جس کا تعلق ان کے اصحاب سے ہو جنہوں نے ان کی تصدیق کی ہے تو ہم اس کے درپے نہیں ہوں گے اور نہ ہی اُس شخص کے درپے ہوں گے جو ان مہینوں کے دوران ان کی پیروی کرتا ہے اور نہ ہی ہم اُس شخص کے درپے ہوں گے جو چل کر آپ کی طرف چلا جاتا ہے اور نہ ہی اُس شخص کے درپے ہوں گے کہ آپ میں سے جو شخص ان کے ساتھ یہاں ٹھہر جاتا ہے' تو اس حوالے سے انہی مہینوں کے دوران اللہ تعالیٰ اُس چیز کو ظاہر کر دے گا جو اُس کے نزدیک پسندیدہ ہو گی۔ اُن

تَكَلَّمَتْ بِهِ، وَفِيمَا سَأَلُوا، فَإِنْ تُرِدِ الْوَفَاءَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَاللَّهُ لَهُمْ بِالْخَيْرِ، يُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ، وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ، وَإِنْ أَرَادُوا غَيْرَ ذَلِكَ فَاللَّهُ لِقُرَيْشٍ بِالْمِرْصَادِ، وَلِرَسُولِهِ بِالنَّصْرِ وَالْكِفَايَةِ

لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور بولے: ہم نے اپنی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ایسا معاملہ کیا ہے کہ ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ ہم اسے پورا کریں' یہ اللہ کے رسول تمہاری گفتگو سن رہے ہیں' آخری رائے ان کی ہوگی اور حکم ان کا ہوگا' ان کی موجودگی میں ہمیں کسی فیصلہ کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یثرب کا کلام سنا اور قریش کی گفتگو بھی سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دینا شروع کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے آغاز میں سورۂ انعام کی ابتدائی آیات تلاوت کیں یہاں تک کہ آپ نے اُن میں سے دس آیات کی تلاوت کی یہ آیات قریش کے بارے میں تھیں' اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اوس اور خزرج قبیلہ سے تعلق رکھنے والے وہ افراد جنہوں نے اسلام قبول کرلیا ہے! تم لوگوں نے جو کلام کیا وہ درست تھا' تمہیں توفیق دی گئی' تم نے اللہ اور اُس کے رسول کو راضی کر دیا' قریش نے بھی ایک کلام کیا اور اُنہوں نے تم سے ایک خواہش کا اظہار کیا' میں جس حوالے سے کلام کرتا ہوں اس کے بارے میں قریش کا ارادہ کیا ہے' یہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اُنہوں نے جو سوال کیا ہے (اُس کے بارے میں بھی اللہ بہتر جانتا ہے) اگر تم اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ اُن کیلئے زیادہ بہتر ہے وہ اُنہیں اُن کے اجر پورے عطا کرے گا اور اپنے فضل سے مزید بھی عطا کرے گا اور اگر اُن کا ارادہ اس کے برعکس ہو تو اللہ تعالیٰ قریش کی گھات میں ہے اور اپنے رسول کی مدد کرے گا اور اُس کیلئے کفایت کر جائے گا۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ

''اُن سے پہلے والے لوگوں نے بھی فریب سے کام لیا تو اللہ

بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ} [النحل: 26]

اَعْطُوا الْقَوْمَ مَا سَاَلُوا، فَالَّذِي صَبَرَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ مِنْ اَذَاهُمْ فِي السِّنِينَ الْمَاضِيَةِ اَطْوَلُ مِنْ هَذَا الْاَجَلِ الَّذِي سَاَلُوهُ، فَاَعْطُوهُمْ وَخُذُوا عَلَيْهِمُ الْعُهُودَ الَّتِي اَعْطَوْهَا مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَاِنَّ فِي ذَلِكَ تَنْفِيسًا لَكُمْ وَلَهُمْ، وَمَعْذِرَةً مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِمْ، وَحُجَّةً لَهُ عَلَيْهِمْ، فَاَعْطَاهُمُ الْقَوْمُ مَا اَرَادُوا، وَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قُرَيْشٍ، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَى الْمَدِينَةِ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ الْمَخْزُومِيُّ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَعَيَّاشُ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ، اَخُو اَبُو جَهْلٍ لِاُمِّهِ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاَسْلَمَ فِي تِلْكَ الْاَشْهُرِ وَهَاجَرَ اَكْثَرُ مِنَ الْكَثِيرِ، وَوَاسَتْهُمُ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ فِي اَمْوَالِهِمْ وَدُورِهِمْ، فَلَمَّا رَاَى ذَلِكَ الْمُشْرِكُونَ كَبُرَ عَلَيْهِمْ، وَهَمُّوا بِالْغَدْرِ حَتَّى اَجْمَعُوا لِذَلِكَ

تعالیٰ نے اُن کی بنیادوں کو اکھاڑ دیا اور اُن کے اوپر سے چھت اُن پر آ گری' اللہ تعالیٰ اُن کے پاس وہاں سے عذاب لے کر آیا جہاں سے اُنہیں گمان بھی نہیں تھا''۔

یہ لوگ تم سے جو کہہ رہے ہیں وہ چیز انہیں دے دو! کیونکہ گزشتہ سالوں میں اللہ کے رسول نے ان کی اذیتوں پر جو صبر کیا ہے وہ اس مدت سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کی انہوں نے درخواست کی ہے' تم یہ چیز انہیں دے دو اور اس حوالے سے ان سے عہد لے لو' یہ عہد اپنی طرف سے دیں گے' اس صورت میں یہ تمہارے لیے بھی اور اُن کیلئے بھی سہولت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کیلئے عذر ہوگا اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہوگی۔ تو وہ لوگ جو چاہتے تھے اُن لوگوں نے (یعنی اہلِ یثرب نے) اُنہیں وہ چیز دے دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ساتھ واپس تشریف لے آئے' مسلمانوں میں سے مدینہ منورہ کی طرف ابتداء میں ہجرت کرنے والے افراد میں حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما ہیں جو بنو عبدالدار میں سے تھے' اور عمار بن یاسر ہیں' عیاش بن ابوربیعہ ہیں جو ابوجہل کے ماں کی طرف سے شریک بھائی تھے' حضرت عثمان' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت عمر بن خطاب' حضرت عبداللہ بن عمر اور مہاجرین کی ایک جماعت رضی اللہ عنہم ہے۔ ان مہینوں کے دوران بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور بہت سے لوگوں نے ہجرت کی' اوس اور خزرج قبیلہ کے لوگوں نے اپنے اموال اور اپنے علاقوں کے حوالے سے ان کے ساتھ بھرپور بھائی چارگی کی' جب مشرکین کو یہ صورتِ حال نظر آئی تو اُنہیں یہ چیز بہت گراں گزری' اُنہوں نے عہد شکنی کا ارادہ کیا یہاں تک کہ وہ لوگ دارالندوہ

فِي دَارِ النَّدْوَةِ. فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ الْمَكْرِ الَّذِي أَرَادُوهُ وُجُوهُهُمْ وَأَشْرَافُهُمْ وَأَتَاهُمْ إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللهُ فِي صُورَةِ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ مِنْ كِنَانَةَ قُرَيْشٍ فِي زِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ عَلَيْهِ بُرْدٌ. فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، بَلَغَنِي مَا اجْتَمَعْتُمْ لَهُ فِي أَمْرِ هَذَا الرَّجُلِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَحْضُرَ ذَلِكَ. وَلَعَلَّهُ لَمْ يَعْدِمْكُمْ مِنِّي رَأْيٌ، فَتَكَلَّمَ عُتْبَةُ. فَقَالَ: أَرَى أَنْ تُخْرِجُوهُ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ فَتَكْفِيكُمُوهُ الْأَحْيَاءُ. فَإِنْ ظَفِرَ كَانَ ذَلِكَ لَكُمْ. وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ كَفَتْكُمُوهُ الْأَحْيَاءُ وَلَمْ يَبْدُو شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ. فَقَالَ النَّجْدِيُّ: مَا هَذَا بِرَأْيٍ، أَمَا سَمِعْتُمْ حَلَاوَةَ مَنْطِقِهِ، وَأَخْذَهُ بِالْقُلُوبِ. فَمَا آمَنُ لَوْ وَقَعَ فِي حَيٍّ مِنَ الْأَحْيَاءِ فَاسْتَقَادَ أَهْوَاءَهُمْ. أَنْ يَسِيرَ بِهِمْ إِلَيْكُمْ حَتَّى يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ.

میں اکٹھے ہوئے اور وہ تدبیر کرنے کا ارادہ کیا جو وہ رکھتے تھے وہاں اُن کے اکابرین اور معززین اکٹھے ہوئے ابلیس اُن کے پاس سراقہ بن جعشم مدلجی کی شکل میں آیا جس کا تعلق کنانہ قریش سے تھا' اُس کا ظاہری حلیہ نجد سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کا سا تھا' اُس نے جسم پر چادر لی ہوئی تھی' جب اُن لوگوں نے اُسے دیکھا تو دریافت کیا: تم کون ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: میں اہلِ نجد سے تعلق رکھنے والا ایک بوڑھا ہوں' مجھے اس بات کی اطلاع ملی ہے کہ تم ان صاحب کے معاملہ میں اکٹھے ہوئے ہو تو میں بھی یہاں موجود رہنا چاہ رہا تھا تا کہ تم میری رائے بھی حاصل کر سکو۔ عتبہ نے بات چیت کا آغاز کرتے ہوئے یہ کہا: میرا یہ خیال ہے کہ تم انہیں اپنے ہاں سے جانے دو! عربوں کے دیگر قبائل خود ہی ان پر قابو پا لیں گے اور اگر یہ کامیاب ہو گئے تو یہ تمہاری کامیابی ہوگی اور اگر وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کامیاب نہ ہوئے تو عربوں کے دیگر قبائل تمہاری جگہ ان سے نمٹ لیں گے اور ان کا معاملہ پھیل نہیں سکے گا۔ نجدی نے کہا: یہ کوئی اچھی رائے نہیں ہے' کیا تم نے اُن کی گفتگو کی حلاوت نہیں سنی ہے' وہ دلوں کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں' اس بات کا امکان موجود ہے کہ عربوں کے کسی قبیلہ میں اُن کی تعلیم نے گھر کر لیا تو وہ اُن لوگوں کو اپنا پیروکار بنا لیں گے اور اُنہیں ساتھ لے کر تمہاری طرف آ جائیں گے اور تمہاری جماعت کو متفرق کر دیں گے (یعنی تمہاری حکومت ختم کر دیں گے)۔

قَالَ آخَرُ: أَرَى أَنْ يُوثَقَ، وَيُحْبَسَ حَتَّى يَجِيئَهُ أَجَلُهُ وَهُوَ فِي حَبْسِهِ. قَالَ النَّجْدِيُّ: لَيْسَ هَذَا بِرَأْيٍ، أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ

ایک اور شخص بولا: میرا یہ خیال ہے کہ انہیں باندھ کر قید کر دیا جائے اور اُس وقت تک یہ قید رہیں جب تک اُس قید کے دوران انہیں موت نہیں آ جاتی۔ نجدی نے کہا: یہ بھی کوئی رائے نہیں ہے' کیا

لَهُ حَامَةٌ وَاَهْلُ بَيْتٍ لَا يَرْضَوْنَ بِذٰلِكَ، فَيَقَعُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ، فَيَكُونُ فِي ذٰلِكَ تَوْهِينٌ لِاَمْرِكُمْ، وَتَفْرِيقٌ لِجَمَاعَتِكُمْ. قَالَ اَبُو جَهْلٍ: اِنِّي لَاَرَى رَأْيًا لَئِنْ اَخَذْتُهُ فَهُوَ الرَّأْيُ، قَالُوا: وَمَا هُوَ يَا اَبَا الْحَكَمِ؟ قَالَ: يُؤْخَذُ مِنْ هٰذِهِ الْاَحْيَاءِ الْخَمْسَةِ اَحْيَاءِ قُرَيْشٍ مِنْ كُلِّ حَيٍّ رَجُلٌ شَابٌّ، فَيُعْطَى كُلُّ رَجُلٍ سَيْفًا فَيَأْتُونَهُ فِي مَضْجَعِهِ الَّذِي يَبِيتُ فِيهِ، فَيَضْرِبُونَهُ ضَرْبَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَلَا يَقْدِرُ اَهْلُ بَيْتِهِ عَلَى اَنْ يَقْتُلُوا هٰؤُلَاءِ، فَيَتَفَرَّقُ دَمُهُ فِي الْقَبَائِلِ، وَيَكُونُ دِيَةً. فَقَالَ النَّجْدِيُّ: لِلّٰهِ دَرُّهُ اَصَابَ الرَّأْيَ، ثُمَّ قَالَ النَّجْدِيُّ: وَهُوَ اِبْلِيسُ، لَعَنَهُ اللّٰهُ:

الرَّأْيُ رَأْيَانِ، رَأْيٌ لَيْسَ يَعْرِفُهُ
هَادٍ وَرَأْيٌ كَصَدْرِ السَّيْفِ مَعْرُوفُ

يَكُونُ اَوَّلُهُ يُسْرِي لِآخِرِهِ
يَوْمًا، وَآخِرُهُ مَجْدٌ وَتَشْرِيفُ

فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَاَخْبَرَهُ، فَاَتَى اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِصْفَ النَّهَارِ، فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ اُن کے حامی بھی موجود ہیں اور اُن کے خاندان کے افراد بھی موجود ہیں' وہ لوگ اس بات سے راضی نہیں ہوں گے پھر تم لوگوں کے درمیان لڑائی شروع ہو جائے گی اور تمہارا معاملہ کمزور ہو جائے گا اور تمہارا اتفاق انتشار کا شکار ہو جائے گا۔ ابوجہل نے کہا: میری یہ رائے ہے کہ اگر تم اسے اختیار کر لو تو یہی ٹھیک رہے گی۔ اُن لوگوں نے دریافت کیا: ابوالحکم! وہ کیا ہے؟ ابوجہل نے کہا: ان تمام قبائل میں سے پانچ افراد کو لیا جائے' قریش کی ہر شاخ میں سے ایک نوجوان ہو' اُن میں سے ہر ایک کو تلوار دی جائے' وہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) جہاں سوئے ہوئے ہوں وہ لوگ وہاں جائیں اور اُن پر یکبارگی حملہ کر دیں' اُن کے گھر میں موجود افراد ان سب (قاتل) لوگوں کو قتل بھی نہیں کر سکیں گے اور اُن کا خون مختلف قبائل کے ذمہ ہو جائے گا اور اس طرح دیت دینی پڑے گی۔ نجدی نے کہا: کیا کہنے! یہ صحیح رائے ہے۔ پھر نجدی نے کہا جو اصل میں ابلیس تھا' اللہ کی اُس پر لعنت ہو!

''رائے دو قسم کی ہوتی ہے' ایک وہ رائے جس کو ہدایت والا اچھا نہیں سمجھتا اور ایک وہ رائے جو تلوار کے سینے کی طرح جانی پہچانی ہوتی ہے۔

اس کا ابتدائی حصہ ایک دن اس کے آخر تک لے جاتا ہے اور آخری حصہ بزرگی اور شرف ہوتا ہے''۔

حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا' نصف النہار کے وقت نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے اور اُنہیں صورتِ حال کے بارے میں بتایا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

عَنْهُ فَأَصَابَهُمْ حِينَ خَرَجُوا مِنْ دَارِ النَّدْوَةِ فَمَاشَى إِبْلِيسَ لَعَنَهُ اللهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أَصْحَابِي فِي هَذَا الْوَادِي قَالَ: أَيْ عَدُوَّ اللهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَظْهَرَ دِينَهُ وَخَذَلَكَ. فَخَفِيَ عَلَيْهِ، هَذَا آخِرُ الْحَدِيثِ

وہاں سے نکل کر اُن لوگوں کی طرف گئے وہ اُن کے پاس اُس وقت پہنچے جب وہ لوگ دارالندوہ سے نکل رہے تھے ابلیس بھی چل کر جانے لگا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جارہے ہو؟ اُس نے کہا: میرے ساتھی اس نشیبی حصہ میں موجود ہیں (اُن کے پاس جارہا ہوں)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے دشمن! ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے اپنے دین کو غالب کیا اور تمہیں رسوائی کا شکار کیا۔ تو وہ اُن کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ یہ حدیث کا آخری حصہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو۔

1203- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ هَاجَرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَعْرِفُ الطَّرِيقَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُهَا. قَالَ: فَيَمُرُّ بِالْقَوْمِ فَيَقُولُونَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الْفَتَى أَمَامَكَ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: هَذَا يَهْدِينِي السَّبِيلَ. فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ نَزَلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے وقت نبی اکرم ﷺ کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ راستہ کو جانتے تھے نبی اکرم ﷺ کو اس کا پتا نہیں تھا' ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا تو اُن لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوبکر! یہ صاحب جو تمہارے آگے بیٹھے ہوئے ہیں' یہ کون ہیں؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ راستہ کے بارے میں میری رہنمائی کرنے والے ہیں۔ جب یہ لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے اور انہوں نے پتھریلی زمین پر پڑاؤ کیا تو انہوں نے انصار کی طرف

1203- رواہ أحمد 122/3، والحاکم 12/3.

بِالْحَرَّةِ، وَأَرْسَلَا إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوهُ، فَقَالُوا: قَوْمًا آمِنِينَ مُطَاعِينَ

قَالَ أَنَسٌ: فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا أَضْوَأَ وَلَا أَنْوَرَ وَلَا أَحْسَنَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا رَأَيْتُ يَوْمًا أَظْلَمَ وَلَا أَقْبَحَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیغام بھیجا' وہ ان کے پاس آئے اور اُنہوں نے کہا: ہم ایسے لوگ ہیں جو حفاظت کرنے والے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اُس دن سے زیادہ چمکدار' نورانی اور خوبصورت دن اور کوئی نہیں دیکھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) ہمارے ہاں تشریف لائے تھے اور میں نے اُس دن سے زیادہ تاریک اور بُرا دن اور کوئی نہیں دیکھا جس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

باب: تمام صحابہ کرام کی فضیلت کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ فَضْلِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ، وَأَنَا أَذْكُرُ فَضْلَ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے مہاجرین اور انصار کی فضیلت کے بارے میں وہ روایات ذکر کی ہیں جو اس وقت میرے ذہن میں تھیں' اب میں تمام صحابہ کی فضیلت ذکر کروں گا جن کا تعلق مہاجرین اور انصار اور دیگر صحابہ کرام سے ہے' اللہ تعالیٰ ان (تمام) حضرات سے راضی ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول

1204- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، وَبَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ

"اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں پر نظر کی تو حضرت محمد ﷺ کے دل کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا تو اُنہیں اپنی ذات کیلئے منتخب کیا اور اُنہیں اپنی رسالت کے ہمراہ مبعوث کیا' پھر اُس نے تمام بندوں کے دلوں پر نظر کی تو حضرت محمد ﷺ کے دل کے بعد اُن کے اصحاب کے دلوں کو سب سے زیادہ بہتر پایا تو اُنہیں اپنے نبی کا وزیر بنایا جو اُس کے دین کے حوالے سے لڑائی کرتے تھے۔

1205- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اہلِ ایمان جس چیز کو اچھا سمجھیں؟

1206- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ،

"اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دل پر نظر کی تو حضرت محمد ﷺ کے دل کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا تو اُنہیں اپنی ذات کیلئے منتخب کیا اور اُنہیں اپنی رسالت کے ہمراہ

1206- انظر: 1203

وَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ، فَمَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّئٌ

مبعوث کیا' پھر اُس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے بعد تمام بندوں کے دلوں پر نظر کی تو اُن کے اصحاب کے دلوں کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا تو انہیں اُس نے نبی کا وزیر بنا دیا جو اُس کے دین کے حوالے سے لڑائی کرتے ہیں تو اہلِ ایمان جس چیز کو اچھا سمجھتے ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہوگی اور اہلِ ایمان جس چیز کو برا سمجھتے ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بُری ہوگی۔

کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟

1207- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: أَنَا وَمَنْ مَعِي، ثُمَّ الَّذِينَ عَلَى الْأَثَرِ، ثُمَّ الَّذِينَ عَلَى الْأَثَرِ ثُمَّ كَأَنَّهُ رَفَضَ مَنْ بَقِيَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور میرے ساتھ والے اور پھر اُس کے بعد والے' پھر اُس کے بعد والے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بعد والوں کا انکار کیا۔

اُمت کا بہترین زمانہ کون سا ہے؟

1208- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1207- رواه أحمد 297/2.

1208- رواه مسلم: 2534، وبنحوه رواه البخاري: 3650.

الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

ثُمَّ اللهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟

''میری اُمت میں سب سے بہتر زمانہ وہ ہے جس میں' میں مبعوث ہوا ہوں' پھر اُن کے بعد والوں کا زمانہ ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے کا ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔

1209- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

وَاللهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟

''میری اُمت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے جن لوگوں کے درمیان میں مبعوث کیا گیا' پھر اُن کے بعد والا زمانہ ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے طبقہ کا ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔

1210- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شقیق بن سلمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے زمانہ کے

1209- رواه مسلم: 2534 وانظر السابق.

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

پھر اُن کے بعد والے پھر اُن کے بعد والے۔

1211- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم نے عبیدہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اُن کے بعد والوں کا ہے پھر اُن کے بعد والوں کا ہے"۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1212- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لوگوں میں سب سے بہتر میرے زمانے کے (لوگ) ہیں' پھر اُن کے بعد والے ہیں' پھر اُن کے بعد والے ہیں"۔

صحابہ کرام کا انتخاب

1213- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1211- رواه البخاري: 6429؛ ومسلم: 2533.

1212- انظر السابق۔

بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ أَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ، إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَاخْتَارَ لِي مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً، أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ أَصْحَابِي، وَفِي أَصْحَابِي كُلِّهِمْ خَيْرٌ، وَاخْتَارَ أُمَّتِي عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ، وَاخْتَارَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَةَ قُرُونٍ بَعْدَ أَصْحَابِي، الْقَرْنُ الْأَوَّلُ وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ تَتْرَى وَالرَّابِعُ فَذًّا

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو تمام جہانوں میں سے منتخب کیا ہے البتہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا معاملہ مختلف ہے اور پھر میرے اصحاب میں سے اُس نے چار افراد منتخب کیے ہیں: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی اور انہیں میرے اصحاب میں سب سے بہتر بنایا ہے' ویسے میرے تمام اصحاب میں بھلائی پائی جاتی ہے' اُس نے میری اُمت کو تمام اُمتوں میں سے منتخب کیا ہے اور میرے اصحاب کے بعد میری اُمت میں سے چار زمانوں کو منتخب قرار دیا ہے' پہلا زمانہ' دوسرا زمانہ' تیسرا زمانہ' (یہ تینوں زمانے) پے در پے ہوں گے اور چوتھا زمانہ الگ ہوگا''۔

1214- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ أُمَّتِي عَلَى

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو تمام اُمتوں پر منتخب کیا

جَمِيعِ الْأُمَمِ. وَاخْتَارَ مِنْ أُمَّتِي أَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ سِوَى النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَاخْتَارَ لِي مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ أَصْحَابِي. وَفِي أَصْحَابِي كُلِّهِمْ خَيْرٌ، وَاخْتَارَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَةَ قُرُونٍ بَعْدَ أَصْحَابِي. الْقَرْنُ الْأَوَّلُ وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ تَتْرَى وَالْقَرْنُ الرَّابِعُ فَذًّا

ہے اور میری اُمت میں سے میرے اصحاب کو تمام جہانوں پر منتخب کیا ہے' البتہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا معاملہ مختلف ہے' اُس نے میرے اصحاب کو میرے لیے منتخب کیا: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی' اُس نے اُنہیں میرے اصحاب میں سے سب سے بہتر بنایا ہے ویسے میرے تمام اصحاب میں بھلائی پائی جاتی ہے' اُس نے میری اُمت میں سے میرے اصحاب کے بعد چار زمانوں کو منتخب قرار دیا ہے: پہلا زمانہ' دوسرا زمانہ' تیسرا زمانہ (یہ تینوں زمانے) یکے بعد دیگرے ہوں گے اور چوتھا زمانہ الگ ہوگا''۔

صحابہ کرام کی فضیلت

1215- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر کئی مرتبہ آسمان کی طرف اُٹھاتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ

''ستارے آسمان کے امین ہیں' جب ستارے رخصت ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ چیز آجائے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے اصحاب کا امین ہوں' جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ چیز آجائے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے

1215- رواہ مسلم: 2531، وأحمد 399/4.

اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

اور میرے اصحاب میری اُمت کے امین ہیں' جب میرے اصحاب رخصت ہو جائیں گے تو میری اُمت پر وہ چیز آ جائے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے"۔

1216- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: صَلَّيْنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

النُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي، فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي، فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

"ستارے آسمان کے امین ہیں جب ستارے رخصت ہو جائیں گے تو اُس پر وہ چیز آ جائے گی جس کا اُس سے وعدہ کیا گیا ہے' میں اپنے اصحاب کا امین ہوں جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے اصحاب کے سامنے وہ چیز آئے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے' میرے اصحاب میری اُمت کے امین ہیں جب میرے اصحاب رخصت ہو جائیں گے تو میری اُمت پر وہ صورتِ حال آ جائے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے"۔

کھانے میں نمک کی مثال

1217- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1216- انظر السابق۔

1217- رواه البزار: 2021، وأبو يعلى: 2762، وخرجه الألباني في الضعيفة: 1762۔

بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ مَثَلَ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ

قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اُمت میں میرے اصحاب کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے کہ کھانا نمک کے بغیر ٹھیک نہیں ہوتا''۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: ہمارا نمک تو رخصت ہو گیا تو اب ہم کیسے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

1218- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثَلُ أَصْحَابِي فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ

قَالَ: يَقُولُ الْحَسَنُ: هَيْهَاتَ ذَهَبَ مِلْحُ الْقَوْمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام عبدالرزاق نے معمر کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''لوگوں کے درمیان میرے اصحاب کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے''۔

راوی کہتے ہیں: حسن بصری نے فرمایا: افسوس ہے کہ لوگوں کا نمک رخصت ہو گیا۔

صحابہ کرام کی اہمیت

1219- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1218- انظر التخريج السابق.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْتَغَى الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِي، كَمَا تُبْتَغَى الضَّالَّةُ لَا تُوجَدُ

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میرے اصحاب میں سے کسی فرد کو یوں تلاش نہیں کیا جائے گا جس طرح اُس گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے جو نہ مل رہی ہو''۔

صحابہ کرام کا وسیلہ

1220- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيَسْتَفْتِحُونَ بِهِ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَيَطْلُبُونَهُ فَلَا يَجِدُونَهُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ رَاَى اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَيَطْلُبُونَهُ فَلَا يَجِدُونَهُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ رَاَى اَحَدًا رَاَى اَحَدًا مِنْ

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب کوئی لشکر (جنگ میں حصہ لینے کیلئے) نکلے گا تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ایک فرد ہے؟ تو جواب دیا جائے گا: جی ہاں! پھر وہ لوگ اُس کے وسیلہ سے فتح کے حصول کے طلبگار ہوں گے اور اُن لوگوں کو فتح نصیب ہو جائے گی' پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک لشکر نکلے گا اور دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ہے؟ لوگ اُسے تلاش کریں گے لیکن اُسے نہیں پائیں گے۔ تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کی زیارت کی ہو؟

1220- رواہ البخاری: 897، ومسلم: 2532.

اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَلَا يَجِدُونَهُ. فَلَوْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِي مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَاَتَوْهُ

لوگ اُسے تلاش کریں گے' وہ انہیں نہیں ملے گا تو کہا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی ایسے (تابعی) شخص کی زیارت کی ہو جس نو کسی صحابی کی زیارت کی ہوئی ہو؟ میرے اصحاب سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص سمندر کے پار بھی ہو تو وہ لوگ اُس کے پاس بھی چلے جائیں گے"۔

صحابہ کرام کی خصوصیات

1221- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الْحَسَنِ فِي مَجْلِسٍ، فَذَكَرَ كَلَامًا، وَذَكَرَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اُولَئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ كَانُوا اَبَرَّ هَذِهِ الْاُمَّةِ قُلُوبًا، وَاَعْمَقَهَا عِلْمًا، وَاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ، وَاِقَامَةِ دِينِهِ، فَتَشَبَّهُوا بِاَخْلَاقِهِمْ وَطَرَائِقِهِمْ، فَاِنَّهُمْ كَانُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن ابوقیس نے عبدربہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم حسن بصری کے پاس ایک محفل میں موجود تھے' اُنہوں نے ایک کلام کا ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ حضرات' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے جو اس اُمت میں دلی اعتبار سے سب سے زیادہ نیک تھے' علم کے اعتبار سے سب سے زیادہ گہرائی والے تھے' سب سے کم تکلف کرنے والے تھے' یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کیلئے منتخب کیا اور اپنے دین کو قائم کرنے کیلئے منتخب کیا' تو تم اُن کے اخلاق اور اُن کے طریقوں سے مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرو کیونکہ ربِ کعبہ کی قسم! وہ لوگ صحیح ہدایت پر گامزن تھے"۔

"خیرِ اُمت" کون ہیں؟

1222- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:
{كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ}
[آل عمران: 110]
قَالَ: هُمُ الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"تم لوگ سب سے زیادہ بہتر اُمت ہو جسے لوگوں کیلئے نکالا گیا ہے"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔

اللہ تعالیٰ کے محب اور محبوب کون ہیں؟

1223- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ بَحْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ
{فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ} [المائدة: 54]
قَالَ: وَاللهِ مَا هِيَ لِأَهْلِ حَرُورَاءَ، وَلَكِنَّهَا لِأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَأَصْحَابِهِمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومودود بحر بن موسیٰ بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو سنا' اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"عنقریب اللہ تعالیٰ اُس قوم کو لے آئے گا کہ وہ اُن سے محبت رکھتا ہوگا اور وہ لوگ اُس سے محبت رکھتے ہوں گے"۔

حسن بصری نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ خارجیوں کے بارے میں نہیں ہے بلکہ یہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور اُن کے ساتھیوں کے بارے میں ہے۔

فضیل بن عیاض اور عبداللہ بن مبارک کا قول

1224- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُولُ: حُبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُخْرٌ أَدَّخِرُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالصمد بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے فضیل بن عیاض کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت محمد ﷺ کے اصحاب سے محبت رکھنا ایک ذخیرہ ہے جسے میں سنبھال کر رکھوں گا' پھر اُنہوں نے کہا:

ثُمَّ قَالَ: رَحِمَ اللهُ مَنْ تَرَحَّمَ عَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا يَحْسُنُ هَذَا كُلُّهُ بِحُبِّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَسَمِعْتُ فُضَيْلًا يَقُولُ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ الصِّدْقُ وَحُبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْجُو أَنْ يَنْجُوَ وَيَسْلَمَ

اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے! جو حضرت محمد ﷺ کے اصحاب کیلئے دعائے رحمت کرتا ہے' وہ یہ سب اچھے کام حضرت محمد ﷺ کے اصحاب سے محبت رکھنے کی وجہ سے کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے فضیل بن عیاض کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: دو چیزیں ہیں جو کسی شخص میں موجود ہوں گی تو مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ نجات پالے گا اور سلامت رہے گا: سچائی اور حضرت محمد ﷺ کے اصحاب سے محبت رکھنا۔

چند صحابہ کرام کی انفرادی خصوصیات

1225- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ سَلْمٍ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ أَرْحَمَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِهَا أَبُو بَكْرٍ، وَأَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ وِعَاءٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَلْمَانُ عِلْمٌ لَا

''اس اُمت کیلئے اس اُمت میں سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہے' اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں سب سے زیادہ طاقتور عمر ہے' علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے' عدالتی فیصلوں کا سب سے بڑا عالم علی بن ابوطالب ہے' حیاء کے اعتبار سے سب سے سچا عثمان بن عفان ہے' اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے' اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا حافظ اُبی بن کعب ہے اور ابوہریرہ علم کا برتن ہے' سلمان ایک ایسا علم ہے جس تک نہیں پہنچا جا سکتا' معاذ بن

1225- رواه ابن حبان 74/16، والحاكم 477/3، والترمذي: 3790، وابن ماجه: 154، وأحمد 281/3، وأبو يعلى 141/10.

يُدْرِكُ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَعْلَمُ النَّاسِ بِحَلَالِ اللهِ وَحَرَامِهِ، وَمَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا أَقَلَّتِ الْبَطْحَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ

جبل اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی اور حرام کی ہوئی چیزوں کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے اور ابوذر سے زیادہ سچے کسی فرد پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اُس کا بوجھ اُٹھایا۔

انفرادی خصوصیات سے متعلق ایک اور روایت

1226- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي يَعْنِي: يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ التَّمِيمِيُّ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: ابْنُ سَلْمٍ الطَّوِيلُ الْمَدَائِنِيُّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَرْحَمَ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَهَا أَبُو بَكْرٍ، وَأَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَأَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَعْلَمُ النَّاسِ بِحَلَالِ اللهِ

''اس اُمت کیلئے اس اُمت میں سب سے زیادہ رحیم ابوبکر ہے' اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ طاقتور عمر ہے' حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے' عدالتی فیصلے کرنے کا سب سے بڑا ماہر علی ہے' اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا حافظ اُبی بن کعب ہے' علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے' اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے اور معاذ بن جبل اللہ تعالیٰ کی حلال قرار دی ہوئی اور حرام قرار دی ہوئی چیزوں کا سب سے زیادہ علم

1226- انظر السابق۔

وَحَرَامِهِ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ وِعَاءٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَلْمَانُ عِلْمٌ لَا يُدْرَكُ وَذَكَرَ صِدْقَ اَبِي ذَرٍّ

رکھنے والا ہے‘ ابوہریرہ علم کا برتن ہے‘ سلمان ایک ایسا علم ہے جس تک پہنچا نہیں جا سکتا‘‘۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے سچا ہونے کا بھی ذکر کیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ غَيْرِ طَرِيقٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَغَيْرِهِمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ابن صاعد نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے بھی نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے‘ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ

’’میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں‘ تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے تو تم ہدایت پا لو گے‘‘۔

قُلْتُ: فَلَوْ فَعَلَ اِنْسَانٌ فِعْلًا كَانَ لَهُ فِيهِ قُدْوَةٌ بِاَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، وَمَنْ فَعَلَ فِعْلًا يُخَالِفُ فِيهِ الصَّحَابَةَ فَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْهُ، مَا اَسْوَاَ حَالَهُ

میں یہ کہتا ہوں: اگر کوئی شخص کوئی کام کرتا ہے اور اُس کام کے بارے میں اُس کے پیشوا نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ایک صاحب ہوتے ہیں تو وہ شخص سیدھے راستہ پر ہوگا‘ اور جو شخص کوئی ایسا کام کرتا ہے جس میں صحابہ کرام کا طرزِ عمل مختلف ہو تو ہم اس سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں‘ اُس شخص کا حال انتہائی بُرا ہے۔

صحابہ کرام‘ نجوم ہدایت ہیں

1227- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا أَصْحَابِي مِثْلُ النُّجُومِ، فَأَيُّهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ

''میرے اصحاب کی مثال ستاروں کی مانند ہے' تم ان میں سے جس کے بھی قول کو اختیار کرو گے تم ہدایت حاصل کر لو گے''۔

امام آجری کے اختتامی کلمات

قُلْتُ: فَمِنْ صِفَةِ مَنْ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ خَيْرًا، وَسَلَّمَ لَهُ دِينَهُ، وَنَفَعَهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِالْعِلْمِ، الْمَحَبَّةِ لِجَمِيعِ الصَّحَابَةِ، وَلِأَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالِاقْتِدَاءِ بِهِمْ، وَلَا يَخْرُجُ بِفِعْلٍ وَلَا بِقَوْلٍ عَنْ مَذَاهِبِهِمْ، وَلَا يَرْغَبُ عَنْ طَرِيقَتِهِمْ، وَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَلَالٌ وَقَالَ الْآخَرُ: حَرَامٌ نَظَرَ: أَيُّ الْقَوْلَيْنِ أَشْبَهُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَأَلَ الْعُلَمَاءَ عَنْ ذَلِكَ إِذَا قَصُرَ عِلْمُهُ، فَأَخَذَ بِهِ وَلَمْ يَخْرُجْ عَنْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ، وَسَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ السَّلَامَةَ، وَتَرَحَّمَ عَلَى الْجَمِيعِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ أَسْتَعِينُ

میں یہ کہتا ہوں: جس شخص کا یہ عالم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا ہو اور اُس کیلئے اُس کے دین کو سلامت رکھا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُسے علم کے ذریعہ نفع عطا کیا ہو (تو اُس کا عالم یہ ہونا چاہیے کہ) وہ تمام صحابہ کرام' تمام اہلِ بیت رسول سے' نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواجِ مطہرات سے محبت رکھے' اُن کی پیروی کرے اور فعل یا قول کے اعتبار سے اُن کے مسالک سے باہر نہ نکلے اور اُن کے طریقہ سے منہ نہ پھیرے' جب اُن حضرات کا کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو بعض کا کہنا ہو کہ یہ حلال ہے' اور بعض حضرات کا یہ کہنا ہو کہ یہ حرام ہے' تو پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اُن دونوں اقوال میں سے' کون سا قول اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کی سنت کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اور اگر اُس شخص کا اپنا علم کم ہو تو اس بارے میں وہ علماء سے دریافت کرے اور اُن کے قول کو اختیار کر لے' البتہ اُن صحابہ کرام کے قول سے باہر نہ جائے اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگتا رہے اور تمام صحابہ کرام کیلئے رحمت کے کلمات کہے (یا دعائے رحمت کرتا رہے)۔

بَابُ ذِكْرِ الشَّهَادَةِ لِلْعَشَرَةِ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ عَقَلَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَانَهُ عَنْ مَذَاهِبِ الرَّافِضَةِ وَالنَّاصِبَةِ، أَنْ يَشْهَدَ لِمَنْ شَهِدَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ إِذْ كَانَ عَلَى حِرَاءَ فَتَزَلْزَلَ بِهِ الْجَبَلُ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَتَمَامُ سَائِرِ الْعَشَرَةِ فَقَالَ لَهُ: اسْكُنْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَكَذَا كَانُوا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ ضَمِنَ اللهُ لَهُمْ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ لَا يُخْزِيهِمْ، وَأَنَّهُ يُتِمُّ لَهُمْ نُورَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَغْفِرُ لَهُمْ، وَأَخْبَرَ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ، وَأَنَّهُ أَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، فَرَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ، وَبِحُبِّ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِحُبِّ أَزْوَاجِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

باب: دس افراد کیلئے جنت کی گواہی کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر وہ مسلمان جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُسے رافضیت اور ناصبیت کے مسالک سے بچایا ہو اُس پر یہ لازم ہے کہ وہ اُن حضرات کیلئے جنت کی گواہی دے جن کیلئے نبی اکرم ﷺ نے جنت کی گواہی دی ہے جب آپ ﷺ حراء پہاڑ پر موجود تھے اور وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو اُس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم موجود تھے اور عشرہ مبشرہ سے تعلق رکھنے والے دیگر تمام حضرات موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا تھا: تم ساکن رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے اور ان حضرات کا معاملہ اُسی طرح ہوا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا تھا اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور تمام صحابہ کرام سے بھی راضی ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس بات کے ضامن ہونے کو بیان کیا ہے کہ وہ اُنہیں رسوائی کا شکار نہیں کرے گا اور قیامت کے دن اُن کے نور کو مکمل کرے گا اور اُن کی مغفرت کر دے گا اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ ان حضرات سے راضی ہوا ہے اور یہ حضرات اُس سے راضی ہیں اور اُس نے ان لوگوں کیلئے ایسی جنت تعمیر کی ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ لوگ اُس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ہمیں ان سے محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے اور نبی اکرم ﷺ کے اہلِ بیت کی محبت اور آپ کی ازواج کی محبت کے

ذریعہ نفع عطا کرے' اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

عشرہ مبشرہ کے اسماء

1228- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَوْنٍ الْمَسْعُودِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَشَرِيكٌ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ عَلَى حِرَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

''دس لوگ جنت میں جائیں گے' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے' حضرت ابوبکر تھے' حضرت عمر تھے' حضرت عثمان تھے' حضرت علی تھے' حضرت طلحہ تھے' حضرت زبیر تھے' حضرت سعد بن ابی وقاص تھے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تھے' حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تھے''۔

1229- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ نامی راوی' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

-1229 رواہ أبو داؤد:4648، والترمذی:3758، وأحمد 189/1، والحاکم:316، وخرجه الألبانی فی الصحیحة:419۔

يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى حِرَاءَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ حِرَاءَ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالَ: قُلْتُ: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا

میں نو افراد کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دے دوں تو میں سچ کہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ افراد کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ حراء پہاڑ پر موجود تھے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء! تم اپنی جگہ پر رہو تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: دسواں فرد کون ہے؟ تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں۔

1230- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ عَلَى حِرَاءَ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ

نبی اکرم ﷺ حراء پہاڑ پر موجود تھے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت زبیر بن عوام' حضرت طلحہ بن عبیداللہ' حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل

1230- رواه أحمد 59/1.

الْعَوَّامِ، وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُنْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ فَسَكَنَ الْجَبَلُ

رضی اللہ عنہم موجود تھے' وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء! تم ساکن رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ تو وہ پہاڑ پُرسکون ہو گیا۔

1231- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ النَّضْرِ الْخَزَّازِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءَ، فَتَزَلْزَلَ الْجَبَلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَابْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

نبی اکرم ﷺ حراء پہاڑ پر موجود تھے' وہ حرکت کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ثابت رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ اُس وقت اُس پہاڑ پر نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت ابن عوف' حضرت سعد اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلِكُلِّ حَدِيثٍ مِنْ هَذِهِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ نَكْتَفِي مِنْهَا بِمَا ذَكَرْنَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) ان میں سے ہر ایک روایت کے کئی طرق ہیں' ہم ان میں سے اُن روایات پر اکتفاء کرتے ہیں جو ہم نے ذکر کر دی ہیں۔

1232- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْعَبْدِيِّ قَالَ: قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْكُوفَةَ فَدَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَهُوَ اَمِيرٌ، فَاَوْسَعَ لَهُ اِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنِّي سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْتَنِي قَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ: فَقَالَ: اَنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: اِنِّي لَسْتُ عَنْكَ اَسْاَلُ، قَدْ عَرَفْتُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ: فَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَعُمَرُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا سَمَّيْتَهُ قَالَ: اَنَا يَعْنِي: سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن حارث عبدی بیان کرتے ہیں:

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے' وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے جو وہاں کے گورنر تھے' تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلو میں اُن کیلئے جگہ زیادہ کی اور یہ بتایا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سنا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی: میری یہ خواہش ہے کہ کاش! میں نے کسی جنتی کو دیکھا ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنتی ہوں! تو اُنہوں نے عرض کی: میں نے آپ سے آپ کے بارے میں نہیں دریافت کیا' یہ تو مجھے پتا ہے کہ آپ اہلِ جنت میں سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اہلِ جنت میں سے ہوں' تم اہلِ جنت میں سے ہو' عمر اہلِ جنت میں سے ہے' عثمان اہلِ جنت میں سے ہے' علی اہلِ جنت میں سے ہے' طلحہ اہلِ جنت میں سے ہے' زبیر اہلِ جنت میں سے ہے' سعد اہلِ جنت میں سے ہے' عبدالرحمٰن اہلِ جنت میں سے ہے۔ (پھر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا نام لے سکتا ہوں! حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اُس کا نام بیان کریں! تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں! (یعنی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بھی اہلِ جنت میں سے ہیں)۔

1233- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن حارث عبدی بیان کرتے ہیں:

بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْعَبْدِيِّ قَالَ: قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ الْكُوفَةَ فَدَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الْفِرْيَابِيِّ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کوفہ آئے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے'..... اُس کے بعد راوی نے فریابی کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

1234- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1235- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ح

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(یہ روایت آگے آ رہی ہے)

1236- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ

''ابوبکر جنت میں جائے گا' عمر جنت میں جائے گا' عثمان جنت میں جائے گا' علی جنت میں جائے گا' طلحہ جنت میں جائے گا'

1234- رواہ الترمذی: 3748، وأحمد 193/1، وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی: 2946۔

فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

عبدالرحمٰن جنت میں جائے گا' سعد جنت میں جائے گا' سعید بن زید جنت میں جائے گا اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں جائے گا''۔

بَابُ ذِكْرِ خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَنَفَعَنَا بِمَحَبَّتِهِمْ

باب: حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور ان کی محبت کے ذریعہ ہمیں نفع عطا کرے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ بَيَانُهَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَيَانٌ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَيَانٌ مِنْ قَوْلِ التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَلَا يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ عَقَلَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَشُكَّ فِي هَذَا،

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کا بیان' اللہ کی کتاب میں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے اقوال میں موجود ہے اور اُن کی احسان کے ہمراہ پیروی کرنے والے تابعین کے اقوال میں بھی موجود ہے۔ کسی مسلمان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو کہ وہ اس معاملہ میں شک کرے۔

فَأَمَّا دَلِيلُ الْقُرْآنِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ:

جہاں تک قرآن کی دلیل کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ زمین میں اُنہیں نائب مقرر کیا ہے جس طرح اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو نائب بنایا تھا اور اُن کیلئے اُن کے دین کو مستحکم کر دے گا جس دین کے حوالے

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا} [النور: 55]

سے وہ اُن کیلئے راضی ہوا ہے اور اُن کے خوف کے بعد وہ اُنہیں امن نصیب کرے گا' وہ لوگ میری عبادت کرتے ہیں' وہ کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتے ہیں''۔

امام آجری کے تمہیدی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَقَدْ وَاللّٰهِ اَنْجَزَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ لَهُمْ مَا وَعَدَهُمْ بِهِ، جَعَلَهُمُ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَكَّنَهُمْ فِي الْبِلَادِ، وَفَتَحُوا الْفُتُوحَ، وَغَنِمُوا الْاَمْوَالَ، وَسَبَوْا ذَرَارِيَّ الْكُفَّارِ، وَاَسْلَمَ فِي خِلَافَتِهِمْ خَلْقٌ كَثِيرٌ، وَقَاتَلُوا مَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ حَتّٰى اَجْلَوْهُمْ، وَرَجَعَ بَعْضُهُمْ، كَذٰلِكَ فَعَلَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ سَيْفُهُ فِيهِمْ سَيْفَ حَقٍّ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَكَذٰلِكَ الْخَلِيفَةُ الرَّابِعُ وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ سَيْفُهُ فِي الْخَوَارِجِ سَيْفَ حَقٍّ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، فَاَعَزَّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ دِينَهُ بِخِلَافَتِهِمْ، وَاَذَلُّوا الْاَعْدَاءَ، وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ، وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، وَسَنُّوا لِلْمُسْلِمِينَ السُّنَنَ الشَّرِيفَةَ، وَكَانُوا بَرَكَةً عَلَى جَمِيعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ ان کیلئے پورا کیا اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ بنایا' انہیں زمین میں حکومت عطا کی' انہیں فتوحات عطا کیں' انہیں مالِ غنیمت حاصل ہوا' انہوں نے کافروں کی اولاد کو قیدی بنایا' ان کے عہد خلافت میں بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا جو لوگ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے' ان حضرات نے اُن کے ساتھ جنگیں کیں جن میں سے بعض لوگ واپس اسلام کی طرف آ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا' اُن لوگوں کے درمیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تلوار حق کی تلوار تھی جو قیامت کا دن قائم ہونے تک (حق شمار ہوتی) رہے گی۔ اسی طرح چوتھے خلیفہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں' خارجیوں کے بارے میں اُن کی تلوار حق کی تلوار تھی جو قیامت قائم ہونے تک (حق شمار ہوتی) رہے گی' تو اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کی خلافت کے ذریعہ اپنے دین کو غلبہ عطا کیا' اپنے دشمنوں کو ذلت سے دوچار کیا' اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو گیا خواہ مشرکین کو یہ بات اچھی نہ لگتی ہو۔ ان حضرات نے مسلمانوں کیلئے عمدہ طریقے ایجاد کیے اور یہ سب حضرات نبی اکرم ﷺ کی تمام اُمت کیلئے جس کا تعلق اہلِ سنت والجماعت سے ہے' (یہ سب حضرات) اُن سب (اہل سنت) کیلئے برکت ہیں۔

وَاَمَّا مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّهُ رَوَى سَفِينَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً

ثُمَّ قَالَ: اَمْسَكَ اَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرُ عَشْرًا، وَعُثْمَانُ ثِنْتَا عَشْرَةَ، وَعَلِيٌّ سِتًّا، وَكَذَا وُلُّوهَا.

جہاں تک اُن احادیث کا تعلق ہے جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے تو اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خلافت تیس سال تک رہے گی''۔

پھر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حکومت کے دو سال ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دس سال ہیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ سال ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چھ سال ہیں' یہ حضرات اتنے عرصہ کیلئے حکمران رہے۔

وَكَذَا رَوَى اَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبِيهًا بِهَذَا، وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

وَسَنَذْكُرُ السُّنَنَ وَالْآثَارَ فِي ذَلِكَ

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند منقول ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حکمرانوں کا تعلق قریش سے ہوگا''۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کا مرکز خلفاء کی سنت اختیار کرنا لازم ہے' تم مضبوطی سے اُسے تھام کے رکھو''۔

اب ہم اس بارے میں سنن اور آثار ذکر کریں گے۔

خلافت تیس سال رہے گی

1237- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَمَّادُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1237- رواه أحمد 22/5، وأبو داؤد: 4646، والترمذي: 2227، وخرجه الألباني في الصحيحة: 459.

بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً

ثُمَّ قَالَ: اَمْسِكْ. خِلَافَةُ اَبِي بَكْرٍ سَنَتَانِ، وَعُمَرَ عَشْرٌ، وَعُثْمَانَ ثِنْتَا عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ سِتٌّ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: قُلْتُ لِحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ: سَفِينَةُ الْقَائِلُ: اَمْسِكْ قَالَ: نَعَمْ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خلافت تیس سال رہے گی''۔

پھر اُنہوں نے (یعنی حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے' یا کسی اور راوی نے) یہ بات بیان کی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال رہی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال رہی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ سال رہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چھ سال رہی۔

علی بن جعد بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ سے دریافت کیا: خلافت کی مدت بیان کرنے والے صاحب حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

1238- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا: اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَفِينَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْخِلَافَةُ فِي اُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً

فَحَسَبْنَا فَوَجَدْنَا اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جمہان بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری اُمت میں خلافت تیس سال رہے گی''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ہم نے حساب لگایا تو ہم نے یہ پایا کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم (کے مجموعی اَدوار تیس سال کے ہیں)۔

1238- انظر السابق۔

1239- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً

قَالَ: فَعَدُّوا ذَلِكَ فَوَجَدُوهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلِحَدِيثِ سَفِينَةَ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خلافت میری اُمت میں تیس سال رہے گی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اسے شمار کیا تو اسے ایسا پایا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے کئی طرق ہیں۔

1240- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: وَلَمْ نَكْتُبْهُ إِلَّا عَنْهُ، وَكَانَ أَبِي يَسْأَلُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: وَفَدْنَا مَعَ زِيَادٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ لِأَبِي: يَا أَبَا بَكْرَةَ حَدِّثْنَا بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر عبداللہ بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن حسن مقسمی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' امام ابوداؤد کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ روایت صرف ان صاحب کے حوالے سے نوٹ کی ہے' میرے والد نے ان کے بارے میں تحقیق کی تھی' وہ بیان کرتے ہیں: حجاج بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ زیاد کے ساتھ ایک وفد کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب اُن کے ہاں گئے تو اُنہوں نے میرے والد سے کہا: اے ابوبکرہ! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی سنی ہو۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1239- انظر: 1237۔

1240- رواه أحمد 5/44 وأبو داؤد: 3635.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا

"خلافت تیس سال رہے گی پھر بادشاہی ہوگی"۔

خلفاء راشدین کے بارے میں پیشگوئی

1241- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَيَكُونَنَّ مِنْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، لَا يَلْبَثُ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا، وَصَاحِبُ رَحَا دَارَةِ الْعَرَبِ يَعِيشُ حَمِيدًا، وَيَمُوتُ شَهِيدًا فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ: وَأَنْتَ يَسْأَلُكَ النَّاسُ أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصًا كَسَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَئِنْ خَلَعْتَهُ لَمْ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ

"عنقریب تمہارے درمیان بارہ خلفاء ہوں گے' ابوبکر صدیق میرے بعد تھوڑے عرصہ کیلئے خلیفہ رہے گا' پھر اُس کے بعد چکی والا شخص ہوگا جس کا ٹھکانہ عرب ہوگا وہ قابلِ تعریف زندگی بسر کرے گا اور شہید ہونے کے طور پر انتقال کرے گا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر بن خطاب۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگ تم سے یہ مطالبہ کریں گے کہ تم اُس قمیص کو اُتار دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہنائی ہے' اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اگر تم نے اُسے اُتار دیا تو تم اُس

-1241 الحديث ضعفه الألباني في تخريج أحاديث السنة:1152۔

فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ: مَا لَنَا وَلِهٰذَا، إِنَّمَا جَلَسْنَا لِتُذَكِّرَنَا قَالَ: فَقَالَ: اَمَا لَوْ تَرَكْتَنِي لَأَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ فِيهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا.

وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہیں ہوتا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا:) ہمارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ ہم تو اس لیے بیٹھے ہیں تاکہ آپ ہمیں وعظ و نصیحت کریں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم مجھے ایسے ہی رہنے دیتے تو میں تمہیں ایک ایک کر کے اُن تمام حضرات کے بارے میں بتاتا جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

1242- وَأَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ شُفَيٍّ الْأَصْبَحِيِّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شفی اصبحی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

يَكُونُ خَلْفِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْبَثُ خَلْفِي إِلَّا قَلِيلًا، وَصَاحِبُ رَحَا دَارَةِ الْعَرَبِ يَعِيشُ حَمِيدًا، وَيَمُوتُ شَهِيدًا قَالُوا: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنْ كَسَاكَ اللهُ قَمِيصًا، فَأَرَادَكَ

''میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے' ابوبکر میرے بعد تھوڑا عرصہ رہے گا' پھر چکی والا شخص ہوگا جس کا ٹھکانہ عرب ہوگا وہ قابلِ تعریف زندگی گزارے گا اور شہید ہونے کے طور پر انتقال کرے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر بن خطاب۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص

النَّاسُ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ خَلَعْتَهُ، لَا تُرَحْ رِيحَ الْجَنَّةِ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ

پہنائے گا اور لوگ اُسے اُتارنے کا ارادہ کریں گے تو تم اُسے نہ اُتارنا' اُسے ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم نے اُسے اُتارا تو تم اُس وقت تک جنت کی خوشبو نہ سونگھو گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہیں ہو جاتا''۔

دیگر حکمرانوں پر تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ وَلِيَ الْخِلَافَةَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ خَلْقٌ كَثِيرٌ فَمِنْهُمْ مَنْ عَدَلَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَصَّرَ فِيمَا يَجِبُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَأَسْرَفَ، وَقَدْ وَرَدَ الْجَمِيعُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ، وَقَدْ أَمَرَنَا نَحْنُ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لَهُمْ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَبِالصَّلَاةِ خَلْفَهُمْ، وَبِالْجِهَادِ مَعَهُمْ، وَبِالْحَجِّ مَعَهُمْ، مَعَ الْبَرِّ مِنْهُمْ وَالْفَاجِرِ، وَالْعَدْلِ مِنْهُمْ وَالْجَائِرِ، وَلَا نَخْرُجُ عَلَيْهِمْ، وَالصَّبْرِ حَتَّى يُفَرِّجَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے بعد بہت سے لوگ خلیفہ بنے' اُن میں سے کسی نے عدل سے کام لیا تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا اور کسی نے اللہ تعالیٰ کے لازم کردہ احکام میں کوتاہی کی اور زیادتی کی تو یہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے' اُس نے ہمیں اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے جبکہ کوئی معصیت کی بات نہ ہو اور اُن کے پیچھے نماز ادا کرنے کا اور اُن کے ساتھ جہاد کرنے کا اور اُن کے ساتھ حج کرنے کا اور اُن کے نیک اور گناہگار فرد کے ساتھ رہنے کا اور عادل اور ظالم کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے' ہم اُن کے خلاف خروج نہیں کریں گے اور صبر سے کام لیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کشادگی عطا کر دے۔

قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا تَقُولُ فِي أُمَرَائِنَا هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: مَا عَسَى أَنْ أَقُولَ فِيهِمْ، هُمْ لِحَجِّنَا، وَهُمْ لِغَزْوِنَا، وَهُمْ لِقَسْمِ فَيْئِنَا، وَهُمْ لِإِقَامَةِ حُدُودِنَا، وَاللهِ إِنَّ طَاعَتَهُمْ لَغَيْظٌ، وَإِنَّ

ایک شخص نے حسن بصری سے کہا: اے ابوسعید! ہمارے ان حکمرانوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حسن بصری نے کہا: میں ان کے بارے میں رائے بیان کر دیتا ہوں' یہ ہمارے حج کیلئے ہیں' ہمارے جنگ کرنے کیلئے ہیں' ہمارے درمیان مالِ غنیمت تقسیم کرنے کیلئے ہیں' ہمارے درمیان حدود قائم کرنے کیلئے ہیں' اللہ

فُرْقَتَهُمْ لَكُفْرٌ، وَمَا يُصْلِحُ اللهُ بِهِمْ أَكْثَرُ مِمَّا يُفْسِدُ

کی قسم! ان کی پیروی کرنا غیظ ہے اور ان سے علیحدگی کفر ہے' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ جو بہتریاں عطا کرتا ہے وہ اُس سے زیادہ ہیں اور جو ان سے خرابیاں سامنے آتی ہیں۔

وَقِيلَ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّ خَارِجِيًّا خَرَجَ بِالْحَرِيبَةِ، فَقَالَ: الْمِسْكِينُ رَأَى مُنْكَرًا فَأَنْكَرَهُ، فَوَقَعَ فِيمَا هُوَ أَنْكَرُ مِنْهُ

حسن بصری سے یہ کہا گیا: اے ابوسعید! حریبہ کے مقام پر ایک خارجی شخص نے بغاوت کی ہے' تو اُنہوں نے کہا: ایک مسکین شخص نے ایک منکر چیز دیکھی تو اُس کا انکار کیا اور ایک ایسی صورتِ حال کا شکار ہو گیا جو اُس سے زیادہ منکر ہے۔

بَابُ بَيَانِ خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّهُ لَمْ يَخْتَلِفْ مَنْ شَمَلَهُ الْإِسْلَامُ وَأَذَاقَهُ اللهُ الْكَرِيمُ طَعْمَ الْإِيمَانِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ خَلِيفَةً بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَا يَجُوزُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَقُولَ غَيْرَ هَذَا، وَذَلِكَ لِدَلَائِلَ خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهَا، وَخَصَّهُ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ، وَأَمَرَ بِهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ جو شخص اسلام کا پیروکار ہو اور جسے اللہ تعالیٰ نے ایمان کا ذائقہ چکھایا ہو' وہ اس بارے میں اختلاف نہیں کرے گا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں' کسی مسلمان کیلئے اس کے علاوہ موقف اختیار کرنا جائز نہیں ہے اور یہ چیز دلائل کے ذریعہ ثابت ہے' اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت کے حوالے سے خصوصیت عطا کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خصوصیت عطا کی اور اپنی وفات کے بعد بھی اُن کے بارے میں حکم دیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خصوصیات

مِنْهَا: أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ

ان باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ

الرِّجَالِ، وَأَوَّلُ مَنْ صَدَّقَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَحِبَهُ وَأَحْسَنَ الصُّحْبَةَ، وَأَنْفَقَ عَلَيْهِ مَالَهُ، وَصَاحَبَهُ فِي الْغَارِ، وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَعَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهُ أَخْرَجَهُ مِنَ الْمُعَاتَبَةِ، وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

عنہ مردوں میں اسلام قبول کرنے والے پہلے فرد ہیں' یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی' آپ ﷺ کے ساتھ رہے اور اچھے طریقہ سے ساتھ رہے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر اپنا مال خرچ کیا' وہ غار میں آپ ﷺ کے ساتھی تھے' اُن پر سکینت نازل ہوئی' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں تمام مخلوق پر عتاب کیا صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نہیں کیا' اُنہیں اُس عتاب سے باہر نکال دیا۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ} [التوبة: 40] الْآيَةَ.

''اور اگر تم اس (رسول) کی مدد نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی اس وقت بھی مدد کی جب کفر کرنے والوں نے اُسے (مکہ سے) نکال دیا تھا' وہ دو میں ایک تھے جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

وَالصَّابِرُ مَعَهُ بِمَكَّةَ فِي كُلِّ شِدَّةٍ، وَرَفِيقُهُ فِي الْهِجْرَةِ، وَمَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُمْكِنْهُ الْخُرُوجُ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَمَرَ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ، فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، وَلَا يَتَقَدَّمَ غَيْرُهُ، وَصَلَّى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ میں ہر شدت پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صبر کرتے رہے' وہ ہجرت میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھی تھے' جب نبی اکرم ﷺ اتنے شدید بیمار ہوئے کہ آپ نماز پڑھانے کیلئے تشریف نہیں لے جا سکتے تھے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کرنے کا حکم دیا' اُنہوں نے لوگوں کو نمازیں پڑھائیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو آگے نہیں کیا' بلکہ خود نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔

وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: إِنْ أَبْطَأْتُ فَقَدِّمْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بنو عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے کیلئے تشریف لے کر گئے تھے' آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر میں آنے میں تاخیر کر دوں تو تم ابوبکر کو

بِالنَّاسِ

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُمَا فِي الْغَارِ وَقَدْ عَلِمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ إِنَّمَا حُزْنُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِشْفَاقُهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟

فَكُلُّ هَذِهِ الْخِصَالُ الشَّرِيفَةُ الْكَرِيمَةُ دَلَّتْ عَلَى أَنَّهُ الْخَلِيفَةُ بَعْدَهُ. لَا يَشُكُّ فِي هَذَا مُؤْمِنٌ

آگے کر دینا وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے گا۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے ساتھ اور مال کے اعتبار سے میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے''۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا' جب یہ دونوں حضرات غار میں موجود تھے اور نبی اکرم ﷺ یہ بات جانتے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تمام تر پریشانی اور اندیشہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا تھا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو۔

تو جن صاحب میں یہ تمام معزز خصوصیات پائی جاتی ہوں تو یہ خصوصیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ ہوگا' کوئی مؤمن اس بات کا انکار نہیں کر سکتا۔

بعد از وصال کے بارے میں تلقین

وَأَمَّا مَا كَانَ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَإِنَّهُ رَوَاهُ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ تُعَرِّضُ بِالْمَوْتِ فَقَالَ لَهَا: إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ

جہاں تک وفات کے بعد نبی اکرم ﷺ کے اُن کو نامزد کرنے کا تعلق ہے تو اس کی دلیل وہ روایت ہے جو جبیر بن مطعم نے نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے کسی معاملہ کے بارے میں آپ کے ساتھ بات چیت کی تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ دوبارہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو۔ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے (کہ جب میں دوبارہ آؤں) اور آپ کو نہ پاؤں۔ اُس کی مراد یہ تھی کہ اگر (اُس وقت) آپ ﷺ کا انتقال ہو چکا ہو تو کیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

ثُمَّ بَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ مَعْرِفَةً مِنْهُمْ بِحَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَفَضْلِهِ، وَبَايَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَهُوَ أَوَّلُ مَنْ بَايَعَهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

پھر مہاجرین اور انصار نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور اُن حضرات کو اس بات کی معرفت حاصل تھی کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حق ہے اور اُن کو یہ فضیلت حاصل ہے۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بھی اُن کی بیعت کی تھی اور بنو ہاشم میں سے اُن کی بیعت کرنے والے پہلے فرد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

وَرَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقْتَ مَا قُتِلَ: اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا؟ فَقَالَ: مَا أَسْتَخْلِفُ، وَلَكِنْ إِنْ يُرِدِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَيْرًا يَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى خَيْرِهِمْ

امام شعبی نے شقیق بن سلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا (اور وہ زخمی ہو گئے) تو اُن سے کہا گیا کہ آپ کسی کو ہم پر اپنا نائب مقرر کر دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی کو اپنا نائب مقرر نہیں کروں گا' اگر اللہ تعالیٰ اس اُمت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ رکھے گا تو اُن لوگوں کو اُن میں سے سب سے بہتر شخص پر جمع کر دے گا جس طرح اُس نے اپنے نبی کے بعد اُن لوگوں کو اُن لوگوں میں سے سب سے بہتر شخص (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر جمع کر دیا تھا۔

وَرُوِيَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَامَ بَعْدَمَا بُويِعَ لَهُ وَبَايَعَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَأَصْحَابُهُ قَامَ ثَلَاثًا يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَقَلْتُكُمْ بِيعَتَكُمْ، هَلْ مِنْ كَارِهٍ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَوَائِلِ النَّاسِ فَيَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

یہ روایت بھی منقول ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو گئی تو وہ اس کے بعد کھڑے ہوئے' اُس وقت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی اُن کی بیعت کر چکے تھے اور اُن کے ساتھی بھی بیعت کر چکے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین مرتبہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے لوگو! کیا میں تمہاری بیعت کو واپس کر دوں' کیا کوئی شخص اس کو ناپسند کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگوں میں آگے بیٹھے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ؟ وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ، وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْكَوَّا، وَقَيْسُ بْنُ عُبَادٍ، وَقَدْ سَأَلَاهُ بَعْدَ رُجُوعِهِ مِنْ قِتَالِ الْجَمَلِ فَقَالَا: هَلْ مَعَكَ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنْ يَكُونَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَا وَاللهِ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَا تَرَكْتُ أَخَا تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ وَلَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِهِ، وَلَوْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا يَدِي هٰذِهِ، وَلٰكِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. نَبِيُّ رَحْمَةٍ لَمْ يَمُتْ فَجْأَةً، وَلَمْ يُقْتَلْ قَتْلًا. مَرِضَ لَيَالِيَ وَأَيَّامًا، وَأَيَّامًا وَلَيَالِيَ. يَأْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ. فَيَقُولُ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ وَهُوَ يَرَى مَكَانِي. فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرْنَا فِي أَمْرِنَا فَإِذَا الصَّلَاةُ عَضُدُ الْإِسْلَامِ وَقِوَامُ الدِّينِ. فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا، فَوَلَّيْنَا الْأَمْرَ أَبَا بَكْرٍ. فَأَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا. الْكَلِمَةُ جَامِعَةٌ. وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ. وَلَا

اور بولے: اللہ کی قسم! جی نہیں! ہم نہ تو آپ کو یہ واپس کرنے دیں گے اور نہ ہی آپ سے واپسی کا مطالبہ کریں گے' اللہ کے رسول نے آپ کو مقدم قرار دیا تھا تو کون آپ کو پیچھے کر سکتا ہے؟ اُس کے بعد ایک طویل روایت ہے جس میں یہ بات مذکور ہے کہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں، ایک مرتبہ عبداللہ بن کوا اور قیس بن عباد' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگِ جمل کے بعد واپس آ رہے تھے' اُن دونوں حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آپ کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کوئی عہد تھا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کسی عہد کے موجود ہونے کا تعلق ہے تو اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے' اگر میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کوئی عہد ہوتا تو تیم بن مرہ سے تعلق رکھنے والا فرد (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) یا خطاب کے صاحبزادے ان میں سے کسی کو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر نہ بیٹھنے دیتا' اگرچہ ان کا مقابلہ کرنے والا میں اکیلا فرد ہوتا' لیکن تمہارے نبی' نبی رحمت تھے' اُن کا انتقال اچانک نہیں ہوا تھا اور نہ ہی وہ شہید ہوئے تھے' وہ کچھ عرصہ بیمار رہے تھے' اس دوران ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کیلئے کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے' (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے مرتبہ و مقام کا پتا تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا اور ہم نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو پتا چلا کہ نماز اسلام کا بنیادی رکن اور دین کی بنیاد ہے' تو ہم اپنی

شَهِدَ اَحَدٌ مِنَّا عَلَى اَحَدٍ بِالشِّرْكِ، وَلَا يَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ. فَكُنْتُ وَاللهِ آخُذُ إِذَا أَعْطَانِي، وَأَغْزُو إِذَا أَغْزَانِي، وَأَضْرِبُ بِيَدِي هٰذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ اَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ وَلَّاهَا عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

دنیا کیلئے اُس فرد کے حوالے سے راضی ہو گئے جس کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ ہمارے دین کیلئے راضی تھے' تو ہم نے حکومت کی ذمہ داری حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان ایسے کلمہ کو ظاہر کیا جو جامع تھا اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو ایک ہی تھا' اس کے بارے میں ہم میں سے دو آدمیوں کی رائے بھی مختلف نہیں تھی اور نہ ہی ہم میں سے کوئی ایک کسی دوسرے کے بارے میں شرک کا گواہ تھا اور نہ ہی برأت اُن سے لاتعلق ہوئی تھی' اللہ کی قسم! جب اُنہوں (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے مجھے کوئی ادائیگی کی تو میں نے اُسے حاصل کیا' جب اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں جانے کیلئے کہا تو میں اُس جنگ میں گیا' میں نے اُن کی موجودگی میں لوگوں پر حدود جاری کیں' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: ثُمَّ ذَكَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ وَمِنْ شَرَفِهِ وَبَيْعَتِهِ لَهُ وَرِضَاهُ بِذَلِكَ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لَهُ. وَسَنَذْكُرُ مَا قَالَهُ فِي الْجَمِيعِ إِنْ شَاءَ اللهُ وَصَدَقَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' اُن کی فضیلت کا' اُن کے شرف کا' اُن کی بیعت کرنے اور اپنی رضامندی کا اور اُن کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کا ذکر کیا' اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کچھ بھی بیان کیا تھا وہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بالکل سچ کہا تھا۔

وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ فَصَلَّى

حسن بصری سے یہ روایت منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کیا تھا تاکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حالانکہ

بِالنَّاسِ، وَقَدْ رَأَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مرتبہ و مقام سے واقف تھے اور میں وہاں غیر موجود نہیں تھا اور بیمار بھی نہیں تھا' اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر دیتے' تو ہم اپنی دنیا کیلئے اُس فرد کے حوالے سے راضی ہوئے' جس فرد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کیلئے راضی تھے۔

عبد خیر کی روایت

وَرَوَى عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ يَقُولُ: قَبَضَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ: فَأَثْنَى عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَّتِهِ، ثُمَّ قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى خَيْرِ مَا قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَحَدًا، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَّتِهِمَا، ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَنَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، يَعْنِي سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَضْلِ، وَثَنَّى أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ

عبد خیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح جس عالم میں قبض کی' وہ اُن میں سب سے بہتر صورت تھی جو کسی بھی نبی کی روح کے قبض کے وقت ہوتی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اس کی تعریف کی اور پھر بیان کیا: اُس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ اور آپ کی سنت کے مطابق عمل کیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو وہ بہترین حالت میں ہوا' جس میں اللہ تعالیٰ نے کسی کی بھی روح کو قبض کرنا تھا' وہ اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد' اس اُمت میں سب سے بہتر فرد تھے' پھر اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اُنہوں نے اُن دونوں صاحبان کے طریقہ اور سنت کے مطابق عمل کیا اور اُن کا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ جو کسی کا بہترین حالت میں ہو سکتا ہے اور وہ اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر فرد تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے تشریف لے گئے' اُس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے' اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے' یعنی فضیلت کے اعتبار سے نبی

بِالْفَضْلِ، وَثَلَّثَ عُمَرُ بِالْفَضْلِ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ

اکرم ﷺ کو سبقت حاصل ہے' آپ کے بعد فضیلت کے اعتبار سے دوسرا مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد فضیلت کے اعتبار سے تیسرا مقام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هٰذَا كُلُّهُ مَعَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فِي فَضْلِ اَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا. وَسَنَذْكُرُ فَضْلَهُمَا مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا يُقِرُّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهِ اَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُسْخِنُ بِهِ اَعْيُنَ الْمُنَافِقِينَ، وَيُذِلُّ نَفْسَ كُلِّ رَافِضِيٍّ وَنَاصِبِيٍّ قَدْ خَطَى بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَسَلَكَ بِهِمَا طُرُقَ الشَّيْطَانِ فَاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمْ، فَهُمْ فِي غَيِّهِمْ يَتَرَدَّدُونَ، وَعَنْ طَرِيقِ الرَّشَادِ مُتَنَكِّبُونَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام روایات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے بارے میں ہیں اور ہماری بیان کی ہوئی بات پر دلالت کرتی ہیں۔ اب ہم دونوں حضرات کی فضیلت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وہ اقوال ذکر کریں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی آنکھوں کو ٹھنڈک دے گا اور منافقین کی آنکھوں کو گرم کر دے گا اور وہ ہر رافضی اور ناصبی کے نفس کو ذلیل کر دے گا جو حق کے راستہ سے ہٹ گئے ہیں اور یہ دونوں شیطان کے راستہ پر چلتے ہیں' شیطان انہیں گھیرے میں لے چکا ہے اور یہ لوگ گمراہی میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور انہوں نے ہدایت کے راستہ سے منہ موڑ لیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاَخْبَارِ الَّتِي دَلَّتْ عَلَى مَا قُلْنَا

باب: اُن روایات کا تذکرہ جو ہماری بیان کی ہوئی بات پر دلالت کرتی ہیں

1243- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی چیز کے حوالے سے آپ کے ساتھ بات چیت کی' نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ!

1243- رواہ البخاری:3659، ومسلم:2386.

قَالَ: اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ؟ كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ فَقَالَ: اِنْ لَمْ تَجِدِينِي ائْتِي اَبَا بَكْرٍ

اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں آپ کو (دوسری مرتبہ آنے پر) نہ پاؤں۔ اُس عورت کی مراد یہ تھی کہ اگر آپ ﷺ کا انتقال ہو گیا (تو مجھے کیا کرنا ہوگا)؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

حضرت ابوبکر کے پاس آنے کی ہدایت

1244- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ: اِنْ جِئْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ اَجِدْكَ؟ تُعَرِّضُ بِالْمَوْتِ فَقَالَ لَهَا: اِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَاْتِي اَبَا بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں:

اُن کے والد حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کے ساتھ کسی معاملہ کے بارے میں بات چیت کی' نبی اکرم ﷺ نے اُسے کوئی حکم دیا' اُس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں۔ اُس خاتون کی مراد موت تھی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

1245- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو تُمَيْلَةَ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن عمر بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے اللہ کے خلیفہ! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا خلیفہ نہیں

1244- انظر السابق۔

قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَلِيفَةَ اللهِ قَالَ: لَسْتُ بِخَلِيفَةِ اللهِ، وَلَكِنِّي خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوں بلکہ میں اللہ کے رسول کا خلیفہ ہوں۔

خلیفۂ رسول کا خطاب

1246- وَأَنْبَأَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا خَلِيفَةَ اللهِ قَالَ: أَنَا خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا رَاضٍ بِذَلِكَ يَعْنِي فَكَرِهَ أَنْ يُقَالَ: يَا خَلِيفَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن عمر نے ابن ابوملیکہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:-

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے اللہ کے خلیفہ! تو اُنہوں نے فرمایا: میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ ہوں اور میں اس بات پر راضی ہوں۔یعنی اُنہوں نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا کہ یہ کہا جائے: اے اللہ کے خلیفہ!

امام جعفر صادق کی نقل کردہ روایت

1247- وَأَنْبَأَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَلِيَنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَخَيْرُ خَلِيفَةٍ أَرْحَمُهُ بِنَا وَأَحْنَاهُ عَلَيْنَا

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے نگران بنے اور وہ بہترین خلیفہ تھے' وہ ہم پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور ہم پر سب سے زیادہ مہربان تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

1248- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَنْصُورٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ يَعْنِي: ابْنَ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبِي حُبَابٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا قَالَ: مَا أَسْتَخْلِفُ، وَلَكِنْ إِنْ يُرِدِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَيْرًا يَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِهِمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ کسی کو ہم پر خلیفہ مقرر کر دیں؟ اُنہوں نے فرمایا: میں کیوں خلیفہ مقرر کروں' اگر اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا تو اُن لوگوں کو' اُن لوگوں کے سب سے بہتر فرد پر جمع کر دے گا جس طرح اُن لوگوں کو اُن کے نبی کے بعد اُن لوگوں کے سب سے بہتر فرد پر جمع کر دیا تھا۔

1249- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَاوِرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن سفیان بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے جنگِ جمل کے موقع پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الْإِمَارَةَ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا عَهْدًا فَنَتَّبِعَ أَمْرَهُ، وَلَكِنَّا رَأَيْنَاهَا مِنْ تِلْقَاءِ أَنْفُسِنَا، اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ

امابعد! جہاں تک حکومت کا معاملہ ہے تو اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کوئی عہد نہیں لیا تھا کہ جس میں ہم آپ کے حکم کی پیروی کرتے' ہم نے اس کے بارے میں اپنی رائے پیش کی تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو وہ ٹھیک رہے اور اُنہوں نے درستگی کو اختیار کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو وہ بھی ٹھیک رہے اور اُنہوں نے درستگی کو اختیار کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تائید

1250- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَمَا بُويِعَ لَهُ وَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَصْحَابُهُ قَامَ ثَلَاثًا يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ أَقَلْتُكُمْ بَيْعَتَكُمْ هَلْ مِنْ كَارِهٍ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوَائِلَ النَّاسِ يَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ، وَلَا نَسْتَقِيلُكَ قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو جحاف بیان کرتے ہیں:

بیعت ہو جانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں نے بیعت کی تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! میں تمہاری بیعت تمہیں واپس کر دیتا ہوں' کیا کوئی شخص ایسا ہے جو ناپسند کرتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ جو لوگوں کے آگے بیٹھے ہوئے تھے' وہ کھڑے ہوئے اور بولے: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہم آپ کو بیعت واپس نہیں کرنے دیں گے' ور نہ ہی بیعت واپس کرنے کیلئے کہیں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مقدم قرار دیا تھا تو پھر کون آپ کو مؤخر کر سکتا ہے؟

1251- أَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَحَّافِ قَالَ: احْتَجَبَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّاسِ ثَلَاثًا يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ فَيَقُولُ: قَدْ أَقَلْتُكُمْ بَيْعَتِي فَبَايِعُوا مَنْ شِئْتُمْ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو جحاف بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین دن لوگوں کے سامنے نہیں آئے' وہ روزانہ لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھتے تھے اور فرماتے تھے: میں اپنی بیعت تمہیں واپس کر دیتا ہوں' تم لوگ جس کی چاہو بیعت کر لو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہم نہ تو آپ کو بیعت واپس کرنے دیں گے اور نہ ہی آپ سے بیعت واپس کرنے کا مطالبہ کریں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مقدم کیا تھا تو کون ہے جو آپ کو

وَلَا نَسْتَقِيلُكَ قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ

مؤخر کر دے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خراجِ تحسین

1252- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ: وَافَقْنَا مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ ذَاتَ يَوْمٍ طِيبَ نَفْسٍ وَمِزَاحًا فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا عَنْ أَصْحَابِكَ. قَالَ: كُلُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ أَصْحَابِكَ خَاصَّةً. قَالَ: مَا كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبٌ إِلَّا كَانَ لِي صَاحِبًا قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صِدِّيقًا عَلَى لِسَانِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَعَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَهُ لِدِينِنَا فَرَضِينَاهُ لِدُنْيَانَا ۔۔۔ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نزال بن سبرہ ہلالی بیان کرتے ہیں:

ایک دن ہم [illegible] آپ [illegible] مزاج بہت خوشگوار تھا' ہم نے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ اپنے ساتھیوں کے بارے میں ہمیں بتائیے۔ اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے تمام اصحاب میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں اپنے خاص ساتھیوں کے بارے میں بتائیے۔ اُنہوں نے فرمایا: جو بھی نبی اکرم ﷺ کا ساتھی ہے وہ میرا بھی ساتھی ہے۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیے! تو اُنہوں نے فرمایا: وہ ایک ایسے شخص ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کی زبانی اور حضرت محمد ﷺ کی زبانی ''صدیق'' رکھا ہے' وہ اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ تھے' اللہ کے رسول ﷺ ہمارے دین کیلئے اُن سے راضی ہوئے تو ہم اپنی دنیا کیلئے اُن سے راضی ہو گئے ..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حقیقتِ حال کی وضاحت

1253- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَقَدْ رَأَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي، فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے آگے کیا تھا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری حیثیت کا پتا تھا' میں غیر موجود بھی نہیں تھا' بیمار بھی نہیں تھا' اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر دیتے' اس لیے ہم اپنی دنیا کیلئے اُس شخص سے راضی ہوئے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کے حوالے سے راضی تھے۔

حضرت علی کے بارے میں تفصیلی روایت

1254- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْكَوَّا، وَقَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَمَا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ الْجَمَلِ فَقَالَا لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هَذَا الَّذِي سِرْتَ: رَأْيًا رَأَيْتَهُ حِينَ تَفَرَّقَتِ الْأُمَّةُ، وَاخْتَلَفَتِ الدَّعْوَةُ، إِنَّكَ أَحَقُّ النَّاسِ بِهَذَا الْأَمْرِ. فَإِنْ كَانَ رَأْيًا

حسن بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن کوا اور قیس بن عباد' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ جنگ جمل ختم ہونے کے بعد کی بات ہے' ان دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں اپنی اس روانگی کے بارے میں بتایئے کہ کیا یہ آپ کی ذاتی رائے ہے جو اُس وقت سامنے آئی جب اُمت میں اختلاف ہو گیا اور دعوت دینے والے مختلف ہو گئے' آپ اس معاملہ کے بارے میں سب سے زیادہ حق رکھتے ہیں' اگر یہ آپ کی ذاتی رائے ہے تو ہم آپ کی رائے کو قبول کرتے ہیں اور اگر اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے کوئی عہد لیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے آپ قابلِ اعتماد اور امین ہیں' جو بھی

رَأَيْتَهُ أَجْبْنَاكَ فِي رَأْيِكَ، وَإِنْ كَانَ عَهْدًا عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْتَ الْمَوْثُوقُ الْمَأْمُونُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا تُحَدِّثُ عَنْهُ، قَالَ: فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَانَ الْقَوْمُ إِذَا تَكَلَّمُوا تَشَهَّدُوا، قَالَ: فَقَالَ: أَمَّا أَنْ يَكُونَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللهِ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ أَخَا تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَلَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِهِ، وَلَوْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا يَدِي هَذِهِ، وَلَكِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ رَحْمَةٍ، لَمْ يَمُتْ فَجَاءَةً، وَلَمْ يُقْتَلْ قَتْلًا، مَرِضَ لَيَالِيَ وَأَيَّامًا، وَأَيَّامًا وَلَيَالِيَ، فَيَأْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَيَقُولُ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، وَهُوَ يَرَى مَكَانِي، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَظَرْنَا فِي أَمْرِنَا، فَإِذَا الصَّلَاةُ عَضُدُ الْإِسْلَامِ وَقِوَامُ الدِّينِ فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِدِينِنَا فَوَلَّيْنَا الْأَمْرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، الْكَلِمَةُ جَامِعَةٌ،

آپ اُن کے حوالے سے بیان کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب وہ کوئی بات چیت کرتے تھے تو پہلے کلمۂ شہادت پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میرے پاس نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کسی عہد کے ہونے کا تعلق ہے تو ایسا نہیں ہے' اللہ کی قسم! اگر میرے پاس نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کوئی عہد ہوتا تو میں تیم بن مرہ سے تعلق رکھنے والے فرد (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)' یا خطاب کے صاحبزادے (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو' نبی اکرم ﷺ کے منبر پر کبھی نہ رہنے دیتا' خواہ میرے پاس صرف میرے اپنے ہاتھ ہوتے' لیکن تمہارے نبی' نبی رحمت تھے' آپ کا انتقال اچانک نہیں ہوا تھا اور نہ آپ کو قتل کیا گیا' آپ کچھ عرصہ بیمار رہے تھے' اس دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ' آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو نماز کیلئے اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے' (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) نبی اکرم ﷺ میری حیثیت کو جانتے تھے' جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اور ہم نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو (یہ بات سامنے آئی کہ) نماز' اسلام کو مضبوط کرنے والی چیز اور دین کا ستون ہے تو ہم اپنی دنیا کیلئے اُس فرد کے حوالے سے راضی ہو گئے' نبی اکرم ﷺ جس سے ہمارے دین کے حوالے سے راضی تھے' تو ہم نے حکومت کا نگران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بنا دیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان جامع کلمہ کو برقرار رکھا' لوگوں کے درمیان اتفاق رہا' اس حوالے سے دو آدمیوں کی رائے بھی ایک دوسرے

وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ، وَلَا يَشْهَدُ أَحَدٌ مِنَّا عَلَى أَحَدٍ بِالشِّرْكِ. وَلَا نَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ. فَكُنْتُ وَاللّٰهِ آخُذُ إِذَا أَعْطَانِي. وَأَغْزُو إِذَا أَغْزَانِي. وَأَضْرِبُ بِيَدِي هٰذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَلَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ وَلَّاهَا عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَأَقَامَ عُمَرُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا. الْكَلِمَةُ جَامِعَةٌ وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ. وَلَا يَشْهَدُ أَحَدٌ مِنَّا عَلَى أَحَدٍ بِالشِّرْكِ. وَلَا نَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ. فَكُنْتُ وَاللّٰهِ آخُذُ إِذَا أَعْطَانِي. وَأَغْزُو إِذَا أَغْزَانِي. وَأَضْرِبُ بِيَدِي هٰذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْوَفَاةُ ظَنَّ أَنَّهُ إِنْ يَسْتَخْلِفْ خَلِيفَةً فَيَعْمَلُ ذٰلِكَ الْخَلِيفَةُ بِخَطِيئَةٍ إِلَّا لَحِقَتْ عُمَرَ فِي قَبْرِهِ. فَأَخْرَجَ مِنْهَا وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ. وَجَعَلَهَا فِي سِتَّةِ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ. فَقَالَ: هَلْ لَكُمْ أَنْ أَدَعَ نَصِيبِي مِنْهَا عَلَى أَنْ أَخْتَارَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَآخُذَ مِيثَاقَنَا عَلَى أَنْ نَسْمَعَ وَنُطِيعَ لِمَنْ وَلَّاهُ أَمْرَنَا. فَضَرَبَ بِيَدِهِ يَدَ عُثْمَانَ فَبَايَعَهُ فَنَظَرْتُ فِي أَمْرِي. فَإِذَا طَاعَتِي قَدْ سَبَقَتْ بَيْعَتِي. وَإِذَا الْمِيثَاقُ فِي

سے مختلف نہیں تھی، ہم میں سے کوئی ایک شخص کسی دوسرے کو مشرک قرار نہیں دیتا تھا، ہم نے اُن سے لاتعلقی اختیار نہیں کی، اللہ کی قسم! جب بھی اُنہوں نے مجھے کچھ دیا میں نے وہ وصول کیا، جب بھی اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں جانے کیلئے کہا، میں جنگ میں گیا، میں نے اُن کی موجودگی میں اپنے ہاتھوں کے ذریعہ لوگوں کو حدود کی سزا دی، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکومت کا نگران مقرر کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان جامع کلمہ کو قائم کیا، معاملہ ایک رہا، اس کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان اختلاف نہیں ہوا، ہم میں سے کوئی ایک کسی دوسرے کے بارے میں شرک کی گواہی نہیں دیتا تھا اور ہم نے اُن سے لاتعلقی اختیار نہیں کی، اللہ کی قسم! جب بھی اُنہوں نے مجھے کچھ دیا تو میں نے وہ حاصل کیا اور جب اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں بھیجا، میں اُس جنگ میں شریک ہوا، اُن کے سامنے میں نے لوگوں پر اپنے ان ہاتھوں کے ذریعہ حدود قائم کیں، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے یہ سوچا کہ اگر وہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیتے ہیں اور وہ خلیفہ کوئی کوتاہی کرے گا تو اس کا نتیجہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی قبر میں بھگتنا پڑے گا تو اُنہوں نے حکومت کے معاملہ سے اپنی اولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو باہر نکال دیا اور اس معاملہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے چھ افراد کے درمیان مقرر کیا جن میں سے ایک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے، اُنہوں نے کہا: کیا تم لوگ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ میں اس حکومت میں سے اپنا حصہ ترک کر دیتا ہوں اس شرط پر کہ میں اللہ کیلئے اور اُس کے رسول

عُنُقِي لِعُثْمَانَ فَاتَّبَعْتُ عُثْمَانَ رَحِمَهُ اللهُ لِطَاعَتِهِ حَتَّى أَدَّيْتُ لَهُ حَقَّهُ

کیلئے کسی چیز کو اختیار کروں گا اور پھر اُنہوں نے یہ پختہ عہد لیا کہ ہم اُس کی اطاعت وفرمانبرداری کریں گے جو حکومت کا نگران بنے گا' پھر اُنہوں نے اپنا ہاتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے دیا اور اُن کی بیعت کر لی' میں نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو میری اطاعت' میری بیعت میں تھی اور یہ عہد میری گردن پر تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیلئے تھا تو میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اُن کی پیروی کی اور اُن کے حق کو [illegible]۔

1255- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ التُّسْتَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ، أَيُّمَا رَجُلٍ نَدِمَ عَلَى بَيْعَتِي لَمَا قَامَ عَلَى رِجْلَيْهِ قَالَ: فَأَكَبَّ النَّاسُ كَأَنَّمَا صُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ السُّخْنُ قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَمَعَهُ السَّيْفُ، فَدَنَا مِنْهُ حَتَّى وَضَعَ رِجْلًا عَلَى عَتَبَةِ الْمِنْبَرِ وَالْأُخْرَى عَلَى الْحَصَبَا فَقَالَ: وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے [illegible] کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں:

جب لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تو وہ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی نصیحت کرتا ہوں' جو شخص میری بیعت کے حوالے سے ندامت کا شکار ہے وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے اپنے سریوں جھکا لیے جس طرح اُن کے سروں پر گرم پانی ڈال دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُن کے سامنے کھڑے ہوئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تلوار بھی تھی' وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قریب ہوئے یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنا ایک پاؤں منبر کی سیڑھی پر رکھا اور دوسرا زمین پر رکھا اور بولے: اللہ کی قسم! نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت واپس کرنے دیں گے اور نہ ہی آپ سے اس کی واپسی کا مطالبہ کریں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مقدم کیا ہے تو کون آپ کو مؤخر کر سکتا ہے؟

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ

حضرت علی کا شیخین کوخراجِ تحسین

1256- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ الْفِلَسْطِينِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِنَ الشِّيعَةِ يَتَنَاوَلُونَ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَيَنْتَقِصُونَهُمَا، فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِكَ يَذْكُرُونَ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ بِغَيْرِ الَّذِي هُمَا فِيهِ مِنَ الْأُمَّةِ أَهْلٌ، وَلَوْلَا أَنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّكَ تُضْمِرُ لَهُمَا مِثْلَ مَا أَعْلَنُوا مَا اجْتَرَءُوا عَلَى ذَلِكَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَعُوذُ بِاللهِ، أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أُضْمِرَ لَهُمَا إِلَّا الَّذِي أَتَمَنَّى عَلَيْهِ الْمُضِيَّ، لَعَنَ اللهُ مَنْ أَضْمَرَ لَهُمَا إِلَّا الْحَسَنَ الْجَمِيلَ، أَخَوَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَاحِبَاهُ وَوَزِيرَاهُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ قَامَ دَامِعَ الْعَيْنِ يَبْكِي قَابِضًا عَلَى يَدِي حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَعِدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں:

میرا گزر شیعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس سے ہوا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تنقید کر رہے تھے اور اُن کی تنقیص کر رہے تھے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میرا گزر آپ کے کچھ اصحاب کے پاس سے ہوا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر اس حوالے سے کر رہے تھے کہ جو کرنا مناسب نہیں تھا' اگر اُن لوگوں کا یہ گمان نہ ہوتا کہ وہ جس چیز کو اعلانیہ کر رہے ہیں' آپ اُن دونوں حضرات کے حوالے سے پوشیدہ طور پر وہی جذبات رکھتے ہیں تو اُن لوگوں کو ایسا کرنے کی جرأت نہیں ہونی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اُن دونوں حضرات کے حوالے سے کوئی چیز پوشیدہ رکھوں' صرف وہی چیز ہے جو میں نے آرزو کی تھی جو گزرے وقت کی بات ہے' اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے جو اُن دونوں کے حوالے سے کوئی چیز پوشیدہ رکھے' البتہ اچھی سوچ ہو سکتی ہے' یہ دونوں حضرات' اللہ کے رسول ﷺ کے بھائی تھے' آپ کے ساتھی تھے' آپ کے وزیر تھے' ان دونوں حضرات پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور

الْمِنْبَرَ، وَجَلَسَ عَلَيْهِ مُتَمَكِّنًا قَابِضًا عَلَى لِحْيَتِهِ يَنْظُرُ فِيهَا، وَهِيَ بَيْضَاءُ، حَتَّى اجْتَمَعَ لَهُ النَّاسُ، ثُمَّ قَامَ فَتَشَهَّدَ بِخُطْبَةٍ مُوجَزَةٍ بَلِيغَةٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ سَيِّدَيْ قُرَيْشٍ وَأَبَوَيِ الْمُسْلِمِينَ بِمَا أَنَا عَنْهُ مُتَنَزِّهٌ، وَعَمَّا قَالُوا عَنْهُ بَرِيءٌ، وَعَلَى مَا قَالُوا مُعَاقِبٌ، أَمَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، لَا يُحِبُّهُمَا إِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَلَا يُبْغِضُهُمَا إِلَّا فَاجِرٌ رَدِيءٌ، صَحِبَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ يَأْمُرَانِ وَيَنْهَيَانِ وَيَقْضِيَانِ وَيُعَاقِبَانِ، فَمَا يُجَاوِزَانِ فِيمَا يَصْنَعَانِ رَأْيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرَى مِثْلَ رَأْيِهِمَا رَأْيًا، وَلَا يُحِبُّ كَحُبِّهِمَا أَحَدًا، مَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَنْهُمَا رَاضٍ، وَالْمُؤْمِنُونَ عَنْهُمَا رَاضُونَ، أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى صَلَاةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَصَلَّى بِهِمْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَبَضَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاخْتَارَ لَهُ مَا عِنْدَهُ، وَوَلَّاهُ

اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' وہ مسجد میں داخل ہوئے' وہ منبر پر چڑھے اور منبر پر جم کر بیٹھ گئے' اُنہوں نے اپنی داڑھی اپنی مٹھی میں پکڑی ہوئی تھی اور اُس کا جائزہ لے رہے تھے' اُس میں کچھ بال سفید تھے' اُنہوں نے مختصر اور بلیغ خطبے کے الفاظ مین تشہد کے کلمات پڑھے اور پھر بولے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے! کہ وہ قریش کے دو سرداروں اور مسلمانوں کے دو بڑوں کے حوالے سے ایسا تذکرہ کرتے ہیں جس سے میں لاتعلق ہوں اور ایسے لوگ جو کہتے ہیں میں اُس سے بری الذمہ ہوں اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اُس بات پر میں اُنہیں سزا دوں گا' اُس ذات کی قسم جس نے دانہ کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے' ان دونوں حضرات کے ساتھ کوئی پرہیزگار مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی گناہگار گندا شخص ہی ان سے بغض رکھے گا اور یہ دونوں سچائی اور وفا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے' یہ دونوں حضرات حکم دیتے رہے' منع کرتے رہے' فیصلہ کرتے رہے' سزا دیتے رہے' انہوں نے جو کچھ بھی کیا اُس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تجاوز نہیں کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وہی رائے ہوتی تھی جو ان دونوں حضرات کی رائے ہوتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ان دونوں صاحبان سے محبت رکھتے تھے اُس طرح کسی اور سے محبت نہیں رکھتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دنیا سے) رخصت ہوئے تو آپ ان دونوں حضرات سے راضی تھے اور اہلِ ایمان بھی ان دونوں حضرات سے راضی تھے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اہلِ ایمان کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سات دن تک لوگوں کو نماز پڑھائی تھی' جب

الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ، وَفَوَّضُوا الزَّكَاةَ إِلَيْهِ لِأَنَّهُمَا مَقْرُونَتَانِ. ثُمَّ أَعْطَوْهُ الْبَيْعَةَ طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ. أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَنَّ ذَلِكَ لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ لِذَلِكَ كَارِهٌ يَوَدُّ أَحَدًا مِنَّا كَفَاهُ ذَلِكَ، وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ مَنْ بَقِيَ، وَأَرْأَفَهُ رَأْفَةً، وَأَحْسَنَهُ وَرَعًا، وَأَقْدَمَهُ سِنًّا وَإِسْلَامًا. شَبَّهَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيكَائِيلَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً، وَبِإِبْرَاهِيمَ عَفْوًا وَوَقَارًا. فَسَارَ فِينَا سِيرَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتَّى مَضَى عَلَى أَجَلِهِ ذَلِكَ. ثُمَّ وَلِيَ الْأَمْرَ بَعْدَهُ عُمَرُ رَحِمَهُ اللهُ وَاسْتَأْمَرَ الْمُسْلِمِينَ فِي هَذَا فَمِنْهُمْ مَنْ رَضِيَ بِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ، وَكُنْتُ فِيمَنْ رَضِيَ فَلَمْ يُفَارِقِ الدُّنْيَا حَتَّى رَضِيَ بِهِ مَنْ كَانَ كَرِهَهُ. فَأَقَامَ الْأَمْرَ عَلَى مِنْهَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِهِ. يَتْبَعُ آثَارَهُمَا كَاتِّبَاعِ الْفَصِيلِ أَثَرَ أُمِّهِ. وَكَانَ وَاللهِ رَفِيقًا رَحِيمًا بِالضُّعَفَاءِ، وَلِلْمُؤْمِنِينَ عَوْنًا. وَنَاصِرًا لِلْمَظْلُومِينَ عَلَى الظَّالِمِينَ، لَا تَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ. ثُمَّ ضَرَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِهِ، وَجَعَلَ الصِّدْقَ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى كُنَّا نَظُنُّ أَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ. فَأَعَزَّ اللهُ بِإِسْلَامِهِ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دے دی اور نبی ﷺ کیلئے اُس چیز کو اختیار کیا جو اُس کی بارگاہ میں ہے اور اہلِ ایمان نے اُنہیں حکومت کا منصب دے دیا اور زکوٰۃ کا معاملہ اُن کے سپرد کیا کیونکہ یہ دونوں حکم ملے ہوئے ہیں تو پھر لوگوں نے اپنی بیعت بھی اُنہیں دے دی' انہوں نے اپنی دلی خوشی کے ساتھ ایسا کیا' زبردستی ایسا نہیں کیا' بنوعبدالمطلب میں سے میں وہ پہلا فرد تھا جس نے ایسا کیا حالانکہ وہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) اس چیز کو ناپسند کرتے تھے' اُن کی یہ خواہش تھی کہ ہم میں سے کوئی اور یہ منصب سنبھال لے حالانکہ اللہ کی قسم! باقی رہ جانے والوں میں وہ سب سے بہتر تھے' سب سے زیادہ مہربان تھے' سب سے زیادہ پرہیزگار تھے' اپنی عمر اور اسلام کے حوالے سے سب سے مقدم تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں مہربانی اور رحمت کے حوالے سے حضرت میکائیل علیہ السلام اور معاف کرنے اور وقار کے اعتبار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے طریقۂ کار کے مطابق ہمارے درمیان طریقۂ کار اختیار کیا یہاں تک کہ جب اُن کا آخری وقت قریب آیا تو اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے خلیفہ بنے' اُنہوں نے اس بارے میں مسلمانوں کی مرضی معلوم کی تھی تو اُن میں سے کچھ لوگ اس بات پر راضی تھے اور کچھ اس کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن میں اُن لوگوں میں سے تھا جو اس بات سے راضی تھے (کہ اگلا خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہونا چاہیے) اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے تو جو شخص اُن کی حکومت کو ناپسند کرتا تھا وہ بھی اُن سے راضی تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے طریقہ اور آپ کے ساتھی کے طریقہ کے

الْإِسْلَامَ. وَجَعَلَ هِجْرَتَهُ لِلدِّينِ قِوَامًا. وَأَلْقَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي قُلُوبِ الْمُنَافِقِينَ الرَّهْبَةَ. وَفِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ الْمَحَبَّةَ. شَبَّهَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَظًّا غَلِيظًا عَلَى الْأَعْدَاءِ. وَبِنُوحٍ حَنِقًا مُغْتَاظًا عَلَى الْكُفَّارِ. الضَّرَّاءُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ آثَرُ عِنْدَهُ مِنَ السَّرَّاءِ عَلَى مَعْصِيَةِ اللهِ. فَمَنْ لَكُمْ بِمِثْلِهِمَا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا. وَرَزَقَنَا الْمُضِيَّ عَلَى أَثَرِهِمَا وَالْحُبَّ لَهُمَا. فَمَنْ لَكُمْ بِمِثْلِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يُبْلَغُ مَبْلَغُهُمَا إِلَّا بِاتِّبَاعِ أَثَرِهِمَا. وَالْحُبِّ لَهُمَا. فَمَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُمَا. وَمَنْ لَمْ يُحِبَّهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي. وَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ. وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ فِي أَمْرِهِمَا لَعَاقَبْتُ عَلَى هَذَا أَشَدَّ الْعُقُوبَةِ. وَلَكِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أُعَاقِبَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ. أَلَا فَمَنْ أُتِيتُ بِهِ يَقُولُ هَذَا بَعْدَ الْيَوْمِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي. أَلَا وَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ. وَعُمَرُ. ثُمَّ اللهُ أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ أَيْنَ هُوَ. أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَيَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ

مطابق حکومت کے نظام کو چلایا' وہ ان دونوں حضرات کی یوں پیروی کرتے رہے جس طرح چھوٹا بچہ اپنی ماں کی پیروی کرتا ہے' اللہ کی قسم! وہ مہربان تھے' کمزوروں پر رحم کرنے والے تھے' اہلِ ایمان کے مددگار تھے' ظالموں کے خلاف مظلوموں کی مدد کرنے والے تھے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ پھر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو اُن کی زبان پر جاری کر دیا تھا اور سچائی کو اُن کی شان بنا دیا تھا یہاں تک کہ ہم لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ فرشتہ اُن کی زبانی کلام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اسلام قبول کرنے کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کیا' اُن کی ہجرت کو دین کیلئے مضبوطی کا باعث بنایا' اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں میں اُن کا خوف ڈال دیا تھا اور اہلِ ایمان کے دلوں میں اُن کی محبت ڈال دی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دشمنوں کے خلاف سختی اور شدت کے حوالے سے اُنہیں حضرت جبریل علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا اور کفار پر غیظ وغضب اور سختی کے اظہار کے حوالے سے اُنہیں حضرت نوح علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہوئے' تنگی کا شکار ہونا اُن کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی معصیت کے حوالے سے خوشحالی کا شکار ہونے سے زیادہ قابلِ ترجیح تھا' تو تم لوگوں میں سے کون ان دونوں حضرات کی مانند ہے! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان دونوں پر نازل ہوں' اللہ تعالیٰ ان دونوں کے نقشِ قدم کی پیروی ہمیں نصیب کرے اور ان دونوں کی محبت ہمیں نصیب کرے' تم میں سے کون ان دونوں کی مانند ہو سکتا ہے! کیونکہ ان کے طریقہ تک تبھی پہنچا جا سکتا ہے جب ان کے قدموں کے نشان کی پیروی کی جائے اور ان سے محبت رکھی جائے' جو شخص مجھ سے

(یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) محبت رکھتا ہے اُسے ان دونوں حضرات سے محبت رکھنی چاہیے' جو شخص ان سے محبت نہیں رکھتا وہ گویا مجھ سے بھی بغض رکھتا ہے اور میں ایسے شخص سے لاتعلق ہوں' اگر ان دونوں حضرات کے معاملہ کے بارے میں' میں پہلے بیان کر چکا ہوتا تو میں ایسی صورت میں شدید ترین سزا دیتا' لیکن جس معاملہ کے بارے میں' میں نے پہلے آگاہ نہیں کیا' اُس کے بارے میں سزا دینا مناسب نہیں ہے' خبردار! آج کے دن کے بعد میرے پاس اگر کوئی ایسا شخص لایا گیا جو (ان حضرات کی شان میں گستاخی کرتا ہو) تو ایسے شخص کو جھوٹا الزام لگانے والے کی مانند سزا دی جائے گی' خبردار! اس اُمت میں اس اُمت کے نبی کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں' پھر اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون زیادہ بہتر ہے' میں نے یہ اپنی بات کہہ دی ہے' اللہ تعالیٰ میری اور تم لوگوں کی مغفرت کرے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَنَذْكُرُ فِي هَذَا الْبَابِ قِصَّةَ وَفَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَسُجِّيَ عَلَيْهِ ارْتَجَّتِ الْمَدِينَةُ بِالْبُكَاءِ كَيَوْمِ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَاكِيًا مُسْرِعًا مُسْتَرْجِعًا وَهُوَ يَقُولُ: الْيَوْمَ انْقَطَعَتْ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ. حَتَّى وَقَفَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ أَبُو بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُسَجًّى فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ أَبَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس باب میں ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا قصہ ذکر کریں گے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور اُنہیں (کفن میں) ڈھانپ دیا گیا تو مدینہ منورہ میں اُسی طرح شدید آہ و بکا گونجنے لگی' جس طرح اُس دن تھی جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے تیزی کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے آئے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: آج نبوت کی خلافت ختم ہو گئی۔ وہ آ کر اُس دروازہ کے پاس ٹھہر گئے جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی میت موجود تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کپڑے کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ

بَكْرٍ كُنْتَ إِلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنِيسَهُ وَمُسْتَرَاحَهُ وَثِقَتَهُ وَمَوْضِعَ سِرِّهِ وَمُشَاوَرَتِهِ. وَكُنْتَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلَامًا، وَأَخْلَصَهُمْ إِيمَانًا، وَأَشَدَّهُمْ يَقِينًا، وَأَخْوَفَهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَأَعْظَمَهُمْ غَنَاءً فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَحْوَطَهُمْ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَحْدَبَهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَأَيْمَنَهُمْ عَلَى أَصْحَابِهِ، وَأَحْسَنَهُمْ صُحْبَةً، وَأَكْثَرَهُمْ مَنَاقِبَ، وَأَفْضَلَهُمْ سَوَابِقَ، وَأَرْفَعَهُمْ دَرَجَةً، وَأَقْرَبَهُمْ وَسِيلَةً، وَأَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَسَمْتًا وَرَحْمَةً وَفَضْلًا، أَشْرَفَهُمْ مَنْزِلَةً، وَأَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ وَأَوْثَقَهُمْ عِنْدَهُ. فَجَزَاكَ اللهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَعَنْ رَسُولِهِ خَيْرًا. كُنْتَ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ. صَدَّقْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَذَّبَهُ النَّاسُ فَسَمَّاكَ اللهُ فِي تَنْزِيلِهِ صِدِّيقًا فَقَالَ فِي كِتَابِهِ:

پر رحم کرے! آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ فرد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راحت کے حصول کا باعث' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قابلِ اعتماد' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار اور مشاورت کرنے والے فرد تھے' آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا' ایمان کے اعتبار سے سب سے خالص تھے' یقین کے اعتبار سے سب سے مضبوط تھے' اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ خوف رکھنے والے تھے' اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں خوشحالی کے حوالے سے سب سے عظمت والے تھے' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سب سے زیادہ ساتھ دینے والے تھے' اسلام کے سب سے زیادہ خیرخواہ تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر سب سے زیادہ اچھائی کرنے والے تھے' صحبت کے اعتبار سے اُن میں سب سے عمدہ تھے' سب سے زیادہ مناقب والے تھے' سبقت والے اُمور کے حوالے سے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے تھے' درجہ کے اعتبار سے سب سے بلند تھے' وسیلہ کے اعتبار سے سب سے قریبی تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چال ڈھال' رحمت اور فضل کے حوالے سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے' سب سے زیادہ مقام اور سب سے زیادہ معزز تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ اعتماد تھے' اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو اسلام کی طرف سے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جزائے خیر عطا کرے! آپ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سماعت اور بصارت کی طرح تھے' آپ رضی اللہ عنہ نے اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کا نام صدیق رکھتے ہوئے' اُس نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:

{وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ}
[الزمر: 33]

"اور وہ شخص جو سچائی لے کر آیا اور جس نے اُس کی تصدیق کی"۔

أَبُو بَكْرٍ وَآسَيْتَهُ حِينَ بَخِلُوا، وَأَقَمْتَ مَعَهُ عِنْدَ الْمَكَارِهِ حِينَ عَنْهُ قَعَدُوا، وَصَحِبْتَهُ فِي الشِّدَّةِ أَكْرَمَ الصُّحْبَةِ، وَصَاحَبْتَهُ فِي الْغَارِ، وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَرَفِيقُهُ فِي الْهِجْرَةِ وَخَلَفْتَهُ فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي أُمَّتِهِ أَحْسَنَ الْخِلَافَةِ حِينَ ارْتَدَّ النَّاسُ فَقُمْتَ بِالْأَمْرِ مَا لَمْ يَقُمْ بِهِ خَلِيفَةُ نَبِيٍّ، فَنَهَضْتَ حِينَ وَهَنَ أَصْحَابُهُ، وَبَرَزْتَ حِينَ اسْتَكَانُوا، وَقَوِيتَ حِينَ ضَعُفُوا، وَلَزِمْتَ مِنْهَاجَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنْتَ خَلِيفَتَهُ حَقًّا، لَمْ تَنَازَعْ وَلَمْ تُضْدَعْ بِرَغْمِ الْمُنَافِقِينَ، وَكَبْتِ الْكَافِرِينَ، وَكُرْهِ الْحَاسِدِينَ، وَفِسْقِ الْفَاسِقِينَ وَغَيْظِ الْبَاغِينَ، وَقُمْتَ بِالْأَمْرِ حِينَ فَشِلُوا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ، ثُمَّ قَالَ: رَضِينَا عَنِ اللهِ قَضَاهُ، وَسَلَّمْنَا لَهُ أَمْرَهُ، وَاللهِ لَنْ يُصَابَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِكَ أَبَدًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَسَنَذْكُرُهُ بِطُولِهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

اس سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' آپ رضی اللہ عنہ نے اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جب لوگوں نے بخل سے کام لیا' ناپسندیدہ صورتِ حال میں جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ گئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے رہے' شدت میں آپ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور اچھے طریقہ سے ساتھ رہے' غار میں آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی رہے' آپ رضی اللہ عنہ پر سکینت نازل ہوئی' ہجرت کے دوران آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقِ سفر تھے' پھر اللہ کے دین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ فرائض عمدہ طریقہ سے سرانجام دیئے' جب لوگ مرتد ہو گئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے معاملہ کو اس طرح سنبھالا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ سنبھال سکتا ہے' جب لوگ کمزور ہو رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے مضبوطی کا اظہار کیا' جب لوگ چھپ رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے' جب لوگ کمزور تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے قوت کا اظہار کیا' آپ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ کو لازم پکڑا اور آپ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خلیفہ بنے' آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی تنازع نہیں ہوا' آپ رضی اللہ عنہ سے کوئی اختلاف نہیں کیا گیا' اگرچہ منافقین کا کوئی بھی گمان ہو' کافروں کا جو بھی خیال ہو' حسد کرنے والوں کو جتنا بھی بُرا ہو اور فاسقوں میں جو بھی خرابی ہے اور باغیوں میں جتنا بھی غصہ ہو' جب

معاملات خراب ہو رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے معاملات کو سنبھالا۔ اُس کے بعد راوی نے آخر تک پوری روایت ذکر کی ہے' پھر اُنہوں نے یہ الفاظ کہے: ہم اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں اور اُس کا معاملہ اُس کے سپرد کرتے ہیں' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسلمانوں کو آپ رضی اللہ عنہ (کے انتقال جیسی) کسی مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' ہم اس روایت کو طویل مکمل روایت کے طور پر کسی اور مقام پر ذکر کریں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ يَقُولُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، غَيْرَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ بَيْعَتِهِ لَهُ وَرِضَاهُ بِذٰلِكَ، وَمَعُونَتِهِ لَهُ وَذِكْرِ فَضْلِهِ فَقَدِ افْتَرَى عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَنَحَلَهُ اِلَى مَا قَدْ بَرَّاَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ مِنْ مَذَاهِبِ الرَّافِضَةِ الَّذِينَ قَدْ خَطِئَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ الرَّشَادِ. فَاِنْ قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ رُوِيَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ لَمْ يُبَايِعْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. اِلَّا بَعْدَ اَشْهُرٍ. ثُمَّ بَايَعَهُ قِيلَ لَهُ: اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اَعْلَى قَدْرًا، وَاَصْوَبَ رَاْيًا مِمَّا تَنْحَلُهُ اِلَيْهِ الرَّافِضَةُ. وَذٰلِكَ اَنَّ الَّذِي يَنْحَلُ هٰذَا اِلَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے حوالے سے جو شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف اُس کے برعکس بات منسوب کرتا ہے جو ہم ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کی بیعت بھی کی تھی اور اُس بیعت سے راضی بھی تھے' اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ساتھ بھی دیا اور اُن کی فضیلت کا بھی ذکر کیا۔ (تو جو شخص اس کے برعکس بیان کرتا ہے) وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اور اُن کی نسبت ایک ایسی چیز کی طرف کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں لاتعلق رکھا ہے یہ رافضیوں کا مسلک ہے جو ہدایت کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں' اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ بات منقول ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک مہینہ تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی اُس کے بعد اُن کی بیعت کی تھی' تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عقل نصیب ہوئی تھی اُس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس سے زیادہ بلند مرتبہ کے

أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَيْهِ فِيهِ أَشْيَاءُ لَوْ عَقَلَ مَا يَقُولُ كَانَ سُكُوتُهُ أَوْلَى بِهِ مِنَ الِاحْتِجَاجِ بِهِ، بَلْ مَا يُعْرَفُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، غَيْرَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ مِنَ الرِّضَا وَالتَّسْلِيمِ بِخِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَذَا أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْخِلَافَةِ وَالْفَضْلِ

مالک ہیں اور زیادہ درست رائے رکھتے ہیں اُس چیز کے مقابلہ میں جو رائے رافضیوں نے اُن کی طرف منسوب کی ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا شخص امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف جو چیز منسوب کرتا ہے اس میں ایسے پہلو پائے جاتے ہیں کہ اگر اُسے اپنی کہی ہوئی بات کی سمجھ ہوتی تو اُس کیلئے اس سے استدلال کرنے کی بہ نسبت خاموش رہنا زیادہ مناسب ہوتا' بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معروف بات اس کے برعکس ہے جس کا ہم ذکر بھی کر چکے ہیں کہ وہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے رضامندی اور اُسے تسلیم کرنا تھا' اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں خلافت اور فضیلت کے حوالے سے گواہی دی ہے۔ (جیسا کہ درجِ ذیل روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے)

حضرت جعفر طیار کے صاحبزادے کا بیان

1257- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

وَلِيَنَا أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ فَخَيْرُ خَلِيفَةٍ أَرْحَمُهُ بِنَا وَأَحْنَاهُ عَلَيْنَا

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''حضرت ابوبکر ہمارے حکمران بن گئے اور وہ بہترین خلیفہ تھے جو ہمارے لیے سب سے زیادہ رحم دل اور ہم پر سب سے زیادہ زیادہ مہربان تھے''۔

امام آجری کی اختتامی بحث

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً، وَقَى اللهُ شَرَّهَا قِيلَ لَهُ: إِنْ كُنْتَ مِمَّنْ يَعْقِلُ فَاعْلَمْ أَنَّ هَذَا مَدْحٌ لِبَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلَيْسَ هُوَ ذَمًّا لَهَا يَا جَاهِلُ. فَإِنْ قَالَ: كَيْفَ؟ قِيلَ لَهُ: لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدُفِنَ اجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَمَضَى إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَمَعَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَخَشِيَ أَنْ يُحْدِثُوا شَيْئًا لَا يُسْتَدْرَكُ سَرِيعًا فَكَلَّمَهُمْ بِمَا يَحْسُنُ، وَيَجْمُلُ مِنَ الْكَلَامِ، وَوَعَظَهُمْ فَقَالَ مِنْهُمْ قَائِلٌ: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تو یہ کہا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوگئی تھی۔ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: اگر تم ایسے فرد ہوتے جس میں کوئی عقل ہوتی تو تم یہ بات جان لیتے کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تعریف ہے' یہ اُس کی مذمت نہیں ہے' اے ناواقف شخص! اگر وہ کہے کہ وہ کیسے؟ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر دیا گیا تو انصار سقیفہ بنوساعدہ میں اکٹھے ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن حضرات کے پاس تشریف لے کر گئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے' اُنہیں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ ایسی صورتِ حال پیدا نہ کر دیں جس کا جلد سدِ باب نہ ہو سکے تو اُنہوں نے ان حضرات کے ساتھ عمدہ کلام کیا' بہترین گفتگو کی' اُنہیں وعظ و نصیحت کی تو اُن میں سے کسی شخص نے یہ کہہ دیا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَلَوْ تَمَّ هَذَا لَكَانَ فِيهِ بَلَاءٌ عَظِيمٌ، وَاخْتَلَفَتِ الْكَلِمَةُ؛ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَا خَلِيفَتَيْنِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ، فَقَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِتَوْفِيقِ اللهِ الْكَرِيمِ لَهُ فَقَالَ: لَأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مُدَّ يَدَكَ أُبَايِعْكَ، فَمَدَّ يَدَهُ فَبَايَعَهُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر یہ بات مکمل ہوتی تو اس میں بہت بڑی آزمائش موجود ہوتی تھی' معاملہ میں اختلاف آ جاتا تھا کیونکہ یہ بات درست نہیں ہے کہ ایک ہی وقت میں دو خلفاء ہوں تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: مجھے آگے کر کے میری گردن اُڑا دی جائے یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں ایسی قوم کا امیر بن جاؤں جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ پھر اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے تا کہ

فَعَلِمَتِ الْأَنْصَارُ وَجَمِيعُ الْمُهَاجِرِينَ أَنَّ الْحَقَّ فِيمَا فَعَلَهُ عُمَرُ فَبَايَعَهُ الْجَمِيعُ طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ لَمْ يَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَبَايَعَهُ، وَجَاءَ الزُّبَيْرُ فَبَايَعَهُ، وَجَاءَ بَنُو هَاشِمٍ فَبَايَعُوهُ، فَقَوْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً يَعْنِي: افْتُلِتَتْ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِلشَّيْطَانِ فِيهَا نَصِيبٌ، لَمْ يُسْفَكْ فِيهَا دَمٌ، وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَهَذَا مَدْحٌ لَهَا لَيْسَ بِذَمٍّ يَا مَنْ يَطْلُبُ الْفِتْنَةَ اعْقِلْ إِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ

میں آپ کی بیعت کرلوں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی' تو انصار اور تمام مہاجرین کو اس بات کا علم حاصل ہو گیا کہ اس بارے میں حق وہی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے' تو ان سب حضرات نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اپنی رضامندی کے ساتھ' کسی زبردستی کے بغیر کی اور اس بارے میں اُن میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور اُنہوں نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اُنہوں نے بھی اُن کی بیعت کی' بنو ہاشم آئے اُنہوں نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک تھی' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس بات سے بچی ہوئی تھی کہ شیطان کا بھی اُس میں کوئی حصہ ہو کیونکہ اس بیعت کے حوالے سے کوئی خون نہیں بہایا گیا' اس بیعت کے بارے میں لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوا' تو یہ چیز اُن کی بیعت کی تعریف ہے اُس کی مذمت نہیں ہے' اے وہ شخص جو فتنہ کے طلبگار ہو! اگر تم عقل رکھتے ہو تو بات کو سمجھ جاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال

1258- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ النَّسَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُشْرِفُ بْنُ سَعِيدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سقیفہ بنوساعدہ کے دن انصار نے اُس کلام کی طرف رجوع کیا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا' (اُنہوں نے یہ کہا

بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رُجُوعُ الْاَنْصَارِ يَوْمَ سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ بِكَلَامٍ قَالَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَاَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ اَنْ يَتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ؟ قَالُوا: كُلُّنَا لَا تَطِيبُ نَفْسُهُ نَحْنُ نَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

تھا:) کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا تا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں! اُن لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم میں سے کون اس بات کا خواہش مند ہوگا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ جائے! تو اُن لوگوں نے کہا: ہم میں سے کوئی بھی اس بات کا خواہش مند نہیں ہوگا اور ہم اس بات سے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

نبی ﷺ کا فرمان اور اُس کا سچ ثابت ہونا

1259- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ الضَّرِيرُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ: اُئْتِنِي بِكَتِفٍ حَتَّى اَكْتُبَ لِاَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ بَعْدِي قَالَتْ: فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ اَنْ يُخْتَلَفَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم میرے پاس (اونٹ کے) کندھے (کی ہڈی) لے کر آؤ تا کہ میں ابوبکر کے بارے میں ایک ایسی تحریر لکھوا دوں کہ جس کی وجہ سے میرے بعد اُس کے حوالے سے کوئی اختلاف نہ ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان ابوبکر کے بارے میں اختلاف نہیں کریں گے۔

1259- رواه مسلم: 2387، وأحمد 106/6.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: كَانَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اخْتَلَفَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَلْ تَتَابَعَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَبَنُو هَاشِمٍ عَلَى بَيْعَتِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ كُلِّ رَافِضِيٍّ مَقْمُوعٍ ذَلِيلٍ. قَدْ بَرَّأَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ مَذْهَبِ السُّوءِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر ویسا ہی ہوا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہوا' مہاجرین' انصار' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور بنوہاشم نے یکے بعد دیگرے اُن کی بیعت کر لی اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' خواہ ہر رافضی کی ناک خاک آلود ہو! اُس کا قلع قمع ہو اور وہ ذلیل ہو' اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اس بُرے مسلک سے لاتعلق رکھا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خِلَافَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ

باب: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ اُن سے اور تمام صحابہ سے راضی ہو!

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَكَانَ أَحَقَّ النَّاسِ بِالْخِلَافَةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِمَا جَعَلَ اللهُ الْكَرِيمُ فِيهِ مِنَ الْأَحْوَالِ الشَّرِيفَةِ الْكَرِيمَةِ وَالدَّلِيلِ عَلَى ذَلِكَ أَنَّهُ لَمَّا عَلِمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْضِعَ عُمَرَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعَزَّ بِهِ الْإِسْلَامَ وَعَلِمَ مَوْضِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلِمَ قَدْرَ مَا خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ مِنَ الْفَضَائِلِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کے سب سے زیادہ حقدار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں بہت سی معزز اور عمدہ خوبیاں اکٹھی کر دی تھیں' اس کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مرتبہ و مقام کا اندازہ تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کیا اور اُنہیں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مرتبہ کا بھی پتا تھا اور اُنہیں اس بات کا بھی علم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں خاص طور پر بہت سے فضائل عطا کیے ہیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد ﷺ کی اُمت کے بارے میں اپنے پروردگار سے

فَنَاصَحَ أَبُو بَكْرٍ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاسْتَخْلَفَ عَلَيْهِمْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَعَلِمَ أَنَّ اللهَ مُسَائِلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَمَا أَلَى جُهْدًا فِي النَّصِيحَةِ لِلْمُسْلِمِينَ. وَلَقَدْ عَارَضَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ لَهُ: أُذَكِّرُكَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ فَإِنَّكَ قَدِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى النَّاسِ رَجُلًا فَظًّا غَلِيظًا. وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَائِلُكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَجْلِسُونِي. فَأَجْلَسُوهُ فَقَالَ: أَتُفَرِّقُونِي إِلَّا بِاللهِ؟ فَإِنِّي أَقُولُ لَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا لَقِيتُهُ: اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ أَهْلِكَ

خیرخواہی چاہی اور اُن لوگوں پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا' وہ یہ بات جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے اس بارے میں حساب لے گا تو اُنہوں نے مسلمانوں کی خیرخواہی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اس حوالے سے اعتراض کیا اور اُن سے یہ کہا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں اور آخرت کی یاد دلاتا ہوں' آپ لوگوں پر ایک ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کر رہے ہیں جو سخت مزاج ہیں' اللہ تعالیٰ آپ سے اس بارے میں حساب لے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ! لوگوں نے اُنہیں بٹھایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ کے حوالے سے ڈرا رہے ہو! میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب حاضر ہوؤں گا تو اُس کی بارگاہ میں عرض کروں گا: میں نے اُن لوگوں پر تیرے سب سے بہتر فرد کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

حضرت عمر کی چند خصوصیات کی طرف اشارہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَهُ كَذَلِكَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سچ کہا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے کیوں نہ ہوں! جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بعد اِن دو افراد کی پیروی کرنا! ابوبکر اور عمر''۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتی ہے۔

وَقَالَ اَيْضًا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اِنَّ عُمَرَ عَبْدٌ نَاصَحَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَنَصَحَهُ. وَزَوَّجَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ اِبْنَتَهُ اُمَّ كُلْثُومٍ بِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَقُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهِيَ عِنْدَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حضرت عمر ایک ایسے بندے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ نے خیرخواہی حاصل کرنا چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں خیرخواہی عطا کی۔ اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم کی شادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تھی' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَنَّى اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَثَلَّثَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَعْنِي سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَضْلِ، وَثَنَّى اَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ بِالْفَضْلِ، وَثَلَّثَ عُمَرُ بَعْدَهُمَا بِالْفَضْلِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبقت لے گئے اور حضرت ابوبکر دوسرے درجہ پر آئے اور حضرت عمر تیسرے درجہ پر آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ فضیلت کے اعتبار سے سب سے آگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' اُن کے بعد دوسرے درجہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ان دونوں حضرات کے بعد فضیلت کے اعتبار سے تیسرے مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللهُ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: اَنْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا كَانَ اِسْلَامُ عُمَرَ عِزًّا، وَكَانَتْ هِجْرَتُهُ نَصْرًا، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ رَحْمَةً، وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى اَسْلَمَ عُمَرُ، وَاِنِّي لَاَحْسَبُ اَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْ عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ فَاِذَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا: اب ہم میں سے نصف لوگ باقی رہ گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا غلبہ تھا' اُن کی ہجرت مدد تھی' اُن کی خلافت رحمت تھی' اللہ کی قسم! ہم لوگ اُس وقت تک کھلے عام نماز ادا نہیں کر سکتے تھے جس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا اور میں یہ گمان کرتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کے

ذُکِرَ الصَّالِحُونَ فَحَیَّ هَلًا بِعُمَرَ

درمیان ایک فرشتہ ہے جو اُنہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے' جب نیک لوگوں کا ذکر ہوگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر اُن میں پہلے ہوگا۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْمُشْرِکُونَ: اَنْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے یہ کہا: اب ہم میں سے نصف لوگ رہ گئے ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَزَلَ جِبْرِیلُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ لَقَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَاءِ الْیَوْمَ بِاِسْلَامِ عُمَرَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آسمان والے آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر خوشیاں منا رہے ہیں۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْكَ اِمَّا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَاِمَّا بِاَبِی جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ

''اے اللہ! ان دو افراد میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اُس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما' یا عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام''۔

فَسَبَقَتِ الدَّعْوَةُ فِی عُمَرَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ کَانَ یُحِبُّهُ

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ دعا قبول ہوگئی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرتا تھا۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور اُس کے دل پر جاری کیا ہے''۔

وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

قَدْ کَانَ یَکُونُ فِی الْاُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَاِنْ یَکُنْ فِی اُمَّتِی اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

''پہلی اُمتوں میں محدث ہوتے تھے' اگر میری اُمت میں کوئی ایسا فرد ہوا' تو وہ عمر بن خطاب ہوگا''۔

وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جِبْرِیلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات

عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَقْرِئْ عُمَرَ السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُ اَنَّ غَضَبَهُ عِزٌّ، وَرِضَاهُ عَدْلٌ

منقول ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیں اور اُنہیں یہ بتادیں کہ اُن کا غصہ غلبہ ہے اور اُن کی رضامندی عدل ہے"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَلِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا يَكْثُرُ ذِكْرُهَا، وَسَنَذْكُرُهَا فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں اور بھی ایسے فضائل پائے جاتے ہیں جن کا ذکر زیادہ ہو جائے گا' ہم اُنہیں کسی اور مقام پر ذکر کریں گے۔

ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ خَطَبَ النَّاسَ بِالْكُوفَةِ فِي خِلَافَتِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ لَمْ يُكْرِهْهُ اَحَدٌ عَلَى قَوْلِهِ، وَلَمْ تَأْخُذْهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ فَقَالَ:

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان بھی ہے' اُنہوں نے اپنے عہد خلافت میں کوفہ میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے' کوفہ کے منبر پر یہ بات بیان کی تھی' اُس وقت اُنہیں یہ کہنے پر کسی نے مجبور نہیں کرنا تھا لیکن اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کی اور یہ ارشاد فرمایا:

اِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ

"بے شک اس اُمت میں اس کے نبی کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں"۔

وَرَوَى هَذَا عَنْهُ جَمِيعُ اَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِمَّنْ مِثْلُهُمْ يَصْدُقُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اُن تمام ساتھیوں نے نقل کی ہے کہ اُن جیسے افراد کی بات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں تصدیق کی جائے گی۔

وَرَوَى عَنْهُ ابْنُهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَبِهَذِهِ الْاَحْوَالِ الشَّرِيفَةِ وَغَيْرِهَا اسْتَخْلَفَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَرَضِيَ بِهِ جَمِيعُ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ، وَجَمِيعُ الْمُؤْمِنِينَ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ذَلِكَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' تو ان خصوصیات اور ان کے علاوہ دیگر خصوصیات کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) اپنا جانشین مقرر کیا تھا' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو اور تمام صحابہ سے اور اُن کے بعد آنے والے تابعین سے اور قیامت قائم ہونے تک تمام اہلِ

ایمان سے راضی ہو تو اس حوالے سے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

1260- اَنْبَاَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، فِيمَا اَعْلَمُ قَالَ: كَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَصِيَّةَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَذِهِ اِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ: حَتَّى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا اَنْ يُسَمِّيَ الرَّجُلَ اَخَذَتْ اَبَا بَكْرٍ غَشْيَةٌ قَالَ: وَفَرِقَ عُثْمَانُ اَنْ يَمُوتَ وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا، وَعَرَفَ اَنَّهُ لَا يَعْدُو عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ فِي الصَّحِيفَةِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ طَوَاهَا فَاَفَاقَ اَبُو بَكْرٍ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ اَحَدًا قَالَ: فَرَغْتُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَنْ سَمَّيْتَ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: رَحِمَكَ اللهُ وَجَزَاكَ خَيْرًا فَوَاللهِ لَوْ تَوَلَّيْتَهَا لَرَاَيْتُكَ لَهَا اَهْلًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت تحریر کی تھی اور وہ وصیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد والے خلیفہ کے بارے میں تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پوری وصیت تحریر ہوگئی' صرف اگلے خلیفہ کا نام ذکر کرنا تھا' اسی دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خلیفہ کا نام لیے بغیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی ذکر کریں گے تو اُنہوں نے اُس صحیفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تحریر کر کے اُسے لپیٹ دیا' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو اُنہیں اس بات کا پتا تھا کہ ابھی تو اُنہوں نے کسی کا نام نہیں لیا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے پورا لکھ لیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے کس کا نام لکھا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب کا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تمہیں جزائے خیر عطا کرے! اللہ کی قسم! اگر تم خلافت کے نگران بنتے تو تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم ہی اس کے اہل ہوتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نامزدگی

1261- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ دَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حِينَ اشْتَدَّ وَجَعُهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ: قَدِ اسْتَخْلَفَ عَلَى النَّاسِ رَجُلًا فَظًّا غَلِيظًا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَتُفَرِّقُونِي بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَإِنِّي أَقُولُ لِلَّهِ تَعَالَى: اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ أَهْلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب اُن کی وہ بیماری شدید ہو چکی تھی جس بیماری کے دوران اُن کا انتقال ہوا۔ اُن صاحب نے عرض کی: آپ نے لوگوں پر ایک ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے جو سخت مزاج والے اور شدت والے فرد ہیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ کے نام پر ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو! میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے تیرے بہترین بندہ کو اُن لوگوں پر خلیفہ مقرر کیا تھا۔

حضرت ابوبکر کی نامزد خلیفہ کو نصیحت

1262- أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي: ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْوَفَاةُ بَعَثَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِيَسْتَخْلِفَهُ، فَكَانَ مِمَّا قَالَ لَهُ: إِنِّي مُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ إِنْ حَفِظْتَهَا إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقًّا عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ لَا يَقْبَلُهُ فِي النَّهَارِ، وَحَقًّا فِي النَّهَارِ لَا يَقْبَلُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زبید یامی بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تا کہ اُنہیں اپنا خلیفہ مقرر کریں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو کچھ کہا تھا اُس میں یہ بات بھی تھی: میں تمہیں ایک وصیت کرنے لگا ہوں' تم نے اُسے یاد رکھنا ہے' وہ یہ کہ رات میں تم پر اللہ تعالیٰ کا ایک حق ہے اور اُس حق کو وہ دن میں قبول نہیں کرے گا اور ایک حق دن میں ہے اُس حق کو وہ رات میں قبول نہیں کرے گا' وہ

فِي اللَّيْلِ، وَإِنَّهُ لَا يَقْبَلُ نَافِلَةً حَتَّى تُؤَدَّى الْفَرِيضَةُ، وَإِنَّمَا ثَقُلَتْ مَوَازِينُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمُ الْحَقَّ فِي الدُّنْيَا، وَثِقَلُهُ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لَا يُوضَعُ فِيهِ إِلَّا الْحَقُّ أَنْ يَكُونَ ثَقِيلًا، وَإِنَّمَا خَفَّتْ مَوَازِينُ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمُ الْبَاطِلَ، وَخِفَّتُهُ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لَا يُوضَعُ فِيهِ إِلَّا الْبَاطِلُ أَنْ يَكُونَ خَفِيفًا ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ وَصِيَّتِهِ: فَإِنْ حَفِظْتَ قَوْلِي هَذَا لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ، وَلَابُدَّ لَكَ مِنْهُ، وَإِنْ ضَيَّعْتَ قَوْلِي لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَبْغَضَ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ، وَلَابُدَّ لَكَ مِنْهُ وَلَنْ تُعْجِزَهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: لَقَدْ حَفِظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَصِيَّةَ اللهِ وَوَصِيَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَصِيَّةَ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللهِ فِي نَفْسِهِ وَفِي رَعِيَّتِهِ بِالْحَقِّ الَّذِي أُمِرَ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا زَاهِدًا فِيهَا وَرَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، لَمْ تَأْخُذْهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ لَا يَشُكُّ فِي هَذَا مُؤْمِنٌ ذَاقَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

نوافل اُس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک تم فرض ادا نہیں کرو گے' قیامت کے دن جن جن بھی لوگوں کے میزان بھاری ہوں گے تو وہ اس وجہ سے بھاری ہوں گے کیونکہ اُنہوں نے دنیا میں حق کی پیروی کی ہوگی اور میزان اس بات کا حقدار ہے کہ اُس میں جب بھی حق کو رکھا جائے تو وہ بھاری ہو جائے اور قیامت کے دن جن لوگوں کے پلڑے ہلکے ہوں گے اُن کے پلڑے اس لیے ہلکے ہوں گے کیونکہ اُنہوں نے (دنیا میں) باطل کی پیروی کی ہوگی' تو میزان اس بات کا حقدار ہے کہ جب اُس میں باطل کو رکھا جائے تو اُس کا پلڑا ہلکا ہو۔ پھر اُنہوں نے اپنی وصیت کے آخر میں یہ بات ارشاد فرمائی: اگر تم نے میری اس بات کی حفاظت کی تو کوئی بھی غیر موجود چیز تمہارے نزدیک موت سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوگی اور ایسا کرنا تمہارے لیے ضروری ہے لیکن اگر تم نے میری اس بات کو ضائع کر دیا تو کوئی بھی غیر موجود چیز تمہارے نزدیک موت سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہوگی اور ایسا ہونا ضروری بھی ہے لیکن تم اُس سے بچ نہیں سکو گے۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُس وصیت کا بھی ہمیشہ خیال رکھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو کی تھی اور جو اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ نے اُنہیں کی تھی جو اُن کی ذات کے بارے میں تھی اور اُن کی رعایا کے بارے میں تھی' اُس کا صحیح طور پر خیال رکھا جس کی اُنہیں ہدایت کی گئی تھی یہاں تک کہ جب وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے اور آخرت کی طرف راغب ہونے والے تھے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی اُنہوں نے پرواہ نہیں کی' اس چیز کے بارے میں کوئی بھی ایسا مؤمن

شک کا شکار نہیں ہوگا جس نے ایمان کی حلاوت کا ذائقہ چکھا ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

1263- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''۔

حق کا حضرت عمر کے دل اور زبان پر جاری ہونا

1264- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جُعِلَ الْحَقُّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ

''حق کو عمر کے دل اور اُس کی زبان پر رکھ دیا گیا ہے''۔

سکینت کا حضرت عمر کی زبانی کلام کرنا

1265- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1263 رواہ أحمد 154/4، والترمذي: 3687، والحاکم 85/3 -

-1264 خرجه الألباني في صحيح الجامع: 1736۔

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر گفتگو کرتی ہے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خراجِ تحسین

1266- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّالَحِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: مَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هٰذَا الْمُسَجَّى بَيْنَكُمْ ثُمَّ قَالَ:

(امام ابو بکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جن کی میت کو کپڑے میں ڈھانپ دیا گیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کے بارے میں مجھے یہ بات پسند ہو کہ میں اُس جیسے فرد کے نامۂ اعمال کو ساتھ لے کر اللہ کی بارگاہ میں جاؤں جیسا کہ یہ صاحب ہیں جنہیں تمہارے درمیان کپڑے میں ڈھانپ دیا گیا ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رَحِمَكَ اللهُ ابْنَ الْخَطَّابِ اِنْ كُنْتَ بِذَاتِ اللهِ لَعَلِيمًا، وَاِنْ كَانَ اللهُ فِي صَدْرِكَ لَعَظِيمًا، وَاِنْ كُنْتَ لَتَخْشَى اللهَ فِي النَّاسِ، وَلَا تَخْشَى النَّاسَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، كُنْتَ جَوَادًا بِالْحَقِّ، بَخِيلًا بِالْبَاطِلِ، خَمِيصًا مِنَ الدُّنْيَا، بَطِينًا مِنَ الْآخِرَةِ، لَمْ تَكُنْ

''اے خطاب کے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم رکھنے والے تھے اور آپ کے سینے میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس تھا، آپ لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں لوگوں سے نہیں ڈرتے تھے، حق کے بارے میں سخی تھے، باطل کے بارے میں بخیل تھے، دنیا کے حوالے سے بھوکے تھے اور آخرت کے حوالے سے سیر

عَيَّابًا، وَلَا مَدَّاحًا

تھے' آپ عیب جوئی نہیں کرتے تھے اور فضول تعریف نہیں کرتے تھے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا خراج تحسین

1267- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِزًّا، وَكَانَتْ هِجْرَتُهُ نَصْرًا، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ رَحْمَةً، وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، وَإِنِّي لَأَحْسَبُ أَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْ عُمَرَ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ، فَإِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا غلبہ کا باعث تھا' اُن کی ہجرت مدد کا باعث تھی' اُن کی خلافت رحمت تھی' اللہ کی قسم! ہم کھلے عام نماز ادا کرنے کی اُس وقت تک استطاعت نہیں رکھ سکے تھے جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کر لیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو اُن کی سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے' جب نیک لوگوں کا ذکر ہوگا تو اُن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خصوصی طور پر ذکر ہوگا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الْفَضَائِلِ عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ وَعِنْدَ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مَا سَنَذْكُرُهُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور بھی بہت سے فضائل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک' تمام صحابہ کے نزدیک ہیں' جن کا ذکر ہم اُن کے مخصوص مقام پر کریں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ ذِكْرُ خِلَافَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَتَيَقَّنَ أَنَّهُ الْمَوْتُ كَانَ مِنْ حُسْنِ تَوْفِيقِ اللهِ الْكَرِيمِ لَهُ، وَنَصِيحَتِهِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي رَعِيَّتِهِ، وَحُسْنِ النَّظَرِ لَهُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا، أَنَّهُ جَعَلَ الْأَمْرَ بَعْدَهُ شُورَى بَيْنَ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَقَدْ شَهِدَ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، وَأَخْرَجَ وَلَدَهُ مِنَ الْخِلَافَةِ وَمِنَ الْمَشُورَةِ، وَقَالَ لَهُمْ: مَنِ اخْتَرْتُمْ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ خَلِيفَةً فَهُوَ خَلِيفَةٌ

وَهُمْ سِتَّةٌ عُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَجَزَاهُمْ عَنِ الْأُمَّةِ خَيْرًا، فَمَا قَصَّرُوا فِي الِاجْتِهَادِ، فَرَضِيَ الْقَوْمُ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَبَايَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَسَائِرُ الصَّحَابَةِ، لَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ وَاحِدٌ

باب: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اُن سے اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے اور اُنہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب وہ مرنے والے ہیں تو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بہترین توفیق کے تحت اور اپنی رعایا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی کے حوالے سے اور اُن کے معاملہ میں اچھی طرح غور و فکر کرنے کے بعد اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کا معاملہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے باہمی مشورہ پر چھوڑ دیا جو ایسے افراد تھے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ ان حضرات سے راضی تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات کے بارے میں جنت کی گواہی دی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو خلافت اور مشورے سے الگ کر دیا تھا' آپ رضی اللہ عنہ نے اُن حضرات سے فرمایا تھا: تم لوگ اپنے میں سے جس کے خلیفہ ہونے کو اختیار کرو گے وہ خلیفہ ہو گا۔

یہ چھ حضرات تھے: حضرت عثمان غنی' حضرت علی' حضرت طلحہ حضرت زبیر' حضرت سعد' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم' اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اُمت کی طرف سے جزائے خیر عطا کرے' ان حضرات نے اپنی بھرپور کوشش میں کوئی کمی نہیں کی' آخر کار یہ حضرات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر راضی ہو گئے' تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور دیگر تمام صحابہ کرام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ ان حضرات میں سے کسی نے بھی اس

مِنْهُمْ لِعِلْمِهِمْ بِفَضْلِهِ، وَقَدِيمِ إِسْلَامِهِ، وَمَحَبَّتِهِ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَبَذْلِهِ لِمَالِهِ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَلِفَضْلِ عِلْمِهِ وَلِعَظِيمِ قَدْرِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِكْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ، لَا يَشُكُّ فِي ذَلِكَ مُؤْمِنٌ عَاقِلٌ، وَإِنَّمَا يَشُكُّ فِي ذَلِكَ جَاهِلٌ شَقِيٌّ قَدْ خُطِيَ بِهِ عَنْ سَبِيلِ الرَّشَادِ، وَلَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ، وَحُرِمَ التَّوْفِيقَ

حوالے سے اختلاف نہیں کیا کیونکہ یہ حضرات اُن کی فضیلت سے واقف تھے' اُن کے اسلام میں قدیم ہونے سے' اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کیلئے اُن کی محبت سے واقف تھے' اُنہوں نے اپنا مال اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کیلئے خرچ کیا تھا اُس سے واقف تھے' اُن کے علم کے حوالے سے اُن کی فضیلت اور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اُن کی قدرومنزلت کی عظمت کے حوالے سے واقف تھے کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح اُن کی عزت افزائی کرتے تھے' اس بارے میں کسی بھی عقلمند مؤمن کو شک نہیں ہوسکتا' اس بارے میں کسی جاہل اور بدنصیب شخص کو ہی شک ہوگا جو ہدایت کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہوگا' شیطان جس کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہوگا اور جو توفیق سے محروم ہوگا۔

حضرت عثمان غنی کے بعض مناقب

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاذْكُرْ مِنْ بَعْضِ مَنَاقِبِهِ، مَا إِذَا سَمِعَهَا مَنْ جَهِلَ فَضْلَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، رَجَعَ عَنْ مَذْهَبِهِ الْخَطَإِ إِلَى الصَّوَابِ،

اگر کوئی شخص یہ کہے: تم اُن کے کچھ مناقب ذکر کرو! تا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے ناواقف شخص جب اُن (مناقب) کو سنے تو اپنے غلط مسلک کو چھوڑ کر صحیح بات کی طرف آ جائے۔

قِيلَ لَهُ: أَوَّلُ مَنَاقِبِهِ تَصْدِيقُهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِسْلَامُهُ، وَتَزْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ ابْنَتَيْهِ، وَلَمْ يُزَوِّجْهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ، رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ

تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اُن کے مناقب میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی اور اسلام قبول کیا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی اُن کے ساتھ کی اور یہ شادی آپ ﷺ نے آسمان سے نازل ہونے والی وحی کے نتیجہ میں کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی کہ میں اپنی بیٹی

كَرِيمَتَيْ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: زَوَّجَهُ أَوَّلًا رُقَيَّةَ، فَلَمَّا مَاتَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا عُثْمَانُ، هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ، وَعَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا.

وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَةِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلَا أَبُو أَيِّمٍ، أَلَا أَخُو أَيِّمٍ يُزَوِّجُهَا عُثْمَانَ، فَلَوْ كَانَ لِي عَشْرٌ لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ، وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ

کی شادی عثمان کے ساتھ کر دوں"۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کروائی تھی جب اُن کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عثمان! یہ جبریل مجھے یہ بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُم کلثوم کے ساتھ تمہاری شادی کر دی ہے جو رقیہ کے مہر کی مانند مہر کے عوض میں ہے اور اس شرط پر ہے کہ اس کے ساتھ بھی اُس کی مانند اچھا سلوک کرو گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دوسری صاحبزادی (یعنی سیدہ اُم کلثوم) کی قبر پر کھڑے ہوئے تھے' یہ وہ دوسری صاحبزادی ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ بنی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کسی بیوہ عورت کا باپ یا کسی بیوہ عورت کا بھائی ایسا نہیں ہے جو اُس عورت کی شادی عثمان کے ساتھ کر دے' اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے اُن کی شادی عثمان کے ساتھ کر دیتا اور میں نے اُس کے ساتھ شادی صرف آسمان کی وحی کے حکم کے تحت کی تھی۔

ذوالنورین ہونا' صرف حضرت عثمان کی خصوصیت

ثُمَّ اعْلَمُوا، رَحِمَكُمُ اللهُ، أَنَّهُ إِنَّمَا يُسَمَّى عُثْمَانُ ذَا النُّورَيْنِ، لِأَنَّهُ لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ ابْنَتَيْ نَبِيٍّ فِي التَّزْوِيجِ وَاحِدَةً بَعْدَ الْأُخْرَى مِنْ لَدُنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، إِلَّا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلِذَلِكَ سُمِّيَ ذَا النُّورَيْنِ، فَهَذِهِ أَحَدُ مَنَاقِبِهِ

پھر آپ لوگ یہ بات بھی جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو "ذوالنورین" کا نام دیا گیا تھا کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد کسی بھی نبی کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے کسی شخص کے نکاح میں نہیں آئیں' یہ خصوصیت صرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی تھی اور اسی وجہ سے اُن کا نام "ذوالنورین" رکھا گیا تھا' تو یہ اُن کے مناقب میں سے ایک بات

الشَّرِيفَةِ.

تھی۔

غزوۂ تبوک میں ساز و سامان فراہم کرنا

وَمِنْهَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَفِي كُمِّهِ أَلْفُ دِينَارٍ فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلَّى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانُ مَا فَعَلَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا

اُن میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے پاس ایک ہزار دینار تھے جو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی جھولی میں ڈال دیئے اور پھر وہ واپس تشریف لے گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنا دستِ مبارک اپنی جھولی میں ڈالتے تھے اور اُن دیناروں کو اُلٹتے پلٹتے تھے اور یہ ارشاد فرما رہے تھے: ''آج کے بعد اگر عثمان اور کوئی کام نہ بھی کرے تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہے''۔

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَهَّزَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ تِسْعَمِائَةً وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا وَسَبْعِينَ فَرَسًا

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر نو سو تیس اونٹ اور ستر گھوڑے فراہم کیے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ: حَمَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى تِسْعِمِائَةِ بَعِيرٍ وَأَرْبَعِينَ بَعِيرًا، ثُمَّ جَاءَ بِسِتِّينَ فَرَسًا فَأَتَمَّ بِهَا الْأَلْفَ

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نو سو چالیس اونٹ دیئے تھے اور ساٹھ گھوڑے دیئے تھے' یوں ایک ہزار کی تعداد مکمل ہو گئی۔

بئر رومہ خرید کر وقف کرنا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ، فَيَجْعَلُهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ، غَفَرَ اللهُ لَهُ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:
''کون شخص بئر رومہ خرید کر اُسے مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کی مغفرت کرے گا''۔

فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. ثُمَّ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَاَجْرُهَا لَكَ

تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُسے خرید لیا تھا' اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کر دو' اس کا اجر تمہیں ملے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہونا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہے''۔

فرشتوں کا حیاء کرنا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَسْتَحْيِي مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک فرشتے عثمان بن عفان سے حیاء کرتے ہیں''۔

بے شمار لوگوں کی شفاعت کرنا

وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن عثمان بن عفان' ربیعہ اور مضر قبیلہ کے (افراد جتنی تعداد) کی شفاعت کرے گا''۔

شہادت کے بارے میں پیشگوئی

ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ بِفِتَنٍ كَائِنَةٍ تَكُونُ بَعْدَهُ، وَاَخْبَرَ اَنَّ عُثْمَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَرِيءٌ مِنْهَا وَاَخْبَرَ اَنَّهُ يُقْتَلُ مَظْلُومًا، وَاَمَرَهُ بِالصَّبْرِ، فَصَبَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حَتّٰى قُتِلَ مَظْلُومًا

پھر یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن فتنوں کے بارے میں بھی خبر دی تھی جو آپ کے بعد رونما ہوں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر دی تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُس سے لاتعلق ہوں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مظلوم ہونے کے طور پر قتل کر دیا جائے گا' آپ نے اُنہیں صبر

کرنے کی ہدایت کی تھی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صبر سے کام لیا یہاں تک کہ مظلوم ہونے کے طور پر قتل ہو گئے۔

وَقَدِ اجْتَهَدَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمَ أَصْحَابَهُ فِي نُصْرَتِهِ، فَمَنَعَهُمْ وَقَالَ: أَنْتُمْ فِي حِلٍّ مِنْ بَيْعَتِي، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَالِمًا مَظْلُومًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے کی' اُن کی مدد کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو منع کر دیا اور فرمایا: میں تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دوں گا' مجھے یہ توقع ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب حاضر ہوؤں گا تو سلامتی والا ہوں گا اور مظلوم ہوؤں گا۔

ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھنا

وَكَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهُ بِرَكْعَةٍ يَخْتِمُ فِيهَا الْقُرْآنَ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے اور بعض اوقات ایک ہی رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔

وَمَنَاقِبُهُ كَثِيرَةٌ شَرِيفَةٌ عِنْدَ مَنْ يَعْقِلُ مِمَّنْ نَفَعَهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِالْعِلْمِ، سَنَذْكُرُهَا إِنْ شَاءَ اللهُ فِي مَوْضِعِهَا

اُن کے مناقب بہت سے ہیں اور معزز ہیں' اُس شخص کے نزدیک' جس کو عقل حاصل ہو اور جسے اللہ تعالیٰ نے علم کے ذریعہ نفع عطا کیا ہو' ہم اُن کے مناقب کا تذکرہ اُن کے مخصوص مقام پر کریں گے۔

حضرت عثمان کی دو خصوصیات

1268- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَّا هَاتَانِ الْخَصْلَتَانِ كَفَتَاهُ: جَمْعُهُ الْمُصْحَفَ، وَبَذْلُهُ دَمَهُ دُونَ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں:

اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں صرف یہ دو خصوصیات ہوتیں تو یہ دونوں ہی اُن کیلئے کافی تھیں' ایک یہ کہ اُنہوں نے قرآن مجید کو مصحف کی شکل میں جمع کیا اور ایک یہ کہ اُنہوں نے مسلمانوں کا خون نہ بہایا اور اپنا خون بہنے دیا۔

وَرُوِیَ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ سَارُوا إِلَيْهِ، وَاللهِ لَيَقْتُلُنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ قَتَلَتُهُ؟ قَالَ: فِي النَّارِ وَاللهِ

جندب بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ لوگ ضرور انہیں شہید کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہاں ہوں گے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جنت میں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تو جن لوگوں نے اُنہیں شہید کیا ہوگا وہ کہاں ہوں گے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! وہ جہنم میں ہوں گے۔

حضرت عثمان کے قاتلین کا انجام

1269- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ عَامَّةَ الرَّكْبِ، الَّذِي سَارُوا إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جُنُّوا

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَكَانَ الْجُنُونُ لَهُمْ قَلِيلًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں:

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ لوگ جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے کیلئے گئے تھے اُن میں سے زیادہ تر لوگ بعد میں جنون کا شکار ہو گئے تھے۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: جنون کی سزا اُن کیلئے کم ہے۔

صحابہ کا حضرت عثمان کی شہادت پر غم وغصہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلَقَدْ أَنْكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنْكَارًا شَدِيدًا، وَبَكَوْا عَلَيْهِ، وَرَثَوْهُ. أَوَّلُهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا شدت سے انکار کیا تھا' وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے انتقال پر روئے تھے' اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتقال پر مرثیے کہے تھے ان میں سب

عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَلْقَى عَنْ رَاْسِهِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ، وَنَادَى ثَلَاثًا: اللّٰهُمَّ، اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ دَمِ ابْنِ عَفَّانَ، اللّٰهُمَّ لَا اَرْضَى قَتْلَهُ، وَلَا آمُرُ بِهِ.

سے پہلے فرد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں' اُنہوں نے اپنے سر سے سیاہ عمامہ اُتار دیا تھا اور تین مرتبہ بلند آواز میں پکار کر کہا تھا: اے اللہ! میں ابن عفان کے خون سے تیرے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں' اے اللہ! میں اُن کے قتل سے راضی نہیں ہوں اور نہ ہی میں نے اُس کا حکم دیا۔

وَبَكَى عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ بُكَاءً شَدِيدًا، وَرَثَاهُ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ، وَاَنْكَرَ ذَلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ، وَحُذَيْفَةُ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَهُمْ اَعْنِي الَّذِينَ سَارُوا اِلَيْهِ فَقَتَلُوهُ: لَوْ اَنَّ اُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا اَنْ يَنْقَضَّ.

اسی طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ روئے تھے' حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے اُن کا مرثیہ کہا تھا' حضرت عبداللہ بن سلام' حضرت حذیفہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم نے اس کا انکار کرتے ہوئے اُن لوگوں سے' جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کیلئے گئے تھے' اُن سے یہ کہا تھا: تم نے حضرت عثمان کے ساتھ جو کچھ کیا ہے' اگر اس وجہ سے اُحد پہاڑ ٹوٹ جاتا تو وہ اس کا حقدار تھا کہ ٹوٹ جاتا۔

وَحُمِلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ دَارِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَرِيحًا.

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر سے زخمی حالت میں اُٹھا کر لایا گیا تھا۔

وَاَمَّا ذِكْرُنَا قِصَّةَ مَا جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْاَمْرَ اِلَى مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، حَتَّى اخْتَارُوا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَلِيفَةً لِلْمُسْلِمِينَ

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم نے جو یہ بات ذکر کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاملہ اُن صحابہ کرام کے سپرد کر دیا تھا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے تو یہ وہ حضرات ہیں جن کے بارے میں جنت کی گواہی دی گئی ہے اور ان حضرات نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کیلئے خلیفہ کے طور پر منتخب کیا تھا۔

حضرت عثمان کی بیعت کا واقعہ

1270- فَحَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمَوْتُ أَمَرَ السِّتَّةَ النَّفَرَ بِالشُّورَى، وَكَانَ طَلْحَةُ غَائِبًا، وَأَمَرَ صُهَيْبًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثَلَاثًا حَتَّى يَسْتَقِيمَ أَمْرُهُمْ عَلَى رَجُلٍ، قَالَ عُمَرُ: إِنِ اسْتَقَامَ أَمْرُكُمْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ طَلْحَةُ فَأَمْضُوهُ عَلَى مَا اسْتَقَامَ أَمْرُكُمْ عَلَيْهِ، وَإِنْ قَدِمَ طَلْحَةُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَقِيمَ أَمْرُكُمْ فَأَدْنُوهُ مِنْكُمْ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ . فَلَمَّا اجْتَمَعُوا وَكَانُوا خَمْسَةً، فَإِذَا أَمْرُهُمْ لَا يَسْتَقِيمُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللهُ: إِنَّكُمْ لَا تَسْتَقِيمُونَ عَلَى أَمْرٍ وَأَنْتُمْ خَمْسَةٌ... فَلْيُعَادِ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ، وَأَنَا عَدِيدُ الْغَائِبِ . فَتَعَادَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ، فَوَلَّى الزُّبَيْرُ أَمْرَهُ عَلِيًّا، وَتَعَادَ عُثْمَانُ وَسَعْدٌ، فَوَلَّى سَعْدٌ أَمْرَهُ عُثْمَانَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِلزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ: وَلَّيْتُمَا أَمْرَكُمَا عَلِيًّا وَعُثْمَانَ، فَاعْتَزِلَا، وَخَلَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ، فَقَالَ عَبْدُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خیثمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے چھ افراد کی مجلس شوریٰ کا حکم دیا' اُس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہیں تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ تین دن تک لوگوں کو نماز پڑھاتے رہیں تا کہ اس دوران مجلس شوریٰ کے ارکان کسی ایک پر متفق ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر طلحہ کے آنے سے پہلے آپ لوگ کسی ایک معاملہ پر متفق ہو گئے تو جس پر آپ کا اتفاق ہو گا' آپ اُس کو جاری کر دیں اور اگر آپ کے کسی معاملہ پر متفق ہونے سے پہلے طلحہ آ گئے تو اُنہیں بھی ساتھ شامل کر لیں کیونکہ وہ بھی مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک فرد ہیں۔ جب یہ حضرات اکٹھے ہوئے تو یہ پانچ افراد تھے اور ان کے درمیان ابھی کوئی چیز طے نہیں ہوئی تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ پانچ افراد ہیں' آپ کسی ایک چیز کو طے نہیں کر سکتے' اس لیے ہونا یہ چاہیے کہ آپ میں سے ایک شخص کسی ایک کے حق میں دستبردار ہو جائے' میں غیر موجود فرد (یعنی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ) کے حق میں دستبردار ہوتا ہوں' حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما میں سے حضرت زبیر نے اپنا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور حضرت عثمان اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما میں سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا' تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ دونوں نے اپنا حق حضرت علی اور حضرت عثمان

الرَّحْمَنِ لِعَلِيٍّ وَعُثْمَانَ: اَلْتُمَا بَنُو عَبْدِ مَنَافٍ، فَاخْتَارَا: إِمَّا اَنْ تَتَبَرَّءَا مِنَ الْإِمْرَةِ. فَأُوَلِّيكُمَا الْأَمْرَ. فَتَخْتَارَا لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا. وَإِمَّا أَنْ تُوَلِّيَانِي ذَلِكَ وَأَبْرَأُ مِنَ الْإِمْرَةِ. فَوَلَّيَاهُ ذَلِكَ، فَدَعَا رَبَّهُ سَاعَةً، وَرَفَعَ يَدَيْهِ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: اللهُ عَلَيْكَ رَاعٍ إِنْ أَنَا بَايَعْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَتَتَّقِيَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ أَنَا لَمْ أُبَايِعْكَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ لِمَنْ بَايَعْتُ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَعَمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: اللهُ عَلَيْكَ رَاعٍ إِنْ أَنَا بَايَعْتُ غَيْرَكَ. لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ، قَالَ عُثْمَانُ: نَعَمْ. ثُمَّ صَفَّقَ عَلَى يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

کے نام کر دیا ہے' تو آپ دونوں الگ ہو جائیں۔ اب حضرت عبدالرحمٰن' حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم رہ گئے' حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ دونوں کا تعلق عبد مناف کی اولاد سے ہے' تو آپ دونوں کو اس بارے میں اختیار ہے کہ یا تو آپ میں سے کوئی ایک حکومت کے معاملہ سے لاتعلقی اختیار کر لے' میں آپ دونوں کے حق میں دستبردار ہو جاتا ہوں' آپ دونوں حضرت محمد ﷺ کی اُمت کیلئے کسی ایک فرد کا انتخاب کر لیں' یا پھر یہ ہے کہ آپ دونوں یہ حق مجھے دے دیں اور میں حکومت کے معاملہ سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں۔ تو ان دونوں حضرات نے یہ حق اُن کے سپرد کر دیا تو وہ ایک گھڑی تک اپنے پروردگار سے دعا کرتے رہے' اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: آپ کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اگر میں نے آپ کی بیعت کر لی تو آپ حضرت محمد ﷺ کی اُمت کے بارے میں انصاف سے کام لیں گے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں گے اور اگر میں نے آپ کی بیعت نہ کی تو آپ اُس شخص کی اطاعت وفرمانبرداری کریں گے جس کی میں بیعت کر لوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! پھر اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: اللہ تعالیٰ آپ کا نگران ہو! اگر میں نے آپ کی بجائے دوسرے صاحب کی اطاعت کر لی تو آپ نے اطاعت وفرمانبرداری سے کام لینا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

1271- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدْ جَعَلْتُ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِي إِلَى هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ: عُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعْدٍ وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرِ، فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا مِنْهُمْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معدان بن ابوطلحہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میرے بعد معاملہ ان چھ افراد کے سپرد ہوگا' جب نبی اکرم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ ﷺ ان حضرات سے راضی تھے: عثمان' علی' عبدالرحمن' سعد' طلحہ اور زبیر' ان میں سے جو شخص خلیفہ منتخب ہوگا وہی خلیفہ شمار ہوگا۔

حضرت عثمان کے انتخاب پر ابن مسعود کا تبصرہ

1272- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ: مَا خَطَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ خُطْبَةً إِلَّا شَهِدْتُهَا، فَشَهِدْتُهُ حِينَ نُعِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَذَكَرَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَمَّرْنَا خَيْرَ مَنْ بَقِيَ وَلَمْ نَأْلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نزال بن سبرہ ہلالی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو بھی خطبہ دیا' میں اُس میں موجود رہا' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع کے بارے میں اُنہوں نے خطبہ دیا تو میں اُس میں بھی موجود تھا' اُنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی: اب ہمارا معاملہ اُس کے سپرد ہوگیا ہے جو باقی رہ جانے والوں میں سب سے بہتر ہیں اور ہم نے اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

1271- مسلم:567.

1273- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ: حِينَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ يَقُولُ: أَمَّرْنَا خَيْرَ مَنْ بَقِيَ وَلَمْ نَأْلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ منتخب ہونے کے وقت یہ فرماتے ہوئے سنا: ہمارا معاملہ باقی رہ جانے والوں میں سے سب سے بہتر فرد کے پاس چلا گیا ہے اور ہم نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

1274- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَنَعَى إِلَيْنَا عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ أَرَ يَوْمًا أَكْثَرَ بَاكِيًا حَزِينًا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُحِبُّ كَلْبًا لَأَحْبَبْتُهُ، وَإِنَّا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعْنَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ، فَلَمْ نَأْلُوا عَنْ خَيْرِنَا وَأَفْضَلِنَا ذَا فُوْقٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابووائل بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اُنہوں نے ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر دی تو میں نے اُس دن سے زیادہ رونے والے اور اُس دن سے زیادہ غمگین افراد کبھی نہیں دیکھے' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے یہ بات پتا ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کتے سے محبت کرتے ہیں تو میں اُس کتے سے بھی محبت رکھوں گا' ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اتفاق کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے' تو ہم نے اپنے میں سے سب سے بہتر اور سب سے زیادہ فضیلت والے اور فوقیت والے فرد کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

بَابُ ذِكْرِ خِلَافَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبَةِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَحَدٌ أَحَقَّ بِالْخِلَافَةِ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِمَا أَكْرَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ الْفَضَائِلِ الَّتِي خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهَا. وَمَا شَرَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ السَّوَابِقِ الشَّرِيفَةِ، وَعَظِيمِ الْقَدْرِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعِنْدَ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَعِنْدَ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ.

باب: امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان سے اوران کی پاکیزہ ذریت سے راضی ہو!

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ حقدار اور کوئی نہیں تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو مختلف قسم کے فضائل کے حوالے سے عزت عطا کی تھی جو بطورِ خاص اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیے تھے' اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے آپ کو شرف عطا کیا تھا جس میں کئی نمایاں پہلو ہیں' آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ' اُس کے رسول ﷺ' رسول کے صحابہ اور اہلِ ایمان کے نزدیک عظیم مرتبہ حاصل تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

قَدْ جُمِعَ لَهُ الشَّرَفُ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ، لَيْسَ مِنْ خَصْلَةٍ شَرِيفَةٍ إِلَّا وَقَدْ خَصَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا: ابْنُ عَمِّ الرَّسُولِ، وَأَخُو النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَزَوْجُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَأَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَيْحَانَتَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَمَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ مُحِبًّا، وَفَارِسُ الْعَرَبِ وَمُفَرِّجُ

ہر اعتبار سے فضیلت آپ میں جمع ہو گئی تھی' ہر شرف والی فضیلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص کیا تھا' آپ نبی اکرم ﷺ کے چچازاد تھے' نبی اکرم ﷺ کے بھائی ہیں' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں' حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم ﷺ کے گلشن کے پھول ہیں' اُن کے والد ہیں اور ایک ایسے فرد ہیں جن کے ساتھ نبی اکرم ﷺ محبت رکھتے تھے' آپ رضی اللہ عنہ عربوں کے شاہسوار ہیں' پریشانی میں نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دینے والے ہیں۔

الْكَرْبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آیتِ مباہلہ کی نسبت سے فضیلت

وَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ بِالْمُبَاهَلَةِ لِأَهْلِ الْكِتَابِ لَمَّا دَعَوْهُ إِلَى الْمُبَاهَلَةِ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اہلِ کتاب کے ساتھ مباہلہ کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں مباہلہ کی دعوت جن الفاظ میں دی اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ}

''تم فرمادو! تم آگے آؤ تا کہ ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو بلائیں''۔

فَأَبْنَاؤُنَا وَأَبْنَاؤُكُمْ: فَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَنِسَاؤُنَا وَنِسَاؤُكُمْ: فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَنْفُسُنَا وَأَنْفُسُكُمْ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

تو یہاں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے) بیٹوں کی جگہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما تھے' خواتین کی جگہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ہیں اور ہم اپنے آپ اور تم اپنے آپ کی جگہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔

غزوۂ خیبر کا واقعہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ ارشاد فرمایا تھا:

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

''کل میں جھنڈا اُس شخص کو دوں گا' جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہیں''۔

ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ. وَذَلِكَ يَوْمَ خَيْبَرَ؛ فَفَتَحَ اللَّهُ الْكَرِيمُ عَلَى يَدَيْهِ.

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوا کر وہ جھنڈا اُن کے سپرد کیا تھا' یہ غزوۂ خیبر کے موقع کی بات ہے' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح نصیب کی تھی۔

وَاَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مُحِبٌّ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ مُحِبَّانِ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ،

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت رکھنے والے فرد ہیں اور اللہ اور اُس کا رسول ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے والے ہیں۔

چار افراد سے محبت کا حکم

وَرَوٰی بُرَیْدَۃُ الْاَسْلَمِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ اَرْبَعَۃٍ، وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ اِنَّكَ یَا عَلِیُّ مِنْهُمْ، اِنَّكَ یَا عَلِیُّ مِنْهُمْ، اِنَّكَ یَا عَلِیُّ مِنْهُمْ ثَلَاثًا.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے پروردگار نے مجھے چار افراد سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور اُس نے مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے' اے علی! تم اُن میں سے ایک ہو' اے علی! تم اُن میں سے ایک ہو' اے علی! تم اُن میں سے ایک ہو''۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان

وَسُئِلَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: مَا رَاَیْتُ رَجُلًا قَطُّ كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَلَا امْرَاَۃً اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَاَتِهٖ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو اُن سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک محبوب ہو اور نہ ہی کوئی ایسی خاتون دیکھی ہے جو اُن کی اہلیہ (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک محبوب ہو۔

امام جعفر صادق کی روایت

وَرُوِیَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَتٰی

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت جبریل

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُحِبَّ عَلِيًّا وَتُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ عَلِيًّا

علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: ”اے حضرت محمد! بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو یہ حکم دیتا ہے کہ آپ علی سے محبت رکھیں اور جو علی سے محبت رکھتا ہے اُس سے بھی محبت رکھیں“۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت

وَرَوَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَيْرٍ جَبَلِيٍّ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، ائْتِنِي بِرَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَعُ الْبَابَ، فَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُولٌ، ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، أَدْخِلْهُ، فَقَدْ عَنِيتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ إِلَيَّ! اللَّهُمَّ إِلَيَّ!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پہاڑی پرندہ (بھنا ہوا) پیش کیا گیا' آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لے آ' جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول ﷺ اُس سے محبت رکھتے ہیں۔ تو اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹا دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ مصروف ہیں' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسری مرتبہ' پھر تیسری مرتبہ آئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! اُسے اندر لے آؤ! کیونکہ میں نے اُسی کو مراد لیا تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری طرف! اے اللہ! میری طرف۔

حضرت علی کی نبی اکرم ﷺ سے نسبت

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَذَلِكَ لَمَّا خَلَّفَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ قَوْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ كَلَامًا لَمْ يُحْسِنْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا خَلَّفْتُكَ عَلَى أَهْلِي فَهَلَّا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ

نبی اکرم ﷺ نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) ارشاد فرمایا ہے: تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ نے اُس وقت ارشاد فرمائی تھی جب آپ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ مدینہ منورہ کا نگران مقرر کیا تھا تو منافقین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے ایسا کلام کیا تھا جو اچھا نہیں

مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے اہلِ خانہ پر اپنا نائب مقرر کر کے جا رہا ہوں' کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''من کنت مولاہ''

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:
''جس کا میں مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

اہلِ ایمان کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:
لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغَضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:
''تمہارے ساتھ صرف مؤمن ہی محبت رکھے گا اور تمہارے ساتھ صرف کوئی منافق ہی بغض رکھے گا''۔

حضرت علی کو ایذاء پہنچانے کی مذمت

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:
''جس نے علی کو اذیت پہنچائی اُس نے مجھے اذیت پہنچائی''۔

حضرت جابر کا بیان

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِينَا مَعْشَرُ الْاَنْصَارِ اِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ یعنی انصار سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے درمیان اُس شخص کو منافق سمجھتے تھے جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو ناپسند کرتا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے کی مذمت

وَرُوِيَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْحُبُلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لِي: اَيُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟

ابوعبداللہ حبلی بیان کرتے ہیں: میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم لوگوں کے درمیان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہا جاتا ہے۔ میں نے کہا:

فَقُلْتُ: مُعَاذَ اللهِ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي

اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علی کو بُرا کہتا ہے وہ مجھے بُرا کہتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کا حضرت علی کو بھائی بنانا

وَلَمَّا آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَاضِرٌ لَمْ يُوَاخِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخَّرْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي، فَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں کسی کا بھائی قرار نہیں دیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں آپ ﷺ کی خدمت میں گزارش کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں نے تمہیں صرف اپنی ذات کیلئے مؤخر کیا تھا' تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے' تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو۔

حضرت علی دنیا وآخرت میں سردار ہیں

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَمَّا زَوَّجَهَا لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا وَسَيِّدًا فِي الْآخِرَةِ

نبی اکرم ﷺ نے جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی کی تھی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا:

''میں نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا میں بھی سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہوگا''۔

حضرت ابوسعید خدری کی روایت

وَرَوَى أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَخَرَجَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم کچھ مہاجرین اور انصار نبی اکرم ﷺ کے گھر میں موجود تھے' نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا

عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: خِيَارُكُمُ الْمُوفُونَ الْمُطَيِّبُونَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْخَفِيَّ التَّقِيَّ قَالَ وَمَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَقُّ مَعَ ذَا اَلْحَقُّ مَعَ ذَا

میں تم لوگوں کو تمہارے بہترین افراد کے بارے میں نہ بتاؤں! ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو عہد کو پورا کرتے ہیں اور پاکیزگی اختیار کرتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ پوشیدہ رہنے والے پرہیزگار شخص کو پسند کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق اس کے ساتھ ہے' حق اس کے ساتھ ہے۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمَنَاقِبُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَفَضَائِلُهُ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصَى، وَلَقَدْ اَكْرَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقِتَالِ الْخَوَارِجِ، وَجَعَلَ سَيْفَهُ فِيهِمْ، وَقِتَالَهُ لَهُمْ سَيْفَ حَقٍّ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل اور اُن کے مناقب شمار سے زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ شرف بھی عطا کیا کہ آپ نے خوارج کے ساتھ جنگ کی' آپ کی تلوار نے اُن کا قلع قمع کیا اور اُن کے ساتھ جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار' حق کی تلوار تھی جو قیامت قائم ہونے تک (حق کی تلوار) رہے گی۔

فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَبَرَّاَهُ اللهُ مِنْ قَتْلِهِ وَاَفْضَتِ الْخِلَافَةُ اِلَيْهِ كَمَا رَوَى سَفِينَةُ وَاَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے قتل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لاتعلقی کا اظہار کیا اور پھر خلافت کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا جیسا کہ حضرت سفینہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

اَلْخِلَافَةُ بَعْدِي ثَلَاثُونَ سَنَةً

''میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی''۔

فَلَمَّا مَضَى اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْخَلِيفَةَ الرَّابِعَ. فَاجْتَمَعَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ

جب حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم رخصت ہو گئے تو اب حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ بنے' مدینہ منورہ میں سب لوگ اُن کے پاس اکٹھے ہوئے تو اُنہوں نے خلیفہ

اِلَيْهِ، فَاَبَى عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَالَ: فَاِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلٰكِنْ اَخْرُجُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يُبَايِعَنِي بَايَعَنِي، فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ

بننے سے انکار کر دیا لیکن لوگ مسلسل اصرار کرتے رہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میری بیعت پوشیدہ طور پر نہیں ہوگی بلکہ میں نکل کر مسجد میں جاتا ہوں' جو شخص میری بیعت کرنا چاہے وہ وہاں آ کر میری بیعت کر لے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لے گئے اور وہاں لوگوں نے اُن کی بیعت کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا واقعہ

1275- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْاَثْرَمُ قَالَ: قَالَ لِي اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: اُكْتُبْ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَاِنَّهُ حَدِيثٌ حَسَنٌ فِي خِلَافَةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَحْصُورٌ قَالَ: فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ السَّاعَةَ قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذْتُ بِوَسَطِهِ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ، فَقَالَ: خَلِّ، لَا اُمَّ لَكَ قَالَ: فَاَتَى عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الدَّارَ، وَقَدْ قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَى دَارَهُ فَدَخَلَهَا وَاَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا جا چکا تھا' ایک آدمی اُن کے پاس آیا اور بولا: امیر المؤمنین کو ابھی شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اُسی وقت کھڑے ہوئے' میں نے اُنہیں پکڑ لیا کیونکہ مجھے اُن کے حوالے سے اندیشہ تھا (کہ باغی اُنہیں بھی نقصان نہ پہنچائیں)۔ تو اُنہوں نے فرمایا: چھوڑ دو! تمہاری ماں نہ رہے! راوی کہتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُس گھر میں تشریف لائے جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر چلے گئے' گھر کے اندر داخل ہوئے اور اُنہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ لوگ اُن کے گھر آئے اور اُن کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے۔ پھر وہ لوگ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے اور لوگوں کیلئے کسی خلیفہ کی موجودگی ضروری ہے اور ہمارے علم کے مطابق آپ سے زیادہ اس کا حقدار اور کوئی نہیں ہے۔ تو حضرت علی

فَأَتَاهُ النَّاسُ فَضَرَبُوا عَلَيْهِ الْبَابَ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالُوا: إِنَّ عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ، وَلَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيفَةٍ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا تَزِيدُونَ، فَإِنِّي أَكُونُ لَكُمْ وَزِيرًا خَيْرٌ مِنْ أَمِيرٍ قَالُوا: لَا، وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، قَالَ: فَإِنْ أَبَيْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلَكِنْ أَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُبَايِعَنِي بَايَعَنِي. قَالَ: فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ زیادہ باتیں نہ کرو! میں تمہارے لیے وزیر بن کے رہوں، یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں امیر بن جاؤں۔ لوگوں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہمارے علم کے مطابق کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس بارے میں آپ سے زیادہ حق رکھتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اصرار کرتے ہو تو میری بیعت پوشیدہ طور پر نہیں ہوگی بلکہ میں نکل کر مسجد میں جاتا ہوں جو شخص میری بیعت کرنا چاہے وہ میری بیعت کر لے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ مسجد تشریف لے گئے اور لوگوں نے اُن کی بیعت کی۔

1276- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ ... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَهَذَا مَذْهَبُنَا فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ الْخَلِيفَةُ الرَّابِعُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہمارا یہ مسلک ہے کہ وہ چوتھے خلیفہ ہیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً

''خلافت تیس سال رہے گی''۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنْ وَلَّيْتُمُوهَا أَبَا بَكْرٍ فَزَاهِدٌ فِي

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اگر تم لوگ ابوبکر کو خلیفہ بنا دیتے ہو تو وہ دنیا سے بے رغبتی

الدُّنْيَا، رَاغِبٌ فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عُمَرَ فَقَوِيٌّ أَمِينٌ، لَا تَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَإِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عَلِيًّا فَهَادٍ مَهْدِيٌّ، يُقِيمُكُمْ عَلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ.

کرنے والا اور آخرت کی طرف رغبت رکھنے والا ہوگا' اگر تم عمر کو اس کا نگران مقرر کرتے ہو تو وہ طاقتور اور امین ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گا' اور اگر تم علی کو اس کا نگران بنا دیتے ہو تو وہ ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز ہے' وہ تمہیں سیدھے راستہ پر برقرار رکھے گا''۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: كَمَا قَالَ حُذَيْفَةُ: لَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُنْذُ نَشَأَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، ثُمَّ بَايَعَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَايَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَكَانَ مَعَهُ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَايَعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ مَعَهُ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ظُلْمًا بَرَّأَهُ اللهُ مِنْ قَتْلِهِ، وَكَانَ قَتْلُهُ عِنْدَهُ ظُلْمًا مُبِينًا، ثُمَّ وَلِيَ الْخِلَافَةَ بَعْدَهُمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، مُتَّبِعًا لِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَّبِعًا لِسُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اسی طرح ہوا جس طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنی نشوونما سے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال فرمانے تک حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل سیدھے راستہ پر گامزن رہے' پھر انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور سیدھے راستہ پر رہے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور اُن کے ساتھ بھی سیدھے راستہ پر رہے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور وہ اُن کے ساتھ بھی سیدھے راستہ پر رہے' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلم کے طور پر قتل کر دیا گیا تو اُنہوں نے اُن کے قتل سے لاتعلقی کا اظہار کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل ایک واضح ظلم تھا۔ ان حضرات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو الحمدللہ! وہ پھر سیدھے راستہ پر رہے' وہ اللہ کی کتاب کی پیروی کرتے رہے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں کی اتباع کرتے رہے' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اتباع کرتے رہے' اُنہوں نے ان حضرات کے طریقہ پر کوئی تبدیلی' کوئی تغیر نہیں کیا' وہ دنیا سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُتَّبِعًا لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لَمْ يُغَيِّرْ مِنْ سُنَّتِهِمْ، وَلَمْ يُبَدِّلْ، زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، مُتَوَاضِعًا فِي نَفْسِهِ، رَفِيعًا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا، لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ وَأَخْزَاهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

بے رغبت رہے اور آخرت کی طرف راغب رہے' اپنی ذات کے بارے میں تواضع کا اظہار کرتے رہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور اہلِ ایمان کے نزدیک بلند مرتبہ رکھتے تھے یہاں تک کہ اُنہیں شہید کر دیا گیا' اللہ تعالیٰ اُن کے قاتل پر لعنت کرے اور اُسے دنیا اور آخرت میں رسوائی کا شکار کرے۔

1277- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَطَعَ قَمِيصًا سُنْبُلَانِيًّا، فَأَتَى بِهِ فَلَبِسَهُ، فَكَأَنَّهُ جَاوَزَ كُمَّاهُ أَصَابِعَهُ، فَقَطَعَ مَا جَاوَزَ الْأَصَابِعَ مِنَ الْكُمَّيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہارون بن مسلم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے ایک قمیص بنوائی جو سنبلانی تھی' جب وہ اُن کے پاس آئی اور اُنہوں نے اُسے پہنا تو اُس کی آستینیں انگلیوں سے آگے جا رہی تھیں تو انگلیوں سے آگے کا آستین کا جو حصہ تھا وہ اُنہوں نے کٹوا دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے رغبتی

1278- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَعْطَى النَّاسَ فِي عَامٍ وَاحِدٍ ثَلَاثَ عَطِيَّاتٍ قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْهِ خَرَاجُ أَصْبَهَانَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اغْدُوا

ہارون بن مسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک ہی سال میں تین مرتبہ لوگوں کو عطیات دیے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُن کے پاس اصبہان کا خراج آیا تو اُنہوں نے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے چوتھے عطیہ کو لینے کیلئے آ جاؤ اور اُسے حاصل کر لو اللہ کی قسم! میں تمہارے لیے خازن نہیں ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ سارا مال اُن کے درمیان تقسیم کیا پھر بیت المال کے

إِلَى الْعَطَاءِ الرَّابِعِ فَخُذُوهُ، فَإِنِّي وَاللهِ مَا أَنَا لَكُمْ بِخَازِنٍ. فَقَسَمَهُ فِيهِمْ. ثُمَّ أَمَرَ بَيْتَ الْمَالِ فَكَسَحَ وَنَضَحَ. فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ:

بارے میں حکم دیا تو وہاں جھاڑو دے کر پانی چھڑک دیا گیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس میں دو رکعت نماز ادا کی اور پھر ارشاد فرمایا:

يَا دُنْيَا. غُرِّي غَيْرِي

''اے دنیا! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ کا شکار کرنا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی احتیاط

1279- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ الْعَبْدُ الصَّالِحُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ. عَنْ عَبْدِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي يَوْمِ عِيدٍ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا خَزِيرَةً. فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. لَوْ قَرَّبْتَ إِلَيْنَا مِنْ هَذَا الْوَزِّ وَالْبَطِّ. فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَكْثَرَ الْخَيْرَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد بن زریر غافقی بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک دن حاضر ہوئے' وہ عیدالاضحیٰ یا شاید عیدالفطر کا دن تھا' اُنہوں نے ہمارے سامنے خزیرہ رکھا' میں نے کہا: اے امیرالمؤمنین! اگر آپ ہمارے سامنے خشک گوشت وغیرہ رکھتے تو زیادہ مناسب تھا کیونکہ اب تو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ بھلائی عطا کر دی ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا يَحِلُّ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا قَصْعَتَانِ: قَصْعَةٌ يَأْكُلُ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

''خلیفہ کیلئے مسلمانوں کے مال میں سے صرف دو پیالے جائز ہیں' ایک پیالہ وہ جسے وہ اور اُس کے اہلِ خانہ کھائیں اور ایک پیالہ وہ

1279- رواه أحمد 78/1 وخرجه الألباني في الصحيحة: 362.

وَقَصْعَةٌ لِأَصْحَابِهِ

جسے اُس کے ساتھی (یعنی مہمان) کھائیں"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ خِلَافَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْخَلِيفَةِ الرَّابِعِ مَا فِيهِ الْكِفَايَةُ لِمَنْ عَقَلَ؛ لِيُزِيدَ الْمُؤْمِنِينَ مَحَبَّةً لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِي لَا يُحِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا مُنَافِقٌ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں یہ چیز ذکر کر دی ہے کہ وہ چوتھے خلیفہ راشد ہیں اور اس بارے میں وہ کچھ ذکر کر دیا ہے جو اُس شخص کیلئے کفایت کرتا ہے جسے سمجھ بوجھ حاصل ہو اس کا مقصد یہ ہے تاکہ اہلِ ایمان کے دلوں میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی محبت زیادہ ہو جائے' وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ جن کے ساتھ صرف کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی اُن سے بغض رکھے گا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا عہد

1280- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَيَحْيَى بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

إِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

"نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا"۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی روایت

1281- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1280- رواہ مسلم: 78' والترمذی: 3736' والنسائی 115/8' وعزاہ الہیثمی فی المجمع 133/9 للطبرانی.

مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى جَنْبِهِ، إِذْ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں موجود تھے' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ، وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ} [النمل: 62]

''کون ہے جو پریشان حال کی دعا کو قبول کرتا ہے' جب وہ اُس سے دعا کرتا ہے اور پریشانی کو ختم کر دیتا ہے' اُس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے''۔

قَالَ: فَارْتَعَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَمْسَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَرَأْتَ هَذِهِ الْآيَةَ. فَخَشِيتُ أَنْ أُبْتَلَى بِهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي، فَأَصَابَنِي مَا رَأَيْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغَضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کپکپی طاری ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں پکڑا اور فرمایا: اے علی! تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابھی آپ نے یہ آیت تلاوت کی تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں اُس آزمائش کا شکار نہ ہو جاؤں تو میں اپنے آپ پر قابو نہ پاسکا اور میری وہ حالت ہوئی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن تک کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ: جَاءَنِي جَعْفَرٌ الطَّيَالِسِيُّ فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ

ابن مخلد بیان کرتے ہیں: ابوبکر محمد بن خلف نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: جعفر طیالسی میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے مجھ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

محمد بن حنفیہ کا بیان

1282- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو، مَوْلَى بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

{سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا}

[مریم: 96]

قَالَ: لَا تَلْقَى مُؤْمِنًا اِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَهْلِ بَيْتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب رحمٰن' اُن کیلئے محبت پیدا کردے گا''۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم جس بھی مؤمن سے ملو گے اُس کے دل میں حضرت علی بن ابوطالب اور اُن کے اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی محبت موجود ہوگی۔

آخِرُ ذِكْرِ خِلَافَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

یہ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے حوالے سے آخری ذکر تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمَذْهَبُنَا اَنَّا نَقُولُ فِي الْخِلَافَةِ وَالتَّفْضِيلِ بِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ هٰذَا طَرِيقُ اَهْلِ الْعِلْمِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہمارا مسلک یہ ہے کہ ہم خلافت اور فضیلت کے بارے میں یہ کہتے ہیں: یہ پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ہے' پھر حضرت عمر' پھر حضرت عثمان اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم کو حاصل ہے' اہلِ علم کا یہی طریقہ ہے۔

امام شافعی و امام احمد کا فتویٰ

1283- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ: فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں:

الْخِلَافَةِ وَالتَّفْضِيلِ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

میں نے امام شافعی کو خلافت اور فضیلت کے حوالے سے یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم کو حاصل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَهٰذَا قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقَدْ أَثْبَتُّ مِنْ بَيَانِ خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مَا إِذَا نَظَرَ فِيهَا الْمُؤْمِنُ سَرَّهُ، وَزَادَهُ مَحَبَّةً لِلْجَمِيعِ، وَإِذَا نَظَرَ فِيهَا رَافِضِيٌّ خَبِيثٌ أَوْ نَاصِبِيٌّ ذَلِيلٌ مُهِينٌ، أَسْخَنَ اللهُ الْكَرِيمُ بِذٰلِكَ أَعْيُنَهُمَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، لِأَنَّهُمَا خَالَفَا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَاتَّبَعَا غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کو بیان کرنے میں اُس چیز کو برقرار رکھا ہے کہ جب کوئی مؤمن اس کا جائزہ لے گا تو اُس کو خوشی ہوگی اور ان تمام حضرات کے ساتھ اُس کی محبت زیادہ ہوگی اور جب کوئی خبیث رافضی، یا ذلیل کمتر ناصبی اس کو دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دنیا اور آخرت میں اُس کی آنکھوں کو گرم کرے گا کیونکہ یہ دونوں قسم کے لوگ، کتاب وسنت کے برخلاف رائے رکھتے ہیں اور صحابہ کرام کے طریقہ سے برخلاف رائے رکھتے ہیں اور اہلِ ایمان کے طریقہ کے علاوہ کی پیروی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 115].

''اور جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرتا ہے اور اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ (دوسرے راستہ) کی پیروی کرتا ہے تو ہم اُسے اُسی طرف پھیر دیں گے جس طرف اُس نے رُخ کیا ہے اور اُسے جہنم میں پہنچا دیں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے''۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر میری سنت کی پیروی کرنا اور ہدایت دینے والے اور ہدایت کا مرکز خلفاء کے طریقہ کی پیروی کرنا لازم ہے، تم اسے مضبوطی سے تھام کے رکھنا''۔

فَهُمْ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنِ اتَّبَعَهُمْ بِاِحْسَانٍ

(تو یہ خلفاءِ راشدین) حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے احسان کے ہمراہ ان کی پیروی کی۔

بَابُ ذِكْرِ تَثْبِيتِ مَحَبَّةِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ

باب: اہلِ ایمان کے دلوں میں حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی محبت کا پختہ ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مِنْ عَلَامَةِ مَنْ اَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ خَيْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَصِحَّةِ اِيمَانِهِمْ مَحَبَّتُهُمْ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اہلِ ایمان میں سے جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کرلیا ہو تو اُن کے ایمان کے صحیح ہونے کے ہمراہ ایک علامت یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتے ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

چار حضرات سے محبت

1284- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ زَنْجُوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ النُّعْمَانِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ هَؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ اِلَّا فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ

''ان چار افراد کی محبت صرف کسی مؤمن کے دل میں اکٹھی ہو گی: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی''۔

1284- رواه أبو نعيم في الحلية 5/203.

1285- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ النُّعْمَانِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ إِلَّا فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان چار افراد کی محبت کسی مؤمن کے دل میں ہی اکٹھی ہوگی: ابوبکر، عمر، عثمان اور علی''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان

1286- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالُوا: إِنَّ حُبَّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ وَكَذَبُوا، قَدْ جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبَّهُمَا بِحَمْدِ اللهِ فِي قُلُوبِنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حمید طویل بیان کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی محبت کسی مؤمن کے دل میں اکٹھی نہیں ہوسکتی، یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے الحمد للہ! ان دونوں حضرات کی محبت ہمارے دلوں میں اکٹھی کی ہے۔

1287- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالُوا: إِنَّ حُبَّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حمید بیان کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی محبت کسی مؤمن کے

يَجْتَمِعُ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ، وَكَذَبُوا. قَدِ اجْتَمَعَ حُبُّهُمَا بِحَمْدِ اللهِ فِي قُلُوبِنَا

دل میں اکٹھی نہیں ہو سکتی' یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں' الحمدللہ! ان دونوں حضرات کی محبت ہمارے دلوں میں اکٹھی ہوئی ہے۔

ابوشہاب کا قول

1288- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا شِهَابٍ، يَقُولُ: لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ إِلَّا فِي قُلُوبِ أَتْقِيَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوشہاب بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی محبت صرف اس اُمت کے پرہیزگار لوگوں کے دلوں میں اکٹھی ہو سکتی ہے۔

میمون بن مہران کا قول

1289- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ قَالَ: كَانَ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ: لَا يَسَعُنَا أَنْ نَسْتَغْفِرَ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَأَنَا أَقُولُ غَفَرَ اللهُ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

میمون بن مہران فرماتے ہیں:

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ ہم حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کیلئے دعائے مغفرت کریں' جبکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کی مغفرت کرے۔

1290- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الْعَبَّادَانِيُّ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن مقاتل عبادانی نے بعض اہلِ علم کے حوالے سے' حماد بن سلمہ کے حوالے سے' ایوب سختیانی سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ایوب سختیانی کا قول

1291- قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ أَوْضَحَ السَّبِيلَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُثْمَانَ فَقَدِ اسْتَنَارَ بِنُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى، وَمَنْ أَحْسَنَ الْقَوْلَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ

وَقَالَ ابْنُ حَبِيبٍ: وَمَنْ قَالَ الْحُسْنَى فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن مقاتل بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد کو حماد بن سلمہ کے حوالے سے ایوب سختیانی کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا: جو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ دین کو مضبوط کرتا ہے جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ راستہ کو واضح کرتا ہے جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے روشنی حاصل کرتا ہے اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ مضبوط رسّی کو تھام لیتا ہے جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہے وہ منافقت سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

ابن حبیب کہتے ہیں: جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں اچھے الفاظ استعمال کرتا ہے وہ منافقت سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید کی آیت کی تفسیر

1292- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ}

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم لوگ ایمان لے آؤ جس طرح لوگ ایمان لائے''۔

[البقرة: 13]

قَالَ: اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہاں لوگوں سے مراد حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

اَنْشَدَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الطَّيِّبِ لِبَعْضِهِمْ:

اِنِّي رَضِيتُ عَلِيًّا قُدْوَةً عَلَمًا
كَمَا رَضِيتُ عَتِيقًا صَاحِبَ الْغَارِ
وَقَدْ رَضِيتُ اَبَا حَفْصٍ وَشِيعَتَهُ
وَمَا رَضِيتُ بِقَتْلِ الشَّيْخِ فِي الدَّارِ
كُلُّ الصَّحَابَةِ عِنْدِي قُدْوَةٌ عِلْمٍ
فَهَلْ عَلَيَّ بِهٰذَا الْقَوْلِ مِنْ عَارٍ
اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي لَا اُحِبُّهُمُ
اِلَّا لِوَجْهِكَ فَاَعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ

ابوبکر بن ابوطیب نے ہمیں ان حضرات کے بارے میں یہ اشعار سنائے تھے:

"میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم میں پیشوا ہونے پر راضی ہوں (یعنی اُس پر یقین رکھتا ہوں) جس طرح میں حضرت عتیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں جو غار کے ساتھی ہیں اور میں حضرت ابوحفص (یعنی حضرت عمر) رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں سے بھی راضی ہوں اور میں ایک بزرگ کے گھر میں قتل (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت) سے راضی نہیں ہوں، تمام صحابہ میرے نزدیک علم کے پیشوا ہیں، تو کیا میرے نزدیک یہ عقیدہ رکھنے میں کوئی عار کی بات ہے، (اے اللہ!) اگر تُو یہ جانتا ہے کہ میں ان حضرات سے صرف تیری رضا کیلئے محبت رکھتا ہوں تو تُو مجھے آگ سے آزادی نصیب کر دے"۔

بَابُ ذِكْرِ اتِّبَاعِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ لِسُنَنِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. وَنَفَعَنَا بِحُبِّ الْجَمِيعِ

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا اپنے عہد خلافت کے دوران حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے طریقوں کی پیروی کرنے کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور ہمیں ان سب کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے!

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا حضرت

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَهَلْ غَيَّرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي خِلَافَتِهِ شَيْئًا مِمَّا سَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ؟

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے دوران کسی ایسی چیز کو تبدیل کیا تھا جسے حضرت ابوبکر یا حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے مقرر کیا تھا؟

ایک سوال کا جواب

قِيلَ لَهُ: مَعَاذَ اللهِ. بَلْ كَانَ لَهُمْ مُتَّبِعًا. وَسَيُذْكَرُ مِنْ ذَلِكَ مَا لَا يَخْفَى ذِكْرُهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ مِمَّنْ سَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مَذْهَبِ الرَّافِضَةِ وَالنَّاصِبَةِ. وَلَزِمَ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ. مِنْ ذَلِكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ لَمَّا وَلِيَ الْخِلَافَةَ أَجْرَى أَمْرَ فَدَكَ. وَقَبِلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ مَا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

تو اُس سے یہ کہا جائے گا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو ان حضرات کی پیروی کرنے والے فرد تھے۔ عنقریب اس حوالے سے یہ بات ذکر ہوگی جس کا ذکر علماء کے نزدیک مخفی نہیں ہے' وہ علماء جنہیں اللہ تعالیٰ نے رافضی اور ناصبی مسلک سے سلامتی عطا کی ہے اور جو سیدھے راستہ پر گامزن ہیں۔ اُن میں سی ایک بات یہ ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو اُنہوں نے باغِ فدک کے معاملہ کو اُسی طرح برقرار رکھا جیسے وہ پہلے تھا اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو قبول کیا کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا:

لَا نُوَرِّثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ.

''ہم (یعنی انبیاء کرام) کسی کو وارث نہیں بناتے' ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے''۔

أَعْنِي أَبَا بَكْرٍ الْقَائِلَ. فَلَمَّا أَفْضَتِ الْخِلَافَةُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَجْرَاهُ عَلَى مَا أَجْرَاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ عِنْدَهُ أَنَّ الْحَقَّ فِيمَا فَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَوْ كَانَ الْحَقُّ عِنْدَهُ فِي غَيْرِ مَا فَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ لَرَدَّهُ، وَلَمْ يَأْخُذْهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ. خِلَافُ مَا قَالَتْهُ الرَّافِضَةُ الْأَنْجَاسُ. وَهَذَا

میرا مطلب یہ ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو قبول کیا تھا۔ جب خلافت کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا تو اُنہوں نے باغِ فدک کو اُسی طرح برقرار رکھا جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے برقرار رکھا تھا تو گویا اُن کے نزدیک اُس باغ کے بارے میں حق طریقہ وہی تھا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا تھا' اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اختیار کیے ہوئے طریقہ کی بجائے حق اُن کے نزدیک کچھ اور ہوتا تو وہ اس

مَشْهُورٌ لَا يُمْكِنُ أَحَدٌ أَنْ يَقُولَ غَيْرَ هَذَا.

کو مسترد کر دیتے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے' اور یہ چیز اُس کے خلاف ہے جو رافضیوں نے بیان کی ہے۔ یہ بات مشہور ہے' کسی بھی شخص کیلئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کے برعکس رائے رکھے۔

فَأَمَّا مَا سَنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ يُغَيِّرْهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَاتَّبَعَهُ عَلَى ذَلِكَ

جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ جو طریقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شروع کیا تھا' اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تبدیل نہیں کیا اور اُس کی پیروی کی (تو اُس کی دلیل درج ذیل روایات ہیں:)

اہلِ نجران کا واقعہ

1293/1294- فَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جِنَادٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَالِحٍ الْمُرَادِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَّى الْعَصْرَ فَصُفَّ لَهُ أَهْلُ نَجْرَانَ صَفَّيْنِ، فَلَمَّا صَلَّى أَوْمَأَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَخْرَجَ كِتَابًا فَنَاوَلَهُ إِيَّاهُ، فَلَمَّا قَرَأَهُ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ نَجْرَانَ، أَوْ يَا أَصْحَابِي، هَذَا وَاللهِ خَطِّي بِيَدِي وَإِمْلَاءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَعْطِنَا مَا فِيهِ، قَالَ: وَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: إِنْ كَانَ رَادًّا عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمًا مَا فَالْيَوْمَ يُرَدُّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: لَسْتُ بِرَادٍّ عَلَى عُمَرَ الْيَوْمَ شَيْئًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد خیر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے عصر کی نماز ادا کی تو اہلِ نجران نے اُن کے پیچھے دو صفیں بنالیں' جب اُنہوں نے نماز ادا کر لی تو اُن میں سے ایک شخص نے اشارہ کیا تو دوسرے شخص نے ایک تحریر نکال کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پکڑائی' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے پڑھا تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' پھر اُنہوں نے اپنا سر اُٹھا کر اُن لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے اہلِ نجران! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے میرے ساتھیو! اللہ کی قسم! یہ میرے ہاتھ کی تحریر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی املاء کروائی ہوئی تحریر ہے۔ اُن لوگوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! پھر اس میں جو مذکور ہے آپ وہ ہمیں عطا کریں۔ راوی کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گیا' میں نے سوچا کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی

صَنَعَهُ. إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَجُلًا رَشِيدَ الْأَمْرِ، وَإِنَّ عُمَرَ أَخَذَ مِنْكُمْ خَيْرًا مِمَّا أَعْطَاكُمْ، وَلَمْ يُجْرِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا أَخَذَ مِنْكُمْ لِنَفْسِهِ، إِنَّمَا أَجْرَاهُ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ

چیز کو مسترد کرنا ہوا تو وہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو مسترد کر دیں گے' لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسی کسی چیز کو کالعدم قرار نہیں دیتا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی ہو' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جو معاملہ کے بارے میں رہنمائی کے مالک تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تم سے جو حاصل کیا وہ اُس سے زیادہ بہتر ہے جو اُنہوں نے تمہیں عطا کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تم سے جو کچھ لیا تھا اُسے اپنی ذات کیلئے استعمال نہیں کیا اُنہوں نے اُسے مسلمانوں کی جماعت کیلئے استعمال کیا تھا۔

1295- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الشَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سالم بن ابوالجعد کے حوالے سے منقول ہے۔

1296- وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كِتَابُكَ بِيَدِكَ، وَشَفَاعَتُكَ بِلِسَانِكَ، أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْدُدْنَا إِلَيْهَا. فَقَالَ: وَيْحَكُمْ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَجُلًا رَشِيدَ الْأَمْرِ، فَلَا أُغَيِّرُ شَيْئًا صَنَعَهُ عُمَرُ قَالَ الْأَعْمَشُ: وَكَانُوا يَقُولُونَ: لَوْ كَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: اہلِ نجران' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! آپ اپنے ہاتھ کے ذریعہ تحریر کر سکتے ہیں اور اپنی زبان کے ذریعہ سفارش کر سکتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ہمارے علاقوں سے نکال دیا تھا تو آپ ہمیں وہاں واپس بھجوا دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جنہیں رہنمائی نصیب ہوئی تھی' میں ایسی کسی چیز کو تبدیل نہیں کروں گا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی ہو۔

اعمش بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر حضرت علی رضی

فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ عَلَيْهِ لَاغْتَنَمَ

اللہ عنہ کے دل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف کچھ جذبات ہوتے' تو وہ اس موقع کو غنیمت سمجھتے۔

1297- هٰذِهِ وَاَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ اَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں:

اہلِ نجران' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے..... اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے جو حسبِ سابق ہے۔

1298- وَاَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قَالَ اَبُو عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْكُوفَةَ: مَا قَدِمْتُ لِاَحِلَّ عُقْدَةً عَقَدَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب کوفہ تشریف لائے تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: میں یہاں کسی ایسی گرہ کو کھولنے کیلئے نہیں آیا ہوں جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باندھا ہو۔

روافض کا ردّ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا رَدٌّ عَلَى الرَّافِضَةِ الَّذِينَ خُطِئَ بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَاَسْخَنَ اللّٰهُ تَعَالَى اَعْيُنَهُمْ، وَنَسَبُوا عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى مَا قَدْ بَرَّاَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا يَنْحِلُونَهُ اِلَيْهِ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْ عَلِمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ چیز رافضیوں کی تردید کرتی ہے جو حق کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھوں کو گرم کر دیا ہے' اُنہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف ایسی چیزیں منسوب کی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں لاتعلق رکھا تھا' یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کچھ چیزیں منسوب کرتے

عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ الْحَقَّ فِي غَيْرِ مَا حَكَمَ بِهِ اَبُو بَكْرٍ لَرَدَّهُ، وَلَمْ يَأْخُذْهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَلٰكِنْ عَلِمَ اَنَّ الْحَقَّ هُوَ الَّذِي فَعَلَهُ اَبُو بَكْرٍ. فَاَجْرَاهُ عَلَى مَا فَعَلَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. وَكَذَا فَعَلَ عُمَرُ فِي اَهْلِ نَجْرَانَ، وَكَذَا لَمَّا سَنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَجَمَعَ النَّاسَ عَلَيْهِ. اَحْيَا بِذٰلِكَ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّاهَا الصَّحَابَةُ فِي جَمِيعِ الْبُلْدَانِ. وَصَلَّاهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمَّا اَفْضَتِ الْخِلَافَةُ اِلَيْهِ، صَلَّاهَا وَاَمَرَ بِالصَّلَاةِ، وَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: نَوَّرَ اللهُ قَبْرَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، كَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَنَا وَقَالَ: اَنَا اَشَرْتُ عَلَى عُمَرَ بِذٰلِكَ.

ہیں' اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ پتا ہوتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو فیصلہ دیا ہے حق اُس کے خلاف ہے تو وہ اُس فیصلہ کو مسترد کر دیتے اور اس بارے میں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے' لیکن وہ یہ بات جانتے تھے کہ حق وہی ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے' تو اُنہوں نے اُسے اُسی طرح برقرار رکھا جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ نجران کے بارے میں جو کیا تھا اُس کا معاملہ بھی یوں ہے' اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمضان کے مہینہ میں قیام (یعنی نمازِ تراویح) کے طریقہ کا آغاز کیا تھا اور لوگوں کو اس پر جمع کیا تھا' اس کے ذریعہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا احیاء کیا تھا تو تمام علاقوں میں صحابہ کرام یہ نماز ادا کرتے رہے اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی یہ نماز ادا کرتے رہے' جب وہ خلیفہ بنے تو اُنہوں نے یہ نماز ادا کی اور اس نماز کی ادائیگی کا حکم دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں رحمت کے کلمات کہے اور ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن کرے جس طرح آپ نے ہماری مساجد کو روشن کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا تھا۔

وَهٰذَا رَدٌّ عَلَى الرَّافِضَةِ الَّذِينَ لَا يَرَوْنَ صَلَاتَهَا، خِلَافًا عَلَى عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَعَلَى جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ

تو یہ روایت بھی رافضیوں کی تردید کرتی ہے' جو اس نماز کو درست نہیں سمجھتے ہیں' وہ (یعنی روافض) اس بارے میں حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ عنہم' بلکہ تمام مسلمانوں کے برخلاف موقف رکھتے ہیں۔

نمازِ تراویح کے بارے میں مشورہ

1299- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ، بِبَابِ الشَّامِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَأَنَا حَرَّضْتُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ، وَرَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَخْبَرْتُهُ أَنَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَظِيرَةً؛ يُقَالُ لَهَا: حَظِيرَةُ الْقُدُسِ، فِيهَا قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمْ: الرُّوحُ، فَإِذَا جَاءَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اسْتَأْذَنُوا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي النُّزُولِ إِلَى الدُّنْيَا، فَلَا يَمُرُّونَ بِأَحَدٍ يُصَلِّي، أَوْ يَسْتَقْبِلُونَهُ فِي طَرِيقٍ إِلَّا أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ بَرَكَةٌ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَنْ، وَاللهِ يَا أَبَا الْحَسَنِ، نَعْرِضُ النَّاسَ لِلْبَرَكَةِ، فَأَمَرَهُمْ بِالْقِيَامِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اصبغ بن نباتہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی ترغیب دی تھی کہ رمضان کے مہینہ میں نوافل ادا کیے جائیں' میں نے اُنہیں بتایا کہ ساتویں آسمان کے اوپر ایک حظیرہ ہے جس کا نام حظیرۃ القدس ہے' اُس میں ایک قوم ہے جس کا نام الروح ہے' جب شبِ قدر آتی ہے تو وہ قوم اپنے پروردگار سے دنیا کی طرف نازل ہونے کی اجازت مانگتی ہے' وہ جس بھی شخص کے پاس سے گزرتے ہیں جو نماز ادا کر رہا ہو یا جس بھی شخص کو راستہ میں ملتے ہیں تو اُس شخص کو اُن سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: اے ابوالحسن! اللہ کی قسم! ایسی صورت میں تو ہم لوگوں کو ضرور برکت کیلئے پیش کریں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نوافل ادا کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

1300- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ السَّرَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں رمضان میں نمازِ

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: أَمَّنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: وَمَرَّ بِبَعْضِ مَسَاجِدِ أَهْلِ الْكُوفَةِ، وَهُمْ يُصَلُّونَ الْقِيَامَ فَقَالَ:

تراویح پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُن کا گزر اہلِ کوفہ کی کسی مسجد کے پاس سے ہوا' وہ لوگ اُس وقت نمازِ تراویح ادا کر رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نَوَّرَ اللهُ قَبْرَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ كَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَنَا

''اے خطاب کے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن کرے جس طرح آپ نے ہماری مساجد کو روشن کیا ہے''۔

نمازِ تراویح کا حکم دینا

1301- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ الْعَتَكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ يَعْنِي ابْنَ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوالحسناء بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو پانچ ترویحوں میں بیس رکعت (نمازِ تراویح) پڑھائے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَهَكَذَا بَايَعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي جَمْعِهِ الْمُصْحَفَ، وَصَوَّبَ رَأْيَهُ فِي جَمْعِهِ، وَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ جَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَنْكَرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جو قرآنِ مجید کو جمع کرنے کے حوالے سے تھی' اُنہوں نے قرآن کو جمع کرنے کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے کو درست قرار دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: سب سے پہلے قرآن کو حضرت ابوبکر صدیق نے جمع کیا تھا۔ اسی طرح حضرت علی

اللّٰهُ وَجْهَهُ عَلَى طَوَائِفَ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ مِمَّنْ عَابَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِجَمْعِهِ لِلْمُصْحَفِ. فَأَنْكَرَ عَلَيْهِمْ اِنْكَارًا شَدِيدًا خِلَافَ مَا قَالَتْهُ الرَّافِضَةُ

بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ ایسے لوگوں کا انکار کیا تھا جنہوں نے قرآنِ مجید جمع کرنے کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تھی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کا شدت کے ساتھ انکار کیا تھا اور یہ چیز اُس چیز کے برخلاف ہے' جو رافضیوں نے بیان کی ہے۔

قرآن کو مصحف کی شکل میں جمع کرنا

1302- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد خیر بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''قرآنِ مجید کے بارے میں سب سے زیادہ اجر حضرت ابوبکر کو حاصل ہوگا کیونکہ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے قرآنِ مجید کو مصحف کی شکل میں جمع کیا''۔

1303- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ، هُوَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد خیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ' حضرت ابوبکر پر رحم کرے! وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے قرآن کو دو لوحوں کے درمیان میں (یعنی مصحف کی شکل میں) جمع کیا''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جمع قرآن

1304 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَيْفٍ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَخِي هَنَّادِ بْنِ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ الْأُسَيِّدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ جَرْوَلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ جعفی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

أَيُّهَا النَّاسُ؛ اللهَ اللهَ، وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَوْلَكُمْ: حَرَّاقُ الْمَصَاحِفِ، فَوَاللهِ مَا حَرَقَهَا إِلَّا عَنْ مَلَإٍ مِنَّا أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَنَا فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْقِرَاءَةِ الَّتِي قَدِ اخْتَلَفَ فِيهَا النَّاسُ، يَلْقَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَيَقُولُ: قِرَاءَتِي خَيْرٌ مِنْ قِرَاءَتِكَ، وَقِرَاءَتِي أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَتِكَ، وَهَذَا شَبِيهٌ بِالْكُفْرِ. فَقُلْنَا: مَا الرَّأْيُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: أَرَى أَنْ أَجْمَعَ النَّاسَ عَلَى مُصْحَفٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّكُمْ إِنِ اخْتَلَفْتُمُ الْيَوْمَ كَانَ مَنْ بَعْدَكُمْ أَشَدَّ اخْتِلَافًا،

"اے لوگو! اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلو اختیار کرنے سے بچو اور یہ کہنے سے بچو کہ مصحف کو پھاڑ دیا جائے' اللہ کی قسم! اس کو ہمارے مقابلہ میں پھاڑا جائے گا' یعنی حضرت محمد ﷺ کے اصحاب کے مقابلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمع کیا اور اُنہوں نے کہا: اس قرأت کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے جس کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے؟ ایک شخص دوسرے سے ملتا ہے اور کہتا ہے: میری قرأت' تمہاری قرأت سے زیادہ بہتر ہے' یا میری قرأت' تمہاری قرأت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے' تو یہ چیز کفر کے مشابہ ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! پھر اس بارے میں رائے کیا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں لوگوں کو ایک مصحف پر اکٹھا

فَقُلْنَا: فَنِعْمَ مَا رَأَيْتَ، فَأَرْسَلَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: يَكْتُبُ أَحَدُكُمَا وَيُمْلِ الْآخَرُ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمَا فِي شَيْءٍ فَارْفَعَاهُ إِلَيَّ، فَكَتَبَ أَحَدُهُمَا وَأَمْلَى الْآخَرُ، فَمَا اخْتَلَفَا فِي شَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا فِي حَرْفٍ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: التَّابُوتُ. وَقَالَ الْآخَرُ: التَّابُوهُ، فَرَفَعَاهُ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: التَّابُوتُ.

کردوں کیونکہ اگر تم نے آج اس بارے میں اختلاف کیا تو تمہارے بعد یہ اختلاف اور زیادہ شدید ہو جائے گا۔ تو ہم نے کہا: ٹھیک ہے! جو آپ سمجھتے ہیں وہ درست ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا اور فرمایا: تم دونوں میں سے ایک تحریر کرے گا اور دوسرا املاء کروائے گا' جب دونوں کے درمیان کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو تو وہ مقدمہ میرے سامنے پیش کرنا۔ تو اُن دونوں میں سے ایک تحریر کرتا تھا اور دوسرا املاء کرواتا تھا' ان حضرات کے درمیان اللہ کی کتاب کے بارے میں کسی چیز میں اختلاف نہیں ہوا' صرف سورۃ البقرہ میں موجود ایک حرف کے بارے میں اختلاف ہوا' اُن میں سے ایک صاحب کا کہنا تھا کہ یہ لفظ تابوت ہے' جبکہ دوسرے کا کہنا ہے: یہ تابوہ ہے' ان دونوں حضرات نے اپنا مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ لفظ تابوت ہے۔

قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْ وُلِّيتُ مِثْلَ الَّذِي وَلِيَ لَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِي صَنَعَ

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے' اگر اُس وقت میں خلیفہ ہوتا تو میں بھی اُسی طرح کرتا جس طرح اُنہوں نے کیا تھا۔

قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ لِسُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ: اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؟ قَالَ: اللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

راوی بیان کرتے ہیں: تو حاضرین نے سوید بن غفلہ سے دریافت کیا: اُس اللہ کی قسم ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! کیا آپ نے خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو سوید بن غفلہ نے جواب دیا: اُس اللہ کی قسم ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی خود یہ بات سنی ہے۔

1305- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قَادِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

لَوْ وُلِّيتُ لَفَعَلْتُ الَّذِي فَعَلَ عُثْمَانُ.

يَعْنِي فِي الْمَصَاحِفِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''اگر میں خلیفہ ہوتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا تھا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ قرآنِ مجید کے بارے میں ویسا ہی کرتا۔

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَمِنْ أَصَحِّ الدَّلَائِلِ وَأَوْضَحِ الْحُجَجِ عَلَى كُلِّ رَافِضِيٍّ مُخَالِفٍ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ لَمْ يَزَلْ يَقْرَأُ بِمَا فِي مُصْحَفِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَلَمْ يُغَيِّرْ مِنْهُ حَرْفًا وَاحِدًا، وَلَا قَدَّمَ حَرْفًا عَلَى حَرْفٍ وَلَا أَخَّرَ، وَلَا زَادَ فِيهِ وَلَا نَقَصَ، وَلَا قَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ فَعَلَ فِي هَذَا الْمُصْحَفِ شَيْئًا لِي أَنْ أَفْعَلَ غَيْرَهُ. مَا يُحْفَظُ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْ هَذَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَهَكَذَا وَلَدُهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. لَمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو صحیح ترین دلائل اور واضح ترین حجتوں کے ذریعہ ہر رافضی کے خلاف یہ بات واضح ہو جاتی ہے جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مسلک کے برخلاف رائے رکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل اُس مصحف کی تلاوت کرتے رہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیار کروایا تھا' اُنہوں نے اُس میں سے ایک حرف کو بھی تبدیل نہیں کیا' ایک حرف کو بھی دوسرے سے پہلے نہیں کیا' دوسرے کے بعد نہیں کیا' اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا' کوئی کمی نہیں کی' یا اُنہوں نے یہ نہیں کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس مصحف میں ایک ایسا کام کیا ہے کہ اگر میرے پاس اختیار ہوتا تو میں اُس کے برخلاف کرتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس بارے میں کوئی بھی چیز مستند طور پر منقول نہیں

يَزَالُوا يَقْرَءُونَ بِمَا فِي مُصْحَفِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَتَّى فَارَقُوا الدُّنْيَا، وَهَكَذَا أَصْحَابُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَزَالُوا يُقْرِئُونَ الْمُسْلِمِينَ بِمَا فِي مُصْحَفِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَا يَجُوزُ لِقَائِلٍ أَنْ يَقُولَ غَيْرَ هَذَا، مَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا فَقَدْ كَذَبَ، وَأَتَى بِخِلَافِ مَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ.

ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولادِ امجاد بھی مسلسل اُسی قرآن کی تلاوت کرتے رہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تیار کیا ہوا مصحف تھا یہاں تک کہ یہ حضرات دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد بھی مسلمانوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تیار کردہ مصحف کے مطابق قرآن کی تعلیم دیتے رہے کسی بھی شخص کیلئے اس کے برخلاف رائے رکھنا درست نہیں ہے' جو شخص ایسا کہے گا وہ جھوٹ بولے گا اور اُس چیز کے برخلاف رائے رکھے گا جس پر اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مُرَادُنَا مِنْ هَذَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَزَلْ مُتَّبِعًا لِمَا سَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، مُتَّبِعًا لَهُمْ، يَكْرَهُ مَا كَرِهُوا، وَيُحِبُّ مَا أَحَبُّوا، حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ شَهِيدًا، الَّذِي لَا يُحِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہاں ہماری مراد یہ تھی کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ مسلسل اُس چیز کی پیروی کرتے رہے جس طریقہ کا آغاز حضرت ابوبکر' یا حضرت عمر' یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے کیا تھا' یہ اُن حضرات کی پیروی کرتے رہے اور اُس چیز کو ناپسند کرتے رہے جسے اُن حضرات نے ناپسند کیا تھا اور اُس چیز کو پسند کرتے رہے جسے اُن حضرات نے پسند کیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید ہونے کے طور پر وفات دے دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جن کے ساتھ کوئی پرہیزگار مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی بدنصیب منافق ہی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھے گا۔

بَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: الْمَحْمُودُ اللهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَصَلَّى اللهُ عَلَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) لائقِ تعریف ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام نازل کرے جو نبی

مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّهُ قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِفَضَائِلِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَلِفَضَائِلِ الْعَشَرَةِ، أَوَّلُهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَضَائِلُ عَلَى الْإِنْفِرَادِ نَذْكُرُهَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى. وَلِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَضَائِلُ اجْتَمَعَا فِيهَا، نَذْكُرُ فَضْلَهُمَا جَمِيعًا، وَلِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَضَائِلُ خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهَا، نَذْكُرُهَا إِنَّ شَاءَ اللهُ عَلَى حَسَبِ مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا وَاللهُ الْمُوَفِّقُ

بَابُ تَصْدِيقِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ أَوَّلُ النَّاسِ إِسْلَامًا

1306- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُغْرٍ الدَّوْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَنْ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ

ہیں اور اُن کی آل پر بھی نازل کرے! آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ ہم نے اس سے پہلے مہاجرین اور انصار اور عشرہ مبشرہ کے فضائل ذکر کیے ہیں جن میں سب سے پہلے فرد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کچھ انفرادی فضائل ہیں جن کو ہم ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے کچھ فضائل ایسے ہیں جو ان دونوں میں پائے جاتے ہیں تو ہم ان دونوں حضرات کی فضیلت کا ذکر کریں گے پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اُن فضائل کا ذکر کریں گے جو خاص اللہ تعالیٰ نے اُنہیں عطا کیے تھے اگر اللہ نے چاہا۔ یہ اُس کے مطابق ہو گا جو ہمیں سہولت میسر ہوگی باقی اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرنے والا ہے۔

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنا اور آپ رضی اللہ عنہ کا سب سے پہلے اسلام قبول کرنا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے! کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر نہیں سنا ہے:

عَنْہُ:

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِي ثِقَةٍ
فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَفْضَلَهَا
اِلَّا النَّبِيَّ وَاَوْلَاهَا بِمَا حَمَلَا
وَالثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُودَ شِيمَتُهُ
وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

''جب تم کسی قابلِ اعتماد بھائی کے حوالہ سے کسی غم کو یاد کرو تو اپنے بھائی ابوبکر کو اُن کے طرزِ عمل کے حوالہ سے یاد رکھنا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ باقی سب مخلوق میں سب سے بہتر' سب سے زیادہ پرہیزگار' سب سے زیادہ فضیلت والے اور اس حیثیت کے سب سے زیادہ لائق فرد ہیں' وہ دوسرے اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) پیچھے چلنے والے ہیں جن کا طور طریقہ قابلِ تعریف ہے اور لوگوں میں وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی''۔

سبقتِ اسلام

1307- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُغْرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ؟ قَالَ: اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِي ثِقَةٍ
فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَعْدَلَهَا
بَعْدَ النَّبِيِّ وَاَوْلَاهَا بِمَا حَمَلَا
الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر نہیں سنا ہے:

''جب تم کسی قابلِ اعتماد بھائی کے حوالہ سے کسی غم کو یاد کرو تو اپنے بھائی ابوبکر کو اُن کے طرزِ عمل کے حوالہ سے یاد رکھنا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ باقی سب مخلوق میں سب سے بہتر' سب سے زیادہ پرہیزگار' سب سے زیادہ فضیلت والے اور اس حیثیت کے سب سے زیادہ لائق فرد ہیں' وہ دوسرے اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) پیچھے چلنے والے ہیں جن

وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمُ صَدَّقَ الرُّسُلَا

کا ساتھ (یا موجودگی) قابلِ تعریف ہے اور لوگوں میں وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی"۔

1308- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ اَمْلَاهُ عَلَيَّ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ. عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا؟ اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس بارے میں سب سے زیادہ حق رکھنے والا نہیں ہوں' کیا میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا فرد نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں۔

حضرت ابوبکر کا لوگوں سے سوال

1309- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا؟ اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس بارے میں سب سے زیادہ حق رکھنے والا نہیں ہوں! کیا میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں۔

حضرت زید کا بیان اور ابراہیم نخعی کا تبصرہ

1310- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَبِنْدَارٌ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ، فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سب سے پہلے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم کے سامنے کیا تو اُنہوں نے اس کا انکار کیا اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

1311- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحمزہ انصاری بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے والے فرد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَأَنْكَرَهُ، وَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر ابراہیم سے کیا تو اُنہوں نے اس کا انکار کیا اور بولے: وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

1312- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي يَعْنِي اَحْمَدَ بْنَ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مغیرہ نے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے:

سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

1313- وَحَدَّثَنَا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ اَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَبُو بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مغیرہ نے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد ہیں۔

اکابر اہلِ علم کا موقف

1314- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُونَ قَالَ: اَدْرَكْتُ مَشْيَخَتَنَا وَمَنْ نَاْخُذُ عَنْهُ، مِنْهُمْ: رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيُّ يَقُولُونَ: اَبُو بَكْرٍ اَوَّلُ الرِّجَالِ اِسْلَامًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن یعقوب ماجشون بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے مشائخ اور جن حضرات سے ہم نے استفادہ کیا ہے اُن کو اس بات کا قائل پایا ہے اُن میں ربیعہ بن ابوعبدالرحمن محمد بن منکدر عثمان بن محمد اخنسی شامل ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد ہیں۔

1315- وَحَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مَشْيَخَتَنَا اَهْلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن یعقوب بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے اساتذہ کو جو علمِ فقہ کے ماہرین ہیں انہیں یہ

الْفِقْهِ مِنْهُمْ: سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ يَذْكُرُونَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ

بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اُن حضرات میں سعد بن ابی ابراہیم' صالح بن کیسان' ربیعہ بن ابوعبدالرحمن' عثمان بن محمد اخنسی اور دیگر حضرات شامل ہیں' ان سب حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے پہلے فرد ہیں۔

ابتداء میں اسلام قبول کرنے والے افراد

1316- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَصُهَيْبٌ، وَالْمِقْدَادُ، وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

سب سے پہلے سات افراد نے اپنے اسلام کا اظہار کیا تھا: نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمار' اُن کی والدہ سیدہ سمیہ' حضرت صہیب' حضرت مقداد اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم۔

1317- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ أَوَّلُ مَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے سات افراد نے اسلام کا اظہار کیا تھا: اللہ کے رسول ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمار' اُن کی والدہ سیدہ سمیہ'

1316- رواه ابن ماجه:150، والحاكم:284/3.

1317- انظر السابق.

أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ سَبْعَةٌ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَصُهَيْبٌ، وَبِلَالٌ، وَالْمِقْدَادُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت صہیب' حضرت بلال اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

حضرت ابوبکر کا حضرت علی وزبیر سے مکالمہ

1318- حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَدْ عَلِمْتَ أَنِّي كُنْتُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَبْلَكَ قَالَ: صَدَقْتَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَمَدَّ يَدَهُ فَبَايَعَهُ، فَلَمَّا جَاءَ الزُّبَيْرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي كُنْتُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَبْلَكَ؟ قَالَ: فَمَدَّ يَدَهُ فَبَايَعَهُ

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ اس معاملہ میں' میں آپ سے پہلے ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ نے سچ کہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی' جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ میں اس معاملہ میں آپ سے پہلے ہوں (یعنی میں نے آپ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا)۔ راوی کہتے ہیں: تو اُنہوں نے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔

''صدیق'' کے لقب کی وجہ تسمیہ

1319- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد جلدی سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بولے: یہ آپ کے آقا ہیں' اُن کا یہ کہنا ہے کہ اُنہیں گزشتہ رات بیت المقدس

حَدِيثِهِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سَعَى رِجَالٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا: هَذَا صَاحِبُكَ، يَزْعُمُ أَنَّهُ قَدْ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَوَ قَالَ ذَاكَ ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَنَا أَشْهَدُ إِنْ كَانَ قَالَ ذَاكَ لَقَدْ صَدَقَ قَالُوا: تُصَدِّقُهُ بِأَنَّهُ جَاءَ إِلَى الشَّامِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَرَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَعَمْ أُصَدِّقُهُ بِأَبْعَدَ مِنْ ذَلِكَ، أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، فَلِذَلِكَ سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تک سیر کروائی گئی اور پھر اُسی رات میں یہ واپس بھی آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر اُنہوں نے یہ بات کہی ہے تو اُنہوں نے سچ کہا ہوگا۔ اُن لوگوں نے کہا: کیا آپ اُن کی اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ وہ ایک ہی رات میں شام چلے بھی گئے اور صبح ہونے سے پہلے وہاں سے واپس بھی آ گئے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں تو اس سے بھی زیادہ بعید باتوں کے حوالے سے اُن کی تصدیق کرتا ہوں' میں تو صبح وشام آسمانوں سے آنے والی خبروں کے حوالے سے اُنہیں سچا قرار دیتا ہوں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) تو اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ''صدیق'' کا نام دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک انصاری کو تنبیہ

1320- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْضُ الْمُعَاتَبَةِ، فَاعْتَذَرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے درمیان لڑائی ہوگئی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کے سامنے معذرت پیش کی تو اُس نے معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت غصہ آیا' جب شام ہوئی تو وہ صاحب آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے منہ موڑ لیا' وہ صاحب اُٹھے اور بائیں طرف آ کر بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر

1320- رواه البخاري:4640 بنحوه.

اللهُ عَنْهُ اِلَيْهِ. فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَ. قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجْدُهُ. فَلَمَّا رَاحَ اَقْبَلَ الرَّجُلُ فَجَلَسَ اِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ. فَقَامَ فَجَلَسَ عَنْ شِمَالِهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ قَامَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ. اِنِّي قَدْ اَرَى اَنَّكَ تُعْرِضُ عَنِّي. وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لِشَيْءٍ بَلَغَكَ عَنِّي اَوْ لِسُخْطٍ فِي نَفْسِكَ عَلَيَّ. فَمَا خَيْرُ دُنْيَايَ وَاَنْتَ تُعْرِضُ عَنِّي. وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَحْيَا فِي الدُّنْيَا سَاعَةً وَاَنْتَ سَاخِطٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ الَّذِي ابْتَدَاكَ اَبُو بَكْرٍ فَاَبَيْتَ اَنْ تَقْبَلَ مِنْهُ. اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي اِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ وَقَالَ صَاحِبِي: صَدَقْتَ ثُمَّ قَالَ: هَلْ اَنْتُمْ تَارِكِيَّ وَصَاحِبِي؟ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكِيَّ وَصَاحِبِي؟ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكِيَّ وَصَاحِبِي؟

اُن سے منہ موڑ لیا' پھر وہ صاحب کھڑے ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے پھر اُن سے منہ موڑ لیا' اُن صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجھ سے منہ موڑ رہے ہیں اور مجھے اندازہ ہے کہ آپ ایسا کسی ایسی وجہ سے کر رہے ہوں گے جو آپ کو میرے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہوگی' یا آپ کو مجھ سے کسی بات پر ناراضگی ہوگی' تو میرے پاس دنیا میں کیا بھلائی باقی رہ جائے گی کہ اگر آپ مجھ سے منہ موڑ لیں' اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ میں دنیا میں ایک گھڑی بھی زندہ نہ رہوں جبکہ آپ مجھ سے ناراض ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہی وہ شخص ہو کہ ابوبکر نے تمہارے سامنے معذرت کی تھی اور تم نے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا' اللہ تعالیٰ نے مجھے تم سب لوگوں کی طرف مبعوث کیا تھا تو تم سب لوگوں نے پہلے یہ کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں اور میرے ساتھی (یعنی حضرت ابوبکر) نے یہ کہا کہ آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ مجھے اور میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے! کیا تم مجھے اور میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے! کیا تم مجھے اور میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے۔

بَابُ ذِكْرِ مُوَاسَاةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَاَهْلِهِ

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اپنی جان' مال اور اہلِ خانہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دینا

1321- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1321 رواه الحميدي: 250، وعزاه الهيثمي في المجمع 51/9.

مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مَا نَفَعَنَا مَالٌ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

"کسی بھی مال نے ہمیں اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے ہمیں نفع دیا ہے"۔

نبی اکرم ﷺ کی تحسین

1322- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا نَفَعَنَا مَالٌ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

"کسی بھی مال نے ہمیں اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے ہمیں نفع دیا ہے"۔

1323- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

1322- انظر السابق۔

1323- رواه أحمد 2/253 والنسائي: 8110 وابن ماجه: 94.

مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ اَبِي بَكْرٍ

''کسی بھی مال نے مجھے اُتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے نفع دیا ہے''۔

قَالَ: فَبَكَى اَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: هَلْ اَنَا وَمَالِي اِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اور میرا مال' آپ ہی کی ملکیت ہے۔

1324- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَالْمُخَرِّمِيُّ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ اَبِي بَكْرٍ

''کسی بھی مال نے مجھے اُتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے نفع دیا ہے''۔

قَالَ: فَبَكَى اَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: هَلْ اَنَا وَمَالِي اِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اور میرا مال' آپ ہی کیلئے ہیں۔

1325- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ النَّطَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَرْطَاةُ اَبُو حَاتِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

1324- انظر السابق-

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا أَحَدٌ أَعْظَمُ عِنْدِي يَدًا مِنْ أَبِي بَكْرٍ، وَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَأَنْكَحَنِي ابْنَتِهِ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اور کسی نے بھی ابوبکر سے زیادہ اچھا سلوک میرے ساتھ نہیں کیا' اُس نے اپنی جان اور مال کے حوالے سے میرا ساتھ دیا اور اپنی بیٹی کے ساتھ میرا نکاح کروایا"۔

حضرت ابوبکر کے مخصوص دروازے کو کھلا رکھنا

1326 - وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، أَنَّ أَبْوَابًا، كَانَتْ مُفَتَّحَةً فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَسُدَّتْ غَيْرَ بَابِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا: أَمَرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبْوَابِنَا فَسُدَّتْ غَيْرَ بَابِ أَبِي بَكْرٍ خَلِيلِهِ، فَبَلَغَهُ فَقَامَ فِيهِمْ، فَقَالَ: أَتَقُولُونَ: سَدَّ أَبْوَابَنَا وَتَرَكَ بَابَ خَلِيلِهِ، فَلَوْ كَانَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ كَانَ هُوَ خَلِيلِي، وَلَكِنِّي خَلِيلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي؟ فَقَدْ وَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَقَالَ لِي: صَدَقَ وَقُلْتُمْ: كَذَبَ

جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مسجد کے کئی دروازے کھلے ہوتے تھے' آپ ﷺ کے حکم کے تحت اُنہیں بند کر دیا گیا صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آمد والا مخصوص دروازہ بند نہیں کیا گیا۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول نے ہمارے دروازوں کے بارے میں حکم دیا کہ اُنہیں بند کر دیا جائے اور حضرت ابوبکر کے دروازہ کے بارے میں یہ حکم نہیں دیا جو اللہ کے رسول ﷺ کے دوست ہیں۔ جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ کہتے ہو کہ ہمارے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں اور آپ ﷺ نے اپنے خلیل کے دروازہ کو ترک کر دیا ہے' اگر تم میں سے کوئی شخص میرا خلیل ہوتا تو اُسی نے میرا خلیل ہونا تھا لیکن میں اللہ کا خلیل ہوں' کیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے ہو' اُس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ میرا بھرپور ساتھ دیا' اُس نے اُس وقت مجھے یہ کہا کہ یہ سچ کہہ رہے ہیں جب تم نے یہ کہا تھا کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں۔

1327 - وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1327- رواہ البخاری:466، ومسلم:2382.

حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَزَرِيُّ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ:

إِنَّ آمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اپنے ساتھ اور مال کے اعتبار سے میرے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے' اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو خلیل بنالیتا' البتہ اسلام کی دوستی اور محبت کا حکم مختلف ہے' مسجد میں موجود ہر دروازہ کو بند کر دیا گیا صرف ابوبکر والے دروازے (کو بند نہ کیا جائے)''۔

1328 - وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَلِمَ أَنَّهُ يُرِيدُ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دنیا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے درمیان اختیار دیا گیا تو اُس بندہ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو اختیار کر لیا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اُنہیں یہ پتا چل گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی ذات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سُدُّوا الْاَبْوَابَ الشَّوَارِعَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ اَبِي بَكْرٍ. فَاِنِّي لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَفْضَلَ عِنْدِي يَدًا فِي الصُّحْبَةِ مِنْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

"مسجد کے باہر کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر دو صرف ابوبکر کا دروازہ بند نہ کرنا کیونکہ مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اپنے ساتھ کے حوالے سے میرے ساتھ ابوبکر سے زیادہ اچھا سلوک کیا ہو"۔

قرآن کی آیت کی وضاحت

1329- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیرؒ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{فَاَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

"تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی"۔

قَالَ: عَلَى اَبِي بَكْرٍ؛ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزَلِ السَّكِينَةُ مَعَهُ

سعید بن جبیر کہتے ہیں: یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نازل کی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تو ہر وقت سکینت موجود ہوتی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ مَعَهُ فِي الْغَارِ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَوَقَفُوا عَلَى الْغَارِ حَزِنَ اَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں تھے' اُس وقت مشرکین آئے تھے اور غار کے کنارے پر کھڑے ہو گئے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مشرکین کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں پریشان ہو گئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا تھا: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

{لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللهُ

"تم غمگین نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے' تو اللہ

سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]
عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی"۔
یہاں مراد یہی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سکینت نازل کی۔

بَابُ ذِكْرِ قَضَاءِ أَبِي بَكْرٍ دَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِدَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرض ادا کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدے پورے کیے تھے

1330- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ قَدِمَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا قَالَ جَابِرٌ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا' اتنا دوں گا' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین مرتبہ تمہیں اتنا دوں گا لیکن بحرین سے مال آنے سے پہلے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا جب وہ مال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا تو اُس نے یہ اعلان کیا: جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض دینا ہو' یا جس کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو وہ میرے پاس آ جائے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا دوں گا' یعنی تین مرتبہ دوں گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے وہ مانگا لیکن اُنہوں نے مجھے نہیں دیا' پھر میں اُن کے پاس آیا لیکن اُنہوں نے مجھے نہیں دیا' پھر میں اُن کے پاس آیا لیکن اُنہوں نے مجھے نہیں دیا۔ میں نے اُن سے کہا: میں آپ کے پاس آیا ہوں اور آپ نے مجھے

1330- رواه البخاري: 2598' ومسلم: 2314۔

يُعْطِنِي، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ اَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَاِمَّا اَنْ تُعْطِيَنِي وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ: اَقُلْتَ: تَبْخَلُ عَنِّي؟ وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ؟ قَالَهَا ثَلَاثًا. مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اُعْطِيَكَ

نہیں دیا' یا تو آپ مجھے ادائیگی کر دیں' یا پھر یہ ہے کہ آپ میرے حوالے سے بخل سے کام لے رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ آپ میرے حوالے سے بخل سے کام لے رہے ہیں! بخل سے زیادہ بُری بیماری اور کون سی ہو سکتی ہے۔ یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور پھر بولے: میں نے پہلی مرتبہ تمہیں نہیں دیا تھا لیکن میں یہ ارادہ رکھتا تھا کہ میں وہ تمہیں ضرور دوں گا۔

حضرت جابر کا واقعہ

1331- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: حَثَيْتُ حَثْيَةً، فَقَالَ لِي اَبُو بَكْرٍ: عِدَّهَا، فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ دونوں لپ بھر لیے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم انہیں شمار کرو! میں نے اُنہیں شمار کیا تو وہ پانچ سو (درہم یا دینار) تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کی مانند دو مرتبہ اور لے لو۔

1332- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا:

اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا۔ تو بحرین کا مال آنے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا' جب

1331- رواه البخاري: 4383 ومسلم: 2314.

1332- انظر السابق.

لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ۔۔ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

بحرین کا مال آیا..... (اُس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے۔

1333- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَبَسَطَ يَدَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ جَابِرٌ: فَعَدَّ فِي يَدَيَّ خَمْسَمِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تو علاء بن حضرمی کی طرف سے کچھ مال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض دینا ہو' یا جس کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اتنا اور اتنا اور اتنا دیں گے۔ اُنہوں نے اپنا ہاتھ تین مرتبہ پھیلا کر یہ بات بیان کی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو اُنہوں نے میرے دونوں ہاتھوں میں پانچ سو پھر پانچ سو اور پھر پانچ سو (درہم یا دینار) شمار کر کے دیئے۔

1334- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1333 انظر:1331.

-1334 انظر:1331.

يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ اَيْضًا يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَزَادَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَدِمَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ، فَاَمَرَ مُنَادِيًا: مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنِي، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ؛ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثَى اَبُو بَكْرٍ مَرَّةً، فَقَالَ لِي: عِدَّهَا. فَعَدَدْتُهَا. فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ پھیلا کر یہ بات ارشاد فرمائی تھی، لیکن بحرین کا مال آنے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا، وہ مال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے منادی کو حکم دیا (کہ وہ یہ اعلان کرے:) جس شخص کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا تھا یا جس شخص کا کوئی قرض دینا تھا وہ میرے پاس آ جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اُٹھا اور میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کے ساتھ مال بھرا اور مجھ سے فرمایا: اسے شمار کرو! میں نے اُسے شمار کیا تو وہ پانچ سو درہم تھے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دو گنا مزید لے لو۔

بَابُ ذِكْرِ قِصَّةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْغَارِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں موجود ہونے کا واقعہ

1335- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1335- رواه أبو نعيم في الحلية 33/1.

زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْغَارِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي فَأَدْخُلُ قَبْلَكَ، فَإِنْ كَانَ شَيْءٌ كَانَ بِي، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَالْتَمَسَ الْغَارَ بِيَدِهِ وَشَقَّ ثَوْبَهُ، فَكُلَّمَا رَأَى جُحْرًا فِي الْغَارِ أَلْقَمَهُ ثَوْبَهُ، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَوْبِهِ أَجْمَعَ، وَبَقِيَ جُحْرٌ مِنْهَا، فَوَضَعَ عَقِبَهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْخُلِ الْغَارَ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَيْنَ ثَوْبُكَ؟، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنِّي قَدِ اسْتَجَبْتُ لَكَ

قَالَ أَنَسٌ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ كَأَنَّهُ بَيْتُهُ، وَيَصْنَعُ بِمَالِ أَبِي بَكْرٍ كَمَا يَصْنَعُ بِمَالِهِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب غار کی رات آئی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے پہلے اندر داخل ہو جاؤں کیونکہ اگر کوئی نقصان پہنچا تو مجھے پہنچے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے' اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ غار میں سوراخ تلاش کیے' اُنہوں نے اپنے کپڑے کو چیر دیا' جب بھی وہ کوئی بل غار میں دیکھتے تھے تو وہاں اپنا کپڑا ٹھونس دیتے تھے یہاں تک کہ اُنہوں نے پورا کپڑا اسی طرح استعمال کر لیا لیکن ایک بل پھر بھی باقی بچ گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑی اُس پر رکھ لی اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ غار کے اندر تشریف لے آئیں! نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لے آئے' اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوبکر! تمہارا کپڑا کہاں ہے؟ تو میں نے جو کیا تھا اُس بارے میں آپ ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک بلند کیا اور دعا کی: اے اللہ! قیامت کے دن ابوبکر کو میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ تو نبی اکرم ﷺ کی طرف یہ بات وحی کی گئی کہ میں نے تمہاری اس دعا کو قبول کر لیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر یوں تشریف لے جاتے تھے جیسے وہ آپ کا اپنا گھر ہے اور آپ ﷺ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال میں یوں تصرف کرتے تھے جیسے وہ آپ کا اپنا مال ہے۔

غارِ ثور کا واقعہ

1336- وَحَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ حَبِيبٍ، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ؛ قَالَ لِصَاحِبِهِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَائِمٌ أَنْتَ؟ قَالَ: لَا، وَقَدْ رَأَيْتُ صُنْعَكَ وَتَقَلُّبَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا لَكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَالَ: جُحْرٌ رَأَيْتُهُ قَدِ انْهَارَ، فَخَشِيتُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ هَامَّةٌ تُؤْذِيكَ أَوْ تُؤْذِينِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَيْنَ هُوَ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَسَدَّ الْجُحْرَ، وَأَلْقَمَهُ عَقِبَهُ ثُمَّ قَالَ: نَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَكَ اللهُ مِنْ صِدِّيقٍ، صَدَّقْتَنِي حِينَ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَنَصَرْتَنِي حِينَ خَذَلَنِي النَّاسُ، وَآمَنْتَ بِي حِينَ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَآنَسْتَنِي فِي وَحْشَتِي، فَأَيُّ مِنَّةٍ لِأَحَدٍ عَلَيَّ كَمِنَّتِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب وہ رات آئی جو نبی اکرم ﷺ نے (ہجرت کے سفر کے دوران) غار میں گزاری تھی' تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا تم سو گئے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کی حالت اور آپ کی پریشانی کو دیکھ رہا ہوں' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ بتائیے کہ کیا کام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک بل دیکھا ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اُس میں سے کوئی تکلیف دہ چیز نکل کر تمہیں یا مجھے اذیت نہ پہنچا دے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کہاں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ بل بند کر دیا اور اپنی ایڑی وہاں رکھ دی' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ سو جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تم ایک ایسے صدیق ہو جس نے اُس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا' تم نے اُس وقت میری مدد کی جب لوگوں نے مجھے رسوائی کا شکار کرنا چاہا' تم اُس وقت مجھ پر ایمان لائے جب لوگوں نے میرا انکار کیا' میری وحشت میں تم نے میرا ساتھ دیا' تو کس کا عمدہ سلوک تمہارے سلوک کی طرح ہو سکتا ہے۔

غارِ ثور میں حضرت ابوبکر کی احتیاط

1337- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا ذَهَبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ، فَأَرَادَا أَنْ يَدْخُلَا الْغَارَ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: كَمَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَضَرَبَ بِرِجْلِهِ فَأَطَارَ الْيَمَامَ يَعْنِي الْحَمَامَ الطَّوَارِيَّ، وَطَافَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، وَطَافَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَقَالَ: ادْخُلْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَدَخَلَ فَإِذَا فِي الْغَارِ جُحْرٌ، فَأَلْقَمَهُ أَبُو بَكْرٍ عَقِبَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَخْرُجَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَغَزَلَتِ الْعَنْكَبُوتُ عَلَى الْغَارِ، وَذَهَبَ الطَّالِبُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، فَمَرُّوا عَلَى الْغَارِ، وَأَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا} [التوبة: 40] وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غار کی طرف گئے اور ان دونوں حضرات نے غار میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے اندر چلے گئے اور بولے: یارسول اللہ! آپ وہیں ٹھہریں۔ اُنہوں نے اپنا پاؤں مار کر وہاں سے جنگلی کبوتروں کو اُڑا دیا اور پورے غار کا چکر لگایا اُنہیں کوئی چیز نظر نہیں آئی' پھر چکر لگایا اُنہیں کوئی چیز نظر نہیں آئی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اندر تشریف لے آئیں۔ نبی اکرم ﷺ اندر آ گئے' اُس وقت غار میں ایک بل موجود تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑی اُس بل کے منہ پر رکھ دی' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُس میں سے کوئی چیز نکل کر نبی اکرم ﷺ کو تکلیف نہ پہنچائے' اُس غار کے منہ پر مکڑی نے جالا بُن دیا' آپ کا پیچھا کرنے والے لوگ ہر جگہ پر گئے' وہ اُس غار کے پاس سے بھی گزرے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اُن لوگوں کے حوالے سے اندیشہ محسوس ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم غمگین نہ ہو! بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ (اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)

سفرِ ہجرت سے متعلق تفصیلی روایت

1338/1339- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ

عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات

هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فِدَاءً لَهُ أَبِي وَأُمِّي إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ لَأَمْرٌ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: الصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ قَالَتْ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي

بیان کی ہے: دوپہر کے وقت ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ اللہ کے رسول تشریف لا رہے ہیں آپ ﷺ نے سر ڈھانپا ہوا تھا اور وہ ایک ایسا وقت تھا جس میں عام طور پر آپ ﷺ تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! اگر آپ اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی اہم معاملہ ہو گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اجازت پیش کی نبی اکرم ﷺ اندر آ گئے۔ جب نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے پاس موجود افراد کو باہر جانے کیلئے کہہ دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہاں صرف آپ کے اہلِ خانہ ہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے (مکہ سے) نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں! میں بھی آپ کا ساتھ دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ پر قربان ہوں! آپ ان دو اونٹنیوں میں سے ایک لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ قیمت کے عوض میں ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو ہم نے ان دونوں حضرات کیلئے بہترین ساز و سامان تیار کیا ہم نے ایک تھیلے میں ان دونوں کے کھانے کا سامان رکھا سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کو کاٹ کر اُس تھیلے کا منہ باندھ دیا

بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ، فَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ، ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: ثَوْرٌ فَمَكَثَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ، لَقِنٌ، ثَقِفٌ، فَيَدْخُلُهُمْ مِنْ عِنْدِهِمُ السَّحَرَ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مَنِيحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا، حَتَّى يَنْعِقَ بِهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا، وَالْخِرِّيتُ: الْمَاهِرُ فِي الْهِدَايَةِ، قَدْ غَمَسَ يَدَهُ فِي حِلْفِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ وَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ اللَّيَالِي

اسی لیے اُنہیں ذات النطاقین کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک پہاڑ میں موجود غار تک پہنچ گئے' اُس پہاڑ کا نام ثور تھا' یہ دونوں حضرات تین راتوں تک اُس غار میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابوبکر ان دونوں حضرات کے ساتھ رات گزارتے تھے' وہ ایک نوجوان لڑکے تھے' سمجھدار فرد تھے' وہ سحری کے وقت اُن حضرات کے پاس سے نکلتے تھے اور صبح کے وقت مکہ میں قریش کے ساتھ ہوتے تھے یوں جیسے رات یہیں گزاری ہے' وہ جو بھی کچھ سنتے تھے اُسے یاد رکھتے تھے یہاں تک کہ جب رات کو تاریکی پھیل جاتی تھی تو ان دونوں حضرات کے پاس جا کر اُنہیں اس بارے میں بتا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ ان دونوں حضرات کیلئے بکریاں چراتے تھے اور رات کو جب ایک گھڑی گزر جاتی تھی تو وہ ان دونوں کے پاس بکریاں لا کر انہیں دودھ پیش کرتے تھے۔ یہ دونوں حضرات وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ان راتوں میں سے ہر رات کے وقت اندھیرے میں عامر بن فہیرہ ان حضرات کے پاس آ جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنودئل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو راستہ بتانے والے کے طور پر اپنے ساتھ لیا۔ (راوی کہتے ہیں:) لفظ خریت سے مراد راستہ بتانے کا ماہر شخص ہے۔ اُس شخص نے عاص بن وائل کے ساتھ حلف میں اپنا ہاتھ ڈبویا ہوا تھا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا' ان دونوں حضرات نے اُسے امین بنایا اور اپنی سواریاں اُس کے سپرد کر دیں اور اُس کے ساتھ یہ وعدہ لیا کہ تین راتیں گزرنے کے بعد وہ غارِ ثور آ جائے گا' تو تیسری رات کی صبح وہ اُن دونوں حضرات کی سواریاں لے کر اُن کے پاس آیا۔ یہ

الثَّلَاثِ. فَارْتَحَلَ. فَانْطَلَقَ مَعَهُمْ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَالدَّلِيلِ، وَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ إِذَاخِرَ وَهِيَ طَرِيقُ السَّاحِلِ

حضرات روانہ ہوئے' عامر بن فہیرہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور راستہ بتانے والے اُس شخص کے ہمراہ روانہ ہو گئے' ان حضرات نے آگے بڑھ کر دوسرا راستہ اختیار کیا جو ساحل کا راستہ تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْفِرْيَابِيُّ، مِنْ غَيْرِ طَرِيقٍ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) فریابی نے یہ روایت زہری کے علاوہ ایک اور حوالے سے عروہ سے نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُمَا فِي الْغَارِ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا

باب: جب یہ دونوں حضرات غار میں تھے اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو

1340- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ؛ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ؛ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' ہم اُس وقت غار میں موجود تھے' کہ اُن (یعنی مشرکین) میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ اپنے قدموں سے نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اُن دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو۔

دو افراد کے ساتھ' تیسرا اللہ تعالیٰ ہے

1341- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1340, 1341- رواه البخاري: 3656؛ ومسلم: 2381۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ نَظَرَ الْقَوْمُ إِلَيْنَا؛ لَأَبْصَرُونَا تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی' اُس وقت ہم غار میں موجود تھے' کہ یارسول اللہ! اگر ان لوگوں نے ہماری طرف نظر کی تو یہ اپنے قدموں کے نیچے ہمیں دیکھ لیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

1342- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ، لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ. فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی' ہم اُس وقت غار میں موجود تھے' کہ اگر اُن میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھ لیا تو وہ اپنے قدموں کے نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! اُن دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

1342- انظر: 1340.

بَابٌ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان ”تو اللہ تعالیٰ نے اُس پر اپنی سکینت نازل کی“

1343- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
جعفر بن ابومغیرہ نے سعید بن جبیر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

”تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی“۔

قَالَ: عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزَلِ السَّكِينَةُ مَعَهُ

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سکینت نازل کی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہر وقت سکینت موجود ہوتی تھی۔

قرآن کی آیت کی وضاحت

1344- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاةٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حبیب بن ابوثابت نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے:

”تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی“۔

قَالَ: عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَمَّا

حبیب بن ابوثابت کہتے ہیں: یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَتِ السَّكِينَةُ عَلَيْهِ

پر سکینت نازل کی کیونکہ نبی اکرم ﷺ پر تو ہر وقت سکینت موجود ہوتی تھی۔

بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَاتَبَ جَمِيعَ النَّاسِ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَإِنَّهُ أَخْرَجَهُ مِنَ الْمُعَاتَبَةِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں تمام لوگوں پر عتاب کیا تھا صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نہیں کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُس عتاب سے نکال دیا تھا

1345- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیع بن صبیح، حسن بصری کے حوالے سے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ} [التوبة: 40]

''اگر تم اُس کی مدد نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد کی، جب کفر کرنے والوں نے اُسے نکال دیا، دو افراد میں سے ایک، جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

وَاللهِ لَقَدْ عَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَهْلَ الْأَرْضِ جَمِيعًا إِلَّا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حسن بصری فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام اہلِ زمین پر عتاب کیا تھا۔

حضرت ابوبکر پر عتاب نہ ہونا

1346- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام اہلِ

الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَقَدْ عَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ جَمِيعًا إِلَّا عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ؛ قَالَ:

{إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ} [التوبة: 40]

زمین پر عتاب کیا تھا' جب اُس نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اگر تم اُس کی مدد نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد کی' جب کفر کرنے والوں نے اُسے نکال دیا' دو افراد میں سے ایک' جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

1347- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى التَّوَّزِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ: عَاتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا فِي نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَحْدَهُ، فَإِنَّهُ أُخْرِجَ مِنَ الْمُعَاتَبَةِ وَتَلَا قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

{إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ} [التوبة: 40]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمام مسلمانوں پر عتاب کیا' صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نہیں کیا کیونکہ اُس نے اُنہیں اُس عتاب سے نکال دیا۔

پھر سفیان نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم اُس کی مدد نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد کی' جب کفر کرنے والوں نے اُسے نکال دیا' دو افراد میں سے ایک' جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

بَابُ ذِكْرِ صَبْرِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحَبَّةً لِلّٰهِ تَعَالَى وَلِرَسُولِهِ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبر سے رہنا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی وجہ سے تھا اور وہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے تھے

1348- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

عروہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَأْتِ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا طَرَفَيِ النَّهَارِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ، خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرَكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ، وَأَعْبُدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ مِثْلُكَ، أَنْتَ تُكْسِبُ الْمُعْدِمَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَأَنَا لَكَ جَارٌ. فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَتَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ؟ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ،

جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے' اپنے والدین کو اسلام پر کار بند دیکھا ہے' روزانہ صبح و شام نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے' جب مسلمانوں کو آزمائش کا شکار کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے (مکہ مکرمہ سے) نکلے' جب وہ برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو اُن کی ملاقات ابن دغنہ سے ہوئی جو قارہ قبیلہ کا سردار تھا' اُس نے پوچھا: اے ابوبکر! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میری قوم نے مجھے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے' اب میں یہ چاہتا ہوں کہ زمین میں گھوم پھر کر اپنے پروردگار کی عبادت کروں۔ تو ابن دغنہ نے کہا: آپ نہیں جاسکتے! اور آپ جیسے شخص کو باہر نہیں نکالا جاسکتا کیونکہ آپ ضرورت مند کو کما کر دیتے ہیں' صلہ رحمی کرتے ہیں' بوجھ اُٹھاتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں' حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں' آپ واپس تشریف لے چلیں اور اپنے شہر میں اپنے پروردگار کی عبادت کریں' میں آپ کو پناہ دیتا ہوں۔ ابن دغنہ وہاں سے روانہ ہو کر کفارِ قریش کے پاس آیا' اُس کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ ابن دغنہ نے کہا: ابوبکر جیسے لوگ (اپنا شہر چھوڑ کر) باہر نہیں جاسکتے اور نہ ہی انہیں باہر نکلنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے' کیا تم لوگ ایک ایسے شخص کو باہر نکالنا چاہتے ہو جو ضرورت مند کو کما کر دیتا ہے' صلہ رحمی کرتا ہے' بوجھ برداشت کرتا ہے' مہمان نوازی کرتا ہے' حق کے کاموں میں مدد کرتا ہے۔ تو قریش نے ابن دغنہ کی پناہ کو برقرار رکھا' اُنہوں نے کہا: تم ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرے' وہ اپنے گھر میں جو چاہے کرے' اپنے گھر میں جو چاہے تلاوت کرے لیکن وہ اعلانیہ طور پر تلاوت نہیں کرے گا اور نماز

فَقَالُوا: مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَيَفْعَلْ فِيهَا مَا يَشَاءُ، وَلْيَقْرَأْ فِيهَا مَا شَاءَ، وَلَا يُعْلِنِ الْقِرَاءَةَ وَلَا الصَّلَاةَ، فَإِنَّا نَخْشَى اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَلَبِثَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى ذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ بَدَا لَهُ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، فَتَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَاَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ، فَاَفْزَعَ ذَلِكَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَاَرْسَلُوا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ عَلَى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَاِنَّهُ قَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، وَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَاَعْلَنَ الْقِرَاءَةَ، وَاِنَّا قَدْ خَشِينَا اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا، فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَاِنْ اَبَى فَاَسْاَلُهُ اَنْ يَرُدَّ عَلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَاِنَّا كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا نُقِرُّ لِاَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ، فَاَتَاهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلَيْهِ، وَاِمَّا اَنْ تُرْجِعَ اِلَيَّ

نہیں پڑھے گا کیونکہ ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ ایسی صورت میں وہ ہماری خواتین اور بچوں کو آزمائش کا شکار کردے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابن دغنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُنہیں یہ بات بتائی' جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اُس وقت تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات پر کاربند رہے' پھر اُنہیں مناسب لگا تو اُنہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی' وہ اُس میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ مشرکین کی عورتیں اور اُن کے بچے اُنہیں آ کر دیکھا کرتے تھے اور حیران ہوتے تھے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے' جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو اُن کے آنسو نہیں رُکتے تھے۔ کفارِ قریش اس حوالے سے پریشان ہو گئے' اُنہوں نے ابن دغنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا' جب وہ اُن کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا: ہم نے ابوبکر کو پناہ اس شرط پر دی تھی کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے پروردگار کی عبادت کرے گا لیکن اُس نے اس سے تجاوز کیا ہے اور اُس نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور اعلانیہ طور پر قرأت کرتا ہے' ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہماری خواتین کو آزمائش کا شکار کردے گا' اگر وہ یہ بات پسند کریں کہ وہ اُس شرط پر اکتفاء کریں تو ٹھیک ہے اور اگر وہ نہیں مانتے تو پھر تم اُن سے کہو کہ وہ تمہاری پناہ تمہیں واپس کردیں کیونکہ ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ ہم تمہاری پناہ کی خلاف ورزی کریں اور ہم ابوبکر کو اعلانیہ طور پر ایسا کرنے بھی نہیں دے سکتے۔ ابن دغنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے ابوبکر! تم یہ بات جانتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا بات طے کی تھی' یا تو تم اُسی پر اکتفاء کرو ورنہ تم مجھے میری پناہ واپس دے دو کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ عرب یہ بات سنیں کہ میں نے کسی

ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي عَقْدِ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ

شخص کے ساتھ کوئی چیز طے کی تھی اور پھر اُس کی خلاف ورزی کی۔تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اللہ اور اُس کے رسول کی پناہ پر راضی ہوتا ہوں۔(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مکہ میں موجود تھے۔

1349- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں:

جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میرے والدین دینِ اسلام پر گامزن تھے..... اُس کے بعد راوی نے آخر تک حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت ابوبکر کے بارے میں قرآن کی آیت

1350- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى} [الليل: 20]

قَالَ: نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اُس پر کسی نے کوئی احسان نہیں کیا تھا کہ جس کا بدلہ دیا گیا ہو اُس نے صرف اپنے بلند و برتر پروردگار کی رضا کے حصول کیلئے ایسا کیا ہے اور وہ پروردگار عنقریب راضی ہو جائے گا''۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھیں۔

❖❖❖❖❖

قرآن و سنت کی روشنی میں صحیح اسلامی عقائد کا بیان

الشریعۃ (اردو)

تصنیف

الامام ابو بکر محمد بن الحسین الآجری

المتوفی سنہ ۳۶۰ھ

مترجم

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

پروگریسو بکس

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الاجری کی شہرہ آفاق کتاب الشریعۃ کی احادیث
کا پہلی مرتبہ آسان سلیس اردو ترجمہ مع تخریج

(الآجری)

الشریعۃ

سر بدری

تصنیف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الأجری

المتوفی سنۃ ۳۶۰ھ

جلد سوم

مترجم

ابوالعلا محمد محی الدین جہانگیر

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

الشريعة (الآجري)

جلد سوم

تصنیف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری
(المتوفی سنة ۳۶۰ھ)

مترجم

ابوالعلا محمد محی الدین جہانگیر

بار اول	.... مارچ 2018
پرنٹرز	.... آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	.... النافع گرافکس
تعداد	.... 600/-
ناشر	.... چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	.... =/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلامی بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

شوروم ملت پبلی کیشنز، دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ० غزنی سٹریٹ
اردو بازار ० لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

کتاب: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تذکرہ'

اللہ تعالیٰ اُن سے اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو

کتاب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا تذکرہ

❖❖❖❖❖

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام
علی حبیبہ الکریم و علی الہٖ و اصحابہٖ اجمعین

سورۃ اللیل کی آیات کی وضاحت

1351- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اشْتَرَى بِلَالًا مِنْ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ بِبُرْدَةٍ وَعَشْرِ أَوَاقٍ، فَأَعْتَقَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى. إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى} [اللیل: 2]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امیہ بن خلف اور اُبی بن خلف سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ایک چادر اور دس اوقیہ کے عوض میں خرید کر اُنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کر دیا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”رات کی قسم ہے جب وہ چھا جائے اور دن کی قسم ہے جب وہ روشن ہو جائے اور اس کی جو اس نے نر اور مادہ کو تخلیق کیا‘ بے شک تمہاری کوشش مختلف ہے“۔

يَعْنِي. سَعْيَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَأُمَيَّةَ. وَأُبَيٍّ.

اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُمیہ اور اُبی بن خلف سے اُنہیں چھڑوا لیا۔

{فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى} [اللیل: 5]

”پس جس نے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھائی کی تصدیق کی“۔

بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ

اس (اچھائی) سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے‘ یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق کی۔

{فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى} [اللیل: 7]

”تو ہم اسے عنقریب ”یسریٰ“ کے لیے آسانی فراہم کر دیں گے“۔

قَالَ: الْجَنَّةَ

اس (یسریٰ) سے مراد جنت ہے۔

{وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ

”اور جس نے بخل کیا اور بے نیازی اختیار کی اور اچھائی کو

بِالْحُسْنَى} [اللیل: 8]

بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَعْنِي اُمَيَّةَ وَاُبَيًّا

{فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى} [اللیل: 10]

قَالَ: النَّارَ

{وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ اِذَا تَرَدَّى}

[اللیل: 11]

قَالَ: اِذَا مَاتَ

{اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى وَاِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْاُولَى فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى لَا يَصْلَاهَا اِلَّا الْاَشْقَى الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلّٰى} [اللیل: 12]

يَعْنِي اُمَيَّةَ وَاُبَيًّا

{وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكّٰى} [اللیل: 17]

يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ

{وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى}

[اللیل: 19]

قَالَ: لَمْ يَصْنَعْ ذٰلِكَ اَبُو بَكْرٍ لِيَدٍ كَانَتْ مِنْهُ اِلَيْهِ. فَيُكَافِئَهُ بِهَا

{اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى} [اللیل: 20]

جھٹلایا"۔

اس (اچھائی) سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔ یعنی اُمیہ اور اُبی بن خلف نے اس کا انکار کیا۔

"تو ہم اس کو "عسریٰ" کے لیے آسان کر دیں گے"۔

اس (عسریٰ) سے مراد جہنم ہے۔

"اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال کسی کام نہیں آئے گا"۔

اس (گرنے) سے مراد یہ ہے کہ جب وہ مر جائے۔

"بے شک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے' بے شک آخرت اور پہلی (یعنی دنیا) ہماری ملکیت ہے تو میں نے تمہیں آگ سے ڈرا دیا جو بھڑک رہی ہے' انتہائی بدنصیب ہی اس میں داخل ہو گا وہ جو جھٹلائے اور منہ پھیر لے"۔

اس سے مراد اُمیہ بن خلف اور اُبی بن خلف ہیں۔

"اور اس (آگ) سے اس شخص کو بچا لیا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہے جو اپنا مال دیتا ہے تا کہ وہ پاکیزگی حاصل کر لے"۔

اس سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

"اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں تھا جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو"۔

وہ یہ فرما رہا ہے کہ ابوبکر نے ایسا اس لیے نہیں کیا کہ بلال کی طرف سے اُس پر کوئی احسان تھا جس کے بدلے میں اُس نے ایسا کیا ہے۔

"صرف اپنے بلند و برتر پروردگار کی ذات (کی رضا) کے حصول کے لیے (اُس نے ایسا کیا) اور وہ (پروردگار) عنقریب

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: جَمِيعُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ يَدُلُّ عَلَى اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِأَشْيَاءَ فَضَّلَهُ بِهَا عَلَى جَمِيعِ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ تَقْدِمَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى جَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ

1352- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَرِضَ قَالَ: مُرُوا اِنْسَانًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ: فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ، فَلَقِيَ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَتَقَدَّمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَ فَذَهَبَ فَتَقَدَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: عُمَرُ،

راضی ہو جائے گا"۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم نے جو کچھ بھی ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کچھ حوالوں سے خصوصیت عطا کی تھی جس کی وجہ سے اُس نے اُنہیں دیگر تمام صحابہ پر فضیلت عطا کی؛ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات سے راضی ہو۔

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ پر مقدم حیثیت رکھتے تھے

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) عروہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کسی سے کہہ دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عبداللہ بن زمعہ گھر سے نکلے' اُن کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ' یہ حکم دیا ہے تو آپ آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانی شروع کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آواز سنی تو دریافت کیا: یہ کون ہے؟ حاضرین نے بتایا: حضرت عمر ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان صرف ابوبکر کو مانیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو

فَقَالَ: لَا. يَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ: لَمْ يَكُنْ سَمَّانِي؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَلَامَهُ أَشَدَّ اللِّيَامَةِ وَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ

1353- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. عَنِ الزُّهْرِيِّ. عَنْ عُرْوَةَ. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام نہیں لیا تھا؟ عبداللہ نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن زمعہ کو شدید ملامت کی اور اُن پر ناراضگی کا اظہار کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

حضرت عمر کے نماز پڑھانے پر انکار

1354- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُفَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِشَامٍ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: لَمَّا اسْتُعِينَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ. فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلَاةِ. فَقَالَ: مُرُوا مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے' عبداللہ بن زمعہ بن اسود کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو میں کچھ مسلمانوں سمیت آپ کی خدمت میں موجود تھا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کیلئے بلایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی سے کہہ دو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے! عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں: میں وہاں سے باہر نکلا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان موجود تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہیں تھے' میں نے کہا: اے عمر! آپ اُٹھیں اور لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ وہ کھڑے ہوئے

1353- رواه أحمد 34/6۔

1354- رواه أحمد 322/4، وأبو داؤد: 4660، وصححه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3895۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غَائِبًا فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ، قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهِرًا فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ. يَأْبَى اللهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ، يَأْبَى اللهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ: فَبَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ مَا صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ: قَالَ لِي عُمَرُ: وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ بِي يَا ابْنَ زَمْعَةَ، وَاللهِ مَا ظَنَنْتُ حِينَ أَمَرْتَنِي أَنْ أُصَلِّيَ بِالنَّاسِ إِلَّا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَكَ بِذَلِكَ، وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ، فَقُلْتُ: وَاللهِ مَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي حِينَ لَمْ أَرَ أَبَا بَكْرٍ رَأَيْتُكَ أَحَقَّ مَنْ حَضَرَ بِالصَّلَاةِ

اور اُنہوں نے تکبیر کہی' جب نبی اکرم ﷺ نے اُن کی آواز سنی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز کے مالک فرد تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ اور مسلمان صرف اُسی کو مانیں گے' اللہ تعالیٰ اور مسلمان صرف اُسی کو مانیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وہ نماز پڑھا لینے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تو اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! اے ابن زمعہ! تم نے یہ میرے ساتھ کیا کیا ہے! جب تم نے مجھے لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے کہا تو اللہ کی قسم! میں تو یہ سمجھا تھا کہ اللہ کے رسول نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے' اگر ایسا نہ ہوتا تو میں نے لوگوں کو نماز نہیں پڑھانی تھی۔ (عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں:) تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی باقاعدہ حکم نہیں دیا تھا' میں نے جب دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں ہیں تو میں نے حاضرین میں آپ کو نماز پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار سمجھا (تو آپ کو یہ بات کہہ دی)۔

حضرت ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم

1355- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں:

1355- رواه أبو داؤد: 4661، وابن أبي عاصم في السنة: 1160.

يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ عَادَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ: ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرِ النَّاسَ فَلْيُصَلُّوا قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ نَاسًا، فَلَمَّا لَقِيتُ عُمَرَ لَمْ أَبْغِ مَنْ وَرَاءَهُ، فَقُلْتُ لَهُ صَلِّ لِلنَّاسِ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ عُمَرَ، قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا لَا، أَلَا لَا يُصَلِّي لِلنَّاسِ إِلَّا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ ذَلِكَ مُغْضِبًا قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ فَانْصَرَفَ عُمَرُ، وَقَالَ لِي عُمَرُ: أَيْ أَخِي أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْمُرَنِي؟ قُلْتُ لَا، وَلَكِنِّي لَمَّا رَأَيْتُكَ لَمْ أَبْغِ مَنْ وَرَاءَكَ قَالَ: فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ وَجْدًا شَدِيدًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اُس کے دوران وہ نبی اکرم ﷺ کی عیادت کیلئے حاضر ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم لوگوں سے کہو کہ وہ نماز ادا کر لیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے نکلا' میری ملاقات کچھ لوگوں سے ہوئی' جب میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے اُن کے علاوہ اور کسی کو نہیں چاہا' میں نے اُن سے کہا: آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی' جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی' تو ابن زمعہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ نے اپنے حجرہ سے سر مبارک نکالا اور پھر ارشاد فرمایا: خبردار! نہیں! خبردار! نہیں! لوگوں کو نماز صرف ابن ابوقحافہ پڑھائے گا' ابن ابوقحافہ کو لوگوں کو نماز پڑھانی چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات غصہ کے عالم میں ارشاد فرمائی۔ عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: اے میرے بھائی! کیا اللہ کے رسول نے تمہیں یہ حکم دیا تھا کہ تم مجھے یہ ہدایت کرو؟ میں نے کہا: جی نہیں! لیکن جب میں نے آپ کو دیکھ لیا تو پھر آپ کے علاوہ میں نے کسی اور کی تلاش نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ احمد بن صالح کہتے ہیں: یہ روایت مستند ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: يَعْنِي أَنَّهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ اُنہوں نے

لَمْ يُتِمَّ الصَّلَاةَ وَلَكِنَّهُ لَمَّا كَبَّرَ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ سَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نماز مکمل ادا نہیں کی تھی بلکہ جب اُنہوں نے تکبیر کہی اور بلند آواز میں قرأت شروع کی تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے سن لیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ بِالنَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران ارشاد فرمایا تھا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی جبکہ نبی اکرم ﷺ اُس وقت زندہ تھے۔

1356- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، أَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا بِلَالُ، قَدْ بَلَّغْتَ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَذَرْ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ: فَلَمَّا تَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ كُشِفَ السُّتُورُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَنَظَرْنَا إِلَيْهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ اُس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو نماز کیلئے بلایا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے بلال! تم نے پیغام پہنچا دیا ہے جو شخص چاہے وہ نماز ادا کر لے اور جو شخص چاہے وہ رہنے دے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! پھر لوگوں کو نماز کون پڑھائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! تم اُس سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے آگے بڑھے تو اس دوران نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے پردہ ہٹایا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھا تو یوں

1356- رواه البخاري:680 ومسلم:419.

بَيْضَاءُ عَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ فَظَنَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ فَتَاَخَّرَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ مَكَانَكَ قَالَ: فَصَلَّى اَبُوْ بَكْرٍ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ.

محسوس ہوا جیسے چاندی کا سفید ٹکڑا ہے جس پر سیاہ کپڑا ڈالا گیا ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ شاید نبی اکرم ﷺ تشریف لانے لگے ہیں تو وہ پیچھے ہٹ گئے' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی' پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت نہیں کی یہاں تک کہ اُسی دن آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

نبی اکرم ﷺ کا آخری مرتبہ دیدار

1357- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ هَارُوْنَ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، كَشَفَ السِّتَارَةَ فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهِ كَاَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ: اَنِ امْكُثُوْا وَاَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی آخری زیارت میں نے پیر کے دن کی تھی' نبی اکرم ﷺ نے پردہ ہٹایا تھا' میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کو دیکھا جو قرآنِ مجید کے ورق کی طرح محسوس ہو رہا تھا' لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بنائے ہوئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن کی امامت کر رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم لوگ اپنی جگہ پر رہو (یعنی نماز جاری رکھو) پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا' اُسی دن کے آخری حصہ میں آپ ﷺ کا وصال ہو گیا' اللہ تعالیٰ کا درود و سلام آپ پر نازل ہو۔

1358- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

پیر کے دن نبی اکرم ﷺ نے حجرہ کا پردہ ہٹایا اور حضرت

1357- انظر السابق.

يَوْمُ الِاثْنَيْنِ كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتُرَ الْحُجْرَةِ، فَرَأَى أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، قَالَ: فَنَظَرْنَا إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَهُوَ يَبْتَسِمُ قَالَ: فَكِدْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ فِي صَلَاتِنَا فَرَحًا بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَنْكُصَ، قَالَ: فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ قَالَ: ثُمَّ أَرْخَى السِّتْرَ، فَقُبِضَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ فرمایا جو لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا تو وہ قرآنِ مجید کے ورق کی طرح محسوس ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: قریب تھا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی خوشی میں اپنی نماز کے حوالے سے آزمائش کا شکار ہو جاتے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی طرف اشارہ کیا کہ تم جہاں ہو وہیں رہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ گرا دیا' اُسی دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

1359- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ وَمَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ: فَأَتَاهُ الرَّسُولُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوبردہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے' آپ کی بیماری شدید ہو گئی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ راوی کہتے ہیں: قاصد اُن کے پاس آیا اور اُنہیں اس بارے میں کہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

1359- رواه البخاري:678، ومسلم:420.

فَقَالَ لَهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ اقدس کا واقعہ

1360- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ، وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَأَقَامَ بِلَالٌ، وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، وَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ بنوعمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہونے لگا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے درمیان صلح کروانے کیلئے کچھ لوگوں کے ساتھ تشریف لے گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہیں ٹھہرے رہے اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت ابوبکر! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہاں مصروف ہیں' نماز کا وقت ہو چکا ہے' کیا آپ لوگوں کی امامت کر دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے تکبیر کہی' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے ہوئے تشریف لے آئے اور صف کے درمیان کھڑے ہو گئے' لوگوں نے تالیاں پیٹنی شروع کیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتے تھے' جب لوگوں نے زیادہ تالیاں پیٹیں اور اُنہوں نے توجہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اشارہ کر کے حکم دیا کہ وہ نماز جاری رکھیں' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر اُلٹے قدموں

1360- رواہ البخاری:684، ومسلم:421.

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ، حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ، إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ إِلَّا الْتَفَتَ، يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیچھے ہٹ گئے یہاں تک کہ وہ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے' نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا وجہ ہے کہ جب تمہیں نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے) کی ضرورت پیش آئی تو تم نے تالیاں پیٹنی شروع کر دیں' تالی پیٹنے کا حکم خواتین کیلئے ہے' جس شخص کو نماز کے دوران ضرورت پیش آئے وہ سبحان اللہ کہہ دے' جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو جو بھی اُسے سنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا۔ (پھر آپ ﷺ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے) اور فرمایا: اے ابوبکر! کیا وجہ ہے کہ جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو تم نے لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھائی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول کے آگے نماز ادا کرے۔

1361- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قِتَالٌ قَالَ: فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ وَقَالَ لِبِلَالٍ: إِنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ اُن کے درمیان صلح کروانے کیلئے اُن کے پاس تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر نماز کا وقت آ جائے اور میں نہ آؤں تو تم ابوبکر سے کہنا وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے گا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو

1361- انظر السابق۔

حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تو اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

امام آجری کے وضاحتی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: هَذِهِ السُّنَنُ يُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا. وَتَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي حَيَاتِهِ إِذَا لَمْ يَحْضُرْ، وَفِي مَرَضِهِ إِذَا لَمْ يَقْدِرْ. وَقَوْلُهُ لَمَّا تَقَدَّمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: لَا، يَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَفْضَلَ مِنْهُ. وَعَلَى أَنَّهُ الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ. وَكَذَا قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ الْخَلِيفَةُ الرَّابِعُ وَقَدْ ذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَشَرَفَهُ وَفَضْلَهُ وَقَالَ: قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، وَقَدْ رَأَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي. فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ روایات ہیں جو ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اور اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں اپنی غیر موجودگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اسی طرح اپنی بیماری کے دوران جب آپ ﷺ خود نماز نہیں پڑھا سکتے تھے تب بھی اُنہیں یہ حکم دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کیلئے آگے ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان صرف ابوبکر کو مانیں گے۔ یہ سب باتیں اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو فضیلت حاصل نہیں ہے اور اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں گے جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جو چوتھے خلیفہ راشد ہیں اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے شرف و فضیلت کا ذکر کیا اور یہ بات ارشاد فرمائی: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا تا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں نبی اکرم ﷺ کو میرا مقام پتا تھا میں غیر موجود بھی نہیں تھا بیمار بھی نہیں تھا اگر آپ ﷺ مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر سکتے تھے تو ہم اپنی دنیا کیلئے اُس فرد سے راضی ہو گئے جس سے نبی اکرم ﷺ ہمارے دین کیلئے راضی تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ يَكُونُ فِيهِمْ اَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ غَيْرُهُ

"جس قوم کے درمیان ابوبکر موجود ہو اُن کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ ابوبکر کے علاوہ کوئی اور اُن کی امامت کرے"۔

حضرت ابوبکر کے لیے کلمات

1362- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَشَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ يَكُونُ فِيهِمْ اَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ غَيْرُهُ

"جس قوم کے درمیان ابوبکر موجود ہو' اُن کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اُس کی بجائے کوئی اور اُن کی امامت کرے"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

1363- اَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِدْرِيسَ الْحَارِثِيُّ تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْجَحَّافِ قَالَ: احْتَجَبَ اَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجحاف بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین دن تک لوگوں سے ملے جلے نہیں' وہ روزانہ جھانک کر اُن کی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے: میں اپنی بیعت واپس کر دیتا ہوں' تم لوگ جس کی چاہو بیعت کر لو۔

1362- رواہ الترمذی:3674، وضعفه الألبانی فی ضعیف الترمذی:757.

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّاسِ ثَلَاثًا يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ فَيَقُولُ: قَدْ أَقَلْتُكُمْ بَيْعَتِي فَبَايِعُوا مَنْ شِئْتُمْ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَقُولُ: وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ. قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ

راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کی قسم! نہ تو ہم آپ کو بیعت واپس کریں گے اور نہ ہی آپ سے واپس کرنے کیلئے کہیں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو آگے کیا ہے تو کون آپ کو پیچھے کر سکتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وضاحت

1364- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، وَقَدْ رَأَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي، فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا' اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میری حیثیت کا پتا تھا' میں غیر موجود بھی نہیں تھا' بیمار بھی نہیں تھا' اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر دیتے' ہم اپنی دنیا کیلئے اُس فرد سے راضی ہو گئے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین کیلئے راضی تھے۔

بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کرنے کا تذکرہ

1365- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1365- رواه أحمد 159/3، والترمذي: 363، وخرجه الألباني في صحيح الترمذي.

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ، صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ آخری نماز جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ ادا کی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے کو توشیح کے طور پر لپیٹ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ادا کی تھی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کرنا

1366- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ، صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ آخری نماز جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ ادا کی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے کو توشیح کے طور پر لپیٹ کر اُس میں ادا کی تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ادا کی تھی۔

1367- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جس بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' اُس کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

1366- انظر السابق.

1367- رواه البخاري:366، ومسلم:95.

خَلْفَ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَاعِدًا

1368- وَاَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مَخْلَدٍ اَیْضًا الْعَطَّارُ قَالَ: ثنا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْفَرْغَانِیُّ قَالَ: ثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، وَذَکَرَ الْحَدِیثَ قَبْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1369- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ اَیْضًا قَالَ: ثنا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: ثنا شَبَابَةُ قَالَ: حَدَّثَنِی خَارِجُ بْنُ مُصْعَبٍ، وَالْمُغِیرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، کِلَاهُمَا عَنْ یُونُسَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَیَّامٍ، فَکَانَ اَبُو بَکْرٍ یُصَلِّی بِالنَّاسِ تِسْعَةَ اَیَّامٍ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الْعَاشِرِ وَجَدَ خِفَّةً. فَخَرَجَ یُهَادِی بَیْنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ.... فَصَلَّى خَلْفَ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَاعِدًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس دن بیمار رہے' ان میں سے نو دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے' جب دسواں دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِیِّینَ وَالْمُرْسَلِینَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان: ''انبیاء و مرسلین کے بعد سورج ایسے کسی شخص پر طلوع یا غروب نہیں ہوا جو ابوبکر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو''

1370- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ الْبَغَوِیُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُفْيَانَ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْشِي أَمَامَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، أَتَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ

عطاء نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چل رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! کیا تم اُس شخص کے آگے چل رہے تھے جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے' سورج کسی ایسے فرد پر طلوع یا غروب نہیں ہوا' جو انبیاء و مرسلین کے بعد' ابوبکر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔

1371- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْشِي بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ:

يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، لِمَ تَمْشِي بَيْنَ يَدَيْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ؟ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَيْرُ مَنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عطاء نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا:

''اے ابودرداء! تم اُس شخص کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے زیادہ بہتر ہے' بے شک ابوبکر اُن سب افراد سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: فَضَائِلُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَثِيرَةٌ، قَدْ ذَكَرْتُ مِنْهَا مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ، وَنَذْكُرُ فَضَائِلَهُ فِي غَيْرِ بَابٍ، جَمَعَ اللهُ الْكَرِيمُ فَضَائِلَهُ وَفَضَائِلَ عُمَرَ بْنِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل بہت سے ہیں' اُن میں سے جو اس وقت مجھے یاد تھے وہ میں نے ذکر کر دیئے ہیں اور اُن کے کچھ فضائل ہم دوسرے باب میں بھی ذکر کریں گے' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بہت سے فضائل عطا کیے تھے' اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ہیں جنہیں ہمیں

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَنَذْكُرُهَا بَابًا بَابًا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

آگے چل کر ایک باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

1372- أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيُّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ مَثَلُ الْقَطْرِ حَيْثُ مَا وَقَعَ نَفَعَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیع بن انس بیان کرتے ہیں:

پہلی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: ابوبکر کی مثال بارش کی طرح ہے کہ وہ جہاں بھی گرتی ہے فائدہ دیتی ہے۔

فَضَائِلُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

1373- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَحِمَهُمَا اللهُ تَعَالَى وَأَنَا جَالِسٌ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ قَالَ: فَمَا ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُمَا حَتَّى هَلَكَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حارث اعور نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے، میں اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں اہلِ جنت کے تمام پہلے والے اور بعد والے ادھیڑ عمر افراد کے سردار ہیں، البتہ انبیاء و مرسلین کا معاملہ مختلف ہے، اے علی! تم ان دونوں کو یہ بات نہ بتانا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات کبھی ان دونوں کے سامنے ذکر نہیں کی یہاں تک کہ اُن کے انتقال کے بعد یہ بات بیان کی ہے۔

1373- رواہ ابن ماجہ: 95.

جنت کے ادھیڑ عمر افراد کے سردار

1374- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَأَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ:

هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حارث بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان دونوں حضرات کو ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا:

''یہ انبیاء و مرسلین کے علاوہ اہلِ جنت کے تمام پہلے والے اور بعد والے ادھیڑ عمر افراد کے سردار ہیں اے علی! تم ان دونوں کو یہ نہ بتانا''۔

1375- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا اسی دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! یہ اہلِ جنت کے تمام پہلے والے اور بعد والے ادھیڑ عمر افراد کے سردار ہیں البتہ انبیاء و مرسلین کا معاملہ مختلف ہے اے علی! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو ان دونوں حضرات کے انتقال تک میں نے انہیں یہ بات نہیں بتائی۔

1374- رواہ الترمذی: 3663، وعرجه الألبانی فی الصحیحة: 824.

1375- انظر السابق

وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ قَالَ: فَمَا أَخْبَرْتُهُمَا حَتَّى مَاتَا

1376- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَهُ نَفَرٌ مِنَ الْعِرَاقِ فَقَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، حَدِيثٌ بَلَغَنَا أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن زید بن حسن بیان کرتے ہیں:

اہلِ عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آئے اور بولے: اے ابومحمد! ہم تک ایک روایت پہنچی ہے جو آپ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے والد (زید بن حسن) نے اپنے والد (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! انبیاء و مرسلین کے بعد' یہ دونوں اہلِ جنت کے ادھیڑ عمر کے افراد کے سردار ہیں۔

1377- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ، فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الصَّنْعَانِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابوبکر اور عمر' انبیاء و مرسلین کے علاوہ اہلِ جنت کے تمام پہلے

الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ اِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

والے اور بعد والے ادھیڑ عمر افراد کے سردار ہیں"۔

1378- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1379- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَارَمَّةَ اَبُو زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

"ابوبکر اور عمر اہلِ جنت کے ادھیڑ عمر افراد کے سردار ہیں"۔

بَابُ ذِكْرِ مَنْزِلَةِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قدر و منزلت کا تذکرہ

1380- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ وَهَذَا لَفْظُ الْحَكَمِ قَالَ: اَنْبَاَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں طرف تھے اور حضرت عمر رضی اللہ

1380- رواہ الترمذی: 367، والحاکم 3/68۔

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عنہ بائیں طرف تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ہمیں اسی طرح اُٹھایا جائے گا''۔

قیامت کے دن ہمیں اسی طرح اُٹھایا جائے گا

1381- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَدُهُ الْيُمْنَى عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: هَكَذَا أُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ هَذَيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چلتے ہوئے ہمارے سامنے تشریف لائے' آپ ﷺ کا دایاں دستِ مبارک حضرت ابوبکر پر تھا اور بایاں حضرت عمر پر تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن مجھے اسی طرح ان دونوں کے درمیان اُٹھایا جائے گا''۔

سب سے پہلے کس کیلئے زمین کو شق کیا جائے گا؟

1382- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1382- رواہ الحاکم 465/2 وخرجه الألبانی فی ضعیف الجامع: 1310۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ أَهْلُ الْبَقِيعِ يُبْعَثُونَ مَعِي، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ ثُمَّ أُحْشَرُ بَيْنَ أَهْلِ الْحَرَمَيْنِ

"(قیامت کے دن) سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا جائے گا' پھر ابوبکر کو' پھر عمر کو (زمین سے نکالا جائے گا) پھر اہلِ بقیع کو' اُنہیں میرے ساتھ اُٹھایا جائے گا' پھر اہلِ مکہ کو اور پھر اہلِ حرمین کے درمیان مجھے میدانِ محشر میں لایا جائے گا"۔

یہ دونوں سماعت و بصارت ہیں

1383- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ زَادَ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ فِي حَدِيثِهِ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ، وَعَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ: فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا قَالَ: هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اسی دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سامنے آئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں سماعت اور بصارت ہیں۔

1384- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ الْكِنْدِيِّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1383- رواه الترمذي: 3672 وخرجه الألباني في الصحيحة: 814.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِي إِلَى مُلُوكِ الْأَرْضِ، يَدْعُونَهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، كَمَا بَعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْحَوَارِيِّينَ

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا تَبْعَثُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَهُمَا أَبْلَغُ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَا غِنًى بِي عَنْهُمَا، إِنَّمَا مَنْزِلَتُهُمَا مِنَ الدِّينِ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الْجَسَدِ

1385- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْبُهْلُولُ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ الْفُرَاتِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يُرْسِلَ رَجُلًا فِي حَاجَةٍ مُهِمَّةٍ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْهُمَا: أَلَا تَبْعَثُ هَذَيْنِ؟ قَالَ: وَكَيْفَ أَبْعَثُ هَذَيْنِ وَهُمَا مِنْ هَذَا الدِّينِ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّأْسِ

1386- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَبُو جَعْفَرٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اصحاب میں سے کچھ افراد کو مختلف بادشاہوں کے پاس بھیجوں تا کہ وہ اُنہیں اسلام کی دعوت دیں جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں بھیجتے وہ زیادہ بہتر انداز میں تبلیغ کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے بغیر گزارا نہیں ہے کیونکہ ان دونوں کی دین میں وہی حیثیت ہے جو جسم میں سماعت اور بصارت کی ہوتی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ آپ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں ایک صاحب کو بھجوائیں' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب موجود تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ان دونوں کو کیوں نہیں بھجوا دیتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ان دونوں کو کیسے بھیج سکتا ہوں کیونکہ دین کیلئے ان دونوں کی حیثیت وہی ہے جو سر میں سماعت اور بصارت کی ہوتی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ النَّصِيبِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَهُمْ إِلَى الْأُمَمِ كَمَا بَعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْحَوَارِيِّينَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا تَبْعَثُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ فَإِنَّهُمَا أَفْضَلُ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَا غِنًى عَنْهُمَا. إِنَّهُمَا مِنْ هَذَا الدِّينِ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ، وَبِمَنْزِلَةِ الْعَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے یہ ارادہ کیا کہ کچھ لوگوں کو مختلف اُمتوں (یعنی مختلف علاقوں کے افراد) کی طرف بھیجوں جس طرح حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریوں کو بھیجا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو کیوں نہیں بھجوا دیتے کیونکہ یہ دونوں زیادہ فضیلت رکھتے ہیں (یعنی یہ دونوں یہ کام زیادہ بہتر طریقے سے کر سکیں گے)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے بغیر گزارا نہیں ہے' یہ دونوں اس دین کیلئے وہی حیثیت رکھتے ہیں جو سماعت اور بصارت کی ہوتی ہے' یا جو سر میں آنکھوں کی ہوتی ہے۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَزِيرَاهُ وَأَمِينَاهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس بارے میں اطلاع دینا کہ اہلِ زمین میں سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' آپ کے وزیر اور آپ کے امین ہیں

1387- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1387- رواه الترمذي: 3680، وضعفه الألباني في ضعيف الترمذي: 758.

مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَاَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

''ہر نبی کے آسمان والوں (یعنی فرشتوں) میں سے دو وزیر ہوتے ہیں اور زمین والوں (یعنی انسانوں) میں سے دو وزیر ہوتے ہیں، آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں''۔

زمین و آسمان کے دو دو وزیر

1388- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ يُوسُفَ الشِّكْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَرْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

وَزِيرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَوَزِيرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

''آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں''۔

1389- وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ الْحُسَيْنُ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ يَعْنِي كَاتِبَ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَمِينَيْنِ وَوَزِيرَيْنِ، فَأَمِينَايَ وَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمِينَايَ وَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

''بے شک ہر نبی کے دو امین اور دو وزیر ہوتے ہیں' تو آسمان والوں میں سے میرے دو امین اور دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو امین اور دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں''۔

بَابُ فَضْلِ إِيمَانِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ایمان کی فضیلت کا بیان

1390- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' پھر آپ نے لوگوں کی طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً، إِذْ أَعْيَا فَرَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ قَالَ: وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ،

''ایک مرتبہ ایک شخص گائے کو ہانک کر لے جا رہا تھا' جب وہ شخص تھک گیا تو گائے پر سوار ہو گیا' اُس نے گائے کو مارا تو گائے نے کہا: مجھے اس مقصد کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہے مجھے تو زمین میں کھیتی باڑی کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! گائے بھی کلام کر سکتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس پر ایمان رکھتا ہوں' ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حالانکہ یہ دونوں صاحبان وہاں موجود نہیں تھے۔ پھر نبی

1390- رواه البخاري: 3471، ومسلم: 2388.

إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا. فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا. فَاسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ. فَقَالَ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریوں میں موجود تھا' اسی دوران ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری کو حاصل کرنا چاہا تو بکری کا مالک بھیڑیے تک پہنچ گیا اور اُس نے بھیڑیے سے بکری کو چھڑوالیا' اُس بھیڑیے نے کہا: درندوں کی بادشاہی کے دن اس کا کون مددگار ہوگا؟ جب اس کی چرواہا میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا بھی کلام کر لیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس پر ایمان رکھتا ہوں' ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حالانکہ یہ دونوں صاحبان وہاں موجود نہیں تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1391- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَمِسْعَرٍ، عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً، إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا. فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا. إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ. فَقَالُوا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص ایک گائے کو ہانک کر لے جا رہا تھا' اسی دوران وہ اُس گائے پر سوار ہو گیا' اُس نے اُس گائے کو مارا تو گائے نے کہا: میں اس مقصد کیلئے پیدا نہیں ہوئی ہوں' میں تو کھیتی باڑی کیلئے پیدا ہوئی ہوں۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! گائے بھی کلام کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں' ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اُس وقت یہ دونوں صاحبان

1391- انظر السابق.

سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، مَا هُمَا ثَمَّ قَالَ: وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ، إِذْ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهَا فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ: هَاهْ، أَخَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالُوا: سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَلَا أَعْلَمُهُ رَوَاهُ عَنْ مِسْعَرٍ إِلَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان

1392- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ يَعْنِي مُحَمَّدًا قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كُنْتُ أُكْثِرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ

وہاں موجود نہیں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص بکریوں کے درمیان موجود تھا' اسی دوران ایک بھیڑیے نے اُن پر حملہ کر دیا اور اُن میں سے ایک بکری کو حاصل کر لیا' وہ شخص اُس بھیڑیے کے پیچھے گیا اور اُس نے بھیڑیے سے بکری کو چھڑوا لیا' تو بھیڑیے نے کہا: آہ! اب تو تم نے مجھ سے اسے حاصل کر لیا ہے لیکن درندوں کے مخصوص دن میں اس کا کون نگران ہوگا' جب میرے علاوہ اس کا رکھوالا اور کوئی نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس پر ایمان رکھتا ہوں' ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں:) حالانکہ یہ دونوں صاحبان اُس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔

ابن صاعد بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس روایت کو مسعر کے حوالے سے صرف ابن عیینہ نے نقل کیا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں' ابوبکر اور عمر گئے' میں' ابوبکر اور عمر اندر آئے' میں' ابوبکر اور عمر باہر نکلے۔

1392- رواہ البخاری:3685، ومسلم:2389۔

وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

بَابُ مَا رُوِيَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وُزِنَا بِالْاُمَّةِ فَرَجَحَا بِاِيمَانِهِمَا

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا پوری اُمت کے ساتھ وزن کیا گیا تو ان حضرات کے ایمان کا پلڑا بھاری تھا

1393- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَاَيْتُنِي اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَجُزْتُ مِنْ اَحَدِ اَبْوَابِ الثَّمَانِيَةِ، فَاُتِيتُ بِكِفَّةِ مِيزَانٍ، فَوُضِعْتُ فِيهَا وَجِيءَ بِاُمَّتِي فَوُضِعَتْ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَرَجَحْتُ بِاُمَّتِي، وَجِيءَ بِاَبِي بَكْرٍ فَوُضِعَ فِي كِفَّةٍ، ثُمَّ جِيءَ بِاُمَّتِي فَوُضِعَتْ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَرَجَحَ بِاُمَّتِي، ثُمَّ رُفِعَ اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَوُضِعَ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، ثُمَّ جِيءَ بِاُمَّتِي فَوُضِعَتْ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَرَجَحَ بِهَا، وَرُفِعَ الْمِيزَانُ اِلَى السَّمَاءِ وَاَنَا اَنْظُرُ

''میں نے خود کو دیکھا کہ مجھے جنت میں داخل کیا گیا' میں اُس کے آٹھ دروازوں میں سے ایک سے اندر داخل ہوا' میرے سامنے میزان کا پلڑا لایا گیا' مجھے اُس میں رکھا گیا' پھر میری اُمت کو لایا گیا اور اُسے دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو میرا وزن میری اُمت سے زیادہ تھا' پھر ابوبکر کو لایا گیا اور اُسے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری اُمت کو لا کر دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو ابوبکر کا وزن میری پوری اُمت سے زیادہ تھا' پھر ابوبکر کو اُٹھا لیا گیا اور عمر کو لایا گیا' اُسے میزان کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری اُمت کو لا کر دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو عمر کا پلڑا بھاری تھا' پھر میزان کو آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا اور میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا''۔

حضرت ابوبکر وعمر کا' اُمت کے ساتھ وزن ہونا

1394- وَاَنْبَاَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو عَائِشَةَ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَقَالَ: رَاَيْتُ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَاَنِّي اُعْطِيتُ الْمَقَالِيدَ وَالْمَوَازِينَ. فَاَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ، وَاَمَّا الْمَوَازِينُ فَهَذِهِ الَّتِي يَزِنُونَ بِهَا قَالَ: فَوُضِعْتُ فِي اِحْدَى الْكِفَّتَيْنِ، وَوُضِعَتْ اُمَّتِي فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَوُزِنْتُ، فَرَجَحْتُهُمْ. ثُمَّ جِيءَ بِاَبِي بَكْرٍ فَوَزَنَهُمْ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَوَزَنَهُمْ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: صبح سے پہلے مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ مجھے چابیاں اور میزان دیئے گئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) لفظ مقالید سے مراد چابیاں ہیں جہاں تک موازین کا تعلق ہے تو یہ وہ چیز ہے جس سے وزن کیا جاتا ہے۔ مجھے میزان کے دو پلڑوں میں سے ایک میں رکھا گیا اور میری اُمت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو میرا وزن زیادہ تھا اور میں اُن پر بھاری ہو گیا' پھر ابوبکر کو لا کر اُن لوگوں کے ساتھ وزن کیا گیا' پھر عمر کو لا کر اُن لوگوں کے ساتھ وزن کیا گیا' (تو وہ بھی اُن پر بھاری تھے)۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ دَرَجَاتِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْجَنَّةِ

باب: جنت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے درجات کی فضیلت کا تذکرہ

1395- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

-1395 رواه الترمذی:3659، وابن ماجه:96، وخرجه الألبانی فی صحیح ابن ماجه:79.

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ الطَّالِعُ مِنَ الْأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَأَبُو بَكْرٍ مِنْهُمْ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

''بلند درجات والوں کو نیچے کے درجات والے لوگ یوں دیکھیں گے جس طرح آسمان کے اُفق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھا جاتا ہے اور ابوبکر اُن (بلند درجات والے افراد) میں سے ایک ہے اور عمر اُن میں سے ایک ہے اور یہ دونوں اچھے ہیں''۔

شیخین کے جنت میں بلند درجات

1396- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الطَّحَّانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ. وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ أُولَئِكَ وَأَنْعَمَا

''اوپر کے درجات والوں کو نیچے والے یوں دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر اور عمر اُن (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور یہ دونوں اس کے اہل ہیں''۔

1397- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَكَثِيرٍ النَّوَّاءِ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ صُهْبَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَطِيَّةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1396- انظر السابق.

1397- انظر: 1395.

تَحْتَهُمْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، أَلَا وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

''بلند درجات والوں کو اُن کے نیچے والے لوگ یوں دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو، خبردار! ابوبکر اور عمر اُن (بلند درجات والے افراد) میں سے ہیں اور یہ دونوں اس کے اہل ہیں''۔

1398- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، وَالْأَعْمَشِ، وَكَثِيرٍ النَّوَّاءِ، وَابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ صُهْبَانَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى، لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا يُرَى النَّجْمُ الزَّاهِرُ فِي السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

''بے شک بلند درجات والوں کو اُن کے نیچے والے لوگ یوں دیکھیں گے جس طرح آسمان میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھا جاتا ہے، ابوبکر اور عمر اُن (بلند درجات والے افراد) میں سے ہیں اور یہ دونوں اس کے اہل ہیں''۔

1399- وَأَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي الْوَدَّاكِ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَرَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ وَهُوَ مَعَ مُجَالِدٍ عَلَى الطُّنْفُسَةِ. وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى عَطِيَّةَ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

''اہلِ جنت' علیین والے افراد کو یوں دیکھیں گے جس طرح تم آسمان میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو اور بے شک ابوبکر اور عمر اُن میں سے ہیں اور یہ دونوں اس کے اہل ہیں''۔

اسماعیل نامی راوی کہتے ہیں' یعنی اسماعیل بن ابوخالد کہتے ہیں' وہ اُس وقت مجالد کے ہمراہ طنفسہ میں موجود تھے' وہ کہتے ہیں: میں عطیہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی تھی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

1400- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: وَأَنْعَمَا: قَالَ: وَأَهْلًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں:

میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: لفظ انعما کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں اس کے اہل ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَكَذَا رُوِيَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ تَفْسِيرِ وَأَنْعَمَا. فَقَالَ: وَأَهْلًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) یزید بن ہارون سے بھی اسی طرح روایت کیا گیا ہے کہ جب اُن سے لفظ انعما کی تفسیر دریافت کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اس کے اہل ہیں۔

1401- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ، وَسُئِلَ عَنْ تَفْسِيرِ وَأَنْعَمَا. فَقَالَ: وَأَهْلًا

یزید بن ہارون سے لفظ انعما کی تفسیر دریافت کی گئی تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ دونوں اس کے اہل ہیں۔

بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالِاقْتِدَاءِ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرنے کا حکم دینا

1402- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي

وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

''میرے بعد ان دو افراد کی پیروی کرنا''۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

''میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتداء کرنا''

1403- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1402- رواه أحمد 5/382 والترمذي: 3924 وابن ماجه: 97 وخرجه الألباني في صحيح الترمذي: 2895۔

1403- انظر السابق۔

عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

''میرے بعد اِن دوافراد کی پیروی کرنا! ابوبکر اور عمر''۔

1404- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے بعد اِن دوافراد ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا''۔

1405- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ، وَتَخَلَّفَ عَنْهُ النَّاسُ فِي مَسِيرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ تُطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَرْشُدُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر کے دوران جب کچھ لوگ آپ سے پیچھے رہ گئے تھے اور اُن پیچھے رہنے والوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرو گے تو تم ہدایت حاصل کرلو گے۔

1404- انظر: 1402.

1405- رواہ مسلم: 681.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ فَضَائِلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کتاب: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تذکرہ

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَنْ يُعِزَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ الْإِسْلَامَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کرے

1406- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

فَأَصْبَحَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَسْلَمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما''۔

تو اگلے دن صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا۔

حضرت عمر اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب تھے

1407- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1406- رواہ الترمذی:3684، وضعفه الألبانی فی ضعيف الترمذی:759.

1407- رواہ أحمد 2/95، والترمذی:3682، وخرجه الألبانی فی صحيح الترمذی:2907.

مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ، بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ

فَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

بَابُ ابْتِدَاءِ إِسْلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ

1408- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحُنَيْنِيُّ قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ الْمَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَتُحِبُّونَ أَنْ أُعْلِمَكُمْ أَوَّلَ إِسْلَامِي؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا فِي يَوْمٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! تُو ان دو افراد میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے' اُس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما' عمر بن خطاب کے ذریعہ' یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعہ''۔

(راوی کہتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دونوں میں سے زیادہ محبوب تھے۔

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا' یہ کیسے ہوا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسامہ بن زید بن اسلم مدنی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں بتاؤں کہ میں نے کیسے اسلام قبول کیا؟ ہم نے کہا: جی ہاں! تو اُنہوں نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شدید مخالف تھا' ایک مرتبہ شدید گرمی کے دن' دن چڑھے میں مکہ کے کسی راستہ سے گزر رہا تھا' اسی دوران قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے دیکھا اور بولا: اے ابن خطاب! تم کہاں جا رہے

شَدِيدِ الْحَرِّ فِي الْهَاجِرَةِ، فِي بَعْضِ طُرُقِ مَكَّةَ، إِذْ رَآنِي رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: أَيْنَ تَذْهَبُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ، فَقَالَ لِي: عَجَبًا لِلَّهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلَ عَلَيْكَ هَذَا الْأَمْرُ فِي مَنْزِلِكَ وَأَنْتَ تَقُولُ هَكَذَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: أُخْتُكَ، فَرَجَعْتُ مُغْضَبًا، حَتَّى قَرَعْتُ عَلَيْهَا الْبَابَ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ بَعْضُ مَنْ أَسْلَمَ مِمَّنْ لَا شَيْءَ لَهُ ضَمَّ الرَّجُلَ وَالرَّجُلَيْنِ وَالرِّجَالَ مِمَّنْ يُنْفِقُ عَلَيْهِ قَالَ: وَقَدْ كَانَ ضَمَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى زَوْجِ أُخْتِي قَالَ: فَلَمَّا قَرَعْتُ الْبَابَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ لَهُمْ: أَنَا عُمَرُ. قَالَ: وَقَدْ كَانُوا جُلُوسًا يَقْرَءُونَ كِتَابًا فِي أَيْدِيهِمْ. فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتِي قَامُوا، حَتَّى اخْتَفُوا فِي مَكَانٍ قَالَ: وَتَرَكُوا الْكِتَابَ عَلَى حَالِهِ قَالَ: فَلَمَّا فَتَحَتْ لِي أُخْتِي الْبَابَ قَالَ: قُلْتُ: أَيْ عَدُوَّةَ نَفْسِهَا: أَصَبَوْتِ؟ قَالَ: وَأَرْفَعُ شَيْئًا فِي يَدِي، فَأَضْرِبُ بِهِ عَلَى رَأْسِهَا، فَسَالَ الدَّمُ قَالَ: فَبَكَتْ، وَقَالَتْ لِي: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، مَا كُنْتَ صَانِعًا فَاصْنَعْهُ، فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: فَدَخَلْتُ،

ہو؟ میں نے کہا: میں اُن صاحب کے پاس جا رہا ہوں۔ اُس نے مجھ سے کہا: اے ابن خطاب! حیرت کی بات ہے، یہ معاملہ تمہارے گھر میں داخل ہو چکا ہے اور تم یہ بات کہہ رہے ہو۔ میں نے اُس سے دریافت کیا: وہ کیسے؟ اُس نے کہا: تمہاری بہن (مسلمان ہو چکی ہے)۔ تو میں غصہ کے عالم میں واپس آیا، میں نے اپنی بہن کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول شریف تھا کہ جب کوئی ایسا شخص اسلام قبول کرتا تھا جس کے پاس ضروریات کی کفالت کیلئے کچھ نہیں ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک فرد یا دو فرد یا زیادہ افراد کو کسی ایسے شخص کے ساتھ ملا دیتے تھے جو اُن کا خرچ برداشت کر سکتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو میرے بہنوئی کے ساتھ ملا دیا تھا، جب میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو پوچھا گیا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں عمر ہوں! وہ لوگ اُس وقت بیٹھے ہوئے قرآنِ مجید پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میری بہن نے دروازہ کھولا تو میں نے کہا: اے اپنی جان کی دشمن! کیا تم نے دین تبدیل کر لیا ہے؟ میں نے اپنے ہاتھ میں موجود چیز کو بلند کیا اور وہ اُس کے سر پر ماردی، اُس کا خون بہنے لگا، وہ رونے لگی، اُس نے کہا: اے خطاب کے صاحبزادے! آپ نے جو کرنا ہے وہ کر لیں، میں اسلام قبول کر چکی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اندر آیا اور چارپائی پر بیٹھ گیا، گھر کے درمیان میں ایک صحیفہ موجود تھا، میں نے اپنی بہن سے دریافت کیا: یہاں موجود یہ صحیفہ کیا ہے؟ اُس نے مجھے بتایا: اے خطاب کے صاحبزادے! آپ اس سے دور رہیں! کیونکہ آپ نے غسلِ جنابت نہیں کیا اور آپ پاک نہیں ہوئے ہیں اور اس کو صرف

فَجَلَسْتُ عَلَى السَّرِيرِ، فَإِذَا بِصَحِيفَةٍ وَسَطَ الْبَيْتِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا هَذِهِ الصَّحِيفَةُ هَاهُنَا؟ فَقَالَتْ لِي: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَعْهَا عَنْكَ، فَإِنَّكَ لَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَلَا تَطْهُرُ، وَهَذَا لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ قَالَ: فَمَا زِلْتُ بِهَا، حَتَّى أَعْطَتْنِيهَا قَالَ: فَنَظَرْتُ فِيهَا، فَإِذَا فِيهَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَذَعُرْتُ، وَأَلْقَيْتُ الصَّحِيفَةَ مِنْ يَدِي قَالَ: ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى نَفْسِي فَقَرَأْتُ فِي الصَّحِيفَةِ:

پاک لوگ چھو سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں مسلسل اپنی بات پر اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ اُس نے وہ صحیفہ مجھے دے دیا' میں نے دیکھا تو اُس میں یہ تحریر تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! میں گھبرا گیا' میں نے اپنے ہاتھ سے صحیفہ رکھ دیا' پھر میں نے حوصلہ کیا اور اُس صحیفہ کو پڑھنا شروع کیا (تو اُس میں یہ آیت تحریر تھی:)

{سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمِ}

''اللہ تعالیٰ کیلئے پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے''۔

قَالَ: فَكُلَّمَا مَرَرْتُ بِاسْمٍ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى ذَعُرْتُ، وَأَلْقَيْتُ الصَّحِيفَةَ مِنْ يَدِي قَالَ: ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى نَفْسِي فَأَقْرَأُ فِيهَا حَتَّى أَبْلُغَ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے اللہ تعالیٰ کے یہ اسماء پڑھے تو میں پھر گھبرا گیا' میں نے پھر صحیفہ رکھ دیا' پھر میں نے حوصلہ کیا اور اُسے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچا:

{آمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ} [الحديد: 7]

''تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس چیز میں سے خرچ کرو جس کے بارے میں اُس نے تمہیں خلیفہ (نائب) بنایا ہے''۔

قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَخَرَجَ الْقَوْمُ مُبَادِرِينَ وَكَبَّرُوا اسْتِبْشَارًا بِذَلِكَ، وَقَالُوا: أَبْشِرْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَإِنَّ رَسُولَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ لوگ تیزی سے نکل کر باہر آئے اور اُنہوں نے خوشخبری حاصل کرتے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، فَقَالَ:

اللّٰهُمَّ اَعِزَّ دِينَكَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ اِمَّا عُمَرَ وَاِمَّا اَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ

وَاِنَّا نَرْجُو اَنْ تَكُونَ دَعْوَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُمْ: دُلُّونِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَيْنَ هُوَ؟ فَلَمَّا عَرَفُوا الصِّدْقَ دَلُّونِي عَلَيْهِ فِي الْمَنْزِلِ الَّذِي هُوَ فِيهِ قَالَ: فَجِئْتُ حَتَّى قَرَعْتُ الْبَابَ قَالَ فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ اَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: وَقَدْ كَانُوا عَلِمُوا شِدَّتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَعْلَمُوا بِاِسْلَامِي. فَمَا اجْتَرَاَ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَنْ يَفْتَحَ لِي الْبَابَ. حَتَّى قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحُوا لَهُ فَاِنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يَهْدِهِ قَالَ: فَفُتِحَ لِيَ الْبَابُ قَالَ: فَاَدْخَلَنِي رَجُلَانِ بِعَضُدِي، حَتَّى دَنَوْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْسِلَاهُ فَاَرْسَلَانِي قَالَ: فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: فَاَخَذَ بِمَجَامِعِ

ہوئے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور بولے: اے ابن خطاب! تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیر کے دن یہ دعا کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہا تھا:

''اے اللہ! ان دو افراد میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اُس کے ذریعہ اپنے دین کو غلبہ عطا فرما' یا عمر یا ابوجہل بن ہشام''۔

تو ہمیں یہ اُمید ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا نتیجہ ہے (جو آپ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق نصیب ہوئی ہے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اُن سے لوگوں کہا کہ تم لوگ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بتاؤ کہ آپ کہاں ہیں؟ جب اُن لوگوں کو میری سچائی کا علم ہو گیا تو اُنہوں نے اُس گھر کے بارے میں بتایا جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے' میں وہاں آیا' دروازہ کھٹکھٹایا' دریافت کیا گیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں عمر بن خطاب ہوں۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف میری شدت سے واقف تھے لیکن اُنہیں میرے اسلام قبول کرنے کا پتا نہیں تھا' تو اُن میں سے کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ میرے لیے دروازہ کھول دے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں سے فرمایا: تم لوگ اُس کیلئے دروازہ کھول دو' اگر اللہ تعالیٰ نے اُس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا تو اُسے ہدایت نصیب کر دے گا۔ تو میرے لیے دروازہ کھول دیا گیا' تو دو آدمیوں نے بازوؤں سے پکڑ کر مجھے اندر داخل کیا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں سے کہا: اسے چھوڑ دو! اُنہوں نے مجھے چھوڑ دیا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری قمیص کے

قَمِيصِي، ثُمَّ قَالَ لِي: أَسْلِمْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ. اللّٰهُمَّ اهْدِهِ قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ: فَكَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ تَكْبِيرَةً سُمِعَتْ فِي طُرُقِ مَكَّةَ قَالَ: وَقَدْ كَانُوا مُسْتَخْفِينَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ تَعَلَّقَ بِهِ أُولٰئِكَ النَّاسُ فَيَضْرِبُونَهُ قَالَ: فَجِئْتُ إِلَى خَالِي فَقَرَعْتُ عَلَيْهِ الْبَابَ. وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ: فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: عُمَرُ فَخَرَجَ إِلَيَّ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَعَلِمْتَ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ؟ قَالَ: أَوَ فَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَقَالَ لِي: لَا تَفْعَلْ. وَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَجَافَ الْبَابَ دُونِي، قَالَ: فَذَهَبْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ كُبَرَاءِ قُرَيْشٍ. فَنَادَيْتُهُ. فَخَرَجَ إِلَيَّ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ؟ قَالَ: فَقَالَ: وَفَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا هٰذَا بِشَيْءٍ. أَرَى الْمُسْلِمِينَ يُضْرَبُونَ وَأَنَا لَا أُضْرَبُ، وَلَا يُقَالُ لِي شَيْءٌ قَالَ فَقَالَ لِي رَجُلٌ أَتُحِبُّ أَنْ يُعْلَمَ إِسْلَامُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ لِي: إِذَا جَلَسَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ. فَأْتِ فُلَانًا. فَقُلْ لَهُ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ: أَشَعَرْتَ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ. فَإِنَّهُ قَلَّ مَا يَكْتُمُ السِّرَّ قَالَ:

گریبان سے پکڑ کر مجھ سے فرمایا: اے ابن خطاب! اسلام قبول کرلو! اے اللہ! اسے ہدایت نصیب کر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس بات پر مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جو مکہ کی گلیوں میں سنا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے پہلے (مسلمان) پوشیدہ طور پر زندگی گزار رہے تھے کیونکہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تھا تو کفار اُس کو مارنا پیٹنا شروع کر دیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے ماموں کے پاس آیا' میں نے اُن کا دروازہ کھٹکھٹایا' وہ گھر میں موجود تھے' اُنہوں نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے کہا: عمر! وہ نکل کر میرے پاس آئے' میں نے کہا: میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے ایسا کرلیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں نے ایسا کرلیا ہے۔ تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ پھر وہ گھر کے اندر گئے اور دروازہ بند کرلیا۔ میں قریش کے ایک اور بڑے شخص کے پاس گیا' میں نے اُسے بلند آواز میں پکارا' وہ نکل کر میرے پاس آیا' میں نے اُس سے کہا: کیا تمہیں پتا نہیں چلا کہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ اُس نے دریافت کیا: کیا تم نے ایسا کرلیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں نے دل میں سوچا کہ یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی' میں مسلمانوں کو دیکھتا ہوں کہ اُن کی پٹائی ہوتی ہے اور مجھے کوئی نہیں مارتا اور مجھے کچھ نہیں کہا جا رہا' پھر ایک شخص نے مجھ سے کہا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے اسلام کی بات پھیل جائے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے مجھ سے کہا: جب لوگ حطیم میں بیٹھے ہوئے ہوں تو تم

فَجِئْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ، فَقُلْتُ لَهُ: فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ اَشَعَرْتَ اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: وَفَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ لَهُ: نَعَمْ قَالَ: فَنَادَى بِاَعْلَى صَوْتِهِ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ صَبَاَ قَالَ: فَبَادَرَ اِلَيَّ اُولَئِكَ النَّاسُ، فَمَا زَالُوا يَضْرِبُونَنِي وَاَضْرِبُهُمْ قَالَ: فَقَالَ خَالِي مَا هَذَا؟ قَالُوا اِنَّ عُمَرَ قَدْ صَبَاَ. فَقَامَ عَلَى الْحِجْرِ فَنَادَى بِصَوْتِهِ وَاَشَارَ بِكُمِّهِ: اَلَا اِنِّي قَدْ اَجَرْتُ ابْنَ اُخْتِي فَلَا يَمَسَّهُ اَحَدٌ قَالَ: فَتَكَشَّفُوا عَنِّي قَالَ: وَكُنْتُ لَا اَشَاءُ اَرَى اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُضْرَبُ اِلَّا رَاَيْتُهُ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا هَذَا بِشَيْءٍ، اَرَى النَّاسَ يُضْرَبُونَ وَلَا اُضْرَبُ، وَلَا يُصِيبُنِي شَيْءٌ قَالَ: فَلَمَّا جَلَسَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ جِئْتُ اِلَى خَالِي فَقُلْتُ لَهُ اَتَسْمَعُ؟ قَالَ: اَسْمَعُ فَقُلْتُ لَهُ: جِوَارُكَ عَلَيْكَ رَدٌّ قَالَ: لَا تَفْعَلْ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: جِوَارُكَ عَلَيْكَ رَدٌّ، قَالَ: فَمَا شِئْتَ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ اَضْرِبُ وَاُضْرَبُ، حَتَّى اَظْهَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِسْلَامَ

فلاں شخص کے پاس جا کر اُس سے رازداری کے طور پر یہ بات کہنا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے! وہ ایک ایسا شخص ہے جو راز پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اُس شخص کے پاس آیا' اُس وقت لوگ حطیم میں جمع ہو چکے تھے' میں نے اُس سے رازداری کے طور پر کہا: کیا تمہیں پتا ہے کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اُس نے کہا: کیا تم نے ایسا کر لیا ہے؟ تو میں نے کہا: جی ہاں! تو اُس نے بلند آواز میں پکار کر کہا: عمر بن خطاب نے اپنا دین تبدیل کر لیا ہے۔ تو وہ لوگ لپک کر میرے پاس آئے اور اُن لوگوں نے مجھے مارنا شروع کیا اور میں نے اُنہیں مارنا شروع کیا' میرے ماموں نے (دور سے دیکھ کر) دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عمر نے دین تبدیل کر لیا ہے۔ تو وہ حطیم پر کھڑے ہوئے اور بلند آواز میں پکارا اور اپنی آستین کے ذریعہ اشارہ کر کے کہا: میں اپنے بھانجے کو پناہ دیتا ہوں' اب اسے کوئی نہ چھوئے۔ تو وہ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے گئے' میں جس بھی مسلمان کے بارے میں یہ چاہتا کہ یہ دیکھوں کہ اُس کی پٹائی ہو رہی ہے تو میں اُسے دیکھ سکتا تھا (یعنی ہر مسلمان کے ساتھ بُرا سلوک ہوتا تھا) تو میں نے سوچا کہ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی' میں دوسرے لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ اُن کی پٹائی ہو رہی ہے اور مجھے کوئی نہیں مارتا' مجھے کوئی تکلیف لاحق نہیں ہوتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ جب لوگ حطیم میں بیٹھے ہوئے تھے' میں اپنے ماموں کے پاس آیا' میں نے اُن سے کہا: کیا آپ سن رہے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں سن رہا ہوں۔ میں نے کہا: میں آپ کی دی ہوئی پناہ آپ کو واپس کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: تم ایسا نہ کرو۔ میں نے کہا: آپ کی دی ہوئی

پناہ واپس کی جاتی ہے۔ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! جو تمہاری مرضی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اُس کے بعد میں مسلسل مار تا بھی رہا اور میری پٹائی بھی ہوتی رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا۔

بَابُ ذِكْرِ اِعْزَازِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ بِاِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے ذریعہ اسلام اور اہلِ اسلام کو غلبہ کے حصول کا تذکرہ

1409- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؛ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: الْآنَ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا: اب ہم میں سے نصف لوگ (مسلمان ہو گئے) ہیں۔

1410- وَاَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيَّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قیس بن ابوحازم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

جب سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے ہم مسلسل غالب رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان

1411- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے، ہم مسلسل غالب رہے ہیں۔

1412- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے، ہم مسلسل غالب رہے ہیں۔

1413- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِزًّا،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا غلبہ کا باعث تھا، اُن

وَكَانَتْ هِجْرَتُهُ نَصْرًا، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ رَحْمَةً، وَاللَّهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، وَإِنِّي لَأَحْسِبُ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ مِنْ حِسِّ عُمَرَ وَإِنِّي لَأَحْسِبُ أَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ، فَإِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ

کا ہجرت کرنا مدد کا باعث تھا' اُن کی خلافت رحمت تھی' اللہ کی قسم! ہم اُس وقت تک کھلے عام نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھ سکے تھے جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کر لیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آہٹ سے بھی خوفزدہ ہو جاتا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو اُنہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے' جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ ہوگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُن میں شمار ہوگا''۔

حضرت عمر کے قبولِ اسلام پر آیت کا نزول

1414- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ الْمُغَلِّسِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةٌ وَثَلَاثُونَ رَجُلًا وَامْرَأَةٌ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسْلَمَ، فَصَارُوا أَرْبَعِينَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتالیس افراد اور ایک خاتون اسلام قبول کر چکے تھے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی تعداد چالیس ہو گئی' تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} [الانفال: 64]

''اے نبی! تمہارے لیے اللہ کافی ہے اور اہلِ ایمان میں سے جنہوں نے تمہاری پیروی کی (وہ کافی ہیں)''۔

1415- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ أَبَانَ الْكُوفِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خِرَاشٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ الْيَوْمَ بِإِسْلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آج آسمان والے حضرت عمر کے اسلام قبول کرنے پر خوشیاں منا رہے ہیں۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ، وَأَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل اور اُن کی زبان پر رکھا ہے اور سکینت اُن کی زبان پر کلام کرتی ہے

1416- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بِلَالٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جُعِلَ الْحَقُّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حق کو عمر کے دل اور اُس کی زبان پر رکھا گیا ہے''۔

1415- رواه ابن ماجه: 103، وضعفه الألباني في ضعيف ابن ماجه: 19.

1416- رواه الترمذي: 3683، وأحمد 95/2، وأبو داؤد: 2962، وابن ماجه: 108، وصححه الألباني في صحيح أبي داؤد: 2566.

حضرت عمر کی زبان اور دل پر حق جاری ہونا

1417- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور اُس کے دل پر رکھا ہے''۔

1418- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتی ہے''۔

1419- وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ يَعْنِي الْحَنَّاطَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتی ہے۔

1417- رواه أحمد 401/2، وعزاه الهيثمي في المجمع 66/9 لأحمد والبزار والطبراني في الأوسط.

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1420- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَيَدْخُلُ فِي هَذَا الْبَابِ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدِيثُ سَارِيَةَ، فَإِنَّ هَذَا مَوْضِعُهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہاں اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول واقعہ بھی شامل ہوگا کیونکہ یہ اُس کا مخصوص مقام ہے۔

''ساریہ پہاڑ کی طرف جاؤ''

1421- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا: يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ قَالَ: فَبَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمًا فَجَعَلَ يَصِيحُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا سَارِيَ الْجَبَلَ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ. مَرَّتَيْنِ، فَقَدِمَ رَسُولُ الْجَيْشِ فَسَأَلَهُ؛

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ کیا' آپ نے اس کا امیر ایک شخص کو بنایا جس کا نام ساریہ تھا' ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران وہ چیخ کر بلند آواز میں کہنے لگے جبکہ وہ منبر پر موجود تھے: اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ! اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ۔ اُنہوں نے دو مرتبہ یہ کہا' بعد میں جب اُس لشکر کا قاصد آیا تو اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ امیر المؤمنین! ہم دشمن کا سامنا کیے ہوئے تھے' ہم پسپا ہو رہے تھے' اسی دوران کسی نے بلند آواز میں چیخ کر کہا: اے ساریہ!

فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا عَدُوَّنَا، فَهَزَمُونَا. فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ: يَا سَارِيَ الْجَبَلَ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ. فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا بِالْجَبَلِ؛ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقِيلَ لِعُمَرَ: إِنَّكَ كُنْتَ تَصِيحُ بِذَلِكَ

پہاڑ کی طرف جاؤ! اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ۔ تو ہم نے اپنی پشت پہاڑ کی طرف کر دی تو اللہ تعالیٰ نے دشمن کو پسپا کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ نے چیخ کر یہ کلمات کہے تھے۔

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: وَحَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ ذَلِكَ

ابن عجلان نے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نقل کی ہے۔

1422- قَالَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1423- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَجَّهَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ قَالَ: فَبَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَخْطُبُ، جَعَلَ يُنَادِي: يَا سَارِيَ الْجَبَلَ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ ثَلَاثًا قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ الْجَيْشِ فَسَأَلَهُ عُمَرُ؛ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا اور اُس کا امیر ایک ایسے شخص کو مقرر کیا جس کا نام ساریہ تھا' ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے' اُنہوں نے بلند آواز میں پکار کر کہنا شروع کیا: اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ! اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ۔ اُنہوں نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے' بعد میں جب اُس لشکر کا قاصد آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے حال احوال دریافت کیے تو اُس نے بتایا: امیر المؤمنین! ہم پسپا ہو چکے تھے' اسی دوران ہم نے ایک آواز سنی' کوئی بلند آواز میں کہہ رہا تھا: اے ساریہ! پہاڑ کی طرف طرف جاؤ! اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ!

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ هُزِمْنَا. فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتًا يُنَادِي: يَا سَارِيَ الْجَبَلَ. يَا سَارِيَ الْجَبَلَ. يَا سَارِيَ الْجَبَلَ قَالَ: فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ، فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَقِيلَ لِعُمَرَ: إِنَّكَ كُنْتَ تَصِيحُ بِذَلِكَ

اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ۔ تو ہم نے اپنی پشت پہاڑ کی طرف کر لی تو اللہ تعالیٰ نے دشمن کو پسپا کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ ہی نے یہ کلمات بلند آواز میں کہے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. كَمَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ. إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فرشتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتا ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ سکینت حضرت عمر کی زبان پر کلام کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو! یہ ایک دوسرے کے بھائی ہیں جو (جنت میں) پلنگوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا تذکرہ: ''پہلی اُمتوں میں محدث ہوتے تھے اگر اس اُمت میں کوئی ایسا ہوا تو وہ عمر بن خطاب ہوگا''

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا مُوَافِقٌ لِلْبَابِ الَّذِي قَبْلَهُ. وَمَعْنَاهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُلْقِي فِي قَلْبِهِ الْحَقَّ. وَيَنْطِقُ بِهِ لِسَانُهُ. يُلْقِيهِ الْمَلَكُ عَلَى لِسَانِهِ وَقَلْبِهِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خُصُوصًا خَصَّ اللَّهُ الْكَرِيمُ بِهِ عُمَرَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ چیز بھی اس سے پہلے والے باب کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے اور علماء کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے! کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں حق کو القاء کر دیا تھا اور اُن کی زبان حق کے ہمراہ کلام کرتی تھی' یہ کلمات ایک فرشتہ اُن کی زبان اور اُن کے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کرتا تھا' یہ وہ خصوصیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے بطورِ خاص حضرت عمر بن خطاب

بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَمَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ.

رضی اللہ عنہ کو عطا کی تھی جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتی ہے۔

هَذِهِ الْاَحَادِيثُ تُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا

یہ روایات ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

1424- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُونَ؛ فَاِنْ يَكُنْ فِي اُمَّتِي اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

''پہلی اُمتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری اُمت میں کوئی ایسا شخص ہوا تو وہ عمر بن خطاب ہوگا''۔

1425- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: ثنا مَنْدَلٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قَدْ يَكُونُ فِي اُمَّتِي مُحَدَّثُونَ فَاِنْ يَكُنْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''میری اُمت میں محدث ہوں گے اور اگر اُن میں سے کوئی ایک ایسا ہوسکتا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہے''۔

1424- رواہ البخاری:3689، ومسلم:2398۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ غَضَبَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عِزٌّ وَرِضَاهُ عَدْلٌ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غضب' غلبہ ہے اور اُن کی رضامندی' عدل ہے

1426- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رُسْتُمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَقْرِئْ عُمَرَ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّ غَضَبَهُ عِزٌّ، وَرِضَاهُ عَدْلٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: آپ حضرت عمر کو سلام کہیں اور انہیں یہ بتائیں کہ اُن کا غضب' غلبہ ہے اور اُن کی رضامندی' عدل ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام کی اطلاع

1427- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَعْقُوبَ يَعْنِي الْقُمِّيَّ عَنْ جَعْفَرٍ الْقُمِّيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ عَلَى عُمَرَ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّ غَضَبَهُ عِزٌّ، وَرِضَاهُ عَدْلٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا تھا: آپ حضرت عمر کو سلام کہیں اور انہیں یہ بتائیں کہ اُن کا غضب' غلبہ ہے اور اُن کی رضامندی' عدل ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مُوَافَقَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ

1428- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ: فَنَزَلَتْ:

{وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى} [البقرة: 125]

قَالَ: وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ نِسَاءَكَ يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ قَالَ: فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ قَالَ: وَاجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ {عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ...} [التحريم: 5] الْآيَةَ، قَالَ: فَنَزَلَتْ كَذَلِكَ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کا اپنے پروردگار کے اُس حکم کے مطابق ہونا جس کے حوالے سے قرآن نازل ہوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تین معاملات میں میری رائے میرے پروردگار کے فرمان کے مطابق تھی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالیں تو یہ مناسب ہوگا' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی ازواج کے ہاں ہر نیک اور بُرا شخص آجاتا ہے' اگر آپ اُنہیں پردہ کرنے کا حکم دے دیں تو یہ مناسب ہوگا' تو حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج' آپ کے پاس اکٹھی تھیں' اُن کے خانگی معاملات کا مسئلہ تھا تو میں نے اُن خواتین سے کہا: ایسا نہ ہو کہ نبی اکرم ﷺ تمہیں طلاق دے دیں' تو اللہ تعالیٰ اُن کی جگہ نبی اکرم ﷺ کو تم سے زیادہ بہتر بیویاں عطا کردے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو یہ آیت بھی اسی طرح نازل ہوئی۔

-1428 رواہ البخاری:4483، ومسلم:2399.

چار مواقع پر موافقت

1429- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْبَعٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ صَلَّيْنَا إِلَى الْمَقَامِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى} [البقرة: 125]

وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ عَلَى نِسَائِكَ حِجَابًا. فَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ} [الاحزاب: 53]

وَقُلْتُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِنْكُنَّ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ} [التحريم: 5] الْآيَةَ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میری بات' چار معاملات میں اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق ہوئی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم مقامِ ابراہیم کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کریں تو یہ مناسب ہوگا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم لوگ مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اپنی ازواج کو پردہ کا حکم دے دیں تو یہ مناسب ہوگا کیونکہ ہر نیک اور بد شخص اُن کے ہاں آجاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جب تم اُن سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے اُن سے مانگو''۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کی ازواج سے کہا: یا تو تم باز آجاؤ' ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر بیویاں نبی اکرم ﷺ کو عطا کر دے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''عنقریب اُس کا پروردگار اُسے تم سے زیادہ بہتر بیویاں دیدے گا' اگر اُس نے تمہیں طلاق دی''۔

وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ} [المؤمنون: 12] حَتَّى بَلَغَ الْآيَةَ.

فَقُلْتُ أَنَا: فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ يَعْنِي فَنَزَلَتْ.

{فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ}

[المؤمنون: 14]

1430- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بْنِ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْحِجَابِ، وَفِي أَسَارَى بَدْرٍ، وَفِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”تحقیق ہم نے انسان کو منتخب شدہ مٹی سے پیدا کیا ہے“۔ یہ آیت مکمل ہے۔

تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے بہترین خالق ہے“ تو اُس کے بعد یہ آیت نازل ہوگئی:

”اللہ کی تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے بہترین خالق ہے“۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین معاملات میں میری رائے میرے پروردگار کے حکم کے مطابق ہوئی: حجاب کے معاملہ میں، بدر کے قیدیوں کے معاملہ میں اور مقامِ ابراہیم کے بارے میں۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان: ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا“

1431- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1430- رواه مسلم: 2399.

1431- رواه أحمد 154/4، والترمذي: 3787، والحاكم 85/3.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''۔

1432- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''۔

1433- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ الزِّمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1432- انظر السابق۔

1433- انظر 1431

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا"۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِلْمِ وَالدِّينِ الَّذِي أُعْطِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

باب: نبی اکرم ﷺ کا اُس علم اور دین کے بارے میں اطلاع دینا' جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا گیا

1434- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، أُتِيتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ؛ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ الْعِلْمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا' میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا' میں نے اُس میں سے پی لیا اور بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اس سے کیا مراد لی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم۔

نبی اکرم ﷺ کا خواب اور اُس کی تعبیر

1435- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

میں سویا ہوا تھا' میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا' میں نے اُس

1434- رواه البخاري: 7006، ومسلم: 2391.

1435- انظر السابق.

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، أُتِيتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ

کو پی لیا یہاں تک کہ میں نے اُس کی سیرابی کو اپنے ناخنوں کے اندر چلتے ہوئے محسوس کیا' پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

ایک اور خواب اور اُس کی تعبیر

1436- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ، وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ فَقَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: الدِّينُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا' میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اُنہیں میرے سامنے پیش کیا گیا' اُن کے جسم پر مختلف قمیصیں تھیں' کسی کی قمیص سینہ تک آ رہی تھی' کسی کی اس سے کچھ نیچے تھی' پھر عمر کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو اُس کی قمیص نیچے لٹک رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین۔

1436- رواه البخاري: 7008، ومسلم: 2390.

بَابُ ذِكْرِ بِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمَا أَعَدَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي الْجَنَّةِ

1437- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرُفِعَ لِي فِيهَا قَصْرٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إِلَّا غَيْرَتُكَ يَا أَبَا حَفْصٍ قَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَهَلْ رَفَعَنِي اللهُ تَعَالَى إِلَّا بِكَ وَهَدَانِي؟ وَهَلْ مَنَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ إِلَّا بِكَ؟ قَالَ: وَبَكَى

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: قُلْتُ لِحُمَيْدٍ فِي النَّوْمِ أَوْ فِي الْيَقَظَةِ؟ قَالَ: لَا. بَلْ فِي الْيَقَظَةِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس چیز کی بشارت دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے جنت میں کیا تیار کیا ہے

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت میں داخل کیا گیا' میرے سامنے ایک محل آیا' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ میں ہی ہوؤں گا' میں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: عمر بن خطاب ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اے ابوحفص! میں اُس میں صرف اس لیے داخل نہیں ہوا کہ تمہارے مزاج میں تیزی پائی جاتی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلہ سے مجھے بلند مرتبہ عطا کیا ہے اور مجھے ہدایت عطا کی ہے' اللہ تعالیٰ نے صرف آپ کے ذریعہ مجھ پر احسان کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد حمید طویل سے دریافت کیا: یہ معاملہ نیند کے عالم میں پیش آیا تھا یا بیداری کے عالم میں پیش آیا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ بیداری کے

1437- رواه أحمد:191، والترمذي:3689، وخرجه الألباني في صحيح الترمذي:2911.

عالم میں پیش آیا تھا۔

اس روایت کے مختلف طرق اور الفاظ

1438- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، كُلُّهُمْ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ... فَذَكَرُوا مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ:

أَوَ عَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا' وہاں سونے کا ایک محل موجود تھا.....

اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''یارسول اللہ! کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا''۔

1439- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا' میں نے خود کو جنت میں دیکھا' وہاں ایک خوبصورت خاتون ایک محل کے کونے میں موجود تھی' میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت عمر کا ہے۔ تو مجھے اُس کے مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا تو میں وہیں سے واپس مڑ گیا۔

-1438 انظر السابق۔

-1439 انظر: 1437.

شَوْهَاءَ يَعْنِي حَسْنَاءَ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا: لِعُمَرَ. فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَوَ عَلَيْكَ أَغَارُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا۔

1440- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ. فَإِذَا امْرَأَةٌ شَوْهَاءُ يَعْنِي حَسْنَاءَ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ؛ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ؛ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں خود کو جنت میں دیکھا وہاں ایک خوبصورت خاتون ایک محل کے کونے میں موجود تھی میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ (پھر نبی اکرم ﷺ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر بولے:) مجھے تمہاری مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا تو میں وہیں سے واپس مڑ گیا۔

1441- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہلِ جنت میں سے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جو کچھ بھی بیداری کے عالم میں دیکھا اور جو کچھ بھی خواب کے عالم میں دیکھا وہ حق ہے اور نبی اکرم ﷺ

1440- انظر:1341.

1441- رواہ أحمد 233/5 وعزاہ الهيثمي في المجمع 74/9.

مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؛ لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَا رَاَى فِي يَقَظَتِهِ وَفِي نَوْمِهِ حَقًّا، وَاِنَّهُ قَالَ:

بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيهَا دَارًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذِهِ الدَّارُ فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں نے خواب میں خود کو دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا' وہاں میں نے ایک گھر دیکھا' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ تو مجھے بتایا گیا: یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے''۔

1442- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ: اَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: اِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَرَاَيْتُ فِيهَا قَصْرًا مُرَبَّعًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: فَاَنَا مِنَ الْعَرَبِ، فَلِمَنْ هُوَ؟ فَقِيلَ: لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ قُلْتُ: فَاَنَا مُحَمَّدٌ فَلِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَوْلَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک دن صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا' میں نے اُس میں سونے سے بنا ہوا ایک بڑا محل دیکھا' میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ بتایا گیا: ایک عرب کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی عرب ہوں' یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا: یہ حضرت محمد کی اُمت سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں میں سے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں محمد ہوں! یہ محل کس کا ہے؟ تو بتایا گیا: یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: اگر تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا تو میں اُس محل میں داخل ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کے خلاف کبھی مزاج کی تیزی

1442- رواہ الترمذی:3690.

غَيْرَتَكَ لَدَخَلْتُ الْقَصْرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا كُنْتُ لِأَغَارَ عَلَيْكَ

نہیں دکھا سکتا۔

1443- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ كَأَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ قَالَ: وَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا أَبْيَضَ بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ قَالَ: فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؛ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ، فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ يَا عُمَرُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ وَعَلَيْكَ أَغَارُ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا' میں نے اُس میں ایک سفید محل دیکھا جس کے صحن میں ایک خاتون موجود تھی' میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ تو بتایا گیا: حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ میں نے اُس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور اُس کی طرف دیکھا لیکن پھر اے عمر! تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یارسول اللہ! کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا۔

1444- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ الْخُوَارِزْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَاجِشُونُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1443- رواه البخاري: 5226، ومسلم: 2394.

1444- انظر السابق.

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:...

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ الشَّيْطَانَ يُفَرِّقُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَيْبَةً لَهُ

1445- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي دَارٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ تَسْأَلْنَهُ، وَتَسْتَخْبِرْنَهُ رَافِعَاتٍ أَصْوَاتَهُنَّ فَوْقَ صَوْتِهِ؛ فَأَقْبَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ؛ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَ عُمَرَ بَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ فَاسْتَضْحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مِمَّ ضَحِكْتَ؟ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ نِسْوَةً مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلْنَ عَلَيَّ يَسْأَلْنَنِي وَيَسْتَخْبِرْنَنِي رَافِعَاتٍ أَصْوَاتُهُنَّ فَوْقَ صَوْتِي؛ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ بَادَرْنَ الْحُجُبَ أَوِ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ تَهَبْنَنِي

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت کی وجہ سے شیطان اُن سے ڈر کر بھاگتا ہے

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود تھے' قریش سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے کچھ مانگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اُن خواتین کی آواز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہو گئی' اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے' اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' جب اُن خواتین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو تیزی سے لپک کر پردہ کی طرف چلی گئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کی کچھ خواتین میرے پاس آئی تھیں وہ مجھ سے کچھ مانگ رہی تھیں اور بلند آواز میں مجھ سے بات چیت کر رہی تھیں' جب اُنہوں نے تمہاری آواز سنی تو وہ تیزی سے لپک کر پردہ کی طرف چلی گئیں۔ تو حضرت عمر

1445- رواه البخاري:3683، ومسلم:2396.

وَتَجْتَرِئْنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ عَنْ عُمَرَ فَوَاللهِ مَا سَلَكَ عُمَرُ وَادِيًا قَطُّ فَسَلَكَهُ الشَّيْطَانُ

رضی اللہ عنہ نے (اُن خواتین کی طرف متوجہ ہو کر) فرمایا: اے اپنی ذات کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول کے سامنے جرأت کا مظاہرہ کرتی ہو۔ تو اُن خواتین میں سے ایک خاتون نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ سخت اور درشت مزاج شخص ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر کو کچھ نہ کہو! اللہ کی قسم! جب عمر کسی جگہ سے گزرتا ہے تو شیطان وہاں سے نہیں گزرتا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي هَذَا الْكِتَابِ قَوْلَهُ: كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ عِزًّا، وَكَانَتْ هِجْرَتُهُ نَصْرًا، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ رَحْمَةً، وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ؛ وَإِنِّي لَأَحْسِبُ أَنَّ الشَّيْطَانَ يُفَرِّقُ مِنْ حِسِّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ..... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کتاب میں اُن کا قول ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا غلبہ کا باعث تھا' اُن کی ہجرت' مدد کا باعث تھی' اللہ کی قسم! ہم اُس وقت تک کھلے عام نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھ سکے جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کر لیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آہٹ پر شیطان ڈر کر بھاگ جاتا ہے..... اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُفْلُ الْإِسْلَامِ؛ وَأَنَّ الْفِتَنَ تَكُونُ بَعْدَهُ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کا قفل ہیں اور اُن کے بعد فتنے ہوں گے

1446- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' اُنہوں نے اُنہیں ٹھوکا دیا

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آخِذًا بِيَدِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذْ غَمَزَهَا. فَقَالَ لَهُ أَبُو ذَرٍّ: مَهْ يَا قُفْلَ الْإِسْلَامِ أَوْجَعْتَنِي فَقَالَ: مَا هَذَا يَا أَبَا ذَرٍّ؟ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. تَذْكُرُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ يُذَكِّرُهُ إِذْ أَقْبَلْتَ فَأَشْرَفْتَ عَلَى الْوَادِي؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تُصِيبَكُمْ فِتْنَةٌ مَا كَانَ هَذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَأَنْتَ قُفْلُ الْإِسْلَامِ يَا عُمَرُ

تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے اسلام کے قفل! ٹھہر جائیں، آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے ابوذر! یہ کیا بات ہوئی؟ اُنہوں نے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ کو فلاں فلاں دن یاد ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یاد دلایا کہ جب آپ آئے تھے اور آپ ایک وادی میں پہنچے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم لوگوں کو کوئی بھی آزمائش اُس وقت تک لاحق نہیں ہوگی جب تک یہ (یعنی حضرت عمر) تمہارے درمیان موجود ہے، اے عمر! تم اسلام کا قفل ہو۔

حضرت عمرؓ فتنوں کیلئے رکاوٹ تھے

1447- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ، وَمَالِهِ؛ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ، وَالصَّوْمُ فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ عَنْ تِلْكَ أَسْأَلُكَ؛ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ مِنْ دُونَ ذَلِكَ بَابًا مُغْلَقًا. قَتْلُ رَجُلٍ أَوْ مَوْتِهِ قَالَ: أَفَيُكْسَرُ ذَلِكَ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ؟ قُلْتُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون فتنہ کے بارے میں ہمیں بتائے گا؟ میں نے کہا: میں بتاتا ہوں! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کی آزمائش اُس کے اہلِ خانہ اور اُس کے مال میں ہے اور اس کا کفارہ نماز ادا کرنا، صدقہ کرنا اور روزہ رکھنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر رہا! میں تو اُس فتنہ کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں جس کی موجیں سمندر کی موجوں کی مانند ہوں گی۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے کہا: اُس فتنہ سے پہلے ایک بند دروازہ ہے، جو ایک فرد کا قتل یا اُس کی

1447- رواه البخاري: 7096، ومسلم: 2893.

لَا بَلْ يُكْسَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: ذٰلِكَ اَجْدَرُ اَنْ لَا يُغْلَقَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

موت کی شکل میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُس دروازہ کو توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ تو میں نے کہا: جی نہیں! اُسے توڑا جائے گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ اس لائق ہوگا کہ وہ قیامت کے دن تک دوبارہ بند نہ ہو۔

وَزَادَ الْاَعْمَشُ: فَهِبْنَا حُذَيْفَةَ اَنْ نَسْاَلَهُ: اَكَانَ يَعْلَمُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ هُوَ الْبَابُ؟ فَاَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ. وَذٰلِكَ اَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيطِ

اعمش نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ہم اس بات سے ہیبت زدہ ہو گئے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کریں کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتا تھا کہ دروازہ سے مراد وہ خود ہیں؟ پھر ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ دریافت کریں، اُنہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اس بات کو اُسی طرح جانتے تھے جس طرح وہ اس بات کو جانتے تھے کہ آنے والی کل سے پہلے رات آئے گی، اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اُنہیں ایک ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں غلطی نہیں تھی۔

1448- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ سَوَاءً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون ہمیں فتنہ کے بارے میں بتائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

1449- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1449- أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات 321/1.

أَبِي حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ جِبْرِيلُ يُذَاكِرُنِي أَمْرَ عُمَرَ؛ فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، اذْكُرْ لِي فَضَائِلَ عُمَرَ وَمَا لَهُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ لِي: لَوْ جَلَسْتُ مَعَكَ مِثْلَ مَا جَلَسَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ مَا بَلَغْتُ فَضَائِلَ عُمَرَ. وَلَيَبْكِيَنَّ الْإِسْلَامُ بَعْدَ مَوْتِكَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل، مجھے عمر کے بارے میں تلقین کرتے رہے۔ میں نے کہا: اے جبریل! تم میرے سامنے عمر کے فضائل بیان کرو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس کا کیا مقام ہے؟ تو جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اگر میں آپ کے پاس اتنی دیر بیٹھا رہا جتنی دیر حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تھے تو بھی میں حضرت عمر کے تمام فضائل بیان نہیں کر سکوں گا' اے حضرت محمد (ﷺ)! آپ کے وصال کے بعد اسلام حضرت عمر بن خطاب کے انتقال پر روئے گا۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہلِ جنت کا چراغ ہیں

1450- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عمر بن خطاب' اہلِ جنت کا چراغ ہے''۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِيشْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهُ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قِيلَ لَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ: لَمَّا كَانَ قَدْ أَسْلَمَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِمَكَّةَ قَبْلَ عُمَرَ، فَكَانَ يُؤْذِيهِمُ الْمُشْرِكُونَ أَذًى شَدِيدًا، وَيَسْتَخْفِي كَثِيرٌ مِنْهُمْ بِإِسْلَامِهِمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ إِلَيْهِ الْجَمَاعَةُ مِنْهُمْ فَيُقْرِئُهُمُ الْقُرْآنَ سِرًّا خَوْفًا عَلَيْهِمْ؛ فَلَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَّجَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَخَرَجُوا وَأَظْهَرُوا إِسْلَامَهُمْ، فَأَعَزَّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ الْمُسْلِمِينَ بِإِسْلَامِ عُمَرَ، وَأَضَاءَ نُورَ الْإِسْلَامِ، وَقَوِيَتْ قُلُوبُ الْمُسْلِمِينَ، وَعَلِمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ مَنَعَ مِنْهُمْ، وَفَرَّجَ عَنْهُمْ، وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، سَيُبْدِلُهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا؛ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اہلِ جنت کا چراغ ہے'' یہ کس مفہوم کا احتمال رکھتا ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: باقی اللہ بہتر جانتا ہے! اس سے مراد یہ ہوسکتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمانوں نے مکہ میں اسلام قبول کیا تھا' تو مشرکین اُنہیں شدید اذیتیں دیا کرتے تھے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُن میں سے کچھ لوگ اکٹھے ہو کر جاتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں پوشیدہ طور پر قرآن کی تعلیم دیتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے حوالے سے اندیشہ تھا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کشادگی عطا کی' وہ لوگ باہر نکلے اور اُنہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا' تو یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غلبہ عطا کیا اور اسلام کے نور کو روشن کر دیا' مسلمانوں کے دلوں کو قوت عطا کی اور مسلمانوں کو یہ بات پتا چل گئی کہ اب اللہ تعالیٰ نے اُن کی حفاظت کا بندوبست کر دیا ہے اور اُنہیں کشادگی عطا کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں خوف کے بعد امن نصیب کر دیا ہے۔ کیا آپ نے یہ بات نہیں دیکھی جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمائی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا تو مشرکین نے کہا تھا: ہم میں سے نصف لوگ کم ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب کے اسلام قبول کرنے کے بعد سے ہم لوگ مسلسل غالب رہے ہیں۔

وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ الْيَوْمَ بِإِسْلَامِ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! آج حضرت عمر کے اسلام قبول کرنے پر آسمان والے خوشیاں منا رہے ہیں۔

قُلْتُ: فَصَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سِرَاجَ أَهْلِ الْجَنَّةِ بِهَذِهِ الْمَعَانِي وَمَا أَشْبَهَهَا مِنْ فَضَائِلِهِ الشَّرِيفَةِ؛ اسْتَضَاءَ بِإِسْلَامِهِ نُورُ الْقُلُوبِ وَعَزُّوا

میں یہ کہتا ہوں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہلِ جنت کا چراغ ان معانی کے حوالے سے ہو سکتے ہیں' یا اُن کے اور اس جیسے دوسرے فضائل ہیں کہ اُن کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے دلوں کے نور میں اور غلبہ میں اضافہ ہوا تھا۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ . فَهَذَا جَوَابُنَا فِي مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم کھلے عام نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر نے اسلام قبول کیا (تو ہم کھلے عام نماز ادا کرنے لگے)۔ تو یہ ہمارا جواب ہوگا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مفہوم کے بارے میں ہوگا:

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ

''عمر بن خطاب' اہلِ جنت کا چراغ ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ جَوَامِعِ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے جامع فضائل کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدِ اخْتَصَرْتُ مِنْ ذِكْرِ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ، وَفَضَائِلُهُمَا بِحَمْدِ اللهِ كَثِيرَةٌ، وَفِيمَا ذَكَرْتُهُ مَقْنَعٌ لِمَنْ عَلِمَهُ؛ فَزَادَهُ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اختصار کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل ذکر کیے تھے جو اُس وقت مکہ میں مجھے یاد تھے' ویسے تو ان دونوں حضرات کے فضائل' الحمدللہ! بہت زیادہ ہیں۔ میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے یہ اُس شخص کیلئے کفایت کر جائے گا جو اس کا علم حاصل کر لے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ

الْكَرِيمُ مَحَبَّةً لَهُمَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

اُس شخص کے لیے اُن دونوں حضرات کی محبت میں اضافہ کر دے گا۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا اظہارِ حقیقت

1451- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمَّارُ، أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ آنِفًا، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، حَدِّثْنِي بِفَضَائِلِ عُمَرَ فِي السَّمَاءِ. فَقَالَ لِي: لَوْ لَبِثْتُ مَا لَبِثَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا مَا نَفِدَتْ فَضَائِلُ عُمَرَ، وَإِنَّ عُمَرَ حَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ابھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں نے کہا: اے جبریل! تم مجھے آسمان میں عمر کے فضائل بیان کرو! تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: اگر میں اتنی دیر ٹھہرا رہوں جتنا عرصہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تھے' یعنی نو سو پچاس سال تک' (اور اس دوران حضرت عمر کے فضائل بیان کرتا رہوں) تو حضرت عمر کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور حضرت عمر' حضرت ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔

1452- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عمر کے معاملہ میں جبریل میرے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' میں نے کہا: اے جبریل! تم میرے سامنے عمر کے فضائل ذکر کرو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس کا کیا مرتبہ و مقام ہے؟ تو اُنہوں

1451- رواه ابن الجوزی فی الموضوعات 321/1، وأعله الهيثمی فی المجمع 68/9.

وَسَلَّمَ: كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُذَاكِرُنِي أَمْرَ عُمَرَ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، اذْكُرْ لِي فَضَائِلَ عُمَرَ، وَمَا لَهُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَقَالَ لِي: لَوْ جَلَسْتُ مَعَكَ مِثْلَ مَا جَلَسَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ مَا بَلَغْتُ فَضَائِلَ عُمَرَ، وَلَيَبْكِيَنَّ الْإِسْلَامُ بَعْدَ مَوْتِكَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

نے کہا: اگر میں آپ کے سامنے اتنا عرصہ بیٹھا رہوں جتنا عرصہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تھے تو بھی میں حضرت عمر کے فضائل بیان نہیں کر پاؤں گا' اے حضرت محمد! آپ کے انتقال کے بعد اسلام حضرت عمر کے انتقال پر روئے گا۔

بَابُ ذِكْرِ مَقْتَلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1453- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: كَانَ أَبُو لُؤْلُؤَةَ غُلَامًا لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَكَانَ يَصْنَعُ الْأَرْحَاءَ، وَكَانَ يُصِيبُ مِنْهَا إِصَابَةً كَبِيرَةً، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ يَسْتَغِلُّ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ، فَأَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمُغِيرَةَ قَدْ أَثْقَلَ غَلَّتِي، فَكَلِّمْهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي، فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ، وَأَحْسِنْ إِلَى مَوَالِيكَ، وَافْعَلْ وَافْعَلْ، قَالَ: وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَلْقَى

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابورافع بیان کرتے ہیں:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جس کا نام ابولؤلؤ تھا' وہ چکیاں بنایا کرتا تھا' وہ اس طرح اچھی خاصی آمدنی اکٹھی کر لیتا تھا' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اُس سے روزانہ چار درہم وصول کرتے تھے' ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے امیرالمؤمنین! حضرت مغیرہ مجھ سے بہت زیادہ خراج وصول کرتے ہیں' آپ اُن سے بات کریں کہ وہ مجھے تخفیف کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ سے ڈرو اور اپنے آقا کے ساتھ اچھا رویہ رکھو اور ایسا کرو اور ایسا کرو۔ راوی کہتے ہیں: اُس کا یہ خیال تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مل کر اُس کے خراج میں تخفیف کیلئے کہیں گے' یہ سن کر وہ غصہ میں آ گیا

الْمُغِيرَةَ، فَيَأْمُرُهُ بِالتَّخْفِيفِ عَنْهُ؛ قَالَ: فَغَضِبَ وَقَالَ: وَسِعَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَدْلُكَ غَيْرِي، فَصَنَعَ خِنْجَرًا، وَشَحَذَهُ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَجَعَلَ لَهُ رَأْسَيْنِ؛ ثُمَّ أَتَى بِهِ الْهُرْمُزَانَ مِنَ الْفُرْسِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى هَذَا؟ قَالَ: أَرَى هَذَا أَنَّهُ لَا يُضْرَبُ بِهِ أَحَدٌ إِلَّا قَتَلَهُ. قَالَ: فَتَحَيَّنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَأَتَاهُ مِنْ وَرَائِهِ وَهُوَ فِي إِقَامَةِ الصَّفِّ؛ فَوَجَأَهُ ثَلَاثَ وَجَآتٍ، طَعَنَهُ فِي كَتِفِهِ، وَطَعَنَهُ فِي خَاصِرَتِهِ، وَطَعَنَهُ فِي بَعْضِ جَسَدِهِ. قَالَ: فَسَقَطَ. وَاحْتُمِلَ إِلَى مَنْزِلِهِ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللهُ: الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ؛ فَتَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَصَلَّى بِهِمْ، وَقَرَأَ بِأَقْصَرِ سُورَتَيْنِ فِي الْقُرْآنِ، وَانْطَلَقَ النَّاسُ نَحْوَ عُمَرَ يَسْأَلُونَ عَنْهُ، وَيَدْعُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ: لَا بَأْسَ عَلَيْكَ؛ فَقَالَ عُمَرُ: إِنْ يَكُنْ عَلَيَّ فِي الْقَتْلِ بَأْسٌ؛ فَقَدْ قُتِلْتُ؛ فَدَعَا بِشَرَابٍ لِيَنْظُرَ مَا قَدْرُ جِرَاحَتِهِ. فَشَرِبَ فَخَرَجَ مَعَ الدَّمِ، فَلَمْ يَتَبَيَّنْ؛ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ؛ فَقَالَ عُمَرُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوَدِدْتُ أَنِّي انْفَلَتُّ مِنْهَا كَفَافًا. وَسَلِمَ لِي عَمَلِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ:

اور بولا: آپ کا انصاف میرے علاوہ باقی سب لوگوں کیلئے ہے۔ پھر اُس نے ایک خنجر تیار کیا' اُس کی دھار تیز کی' اُس کے دو کنارے بنائے' پھر وہ اُسے لے کر ہرمزان کے پاس آیا اور اُسے دکھا کر دریافت کیا: اس خنجر کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جس بھی شخص کو لگے گا وہ شخص مارا جائے گا۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گھات میں بیٹھ گیا' وہ پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ آور ہوا' وہ شخص اُس وقت صف کے درمیان موجود تھا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر تین وار کیے' اُن کے کندھے کو زخمی کیا' اُن کے پہلو کو زخمی کیا اور اُن کے جسم کے کسی اور حصہ کو زخمی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گر گئے' اُنہیں اُٹھا کر اُن کے گھر لے جایا گیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: نماز! نماز۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اُنہوں نے قرآنِ مجید کی دو چھوٹی سورتوں کی تلاوت کی۔ پھر لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تاکہ اُن کے بارے میں دریافت کریں اور اُن کیلئے دعا کریں۔ لوگوں نے کہا: آپ پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر قتل کے حوالے سے مجھ پر کوئی حرج ہوتا تو میں قتل ہو گیا ہوں۔ پھر اُنہوں نے مشروب منگوایا تاکہ اس بات کا جائزہ لیں کہ اُن کا زخم کیسا ہے' اُنہوں نے مشروب پیا تو وہ خون کے ساتھ باہر نکل آیا لیکن ابھی یہ واضح نہیں ہو رہا تھا۔ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریفیں کرنا شروع کیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ مجھے برابری کی بنیاد پر چھٹکارا نصیب ہو جائے اور

وَسَلِمَ لِي مَا قَبْلَهَا قَالَ: وَابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ رَأْسِهِ. فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. لَا وَاللَّهِ لَا تَنْفَلِتُ مِنْهَا كَفَافًا. لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَصَحِبْتَهُ بِخَيْرِ مَا صَحِبَهُ فِيهِ صَاحِبٌ. كُنْتَ تُنَفِّذُ أَمْرَهُ، وَكُنْتَ فِي عَوْنِهِ حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ. ثُمَّ وَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَكُنْتَ تُنَفِّذُ أَمْرَهُ، وَكُنْتَ فِي عَوْنِهِ حَتَّى قُبِضَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ. ثُمَّ وُلِّيتَهَا بِخَيْرِ مَا وَلِيَهَا وَالٍ قَالَ: وَذَكَرَ مَحَاسِنَهُ. فَكَأَنَّ عُمَرَ اسْتَرَاحَ إِلَى كَلَامِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ فِي كَرْبِ الْمَوْتِ. فَقَالَ: كَرِّرْ عَلَيَّ كَلَامَكَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ. فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَجَاءَ صُهَيْبٌ. فَقَالَ: وَاأَخَاهُ وَاأَخَاهُ. رَفَعَ صُهَيْبٌ صَوْتَهُ فَقَالَ عُمَرُ: مَهْلًا يَا صُهَيْبُ مَهْلًا يَا صُهَيْبُ. أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ ـ قَالَ: وَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَى سِتَّةٍ: إِلَى عُثْمَانَ. وَعَلِيٍّ. وَطَلْحَةَ. وَالزُّبَيْرِ. وَسَعْدٍ. وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ. وَأَمَرَ صُهَيْبًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو عمل کیا تھا وہ میرے لیے سلامت رہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے اُس سے پہلے جو عمل کیا تھا وہ میرے لیے سلامت رہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اُس وقت اُن کے سرہانے موجود تھے' وہ بولے: اے امیر المؤمنین! آپ برابری کی بنیاد پر کیسے چھوٹ سکتے ہیں جبکہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین طریقہ سے ساتھ دیا جس طرح کوئی بھی شخص ساتھ دیتا ہے' آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نافذ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی تھے' پھر حضرت ابوبکر خلیفہ بنے تو آپ نے اُن کے حکم کو نافذ کیا' آپ اُن کی مدد کرتے رہے یہاں تک کہ اُن کا انتقال ہوا تو وہ آپ سے راضی تھے' پھر آپ خلیفہ بنے تو آپ بہترین خلیفہ بنے۔ اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن کی خصوصیات کا ذکر کیا تو گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سے کچھ آرام محسوس ہوا اور وہ اُس وقت موت کی تکلیف میں تھے۔ اُنہوں نے کہا: تم اپنے بات کو دُہراؤ! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن کے سامنے بات کو دُہرایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! اگر میرے پاس تمام روئے زمین جتنا سونا ہوتو میں موت کی ہولناکی کے مقابلہ میں اُسے فدیہ کے طور پر دے دوں گا۔ پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: ہائے بھائی جان! ہائے بھائی جان! حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں یہ کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ٹھہر جاؤ! اے صہیب! ٹھہر

جاؤ! اُسے صہیب! کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ جس شخص پر گریہ وزاری کی جاتی ہے اُسے عذاب دیا جاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کے انتخاب کا معاملہ چھ افراد کے سپرد کیا: حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

1454/1455- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ اَبُو بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَخَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَاللَّفْظُ لِخَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' خالد بن عبداللہ کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بَعَثَ حُذَيْفَةَ عَلَى مَا سَقَتْ دِجْلَةُ، وَبَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى مَا سَقَى الْفُرَاتُ، فَوَضَعَا الْخَرَاجَ، فَلَمَّا قَدِمَا عَلَيْهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دریائے دجلہ کی پیداوار کی وصولی کیلئے اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو دریائے فرات کی پیداوار کی وصولی کیلئے بھیجا' ان دونوں نے خراج مقرر کیا' جب یہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی

1455/1454- رواه البخاري: 1392۔

قَالَ: لَعَلَّكُمَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَوْ شِئْتَ لَا ضَعَّفْتُ أَرْضِي، وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: لَقَدْ حَمَّلْتُهَا مَا تُطِيقُ، وَمَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ فَقَالَ: لَئِنْ عِشْتُ لِأَرَامِلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَأَدَعُهُنَّ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى أَحَدٍ بَعْدِي قَالَ: فَمَا لَبِثَ إِلَّا أَرْبَعَةً حَتَّى أُصِيبَ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ لِلنَّاسِ: اسْتَوُوا فَلَمَّا اسْتَوَوْا طَعَنَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ أَكَلَنِي الْكَلْبُ، أَوْ قَتَلَنِي الْكَلْبُ قَالَ: فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذِي طَرَفَيْنِ لَا يَدْنُوا مِنْهُ إِنْسَانٌ إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَمَاتَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ، وَأَلْقَى عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بُرْنُسًا، ثُمَّ جَثَمَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا عَرَفَ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ، طَعَنَ نَفْسَهُ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ؛ قَالَ: وَقَدَّمَ النَّاسُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةً خَفِيفَةً قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي قَالَ: فَجَالَ جَوْلَةً ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: غُلَامُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، فَقَالَ: الصَّنِيعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَاتَلَهُ اللهُ لَقَدْ كُنْتُ أَمَرْتُ بِهِ خَيْرًا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مَنِيَّتِي فِي يَدِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ،

اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہیں حساب پیش کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم نے زمین پر اتنا خراج عائد کر دیا ہے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں چاہتا تو میں اپنی زمین پر اس سے دُگنا خراج لازم کر سکتا تھا۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اُس پر اُتنا ہی خراج لازم کیا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے' اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو اہلِ عراق کی بیواؤں کیلئے وہ کچھ طے کر کے جاؤں گا کہ وہ میرے بعد کسی کی محتاج نہیں ہوں گی۔ پھر اُس کے چار دن گزرنے کے بعد اُن پر حملہ ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہو جاتی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو کہا کرتے تھے: تم لوگ سیدھے رہو! جب صفیں سیدھی ہوئیں تو ایک شخص نے اُن پر حملہ کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! ایک کتے نے مجھے کھا لیا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک کتے نے مجھے قتل کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: قاتل نے ایک ایسے خنجر کے ذریعہ حملہ کیا تھا جس کے دو کنارے تھے' جو بھی شخص اس کے قریب گیا اس کے ذریعہ اُس نے اسے زخمی کیا یہاں تک کہ اُس دن تیرہ افراد زخمی ہوئے جن میں سے نو افراد کا انتقال بھی ہو گیا' پھر ایک مسلمان نے ایک کمبل اُس پر ڈالا' جب اُس نے دیکھا کہ وہ قابو میں آ گیا ہے اور اب پکڑا جائے گا تو اُس نے خودکشی کر لی۔ لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا اُنہوں نے مختصر نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم اس بات کو دیکھو کہ مجھے

وَقَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لَقَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ. قَالَ: فَقَالَ: أَلَا نَقْتُلُهُمْ، قَالَ: أَبَعْدَ مَا صَلَّوْا صَلَاتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ. ثُمَّ حُمِلَ حَتَّى أَدْخَلُوهُ مَنْزِلَهُ. فَكَأَنَّ لَمْ يُصِبِ الْمُسْلِمِينَ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ شَابٌّ فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ لَكَ مِنَ الْقِدَمِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ لَكَ. ثُمَّ وُلِّيتَ فَعَدَلْتَ. ثُمَّ رَزَقَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الشَّهَادَةَ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي. وَدِدْتُ أَنِّي وَذَاكَ لَا لِي وَلَا عَلَيَّ. ثُمَّ أَدْبَرَ الشَّابُّ. فَإِذَا هُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ. فَقَالَ: رُدُّوهُ. فَرُدَّ. فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي، ارْفَعْ إِزَارَكَ فَإِنَّهُ أَنْقَى لِثَوْبِكَ. أَتْقَى لِرَبِّكَ.

کس نے قتل کیا ہے؟ وہ گئے اور جلدی واپس آ گئے اور بتایا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے قتل کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ جو کاریگر تھا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُسے برباد کرے! میں نے تو اُسے بھلائی کی بات کا حکم دیا تھا' ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے میری موت کسی مسلمان کے ہاتھوں نہیں رکھی ہے! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم اور تمہارے والد یہ چاہتے تھے کہ مدینہ منورہ میں غلام کثرت سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا ہم اُنہیں قتل نہ کردیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس کے بعد قتل کرو گے کہ وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور تمہارے ساتھ حج کرتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُٹھا کر اُن کے گھر لے جایا گیا تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے مسلمانوں کو اُس سے پہلے کوئی مصیبت لاحق ہی نہیں ہوئی ہے' لوگ مسلسل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے' اسی دوران ایک نوجوان اُن کے پاس آیا اور بولا: آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری قبول کریں' اے امیر المؤمنین! کیونکہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقدم ہونے کا جو شرف حاصل ہے وہ تو ہے ہی' اُس کے بعد جب آپ خلیفہ بنے تو آپ نے انصاف سے کام لیا اور اب اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہادت بھی نصیب کر دی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میری تو یہ خواہش ہے کہ میرا معاملہ یہ ہو کہ نہ مجھے کچھ ملے اور نہ مجھ پر کچھ عائد ہو۔ جب وہ نوجوان مڑ کر جانے لگا تو اُس کا تہبند نیچے لٹک

رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میرے پاس واپس بلواؤ۔ اُسے واپس بلایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اپنا تہبند اُٹھالو کیونکہ اس سے تمہارا کپڑا صاف رہے گا اور تم اپنے پروردگار سے زیادہ ڈرنے والے شمار ہو گے۔

قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ: فَوَاللهِ مَا مَنَعَهُ مَا كَانَ فِيهِ اَنْ نَصَحَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابِ نَبِيذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَرَفَ اَنَّهُ لَمَّ بِهِ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَنَظَرَ فَاِذَا بِضْعٌ وَثَمَانُونَ اَلْفًا فَقَالَ: سَلْ فِي آلِ عُمَرَ فَاِنْ وَفَّتْ وَاِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيٍّ، فَاِنْ وَفَّتْ وَاِلَّا فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ، وَلَا تَعْدُهُمْ اِلَى غَيْرِهِمْ. ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، ائْتِ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ: اِنَّ عُمَرَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، وَلَا تَقُلْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَاِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ بِاَمِيرٍ، وَقُلْ: يَسْتَاْذِنُ فِي اَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَاِنْ اَذِنَتْ فَادْفِنُونِي مَعَهُمَا، وَاِنْ اَبَتْ فَرُدُّونِي اِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ. فَاَتَاهَا عَبْدُ اللهِ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: اِنَّ عُمَرَ يَسْتَاْذِنُ فِي اَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ اَدَّخِرُ ذٰلِكَ الْمَكَانَ لِنَفْسِي لَاُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي، ثُمَّ رَجَعَ. فَلَمَّا اَقْبَلَ قَالَ عُمَرُ: اَقْعِدُونِي

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس بات نے بھی اُنہیں خیر خواہی کرنے سے نہیں روکا حالانکہ وہ اس عالم میں تھے' پھر نبیذ کا مشروب لایا گیا وہ اُنہوں نے پیا تو وہ اُن کے زخم سے باہر آ گیا' تو اُنہیں اندازہ ہو گیا کہ اب اُن کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے' اُنہوں نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! تم اس بات کا جائزہ لو کہ میرے ذمہ کتنا قرض ہے؟ جب اس کا جائزہ لیا گیا تو وہ اسی ہزار سے کچھ زیادہ بنتا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عمر کی اولاد سے مانگنا' اگر وہ پوری ادائیگی کر دیں تو ٹھیک ہے ورنہ بنوعدی سے مانگ لینا اگر وہ پوری ادائیگی کر دیں تو ٹھیک ہے ورنہ قریش سے مانگ لینا' لیکن اُس کے علاوہ اور کسی کے پاس نہ جانا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم اُم المؤمنین سیدہ عائشہ کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو: عمر نے آپ کو سلام کہا ہے' یہ نہ کہنا کہ امیر المؤمنین نے کہا ہے کیونکہ آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں رہا ہوں اور تم یہ کہنا کہ وہ یہ اجازت مانگ رہا ہے کہ اُسے اُس کے دو ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے' اگر وہ اجازت دے دیں تو تم مجھے اُن دونوں حضرات کے ساتھ دفن کر دینا اور اگر وہ اجازت نہ دیں تو تم مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ رو رہی تھیں' اُنہوں نے بتایا: حضرت عمر نے یہ اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنے

ثُمَّ قَالَ: مَا وَرَاءَكَ؟ قَالَ: قَدْ أَذِنَتْ لَكَ. قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ مَا شَيْءٌ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ. فَإِذَا أَنَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ قُولُوا: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ فَإِنْ أَذِنَتْ فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: اسْتَخْلِفْ وَإِنَّ الْأَمْرَ إِلَى هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ: عَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنِ مَالِكٍ. وَلْيَشْهَدْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ. فَإِنْ أَصَابَتِ الْخِلَافَةُ سَعْدًا. وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ مَنْ وَلِيَ. فَإِنِّي لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ. ثُمَّ قَالَ: أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَأُوصِيهِ بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ. أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ. وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ. وَيَتَجَاوَزَ عَنْ مُسِيئِهِمْ. وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ. وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَجُبَاةُ الْمَالِ لَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضًى

ساتھیوں کے ساتھ دفن ہو جائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اُس جگہ کو اپنی ذات کیلئے سنبھال کر رکھا تھا لیکن آج اپنی ذات پر اُن کیلئے ایثار کرتی ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس آئے' جب واپس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ! پھر اُنہوں نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: اُنہوں نے اجازت دے دی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! میرے نزدیک اُس آرام گاہ سے زیادہ اہم اور کوئی چیز نہیں تھی' جب میں فوت ہو جاؤں تو تم میری میت اُٹھا کر لے جانا ،ور پھر جا کر یہ کہنا کہ عمر اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے' اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ مقرر کریں' خلیفہ کے انتخاب کا معاملہ ان چھ افراد کے سپرد کیا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے وصال کے وقت ان حضرات سے راضی تھے' وہ علی' عثمان' طلحہ' زبیر' عبدالرحمٰن بن زبیر اور سعد بن مالک ہیں' عبداللہ بن عمر ان کے ساتھ موجود ہوگا لیکن اس کا اس معاملہ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا' اگر خلافت سعد کو ملتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اس حوالے سے اللہ سے مدد حاصل کریں' میں نے اُن کی عاجزی کی وجہ سے' یا اُن کی خیانت کی وجہ سے اُنہیں معزول نہیں کیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں اور اُسے مہاجرین اوّلین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کرتا ہوں جو اپنے علاقوں سے نکل گئے تھے اور اپنی زمینیں چھوڑ کر آ گئے تھے کہ وہ خلیفہ ان حضرات کے حق کو پہچان کر رکھے اور اُن کی

مِنْهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ فَيُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ

حرمت کی حفاظت کرے' میں اُس خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں کہ وہ اُن کے اچھے فرد کی اچھائی قبول کرے اور بُرے فرد کی بُرائی سے درگزر کرے اور میں اُسے مختلف علاقوں کے افراد کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہے کیونکہ یہ اسلام کے اہم جزء ہیں' دشمن پر غصہ کرنے والے ہیں اور مال میں اضافہ کرنے والے ہیں' اُن سے صرف اُن کا اضافی مال اُن کی رضامندی سے حاصل کیا جائے گا اور میں اُسے دیہاتیوں کے بارے میں بھلائی کی بھی تلقین کرتا ہوں کیونکہ وہ عربوں کی اصل ہیں اور اسلام کا مادہ ہیں' اُن سے اُن کے اضافی اموال وصول کیے جائیں گے اور اُن کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے' میں اُس خلیفہ کو اللہ کے ذمہ اور اُس کے رسول کے ذمہ کی بھی تلقین کرتا ہوں کہ اس ذمہ کو پورا کیا جائے اور اُن (ذمیوں) کی خاطر لڑا جائے اور اُنہیں اُن کی طاقت کے مطابق پابند کیا جائے۔

1456- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ سَهْلِ بْنِ مَخْلَدٍ الْبَزَّازُ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمِ بْنِ خَالِدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ أُمُّهُ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَوْفٍ قَالَتْ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' اُن کی والدہ عاتکہ بنت عوف ہیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار کا چکر لگا رہے تھے' اُن کی ملاقات حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤ سے ہوئی' وہ ایک عیسائی شخص تھا' اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مجھے چھٹکارا دلائیں کیونکہ اُنہوں نے مجھ پر بہت زیادہ خراج عائد کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

الْخَطَّابِ يَوْمًا يَطُوفُ فِي السُّوقِ فَلَقِيَهُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ غُلَامُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. أَعْدِنِي عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَإِنَّ عَلَيَّ خَرَاجًا كَثِيرًا قَالَ: فَكَمْ خَرَاجُكَ؟ قَالَ: دِرْهَمَانِ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ: وَأَيُّ شَيْءٍ صِنَاعَتُكَ؟ قَالَ: نَجَّارًا نَقَّاشًا حَدَّادًا قَالَ: مَا أَرَى خَرَاجُكَ بِكَثِيرٍ عَلَى مَا تَصْنَعُ مِنَ الْأَعْمَالِ. ثُمَّ لَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَوْ أَرَدْتُ أَنْ أَعْمَلَ رَحًى تَطْحَنُ بِالرِّيحِ فَعَلْتُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاعْمَلْ لِي رَحًى قَالَ: لَئِنْ سَلِمْتُ لَأَعْمَلَنَّ لَكَ رَحًى يَتَحَدَّثُ بِهَا مَنْ بِالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ: ثُمَّ انْصَرَفَ عُمَرُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَهُ كَعْبُ الْأَحْبَارِ فَقَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. اعْهَدْ. فَإِنَّكَ مَيِّتٌ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ قَالَ: أَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ التَّوْرَاةِ قَالَ عُمَرُ: آللهِ إِنَّكَ تَجِدُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي التَّوْرَاةِ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا. وَلَكِنْ أَجِدُ صِفَتَكَ وَحِلْيَتَكَ. وَأَنَّهُ قَدْ فَنِيَ أَجَلُكَ قَالَ وَعُمَرُ لَا يُحِسُّ وَجَعًا. وَلَا أَلَمًا قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ جَاءَهُ كَعْبٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. ذَهَبَ يَوْمٌ وَبَقِيَ يَوْمَانِ

دریافت کیا: تمہارا اخراج کتنا ہے؟ اُس نے جواب دیا: روزانہ دو درہم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیا کام کر سکتے ہو؟ اُس نے کہا: میں بڑھئی ہوں' نقش بنا سکتا ہوں' لوہار کا کام کر سکتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جتنے کام کر سکتے ہو' اس حساب سے میں نہیں سمجھتا کہ تمہارا اخراج زیادہ ہے' مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم یہ کہتے ہو کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ایک ایسی چکی بناؤں گا جو ہوا کے ذریعہ چلے گی' اگر میں چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں۔ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم مجھے وہ چکی بنا دو۔ اُس نے کہا: اگر آپ سلامت رہے تو میں آپ کیلئے ایسی چکی بناؤں گا کہ جس کے بارے میں مشرق و مغرب میں بات چیت کی جائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر آ گئے۔ اگلے دن کعب احبار اُن سے ملنے کیلئے آئے اور اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ عہد لے لیں کیونکہ تین دن میں آپ کا انتقال ہو جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتا چلا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اللہ کی کتاب تورات میں یہ بات پائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم نے اللہ کی کتاب تورات میں عمر بن خطاب کا تذکرہ پایا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے! ایسا نہیں ہے بلکہ میں نے آپ کی صفت اور آپ کا حلیہ پایا ہے اور آپ کے انتقال کا تذکرہ پایا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی تکلیف اور کوئی بیماری نہیں تھی۔ اگلے دن پھر کعب احبار' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! ایک دن رخصت ہو گیا ہے اور دو دن

قَالَ: ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، ذَهَبَ يَوْمَانِ وَبَقِيَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَهِيَ لَكَ إِلَى صَبِيحَتِهَا قَالَ. فَلَمَّا كَانَ فِي الصُّبْحِ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الصَّلَاةِ، وَكَانَ يُوَكِّلُ بِالصُّفُوفِ رِجَالًا فَإِذَا اسْتَوَوْا دَخَلَ هُوَ فَكَبَّرَ قَالَ: وَدَخَلَ أَبُو لُؤْلُؤَةَ فِي النَّاسِ فِي يَدِهِ خِنْجَرٌ لَهُ رَأْسَانِ، نِصَابُهُ فِي وَسَطِهِ، فَضَرَبَ عُمَرَ سِتَّ ضَرَبَاتٍ، إِحْدَاهُنَّ تَحْتَ سُرَّتِهِ، هِيَ الَّتِي قَتَلَتْهُ، وَقُتِلَ مَعَهُ كُلَيْبُ بْنُ وَائِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ اللَّيْثِيُّ، كَانَ حَلِيفَهُمْ، فَلَمَّا وَجَدَ عُمَرُ حَرَّ السِّلَاحِ سَقَطَ، وَقَالَ: أَفِي النَّاسِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ هُوَ ذَا قَالَ: فَتَقَدَّمَ بِالنَّاسِ فَصَلَّى قَالَ: فَصَلَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعُمَرُ طَرِيحٌ؟ قَالَ: ثُمَّ احْتُمِلَ فَأُدْخِلَ إِلَى دَارِهِ، وَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْهَدَ إِلَيْكَ قَالَ: يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ أَشَرْتَ عَلَيَّ قَالَ: وَمَا تُرِيدُ؟ قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ أَتُشِيرُ عَلَيَّ بِذَلِكَ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: إِذَنْ وَاللهِ لَا أَدْخُلُ فِيهِ أَبَدًا قَالَ: فَهَبْنِي صَمْتًا حَتَّى أَعْهَدَ إِلَى النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، أُدْعُ لِي

باقی رہ گئے ہیں۔ پھر وہ اگلے دن آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! دو دن رخصت ہو گئے ہیں اور ایک دن باقی رہ گیا ہے اور آپ کے پاس کل صبح تک کا وقت ہے۔ جب اگلی صبح آئی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے کیلئے گئے تو انہوں نے صفیں درست کروانے کی ذمہ داری کچھ لوگوں کو سونپی ہوئی تھی' جب صفیں درست ہو گئیں تو انہوں نے تکبیر کہہ کر نماز شروع کی' ابولؤلؤ نامی شخص لوگوں کے درمیان موجود تھا' اُس کے ہاتھ میں خنجر تھا جس کے دو سرے تھے اور اُس کا دستہ درمیان میں تھا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر چھ ضربیں لگائیں جن میں سے ایک اُن کی ناف کے نیچے لگی اور یہی اُن کی شہادت کا باعث بنی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت کلیب بن وائل بن بکیر لیثی رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے جو اُن لوگوں کے حلیف تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ہتھیار کا وار ہوا تو وہ نیچے گر گئے' انہوں نے دریافت کیا: کیا لوگوں میں عبدالرحمٰن بن عوف موجود ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت گرے ہوئے تھے' پھر اُنہیں اُٹھا کر گھر لے جایا گیا' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں ایک عہد دینا چاہتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے اشارہ کر دیں تو زیادہ بہتر ہے' آپ کیا چاہتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا تم مجھے مشورہ دو گے؟ اُنہوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ اُنہوں

عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَسَعْدًا، قَالَ: وَانْتَظِرُوا اَخَاكُمْ طَلْحَةَ ثَلَاثًا فَإِنْ جَاءَ، وَإِلَّا فَاقْضُوا اَمْرَكُمْ. اَنْشُدُكَ اللهَ يَا عَلِيُّ، إِنْ وُلِّيتَ مِنْ اُمُورِ النَّاسِ شَيْئًا اَنْ تَحْمِلَ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ، اَنْشُدُكَ اللهَ يَا عُثْمَانَ، إِنْ وُلِّيتَ مِنْ اُمُورِ النَّاسِ شَيْئًا اَنْ تَحْمِلَ بَنِي اَبِي مُعَيْطٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ، لَنَشُدُكَ اللهَ يَا سَعْدُ، إِنْ وُلِّيتَ مِنْ اُمُورِ النَّاسِ شَيْئًا اَنْ تَحْمِلَ اَقَارِبَكَ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ، قُومُوا فَتَشَاوَرُوا، ثُمَّ اقْضُوا اَمْرَكُمْ، وَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ صُهَيْبٌ

نے کہا: اس صورت میں اللہ کی قسم! میں اُس میں داخل نہیں ہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ خاموشی مجھے پریشان کر گئی یہاں تک کہ اُنہوں نے اُن افراد کے بارے میں عہد لیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات سے راضی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی' عثمان' زبیر' سعد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ اُنہوں نے کہا: تم اپنے بھائی طلحہ کا تین دن تک انتظار کرنا' اگر وہ آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اپنا فیصلہ جاری کر دینا' اے علی! میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ اگر تم لوگوں کے اُمور کے نگران بن گئے تو تم نے بنو ہاشم کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہیں کرنا' اے عثمان! میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ اگر تم لوگوں کے اُمور کے نگران بن گئے تو تم نے ابو معیط کی اولاد کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہیں کرنا' اے سعد! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ اگر تم لوگوں کے اُمور کے نگران بن گئے تو تم نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہیں کرنا' اب تم لوگ بیٹھ جاؤ' باہمی مشورہ کرو اور اپنے فیصلہ کو جاری کرو' صہیب لوگوں کو نماز پڑھاتا رہے۔

ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَقَالَ: قُمْ عَلَى بَابِهِمْ فَلَا تَدَعْ اَحَدًا يَدْخُلُ اِلَيْهِمْ، وَاُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ اَنْ يُقَسِّمَ عَلَيْهِمْ فَيْئَهُمْ، وَلَا يَسْتَاْثِرْ عَلَيْهِمْ، وَاَوْصَى الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْاَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: تم ان لوگوں کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کو ان کے پاس نہ جانے دینا' میں اپنے بعد والے خلیفہ کو مہاجرین کے بارے میں تلقین کرتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اُن کے علاقوں اور زمین سے نکال دیا گیا کہ وہ مالِ فئے میں سے ان کا حصہ ان کے درمیان تقسیم کرے اور ان کے ساتھ کوئی (منفی) ترجیحی سلوک نہ کرے' اور میں اپنے بعد والے خلیفہ کو

وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُحْسِنَ إِلَى مُحْسِنِهِمْ، وَأَنْ يَعْفُو عَنْ مُسِيئِهِمْ. وَأُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْعَرَبِ فَإِنَّهُمْ مَادَّةُ الْإِسْلَامِ، أَنْ تُؤْخَذَ صَدَقَاتُهُمْ مِنْ حَقِّهَا، وَتُوضَعَ فِي فُقَرَائِهِمْ. وَأُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِذِمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَفَّى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ. اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ تَرَكْتُ الْخَلِيفَةَ بَعْدِي عَلَى أَنْقَى مِنَ الرَّاحَةِ. يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَانْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَتَلَكَ أَبُو لُؤْلُؤَةَ غُلَامُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ قَتْلِي بِيَدِ رَجُلٍ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً وَاحِدَةً يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَسَلْهَا أَنْ تَأْذَنَ لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ. يَا عَبْدَ اللهِ، إِنِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فَكُنْ مَعَ الْأَكْثَرِ، وَإِنْ كَانُوا ثَلَاثَةً وَثَلَاثَةً، فَكُنْ فِي الْحِزْبِ الَّذِي فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، ائْذَنْ لِلنَّاسِ فَجَعَلَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُ لَهُمْ: أَعَنْ

انصار کے بارے میں تلقین کرتا ہوں جنہوں نے ان سے پہلے ایمان اور جگہ کو ٹھکانہ بنالیا تھا کہ وہ خلیفہ اُن کے اچھے فرد کے ساتھ اچھائی کرے اور بُرے شخص سے درگزر کرے اور میں اپنے بعد والے خلیفہ کو عربوں کے بارے میں تلقین کرتا ہوں کہ وہ اسلام کا مادہ ہیں' اُن کی زکوٰۃ کو وصول کیا جائے گا اور اُن کے غریب لوگوں میں خرچ کردیا جائے گا' میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ کے رسول ﷺ کے ذمہ کے بارے میں تلقین کرتا ہوں کہ اُن کے عہد کو پورا کیا جائے' اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کردی ہے! میں نے اپنے بعد والے خلیفہ کو بہترین صورتِ حال پر چھوڑا ہے' اے عبداللہ بن عمر! تم لوگوں کے پاس جاؤ اور اس بات کا جائزہ لو کہ مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ اُنہوں نے واپس آ کر بتایا: اے امیرالمؤمنین! حضرت مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ نے آپ کو شہید کیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے! جس نے مجھے کسی ایسے شخص کے ہاتھوں قتل نہیں کروایا جس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک بھی سجدہ کیا ہو' اے عبداللہ بن عمر! تم سیدہ عائشہ کے پاس بھیجو اور اُن سے درخواست کرو کہ میں نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دفن ہو جاؤں' اے عبداللہ! اگر لوگوں کے درمیان اختلاف ہو تو تم زیادہ تعداد کے ساتھ ہونا اور اگر لوگ تین تین ہوں تو تم اُس گروہ میں ہونا جس میں عبدالرحمٰن بن عوف ہوں گے' اے عبداللہ بن عمر! تم لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ تو مہاجرین اور انصار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا شروع کیا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن سے کہتے تھے: کیا یہ کام (یعنی مجھ پر قاتلانہ حملہ) تم میں سے کسی نے کیا ہے؟ تو وہ لوگ

مِلَاءٍ مِنْكُمْ كَانَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: مَعَاذَ اللهِ. قَالَ: وَدَخَلَ فِي النَّاسِ كَعْبُ الْاَحْبَارِ، فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْشَأَ يَقُولُ:

وَاَوْعَدَنِي كَعْبٌ ثَلَاثًا اَعُدُّهَا
وَلَا شَكَّ اَنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَهُ كَعْبُ
وَمَا بِي حِذَارُ الْمَوْتِ اِنِّي لَمَيِّتٌ
وَلَكِنْ حِذَارُ الذَّنْبِ يَتْبَعُهُ الذَّنْبُ

فَقِيلَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ دَعَوْتَ طَبِيبًا؛ قَالَ: فَدُعِيَ بِطَبِيبٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ. فَسَقَاهُ نَبِيذًا فَخَرَجَ النَّبِيذُ يَعْنِي مَعَ الدَّمِ قَالَ: فَاسْقُوهُ لَبَنًا. فَخَرَجَ اللَّبَنُ اَبْيَضَ فَقِيلَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. اعْهَدْ. قَالَ: قَدْ فَرَغْتُ

ثُمَّ تُوُفِّيَ لَيْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ لِثَلَاثِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قَالَ: فَخَرَجُوا بِهِ بُكْرَةَ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ. فَدُفِنَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَتَقَدَّمَ صُهَيْبٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

کہتے تھے: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں میں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بھی اندر آ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا تو یہ شعر پڑھے:

''کعب نے مجھے تین چیزوں کے حوالے سے بتایا تھا' جنہیں میں نے شمار کیا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کعب کی کہی ہوئی بات ٹھیک تھی' مجھے موت کی وجہ سے پریشانی نہیں ہے کیونکہ وہ تو میں نے مرجانا ہے' صرف گناہوں کے حوالے سے پریشانی ہے جو ایک کے بعد ایک ہے''۔

اُن سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ طبیب کو بلوائیں تو یہ مناسب ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: بنو حارث بن کعب سے تعلق رکھنے والے ایک طبیب کو بلوایا گیا' اُس نے اُنہیں نبیذ پلائی تو وہ نبیذ خون کے ساتھ باہر نکل آئی' اُس نے کہا: انہیں دودھ پلاؤ! تو سفید دودھ بھی باہر نکل آیا' تو اُن سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! آپ تیاری کر لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں فارغ ہو چکا ہوں۔

پھر بدھ کی رات جب ذوالحج کے تین دن باقی رہ گئے تھے 23 ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: بدھ کے دن صبح کے وقت اُن کی میت لائی گئی اور اُنہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن کر دیا گیا' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اُنہوں نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت عمر کی شہادت پر جنات کا مرثیہ

1457- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ سَهْلُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

اَبِي سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: نَاحَتِ الْجِنُّ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَصَفَ ذٰلِكَ فَقَالَ:

عَلَيْكَ سَلَامُ اللّٰهِ مِنْ اَمِيرٍ وَبَارَكَتْ
يَدُ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْاَدِيمِ الْمُمَزَّقِ
قَضَيْتَ اُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا
نَوَائِحَ فِي اَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ
فَمَنْ يَسْعَ اَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ
لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتُ بِالْاَمْسِ يُسْبَقِ
اَبَعْدَ قَتِيلٍ بِالْمَدِينَةِ اَظْلَمَتْ
لَهُ الْاَرْضُ تَهْتَزُّ الْغِضَاةُ بِاَسْوُقِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں:

جنات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر نوحہ کیا تھا' اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صفت بیان کرتے ہوئے یہ اشعار کہے تھے:

''آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور برکت نازل ہو! جو امیر ہیں' اس پھٹے ہوئے چمڑے میں اللہ کا ہاتھ ہے' آپ نے اُمور کو اس طرح نمٹایا کہ جب آپ اُن سے جدا ہوئے تو اُن اُمور کی آستینوں میں نوحہ تھا جو آستینیں پھٹی ہوئی نہیں تھیں' کون شخص اس بات کی گنجائش رکھتا ہے کہ جو آپ نے گزشتہ کل میں آگے بھیجا' وہ شخص اُس سے سبقت لے جائے' کیا کوئی شخص شترمرغ کے پَروں پر سوار ہوسکتا ہے! مدینہ منورہ میں آپ کی شہادت کے بعد زمین تاریک ہوگئی اور جھاڑیاں بھی اپنے تنوں پر حرکت کرتی ہیں''۔

1458- حَدَّثَنَا سَهْلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ:

وَمَا كُنْتُ اَخْشَى اَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ
بِكَفَّيْ سَبَنْتَى اَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ شعر زائد ہے:

''مجھے یہ اندیشہ نہیں تھا کہ وہ وفات پا جائیں گے اور میرا سیاہ تہبند (یعنی ماتمی لباس) میرے ہاتھ میں ہے اور آنکھ (غم کی وجہ سے) پھری ہوئی ہے اور نگاہ جھکی ہوئی ہے''۔

ایک اور مرثیہ

1459- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ: اَنَّ الْجِنَّ نَاحَتْ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

جَزَى اللّٰهُ خَيْرًا مِنْ اِمَامٍ وَبَارَكَتْ
يَدُ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْاَدِيمِ الْمُمَزَّقِ
قَضَيْتَ اُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ
بَعْدَهَا نَوَائِحَ فِي اَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ
فَمَنْ يَسْعَ اَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ
لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْاَمْسِ يُسْبَقِ
فَمَا كُنْتُ اَخْشَى اَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ
بِكَفَّيْ سَبَنْتَى اَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں:
جنات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے انتقال پر نوحہ کیا تھا اور یہ شعر کہے تھے:
''آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور برکت نازل ہو! جو امام ہیں' اس پھٹے ہوئے چمڑے میں اللہ کا ہاتھ ہے' آپ نے اُمور کو اس طرح نمٹایا کہ جب آپ اُن سے جدا ہوئے تو اُن اُمور کی آستینوں میں نوحہ تھا جو آستینیں پھٹی ہوئی نہیں تھیں' کون شخص اس بات کی گنجائش رکھتا ہے کہ جو آپ نے گزشتہ کل میں آگے بھیجا' وہ شخص اُس سے سبقت لے جائے' کیا کوئی شخص شتر مرغ کے پَروں پر سوار ہو سکتا ہے!'' مجھے یہ اندیشہ نہیں تھا کہ وہ وفات پا جائیں گے اور میرا سیاہ تہبند (یعنی ماتمی لباس) میرے ہاتھ میں ہے اور آنکھ (غم کی وجہ سے) پھری ہوئی ہے اور نگاہ جھکی ہوئی ہے''۔

1460- حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: نَاحَتِ الْجِنُّ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

عَلَيْكَ سَلَامُ اللّٰهِ مِنْ اَمِيرٍ وَبَارَكَتْ
يَدُ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْاَدِيمِ الْمُمَزَّقِ
قَضَيْتَ اُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا
نَوَائِحَ فِي اَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ
فَمَنْ يَسْعَ اَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ
لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْاَمْسِ يُسْبَقِ

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جنات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نوحہ کیا تھا اور یہ شعر کہے تھے:

''آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور برکت نازل ہو! جو امام ہیں' اس پھٹے ہوئے چمڑے میں اللہ کا ہاتھ ہے' آپ نے اُمور کو اس طرح نمٹایا کہ جب آپ اُن سے جدا ہوئے تو اُن اُمور کی آستینوں میں نوحہ تھا جو آستینیں پھٹی ہوئی نہیں تھیں' کون شخص اس بات کی گنجائش رکھتا ہے کہ جو آپ نے گزشتہ کل میں آگے بھیجا' وہ شخص اُس سے سبقت لے جائے' کیا کوئی شخص شتر مرغ کے پَروں پر سوار ہو سکتا

فَيَا لَقَتِيلٍ بِالْمَدِينَةِ أَظْلَمَتْ
لَهُ الْأَرْضُ تَهْتَزُّ الْغِضَاةُ بِأَسْوَقِ
وَزَادَ عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ:
وَمَا كُنْتُ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ
بِكَفَّيْ سَبَنْتِي أَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

ہے! مدینہ منورہ میں آپ کی شہادت کے بعد زمین تاریک ہوگئی اور جھاڑیاں بھی اپنے تنوں پر حرکت کرتی ہیں''۔

عاصم بن بہدلہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''مجھے یہ اندیشہ نہیں تھا کہ وہ وفات پا جائیں گے اور میرا سیاہ تہبند (یعنی ماتمی لباس) میرے ہاتھ میں ہے اور آنکھ (غم کی وجہ سے) پھری ہوئی ہے اور نگاہ جھکی ہوئی ہے''۔

ایک اور مرثیہ

1461- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعُوا نَوْحَ الْجِنِّ عَلَيْهِ وَهُمْ يَقُولُونَ:

جَزَى اللهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكَتْ
يَدُ اللهِ فِي ذَاكَ الْأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ
فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ
لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبَقِ
قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا
نَوَائِحَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفْتَقِ
لَقَتْلُ قَتِيلٍ بِالْمَدِينَةِ أَظْلَمَتْ لَهُ
الْأَرْضُ تَهْتَزُّ الْغِضَاةُ بِأَسْوَقِ
وَمَا كُنْتُ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ
بِكَفِّي سَبَنْتِي أَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن فضل بن زید العمی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے اُن پر جنات کا نوحہ سنا' وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

''آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور برکت نازل ہو! جو امام ہیں' اس پھٹے ہوئے چمڑے میں اللہ کا ہاتھ ہے' آپ نے اُمور کو اس طرح نمٹایا کہ جب آپ اُن سے جدا ہوئے تو اُن اُمور کی آستینوں میں نوحہ تھا جو آستینیں پھٹی ہوئی نہیں تھیں' کون شخص اس بات کی گنجائش رکھتا ہے کہ جو آپ نے گزشتہ کل میں آگے بھیجا' وہ شخص اُس سے سبقت لے جائے' کیا کوئی شخص شتر مرغ کے پروں پر سوار ہو سکتا ہے! مدینہ منورہ میں آپ کی شہادت کے بعد زمین تاریک ہوگئی اور جھاڑیاں بھی اپنے تنوں پر حرکت کرتی ہیں' مجھے یہ اندیشہ نہیں تھا کہ وہ وفات پا جائیں گے اور میرا سیاہ تہبند (یعنی ماتمی لباس) میرے ہاتھ میں ہے اور آنکھ (غم کی وجہ سے) پھری ہوئی ہے اور نگاہ جھکی ہوئی

وَلَقَاكَ رَبِّي فِي الْجِنَانِ تَحِيَّةٌ
وَمِنْ كِسْوَةِ الْفِرْدَوْسِ لَا تَتَمَزَّقِ

ہے' جب آپ جنت میں میرے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو (پروردگار کی طرف سے) سلام کہا جائے گا اور جنت الفردوس کا ایسا لباس دیا جائے گا جو پھٹے گا نہیں''۔

آخِرُ مَا حَضَرَنِي مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بارے میں جو کچھ مجھے یاد تھا' یہ اُس کا آخری حصہ تھا۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: أَوَّلُ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَهُ بِأَنْ زَوَّجَهُ بِابْنَتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ ابْنَتَيْ نَبِيٍّ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَضِيلَةٌ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا مَعَ الْكَرَامَاتِ الْكَثِيرَةِ، وَالْمَنَاقِبِ الْجَمِيلَةِ، وَالْفَضَائِلِ الْحَسَنَةِ، وَبِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ بِالشَّهَادَةِ، وَأَنَّهُ يُقْتَلُ مَظْلُومًا، وَأَمَرَهُ بِالصَّبْرِ، فَصَبَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتَّى قُتِلَ وَحَقَنَ دِمَاءَ الْمُسْلِمِينَ

کتاب: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تذکرہ'

اللہ تعالیٰ اُن سے اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے پہلی بات' جو اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد ہے' وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت عطا کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو صاحبزادیوں کی شادی یکے بعد دیگرے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی' حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کسی بھی نبی کی دو صاحبزادیاں کسی ایک شخص کے نکاح میں نہیں آئیں' یہ خصوصیت صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے' یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی تھی اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی خصوصیات ہیں' عمدہ مناقب ہیں' بہترین فضائل ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں شہادت کی خوشخبری دی تھی اور یہ بتایا تھا کہ وہ مظلوم ہونے کے طور پر قتل ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں صبر کرنے کا حکم دیا تھا تو اُنہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ خود شہید ہو گئے لیکن انہوں نے مسلمانوں کے خون کو محفوظ کر دیا۔

بَابُ ذِكْرِ تَزْوِيجِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِابْنَتَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضِيلَةٌ خُصَّ بِهَا

باب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو صاحبزادیوں سے شادی ہونا' یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے

1462- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: قَالَ لِي حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لِمَ سُمِّيَ عُثْمَانُ ذَا النُّورَيْنِ؟ قُلْتُ: لَا وَاللهِ مَا أَدْرِي قَالَ: لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ ابْنَتَيْ نَبِيٍّ إِلَّا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) عبداللہ بن عمر ابوعبدالرحمٰن کوفی بیان کرتے ہیں: حسین بن علی جعفی نے مجھ سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کا نام کیوں دیا گیا؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا۔ تو اُنہوں نے بتایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی بھی نبی کی دو صاحبزادیاں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی شخص کے نکاح میں نہیں آئیں۔

وحی الٰہی کا حکم

1463- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عِمْرَانَ الْحَنَفِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ كَرِيمَتَيَّ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے کہ میں اپنی صاحبزادی کی شادی عثمان بن عفان کے ساتھ کر دوں''۔

حضرت عثمان کی شادی وحی کے حکم کے تحت ہوئی

1464- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحِ بْنِ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ أُمَّ كُلْثُومٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے عثمان کی شادی اُم کلثوم کے ساتھ آسمان کی وحی کے نتیجہ میں کی ہے''۔

خوبصورت ترین جوڑا

1465- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَوْلًى لِعُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا لَحْمٌ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ رُقَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، مَا رَأَيْتُ زَوْجًا أَحْسَنَ مِنْهُمَا، فَجَعَلْتُ مَرَّةً أَنْظُرُ إِلَى عُثْمَانَ، وَمَرَّةً أَنْظُرُ إِلَى رُقَيَّةَ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتَ عَلَيْهِمَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: هَلْ رَأَيْتَ زَوْجًا أَحْسَنَ مِنْهُمَا؟ قُلْتُ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، لَقَدْ جَعَلْتُ مَرَّةً أَنْظُرُ إِلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک پیالہ دے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا جس میں گوشت موجود تھا' میں اُن کے ہاں گیا تو وہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' میں نے اُن دونوں سے زیادہ خوبصورت جوڑا اور کوئی نہیں دیکھا' میں کبھی حضرت عثمان کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی سیدہ رقیہ کی طرف دیکھتا تھا' جب میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اُن دونوں کے ہاں گئے تھے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اُن دونوں سے زیادہ خوبصورت جوڑا اور کوئی دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! میں کبھی سیدہ رقیہ کو دیکھتا تھا اور کبھی حضرت عثمان کو دیکھتا تھا۔

1465- عزاہ الهيثمي في مجمع الزوائد 80/9 للطبراني.

رُقَيَّةَ، وَمَرَّةً أَنْظُرُ إِلَى عُثْمَانَ

1466- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ، وَأَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُثْمَانَ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ، وَعَلَى مِثْلِ مُصَاحَبَتِهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسجد کے دروازے کے پاس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! یہ جبریل مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شادی اُم کلثوم کے ساتھ طے کر دی ہے اُس کا مہر رقیہ کے مہر کی مانند ہوگا اور اُسی طرح کا ساتھ کا ہوگا جیسے اُس (یعنی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ تھا۔

1467- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَةِ، الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَالَ: أَلَا أَبُو أَيِّمٍ، إِلَا أَخُو أَيِّمٍ، يُزَوِّجُهَا عُثْمَانَ. فَلَوْ كُنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دوسری صاحبزادی کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے جو صاحبزادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں (یعنی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کسی بیوہ عورت کا باپ یا کسی بیوہ عورت کا بھائی نہیں ہے جو اُس (بیوہ عورت) کے ساتھ عثمان کی شادی کر دے، اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے عثمان کے ساتھ اُن کی

1466- رواه ابن ماجه: 110 وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 6398.

عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ، وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ

شادی کر دیتا اور میں نے اُس کے ساتھ (اپنی بیٹیوں کی) شادی آسمان کی وحی کے حکم کے تحت کی تھی۔

بَابُ ذِكْرِ مُوَاسَاةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالِهِ وَتَجْهِيزِهِ لِجَيْشِ الْعُسْرَةِ

باب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اپنے مال کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دینا اور اُن کا جیش عسرت کیلئے سامان فراہم کرنا

1468- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَفِي كُمِّهِ أَلْفُ دِينَارٍ، فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلَّى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا فَعَلَ بَعْدَهَا أَبَدًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے پاس ایک ہزار دینار تھے' وہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں ڈال دیئے اور تشریف لے گئے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنا ہاتھ اپنی گود میں ڈال کر اُن دیناروں کو اُلٹ پلٹ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے: اگر عثمان اس کے بعد کوئی بھی عمل نہ کرے تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہے۔

1469- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1468- والحدیث حسنہ الألبانی فی صحیح الترمذی:6920.

1470- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1471- وَحَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ دَعْلَجٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَهَّزَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ تِسْعَمِائَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا وَسَبْعِينَ فَرَسًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قتادہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جیش عسرت میں نو سو تیس اونٹ اور ستر گھوڑے فراہم کیے تھے۔

1472- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ: حُمِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى تِسْعِمِائَةٍ بَعِيرٍ وَأَرْبَعِينَ بَعِيرًا، ثُمَّ جَاءَ بِسِتِّينَ فَرَسًا فَأَتَمَّ بِهَا الْأَلْفَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر نو سو چالیس اونٹ اور ساٹھ گھوڑے فراہم کیے تھے' یوں ایک ہزار کی تعداد مکمل کی تھی۔

حضرت عثمان کی آخری دنوں میں گفتگو

1473- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ، عَنِ

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کیا کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ جیش عسرت کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد

1473- رواه أحمد 70/1، وابن أبي عاصم في السنة: 1303.

الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: نَشَدَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: عَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَسَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ: مَنْ جَهَّزَهَا غَفَرَ اللهُ لَهُ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ خِطَامًا وَلَا عِقَالًا. هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُؤْمَةَ فَيَجْعَلُهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ غَفَرَ اللهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا ثُمَّ ذَكَرْتُهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَنَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اشْتَرَى بَيْتًا فَزَادَهُ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: زِدْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَأَجْرُهُ لَكَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِتَنٍ كَائِنَةٍ وَأَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَصْحَابَهُ

مِنْهَا بُرَءَاءُ

1474- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ

فرمائی تھی: جو شخص انہیں سامان فراہم کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے اُن کو سامان فراہم کیا یہاں تک کہ اُنہیں لگامیں اور رسّیاں تک فراہم کی تھیں' کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بئر رومہ کو خرید کر مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کر دے گا اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا' میں نے اُسے خریدا تھا اور اس خریداری کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کر دو! تو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ تو اُن حضرات نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص گھر خرید کر اُس کے ذریعہ مسجد میں اضافہ کر دے' اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے اُسے خرید لیا تھا' پھر اس (خریداری) کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ذریعہ مسجد میں اضافہ کروا دو تو اس کا اجر تمہیں ملے گا' تو میں نے ایسا کر دیا تھا۔ تو اُن حضرات نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس بارے میں اطلاع دینا کہ ایک فتنہ سامنے آئے گا' حضرت عثمان اور اُن کے ساتھی اُس فتنہ سے لاتعلق ہوں گے

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1474- رواہ أحمد 235/4، والترمذی: 3705، والحاکم 102/3.

زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ: أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ فِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ: لَوْلَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ: فَذَكَرَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا. فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: هُوَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواشعث صنعانی بیان کرتے ہیں:

کچھ خطباء نے شام میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا' اُن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی تھے' جو آخری صاحب خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اُن کا نام حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ تھا' اُنہوں نے ارشاد فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے اُسے وضاحت سے بیان کیا' اسی دوران ایک صاحب وہاں سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس موقع پر یہ شخص ہدایت پر ہوگا۔ میں اُٹھ کر اُن صاحب کی طرف گیا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رُخ کر کے دریافت کیا: کیا یہ صاحب؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ صاحب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حق پر تھے

1475- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ حَمَّادٌ: هُوَ أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: شَهِدْتُ خُطَبَاءَ فِي أَوَّلِ الْفِتْنَةِ فِي الشَّامِ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فِي آخِرِهِمْ، يُقَالُ لَهُ: مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواشعث صنعانی بیان کرتے ہیں:

فتنہ کے آغاز کے دنوں میں' میں شام میں کچھ خطیبوں کی گفتگو میں موجود تھا' اُن خطباء میں سب سے آخر میں جو صاحب کھڑے ہوئے اُن کا نام حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ تھا' اُنہوں نے فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا' اسی

1475-/ انظر السابق.

لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ. إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمًا فِتْنَةً. فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فَقَالَ: هَذَا وَأَصْحَابُهُ عَلَى الْحَقِّ فَاتَّبَعْتُهُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

دوران ایک صاحب وہاں سے گزرے جنہوں نے سر ڈھانپا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اور اس کے ساتھی اُس وقت حق پر ہوں گے۔ میں اُن صاحب کے پیچھے گیا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

1476- وَأَنْبَأَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ، قَدْ سَمَّاهُ قَالَ حَمَّادٌ: هُوَ أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: شَهِدْتُ خُطَبَاءَ أَوَّلَ الْفِتْنَةِ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواشعث صنعانی بیان کرتے ہیں:

فتنہ کے آغاز کے دنوں میں' میں کچھ خطباء کی محفل میں شریک ہوا..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت عثمان کے مظلوم ہونے کی پیشگوئی

1477- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً. فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ: يُقْتَلُ فِيهَا هَذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا' ایک صاحب وہاں سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص جس نے منہ لپیٹا ہوا ہے' یہ اُس فتنہ کے دوران مظلوم ہونے کے طور پر قتل ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن صاحب کو جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان غنی

1476- انظر: 1474.

1477- رواہ أحمد 115/2، والترمذی: 3708.

الْمُقَنَّعُ مَظْلُومًا قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

رضی اللہ عنہ تھے۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ يُقْتَلُ مَظْلُومًا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ اطلاع دینا کہ وہ مظلوم ہونے کے طور پر قتل ہوں گے

1478- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا دُونَهُمَا، فَنَاجَاهُ طَوِيلًا فَمَا فَجَأَنِي إِلَّا وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاثٍ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، يَقُولُ: ظُلْمًا وَعُدْوَانًا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَتْ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بِقَتْلِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں بھی اُس وقت وہاں موجود تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے ساتھ سرگوشی میں طویل بات چیت کی، اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھٹنے کے بل کھڑے ہو گئے اور بولے: یارسول اللہ! کیا ظلم اور سرکشی کے طور پر۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے یہ اندازہ لگایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اُن کی شہادت کے بارے میں بتایا ہے۔

حضرت عثمان کے بارے میں پیشگوئی

1479- حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ دِحْيَةَ الزِّيَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، أَنَّ أَبَا عُثْمَانَ يَعْنِي النَّهْدِيَّ، حَدَّثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ کے اندر تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: دروازہ کا خیال

1478- رواه ابن ماجه: 112.

1479- رواه البخاري: 3695، ومسلم: 2403.

عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَقَالَ لِي: احْفَظِ الْبَابَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا اَبُو بَكْرٍ. ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ. وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَلَبِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلْوَى شَدِيدَةٍ سَتُصِيبُهُ قَالَ فَاَذِنْتُ لَهُ فَإِذَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ حَمَّادٌ: وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَكَمِ، وَعَاصِمًا الْاَحْوَلَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

1480- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي حَائِطٍ. فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ

رکھنا! اسی دوران ایک صاحب آئے' اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے اجازت دے دو اور اُسے جنت کی خوشخبری دے دو۔ وہ صاحب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے اجازت دے دو اور اُسے جنت کی خوشخبری دے دو۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر ٹھہرے رہے پھر ارشاد فرمایا: تم اُسے اندر آنے کی اجازت دو اور اُسے جنت کی خوشخبری بھی دے دو لیکن اُسے ایک شدید آزمائش کا شکار ہونا پڑے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُنہیں اجازت دی تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

حماد نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن حکم اور عاصم احول دونوں کو ابوعثمان کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ راوی کہتے ہیں: (میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ایک باغ میں تھا' اسی دوران ایک صاحب آئے اور اُنہوں نے سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور اُسے اندر آنے کی اجازت دو اور اُسے جنت کی خوشخبری دو' ایک بڑی آزمائش کے بعد۔ میں گیا تو وہاں حضرت عثمان

بِالْجَنَّةِ؛ عَلَى بَلْوَى شَدِيدَةٍ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَأَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى شَدِيدَةٍ فَجَعَلَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ صَبْرًا. حَتَّى جَلَسَ

1481- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْطَلِقْ حَتَّى تَأْتِيَ السُّوقَ فَتَلْقَى عُثْمَانَ فِيهَا يَبِيعُ وَيَبْتَاعُ فَقُلْ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلَاءٍ شَدِيدٍ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ السُّوقَ فَأَلْقَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبِيعُ وَيَبْتَاعُ كَمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلَاءٍ شَدِيدٍ قَالَ: وَأَيْنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَ بِيَدِي فَجِئْنَا جَمِيعًا حَتَّى أَتَيْنَا

رضی اللہ عنہ تھے' میں نے کہا: آپ اندر تشریف لے آئیں! آپ جنت کی خوشخبری قبول کریں جو ایک بڑی آزمائش کے بعد ہوگی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کیا: اے اللہ! صبر عطا کرنا' یہاں تک کہ وہ تشریف فرما ہوئے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھیجا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ! جب تم بازار پہنچو تو وہاں عثمان موجود ہوگا جو خرید و فروخت کر رہا ہوگا' تم اُس سے یہ کہنا: اللہ کے رسول نے تمہیں سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ تم ایک بڑی آزمائش کے بعد جنت کی خوشخبری قبول کرو۔ میں گیا' میں بازار آیا' وہاں میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو خرید و فروخت کر رہے تھے' اُسی طرح جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا' میں نے کہا: اللہ کے رسول نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے: آپ ایک سخت آزمائش کے بعد جنت کی خوشخبری قبول کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں؟ میں نے جواب دیا: فلاں فلاں جگہ پر ہیں۔ اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر ہم اکٹھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! زید میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ ایک شدید آزمائش کے بعد جنت کی خوشخبری قبول کرو' یا رسول اللہ! مجھے کون سی آزمائش لاحق ہوگی؟

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ زَيْدًا أَتَانِي فَقَالَ لِي: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلَاءٍ شَدِيدٍ فَأَيُّ بَلَاءٍ يُصِيبُنِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا تَغَنَّيْتُ، وَلَا تَمَنَّيْتُ، وَلَا مَسَسْتُ ذَكَرِي بِيَمِينِي مُنْذُ بَايَعْتُكَ فَقَالَ: هُوَ ذَاكَ هُوَ ذَاكَ مَرَّتَيْنِ

اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! نہ تو میں نے کبھی گانے بجانے میں دلچسپی لی' نہ میں نے اس کی تمنا کی' نہ میں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعہ اپنی شرمگاہ کو چھوا ہے جب سے میں نے آپ کی بیعت کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا ہی ہوگا' ایسا ہی ہوگا۔ یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

1482- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ، فَأَخَذَ عُثْمَانُ بِيَدِي، فَانْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هَذِهِ الْبَلْوَى الَّتِي تُصِيبُنِي؟ مَا تَغَنَّيْتُ، وَلَا تَمَنَّيْتُ، وَلَا مَسَسْتُ فَرْجِي بِيَمِينِي مُنْذُ أَسْلَمْتُ، أَوْ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ میں اُنہیں ایک آزمائش کے بعد جنت کی خوشخبری دوں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے' اُنہوں نے عرض کی: وہ آزمائش کیا ہے جو مجھے لاحق ہوگی' جبکہ میں نے کبھی گانا نہیں سنا' میں نے (کسی غلط کام کی) آرزو نہیں کی' میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی ہے اور میں نے زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام میں کبھی زنا نہیں کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا' اگر منافقین تمہارے بارے میں یہ ارادہ کریں کہ تم

وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُقَمِّصُكَ فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ

اُسے اُتار دو تو تم اُسے نہ اُتارنا۔

بَابُ بَذْلِ عُثْمَانَ دَمَهُ دُونَ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَتَرْكِ النُّصْرَةِ لِنَفْسِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا مسلمانوں کے خون کی بجائے اپنے خون کو بہادینا اور قدرت رکھنے کے باوجود اپنی ذات کیلئے مدد حاصل کرنے کو ترک کرنا

1483- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ: ثنا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَعْرِضُ نُصْرَتَهُ وَيَذْكُرُ بَيْعَتَهُ، فَقَالَ: أَنْتُمْ فِي حِلٍّ مِنْ بَيْعَتِي وَفِي حَرَجٍ مِنْ نُصْرَتِي، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَالِمًا مَظْلُومًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کے سامنے اپنی مدد کی پیش کش کی اور اپنی بیعت کا ذکر کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری بیعت کے حوالے سے تم کھلے ہو اور میری مدد کے حوالے سے حرج میں ہو میں یہ اُمید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سلامتی کے ساتھ اور مظلوم ہونے کے طور پر حاضر ہوؤں گا۔

حضرت عثمان کا حضرت مغیرہ کو جواب

1484- أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَيْهِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ. فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِكَ مَا تَرَى، وَأَنَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن عبدالملک بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: آپ کو جو صورتِ حال درپیش ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' میں آپ کے سامنے تین پیشکشیں رکھتا ہوں' اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کیلئے

خِصَالًا ثَلَاثًا: إِنْ شِئْتَ خَرَقْنَا لَكَ بَابًا مِنَ الدَّارِ سِوَى الْبَابِ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ، فَنُقْعِدُكَ عَلَى رَوَاحِلِكَ، فَتَلْحَقُ بِمَكَّةَ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّوكَ وَأَنْتَ بِهَا. أَوْ تَلْحَقُ بِالشَّامِ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ. وَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتَ بِمَنْ مَعَكَ فَقَاتَلْتَهُمْ. فَإِنَّ مَعَكَ عُدَّةً وَقُوَّةً. وَإِنَّكَ عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ. فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَمَّا قَوْلُكَ: أَنْ نَخْرِقَ لَكَ مِنَ الدَّارِ بَابًا. فَأَقْعُدُ عَلَى رَوَاحِلِي فَأَلْحَقُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّونِي وَأَنَا بِهَا. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

يُلْحِدُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ الْعَالَمِ

فَلَنْ أَكُونَ إِيَّاهُ وَأَمَّا قَوْلُكَ أَنْ أَلْحَقَ بِالشَّامِ فَهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ. قُلْتُ: أُفَارِقُ دَارَ هِجْرَتِي وَمُجَاوَرَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا. وَأَمَّا قَوْلُكَ: إِنَّ مَعِي عِدَّةً وَقُوَّةً فَأَخْرُجُ فَأُقَاتِلُهُمْ؛ فَإِنِّي عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ. فَلَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ خَلَفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ بِإِهْرَاقِهِ مِلْءَ مِحْجَمٍ مِنْ دَمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

گھر کے سامنے والے دروازہ کی بجائے کوئی اور دروازہ بنا لیتے ہیں اور آپ سواری پر سوار ہو کر مکہ تشریف لے جائیں کیونکہ اگر آپ مکہ میں موجود ہوں گے تو یہ لوگ وہاں کی بے حرمتی نہیں کر سکیں گے' یا پھر آپ شام تشریف لے جائیں وہاں اہلِ شام موجود ہیں جن میں حضرت معاویہ ہیں' اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا ساتھ دینے والے افراد کے ہمراہ نکل کر ان (باغی) لوگوں سے لڑائی کرتا ہوں کیونکہ آپ کے ساتھ لوگوں کی بڑی تعداد اور قوت موجود ہوگی اور آپ حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ ہم آپ کیلئے سامنے کے دروازہ کی بجائے ایک اور دروازہ بنا دیتے ہیں اور میں سواری پر سوار ہو کر مکہ چلا جاؤں تاکہ وہ مجھے نقصان نہ پہنچا سکیں' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مکہ میں خرابی پیدا کرے گا اور اُس پر تمام جہانوں کے عذاب کا نصف عذاب ہوگا''۔

تو میں وہ شخص نہیں بننا چاہتا' جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میں شام چلا جاؤں' وہاں اہلِ شام ہیں' وہاں معاویہ ہیں' تو میں یہ کہتا ہوں کہ میں اپنی ہجرت کے مقام اور جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس ہے اُس جگہ کو نہیں چھوڑنا چاہتا' جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میرے ساتھ بڑی تعداد اور قوت موجود ہے' میں نکل کر ان لوگوں کے ساتھ جنگ کروں اور میں حق پر ہوں اور یہ باطل پر ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی اُمت میں' میں وہ پہلا ایسا فرد نہیں بننا چاہتا جس نے ناحق طور پر اتنا بھی خون بہایا ہو' جتنا پچھنے لگانے کے دوران نکلتا ہے۔

1485- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي بَعْضَ أَصْحَابِي قَالَتْ: قُلْتُ أَدْعُو لَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ، قُلْتُ: أَدْعُو لَكَ عُمَرَ؟ فَسَكَتَ، قُلْتُ: أَدْعُو لَكَ ابْنَ عَمِّكَ عَلِيًّا؟ فَسَكَتَ، قُلْتُ: أَدْعُو لَكَ عُثْمَانَ؟ قَالَ: ادْعِيهِ فَجَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ لِي: هَكَذَا أَيْ تَنَحِّي قَالَتْ: فَرَأَيْتُهُ يَقُولُ لِعُثْمَانَ وَلَوْنُهُ يَتَغَيَّرُ أَوْ وَجْهُهُ يَتَغَيَّرُ قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قِيلَ لَهُ: أَلَا تُقَاتِلُ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَإِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے کسی ساتھی کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: میں حضرت ابوبکر کو آپ کے پاس بلواؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ میں نے عرض کی: میں حضرت عمر کو آپ کے پاس بلواؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ میں نے عرض کی: میں آپ کے چچازاد حضرت علی کو آپ کے پاس بلواؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ میں نے عرض کی: میں حضرت عثمان کو آپ کے پاس بلواؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے بلواؤ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اشارہ کیا کہ تم ہٹ جاؤ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کوئی بات چیت کی تو اُن کی رنگت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کا چہرہ متغیر ہونے لگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت عثمان پر حملہ کا وقت آیا تو اُن سے کہا گیا: آپ ان سے لڑتے کیوں نہیں ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا تو میں اپنی ذات کے حوالے سے صبر کرنے والا ہوں۔

1486- وَحَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

1485- رواه أحمد 58/1، والترمذي 37/2، وابن ماجه: 113، وخرجه الألباني في صحيح ابن ماجه: 91.

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي سَهْلَةَ، مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت عثمان کی دو خصوصیات

1487- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَّا هَاتَانِ الْخَصْلَتَانِ كَفَتَاهُ؛ بَذْلُهُ دَمَهُ دُونَ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَجَمْعُهُ الْمُصْحَفَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں:

اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں صرف یہ دو خصوصیات ہوتیں تو یہ دونوں ہی اُن کیلئے کافی تھیں' اُنہوں نے مسلمانوں کا خون بہانے کی بجائے اپنا خون بہہ جانے کو ترجیح دی اور اُنہوں نے قرآنِ مجید کو جمع کیا۔

شہادت سے پہلے حضرت عثمان کا خواب

1488- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَصْبَحَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ فَأَصْبَحَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ صبح کے وقت لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' اُنہوں نے بتایا: میں نے گزشتہ رات خواب میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! تم نے آج رات افطاری ہمارے پاس کرنی ہے۔ اُس دن صبح اُنہوں نے روزہ رکھ لیا اور پھر اُسی دن وہ شہید ہو گئے' اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت کرے۔

صَائِمًا. ثُمَّ قُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

بَابُ ذِكْرِ إِنْكَارِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَتَعْظِيمِ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ وَعَرْضِهِمْ أَنْفُسَهُمْ لِنُصْرَتِهِ وَمَنْعِهِ إِيَّاهُمْ

1489- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ: رَافِعًا أُصْبُعَيْهِ أَوْ قَالَ مَادًّا أُصْبُعَيْهِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ

1490- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْذَعِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِنْتِ مَطَرٍ [illegible]اقُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ أَرْسَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى عَلِيٍّ يَدْعُوهُ. فَأَرَادَ إِتْيَانَهُ.

باب: صحابہ کرام کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا انکار کرنا اور اس بات کا اُن حضرات کے نزدیک بہت بڑا ہونا اور اُن حضرات کا خود کو

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کیلئے پیش کرنا اور حضرت عثمان کا اُنہیں منع کرنا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو احجار الزیت کے مقام پر دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی دو انگلیاں بلند کی ہوئی تھیں' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دو انگلیاں پھیلائی ہوئی تھیں اور وہ یہ فرما رہے تھے: اے اللہ! میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون سے تیرے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حبیب بن ابوثابت نے محمد بن علی (شاید اس سے مراد امام باقر) ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ کا موقع آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر اُنہیں بلوایا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے پاس آنے کا ارادہ کیا تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لپٹ گئے اور اُنہیں روکنے لگے'

فَتَعَلَّقُوا بِهِ وَمَنَعُوهُ. فَأَلْقَى عِمَامَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ. وَنَادَى ثَلَاثًا: اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَرْضَى قَتْلَهُ وَلَا آمُرُ بِهِ

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سر پر موجود سیاہ عمامہ اُتارا اور تین مرتبہ بلند آواز میں پکار کر کہا: اے اللہ! میں اُن کے قتل سے راضی نہیں ہوں اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی مزاحمت

1491- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَرُدُّ النَّاسَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الدَّارِ بِسَيْفَيْنِ يَضْرِبُ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مبارک بن فضالہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت امام حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما لوگوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف جانے سے روک رہے تھے' اُن کے دونوں ہاتھوں میں دو تلواریں تھیں اور وہ دونوں ہاتھوں کے ذریعے روک رہے تھے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا ردِ عمل

1492- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ رَبِيعٍ، عَنْ مَوْلًى لِحُذَيْفَةَ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَتْلُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَعَلَ يَتَرَدَّدُ فِي الدَّارِ قَائِمًا وَذَاهِبًا كَهَيْئَةِ النَّاخِرِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَضَى وَهُوَ عَلَيَّ سَاخِطٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حارث بن ربیع نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی تو وہ پریشانی کے عالم میں کبھی کھڑے ہو جاتے تھے' کبھی چلنے لگتے تھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ امیر المؤمنین ایسے عالم میں دنیا سے رخصت ہوں گے کہ وہ مجھ سے ناراض ہوں گے۔

1493- وَأَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَحِمَهُ اللهُ بَكَى عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الدَّارِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن علی نے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر روئے تھے۔

حضرت کعب بن مالک انصاری کا مرثیہ

1494- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَبَّرُ بْنُ قَحْذَمٍ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَثَاهُ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے اُن کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے تھے:

عَجِبْتُ لِقَوْمٍ أَسْلَمُوا بَعْدَ عِزِّهِمْ
إِمَامَهُمْ لِلْمُنْكَرَاتِ وَلِلْغَدْرِ
فَلَوْ أَنَّهُمْ سِيمُوا مِنَ الضَّيْمِ خُطَّةً
لَجَادَ لَهُمْ عُثْمَانُ بِالْأَيْدِ وَالنَّصْرِ
فَمَا كَانَ فِي دِينِ الْإِلَهِ بِخَائِنٍ
وَلَا كَانَ فِي الْأَقْسَامِ بِالضَّيِّقِ الصَّدْرِ
وَلَا كَانَ نَكَّاثًا بِعَهْدِ مُحَمَّدٍ
وَلَا تَارِكًا لِلْحَقِّ فِي النَّهْيِ وَالْأَمْرِ
فَإِنْ أَبْكِهِ أُعْذَرْ لِفَقْدِي عَدْلَهُ

''مجھے اُن لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جنہوں نے غلبہ حاصل ہو جانے کے بعد اپنے امام (یعنی خلیفۂ وقت) کو منکر چیزوں اور عہد شکنی کے سپرد کر دیا' اُنہوں نے ظلم کی لکیریں کھینچیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تائید اور مدد کے ہمراہ اُن کا سامنا کیا' وہ (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ کے دین میں خیانت کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی (مالِ غنیمت وغیرہ) کی تقسیم میں سینہ کی تنگی کا شکار تھے' وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کو توڑنے والے نہیں تھے اور کسی چیز سے منع کرنے یا کسی چیز کا حکم دینے کے بارے میں حق کو چھوڑنے والے نہیں تھے' اگر میں اُن پر روتا ہوں تو میں معذور ہوں کیونکہ میں نے

وَمَالِي عَنْهُ مِنْ عَزَاءٍ وَلَا صَبْرِ
وَهَلْ لِامْرِئٍ يَبْكِي لِعِظَمِ مُصِيبَةٍ
أُصِيبَ بِهَا بَعْدَ ابْنِ عَفَّانَ مِنْ عُذْرِ
فَلَمْ أَرَ يَوْمًا كَانَ أَعْظَمَ فِتْنَةً
وَأَهْتَكَ مِنْهُ لِلْمَحَارِمِ وَالسَّتْرِ
غَدَاةَ أُصِيبَ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْرِهِمْ
وَمَوْلَاهُمْ فِي إِلَهِ الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ

اُن کے عدل کو کھو دیا ہے اور اُن کے حوالے سے میرے لیے تعزیت یا صبر نہیں ہے' کیا کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لاحق ہونے والی مصیبت کے بعد کسی عذر کی بنیاد پر کسی وجہ سے رو سکتا ہے! میں نے آج کے دن کی طرح کا زیادہ آزمائش والا اور محرمات اور پردے کو پھاڑ دینے والا دن اور کوئی نہیں دیکھا' ایک ایسا دن جس میں مسلمانوں کے بہتر فرد اور اُن کے آقا کو شہید کر دیا گیا جو تنگی اور آسانی کی حیرانگی میں (یعنی ہر حال میں اُن کے آقا تھے)''۔

حضرت سعید بن زید کا تبصرہ

1495- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ: عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُولُ: لَوِ انْقَضَّ أُحُدٌ فِيمَا فَعَلْتُمْ بِابْنِ عَفَّانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کچھ کیا ہے' اُس پر اگر آسمان ٹوٹ پڑتا تو وہ اس بات کا حقدار تھا کہ ٹوٹ پڑتا۔

1496- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَكَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قیس بیان کرتے ہیں:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کچھ کیا ہے' اگر اس پر آسمان ٹوٹ پڑتا تو اُسے حق تھا کہ ایسا ہوتا۔

مَخْقُوقًا اَنْ یَنْقَضَّ

حضرت عبداللہ بن سلام کی پیشگوئی

1497- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَیُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: بَعَثَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَلِيطَ بْنَ سَلِيطٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ، فَقَالَ: اذْهَبَا اِلَى ابْنِ سَلَامٍ فَتَنَكَّرَا لَهُ، وَقُولَا لَهُ: اِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ تَرَى فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: فَاَتَيَا ابْنَ سَلَامٍ فَقَالَا لَهُ نَحْوًا مِنْ مَقَالَتِهِ، فَقَالَ لِاَحَدِهِمَا: اَنْتَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اَنْتَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ، بَعَثَكُمَا اِلَيَّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فَاقْرِئَاهُ السَّلَامَ، وَاَخْبِرَاهُ بِاَنَّهُ مَقْتُولٌ فَلْيَكُفَّ، فَاِنَّهُ اَقْوَى لِحُجَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَتَيَاهُ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا يُقَاتِلَ مَعِي مِنْكُمْ اَحَدٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ابن سلیط اور عبدالرحمٰن بن عتاب بن اسید کو بھیجا' اُنہوں نے فرمایا: تم دونوں ابن سلام کے پاس جاؤ اور اُن سے یہ کہنا کہ لوگوں کی جو صورتِ حال ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ یہ دونوں حضرات ابن سلام کے پاس آئے اور اُنہیں اُس کی مانند بات کہی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ تو ابن سلام نے اُن میں سے ایک سے کہا: تم فلاں بن فلاں ہو! اور دوسرے سے کہا: تم فلاں بن فلاں ہو! تم دونوں کو میری طرف امیر المؤمنین نے بھیجا ہے' تم امیر المؤمنین کو سلام کہنا اور اُنہیں یہ بتانا کہ وہ شہید ہو جائیں گے تو وہ ہاتھ روک کے رکھیں' کیونکہ اس طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کی حجت زیادہ مضبوط ہو گی۔ یہ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہیں اس بارے میں بتایا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بھی میرے ساتھ مل کر لڑائی نہ کرے۔

1498- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ سَلَامٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قتادہ بیان کرتے ہیں:

ابن سلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا

وَاللهِ لَئِنْ كَانَ قَتْلُ عُثْمَانَ هُدًى لَيَحْتَلِبَنَّ لَبَنًا، وَلَئِنْ كَانَ قَتْلُهُ ضَلَالَةً لَيَحْتَلِبَنَّ دَمًا

قتل ہدایت ہوا تو لوگ دودھ دوہ لیں گے اور اگر اُن کا قتل گمراہی ہوا تو لوگ خون دوہ لیں گے۔

حضرت عبداللہ بن سلام کی تنبیہ

1499- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُحَيَّاةِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اَخِي عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا اُرِيدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ: اخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ كَانَ لِي اسْمٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانًا. فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ، وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: نَزَلَتْ فِيَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ کیوں آئے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں آپ کی مدد کیلئے آیا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ لوگوں کے پاس جائیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس آئے اور بولے: اے لوگو! زمانۂ جاہلیت میں میرا فلاں نام تھا تو نبی اکرم ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا، میرے بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی چند آیات نازل ہوئی تھیں، یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی:

{وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ} [الاحقاف: 10]

''اور بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک گواہ نے اس بات کی گواہی دی جو اس کی مانند تھی، وہ ایمان لے آیا اور تم لوگوں نے تکبر اختیار کیا، بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا''۔

وَنَزَلَتْ فِيَّ

یہ آیت بھی میرے بارے میں نازل ہوئی:

{قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

''تم فرمادو! میرے اور تمہارے درمیان کے معاملہ کیلئے اللہ

1499- رواه الترمذي: 3253، وابن ماجه: 795.

وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ} [الرعد: 43]

تعالیٰ گواہ ہونے کے طور پر کافی ہے اور وہ شخص (کافی ہے) جس کے پاس کتاب کا علم ہے''۔

اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ، وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاللّٰهَ. اللّٰهَ فِي هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوهُ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ؛ لَتَطْرُدُنَّ جِيرَانَكُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَلَيُسَلَّنَّ سَيْفُ اللّٰهِ الْمَغْمُودُ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

بے شک اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار ہے جو میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے ساتھ رہتے ہیں' یہ وہ شہر ہے جس میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا' تو ان صاحب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کے رہو' اللہ تعالیٰ سے ڈر کے رہو' اس حوالے سے کہ تم اُنہیں شہید کر دو' اللہ کی قسم! اگر تم نے اُنہیں شہید کر دیا تو فرشتے تمہارا پڑوس چھوڑ دیں گے اور اللہ تعالیٰ کی وہ تلوار جو میان میں رکھی ہوئی ہے' وہ تم پر سونت لی جائے گی اور پھر وہ قیامت تک دوبارہ میان میں نہیں جائے گی۔

1500- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمْ تَزَلْ مُحِيطَةً بِمَدِينَتِكُمْ مُنْذُ قَدِمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى الْيَوْمِ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَيَذْهَبَنَّ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ اَبَدًا، فَوَاللّٰهِ لَا يَقْتُلُهُ مِنْكُمْ رَجُلٌ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ اَجْذَمَ لَا يَدَ لَهُ، وَاِنَّ سَيْفَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَزَلْ مَغْمُودًا عَنْكُمْ، وَاِنَّكُمْ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَيَسُلَّنَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ لَا يُغْمَدُ عَنْكُمْ اِمَّا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں سے فرمایا: جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر میں تشریف لائے ہیں' اُس وقت سے لے کر آج تک فرشتے تمہارے شہر میں مسلسل گھومتے پھرتے رہتے ہیں' اللہ کی قسم! اگر تم لوگوں نے حضرت عثمان کو شہید کر دیا تو وہ فرشتے چلے جائیں گے اور دوبارہ کبھی نہیں آئیں گے' اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی شخص اُنہیں قتل کرے گا تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ جذام زدہ ہوگا' اُس کا ہاتھ نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی تلوار میان میں ہے' اللہ کی قسم! اگر تم نے اُنہیں قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ وہ تلوار سونت لے گا اور پھر وہ تلوار دوبارہ تم سے میان میں نہیں جائے گی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ شاید اُنہوں نے یہ کہا: ہمیشہ ایسا ہوگا'

أَبَدًا؛ وَإِمَّا قَالَ: إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا قُتِلَ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا قُتِلَ بِهِ سَبْعُونَ أَلْفًا، وَلَا خَلِيفَةٌ إِلَّا قُتِلَ بِهِ خَمْسَةٌ وَثَلَاثُونَ أَلْفًا قَبْلَ أَنْ يَجْتَمِعُوا، وَذَكَرَ أَنَّهُ قُتِلَ عَلَى دَمِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّاءَ سَبْعُونَ أَلْفًا

یا شاید یہ کہا کہ قیامت تک ایسا ہوگا) جب بھی کسی نبی کو شہید کیا گیا تو اُس کے بدلے میں ستر ہزار لوگوں کو شہید کیا گیا اور جب بھی کسی خلیفہ کو شہید کیا گیا تو اُس کے بدلے میں پینتیس ہزار افراد کو شہید کیا گیا۔ اُنہوں نے یہ بات ذکر کی کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے قتل کے بدلے میں ستر ہزار افراد مارے گئے تھے۔

1501- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الدَّارِ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، طَابَ أَوْ ضَرَبَ فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَيَسُرُّكَ أَنْ يُقْتَلَ النَّاسُ جَمِيعًا وَإِيَّايَ مَعَهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَإِنَّكَ وَاللهِ إِنْ قَتَلْتَ رَجُلًا وَاحِدًا فَكَأَنَّمَا قَتَلْتَ النَّاسَ جَمِيعًا قَالَ: فَرَجَعْتُ وَلَمْ أُقَاتِلْ

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَكَانَ أَبُو صَالِحٍ إِذَا ذَكَرَ مَا صُنِعَ بِعُثْمَانَ بَكَى. قَالَ الْأَعْمَشُ: كَأَنِّي أَسْمَعُهُ يَقُولُ: هَاهْ، هَاهْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان کی شہادت سے کچھ پہلے' میں حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ایسے ہی ٹھیک ہے یا مار پیٹ ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمام لوگ مارے جائیں اور اُن کے ساتھ میں بھی مارا جاؤں؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم ایک شخص کو قتل کرو تو یہ اسی طرح ہے جس طرح تم نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں واپس آ گیا اور میں نے کسی کے ساتھ لڑائی نہیں کی۔

اعمش بیان کرتے ہیں: ابوصالح جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کا ذکر کرتے تھے تو رونے لگتے تھے۔ اعمش بیان کرتے ہیں: گویا میں اس وقت بھی اُن کے رونے کی آواز سن رہا ہوں کہ وہ ہائے ہائے کر رہے تھے۔

1502- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اعمش بیان کرتے ہیں: ابوصالح جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ

عَنْ اَبِي صَالِحٍ، قَالَ: كَانَ اِذَا ذُكِرَ قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى، فَكَاَنِّي اَسْمَعُهُ يَقُولُ: هَاهُ، هَاهُ

عنہ کی شہادت کا ذکر کرتے تھے تو رونے لگ جاتے تھے' گویا میں اس وقت بھی اُنہیں ہائے ہائے کہتے ہوئے سن رہا ہوں۔

1503- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَلِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَرُجِمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوطٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اگر سب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر متفق ہو جاتے تو اُن پر یوں پتھروں کی بارش ہوتی جس طرح قومِ لوط پر پتھروں کی بارش ہوئی تھی۔

1504- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ كَعْبٍ يَعْنِي كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ: لَا تَقْتُلُوا عُثْمَانَ، وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَيَسْتَحِلَّنَّ الْقَتْلُ مَا بَيْنَ دُرُوبِ الرُّومِ اِلَى صَنْعَاءَ، وَلَيَكُونَنَّ فِتَنٌ وَضَغَائِنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

کعب احبار نے یہ فرمایا تھا:

تم لوگ حضرت عثمان کو شہید نہ کرنا' اللہ کی قسم! اگر تم نے اُنہیں شہید کر دیا تو دروبِ روم سے لے کر صنعاء تک کے درمیان میں قتل و غارت گری حلال ہو جائے گی اور عنقریب فتنے اور پریشانیاں سامنے آئیں گی۔

بَابُ ذِكْرِ عُذْرِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: صحابہ کرام کے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عذر کا تذکرہ

1505- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْاُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: ذَكَرُوا عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ الْحَسَنُ: هٰذَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَأْتِيكُمُ الْآنَ فَاسْاَلُوهُ عَنْهُ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلُوهُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي الْمَائِدَةِ

{لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ} [المائدة: 93]

كُلَّمَا مَرَّ بِحَرْفٍ مِنَ الْآيَةِ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا، كَانَ عُثْمَانُ مِنَ الَّذِينَ اتَّقَوْا، ثُمَّ قَرَاَ اِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

{وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ}

[آل عمران: 134]

محمد بن حاطب بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابھی امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تم لوگوں کے پاس تشریف لانے والے ہیں' تم اُن سے اس بارے میں دریافت کرنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو لوگوں نے اُن سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن پر کوئی گناہ نہیں ہے''۔

جب بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ اس آیت کا کوئی حرف تلاوت کرتے تو یہ فرماتے تھے: عثمان اُن لوگوں میں سے ایک ہیں جو ایمان لائے تھے' عثمان اُن لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی تھی' پھر اُنہوں نے اس آیت کو یہاں تک پڑھا:

''اور اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خراجِ تحسین

1506- وَحَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْذَعِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِنْتِ مَطَرٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قَطَنٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حاطب بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اُن افراد میں سے

سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؟ فَقَالَ: كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا، ثُمَّ اتَّقَوا، ثُمَّ آمَنُوا، ثُمَّ اتَّقَوا

تھے جو ایمان لائے اور پھر اُنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی' جو ایمان لائے اور پھر اُنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی۔

محمد بن حنفیہ کی روایت

1507- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَدِمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْبَصْرَةَ قَالَ: فَحَدَّثَنِي، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ، وَعِنْدَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ، وَصَعْصَعَةُ، فَذُكِرَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ بِعُودٍ مَعَهُ فَقَرَأَ

{إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ} [الانبیاء: 101]

قَالَ: نَزَلَتْ فِي عُثْمَانَ، فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَرْوِي هَذَا عَنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن سعد بیان کرتے ہیں:

محمد بن علی (شاید اس سے مراد محمد بن حنفیہ ہیں) بصرہ تشریف لائے تو اُنہوں نے مجھے حدیث سنائی' اُنہوں نے بتایا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' وہ اُس وقت اپنے پلنگ پر تھے' آپ کے ساتھ حضرت عمار بن یاسر' زید بن صوحان اور صعصعہ رضی اللہ عنہما موجود تھے' اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین کو اپنے پاس موجود لکڑی کے ذریعہ کریدا اور پھر یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک وہ لوگ جن کیلئے ہماری طرف سے بھلائی سبقت لے جا چکی ہے وہی لوگ اُس سے دور رکھے جائیں گے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت حضرت عثمان کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے محمد بن علی سے دریافت کیا: کیا میں یہ روایت آپ کے حوالے سے نقل کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

1508- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ

1508- رواہ البخاری:2778۔

بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي دَارِهِ، اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهِ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ، فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَفَضَ حِرَاءُ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ فَقَالَ أُنَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذَلِكَ: قَدْ سَمِعْنَاهُ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ؟ وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ مُجْهَدُونَ مُعْسِرُونَ، فَجَهَّزْتُ الْجَيْشَ مِنْ مَالِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رُومَةَ كَانَ لَا يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ فَاشْتَرَيْتُهَا بِمَالِي لِلْفَقِيرِ وَالْغَنِيِّ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالنَّاسِ عَامَّةً؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ فِي أَشْيَاءَ عَدَّدَهَا عَلَيْهِمْ

عنہ کو اُن کے گھر میں محصور کر دیا گیا اور لوگ اُن کے گھر کے باہر اکٹھے ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میں اُس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا جس وقت حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اے حراء! تم ٹھہرے رہو' تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ تو وہ افراد جنہوں نے یہ بات سنی ہوئی تھی' اُنہوں نے کہا: ہم نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جیش عسرت کے بارے میں جو شخص خرچ کرے گا وہ چیز قبول ہو گی' اُس وقت لوگ تنگدست اور پریشان تھے تو میں نے اپنے مال میں سے اُس لشکر کو سامان فراہم کیا تھا۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ بئر رومہ میں سے کوئی بھی شخص قیمت ادا کیے بغیر پانی حاصل نہیں کر سکتا تھا' میں نے اُسے اپنے مال کے ذریعہ خرید کر غریب اور خوشحال اور مسافر اور سب لوگوں کیلئے وقف کر دیا تھا۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ پھر مزید کچھ چیزیں تھیں جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے سامنے شمار کروائیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مکالمہ

1509- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ السَّعْدِيِّ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ : أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَشَدَ قَوْمًا فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا. فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَدِ ابْتَعْتُهُ قَالَ: اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: قَدِ ابْتَعْتُهَا قَالَ: اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ: مَنْ يُجَهِّزُ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللهُ لَهُ يَعْنِي: جَيْشَ الْعُسْرَةِ؛ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا

نے لوگوں کو واسطہ دے کر دریافت کیا: میں تمہیں اُس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص بنوفلاں کی زمین خریدے گا؟ تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے وہ زمین بیس ہزار (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پچیس ہزار کے عوض میں خریدی تھی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں نے اُسے خرید لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُسے ہماری مسجد میں شامل کر دو' اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اُس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص بئر رومہ خریدے گا؟ اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے اُسے اتنی اتنی رقم کے عوض میں خرید لیا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں نے اُسے خرید لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کر دو' اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اُس اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: کون ان لوگوں کو سامان فراہم کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا۔ راوی کہتے ہیں: اُن کی مراد جیش عسرت تھی۔ تو میں نے اُن لوگوں کو سامان

عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدِ اللّٰهُمَّ اشْهَدِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ

فراہم کیا یہاں تک کہ اُنہیں رسّیاں اور لگامیں تک فراہم کیں۔ تو لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تُو گواہ ہو جا! اے اللہ! تُو گواہ ہو جا! اے اللہ! تُو گواہ ہو جا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان

1510- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: جَاءَنِي رَجُلٌ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَكَلَّمَنِي بِكَلَامٍ طَوِيلٍ. يُرِيدُ فِي كَلَامِهِ بِاَنْ اَعِيبَ عَلَى عُثْمَانَ، وَهُوَ امْرُؤٌ فِي لِسَانِهِ ثِقَلٌ لَا يَكَادُ يَقْضِي كَلَامَهُ فِي سَرِيعٍ. فَلَمَّا قَضَى كَلَامَهُ، قُلْتُ: قَدْ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، وَاِنَّا وَاللهِ مَا نَعْلَمُ عُثْمَانَ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ حَقٍّ، وَلَا جَاءَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَيْئًا، وَلَكِنْ اِنَّمَا هُوَ هَذَا الْمَالُ، فَاِنْ اَعْطَاكُمُوهُ رَضِيتُمْ، وَاِنْ اَعْطَى اُولِي قَرَابَتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص میرے پاس آیا اور اُس نے میرے ساتھ طویل بات چیت کی، وہ یہ چاہتا تھا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید کروں، وہ ایک ایسا شخص تھا جس کی زبان میں لکنت پائی جاتی تھی، وہ جلدی نہیں بول سکتا تھا، جب اُس نے بات چیت مکمل کر لی تو میں نے کہا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو ہم لوگ یہ بات کیا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے حضرت ابوبکر ہیں، پھر حضرت عمر ہیں، پھر حضرت عثمان ہیں، اللہ کی قسم! ہمیں یہ علم نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو ناحق قتل کیا ہو، یا اُنہوں نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہو، سارا معاملہ مال کا ہے، اگر وہ مال تمہیں دے دیتے تو تم لوگوں نے راضی ہو جانا تھا اور اگر وہ مال اپنے رشتہ داروں کو دے دیتے تو تم لوگ ناراض ہو جاتے، تم لوگ یہ چاہتے تھے کہ تم ایرانیوں اور رومیوں کی طرح ہو جاؤ کہ اُن کا جو بھی امیر بنتا تھا وہ لوگ اُسے قتل کر دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی

سَخِطْتُمْ. إِنَّمَا تُرِيدُونَ أَنْ تَكُونُوا كَفَارِسَ وَالرُّومِ لَا يَتْرُكُونَ لَهُمْ أَمِيرًا إِلَّا قَتَلُوهُ قَالَ: فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بِأَرْبَعٍ مِنَ الدَّمْعِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا نُرِيدُ ذَلِكَ

اللہ عنہما کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' اُنہوں نے فرمایا: اے اللہ! ہمارا تو یہ ارادہ نہیں تھا۔

ایک شخص کا حضرت عبداللہ بن عمر سے مکالمہ

1511- أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: أَشَهِدَ عُثْمَانُ بَدْرًا؟ قَالَ: لَا قَالَ: أَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَهَلْ تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلَمَّا قَامَ الرَّجُلُ قِيلَ لَهُ: إِنَّ هَذَا يَنْطَلِقُ فَيَزْعُمُ أَنَّكَ وَقَعْتَ فِي عُثْمَانَ فَقَالَ: رُدُّوهُ فَدَعَوْهُ لَهُ. فَقَالَ: عَلِمْتَ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. سَأَلْتُكَ هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ بَدْرًا؟ فَقُلْتَ: لَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ شَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ قُلْتَ: لَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ؟ قُلْتَ: نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا بَدْرٌ. فَإِنَّهُ كَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ، وَحَاجَةِ رَسُولِهِ. فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِهِ، وَلَمْ يَضْرِبْ

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اُس نے کہا: کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے کہا: کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُس وقت موجود تھے جب دو بڑے گروہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئے تھے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں۔ جب وہ شخص اُٹھ کر جانے لگا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: یہ شخص جانے لگا ہے اور یہ گمان کر رہا ہے کہ شاید آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید کی ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے میرے پاس واپس لے کر آؤ۔ لوگ اُسے واپس بلا کر لائے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تم نے مجھ سے کس چیز کے بارے میں سوال کیا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! میں نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ تو آپ نے جواب دیا: جی نہیں! میں

1511- رواه البخاري: 4066 وأحمد: 5772.

لِاَحَدٍ غَيْرِهِ. وَاَمَّا بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ؛ فَاِنَّهُ كَانَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ، وَحَاجَةِ رَسُولِهِ. فَبَايَعَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ. فَيَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرٌ مِنْ يَدِ عُثْمَانَ لِنَفْسِهِ. وَاَمَّا يَوْمُ الْتَقَى الْجَمْعَانِ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ:

نے آپ سے سوال کیا کہ کیا وہ بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے؟ تو آپ نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے آپ سے سوال کیا کہ کیا وہ اُس دن موجود تھے جس دن دو بڑے لشکر ایک دوسرے کے مدمقابل آئے تھے؟ تو آپ نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک غزوۂ بدر کا تعلق ہے تو اُس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے کام کے سلسلہ میں مصروف تھے لیکن نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تھا' آپ ﷺ نے اُن کے علاوہ اور کسی ایسے شخص کو حصہ نہیں دیا (جو اُس جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا) جہاں تک بیعت رضوان کا تعلق ہے تو وہ اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ کے کام کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کی طرف سے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ بیعت کی تھی' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیلئے نبی اکرم ﷺ کا دستِ مبارک اُن کے اپنے ہاتھ سے زیادہ بہتر ہے' جہاں تک اُس دن کا تعلق ہے جب دو بڑے لشکر ایک دوسرے کے مدمقابل آئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا:

{اِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ} [آل عمران: 155]

''بے شک وہ لوگ جو تم میں سے پھر گئے تھے اُس دن جب دو گروہ مدمقابل آئے تھے تو اُن کے کیے ہوئے بعض اعمال کی وجہ سے شیطان نے اُنہیں پھسلا دیا' تحقیق اللہ تعالیٰ نے اُن سے درگزر کیا' بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا' بُردبار ہے''۔

اِذْهَبْ فَاجْهَدْ عَلَى جَهْدِكَ

اب تم جاؤ اور اپنی بھرپور کوشش کرلو (یعنی جو کرنا ہے کرلو)۔

1512- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قَالَ: اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحِ بْنِ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ عَيَّاشٍ قَالَتْ: خَلَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رُقَيَّةَ اَيَّامَ بَدْرٍ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَاَقَامَ عَلَيْهَا عَلَى اَنْ ضَمِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ سَهْمَهُ فِي بَدْرٍ، وَاَجْرَهُ فِي بَدْرٍ

اُمِ عیاش بیان کرتی ہیں:

غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑ دیا تھا جو بیمار تھیں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اُن کی دیکھ بھال کرتے رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ضمانت دی تھی کہ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے اُنہیں حصہ بھی ملا تھا اور اُنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا اجر و ثواب بھی حاصل ہوگا۔

1513- وَبِهَذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُثْمَانَ زَمَنَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ اِلَى مَكَّةَ فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْبَيْعَةُ ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَسَارِهِ عَلَى يَمِينِهِ، وَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) اسی سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ بیعت رضوان کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی کام کے سلسلہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ بھجوایا تھا' جب بیعت کا وقت آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بایاں دستِ مبارک' دائیں دستِ مبارک پر رکھا اور فرمایا: یہ عثمان کیلئے ہے۔

1514- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقَدْ عَابُوا عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَشْيَاءَ لَوْ فَعَلَ بِهَا عُمَرُ مَا عَابُوهَا عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اُن باتوں پر اعتراضات کیے ہیں کہ اگر وہ کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیے ہوتے تو لوگوں نے اس حوالے سے اُن پر اعتراض نہیں کرنا تھا۔

بَابُ سَبَبِ قَتْلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِيشِ السَّبَبُ الَّذِي قُتِلَ بِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کے سبب کا تذکرہ، وہ کیا سبب تھا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: قَدْ ذَكَرْتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ فِتْنَةً تَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ قَالَ فِي عُثْمَانَ: فَاتَّبِعُوا هٰذَا وَاَصْحَابَهُ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ عَلَى هُدًى فَاَخْبِرْنَا عَنْ اَصْحَابِهِ مَنْ هُمْ؟

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد رونما ہونے والے ایک فتنہ کا ذکر کیا تھا اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اُس موقع پر اس شخص اور اس کے ساتھیوں کی پیروی کرنا کیونکہ اُس موقع پر یہ لوگ ہدایت پر ہوں گے، تو آپ ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے بارے میں بتائیے کہ وہ کون لوگ ہیں؟

قِيلَ لَهُ: اَصْحَابُهُ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْهُودُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، الْمَذْكُورُ نَعْتُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ، الَّذِي مَنْ اَحَبَّهُمْ سَعِدَ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ شَقِيَ

تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہیں جن کے بارے میں جنت کی گواہی دی گئی ہے، جن کی صفات کا تذکرہ تورات اور انجیل میں بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص اُن سے محبت رکھے گا وہ سعادت مند ہوگا اور جو اُن سے بغض رکھے گا وہ بدنصیب ہوگا۔

امام آجری کی وضاحت

فَاِنْ قَالَ: فَاذْكُرْهُمْ. قِيلَ لَهُ: عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَسَعِيدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَسَائِرُ الصَّحَابَةِ فِي وَقْتِهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. كُلُّهُمْ كَانُوا عَلَى هُدًى كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُلُّهُمْ اَنْكَرَ قَتْلَهُ، وَكُلُّهُمْ اسْتَعْظَمَ مَا

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ اُن کا تذکرہ کریں! تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ وہ حضرت علی بن ابو طالب، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت سعید اور دیگر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، یہ تمام لوگ ہدایت پر تھے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور ان تمام حضرات نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا انکار کیا تھا اور ان تمام حضرات نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

جَرَى عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَشَهِدُوا عَلَى قَتَلَتِهِ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَنِ الَّذِي قَتَلَهُ؟ قِيلَ لَهُ: طَوَائِفُ أَشْقَاهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَتْلِهِ حَسَدًا مِنْهُمْ لَهُ وَبَغْيًا، وَأَرَادُوا الْفِتْنَةَ وَأَنْ يُوقِعُوا الضَّغَائِنَ بَيْنَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لِمَا سَبَقَ عَلَيْهِمْ مِنَ الشِّقْوَةِ فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ أَعْظَمُ.

ساتھ ہونے والے سلوک کو بڑا (ظلم) قرار دیا تھا اور ان کے قاتلوں کے بارے میں گواہی دی تھی کہ وہ جہنم میں جائیں گے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کس نے کیا تھا؟ تو اُس سے کہا جائے گا: یہ مختلف لوگ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بدنصیبی کا شکار کیا کہ اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حسد رکھتے ہوئے اور اُن کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اُنہیں قتل کیا' وہ لوگ فتنہ پیدا کرنا چاہتے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے درمیان اختلافات پیدا کرنا چاہتے تھے' دنیا میں اُنہیں جو بدنصیبی حاصل ہوئی وہ تو ہوئی' آخرت میں اُنہیں جو کچھ (یعنی عذاب) ملے گا وہ اس سے زیادہ بڑا ہوگا۔

فَإِنْ قَالَ: فَمِنْ أَيْنَ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِهِ؟ قِيلَ لَهُ: أَوَّلُ ذَلِكَ وَبَدْءُ شَأْنِهِ أَنَّ بَعْضَ الْيَهُودِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ السَّوْدَاءِ وَيُعْرَفُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَبَإٍ لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِ زَعَمَ أَنَّهُ أَسْلَمَ. فَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ. فَحَمَلَهُ الْحَسَدُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَحَابَتِهِ، وَلِلْإِسْلَامِ. فَانْغَمَسَ فِي الْمُسْلِمِينَ، كَمَا انْغَمَسَ مَلِكُ الْيَهُودِ بُولَسُ بْنُ شَاوِذَا فِي النَّصَارَى حَتَّى أَضَلَّهُمْ، وَفَرَّقَهُمْ فِرَقًا، وَصَارُوا أَحْزَابًا. فَلَمَّا تَمَكَّنَ فِيهِمُ الْبَلَاءُ وَالْكُفْرُ تَرَكَهُمْ، وَقِصَّتُهُ تَطُولُ. ثُمَّ عَادَ إِلَى التَّهَوُّدِ بَعْدَ ذَلِكَ. فَهَكَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَبَإٍ، أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ، وَأَظْهَرَ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ کس بنیاد پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے پر اکٹھے ہوئے تھے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: اس کا آغاز یوں ہوا کہ ایک یہودی شخص جس کا نام ابن سوداء تھا اور وہ عبداللہ بن سباء کے نام سے معروف تھا' اللہ تعالیٰ کی اُس پر لعنت ہو! اُس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے' وہ مدینہ منورہ میں ٹھہر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے ساتھ حسد نے اور اسلام کے ساتھ حسد نے اُسے اس بات پر مجبور کیا کہ وہ مسلمانوں کے درمیان یوں گھل مل جائے جس طرح یہودیوں کا بادشاہ بولس بن شاوذ عیسائیوں میں گھل مل گیا تھا یہاں تک کہ اُس نے عیسائیوں کو گمراہ کر دیا اور اُنہیں مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا اور وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے اور جب اُن کے درمیان آزمائش اور کفر اچھی طرح راسخ ہو گئے تو اُس نے اُنہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیا' اُس کا پورا واقعہ طوالت کا باعث ہوگا' پھر وہ شخص دوبارہ یہودی ہو گیا۔ عبداللہ

الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَصَارَ لَهُ أَصْحَابٌ فِي الْأَمْصَارِ. ثُمَّ أَظْهَرَ الطَّعْنَ عَلَى الْأُمَرَاءِ. ثُمَّ أَظْهَرَ الطَّعْنَ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. ثُمَّ طَعَنَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. ثُمَّ أَظْهَرَ أَنَّهُ يَتَوَلَّى عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَقَدْ أَعَاذَ اللهُ الْكَرِيمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَوَلَدَهُ وَذُرِّيَّتَهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنْ مَذْهَبِ ابْنِ سَبَإٍ وَأَصْحَابِهِ السَّبَائِيَّةِ. فَلَمَّا تَمَكَّنَتِ الْفِتْنَةُ وَالضَّلَالُ فِي ابْنِ سَبَإٍ وَأَصْحَابِهِ. صَارَ إِلَى الْكُوفَةِ. فَصَارَ لَهُ بِهَا أَصْحَابٌ. ثُمَّ وَرَدَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَصَارَ لَهُ بِهَا أَصْحَابٌ. ثُمَّ وَرَدَ إِلَى مِصْرَ. فَصَارَ لَهُ بِهَا أَصْحَابٌ. كُلُّهُمْ أَهْلُ ضَلَالَةٍ. ثُمَّ تَوَاعَدُوا الْوَقْتَ. وَتَكَاتَبُوا لِيَجْتَمِعُوا فِي مَوْضِعٍ. ثُمَّ يَصِيرُوا كُلُّهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ. لِيَفْتِنُوا الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا فَفَعَلُوا. ثُمَّ سَارُوا إِلَى الْمَدِينَةِ. فَقَتَلُوا عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَمَعَ ذَلِكَ فَأَهْلُ الْمَدِينَةِ لَا يَعْلَمُونَ حَتَّى وَرَدُوا عَلَيْهِمْ.

بن سباء نے بھی اسی طرح کیا' اُس نے اسلام کا اظہار کیا' نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا اظہار کیا تو مختلف علاقوں میں اُس کے ساتھی اکٹھے ہو گئے' پھر یہ لوگ امراء پر تنقید کرنے لگے' پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید شروع کر دی' پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تنقید کرنے لگے' پھر وہ لوگ اس چیز کا اظہار کرنے لگے کہ یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو' اُن کی اولاد کو اور اُن کی ذریت کو اس بات سے محفوظ رکھا تھا کہ وہ ابن سباء اور ان کے ساتھی سبائیوں کے مسلک کی پیروی کریں۔ جب ابن سباء اور اُس کے ساتھیوں میں فتنہ اور گمراہی پختہ ہو گئے تو یہ لوگ کوفہ چلے گئے' وہاں بھی ان کے ساتھی موجود تھے' پھر وہ بصرہ آ گیا وہاں بھی اُسے کچھ ساتھی مل گئے' پھر وہ مصر چلا گیا وہاں بھی اُس کو کچھ ساتھی مل گئے' یہ سب لوگ گمراہ تھے' پھر ان سب لوگوں نے ایک وقت متعین کیا اور ایک دوسرے کو خط لکھا کہ وہ ایک مقام پر اکٹھے ہوں اور پھر سب لوگ مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے تاکہ مدینہ منورہ میں اور وہاں کے رہنے والوں کے درمیان فتنہ پیدا کریں' پھر ان لوگوں نے ایسا ہی کیا' پھر یہ لوگ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کریں حالانکہ اہلِ مدینہ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہ لوگ اُن کی طرف آ رہے ہیں۔

صحابہ کرام نے باغیوں سے لڑائی کیوں نہیں کی؟

فَإِنْ قَالَ: فَلِمَ لَمْ يُقَاتِلْ عَنْهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قِيلَ لَهُ: إِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑائی کیوں نہیں کی؟ تو اُس سے کہا جائے گا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کو اس

وَصَحَابَتَهُ لَمْ يَعْلَمُوا حَتَّى فَاجَأَهُمُ الْأَمْرُ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمَدِينَةِ جَيْشٌ قَدْ أُعِدَّ لِحَرْبٍ، فَلَمَّا فَجَأَهُمْ ذَلِكَ اجْتَهَدُوا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فِي نُصْرَتِهِ وَالذَّبِّ عَنْهُ، فَمَا أَطَاقُوا ذَلِكَ وَقَدْ عَرَضُوا أَنْفُسَهُمْ عَلَى نُصْرَتِهِ وَلَوْ تَلِفَتْ أَنْفُسُهُمْ، فَأَبَى عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَنْتُمْ فِي حِلٍّ مِنْ بَيْعَتِي، وَفِي حَرَجٍ مِنْ نُصْرَتِي، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَالِمًا مَظْلُومًا، وَقَدْ خَاطَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَكَثِيرٌ مِنَ الصَّحَابَةِ لِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ بِمُخَاطَبَةٍ شَدِيدَةٍ، وَغَلَّظُوا لَهُمْ فِي الْقَوْلِ، فَلَمَّا أَحَسُّوا أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْكَرُوا عَلَيْهِمْ؛ أَظْهَرَتْ كُلُّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الصَّحَابَةَ، فَلَزِمَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ بَابَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَزَعَمَتْ أَنَّهَا تَتَوَلَّاهُ، وَقَدْ بَرَّأَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ، فَمَنَعُوهُ الْخُرُوجَ وَلَزِمَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ بَابَ طَلْحَةَ، وَزَعَمُوا أَنَّهُمْ يَتَوَلَّوْنَهُ، وَقَدْ بَرَّأَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ، وَلَزِمَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ بَابَ الزُّبَيْرِ وَزَعَمُوا أَنَّهُمْ يَتَوَلَّوْنَهُ، وَقَدْ بَرَّأَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ، وَإِنَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَشْغَلُوا

صورتِ حال کا پتا نہیں تھا' یہ معاملہ اچانک اُن کے سامنے پیش آیا' مدینہ منورہ میں کوئی لشکر موجود نہیں تھا جو جنگ کیلئے تیار ہوتا' جب ان تمام حضرات کے سامنے اچانک یہ صورتِ حال پیش آئی تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کرنے اور اُن کا بچاؤ کرنے کی بھرپور کوشش کی جہاں تک ان کیلئے ممکن تھا' انہوں نے اپنے آپ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کیلئے پیش کیا' خواہ ان کی اپنی جانیں ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا' لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی بات تسلیم نہیں کی اور ارشاد فرمایا: تم میری بیعت کے حوالے سے حلال ہو اور میری مدد کے حوالے سے حرج میں ہو' میں یہ اُمید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں گا تو سلامتی کے ساتھ اور مظلوم ہونے کے طور پر حاضر ہوؤں گا۔ حضرت علی بن ابوطالب' حضرت طلحہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہم اور دیگر بہت سے صحابہ کرام نے ان لوگوں کو شدت کے ساتھ خطاب کیا اور ان لوگوں کے سامنے سختی کا اظہار کیا' جب ان لوگوں نے یہ بات محسوس کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اُن کے مخالف ہو رہے ہیں تو اُن میں سے ہر ایک گروہ نے اس بات کا اظہار شروع کیا کہ وہ تو صحابہ کرام کے ساتھ محبت رکھتے ہیں' اُن میں سے ایک گروہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آ کر بیٹھ گیا' اُن کا یہ کہنا تھا کہ وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان سے لاتعلق رکھا تھا' ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نکلنے نہیں دیا' ایک گروہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آ گیا ان کا یہ کہنا تھا کہ وہ لوگ ان سے محبت رکھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اُن لوگوں سے لاتعلق رکھا تھا' اُن میں سے

الصَّحَابَةَ عَنِ الِانْتِصَارِ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَلَبَّسُوا عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَمْرَهُمْ لِلْمَقْدُورِ الَّذِي قَدَّرَهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ عُثْمَانَ يُقْتَلُ مَظْلُومًا. فَوَرَدَ عَلَى الصَّحَابَةِ أَمْرٌ لَا طَاقَةَ لَهُمْ بِهِ. وَمَعَ ذَلِكَ فَقَدْ عَرَضُوا أَنْفُسَهُمْ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِيَأْذَنَ لَهُمْ بِنُصْرَتِهِ مَعَ قِلَّةِ عَدَدِهِمْ. فَأَبَى عَلَيْهِمْ. وَلَوْ أَذِنَ لَهُمْ؛ لَقَاتَلُوا

ایک فرقہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آ کر بیٹھ گیا اُن کا یہ کہنا تھا کہ وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اُن سے لاتعلق رکھا تھا۔ تو یہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ صحابہ کرام کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد سے غافل کر دیں اور اہلِ مدینہ کو اپنے معاملہ کے حوالے سے فریب کا شکار کریں' تقدیر کے حکم کے تحت ایسا ہونا تھا جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کی تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم ہونے کے طور پر شہید ہوں گے' تو صحابہ کرام کے سامنے ایسی صورتِ حال پیش آ گئی جس کا مقابلہ کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتے تھے۔ اس کے ہمراہ صحابہ کرام نے خود کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُنہیں اجازت دیں کہ وہ تعداد تھوڑی ہونے کے باوجود حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کریں' لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن کی بات نہیں مانی' اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُنہیں اجازت دے دیتے تو صحابہ کرام نے اُن باغیوں کے خلاف جنگ کرنی تھی۔

1515- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ الْخُتَّلِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ أَبِي شَحْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دُهْثَمُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: ثنا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَقَدْ كَانَ فِي الدَّارِ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَأَبْنَاؤُهُمْ، مِنْهُمْ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں:

اُس وقت گھر میں مہاجرین' انصار اور اُن کے بیٹوں کی ایک جماعت موجود تھے' جن میں حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت امام حسن' حضرت امام حسین' حضرت عبداللہ بن زبیر' حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہم تھے' اور اُن میں سے ایک فرد بھی اتنے اتنے لوگوں سے زیادہ بہتر تھا' ان لوگوں نے یہ کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں ان لوگوں سے نمٹ لینے دیں۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم

وَمُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ. الرَّجُلُ مِنْهُمْ خَيْرٌ مِنْ كَذَا وَكَذَا يَقُولُونَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. خَلِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ. فَقَالَ: أَعْزِمُ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ وَإِنَّ لِي عَلَيْهِ حَقًّا أَنْ لَا يُهْرِيقَ فِيَّ دَمًا. وَأُحَرِّجُ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ لَمَا كَفَانِي الْيَوْمَ نَفْسَهُ

میں سے ہر ایک کو یہ تاکید کرتا ہوں کہ میرا اُس پر جو حق ہے (اُس کے حوالے سے تاکید کرتا ہوں) کہ وہ کوئی خون نہ بہائے' میں تم میں سے ہر اُس شخص کو غلط قرار دوں گا جو میری ذات کا دفاع کرنے کی کوشش کرے گا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَقَدْ عَلِمُوا أَنَّهُ مَظْلُومٌ. وَقَدْ أَشْرَفَ عَلَى الْقَتْلِ. فَكَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوا عَنْهُ. وَإِنْ كَانَ قَدْ مَنَعَهُمْ. قِيلَ لَهُ: مَا أَحْسَنْتَ الْقَوْلَ؛ لِأَنَّكَ تَكَلَّمْتَ بِغَيْرِ تَمْيِيزٍ. فَإِنْ قَالَ: وَلِمَ؟

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جب یہ حضرات یہ جانتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم ہیں اور اُنہیں قتل کرنے کی صورتِ حال پیدا ہو چکی ہے تو ان لوگوں کیلئے مناسب تو یہ تھا کہ یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے' اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُنہیں منع کیا تھا؟

قِيلَ: لِأَنَّ الْقَوْمَ كَانُوا أَصْحَابَ طَاعَةٍ وَفَّقَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى لِلصَّوَابِ مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ. فَقَدْ فَعَلُوا مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْإِنْكَارِ بِقُلُوبِهِمْ وَأَلْسِنَتِهِمْ. وَعَرَضُوا أَنْفُسَهُمْ لِنُصْرَتِهِ عَلَى حَسَبِ طَاقَتِهِمْ. فَلَمَّا مَنَعَهُمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ نُصْرَتِهِ. عَلِمُوا أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَيْهِمُ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لَهُ. وَأَنَّهُمْ إِنْ خَالَفُوهُ لَمْ يَسَعْهُمْ ذَلِكَ. وَكَانَ الْحَقُّ عِنْدَهُمْ فِيمَا رَآهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ.

اس شخص سے یہ کہا جائے گا: تم نے بات بہت اچھی کی ہے لیکن کسی امتیاز کے بغیر کلام کیا ہے۔ اگر وہ شخص کہے کہ وہ کیسے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: یہ وہ لوگ تھے جو اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے لوگ تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں قول اور عمل کے اعتبار سے درست چیز کی توفیق عطا کی تھی' ان لوگوں نے وہ کیا جو ان پر انکار کرنا لازم تھا' انہوں نے اپنے دلوں اور زبانوں کے ذریعہ انکار کیا اور انہوں نے اپنی ذات کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کیلئے پیش کیا جو ان کی طاقت کے مطابق تھا لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو مدد سے روک دیا تو اُنہیں یہ پتا چل گیا کہ اب ان کیلئے اطاعت و فرمانبرداری کرنا لازم ہے' اگر یہ لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کرتے تو اس کی گنجائش نہیں رکھ پاتے' ان حضرات کے نزدیک حق یہی تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے تھی' اللہ

تعالیٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر تمام حضرات سے راضی ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَلِمَ مَنَعَهُمْ عُثْمَانُ مِنْ نُصْرَتِهِ وَهُوَ مَظْلُومٌ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ قِتَالَهُمْ عَنْهُ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ، وَإِقَامَةُ حَقٍّ يُقِيمُونَهُ؟ قِيلَ لَهُ: وَهَذَا أَيْضًا غَفْلَةٌ مِنْكَ، فَإِنْ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قِيلَ لَهُ: مَنْعُهُ إِيَّاهُمْ عَنْ نُصْرَتِهِ يَحْتَمِلُ وُجُوهًا، كُلُّهَا مَحْمُودَةٌ:

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو مدد سے روک کیوں دیا تھا جبکہ وہ مظلوم تھے اور وہ یہ بات جانتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان لوگوں کا لڑنا بُرائی سے روکنے کی مانند ہے اور حق کو قائم کرنے کے مترادف ہے۔ اُس شخص سے کہا جائے گا: یہ بھی تمہاری غفلت ہے؟ اگر وہ کہے: وہ کیسے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ان حضرات کو اپنی مدد سے روکنا کئی پہلوؤں کا احتمال رکھتا ہے جو سب کے سب لائقِ تعریف ہیں۔

أَحَدُهَا، عِلْمُهُ بِأَنَّهُ مَقْتُولٌ مَظْلُومٌ لَا شَكَّ فِيهِ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَهُ

أَنَّكَ تُقْتَلُ مَظْلُومًا، فَاصْبِرْ

پہلی بات یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات جانتے تھے کہ اُنہیں مظلوم ہونے کے طور پر قتل کر دیا جائے گا' اس میں کوئی شک نہیں تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں یہ بات بتائی تھی:

"تمہیں مظلوم کے طور پر قتل کیا جائے گا تو تم صبر سے کام لینا"۔

فَقَالَ: أَصْبِرُ، فَلَمَّا أَحَاطُوا بِهِ عَلِمَ أَنَّهُ مَقْتُولٌ، وَأَنَّ الَّذِي قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حَقٌّ كَمَا قَالَ لَابُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ وَعَدَهُ مِنْ نَفْسِهِ الصَّبْرَ، فَصَبَرَ كَمَا وَعَدَ، وَكَانَ عِنْدَهُ أَنَّ مَنْ طَلَبَ الِانْتِصَارَ لِنَفْسِهِ وَالذَّبَّ عَنْهَا فَلَيْسَ هَذَا بِصَابِرٍ، إِذْ وَعَدَ مِنْ نَفْسِهِ الصَّبْرَ فَهَذَا وَجْهٌ.

تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: میں صبر سے کام لوں گا۔ جب اُن لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتا چل گیا کہ وہ قتل ہو جائیں گے اور اُنہیں یہ بھی پتا چل گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے جو بات ارشاد فرمائی تھی وہ حق ہے اور جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا ایسا ہونا ضروری بھی ہے تو اُنہیں یہ بات پتا چل گئی کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے اپنی ذات کے حوالے سے صبر کا وعدہ لیا تھا' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے کیے ہوئے وعدہ کے مطابق صبر سے کام لیا' اگر وہ اپنی ذات کیلئے دوسرے لوگوں سے مدد حاصل کرتے اور اپنا بچاؤ کرتے

کی کوشش کرتے تو ایسی صورت میں وہ صبر کرنے والے شمار نہ ہوتے' تو چونکہ اُنہوں نے اپنی ذات کے حوالے سے صبر کا وعدہ کیا تھا' تو ایک وجہ تو یہ تھی۔

وَوَجْهٌ آخَرُ: وَهُوَ اَنَّهُ قَدْ عَلِمَ اَنَّ فِيْ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قِلَّةُ عَدَدٍ، وَاَنَّ الَّذِينَ يُرِيدُونَ قَتْلَهُ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ. فَلَوْ اَذِنَ لَهُمْ بِالْحَرْبِ لَمْ يَأْمَنْ اَنْ يَتْلَفَ مِنْ صَحَابَةِ نَبِيِّهِ بِسَبَبِهِ. فَوَقَاهُمْ بِنَفْسِهِ اِشْفَاقًا مِنْهُ عَلَيْهِمْ؛ لِاَنَّهُ رَاعٍ وَالرَّاعِيْ وَاجِبٌ عَلَيْهِ اَنْ يَحُوطَ رَعِيَّتَهُ بِكُلِّ مَا اَمْكَنَهُ. وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ عَلِمَ اَنَّهُ مَقْتُولٌ فَصَانَهُمْ بِنَفْسِهِ. وَهٰذَا وَجْهٌ.

اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات جانتے تھے کہ صحابہ کرام کی تعداد تھوڑی ہے اور جو لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں اُن کی تعداد زیادہ ہے' اگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اُن حضرات کو لڑنے کی اجازت دے دیتے تو اس بات کا اندیشہ موجود تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ کرام کی جانیں ضائع ہو جاتیں' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی جان قربان کر کے اُن حضرات کو بچانے کی کوشش کی کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نگران تھے اور نگران پر یہ بات واجب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اپنی رعایا کا بچاؤ کرنے کی کوشش کرے' پھر اس کے بعد یہ پہلو بھی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ تو پتا تھا کہ وہ شہید ہو ہی جائیں گے تو اُنہوں نے اپنی ذات کے مقابلہ میں اُن حضرات کا بچاؤ کیا' ایک وجہ یہ ہے۔

وَوَجْهٌ آخَرُ: وَهُوَ اَنَّهُ لَمَّا عَلِمَ اَنَّهَا فِتْنَةٌ، وَاَنَّ الْفِتْنَةَ اِذَا سُلَّ فِيهَا السَّيْفُ لَمْ يُؤْمَنْ اَنْ يُقْتَلَ فِيهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ؛ فَلَمْ يَخْتَرْ لِاَصْحَابِهِ اَنْ يَسُلُّوا فِي الْفِتْنَةِ السَّيْفَ. وَهٰذَا اَيْضًا اِشْفَاقٌ مِنْهُ عَلَيْهِمْ. فِتْنَةٌ تَعُمُّ. وَتَذْهَبُ فِيهَا الْاَمْوَالُ. وَتُهْتَكُ فِيهَا الْحَرِيمَ. فَصَانَهُمْ عَنْ جَمِيعِ هٰذَا.

اس کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ پتا چل گیا کہ یہ ایک آزمائش ہے اور جب آزمائش کے دوران تلوار کو سونت لیا جائے تو پھر اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے کہ ایسا شخص بھی مارا جائے جو قتل کا مستحق نہیں تھا تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کیلئے یہ چیز اختیار نہیں کی کہ وہ فتنہ کے دوران تلوار سونت لیں' یہ بھی اُن کی طرف سے اپنے ساتھیوں کے بچاؤ کی کوشش تھی کیونکہ فتنہ عمومی ہوتا ہے' اُس میں اموال ضائع ہو جاتے ہیں' حرمتیں پامال

ہوتی ہیں، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُن تمام حضرات کو ان چیزوں سے بچایا۔

وَوَجْهٌ آخَرُ. يَحْتَمِلُ أَنْ يَصْبِرَ عَنِ الِانْتِصَارِ لِتَكُونَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ شُهُودًا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ. وَخَالَفَ أَمْرَهُ، وَسَفَكَ دَمَهُ بِغَيْرِ حَقٍّ. لِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ شُهَدَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ. وَمَعَ ذَلِكَ فَلَمْ يُحِبَّ أَنْ يُهَرَاقَ بِسَبَبِهِ دَمُ مُسْلِمٍ، وَلَا يَخْلُفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ بِإِهْرَاقِهِ دَمِ مُسْلِمٍ، وَكَذَا قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَكَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْفِعْلِ مُوَفَّقًا مَعْذُورًا رَشِيدًا، وَكَانَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي عُذْرٍ، وَشَقِيٌّ قَاتِلُهُ

اس کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مدد حاصل کرنے کے حوالے سے اس لیے صبر سے کام لیا تا کہ صحابہ کرام اُن لوگوں کے خلاف گواہ بن جائیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ظلم کیا تھا اور اُن کے حکم کی مخالفت کی تھی اور اُن کا خون ناحق طور پر بہایا کیونکہ اہلِ ایمان زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں۔ نیز اس کے ہمراہ وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ اُن کی وجہ سے کسی مسلمان کا خون بہہ جائے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسے فرد نہ بن جائیں جن کی وجہ سے کسی مسلمان کا خون بہہ گیا تھا' اُنہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ طرزِ عمل اختیار کیا جبکہ وہ توفیق یافتہ تھے' معذور تھے اور ہدایت یافتہ تھے اور صحابہ کرام معذرت کے مقام پر تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والے لوگ بد بخت تھے۔

بَابُ ذِكْرِ قِصَّةِ ابْنِ سَبَإٍ الْمَلْعُونِ وَقِصَّةِ الْجَيْشِ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَتَلُوهُ

ابن سباء ملعون کا واقعہ اور اُس لشکر کا واقعہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تھے اور اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا

1516- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيْفٍ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ السَّرِيِّ التَّمِيمِيُّ أَبُو عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ نے یزید فقعسی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ابن سباء کا تعلق صنعاء سے تعلق رکھنے والے یہودیوں سے تھا'

إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ. عَنْ عَطِيَّةَ. عَنْ يَزِيدَ الْفَقْعَسِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ سَبَإٍ يَهُودِيًّا مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ. أُمُّهُ سَوْدَاءُ. فَأَسْلَمَ زَمَانَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. ثُمَّ تَنَقَّلَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ يُحَاوِلُ ضَلَالَتَهُمْ. فَبَدَأَ بِالْحِجَازِ. ثُمَّ الْبَصْرَةِ. ثُمَّ الْكُوفَةِ. ثُمَّ الشَّامِ. فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى مَا يُرِيدُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ. فَأَخْرَجُوهُ. حَتَّى أَتَى مِصْرَ. فَاغْتَمَرَ فِيهِمْ. فَقَالَ لَهُمْ فِيمَا كَانَ يَقُولُ: الْعَجَبُ مِمَّنْ يَزْعُمُ أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْجِعُ. وَيُكَذِّبُ بِأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ. وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

{إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ} [القصص: 85]

فَمُحَمَّدٌ أَحَقُّ بِالرُّجُوعِ مِنْ عِيسَى قَالَ: فَقُبِلَ ذَلِكَ عَنْهُ. ثُمَّ وَضَعَ لَهُمُ الرَّجْعَةَ فَتَكَلَّمُوا فِيهَا. ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: إِنَّهُ كَانَ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ. وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ. وَقَالَ لَهُمْ: مُحَمَّدٌ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلِيٌّ خَاتَمُ الْأَوْصِيَاءِ. وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ لَمْ يُجِزْ وَصِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اُس کی ماں ایک سیاہ فام عورت تھی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اُس نے اسلام قبول کیا، پھر وہ مسلمانوں کے مختلف علاقوں میں جاتا رہا اور وہاں لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہا، اُس نے حجاز سے آغاز کیا، پھر بصرہ گیا، پھر کوفہ گیا، پھر شام گیا، وہ اہلِ شام کو اپنا ہمنوا بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکا، اُن لوگوں نے اُسے وہاں سے نکال دیا، وہ مصر آ گیا، اُس نے اُن لوگوں کے درمیان گمراہی پھیلانے کی کوشش کی اور اُن سے یہ کہا کہ یہ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ ایک شخص اس بات کا قائل ہو کہ حضرت عیسیٰ تو دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور وہ اس شخص کو غلط قرار دے کہ حضرت محمد ﷺ دوبارہ دنیا میں آئیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"بے شک وہ ذات جس نے تم پر قرآن (کے احکام) کو لازم کیا ہے، وہ تمہیں اُس کی طرف لے جائے گا جہاں تم جانا چاہتے ہو"۔

تو حضرت عیسیٰ کے مقابلہ میں حضرت محمد ﷺ دوبارہ آنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو کچھ لوگوں نے اُس کے اس نظریہ کو قبول کیا، اُس نے اُن لوگوں کے درمیان رجعت کے عقیدہ کو فروغ دیا اور اس بارے میں بات چیت کرنے لگا۔ اُس کے بعد اُس نے کہا: ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت محمد ﷺ کے وصی تھے۔ اُس نے اُن لوگوں کو بتایا کہ حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خاتم الاوصیاء ہیں۔ اُس کے بعد اُس نے یہ بھی بتایا: اُس شخص سے زیادہ

وَوَثَبَ عَلَى وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ: اَنَّ عُثْمَانَ قَدْ جَمَعَ اَنْ اَخَذَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا. وَهَذَا وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت پر عمل نہ کرے اور جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی پر حملہ کر دے۔ اُس کے بعد اُس نے اُن لوگوں کو بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ناحق طور پر حکومت کو حاصل کیا ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی ہیں۔

ابن سباء کے ساتھیوں کی سرکاری اہلکاروں پر تنقید

فَانْهَضُوا فِي هَذَا الْاَمْرِ فَحَرِّكُوهُ وَابْدَءُوا بِالطَّعْنِ عَلَى اُمَرَائِكُمْ. وَاَظْهِرُوا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ. وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ. تَسْتَمِيلُوا النَّاسَ. وَادْعُوا اِلَى هَذَا الْاَمْرِ. فَبَثَّ دُعَاةً. وَكَاتَبَ مَنْ كَانَ اسْتَفْسَدَ فِي الْاَمْصَارِ وَكَاتَبُوهُ. وَدَعَوْا فِي السِّرِّ اِلَى مَا عَلَيْهِ رَاْيُهُمْ. وَاَظْهَرُوا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ. وَجَعَلُوا يَكْتُبُونَ اِلَى الْاَمْصَارِ بِكُتُبٍ يَضَعُونَهَا فِي عُيُوبِ وُلَاتِهِمْ. وَيُكَاتِبُهُمْ اِخْوَانُهُمْ بِمِثْلِ ذَلِكَ. وَيَكْتُبُ اَهْلُ كُلِّ مِصْرٍ اِلَى اَهْلِ مِصْرٍ آخَرَ بِمَا يَصْنَعُونَ. فَيَقْرَاُهُ اُولَئِكَ فِي اَمْصَارِهِمْ. وَهَؤُلَاءِ فِي اَمْصَارِهِمْ. حَتَّى يَنَالُوا بِذَلِكَ الْمَدِينَةَ. وَاَوْسَعُوا الْاَرْضَ اِذَاعَةً وَهُمْ يُرِيدُونَ غَيْرَ مَا يُظْهِرُونَ. وَيَسْتُرُونَ غَيْرَ مَا يَرَوْنَ. فَيَقُولُ اَهْلُ كُلِّ مِصْرٍ: اِنَّا لَفِي عَافِيَةٍ مِمَّا ابْتُلِيَ بِهِ هَؤُلَاءِ اَهْلُ الْمَدِينَةِ فَاِنَّهُمْ

توتم لوگ اس معاملہ کے حوالے سے اُٹھ کھڑے ہو اور حرکت کرو اور اپنے امراء پر تنقید کرو اور نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا اظہار کرو تم لوگوں کے پاس جاؤ اور اُنہیں اس معاملہ کی طرف دعوت دو۔ پھر اُس نے داعی اور لکھنے والے مختلف علاقوں میں پھیلا دیئے جو اپنے موقف کی طرف آنے کی دعوت دیا کرتے تھے اُن لوگوں نے نیکی کا حکم دینے کا اظہار کیا وہ مختلف علاقوں کے لوگوں کی طرف خط لکھتے تھے اور اُن خطوط میں اپنے حکمرانوں کی خامیاں بیان کرتے تھے وہ اپنے بھائیوں کو اس طرح کے خط لکھتے تھے ہر شہر والے دوسرے شہر والوں کو لکھتے تھے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے پھر اُس دوسرے شہر والے اُنہیں لکھتے تھے یہاں تک کہ یہ بات مدینہ منورہ تک پہنچ گئی اُنہوں نے زمین میں بہت زیادہ اس بات کو پھیلا دیا تھا اور وہ لوگ جس چیز کا اظہار کر رہے تھے اُن کی اصل مراد اُس کے علاوہ کچھ اور تھی وہ لوگ جو ظاہر کر رہے تھے اصل میں ویسا نہیں تھا ہر شہر کے رہنے والوں نے یہ کہا کہ ہم تو عافیت میں ہیں اُس چیز کے مقابلہ میں جس آزمائش میں یہ لوگ (یعنی اہلِ مدینہ) شکار ہوئے تھے کیونکہ یہ سب مختلف علاقوں سے وہاں آئے تھے تو اُن لوگوں نے کہا: لوگ جس صورتِ حال کا شکار ہیں ہم اُس حوالے سے عافیت

جَاءَهُمْ ذَلِكَ، عَنْ جَمِيعِ أَهْلِ الْأَمْصَارِ، فَقَالُوا: إِنَّا لَفِي عَافِيَةٍ مِمَّا النَّاسُ فِيهِ قَالَ: وَاجْتَمَعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَيَأْتِيكَ عَنِ النَّاسِ الَّذِي أَتَانَا؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا جَاءَنِي إِلَّا السَّلَامَةُ قَالُوا: فَإِنَّا قَدْ أَتَانَا وَأَخْبَرُوهُ بِالَّذِي انْتَهَى إِلَيْهِمْ قَالَ: فَأَنْتُمْ شُرَكَائِي، وَشُهُودُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَشِيرُوا عَلَيَّ . قَالُوا: نُشِيرُ عَلَيْكَ أَنْ تَبْعَثَ رِجَالًا مِمَّنْ تَثِقُ بِهِمْ إِلَى الْأَمْصَارِ حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَيْكَ بِأَخْبَارِهِمْ، فَدَعَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْكُوفَةِ، وَأَرْسَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْبَصْرَةِ، وَأَرْسَلَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ إِلَى مِصْرَ، وَأَرْسَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ إِلَى الشَّامِ، وَفَرَّقَ رِجَالًا سِوَاهُمْ فَرَجَعُوا جَمِيعًا قَبْلَ عَمَّارٍ، فَقَالُوا جَمِيعًا: أَيُّهَا النَّاسُ، وَاللَّهِ مَا أَنْكَرْنَا شَيْئًا وَلَا أَنْكَرَهُ أَعْلَامُ الْمُسْلِمِينَ وَلَا عَوَامُّهُمْ. وَقَالُوا جَمِيعًا: الْأَمْرُ أَمْرُ الْمُسْلِمِينَ

میں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اکٹھے ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کے پاس لوگوں کی طرف سے کوئی شخص آیا ہے؟ (یا کوئی اطلاع آئی ہے؟) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میرے پاس تو صرف سلامتی کی اطلاعات ہیں۔ اُن لوگوں نے کہا: ہمارے پاس یہ اطلاعات آئی ہیں اور پھر اُن حضرات نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اُن خبروں کے بارے میں بتایا جو ان حضرات تک پہنچی تھیں۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میرے ساتھی ہو اور امیر المؤمنین کے گواہ ہو' تم لوگ مجھے مشورہ دو۔ ان حضرات نے کہا: ہم آپ کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ آپ قابلِ اعتماد لوگوں کو مختلف شہروں میں بھیجیں جو واپس آ کر آپ کو مختلف علاقوں کی صورتِ حال کے بارے میں بتائیں۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ کو بلوا کر اُنہیں کوفہ بھیجا' حضرت اسامہ بن زید کو بصرہ بھیجا' حضرت عمار بن یاسر کو مصر بھیجا' حضرت عبداللہ بن عمر کو شام بھیجا اور دوسرے لوگوں کو دیگر علاقوں کی طرف بھیجا۔ یہ تمام لوگ حضرت عمار کی آمد سے پہلے واپس آ گئے' ان تمام لوگوں نے یہی کہا کہ اے لوگو! اللہ کی قسم! ہم نے کوئی قابلِ اعتراض چیز نہیں دیکھی ہے اور مسلمانوں کے اکابرین یا اُن کے عوام کی طرف سے ہمیں کوئی قابلِ انکار چیز نظر نہیں آئی ہے۔ ان تمام حضرات کا یہی کہنا تھا کہ معاملہ مسلمانوں کا معاملہ ہے (یعنی اسلامی حکومت کو غلبہ اور تسلط حاصل ہے)۔

1517- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سَيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِي حَارِثَةَ، وَأَبِي عُثْمَانَ الْغَسَّانِيِّ قَالَا: لَمَّا قَدِمَ ابْنُ السَّوْدَاءِ مِصْرَ أَعْجَبَهُمْ، وَاسْتَحْلَاهُمْ وَاسْتَحْلَوْهُ، فَعَرَضَ لَهُمْ بِالْكُفْرِ فَأَبْعَدُوهُ، وَعَرَضَ لَهُمْ بِالشِّقَاقِ فَأَطْمَعُوهُ فِيهِ، فَبَدَأَ فَطَعَنَ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: مَا بَالُهُ أَكْثَرُكُمْ عَطَاءً وَرِزْقًا أَلَا نَنْصِبُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ يُسَوِّي بَيْنَنَا. فَاسْتَحْلَوْا ذَلِكَ مِنْهُ، وَقَالُوا: كَيْفَ نُطِيقُ ذَلِكَ مَعَ عَمْرٍو وَهُوَ رَجُلُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: تَسْتَعْفُونَ مِنْهُ ثُمَّ نَعْمَلُ عَمَلَنَا، وَنُظْهِرُ الِائْتِمَارَ بِالْمَعْرُوفِ وَالطَّعْنِ، فَلَا يَرُدُّهُ عَلَيْنَا أَحَدٌ. فَاسْتَعْفُوا مِنْهُ، وَسَأَلُوا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدٍ فَأَشْرَكَهُ مَعَ عَمْرٍو، فَجَعَلَهُ عَلَى الْخَرَاجِ، وَوَلَّى عَمْرًا عَلَى الْحَرْبِ، وَلَمْ يَعْزِلْهُ، ثُمَّ دَخَلُوا بَيْنَهُمَا حَتَّى كَتَبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالَّذِي يَبْلُغُهُ عَنْ صَاحِبِهِ، فَرَكِبَ أُولَئِكَ فَاسْتَعْفُوا مِنْ عَمْرٍو، وَسَأَلُوا عَبْدَ اللَّهِ فَأَعْفَاهُمْ. فَلَمَّا قَدِمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا كُنْتُ مُنْذُ

ابوعثمان غسانی اور ابوحارثہ بیان کرتے ہیں:

جب ابن سوداء مصر آیا تو وہ اُن کو بہت اچھا لگا' وہ اُنہیں پسند آ گیا' اہلِ مصر اُسے پسند آ گئے' اُس نے اُن لوگوں کے سامنے کفر پیش کیا اور اُن کے سامنے بدنصیبی پیش کی تو اُن لوگوں نے اس بارے میں اُس کا ساتھ دیا' اُس نے حضرت عمرو بن العاص پر تنقید سے آغاز کیا اور بولا: ان کا کیا معاملہ ہے کہ ان کی تنخواہ اور معاوضہ سب سے زیادہ ہے' کیا ہم قریش سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو مقرر نہ کریں جو ہمارے درمیان برابری پیدا کرے۔ لوگوں نے اُس کی اس بات کو قبول کیا اور بولے: ہم ایسا کیسے کر سکتے ہیں جبکہ حضرت عمرو بن العاص ایک عرب شخص ہیں۔ تو اُس نے کہا: تم اُن سے استعفیٰ مانگنا' پھر ہم اپنا کام کر لیں گے اور ہم یہ ظاہر کریں گے کہ ہم نیکی کا حکم دے رہے ہیں تو کوئی بھی ہم پر اعتراض نہیں کرے گا۔ اُن لوگوں نے حضرت عمرو بن العاص سے استعفیٰ مانگا اور اُن سے یہ مطالبہ کیا کہ عبداللہ بن سعد کو حضرت عمرو کے ساتھ شریک کیا جائے اور اُنہیں خراج کا نگران مقرر کیا جائے۔ حضرت عمرو بن العاص اُس وقت جنگ کے والی تھے' اُنہوں نے اُسے معزول نہیں کیا' پھر وہ لوگ اُن دونوں کے درمیان رکاوٹ بن گئے یہاں تک کہ اُن میں سے ہر ایک نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اُس چیز کے حوالے سے جو اُسے دوسرے ساتھی کے بارے میں اطلاع ملی تھی۔ یہ لوگ سوار ہو کر گئے اور انہوں نے حضرت عمرو سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا اور حضرت عبداللہ سے بھی کیا تو اُنہوں نے انہیں استعفیٰ دے دیا۔ جب حضرت عمرو بن العاص' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے ابوعبداللہ! آپ کا کیا معاملہ ہے؟ تو اُنہوں

وَلِيتُهُمْ اَجْمَعَ اَمْرًا وَلَا رَاَيَا مِنِّي مُنْذُ كَرِهُونِي. وَمَا اَدْرِي مِنْ اَيْنَ اُتِيتُ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: وَلٰكِنِّي اَدْرِي. لَقَدْ دَنَا اَمْرٌ هُوَ الَّذِي كُنْتُ اَحْذَرُ. وَلَقَدْ جَاءَنِي نَفَرٌ مِنْ رِجَالٍ فَرَدَدْتُ عَنْهُمْ وَكَرِهْتُهُمْ. اَلَا وَاِنَّهُ لَابُدَّ مِمَّا هُوَ كَائِنٌ اَنْ يَكُونَ. وَوَاللّٰهِ لَاَسِيرَنَّ فِيهِمْ بِالصَّبْرِ وَلَنُتَابِعَنَّهُمْ مَا لَمْ يُعْصَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

نے کہا: اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین! جب سے میں اُن کے معاملہ کا نگران بنا تھا' میں نے اُن کے معاملہ کو سمیٹ کر رکھا ہوا تھا اور کسی کی رائے بھی مختلف نہیں تھی' البتہ اُس کے بعد صورتِ حال تبدیل ہوگئی جب اُن لوگوں نے مجھے مجبور کیا اور مجھے نہیں معلوم کہ یہ کہاں سے بات آئی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن مجھے تو یہ بات پتا نہیں ہے' وہ معاملہ قریب آ گیا ہے جس سے میں بچنا چاہ رہا تھا' میرے پاس کچھ سوار آئے تھے' میں نے اُنہیں واپس کر دیا تھا اور اُن پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا' خبردار! جو ہونا ہے وہ ہوکر رہے گا' اللہ کی قسم! میں اُن کے درمیان صبر کے ساتھ چلوں گا اور ہم اُن کی بات مانیں گے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَهٰذِهِ مِنْ بَعْضِ قَصَصِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبَاٍ وَاَصْحَابِهِ لَعَنَهُ اللّٰهُ. اَغْرُوا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ مُنْذُ وَقْتِ الصَّحَابَةِ اِلٰى وَقْتِنَا هٰذَا. وَجَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ يُنْكِرُونَ عَلَى ابْنِ سَبَاٍ مَذْهَبَهُ. وَقَدْ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَفَاهُ اِلٰى سَابَاطَ. فَاَقَامَ فِيهِمْ فَاَهْلَكَهُمْ. وَادَّعٰى عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا [illegible] عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَمَكَانَهُ. [illegible] فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مِمَّا يَنْحَلُهُ اِلَيْهِ السَّبَائِيَّةُ. وَلَقَدْ اَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ. وَقَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ عبداللہ بن سباء اور اُس کے ساتھیوں کے بعض واقعات تھے' اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت کرے! اُنہوں نے مسلمانوں کے درمیان غلط فہمی پیدا کیں جو صحابہ کرام کے وقت سے لے کر آج تک چلی آ رہی ہیں' تمام مسلمانوں نے ابن سباء اور اُس کے مسلک کا انکار کیا ہے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اُس کو ساباط کی طرف جلاوطن کر دیا تھا' وہ اُن لوگوں کے درمیان مقیم رہا اور اُس نے اُن لوگوں کو ہلاکت کا شکار کیا' یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک ایسا دعویٰ کیا جس سے اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لاتعلق رکھا تھا اور محفوظ رکھا تھا' اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کو اُس چیز سے بلند و برتر رکھا ہے جس کی طرف سبائیہ فرقہ کے لوگ اُن کی نسبت کرتے ہیں'

لَمَّا سَمِعْتُ الْقَوْلَ قَوْلًا مُنْكَرًا
أَجَّجْتُ نَارًا، وَدَعَوْتُ قَنْبَرَا

فَحَرَّقَهُمْ بِالْكُوفَةِ بِمَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ: صَحْرَاءُ أَحَدَ عَشَرَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو آگ میں جلوا دیا تھا اور یہ بات کہی تھی:

''جب بھی میں کوئی منکر بات سنوں گا تو آگ بھڑکا لوں گا اور قنبر کو بُلا لوں گا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں اُنہیں ایک مقام پر جلوایا تھا جس کا نام صحرائے گیارہ ہے۔

ذِكْرُ مَسِيرِ الْجَيْشِ الَّذِينَ أَشْقَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَعَاذَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَتْلِهِ

باب: اُس لشکر کی روانگی کا تذکرہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے کے حوالے سے بدنصیبی کا شکار کیا اور اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے محفوظ رکھا

1518- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سَيْفٍ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِي حَارِثَةَ، وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ، وَمُحَمَّدٍ، وَطَلْحَةَ بْنِ الْأَعْلَمِ قَالُوا: وَكَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى النَّاسِ بِالَّذِي كَانَ، وَبِكُلِّ مَا صَبَرَ عَلَيْهِ مِنَ النَّاسِ إِلَى ذٰلِكَ الْيَوْمِ كِتَابًا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحارثہ نے ابوعثمان اور محمد اور طلحہ بن اعلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ حضرات بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف خط لکھا کہ کیا صورتِ حال ہے؟ اور اُنہوں نے اُس چیز کے حوالے سے صبر کرنے کی تلقین کی جس پر لوگ گامزن تھے' اُس خط میں یہ تحریر تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، إِلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، أَمَّا

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ تمام مؤمنوں اور مسلمانوں کی

بَعْدُ فَإِنِّي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْكُمْ، وَعَلَّمَكُمُ الْإِسْلَامَ، وَهَدَاكُمْ مِنَ الضَّلَالَةِ، وَأَنْقَذَكُمْ مِنَ الْكُفْرِ، أَرَاكُمْ مِنَ الْبَيِّنَاتِ، وَنَصَرَكُمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَوَسَّعَ عَلَيْكُمْ فِي الرِّزْقِ، وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعْمَتَهُ. فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ:

{وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ}

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: ثُمَّ أَمَرَهُمْ بِالطَّاعَةِ، وَنَهَاهُمْ عَنِ الْفُرْقَةِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ بِهِ كُلَّ آيَةٍ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا بِالطَّاعَةِ، وَنَهَاهُمْ عَنِ الْفُرْقَةِ، وَكَتَبَ كِتَابًا آخَرَ:

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ، وَكَرِهَ لَكُمُ الْمَعْصِيَةَ وَالْفُرْقَةَ وَالِاخْتِلَافَ، وَقَدْ أَنْبَأَكُمْ فِعْلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ، وَتَقَدَّمَ إِلَيْكُمْ فِيهِ لِتَكُونَ لَهُ الْحُجَّةُ عَلَيْكُمْ إِنْ عَصَيْتُمُوهُ، فَاقْبَلُوا نَصِيحَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاحْذَرُوا عَذَابَهُ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَجِدُوا أُمَّةً هَلَكَتْ إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ تَخْتَلِفَ، فَلَا يَكُونُ لَهَا إِمَامٌ يَجْمَعُهَا، وَمَتَى مَا تَفْعَلُوا ذَلِكُمْ لَمْ تَقُمِ

طرف ہے‘ تم لوگوں پر سلام ہو! امابعد! میں تمہیں اُس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تم پر نعمتیں کی ہیں اور تمہیں اسلام کی تعلیم دی ہے اور گمراہی سے نکال کر تمہیں ہدایت نصیب کی ہے‘ تمہیں کفر سے بچالیا ہے‘ اُس نے تمہیں واضح نشانیاں دکھائی ہیں‘ دشمن کے خلاف تمہاری مدد کی ہے‘ رزق کے حوالے سے تمہیں وسعت عطا کی ہے‘ اپنی نعمتیں تم پر انڈیل دی ہیں‘ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے تو اُن کا شمار نہیں کر سکو گے‘ بے شک انسان ظلم کرنے والا اور ناشکرا ہے“۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو اطاعت و فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا اور پھر فرقہ بندی سے اُنہیں بچنے کی تلقین کی اور اُن لوگوں کے سامنے ہر وہ آیت تلاوت کی جس میں اللہ تعالیٰ نے (حاکمِ وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے اور اُنہیں فرقہ بندی سے منع کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک اور خط بھی لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

”امابعد! بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے اطاعت و فرمانبرداری سے راضی ہے اور اُس نے تمہارے لیے معصیت‘ فرقہ بندی اور اختلافات کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے‘ اُس نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ تم سے پہلے لوگوں نے ایسا کیا تھا اور یہ چیز تم سے پہلے ہو چکی ہے‘ تاکہ یہ چیز تمہارے خلاف حجت بن جائے کہ اگر تم نے اُس کی نافرمانی کی‘ تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نصیحت کو قبول کرو اور اُس کے عذاب سے بچنے کی کوشش کرو کیونکہ تم ہر اُمت کو پاؤ گے کہ وہ اختلافات کا شکار ہونے کے بعد ہی ہلاکت کا شکار ہوئی‘ اُن کا کوئی پیشوا نہیں تھا جو اُنہیں اکٹھا کرتا‘ تم جب کبھی بھی ایسا کرو گے تو تم اکٹھا نماز ادا نہیں کر سکو گے اور

الصَّلَاةُ جَمِيعًا، وَسَلَّطَ عَلَيْكُمْ عَدُوَّكُمْ، وَيَسْتَحِلُّ بَعْضُكُمْ حُرَمَ بَعْضٍ، وَمَتَى مَا تَفْعَلُوا ذَلِكَ تُفَرِّقُوا دِينَكُمْ، وَتَكُونُوا شِيَعًا، وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

{إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ}

[الانعام: 159]

وَإِنِّي أُوصِيكُمْ بِمَا أَوْصَاكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، وَأُحَذِّرُكُمْ عَذَابَهُ، فَإِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ يُعْتَبَرُ بِهِ، وَيُنْتَهَى إِلَيْهِ، أَوَ لَا تَرَوْنَ إِلَى شُعَيْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لِقَوْمِهِ

{وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ} [هود: 90].

وَكَتَبَ بِكِتَابٍ آخَرَ:

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ أَقْوَامًا مِمَّنْ كَانَ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَظْهَرُوا لِلنَّاسِ إِنَّمَا

تمہارا دشمن تم پر مسلط ہو جائے گا اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی حرمت کو حلال قرار دیدے گا' جب کبھی بھی تم ایسا کرو گے تو تمہارے دین میں فرقہ بندی آ جائے گی اور تم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی اختیار کی' وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے' تمہارا اُن کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے' اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' تو اللہ تعالیٰ اُنہیں خبر دے گا اُس چیز کے بارے میں جو وہ کیا کرتے تھے''۔

تو میں بھی تمہیں اُسی بات کی تلقین کرتا ہوں جس کی ہدایت تمہیں اللہ تعالیٰ نے کی تھی' میں تمہیں اُس کے عذاب سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں' قرآن نازل ہوا تا کہ اس سے سبق حاصل کیا جائے' اس کی طرف رجوع کیا جائے' کیا تم نے حضرت شعیب علیہ السلام کو نہیں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی قوم سے فرمایا تھا:

''اے میری قوم! میری مخالفت تمہارے سامنے یہ چیز (یعنی عذاب) نہ لے آئے کہ تمہیں وہی چیز لاحق ہو جو نوح کی قوم کو' یا ھود کی قوم کو' یا صالح کی قوم کو لاحق ہوئی تھی اور لوط کی قوم تو تم سے دور بھی نہیں ہے' تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو اور پھر اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو' بے شک میرا پروردگار رحم کرنے والا' محبت رکھنے والا ہے''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک اور خط بھی لکھا تھا (جس میں یہ تحریر تھا:)

''امابعد! کچھ لوگ اس بارے میں بات چیت کر رہے ہیں' اُنہوں نے لوگوں کے سامنے یہ چیز ظاہر کی ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کی

يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْحَقِّ، وَلَا يُرِيدُونَ شَرًّا وَلَا مُنَازَعَةً فِيهَا. فَلَمَّا عُرِضَ عَلَيْهِمُ الْحَقُّ إِذَا النَّاسُ فِي ذَٰلِكَ شَتَّى. مِنْهُمْ آخِذُ الْحَقِّ وَنَازِعٌ عَنْهُ مَنْ يُعْطَاهُ. وَمِنْهُمْ تَارِكٌ لِلْحَقِّ رَغْبَةً فِي الْأَمْرِ يُرِيدُونَ أَنْ يَبْتَزُّوهُ بِغَيْرِ الْحَقِّ. وَقَدْ طَالَ عَلَيْهِمْ عُمْرِي، وَرَاثَ عَلَيْهِمْ أَمَلُهُمْ فِي الْأُمُورِ. وَاسْتَعْجَلُوا الْقَدَرَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

طرف دعوت دیتے ہیں حالانکہ حق یہ ہے کہ وہ لوگ صرف برائی کا ارادہ کرتے ہیں اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے' جب ان لوگوں کے سامنے حق پیش کیا جاتا ہے تو اس بارے میں لوگوں کی حالت مختلف ہو جاتی ہے' اُن میں سے کچھ لوگ حق کو اختیار کر لیتے ہیں اور حق کے حوالے سے اُس شخص سے جھگڑا کرتے ہیں جو حق کو قبول نہیں کرتا' ان میں سے کچھ لوگ حق کو ترک کرتے ہیں اور وہ مخصوص معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں' وہ یہ چاہتے ہیں کہ ناحق طور پر اُس چیز کو حاصل کر لیں۔ اُن کے خلاف میری عمر طویل ہو چکی ہے اور اُمور کے بارے میں اُن کی اُمید اُن پر خرابی پیدا کر چکی ہے اور اُن لوگوں نے تقدیر کے فیصلہ کے بارے میں جلد بازی کی ہے۔ اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

باغیوں کی حجاز آمد

قَالُوا: حَتَّى إِذَا دَخَلَ شَوَّالٌ مِنْ سَنَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ ضَرَبُوا كَالْحَاجِّ. فَنَزَلُوا قُرْبَ الْمَدِينَةِ فِي شَوَّالٍ. سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ خَرَجَ أَهْلُ مِصْرَ فِي أَرْبَعَةِ رِفَاقٍ عَلَى أَرْبَعَةِ أُمَرَاءَ الْمُقِلُّ يَقُولُ: سِتُّمِائَةٍ. وَالْمُكْثِرُ يَقُولُ: أَلْفٌ. وَخَرَجَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي أَرْبَعَةِ رِفَاقٍ. وَخَرَجَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ فِي أَرْبَعَةِ رِفَاقٍ. قَالُوا: فَأَمَّا أَهْلُ مِصْرَ فَإِنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَهُونَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَأَمَّا أَهْلُ الْبَصْرَةِ فَكَانُوا يَشْتَهُونَ طَلْحَةَ. وَأَمَّا أَهْلُ الْكُوفَةِ فَإِنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَهُونَ الزُّبَيْرَ

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ جب شوال کی بارہ تاریخ آئی تو یہ لوگ حاجیوں کی شکل میں آئے اور مدینہ منورہ کے قرب و جوار میں پڑاؤ کر لیا' یہ شوال کے مہینہ 35 ہجری کی بات ہے۔ اہلِ مصر چار مختلف قافلوں کی شکل میں آئے تھے' اُن چاروں قافلوں کے امیر چار افراد تھے جن کی کم از کم تعداد چھ سو' زیادہ سے زیادہ تعداد ایک ہزار ہو گی۔ اہلِ کوفہ بھی چار قافلوں کی شکل میں آئے' اہلِ بصرہ بھی چار قافلوں کی شکل میں آئے۔ مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے کہ جہاں تک اہلِ مصر کا تعلق ہے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لگاؤ رکھتے تھے' اہلِ بصرہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نسبت رکھتے تھے اور اہلِ کوفہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ میں دلچسپی رکھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ بَرَّأَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، مِنْ هَذِهِ الْفِرَقِ. وَإِنَّمَا أَظْهَرُوا لِيُمَوِّهُوا عَلَى النَّاسِ وَلِيُوقِعُوا الْفِتْنَةَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ، وَقَدْ أَعَاذَ اللهُ الْكَرِيمُ الصَّحَابَةَ مِنْ ذَلِكَ. ثُمَّ عُدْنَا إِلَى الْحَدِيثِ قَالُوا: فَخَرَجُوا وَهُمْ عَلَى الْخُرُوجِ جَمِيعًا فِي النَّاسِ شَتَّى، لَا تَشُكُّ كُلُّ فِرْقَةٍ إِلَّا أَنَّ الْفَلْجَ مَعَهَا، وَأَنَّ أَمْرَهَا سَيَتِمُّ دُونَ الْأُخْرَى، فَخَرَجُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثٍ، تَقَدَّمَ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَنَزَلُوا ذَا خُشُبٍ، وَأُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَنَزَلُوا الْأَعْوَصَ، وَجَاءَهُمْ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ، وَنَزَلَ عَامَّتُهُمْ بِذِي الْمَرْوَةِ، وَمَشَى فِيمَا بَيْنَ أَهْلِ مِصْرَ وَأَهْلِ الْبَصْرَةِ زِيَادُ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَصَمِّ وَقَالُوا: لَا تَعْجَلُوا وَلَا تُعْجِلُونَا حَتَّى نَدْخُلَ لَكُمُ الْمَدِينَةَ وَنَرْتَادَ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّهُمْ قَدْ عَسْكَرُوا لَنَا، فَوَاللهِ إِنْ كَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَدْ خَافُونَا: اسْتَحَلُّوا قِتَالَنَا وَلَمْ يَعْلَمُوا عِلْمَنَا لَهُمْ عَلَيْنَا إِذَا عَلِمُوا عِلْمَنَا أَشَدُّ، إِنَّ أَمْرَنَا هَذَا لَبَاطِلٌ، وَإِنْ لَمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے حضرت علی بن ابوطالب، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو ان فرقوں سے لاتعلق رکھا تھا، ان لوگوں نے اس لگاؤ کا اظہار اس لیے کیا تھا تاکہ لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کریں اور صحابہ کرام کے درمیان فتنہ پیدا کر دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو اس چیز سے محفوظ رکھا۔ اب ہم اصل بات کی طرف واپس آتے ہیں۔ مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے: یہ لوگ نکلے اور نکلنے کے دوران یہ مختلف لوگوں کی شکل میں تھے ان میں سے ہر ایک فرقہ اس بارے میں کوئی شک نہیں رکھتا تھا کہ کامیابی اُس کے ساتھ ہے اور دوسرے سے پہلے اُس کا معاملہ پورا ہو جائے گا، وہ لوگ نکلے یہاں تک کہ وہ لوگ مدینہ منورہ کے تین مختلف حصوں میں آ گئے، سب سے پہلے اہلِ بصرہ آئے تو اُنہوں نے ذوخشب کے مقام پر پڑاؤ کیا، پھر اہلِ کوفہ آئے اُنہوں نے اعوص کے مقام پر پڑاؤ کیا، پھر اہلِ مصر آئے اُن میں سے زیادہ تر لوگوں نے ذی مروہ کے مقام پر قیام کیا، اہلِ مصر اور اہلِ بصرہ کے درمیان زیاد بن نضر اور عبداللہ بن اصم آتے جاتے رہے۔ ان لوگوں نے کہا: تم لوگ جلدی نہ کرو! تم ہمارے حوالے سے جلدی نہ کرو، پہلے ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو کر صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہیں کیونکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اُن لوگوں نے ہمارے خلاف لشکر تیار کر لیا ہے، اللہ کی قسم! اگر اہلِ مدینہ نے ہمیں خوف کا شکار کرنے کا ارادہ کر لیا اور ہمارے ساتھ لڑائی کو درست قرار دے دیا تو وہ ابھی ہمارے بارے میں علم نہیں رکھتے ہیں، تو پھر ہماری یہ کوشش رائیگاں جائے گی اور اگر اُنہوں نے ہمارے ساتھ لڑائی کو درست قرار نہ دیا اور اُنہوں نے ہمارے مؤقف کو سمجھ لیا تو تمہارے پاس اصل صورتِ حال لے کر

يَسْتَحِلُّوا قِتَالَنَا وَوَجَدْنَا الَّذِي بَلَغَنَا بَاطِلًا لَنَرْجِعَنَّ إِلَيْكُمُ الْخَبَرَ قَالُوا: اذْهَبُوا فَدَخَلَ الرَّجُلَانِ فَأَتَوْا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. وَقَالُوا: إِنَّمَا نَؤُمُّ هَذَا الْبَيْتَ وَنَسْتَعْفِي هَذَا الْوَالِيَ مِنْ بَعْضِ عُمَّالِنَا. مَا جِئْنَا إِلَّا لِذَلِكَ. وَاسْتَأْذَنُوهُمْ لِلنَّاسِ بِالدُّخُولِ. فَكُلُّهُمْ أَبَى وَنَهَى. فَرَجَعَا إِلَيْهِمْ. فَاجْتَمَعَ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ نَفَرٌ فَأَتَوْا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَمِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ نَفَرٌ فَأَتَوْا طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَمِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ نَفَرٌ فَأَتَوْا الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَقَالَ كُلُّ فَرِيقٍ مِنْهُمْ: إِنْ بَايَعْنَا صَاحِبَنَا وَإِلَّا كِدْنَاهُمْ. وَفَرَّقْنَا جَمَاعَتَهُمْ. ثُمَّ كَرَرْنَا حَتَّى نَبْغَتَهُمْ. فَأَتَى الْمِصْرِيُّونَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي عَسْكَرٍ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ. عَلَيْهِ حُلَّةٌ مُعْتَمٌّ بِشَقِيقَةٍ حَمْرَاءَ يَمَانِيَةٍ مُتَقَلِّدًا بِالسَّيْفِ لَيْسَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ. وَقَدْ سَرَحَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فِيمَنِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ. فَالْحَسَنُ جَالِسٌ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ. فَسَلَّمَ عَلَيْهِ

واپس آ جائیں گے۔ دوسرے لوگوں نے کہا: تم لوگ جاؤ! دو آدمی گئے' وہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' اُن لوگوں نے بتایا کہ ہم تو خانۂ کعبہ کی زیارت کی نیت سے آئے ہیں اور ہم اپنے اہلکاروں میں سے فلاں اہلکار کو معزول کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں' ہم صرف اس مقصد کے تحت آئے ہیں۔ اُنہوں نے لوگوں سے اجازت مانگی کہ شہر کے اندر آ جائیں' لیکن سب لوگوں نے انکار کیا اور منع کیا۔ یہ لوگ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آئے' اہلِ مصر میں سے کچھ لوگ اکٹھے ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' اہلِ بصرہ میں سے کچھ لوگ اکٹھے ہو کر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' اہلِ کوفہ میں سے کچھ لوگ اکٹھے ہو کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اُن میں سے ہر ایک گروہ نے یہ کہا کہ اگر ہم نے اپنے متعلقہ فرد کی بیعت کر لی تو ہم اُنہیں فریب دے دیں گے اور اُن کی جماعت کو منتشر کر دیں گے اور پھر ہم اپنے اصل مقصود کی طرف آ جائیں گے۔ اہلِ مصر' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اپنے لشکر میں جو احجار الزیت کے پاس موجود تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس وقت حُلّہ پہنا ہوا تھا جو سرخ رنگ کے یمانی کپڑے کا تھا' اُنہوں نے تلوار گلے میں لٹکائی ہوئی تھی' اُن کے جسم پر قمیص نہیں تھی' اُنہوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا تھا' تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ احجار الزیت کے مقام پر موجود تھے۔ اہلِ مصر نے اُنہیں

الْبَصْرِيُّونَ وَعَرَضُوا لَهُ. فَصَاحَ بِهِمْ وَطَرَدَهُمْ. وَقَالَ: لَقَدْ عَلِمَ الصَّالِحُونَ أَنَّ جَيْشَ ذِي الْمَرْوَةِ وَذِي خُشُبٍ وَالْأَعْوَصِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعُوا، لَا صَحِبَكُمُ اللَّهُ قَالُوا: نَعَمْ؛ فَانْصَرَفُوا مِنْ عِنْدِهِ عَلَى ذَلِكَ. وَأَتَى الْبَصْرِيُّونَ طَلْحَةَ وَهُوَ فِي جَمَاعَةٍ أُخْرَى إِلَى جَنْبِ عَلِيٍّ، وَقَدْ أَرْسَلَ بَنِيهِ إِلَى عُثْمَانَ. فَسَلَّمَ الْبَصْرِيُّونَ عَلَيْهِ وَعَرَضُوا بِهِ. فَصَاحَ بِهِمْ: وَطَرَدَهُمْ وَقَالَ: لَقَدْ عَلِمَ الْمُؤْمِنُونَ أَنَّ جَيْشَ ذِي الْمَرْوَةِ وَذِي خُشُبٍ وَالْأَعْوَصِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَى الْكُوفِيُّونَ الزُّبَيْرَ وَهُوَ فِي جَمَاعَةٍ أُخْرَى، وَقَدْ سَرَّحَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَهُ إِلَى عُثْمَانَ. فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَعَرَضُوا لَهُ. فَصَاحَ بِهِمْ وَطَرَدَهُمْ وَقَالَ: لَقَدْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ جَيْشَ ذِي الْمَرْوَةِ وَذِي خُشُبٍ وَالْأَعْوَصِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَخَرَجَ الْقَوْمُ، وَأَرَوْهُمْ أَنَّهُمْ يَرْجِعُونَ. فَانْفَشُّوا عَنْ ذِي خُشُبٍ وَالْأَعْوَصِ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى عَسَاكِرِهِمْ، وَهِيَ عَلَى ثَلَاثِ مَرَاحِلَ كَيْ يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ. فَافْتَرَقَ

سلام کیا' اُن کے سامنے آئے (یا اُنہیں پیشکش کی) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں چیخ کر واپس جانے کیلئے کہا اور فرمایا: نیک لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ ذی مروہ' ذی خشب اور اعوص والے لشکروں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی ملعون قرار دیا گیا ہے تو تم لوگ واپس چلے جاؤ' اللہ تعالیٰ تمہارا ساتھ نہ دے۔ اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے! تو وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے اُٹھ کر واپس آ گئے۔ اہلِ بصرہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' یہ دُوسری جماعت تھی جو اُس جماعت سے الگ تھی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئی تھی' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا تھا' اہلِ بصرہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور اُن کے سامنے پیشکش کی تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے چیخ کر اُنہیں جانے کیلئے کہا اور بولے: اہلِ ایمان یہ بات جانتے ہیں کہ ذی مروہ' ذی خشب اور اعوص والے لشکروں پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی لعنت کی گئی ہے۔ اہلِ کوفہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' یہ اور لوگوں کی جماعت تھی' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا تھا' ان لوگوں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور اُن کے سامنے پیشکش رکھی تو اُنہوں نے بھی چیخ کر اُنہیں پرے ہونے کیلئے کہا اور بولے: مسلمان یہ بات جانتے ہیں کہ ذی مروہ' ذی خشب اور اعوص والے لشکروں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی ملعون قرار دیا گیا ہے۔ یہ لوگ وہاں سے نکل آئے اور ان لوگوں نے یہ ظاہر کیا کہ اب وہ واپس چلے جائیں گے۔ یہ لوگ ذی خشب اور اعوص کے مقام سے اُٹھے اور اپنے لشکروں تک پہنچ گئے جو تین

أَهْلُ الْمَدِينَةِ لِخُرُوجِهِمْ. فَلَمَّا بَلَغَ الْقَوْمُ عَسَاكِرَهُمْ كَرُّوا بِهِمْ فَلَمْ يَفْجَأْ أَهْلُ الْمَدِينَةِ إِلَّا وَالتَّكْبِيرُ فِي نَوَاحِي الْمَدِينَةِ. فَنَزَلُوا فِي عَسَاكِرِهِمْ وَأَحَاطُوا بِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَمَا فَارَقُوا حَتَّى قَتَلُوهُ

مرحلوں کے فاصلہ پر موجود تھا' ان کا مقصد یہ تھا کہ مدینہ منورہ میں موجود لوگ اِدھر اُدھر چلے جائیں' جب یہ لوگ چلے گئے تو اہلِ مدینہ بھی اِدھر اُدھر ہو گئے' جب لوگوں کو ان کے لشکروں کی خبر ملی تو وہ ایک اچانک صورتِ حال تھی جب مدینہ منورہ کے نواحی علاقوں سے تکبیر کی آوازیں آنے لگیں' انہوں نے اپنے لشکروں میں پڑاؤ کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا اور اُس وقت تک اُن سے جدا نہیں ہوئے جب تک اُنہیں شہید نہیں کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَالْقَصَصُ تَطُولُ كَيْفَ قَتَلُوهُ ظُلْمًا. وَقَدْ جَهَدَ الصَّحَابَةُ وَأَبْنَاءُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنْ لَا يَكُونَ مَا جَرَى عَلَيْهِ. وَلَقَدْ قَالَ هَؤُلَاءِ النَّفَرُ الْأَشْقِيَاءُ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَتَلُوهُ لَمَّا نَظَرُوا إِلَى اجْتِهَادِ الصَّحَابَةِ وَأَبْنَائِهِمْ فِي أَنْ لَا يُقْتَلَ عُثْمَانُ قَالُوا لَهُمْ: لَوْلَا أَنْ تَكُونُوا حُجَّةً عَلَيْنَا فِي الْأُمَّةِ لَقَتَلْنَاكُمْ بَعْدَهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ واقعہ طویل ہے کہ کیسے ان لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلم کے طور پر شہید کیا' صحابہ کرام اور صحابہ کرام کے صاحبزادوں نے اس بات کی بھرپور کوشش کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بچایا جا سکے لیکن یہ بد بخت لوگ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تھے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا' ان لوگوں نے جب صحابہ کرام اور اُن کے صاحبزادوں کی کوششوں کو دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید نہ ہوں تو انہوں نے اُن حضرات سے کہا: اگر اُمت میں آپ لوگ ہمارے خلاف حجت نہ بنتے ہوتے تو ہم نے ان کے بعد تمہیں بھی قتل کر دینا تھا۔

1519- أَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَتْ نَائِلَةُ بِنْتُ الْفُرَافِصَةِ الْكَلْبِيَّةُ حِينَ دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ (سیدہ نائلہ) بیان کرتی ہیں: جب یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں آئے اور اُنہیں قتل کر دیا تو سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم انہیں قتل کر دو یا انہیں چھوڑ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَتَلُوهُ قَالَ: فَقَالَتْ نَائِلَةُ بِنْتُ الْفُرَافِصَةِ: إِنْ تَقْتُلُوهُ أَوْ تَدَعُوهُ فَقَدْ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ بِرَكْعَةٍ يَجْمَعُ فِيهَا الْقُرْآنَ

دو' یہ ایک ایسے فرد ہیں جو ساری رات عبادت کرتے رہتے تھے اور ایک ہی رات میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَكَى عَلَيْهِ كَثِيرٌ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَرَثَاهُ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَلَزِمَ قَوْمٌ بُيُوتَهُمْ فَمَا خَرَجُوا إِلَّا إِلَى قُبُورِهِمْ، وَبَكَتِ الْجِنُّ، وَنَاحَتْ عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا تو بہت سے صحابہ کرام اُن کی وفات پر روئے' حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے اُن کا مرثیہ کہا جس کا ذکر ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں' لوگ اپنے گھروں میں بند ہو کر بیٹھ گئے' وہ لوگ صرف قبرستان جانے کیلئے نکلا کرتے تھے' جنات روئے تھے اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر نوحہ کیا تھا۔

1520- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصِّينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي قَالَتْ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَكَتِ الْجِنُّ عَلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، وَكَانَتْ تُنْشِدُنَا مَا قَالُوا عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

لَيْلَةَ الْمَسْجِدِ إِذْ يَرْمُونَ بِالصُّمِّ الصِّلَابِ
ثُمَّ قَامُوا بُكْرَةً يَرْمُونَ صَقْرًا كَالشِّهَابِ
زَيْنُهُمْ فِي الْحَيِّ وَالْمَجْلِسِ فَكَّاكُ الرِّقَابِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عثمان بن مرہ بیان کرتے ہیں:

میری والدہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں تین دن تک جنات کے رونے کی آوازیں آتی رہیں۔ راوی کہتے ہیں: میری والدہ نے ہمیں اُن جنات کے کہے ہوئے اشعار بھی سنائے تھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں تھے' جو درج ذیل ہیں:

''مسجد کی رات جب اُن لوگوں نے مصیبت کے عالم میں مخصوص پرندہ کو چھوڑا اور پھر صبح کے وقت وہ اُٹھے اور اُنہوں نے آگ کی چمک کی طرح کا شکرا چھوڑا' اُن کا رونا قبیلہ میں بھی تھا اور محفل میں بھی تھا اور یہ گردنیں چھڑانے (یعنی غلام آزاد کروانے کے حوالے سے تھا)''۔

1521- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَ: وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: وَسَمِعَ صَوْتَ الْجِنِّ:

تُبْكِيكَ نِسَاءُ الْجِنِّ
يَبْكِينَ شَجِيَّاتٍ
وَتَخْمِشُ وُجُوهَهَا
كَالدَّنَانِيرِ نَقِيَّاتٍ
وَيَلْبَسْنَ ثِيَابَ السُّودِ
بَعْدَ الْقَصَبِيَّاتِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن اسحاق نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے جن کی آواز سنی جو یہ شعر پڑھ رہا تھا:

”آپ پر جنات کی عورتیں روتی ہیں اور وہ زار و قطار روتی ہیں، وہ صاف ستھرے دینار جیسے اپنے چہروں کو نوچتی ہیں اور پہلے وہ عمدہ باریک کپڑا پہنتی تھیں اور اب وہ سیاہ کپڑا پہنتی ہیں“۔

بَابُ مَا رُوِيَ فِي قَتَلَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1522- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ جُنْدُبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَدْ سَارُوا إِلَيْهِ وَاللهِ لَيَقْتُلُنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ قَتَلَتُهُ؟ قَالَ: فِي النَّارِ وَاللهِ

جندب نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب وہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ لوگ حضرت عثمان کو ضرور شہید کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہاں جائیں گے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جنت میں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ان کے قاتل کہاں جائیں گے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! جہنم میں جائیں گے۔

1523- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَلِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَرُجِمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوطٍ

اگر سب لوگ حضرت عثمان کے قتل پر متفق ہو جاتے تو اُن پر پتھروں کی بارش ہوئی تھی جس طرح قومِ لوط پر پتھر برسائے گئے تھے۔

قاتلینِ عثمان کا انجام

1524- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عَامَّةَ الرَّكْبِ، الَّذِينَ سَارُوا اِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جُنُّوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں:

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جو سوار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تھے' اُن میں سے زیادہ تر لوگ جنون کا شکار ہو گئے تھے۔

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَكَانَ الْجُنُونُ لَهُمْ قَلِيلًا

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: ایسے لوگوں کیلئے جنون کی سزا بھی کم ہے۔

1525- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ قَالَ: اِنَّ عَامَّةَ الرَّكْبِ الَّذِينَ خَرَجُوا اِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جُنُّوا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: الْجُنُونُ لَهُمْ اَيْسَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں:

جو لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تھے اُن میں سے زیادہ تر سوار جنون کا شکار ہو گئے تھے۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: جنون کی سزا اُن کیلئے ہلکی ہے۔

1526- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: اَنَّ جَهْجَاهُ الْغِفَارِيُّ، اَخَذَ عَصَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّتِي كَانَ يَتَخَصَّرُ بِهَا فَكَسَرَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ، فَوَقَعَتْ فِي رُكْبَتِهِ الْاُكْلَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں:

جہجاہ غفاری جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وہ عصا پکڑ لیا تھا جسے وہ ہاتھ میں پکڑتے تھے اور اُسے اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا تھا' اُس کے گھٹنے میں زخم ہو گیا تھا۔

1527- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: جَهْجَاهُ، تَنَاوَلَ عَصًا مِنْ يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَكَسَرَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ، فَرُمِيَ ذَلِكَ الْمَكَانُ بِاَكْلَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بیان کرتے ہیں:

ایک شخص تھا جس کا نام جہجاہ تھا' اُس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے عصا پکڑ لیا تھا اور اُسے اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا تھا' تو اُس کے اُس مقام پر ایک زخم بن گیا تھا۔

1528- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: تَجَهَّزَ اُنَاسٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ اِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَنَهَاهُمْ حُذَيْفَةُ، وَقَالَ: مَا سَعَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن یثیع بیان کرتے ہیں:

بنوعبس سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف جانے کی تیاری کی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں اس سے منع کیا اور فرمایا: جب بھی کوئی قوم زمین میں اپنے

1528- رواہ الترمذی: 2225۔

قَوْمٌ اِلَی ذِی سُلْطَانِهِمْ فِی الْاَرْضِ لِيُذِلُّوهُ اِلَّا اَذَلَّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَمُوتُوا

حکمران کی طرف جانے کی کوشش کرتی ہے تا کہ اُسے ذلت کا شکار کرے تو اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو اُن کے مرنے سے پہلے ذلت کا شکار کر دیتا ہے۔

1529- اَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ صَخْرٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَا كُنْتُ لِاُقَاتِلَ بَعْدَ رُؤْيَا رَاَيْتُهَا: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ، وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَاَيْتُ عُمَرَ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِ اَبِي بَكْرٍ، وَرَاَيْتُ عُثْمَانَ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِ عُمَرَ، وَرَاَيْتُ دُونَهُمْ دَمًا، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: هَذَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَطْلُبُ بِدَمِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صخر عجلی بیان کرتے ہیں:

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میں تو اُس کے بعد نہیں لڑوں گا جبکہ میں نے خواب دیکھ لیا ہے میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ عرش کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں میں نے حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے پر رکھا ہوا ہے میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا ہاتھ حضرت ابوبکر کے کندھے پر رکھا ہوا ہے میں نے حضرت عثمان کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا ہاتھ حضرت عمر کے کندھے پر رکھا ہوا ہے اور پھر ان حضرات کے پیچھے میں نے خون دیکھا' میں نے دریافت کیا: یہ کیا معاملہ ہے؟ تو بتایا گیا: یہ اللہ تعالیٰ ہے جو حضرت عثمان کے خون کا حساب لے رہا ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان

1530- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ السَّرَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالعزیز بن ولید بن سلیمان نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک نابینا

سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي السَّائِبِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَذْكُرُ، اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعَ اَعْمَى يَذْكُرُ عُثْمَانَ وَمَا وَلَدَ، فَقَالَ الْحَسَنُ لِعُثْمَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ: يَقُولُونَ لَقَدْ قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَا عَلَى الْاَرْضِ اَفْضَلُ مِنْهُ، وَمَا عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْهُ فَقِيلَ لَهُ: قَدْ كَانَ فِيهِمْ اَبُوكَ فَقَالَ: ذَرُونِي مِنْ اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَقَدْ قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ قُتِلَ وَمَا مِنْ رَجُلٍ اَعْظَمُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حُرْمَةً مِنْهُ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ اِلَّا مَا رَاَيْتُ فِي مَنَامِي لَكَفَانِي، فَاِنِّي رَاَيْتُ السَّمَاءَ انْشَقَّتْ، فَاِذَا اَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، وَالسَّمَاءُ تُمْطِرُ دَمًا، قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا دَمُ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُومًا

1531- وَاَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى اَبِي اُسَيْدٍ قَالَ: سَمِعَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ وَفْدًا مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَدْ اَقْبَلُوا،

شخص کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کو قتل کر دیا جائے' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو! روئے زمین پر کوئی بھی اُن سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا اور روئے زمین پر کسی بھی مسلمان کی حرمت اُن کی حرمت سے زیادہ نہیں ہے۔ اُن سے کہا گیا: اُن لوگوں میں تو آپ کے والد بھی شامل ہیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے والد کا معاملہ رہنے دو! جب حضرت عثمان قتل کیے گئے تھے اُس وقت مسلمانوں میں سے کسی بھی شخص کی حرمت اُن سے زیادہ نہیں تھی اور اگر وہ چیز نہ ہوتی جو میں نے خواب میں دیکھی ہے تو وہی میرے لیے کافی ہوتا' میں نے دیکھا کہ آسمان کھل گیا ہے' میرے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں' آپ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر ہیں' بائیں طرف حضرت عمر ہیں اور آسمان سے خون کی بارش ہو رہی ہے' میں نے دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ حضرت عثمان کا خون ہے جنہیں مظلوم ہونے کے طور پر قتل کیا گیا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسعید مولیٰ ابواُسید بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی کہ اہلِ مصر کا ایک وفد آیا ہے' وہ نکلے اُن کی ملاقات اُن لوگوں سے ہوئی' اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: پھر بنوسدوس سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اُن کے پاس آیا' اُسے

فَخَرَجَ فَتَلَقَّاهُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ يُقَالُ: الْمَوْتُ الْأَسْوَدُ، فَخَنَقَهُ وَخَنَقَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَلْيَنَ مِنْ حَلْقِهِ، لَقَدْ خَنَقْتُهُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَفْسِهِ يَتَرَدَّدُ فِي جَسَدِهِ كَأَنَّهَا نَفْسُ جَانٍّ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَفِي يَدِهِ السَّيْفُ، فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَضَرَبَهُ ضَرْبَةً فَاتَّقَاهَا بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا، لَا أَدْرِي أَبَانَهَا أَمْ لَمْ يَقْطَعْهَا وَلَمْ يُبِنْهَا، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ التُّجِيبِيُّ فَأَشْعَرَهُ مِشْقَصًا فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ

{فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ} [البقرة: 137]

فَإِنَّهَا لَفِي الْمُصْحَفِ مَا حُكَّتْ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

کالی موت کہا جاتا تھا' اُس نے اُن کا گلا دبایا' اُن کا گلا دبا کر پھر آ گیا اور بولا: میں نے اُن کے حلق سے زیادہ نرم اور کوئی حلق نہیں دیکھا' میں نے جب اُن کا گلہ گھونٹا تو اُن کے جسم میں اُن کا سانس یوں اٹک رہا تھا جس طرح وہ کسی بچے کا سانس ہوتا ہے۔ پھر ایک اور شخص اُن کے ہاں اندر گیا' اُس کے ہاتھ میں تلوار تھی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہے' اُس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر وار کیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کے ذریعہ بچنے کی کوشش کی' اُس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کاٹ دیا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُن کا ہاتھ جسم سے الگ ہوا تھا' یا الگ نہیں ہوا تھا۔ پھر تجیبی اُن کے ہاں اندر گیا اور اُس نے اُنہیں تیر مارا تو اُن کے خون کا فوارہ پھوٹ کر اُن کے سامنے موجود قرآنِ مجید کی اس آیت پر گرا:

''تو اُن لوگوں کے مقابلہ میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ يَشْنَأُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْ يُبْغِضُهُ

باب: جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتا ہے یا اُن سے بغض رکھتا ہے' اُس کا بیان

1532- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

-1532 رواه الترمذي:3710 وخرجه الألباني في الضعيفة:1967.

زُفَرٍ التَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ أُتِيَ بِجِنَازَةِ الرَّجُلِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ أَبْغَضَهُ اللهُ.

نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اُس کی نمازِ جنازہ ادا کریں تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو کبھی کسی شخص کی نمازِ جنازہ ترک کرتے نہیں دیکھا' صرف اس شخص کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے۔

1533- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْأَيْلِيَّانِ قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرٍ التَّيْمِيُّ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا تبصرہ

1534- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ غَالِبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنِّي أَبْغَضْتُ عُثْمَانَ بُغْضًا لَمْ أَبْغَضْهُ أَحَدًا، فَقَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعْتَ، أَتُبْغِضُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ... وَذَكَرَ قِصَّةَ حِرَاءٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حیان بن غالب بیان کرتے ہیں:

ایک شخص حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اتنا شدید بغض رکھتا ہوں کہ اتنا بغض کسی اور کے ساتھ نہیں رکھتا۔ تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بہت بُرا کرتے ہو! کیا تم ایک جنتی شخص کے ساتھ بغض رکھتے ہو۔ اس کے بعد اُنہوں نے حراء پہاڑ والا پورا واقعہ بیان کیا۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: كَفَى بِهِ شِقْوَةً لِمَنْ سَبَّ عُثْمَانَ اَوْ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بُرا کہتا ہے' اُس کی بدنصیبی کیلئے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہی کافی ہے:

مَنْ سَبَّ اَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ

''جو شخص میرے اصحاب کو بُرا کہے اُس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور انسانوں' سب کی لعنت ہو''۔

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَصْحَابِهِ:

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ اٰذَى اللهَ، وَمَنْ اٰذَى اللهَ فَيُوشِكُ اَنْ يَاْخُذَهُ

''تم لوگ میرے بعد انہیں ہدف نہ بنالینا' جو شخص ان کے ساتھ محبت رکھے گا تو وہ مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھے گا اور جو شخص اُن سے بغض رکھے گا تو وہ میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے اُن سے بغض رکھے گا' جو شخص اُنہیں اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا اور جو مجھے اذیت پہنچائے گا تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائے گا تو عنقریب اللہ اُس کی گرفت کرے گا''۔

وَلِقَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُكُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

''تم لوگ میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو وہ پھر بھی اُن (صحابہ کرام میں سے کسی ایک) کے ایک مُد بلکہ نصف مُد کے برابر بھی نہیں ہوسکتا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قُلْتُ: وَالَّذِي يَسُبُّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتا ہے تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی

لَا يَضُرُّ عُثْمَانَ، وَإِنَّمَا يَضُرُّ نَفْسَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ شَهِدَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ يُقْتَلُ شَهِيدًا مَظْلُومًا وَبَشَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ، رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَرَوَاهُ عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَجَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، عَلَى رَغْمِ أَنْفِ كُلِّ مُنَافِقٍ ذَلِيلٍ مُهِينٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

نقصان نہیں پہنچا تا وہ اپنا نقصان کرتا ہے کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ وہ شہید ہونے کے طور پر اور مظلوم ہونے کے طور پر قتل ہوں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں جنتی ہونے کی خوشخبری بھی دی ہے اور یہ بات کئی احادیث میں منقول ہے' ان روایات کو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' ان روایات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں' خواہ (کسی بھی) ذلیل اور دنیا و آخرت میں کمتر منافق کی ناک آلود ہو۔

بَابُ ذِكْرِ إِكْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفَضْلِهِ عِنْدَهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عزت افزائی کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت

1535- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ، إِنَّ الْمَلَائِكَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کیا میں اُس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں' بے شک فرشتے عثمان بن عفان سے حیاء کرتے ہیں"۔

لَتَسْتَحِي مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

نبی اکرم ﷺ کا طرزِ عمل

1536- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا كَاشِفًا عَنْ سَاقَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ فَتَحَدَّثَ. فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى: يَا رَسُولَ اللهِ، دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ؟ فَقَالَ: أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ لیٹے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹایا ہوا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اُنہیں اجازت دی اور آپ اسی حالت میں رہے اور بات چیت کرتے رہے' پھر حضرت عمر نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی اجازت دی اور اسی حالت میں رہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' آپ ﷺ نے اپنے کپڑے درست کیے اور اُن کے ساتھ بات چیت کرنے لگے۔ جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! پہلے حضرت ابوبکر آئے تو آپ نے اُن کی پرواہ نہیں کی' پھر حضرت عمر اندر آئے تو آپ نے اُن کی پرواہ نہیں کی پھر حضرت عثمان اندر آئے تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے کپڑے بھی ٹھیک کیے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں ایسے شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے حیاء کرتے ہیں۔

اس روایت کے کئی طرق ہیں۔

1536- رواہ مسلم: 2401، وأحمد 155/6.

1537- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ كَوْثَرِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا' عثمان بن عفان ہے"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اور حوالوں سے یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری اُمت کے بارے میں' میری اُمت میں سب سے زیادہ رحمدل ابوبکر ہے' اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں سب سے زیادہ طاقتور عمر ہے' حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان بن عفان ہے' فیصلہ کرنے کی صلاحیت کے اعتبار سے سب سے زیادہ بہتر علی بن ابوطالب ہے"۔

اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو! اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت عثمان' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق ہیں

1538- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

-1538 رواه ابن ماجه:109- وخرجه الألباني في ضعيف ابن ماجه:21.

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

''ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور اس میں میرا رفیق عثمان بن عفان ہے''۔

1539- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

''تم دنیا اور آخرت میں میرے دوست ہو''۔

1540- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

تَهْجُمُونَ عَلَى رَجُلٍ يُبَايِعُ مُعْتَجِرًا بِبُرْدِ حِبَرَةٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

''تم ایک ایسے شخص کے پاس جاؤ گے جس نے یمنی چادر کو اوڑھا ہوا ہوگا اور وہ خرید و فروخت کر رہا ہوگا' وہ شخص جنتی ہوگا''۔

فَهَجَمْنَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدِ حِبَرَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ يَعْنِي الْبَيْعَ

راوی کہتے ہیں: ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو اُنہوں نے یمنی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور لوگوں کے ساتھ

-1539 رواه الحاكم: 97/3.

-1540 رواه أحمد 109/4، وابن أبي عاصم في السنة: 1292.

وَالشِّرَاءَ — خرید و فروخت کر رہے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شفاعت کرنا

1541- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي مِثْلُ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ رَبِيعَةَ أَوْ مُضَرَ

''میری اُمت کے ایک شخص کی شفاعت کی وجہ سے ان دونوں قبیلوں میں سے ایک قبیلہ کے افراد کی تعداد جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے: ربیعہ قبیلہ یا مضر قبیلہ''۔

قَالَ: فَكَانَ الْمَشْيَخَةُ يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

راوی بیان کرتے ہیں: مشائخ کا یہ کہنا ہے کہ اس سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

1542- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَبُو جَعْفَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَشْفَعُ عُثْمَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

''قیامت کے دن عثمان' ربیعہ اور مضر قبیلہ جتنے افراد کی شفاعت کرے گا''۔

1541- انظر السابق.

1543- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا عُثْمَانُ، مَا قَدَّمْتَ وَمَا أَخَّرْتَ وَمَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ، وَمَا أَخْفَيْتَ وَمَا أَبْدَيْتَ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عثمان! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے! اُس چیز کیلئے جو تم نے پہلے کیا' جو بعد میں کیا' جو پوشیدہ طور پر کیا' جو اعلانیہ طور پر کیا' جو خفیہ طور پر کیا' جو ظاہر کر کے کیا اور جو بھی قیامت تک ہوگا''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد کا واقعہ

1544- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ بِمَكَّةَ، الْمُؤَذِّنُ إِمَامُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي إِدْرِيسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالُوا: السَّمَاءُ لَمْ تُمْطِرْ، وَالْأَرْضُ لَمْ تُنْبِتْ، وَالنَّاسُ فِي شِدَّةٍ شَدِيدَةٍ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: انْصَرِفُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی ہوگئی' لوگ اکٹھے ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: بارش نازل نہیں ہوئی جس کے نتیجہ میں زمین میں پیداوار نہیں ہوئی اور لوگ قحط سالی کا شکار ہو گئے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انصاف سے کام لو اور صبر کرو' شام ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی نصیب کر دے گا۔ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ملازمین شام سے قافلہ لے کر آ گئے' وہ ایک سو اونٹنیوں پر گندم (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اناج لاد کر لائے تھے'

وَاصْبِرُوا فَإِنَّكُمْ لَا تُمْسُونَ حَتَّى يُفَرِّجَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكُمْ. فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا قَلِيلًا أَنْ جَاءَ أُجَرَاءُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الشَّامِ. فَجَاءَتْهُ مِائَةُ رَاحِلَةٍ بُرًّا، أَوْ قَالَ: طَعَامًا. فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى بَابِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَقَرَعُوا عَلَيْهِ الْبَابَ. فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَلَإٍ مِنَ النَّاسِ. فَقَالَ: مَا تَشَاءُونَ؟ قَالُوا: الزَّمَانُ قَدْ قَحَطَ، السَّمَاءُ لَا تُمْطِرُ، وَالْأَرْضُ لَا تُنْبِتُ، وَالنَّاسُ فِي شِدَّةٍ شَدِيدَةٍ، وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ عِنْدَكَ طَعَامًا فَبِعْنَاهُ حَتَّى تُوَسِّعَ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ عُثْمَانُ: حُبًّا وَكَرَامَةً. ادْخُلُوا فَاشْتَرُوا. فَدَخَلَ التُّجَّارُ فَإِذَا الطَّعَامُ مَوْضُوعٌ فِي دَارِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَقَالَ: يَا مَعَاشِرَ التُّجَّارِ، تُرْبِحُونِي عَلَى شِرَائِي مِنَ الشَّامِ؟ قَالُوا: لِلْعَشَرَةِ اثْنَا عَشَرَ. فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدْ زَادُونِي. قَالُوا: لِلْعَشَرَةِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ. فَقَالَ عُثْمَانُ: قَدْ زَادُونِي. قَالُوا: لِلْعَشَرَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ عُثْمَانُ: قَدْ زَادُونِي قَالَ التُّجَّارُ: يَا أَبَا عَمْرٍو، مَا بَقِيَ فِي الْمَدِينَةِ تُجَّارٌ غَيْرُنَا. فَمَنْ ذَا الَّذِي زَادَكَ؟ فَقَالَ: زَادَنِي اللَّهُ عَزَّ

لوگ اکٹھے ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آئے' اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھٹکھٹایا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نکل کر اُن کے پاس گئے تو وہاں کئی لوگ موجود تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ اُن لوگوں نے بتایا: قحط سالی کا زمانہ ہے' بارش نازل نہیں ہوئی' زمین میں پیداوار نہیں ہوئی' لوگ قحط سالی کا شکار ہیں' ہمیں یہ بات پتا چلی ہے کہ آپ کے پاس اناج ہے' ہم اُسے خریدنا چاہتے ہیں تاکہ غریب مسلمانوں کو گنجائش نصیب ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہت اچھے! ٹھیک ہے! تم لوگ اندر آ جاؤ اور خریداری کر لو۔ تاجر حضرات اندر گئے تو وہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں اناج رکھا ہوا تھا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! میں نے شام میں یہ جس قیمت پر خریدا تھا تم مجھے اس کا کتنا فائدہ دو گے؟ اُن لوگوں نے کہا: ہم دس کے مقابلہ میں بارہ دے دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: دوسری طرف سے مجھے زیادہ مل رہا ہے۔ اُن لوگوں نے کہا: ہم دس کے مقابلہ میں چودہ دے دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: دوسری طرف سے مجھے زیادہ مل رہا ہے۔ اُن لوگوں نے کہا: ہم دس کے مقابلہ میں پندرہ دے دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دوسری طرف سے مجھے زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا: اے ابوعمرو! مدینہ منورہ میں ہمارے علاوہ اور کوئی تاجر نہیں ہے' تو وہ کون ہے جو آپ کو زیادہ ادائیگی کر رہا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ ہے جو مجھے زیادہ ادائیگی کر رہا ہے' وہ ہر ایک درہم کے عوض میں دس گنا دے رہا ہے' کیا تم لوگ اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ اُن لوگوں

وَجَاءَ بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشْرَةً، أَعِنْدَكُمْ زِيَادَةٌ؟ فَقَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ هَذَا الطَّعَامَ صَدَقَةً عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ

نے کہا: اللہ جانتا ہے' نہیں۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے اس تمام اناج کو غریب مسلمانوں کیلئے صدقہ کر دیا ہے۔

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَرَأَيْتُ مِنْ لَيْلَتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَهُوَ عَلَى بِرْذَوْنٍ أَبْلَقَ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ مِنْ نُورٍ، فِي رِجْلَيْهِ نَعْلَانِ مِنْ نُورٍ، وَبِيَدِهِ قَضِيبٌ مِنْ نُورٍ، وَهُوَ مُسْتَعْجِلٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدِ اشْتَدَّ شَوْقِي إِلَيْكَ وَإِلَى كَلَامِكَ، فَأَيْنَ تُبَادِرُ؟ قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلَهَا مِنْهُ، وَزَوَّجَهُ بِهَا عَرُوسًا فِي الْجَنَّةِ، وَقَدْ دُعِينَا إِلَى عُرْسِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُسی رات میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی' آپ ایک ترکی گھوڑا پر سوار تھے' آپ نے نور کا حُلّہ پہنا ہوا تھا' آپ کے مبارک قدموں میں نور کے جوتے تھے' آپ کے ہاتھ میں نور کی چھڑی تھی اور آپ جلدی میں تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضری اور آپ سے بات چیت کرنے کا بہت زیادہ شوق رکھتا ہوں' آپ جلدی میں کہاں جا رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عباس! عثمان نے ایک صدقہ کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اُس کی طرف سے قبول کرلیا ہے اور اس کی وجہ سے جنت میں اُس کی شادی کی ہے اور ہمیں اُس کی شادی پر بلوایا گیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُتَفَضِّلُ عَلَيْنَا بِالنِّعَمِ الدَّائِمَةِ، ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً، حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ يُحِبُّ الْحَمْدَ، فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَسَلَّمَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہم پر یہ فضل کیا ہے کہ دائمی نعمتیں عطا کیں جو ظاہری بھی ہیں اور باطنی بھی ہیں' یہ حمد ایک ایسے شخص کی بیان کردہ ہے جو یہ بات جانتا ہے کہ اُس کا کریم آقا' حمد کو پسند کرتا ہے' تو ہر حال میں ہر طرح کی حمد اُسی کیلئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نازل کرے جو نبی ہیں اور اُن کی پاکیزہ آل پر بھی (درود) نازل کرے اور سلام بھی نازل کرے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَمَّا بَعْدُ: فَاعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. شَرَّفَهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِاَعْلَى الشَّرَفِ. سَوَابِقُهُ بِالْخَيْرِ عَظِيمَةٌ. وَمَنَاقِبُهُ كَثِيرَةٌ. وَفَضْلُهُ عَظِيمٌ. وَخَطَرُهُ جَلِيلٌ. وَقَدْرُهُ نَبِيلٌ. اَخُو الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَابْنُ عَمِّهِ. وَزَوْجُ فَاطِمَةَ. وَاَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. وَفَارِسُ الْمُسْلِمِينَ. وَمُفَرِّجُ الْكَرْبِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَاتِلُ الْاَقْرَانِ. الْاِمَامُ الْعَادِلُ. الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا. الرَّاغِبُ فِي الْآخِرَةِ. الْمُتَّبِعُ لِلْحَقِّ. الْمُتَاَخِّرُ عَنِ الْبَاطِلِ. الْمُتَعَلِّقُ بِكُلِّ خُلُقٍ شَرِيفٍ. اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ لَهُ مُحِبَّانِ. وَهُوَ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مُحِبٌّ. الَّذِي لَا يُحِبُّهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ. وَلَا يُبْغِضُهُ اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ. مَعْدِنُ الْعَقْلِ وَالْعِلْمِ. وَالْحِلْمِ وَالْاَدَبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تذکرہ

امابعد! آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بلند مراتب عطا کیے تھے اور بھلائی کے حوالے سے اُن کی خصوصیات عظیم ہیں' اُن کے مناقب بہت سے ہیں' اُن کی فضیلت عظیم ہے' اُن کا مرتبہ جلیل القدر ہے' اُن کی قدر و منزلت عمدہ ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد ہیں' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں' حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے والد ہیں' مسلمانوں کے شہسوار ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پریشانی کو دور کرنے والے ہیں' بڑے بڑے سورماؤں کو شکست دینے والے ہیں' عادل حکمران ہیں' دنیا سے بے رغبت ہیں' آخرت کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں' حق کے پیروکار ہیں' باطل سے پیچھے ہٹنے والے ہیں' ہر بہترین خصوصیت سے متصف ہیں' اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے محبت رکھتے ہیں اور وہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے ہیں' وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ جن کے ساتھ کوئی پرہیزگار مؤمن ہی محبت رکھ سکتا ہے اور کوئی بدنصیب منافق ہی بغض رکھ سکتا ہے' وہ عقل اور علم' بردباری اور ادب کا معدن ہیں' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو۔

بَابُ ذِكْرِ جَامِعِ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1545- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّهَا النَّفَرُ جَمِيعًا أَفِيكُمْ أَخٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ لَهُ عَمٌّ مِثْلُ عَمِّي حَمْزَةَ أَسَدُ اللهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللهَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ لَهُ مِثْلُ أَخِي جَعْفَرٍ الْمُزَيَّنِ بِالْجِنَاحَيْنِ بِالْجَوْهَرِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ لَهُ مِثْلُ زَوْجَتِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ مَنْ لَهُ مِثْلُ سِبْطَيَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا جامع تذکرہ

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' اے لوگو! کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس کا چچا میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی مانند ہو؟ جو اللہ کے شیر ہیں اور اللہ کے رسول کے شیر ہیں اور تمام شہیدوں میں سب سے بہتر ہیں۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس کا میرے بھائی جیسا بھائی ہو' یعنی جعفر' جنہیں یہ خصوصیت عطا کی گئی کہ اُن کے دو پَر ہیں جو جواہرات سے آراستہ ہیں اور وہ ان دو پَروں کے ذریعہ جنت میں جہاں چاہیں اُڑ کر چلے جاتے ہیں۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس کی بیوی میری بیوی فاطمہ جیسی ہو' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ہیں؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص

اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ جَمِيعًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ كَانَ يَاْخُذُ الْخُمُسَ غَيْرِي وَغَيْرُ زَوْجَتِي فَاطِمَةُ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ كَانَ يَاْخُذُ سَهْمَيْنِ؛ سَهْمًا فِي الْخَاصَّةِ وَسَهْمًا فِي الْعَامَّةِ غَيْرِي؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَوَدَّتِهِ مِنَ السَّمَاءِ غَيْرِي فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

{فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ} [الروم: 38]

قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَتَلَ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ عِنْدَ كُلِّ شَدِيدَةٍ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَفِيكُمْ اَحَدٌ كَانَ اَعْظَمَ

ہے جس کے بیٹے میرے بیٹوں حسن اور حسین جیسے ہوں' جو اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی ہو؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو خمس وصول کرسکتا ہو' یہ تو میں کرسکتا ہوں یا میری بیوی فاطمہ کرسکتی تھی؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے (جو مالِ غنیمت میں سے) دو حصے وصول کرتا ہو' ایک خاص حصہ اور ایک عمومی حصہ؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ محبت رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے حکم دیا ہو' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''اور قرابت دار کو اُس کا حق دو''۔

لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے ہر جنگ کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے تحت مشرکینِ قریش کے ساتھ لڑائی کی ہو؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ

غَنَاءً عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ جِئْتُ اَضْطَجِعُ فِي مَضْجَعِهِ اَقِيهِ بِنَفْسِي وَاَبْذُلُ لَهُ مُهْجَتَهُ دَمِي غَيْرِي؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَفِيكُمْ اَحَدٌ اَخَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ: اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرِي؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ وَلِيَ غُمْضَ عَيْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا

عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طریقہ سے ساتھ دیا ہو کہ میں آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر لیٹ گیا تھا' میں نے اپنا آپ پیش کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا' کیا میرے علاوہ کوئی اور شخص ایسا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی اور ایسا شخص ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی قرار دیا ہو اور ایک سے زیادہ مرتبہ یہ فرمایا ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی اور ایسا شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھیں بند کی ہوں؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے' نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان

1546- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَلْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: اِنِّي لَجَالِسٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذْ اَتَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران نو افراد اُن کے پاس آئے اور بولے: اے ابوعباس! یا تو آپ بھی ہمارے ساتھ اُٹھ کر جائیں' یا پھر یہ ہے کہ ہم انہیں اُن کے

1546- رواه أحمد 330/1، والترمذي: 3733، والحاكم 132/3.

تِسْعَةُ رَهْطٍ. فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ تُخَلِّينَا هَؤُلَاءِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَقُومُ مَعَكُمْ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحُ الْبَصَرِ قَالَ: فَانْتَبَذُوا فَتَحَدَّثُوا، فَلَا أَدْرِي مَا قَالُوا قَالَ: فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ: أُفٍّ وَتُفٍّ وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ، وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ. فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ قَالَ: وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ؟ قَالَ: فَجَاءَ وَهُوَ أَرْمَدُ، لَا يَكَادُ يُبْصِرُ قَالَ: فَنَفَثَ فِي عَيْنَيْهِ ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ. فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اُٹھ کر تمہارے ساتھ جاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: یہ اُس وقت کی بات ہے جب اُن کی بینائی سلامت تھی۔ پھر وہ لوگ اُٹھ کر گئے تو بات چیت کرنے لگے' مجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے کیا کہا' لیکن اسی دوران حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے آئے' وہ کہہ رہے تھے: اُف ہے اور تف ہے' یہ ایک ایسے شخص پر تنقید کر رہے ہیں جس میں دس خصوصیات ہیں' یہ ایک ایسے شخص پر تنقید کر رہے ہیں جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جسے اللہ تعالیٰ کبھی رسوا نہیں کرے گا' وہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے' اُس وقت ہر کوئی اس بات کا خواہش مند ہوا کہ اُس کا نام لیا جائے لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہیں! تو لوگوں نے بتایا کہ وہ رہائشی جگہ پر آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اُس کی جگہ آٹا پیس لیتا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اُن کی آنکھیں دُکھنے آئی ہوئی تھیں' وہ دیکھ نہیں سکتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن اُن کی آنکھ میں ڈالا اور پھر تین مرتبہ جھنڈے کو ہلایا اور وہ اُنہیں عطا کر دیا' اسی جنگ میں سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (قیدی ہو کر) آئی تھیں۔

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِسُورَةِ التَّوْبَةِ. ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَعَلَّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: لَا. وَلَكِنْ لَا يَذْهَبُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر نبی اکرم ﷺ نے سورۂ توبہ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (امیر حج بنا کر) بھیجا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کے پیچھے بھیجا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس اعلان (کی ذمہ داری) اُن سے

بِهَا إِلَّا رَجُلٌ هُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ

حاصل کر لی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یہی چاہتے ہیں)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! اس اعلان کو وہ شخص لے کر جا سکتا ہے جس کا مجھ سے تعلق ہو اور میرا اُس سے تعلق ہو۔

قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ: أَيُّكُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَقَالَ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا تھا: تم لوگوں میں سے کون دنیا اور آخرت میں میرا ساتھ دے گا؟ تو اُن لوگوں نے انکار کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ میں دنیا اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہوں گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے یہ فرمایا تھا: تم دنیا اور آخرت میں میرے ساتھی ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کپڑا لے کر حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم پر رکھا تھا اور پھر یہ آیت تلاوت کی تھی:

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الاحزاب: 33]

''اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک کر دے''۔

قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ فِي مَكَانِهِ قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَائِمٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کیا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کپڑا پہنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ سو گئے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مشرکین' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گھات میں تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس وقت سوئے ہوئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ شاید یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو اُنہوں نے فرمایا: اے اللہ کے نبی! حضرت

لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُونٍ فَأَدْرِكْهُ قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ، وَجَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْمِي بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يَرْمِي نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ. فَقَالُوا: كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ، وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ

علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بئر میمون کی طرف تشریف لے گئے ہیں' آپ اُن کے پاس چلے جائیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں چلے گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اُسی طرح پتھر پھینکے جاتے رہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پتھر پھینکے جاتے تھے' لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ چپ سادھ کر کپڑا لپیٹ کر لیٹے رہے' وہ صبح ہونے تک باہر نہیں نکلے' جب اُنہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو مشرکین نے کہا: تمہارے آقا کو جب ہم پتھر مارتے تھے تو وہ تکلیف کی وجہ سے بے چینی کا اظہار نہیں کرتے تھے جبکہ تم کر رہے تھے تو اسی سے ہمیں صورتِ حال کی تبدیلی کا اندازہ ہو گیا تھا۔

قَالَ: وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَخْرُجُ مَعَكَ. فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ نَبِيًّا. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ غزوۂ تبوک پر تشریف لے جانے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی' البتہ یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو' میرے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ میں جاؤں' یہ صرف اُس وقت ہو سکتا ہے جب تم میری جگہ پر موجود رہو۔

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي قَالَ: وَسَدَّ الْأَبْوَابَ مِنَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، وَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَهُوَ طَرِيقُهُ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا: تم میرے بعد ہر مؤمن کے ولی ہو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: علی کے مخصوص دروازہ کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے تھے کیونکہ مسجد اُن کا

راستہ تھا' اُن کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔

قَالَ: وَقَالَ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں' بے شک علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ. فَهَلْ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ؟ وَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ قَالَ لَهُ فِي حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ: وَكُنْتُ فَاعِلًا: وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہے! یعنی ان لوگوں سے جنہوں نے بیعت رضوان میں شرکت کی ہے اور اللہ تعالیٰ وہ بات جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں ہے' تو کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ وہ اُن لوگوں پر ناراض ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی تھی: آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اُس کی گردن اُڑا دوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تمہیں کیا معلوم! شاید اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف جھانک کر دیکھا ہو اور فرمایا ہو: تم جو مرضی عمل کرو' میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

1547- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَرْمَانِيُّ بْنُ عَمْرٍو، أَخُو مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَقَدْ كَانَتْ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن شداد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ میں اٹھارہ خصوصیات تھیں' اُن میں سے کوئی ایک بھی اُن میں ہوتی تو وہ اس کے ذریعہ نجات پا جاتے اور اُن کی تیرہ خصوصیات ایسی ہیں جو اُن کے علاوہ کسی اور میں نہیں ہیں۔

ثَمَانِيَ عَشْرَةَ مَنْقَبَةً. لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا وَاحِدَةٌ مِنْهَا نَجَا بِهَا، وَلَقَدْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ قَبْلَهُ

1548- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا نَزَلَتْ آيَةٌ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا} [البقرة: 104] إِلَّا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأْسُهَا وَشَرِيفُهَا وَأَمِيرُهَا. وَلَقَدْ عَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ آيٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا ذَكَرَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَّا بِخَيْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

یایھا الذین امنوا والی آیت صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی کیونکہ وہ تمام اہلِ ایمان کے سردار، اُن کے معزز فرد اور اُن کے امیر تھے اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی کئی آیات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر عتاب کیا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر صرف بھلائی کے حوالے سے کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَحَبَّةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَنَّ عَلِيًّا مُحِبٌّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنا

1549- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خارجہ بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

-1549 رواه البخاري: 2942 ومسلم: 2404.

عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ارشاد فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ

''میں جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہیں''۔

فَدَعَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَعْطَاهُ

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوا کر اُنہیں وہ جھنڈا عطا کر دیا۔

اللہ اور اُس کے رسول کے محب ومحبوب

1550- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ

''کل میں جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہیں''۔

فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: يَطْحَنُ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَرْضَى أَنْ يَطْحَنَ، فَأُتِيَ بِهِ فَدَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ

(جب اگلا دن آیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا: وہ آٹا پیس رہے ہیں' اُن میں سے کوئی بھی آٹا پیسنے پر راضی نہیں تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھنڈا اُن کے سپرد کیا' اسی جنگ میں سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (قیدی ہو کر آئی تھیں)۔

غزوۂ خیبر کا واقعہ

1551- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى يَدِ رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ

''میں جھنڈا اُس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ پر فتح نصیب کر دے گا''۔

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا قَالَ: فَقَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قُمْ فَدَفَعَ اللِّوَاءَ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ فَمَشَى هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ لِلْعَزْمَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَلَامَ أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا؛ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کبھی بھی امیر ہونے کو پسند نہیں کیا لیکن اُس دن میری خواہش تھی اور میں اُس کا اُمیدوار رہا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اُٹھو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا اُن کے حوالے کیا اور ارشاد فرمایا: تم جاؤ! اور جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں فتح نصیب نہ کرے تم پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ چل کر گئے پھر وہ ٹھہر گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید کے تحت اُنہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں کس بنیاد پر لوگوں کے ساتھ جنگ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن کے ساتھ اُس وقت تک لڑائی کرو جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں گے تو وہ تم سے اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ کر

1551- رواہ مسلم: 2405.

لیں گے، البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور اُن لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

1552- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَصْحَابَهُ. فَجَاءَ مُنْكَسِفًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَالِي اَرَاكُمْ تَنْهَزِمُونَ اَمَا اِنِّي سَاَبْعَثُ اِلَيْهِمْ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ. يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ فَتَشَرَّفَ لَهَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ فِي الْقَوْمِ فَلَمْ يَرَ فِيهِمْ عَلِيًّا. فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ اَرْمَدُ. ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَجِيءَ بِهِ يُقَادُ. فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ بِالشِّفَاءِ، وَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَمَا لَحِقَ بِهِ آخِرُ اَصْحَابِهِ حَتَّى فَتَحَ عَلَى اَوَّلِهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کو بھیجا لیکن وہ پسپا ہو کر واپس آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم پسپا ہو گئے ہو، اب میں اُن لوگوں کی طرف ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اُسے فتح نصیب کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب اس کی توقع کرتے رہے، (جب وقت آیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نظر نہیں آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا: یارسول اللہ! اُن کو آشوبِ چشم کی شکایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کو میرے پاس لے کر آؤ۔ اُنہیں ہاتھ پکڑ کر لایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی آنکھوں میں لعابِ دہن ڈالا، اُن کیلئے شفاء کی دعا کی اور اُنہیں جھنڈا عطا کیا، تو ابھی اُن کے آخری ساتھی اُن کے ساتھ جا کر نہیں ملے تھے کہ پہلے والوں کو فتح نصیب ہوگئی۔

چار آدمیوں سے محبت کا حکم

1553- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1553 رواه الترمذي:3720، وابن ماجه:149، وأحمد5/356، والحاكم 3/130.

زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ هُمْ؟ سَمِّهِمْ لَنَا؟ قَالَ: عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے چار افراد کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم دیا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون ہیں' آپ اُن کے نام ہمارے سامنے بیان کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُن میں سے ایک علی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا: اُس نے مجھے اُن کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور اُس نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ بھی (یعنی اللہ تعالیٰ بھی) ان سے محبت رکھتا ہے۔

1554- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ، وَإِنَّكَ يَا عَلِيُّ مِنْهُمْ، إِنَّكَ يَا عَلِيُّ مِنْهُمْ ثَلَاثًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بریدہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے چار افراد کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم دیا ہے' اُس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے' اور اے علی! تم ان میں سے ایک ہو' اے علی! تم ان میں سے ایک ہو۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

وہ چار افراد کون ہیں؟

1555- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اپنے اصحاب میں سے چار افراد کے ساتھ محبت

1554- انظر السابق.

1555- انظر: 1553.

أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أُحِبَّ أَرْبَعَةً مِنْ أَصْحَابِي، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ مِنْهُمْ، وَأَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ، وَالْفَارِسِيُّ، وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ

رکھوں اور اُسے نے مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک علی ہے (اس کے علاوہ) ابوذر غفاری' (سلمان) فارسی اور مقداد بن اسود ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا حکم

1556- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزَّنْجِيُّ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُحِبَّ عَلِيًّا، وَتُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ عَلِيًّا، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ عَلِيًّا، وَيُحِبُّ مَنْ يُحِبُّ عَلِيًّا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَنْ يُبْغِضُ عَلِيًّا؟ قَالَ: مَنْ يَحْمِلُ النَّاسَ عَلَى عَدَاوَتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھیں اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے اُس سے بھی محبت رکھیں' بے شک اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے اُس سے بھی محبت رکھتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اُس کے ساتھ عداوت رکھنے کی لوگوں کو ترغیب دے گا۔

1557- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

-1557 رواہ الترمذی: 3721 والحاکم 130/3.

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيهِ ابْنُ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ، فَاُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِرَجُلٍ تُحِبُّهُ يَاْكُلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّيْرِ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ. فَقُرِعَ الْبَابُ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: اَنَا عَلِيٌّ، فَقُلْتُ: اِنَّمَا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ، ثُمَّ عُدْتُ لِمَوْقِفِي. فَاَعَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّعْوَةَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِرَجُلٍ تُحِبُّهُ يَاْكُلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّيْرِ فَقُرِعَ الْبَابُ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: اَنَا عَلِيٌّ، فَقُلْتُ: قَلِيلًا، ثُمَّ عُدْتُ لِمَوْقِفِي. فَاَعَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّعْوَةَ، فَقُرِعَ الْبَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ يَا اَنَسُ فَفَتَحْتُ فَاِذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَاَكَلَ هُوَ وَهُوَ مِنْهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَسَمِعْتُ مِنْ قَوْمٍ ثِقَاتٍ: اَنَّهُ

قَالَ: اللّٰهُمَّ وَاَحِبَّهُ

ابن ابورجال نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں موجود تھا' آپ ﷺ کو (پکا ہوا) پرندہ تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لے کر آ جس کے ساتھ تُو محبت رکھتا ہو تا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ (کا گوشت) کھائے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے دعا کی: اے اللہ! وہ انصار سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہو۔ اسی دوران دروازہ کھٹکا' میں آیا' میں نے دریافت کیا: کون ہے؟ تو اُن صاحب نے جواب دیا: میں علی ہوں! میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ ابھی اندر تشریف لے گئے ہیں۔ پھر میں واپس اپنی جگہ پر آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ دعا کی اور فرمایا: اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لے کر آ جس سے تُو محبت رکھتا ہو تا کہ وہ میرے اس پرندہ (کا گوشت) کھائے۔ دروازہ پر دستک ہوئی' میں آیا' میں نے دریافت کیا: کون ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: میں علی ہوں! میں نے کہا: ٹھہر جائیں! پھر میں واپس اپنی جگہ پر آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے پھر دعا کی' پھر دروازہ پر دستک ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! دروازہ کھول دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے' اُنہوں نے اور نبی اکرم ﷺ نے اُس گوشت کو کھایا۔

محمد بن جعفر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ثقہ راویوں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا بھی کی تھی:

''اے اللہ! تُو اُس سے محبت رکھنا'' (یا اے اللہ! میں بھی اُس

سے محبت رکھتا ہوں)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

1558- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَيْرٍ جَبَلِيٍّ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ اُتِنِي بِرَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ

فَاِذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَعُ الْبَابَ. فَقَالَ اَنَسٌ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُولٌ قَالَ: فَكُنْتُ اُحِبُّ اَنْ يَكُونَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ اَتَى الثَّانِيَةَ. فَقَالَ اَنَسٌ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُولٌ، ثُمَّ اَتَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ: يَا اَنَسُ، اَدْخِلْهُ فَقَدْ عَنَيْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَللّٰهُمَّ اِلَيَّ، اَللّٰهُمَّ اِلَيَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پہاڑی پرندہ (پکا کر) لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لے کر آ! جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہوں''۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری خواہش یہ تھی کہ وہ انصار سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ دوبارہ آئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تیسری مرتبہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! اُسے اندر آنے دو' میں نے اُسی کو مراد لیا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! میری طرف! اے اللہ! میری طرف''۔

1559- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ أَيْمَنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرًا مَشْوِيًّا، فَقَالَ:

سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے ایک بھنا ہوا پرندہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفہ کے طور پر پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

اللّٰهُمَّ أَدْخِلْ عَلَيَّ مَنْ تُحِبُّهُ وَأُحِبُّهُ، يَأْكُلُ مَعِي

"اے اللہ! تُو میرے پاس اُس شخص کو لے آ! جس سے تُو محبت رکھتا ہو اور جس سے میں محبت رکھتا ہوں' تا کہ وہ شخص میرے ساتھ یہ کھائے"۔

فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ وَأَنَا عَلَى الْبَابِ يَوْمَئِذٍ، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شُغْلٍ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، ثُمَّ جَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَأْذَنَ، إِنَّهُ عَلَى حَاجَةٍ فَرَجَعَ، ثُمَّ جَاءَ الثَّالِثَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ فَدَخَلَ وَهُوَ مَوْضُوعٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَكَلَ مِنْهُ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ وَإِلَيَّ، وَاللّٰهُمَّ وَإِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے' اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' میں اُس وقت دروازہ پر موجود تھا' میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصروف ہیں۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میری یہ خواہش تھی کہ وہ انصار سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسری مرتبہ تشریف لائے اور اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' اُنہیں کوئی کام تھا' وہ چلے گئے' پھر وہ تیسری مرتبہ آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی آواز سنی تو فرمایا: اسے اندر آنے دو۔ وہ اندر تشریف لائے تو وہ کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھا ہوا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اُس میں سے کھایا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کہا: اے اللہ! میری طرف! اے اللہ! میری طرف!۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب شخصیات

1560- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جمیع بن عمیر' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ

1560- رواه الترمذي: 3873 وخرجه الألباني في الضعيفة: 1124.

حُمَيْدٍ، عَنْ جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهَا مَعَ أُمِّي وَأَنَا غُلَامٌ. فَذَكَرْتَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا رَأَيْتُ. رَجُلًا قَطُّ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ. وَلَا امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ

بات نقل کرتے ہیں:

میں اپنی والدہ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن دنوں کمسن لڑکا تھا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو یہ ارشاد فرمایا: میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اُن سے زیادہ محبوب ہو اور کوئی ایسی خاتون نہیں دیکھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اُن کی اہلیہ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ محبوب ہو۔

1561- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَمِيعٍ التَّيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَأَنَا غُلَامٌ. فَذَكَرْتُ لَهَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ. وَلَا امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جمیع تیمی بیان کرتے ہیں:

میں اپنی والدہ کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن دنوں کمسن لڑکا تھا' میری والدہ نے اُن کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اُن سے زیادہ محبوب ہو اور کوئی ایسی خاتون نہیں دیکھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اُن کی اہلیہ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ محبوب ہو۔

1561- انظر السابق.

بَابُ ذِكْرِ مَنْزِلَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہی نسبت ہونا جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی

1562- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: أَنبَأَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ. عَنِ الْأَجْلَحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ الْكِنْدِيِّ. عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. فَخَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُشَيِّعُهُ قَالَ: فَخَرَجَ عَلِيٌّ. فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهُ قَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کا نگران مقرر کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتے ہوئے تشریف لے گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی گریہ وزاری کو دیکھا تو فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت

1563- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے ہمیں ایک حدیث بیان کی' میں اُن کے والد (حضرت سعد بن ابی

1562- رواه البخاري:3706 ومسلم:4416 وابن أبي عاصم في السنة:1346 وأحمد 369/6.

1563- رواه مسلم:2404.

مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى اَبِيهِ فَقُلْتُ: حَدِيثٌ حَدَّثْتُهُ عَنْكَ حَدَّثَنِيهِ حِينَ اسْتَخْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: فَغَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهِ؟ فَكَرِهْتُ اَنْ اُخْبِرَهُ اَنَّ ابْنَهُ حَدَّثَنِيهِ فَيَغْضَبُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ تَخْرُجَ وَجْهًا اِلَّا وَاَنَا مَعَكَ. فَقَالَ: اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

وقاص رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: ایک حدیث آپ کے حوالے سے مجھے بیان کی گئی ہے' آپ وہ مجھے بیان کردیں جو اُس موقع کے بارے میں ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور بولے: تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں اُنہیں یہ بتاؤں کہ اُن کے صاحبزادے نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' ورنہ وہ اُس پر غصہ ہوں گے۔ پھر اُنہوں نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوۂ تبوک کے موقع پر تشریف لے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں اپنا نائب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میری یہ خواہش ہے کہ آپ جب بھی کسی جنگی مہم میں تشریف لے جائیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

1564- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

1564- رواہ مسلم:2404۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

''تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا''۔

1565- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ قَالَ: انا عَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ، عَنِ الْاَشْهَلِ، عَنْ سَعْدٍ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَنَّهُ اَتَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَخْرُجَ مَعَنَا؟ فَقَالَ سَعْدٌ: اُقَاتِلُ رَجُلًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ مَا قَالَ: فَقَالَ: مَا قَالَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی ؒ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اُن سے دریافت کیا:

آپ ہمارے ساتھ نکلتے کیوں نہیں ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں ایک ایسے شخص کے ساتھ جنگ کروں گا جس کے بارے میں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

''تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

قَالَ: مَنْ سَمِعَ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ لَوْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَاتَلْتُهُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ یہ بات کس نے سنی ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ بات میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہوتی تو میں اُن کے ساتھ لڑائی نہ کرتا۔

1566- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

1567- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

موسیٰ جہنی نے سیدہ فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

''تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا''۔

1568- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سَعْدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا:

اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

''تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا''۔

1569- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

''کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہ نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

حضرت علی کو اپنا بھائی قرار دینا

1570- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ الذَّارِعُ شَيْخٌ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْبَصْرَةِ مَعَ اَبِي الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ عَبْدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں بن فلاں کہاں ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے چہروں کو دیکھنا شروع کیا تو جو

اللهِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اَوْفَى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَهُ فَقَالَ: اَيْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ؟ فَجَعَلَ يَنْظُرُ فِي وجُوهِ اَصْحَابِهِ يَتَفَقَّدُهُمْ. وَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ حَتَّى تَوَافَرُوا عِنْدَهُ، فَذَكَرَ حَدِيثَ الْمُؤَاخَاةِ بَيْنَ اَصْحَابِهِ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَقَدْ ذَهَبَ رُوحِي وَانْقَطَعَ ظَهْرِي حِينَ رَاَيْتُكَ فَعَلْتَ بِاَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي، فَاِنْ كَانَ هَذَا مِنْ سَخَطٍ مِنْكَ عَلَيَّ فَلَكَ الْعُتْبَى وَالْكَرَامَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا اَخَّرْتُكَ اِلَّا لِنَفْسِي، فَاَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَذَكَرَ الْحَدِيثَ اِلَى آخِرِهِ

غیر موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو پیغام دے کر بلواتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ اکٹھے ہو گئے' اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان کس طرح بھائی چارہ قائم کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میری روح نکلنے لگی تھی اور میری کمر ٹوٹنے لگی تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تمام اصحاب کے ساتھ یہ کام کرلیا ہے اور میرے ساتھ نہیں کیا' اگر تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے کوئی ناراضگی ہے تو عزت اور شرف آپ کے ساتھ مخصوص ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں نے تمہیں صرف اپنے لیے رکھا ہے' تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا..... اُس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَمَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا تذکرہ: "میں جس کا مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے' میں جس کا ولی ہوں' علی بھی اُس کا ولی ہے"

1571- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

1571- رواہ أحمد 347/5، والحاکم 110/3، وخرجه الألبانی فی الصحیحة 336/4۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

''من کنت مولاہ'' کے مختلف طرق

1572- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً. فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْتُهُ إِلَيْهِ قَالَ: فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى قَالَ:

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا' مجھے اُن سے کچھ شکایات پیدا ہوئیں' جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُن کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اُٹھایا اور ارشاد فرمایا: کیا میں اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جان سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں جس کا مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

1573- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو بسطام' جو اسامہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

1572- انظر السابق۔

مَرْزُوقٍ، عَنْ أَبِي بِسْطَامٍ مَوْلَى أُسَامَةَ قَالَ: كَانَ بَيْنَ أُسَامَةَ وَبَيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُنَازَعَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت اسامہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا عَلِيُّ، وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّهُ

''اے علی! اللہ کی قسم! میں اس سے محبت رکھتا ہوں''۔

يَعْنِي أُسَامَةَ فَكَأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ تھے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس سے پریشانی ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا أُسَامَةُ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''اے اسامہ! جس کا میں مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

1574- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

1575- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: بَيْنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ریاح بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحن میں بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا جس پر سفر کے نشانات تھے' اُس نے کہا: آپ

1575- رواہ أحمد 416/5، وقال الهيثمي في المجمع 104/9.

جَالِسٌ فِي الرَّحَبَةِ؛ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَفْرِجُوا لَهُ، فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

پر سلام ہو! اے میرے آقا! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کیلئے کشادگی پیدا کرو۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

1576- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

غدیر خم کا واقعہ

1577- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ، بِغَدِيرِ خُمٍّ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خِبَاءٍ أَوْ فُسْطَاطٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں:

میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُنہوں نے بتایا: ہم غدیر خم کے مقام پر جحفہ میں موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیمہ سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ تین مرتبہ اشارہ کر کے کہا: ادھر آ ؤ! ادھر آ ؤ! ادھر آ ؤ۔ وہاں خزاعہ' مزینہ' جہینہ' اسلم اور غفار قبیلوں سے

فَقَالَ بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: هَلُمَّ، هَلُمَّ، هَلُمَّ وَثَمَّ نَاسٌ مِنْ خُزَاعَةَ، وَمُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، وَأَسْلَمَ، وَغِفَارٍ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى قَالَ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

تعلق رکھنے والے افراد موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: کیا میں تمام اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

1578- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْفُسْطَاطِ فَسَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى قَالَ:

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

میمون ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' دور سے ایک شخص اُن کے پاس آیا' اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمام اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

18 صحابہ کرام کی گواہی

1579- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمیر بن کعب بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا' اُنہوں نے لوگوں کو اللہ کا

1578- رواہ الحاکم 109/3.

مُصَرِّفٍ، عَنْ عَمِيرَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

فَقَامَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

واسطہ دے کر یہ دریافت کیا کہ کس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

تو 18 حضرات کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ وَالَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَتَوَلَّاهُ، وَدُعَائِهِ بِهِ عَلَى مَنْ عَادَاهُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو دعا دی ہے جو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ سے دوستی رکھتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے خلاف دعائے ضرر کی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھتا ہو

1580- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس کا میں مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے' اے اللہ! تو

1580- رواہ أحمد 368/4 وخرجه الألباني في الصحيحة 335/4.

وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے"۔

نبی اکرم ﷺ کی دعا

1581- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ الشَّيْبَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُعَلَّى الْاَدَمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ نَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ، فَاَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِمْنَ، وَقَالَ: كَاَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَاَجَبْتُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: اللهُ مَوْلَايَ، وَاَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ کیا' آپ ﷺ کے حکم کے تحت سواریاں رُک گئیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے بلایا تو مجھے جواب دیا گیا (یعنی میری بات کو سننے کیلئے آ گئے)۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مؤمن کا مولا ہوں اور جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے' اے اللہ! تُو اُس سے محبت رکھ جو اِس سے محبت رکھتا ہو اور اُس سے دشمنی رکھ جو اِس سے دشمنی رکھتا ہو''۔

فَقِيلَ لِزَيْدٍ: اَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعَ اُذُنَايَ، وَاَبْصَرَ عَيْنَايَ، وَمَا بَقِيَ فِي الدَّوْحَاتِ رَجُلٌ وَاحِدٌ اِلَّا قَدْ سَمِعَهُ بِاُذُنَيْهِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا آپ نے خود اللہ کے رسول ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میرے دونوں کانوں نے یہ بات سنی ہے' میری دو آنکھیں (نبی اکرم ﷺ کو) دیکھ رہی تھیں اور اُس وقت وہاں موجود ہر شخص نے

1581- رواه أحمد 370/4 والحاكم 109/3.

وَرَآهُ بِعَيْنَيْهِ

اپنے کانوں کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کو سنا اور اپنی آنکھوں کے ذریعہ آپ کو دیکھا (جب آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی)۔

1582- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِغَدِيرِ خُمٍّ نُودِيَ فِينَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَكُسِحَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ هَذَا مَوْلَى مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ (مکہ سے واپس) آ رہے تھے یہاں تک کہ جب ہم غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو ہمارے درمیان اعلان کیا گیا: اکٹھے ہو جاؤ۔ نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے نیچے ٹھہرے' آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمام اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں ہر مؤمن کے نزدیک اُس کی جان سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی اُس کا مولا ہے جس کا میں مولا ہوں' اے اللہ! تو اُس سے محبت رکھنا جو اس سے محبت رکھے اور اُس سے دشمنی رکھنا جو اس سے دشمنی رکھے۔

فَلَقِيَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: هَنِيئًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو وہ بولے: اے ابوطالب کے صاحبزادے! آپ کو مبارک ہو! آپ صبح و شام ہر مؤمن کے مولا ہیں۔

1582- رواه أحمد 281/4، وابن ماجه: 116.

1583- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الدَّهَّانُ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَهُوَ يَقُولُ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے غدیرخم کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں تمام اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے' اے اللہ! تُو اُس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے''۔

1584- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو عَمْرٍو الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَاسِمٍ الْكِنْدِيُّ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ عُرْفَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هَذَا وَلِيِّي، وَأَنَا وَلِيُّهُ. اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. فَقَدْ وَالَيْتُ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادَيْتُ مَنْ عَادَاهُ

''یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں' اے اللہ! تُو اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے کیونکہ جو اس سے محبت رکھے گا میں اُس سے محبت

رکھوں گا اور جو اس سے دشمنی رکھے گا میں اُس سے دشمنی رکھوں گا''۔

1585- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَاذَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

''جس کا میں ولی ہوں' اُس کا علی بھی ولی ہے' اے اللہ! تو اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان

1586- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ صُبَيْحٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَلِحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سے یہ فرمایا تھا:

أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ

''میں اُس سے دشمنی رکھوں گا جو تم سے دشمنی رکھے گا اور اُس کے ساتھ ٹھیک رہوں گا جو تمہارے ساتھ ٹھیک رہے گا''۔

1587- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1586 رواہ الترمذی:3869،وابن ماجہ:145،والحاکم 149/3۔

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَحَّافِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سے یہ فرمایا تھا:

أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ

''میں اُس سے لڑائی رکھوں گا جو تم سے لڑائی رکھے گا اور اُس کے ساتھ ٹھیک رہوں گا جو تمہارے ساتھ ٹھیک رہے گا''۔

بَابُ ذِكْرِ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا مُنَافِقٌ وَالْمُؤْذِي لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمُؤْذِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ عہد کہ کوئی مومن ہی اُن سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی اُن سے بغض رکھے گا، نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچانے والا درحقیقت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے والا ہوگا

1588- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَيَحْيَى بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہارے ساتھ کوئی

1588- رواہ مسلم:78، والترمذی:3718، وابن ماجہ:114.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تمہارے ساتھ بغض رکھے گا۔

کوئی مؤمن ہی حضرت علی سے محبت رکھے گا

1589- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، أَنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ إِلَيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''اُس ذات کی قسم جس نے دانہ کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے! اُمّی نبی نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

1590- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْأَخْنَسِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

1589- انظر السابق۔

1590- رواہ أحمد 292/6، والترمذی: 3719، وخرجه الألبانی فی ضعیف الجامع: 6330۔

مَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

"کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا"۔

1591- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِي الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم انصار سے تعلق رکھنے والے افراد' منافقین کو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچان لیتے تھے۔

کوئی منافق ہی حضرت علی سے بغض رکھے گا

1592- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِينَا مَعْشَرِ الْأَنْصَارِ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم اپنے' یعنی انصار کے گروہ کے درمیان منافق لوگوں کو صرف اس طریقہ سے پہچانتے تھے کہ وہ لوگ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے کی مذمت

1593- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں:

1593- رواه أحمد 323/6، والحاكم 121/3، وضعفه الألباني في ضعيف الجامع: 5618.

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِي: أَيُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟ فَقُلْتُ: مَعَاذَ اللهِ، أَوْ سُبْحَانَ اللهِ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي

میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم لوگوں کے درمیان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہا جاتا ہے؟ میں نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! یا میں نے سبحان اللہ کہا' یا اس کی مانند کوئی کلمہ کہا۔ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس نے علی کو بُرا کہا اُس نے مجھے بُرا کہا''۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

1594- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ بْنِ أَخِي زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَتْ: مِنَ الَّذِينَ يُسَبُّ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللهِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: أَلَيْسَ يُقَالُ: فَعَلَ اللهُ بِعَلِيٍّ وَبِمَنْ يُحِبُّ عَلِيًّا؟ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ

یزید بن ابوزیاد' جو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں حج کیلئے گیا تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھی حاضر ہوا' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے جواب دیا: اہلِ کوفہ سے ہے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُن لوگوں سے ہے جن کے درمیان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نے کسی شخص کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہتے ہوئے نہیں سنا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا یہ بات نہیں کہی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ کرے اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت رکھتا ہو اُس کے ساتھ یہ کرے' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے محبت رکھتے تھے۔

حضرت عمرو بن شاس کا واقعہ

1595- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ هَارُونُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1595 رواه أحمد 483/3، والحاكم 122/3.

يُوسُفَ قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذَلِكَ حَتَّى وَجَدْتُ عَلَيْهِ فِي نَفْسِي، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَكَوْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ يَوْمًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَبَدَّنِي بِعَيْنَيْهِ يَقُولُ: حَدَّدَ النَّظَرَ إِلَيَّ حَتَّى إِذَا جَلَسْتُ قَالَ: يَا عَمْرُو، أَمَا وَاللهِ لَقَدْ آذَيْتَنِي قَالَ: قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أُوذِيَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ:

مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمرو بن شاس اسلمی رضی اللہ عنہ، جنہیں صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یمن کیلئے روانہ ہوا، سفر کے دوران مجھے اُن کی طرف سے کچھ زیادتی محسوس ہوئی، جس کی وجہ سے مجھے اُن کے خلاف کچھ غصہ تھا، جب ہم مدینہ منورہ واپس آئے تو میں نے مسجد میں اُن کی شکایت کر دی، اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملی۔ ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں آنکھوں کے ساتھ میری طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ جب میں بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! اللہ کی قسم! تم نے مجھے اذیت پہنچائی ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں آپ کو اذیت پہنچاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے علی کو اذیت پہنچائی اُس نے مجھے اذیت پہنچائی''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا واقعہ

1596- حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ مَا كُفَّ بَصَرُهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ. فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ؛ يَسُبُّونَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَهُوَ يَقُودُهُ: رُدَّنِي إِلَيْهِمْ. فَقَالَ: أَيُّكُمُ السَّابُّ اللهَ؟ قَالُوا: سُبْحَانَ اللهِ؛ مَا فِينَا أَحَدٌ يَسُبُّ اللهَ قَالَ: فَأَيُّكُمُ السَّابُّ رَسُولَ اللهِ؟ قَالُوا: وَاللهِ مَا فِينَا أَحَدٌ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ قَالَ: فَأَيُّكُمُ السَّابُّ عَلِيًّا؟ قَالُوا: أَمَّا هَذَا فَقَدْ كَانَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

میں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' اُس وقت اُن کی بینائی رخصت ہو چکی تھی' وہ مکہ میں موجود تھے' زمزم کے چبوترے کے پاس موجود کچھ اہلِ شام کے پاس سے اُن کا گزر ہوا جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بُرا کہہ رہے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سعید بن جبیر سے فرمایا جو اُنہیں ساتھ لے کر چل رہے تھے کہ تم مجھے اُن لوگوں کے پاس واپس لے کر جاؤ۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگوں میں سے کون ایسا ہے جو اللہ کو بُرا کہتا ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! ہمارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اللہ کو بُرا کہتا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہتا ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود نہیں ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہتا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتا ہے؟ اُنہوں نے کہا: ہاں! ایسا ہوتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللهَ. وَمَنْ سَبَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكَبَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَنْخِرَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

''جو شخص علی کو بُرا کہے اُس نے مجھے بُرا کہا اور جس نے مجھے بُرا کہا اُس نے اللہ کو بُرا کہا اور جو شخص اللہ کو بُرا کہے گا اللہ تعالیٰ اُسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا''۔

ثُمَّ وَلَّى عَنْهُمْ فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّ مَا رَأَيْتَهُمْ صَنَعُوا؟ فَقُلْتُ:

پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُن لوگوں کو چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے

دریافت کیا: اے میرے بیٹے! تم نے اُن لوگوں کو کیا کرتے ہوئے دیکھا؟ (یعنی اُن لوگوں کا ردِ عمل کیا تھا؟) تو میں نے کہا: (یعنی یہ اشعار سنائے:)

يَا اَبَتِ نَظَرُوا اِلَيْكَ بِاَعْيُنٍ مُحْمَرَّةٍ نَظَرَ التُّيُوسِ اِلَى شِفَارِ الْجَازِرِ.

''اے اباجان! وہ آپ کی طرف سرخ آنکھوں کے ساتھ یوں دیکھ رہے تھے جس طرح ذبح ہونے والا جانور قصائی کی چھری کی طرف دیکھتا ہے''۔

قَالَ: زِدْنِي يَا بُنَيَّ. قُلْتُ:

اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! مزید کوئی تبصرہ کرو؟ میں نے کہا:

خُزْرَ الْعُيُونِ مُنَكِّسِي اَذْقَانِهِمْ. نَظَرَ الذَّلِيلِ اِلَى الْعَزِيزِ الْقَاهِرِ.

''اُن کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں اور ٹھوڑیاں جھکی ہوئی تھیں اور وہ ایک ذلیل شخص کی نظروں کے ساتھ ایک غالب اور زبردست شخص کی طرف دیکھ رہے تھے''۔

قَالَ: زِدْنِي يَا بُنَيَّ. قُلْتُ: لَيْسَ عِنْدِي زِيَادَةٌ يَا اَبَتِ غَيْرَ الَّذِي قُلْتُ قَالَ: لَكِنْ عِنْدِي زِيَادَةٌ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے میرے بیٹے! مزید کچھ کہو۔ میں نے کہا: اباجان! میرے پاس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے جو میں نے بیان کیا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن میرے پاس ایک ہے:

اَحْيَاؤُهُمْ خِزْيٌ عَلَى اَمْوَاتِهِمْ. الْبَاقُونَ فَضِيحَةٌ لِلْغَابِرِ

''اُن کے زندہ لوگ اُن کے مرحومین کیلئے رسوائی کا باعث ہیں اور جو باقی بچ گئے ہیں وہ بعد میں آنے والوں کیلئے فضیحت کا باعث ہوں گے''۔

محبتِ رسول کا جھوٹا گمان

1597- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا عَلِيُّ، مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُكَ فَقَدْ كَذَبَ

فرمایا:

''اے علی! جو شخص یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور وہ تم سے بغض رکھتا ہو تو وہ جھوٹ بولتا ہے''۔

1598- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: لَقِيتُ ابْنَ ابْنٍ لِعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يُبْغِضُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاعْلَمْ أَنَّ أَصْلَهُ يَهُودِيٌّ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيقَةِ آلِ فُلَانٍ، فَقَالَ: الْآنَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: الْآنَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: الْآنَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا فَطَلَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَلَسَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں:

میری ملاقات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے ہوئی' اُنہوں نے فرمایا: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہو تو یہ بات جان لو کہ وہ اصل میں یہودی ہو گا۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ میرے والد نے میرے دادا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم بنوفلاں کے باغ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی یہاں سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی یہاں سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' اے اللہ! تُو اُسے علی بنا دے! اے اللہ! تُو اُسے علی بنا دے! اے اللہ! تُو اُسے علی بنا دے۔ (یعنی اللہ کرے کہ وہ علی ہی ہو)'' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔

1599- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1598- رواه أحمد 380/3.

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق بیان کرتے ہیں:

میں نے سعید بن وہب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کیا تو پانچ یا چھ صحابہ کرام کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

محبانِ علی کیلئے دعا

1600- وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا ذَا مُرٍّ وَزَادَ فِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، أَوْ قَالَ أَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهُ

اسی سند کے ساتھ ابواسحاق کا یہ بیان منقول ہے: میں نے عمرو نامی راوی کو سنا کہ جب اُنہوں نے یہ روایت بیان کی تو اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! تُو اُس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے اور اُس کی مدد کرنا جو اس کی مدد کرے اور اُس سے محبت کرنا جو اس سے محبت کرے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ ﷺ نے فرمایا: تُو اُس سے بغض رکھنا جو اس سے بغض رکھے''

1601- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ قَنَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّهْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَرَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مصعب بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں اور میرے ساتھ دو آدمی مسجد میں موجود تھے' اُن دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بولنا شروع کیا تو نبی

فَتَنَاوَلَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضْبَانَ. أَعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ. فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللهِ. مِنْ غَضَبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ کے عالم میں تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے سے مجھے غصہ کا اندازہ ہو گیا' میں نے کہا: میں اللہ کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا لِي وَلَكُمْ مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي. مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

''میرا تم لوگوں کے ساتھ کیا واسطہ! جو شخص علی کو اذیت پہنچائے اُس نے مجھے اذیت پہنچائی' جو شخص علی کو اذیت پہنچائے اُس نے مجھے اذیت پہنچائی' جو شخص علی کو اذیت پہنچائے اُس نے مجھے اذیت پہنچائی''۔

تین قسم کے افراد سے اظہارِ لاتعلقی

1602- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْعُكْلِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ. بُغْضُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. وَنَصَبٌ لِأَهْلِ بَيْتِي. وَمَنْ قَالَ الْإِيمَانَ كَلَامٌ

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اُس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' علی بن ابوطالب سے بغض رکھنا' میرے اہلِ بیت کے خلاف کھڑے ہونا اور جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ ایمان' کلام (یعنی صرف زبانی اقرار) کا نام ہے''۔

1603- أَنْبَأَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1602- رواہ الدیلمی: 2459.

مُوسَى بْنِ زَنْجُوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ أَسْلَمَ الْمَكِّيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ: أَخَذَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ عَنْهُ بِيَدِي فِي هَذَا الْمَكَانِ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا الطُّفَيْلِ، لَوْ أَنِّي ضَرَبْتُ أَنْفَ الْمُؤْمِنِ بِخَشَبَةٍ مَا أَبْغَضَنِي أَبَدًا، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخَذَ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِينَ بِحُبِّي، وَأَخَذَ مِيثَاقَ الْمُنَافِقِينَ بِبُغْضِي، فَلَا يُبْغِضُنِي مُؤْمِنٌ أَبَدًا، وَلَا يُحِبُّنِي مُنَافِقٌ أَبَدًا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوطفیل بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اس جگہ میرا ہاتھ پکڑ اور مجھ سے فرمایا: اے ابوطفیل! اگر میں کسی مؤمن کی ناک پر لکڑی مار دوں تو بھی وہ مجھ سے کبھی بغض نہیں رکھے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان سے مجھ سے محبت رکھنے کا پختہ عہد لیا ہے اور اُس نے منافقین سے مجھ سے بغض رکھنے کا پختہ عہد لیا ہے تو کوئی مؤمن کبھی مجھ سے بغض نہیں رکھے گا اور کوئی منافق کبھی مجھ سے محبت نہیں رکھے گا۔

1604- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى جَنْبِهِ، إِذْ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں موجود تھے' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ} [النمل: 62]

''کون اُس مجبور کی دعا سنتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے اور پریشانی کو دور کر دیتا ہے' اُس نے تمہیں زمین میں وارث بنایا ہے''۔

قَالَ: فَارْتَعَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسم پر کپکپی طاری

فَاَمْسَکَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَلِیُّ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ قَرَأْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَخَشِيتُ اَنْ اُبْتَلَى بِهَا، فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِي، فَاَصَابَنِي مَا رَاَيْتَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ

ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں پکڑا اور فرمایا: اے علی! تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے یہ آیت تلاوت کی ہے' مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں اس (یعنی حکومت) میں مبتلا نہ ہو جاؤں' اُس کے بعد مجھے خود پر قابو نہ رہا تو آپ نے میری وہ صورتِ حال ملاحظہ فرمائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! تمہارے ساتھ کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا۔

قَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ: قَالَ لَنَا اَبُو بَكْرٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ خَلَفٍ: جَاءَنِي جَعْفَرٌ الطَّيَالِسِيُّ يَسْاَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ

ابن مخلد بیان کرتے ہیں: ابوبکر' یعنی محمد بن خلف نے ہم سے کہا: جعفر طیالسی اس حدیث کے بارے میں مجھ سے دریافت کرنے کیلئے میرے پاس آئے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: يَعْنِي مِنْ صِفَةِ الْمُؤْمِنِينَ الْعُقَلَاءِ الَّذِينَ قَدْ اُرِيدَ بِهِمْ خَيْرٌ صِحَّةُ الْمَوَدَّةِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلِاَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَّ عَلَى ذَلِكَ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یعنی عقلمند مؤمنین کی صفت یہ ہے' جن کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا گیا ہو کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہوں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت سے محبت رکھتے ہوں گے' قرآن وسنت اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔

محمد بن حنفیہ کا بیان

1605- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْعَلَّافُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلْمَانَ الْاَزْرَقِ، عَنْ اَبِي عُمَرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ' اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

مَوْلَى بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِي هَذِهِ الْآيَةِ
{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا} [مریم: 96]
لَا تَلْقَى مُؤْمِنًا إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل کیے عنقریب رحمٰن اُن کیلئے محبت بنا دے گا''۔
محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: تم جس بھی مؤمن سے ملو گے اُس کے دل میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی محبت موجود ہو گی۔

1606- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مَوْلَى بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:
{سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا}
[مریم: 96]
قَالَ: لَا تَلْقَى مُؤْمِنًا إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلِأَهْلِ بَيْتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
محمد بن حنفیہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:
(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)
''عنقریب رحمٰن اُن کیلئے محبت بنا دے گا''۔
محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: تم جس بھی مؤمن سے ملو گے اُس کے دل میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی محبت موجود ہو گی اور اُن کے اہلِ بیت کی محبت موجود ہو گی' اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

بَابُ ذِكْرِ مَا أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ وَتَوْفِيقِ الصَّوَابِ فِي الْقَضَاءِ، وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ بِالسَّدَادِ وَالتَّوْفِيقِ

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو جو علم اور حکمت اور فیصلہ کرتے ہوئے درستگی کی توفیق عطا کیے گئے ہیں ان کا تذکرہ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن کیلئے درست رہنے اور توفیق نصیب ہونے کی دعا کرنا

1607- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ شُجَاعٍ أَبُو مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَحْرٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا مَدِينَةُ الْفِقْهِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا

''میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے''

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں سمجھ بوجھ کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے''۔

1608- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ الْفَضْلِ الْعَنَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ عُمَرُ بْنُ الرُّومِيِّ قَالَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

- أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے' جو شخص اس شہر

1607- رواہ الترمذی: 3725 والحاکم 126/3 ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 349/1۔

اَرَادَهَا آتَاهَا مِنْ بَابِهَا

میں آنا چاہتا ہے وہ دروازہ کی طرف سے آئے گا"۔

قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ:

اِنَّ بَيْنَ اَضْلَاعِي لَعِلْمًا كَثِيرًا

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میری پسلیوں کے درمیان بہت سا علم موجود ہے۔

1609- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا

"میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علی کیلئے دعا

1610- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِي سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عِيسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ قَالَ: لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ. اِنَّكَ تُرْسِلُنِي اِلَى قَوْمٍ وَيَسْاَلُونِي وَلَا عِلْمَ لِي قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اہلِ یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہے ہیں، وہ مجھ سے مختلف سوال کریں گے تو میرے پاس تو علم موجود نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھا اور پھر ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ؛ فَاِذَا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ

"بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو ہدایت نصیب کر دے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا' جب تمہارے سامنے دو مخالف

الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ، كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءَ

فریق آ کر بیٹھیں تو تم اُس وقت فیصلہ نہ دینا جب تک کہ تم دوسرے فریق کو بھی نہ سن لو جس طرح تم نے پہلے فریق کو سنا ہے' یہ اس بات کیلئے زیادہ مناسب ہوگا کہ فیصلہ تمہارے سامنے واضح ہو جائے"۔

قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد میں مسلسل فیصلے دیتا رہا ہوں اور اُس کے بعد مجھے کبھی بھی فیصلہ دینے میں شک لاحق نہیں ہوا۔

1611- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَيْسَ أُحْسِنُ الْقَضَاءَ. فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تاکہ میں اُن لوگوں کے درمیان فیصلے دیا کروں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اچھے طریقہ سے فیصلہ نہیں دے سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْقَضَاءَ

"اے اللہ! اسے فیصلہ کرنے کا علم عطا فرما"۔

ثُمَّ قَالَ:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عَلِّمْهُمُ الشَّرَائِعَ وَالسُّنَنَ وَانْهَهُمْ عَنِ الدُّبَّا وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ

"تم اُن لوگوں کو شرعی احکام اور سنتوں کی تعلیم دینا اور اُنہیں دباء' حنتم' نقیر اور مزفت استعمال کرنے سے منع کرنا"۔

1612- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1612- رواه أبو داؤد: 3582، والترمذي: 1331، وأحمد 149/1، والحاكم 93/4

حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي شَابٌّ وَتَبْعَثُنِي اِلَى اَقْوَامٍ ذَوِي اَسْنَانٍ قَالَ فَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ، ثُمَّ قَالَ:

اِذَا اَتَاكَ الْخَصْمَانِ فَسَمِعْتَ اَحَدَهُمَا فَلَا تَقْضِيَنَّ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ، فَاِنَّهُ اَثْبَتُ لَكَ

فَمَا اخْتَلَفَ عَلَيَّ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقَضَاءُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قاضی بنا کر بھیجا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نوجوان آدمی ہوں اور آپ مجھے سمجھدار لوگوں کی طرف بھجوا رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کچھ دعائیں کیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تمہارے سامنے دو مقابل فریق آئیں اور تم اُن میں سے ایک کو سن لو تو اُس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تک تم دوسرے کو بھی نہ سن لو' یہ تمہارے لیے زیادہ مناسب رہے گا''۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اُس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں کبھی اُلجھن نہیں ہوئی۔

1613- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: اِنَّكَ تَبْعَثُنِي اِلَى قَوْمٍ هُمْ اَسَنُّ مِنِّي، فَكَيْفَ اَقْضِي بَيْنَهُمْ؟ قَالَ:

فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے لوگوں کی طرف بھیج رہے ہیں جو مجھ سے عمر میں بڑے ہیں تو میں اُن کے درمیان کیسے فیصلے کروں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ٹھیک رکھے گا اور تمہارے دل کی رہنمائی کرے گا''۔

1614- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1613 انظر السابق۔
-1614 انظر:1612۔

زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ حُبْشِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ شُيُوخٍ ذَوِي أَسْنَانٍ، وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أُصِيبَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھجوا رہے ہیں جہاں بوڑھے اور عمر رسیدہ لوگ موجود ہوں گے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں ٹھیک نہیں رہ سکوں گا (یعنی فیصلہ کرنے میں غلطی ہوسکتی ہے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ

''اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو درست رکھے گا اور تمہارے دل کی رہنمائی کرے گا''۔

حضرت علی سب سے بڑے قاضی ہیں

1615- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ سُلَيْمٍ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ

''میری اُمت کے بارے میں' میری اُمت میں سے سب سے زیادہ رحمدل' ابوبکر ہے' اور اللہ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ قوی' عمر ہے اور فیصلہ کرنے کے بارے میں سب سے بہتر' علی

ہے اور سب سے زیادہ حیاء والا عثمان ہے''۔
اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

مختلف صحابہ کرام کے انفرادی فضائل

1616- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي يَعْنِي يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَهُوَ ابْنُ سَلْمٍ الطَّوِيلُ الْمَدَائِنِيُّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ أَرْحَمَ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَهَا أَبُو بَكْرٍ، وَأَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَعْلَمُ النَّاسِ بِحَلَالِ اللهِ وَحَرَامِهِ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ وِعَاءٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَلْمَانُ عِلْمٌ لَا يُدْرَكُ

''اس اُمت کیلئے اس اُمت میں سب سے زیادہ رحمدل ابوبکر ہے' اللہ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ قوی عمر ہے' سب سے زیادہ حیاء والا عثمان ہے' سب سے زیادہ بہتر فیصلہ دینے والا علی ہے' اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا عالم اُبی بن کعب ہے' علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے' اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے' اللہ تعالیٰ کی حلال قرار دی ہوئی چیزوں اور حرام قرار دی ہوئی چیزوں کا لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبل ہے اور ابوہریرہ علم کا برتن ہے اور سلمان ایک ایسا علم ہے جس تک نہیں پہنچا جا سکتا''۔

وَذَكَرَ صِدْقَ أَبِي ذَرٍّ

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر

غفاری رضی اللہ عنہ کے سچے ہونے کا بھی ذکر کیا۔

1617- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ الدَّبَّاغُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الصُّدَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ صَاعِدٍ فِي حَدِيثٍ قَبْلَهُ، وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، عَنْ أَبِي مِحْجَنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابومحجن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَرْأَفَ النَّاسِ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَأَقْوَاهَا بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عُمَرُ، وَأَشَدُّهَا حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَعْلَمُهَا بِقَضَاءٍ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأَعْلَمُهَا بِحِسَابِ الْفَرَائِضِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''اس اُمت کے بارے میں لوگوں میں سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق ہے اللہ تعالیٰ کے معاملہ کے بارے میں سب سے زیادہ قوی عمر ہے سب سے زیادہ حیاء والا عثمان ہے اور فیصلہ دینے کے بارے میں سب سے بڑا عالم علی بن ابوطالب ہے علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْعَافِيَةِ مِنَ الْبَلَاءِ مَعَ الْمَغْفِرَةِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا کرنا کہ وہ آزمائش سے عافیت میں رہیں اور اُنہیں مغفرت بھی نصیب ہو

1618- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُبَارَكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ يَعْنِي الْحَنَّاطَ عَنْ نُصَيْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

-1618 رواه أحمد 92/1، وابن أبي عاصم في السنة: 1317۔

الْقُرَادِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهُنَّ تُغْفَرُ لَكَ ذُنُوبُكَ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، اَوْ مِثْلَ عَدَدِ الذَّرِّ مَعَ اَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؛

''کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ اگر تم اُنہیں پڑھ لو تو تمہارے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی چاہے وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) خواہ وہ ذرّوں کی تعداد جتنے ہوں' باوجودیکہ تمہاری پہلے ہی مغفرت ہو چکی ہو' (وہ کلمات یہ ہیں:)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بردبار ہے' کرم کرنے والا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے' میں اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں جو سات آسمانوں کا پروردگار ہے اور عظیم عرش کا پروردگار ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے دعائے شفاء

1619- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، وَالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَجَمِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں بیمار ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کیلئے میرے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ چکا ہے تو مجھے راحت نصیب فرما اور اگر آزمائش اور شدت کا معاملہ ہو

1619- رواہ أحمد 83/1، والترمذی: 3559، وضعفہ الألبانی فی المشکاۃ: 6098۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي. فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي حَضَرَ فَأَرِحْنِي، وَإِنْ كَانَ الْبَلَاءُ وَالشِّدَّةُ فَصَبِّرْنِي، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَخَفِّفْ عَنِّي. فَقَالَ: أَعِدْ. كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ أَوْ رِجْلَهُ عَلَى بَطْنِي ثُمَّ قَالَ:

اللّٰهُمَّ اشْفِهِ

فَمَا سَقِمْتُ بَعْدُ

تو مجھے صبر نصیب فرما اور اگر زندگی باقی ہے تو مجھے صحت نصیب فرما۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دوبارہ کہو! تم نے کیا کہا ہے؟ میں نے بتایا کہ میں نے یہ یہ کلمات کہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک یا قدم مبارک میرے پیٹ پر رکھا اور پھر دعا کی:

''اے اللہ! اسے شفاء نصیب فرما''۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اُس کے بعد میں کبھی بیمار نہیں ہوا۔

جنابِ ابوطالب کا انتقال

1620- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ عَمَّكَ مَاتَ قَالَ: فَاذْهَبْ فَوَارِهِ، وَلَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب جنابِ ابوطالب کا انتقال ہوا تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: آپ کے چچا انتقال کر گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ' اُنہیں دفن کر دو اور جب تک میرے پاس نہیں آتے کوئی اور کام نہ کرنا۔ میں گیا' میں نے اُنہیں دفن کیا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں نے اُنہیں دفن کر دیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا' تو میں نے غسل کیا۔

1620- رواه أبو داؤد: 3214، والنسائي: 190، وأحمد 97/1.

تُحدِثُ شَيْئًا حَتّٰى تَأْتِيَنِي. فَذَهَبْتُ فَوَارَيْتُهُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: قَدْ وَارَيْتُهُ فَاَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ.

زَادَ وَكِيعٌ قَالَ: فَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا اَحَبَّ اَنَّ لِيَ بِهِنَّ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ

وکیع نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اتنی دعائیں دیں کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ اُن کے عوض میں مجھے روئے زمین پر موجود سب کچھ مل جائے۔

روایت کے اضافی الفاظ

1621- وَحَدَّثَنَا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَزَادَ: ثُمَّ دَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ هُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دعائیں دیں جو میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

بَابُ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَتْلِ الْخَوَارِجِ وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَكْرَمَهُ بِقِتَالِهِمْ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خارجیوں کے قتل کرنے کا حکم دینا' نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ مرتبہ عطا کیا کہ وہ اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کریں

1622- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: میں دریا کے پار حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' جب خارجیوں کو قتل کیا گیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اُن لوگوں کے درمیان ایک

1621- انظر السابق۔

1622- رواه مسلم:156۔

سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّهْرَ، فَلَمَّا قُتِلَتِ الْخَوَارِجُ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ فِيهِمْ رَجُلًا مُخْدَجَ الْيَدِ أَوْ مُؤْدَنَ الْيَدِ أَوْ مُثْدَّنَ الْيَدِ قَالَ: فَنَظَرُوا فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا وَقَلِّبُوا الْقَتْلَى قَالَ: فَاسْتَخْرَجُوا رَجُلًا آدَمَ مُثْدَّنَ يَدِهِ الْيُمْنَى، كَأَنَّهَا ثَدْيُ الْمَرْأَةِ، فَلَمَّا رَآهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَشَكَرَ اللهَ الَّذِي وَلَّاهُ قَتْلَهُمْ، وَالَّذِي أَكْرَمَهُ بِقِتَالِهِمْ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا سَبَقَ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَرَامَةِ لِمَنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ قَالَ عُبَيْدَةُ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَشَيْءٌ بَلَغَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

شخص موجود ہوگا جس کا ایک بازو چھوٹا ہوگا' (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں نے جائزہ لیا لیکن اُنہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی' پھر اُنہوں نے ارشاد فرمایا: تم لوگ غور سے دیکھو اور مقتولین کو اُلٹ پلٹ کر دیکھو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُن لوگوں نے ایک شخص کو نکالا جو گندمی رنگت کا تھا اور اُس کا دایاں بازو چھوٹا سا تھا' یوں جیسے وہ عورت کی چھاتی ہوتی ہے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے ملاحظہ فرمایا تو اُنہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ موقع دیا کہ وہ اُن لوگوں کو قتل کریں اور اُن کو یہ مرتبہ دیا کہ وہ اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کریں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم خوش فہمی کا شکار ہو جاؤ گے تو میں تمہیں یہ بتاتا کہ نبی اکرم ﷺ کی زبانی اس بارے میں اُن لوگوں کی کیا فضیلت بیان ہو چکی ہے جو اُن (خارجی) لوگوں کے ساتھ جنگ کریں گے۔ عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے آپ تک کوئی روایت پہنچی ہے' یا آپ نے یہ بات خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! ربِ کعبہ کی قسم! میں نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

خوارج کے ساتھ جنگ

1623- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّهْرَ. فَلَمَّا قُتِلَ أَهْلُ النَّهْرِ قَالَ: إِنَّ فِيهِمْ رَجُلًا مُوْدَنَ الْيَدِ، أَوْ مُثْدَنَ الْيَدِ، أَوْ مُخْدَجَ الْيَدِ. فَالْتَمِسُوهُ. فَلَمْ يَجِدُوهُ. ثُمَّ قَالَ: الْتَمِسُوهُ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: فَالْتَمِسُوهُ فَالْتَمَسُوهُ فَوَجَدُوهُ فِي وَهْدَةٍ وَالْقَتْلَى عَلَيْهِ قَالَ: وَكَانَتْ يَدَهُ إِذَا مُدَّتِ امْتَدَّتْ مِثْلَ يَدَهُ الْأُخْرَى. وَإِذَا أُرْخِيَتْ دَخَلَتْ وَلَيْسَ فِيهَا عَظْمٌ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْعِصَابَةَ الَّتِي قَتَلْتُهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُبَيْدَةُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. مَرَّتَيْنِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دریا کے کنارے موجود تھا جب اُن لوگوں کو قتل کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے درمیان ایک ایسا شخص موجود ہوگا جس کا بازو چھوٹا ہوگا۔ لوگوں نے اُسے تلاش کیا لیکن وہ اُنہیں نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اُسے تلاش کرو۔ لوگوں نے تلاش کیا لیکن وہ اُنہیں نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں سے فرمایا: تم لوگ اُسے تلاش کرو۔ تو لوگوں کو وہ مل گیا' اُس کے اوپر دیگر مقتولین پڑے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس کا ہاتھ ایسا تھا کہ اگر اُسے کھینچا جائے تو دوسرے ہاتھ جتنا لمبا ہو جاتا تھا لیکن جب اُسے ڈھیلا چھوڑ دیا جائے تو اندر چلا جاتا تھا' اُس ہاتھ میں ہڈی نہیں تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ زیادہ خوش فہمی کا شکار ہو جاؤ گے تو میں تمہیں بتاتا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس گروہ کے بارے میں کیا وعدہ کیا ہے جو ان لوگوں کو قتل کرے گا اور یہ وعدہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: عبیدہ نے اُن سے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی خود یہ بات سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! رب کعبہ کی قسم۔ یہ بات اُنہوں نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

1624- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جندب بیان کرتے ہیں:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے ساتھ جنگ کی تو

الْعَامِرِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْخَوَارِجَ، نَظَرْتُ إِلَى وُجُوهِهِمْ وَإِلَى شَمَائِلِهِمْ فَشَكَكْتُ فِي قِتَالِهِمْ. فَتَنَحَّيْتُ عَنِ الْعَسْكَرِ غَيْرَ بَعِيدٍ. فَنَزَلْتُ عَنْ دَابَّتِي وَرَكَزْتُ رُمْحِي، وَوَضَعْتُ دِرْعِي تَحْتِي، وَعَلَّقْتُ تُرْسِي مُسْتَتِرًا بِهِ مِنَ الشَّمْسِ. وَأَنَا مُعْتَزِلٌ عَنِ الْعَسْكَرِ نَاحِيَةً. إِذْ طَلَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَالِي وَلَهُ. أَنَا أَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَجِيءُ إِلَيَّ. فَقَالَ لِي: يَا جُنْدُبُ. مَا لَكَ فِي هَذَا الْمَكَانِ تَنَحَّيْتَ عَنِ الْعَسْكَرِ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. أَصَابَنِي وَعْكٌ فَشَقَّ عَلَيَّ الْغُبَارُ فَلَمْ أَسْتَطِعِ الْوُقُوفَ. قَالَ: فَقَالَ لِي: أَمَا بَلَغَكَ مَا لِلْعَبْدِ فِي غُبَارِ الْعَسْكَرِ مِنَ الْأَجْرِ. ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ فَنَزَلَ. فَأَخَذْتُ بِرَأْسِ دَابَّتِهِ. وَقَعَدَ فَقَعَدْتُ. فَأَخَذْتُ التُّرْسَ بِيَدِي. فَسَتَرْتُهُ مِنَ الشَّمْسِ قَالَ: فَوَاللهِ إِنِّي لَقَاعِدٌ إِذْ جَاءَ فَارِسٌ يَرْكُضُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ قَطَعُوا الْجِسْرَ ذَاهِبِينَ قَالَ: فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: إِنَّ مَصَارِعَهُمْ دُونَ النَّهْرِ قَالَ: وَإِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَخْبَرَهُ

میں نے خارجیوں کی ظاہری شکل وصورت اور اُن کی عادات واطوار کا جائزہ لیا تو اُن کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار ہو گیا' میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے) لشکر سے ہٹ گیا اور زیادہ دور نہیں گیا' میں اپنی سواری سے اُتر گیا اور اپنا نیزہ میں نے زمین میں گاڑ دیا' اپنی زرہ اُتار کر اپنے نیچے رکھ لی اور اپنی ڈھال لٹکا لی تا کہ اُس کے ذریعہ دھوپ سے بچ سکوں' میں لشکر سے ہٹ کے ایک کونے میں موجود تھا' اسی دوران امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر پر سوار ہو کر تشریف لائے' میں نے سوچا کہ یہ میرے پاس کہاں آ رہے ہیں' میں ان سے بھاگنا چاہ رہا ہوں اور یہ میرے پاس آ رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: جندب! تم اس جگہ کیوں موجود ہو؟ کیا تم لشکر سے ہٹ گئے ہو؟ میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! مجھے درد ہو رہا ہے اور غبار مجھے گراں گزر رہا ہے' اس لیے میں وہاں نہیں ٹھہر سکا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ لشکر کے غبار کی وجہ سے آدمی کو کتنا اجر نصیب ہوتا ہے! پھر اُنہوں نے اپنی ٹانگ موڑی اور سواری سے نیچے اُتر آئے۔ میں نے اُن کے خچر کا سر پکڑ لیا' وہ بیٹھے تو میں بھی بیٹھ گیا' میں نے اپنی ڈھال ہاتھ میں پکڑ لی تا کہ اُنہیں دھوپ سے بچاؤں۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں ابھی وہاں بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک گھڑ سوار گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! وہ لوگ بھاگ رہے ہیں اور پل پار کرنے والے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اُن لوگوں کو دریا کے اس طرف ہی قتل ہونا چاہیے۔ وہ شخص جس نے اُنہیں یہ خبر دی تھی' ابھی وہ وہاں ٹھہرا ہوا تھا' اسی

عِنْدَهُ وَاقِفٌ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ وَاللهِ عَبَرُوا فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ قَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ مَصَارِعَهُمْ دُونَ النَّهْرِ قَالَ: فَجَاءَ فَارِسٌ آخَرُ يَرْكُضُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي بَعَثَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَجَعُوا، ثُمَّ جَاءَ النَّاسُ فَقَالُوا: قَدْ رَجَعُوا، حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَتَسَاقَطُونَ فِي الْمَاءِ زِحَامًا عَلَى الْعُبُورِ، ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا جَاءَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ صَفُّوا الصُّفُوفَ وَرَمَوْا فِينَا وَقَدْ جَرَحُوا فُلَانًا، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَذَا حِينَ طَابَ الْقِتَالُ قَالَ: فَوَثَبَ فَقَعَدَ عَلَى بَغْلَتِهِ، فَقُمْتُ إِلَى سِلَاحِي فَلَبِسْتُهُ، ثُمَّ شَدَدْتُهُ عَلَيَّ، ثُمَّ قَعَدْتُ عَلَى فَرَسِي، وَأَخَذْتُ رُمْحِي، ثُمَّ خَرَجْتُ، فَلَا وَاللهِ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ شَرِيكٍ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ قَالَ: الظُّهْرَ حَتَّى قَتَلْتُ بِيَدِي سَبْعِينَ

1625- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ،

دوران ایک اور شخص آیا اور بولا: امیرالمؤمنین! اللہ کی قسم! اُنہوں نے دریا پار کرلیا ہے اور اُن میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اُنہیں دریا کے اس طرف ہی مرنا چاہیے۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران ایک اور گھڑسوار ایڑ لگاتا ہوا آیا اور بولا: اے امیرالمؤمنین! اُس ذات کی قسم جس نے اپنے نبی کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! وہ لوگ واپس لوٹ رہے ہیں۔ پھر کچھ اور لوگ آئے اور اُنہوں نے بھی یہ بتایا کہ وہ لوگ واپس آ رہے ہیں یہاں تک کہ وہ دریا کو عبور کرتے ہوئے اُس میں گرنے لگے۔ پھر ایک اور شخص آیا اور بولا: اے امیرالمؤمنین! اُن لوگوں نے صفیں بنالی ہیں اور ہماری طرف تیراندازی بھی کی ہے اور فلاں کو زخمی بھی کر دیا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب ٹھیک طرح سے لڑائی ہوگی۔ پھر وہ اُچھل کر کھڑے ہوئے اور اپنے خچر پر بیٹھ گئے، میں بھی اپنے ہتھیاروں کی طرف بڑھا، میں نے اُنہیں پہن لیا، اپنے اوپر باندھ لیا اور اپنے گھوڑے پر بیٹھ گیا، میں نے اپنا نیزہ لیا۔ اللہ کی قسم! اے عبداللہ بن شریک! میں وہاں سے نکلا اور عصر کی نماز ادا کرنے سے پہلے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) ظہر کی نماز ادا کرنے سے پہلے میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ ستر افراد مار دیے تھے۔

ابورافع بیان کرتے ہیں: جب حروریوں نے خروج کیا تو یہ لوگ پہلے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، انہوں نے کہا: ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہوسکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے! بات حق ہے لیکن اُس کے ذریعہ باطل مفہوم

1625- رواہ مسلم: 1066.

عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ، لَمَّا خَرَجُوا وَهُمْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالُوا: لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَجَلْ، كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ. إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ أُنَاسًا إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ. يَقُولُونَ الْحَقَّ لَا يُجَاوِزُ هَذَا مِنْهُمْ. وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ. أَبْغَضُ خَلْقِ اللهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. فِيهِمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ، أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ. فَلَمَّا قَاتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْظُرُوا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا. فَقَالَ: ارْجِعُوا، فَوَاللهِ مَا كَذَبْتُ، وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ عَلِيًّا حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ: أَنَا حَضَرْتُ ذَلِكَ مِنْهُمْ

مراد لیا جا رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کی صفت بیان کی تھی اور میں اُن لوگوں کی صفت کو پہچانتا ہوں' وہ لوگ حق بات کہیں گے لیکن وہ حق بات اُن کے یہاں سے آگے نہیں جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ ہوں گے' ان میں ایک سیاہ فام شخص ہوگا جس کا ایک بازو بکری کے تھن کی طرح ہوگا' یا چھاتی کی طرح ہو گا' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ جائزہ لو (یعنی اُس شخص کو تلاش کرو)۔ لوگوں نے تلاش کیا لیکن وہ اُنہیں نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ واپس جاؤ' اللہ کی قسم! نہ تو میں غلط بیانی کر رہا ہوں اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے۔ ایسا دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ہوا' پھر اُن لوگوں کو ایک ویرانے میں ایسا شخص مل گیا' وہ اُس کی لاش کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا۔ عبید اللہ بن ابورافع بیان کرتے ہیں: میں اُس وقت وہاں موجود تھا۔

1626- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبید اللہ بن ابورافع بیان کرتے ہیں:

جب حروریوں نے خروج کیا تو یہ لوگ پہلے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

الْحَرُوْرِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُمْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ سَوَاءً

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تحقیق

1627- أَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَأَلْتُ: سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ أَصْحَابِ النَّهْرِ؟ فَقَالَ: ثنا مَسْرُوقٌ قَالَ: سَأَلَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْهُمْ، فَقَالَتْ: هَلْ أَبْصَرْتَ أَنْتَ الرَّجُلَ الَّذِي يَذْكُرُونَ ذَا الثُّدَيَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَمْ أَرَهُ، وَلَكِنْ قَدْ شَهِدَ عِنْدِي مَنْ قَدْ رَآهُ قَالَتْ: فَإِذَا قَدِمْتَ الْأَرْضَ فَاكْتُبْ إِلَيَّ بِشَهَادَةِ نَفَرٍ قَدْ رَأَوْهُ أُمَنَاءَ قَالَ: فَجِئْتُ وَالنَّاسُ أَشْيَاعٌ قَالَ: فَكَلَّمْتُ مِنْ كُلِّ سُبْعٍ عَشَرَةً مِمَّنْ قَدْ رَآهُ قَالَ: فَقُلْتُ: كُلُّ هَؤُلَاءِ عَدْلٌ رِضًى، فَقَالَتْ: قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا فَإِنَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ أَنَّهُ أَصَابَهُ بِمِصْرَ

یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے نہر والے لوگوں (یعنی خارجیوں) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مسروق نے ہمیں یہ بات بیان کی ہے' وہ کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے اُن لوگوں کے بارے میں دریافت کیا' اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے خود اُس شخص کو دیکھا تھا جس کے بارے میں لوگ ذکر کرتے ہیں کہ وہ چھاتی والا تھا۔ میں نے کہا: میں نے اُسے نہیں دیکھا لیکن اُس شخص نے میرے سامنے اس بارے میں گواہی دی ہے جس نے اُسے دیکھا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم اپنے علاقے میں واپس جاؤ تو کچھ لوگوں کی گواہی تحریر کر کے میری طرف بھجوانا' جن لوگوں نے اُسے دیکھا ہو اور جو لوگ امین ہوں۔ مسروق بیان کرتے ہیں: میں واپس آیا' وہاں بہت سے لوگ موجود تھے' میں نے اُن سب میں سے سترہ ایسے افراد کے ساتھ بات چیت کی جنہوں نے ایسے شخص کو دیکھا تھا' میں نے کہا: یہ سب لوگ عادل اور پسندیدہ ہیں۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو برباد کرے! اُس نے تو مجھے خط میں یہ لکھا تھا کہ اُس نے ایسے شخص کو مصر میں قتل کیا ہے۔

1628- قَالَ إِسْمَاعِيلُ: قَالَ يَزِيدُ: وَحَدَّثَنِي مَنْ، سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

یزید بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بیان کی ہے جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّهُمْ شِرَارُ أُمَّتِي، يَقْتُلُهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي

''وہ لوگ میری اُمت کے بدترین لوگ ہوں گے اور اُنہیں میری اُمت کے بہترین لوگ قتل کریں گے''۔

ثُمَّ قَالَتْ: مَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَا كَانَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَأَحْمَائِهَا

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان صرف وہ اختلافات ہیں جو کسی خاتون اور اُس کے سسرالی عزیزوں کے درمیان ہوتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ جَوَامِعِ فَضْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الشَّرِيفَةِ الْكَرِيمَةِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اُن مختلف فضائل کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ' اُس کے رسول ﷺ اور اہلِ ایمان کے نزدیک معزز اور عمدہ ہیں

1629- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَامُوا، فَخَرَجُوا وَجَلَسَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلَمَّا خَرَجُوا تَلَاوَمُوا، فَقَالُوا: مَا أَخْرَجَنَا فَرَجَعُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنَا أَخْرَجْتُكُمْ وَأَدْخَلْتُهُ، وَلَا أَدْخَلْتُهُ وَأَخْرَجْتُكُمْ، بَلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا' آپ ﷺ کے پاس کچھ اور افراد بھی موجود تھے' اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دوسرے لوگ اُٹھ کر باہر چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے' جب یہ لوگ باہر گئے تو انہوں نے ایک دوسرے کو ملامت کی اور بولے: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں باہر تو نہیں نکالا تھا۔ یہ لوگ واپس آ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ تو میں نے تمہیں نکالا تھا اور اُسے داخل کیا تھا اور نہ ہی میں نے اُسے داخل کیا تھا اور تمہیں نکالا تھا' بلکہ

اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَخْرَجَكُمْ وَاَدْخَلَهُ

اللہ تعالیٰ نے تمہیں نکالا تھا اور اُسے داخل کیا تھا۔

1630- وَاَنْبَاَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيحِ يُكْنَى بِاَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فَقَالَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ تَحْتِ هَذَا الصُّورِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَهَنَّئُوهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ تَحْتِ هَذَا الصُّورِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَهَنَّئُوهُ، بِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ تَحْتِ هَذَا الصُّورِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا فَدَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کھجور کے چھوٹے درخت کے نیچے سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے' نبی اکرم ﷺ کے فرمان کی بنیاد پر لوگوں نے اُنہیں مبارکباد دی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کھجور کے چھوٹے درخت کے نیچے سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا جو جنتی ہوگا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے' نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے حوالے سے لوگوں نے اُنہیں بھی مبارکباد دی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کھجور کے چھوٹے درخت کے نیچے سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' پھر آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اگر تُو چاہے تو اُسے علی کو بنا دے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آئے۔

1631- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکل کر انصار کی ایک خاتون کے ہاں گئے' ہم اُس خاتون کے باغ میں بیٹھ گئے' نبی اکرم ﷺ

1630- رواہ أحمد 380/3.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَجَلَسْنَا فِي نَخْلٍ لَهَا. فَقَالَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ: وَجَعَلَ يَنْظُرُ بَيْنَ النَّخْلِ وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا فَطَلَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجوروں کے درختوں کے درمیان دیکھنا شروع کیا اور فرمایا: اے اللہ! اگر تو چاہے تو اُسے علی بنا دے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علی کو بشارت

1632- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ الْاَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكِلَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيَتَبَدَّى اِلَيْكَ وَاَنْتَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ تَشَاءُ فِي قُصُورِكَ، وَاَزْوَاجِكَ وَخَدَمِكَ. فَلَا تَعْدِلُ رُؤْيَتَهُ عِنْدَكَ شَيْئًا مِمَّا اَنْتَ فِيهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''بے شک تمہارا پروردگار تمہارے سامنے ظاہر ہوگا جب تم جنت میں ہو گے' تم جہاں چاہو گے اپنے محلات' اپنی بیویوں اور اپنے خادموں میں رہو گے اور تمہیں جو کچھ بھی نعمتیں حاصل ہوں گی وہ تمہارے نزدیک پروردگار کے دیدار کے برابر نہیں ہوں گی''۔

1633- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: اَنْبَاَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي حَفْصٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَمِيرَةَ الطُّفَاوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْمُونٌ الْكُرْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور ہم مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزر رہے تھے' ہمارا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کتنا عمدہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللهُ عَنْهُ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذٌ بِيَدِى وَنَحْنُ نَمْشِي فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ؛ إِذْ مَرَرْنَا بِحَدِيقَةٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَحْسَنَهَا. فَقَالَ: إِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنَ مِنْهَا ثُمَّ مَرَرْنَا بِأُخْرَى فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَحْسَنَهَا فَقَالَ: إِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنَ مِنْهَا حَتَّى مَرَرْنَا بِتِسْعِ حَدَائِقَ، كُلُّهَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْسَنَهَا. فَيَقُولُ: إِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنَ مِنْهَا

نے ارشاد فرمایا: تمہیں جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت (باغ) نصیب ہوگا۔ پھر ہم ایک اور (باغ) کے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کتنا خوبصورت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت ملے گا۔ یہاں تک کہ ہم نو باغات کے پاس سے گزرے سب کے بارے میں میں نے یہی کہا کہ یارسول اللہ! یہ کتنا خوبصورت ہے اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت (باغ) ملے گا۔

جنت کا تین آدمیوں کی مشتاق ہونا

1634- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَشْتَاقُ الْجَنَّةُ إِلَى عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَسَلْمَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جنت، علی، عمار اور سلمان کی مشتاق ہے"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اظہارِ حقیقت

1635- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1634 رواه الترمذي: 3798.

-1635 رواه الترمذي: 3873، وخرجه الألباني في الضعيفة: 1124.

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَمِيعٍ التَّيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَأَنَا غُلَامٌ فَذَكَرْتُ لَهَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَلَا امْرَأَةً كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق شیبانی نے جمیع تیمی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں اپنی والدہ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن دنوں بچہ تھا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے میری والدہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو نبی اکرم ﷺ کے نزدیک اُن سے زیادہ محبوب ہو اور ایسی کوئی خاتون نہیں دیکھی جو نبی اکرم ﷺ کے نزدیک اُن کی اہلیہ (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ محبوب ہو۔

1636- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ: دَخَلْتُ إِلَيْهَا مَعَ أُمِّي وَأَنَا غُلَامٌ فَذَكَرْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَلَا امْرَأَةً كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جمیع بن عمیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن دنوں بچہ تھا' ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو اللہ کے رسول ﷺ کے نزدیک اُن سے زیادہ محبوب ہو اور ایسی کوئی خاتون نہیں دیکھی جو اللہ کے رسول ﷺ کے نزدیک اُن کی اہلیہ (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ محبوب ہو۔

1636- انظر السابق.

1637- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْدِيُّ، عَنْ مَعْرُوفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَنْ إِذَا اسْتَرْشَدْتُمُوهُ لَمْ تَضِلُّوا وَلَمْ تَهْلَكُوا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: هُوَ هَذَا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَالِسٌ، ثُمَّ قَالَ: وَازْرُوهُ، وَنَاصِحُوهُ، وَصَدِّقُوهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَرَنِي بِمَا قُلْتُ لَكُمْ

''کیا میں تمہاری راہنمائی اُس چیز کی طرف نہ کروں کہ جب تم اس سے راہنمائی حاصل کرو گے تو تم گمراہ نہیں ہو گے اور ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے۔ اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما تھے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کا ساتھ دو اس کی خیر خواہی کرو اور اس کی تصدیق کرو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: میں نے جو تمہیں کہا ہے اس کے بارے میں جبریل علیہ السلام نے مجھے کہنے کیلئے کہا ہے۔

حضرت علیؓ دنیا و آخرت میں سردار ہیں

1638- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاهِرِ بْنِ يَحْيَى الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جُمَيْعٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

اَیْ بُنَیَّةُ، اقْنَعِي بِابْنِ عَمِّكِ، فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ حَقًّا لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا، وَسَيِّدًا فِي الْآخِرَةِ

"اے میری بیٹی! تم اپنے چچازاد پر قناعت کرو! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ہمراہ حق طور پر مبعوث کیا ہے! میں نے تمہاری شادی اُس شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا میں سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہوگا"۔

حضرت علی کا جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہونا

1639- أَنْبَانَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَابِقٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا عَلِيُّ، أَنْتَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ، يَا عَلِيُّ أَنْتَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ، يَا عَلِيُّ أَنْتَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ

"اے علی! تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے، اے علی! تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے، اے علی! تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے"۔

قَالَهَا ثَلَاثًا

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

1640- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ وَيُقَالُ: عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ذَكَرُوا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا إِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جو اپنے گھر کی چھت پر حضرت جبریل علیہ السلام کے قدموں کی آہٹ سنا کرتا تھا۔

وَطِئَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِهِ

1641- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قُلْنَا: بَلَى قَالَ: خِيَارُكُمُ الْمُوفُونَ الْمُطَيِّبُونَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْخَفِيَّ التَّقِيَّ قَالَ: وَمَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: الْحَقُّ مَعَ ذَا، الْحَقُّ مَعَ ذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک گھر میں موجود تھے' کچھ مہاجرین تھے اور کچھ انصار تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں! ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو عہد پورا کرتے ہوں اور پاکیزہ ہوں' بے شک اللہ تعالیٰ پوشیدہ رہنے والے' پرہیزگار شخص سے محبت رکھتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق اس کے ساتھ ہوگا' حق اس کے ساتھ ہوگا۔

حضرت ابوایوب انصاری کی نقل کردہ روایت

1642- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْأَشْقَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْعَبْدِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا: أَتَيْنَا أَبَا أَيُّوبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے عزت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کی طرف وحی کی تو وہ آپ کے دروازے پر

الْاَنْصَارِیَّ فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَكْرَمَكَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَوْحَى اِلَى رَاحِلَتِهِ فَبَرَكَتْ عَلَى بَابِكَ. فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَيْفَكَ. فَضِيلَةٌ فَضَّلَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا، ثُمَّ خَرَجْتَ تُقَاتِلُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرْحَبًا بِكُمَا وَاَهْلًا. اِنِّي اُقْسِمُ لَكُمَا بِاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي اَنْتُمَا فِيهِ. وَمَا فِي الْبَيْتِ غَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَالِسٌ عَنْ يَمِينِهِ. وَاَنَا قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ. اِذْ حُرِّكَ الْبَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَنَسُ. اُنْظُرْ مَنْ بِالْبَابِ فَخَرَجَ فَنَظَرَ وَرَجَعَ فَقَالَ: هَذَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ قَالَ اَبُو اَيُّوبَ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا اَنَسُ. افْتَحْ لِعَمَّارٍ الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ فَفَتَحَ اَنَسٌ الْبَابَ. فَدَخَلَ عَمَّارٌ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحَّبَ بِهِ. وَقَالَ: يَا عَمَّارُ اِنَّهُ سَيَكُونُ فِي اُمَّتِي بَعْدِي هَنَاتٌ وَاخْتِلَافٌ حَتَّى يَخْتَلِفَ السَّيْفُ بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

بیٹھ گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے مہمان بن گئے' یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے' پھر آپ نکلے اور آپ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں کو خوش آمدید ہے! میں تم دونوں کے سامنے اللہ کے نام کی قسم اُٹھا کر یہ کہتا ہوں کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں موجود تھے جس گھر میں تم دونوں اس وقت موجود ہو' اور اُس وقت گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی موجود نہیں تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا تھا' اسی دوران دروازے میں حرکت ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! دیکھو! دروازے پر کون ہے؟ وہ گئے' اُنہوں نے دیکھا اور واپس آئے اور بولے: حضرت عمار بن یاسر ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے انس! تم عمار کیلئے دروازہ کھول دو جو طیب اور مطیب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھول دیا تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ اندر آئے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام کا جواب دیا اور اُنہیں خوش آمدید کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! میرے بعد میری اُمت میں اختلافات ہوں گے یہاں تک کہ اُن کے درمیان تلواریں نکل آئیں گے' وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے' جب تم یہ صورتِ حال دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ تم اُس شخص کے ساتھ رہو جو میرے دائیں طرف موجود ہے۔ نبی

وَيَتَبَرَّأُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، فَإِذَا رَأَيْتَ ذَلِكَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الَّذِي عَنْ يَمِينِي يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِنْ سَلَكَ كُلُّهُمْ وَادِيًا وَسَلَكَ عَلِيٌّ وَادِيًا فَاسْلُكْ وَادِي عَلِيٍّ، وَخَلِّ النَّاسَ طُرًّا، يَا عَمَّارُ، إِنَّ عَلِيًّا لَا يَرُدُّكَ عَنْ هُدًى، يَا عَمَّارُ، إِنَّ طَاعَةَ عَلِيٍّ طَاعَتِي، وَطَاعَتِي مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) اگر سب لوگ ایک وادی میں چلیں اور علی ایک وادی میں چلے تو تم نے علی والی وادی میں چلنا ہے اور لوگوں کو چھوڑ دینا ہے اے عمار! علی تمہیں ہدایت سے نہیں ہٹائے گا اے عمار! علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علی کیلئے خصوصی دعا

1643- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ عَلَيَّ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: قُمْ يَا عَلِيُّ، مَا سَأَلْتُ اللَّهَ تَعَالَى لِنَفْسِي شَيْئًا، إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ، وَمَا سَأَلْتُهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَانِي؛ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں بیمار ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ نے اپنا کپڑا میرے اوپر ڈالا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' جب آپ نماز ادا کر کے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! اُٹھ جاؤ' میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کیلئے جو کچھ بھی مانگا ہے اُس کی مانند تمہارے لیے بھی مانگا ہے اور میں نے اُس سے جو چیز بھی مانگی وہ اُس نے مجھے عطا کر دی' البتہ اُس نے یہ فرمایا ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہوگی۔

حضرت علی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم

1644- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1643- رواه ابن أبي عاصم في السنة: 1313، وضعفه الألباني في الضعيفة 254/3.

عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُدْنِيَكَ وَلَا أُقْصِيَكَ، وَأَنْ أُعَلِّمَكَ وَلَا أَجْفُوكَ، حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أُطِيعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ، وَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَعِيَ عَنِّي

''اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ رہوں' تمہیں دور نہ کروں' میں تمہیں تعلیم دوں' تمہارے ساتھ سختی نہ کروں اور مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ میں تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کروں اور تم پر یہ بات لازم ہے کہ تم مجھ سے (علم کی باتیں سیکھ کر) محفوظ رکھو''۔

آیتِ تطہیر کا مصداق کون ہے؟

1645- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ عَمْرَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ قَالَتْ: قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ: أَنْتِ عَمْرَةُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ يَا أُمَّتَاهُ، أَلَا تُخْبِرِينِي عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي أُصِيبَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا، فَمُحِبٌّ وَغَيْرُ مُحِبٍّ؟ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرہ ہمدانیہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں:

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے دریافت کیا: تم عمرہ ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے امی جان! کیا آپ ہمیں اُن صاحب کے بارے میں نہیں بتائیں گی جنہیں ہمارے درمیان شہید کر دیا گیا' کچھ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں اور کچھ لوگ محبت نہیں کرتے ہیں۔ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

1645- رواه الترمذي: 3203، رواه أحمد 304/6، رواه مسلم: 2424.

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الاحزاب: 33]

وَمَا فِي الْبَيْتِ إِلَّا جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ: أَنْتِ مِنْ صَالِحِي نِسَائِي قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا عَمْرَةُ. فَلَوْ قَالَ: نَعَمْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ

"بے شک اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اے اہلِ بیت! اور تمہیں اچھی طرح سے پاک و صاف کر دے"۔

اُس وقت گھر میں حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم موجود تھے اور میں موجود تھی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بھی اہلِ بیت میں سے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ہماری بہترین خواتین میں سے ایک ہو۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اے عمرہ! اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت یہ فرما دیتے کہ جی ہاں! تو یہ چیز میرے نزدیک ہر اُس چیز سے زیادہ محبوب ہوتی جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے (یعنی پوری دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی)۔

1646- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ إِدْرِيسَ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: مَا خَالَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَحَقَّ مِنْهُ. وَمَا قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَّا فِي أَوَانِ قِيَامِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن سالم بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ادریس کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت جس نے بھی کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس کے مقابلے میں حق پر تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف اُسی صورت میں کھڑے ہوئے جب اُن کے کھڑے ہونے کا موقع تھا۔

1647- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں:

جس نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بحث کرنے کی

يَعْنِي الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: مَا حَاجَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَحَدٌ إِلَّا حَجَّهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کوشش کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس پر غالب آ گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیروی ہدایت ہے

1648- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهُذَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي، وَيَمُوتُ مِيتَتِي، وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى غَرَسَ قَصَبَاتِهَا بِيَدِهِ، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَإِنَّهُ لَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ هُدًى، وَلَنْ يُدْخِلَكُمْ فِي ضَلَالَةٍ

''جو شخص میری زندگی کے مطابق جینا چاہتا ہے اور میری موت کی طرح مرنا چاہتا ہے اور اُس جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے جس کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اُس کے درخت اپنے دستِ قدرت سے لگائے ہیں' تو اُس شخص کو علی بن ابوطالب سے محبت رکھنی چاہیے کیونکہ وہ تمہیں ہدایت سے باہر نہیں نکالے گا اور نہ ہی وہ تمہیں گمراہی میں داخل کرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی

1649- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے حجرہ سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا' حضرت علی رضی اللہ

-1648 رواه الحاكم 128/3، وقال الألباني في الضعيفة: 892.

-1649 رواه أحمد 82/3، والحاكم 123/3.

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَانْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ، فَأَخَذَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَتَخَلَّفَ يُصْلِحُهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ:

إِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ قَالَ: فَاسْتَشْرَفَهَا الْقَوْمُ وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَلَكِنَّهُ صَاحِبُ النَّعْلِ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُبَشِّرُهُ، فَلَمْ يَرْفَعْ بِهَا رَأْسًا، كَأَنَّهُ شَيْءٌ قَدْ كَانَ سَمِعَهُ

عنہ نے اُسے پکڑا اور اُسے ٹھیک کرنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے انتظار کرتے رہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم بھی کھڑے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن کی تاویل کی بنیاد پر علی کے ساتھ لڑائی کریں گے' جس طرح میں نے اس کے نزول کی وجہ سے (کفار و مشرکین کے ساتھ) جنگ کی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے غور سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا شروع کیا' لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ وہ یہ جوتے ٹھیک کرنے والا شخص ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: ہم اُن کی طرف گئے تاکہ ہم اُنہیں خوشخبری سنائیں تو اُنہوں نے اس کیلئے سر نہیں اُٹھایا' گویا وہ یہ بات سن چکے تھے۔

1650- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا أَبْسَطُ، مِنْكَ لِسَانًا، وَأَحَدُّ مِنْكَ سِنَانًا، وَأَمْلَأُ لِلْكَتِيبَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ولید بن عقبہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کہا: میری زبان تم سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے اور دانت تم سے زیادہ تیز ہیں اور مال و دولت کے اعتبار سے زیادہ مال والا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خاموش رہو کیونکہ تم فاسق ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

مِنْكَ. فَقَالَ: اسْكُتْ، فَإِنَّكَ فَاسِقٌ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

{أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا، لَا يَسْتَوُونَ} [السجدة: 18]

''کیا وہ شخص جو مؤمن ہو وہ اُس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو فاسق ہو؟ وہ برابر نہیں ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ مَقْتَلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَا أَعَدَّ اللهُ الْكَرِيمُ لِقَاتِلِهِ مِنَ الشَّقَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

باب: امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ اور اُن کے قاتل کیلئے اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں جو بدنصیبی تیار کی ہے (اُس کا تذکرہ)

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِرَاءَ وَقَدْ تَحَرَّكَ الْجَبَلُ، فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدٌ وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ وَسَائِرُ مَنْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ الْمَشْهُورِ، فَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُمْ شُهَدَاءُ، فَقُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَهِيدًا، وَقُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَهِيدًا، وَقُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَهِيدًا، لَعَنَ اللهُ قَاتِلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَخْزَاهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ جب حراء پہاڑ پر موجود تھے اور اُس پہاڑ نے حرکت کی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: اے حراء! تم اپنی جگہ ٹھہرے رہو! کیونکہ تم پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ اُس وقت اُس پہاڑ پر حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم موجود تھے اور دیگر وہ تمام افراد موجود تھے جن کا ذکر اس حدیث میں ہوا ہے جو ایک مشہور حدیث ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتائی ہے کہ یہ لوگ شہداء ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہونے کے طور پر مارے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہونے کے طور پر مارے گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہونے کے طور پر قتل ہوئے، اللہ تعالیٰ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے قاتل پر لعنت کرے! اور اُسے دنیا و آخرت میں رسوائی کا شکار کرے۔

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ

لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّكَ مُسْتَخْلَفٌ، وَاِنَّكَ مَقْتُولٌ وَلَا بُدَّ لِمَا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَكُونُ. لَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَكُونَ. وَذَٰلِكَ دَرَجَاتٌ لَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ يَزِيدُهُمْ فَضْلًا اِلَى فَضْلِهِمْ. كَرَامَةً مِنْهُ لَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

بات بتائی تھی کہ تم خلیفہ بھی بنو گے اور تمہیں قتل بھی کیا جائے گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے جو بات بیان کی تھی' وہ ہونی ہی تھی' یہ ضروری تھا کہ ایسا ہو کے رہے' اور یہ چیز ان حضرات کیلئے درجات کا باعث تھی جو درجات اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اُنہیں مزید عطا کرے گا' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن لوگوں کی عزت افزائی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

حضرت علی کی شہادت کی پیشگوئی

1651- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ الزِّمِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو يَزِيدَ بْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ الْعَشِيرَةِ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَرَاَيْنَا رِجَالًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي نَخْلٍ لَهُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: لَوِ انْطَلَقْنَا اِلَى هٰؤُلَاءِ فَنَظَرْنَا اِلَيْهِمْ كَيْفَ يَعْمَلُونَ فَاَتَيْنَاهُمْ، فَنَظَرْنَا اِلَيْهِمْ سَاعَةً ثُمَّ غَشِيَنَا النُّعَاسُ فَعَمَدْنَا اِلَى صُورٍ مِنَ النَّخْلِ فَنِمْنَا تَحْتَهُ فِي دَقْعَاءَ مِنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

غزوۂ تبوک کے موقع پر میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے ساتھی تھے' ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا تو ہم نے بنومدلج سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے کھجوروں کے باغ میں کام کر رہا تھا' میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہم ان لوگوں کے پاس جا کر اس بات کا جائزہ لیں کہ یہ کیسے کام کرتے ہیں (تو یہ مناسب ہوگا)۔ ہم اُن لوگوں کے پاس آئے' ہم نے گھڑی بھر کیلئے اُن لوگوں کو دیکھا پھر ہمیں اونگھ آ گئی تو ہم کھجوروں کے ایک درخت کی طرف بڑھے اور اُس کے نیچے مٹی پر سو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے آ کر ہمیں بیدار کیا' آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے ذریعہ اُنہیں ہلایا' ہم اُس وقت مٹی میں لتھڑ چکے تھے۔ نبی

1651- رواہ الحاکم 140/3، وأحمد 263/4.

التُّرَابِ، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَغَمَزَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا فِي ذَلِكَ التُّرَابِ فَقَالَ: قُمْ. أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَشْقَى النَّاسِ؟ أُحَيْمِرُ ثَمُودَ عَاقِرُ النَّاقَةِ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ عَلَى هَذَا وَأَشَارَ إِلَى قَرْنِهِ وَتَبْتَلُّ هَذِهِ مِنْهَا وَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُٹھو! کیا میں تمہیں سب سے زیادہ بدنصیب شخص کے بارے میں بتاؤں! وہ شخص جس کا تعلق قومِ ثمود سے تھا' جس نے اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے اور وہ شخص جو تم پر یہاں حملہ کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا اور اُس سے یہ چیز رنگین ہو جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی داڑھی پکڑ کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

خلافت وشہادت کی پیشگوئی

1652- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ نَاصِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

إِنَّكَ مُؤَمَّرٌ مُسْتَخْلَفٌ، وَإِنَّكَ مَقْتُولٌ، وَإِنَّ هَذِهِ مَخْضُوبَةٌ مِنْ هَذَا لِحْيَتُهُ مِنْ رَأْسِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"تمہیں امیر بنایا جائے گا اور خلیفہ بنایا جائے گا اور قتل کیا جائے گا اور یہ رنگین ہو جائے گی"۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی داڑھی (یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی داڑھی) کے بارے میں یہ بات فرمائی۔

حضرت علی کا قاتل' بدبخت ترین فرد تھا

1653- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں:

-1653 رواہ الحاکم: 113/3.

صَالِحٍ يَعْنِي كَاتِبَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ : أَنَّ أَبَا سِنَانٍ الدُّؤَلِيَّ. هَكَذَا قَالَ: قَالَ عَادَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شَكْوَى اشْتَكَاهَا. فَقِيلَ: لَقَدْ تَخَوَّفْنَا عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَكْوَاكَ هَذَا قَالَ: وَلَكِنِّي وَاللَّهِ مَا تَخَوَّفْتُ عَلَى نَفْسِي مِنْهُ. لِأَنِّي سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: إِنَّكَ سَتُضْرَبُ ضَرْبَةً هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى صُدْغَيْهِ تُسَايِلُ دَمًا حَتَّى يَخْضِبَ لِحْيَتَكَ. فَيَكُونُ صَاحِبُهَا أَشْقَاهَا. كَمَا كَانَ عَاقِرُ النَّاقَةِ أَشْقَى ثَمُودَ

ابوسنان دؤلی' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کیلئے آئے' یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران کی بات ہے' تو یہ کہا گیا: اے امیر المؤمنین! آپ کی اس بیماری کے حوالے سے ہمیں اندیشہ ہے (کہ کہیں آپ انتقال نہ کر جائیں)۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! لیکن مجھے اس بیماری کے حوالے سے اپنی ذات کے بارے میں کوئی اندیشہ نہیں ہے کیونکہ میں نے حضرت صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں یہاں ضرب لگائی جائے گی' اُنہوں نے اپنی کنپٹی کی طرف اشارہ کیا' اس سے خون بہے گا یہاں تک کہ تمہاری داڑھی کو رنگین کر دے گا اور ایسا کرنے والا شخص انتہائی بدبخت ہوگا جو اُس شخص کی مانند (بدبخت) ہوگا جس نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے تھے جو قوم ثمود کا سب سے بدنصیب شخص تھا۔

1654- وأَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أُمَيَّةَ أَبُو سِنَانٍ الدِّيلِيُّ. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1655- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں:

اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: مَا نَنْتَظِرُ الْاَشْقَى، عَهِدَ اِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُخْضَبَنَّ هٰذِهِ مِنْ دَمِ هٰذَا قَالُوا: اَخْبِرْنَا بِقَاتِلِكَ حَتّٰى نُبِيرَ عِتْرَتَهُ قَالَ: اَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا قَتَلَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ہم بدنصیب شخص کا انتظار نہیں کرتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ یہ جگہ اس کے خون سے رنگین ہو جائے گی۔لوگوں نے کہا: آپ ہمیں اپنے قاتل کے بارے میں بتائیں تاکہ ہم اُس کی نسل ہی ختم کر دیں۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں جو میرے قاتل کی بجائے کسی اور کو میری وجہ سے قتل کر دے..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

شہادت سے پہلے حضرت علی کا خواب

1656- وَاَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو جَنَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَى اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَقْرَاُ عَلَيْهِ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَاسْتَعْمَلَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ: حَبِيبُ بْنُ قُرَّةَ عَلَى السَّوَادِ، وَاَمَرَهُ اَنْ يُدْخِلَ الْكُوفَةَ مَنْ كَانَ بِالسَّوَادِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِي بِالسَّوَادِ اَحَبَّ اَنْ يَقِرَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعون ثقفی بیان کرتے ہیں:

میں ابوعبدالرحمٰن سلمی سے قرآن پڑھا کرتا تھا' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اُن صاحب کو قرآن پڑھایا تھا' ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: امیرالمؤمنین نے بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے حبیب بن قرہ نامی ایک شخص کو اپنا اہلکار مقرر کیا اور اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ سیاہ فام مسلمانوں کو کوفہ میں داخل کرے۔ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا: میرا ایک چچازاد ہے جو سیاہ فام ہے' وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر رہے۔تو امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک ایسی تحریر پر آئے ہو جس پر مہر لگائی جا چکی ہے۔اگلے دن میں آیا تو لوگ یہ کہہ رہے تھے: امیرالمؤمنین کو شہید کر دیا گیا ہے' امیرالمؤمنین کو شہید کر دیا گیا ہے۔ میں نے ایک لڑکے سے کہا: کیا تم

بِمَكَانِهِ. فَقَالَ: تَغْدُو عَلَى كِتَابِكَ قَدْ خُتِمَ فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ. فَإِذَا النَّاسُ يَقُولُونَ: قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ. فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ أَتُقَرِّبُنِي إِلَى الْقَصْرِ؟ فَدَخَلْتُ الْقَصْرَ وَإِذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْحُجْرَةِ، وَإِذَا صَوَائِحُ. فَقَالَ: ادْنُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ لِي: خَرَجْتُ الْبَارِحَةَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يُصَلِّي فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّ إِنِّي بِتُّ اللَّيْلَةَ أُوقِظُ أَهْلِي؛ لِأَنَّهَا لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، صَبِيحَةَ بَدْرٍ لِتِسْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ. فَمَلَكَتْنِي عَيْنَايَ. فَسَنَحَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ. مَاذَا لَقِيتَ مِنْ أُمَّتِكَ مِنَ الْأَوَدِ وَاللَّدَدِ قَالَ: وَالْأَوَدُ الْعِوَجُ. اللَّدَدُ الْخُصُومَاتُ فَقَالَ لِي: ادْعُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ أَبْدِلْنِي بِهِمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ. وَأَبْدِلْهُمْ بِي شَرًّا قَالَ: وَجَاءَ ابْنُ التَّيَّاحِ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ، وَخَرَجْتُ خَلْفَهُ. فَاعْتَوَرَهُ الرَّجُلَانِ. فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَوَقَعَتْ ضَرْبَتُهُ فِي الطَّاقِ. وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَثْبَتَهَا فِي رَأْسِهِ.

امیر المؤمنین کے گھر تک مجھے پہنچا دو گے؟ میں گھر میں داخل ہوا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہاں سے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اُنہوں نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! تم قریب آ جاؤ۔ میں اُن کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا' اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: آج صبح جب میں نکلا اور امیر المؤمنین بھی نکلے تا کہ اس مسجد میں نماز ادا کریں تو اُس وقت امیر المؤمنین نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! گزشتہ رات میری بیوی نے مجھے جگایا کیونکہ یہ شب جمعہ تھی اور سترہ رمضان کی صبح تھی' یہ وہ تاریخ ہے جب غزوۂ بدر ہوا تھا' تو اُس وقت میری آنکھ لگ گئی' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے آئے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے آپ کی اُمت کی طرف سے کتنے ٹیڑھے پن اور اختلافات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اُن کے خلاف دعا کر دو۔ تو میں نے کہا: اے اللہ! تُو مجھے ان لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ بہتر لوگ عطا فرما دے اور ان لوگوں کو میرے مقابلہ میں کوئی بُرا فرد دیدے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی دوران ابن تیاح آیا اور اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز کیلئے بلایا' حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکلے' میں بھی اُن کے پیچھے نکلا' دو آدمیوں نے اُن پر حملہ کیا' اُن میں سے ایک کی ضرب طاق میں لگی اور دوسرے کی ضرب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر پر لگ گئی۔

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: قَالَ أَبُو هِشَامٍ: قَالَ

ابن صاعد بیان کرتے ہیں: ابوہشام بیان کرتے ہیں: ابواسامہ

اَبُو اُسَامَةَ: اِنِّي لَاَغَارُ عَلَيْهِ كَمَا يَغَارُ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْاَةِ الْحَسْنَاءِ يَعْنِي عَلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا تُحَدِّثْ بِهِ مَا دُمْتَ حَيًّا

نامی راوی یہ کہتے ہیں: مجھے اس روایت کے حوالے سے اُسی طرح شدت محسوس ہوتی ہے جس طرح کوئی شخص کسی خوبصورت عورت کے حوالے سے شدت کرتا ہے' اُن کی مراد یہ حدیث تھی۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: جب تک میں زندہ ہوں تم نے یہ حدیث بیان نہیں کرنی۔

بَابُ ذِكْرِ مَا فُعِلَ بِقَاتِلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے قاتل کے ساتھ کیا کیا گیا؟

1657- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ قُثَمٍ مَوْلَى الْفَضْلِ قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا حَبَسْتُمُ الرَّجُلَ فَاِنْ مُتُّ فَاقْتُلُوهُ، وَلَا تُمَثِّلُوا بِهِ قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ قَامَ اِلَيْهِ حُسَيْنٌ وَمُحَمَّدٌ فَقَطَعَاهُ وَحَرَقَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قثم مولیٰ فضل بیان کرتے ہیں:

جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا' اللہ تعالیٰ ابن ملجم پر لعنت کرے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگوں نے اُس شخص کو قید رکھنا ہے' اگر میں مر گیا تو تم اُسے قتل کر دینا لیکن اُس کا مثلہ نہ کرنا۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت امام حسین اور محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما اُس شخص کے پاس گئے تو اُنہوں نے اُس کے ٹکڑے کر دیئے اور اُسے آگ لگا دی۔

حضرت علی کے قاتل کی سزا

1658- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ الْمُجَدَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو طَلْقٍ عَلِيُّ بْنُ حَنْظَلَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَمَّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوطلق علی بن حنظلہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے قید کر دینا' یہ ابھی زخم ہے' اگر میں ٹھیک

ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ لَعْنَةُ اللهُ عَلَيْهِ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَلِيٌّ: احْبِسُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ جُرْحٌ. فَإِنْ بَرَأْتُ امْتَثَلْتُ أَوْ عَفَوْتُ، وَإِنْ هَلَكْتُ قَتَلْتُمُوهُ فَعَجِلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ. وَكَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ تَحْتَهُ. فَقَطَعَ يَدَيْهِ. وَفَقَأَ عَيْنَيْهِ. وَقَطَعَ رِجْلَيْهِ وَجَدَعَهُ. وَقَالَ: هَاتِ لِسَانَكَ. فَقَالَ لَهُ: إِذْ صَنَعْتَ مَا صَنَعْتَ فَإِنَّمَا نَسْتَقْرِضُ فِي جَسَدِكَ. أَمَّا لِسَانِي وَيْحَكَ. فَدَعْهُ أَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ. وَإِنِّي لَا أُخْرِجُهُ لَكَ أَبَدًا. فَشَقَّ لِحْيَتَهُ وَاسْتَخْرَجَ لِسَانَهُ مِنْ بَيْنِ لِحْيَتَيْهِ فَقَطَعَهُ. ثُمَّ حَمَا مِسْمَارًا لِيَفْقَأَ عَيْنَيْهِ. فَقَالَ: إِنَّكَ لَتَكْحَلُ بِمَلْمُولٍ مُضَرَ. فَجَاءَتْ زَيْنَبُ تَبْكِي وَتَقُولُ: يَا خَبِيثُ. وَاللهِ مَا ضَرَّتْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا تَبْكِينَ يَا زَيْنَبُ وَاللهِ مَا خَانَنِي سَيْفِي. وَمَا ضَعُفَتْ يَدِي

ہو گیا تو اس سے بدلہ لے لوں گا یا اسے معاف کر دوں گا اور اگر میں مر گیا تو تم اسے قتل کر دینا۔ تو لوگوں نے عبداللہ بن جعفر کو اُس کا نگران مقرر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا' عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' اُنہوں (یعنی عبداللہ بن جعفر) نے اس قاتل کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے اور اُس کی آنکھیں پھوڑ دیں' اُس کے دونوں پاؤں کاٹ دیئے' اُس کی ناک کاٹ دی' پھر وہ بولے: اپنی زبان باہر نکالو! تو اُس شخص نے اُن سے کہا: آپ نے جو کچھ بھی کیا وہ کر لیا' ہم آپ کے جسم سے اس کا قرضہ وصول کر لیں گے لیکن جہاں تک میری زبان کا تعلق ہے تو آپ اسے چھوڑ دیں تا کہ میں اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہوں' میں اسے آپ کے سامنے کبھی نہیں نکالوں گا۔ تو عبداللہ بن جعفر نے اُس کے جبڑے چیر دیئے اور اُس کی زبان جبڑوں کے درمیان سے باہر نکالی اور اُسے کاٹ دیا' پھر اُنہوں نے ایک سلاخ گرم کی تا کہ اُس کی آنکھیں پھوڑ دیں' تو اُس نے کہا: تم ملمولِ مضر کا سرمہ لگاؤ گے۔ اسی دوران سیدہ زینب رضی اللہ عنہا روتی ہوئی آئیں اور بولیں: اے خبیث! اللہ کی قسم! یہ چیز امیر المؤمنین کو نقصان نہیں پہنچائے گی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زینب! تم کیوں روتی ہو؟ اللہ کی قسم! نہ تو میری تلوار نے مجھ سے خیانت کی ہے اور نہ ہی میرا ہاتھ کمزور ہوا (اس شخص نے تو چھپ کر مجھ پر وار کیا ہے)۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمِنْ فَضَائِلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: تَزْوِيجُهُ بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِتَزْوِيجِهِ بِهَا. سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ فَضَائِلِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوئی تھی' اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصیت عطا کی کہ آپ کی شادی اُن کے ساتھ کی۔ ہم اس بات کا

فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، حَالًا بَعْدَ حَالٍ، إِنَّ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

تذکرہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل سے متعلق باب میں کریں گے جو یکے بعد دیگرے ہوگا' اگر اللہ نے چاہا۔

حضرت علی کی شادی کا واقعہ

1659- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَوَّجَهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ دَعَا بِمَاءٍ فَمَجَّهُ، ثُمَّ رَشَّهُ فِي جَيْبِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَصَنَعَ بِهَا مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَوَّذَهُ بِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: يَا فَاطِمَةُ فَجَاءَتْ تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ فَفَعَلَ بِهَا مِثْلَ مَا فَعَلَ بِهِ، وَقَالَ: إِنِّي لَمْ آلُ أَنْ زَوَّجْتُكِ خَيْرَ أَهْلِ بَيْتِي

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی شادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا' اُس میں کُلّی کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گریبان میں اور دونوں کندھوں کے درمیان اُس پانی کو چھڑکا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اُن کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اُن پر دَم کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا شرماتی ہوئی آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے ساتھ بھی وہی کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے پوری کوشش کی ہے کہ میں نے تمہاری شادی اپنے اہلِ خانہ میں سے سب سے بہتر فرد کے ساتھ کی ہے۔

❖❖❖❖❖

1659- رواہ الحاکم 3/159۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَرِيمَةٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعِنْدَ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، شَرَفُهَا عَظِيمٌ، وَفَضْلُهَا جَزِيلٌ، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهَا، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْلُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَدَاهَا، وَخَدِيجَةُ الْكُبْرَى أُمُّهَا، قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ لَهَا الشَّرَفَ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ، مُهْجَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَمَرَةُ فُؤَادِهِ، وَقُرَّةُ عَيْنِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَعَنْ بَعْلِهَا، وَعَنْ ذُرِّيَّتِهَا الطَّيِّبَةِ الْمُبَارَكَةِ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ،

کتاب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا تذکرہ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اُس کے رسول ﷺ کے نزدیک اور تمام اہلِ ایمان کے نزدیک معزز حیثیت رکھتی ہیں' اُن کا مرتبہ عظیم ہے' اُن کی فضیلت بہترین ہے' نبی اکرم ﷺ اُن کے والد ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن کے شوہر ہیں' حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جو جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں وہ اُن کے بیٹے ہیں' سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اُن کی والدہ ہیں' اللہ تعالیٰ نے ہر اعتبار سے اُن کیلئے شرف کو جمع کر دیا تھا' وہ نبی اکرم ﷺ کی لاڈلی' آپ ﷺ کے دل کا پھل اور آپ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں' اللہ تعالیٰ اُن سے' اُن کے شوہر سے اور اُن کی مبارک و پاکیزہ اولاد سے راضی ہو! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''فاطمہ تمام جہانوں کی خواتین کی سردار ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''تمام جہانوں کی خواتین میں سے تمہارے لیے مریم بنت عمران' خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت رسول اللہ اور آسیہ جو فرعون کی

وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

اہلیہ ہیں وہ کافی ہیں"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَسَنَذْكُرُ مِنْ فَضْلِهَا مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا مِمَّا حَضَرَنَا ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم عنقریب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اُن فضائل کا تذکرہ کریں گے مکہ میں جو روایات ہمیں اُس حوالے سے یاد آئیں گی۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا تذکرہ: "فاطمہ تمام جہان کی خواتین کی سردار ہے"

1660- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا؛ إِلَّا مَا جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ

"فاطمہ تمام جہان کی خواتین کی سردار ہے البتہ اُس چیز کا معاملہ مختلف ہے جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے عمران کی صاحبزادی سیدہ مریم کو عطا کی ہے"۔

افضل ترین خواتین

1661- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1660- رواه الحاكم 154/3.

1661- رواه أحمد 135/3 والحاكم 157/3.

بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''تمام جہانوں کی خواتین میں سے تمہارے لیے عمران کی صاحبزادی سیدہ مریم' خدیجہ بنت خویلد' اللہ کے رسول کی صاحبزادی فاطمہ کافی ہیں''۔

1662- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

''تمام جہانوں کی خواتین میں سے تمہارے لیے عمران کی صاحبزادی سیدہ مریم' خدیجہ بنت خویلد' فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی اہلیہ آسیہ کافی ہیں''۔

اُمتِ محمدیہ کی خواتین کی سردار ہونا

1663- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْأُشْنَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

-1662 رواه البيهقي في السنن الكبرى 93/5، وخرجه الألباني في صحيح الجامع: 4143.

-1663 رواه مسلم: 2450، وابن سعد في الطبقات 27/8.

بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا ابْنُ هِلَالٍ اَبُو يَعْفُورٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

اَمَا تَرْضَيْنَ اَنَّكِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اُمَّتِي، كَمَا سَادَتْ مَرْيَمُ نِسَاءَ قَوْمِهَا

''کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میری اُمت کی خواتین کی سردار ہو' جس طرح سیدہ مریم اپنی قوم کی خواتین کی سردار تھیں''۔

1664- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَاتِمٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حَسْبُكَ مِنْهُنَّ اَرْبَعٌ سَيِّدَاتُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ

''ان خواتین میں سے چار خواتین کا تمام جہانوں کی خواتین کا سردار ہونا تمہارے لیے کافی ہے: فاطمہ بنت محمد' خدیجہ بنت خویلد' آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران''۔

حضرت عمران بن حصین کی نقل کردہ روایت

1665- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاهِرٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

-1664 انظر:1662.

جَمِیعٍ الْعَبْدِیُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَیْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَكَانَ لَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلَةٌ وَجَاهٌ، فَقَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ بْنَ الْحُصَيْنِ إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا مَنْزِلَةً وَجَاهًا فَهَلْ لَكَ فِي عِيَادَةِ فَاطِمَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَأَيُّ شَرَفٍ أَشْرَفُ مِنْ هَذَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتَّى وَقَفَ بِبَابِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بُنَيَّةُ أَدْخُلُ؟ فَقَالَتِ: ادْخُلْ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: أَنَا وَمَنْ مَعِي؟ قَالَتْ: وَمَنْ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَعِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيُّ قَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا أَبَةِ مَا عَلَيَّ إِلَّا عَبَاءَةٌ لِي فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ اصْنَعِي بِهَا هَكَذَا أَوْ هَكَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، هَذَا جَسَدِي قَدْ وَارَيْتُهُ فَكَيْفَ لِي بِرَأْسِي؟ فَأَلْقَى إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلَاءَةً لَهُ خَلِقَةً فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّةُ شُدِّي بِهَذِهِ عَلَى رَأْسِكِ ثُمَّ أَذِنَتْ لَهُ فَدَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ أَصْبَحْتِ يَا

کی بارگاہ میں بڑا مرتبہ حاصل تھا' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمران بن حصین! تمہیں ہماری بارگاہ میں بڑی حیثیت حاصل ہے' کیا تم فاطمہ کی عیادت کیلئے جانا چاہو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اس سے زیادہ بڑا شرف اور کیا ہوسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھے تو میں بھی آپ کے ساتھ اُٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آ کر ٹھہر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر سلام ہو! اے میری بیٹی! کیا میں اندر آ جاؤں؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اندر تشریف لے آئیں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور جو میرے ساتھ ہے' وہ بھی؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ کے ساتھ کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ عمران بن حصین خزاعی ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اے ابا جان! میرے جسم پر صرف ایک عباء ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! تم اُسے اس طرح لپیٹ لو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اپنے جسم کو تو میں ڈھانپ لوں گی لیکن اپنے سر کا کیا کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی طرف ایک کپڑا بڑھایا اور فرمایا: اے میری بیٹی! تم اسے اپنے سر پر باندھ لو۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر

بُنَيَّةُ؟ فَقَالَتْ: اَصْبَحْتُ وَاللّٰهِ وَجِعَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، وَزَادَنِي وَجَعًا عَلَى مَا بِي مِنْ وَجَعٍ اَنِّي لَسْتُ اَقْدِرُ عَلَى طَعَامٍ آكُلُهُ فَقَدْ اَهْلَكَنِي الْجُوعُ فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَكَيْتُ مَعَهُمْ. ثُمَّ قَالَ: اَبْشِرِي يَا بُنَيَّةُ وَقَرِّي عَيْنًا وَلَا تَجْزَعِي فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ حَقًّا اِنْ ذُقْتُ طَعَامًا مُنْذُ ثَلَاثٍ، وَاِنِّي لَاَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكِ، وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَظَلَّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي لَفَعَلْتُ، وَلٰكِنِّي آثَرْتُ الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا. اَيْ بُنَيَّةُ لَا تَجْزَعِي فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ حَقًّا اِنَّكِ لَسَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَاْسِهَا ثُمَّ قَالَتْ: يَا لَيْتَهَا مَاتَتْ. فَاَيْنَ آسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ: آسِيَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَمَرْيَمُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَخَدِيجَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا، وَاَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِكِ، اِنَّكُنَّ فِي بُيُوتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا اَذًى فِيهِ وَلَا نَصَبٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بُيُوتٌ مِنْ قَصَبٍ؟ قَالَ: دُرٌّ مُجَوَّفٌ مِنْ قَصَبٍ. لَا اَذًى فِيهِ وَلَا صَخَبٌ قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِهَا فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّةُ

تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی اندر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! تمہارا کیا حال ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! مجھے شدید تکلیف ہے' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اور اُس شدید تکلیف کے ساتھ یہ صورتِ حال ہے کہ میں کچھ کھانے کیلئے بھی حاصل نہیں کر سکی تو بھوک کی وجہ سے بھی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی رونے لگا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! تم خوشخبری قبول کرو اور آنکھوں کو ٹھنڈا کرو اور گریہ وزاری نہ کرو! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق طور پر نبوت کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! تم تمام جہانوں کی خواتین کی سردار ہو۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور بولیں: اے کاش کہ انتقال ہو جائے' فرعون کی اہلیہ آسیہ' مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسیہ اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں' سیدہ مریم اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں' خدیجہ اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں اور تم اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہو' تمہیں (جنت میں) ایسے گھر ملیں گے جو کھوکھلے موتی سے بنے ہوئے ہوں گے جن میں کوئی تکلیف دہ چیز اور کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کھوکھلے موتی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا موتی جو اندر سے کھوکھلا ہو' اُس گھر کے اندر کوئی اذیت اور کوئی شور شرابا نہیں ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کندھے پر رکھا اور ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی! تم اپنے چچازاد پر

اقْنَعِي بِابْنِ عَمِّكِ، فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ حَقًّا لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا وَسَيِّدًا فِي الْآخِرَةِ

قناعت کرو! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ہمراہ حق طور پر مبعوث کیا ہے! میں نے تمہاری شادی اُس شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا میں بھی سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہوگا۔

سیدہ فاطمہ کے ساتھ سرگوشی میں گفتگو

1666- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعْدَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا، فَضَحِكَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَلَمْ أَسْأَلْهَا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا؟ فَقَالَتْ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ، وَحَدَّثَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اُن سے سرگوشی میں کوئی بات چیت کی تو وہ رونے لگیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے فاطمہ سے اس چیز کے بارے میں اُس وقت تک دریافت نہیں کیا جب تک نبی اکرم ﷺ کا وصال نہیں ہو گیا' جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے فاطمہ سے اُن کے رونے اور ہنسنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بتایا تھا کہ آپ ﷺ کا انتقال ہو جائے گا تو میں رونے لگی' پھر آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں مریم بنت عمران کے بعد اہلِ جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں' تو میں ہنس پڑی۔

1666- رواه الترمذي: 3872' رواه البخاري: 3623.

بَابُ ذِكْرِ إِكْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعِظَمِ قَدْرِهَا عِنْدَهُ

1667- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ كَلَامًا وَحَدِيثًا مِنْ فَاطِمَةَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ رَحَّبَ بِهَا، وَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَحَّبَتْ بِهِ، وَقَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَرَحَّبَ بِهَا، وَقَبَّلَهَا وَأَسَرَّ إِلَيْهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا فَضَحِكَتْ، فَسَأَلْتُهَا؟ فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کتنا احترام کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک آپ رضی اللہ عنہا کی قدرومنزلت کتنی زیادہ تھی

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اور کوئی شخص نہیں دیکھا جو گفتگو کرنے اور بات چیت کے حوالے سے فاطمہ سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے مشابہت رکھتا ہو جب فاطمہ نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لاتی تھیں تو نبی اکرم ﷺ انہیں خوش آمدید کہتے تھے اُن کیلئے اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُنہیں بوسہ دیتے تھے اور اُنہیں اپنے ساتھ بٹھاتے تھے جب نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لے جاتے تھے تو وہ نبی اکرم ﷺ کو خوش آمدید کہتی تھیں نبی اکرم ﷺ کیلئے کھڑی ہو جاتی تھیں نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ کو اپنی جگہ پر بٹھاتی تھیں جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اُس بیماری کے دوران فاطمہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں خوش آمدید کہا اُنہیں بوسہ دیا اور اُن کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں پھر نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ اُن کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ﷺ کا وصال ہونے والا ہے تو میں رونے لگی پھر نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی میں بات کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ کے اہلِ خانہ میں سب سے پہلے میں

1667- رواه أبو داؤد: 5217 والترمذي: 3871 والحاكم: 3/154.

مَيِّتٌ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيَّ اَنِّي اَوَّلُ اَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ. فَضَحِكْتُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گی' تو میں ہنس پڑی۔

1668- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الطَّحَّانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّهَا قَالَتْ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَرَاَيْتِ حِينَ اَكْبَبْتِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ؟ قَالَتْ: اَخْبَرَنِي اَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَكْبَبْتُ عَلَيْهِ، فَاَخْبَرَنِي اَنِّي اَسْرَعُ اَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ، وَاَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، فَضَحِكْتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن عمرو نے ابوسلمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تھیں اور پہلے روئی تھیں اور پھر ہنسی تھیں (تو اس کی وجہ کیا تھی)؟ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی بیماری کے دوران انتقال ہو جائے گا تو میں رونے لگی' پھر میں دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ آپ کے اہلِ خانہ میں سے سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی اور یہ بتایا کہ میں اہلِ جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں' البتہ مریم بنت عمران کا معاملہ مختلف ہے' تو میں ہنس پڑی۔

بَابُ غَضَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضگی کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ناراض ہونا

1669- حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1668- رواہ النسائی:8512' رواہ مسلم:2450۔

1669- رواہ البخاری:5230' ومسلم:2449۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي. فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

''فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے' جو اُسے غضب ناک کرے گا، مجھے غضب ناک کرے گا''۔

''فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے''

1670- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ. فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ:

إِنَّ عَلِيًّا أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ الْعَوْذِيَّ. وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهُ، أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ ابْنَةِ عَدُوِّ اللّٰهِ. وَبَيْنَ ابْنَةِ حَبِيبِ اللّٰهِ. إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي. فَمَنْ أَغْضَبَهَا فَقَدْ أَغْضَبَنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن دینار نے محمد بن علی (شاید اس سے مراد امام باقر ہیں) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ ابوجہل کی بیٹی کے ساتھ شادی کرلیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''علی نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ عوذی سے نکاح کرے' وہ ایسا نہیں کرسکتا کہ اللہ کے دشمن کی بیٹی اور اللہ کے محبوب کی بیٹی کو (نکاح میں) جمع کرے' فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے جو اسے غضب ناک کرے گا وہ مجھے غضب ناک کرے گا''۔

1671- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْمِسْوَرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں:

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو شادی کا

1671- رواه البخاري: 3110 ومسلم: 2449 وابن ماجه: 1999 وأحمد 326/4 وأبو يعلى 134/13

بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ يَا فَاطِمَةُ؟ فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ. وَهَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ نَاكِحٌ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ. ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ. فَإِنَّمَا فَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ بَضْعَةٌ مِنِّي. وَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَةُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَتَرَكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْخِطْبَةَ

پیغام دیا' حالانکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں' جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع ملی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: اے فاطمہ! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ کی قوم کے لوگ یہ بات چیت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی صاحبزادیوں کے حوالے سے غصہ کا اظہار نہیں کرتے ہیں' یہ علی بن ابوطالب' ابوجہل کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے لگے ہیں۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' میں نے آپ ﷺ کو سنا کہ آپ نے شہادت کے کلمات پڑھے' پھر فرمایا: امابعد! فاطمہ بنت محمد میری جان کا ٹکڑا ہے' اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی (کسی شخص کے نکاح میں) اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے شادی کے پیغام کو ترک کر دیا۔

بَابُ ذِكْرِ تَزْوِيجِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَظِيمِ مَا شَرَّفَهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِي التَّزْوِيجِ مِنَ الْكَرَامَاتِ الَّتِي خَصَّهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا

باب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کا تذکرہ کہ اس شادی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو شرف عطا کیا جو اُن خصوصیات میں سے ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو مخصوص کیا ہے

1672- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تُذْكَرُ، فَلَا يَذْكُرُهَا أَحَدٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا أَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي وَاللهِ مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ بِهَا غَيْرَكَ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَتَرَى ذَلِكَ؟ وَمَا أَنَا بِوَاحِدٍ مِنَ الرَّجُلَيْنِ، مَا أَنَا بِذِي دُنْيَا يُلْتَمَسُ مَا عِنْدِي، لَقَدْ عَلِمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا لِي حَمْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ. فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: لَتُفْرِجَنَّهَا عَنِّي، أَعْزِمُ عَلَيْكَ لَتَفْعَلَنَّ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَأَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: تَقُولُ لَهُ: جِئْتُكَ خَاطِبًا إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ کیلئے شادی کے پیغام آنا شروع ہوئے جو بھی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شادی کا پیغام دیتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے اعراض کرتے۔ حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے علاوہ کسی اور کو ترجیح نہیں دیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ یہ رائے رکھتے ہیں! حالانکہ میں دو میں سے کسی ایک طرح کی خصوصیت بھی نہیں رکھتا' میں نہ تو دنیادار ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے پاس موجود مال میں دلچسپی ہو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات جانتے ہیں کہ میرے پاس سرخ یا سفید کوئی چیز نہیں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ چیز آپ کو میری طرف سے مل جائے گی' میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ ایسا ضرور کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: میں کیا کروں؟ اُنہوں نے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ میں اللہ اور اُس کے رسول کو فاطمہ بنت محمد کے ساتھ شادی کا پیغام دوں' میں اس بات سے خوش ہوؤں گا (یا مجھے اس بات میں دلچسپی ہے)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے' جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: شاید تمہیں کوئی کام ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بتاؤ! اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ اللہ

فَإِنَّ لِي فِي ذَلِكَ فَرَحًا فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حَتَّى يَعْرِضَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَأَنَّ لَكَ حَاجَةً؟ فَقَالَ: أَجَلْ فَقَالَ: هَاتِ فَقَالَ لَهُ: جِئْتُكَ خَاطِبًا إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا مَرْحَبًا وَلَمْ يَزِدْهُ عَلَى ذَلِكَ. ثُمَّ تَفَرَّقَا. فَلَقِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي كَلَّفْتَنِي، فَمَا زَادَنِي عَلَى أَنْ رَحَّبَ بِي، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: بِالرِّفْعَةِ وَالْبَرَكَةِ. قَدْ أَنْكَحَكَ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخْلِفُ وَلَا يَكْذِبُ، أَعْزِمُ عَلَيْكَ لَتَلْقِيَنَّهُ غَدًا، وَلَتَقُولَنَّ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى تَبْنِي لِي؟ فَقَالَ لَهُ: هَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى، أَوَلَا أَقُولُ حَاجَتِي. فَقَالَ لَهُ: لَا فَانْطَلَقَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى تَبْنِي لِي؟ فَقَالَ لَهُ: اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ انْصَرَفَ. فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ ابْنَتِي مِنَ ابْنِ عَمِّي، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ

اور اُس کے رسول کو فاطمہ بنت محمد کیلئے شادی کا پیغام دوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خوش آمدید! خوش آمدید! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا' پھر یہ دونوں جدا ہو گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت سعد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے کیا کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے وہی کیا جو آپ نے مجھ سے کہا تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں صرف خوش آمدید کہا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ کو سربلندی اور برکت نصیب ہو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی شادی کروا دیں گے' اُس ذات کی قسم جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو وعدہ خلافی کرتے ہیں اور نہ ہی غلط بیانی کرتے ہیں' میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ کل دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ یارسول اللہ! آپ رخصتی کب کروائیں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: یہ تو پہلے سے بھی زیادہ مشکل کام ہے' کیا میں یہ نہ کہوں کہ میرے کام کا کیا بنا؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: جی نہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے اور اُن کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! رخصتی کب ہو گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو آج رات۔ پھر وہ واپس گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور اُن سے فرمایا: میں اپنی بیٹی فاطمہ کی شادی اپنے چچازاد سے کرنے لگا ہوں اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ میری اُمت کے اخلاق میں یہ بات

يَكُونَ مِنَ أَخْلَاقِ أُمَّتِي الطَّعَامُ عِنْدَ النِّكَاحِ اذْهَبْ يَا بِلَالُ إِلَى الْغَنَمِ. فَخُذْ شَاةً وَخَمْسَةَ أَمْدَادٍ فَاجْعَلْ لِي قَصْعَةً لَعَلِّي أَجْمَعُ عَلَيْهَا الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ فَفَعَلَ ذَلِكَ. وَأَتَاهُ بِهَا حِينَ فَرَغَ. فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ. فَطَعَنَ فِي أَعْلَاهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيهَا وَبَرَّكَ. ثُمَّ قَالَ ادْعُ النَّاسَ إِلَى الْمَسْجِدِ. وَلَا تُفَارِقْ رُفْقَةٌ إِلَى غَيْرِهَا فَجَعَلُوا يَرِدُونَ عَلَيْهَا رُفْقَةٌ رُفْقَةٌ. كُلَّمَا نَهَضَتْ رُفْقَةٌ. وَرَدَتْ أُخْرَى. حَتَّى تَتَابَعُوا. ثُمَّ كَفَتْ فَتَفَلَ عَلَيْهِ وَبَرَّكَ. ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ احْمِلْهَا إِلَى أُمَّهَاتِكَ. وَقُلْ لَهُنَّ: كُلْنَ وَأَطْعِمْنَ مَنْ غَشِيَكُنَّ فَفَعَلَ ذَلِكَ بِلَالٌ. ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ لَهُنَّ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ ابْنَتِي مِنَ ابْنِ عَمِّي. وَقَدْ عَلِمْتُنَّ مَنْزِلَتَهَا مِنِّي وَإِنِّي دَافِعُهَا إِلَيْهِ الْآنَ. فَدُونَكُنَّ ابْنَتَكُنَّ فَقُمْنَ إِلَى الْفَتَاةِ. فَعَلَّقْنَ عَلَيْهَا مِنْ حُلِيِّهِنَّ. وَطَيَّبْنَهَا. وَجَعَلْنَ فِي بَيْتِهَا فِرَاشًا حَشْوُهُ لِيفًا. وَوِسَادَةً وَكِسَاءً خَيْبَرِيًّا. وَمُخَضَّبًا. وَاتَّخَذْنَ أُمَّ أَيْمَنَ بَوَّابَةً. ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ هُوَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ

شامل ہو کہ نکاح کے وقت کھانا کھلایا جائے' اے بلال! تم بکریوں کے پاس جاؤ' ایک بکری حاصل کرو اور پانچ مد (اناج) حاصل کرو میرے لیے کھانا تیار کرو تاکہ میں مہاجرین و انصار کی دعوت کروں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو وہ کھانا لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بالائی حصہ میں انگلی رکھی اور اُس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو مسجد میں بلواؤ اور لوگ اکٹھے ہو کر چند لوگوں کی ٹولی میں شکل میں آئیں اور کوئی بھی شخص رہ نہ جائے۔ تو لوگ تھوڑے تھوڑے کر کے آتے رہے جب ایک ٹولی کھانا کھالیتی تو چلی جاتی اور دوسری آ جاتی' لوگ یکے بعد دیگرے آتے رہے یہاں تک کہ وہ کھانا اُن سب کیلئے پورا ہو گیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! تم اسے اپنی ماؤں کے پاس لے جاؤ اور اُن سے کہو: تم اسے کھاؤ اور جو تمہارے ہاں آئے اُسے بھی کھلاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بتایا کہ میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے چچازاد سے کر دی ہے اور تم یہ بات جانتی ہو کہ میری بیٹی میرے نزدیک کیا حیثیت رکھتی ہے اب میں اُس کی رخصتی کروانے لگا ہوں تو تم لوگ بھی اپنی بیٹی کا ساتھ دو۔ تو وہ خواتین اُن صاحبزادی کے پاس آئیں' اُنہوں نے اُن صاحبزادی کو زیور پہنائے' اُنہیں خوشبو لگائی اُن کے گھر میں بچھونا بچھایا جس کے اندر پتے بھرے ہوئے تھے'

اللهُ عَنْهُ. حَتَّى جَلَسَا مَجْلِسَهُمَا. وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَعَ النِّسَاءِ. وَبَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجَابٌ. فَهَتَفَ: يَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ فِي بَعْضِ بُيُوتِهِ. فَأَقْبَلَتْ. فَلَمَّا رَأَتْ زَوْجَهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِرَتْ وَبَكَتْ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْنِي مِنِّي فَدَنَتْ مِنْهُ. وَأَخَذَ بِيَدِهَا وَبِيَدِ عَلِيٍّ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَجْعَلَ كَفَّهَا فِي كَفِّهِ. حَصِرَتْ وَدَمِعَتْ عَيْنَاهَا. فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى عَلِيٍّ وَأَشْفَقَ أَنْ يَكُونَ بُكَاهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ. فَقَالَ لَهَا: مَا أَلَوْتُكِ وَنَفْسِي لَقَدْ زَوَّجْتُكِ خَيْرَ أَهْلِي. وَايْمُ اللهِ. لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا. وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الصَّالِحِينَ قَالَ: فَلَانَ مِنْهَا. وَأَمْكَنَتْهُ مِنْ كَفِّهَا. فَقَالَ لَهُمَا: اذْهَبَا إِلَى بَيْتِكُمَا. جَمَعَ اللهُ بَيْنَكُمَا. وَأَصْلَحَ بَالَكُمَا لَا تَهِيجَا سَبَبًا حَتَّى آتِيَكُمَا فَأَقْبَلَا حَتَّى جَلَسَا مَجْلِسَهُمَا. وَعِنْدَهُمَا أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ وَالنِّسَاءُ. وَبَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ عَلِيٍّ حِجَابٌ. وَفَاطِمَةُ مَعَ النِّسَاءِ. ثُمَّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَقَّ

تکیہ رکھا اور خیبر کی بنی ہوئی چادر رکھی اور برتن رکھا' اُن خواتین نے اُم ایمن کو دروازہ کی نگران مقرر کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خواتین کے ساتھ تھیں' اُن خواتین اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان پردہ موجود تھا' نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں پکارا: اے فاطمہ! سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر میں موجود تھیں' وہ تشریف لائیں جب اُنہوں نے اپنے شوہر کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دیکھا تو ہچکچا گئیں اور رونے لگیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: میرے قریب آ جاؤ۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب ہو گئیں' نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا' جب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھنا چاہا تو وہ ہچکچا گئیں اور اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اُٹھا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا' نبی اکرم ﷺ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رونا اس وجہ سے نہ ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مال و دولت نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نے تمہارے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے' تمہارا معاملہ تقدیر کے مطابق ہے' میں نے تمہاری شادی اپنے اہل خانہ میں سے سب سے بہتر شخص کے ساتھ کی ہے' اللہ کی قسم! میں نے تمہاری شادی دنیا میں سردار سے کی ہے اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ہتھیلی آگے بڑھا دی' نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں

الْبَابَ. فَقَالَتْ لَهُ أُمُّ أَيْمَنَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَنَا رَسُولُ اللهِ وَفَتَحَتْ لَهُ الْبَابَ، وَهِيَ تَقُولُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَثَمَّ أَخِي يَا أُمَّ أَيْمَنَ؟ فَقَالَتْ لَهُ: وَمَنْ أَخُوكَ؟ فَقَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، هُوَ أَخُوكَ وَتُزَوِّجُهُ ابْنَتَكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّمَا يُعْرَفُ الْحِلُّ وَالْحَرَامُ بِكَ فَدَخَلَ وَخَرَجْنَ النِّسَاءُ مُسْرِعَاتٌ، وَبَقِيَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَلَمَّا بَصُرَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا بَهَشَتْ لِتَخْرُجَ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكِ مَنْ أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ بِأَبِي وَأُمِّي، إِنَّ الْفَتَاةَ لَيْلَةَ يُبْنَى بِهَا لَا غِنًى بِهَا عَنِ امْرَأَةٍ، إِنْ حَدَثَ لَهَا حَاجَةٌ أَفْضَتْ بِهَا إِلَيْهَا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَخْرَجَكِ إِلَّا ذَلِكَ؟ فَقَالَتْ: إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ. مَا أَكْذِبُ وَالرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِيكَ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَسْأَلُ إِلَهِي أَنْ يَحْرُسَكِ مِنْ فَوْقِكِ، وَمِنْ تَحْتِكِ، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْكِ،

سے فرمایا: تم دونوں اپنے گھر جاؤ' اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اکٹھا رکھے' تمہارے معاملات کو ٹھیک کرے اور تم میرے آنے کا انتظار کرنا' پھر یہ دونوں گئے اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئے' ان کے پاس اُمہات المؤمنین اور دیگر خواتین تھیں' خواتین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان پردہ موجود تھی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خواتین کے ساتھ تھیں' پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ ﷺ نے دروازہ پر دستک دی' سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں۔ سیدہ اُم ایمن نے نبی اکرم ﷺ کیلئے دروازہ کھولا یہ کہتے ہوئے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: اے اُم ایمن! کیا یہاں میرا بھائی موجود ہے؟ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ کا بھائی کون؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی بن ابوطالب۔ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ آپ کے بھائی ہیں اور آپ اپنی صاحبزادی کی شادی اُن کے ساتھ کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: حلال اور حرام کا پتا آپ کے ذریعہ ہی چلتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لائے تو خواتین جلدی سے باہر چلی گئیں' صرف سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا وہاں ٹھہری رہیں' جب اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو آتے ہوئے دیکھا تو وہ اُٹھ کر باہر نکلنے لگیں تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم ٹھہر جاؤ! تم کون ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: میں اسماء بنت عمیس ہوں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! جب کسی لڑکی کی رخصتی ہوتی ہے تو وہاں کسی عورت کی موجودگی ضروری ہوتی ہے

وَمِنْ خَلْفِكَ، وَعَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، نَاوِلِينِي الْمِخْضَبَ، وَامْلَئِيهِ مَاءً قَالَ: فَنَهَضَتْ أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ فَمَلَأَتِ الْمِخْضَبَ مَاءً، ثُمَّ أَتَتْهُ بِهِ، فَمَلَأَ فَاهُ ثُمَّ مَجَّهُ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّهُمَا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُمَا، اللَّهُمَّ كَمَا أَذْهَبْتَ عَنِّي الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَنِي، فَطَهِّرْهُمَا ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ، فَقَامَتْ إِلَيْهِ وَعَلَيْهَا النُّقْبَةُ وَإِزَارُهَا، فَضَرَبَ كَفًّا مِنْ بَيْنِ ثَدْيَيْهَا وَأُخْرَى بَيْنَ عَاتِقَيْهَا، وَبِأُخْرَى عَلَى هَامَتِهَا، ثُمَّ نَضَحَ جِلْدَهَا وَجِلْدَهُ، ثُمَّ الْتَزَمَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّهُمَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمَا، اللَّهُمَّ كَمَا أَذْهَبْتَ عَنِّي الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَنِي، فَطَهِّرْهُمَا ثُمَّ أَمَرَهُ بِبَقِيَّتِهِ أَنْ تَشْرَبَ وَتُمَضْمِضَ وَتَسْتَنْشِقَ وَتَتَوَضَّأَ، ثُمَّ دَعَا بِمِخْضَبٍ آخَرَ، فَصَنَعَ بِهِ كَمَا صَنَعَ بِصَاحِبِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَدَعَا لَهُ كَمَا دَعَا لَهَا، ثُمَّ أَغْلَقَ عَلَيْهِمَا بَابَهُمَا وَانْطَلَقَ.

تا کہ اُس لڑکی کو کوئی کام ہو تو وہ عورت اُس لڑکی کا کام پورا کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم صرف اسی مقصد کیلئے آئی ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں غلط بیانی نہیں کروں گی کیونکہ روح الامین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: میں اپنے معبود سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے اوپر سے' تمہارے نیچے سے' تمہارے آگے سے' تمہارے پیچھے سے' تمہارے دائیں طرف سے' تمہارے بائیں طرف سے' مردود شیطان سے تمہاری حفاظت کرے' تم مجھے کوئی بڑا برتن پکڑاؤ اور اُسے پانی سے بھر دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اُٹھیں' اُنہوں نے پانی کے ساتھ برتن کو بھرا' پھر وہ لے کر آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ میں پانی ڈالا پھر آپ نے برتن والے پانی میں کُلّی کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں (حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما) مجھ سے ہیں اور میں ان دونوں سے ہوں' اے اللہ! جس طرح تُو نے مجھ سے گندگی کو دور کیا ہے اور مجھے پاک کیا ہے اسی طرح ان دونوں کو بھی پاک کر دے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا' وہ اُٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی میں پانی لے کر اُن کے سینہ پر ڈالا اور دوسری ہتھیلی کے ذریعہ دونوں کندھوں کے درمیان ڈالا' پھر ایک مرتبہ اُن کے سر پر ڈالا' پھر اُن کی جلد پر پانی چھڑکا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا' پھر اُن دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیا' پھر دعا کی: اے اللہ! یہ دونوں مجھ سے ہیں اور میں ان دونوں سے ہوں' اے اللہ! جس طرح تُو نے مجھ سے

گندگی کو دور کیا ہے اور (مجھے) پاک کیا ہے اسی طرح ان دونوں کو پاک کر دے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ باقی رہ جانے والا پانی وہ پی لیں، کُلی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں اور وضو کریں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک اور برتن منگوایا، پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی اُسی طرح کیا جس طرح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا تھا اور اُن کیلئے بھی اُسی طرح دعا کی جس طرح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کیلئے کی تھی، پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن کا دروازہ بند کیا اور تشریف لے گئے۔

فَزَعَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ عُمَيْسٍ. اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يَدْعُو لَهُمَا خَاصَّةً حَتّٰى وَارَتْهُ حُجْرَتُهُ. حَتّٰى مَا يُشْرِكَ مَعَهُمَا فِي دُعَائِهِ اَحَدًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے حجرہ تک پہنچنے تک مسلسل بطور خاص اُن دونوں کیلئے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اُس دعا میں اُن دونوں کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔

حضرت علی کی شادی کی تفصیلی روایت

1673- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نَهَارِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَحْيٰى. عَنْ يَعْلَى التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ خِيَارٍ ابْنُ عَمِّ. يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الْغَرَقِيُّ. بِسَاحِلِ دِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ. عَنْ يُونُسَ. عَنِ الْحَسَنِ. عَنْ اَنَسٍ قَالَ: بَيْنَا اَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبریل عرش کے مالک کی طرف سے کیا پیغام لے کر آئے تھے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! حضرت

1673 رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 417/1

قاعد عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ غَشِيَهُ الْوَحْيُ. فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ لِي: يَا أَنَسُ تَدْرِي مَا جَاءَنِي بِهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ صَاحِبِ الْعَرْشِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي مَا جَاءَكَ بِهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ صَاحِبِ الْعَرْشِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. انْطَلِقْ وَادْعُ لِي أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرَ، وَبِعِدَّتِهِمْ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمَّا أَخَذُوا مَقَاعِدَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَحْمُودُ بِنِعْمَتِهِ، الْمَعْبُودُ بِقُدْرَتِهِ، الْمُطَاعُ بِسُلْطَانِهِ، الْمَرْغُوبُ إِلَيْهِ فِيمَا عِنْدَهُ، الْمَرْهُوبُ مِنْ عَذَابِهِ، النَّافِذُ أَمْرُهُ فِي أَرْضِهِ وَسَمَائِهِ، الَّذِي خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهِ، وَمَيَّزَهُمْ بِأَحْكَامِهِ، وَأَعَزَّهُمْ بِدِينِهِ، وَأَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ نَسَبًا لَاحِقًا، وَأَمْرًا مُفْتَرَضًا، وَشَجَّ بِهِ الْأَرْحَامَ، وَأَلْزَمَهَا الْأَنَامَ. فَقَالَ تَبَارَكَ اسْمُهُ، وَتَعَالَى ذِكْرُهُ:

جبرئیل علیہ السلام عرش کے مالک کی طرف سے کیا پیغام لے کر آئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی سے کر دوں' تم جاؤ اور ابوبکر' عمر' عثمان' علی' طلحہ' زبیر کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ نبی اکرم ﷺ نے کچھ انصاریوں کا ذکر کیا' میں اُن حضرات کو بلا کر لے آیا' جب یہ حضرات اپنی جگہ بیٹھ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو اپنی نعمتوں کے حوالے سے لائق حمد ہے اور اپنی قدرت کے حوالے سے عبادت کے لائق ہے' اپنے غلبہ کے حوالے سے ایسا ہے کہ اُس کی فرمانبرداری کی جائے اور جو کچھ اُس کے پاس موجود ہے اُس کی طرف رغبت رکھی جاتی ہے اور اُس کے عذاب سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے' وہ اپنی زمین اور اپنے آسمان میں اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے والا ہے' اُس نے اپنی قدرت کے ذریعہ اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور اپنے احکام کے ذریعہ اُن کے درمیان امتیاز کیا' اُس نے اپنے دین کے ذریعہ اُن کو عزت عطا کی اور اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ اُن لوگوں کی عزت افزائی کی' پھر اللہ تعالیٰ نے سسرالی رشتہ کو بنایا جو نسب کو ثابت کرتا ہے اور ایک ایسا معاملہ ہے جو لازم ہے' اُس کے ذریعہ رشتہ داریاں پیدا ہوتی ہیں' اُس نے یہ چیزیں لوگوں پر لازم قرار دیں' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جس کا نام برکت والا ہے اور وہ بلند و برتر ہے:

(وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا

"وہی وہ ذات ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور پھر اُس

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا} [الفرقان: 54] فَأَمْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْرِي إِلَى قَضَائِهِ، وَقَضَاؤُهُ يَجْرِي إِلَى قَدَرِهِ، فَلِكُلِّ قَدَرٍ أَجَلٌ، وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ، يَمْحُ اللهُ مَا يَشَاءَ وَيُثْبِتُ، وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ، وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ زَوَّجْتُهُ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ، إِنْ رَضِيَ بِذَلِكَ عَلِيٌّ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غَائِبًا قَدْ بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِطَبَقٍ فِيهِ بُسْرٌ فَوُضِعَ بَيْنَ أَيْدِينَا، ثُمَّ قَالَ: انْتَهِبُوا فَبَيْنَا نَحْنُ نَنْتَهِبُ إِذْ أَقْبَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَتَبَسَّمَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ، وَقَدْ زَوَّجْتُكُهَا عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ إِنْ رَضِيتَ فَقَالَ عَلِيٌّ: قَدْ رَضِيتُ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ إِنَّ عَلِيًّا مَالَ، فَخَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، الَّذِي حَبَّبَنِي إِلَى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللهُ عَلَيْكُمَا، وَبَارَكَ فِيكُمَا، وَأَسْعَدَ جَدَّكُمَا،

کیلئے نسب اور سسرالی رشتہ بنایا“۔

تو اللہ تعالیٰ کا حکم اُس کی قضا کی طرف جاتا ہے اور اُس کی قضا اُس کی مقرر کردہ تقدیر کی طرف جاتی ہے تو تقدیر کے ہر فیصلہ کا ایک متعین وقت ہے اور ہر متعین وقت کیلئے ایک طے شدہ چیز ہے اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے اُسے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے برقرار رکھتا ہے، اُم الکتاب اُس کے پاس موجود ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی کے ساتھ کر دوں، میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے چار سو مثقال چاندی کے عوض میں اُس کی شادی علی کے ساتھ کی، اگر علی اس سے راضی ہو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس وقت وہاں موجود نہیں تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں کسی کام کے سلسلہ میں بھیجا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ایک تھال رکھا گیا جس میں خشک کھجوریں تھیں، وہ ہمارے سامنے رکھا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کھانا شروع کرو۔ ہم نے کھانا شروع کیا تو اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر اُن کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی تمہارے ساتھ کر دوں، تو میں نے تمہاری شادی اُس کے ساتھ چار سو مثقال چاندی کے عوض میں کی ہے، اگر تم راضی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں راضی ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے سجدہ میں چلے گئے، جس نے مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ بنایا ہے جو تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کو برکت نصیب

وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا الْكَثِيرَ الطَّيِّبَ قَالَ اَنَسٌ: فَوَاللهِ لَقَدْ اَخْرَجَ مِنْهُمَا الْكَثِيرَ الطَّيِّبَ

کرے! تم دونوں میں برکت رکھے اور تمہاری کوشش کو سعادت مند کرے اور تم سے پاکیزہ اور بہت سی اولاد پیدا کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُن دونوں کی اولاد بہت زیادہ اور پاکیزہ ہوئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیدہ فاطمہ کو تسلی

1674- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدِ بْنِ عُمَرَ السَّلَفِيُّ وَيُعْرَفُ خَالِدٌ: بِاَبِي الْاَخْيَلِ الْحِمْصِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اَصَابَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا صَبِيحَةَ الْعُرْسِ رِعْدَةٌ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

شادی کی صبح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جسم پر کپکپی طاری ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا:

زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا، وَاِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ. يَا فَاطِمَةُ؛ لَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اُمْلِكَكِ لِعَلِيٍّ اَمَرَ اللهُ تَعَالَى شَجَرَ الْجِنَانِ، فَحَمَلَتِ الْحُلَلَ وَالْحُلِيَّ، وَاَمَرَهَا فَنَثَرَتْهُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ، فَمَنْ اَخَذَ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ شَيْئًا اَكْثَرَ مِمَّا اَخَذَ صَاحِبُهُ وَاَحْسَنَ افْتَخَرَ بِهِ عَلَى صَاحِبِهِ اِلَى يَوْمِ

''میں نے تمہاری شادی اُس شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا میں سردار ہے اور وہ آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوگا' اے فاطمہ! جب میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں علی کے ساتھ تمہاری شادی کروں تو اللہ تعالیٰ نے جنت کے درختوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے زیور اور حُلّے پہن لیے' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے فرشتوں پر خوشبو نچھاور کی' تو اُس میں سے جس نے بھی دوسرے ساتھی کے مقابلہ میں زیادہ حاصل کیا' وہ قیامت کے دن تک اپنے ساتھی پر اس حوالے

1674- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 419/1.

الْقِيَامَةِ

سے فخر کرتا رہے گا"۔

قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَلَقَدْ كَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَفْتَخِرُ عَلَى النِّسَاءِ؛ لِأَنَّ أَوَّلَ مَنْ خَطَبَ عَلَيْهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس حوالے سے دیگر خواتین پر فخر کا اظہار کیا کرتی تھیں کیونکہ پہلی خاتون تھیں جن کے بارے میں حضرت جبریل علیہ السلام نے شادی کا پیغام ذکر کیا تھا۔

امام جعفر صادق سے منقول ایک روایت

1675- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ الْقَرْبِيطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ عَمْرٍو. بَصْرِي قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ. عَنْ آبَائِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. ذَكَرَ قِصَّةَ تَزْوِيجِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِطُولِهِ إِلَى لَيْلَةِ زِفَافِهَا. وَقِصَّةَ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ. فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ: يَا رَسُولَ اللهِ خَطَبَهَا إِلَيْكَ ذَوُو الْأَسْنَانِ وَالْأَمْوَالِ مِنْ قُرَيْشٍ. فَلَمْ تُزَوِّجْهُمْ. وَزَوَّجْتَهَا هَذَا الْغُلَامَ؟ فَقَالَ: يَا أَسْمَاءُ. سَتَزَوَّجِينَ بِهَذَا الْغُلَامِ. وَتَلِدِينَ لَهُ غُلَامًا قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ. فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ. ائْتِنِي بِبَغْلَتِي الشَّهْبَاءِ فَأَتَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے آباؤاجداد کے حوالے سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا واقعہ نقل کیا ہے جو ایک طویل روایت ہے جس میں اُن کی رخصتی کا واقعہ ہے اور سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ ہے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! قریش کے عمر رسیدہ اور مالدار لوگوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے آپ کو شادی کا پیغام دیا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے ساتھ ان کی شادی نہیں کی اور آپ نے ان کم عمر صاحب کے ساتھ ان کی شادی کردی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسماء! عنقریب تم بھی اس کم عمر شخص کے ساتھ شادی کروگی اور اس کے بچے کو جنم دوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب رات کا وقت آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا، فرمایا: اے سلمان! میرا خچر شہباء لے کر میرے پاس آؤ۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خچر شہباء لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی

1675- رواه ابن الجوزي في الموضوعات 420/1

بِبَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ. فَحَمَلَ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. فَكَانَ سَلْمَانُ يَقُودُ بِهَا. وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهَا. فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ، إِذْ سَمِعَ حِسًّا خَلْفَ ظَهْرِهِ. فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَجَمْعٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ كَثِيرٌ. فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ. مَا أَنْزَلَكُمْ؟ قَالُوا: نَزَلْنَا نَزُفُّ فَاطِمَةَ إِلَى زَوْجِهَا. فَكَبَّرَ جِبْرِيلُ. ثُمَّ كَبَّرَ مِيكَائِيلُ. ثُمَّ كَبَّرَ إِسْرَافِيلُ. ثُمَّ كَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ. ثُمَّ كَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ كَبَّرَ سَلْمَانُ. فَصَارَ التَّكْبِيرُ خَلْفَ الْعَرَائِسِ سُنَّةً مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ. فَجَاءَ بِهَا فَأَدْخَلَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَجْلَسَهَا إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْحَصِيرِ الْقَطَرِيِّ. ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ. هَذِهِ بِنْتِي. فَمَنْ أَكْرَمَهَا فَقَدْ أَكْرَمَنِي. وَمَنْ أَهَانَهَا فَقَدْ أَهَانَنِي ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِمَا وَاجْعَلْ مِنْهُمَا ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً. إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ثُمَّ وَثَبَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اللہ عنہا کو اُس پر سوار کروایا' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اُس خچر کو لے کر چلنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے ہانکنے لگے' ایسا ہو رہا تھا اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت کے پیچھے آہٹ محسوس کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر دیکھا تو حضرت جبریل' حضرت میکائیل' حضرت اسرافیل علیہم السلام اور بہت سے فرشتے موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل! تم لوگ کیوں اُترے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم اس لیے نیچے اُترے ہیں تاکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اُن کے شوہر کی طرف رُخصتی کروائیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے تکبیر کہی' پھر حضرت میکائیل علیہ السلام نے تکبیر کہی' پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام نے تکبیر کہی' پھر تمام فرشتوں نے تکبیر کہی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی' پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی' تو اُس رات کے بعد دُلہن کے پیچھے تکبیر کہنے کا رواج چل پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں ساتھ لے کر آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قطری چٹائی پر اُنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! یہ میری بیٹی ہے جو شخص اس کی عزت افزائی کرے گا وہ میری عزت افزائی کرے گا اور جو اس کی توہین کرے گا وہ میری توہین کرے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! تُو ان دونوں پر برکت نازل فرما اور ان دونوں سے پاکیزہ اولاد پیدا کرنا' بے شک تُو اس دعا کو سننے والا ہے''۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ وَاللهِ بَارَكَ فِيهِمَا وَبَارَكَ فِي وَلَدَيْهِمَا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں میں برکت رکھی' اُن کی اولاد میں برکت رکھی اور اُن کی ذریت

وَفِي ذُرِّيَّتِهِمَا الطَّيِّبَةِ الْمُبَارَكَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ. الَّذِي لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْنَأُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ

کو پاکیزہ اور مبارک کیا' اللہ تعالیٰ اُن سب سے راضی ہو! یہ وہ لوگ ہیں جن سے کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی ان سے دشمنی رکھے گا۔

1676- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ، وَعِكْرِمَةَ، أَوْ أَحَدِهِمَا، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: لَمَّا أُهْدِيَتْ فَاطِمَةُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يُوجَدْ فِي بَيْتِهِ إِلَّا رَمْلٌ مَبْسُوطٌ، وَوِسَادَةٌ حَشْوُهَا لِيفًا، وَكُوزًا وَجَرَّةً، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَالَ: لَا تَقْرَبْ أَهْلَكَ حَتَّى آتِيَكَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَثَمَّ أَخِي فَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ: أَهُوَ أَخُوكَ وَزَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: إِنَّ ذَلِكَ يَكُونُ يَا أُمَّ أَيْمَنَ قَالَتْ: ثُمَّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ. ثُمَّ نَضَحَ بِهِ وَجْهَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصَدْرَهُ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَتْ إِلَيْهِ تَعْثُرُ فِي مِرْطِهَا مِنَ الْحَيَاءِ قَالَتْ: فَنَضَحَ عَلَيْهَا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ قَالَتْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف رخصتی ہوئی تو گھر میں صرف ایک چٹائی تھی' ایک تکیہ تھی جس کے اندر پتے بھرے ہوئے تھے' ایک پیالہ تھا اور ایک گھڑا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں پیغام بھیجا اور فرمایا: تم اپنی اہلیہ کے پاس اُس وقت تک نہ جانا جب تک میں تمہارے پاس نہیں آ جاتا۔ پھر نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لائے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہاں میرا بھائی موجود ہے؟ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا وہ آپ کے بھائی ہیں؟ اور آپ نے اپنی بیٹی کی شادی اُن کے ساتھ کر دی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُم ایمن! ایسا ہو گیا ہے۔ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک برتن منگوایا' جس میں پانی موجود تھا اور پھر جو اللہ کو منظور تھا وہ اُس میں پڑھا' پھر آپ ﷺ نے وہ پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے اور اُن کے سینے پر چھڑکا' پھر آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا وہ اُٹھ کر آپ ﷺ کے پاس آئیں تو وہ شرم کی وجہ سے اپنی چادر میں لپٹی ہوئی تھیں۔ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُن پر بھی وہ پانی چھڑکا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ اُن کیلئے پڑھا (یا دعا کی)۔ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا

ثُمَّ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَادًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ، أَوْ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ. فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَتْ: أَسْمَاءُ. فَقَالَ: أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: أَمَعَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتِ كَرَامَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ نَعَمْ. إِنَّهُ لَابُدَّ لِلْفَتَاةِ مِنَ امْرَأَةٍ تَكُونُ مَعَهَا قَالَتْ: فَدَعَا لِي بِدُعَاءٍ، إِنَّهُ لَأَوْثَقُ عَمَلٍ عِنْدِي قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ فَوَلَّى. فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو لَهُمَا حَتَّى تَوَارَى فِي حُجْرَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے (راوی کو شک ہے) یا شاید پردے کے پیچھے کسی کا ہیولیٰ محسوس کیا تو فرمایا: کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اسماء! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: اسماء بنت عمیس؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول کے احترام میں اللہ کے رسول کی صاحبزادی کے ساتھ آئی ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! کیونکہ لڑکی کیلئے یہ ضروری ہے کہ اُس کے ساتھ کوئی عورت ہو۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے دعا کی جو میرے لیے میرا سب سے زیادہ قابلِ اعتماد عمل ہے۔ راوی خاتون بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرہ تک نہیں پہنچے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل اُن دونوں کیلئے دعا کرتے رہے۔

بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي الْآخِرَةِ عَلَى سَائِرِ الْخَلَائِقِ

باب: آخرت میں تمام مخلوق پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا تذکرہ

1677- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرُ بْنُ كَثِيرٍ الْأَسَدِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1677- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 423/1.

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ، إِنَّ الْجَلِيلَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ: نَكِّسُوا رُءُوسَكُمْ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، فَإِنَّ هَذِهِ فَاطِمَةَ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ أَنْ تَمُرَّ عَلَى الصِّرَاطِ

''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا اور اُس وقت عرش کے پہلو میں سے ایک منادی اعلان کرے گا: اے مخلوق! پروردگار یہ حکم دے رہا ہے کہ تم اپنے سروں کو جھکالو اور اپنی نگاہوں کو جھکالو کیونکہ فاطمہ بنت رسول اللہ پل صراط سے گزرنے کیلئے جانے لگی ہیں''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَضَائِلُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَثِيرَةٌ جَلِيلَةٌ، وَقَدْ ذَكَرْتُ مِنْهَا مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ، يَتْلُوهُ فَضَائِلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل بہت سے ہیں اور جلیل القدر ہیں، ہم نے اُن میں سے وہ روایات ذکر کی ہیں جو مکہ میں ہمیں یاد تھیں، اب اس کے بعد ہم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل کا تذکرہ کریں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے اور آپ کو بھی اُس چیز کی توفیق دے جسے وہ پسند کرتا ہے اور جس سے راضی ہوتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُودُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَالْمُصْطَفَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ أَجْمَعِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں لائقِ حمد ہے اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے رسول ہیں اور اُن کی تمام آل پر (درود و سلام نازل ہو)۔

❖❖❖❖❖

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

کتاب: حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ: أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَطَرُهُمَا عَظِيمٌ، وَقَدْرُهُمَا جَلِيلٌ، وَفَضْلُهُمَا كَبِيرٌ، أَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْقًا وَخُلُقًا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، هُمَا ذُرِّيَّتُهُ الطَّيِّبَةُ الطَّاهِرَةُ الْمُبَارَكَةُ، وَبَضْعَتَانِ مِنْهُ، أُمُّهُمَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ، مُهْجَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَضْعَةٌ مِنْهُ، وَأَبُوهُمَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَخُو رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنُ عَمِّهِ، وَخَتَنُهُ عَلَى ابْنَتِهِ، وَنَاصِرُهُ وَمُفَرِّجُ الْكَرْبَ عَنْهُ، وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ لَهُ مُحِبِّينَ، فَقَدْ جَمَعَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الشَّرَفَ الْعَظِيمَ، وَالْحَظَّ الْجَزِيلَ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ، رَيْحَانَتَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی شان عظیم ہے' ان کی قدر و منزلت' جلیل القدر ہے' ان کی فضیلت بڑی ہے' اپنی ظاہری شکل و صورت اور اخلاق کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما رکھتے تھے' یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ' پاک' مبارک اولاد ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کے ٹکڑے ہیں' ان کی والدہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاڈلی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کا ٹکڑا تھیں' ان دونوں حضرات کے والد امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں جو تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پریشانی کو دور کرنے والے ہیں اور ایسے فرد ہیں جن سے اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کیلئے عظیم شرف کو جمع کر دیا تھا اور ہر اعتبار سے اُنہیں خصوصیات عطا کی تھیں' یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے گلشن) کے پھول ہیں اور یہ دونوں اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ ہمیں ان کے فضائل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَنَذْكُرُ مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ مِنَ الْفَضَائِلِ، مَا تُقَرُّ بِهَا عَيْنُ كُلِّ مُؤْمِنٍ مُحِبٍّ لَهُمَا. وَيُسْخِنُ اللهُ الْعَظِيمُ بِهَا عَيْنَ كُلِّ نَاصِبِيٍّ خَبِيثٍ. بَاغِضٍ لَهُمَا أَبْغَضَ اللهُ مَنْ أَبْغَضَهُمَا

کے حوالے سے جو روایات یاد ہیں، ہم انہیں ذکر کریں گے جن کے ذریعہ ان سے محبت رکھنے والے ہر مؤمن کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے گی اور ہر خبیث ناصبی جو ان دونوں حضرات سے بغض رکھتا ہے، کی آنکھ کو اللہ تعالیٰ اُن روایات کے ذریعہ گرم کر دے گا، اللہ تعالیٰ بھی اُس سے بغض رکھے جو ان دونوں سے بغض رکھتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان: ''حسن اور حسین، جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں''

1678- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ أَبُو عِمْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْإِفْرِيقِيِّ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مسلم بن یسار انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

''حسن اور حسین، اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں''۔

1679- وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔

1680- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْاَشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّقِيقِيُّ قَالَ: اَنْبَانَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

"جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار کو دیکھے تو اُسے حسین بن علی کو دیکھ لینا چاہیے"۔

1681- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهَمَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

"حسن اور حسین' اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں"۔

1682- اَنْبَانَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

-1682 رواه الحاكم 167/3، وخرجه الألباني في صحيح الجامع: 3182.

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ابْنَايَ هَذَانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

"میرے یہ دو بیٹے حسن اور حسین' اہلِ جنت کے سردار ہیں اور ان دونوں کا باپ ان دونوں سے بہتر ہے"۔

1683- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَرْمَانِيُّ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشِيَانِ، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن یثیع نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میرے علاوہ اور کوئی نہیں تھا' اسی دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما چلتے ہوئے تشریف لے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا عَلِيُّ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ، مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا بِشَيْءٍ مِنْ هَذَا، يَا عَلِيُّ، وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

"اے علی! یہ دونوں اہلِ جنت کے تمام عمر رسیدہ افراد کے سردار ہیں' البتہ انبیاء و مرسلین کا معاملہ مختلف ہے' اے علی! تم ان دونوں کو یہ بات نہ بتانا اور حسن اور حسین اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں"۔

قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: فَوَاللهِ مَا حَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَتَّى مَاتَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے یہ حدیث اُس وقت تک بیان نہیں کی جب تک ان دونوں حضرات (یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کا انتقال نہیں ہو گیا۔

1684- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1683 خرجه الألباني في الصحيحة 444/2۔

-1684 رواه الترمذي: 3771، وأحمد 62/3، وصححه الألباني في صحيح الترمذي: 2965۔

أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

''حسن اور حسین اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں''۔

1685- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونَ بْنَ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: ذَكَرَ أَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

''حسن اور حسین' اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں' البتہ دو خالہ زاد بھائیوں' یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا معاملہ مختلف ہے''۔

1686- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرِيقِيُّ قَالَ ابْنُ فُضَيْلٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

1685- رواہ الحاکم 166/3۔

1686- رواہ الترمذی: 3872، وأحمد 64/3، والحاکم 154/3۔

اَبِي نُعْمٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاُمُّهُمَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ؛ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرْيَمَ

''حسن اور حسین' اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان دونوں کی ماں اہلِ جنت کی خواتین کی سردار ہے' البتہ سیدہ مریم کا معاملہ مختلف ہے''۔

1687- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ؛ اِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى، وَيَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''حسن اور حسین' اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں' البتہ دوخالہ زاد بھائیوں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا معاملہ مختلف ہے''۔

بَابُ شِبْهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت کا بیان

1688- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّافِعِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سیدہ زینب بنت ابورافع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ اپنے دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائیں' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

1687- انظر السابق.

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنَيْهَا الْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ. هَذَانِ ابْنَاكَ لَمْ تُوَرِّثْهُمَا شَيْئًا. فَقَالَ:

اَمَّا الْحَسَنُ فَاِنَّ لَهُ هَيْبَتِي وَسُؤْدَدِي، وَاَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرْاَتِي وَجُودِي

اُس بیماری کا واقعہ ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تھا' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے یہ دو بیٹے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کیلئے وراثت میں کچھ نہیں چھوڑ کے جا رہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جہاں تک حسن کا تعلق ہے تو اُسے میری ہیبت اور میری سرداری ملے گی اور جہاں تک حسین کا تعلق ہے تو اُسے میری جرأت اور میری سخاوت ملے گی''۔

حسنین کریمین کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہری مشابہت

1689- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ التَّنُوخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ: اَنَّهُ سَمِعَ هُبَيْرَةَ بْنَ يَرِيمَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى اَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ اِلَى وَجْهِهِ وَشَعَرِهِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَمَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى اَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ اِلَى كَعْبِهِ خَلْقًا؛ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اُس شخص کو دیکھے جو گردن سے لے کر چہرہ تک اور بالوں کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے' تو اُسے حسن بن علی کو دیکھ لینا چاہیے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ اُس شخص کو دیکھے جو گردن سے لے کر ٹخنوں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (ظاہری جسامت کے اعتبار سے) سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے' تو اُسے حسین بن علی کو دیکھ لینا چاہیے۔

1690- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

امام حسن کی شباہت پر حضرت ابوبکر کا تبصرہ

1691- وَأَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَيَالٍ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ، فَمَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَاحْتَمَلَهُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، وَجَعَلَ يَقُولُ: بِأَبِي شِبْهُ النَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَضْحَكُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد میں عصر کی نماز کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُن کے پہلو میں چل رہے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنہیں کندھے پر اُٹھا لیا اور یہ کہنے لگے: میرے والد ان پر قربان ہوں! یہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں' علی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر ہنس رہے تھے۔

-1690 رواہ البخاری:3543، والترمذی:3779۔

-1691 رواہ البخاری:3542۔

1692- وَحَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اِنِّي لَمَعَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَتَّى مَرَّ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عُنُقِهِ، ثُمَّ قَالَ:

بِاَبِي شِبْهُ النَّبِيِّ لَا شِبْهَ عَلِيِّ

وَعَلِيٌّ مَعَهُ فَجَعَلَ يَضْحَكُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں:

میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' اُن کا گزر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا تو اُنہوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گردن پر بٹھا لیا اور پھر بولے: میرے والد ان پر قربان ہوں! (یا مجھے اپنے والد کی قسم ہے!) یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں' علی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو وہ ہنسنے لگے۔

بَابُ ذِكْرِ مَحَبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کا تذکرہ

1693- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي سَهْلٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: طَرَقْتُ رَسُولَ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن اسامہ نے اپنے والد (حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کام سے جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز پر چادر اوڑھی ہوئی تھی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جس پر

1692- رواہ البخاری: 3750۔

1693- رواہ الترمذی: 3772، رواہ البخاری: 3747، وخرجہ الألبانی فی الصحیحۃ: 1227۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْتَمِلًا عَلَى شَيْءٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَ، فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر ڈالی ہوئی تھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر ہٹائی تو وہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هَذَانِ ابْنَايَ، وَابْنَا فَاطِمَةَ، اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا

''یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور یہ دونوں فاطمہ کے بیٹے ہیں' اے اللہ! تُو جانتا ہے کہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو تُو بھی ان سے محبت رکھنا''۔

حضرت حسن کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

1694- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ حَسَنًا وَهُوَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اُٹھایا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تُو بھی اس سے محبت رکھ''۔

1695- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1694- رواه البخاري:3749 ومسلم:2422۔

1695- انظر السابق۔

شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا اور آپ ﷺ یہ کہہ رہے تھے:

''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تُو بھی اس سے محبت رکھ''۔

بَابُ حَثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ عَلَى مَحَبَّةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَأَبِيهِمَا وَأُمِّهِمَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

باب: نبی اکرم ﷺ کا اپنی اُمت کو حضرت حسن' حضرت حسین' ان دونوں کے والد اور ان دونوں کی والدہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنے کی ترغیب دینا'

اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو!

1696- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ:

مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

امام جعفر صادق کے صاحبزادے علی بیان کرتے ہیں: میرے بھائی موسیٰ (یعنی امام موسیٰ کاظم) نے اپنے والد (حضرت امام جعفر صادق) کے حوالے سے' امام باقر کے حوالے سے' اُن کے والد (حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' اُن کے دادا (یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور یہ فرمایا:

''جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہو اور ان دونوں سے محبت رکھتا ہو اور ان دونوں کے باپ سے اور ان دونوں کی ماں سے محبت رکھتا ہو تو وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا''۔

1696- رواه الترمذي: 3734، وأحمد 1/77، وضعفه الألباني في ضعيف الترمذي: 2780.

مجھ سے محبت رکھنے والا ان دونوں سے محبت رکھے

1697- أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَحْبُوَانِ حَتَّى يَأْتِيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَيَرْكَبَانِ عَلَى ظَهْرِهِ. فَإِذَا جَاءَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ لِيَمِيطَهُمَا عَنْهُ أَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ دَعْهُمَا. فَإِذَا قَضَى الصَّلَاةَ ضَمَّهُمَا إِلَى نَحْرِهِ ثُمَّ قَالَ:

بِأَبِي وَأُمِّي مَنْ كَانَ يُحِبُّنِي فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے' یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر سوار ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی صاحب آئے تاکہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہٹا دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا کہ انہیں رہنے دو' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے سینہ کے ساتھ لگایا اور فرمایا:

''میرے ماں باپ قربان ہوں! جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت رکھے گا''۔

حضرت ابوہریرہ کا مشاہدہ

1698- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ مَوْلَى رَبَاحٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، هٰكَذَا قَالَ ابْنُ

اسحاق بن ابوحبیبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران مروان اُن کے پاس آیا' یہ اُس بیماری کا واقعہ ہے جس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تھا' مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے جب سے آپ کا ساتھ نصیب ہوا ہے' اُس کے بعد مجھے آپ سے صرف یہی شکایت ہے کہ آپ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتے ہیں۔

1697- خرجه الألباني في الصحيحة:312

عَبَّادٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: أَنَّ مَرْوَانَ أَتَى أَبَا هُرَيْرَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ مَرْوَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: مَا وَجَدْتُ عَلَيْكَ فِي شَيْءٍ مُنْذُ اصْطَحَبْنَا إِلَّا حُبَّكَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا قَالَ: فَتَحَفَّزَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَلَسَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَخَرَجْنَا مُعْتَمِرِينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَبْكِيَانِ وَهُمَا مَعَ أُمِّهِمَا، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنَيَّ؟ فَقَالَتِ: الْعَطَشُ، فَأَخْلَفَ يَدَهُ إِلَى شَنَّتِهِ فَلَمْ يَجِدْ فِيهَا مَاءً، فَنَادَى: هَلْ مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَخْلَفَ يَدَهُ إِلَى كَلَابِهِ يَبْتَغِي الْمَاءَ فِي شَنَّتِهِ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدٌ مِنَّا قَطْرَةً، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا قَطْرَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَاوِلِينِي أَحَدَهُمَا فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِدْرِ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ وَهُوَ يَضَعُ مَا يُسْكِتُ، فَأَدْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ، فَجَعَلَ يَمُصُّهُ حَتَّى هَدَأَ وَسَكَتَ، فَمَا سَمِعَ لَهُ بُكَاءٌ، وَالْآخَرُ يَبْكِي كَمَا هُوَ مَا سَكَتَ، فَنَاوَلَهَا

راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ عمرہ کرنے کیلئے روانہ ہوئے راستہ میں کسی جگہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی' یہ دونوں اپنی والدہ کے ساتھ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیزی سے چلتے ہوئے ان دونوں کے پاس آئے تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سے دریافت کیا: میرے بچوں کا کیا معاملہ ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: انہیں پیاس لگی ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنے مشکیزہ کی طرف بڑھایا تو اُس میں آپ کو پانی نہیں ملا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلند آواز میں پکار کر کہا: کیا کسی شخص کے پاس پانی ہے؟ ہم میں سے ہر ایک شخص نے پانی کی تلاش میں اپنے مشکیزوں کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن ہم میں سے کسی ایک کو ایک قطرہ بھی نہیں ملا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کے پاس بھی ایک قطرہ بھی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے ایک کو مجھے پکڑاؤ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک صاحبزادے کو پردہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں لیا' اپنے سینہ کے ساتھ لگایا' وہ صاحبزادے رو رہے تھے اور خاموش نہیں ہو رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان اُن کے منہ میں ڈالی تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کو چوسنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ صاحبزادے ٹھہر گئے اور خاموش ہو گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے رونے کی آواز نہیں سنی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے صاحبزادے کی طرف متوجہ ہوئے جو رو رہے تھے اور خاموش نہیں ہو

إِيَّاهُ، وَقَالَ لَهَا: نَاوِلِينِي الْآخَرَ فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ، فَفَعَلَ بِهِ كَذَلِكَ، فَسَكَتَا فَمَا سُمِعَ لَهُمَا صَوْتٌ، ثُمَّ قَالَ: سِيرُوا فَتَصَدَّعْنَا يَمِينًا وَشِمَالًا عَنِ الظَّعَائِنِ حَتَّى لَقِينَاهُ عَلَى الطَّرِيقِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَإِنِّي لَا أُحِبُّ هَذَيْنِ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رہے تھے۔ آپ نے پہلے صاحبزادے کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑایا اور فرمایا: دوسرے کو مجھے پکڑاؤ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے صاحبزادے کو پکڑایا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ پھر وہ دونوں خاموش ہو گئے اور اُن کی آواز سنائی نہیں دی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔ تو ہم خواتین سے دائیں بائیں ہو گئے یہاں تک کہ ہماری نبی اکرم ﷺ سے ملاقات راستہ میں ہوئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان دونوں حضرات سے اس لیے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ طرزِ عمل دیکھا ہے۔

1699- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا، فَقَالَ: أَذْهَبُ إِلَى أُمِّي، فَقُلْتُ: أَذْهَبُ مَعَهُ؟ قَالَ: لَا فَجَاءَتْ بَرْقَةٌ مِنَ السَّمَاءِ، فَمَشَى فِي ضَوْئِهَا حَتَّى بَلَغَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے، نبی اکرم ﷺ اُن سے شدید محبت رکھتے تھے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنی والدہ کے پاس چلا جاؤں؟ میں نے عرض کی: میں ان کے ساتھ چلا جاتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! تو آسمان سے روشنی آئی اور وہ اُس روشنی میں چلتے ہوئے (اپنی والدہ کے پاس) پہنچ گئے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

باب: نبی اکرم ﷺ کا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ فرمانا: ''یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں''

1700- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَبُو النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَسَأَلَهُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ؟ فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، وَهُمْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابونعم بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران اہلِ عراق میں سے ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کر رہا ہے حالانکہ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے کو شہید کیا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں"۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

1701- وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالَ: هَلُمُّوا انْظُرُوا إِلَى هَذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابونعم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اُس نے جواب دیا: اہلِ عراق سے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (دوسرے لوگوں سے) فرمایا: آگے آؤ! اور دیکھو کہ یہ شخص مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کر رہا ہے اور ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے کو شہید کیا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

هُمَا رَيْحَانَتَاىَ مِنَ الدُّنْيَا

"یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں"۔

"میرا یہ بیٹا سردار ہے"

1702- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَثِبَانِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَيُمْسِكُهُمَا بِيَدِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَقَرَّ عَلَى الْأَرْضِ تَرَكَهُمَا، فَلَمَّا صَلَّى أَجْلَسَهُمَا فِي حِجْرِهِ ثُمَّ مَسَحَ رُؤُسَهُمَا ثُمَّ قَالَ:

إِنَّ ابْنَيَّ هَذَيْنِ رَيْحَانَتَاىَ مِنَ الدُّنْيَا

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَأَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر سوار تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ انہیں پکڑا ہوا تھا یہاں تک کہ جب یہ دونوں زمین پر کھڑے ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھوڑ دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ارشاد فرمایا:

"میرے یہ دو بیٹے دنیا میں میرے دو پھول ہیں"۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

"میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے آخری زمانہ میں دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: يَعْنِي بِهِ الْحَسَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تھے۔

1703- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ قَاضِي حَلَبَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

-1702 رواه أحمد 51/5.

-1703 انظر السابق.

خَيْثَمَةَ مُصْعَبُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَاءَ الْحَسَنُ فَرَكِبَ ظَهْرَهُ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ أَخَذَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَضْعًا رَفِيقًا، فَإِذَا سَجَدَ رَكِبَ ظَهْرَهُ فَلَمَّا صَلَّى أَخَذَهُ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ، فَجَعَلَ يُقَبِّلُهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَتَفْعَلُ بِهَذَا الصَّبِيِّ هَكَذَا؟ فَقَالَ:

إِنَّهُ رَيْحَانَتِي، وَعَسَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے‘ جب آپ سجدہ میں گئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کی پشت پر سوار ہو گئے‘ نبی اکرم ﷺ نے سر اُٹھایا‘ اُنہیں پکڑا اور اُنہیں زمین پر آرام سے کھڑا کر دیا‘ جب آپ ﷺ سجدہ میں گئے تو وہ پھر آپ کی پشت پر سوار ہو گئے‘ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی تو آپ ﷺ نے اُنہیں پکڑا اور اپنی گود میں بٹھا لیا‘ آپ ﷺ نے اُن کا بوسہ لینا شروع کیا‘ ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا آپ اس بچے کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”یہ میرا پھول ہے‘ عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا“۔

بَابُ ذِكْرِ حَمْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى ظَهْرِهِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِ الصَّلَاةِ

باب: نبی اکرم ﷺ کا نماز کے دوران یا نماز کے علاوہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی پشت پر اُٹھانا

1704- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْذَعِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِنْتِ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے‘ جب آپ سجدہ میں گئے تو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما آپ کی پشت

1704- رواہ ابن خزیمۃ: 48/2‘ وابن حبان 426/15.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوهُمَا. فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ ثُمَّ قَالَ:

پر سوار ہو گئے' لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ انہیں رہنے دو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا اور پھر فرمایا:

مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ

''جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے اُسے ان دونوں سے محبت رکھنی چاہیے''۔

حسنین کریمین سے محبت کی ترغیب

1705- أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَحْبُوَانِ حَتّٰى يَأْتِيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَيَرْكَبَانِ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا جَاءَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ لِيَمِيطَهُمَا عَنْهُ أَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ دَعْهُمَا، فَإِذَا قَضَى الصَّلَاةَ ضَمَّهُمَا إِلَى نَحْرِهِ. وَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت مسجد میں موجود تھے' یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر سوار ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی آئے تا کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت سے ہٹا دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اشارہ کیا کہ انہیں رہنے دو۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ساتھ لگایا اور پھر فرمایا:

بِأَبِي وَأُمِّي مَنْ كَانَ يُحِبُّنِي فَلْيُحِبَّهُمَا

''میرے ماں باپ قربان ہوں! جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت رکھے گا''۔

1705- انظر السابق۔

بہترین سواری اور بہترین سوار

1706- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ شَاذَانَ، وَاَبُو بَكْرٍ بُنْدَارٌ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى عَاتِقِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا' ایک صاحب نے کہا: اے لڑکے! تم بڑی بہترین سواری پر سوار ہوئے ہو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ سوار بھی بہت اچھا ہے۔

1707- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْقَطَرِيُّ، بِالرَّمْلَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ مَسْرُوحٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ عَلَى اَرْبَعٍ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى ظَهْرِهِ، وَهُوَ يَحْبُو بِهِمَا فِي الْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ: نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا، وَنِعْمَ الْعِدْلَانِ اَنْتُمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل تھے' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر بیٹھے ہوئے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کو اُٹھا کر گھر میں گھٹنوں کے بل چل رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ بہت اچھا ہے اور تم دونوں بھی بہت اچھے ہو۔

1706- رواه الترمذي: 3785.

1708- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الشَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ أَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا عَلَى الْأَرْضِ، فَإِذَا عَادَ عَادَا حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آپ کی پشت پر سوار ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اُٹھایا' ان دونوں کو پکڑا اور زمین پر کھڑا کر دیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو یہ دونوں پھر سوار ہو گئے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ختم کرنے تک ایسا ہوتا رہا)۔

1709- وَأَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ، يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، إِذْ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَرَفَعَهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آئے' ان دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں' یہ دونوں چلتے ہوئے لڑکھڑا جاتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اُترے اور ان دونوں کو اُٹھا لیا اور پھر ارشاد فرمایا:

1708- انظر: 1704.

1709- رواہ أحمد 5/354، وأبو داؤد: 1109، والنسائی: 1413، والترمذی: 3776، وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی: 2968.

صَدَقَ اللهُ:

{إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ}

[التغابن: 15]

نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا

"اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

"بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں"۔

میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے ہوئے لڑکھڑا جاتے ہیں تو مجھ سے صبر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنی گفتگو کو منقطع کیا اور انہیں اُٹھالیا۔

1710- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ، فَلَمَّا رَآهُمَا نَزَلَ فَأَخَذَهُمَا، ثُمَّ صَعِدَ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ قَالَ:

صَدَقَ اللهُ:

{إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ}

[التغابن: 15]

رَأَيْتُ هَذَيْنِ يَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى أَخَذْتُهُمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آ گئے' ان دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور یہ دونوں لڑکھڑا کر گر پڑتے تھے اور پھر کھڑے ہو جاتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اُترے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اُٹھایا اور پھر منبر پر چڑھ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھالیا اور پھر ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

"بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں"۔

میں نے ان دونوں کو دیکھا کہ یہ گر پڑتے ہیں تو میں صبر نہیں کر سکا یہاں تک کہ میں نے انہیں اُٹھالیا"۔

1710- انظر السابق۔

بَابُ ذِكْرِ مُلَاعَبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

1711- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى قَفَاهُ، وَأَحَدُ ابْنَيِ ابْنَتِهِ عَلَى سَاقِهِ. فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَنْ تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ وَيَرْفَعُ سَاقَهُ حَتَّى قَرُبَ مِنْ صَدْرِهِ فَفَتَحَ فَاهُ فَقَبَّلَهُ. ثُمَّ قَالَ:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھیلنا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی س
کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ کے گھر حاضر ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گدی کے بل چت لیٹے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسوں میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پنڈلی پر موجود تھے' نب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا: تم اوپر کی طرف آؤ' اے چھوٹی آنکھوں والے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اپنی پنڈلی سے اُٹھا کر اپنے سینہ کے قریب کیا' اُن کا منہ کھول کر اُن کا بوسہ لیا اور پھر فرمایا:

''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تُو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اُس سے بھی محبت رکھ''۔

1712- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَزَّةَ، مُؤَذِّنُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَصُرَ عَيْنِي، وَسَمِعَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنی آنکھوں کے ذریعہ دیکھا اور اپنی کانوں کے ذریعہ سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما

أُذُنَيَّ، رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ حَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ وَهُوَ يَقُولُ: تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِيَدِ الْغُلَامِ فَيُصْعِدُهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ فَاهُ قَالَ: اجْنَحْ فَيُقَبِّلَهُ. ثُمَّ يَقُولُ:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

رہے تھے: تم اوپر کی طرف آؤ' اے چھوٹی آنکھوں والے! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس بچے کا ہاتھ پکڑا' اُسے اوپر چڑھایا یہاں تک کہ اپنے منہ کے مقابل لے آئے اور پھر فرمایا: اپنے پَر پھیلاؤ (یعنی موقع دو)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا بوسہ لیا اور پھر فرمایا:

''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھتا ہو اُس سے بھی محبت رکھ''۔

1713- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّ لِي لَعَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اقرع بن حابس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے تو اُس نے کہا: میرے دس بچے ہیں' میں نے اُن میں سے کسی کو کبھی بوسہ نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔

1714- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نعیم مجمر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم بنوقینقاع کے

1713- رواه البخاري: 5997، ومسلم: 2318.

1714- رواه البخاري: 2122، ومسلم: 2421، وأحمد 249/2.

أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا إِلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَلَمَّا رَجَعَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِيهِ، فَجَاءَ حَسَنٌ يَسْعَى حَتَّى سَقَطَ فِي حِجْرِهِ، وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ فِي لِحْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَهُ، فَأَدْخَلَ فَاهُ فِي فِيهِ، فَقَبَّلَهُ وَقَالَ:

بازار کی طرف روانہ ہوئے' جب واپس آئے تو نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور اُس میں تشریف فرما ہوئے' اسی دوران حضرت حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور آ کر نبی اکرم ﷺ کی گود میں گر گئے' وہ اپنی انگلیاں نبی اکرم ﷺ کی داڑھی میں داخل کرنے لگے' نبی اکرم ﷺ نے اُن کا منہ کھولا اور اپنا منہ اُن کے منہ میں داخل کر کے اُن کا بوسہ لیا اور پھر فرمایا:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھتا ہو اُس سے بھی محبت رکھ''۔

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا رَأَيْتُهُ قَطُّ، إِلَّا فَاضَتْ عَيْنَايَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد جب کبھی میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

1715- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَقِيَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ: هَلُمَّ أُقَبِّلُ مِنْكَ حَيْثُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ، فَقَالَ: هَا، فَقَبَّلَ سُرَّتَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمیر بن اسحاق بیان کرتے ہیں:

میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اُن سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ آگے آئیے! تاکہ میں آپ کی اُسی جگہ کو بوسہ دوں جہاں میں نے نبی اکرم ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ لیں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی ناف پر بوسہ دیا۔

1715- رواہ أحمد 255/2، والحاکم 168/3.

بَابُ ذِكْرِ اِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاحِ الْمُسْلِمِينَ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

1716- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، عَسَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

يَعْنِي الْحَسَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1717- وَاَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ

باب: نبی اکرم ﷺ کا اس بات کی اطلاع دینا کہ مسلمانوں کے درمیان حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی وجہ سے صلح ہو گی

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میرا یہ بیٹا سردار ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد حضرت حسن رضی اللہ عنہ تھے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے، اسی دوران حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما (جو بچے تھے) وہ آئے اور منبر پر چڑھ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1716- انظر: 1702.

1717- انظر: 1702.

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُصْلِحُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

''میرا یہ بیٹا سردار ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا''۔

قَالَ حَمَّادٌ: قَالَ هِشَامٌ: قَالَ الْحَسَنُ: فَرَآهُمْ أَمْثَالُ الْجِبَالِ فِي الْحَدِيدِ، فَقَالَ: اضْرِبْ بَيْنَ هَؤُلَاءِ وَبَيْنَ هَؤُلَاءِ فِي مُلْكٍ مِنْ مُلْكِ الدُّنْيَا لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ

حسن بصری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اُن لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوہے کے پہاڑ تھے' تو یہ فرمایا: ان کے درمیان دنیا کی بادشاہی تقسیم کر دو' مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ

- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ رَبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

رباح بن حارث بیان کرتے ہیں:

لوگ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس اکٹھے ہوئے' یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کی بات ہے' تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا:

إِنَّ كُلَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ، وَإِنَّ أَمْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَوَاقِعٌ، مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ، وَلَوْ كَرِهَ النَّاسُ، وَإِنِّي مَا أُحِبُّ أَنْ أَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِنُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ، يُهَرَاقُ فِيهِ

''جو چیز آنے والی ہے (یعنی قیامت) وہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم واقع ہو کر رہے گا' اُسے کوئی نہیں روک سکے گا خواہ لوگوں کو یہ ناپسند ہو' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے معاملہ کا نگران بن جاؤں' خواہ وہ کسی ایسی چیز کے حوالے سے ہو جس کا وزن رائی کے دانہ کے برابر ہو اور پھر اُس وجہ سے کسی کا

مُحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ. قَدْ عَرَفْتُ مَا يَنْفَعُنِي مِمَّا يَضُرُّنِي. فَالْحَقُوا بِطِيبَتِكُمْ

خون بہایا جائے' جو چیز مجھے نقصان دیتی ہے اُس کے مقابلہ میں جو مجھے فائدہ دیتی ہے اُس کا مجھے پتا ہے' تو تم لوگ اپنی پاکیزہ چیز (یعنی پسند) کے ساتھ جاملو"۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کا اظہارِ حقیقت

1719- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَسَدٍ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَوْ نَظَرْتُمْ مَا بَيْنَ جَابِرْسَ إِلَى جَابَلْقَ مَا وَجَدْتُمْ رَجُلًا جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِي وَأَخِي، أَرَى أَنْ تَجْتَمِعُوا عَلَى مُعَاوِيَةَ، وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ. وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ

"اگر تم جابرس سے لے کر جابلق تک کا جائزہ لو تو تمہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جس کا نانا نبی ہو' صرف میں اور میرا بھائی (یعنی امام حسین)' ہماری یہ خصوصیت ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ معاویہ پر اکٹھے ہو جاؤ' اگرچہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ یہ بات تمہارے لیے آزمائش ہوگی اور ایک مخصوص وقت کیلئے ہی ہوگی"۔

قَالَ مَعْمَرٌ: مَعْنَى جَابِرْسَ وَجَابَلْقَ: الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

معمر بیان کرتے ہیں: جابرس اور جابلق سے مراد مشرق اور مغرب ہیں۔

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: انْظُرُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ وَمَيِّزُوا فِعْلَ الْحَسَنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ. أَخِي الْكَرِيمِ ابْنِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، مُهْجَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ حَوَى جَمِيعَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ اس بات کا جائزہ لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! اور آپ امتیاز کریں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ جو ایک معزز فرد تھے اور ایک معزز فرد کے صاحبزادے تھے اور ایک معزز فرد کے بھائی تھے وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی ہیں' اُن کے صاحبزادے تھے' جنہیں ہر قسم کی

الشَّرَفِ. لَمَّا نَظَرَ اِلَى اَنَّهُ لَا يُتِمُّ مُلْكٌ مِنْ مُلْكِ الدُّنْيَا اِلَّا بِتَلَفِ الْاَنْفُسِ، وَذَهَابِ الدِّيْنِ، وَفِتَنٍ مُتَوَاتِرَةٍ، وَاُمُورٍ يَتَخَوَّفُ عَوَاقِبُهَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، صَانَ دِيْنَهُ وَعِرْضَهُ، وَصَانَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَمْ يُحِبَّ بُلُوْغَ مَا لَهُ فِيْهِ حَظٌّ مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا، وَقَدْ كَانَ لِذَلِكَ اَهْلًا، فَتَرَكَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَقْدِرَةِ مِنْهُ عَلَى ذَلِكَ، تَنْزِيهًا مِنْهُ لِدِيْنِهِ، وَلِصَلَاحِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِشَرَفِهِ. وَكَيْفَ لَا يَكُونُ ذَلِكَ، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فضیلت حاصل تھی' جب اُنہوں نے اس بات کا جائزہ لیا کہ دنیاوی حکومت صرف اُس وقت آ سکتی ہے جب لوگ مشقت کا شکار ہوں اور دین رخصت ہو جائے اور متواتر فتنے آ رہے ہوں اور ایسے اُمور کے سامنے آنے کا اندیشہ ہو جن کے نتیجہ میں مسلمانوں کو نقصان ہوتا ہو' تو اُنہوں نے اپنے دین اور اپنی عزت کو محفوظ کیا اور حضرت محمد ﷺ کی اُمت کو محفوظ رکھا۔ اُنہوں نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ وہ دنیا کے اُمور میں سے اپنے حصہ کو حاصل کر لیں' حالانکہ وہ اس کے اہل تھے اور وہ اس کی قدرت رکھتے تھے لیکن اس کے باوجود اُنہوں نے اسے ترک کر دیا تا کہ اس کے ذریعہ اپنے دین کو محفوظ رکھیں اور حضرت محمد ﷺ کی اُمت کی بہتری کریں اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُصْلِحُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

''میرا یہ بیٹا سردار ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا''۔

فَكَانَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَعَنْ اَبِيهِمَا، وَعَنْ اُمِّهِمَا، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ

تو اُسی طرح ہوا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا' اللہ تعالیٰ حضرت حسن' حضرت حسین' ان دونوں کے والد' ان دونوں کی والدہ رضی اللہ عنہم سے راضی ہو اور ہمیں ان کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے۔

بَابُ اِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَوْلِهِ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَاتِلِهِ

باب: نبی اکرم ﷺ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دینا اور آپ ﷺ کا یہ فرمان: ''اُس کے قاتل پر اللہ کا غضب شدید ہوگا''

1720- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِي سَهْلٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يَتْرُكْ أَحَدًا يَدْخُلُ عَلَيْهِ؛ إِلَّا حَسَنًا وَحُسَيْنًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: فَنَامَ يَوْمًا فِي بَيْتِي، وَجَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ أَمْنَعُ مَنْ يَدْخُلُ، فَجَاءَ حُسَيْنٌ يَسْعَى فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَذَهَبَ حَتَّى سَقَطَ عَلَى بَطْنِهِ، فَفَزِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْكِي فَالْتَزَمَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا لَكَ تَبْكِي وَقَدْ نِمْتَ وَأَنْتَ مَسْرُورٌ؟ فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي بِهَذِهِ التُّرْبَةِ قَالَتْ: وَبَسَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّهُ، فَإِذَا فِيهَا تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنِي هَذَا يُقْتَلُ فِي هَذِهِ التُّرْبَةِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمَا هَذِهِ الْأَرْضُ؟ قَالَ هَذِهِ كَرْبَلَاءُ فَقُلْتُ: أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے ہوتے تھے تو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہیں آ سکتا تھا' البتہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کا معاملہ مختلف تھا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے تھے اور میں دروازہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھی تا کہ اندر آنے والے کسی شخص کو روک دوں' اسی دوران حضرت حسین رضی اللہ عنہ آ گئے تو میں نے اُنہیں اندر جانے دیا' وہ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیٹ پر بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت پریشان تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں جبکہ آپ جب سوئے تھے تو اُس وقت تو آپ خوش تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریل میرے پاس یہ مٹی لے کر آئے ہیں۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کو پھیلایا تو اُس میں سرخ رنگ کی مٹی موجود تھی۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا:) جبریل نے مجھے بتایا ہے کہ میرا یہ بیٹا اس مٹی میں قتل ہوگا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ کون سی مٹی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کربلا ہے۔ تو میں نے کہا: پھر یہ کرب اور بلا کی جگہ ہے۔

حضرت حسین کی شہادت کی پیشگوئی

1721- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ: قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: دَخَلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَزِعَ، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخْبَرَنِي اَنَّ ابْنِي هٰذَا يُقْتَلُ. وَاَنَّهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشان ہو گئے' حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل نے مجھے یہ بتایا ہے کہ میرے اس بیٹے کو شہید کر دیا جائے گا اور جو شخص اسے قتل کرے گا اُس پر اللہ کا غضب شدید ہو گا۔

حضرت حسین سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

1722- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى قَفَاهُ، وَاَحَدُ ابْنَيِ ابْنَتِهِ عَلَى سَاقِهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ وَيَرْفَعُ سَاقَهُ حَتَّى قَرَّبَ مِنْ صَدْرِهِ. فَفَتَحَ فَاهُ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے گھر میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت گدی کے بل چت لیٹے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلی پر تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے قتل پر آنکھ روئے گی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلی کو بلند کیا یہاں تک کہ اُن صاحبزادے کو اپنے سینے کے قریب کیا' اُن کا منہ کھول کر اُن کا بوسہ لیا اور پھر فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

''اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھتا ہو اُس سے بھی محبت رکھ''۔

ثُمَّ بَكَى. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ!

يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَكَ أَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ ابْنِي هَذَا، وَأَنَّهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَاتِلِهِ

آپ کیوں رو رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرشتہ نے مجھے بتایا ہے کہ میری اُمت میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی اور اس کے قاتل پر اللہ کا غضب شدید ہوگا۔

اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا خواب

1723- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ: حَدَّثَنِي رَزِينٌ قَالَ: حَدَّثَتْنِي سَلْمَى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي النَّوْمِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلمی بیان کرتی ہیں:

میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہ رو رہی تھیں' میں نے دریافت کیا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ اُنہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے' اُن کی مراد یہ تھی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے' آپ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ابھی حسین کے قتل کے پاس موجود تھا۔

1724- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا أُحِيطَ بِالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا اسْمُ هَذِهِ الْأَرْضِ؟ فَقِيلَ: كَرْبَلَاءُ فَقَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هِيَ أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مطلب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا گیا تو اُنہوں نے دریافت کیا: اس علاقہ کا نام کیا ہے؟ اُنہیں بتایا گیا: کربلا' تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے سچ فرمایا تھا' یہ کرب اور بلا کی زمین ہے۔

-1723 رواه الترمذي: 3774، وخرجه الألباني في ضعيف الترمذي: 787.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

1725- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ صَاحِبَ مَطْهَرَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى صِفِّينَ، فَلَمَّا حَاذَى نِينَوَى قَالَ: صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قَالَ: قُلْتُ: وَمَاذَا؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ مَالِي أَرَى عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ ابْنِي الْحُسَيْنَ ثُمَّ قَالَ لِي: هَلْ لَكَ أَنْ أُرِيكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً. فَلَمَّا رَأَيْتُهَا لَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا

عبداللہ بن نجی حضرمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طہارت (کا پانی فراہم کرنے) کے نگران تھے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین کی طرف روانہ ہوئے' جب ہم نینواء کے مقام پر پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! صبر سے کام لو! اے ابوعبداللہ! صبر سے کام لو۔ یہ دریائے فرات کے ایک کنارے کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل نے مجھے بتایا ہے کہ میری اُمت میرے بیٹے حسین کو قتل کر دے گی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ میں تمہیں وہاں کی مٹی دکھاؤں! میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو آپ کی مٹھی میں مٹی تھی' جب میں نے اُسے دیکھا تو مجھے بھی اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رہا اور میرے بھی آنسو نکل آئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی بے قراری

1726- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

یحییٰ بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اپنی زمینوں پر موجود تھے' اُنہیں یہ اطلاع ملی کہ حضرت

الزِّبْرِقَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ بِمَالٍ لَهُ، فَبَلَغَهُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ، فَلَحِقَهُ عَلَى مَسِيرَةِ لَيَالٍ، فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: الْعِرَاقَ قَالَ: وَإِذَا مَعَهُ طَوَامِيرُ كُتُبٍ، فَقَالَ: هٰذِهِ بَيْعَتُهُمْ، فَقَالَ: لَا تَأْتِهِمْ، فَأَبَى، فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ، وَلَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا، وَإِنَّكُمْ بَضْعَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَلِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ أَبَدًا، وَمَا صَرَفَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكُمْ؛ إِلَّا لِلَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ قَالَ: فَأَبَى أَنْ يَرْجِعَ، فَاعْتَنَقَهُ ابْنُ عُمَرَ وَبَكَى، وَقَالَ: أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ مِنْ قَتِيلٍ

حسین بن علی رضی اللہ عنہما عراق کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں' تو وہ چند راتوں کی مسافت کا فاصلہ طے کر کے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے آ کر ملے اور اُن سے دریافت کیا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عراق۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مکتوبات موجود تھے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ اُن لوگوں کی بیعت کے اقرارنامے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ وہاں نہ جائیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اُن کی بات نہیں مانی۔ اُنہوں نے بتایا: میں آپ کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں' ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو اختیار کر لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو اختیار نہیں کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کے ٹکڑے ہیں' آپ میں سے کسی کیلئے یہ دنیا کبھی مناسب نہیں رہے گی اور اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو آپ سے پھیر دیا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کو وہ چیز ملے جو آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے نہ جانے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں گلے لگایا اور رونے لگے اور بولے: میں آپ کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔

1727- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1727- رواه العقيلي في الضعفاء 381/4، والحاكم في المستدرك 464/4.

الطَّائِيُّ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِهِ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ لَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ الَّذِي نَكْرَهُ، فَقَالَ: أَهْلُ بَيْتِي هَؤُلَاءِ اخْتَارَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمُ الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَسَيَلْقَوْنَ بَعْدِي تَطْرِيدًا وَتَشْرِيدًا وَبَلَاءً وَشِدَّةً

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اسی دوران بنوہاشم سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی آپ ﷺ کے پاس سے گزری تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہوگیا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ ہمیں آپ کے چہرہ پر ناگواری محسوس ہورہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے یہ اہلِ بیت' اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو اختیار کیا ہے' یہ لوگ عنقریب میرے بعد پرے کیے جانے' دور کیے جانے' آزمائش اور شدت کا سامنا کریں گے۔

بَابُ ذِكْرِ نَوْحِ الْجِنِّ عَلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: جنات کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر نوحہ کرنا

1728- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ، عَنْ يَحْيَى الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ مِنْ مَنْزِلِي لِقَضَاءِ حَاجَةٍ فِي الْجَبَّانَةِ، فَإِذَا بِنِسَاءٍ عَلَيْهِنَّ ثِيَابٌ بِيضٌ، وَبِأَيْدِيهِنَّ عَمَائِمُ وَهُنَّ يَبْكِينَ وَيَنُحْنَ قَالَ: فَحَفِظْتُ مِنْ قَوْلِهِنَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یحییٰ ہمدانی بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں جبانہ میں ایک چاندنی رات میں اپنے گھر سے قضائے حاجت کیلئے نکلا تو وہاں کچھ خواتین نظر آئیں جن کے جسم پر سفید کپڑے تھے' اُن کے ہاتھوں میں عمامے تھے' وہ رو رہی تھیں اور نوحہ کررہی تھیں' مجھے اُن کے یہ کلمات یاد رہ گئے:

يَا عَيْنُ جُودِي وَلَا تَجْمُدِي، عَلَى الْهَالِكِ السَّيِّدِي، بِالشَّامِ أَمْسَى صَرِيعًا،

''اے آنکھ! رو اور خشک نہ ہو' اُس سردار پر جو شام میں مارے گئے' شام کے وقت وہ پڑے ہوئے تھے اور صبح ایسی مصیبت

فَقَدْ رَدِيَ الْغَدَاةَ بِأَمْرٍ بَدَا،

قَالَ: ثُمَّ ذَهَبْنَ فَمَا رَأَيْتُهُنَّ، قَالَ: فَأَتَيْتُ مَنْزِلِي فَأَيْقَظْتُ أَهْلِي، ثُمَّ دَعَوْتُ بِلَوْحٍ فَكَتَبْتُ هَذِهِ الْأَبْيَاتَ فِيهِ لِئَلَّا أَنْسَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ حَدَّثْتُ بِهَا قَالَ: وَاللهِ مَا أَقَمْتُ إِلَّا تِسْعَةَ أَيَّامٍ حَتَّى جَاءَ نَعْيُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کا شکار ہوئی جو ایک ایسے معاملہ کے حوالے سے تھی جو ظاہر ہوا تھا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ خواتین چلی گئیں۔ راوی کہتے ہیں: میں اپنے گھر واپس آیا' میں نے اپنی بیوی کو جگایا اور میں نے ایک تختی منگوا کر اُس پر یہ اشعار لکھ لیے تا کہ میں یہ بھول نہ جاؤں۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اُس کے بعد نو دن گزرے تھے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع آ گئی۔

جنات کا نوحہ

1729- وَأَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، نَاحَتْ عَلَيْهِ الْجِنُّ، فَحُفِظَ مِنْ قَوْلِهِمْ:

مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِينَهُ فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ

أَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ جَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو جناب کلبی بیان کرتے ہیں:

جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو جنات نے اُن پر نوحہ کیا تھا اور اُن کے نوحہ کے یہ الفاظ محفوظ رہ گئے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو اُن کے رخساروں میں چمک موجود تھی' اُن کے والدین قریش کے اونچے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور اُن کے نانا سب سے بہتر نانا تھے"۔

1730- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ، أَنْبَأَنَا أَبُو زِيَادٍ الْفُقَيْمِيُّ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ: كَانَ الْجَصَّاصُونَ يَبْرُزُونَ إِلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو جناب کلبی بیان کرتے ہیں:

چونے کا کام کرنے والے لوگ اُس میدان کی طرف گئے

الْجَبَّانَةِ حِينَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَيَسْمَعُونَ نَوْحَ الْجِنِّ وَهُمْ يَقُولُونَ:

جہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا تو اُنہوں نے جنات کا نوحہ سنا جو یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِينَهُ فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ
أَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ جَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ

''نبی اکرم ﷺ نے اُن کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو اُن کے رخساروں میں چمک موجود تھی' اُن کے والدین قریش کے اونچے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور اُن کے نانا سب سے بہتر نانا تھے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلَقَدْ بَلَغَنِي فِي حَدِيثٍ لَا يَحْضُرُنِي إِسْنَادُهُ: أَنَّ قَوْمًا كَانُوا فِي سَفَرٍ، فَنَزَلُوا مَنْزِلًا، فَبَيْنَمَا هُمْ يَتَغَدَّوْنَ خَرَجَتْ عَلَيْهِمْ كَفٌّ مَكْتُوبٌ فِيهَا:

(امام آجری فرماتے ہیں:) مجھ تک ایک روایت پہنچی ہے جس کی سند مجھے یاد نہیں ہے کہ کچھ لوگ سفر کر رہے تھے' اُنہوں نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا' جب صبح ہوئی تو اُن کے سامنے ایک ہتھیلی آئی جس میں یہ تحریر تھا:

أَتَرْجُو أُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا
شَفَاعَةَ جَدِّهِ يَوْمَ الْحِسَابِ؟

''وہ اُمت جس نے حسین کو شہید کر دیا ہو' کیا وہ قیامت کے دن اُن کے نانا کی شفاعت کی اُمید رکھے گی''۔

بَابٌ فِي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَنْ أَحَبَّهُمَا فَلِلرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَلِلرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْغِضُ

باب: حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات مذکور ہونا کہ جو شخص ان سے محبت رکھے گا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے ان سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا

1731- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مُحَمَّدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

''حسن اور حسین، جو ان دونوں سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا''۔

1732- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

''جو شخص ان دونوں سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھے گا اور جو ان دونوں سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا''۔

نبی اکرم ﷺ کی مراد حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما تھے۔

حضرت حسین کے گستاخ کا انجام

1733- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابورجاء بیان کرتے ہیں:

تم لوگ اس گھرانے یعنی نبی اکرم ﷺ کے گھرانے کے

1732- رواہ أحمد 531/2، والنسائی: 8168، وابن ماجہ: 143، والحاکم 3/ 17۔

بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: لَا تَسُبُّوا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ، بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِنَّ جَارًا لِي مِنْ بَلْهُجَيْمٍ حِينَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْفَاعِلِ قَالَ: فَرَمَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَوْكَبَيْنِ مِنَ السَّمَاءِ فَطَمَسَا بَصَرَهُ

افراد کو بُرا نہ کہو میرا ایک پڑوسی تھا جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت یہ کہا تھا کہ یہ کرنے والے شخص کی طرف دیکھو تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دو ستارے اُس کی آنکھوں پر مارے اور اُس کی بینائی ختم ہو گئی۔

1734- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ بَحْرٍ أَبُو مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: لَا تَسُبُّوا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ، بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِنَّ جَارًا لِي مِنْ بَلْهُجَيْمٍ حِينَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْكَذَا ابْنِ الْكَذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ فَرَمَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَوْكَبَيْنِ مِنَ السَّمَاءِ فَطَمَسَا بَصَرَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابورجاء بیان کرتے ہیں:

تم لوگ اس گھرانے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کے افراد کو بُرا نہ کہو میرا ایک پڑوسی تھا جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت یہ کہا تھا کہ کیا تم نے ایسے ایسے شخص کو نہیں دیکھا (یعنی اُس نے نامناسب کلمات استعمال کیے) تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دو ستارے اُس کی آنکھوں پر مارے اور اُس کی بینائی ختم ہو گئی۔

قبرِ حسین کی بے حرمتی کا انجام

1735- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ الْبَزُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا. أَحْدَثَ عَلَى قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. فَسَلَّطَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى أَهْلِ ذَلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اعمش بیان کرتے ہیں:

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی بے حرمتی کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے گھرانے کے افراد پر پاگل پن، جذام، برص ہر قسم کی بیماری اور آزمائش مسلط کر

الْبَيْتِ الْجُنُونَ، وَالْجُذَامَ، وَالْبَرَصَ، وَكُلَّ دَاءٍ وَبَلَاءٍ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: وَأَهْلُ ذَلِكَ كَانُوا.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: عَلَى مَنْ قَتَلَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَعْنَةُ اللهِ، وَلَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ، وَعَلَى مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِهِ، وَعَلَى مَنْ سَبَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَسَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، أَوْ آذَى فَاطِمَةَ فِي وَلَدِهَا، أَوْ آذَى أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبُهُ، لَا أَقَامَ اللهُ الْكَرِيمُ لَهُ وَزْنًا، وَلَا نَالَتْهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دی۔ ابومعمر بیان کرتے ہیں: اُس کے گھر والوں کی یہی صورتِ حال تھی۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اُس پر اللہ کی لعنت ہو اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہو! اور اُس پر بھی لعنت ہو جس نے اُن کے قتل میں مدد کی! اور اُس پر بھی لعنت ہو جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتا ہے یا حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتا ہے یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اُن کی اولاد کے حوالے سے اذیت پہنچاتا ہے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت کو اذیت پہنچاتا ہے ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور اُس کا غضب نازل ہو! اللہ تعالیٰ اُس کیلئے وزن قائم نہ کرے اور اُسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

فَضَائِلُ خَدِيجَةَ
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اَلْمَحْمُودُ اللهَ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَالْمُصْطَفِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَسَلَّمَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ خَدِيجَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَضْلُهَا عَظِيمٌ، وَخَطَرُهَا جَزِيلٌ، أَكْرَمَهَا اللهُ تَعَالَى الْعَظِيمُ بِأَنْ زَوَّجَهَا رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رُزِقَتْ مِنْهُ الْأَوْلَادَ الْكِرَامَ، وَأَوْلَدَهَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ، مُهْجَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَظِّمُ قَدْرَ خَدِيجَةَ، وَيُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَيَغْضَبُ لَهَا، وَيُثْنِي عَلَيْهَا، كَرَامَةً مِنْهُ لَهَا. بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ زَوْجَتُهُ، وَهِيَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ. فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهَا بِمَا يُشَاهِدُ مِنَ الْوَحْيِ، فَتُثَبِّتُهُ وَتُعْلِمُهُ: إِنَّكَ نَبِيٌّ، وَإِنَّكَ عِنْدَ اللهِ كَرِيمٌ.

کتاب: اُم المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ اُم المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بہت زیادہ ہے' اُن کا مرتبہ عظیم ہے' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ عظیم فضیلت عطا کی کہ اُن کے شوہر نبی اکرم ﷺ ہیں اور نبی اکرم ﷺ سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہوئی' جن میں سب سے زیادہ نمایاں حیثیت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوئی جو نبی اکرم ﷺ کی لاڈلی تھیں' نبی اکرم ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا احترام کرتے تھے' اُن کا ذکر کثرت سے کرتے تھے' اُن کی وجہ سے غضبناک ہو جاتے تھے' اُن کی تعریف کرتے تھے' اس کی وجہ یہ تھی کہ اُنہیں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں قدرومنزلت حاصل تھی' جب نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی آپ ﷺ کی اہلیہ تھیں۔ انہوں نے خواتین میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا' جب نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں وحی سے متعلق مشاہدہ کے بارے میں بتایا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو حوصلہ دیا اور آپ ﷺ کو یہ بتایا کہ آپ نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز حیثیت رکھتے ہیں' نبی اکرم ﷺ غارِ حراء میں اپنے پروردگار کی عبادت کیا کرتے تھے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کو زادِراہ تیار کر کے دیتی

وَيَتَعَبَّدُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَبَلِ حِرَاءٍ، فَتُزَوِّدُهُ وَتُعِينُهُ عَلَى عِبَادَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَتَحُوطُهُ بِكُلِّ مَا يُحِبُّ فَبَشَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَعَدَّ اللهُ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ. أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَهُوَ الدُّرُّ الْمُجَوَّفُ، وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا

تھیں اور اپنے پروردگار کی عبادت کے بارے میں اُن کی مدد کرتی تھیں' وہ نبی اکرم ﷺ کیلئے ہر وہ چیز تیار کرتی تھیں جو آپ ﷺ کو پسند ہوتی تھی' نبی اکرم ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یہ خوشخبری دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں اُن کے اعزاز میں اُن کیلئے کیا تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں کو کھلے موتی سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''خدیجہ بنت خویلد اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں''۔

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''تمام جہانوں کی خواتین میں سے تمہارے لیے مریم بنت عمران' خدیجہ بنت خویلد' فاطمہ بنت رسول اللہ اور فرعون کی اہلیہ آسیہ کافی ہیں''۔

فَرَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَعَنْ ذُرِّيَّتِهَا الْمُبَارَكَةِ، وَسَأَذْكُرُ مِنَ الْأَخْبَارِ مَا دَلَّ عَلَى مَا قُلْتُ إِنْ شَاءَ اللهُ

تو اللہ تعالیٰ' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اور اُن کی مبارک' پاکیزہ اولاد سے راضی ہو! میں عنقریب وہ روایات ذکر کروں گا جو میری بیان کردہ باتوں پر دلالت کرتی ہیں' اگر اللہ نے چاہا۔

پہلی وحی کے نزول پر سیدہ خدیجہ کا ردِ عمل

1736- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ پر وحی کا آغاز نیند کے دوران سچے خوابوں کے

1736- رواه البخاري:30 ومسلم:160.

وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ. وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَسْكَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ. فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ. فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ. فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ. وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ. وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ. ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا. حَتَّى فَجَاءَهُ الْحَقُّ. وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءَ. وَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ: اقْرَاْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ اِنِّي لَسْتُ بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ. ثُمَّ اَرْسَلَنِي. فَقَالَ: اقْرَاْ. فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِي. فَقَالَ: اقْرَاْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ. حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ. ثُمَّ اَرْسَلَنِي. فَقَالَ:

ذریعہ ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کی روشنی کی طرح پورا ہو جاتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خلوت نشینی پسندیدہ کر دی گئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حراء تشریف لاتے تھے اور وہاں متعدد راتوں تک عبادت کرتے رہتے تھے' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس کیلئے زادِ راہ تیار کر دیتی تھیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے تھے تو وہ اس کی مانند مزید زادِ راہ تیار کر دیتی تھیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حق آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت غارِ حراء میں موجود تھے' اُس غار میں فرشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: آپ پڑھیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ اُس نے مجھے پکڑا' اپنے ساتھ لگایا یہاں تک کہ مجھے اُس کی طرف سے مشقت کا سامنا کرنا پڑا' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا' اُس نے پھر مجھے پکڑا اور اپنے ساتھ بھینچ لیا' یہاں تک کہ مجھے مشقت کا سامنا کرنا پڑا' پھر اُس نے مجھے چھوڑا اور بولا: پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا' اُس نے تیسری مرتبہ مجھے بھینچ لیا یہاں تک کہ مجھے مشقت لاحق ہوئی' اُس نے مجھے چھوڑا اور بولا:

{اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ

''اپنے پروردگار کے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے پڑھیے جس نے پیدا کیا ہے' جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے' آپ پڑھیے اور آپ کا پروردگار بہت معزز ہے' جس نے

يَعْلَمْ} [العلق: 2]

قلم کے ذریعہ علم عطا کیا ہے' اُس نے انسان کو اس چیز کا علم عطا کیا ہے جو وہ نہیں جانتا تھا''۔

فَرَجَعَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي . فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ. مَالِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ. فَقَالَ: قَدْ خَشِيتِ عَلَيَّ؟ قَالَتْ: كَلَّا. أَبْشِرْ. فَوَاللهِ لَا يُخْزِيكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبَدًا. إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ. وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ. وَتَحْمِلُ الْكَلَّ. وَتَقْرِي الضَّيْفَ. وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ

جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے اعصاب پر کپکپی طاری ہوئی' آپ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: مجھے کچھ اوڑھنے کیلئے دو! مجھے کچھ اوڑھنے کیلئے دو! سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اوڑھنے کیلئے دیا' جب آپ ﷺ کی طبیعت کچھ بحال ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خدیجہ! میرے ساتھ کیا پیش آیا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے پورا واقعہ سنایا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی ذات کے بارے میں اندیشہ ہے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں! آپ خوشخبری قبول کیجئے! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوائی کا شکار نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' دوسروں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں۔

1737- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ زَكَرِيَّا السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ. مَوْلَى الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا تُثَبِّتُهُ بِهِ. فِيمَا أَكْرَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنْ نُبُوَّتِهِ: يَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسماعیل بن ابوحکیم' سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا اُس چیز کے حوالے سے جس صورتِ حال کا نبی اکرم ﷺ کو سامنا کرنا پڑا تھا' اور جو نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ذریعہ عزت عطا کی تھی: اے چچازاد! کیا آپ یہ استطاعت رکھتے ہیں کہ آپ کا ساتھی (فرشتہ) جب آپ کے پاس آئے تو آپ مجھے اُس کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

ابْنَ عَمِّ. هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُخْبِرَنِيْ بِصَاحِبِكَ هٰذَا الَّذِي يَأْتِيكَ إِذَا جَاءَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَتْ: فَإِذَا جَاءَكَ فَأَخْبِرْنِي. فَبَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمًا إِذْ جَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ. هٰذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ جَاءَنِي قَالَتْ: أَتَرَاهُ الْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَتْ: فَاجْلِسْ إِلَى شِقِّ الْأَيْسَرِ. فَجَلَسَ. فَقَالَتْ: هَلْ تَرَاهُ الْآنَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ: فَاجْلِسْ إِلَى شِقِّ الْأَيْمَنِ. فَتَحَوَّلَ فَجَلَسَ. فَقَالَتْ: هَلْ تَرَاهُ الْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَتْ: فَتَحَوَّلْ فَاجْلِسْ فِي حِجْرِي. فَتَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ. فَقَالَتْ هَلْ تَرَاهُ الْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَتَحَسَّرَتْ فَأَلْقَتْ خِمَارَهَا. فَقَالَتْ: هَلْ تَرَاهُ الْآنَ؟ قَالَ: لَا قَالَتْ: مَا هٰذَا بِشَيْطَانٍ، إِنَّ هٰذَا الْمَلَكُ يَا ابْنَ الْعَمِّ. فَاثْبُتْ وَأَبْشِرْ. ثُمَّ آمَنَتْ بِهِ، وَشَهِدَتْ أَنَّ الَّذِي جَاءَ بِهِ الْحَقُّ

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ مجھے بتائیے گا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھے' اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں دیکھا تو فرمایا: اے خدیجہ! یہ جبریل میرے پاس آئے ہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا آپ اس وقت اُنہیں دیکھ رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اب آپ دوسرے پہلو کے بل بیٹھ جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا اب آپ اُنہیں دیکھ رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اب آپ دائیں پہلو کے بل بیٹھ جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس طرف مڑ گئے اور بیٹھ گئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا اب آپ اُنہیں دیکھ رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اب آپ حالت تبدیل کیجئے اور میری گود میں بیٹھ جائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت تبدیل کی اور تشریف فرما ہوئے' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا اب آپ اُنہیں دیکھ رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر سے چادر ہٹائی اور دریافت کیا: کیا اب آپ اُنہیں دیکھ رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی نہیں! تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ شیطان نہیں ہوگا یہ فرشتہ ہی ہوگا' اے میرے چچازاد! آپ ثابت قدم رہیں' خوشخبری حاصل کریں۔ پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں اور

اُنہوں نے اُس چیز کی گواہی دی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حق آیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: هَذَا فِعْلُ مُوَفَّقَةٌ كَرِيمَةٌ مُنْتَجِبَةٌ، أَكْرَمَهَا اللهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ، وَذَخَرَهَا لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَزْوَاجِهِ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، شَرَّفَهَا اللهُ بِالْوَلَدِ مِنْهُ، وَجَعَلَ مِنْهَا الذُّرِّيَّةَ الطَّيِّبَةَ الْمُبَارَكَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ اُس خاتون کا طرزِ عمل ہے جس کو توفیق دی گئی ہو جو معزز ہو اور منتخب شدہ ہو اللہ تعالیٰ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عزت افزائی کی اور اُنہیں اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے سنبھال کر رکھا' آپ رضی اللہ عنہا اُمہات المؤمنین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی زوجۂ محترمہ ہیں اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بھی عطا کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد آپ سے ہوئی اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اُن کی اولاد پاک اور مبارک ہوئی' اللہ تعالیٰ اُن سے یہ راضی ہو۔

بَابُ ذِكْرِ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَوَلَدِهَا مِنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنا اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اولاد ہونا

1738- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: ثنا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَوَّلُ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ، تَزَوَّجَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَنْكَحَهُ إِيَّاهَا أَبُوهَا.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے جس خاتون کے ساتھ شادی کی وہ سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمانۂ جاہلیت میں اُن کے ساتھ شادی کی تھی' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کروائی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ امجاد

فَوَلَدَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے

وَسَلَّمَ الْقَاسِمَ، بِهٖ كَانَ يُكْنٰى، وَالطَّاهِرَ، وَزَيْنَبَ، وَرُقَيَّةَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ، وَفَاطِمَةَ

قاسم کو جنم دیا اور اُنہی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ نے کنیت اختیار کی' اس کے بعد انہوں نے حضرت طاہر' سیدہ زینب' سیدہ رقیہ' سیدہ اُم کلثوم اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو جنم دیا۔

سیدہ زینب بنت رسول اللہ

فَأَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَوَلَدَتْ لِأَبِي الْعَاصِ جَارِيَةً، اسْمُهَا أُمَامَةُ. فَتَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. فَقُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِنْدَهُ أُمَامَةُ. فَخَلَّفَ عَلَى أُمَامَةَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْمُغِيرَةُ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَتُوُفِّيَتْ عِنْدَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب کا تعلق ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کی شادی حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف سے زمانۂ جاہلیت میں کر دی تھی۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت ابوالعاص کی ایک صاحبزادی پیدا ہوئی تھیں جن کا نام سیدہ امامہ تھا۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ان خاتون (یعنی سیدہ اُمامہ رضی اللہ عنہا) سے شادی کی تھی' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت یہ خاتون حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا نے حضرت مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کی تھی اور اُن کی زوجیت میں ہی اُن کا انتقال ہوا۔

سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ

وَأَمَّا رُقَيَّةُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَوَلَدَتْ لَهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُثْمَانَ، كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكْنٰى بِهٖ أَوَّلَ مَرَّةٍ، حَتّٰى كُنِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِعَمْرٍو، ابْنٍ لَهُ، وَبِكُلٍّ قَدْ كَانَ يُكْنٰى، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ شادی کی تھی اُنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ کو جنم دیا تھا' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پہلے اُن صاحبزادے کے حوالے سے ہی کنیت اختیار کرتے تھے لیکن بعد میں اُنہوں نے اپنے صاحبزادے عمرو کے حوالے سے کنیت اختیار

رُقَيَّةُ زَمَنَ بَدْرٍ، فَتَخَلَّفَ عُثْمَانُ عَلَى دَفْنِهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. فَذَلِكَ مَنَعَهُ أَنْ يَشْهَدَ بَدْرًا، وَقَدْ كَانَ عُثْمَانُ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ، وَهَاجَرَ مَعَهُ بِرُقَيَّةَ

کرنا شروع کر دی' ویسے اُنہیں دونوں کنیتوں سے ذکر کیا جاتا ہے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اُن کے دفن کیلئے غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے' اس وجہ سے وہ اُس میں شریک نہیں ہو سکے تھے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی تو سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے بھی اُن کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

سیدہ اُم کلثوم بنت رسول اللہ

وَأَمَّا أُمُّ كُلْثُومٍ ابْنَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا أَيْضًا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بَعْدَ أُخْتِهَا رُقَيَّةَ، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَلَمْ تَلِدْ شَيْئًا.

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو اُن کی شادی بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی' یہ اُن صاحبزادی کی بہن سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد کی بات تھی' پھر سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہو گیا اور اُنہوں نے کسی بچہ کو جنم نہیں دیا۔

سیدہ فاطمۃ الزہراء

وَأَمَّا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَتَزَوَّجَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَوَلَدَتْ لَهُ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْأَكْبَرَ، وَحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَزَيْنَبَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ، فَهَذَا مَا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ فَاطِمَةَ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَمَاتَتْ عِنْدَهُ، وَوَلَدَتْ عِنْدَهُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَأَخًا لَهُ يُقَالُ لَهُ: عَوْنٌ وَأَمَّا أُمُّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہاں تک تعلق ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ شادی کی تھی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن' حضرت حسین' سیدہ زینب اور سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے تھے' یہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن جعفر نے شادی کی تھی اور اس خاتون کا انتقال اُن کی زوجیت میں ہوا' اس خاتون نے عبداللہ بن جعفر کے صاحبزادے علی بن عبداللہ بن جعفر کو جنم دیا تھا اور اُن کے ایک بھائی کو جنم دیا تھا جس کا نام عون تھا۔ جہاں تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی اُم کلثوم کا تعلق ہے تو

فَتَزَوَّجَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَوَلَدَتْ لَهُ زَيْدَ بْنَ عُمَرَ، وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے ساتھ شادی کی تھی اور اس خاتون نے حضرت عمر کے صاحبزادے زید بن عمر کو جنم دیا تھا۔ باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ غَضَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَحُسْنِ ثَنَائِهِ عَلَيْهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے غصہ میں آنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تعریف کرنا

1739- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادُ يَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ حَتَّى يَذْكُرُ خَدِيجَةَ، فَيُحْسِنُ عَلَيْهَا الثَّنَاءَ، فَذَكَرَهَا يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ، فَأَدْرَكَتْنِي الْغَيْرَةُ فَقُلْتُ: هَلْ كَانَتْ إِلَّا عَجُوزًا، فَقَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِنْهَا، فَغَضِبَ حَتَّى اهْتَزَّ مُقَدَّمُ شَعْرِهِ مِنَ الْغَضَبِ، ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گھر میں موجود ہوتے تھے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے تھے اور اُن کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا تذکرہ کیا تو مجھے جوش آ گیا' میں نے کہا: وہ ایک بوڑھی عورت تھیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُن کے بدلے میں اُن سے زیادہ بہتر بیویاں عطا کر دی ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ غصہ کی شدت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کے بال ہلنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهَا، وَقَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَصَدَّقَتْنِي وَكَذَّبَنِي النَّاسُ، وَوَاسَتْنِي مِنْ مَالِهَا إِذْ

''جی نہیں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس سے زیادہ بہتر بیوی عطا نہیں کی' وہ اُس وقت مجھ پر ایمان لائی تھی جب لوگوں نے میرا انکار کیا تھا' اُس نے اُس وقت میری تصدیق کی تھی جب لوگوں

حَرَمَنِي النَّاسُ، وَرَزَقَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوْلَادَ مِنْهَا، إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

فَقُلْتُ: بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي لَا أَذْكُرُهَا بِسَيِّئَةٍ أَبَدًا

نے مجھے جھٹلایا تھا' اُس نے اُس وقت اپنے مال کے ذریعہ میری مدد کی تھی جب لوگوں نے مجھے مال نہیں دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُس سے ہی مجھے اولاد عطا کی ہے اور دیگر بیویوں سے مجھے اولاد عطا نہیں کی"۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) تو میں نے یہ طے کیا کہ میں اب کبھی بھی اُن کا ذکر بُرائی کے ساتھ نہیں کروں گی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رشک کا اظہار

1740- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، لِكَثْرَةِ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مجھے کسی بھی خاتون پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا رشک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا کیونکہ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کثرت کے ساتھ اُن کا ذکر کیا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے پروردگار نے آپ کو یہ حکم دیا تھا کہ آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی خوشخبری دے دیں جو کھوکھلے موتی سے بنا ہوا ہو گا۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا

باب: نبی اکرم ﷺ کا اس بات کی اطلاع دینا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں

1741- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1740- رواه البخاري: 3817، ومسلم: 2435.

1741- رواه أحمد 3/135، والترمذي: 3888، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1508.

بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بِمَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''تمام جہانوں کی خواتین میں سے تمہارے لیے مریم بنت عمران' خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد کافی ہیں'' (یعنی یہ سب سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں)۔

1742- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاهِرٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَمِيعٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا

''خدیجہ بنت خویلد اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں''۔

1743- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَاتِمٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حَسْبُكَ مِنْهُنَّ أَرْبَعُ سَيِّدَاتِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ

''اُن خواتین میں سے تمہارے لیے چار کافی ہیں' جو تمام جہانوں کی خواتین کی سردار ہیں: فاطمہ بنت محمدؐ خدیجہ بنت خویلدؓ آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران''۔

بَابُ بِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِمَا أَعَدَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا فِي الْجَنَّةِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اُس چیز کی خوشخبری دینا کہ جو اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے جنت میں تیار کی ہے

1744- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُئِلَ عَنْ خَدِيجَةَ أَنَّهَا مَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْفَرَائِضُ وَالْأَحْكَامُ؟ فَقَالَ:

أَبْصَرْتُهَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، فِي بَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا لَغْوَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں دریافت کیا گیا جن کا انتقال فرائض اور احکام نازل ہونے سے پہلے ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے اُنہیں جنت کی ایک نہر کے پاس موجود کھوکھلے موتی کے ایک گھر میں دیکھا ہے جس میں کوئی لغو چیز اور کوئی پریشانی نہیں ہے''۔

جنت میں گھر کی خوشخبری

1745- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ جِبْرِيلُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ

1745- رواه البخاري:3819،ومسلم:2433.

عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَشِّرْ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موجود ایک گھر کی بشارت دے دیں جس میں کوئی شور شرابہ اور کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔

1746- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبَشِّرُ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا تھا کہ آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موجود ایک گھر کی خوشخبری دے دیں جس میں کوئی شور شرابا اور کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔

1747- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاهِرٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جُمَيْعٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَعُودُهَا، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اُن کی عیادت کرنے کیلئے تشریف لائے' آپ ﷺ نے فرمایا:

أَيْ بُنَيَّةُ، لَا تَجْزَعِي، فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ حَقًّا إِنَّكِ لَسَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ

"اے میری بیٹی! تم پریشان نہ ہو! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق طور پر نبوت کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! تم تمام جہانوں کی خواتین کی سردار ہو"۔

فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِهَا، وَقَالَتْ: يَا

تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور

1746- انظر السابق۔

لَيْتَهَا مَاتَتْ. فَأَيْنَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ؟ قَالَ:

آسِيَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا، وَمَرْيَمُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَخَدِيجَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا، وَأَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِكِ. إِنَّكُنَّ فِي بُيُوتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا أَذًى فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي وَأُمِّي، وَمَا بُيُوتٌ مِنْ قَصَبٍ؟ قَالَ: دُرٌّ مُجَوَّفٌ مِنْ قَصَبٍ، لَا أَذًى فِيهِ وَلَا صَخَبَ

بولیں: اُن کا تو انتقال ہو گیا ہے' تو فرعون کی اہلیہ آسیہ' مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد کہاں ہوں گی؟ (یعنی اُن کا مقام کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''آسیہ اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں' مریم اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں' خدیجہ اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں اور تم اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہو' تم (جنت میں) کھوکھلے موتی سے بنے ہوئے گھر میں رہو گی جس میں کوئی تکلیف دِہ چیز اور کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! قصب سے بنے ہوئے گھر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھوکھلے موتی سے بنا ہوا گھر جس میں کوئی تکلیف دِہ چیز اور کوئی شور شرابا نہیں ہو گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ. وَاللهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وہ فضائل ذکر کر دیئے ہیں جو یہاں مکہ میں موجود رہتے ہوئے میرے ذہن میں تھے' باقی اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ جَامِعِ فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ فَضَائِلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ. زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا. وَفَضْلُهُمْ كَثِيرٌ عَظِيمٌ. وَأَنَا أَذْكُرُ فَضْلَ أَهْلِ الْبَيْتِ جُمْلَةً. الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ. وَأَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاهِلَ بِهِمْ. فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ} [آل عمران: 61]

وَهُمْ: عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

وَمِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا}

[الاحزاب: 33]

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: اہلِ بیت کے مجموعی فضائل کا تذکرہ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے امیرالمؤمنین حضرت علی بن ابوطالب' سیدہ فاطمہ' حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کے وہ فضائل ذکر کر دیئے ہیں جو مکہ میں مجھے یاد آئے تھے' اللہ تعالیٰ اس شہر کے شرف میں اضافہ کرے' ان حضرات کی فضیلت بہت زیادہ اور عظمت والی ہے۔ اب میں عمومی اعتبار سے اہلِ بیت کی فضیلت کا ذکر کروں گا جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا تھا کہ اُن اہلِ بیت کے ہمراہ آپ مباہلہ کریں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''پس تم فرما دو کہ تم لوگ آؤ' ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو' ہم اپنی خواتین کو اور تم اپنی خواتین کو' ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو (بلاؤ) اور پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں''۔

تو اُس وقت جنہیں بلایا گیا وہ حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک کر دے''۔

وَهُمُ الَّذِينَ غَشَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِرْطٍ لَهُ مُرَحَّلٍ، وَقِيلَ: بِكِسَاءٍ خَيْبَرِيٍّ، وَقَالَ لَهُمْ:

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا}

[الاحزاب: 33]

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کشیدہ کاری والی چادر کے اندر لے لیا تھا' اور ایک قول کے مطابق خیبر کی بنی ہوئی چادر کے اندر لیا تھا' اور اُن سے یہ فرمایا تھا:

''بے شک اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے' اے اہلِ بیت! اور تمہیں اچھی طرح سے پاک کر دے''۔

وَهُمْ: عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

یہ لوگ حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم تھے۔

وَمِمَّنْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ وَصِهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي وَصِهْرِي

''قیامت کے دن ہر سبب' ہر نسبی تعلق اور ہر سسرالی تعلق ختم ہو جائے گا' البتہ میرا سبب' میرا نسب اور میرا سسرالی تعلق برقرار رہے گا''۔

فَهُمْ عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَجَعْفَرٌ الطَّيَّارُ، وَجَمِيعُ أَوْلَادِ عَلِيٍّ، وَجَمِيعُ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ، وَجَمِيعُ أَوْلَادِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَأَوْلَادُ أَوْلَادِهِمْ، وَذُرِّيَّتُهُمُ الطَّيِّبَةُ الْمُبَارَكَةُ، وَأَوْلَادُ خَدِيجَةَ أَبَدًا، رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

تو ان میں حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن' حضرت حسین' حضرت جعفر طیار' حضرت علی کی ساری اولاد' سیدہ فاطمہ کی ساری اولاد' حضرت حسن اور حضرت حسین کی ساری اولاد اور اُن کی اولاد کی اولاد اور اُن کی مبارک اور پاکیزہ ذریت رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ اس میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تمام اولاد اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی ساری اولاد بھی شامل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

آیت مباہلہ کا پس منظر

1748- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَاتِمٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ نَجْرَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاقِبُ، وَالطَّيِّبُ، فَدَعَاهُمَا إِلَى الْإِسْلَامِ، فَقَالَا: أَسْلَمْنَا يَا مُحَمَّدُ قَبْلَكَ قَالَ: كَذَبْتُمَا إِنْ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا يَمْنَعُكُمَا مِنَ الْإِسْلَامِ؟ قَالَا: هَاتِ أَنْبِئْنَا قَالَ: حُبُّ الصَّلِيبِ، وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَأَكْلُ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ، فَلَا مَالَ وَلَا حَيَاةَ قَالَ: وَدَعَاهُمَا إِلَى الْمُلَاعَنَةِ، فَوَاعَدَاهُ عَلَى أَنْ يُغَادِيَاهُ الْغَدَاةَ، فَغَدَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَأَبَيَا أَنْ يَجِيئَا، وَأَقَرَّا لَهُ بِالْخَرَاجِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَوْ فَعَلَا لَأَمْطَرَ عَلَيْهِمُ الْوَادِي نَارًا قَالَ جَابِرٌ: فِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

{فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ}

[آل عمران: 61]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نجران (کے عیسائیوں) کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس میں دو افراد تھے: عاقب اور طیب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کو اسلام کی دعوت دی تو اُن دونوں نے کہا: اے حضرت محمد! ہم تو آپ سے پہلے ہی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں غلط کہہ رہے ہو' اگر تم دونوں چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ کون سی چیز تمہارے اسلام قبول کرنے میں رکاوٹ ہے۔ اُن دونوں نے کہا: اچھا! پھر بتا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صلیب کی محبت' شراب نوشی' خنزیر کا گوشت کھانا اور مال اور حیات کی کوئی حیثیت نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کو مباہلہ کرنے کی دعوت دی تو اُن دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ طے کیا کہ وہ اگلے دن صبح آئیں گے۔ اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو ساتھ لیا اور اُن دونوں کو پیغام بھیجا تو اُن دونوں نے آنے سے انکار کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خراج (کی ادائیگی) کا اقرار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اگر یہ لوگ مباہلہ کر لیتے تو ان پر آگ کی بارش نازل ہوتی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تم فرما دو کہ تم لوگ آؤ' ہم اپنے بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں' ہم اپنی عورتوں اور تم اپنی عورتوں اور ہم اپنے آپ اور تم اپنے آپ کو بلاتے ہیں''۔

قَالَ الشَّعْبِيُّ: اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ: فَاطِمَةُ، وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ: عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہمارے بیٹے سے مراد حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ہیں' ہماری خواتین میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا شامل ہوں گی' ہماری ذات میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ شامل ہوں گے۔

کچھ عیسائیوں کی بارگاہِ رسالت میں حاضری

1749- وَاَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسِيحُ، وَمَعَهُ الْعَاقِبُ، وَقَيْسٌ اَخُوهُ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْحَارِثُ بْنُ الْمَسِيحِ وَهُوَ غُلَامٌ، وَمَعَهُ اَرْبَعُونَ حَبْرًا فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ كَيْفَ تَقُولُ فِي الْمَسِيحِ، فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنُنْكِرُ مَا تَقُولُ؟ فَاَوْحَى اِلَيْهِ {اِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ} [آل عمران: 59] اِلَى آخِرِ الْآيَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسیح نام کا ایک عیسائی آیا جس کے ساتھ اُس کے بھائی عاقب اور قیس تھے اور اُس کے ساتھ اُس کا بیٹا حارث بن مسیح تھا جو ایک کمسن بچہ تھا اور اُن کے ہمراہ چالیس افراد تھے' اُس نے کہا: اے حضرت محمد! آپ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ اللہ کی قسم! آپ جو کہیں گے ہم اُس بات کو نہیں مانتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی مانند ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا تھا'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

قَالَ: فَنَخِرَ نَخْرَةً اِجْلَالًا لَهُ، مَا تَقُولُ؟ بَلْ هُوَ اللّٰهُ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

تو اُس نے اس کے احترام میں ناک سے آواز نکالی اور بولا: آپ کیا کہتے ہیں! بلکہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

{فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا

''جو شخص تمہارے ساتھ اُس چیز کے بارے میں بحث کرے جبکہ تمہارے پاس علم آ چکا ہو تو تم یہ فرما دو کہ تم آگے بڑھو' ہم اپنے

وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ} [آل عمران: 61] الْآيَةُ.

قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ ذِكْرَ الْاَبْنَاءِ غَضِبَ، فَاَخَذَ بِيَدِ ابْنِهِ هَاتِ لِهَذَا كُفُوًا قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. فَاَقَامَ الْحَسَنَ عَنْ يَمِينِهِ، وَالْحُسَيْنَ عَنْ يَسَارِهِ، وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ اِلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: هَؤُلَاءِ اَبْنَاؤُنَا وَنِسَاؤُنَا وَاَنْفُسُنَا. فَاْتِنَا لَهُمْ بِاَكْفَاءٍ قَالَ: فَوَثَبَ يَعْنِي اَخَاهُ الْعَاقِبُ. فَقَالَ: اِنِّي اُذَكِّرُكَ اللهَ اَنْ تُلَاعِنَ هَذَا الرَّجُلَ. فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ كَاذِبًا مَا لَكَ فِي مُلَاعَنَتِهِ خَيْرٌ، وَلَئِنْ كَانَ صَادِقًا لَا يَحُولُ الْحَوْلُ وَمِنْكُمْ نَافِخُ صَرْفَةٍ اَوْ صَرْفٍ شَكَّ عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: فَصَالَحُوهُ كُلَّ الصُّلْحِ وَرَجَعَ

بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو بلاتے ہیں"۔

جب اُس نے بیٹوں کا ذکر سنا تو غصہ میں آ گیا' اُس نے اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور بولا: آپ اس کا ہم پلہ پیش کر دیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی' حضرت حسن' حضرت حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو بلایا' آپ نے حضرت حسن کو دائیں' حضرت حسین کو اپنے بائیں طرف' حضرت علی اور سیدہ فاطمہ کو اپنے سینہ کے مقابل کھڑا کیا اور فرمایا: یہ ہمارے بیٹے ہیں اور ہماری عورتیں ہیں اور ہم خود ہیں' تم ان کے ہم پلہ افراد لے آؤ۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس کا بھائی عاقب اُچھل کر کھڑا ہوا اور بولا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر اس بات سے منع کرتا ہوں کہ تم ان صاحب کے ساتھ مباہلہ نہ کرو' اللہ کی قسم! اگر یہ جھوٹے بھی ہوئے تو تمہیں ان کے ساتھ مباہلہ کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ملے گی اور اگر یہ سچے ہوئے تو تمہیں بہت جلد بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہاں الفاظ کے بارے میں عبید اللہ نامی راوی کو شک ہے۔ تو راوی کہتے ہیں: تو اُن لوگوں نے مکمل صلح کر لی اور واپس چلے گئے۔

امام باقر کی بیان کردہ تفسیر

1750- وَاَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجعفر (یہاں شاید مراد امام باقر ہیں) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ} [آل عمران: 61]

''تم فرما دو! ہم اپنے بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ''۔

قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ،

اس سے مراد حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔

وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَکُمْ

''ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو''۔

قَالَ: فَاطِمَةُ،

اس سے مراد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ

''اور ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو''۔

قَالَ: عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اس سے مراد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ ذِکْرِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ {اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیرًا} [الاحزاب: 33]

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ: ''اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ اے اہلِ بیت! وہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے''

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: هُمُ الْاَرْبَعَةُ الَّذِینَ حَوَوْا جَمِیعَ الشَّرَفِ، وَهُمْ: عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ چار افراد ہیں جنہوں نے ہر قسم کے شرف کو حاصل کر لیا ہے' یہ حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔

اہلِ بیت کا تذکرہ

1751- حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْیَابِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ اَبِی زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَیْبَةَ، عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے' آپ نے سیاہ بالوں سے بنی ہوئی کشیدہ کاری والی چادر اوڑھی ہوئی تھی' حضرت حسن رضی اللہ عنہ

1751- رواہ مسلم: 2424.

شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ:

تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں چادر کے اندر کرلیا' حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر کے اندر کرلیا' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر کے اندر کرلیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر کے اندر کرلیا اور پھر یہ آیت تلاوت کی:

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الاحزاب: 33]

''اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کردے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کردے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت

1752- وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ الْحَجَبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ، فَجَلَسَ فَجَاءَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَأَدْخَلَهَا فِيهِ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ فِيهِ، ثُمَّ جَاءَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے' آپ نے سیاہ رنگ کی کشیدہ کاری والی چادر اوڑھی ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں چادر کے اندر کرلیا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر کے اندر کرلیا' پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر کے اندر کرلیا' پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر

1752- انظر السابق۔

حَسَنٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهُ فِيهِ، ثُمَّ جَاءَ حُسَيْنٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: {اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الاحزاب: 33]

کے اندر کر لیا اور پھر یہ آیت تلاوت کی:

"اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے"۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت

1753- وَاَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: اَنْبَاَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهَا عَلَى مَنَامَةٍ لَهُ، تَحْتَهُ كِسَاءٌ خَيْبَرِيٌّ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبُرْمَةٍ فِيهَا خَزِيرَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعِي زَوْجَكِ، وَابْنَيْكِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَدَعَتْهُمْ، فَبَيْنَا هُمْ يَاْكُلُونَ، اِذْ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الاحزاب: 33]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اُن کے ہاں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے خیبر کی بنی ہوئی چادر موجود تھی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں' وہ ایک ہنڈیا لے کر آئی تھیں جس میں خزیرہ موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے شوہر اور اپنے دونوں حسن اور حسین کو بھی بلاؤ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بلالیا' یہ لوگ وہ کھا رہے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

"اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے"۔

1753- رواه الترمذي: 3203، وأحمد 6/298.

فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسَاءَ فَغَشَّاهُمْ بِهِمْ، ثُمَّ قَالَ:

اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي، وَحَامَّتِي، فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر لی اور اُن سب کو اپنی چادر میں لے لیا' پھر فرمایا:

''اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں اور میرے مخصوص لوگ ہیں' تُو ان سے گندگی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح سے پاک و صاف کر دے''۔

آلِ محمد کون ہیں؟

1754- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَحِمَهَا اللهُ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اُتْتِنِي بِزَوْجِكِ وَابْنَيْكِ فَجَاءَتْ بِهِمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَاَلْقَى عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِسَاءً فَدَكِيًّا، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اپنے شوہر اور اپنے دونوں بیٹوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اُنہیں ساتھ لے کر آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پر فدک کی بنی ہوئی چادر ڈالی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُن پر رکھا اور پھر فرمایا:

اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ، فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

''اے اللہ! یہ محمد کی آل ہیں' تُو اپنی رحمتیں اور برکتیں محمد کی آل پر نازل فرما' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: فَرَفَعْتُ الْكِسَاءَ لِاَدْخُلَ مَعَهُمْ فَجَذَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَدِي وَقَالَ: اِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُس چادر کو اُٹھایا تا کہ میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ اُس میں داخل ہو جاؤں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ہاتھ سے اُس چادر کو کھینچ لیا اور فرمایا: تم بھی

بھلائی پر ہو۔

1755- وَاَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

1756- وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي عَوْفٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، وَعَنْ اَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَحِمَهَا اللهُ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي عَلَى مَنَامَةٍ لَهُ عَلَيْهَا كِسَاءٌ خَيْبَرِيٌّ، اِذْ جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِبُرْمَةٍ فِيهَا خَزِيرَةٌ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعِي زَوْجَكِ وَابْنَيْكِ قَالَتْ: فَدَعَتْهُمْ فَاجْتَمَعُوا عَلَى تِلْكَ الْبُرْمَةِ يَأْكُلُونَ مِنْهَا، فَنَزَلَتِ الْآيَةُ:

{اِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الاحزاب: 33]

فَاَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلَ الْكِسَاءِ فَغَشَّاهُمْ مُهَيَّمَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت میرے ہاں ٹھہرے اگلے دن آپ ﷺ نے جسم پر خیبر کی بنی ہوئی چادر اوڑھی ہوئی تھی اسی دوران سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں ایک ہنڈیا لے کر آئیں جس میں خزیرہ موجود تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم اپنے شوہر اور اپنے دونوں بیٹوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اُنہیں لے آئیں' وہ سب لوگ ہنڈیا میں سے کھانے لگے کہ اسی دوران یہ آیت نازل ہوئی:

''اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے' اے اہلِ بیت! کہ وہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک و صاف کر دے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے چادر کے اضافی حصہ کو لیا اور اُن سب کو اُس چادر کے ذریعہ ڈھانپ دیا' پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ باہر

-1755 خرجه الألباني وصححه في صحيح الترمذي: 2562.

إِيَّاهُ، ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ فَقَالَ بِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ، فَقَالَ:

نکالا اور اُسے آسمان کی طرف بلند کر کے دعا کی:

اللّٰهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَحَامَّتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا

''اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت اور میرے مخصوص لوگ ہیں' تُو ان سے گندگی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے''۔

قَالَتْ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي فِي الثَّوْبِ، فَقُلْتُ: رَسُولَ اللهِ أَنَا مَعَكُمْ؟ قَالَ: إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ، إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ قَالَتْ: وَهُمْ خَمْسَةٌ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنا سر اُس کپڑے میں داخل کرنا چاہا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھلائی کی طرف ہو! تم بھلائی کی طرف ہو۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ پانچ افراد تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم۔

حضرت واثلہ بن اسقع کی روایت

1757- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ، ثنا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، وَقَدْ جِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَذَكَرَهُ رَجُلٌ فَغَضِبَ وَاثِلَةُ وَقَالَ: وَاللهِ لَا أَزَالُ أُحِبُّ عَلِيًّا وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَبَدًا، بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شداد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو سنا' جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تھا' ایک شخص نے اُن کا ذکر (نامناسب الفاظ میں) کیا تو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور بولے: اللہ کی قسم! میں ہمیشہ حضرت علی' حضرت حسن' حضرت حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا رہوں گا' اس کے بعد کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے' حضرت حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دائیں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ يَقُولُ فِيهِمْ قَالَ قَالَ وَاثِلَةُ: رَأَيْتُنِي يَوْمًا وَقَدْ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ الْحَسَنُ فَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَّلَهُ، وَجَاءَ الْحُسَيْنُ فَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَقَبَّلَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَجَاءَ، ثُمَّ أَغْدَقَ عَلَيْهِمْ كِسَاءً خَيْبَرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

فَقُلْتُ لِوَاثِلَةَ: مَا الرِّجْسُ؟ قَالَ: الشَّكُّ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

زانوں پر بٹھا لیا اور اُن کا بوسہ لیا' حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے (جو بچے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بائیں زانوں پر بٹھا لیا اور اُن کا بوسہ لیا' پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اپنے سامنے بٹھا لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا' وہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سب پر خیبر کی بنی ہوئی چادر ڈالی' یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر یہ آیت تلاوت کی:

''اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے' اے اہلِ بیت! کہ تم سے گندگی کو دور کردے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کردے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہاں گندگی سے مراد کیا ہے؟ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک کرنا۔

1758- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيَّانِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعْدٍ الْعِجْلِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، {إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ} [الاحزاب: 33]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اہلِ بیت کے بارے میں دریافت کیا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کردے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کردے''۔

أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا؟ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(تو یہاں اہلِ بیت سے مراد کون ہیں؟) تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، سیدہ فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم۔

بَابُ ذِكْرِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ بِالتَّمَسُّكِ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِسُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَحَبَّةِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَالتَّمَسُّكِ عَلَى مَا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّخَلُّفِ عَنْ طَرِيقَتِهِمِ الْجَمِيلَةِ الْحَسَنَةِ

باب: نبی اکرم ﷺ کا اپنی اُمت کو حکم دینا کہ وہ اللہ کی کتاب کو، اُس کے رسول ﷺ کی سنت کو، اہلِ بیت کی محبت کو مضبوطی سے تھام کے رکھیں اور اُس چیز کو مضبوطی سے تھام کے رکھیں جس حق پر اہلِ بیت گامزن ہیں اور اہلِ بیت کے عمدہ اور خوبصورت طریقہ سے پیچھے ہٹنے کی ممانعت

1759- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مِثْلُ أَهْلِ بَيْتِي مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ

''میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے، جو شخص اُس پر سوار ہوا اُسے نجات مل گئی اور جو اُس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاکت کا شکار ہوا''۔

اہلِ بیت سفینۂ نوح کی مانند ہیں

1760- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ آخِذٌ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي، فَأَنَا أَبُو ذَرٍّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا مِثْلُ أَهْلِ بَيْتِي مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازہ کے ایک حلقہ کو پکڑا ہوا تھا' میں نے دریافت کیا: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جو شخص مجھے نہیں جانتا تو میں بتا دیتا ہوں کہ میں ابوذر ہوں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اے لوگو! میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے' جو اُس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اُس سے پیچھے رہ گیا وہ ڈوب گیا"۔

اللہ کی کتاب اور اہلِ بیت

1761- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنِّي أُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبَ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِتْرَتِي، كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عنقریب ایسا وقت آئے گا جب میرا بلاوا آ جائے گا اور مجھے جانا ہوگا' میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب اور میری عترت' اللہ کی کتاب ایک رسّی ہے جو آسمان سے لے کر زمین تک لگی ہوئی ہے اور میری عترت' میرے اہلِ بیت ہیں

وَاِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ اَخْبَرَنِي اَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا بِمَا تَخْلُفُونَنِي فِيهِمَا

بے شک لطیف وخبیر ذات نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر میرے پاس آ جائیں گے، تو تم لوگ اس بات کا دھیان رکھنا کہ تم میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے ہو"۔

1762- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُولِ الْاَنْبَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الطَّبَّاعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنِّي اُوشَكُ اَنْ اُدْعَى فَاُجِيبُ وَاِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ، وَعِتْرَتِي اَهْلُ بَيْتِي، وَاِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ اَخْبَرَنِي اَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا بِمَا تَخْلُفُونَنِي فِيهِمَا

"عنقریب ایسا ہوگا کہ مجھے بلایا جائے گا اور مجھے جانا ہوگا، میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت، یعنی میرے اہلِ بیت، لطیف وخبیر ذات نے مجھے یہ بتایا ہے کہ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر میرے پاس آ جائیں گے، تو تم لوگ اس بات کا دھیان رکھنا کہ تم میرے بعد ان دونوں کے بارے میں کیا طریقۂ کار اختیار کرتے ہو"۔

حجۃ الوداع کا خطبہ

1763- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ الرَّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى اَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ:

اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا قَوْلِي هَذَا، فَاِنِّي لَا اَدْرِي لِعَلِّي لَا اَلْقَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ فَقَالَ النَّاسُ: هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرُ وَهُوَ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ فَقَالَ النَّاسُ: هَذَا شَهْرٌ حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ فَقَالُوا هَذَا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، وَاِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ وَقَدْ بَلَّغْتُ

ہوئے ارشاد فرمایا:

''امابعد! اے لوگو! میری اس بات کو دھیان سے سنو! مجھے نہیں معلوم' ہوسکتا ہے کہ اس سال کے بعد میری تم سے ملاقات نہ ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حج اکبر کا دن ہے اور یہ قربانی کا دن ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حرمت والا شہر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں' تمہارے مال ایک دوسرے کیلئے قیامت کے دن تک قابلِ احترام ہیں' جب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گے اور یہ (یعنی جان و مال) آج کے اس دن' اس مہینہ' اس شہر کی طرح قابلِ احترام ہیں' عنقریب تم لوگ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں حساب لے گا' تحقیق میں نے تبلیغ کر دی ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: ثُمَّ ذَكَرَ الْخُطْبَةَ بِطُولِهَا ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِهَا:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس کے بعد راوی نے طویل خطبہ ذکر کیا ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

اَلَا وَاِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا، كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟

''میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اُسے مضبوطی سے تھام کے رکھو گے تو کبھی گمراہی کا شکار نہیں ہو گے' اللہ کی کتاب اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے! جی

فَقَالَ النَّاسُ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ

ہاں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تُو گواہ ہو جا"۔

اللہ کی کتاب اور سنتِ رسول

1764- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ شَاذَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسِ بْنِ أُخْتِ، مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيِّ، وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا قَوْلِي فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا فِي هَذَا الْمَوْقِفِ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، دِمَاؤُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ،

"اے لوگو! میری بات سن لو! مجھے نہیں معلوم، ہو سکتا ہے کہ آج کے اس دن کے بعد یہاں موقف میں میری تم سے ملاقات نہ ہو، اے لوگو! تمہاری جانیں اور تمہارے مال اُس دن تک کیلئے قابلِ احترام ہیں جب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گے"۔

فَذَكَرَ الْخُطْبَةَ إِلَى قَوْلِهِ

اُس کے بعد راوی نے پورا خطبہ ذکر کیا ہے، جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

فَاعْقِلُوا أَيُّهَا النَّاسُ قَوْلِي فَإِنِّي قَدْ بَلَّغْتُ وَتَرَكْتُ فِيكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

"اے لوگو! میری بات سمجھ لو! میں نے تبلیغ کر دی ہے اور تمہارے درمیان ایسی چیز کو چھوڑ دیا ہے کہ جب تک تم اُسے مضبوطی سے تھام کے رکھو گے تو کبھی گمراہی کا شکار نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت"۔

اُس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث ذکر کی ہے۔

غدیر خم کا واقعہ

1765- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَاثِلَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ، وَأَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِمْنَ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت سواریوں کو روک دیا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، انْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، إِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَوْلَايَ، وَأَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

''یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مجھے بلایا جائے گا اور مجھے ماننا ہوگا (یعنی میرا انتقال ہو جائے گا)' میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں' اُن میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے اور ایک میری عترت' یعنی اہلِ بیت ہیں تو تم اس بات کا دھیان رکھنا کہ تم میرے بعد ان دونوں کے حوالے سے کیا کرتے ہو' یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ حوض پر میرے پاس آ جائیں گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مؤمن کا مولا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: جس کا میں ولی ہوں' یہ بھی اُس کا ولی ہے' اے اللہ! جو اس سے محبت رکھے تُو اُس سے محبت رکھنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تُو اُس سے دشمنی رکھنا''۔

1765- خرجه الألباني في الصحيحة:1750.

قَالَ: فَقُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا قَدْ رَآهُ بِعَيْنِهِ وَسَمِعَهُ بِأُذُنِهِ

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس وقت وہاں جتنے بھی لوگ موجود تھے اُن میں سے ہر ایک نے اپنی آنکھوں کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اپنے کانوں کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سنی۔

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنَا عَطِيَّةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مِثْلَ ذَلِكَ

اعمش بیان کرتے ہیں: عطیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند حدیث بیان کی ہے۔

امام آجری کی توضیح

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَيَدُلُّ عَلَى أَنَّ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى، وَأَمَرَ أُمَّتَهُ بِالتَّمَسُّكِ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِسُنَّتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِي رُجُوعِهِ مِنْ هَذِهِ الْحَجَّةِ بِغَدِيرِ خَمٍّ فَأَمَرَ أُمَّتَهُ بِكِتَابِ اللهِ وَالتَّمَسُّكِ بِهِ وَبِمَحَبَّةِ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَبِمُوَالَاةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَتَعْرِيفِ النَّاسِ شَرَفَ عَلِيٍّ وَفَضْلِهِ عِنْدَهُ، يَدُلُّ الْعُقَلَاءَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِسُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، وَبِمَحَبَّتِهِمْ وَبِمَحَبَّةِ أَهْلِ بَيْتِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کا خطبہ منیٰ میں دیا تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اللہ کی کتاب اور اپنی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی ہدایت کی تھی اور اس حج سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام کے رکھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت سے محبت رکھیں اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شرف اور اپنی بارگاہ میں اُن کی فضیلت سے روشناس کروایا تھا' یہ چیز عقلمند مؤمن کی دلالت اس بات کی طرف کرتی ہے کہ ہر مسلمان پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ کی کتاب' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت' خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں اُن کے طریقہ کو مضبوطی سے تھام کے رکھے اور ان سب سے محبت رکھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت سے محبت رکھے جو پاکیزہ لوگ ہیں اور ان لوگوں کے جو عمدہ

الطَّيِّبِينَ، وَالتَّعَلُّقِ بِمَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنَ الْأَخْلَاقِ الشَّرِيفَةِ، وَالِاقْتِدَاءِ بِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. فَمَنْ كَانَ هَكَذَا، فَهُوَ عَلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ. أَلَا تَرَى أَنَّ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ السُّلَمِيَّ قَالَ: وَعَظَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ:

اخلاق ہیں' آدمی اُن کے ساتھ متعلق رہے' ان کی پیروی کرے' جو شخص اس طرح کا ہوگا وہ سیدھے راستہ پر ہوگا' کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بلیغ وعظ کیا جس کے نتیجہ میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل لرز اُٹھے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کیا تلقین کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي سَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

''میں تمہیں تلقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور (حاکمِ وقت کی) اطاعت وفرمانبرداری کرو خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہو' تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھ لے گا تو ایسی صورت میں تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کے مرکز خلفاء کے طریقے کو اختیار کرنا لازم ہوگا' تم اُسے مضبوطی سے تھام کے رکھنا اور تم نئے پیدا ہونے والے اُمور سے بچ کے رہنا' کیونکہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَالْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ فَهُمْ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. فَمَنْ كَانَ لَهُمْ مُحِبًّا رَاضِيًا بِخِلَافَتِهِمْ، مُتَّبِعًا لَهُمْ، فَهُوَ مُتَّبِعٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو خلفاءِ راشدین یہ ہیں: حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم' جو شخص ان سے محبت رکھے گا اور ان کی خلافت سے راضی ہوگا' ان کی پیروی کرے گا' وہ اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے والا شمار ہوگا اور جو شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت سے محبت رکھے گا جو پاکیزہ لوگ ہیں' وہ اُن سے تعلق رکھے گا'

أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّيِّبِينَ، وَتَوَلَّاهُمْ وَتَعَلَّقَ بِأَخْلَاقِهِمْ، وَتَأَدَّبَ بِأَدَبِهِمْ، فَهُوَ عَلَى الْمَحَجَّةِ الْوَاضِحَةِ، وَالطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ، وَيُرْجَى لَهُ النَّجَاةُ، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اُن کے اخلاق کو اختیار کرے گا' اُن کے طریقوں کی پیروی کرے گا وہ واضح حجت پر اور سیدھے راستہ پر گامزن ہوگا اور ہدایت یافتہ معاملہ پر گامزن ہوگا' اُس کی نجات کی اُمید کی جاسکتی ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مِثْلُ أَهْلِ بَيْتِي مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ

''میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے' جو اُس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اُس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاکت کا شکار ہوا''۔

ایک سوال اور اُس کا جواب

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يَزْعُمُ أَنَّهُ مُحِبٌّ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، مُتَخَلِّفٌ عَنْ مَحَبَّةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَعَنْ مَحَبَّةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، غَيْرُ رَاضٍ بِخِلَافَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ؟ هَلْ تَنْفَعُهُ مَحَبَّةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ؟ قِيلَ لَهُ: مُعَاذَ اللهِ، هَذِهِ صِفَةُ مُنَافِقٍ، لَيْسَتْ بِصِفَةِ مُؤْمِنٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہے لیکن وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں رکھتا' یا وہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے محبت نہیں رکھتا' وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خلافت سے راضی نہیں ہوتا' تو کیا حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت اُس کو فائدہ دے گی؟ اُس شخص سے کہا جائے گا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! یہ منافق کی صفت ہے' یہ کسی مؤمن کی صفت نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

''کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص نے علی کو اذیت پہنچائی اُس نے مجھے اذیت پہنچائی''۔

وَشَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْخِلَافَةِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْجَنَّةِ، وَبِأَنَّهُ شَهِيدٌ، وَأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُحِبٌّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِبَّانِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَمِيعُ مَا شَهِدَ لَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضَائِلِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا وَمَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَحَبَّتِهِ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ. فَمَنْ لَمْ يُحِبَّ هَؤُلَاءِ وَيَتَوَلَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَقَدْ بَرِئَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَكَذَا مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَتَوَلَّى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَيُحِبُّ أَهْلَ بَيْتِهِ وَيَزْعُمُ أَنَّهُ لَا يَرْضَى بِخِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَلَا عُثْمَانَ وَلَا يُحِبُّهُمْ وَيَبْرَأُ مِنْهُمْ، وَيَطْعَنُ عَلَيْهِمْ، فَنَشْهَدُ بِاللهِ يَقِينًا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں خلافت کی گواہی دی ہے' اُن کے بارے میں جنت کی گواہی دی ہے اور یہ بتایا ہے کہ وہ شہید ہوں گے' اور یہ بتایا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں۔ تو وہ تمام چیزیں جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گواہی دی ہے' یہ اُن فضائل میں سے ہیں جن کا ذکر ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں' اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے کہ آپ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتے ہیں' یہ روایات پہلے گزر چکی ہیں۔ تو جو شخص ان حضرات سے محبت نہیں رکھتا' ان سے تعلق نہیں رکھتا اُس پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہو' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اُس سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے۔ اسی طرح جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور آپ کے اہلِ بیت سے محبت رکھتا ہے اور وہ شخص حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت سے راضی نہیں ہوتا اور ان سے محبت نہیں رکھتا اور ان سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے اور ان پر طعن کرتا ہے تو ہم اللہ کے نام پر یقینی طور پر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ایسے شخص سے لاتعلق ہوں گے' ان لوگوں کے ساتھ اُس شخص

اللّٰهُ عَنْهُمْ بَرَآءٌ مِنْهُ لَا تَنْفَعُهُ مَحَبَّتُهُمْ حَتَّىٰ يُحِبَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. كَمَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيمَا وَصَفَهُمْ بِهِ، وَذَكَرَ فَضْلَهُمْ. وَتَبَرَّاَ مِمَّنْ لَمْ يُحِبَّهُمْ. فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَعَنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبَةِ. هٰذَا طَرِيقُ الْعُقَلَاءِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّنْ يَقْذِفُ اَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّعْنِ عَلَىٰ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. لَقَدِ افْتَرَىٰ عَلَىٰ اَهْلِ الْبَيْتِ وَقَذَفَهُمْ بِمَا قَدْ صَانَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ وَهَلْ عَرَفْتُ اَكْثَرَ فَضَائِلِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ. اِلَّا مِمَّا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ؟

کی محبت اُسے فائدہ نہیں دے گی جب تک وہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے محبت نہیں رکھتا' جیسا کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کی صفت بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی فضیلت کا ذکر کیا ہے اور جو لوگ ان سے محبت نہیں رکھتے اُن سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور اُن کی پاکیزہ ذریت سے راضی ہو' عقلمند مسلمانوں کا طریقہ یہی ہے اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو شخص اہلِ بیتِ رسول پر یہ الزام عائد کرتا ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پر طعن کیا تھا' ایسا شخص اہلِ بیت کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اور اُن پر ایسا الزام عائد کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں محفوظ رکھا تھا۔ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے فضائل سے متعلق زیادہ تر روایات کو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات سے راضی ہو!

امام جعفر صادق کی حضرت ابوبکر سے نسبت

1766- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنْبَاَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبِي لِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنَّ لِي جَارًا يَزْعُمُ اَنَّكَ تَتَبَرَّاُ مِنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. فَقَالَ: بَرِئَ اللّٰهُ مِنْ جَارِكَ. وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَنْفَعَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہیر بن معاویہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق سے کہا: میرا ایک پڑوسی ہے جو یہ کہتا ہے: آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ تو امام جعفر صادق نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے پڑوسی سے لاتعلقی اختیار کرے' اللہ کی قسم! میں اس بارے میں اُمید رکھتا ہوں کہ حضرت ابوبکر کے

وَجَلَّ بِقَرَابَتِي مِنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلَقَدِ اشْتَكَيْتُ شَكَاةً فَأَوْصَيْتُ إِلَى خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ

ساتھ میری قرابت مجھے نفع دے گی' میں ایک مرتبہ بیمار ہوا تھا تو میں نے اپنے ماموں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم (جو حضرت ابوبکر کی اولاد میں سے ہیں) اُن کو وصیت کی تھی۔

امام باقر اور امام جعفر صادق کا جواب

1767- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؟ فَقَالَا: يَا سَالِمُ، تَوَلَّهُمَا، وَابْرَأْ مِنْ عَدُوِّهِمَا فَإِنَّهُمَا كَانَا إِمَامَيْ هُدًى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن ابوحفصہ بیان کرتے ہیں:

میں نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے یہی فرمایا: اے سالم! تم ان دونوں سے محبت رکھو اور ان کے دشمن سے لاتعلقی اختیار کرو کیونکہ یہ دونوں ہدایت کے امام ہیں۔

قَالَ ابْنُ فُضَيْلٍ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ لِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: يَا سَالِمُ أَيَسُبُّ الرَّجُلُ جَدَّهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَدِّي لَا تَنَالُنِي شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَتَوَلَّاهُمَا وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِمَا

ابن فضیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: سالم نے یہ بات بیان کی ہے: امام جعفر صادق نے مجھ سے فرمایا: اے سالم! کیا کوئی شخص اپنے نانا کو بُرا کہہ سکتا ہے؟ حضرت ابوبکر میرے نانا ہیں' مجھے حضرت محمد ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو! اگر میں ان دونوں حضرات سے محبت نہ رکھوں اور ان کے دشمن سے لاتعلقی کا اظہار نہ کروں۔

عبداللہ بن جعفر طیار کا قول

1768- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ رَضِيَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے حکمران بن گئے' وہ بہترین خلیفہ

اللهُ عَنهُمْ قَالَ: وَلِيَنَا اَبُو بَكْرٍ، فَخَيْرُ خَلِيفَةٍ اَرْحَمُهُ بِنَا، وَاَحْنَاهُ عَلَيْنَا

تھے وہ ہم پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور ہم پر سب سے زیادہ مہربان تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَعَنْ مِثْلِ هَؤُلَاءِ السَّادَةِ الْكِرَامِ يُؤْخَذُ الْعِلْمُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ قَدْرَ بَعْضٍ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو ان جیسے سادات کرام سے ہی علم حاصل کیا جاتا ہے اور یہی ایک دوسرے کی قدر و منزلت سے بخوبی واقف ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ} [البقرة: 166]

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ: ''اور اُن سے اسباب منقطع ہو جائیں گے''

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمِنْ فَضَائِلِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: اَنَّ كُلَّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْقَطِعٌ اِلَّا نَسَبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَبَبَهُ وَصِهْرَهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کو دنیا اور آخرت میں جو فضائل حاصل ہیں اُن میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن ہر سبب اور ہر نسب منقطع ہو جائے گا' البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب' آپ کے سبب اور آپ کے سسرالی رشتہ کا معاملہ مختلف ہے۔

1769- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ} [البقرة: 166]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور اُن سے اسباب منقطع ہو جائیں گے''۔

قَالَ: الْمَوَدَّةُ فِي الدُّنْيَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس سے مراد دنیا میں محبت ہے۔

مجاہد کی تفسیر

1770- وَعَنْ مُجَاهِدٍ: {وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ}

مجاہد بیان کرتے ہیں: ''اور اُن سے اسباب منقطع ہو جائیں گے''۔

[البقرة: 166]

قَالَ: تَوَاصُلُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا نَسَبِي وَسَبَبِي

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد دنیا میں اُن کا آپس کا تعلق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر سبب اور ہر نسب منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے نسب اور میرے سبب کا معاملہ مختلف ہے''۔

نسب اور سبب

1771- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر سبب اور ہر نسب منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے سبب اور میرے نسب کا معاملہ مختلف ہے''۔

1772- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِيهَا الْمِسْوَرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُلُّ نَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَكُلُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اُم بکر بنت مسور اپنے والد حضرت مسور رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر نسب منقطع ہو جائے گا اور ہر سسرالی رشتہ

1772- رواه أحمد 323/4، وعزاه الهيثمي في المجمع 203/9.

صِهْرٍ يَنْقَطِعُ إِلَّا صِهْرِي

منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے سسرالی رشتہ کا معاملہ مختلف ہے"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمَّا سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ صَبِيَّةٌ صَغِيرَةٌ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَإِنِّي حَبَسْتُهَا عَلَى ابْنِ أَخِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. وَهِيَ صَبِيَّةٌ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

كُلُّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِي وَصِهْرِي

فَلِذٰلِكَ رَغِبْتُ فِيهَا فَزَوَّجَهُ إِيَّاهَا. فَرَضِيَ اللهُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی تو اُنہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اُن کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم کیلئے شادی کا پیغام بھیجا جن کی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں' وہ صاحبزادی ابھی کمسن تھیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: میں نے تو یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنے بھتیجے کے ساتھ اس کی شادی کروں گا کیونکہ یہ ابھی کمسن ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا: اگرچہ وہ کمسن ہیں (پھر بھی میں ان کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن ہر نسب اور ہر سسرالی رشتہ منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے نسب اور میرے سسرالی رشتہ کا معاملہ مختلف ہے"۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا:) اسی وجہ سے میں اس خاتون کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُن صاحبزادی کی شادی کر دی۔ اللہ تعالیٰ حضرت عمر سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم ﷺ کے تمام اہلِ بیت سے راضی ہو۔

1773- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں:

الْخُرَاسَانِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَتَهُ، وَهِيَ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنَّهَا صَغِيرَةٌ. فَقَالَ عُمَرُ: وَاِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَاِنِّي حَبَسْتُهَا عَلَى ابْنِ اَخِي جَعْفَرٍ فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اِنَّ كُلَّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِلَّا نَسَبِي وَصِهْرِي

فَلِذَلِكَ رَغِبْتُ فِيهَا. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: فَاِنِّي مُرْسِلُهَا اِلَيْكَ، هَلْ تَنْظُرُ اِلَى صِغَرِهَا؟ فَاَرْسَلَهَا اِلَيْهِ فَجَاءَتْهُ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَبِي يَقُولُ لَكَ: هَلْ رَضِيتَ الْحُلَّةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ رَضِيتُهَا. فَاَنْكَحَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. فَاَصْدَقَهَا عُمَرُ اَرْبَعِينَ اَلْفًا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کی صاحبزادی اُم کلثوم کیلئے شادی کا پیغام دیا' یہ صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کمسن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگرچہ یہ کمسن ہیں (پھر بھی میں ان کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے بھائی جعفر کے بیٹے کیلئے اسے روکا ہوا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ہر نسب اور ہر سسرالی رشتہ منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے نسب اور میرے سسرالی رشتہ کا معاملہ مختلف ہے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا:) تو اسی لیے میں اس خاتون کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اُسے آپ کو بھجوا دوں گا' آپ اُس کی کمسنی کا جائزہ لے لیجئے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں بھجوایا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور بولیں: میرے والد نے آپ کو یہ کہا ہے کہ کیا آپ حُلّہ سے راضی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سے راضی ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن صاحبزادی کی شادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو چالیس ہزار (درہم یا دینار) مہر دیا۔

امام جعفر صادق کی روایت

1774- اَنْبَاَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ

امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کا یہ بیان نقل کیا

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِّي قَالَ: ثَنَا مُعَلًّى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَطَبَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أُمَّ كُلْثُومٍ. فَقَالَ: أَنْكِحْنِيهَا. فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنِّي أَرْصُدُهَا لِابْنِ أَخِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ عُمَرُ: أَنْكِحْنِيهَا. فَوَاللهِ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْصُدُ مِنْ أَبِيهَا مَا أَرْصُدُهُ. فَأَنْكَحَهُ. فَأَتَى عُمَرُ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ: رَفِّئُونِي. فَقَالُوا: بِمَنْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: لِأُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ عَلِيٍّ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ كُلَّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ نَسَبِي وَسَبَبِي -

فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبًا

1775- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: رَفِّئُونِي بِابْنَةِ رَسُولِ

ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کی صاحبزادی اُم کلثوم کیلئے شادی کا پیغام دیا اور کہا: آپ میری شادی اُس کے ساتھ کروا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنے بھائی جعفر کے بیٹے کیلئے اُسے رکھا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ میری شادی اُس خاتون کے ساتھ کر دیں' اللہ کی قسم! لوگوں میں سے کسی شخص کی وہ حیثیت نہیں ہے جو میری ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کروا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس آئے اور بولے: آپ لوگ مجھے مبارکباد دیں! اُنہوں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! کس بات کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: اُم کلثوم کے ساتھ شادی کرنے کی' جو حضرت علی کی اور سیدہ فاطمہ کی صاحبزادی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ہر نسب اور ہر سبب منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے نسب اور میرے سبب کا معاملہ مختلف ہے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا:) میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نسبی تعلق بھی پیدا ہو۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس آئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (یعنی نواسی) سے شادی کے حوالے سے مجھے مبارکباد دیں۔ لوگوں نے اُنہیں اس حوالے سے کچھ کہا تو

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ قَالُوا لَهُ. فَقَالَ: لَقَدْ كَانَتْ لِي صُحْبَتِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا ہوں لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي

''قیامت کے دن ہر سبب اور ہر نسب منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے سبب اور میرے نسب کا معاملہ مختلف ہے''۔

بَابُ فَضْلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخُو عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ. فَقَاتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا حَتَّى قُطِعَتْ يَدَاهُ. فَيُقَالُ: إِنَّهُ أَخَذَ الرُّمْحَ بِذِرَاعَيْهِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَجَعَلَ اللهُ الْكَرِيمُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ جَنَاحَيْنِ مُرَصَّعَيْنِ بِالدُّرِّ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ. وَقَدْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ. فَلَمَّا قَدِمَ اسْتَقْبَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَانَقَهُ. وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. وَقَدْ كَانَ وُلِدَ لِجَعْفَرٍ؛ عَبْدُ اللهِ وَمُحَمَّدٌ مِنْ أَسْمَاءَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہی یہ ایک جنگ میں شہید ہو گئے تھے' انہوں نے جنگ میں بھرپور حصہ لیا یہاں تک کہ ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے تو انہوں نے اپنے کلائیوں کے ذریعہ نیزہ پکڑا اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت میں دو پَر عطا کیے جو قیمتی پتھروں سے آراستہ تھے' وہ ان پَروں کے ذریعہ جنت میں جہاں چاہیں اُڑ کر چلے جاتے ہیں' انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی' جب یہ وہاں سے آئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا استقبال کیا تھا' انہیں گلے لگا کر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تھا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے دو صاحبزادے ہوئے: عبداللہ بن جعفر اور محمد بن جعفر۔

بِنْتِ عُمَيْسٍ

نبی اکرم ﷺ کی جعفر طیار سے محبت

1776- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي الشَّعْبِيَّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الْحَبَشَةِ عَانَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ حبشہ سے تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں گلے لگالیا۔

1777- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ، اَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَصْحَابُهُ اسْتَقْبَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھی آئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کا استقبال کیا اور اُن (یعنی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ) کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

1778- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِيسَى الثَّقَفِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع آئی تو نبی اکرم ﷺ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے

1776- رواہ الحاکم 211/3۔

طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، فَوَضَعَ عَبْدَ اللّٰهِ وَمُحَمَّدَ ابْنَيْ جَعْفَرٍ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَشْهَدَ جَعْفَرًا، وَأَنَّ لَهُ جَنَاحَيْنِ يَطِيرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ:

اللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي وَلَدِهِ

پاس تشریف لائے، نبی اکرم ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادوں عبداللہ اور محمد کو اپنے زانوں پر بٹھایا اور پھر یہ فرمایا: جبریل نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جعفر کو شہادت نصیب کی ہے اور اُس کے دو پَر ہیں جس کے ذریعہ وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اُڑتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! تُو جعفر کے بعد اُس کے بچوں کا نگران ہوجا''۔

جعفر طیار کے پَر

1779- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْفُقَيْمِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمَّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَخَلَ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَ لِجَعْفَرٍ جَنَاحَيْنِ مُرَصَّعَيْنِ بِالدُّرِّ يَطِيرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ اندر تشریف لائے آپ ﷺ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور بولے:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر کے دو پَر بنائے ہیں جو قیمتی پتھروں سے آراستہ ہیں، وہ اُن دونوں پَروں کے ہمراہ فرشتوں کے ساتھ اُڑتے ہیں''۔

1779- رواه الحاكم 42/3، والطبراني في الثلاثة الأوسط 88/7، والصغير 75/1، والكبير 362/11، وخرجه الألباني في صحيح الجامع: 1792.

1780- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَاَيْتُ جَعْفَرًا لَهُ جَنَاحَانِ يَطِيرُ بِهِمَا

"میں نے جعفر کو دیکھا' اُس کے دو پَر تھے جن کے ذریعہ وہ اُڑ رہا تھا"۔

تین افراد سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب

1781- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي يَحْيَى سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ انْطُلِقَ بِي، يَعْنِي: فِي الْجَنَّةِ، حَتّٰى اَشْرَفْتُ عَلٰى ثَلَاثَةٍ يَشْرَبُونَ مِنْ خَمْرٍ لَهُمْ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٌ وَابْنُ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

"پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا یہاں تک کہ میں نے تین آدمیوں کو دیکھا جو اپنا مشروب پی رہے تھے' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ زید بن حارثہ' جعفر اور ابن رواحہ ہیں"۔

1780- رواه الترمذی: 3767 والحاکم 309/3.

1781- رواه الطبرانی فی الکبیر 156/8.

1782- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَرْمَانِيُّ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ:

أَنْتَ أَشْبَهُهُمْ بِي خَلْقًا

وَقَالَ لِعَلِيٍّ:

أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي، وَأَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

''تم ظاہری شکل وصورت (یا اخلاق) کے حوالے سے مجھ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہو''۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

''تم میرے بھائی اور تم میرے ساتھی ہو تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں''۔

بَابُ فَضْلِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ فِي كِتَابِ الْمَصَابِيحِ، يُقَالُ: أَبُو عُمَارَةَ، وَيُقَالُ: أَبُو يَعْلَى حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَسَدُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَسَدُ رَسُولِهِ، شَهِدَ بَدْرًا، وَصَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ، وَهَاجَرَ بِمُهَاجَرَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) امام ابوبکر بن ابوداؤد نے کتاب ''المصابیح'' میں یہ بات بیان کی ہے: ایک قول کے مطابق حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعمارہ اور ایک قول کے مطابق ابویعلیٰ ہے آپ کا نام حمزہ بن عبدالمطلب ہے آپ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر ہیں آپ کو غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے آپ نے دونوں قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی تھی غزوۂ اُحد کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش کیا نبی

-1782 رواه البخاري: 1699، والترمذي: 3769، وأحمد 230/1.

وَسَلَّمَ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعِينَ تَكْبِيرَةً، وَابْنَاؤُهُ يَعْلَى وَعُمَارَةُ لِخَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ لَا عَقِبَ لَهُ، وَقَدْ كَانَ لِحَمْزَةَ بِنْتٌ فَزَوَّجَهَا شَدَّادَ بْنَ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ، وَابْنُهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ الْمُحَدِّثُ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ پر ستر تکبیریں کہی تھیں' آپ رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے علی اور عمارہ ہیں جو سیدہ خولہ بنت قیس انصاریہ سے ہیں' ان کی آگے اولاد نہیں ہوئی' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی بھی تھیں جن کے ساتھ شداد بن الہاد لیثی نے شادی کی تھی' اُن کے ایک صاحبزادے عبداللہ بن شداد تھے جو (مشہور) محدث ہیں۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پسندیدہ ترین فرد ہیں

1783- اَنْبَانَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، بِمَ نُسَمِّيهِ؟ قَالَ: سَمُّوهُ بِأَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم میں سے ایک شخص کے ہاں بیٹا پیدا ہوا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا نام اُن کے نام پر رکھو جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں' یعنی حمزہ بن عبدالمطلب۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ

1784- اَنْبَانَا اَبُو سَعِيدٍ الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُرَّةَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب مشرکین غزوۂ اُحد سے واپس گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین کا جائزہ لیا تو آپ کو ایک منظر نظر آیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بڑا

1783- رواه الحاكم 196/3، وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 3284.

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ عَنْ قِتَالِ أُحُدٍ أَشْرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَتْلَى، فَرَأَى مَنْظَرًا سَاءَهُ، فَرَأَى حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ شُقَّ بَطْنُهُ، وَاصْطُلِمَ أَنْفُهُ، وَجُدِعَتْ أُذُنَاهُ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَجْزَعَ النِّسَاءُ وَتَكُونَ سُنَّةً بَعْدِي لَتَرَكْتُهُ حَتَّى يَحْشُرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بُطُونِ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ، وَمَثَّلْتُ بِثَلَاثِينَ مِنْهُمْ مَكَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِبُرْدَةٍ فَغَطَّى بِهَا وَجْهَهُ فَخَرَجَتْ رِجْلَاهُ، فَغَطَّى بِهَا رِجْلَيْهِ فَخَرَجَ وَجْهُهُ، فَغَطَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَهُ، وَجَعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ، ثُمَّ قَدَّمَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ عَشْرًا، ثُمَّ جَعَلَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ فَيُوضَعُ إِلَى جَنْبِهِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ، ثُمَّ يُرْفَعُ وَيُجَاءُ بِآخَرَ فَيُوضَعُ وَحَمْزَةُ مَكَانَهُ، حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعِينَ صَلَاةً، وَكَانَ الْقَتْلَى يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ، فَلَمَّا دَفَنَهُمْ وَفَرَغَ مِنْهُمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

{ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ} [النحل: 125]

إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

تکلیف دہ تھا' آپ نے دیکھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چیر دیا گیا ہے' اُن کی ناک کاٹ دی گئی ہے' کان کاٹ دیئے گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ (خاندان کی خواتین) گریہ وزاری کریں گی اور میرے بعد یہ چیز سنت نہ بن جائے تو میں انہیں یوں ہی رہنے دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) انہیں درندوں اور پرندوں کے پیٹ میں سے دوبارہ زندہ کر دیتا اور ان کی جگہ مشرکین میں سے تیس آدمیوں کے جسم کے ٹکڑے کیے جائیں گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر منگوائی' اُس کے ذریعہ اُن کے چہرہ کو ڈھانپ دیا تو اُن کے پاؤں چادر سے باہر آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس چادر کے ذریعہ اُن کے پاؤں ڈھانپے تو چہرہ باہر آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا چہرہ ڈھانپ دیا اور اُن کے پاؤں پر گھاس رکھ دی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں آگے رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر دس تکبیریں کہیں' پھر کسی شخص کی میت کو لایا جاتا اور اُن کے پہلو میں رکھ دیا جاتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرتے پھر اُس کی میت کو اُٹھا لیا جاتا' پھر دوسرے شخص کو لایا جاتا اُسے رکھ دیا جاتا لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جسم وہیں پڑا رہا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی ستر مرتبہ نمازِ جنازہ ادا کی' اُس موقع پر ستر افراد شہید ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی ان حضرات کو دفن کر کے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ذریعہ دعوت دو''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

{وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ، وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ} [النحل: 127]

قَالَ: فَصَبَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْ وَلَمْ يَقْتُلْ

"اگر تم اُنہیں بدلہ دیتے ہو تو اُس کے مطابق بدلہ دو جو سلوک تمہارے ساتھ کیا گیا' اگر تم معاف کرتے ہو تو وہ صبر کرنے والوں کیلئے زیادہ بہتر ہے' تم صبر سے کام لو' تمہارا صبر صرف اللہ کے نام پر ہوگا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے صبر سے کام لیا اور آپ ﷺ نے سزا نہیں دی اور قتل نہیں کیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تعریف

1785- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي التَّيْمِيَّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَيْثُ اسْتُشْهِدَ، فَنَظَرَ إِلَى شَيْءٍ لَمْ يُنْظَرْ إِلَى شَيْءٍ قَطُّ كَانَ أَوْجَعَ لِقَلْبِهِ مِنْهُ، وَنَظَرَ إِلَيْهِ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ، فَإِنَّكَ كُنْتَ، مَا عَلِمْتُ، فَعُولًا لِلْخَيْرِ وَصُولًا لِلرَّحِمِ، وَلَوْلَا حُزْنُ مَنْ بَعْدَكَ لَسَرَّنِي أَنْ أَدَعَكَ تُحْشَرُ مِنْ أَفْوَاهٍ شَتَّى، أَمَا وَاللهِ مَعَ ذَلِكَ لَأُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِينَ مِنْهُمْ مَكَانَكَ ۔ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ اُن کی میت کے پاس آئے' آپ ﷺ نے جب اُنہیں دیکھا تو کوئی بھی چیز آپ ﷺ کیلئے اس سے زیادہ تکلیف دہ نہیں تھی جو اُس وقت اُنہیں دیکھ کر آپ ﷺ کو تکلیف ہوئی' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں دیکھا کہ اُن کی لاش کی بے حرمتی کی گئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ پر نازل ہو! میرے علم کے مطابق آپ بھلائی کرنے والے تھے' صلہ رحمی کرنے والے تھے' اگر آپ کے بعد والوں کے غم کا خیال نہ ہوتا تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں آپ کو یونہی رہنے دیتا یہاں تک کہ مختلف (درندوں اور پرندوں) کے منہ سے آپ کو (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیا جاتا' اللہ کی قسم! اب میں اُن (مشرکین) میں سے آپ کی جگہ ستر افراد کے جسم کے ٹکڑے کروں گا۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے' نبی

1785- رواہ الحاکم 197/3۔

بَعْدُ بِخَوَاتِيمِ سُورَةِ النَّحْلِ، فَقَالَ:

{وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ، وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ} [النحل: 127]

فَصَبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ وَانْصَرَفَ عَمَّا أَرَادَ

اکرم ﷺ ابھی وہاں ٹھہرے ہوئے تھے' وہ سورۂ نحل کی اختتامی آیات لے کر نازل ہوئے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم سزا دو گے تو اُس کے مطابق سزا دو جو سلوک تمہارے ساتھ کیا گیا اور اگر تم صبر سے کام لیتے ہو تو وہ صبر کرنے والوں کیلئے زیادہ بہتر ہے' تم صبر سے کام لو' تمہارا صبر صرف اللہ کیلئے ہوگا''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے صبر سے کام لیا' آپ ﷺ نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور جو ارادہ آپ ﷺ نے کیا تھا اُسے ترک کر دیا۔

محمد بن کعب کی تفسیر

1786- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً} [الفجر: 28]

قَالَ: نَزَلَتْ فِي حَمْزَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کعب' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اے اطمینان رکھنے والی جان! تم اپنے پروردگار کی طرف واپس آ جاؤ' ایسی حالت میں کہ تم راضی ہو اور تم سے راضی ہوا گیا ہو''۔

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

ابن بریدہ کی تفسیر

1787- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ سَالِمُ بْنُ عَلِيٍّ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ:

{يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ}

[الفجر : 27]

قَالَ: حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى:

(...کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صالح بن حیان نے ابن بریدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ آیت:

''اے اطمینان رکھنے والی جان!''

یہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے:

افضل الشہداء ہونا

1788- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَرَجُلٌ قَامَ اِلَى اِمَامٍ جَائِرٍ فَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ عَلَى ذٰلِكَ۔

آخِرُ فَضَائِلِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہداء میں سب سے زیادہ فضیلت والے حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور وہ شخص ہے جو کسی ظالم حکمران کے سامنے جا کر اُسے منع کرتا ہے اور اس وجہ سے وہ حکمران اُسے قتل کر دیتا ہے''۔

یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا آخری حصہ تھا۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوَلَدِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْرِمُ عَمَّهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَيُعَظِّمُهُ وَيَغْضَبُ لِغَضَبِهِ وَيَقُولُ لَهُ: يَا عَمِّ - وَيَدْعُو لَهُ وَلِوَلَدِهِ بِأَنْ يَسْتُرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ النَّارِ، وَدَعَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ بِأَنْ يُعَلِّمَهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ وَالتَّأْوِيلَ، فَأَجَابَهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ فِيهِ، فَكَانَ يُقَالُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ، وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُعَظِّمُ الْعَبَّاسَ وَوَلَدَهُ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَهُمْ لِذَلِكَ أَهْلٌ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد کے فضائل' اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو!

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بہت احترام کرتے تھے' آپ ﷺ اُن کی تعظیم کرتے تھے اور اُن کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہو جاتے تھے اور اُنہیں اے چچا جان! کہہ کر پکارتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کیلئے اور اُن کی اولاد کیلئے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں جہنم سے بچائے۔ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں حکمت اور تفسیر کا علم عطا کرے' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کو قبول کیا' یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ترجمان القرآن کہا جاتا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اور اُن کے صاحبزادوں کی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تعظیم کیا کرتے تھے اور یہ حضرات اس کے اہل بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات سے راضی ہو!

بَابُ ذِكْرِ تَعْظِيمِ قَدْرِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت کا تذکرہ

1789- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَانَ عَلَى السَّرِيرِ، فَصَعِدَ بِهِ فَأَقْعَدَهُ فِي مَجْلِسِهِ، وَقَالَ:

وَفَّقَكَ اللهُ يَا عَمُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کیلئے تشریف لائے' وہ اُس وقت پلنگ پر موجود تھے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ اپنی جگہ پر بٹھایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے چچا! اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق عطا کی ہے''۔

''عباس مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں''

1790- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عباس مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں''۔

1790- رواہ الترمذی: 3763، وأحمد 1/300، والحاکم 3/325، وخرجہ الألبانی فی ضعیف الترمذی: 785۔

قریش کے سب سے بڑے سخی

1791- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ وَأَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقِيعِ الْخَيْلِ يُجَهِّزُ بَعْثًا إِذْ طَلَعَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

هَذَا الْعَبَّاسُ عَمُّ نَبِيِّكُمْ أَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَأَوْصَلُهَا لَهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ ہم (مدینہ منورہ کے قریب موجود ایک جگہ) "نقیع الخیل" کے مقام پر موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مہم روانہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے' اسی دوران حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یہ عباس ہیں جو تمہارے نبی کے چچا ہیں' یہ قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں"۔

1792- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَهِّزُ جَيْشًا، وَخَرَجَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ بَابِ الْمَدِينَةِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر کی تیاری کروا رہے تھے' اسی دوران حضرت عباس رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے ایک دروازہ کی طرف سے تشریف لے آئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں ملاحظہ کیا تو ارشاد فرمایا:

1791- رواہ أحمد 185/1، والحاکم 328/3.

فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

هَذَا الْعَبَّاسُ عَمُّ نَبِيِّكُمْ أَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَأَوْصَلُهَا لَهَا

''یہ حضرت عباس ہیں جو تمہارے نبی کے چچا ہیں' یہ قریش میں سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں''۔

فتح مکہ کا واقعہ

1793- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي بُكَيْرٌ أَبُو عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مُعْتَجِرًا بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَحَوْلَ الْبَيْتِ أَصْنَامٌ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَسِّرُ تِلْكَ الْأَصْنَامَ وَيَقُولُ: هَيَّا يَا أَبَهْ وَيَقُولُ الْعَبَّاسُ: هَيَّا يَا بُنَيَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مغیرہ نے ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بھی سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا' خانۂ کعبہ کے اردگرد مختلف بت موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُن بتوں کو توڑنا شروع کیا اور یہ فرمایا: یہ لیں! ابا جان! حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ لو! اے میرے بیٹے! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ رَآنِي وَرَأَى عَمِّي فَقَدْ رَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَهُمَا يَرْفَعَانِ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ

''جس شخص نے مجھے اور میرے چچا کو دیکھا اُس نے گویا حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو دیکھا کہ وہ دونوں بیت اللہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے''۔

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلِوَلَدِهِ، وَأَنَّهُ قَدْ أُجِيبَ فِي ذَلِكَ

باب: نبی اکرم ﷺ کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کیلئے اور اُن کی اولاد کیلئے دعا کرنا اور اُس دعا کا اِن حضرات کے بارے میں قبول ہونا

1794- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1794- رواه الحاكم 326/3، وأورده الهيثمي في المجمع 269/9.

زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِ الْقَيْظِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَسْتُرُهُ، قَالَ: فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اللّٰهُمَّ اسْتُرِ الْعَبَّاسَ وَوَلَدَهُ مِنَ النَّارِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل کرنا شروع کیا تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے پردہ تان لیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو دعا کی:

''اے اللہ! حضرت عباس اور اُن کی اولاد کو آگ سے بچا کے رکھنا''۔

آلِ عباس کیلئے دعا

1795- حَدَّثَنَا أَيْضًا، قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمِّي مَالِكُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُسَيْدٍ الْبَدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا تَبْرَحْ مِنْ مَنْزِلِكَ حَتَّى آتِيَكَ .

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابواُسید بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ نے اپنی جگہ سے کہیں نہیں جانا جب تک میں آپ کے پاس نہیں آ جاتا۔ پھر دن چڑھنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے ہاں تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کیا اور فرمایا: آپ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یارسول اللہ! ہم بہتر ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

1795- رواه ابن ماجه 37/1، وخرجه الألباني في ضعيف ابن ماجه 8/2.

قَالَ: فَأَتَاهُمْ بَعْدَمَا أَضْحَى فَسَلَّمَ فَقَالَ: كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟ قَالُوا: بِخَيْرٍ، بِأَبِينَا أَنْتَ وَأُمِّنَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ادْنُوا، تَقَارَبُوا يَزْحَفُ بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ . قَالَ: فَاشْتَمَلَ عَلَيْهِمْ بِمُلَاءَتِهِ فَقَالَ:

آپ لوگ قریب ہو جائیں' ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں' آپ ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جائیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر چادر ڈالی اور دعا کی:

اللّٰهُمَّ هٰذَا عَمِّي وَصِنْوُ أَبِي، وَهٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، اللّٰهُمَّ فَاسْتُرْهُمْ مِنَ النَّارِ كَسِتْرِي إِيَّاهُمْ بِمُلَاءَتِي هٰذِهِ.

''اے اللہ! یہ میرے چچا ہیں جو میرے باپ کی جگہ ہیں اور یہ میرے اہلِ بیت ہیں' اے اللہ! تُو انہیں جہنم سے بچا کے رکھنا جس طرح میں نے اپنی اس چادر کے ذریعہ انہیں بچایا ہوا ہے''۔

فَقَالَتْ أُسْكُفَّةُ الْبَابِ: آمِينَ، وَقَالَ جِدَارُ الْبَيْتِ: آمِينَ

راوی بیان کرتے ہیں: تو دروازہ کی چوکھٹ نے بھی کہا: آمین! اور گھر کی دیواروں نے بھی کہا: آمین!

1796- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمِّي مَالِكُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يَا أَبَا الْفَضْلِ لَا تَرِمْ مِنْ مَنْزِلِكَ أَنْتَ وَبَنُوكَ حَتَّى آتِيَكُمْ، فَإِنَّ لِي فِيكُمْ حَاجَةً

''اے ابوالفضل! آپ اور آپ کے صاحبزادوں میں سے کوئی بھی گھر سے باہر نہ جائے جب تک میں آپ کے ہاں نہیں آ جاتا' کیونکہ مجھے آپ لوگوں سے ایک کام ہے''۔

قَالَ: فَانْتَظَرُوهُ حَتَّى جَاءَ بَعْدَ مَا أَضْحَى فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: السَّلَامُ

راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ دن چڑھنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْكُمْ قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ قَالَ: كَيْفَ اَصْبَحْتُمْ قَالُوا: بِخَيْرٍ نَحْمَدُ اللّٰهَ. فَكَيْفَ اَصْبَحْتَ بِاَبِيْنَا وَاُمِّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَصْبَحْتُ بِخَيْرٍ اَحْمَدُ اللّٰهَ فَقَالَ: تَقَارَبُوا تَقَارَبُوا يَزْحَفُ بَعْضُكُمْ اِلَى بَعْضٍ ۔ حَتّٰى اِذَا اَمْكَنُوهُ، اشْتَمَلَ عَلَيْهِمْ بِمُلَائَتِهِ ثُمَّ قَالَ:

اُن کے ہاں آئے اور فرمایا: السلام علیکم! اُنہوں نے جواب دیا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: آپ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: الحمد للہ! بہتر ہے' آپ ﷺ کا کیا حال ہے؟ یارسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی ٹھیک ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آپ لوگ ایک دوسرے کے قریب قریب ہو جائیں' ایک دوسرے سے جڑ جائیں' یہاں تک کہ جب وہ لوگ ایک دوسرے سے جڑ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن پر اپنی چادر ڈالی اور پھر فرمایا:

يَا رَبِّ، هَذَا عَمِّي وَصِنْوُ اَبِي وَهٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي فَاسْتُرْهُمْ مِنَ النَّارِ كَسِتْرِي اِيَّاهُمْ بِمُلَائَتِي هَذِهِ

قَالَ: فَاَمَّنَتْ اُسْكُفَّةُ الْبَابِ، وَحَوَائِطُ الْبَيْتِ، آمِينَ آمِينَ آمِينَ

''اے میرے پروردگار! یہ میرے چچا ہیں جو میرے والد کی جگہ ہیں اور یہ لوگ میرے اہلِ بیت ہیں' تو انہیں جہنم سے اس طرح محفوظ رکھنا جس طرح میں نے اپنی چادر سے انہیں ڈھانپ لیا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو دروازہ کی چوکھٹ نے بھی اور گھر کی دیواروں نے بھی آمین! آمین! آمین! کہا۔

1797- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ حَاتِمٍ الْعَلَّافُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِي اَنْتَ وَوَلَدُكَ ۔ قَالَ: فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَاَلْبَسَ الْعَبَّاسَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب پیر کا دن ہو تو آپ اور آپ کی اولاد میرے پاس آئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تو حضرت عباس' نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے' اُن کے ساتھ ہم بھی گئے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر اور اُن کی اولاد پر اپنی

1797- رواہ الترمذی:3766.

وَوَلَدَهُ كِسَاءً لَهُ وَقَالَ:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا، اللّٰهُمَّ وَلَدِهِ فِي وَلَدِهِ

چادر ڈالی اور یہ دعا کی:

''اے اللہ! حضرت عباس اور اُن کی اولاد کی مغفرت کر دے، ایسی مغفرت جو ظاہری اور باطنی ہو اور کسی گناہ کو نہ رہنے دے، اے اللہ! ان کی اولاد کی اولاد کی بھی مغفرت کر دے''۔

بَابُ ذِكْرِ مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْ آذَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائے گا وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچائے گا

1798- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي، إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ

''جو حضرت عباس کو اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا کیونکہ آدمی کا چچا اُس کے والد کی جگہ ہوتا ہے''۔

چچا، باپ کی جگہ ہوتا ہے

1799- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، أَنَّ بُهْلُولَ بْنَ عُبَيْدٍ، حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

-1798 رواه الترمذي: 3762، وخرجه الألباني في ضعيف الترمذي: 784.

لَا تُؤْذُونِي فِي الْعَبَّاسِ، فَمَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ سَبَّ الْعَبَّاسَ فَقَدْ سَبَّنِي، إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ

''تم لوگ حضرت عباس کے حوالے سے مجھے اذیت نہ پہنچاؤ' جو حضرت عباس کو اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا اور جو حضرت عباس کو بُرا کہے گا وہ مجھے بُرا کہے گا کیونکہ آدمی کا چچا اُس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے''۔

مُردوں کو بُرا نہ کہا جائے

1800- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، لَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا

''بے شک حضرت عباس مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں' تم ہمارے مُردوں کو بُرا کہہ کر ہمارے زندہ لوگوں کو اذیت نہ پہنچاؤ''۔

بَابُ غَضَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَضَبِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا' حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غصہ کرنے کی وجہ سے' غصہ کرنا

1801- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک شخص نے زمانۂ جاہلیت سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا' جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا رشتہ

عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي رَجُلٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ نَسِيبًا لَهُ. فَجَاءَ قَوْمُهُ. فَقَالُوا: وَاللهِ لَنَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ. حَتَّى لَبِسُوا السِّلَاحَ. فَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ. أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُونَهُ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ - قَالُوا: أَنْتَ. قَالَ: فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ. لَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا - فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِكَ. اسْتَغْفِرْ لَنَا

دار تھا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بُرا کہنے والے شخص کو طمانچہ رسید کر دیا' اُس شخص کی قوم کے افراد آئے اور بولے: اللہ کی قسم! ہم بھی اُنہیں اُسی طرح طمانچہ ماریں گے جس طرح اُنہوں نے اسے طمانچہ مارا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ ہتھیار پہن کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے علم کے مطابق روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: آپ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو حضرت عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں' تم ہمارے مرحومین کو بُرا کہہ کر ہمارے زندہ لوگوں کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ تو وہ لوگ آئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' آپ ہمارے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔

1802- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي أَبٍ لِلْعَبَّاسِ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ. فَجَاءَ قَوْمُهُ. فَقَالُوا: وَاللهِ لَنَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَ. حَتَّى لَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے زمانۂ جاہلیت میں (فوت ہونے والے) کسی عزیز کو بُرا بھلا کہا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے تھپڑ رسید کر دیا' اُس شخص کی قوم کے افراد آئے اور بولے: اللہ کی قسم! ہم بھی اُنہیں اُسی طرح تھپڑ ماریں گے جس طرح انہوں نے تھپڑ مارا ہے۔ وہ لوگ ہتھیار سجا کر آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی:

أَيُّهَا النَّاسُ، أَيُّ النَّاسِ تَعْلَمُونَهُ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ - قَالُوا: أَنْتَ. قَالَ: فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، لَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا . فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِكَ، اسْتَغْفِرْ لَنَا

آپ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو حضرت عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، تم لوگ ہمارے مُردوں کو بُرا کہہ کے ہمارے زندہ لوگوں کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ تو وہ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ ہمارے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ لِلْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَفَاعَةً يَشْفَعُ بِهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا جس کے ذریعہ وہ قیامت کے دن لوگوں کی شفاعت کریں گے

1803- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، أَنَّ كَعْبًا، أَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي أَدَّخِرُ هٰذَا لِلشَّفَاعَةِ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَهَلْ شَفَاعَةٌ إِلَّا لِلْأَنْبِيَاءِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: میں انہیں شفاعت کیلئے ذخیرہ کر رہا ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شفاعت تو صرف انبیاء کیلئے مخصوص نہیں ہوتی؟ تو کعب احبار نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن ہر نبی کے اہلِ بیت میں سے ہر ایک شخص کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شفاعت

1804- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَخَذَ كَعْبٌ بِيَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي أَخْتَبِأْتُهَا لِلشَّفَاعَةِ عِنْدَكَ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَهَلْ لِي شَفَاعَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عطیہ بن سعد بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: میں اس کو شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھتا ہوں۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا مجھے بھی شفاعت کا منصب نصیب ہو گا؟ کعب نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے ہر فرد کو قیامت کے دن شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَمِنْ فَضَائِلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَسْقَى عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ فَسُقُوا

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قحط سالی کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کی تھی تو لوگوں پر بارش نازل ہوئی تھی۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا

1805- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَامَ الرَّمَادَةِ يَسْتَسْقِي، فَقَالَ:

اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا. فَسُقُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ قحط سالی کے موقع پر بارش کی دعا کرنے کیلئے نکلے اور انہوں نے یہ دعا کی:

"اے اللہ! پہلے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تجھ سے دعا کرتے تھے تو تُو ہم پر بارش نازل کرتا تھا' اب ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا وسیلہ تیرے سامنے پیش کر رہے ہیں' تو تُو ہم پر بارش نازل فرما"۔ تو اُن لوگوں پر بارش نازل ہوئی۔

بَابُ فَضْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَا خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ مِنَ الْحِكْمَةِ وَالتَّأْوِيلِ الْحَسَنِ لِلْقُرْآنِ

باب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا تذکرہ اور اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ خصوصیت عطا کی ہے کہ وہ حکمت اور قرآنِ پاک کی عمدہ تفسیر کا علم رکھتے ہیں

1806- حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور دعا کی:

''اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے دعا

1807- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَقَالَ:

اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور دعا کی:

''اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما''۔

1808- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1806- رواه البخاري: 75.

1807- انظر السابق۔

1808- رواه أحمد 330/1.

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ اَنْ يَرْزُقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمًا وَفَهْمًا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کیلئے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں علم اور فہم عطا کرے۔

1809- وَاَنْبَاَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَاعِدَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَدْعُو عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللهُ فَيُقَرِّبُهُ وَيَقُولُ: اِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاكَ يَوْمًا فَمَسَحَ رَاْسَكَ وَتَفَلَ فِي فِيكَ فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلا کر اپنے قریب رکھا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ اُنہوں نے تمہارے لیے ایک دن دعا کی تھی' تمہارے سر پر ہاتھ رکھا اور تمہارے منہ میں لعابِ دہن ڈالا تھا اور یہ کہا تھا:

''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما اور اسے تفسیر کا علم عطا فرما''۔

1810- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

1809- رواہ أحمد 266/1.

عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَهِيكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي فَأَجْلَسَنِي فِي حِجْرِهِ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْحِكْمَةِ فَلَمْ تُخْطِئْنِي دَعْوَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا' مجھے اپنی گود میں بٹھایا' میرے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور میرے لیے حکمت کی دعا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا میرے بارے میں رائیگاں نہیں گئی۔

حضرت جبریل علیہ السلام کی اطلاع

1811- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ الْجَلَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمُؤْمِنِ بْنَ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُرَيْدَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: إِنَّهُ كَائِنٌ حَبْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَاسْتَوْصِ بِهِ خَيْرًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا' حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے' تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کا بڑا عالم ہوگا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین قبول کیجئے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا انْتَشَرَ مِنْ عِلْمِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا علم کتنا پھیل گیا؟

1812- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: أَنْبَأَنَا لَيْثٌ عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے یہ کہا گیا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے اصحاب کا زمانہ پایا لیکن

طَاوُسٍ قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَدْرَكْتَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْقَطَعْتَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ؟ فَقَالَ: أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا تَدَارَءُوا فِي شَيْءٍ انْتَهَوْا إِلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہی رہے (اس کی وجہ کیا ہے؟) تو اُنہوں نے بتایا: میں نے ستر صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے' اُن کا یہ عالم تھا کہ جب اُن کا کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہوتا تھا تو وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف رجوع کرتے تھے۔

صحابہ کرام کا حضرت ابن عباس کی طرف رجوع

1813- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَبْعِينَ أَوْ قَالَ: خَمْسِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ خَالَفَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَيُفَارِقُهُ حَتَّى يَقُولَ: الْقَوْلُ مَا قُلْتَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طاؤس بیان کرتے ہیں:

میں ستر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پچاس صحابہ کرام کے ساتھ رہا ہوں' اُن میں سے کسی ایک کا اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اختلاف ہو جاتا تھا تو وہ اُن سے جدا ہونے سے پہلے یہ کہہ دیتا تھا کہ اس بارے میں قول وہی ہے جو آپ نے کہا ہے۔

حضرت ابن عباس کی وسعتِ علم

1814- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَجْلَحِ الْكِنْدِيُّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَعَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَقَدْ شَهِدْتُ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَشْهَدًا لَوْ أَنَّ قُرَيْشًا، فَخَرَتْ بِهِ عَلَى الْعَرَبِ لَكَانَ لَهَا فَخْرًا، شَهِدْتُهُ مُوسِمًا مِنَ الْمَوَاسِمِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایسی صورتِ حال دیکھی ہے کہ اگر قریش چاہیں کہ تمام عربوں کے مقابلہ میں اُن پر فخر کا اظہار کریں تو وہ (قریش) اُن پر فخر کر سکتے ہیں۔ میں حج کے موقع پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' وہ گھر کے اندر موجود تھے' کچھ لوگ اکٹھے ہو کر اُن سے ملنے کیلئے آئے

فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَهُوَ دَاخِلٌ، فَقَالُوا: اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ سَأَلُونِي أَنْ أُدْخِلَهُمْ عَلَيْكَ. قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ. فَقُلْتُ: إِنَّهُمْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ضَعْ لِي طَهُورًا. أَحْسَبُهُ قَالَ: أَتَوَضَّأُ أَوْ أَغْتَسِلُ. ثُمَّ قَالَ لِي: طَنْفَسَتِي. قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ فَجَلَسَ. قَالَ: فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ. قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُمْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ائْذَنْ لِأَهْلِ الْقُرْآنِ. قَالَ: فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ فَلْيَدْخُلْ. قَالَ: فَدَخَلُوا، فَسَأَلُوا حَتَّى نَفِدَتْ مَسَائِلُهُمْ. ثُمَّ أَفَادَهُمْ مِثْلَ مَا سَأَلُوهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: أَعْقِبُوا إِخْوَانَكُمْ. ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِأَهْلِ الْفَرَائِضِ. قَالَ: فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: مَنْ هَا هُنَا مِنْ أَهْلِ الْفَرَائِضِ فَلْيَدْخُلْ. فَدَخَلُوا فَسَأَلُوا حَتَّى نَفِدَتْ مَسَائِلُهُمْ. ثُمَّ أَفَادَهُمْ مِثْلَ مَا سَأَلُوهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: أَعْقِبُوا إِخْوَانَكُمْ. ثُمَّ قَالَ: اخْرُجِ ائْذَنْ لِأَصْحَابِ الْوَصَايَا. قَالَ: فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ أَصْحَابِ الْوَصَايَا فَلْيَدْخُلْ. قَالَ: فَدَخَلُوا فَسَأَلُوا حَتَّى نَفِدَتْ مَسَائِلُهُمْ. ثُمَّ

اور بولے: تم ہمیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں اندر آنے کی اجازت لے کر دو۔ میں اندر اُن کے پاس آیا' میں نے کہا: کچھ لوگوں نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں اُنہیں آپ کے ہاں اندر آنے دوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُنہیں اجازت دے دو۔ میں نے کہا: اُن کی تعداد زیادہ ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے لیے پانی رکھو تا کہ میں وضو کرلوں' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں غسل کرلوں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: میری چٹائی بچھاؤ۔ پھر وہ باہر نکلے اور چٹائی پر بیٹھ گئے' اُنہوں نے فرمایا: تم اُن لوگوں کو اندر آنے کیلئے کہو۔ میں نے کہا: اُن لوگوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: تم پہلے اُن لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دو جو قرآن کے عالم ہوں۔ راوی کہتے ہیں: میں نکل کر باہر اُن کے پاس آیا اور میں نے کہا: یہاں قرآن کے عالم کون ہیں؟ وہ اندر آ جائیں۔ وہ لوگ اندر آ گئے' اُنہوں نے سوالات کیے یہاں تک کہ اُن کے سوالات ختم ہو گئے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مزید فوائد اُن کے سامنے بیان کیے جو اُن کے سوالات کی مانند تھے جو اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیے تھے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب آپ اپنے بھائیوں کو بھی موقع دیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: علمِ وراثت کے ماہرین کو اندر آنے کی اجازت دو۔ میں باہر آیا' میں نے کہا: یہاں علمِ وراثت کا عالم کون ہے؟ وہ اندر آ جائے۔ وہ لوگ اندر آئے' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (علمِ وراثت

اَفَادَهُمْ مِثْلَ مَا سَاَلُوْهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: اَعْقِبُوا اِخْوَانَكُمْ. ثُمَّ قَالَ لِي: اخْرُجْ فَائْذَنْ لِلْمُتَفَقِّهِينَ وَاَصْحَابِ الشِّعْرِ، قَالَ: فَسَاَلُوْهُ حَتّٰى سَاَلُوْهُ عَنْ كِسْرٰى وَعَنْ اَحَادِيْثِ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَاَنُوشِرْوَانَ، قَالَ: فَشَهِدْتُ هٰذَا مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَلَوْ فَخَرَتْ بِهِ قُرَيْشٌ عَلَى الْعَرَبِ لَكَانَ فَخْرًا

کے بارے میں) سوالات کیے یہاں تک کہ اُن کے سوالات ختم ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں مزید افادات عطا کیے جو اُن کے سوالات کی مانند تھے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی موقع دو۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم جاؤ اور اُن لوگوں کو اندر آنے کیلئے کہو جو وصیت سے متعلق احکام سے واقف ہیں۔ میں باہر آیا' میں نے کہا: یہاں وصیت سے متعلق احکام سے کون واقف ہے؟ وہ اندر چلا جائے۔ وہ لوگ اندر گئے' اُنہوں نے سوالات کیے یہاں تک کہ اُن کے سوالات ختم ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن کے سوالات کی مانند مزید افادات بیان کیے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: تم اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی موقع دو۔ پھر اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: تم جاؤ اور اُن لوگوں کو اندر آنے کیلئے کہو جو زبان و بیان کے ماہر ہیں اور شاعری کے عالم ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اُن لوگوں نے آ کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف سوالات کیے یہاں تک کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسریٰ کے بارے میں' بنی اسرائیل کے واقعات کے بارے میں' نوشیروان کے بارے میں سوالات کیے۔ راوی کہتے ہیں: میں اس موقع پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا اور میں نے ایسی صورتِ حال ملاحظہ کی کہ اگر قریش تمام عربوں کے سامنے اُن پر فخر کا اظہار کرنا چاہیں تو وہ اُن کیلئے باعثِ فخر ہوتے۔

عطاء بن ابی رباح کا قول

1815- اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا قَطُّ أَكْرَمَ مِنْ مَجْلِسِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَكْثَرَ فِقْهًا وَأَعْظَمَ جَفْنَةً. إِنَّ أَصْحَابَ الْفِقْهِ عِنْدَهُ وَأَصْحَابَ الْقُرْآنِ عِنْدَهُ، وَأَصْحَابَ الشِّعْرِ عِنْدَهُ، يَصْدُرُهُمْ كُلُّهُمْ مِنْ وَادٍ وَاسِعٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس سے زیادہ معزز اور کوئی محفل نہیں دیکھی؛ وہ سب سے بڑے عالم بھی تھے اور اُن کا دسترخوان بھی وسیع تھا' علم فقہ کے ماہرین اُن کے پاس آتے تھے' علم قرآن کے ماہرین اُن کے پاس آتے تھے' شاعری کے ماہرین اُن کے پاس آتے تھے اور وہ اُن سب کی بھرپور رہنمائی کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس' ترجمان القرآن ہیں

1816- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، يَعْنِي: الْأَزْرَقَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ ذَكَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَنِعْمَ التُّرْجُمَانُ لِلْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسروق نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات ذکر کی ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا: قرآن کے بہترین ترجمان ابن عباس ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا خراج تحسین

1817- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ الْعِجْلِيُّ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: ابْنُ عَبَّاسٍ أَعْلَمُ النَّاسِ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن بشیر خشعمی بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نازل کیا ہے اُس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ذِكْرِ وَفَاةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالطَّائِفِ، وَالْآيَةُ الَّتِي رُؤِيَتْ عِنْدَ دَفْنِهِ

باب: طائف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات کا تذکرہ اور اُس نشانی کا تذکرہ جو اُن کے دفن کے وقت دیکھی گئی

1818- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ وَأَنْبَأَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالطَّائِفِ، فَجَاءَ طَائِرٌ لَمْ يُرَ عَلَى خِلْقَتِهِ، فَدَخَلَ نَعْشَهُ ثُمَّ لَمْ نَرَهُ خَارِجًا مِنْهُ، فَلَمَّا دُفِنَ تُلِيَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، لَا يُدْرَى مَنْ تَلَاهَا:

{يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً، فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي} [الفجر: 28]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا طائف میں انتقال ہوا تو ایک پرندہ آیا' اُس جیسا پرندہ کبھی نہیں دیکھا گیا تھا' وہ اُن کے کفن کے اندر داخل ہوا اور پھر اُسے باہر نکلتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا' جب اُنہیں دفن کر دیا گیا تو اُن کی قبر کے کنارے پر یہ آیت تلاوت کی گئی لیکن یہ پتا نہیں چلا کہ کس نے یہ آیت تلاوت کی ہے:

''اے مطمئن جان! تم اپنے پروردگار کی طرف واپس چلی جاؤ! اس حالت میں کہ تم راضی ہو اور تم سے راضی ہوا گیا ہو' تم میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ اور تم میری جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا انتقال

1819- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزبیر بیان کرتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَاءَ طَائِرٌ اَبْيَضُ فَدَخَلَ فِي اَكْفَانِهِ. قَالَ ابْنُ فُضَيْلٍ: كَانُوا يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ عِلْمُهُ

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو ایک سفید پرندہ آیا اور اُن کے کفن کے اندر داخل ہو گیا۔ ابن فضیل بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ اُس پرندہ سے مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا علم تھا۔

بَابُ اِيجَابِ حُبِّ بَنِي هَاشِمٍ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت‘ یعنی بنو ہاشم کے ساتھ محبت رکھنے کا تمام اہلِ ایمان پر واجب ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ مَحَبَّةُ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَنُو هَاشِمٍ، عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَوَلَدُهُ وَذُرِّيَّتُهُ، وَفَاطِمَةُ وَوَلَدُهَا وَذُرِّيَّتُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَاَوْلَادُهُمَا وَذُرِّيَّتُهُمَا، وَجَعْفَرٌ الطَّيَّارُ وَوَلَدُهُ وَذُرِّيَّتُهُ، وَحَمْزَةُ وَوَلَدُهُ، وَالْعَبَّاسُ وَوَلَدُهُ وَذُرِّيَّتُهُ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاجِبٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَحَبَّتُهُمْ وَاِكْرَامُهُمْ وَاحْتِمَالُهُمْ وَحُسْنُ مُدَارَاتِهِمْ، وَالصَّبْرُ عَلَيْهِمْ، وَالدُّعَاءُ لَهُمْ، فَمَنْ اَحْسَنَ مِنْ اَوْلَادِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، فَقَدْ تَخَلَّقَ بِاَخْلَاقِ سَلَفِهِ الْكِرَامِ الْاَخْيَارِ الْاَبْرَارِ، وَمَنْ تَخَلَّقَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر مؤمن مرد اور مؤمن عورت پر یہ بات واجب ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت سے محبت رکھیں جو بنو ہاشم ہیں‘ یعنی حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد اور اُن کی ذریت‘ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا‘ اُن کی اولاد اور اُن کی ذریت‘ حضرت امام حسن‘ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما‘ اُن دونوں کی اولاد اور اُن دونوں کی ذریت‘ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ‘ اُن کی اولاد اور اُن کی ذریت‘ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد‘ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد اور اُن کی ذریت‘ یہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت ہیں اور مسلمانوں پر یہ بات لازم ہے کہ ان سے محبت رکھیں‘ ان کا احترام کریں‘ ان کا خیال رکھیں‘ ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں‘ ان کے حوالے سے صبر سے کام لیں‘ ان کیلئے دعا کریں‘ ان کی اولاد اور ذریت میں سے جو شخص اچھے اخلاق کا مالک ہوگا تو وہ اپنے نیک اور بہترین اسلاف کے اخلاق کو اختیار کیے ہوئے ہوگا‘ اور ان میں سے جس کے اخلاق ٹھیک نہیں ہوں گے اُسے یہ دعوت دی جائے گی کہ وہ بہتری‘ بچاؤ اور سلامتی کی طرف

مِنْهُمْ بِمَا لَا يُحْسِنُ مِنَ الْأَخْلَاقِ، دُعِيَ لَهُ بِالصَّلَاحِ وَالصِّيَانَةِ وَالسَّلَامَةِ، وَعَاشَرَهُ أَهْلُ الْعَقْلِ وَالْأَدَبِ بِأَحْسَنِ الْمُعَاشَرَةِ وَقِيلَ لَهُ: نَحْنُ نُجِلُّكَ عَنْ أَنْ تَتَخَلَّقَ بِأَخْلَاقٍ لَا تُشْبِهُ سَلَفَكَ الْكِرَامَ الْأَبْرَارَ، وَنَغَارُ لِمِثْلِكَ أَنْ يَتَخَلَّقَ بِمَا تَعْلَمُ أَنَّ سَلَفَكَ الْكِرَامَ الْأَبْرَارَ لَا يَرْضَوْنَ بِذَلِكَ، فَمِنْ مَحَبَّتِنَا لَكَ أَنْ نُحِبَّ لَكَ أَنْ تَتَخَلَّقَ بِمَا هُوَ أَشْبَهُ بِكَ، وَهِيَ الْأَخْلَاقُ الشَّرِيفَةُ الْكَرِيمَةُ. وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ لِذَلِكَ

آئے' اہلِ علم اور اہلِ ادب اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے اور اُس سے یہ کہا جائے گا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ جیسی شخصیت کو ایسے اخلاق اختیار نہیں کرنے چاہیے جو آپ کے معزز اور نیک اسلاف کے مشابہ نہ ہوں اور ہم آپ جیسی شخصیت کے حوالے سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ آپ ایسے اخلاق اختیار کریں گے جس کے بارے میں آپ بھی یہ بات جانتے ہیں کہ آپ کے معزز اور نیک اسلاف اُن سے راضی نہیں تھے' آپ کے ساتھ ہماری محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ کیلئے اس بات کو پسند کریں کہ آپ وہ اخلاق اختیار کریں جو بہتر ہوں اور وہ معزز اور کریم اخلاق ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی اس کی توفیق دینے والا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت

1820- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَسَهْلُ بْنُ بَحْرٍ، أَوْ أَحَدُهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَحِبُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے اس لیے محبت رکھو کیونکہ وہ تمہیں نعمتیں عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہلِ بیت سے محبت رکھو''۔

1820- رواه الترمذی: 3792 والحاکم 150/3.

1821- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ هَارُونَ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجُنَيْدِ الْخُتَّلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الْقَاضِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَحِبُّوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ، وَاَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہلِ بیت سے محبت رکھو''۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شکایت

1822- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي: ابْنَ هَارُونَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ يَعْنِي: ابْنَ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ قُرَيْشًا اِذَا لَقِيَ بَعْضُهَا بَعْضًا لَقُوهَا بِبِشْرٍ حَسَنٍ، وَاِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِوُجُوهٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! قریش جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اُن کے تیور مختلف ہوتے ہیں تو اس بات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید غصہ میں آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1821- انظر السابق۔

1822- رواہ أحمد 207/1، والترمذی: 3762، والحاکم 75/4، وخرجه الألبانی فی ضعیف الجامع: 6112۔

لَا نَعْرِفُهَا. فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا فَقَالَ:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ

"اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! کسی شخص کے دل میں ایمان اُس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے آپ لوگوں سے محبت نہیں رکھتا"۔

1823- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا بَالُ قُرَيْشٍ يَلْقَى بَعْضُهَا بَعْضًا بِوُجُوهٍ تَكَادُ تُسَالُ مِنَ الْوُدِّ، وَيَلْقُونَا بِوُجُوهٍ قَاطِبَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمُّ، وَيَفْعَلُونَ ذَلِكَ؟ - قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! قریش کا کیا معاملہ ہے کہ جب وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بھرپور گرمجوشی کا اظہار کرتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اُن کے تیور مختلف ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے چچا! کیا وہ لوگ ایسا کرتے ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ نبی بنا کر مبعوث کیا ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا. قَالَ: أَمَا وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحِبُّوكُمْ

"اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! یہ لوگ اُس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپ لوگوں سے محبت نہیں رکھتے"۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى غَيْرِهِمْ

باب: بنو ہاشم کی دوسرے لوگوں پر فضیلت کا تذکرہ

1824- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا مَعْشَرَ بَنِي هَاشِمٍ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَوْ أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ مَا بَدَأْتُ إِلَّا بِكُمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے اپنے دادا (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے بنو ہاشم کے گروہ! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! جب میں جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑوں گا تو (جنت میں لوگوں کو داخل کرنے) کا آغاز آپ لوگوں کے ذریعہ ہی کروں گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنو ہاشم سے محبت

1825- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُسْلِمٍ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ قَنْبَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَوْ أَنِّي أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ لَمْ أَبْدَأْ إِلَّا بِكُمْ يَا بَنِي هَاشِمٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب میں جنت کے دروازہ کا حلقہ پکڑوں گا تو (لوگوں کو جنت میں داخل کرنے) کا آغاز آپ لوگوں کے ذریعہ ہی کروں گا' اے بنو ہاشم!''۔

بَابُ فَضْلِ قُرَيْشٍ عَلَى غَيْرِهِمْ

باب: قریش کی دیگر لوگوں پر فضیلت کا تذکرہ

1826- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

-1826 رواہ الحاکم 536/2، وحسنہ الألبانی فی الصحیحۃ:1944.

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَضَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قُرَيْشًا بِسَبْعِ خِصَالٍ لَمْ يُعْطِهَا أَحَدًا قَبْلَهُمْ، وَلَا يُعْطِيهَا أَحَدًا بَعْدَهُمْ؛ فَضَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قُرَيْشًا أَنِّي مِنْهُمْ، وَأَنَّ النُّبُوَّةَ فِيهِمْ، وَأَنَّ الْحِجَابَةَ فِيهِمْ، وَأَنَّ السِّقَايَةَ فِيهِمْ، وَنُصِرُوا عَلَى الْفِيلِ، وَعَبَدُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَشْرَ سِنِينَ لَا يَعْبُدُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، وَالْإِمَامَةُ فِيهِمْ

''اللہ تعالیٰ نے قریش کو سات خصوصیات عطا کی ہیں جو اُن سے پہلے کسی اور کو عطا نہیں کیں اور ان کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کسی کو وہ عطا نہیں کرے گا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو یہ فضیلت عطا کی ہے کہ میں اُن کے ساتھ تعلق رکھتا ہوں اور نبوت اُن کے خاندان میں آئی ہے اور حجابہ (یعنی خانۂ کعبہ کی دیکھ بھال) اُن کے حصہ میں آئی ہے اور سقایہ (یعنی حاجیوں کو آبِ زمزم پلانے) کی ذمہ داری ان کے حصہ میں آئی ہے اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کے حملہ کے خلاف قریش کی مدد کی تھی اور یہ لوگ دس سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے عالم میں کرتے رہے ہیں کہ اُس وقت اُن کے علاوہ اور کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا تھا اور امامت (یعنی مسلمانوں کی حکومت) ان میں ہوگی''۔

قَالَ أَبُو مُصْعَبٍ: يَعْنِي: قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ

{لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ إِيلَافِهِمْ}

[قریش: 2]

إِلَى آخِرِهَا

ابو مصعب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''قریش کی اُنسیت جو اُن کی خاص اُنسیت تھی''۔

یہ سورت کے آخر تک ہے۔

قریش کی فضیلت

1827- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ جَدِّهِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

قُرَيْشٌ خِيَارُ النَّاسِ، وَقُرَيْشٌ كَالْمِلْحِ، هَلْ يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِهِ، وَقُرَيْشٌ كَالصُّلْبِ، هَلْ يَمْشِي الرَّجُلُ بِغَيْرِ صُلْبٍ

''قریش لوگوں میں سب سے بہتر ہیں' قریش نمک کی طرح ہیں' کھانا نمک کے ذریعہ ہی ٹھیک ہوتا ہے اور قریش پشت کی مانند ہیں' کیا کوئی طاقتور شخص پشت کے بغیر چل سکتا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ وَسَعِيدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

باب: حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت سعید بن زید' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم کے فضائل کا تذکرہ

1828- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ،

''ابوبکر جنتی ہے' عمر جنتی ہے' علی جنتی ہے' عثمان جنتی ہے' طلحہ جنتی

وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

ہے' زبیر جنتی ہے' عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے' سعد بن ابی وقاص جنتی ہے' سعید بن زید بن عمرو جنتی ہے' ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے''۔

عشرہ مبشرہ سے متعلق روایت

1829- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبُّودٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ؛ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ.

''قریش سے تعلق رکھنے والے دس افراد جنتی ہیں: ابوبکر' عمر' عثمان' علی' طلحہ' زبیر' ابوعبیدہ بن جراح' سعد بن ابی وقاص' عبدالرحمٰن بن عوف''۔

قَالَ: وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ، قَالَ: يَرَوْنَ أَنَّهُ نَفْسُهُ

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے دسویں آدمی کا نام نہیں لیا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کا یہ خیال ہے کہ دسویں آدمی خود حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت ابوہریرہ کی روایت کے الفاظ

1830- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اسْكُنْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ

فَسَكَنَ الْجَبَلُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِلشَّهَادَةِ لِلْعَشَرَةِ بِالْجَنَّةِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَكَفَى بِهِ فَضْلًا، وَنَحْنُ نَذْكُرُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا مِنْ فَضْلِ بَاقِي الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت طلحہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید موجود تھے اُس پہاڑ نے حرکت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے حراء! ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے''۔

تو وہ پہاڑ ساکن ہو گیا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس سے پہلے ہم یہ روایات ذکر کر چکے ہیں کہ دس افراد کے بارے میں جنت کی گواہی دی گئی ہے اور فضیلت کیلئے یہی کافی ہے لیکن ہم اس کے بعد وہ روایات بھی ذکر کریں گے جو عشرہ مبشرہ سے تعلق رکھنے والے باقی افراد کے بارے میں ہم تک پہنچی ہیں۔

1830- رواہ مسلم: 2417۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا تذکرہ

1831- اَنْبَانَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَوْنٍ الْمَسْعُودِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَشَرِيكٌ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اُتِيَ بِرَاْسِ الزُّبَيْرِ. فَقَالَ عَلِيٌّ: بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنَ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيِّ الزُّبَيْرُ

وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ

• (امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُن کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صفیہ کے صاحبزادے کے قاتل کو جہنم کی خبر سنا دو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری' زبیر ہے''۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''طلحہ اور زبیر جنتی ہیں''۔

جنت میں نبی اکرم ﷺ کے پڑوسی

1832- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عتبہ بن علقمہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

1832- رواه الترمذي: 3741، والحاكم 364/3، وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 3627.

اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ہے:

طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ

"طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے"۔

1833- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَنْصُورٍ الْعَنَزِيُّ وَسَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ عَنِ اسْمِهِ، فَقَالَ: نَضْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْيَشْكُرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دونوں کانوں کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ

"طلحہ اور زبیر' جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے"۔

"طلحہ نے جنت واجب کر لی"

1834- حَدَّثَنَا الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ،قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

أَوْجَبَ طَلْحَةُ الْجَنَّةَ

"طلحہ نے (اپنے لیے) جنت واجب کر لی ہے"۔

1833- انظر السابق۔

1834- رواه الترمذی: 3739، وأحمد 1/165، والحاکم 3/25۔

1835- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيِّ الزُّبَيْرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے''۔

حضرت زبیر' حواری رسول ہیں

1836- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَالزُّبَيْرُ حَوَارِيِّ وَابْنُ عَمَّتِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور زبیر میرا حواری اور میرا پھوپھی زاد ہے''۔

بَابُ فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

1837- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1835 رواه البخاري: 4113، ومسلم: 2415.

-1836 رواه أحمد 4/4، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1877.

-1837 رواه البخاري: 2905، ومسلم: 2411.

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ، فَقَالَ:

ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

"میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں"

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کسی بھی شخص کیلئے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں! یہ آپ ﷺ نے صرف حضرت سعد بن ابی وقاص کیلئے کہا تھا' آپ ﷺ نے (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے) فرمایا تھا:

"تم تیراندازی کرو! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں"۔

1838- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ: أَنَا هَاشِمٌ الْوَقَّاصِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: نَثَلَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ:

ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ اُحد کے موقع پر اپنے ترکش میں سے مجھے تیر نکال کر دیا اور فرمایا:

"تم تیر پھینکو! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں"۔

1839- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ يَعْنِي: الْأَنْصَارِيَّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا

-1838 رواه البخاري: 4055، ومسلم: 2412.

-1839 انظر السابق.

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

تھا (یعنی مجھ سے یہ فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ ذَكَرْنَا فَضْلَهُ أَنَّهُ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، وَأَنَّهُمْ مِمَّنْ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَهُوَ مِمَّنْ رَضِيَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَائِرُ الصَّحَابَةِ، وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اُن کی فضیلت کے حوالے سے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ وہ اُن دس افراد میں سے ایک ہیں جن کے بارے میں جنت کی گواہی دی گئی ہے اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال کے وقت اُن سے راضی تھے اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں کہ جن سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام راضی تھے' یہ مستجاب الدعوات تھے۔

دسواں فرد میں ہوں

1840- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذُرَيْحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ. قَالَ: قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ظالم نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

میں نو افراد کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں فرد کے بارے میں گواہی دوں تو میں سچ کہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس کا معاملہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ

-1840 انظر: 1838.

وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ. أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ،

قَالَ: قُلْتُ: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. يَعْنِي: سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ نُفَيْلٍ

حضرت زبیر' حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے حراء! تم اپنی جگہ ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: دسویں فرد کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں ہوں (یعنی خود حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ ہیں)۔

1841- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ. عَنْ أَبِي يَعْفُورَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْعَبْدِيِّ قَالَ: قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْكُوفَةَ، فَدَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ. وَهُوَ أَمِيرٌ، فَأَوْسَعَ لَهُ إِلَى جَنْبِهِ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْتَنِي قَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ: أَنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ عَنْكَ أَسْأَلُ. قَدْ عَرَفْتُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن حارث عبدی بیان کرتے ہیں:

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے جو وہاں کے امیر تھے' تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اُن کیلئے جگہ کھلی کی' اُنہوں نے بتایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میری یہ خواہش ہے کہ کاش میں کسی جنتی شخص کو دیکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنتی ہوں۔ اُنہوں نے عرض کی: میں آپ کے بارے میں نہیں دریافت کر رہا' مجھے پتا ہے کہ آپ جنتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1841- انظر السابق.

اَنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ،

''میں جنتی ہوں، تم جنتی ہو، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، سعد جنتی ہے، عبدالرحمٰن جنتی ہے''۔

وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ ـ قَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا سَمَّيْتَهُ، قَالَ: اَنَا، يَعْنِي: سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

(اُس کے بعد حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر میں چاہوں تو میں دسویں فرد کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اُن کا نام لیں؟ تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ میں ہوں (یعنی حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ خود ہیں)۔

حضرت سعید کا مستجاب الدعوات ہونا

1842- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَاصَمَتْ اَرْوَى بِنْتُ اَوْسٍ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ انْتَقَصَ مِنْ اَرْضِي اِلَى اَرْضِهِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: اَنَا اَنْتَقِصُ مِنْ اَرْضِهَا اِلَى اَرْضِي، اَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اروٰی بنت اوس نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف مروان بن حکم کے سامنے مقدمہ پیش کیا، وہ عورت بولی: انہوں نے میری زمین لے کر اپنی زمین میں شامل کر دی ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں اس کی زمین اپنی زمین میں شامل کروں گا جبکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1842- رواہ البخاری:3198، ومسلم:1610.

مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: وَاللّٰهِ لَا نُكَلِّمُكَ بَعْدَهَا، يَعْنِي: تَصْدِيقًا لَهُ وَتَعْظِيمًا لِسَعِيدٍ، قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهَا سَعِيدٌ. فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ظَلَمَتْنِي فَاَعْمِ بَصَرَهَا، وَاقْتُلْهَا فِي اَرْضِهَا. فَذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ

''جو شخص ظلم کے طور پر کسی کی بالشت بھر زمین حاصل کرے گا' قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق اُسے پہنایا جائے گا''۔

مروان نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد ہم آپ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گے۔ گویا مروان نے اُن کی بات کی تصدیق کی اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی تعظیم کا اظہار کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے خلاف دعا کی اور یہ کہا: اے اللہ! اس عورت نے مجھ پر ظلم کیا ہے' تُو اس کی بینائی ختم کر دے اور اسے اس کی زمین میں ہی موت دینا۔ تو اُس عورت کی بینائی رخصت ہو گئی' ایک مرتبہ وہ اپنی زمین میں چلتی ہوئی جا رہی تھی کہ ایک کنویں میں گر کر مر گئی۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا واقعہ

1843- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ اَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَالِحٍ، كَاتِبَ اللَّيْثِ، قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: جَاءَتْ اَرْوَى ابْنَةُ اَوْسٍ اِلَى اَبِي: مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَتْ: يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ: اِنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں:

اروٰی بنت اوس میرے والد محمد بن عمرو کے پاس آئی اور بولی: اے ابوعبدالملک! حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میرے حق میں (یعنی میری زمین میں) ایک جھونپڑی بنالی ہے' اُنہیں میری جگہ سے الگ کیا جائے ورنہ اللہ کی قسم! اگر ایسا نہ ہوا تو میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بلند آواز میں پکار کر اس بات کو عام کر دوں گی۔ تو محمد بن عمرو نے اُس خاتون سے کہا: تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو اذیت نہ پہنچاؤ' وہ تمہارے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ تمہارا حق حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ عورت وہاں سے نکلی اور عمارہ

1843- انظر السابق.

نُفَيْلٍ قَدْ بَنَى ضَفِيرَةً. وَقَالَ ابْنُ سُفْيَانَ: ضَفِيرَةً فِي حَقِّي . فَأْتِهِ فَكَلِّمْهُ. فَلْيَنْزِعْ عَنْ حَقِّي. فَوَاللهِ لَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَأَصِيحَنَّ بِهِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهَا: لَا تُؤْذِي صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَا كَانَ لِيَظْلِمَكِ، وَلَا يَأْخُذَ لَكِ حَقًّا. فَخَرَجَتْ فَجَاءَتْ عُمَارَةَ بْنَ عَمْرٍو وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْلَمَةَ. فَقَالَتْ لَهُمَا: ائْتِيَا سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، فَإِنَّهُ ظَلَمَنِي وَبَنَى ضَفِيرَةً فِي حَقِّي، فَوَاللهِ لَئِنْ لَمْ يَنْزِعْ لَأَصِيحَنَّ بِهِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَخَرَجَا حَتَّى أَتَيَاهُ فِي أَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ. فَقَالَ لَهُمَا: مَا أَتَى بِكُمَا؟ فَقَالَا: جَاءَتْنَا أَرْوَى ابْنَةُ أَوْسٍ. فَزَعَمَتْ أَنَّكَ بَنَيْتَ ضَفِيرَةً فِي حَقِّهَا، وَحَلَفَتْ بِاللهِ لَئِنْ لَمْ تَنْزِعْ لَتَصِيحَنَّ بِكَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. زَادَ ابْنُ بُكَيْرٍ: فَأَحْبَبْنَا أَنْ نَأْتِيَكَ فَنُخْبِرَكَ وَنَذْكُرَ لَكَ ذَلِكَ. فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

بن عمرو اور عبداللہ بن مسلمہ کے پاس آئی' اُس نے اُن دونوں سے کہا: تم دونوں حضرت سعید بن زید کے پاس جاؤ' اُنہوں نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے' اُنہوں نے میری زمین میں جھونپڑی بنالی ہے' اللہ کی قسم! اگر وہ میری زمین سے الگ نہ ہوئے تو میں اللہ کے رسول ﷺ کی مسجد میں بلند آواز میں اس بات کا اعلان کر دوں گی۔ وہ دونوں صاحبان بیان کرتے ہیں: ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے اور عقیق میں موجود حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی زمین پر اُن کے پاس آئے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: تم دونوں کیوں آئے ہو؟ اُنہوں نے بتایا: اروی بنت اوس ہمارے پاس آئی تھی' اُس کا یہ کہنا تھا کہ آپ نے اُس کی زمین پر عمارت بنائی ہے' اُس نے اللہ کے نام کی قسم اُٹھائی کہ اگر آپ نے اُس جگہ کو نہ چھوڑا تو وہ اللہ کے رسول ﷺ کی مسجد میں اس بات کا اعلان کر دے گی۔ یہاں ابن بکیر نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ اُن دونوں صاحبان نے کہا: ہمیں یہ بات اچھی لگی کہ ہم آپ کے پاس آ کر آپ کو اس بارے میں بتا دیں اور اس بات کی اطلاع دے دیں۔ تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طَوَّقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

''جو شخص ناحق طور پر کسی کی بالشت بھر زمین حاصل کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا''۔

لَتَأْتِيَ فَلْتَأْخُذْ مَا كَانَ لَهَا مِنْ حَقٍّ، اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَذَبَتْ عَلَيَّ فَلَا تُمِتْهَا حَتّٰى تُعْمِيَ بَصَرَهَا، وَتَجْعَلَ مَنِيَّتَهَا فِيهَا. فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهَا بِذَلِكَ، فَجَاءَتْ حَتّٰى هَدَمَتِ الضَّفِيرَةَ، وَبَنَتْ بُنْيَانًا فَلَمْ تَمْكُثْ إِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى عَمِيَتْ، وَكَانَتْ تَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ وَمَعَهَا جَارِيَةٌ لَهَا تَقُودُهَا لِتُوقِظَ الْعُمَّالَ، فَقَامَتْ لَيْلَةً وَتَرَكَتِ الْجَارِيَةَ لَمْ تُوقِظْهَا، فَخَرَجَتْ تَمْشِي حَتّٰى سَقَطَتْ فِي الْبِئْرِ، فَأَصْبَحَتْ مَيِّتَةً

(اُس کے بعد حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) وہ عورت آئے اور آ کر جو اُس کا حق ہے وہ حاصل کر لے' اے اللہ! اگر اُس عورت نے میرے خلاف جھوٹ بولا ہے تو تُو اُسے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک وہ اندھی نہ ہو جائے اور اُس کی موت اُس کی زمین میں ہی آئے۔ وہ لوگ واپس چلے گئے اور اُس عورت کو اس بارے میں بتایا' وہ عورت آئی' اُس نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی عمارت منہدم کروائی اور وہاں اپنی عمارت بنوائی۔ کچھ ہی عرصہ گزرنے کے بعد وہ اندھی ہو گئی' وہ رات کے وقت اُٹھ کر جاتی تھی' اُس کے ساتھ اُس کی ایک کنیز تھی جو اُسے لے کر چلتی تھی تا کہ کسانوں کو جگا دے۔ ایک رات وہ اُٹھی' اُس نے کنیز کو ساتھ نہیں لیا' اُسے بیدار نہیں کیا' خود ہی چلتی ہوئی جا رہی تھی کہ کنویں میں گر کے مر گئی۔

زید بن عمرو بن نفیل کی فضیلت

1844- وَحَدَّثَنَا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ؟ فَقَالَ:

يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ بیان کرتے ہیں:

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زید بن عمرو بن نفیل کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''وہ قیامت کے دن ایک اُمت کی شکل میں آئے گا''۔

1845- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا الْمُطَرِّزُ قَاسِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ نُفَيْلِ بْنِ هِشَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبِي كَانَ كَمَا قَدْ رَأَيْتَ، وَكَمَا قَدْ بَلَغَكَ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ قَالَ: نَعَمْ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ

نفیل بن ہشام بن سعید بن زید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد (یعنی زید بن عمرو بن نفیل) جیسے تھے وہ آپ نے ملاحظہ فرمائے ہیں اور جیسا کہ آپ تک اُن کے بارے میں روایت بھی پہنچی ہے تو آپ اُن کیلئے دعائے مغفرت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اُسے قیامت کے دن ایک اُمت کی شکل میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ

1846- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي حَدِيثٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ: هَلُمَّ، فَحَدِّثْنَا فَأَنْتَ عِنْدَنَا الْعَدْلُ الرِّضَى... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا' وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے یہ کہہ رہے تھے' ایک حدیث کے بارے میں اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا' تو اُنہوں نے یہ کہا: آپ آئیں اور ہمیں حدیث بیان کریں کیونکہ آپ ہمارے نزدیک عادل اور پسندیدہ شخص ہیں..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1847- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1845- رواه أحمد 189/1، والطيالسي: 234.

1847- رواه مسلم: 567، وأحمد 15/1.

اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ الْأَمْرَ بَعْدِي إِلَى هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ: عُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا مِنْهُمْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معدان بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں اپنے بعد اس معاملہ کو چھ افراد کے حوالے کر رہا ہوں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات سے راضی تھے: عثمان' علی' عبدالرحمٰن' طلحہ' زبیر اور سعد' ان میں سے جس کو یہ حضرات خلیفہ منتخب کرلیں گے وہ خلیفہ قرار پائے گا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا حُسنِ سلوک

1848- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: بَاعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَرْضًا لَهُ مِنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ، فَقَسَمَ ذَلِكَ الْمَالَ فِي قُرَيْشٍ وَبَنِي مَخْزُومٍ، وَبَعَثَ مَعِي مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار دینار کے عوض میں فروخت کی اور پھر وہ مال قریش اور بنومخزوم کے درمیان تقسیم کر دیا' اُنہوں نے میرے ذریعہ کچھ مال سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھجوایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے یہ فرمایا تھا:)

1848- رواه أحمد 103/6، والحاكم 351/3.

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

لَنْ يَحْنُوَ عَلَيْكُنَّ بَعْدِي إِلَّا الصَّالِحُونَ،

سَقَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ابْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ

"میرے بعد نیک لوگ ہی تمہاری دیکھ بھال کریں گے"۔

(اُس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کیلئے دعا کرتے ہوئے یہ کہا:) اللہ تعالیٰ ابن عوف کو جنت کی نہر سلسبیل سے سیراب کرے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا واقعہ

1849- وَحَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ، إِنَّكَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ، فَأَقْرِضِ اللّٰهَ تَعَالَى يُطْلِقْ لَكَ قَدَمَيْكَ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ: وَمَا الَّذِي أُقْرِضُ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَتَبَرَّأُ مِمَّا أَمْسَيْتَ فِيهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَالِي كُلُّهُ أَجْمَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَخَرَجَ ابْنُ عَوْفٍ وَهُوَ مُهْتَمٌّ لِذَاكَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! تم خوشحال آدمی ہو تم اللہ تعالیٰ کو قرض دو وہ تمہارے پاؤں کھلے کر دے گا۔ حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کو کیا قرض دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے اُس سب سے لاتعلق ہو جاؤ۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اپنے پورے مال سے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ اس ارادہ سے نکلے (کہ اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں پیغام بھیج کر یہ فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے:

1849- رواہ الحاکم 311/3.

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ:

مُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَلْيُضِفِ الضَّيْفَ، وَلْيُعْطِ السَّائِلَ، وَلْيَبْدَأْ بِمَنْ يَعُولُ، فَإِنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذَٰلِكَ كَانَ تَزْكِيَةَ مَا هُوَ فِيهِ

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمٰن سے کہیں کہ وہ مہمان کی مہمان نوازی کریں' مانگنے والے کو کچھ دے دیں اور اپنے زیر کفالت لوگوں پر خرچ کا آغاز کریں' جب وہ ایسا کرلیں گے تو وہ اپنے مال کو پاکیزہ کرلیں گے''۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا مالی تعاون

1850- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمِنًى؛ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَسَأَلَهُ عَنْ إِرْسَالِ الْعِمَامَةِ خَلْفَهُ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَأُخْبِرُكَ عَنْ ذَٰلِكَ حَتَّى تَعْلَمَ إِنْ شَاءَ اللهُ. فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا، قَالَ فِيهِ: ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَوْفٍ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَنْ يَتَجَهَّزَ لِسَرِيَّةٍ يَبْعَثُهُ عَلَيْهَا، فَأَصْبَحَ وَقَدِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةِ كَرَابِيسَ سَوْدَاءَ، قَالَ: فَأَدْنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَقَضَهَا فَعَمَّمَهُ، فَأَرْسَلَ مِنْ خَلْفِهِ أَرْبَعَ

عطاء بن ابی رباح نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ منٰی میں موجود تھے' اہلِ بصرہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے عمامہ کا شملہ پیچھے لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں تاکہ تمہیں اس کا علم حاصل ہوجائے' اگر اللہ نے چاہا۔ اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایک مہم کو سامان فراہم کریں۔ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مہم کا نگران مقرر کر کے بھیجنا چاہا' وہ تشریف لائے تو اُنہوں نے کرابیس کپڑے کا سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اپنے قریب کیا' اُن کے عمامہ کو کھولا' اُنہیں دوبارہ عمامہ باندھا اور اُن کی پشت پر چار انگلیوں یا اس کی مانند کپڑا (شملہ کے طور پر) چھوڑ دیا اور فرمایا: اے ابن عوف! اس طرح عمامہ باندھو' یہ زیادہ مناسب بھی ہے اور زیادہ خوبصورت بھی ہے۔

-1850 رواہ الحاکم: 540/4۔

أَصَابِعَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ؛ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا يَا ابْنَ عَوْفٍ فَاعْتَمَّ، فَإِنَّهَا أَعْرَفُ وَأَحْسَنُ

بَابُ فَضْلِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1851- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ، لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: أَرْسِلْ مَعَنَا مَنْ يُعَلِّمُنَا، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَأَرْسَلَهُ مَعَهُمْ؛ وَقَالَ:

هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

1852- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمُّوَيْهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ: لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا يَعْمَلُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ - قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَمَا

باب: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب اہلِ یمن، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے عرض کی: آپ ہمارے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیجیں جو ہمیں تعلیم دیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُنہیں اُن لوگوں کے ساتھ بھیجا اور فرمایا:

''یہ اس اُمت کا امین ہے''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن سے فرمایا: میں تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوگا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے کبھی بھی اُس دن سے پہلے امیر بننے کی خواہش نہیں ہوئی، اُس دن میں اس بات کا اُمیدوار رہا اور مجھے یہ توقع تھی کہ وہ فرد میں ہوؤں گا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو حکم

1851- رواه مسلم: 2419، والبخاري: 3744.

اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ قَبْلَ يَوْمِئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا وَرَجَوْتُ اَنْ اَكُونَ اَنَا هُوَ، فَاَمَرَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ

دیا تو وہ اُن لوگوں کی طرف چلے گئے۔

"اس اُمت کا امین' ابوعبیدہ بن جراح ہے"

1853- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْجَرَّاحُ بْنُ مِنْهَالٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ارقم بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُنہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِينًا وَاَمِينُ هَذِهِ الْاُمَّةِ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

"ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے"۔

1854- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي زَيْدٍ الدَّبَّاغُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، عَنْ اَبِي مِحْجَنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابومحجن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِينٌ وَاَمِينُ هَذِهِ الْاُمَّةِ اَبُو

"ہر اُمت کا کوئی امین ہوتا ہے اور اس اُمت کا امین ابوعبیدہ

ر1853- رواہ البخاری:3744، ومسلم:2419۔

عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

بن جراح ہے"۔

مختلف صحابہ کی انفرادی خصوصیات

1855- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، اَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي يَعْقُوبَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ اَبُو عَبْدِ اللهِ، وَالتَّمِيمِيُّ، قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهُوَ ابْنُ سَلْمَانَ الطَّوِيلُ الْمَدَائِنِيُّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَرْحَمُ هَذِهِ الْاُمَّةِ لَهَا اَبُو بَكْرٍ، وَاَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَمِينُ هَذِهِ الْاُمَّةِ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَلَالِ اللهِ وَحَرَامِهِ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ وِعَاءٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَلْمَانُ عَلَمٌ لَا يُدْرَكُ

"اس اُمت کیلئے اس اُمت میں سب سے زیادہ رحمدل ابوبکر ہے' اللہ کے دین کے بارے میں ان میں سب سے زیادہ قوی عمر ہے' حیاء میں سب سے زیادہ سچا عثمان ہے' فیصلہ کرنے کی سب سے زیادہ صلاحیت رکھنے والا علی ہے' اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا عالم اُبی بن کعب ہے' علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے اور اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے' معاذ بن جبل اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اور حرام کردہ چیزوں کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے' ابوہریرہ علم کا برتن ہے' سلمان ایک ایسا علم ہے جس تک نہیں پہنچا جا سکتا"۔

وَذَكَرَ صِدْقَ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

اُس کے بعد راوی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے سچے ہونے کا بھی ذکر کیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ فَضَائِلِ الْعَشْرَةِ الَّذِينَ شَهِدَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ لَهُمْ بِالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْجَنَّةِ وَشَهِدَ لَهُمُ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ وَقُبِضَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا مِمَّا أَمْكَنَنِي إِخْرَاجُهُ. وَفَضْلُهُمْ عَظِيمٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيعِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے عشرہ مبشرہ کے فضائل ذکر کر دیئے ہیں' یہ وہ حضرات ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے رضامندی' مغفرت اور جنت کی گواہی دی ہے' ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی گواہی دی ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان حضرات سے راضی تھے۔ میں نے وہ روایات ذکر کر دی ہیں جو ہم تک پہنچی تھیں اور جنہیں بیان کرنا میرے لیے ممکن تھا۔ ان حضرات کی فضیلت عظیم ہے' اللہ تعالیٰ ان سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اہلِ بیت سے راضی ہو! اور ہمیں ان کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ مَذْهَبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ سَائِلًا سَاَلَ، عَنْ مَذْهَبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَيْفَ كَانَتْ مَنْزِلَتُهُمْ عِنْدَهُ؟۔ وَهَلْ كَانَ مُتَّبِعًا لَهُمْ فِيْ خِلَافَتِهِ بَعْدَهُمْ؟۔ وَهَلْ حُفِظَ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْ فَضَائِلِهِمْ؟۔ وَهَلْ غَيَّرَ فِيْ خِلَافَتِهِ شَيْئًا مِنْ سِيَرَتِهِمْ؟۔ فَاَحَبَّ السَّائِلُ اَنْ يَعْلَمَ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَزِيْدُهُ مَحَبَّةً لِجَمِيْعِهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَعَنْ جَمِيْعِ اَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَعَنْ جَمِيْعِ اَهْلِ الْبَيْتِ فَاُجِيْبُ السَّائِلَ اِلَى الْجَوَابِ عَنْهُ مُخْتَصِرًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ مِنَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مسلک کا بیان

(امام آجری فرماتے ہیں:) اما بعد! ایک سائل نے یہ سوال کیا کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا مسلک کیا تھا؟ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ان حضرات کی قدرومنزلت کیا تھی؟ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں ان حضرات کے بعد ان کے پیروکار رہے تھے؟ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے فضائل کے بارے میں کوئی روایت نقل کی گئی ہے؟ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ان حضرات کے طریقۂ کار میں کوئی تبدیلی کی تھی؟ سوال کرنے والا شخص اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہ اس بارے میں علم حاصل کرے جس کے نتیجہ میں ان تمام حضرات کے ساتھ اُس کی محبت میں اضافہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات سے بلکہ تمام صحابہ کرام سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج سے جو اُمہات المؤمنین ہیں اور تمام اہلِ بیت سے راضی ہو! تو میں نے سائل کے جواب میں اس حوالے سے مختصر جواب بیان کیا ہے' اگر اللہ نے چاہا' اور اللہ تعالیٰ ہی قول اور عمل

الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ.

کے اعتبار سے درست چیز کی توفیق عطا کرنے والا ہے۔

امام آجری کے توضیحی کلمات

اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يُحْفَظُ عَنْهُ الصَّحَابَةُ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا مَحَبَّةَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي حَيَاتِهِمْ وَفِي خِلَافَتِهِمْ وَبَعْدَ وَفَاتِهِمْ: فَأَمَّا فِي خِلَافَتِهِمْ فَسَامِعٌ لَهُمْ مُطِيعٌ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ، وَيُعَظِّمُ قَدْرَهُمْ وَيُعَظِّمُونَ قَدْرَهُ، صَادِقٌ فِي مَحَبَّتِهِ لَهُمْ، مُخْلِصٌ فِي الطَّاعَةِ لَهُمْ، يُجَاهِدُ مَنْ يُجَاهِدُونَ، وَيُحِبُّ مَا يُحِبُّونَ، وَيَكْرَهُ مَا يَكْرَهُونَ، يَسْتَشِيرُونَهُ فِي النَّوَازِلِ؛ فَيُشِيرُ مَشُورَةَ نَاصِحٍ مُشْفِقٍ مُحِبٍّ. فَكَثِيرٌ مِنْ سِيَرِتِهِمْ بِمَشُورَتِهِ جَرَتْ. فَقُبِضَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَزِنَ لِفَقْدِهِ حُزْنًا شَدِيدًا، وَقُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَكَى عَلَيْهِ بُكَاءً طَوِيلًا، وَقُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ظُلْمًا، فَبَرَّأَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ دَمِهِ، وَكَانَ قَتْلُهُ عِنْدَهُ ظُلْمًا مُبِينًا. ثُمَّ وَلِيَ الْخِلَافَةَ بَعْدَهُمْ، فَعَمِلَ بِسُنَّتِهِمْ، وَسَارَ سِيرَتَهُمْ، وَاتَّبَعَ

آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحابہ کرام' تابعین اور بعد کے مسلمانوں کے ائمہ نے صرف یہی بات روایت کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتے تھے' ان حضرات کی زندگی میں بھی' ان کے عہد خلافت میں بھی اور ان کے انتقال کے بعد بھی۔ ان حضرات کے عہد خلافت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے شخص تھے' وہ ان حضرات سے محبت رکھتے تھے اور یہ حضرات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اور یہ حضرات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان حضرات کے ساتھ اپنی محبت میں سچے تھے' ان حضرات کی اطاعت کرنے میں مخلص تھے' جن لوگوں کے ساتھ ان حضرات نے جہاد کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اُن کے ساتھ جہاد کیا۔ یہ حضرات جس چیز کو پسند کرتے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اُسے پسند کرتے تھے۔ یہ حضرات جس چیز کو ناپسند کرتے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اُسے ناپسند کرتے تھے۔ یہ حضرات نئے پیش آنے والے واقعات کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا کرتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اُنہیں ایسا مشورہ دیتے تھے جو ایک خیر خواہ' مہربان اور محبت رکھنے والے شخص کا مشورہ ہوتا ہے۔ ان حضرات نے اپنے بہت سے فیصلے حضرت علی

آثَارَهُمْ، وَسَلَكَ طَرِيقَهُمْ. وَرَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَائِلَهُمْ، وَخَطَبَ النَّاسَ فِي غَيْرِ وَقْتٍ؛ فَذَكَرَ شَرَفَهُمْ، وَذَمَّ مَنْ خَالَفَهُمْ، وَتَبَرَّأَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، وَأَمَرَ بِاتِّبَاعِ سُنَّتِهِمْ وَسِيرَتِهِمْ، فَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ: هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ الَّذِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

رضی اللہ عنہ کے مشورہ کے تحت سرانجام دیئے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کے انتقال پر شدید غم ہوا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑی دیر تک اُن پر روتے رہے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلم کے طور پر شہید کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے قتل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے سامنے لاتعلقی کا اظہار کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایک واضح ظلم تھا۔ ان حضرات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کے منصب پر فائز ہوئے تو اُنہوں نے ان حضرات کے طریقہ پر عمل کیا' ان کی سیرت کو لے کر چلے' ان کے آثار کی پیروی کی' ان کے طریقہ پر چلے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے ان حضرات کے فضائل نقل کیے ہیں۔ متعدد موقعوں پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کی قدرومنزلت کا ذکر کیا اور جو لوگ ان کے مخالف ہیں اُن کی مذمت بیان کی' ان کے دشمنوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کی سنت اور سیرت کی پیروی کا حکم دیا' تو اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ان حضرات سے راضی ہو! یہ چار وہ افراد ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ إِلَّا فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

''ان چار افراد کی محبت صرف کسی مؤمن کے دل میں ہی اکٹھی ہوسکتی ہے: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی'' رضی اللہ عنہم۔

خلفاءِ اربعہ سے متعلق امام آجری کا مسلک

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو کوئی پرہیزگار مؤمن ہی ان سے

تَعَالَى: فَلَنْ يُحِبَّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، قَدْ وَفَّقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْحَقِّ، وَلَنْ يَتَخَلَّفَ عَنْ مَحَبَّتِهِمْ، أَوْ عَنْ مَحَبَّةِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ إِلَّا شَقِيٌّ قَدْ خُطِئَ بِهِ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ.

محبت رکھے گا' جسے اللہ تعالیٰ نے حق کی توفیق عطا کی ہو' اور ان کی محبت سے وہی شخص پیچھے رہے گا' یا ان میں سے کسی ایک کی محبت سے وہی پیچھے رہے گا جو بدنصیب ہوگا اور حق کے راستہ سے بھٹک چکا ہوگا۔

وَمَذْهَبُنَا فِيهِمْ أَنَّا نَقُولُ فِي الْخِلَافَةِ وَالتَّفْضِيلِ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

ان حضرات کے بارے میں ہمارا مسلک یہ ہے کہ ہم خلافت اور فضیلت کے اعتبار سے اس بات کے قائل ہیں کہ پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو!

وَيُقَالُ رَحِمَكُمُ اللهُ: أَنَّهُ لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ إِلَّا فِي قُلُوبِ أَتْقِيَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! یہ بات کہی جاتی ہے کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی محبت صرف اس اُمت کے پرہیزگار لوگوں کے دلوں میں ہی اکٹھی ہوگی۔

وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَّا فِي قُلُوبِ نُبَلَاءِ الرِّجَالِ

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی محبت صرف عقلمند لوگوں کے دلوں میں ہی اکٹھی ہو سکتی ہے۔

1856- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ

یہ روایت ابوعباس احمد بن سہل اشانی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول

1857- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالُوا: إِنَّ حُبَّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ، كَذَبُوا، قَدْ جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبَّهُمَا بِحَمْدِ اللهِ فِي قُلُوبِنَا

لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی محبت کسی مؤمن کے دل میں کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتی، لوگ جھوٹ کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں حضرات کی محبت، الحمد للہ! ہمارے دلوں میں اکٹھی رکھی ہے۔

ایوب سختیانی کا قول

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَرُوِيَ عَنْ أَيُّوبَ السِّخْتِيَانِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ أَوْضَحَ السَّبِيلَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُثْمَانَ فَقَدِ اسْتَنَارَ بِنُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى، وَمَنْ قَالَ الْحُسْنَى فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ایوب سختیانی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: جو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ دین کو مضبوط کرتا ہے، جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ راستہ کو واضح کرتا ہے، جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرتا ہے، جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ مضبوط رسی کو تھام لیتا ہے اور جو شخص صحابہ کرام کے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہے وہ نفاق سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَذْهَبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

باب: حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے مسلک کا تذکرہ

1858- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا جَالِسٌ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ.

قَالَ: فَمَا ذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمَا حَتَّى هَلَكَا

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آئے، میں اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انبیاء اور مرسلین کے علاوہ تمام پہلے والوں اور تمام بعد والوں میں سے اہلِ جنت کے عمر رسیدہ افراد کے یہ دونوں سردار ہیں، اے علی! تم ان دونوں کو یہ نہ بتانا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں حضرات کے انتقال تک ان کے سامنے یہ بات ذکر نہیں کی۔

حضرت علی کی نقل کردہ روایت کے مختلف طرق

1859- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ:

يَا عَلِيُّ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ

قَالَ: فَمَا أَخْبَرْتُهُمَا حَتَّى مَاتَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آئے، (اُن کے پہنچنے سے پہلے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے علی! یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کے علاوہ، اہلِ جنت کے تمام پہلے والے اور بعد والے عمر رسیدہ افراد کے سردار ہیں، اے علی! تم ان دونوں کو یہ نہ بتانا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے ان دونوں کے انتقال تک انہیں یہ بات نہیں بتائی۔

1860- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالُوا: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، حَدِيثٌ بَلَغَنَا اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فَقَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ:

يَا عَلِيُّ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن زید بن حسن بیان کرتے ہیں:

اہلِ عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اُن کے پاس آئے اور بولے: اے ابومحمد! ہم تک ایک روایت آپ کے حوالے سے پہنچی ہے کہ آپ نے اُسے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کیا ہے۔ تو حسن بن زید نے جواب دیا: جی ہاں! میرے والد نے اپنے والد (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، اسی دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آرہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے علی! انبیاء و مرسلین کے بعد اہلِ جنت کے عمر رسیدہ افراد کے سردار یہ دونوں ہیں"۔

1861- وَحَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے اپنے دادا (امام زین العابدین) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، اسی دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سامنے سے آتے ہوئے نظر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ:

يَا عَلِيُّ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ مِمَّنْ مَضَى فِي سَالِفِ الدَّهْرِ وَمَنْ فِي غَابِرِهِ. يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا مَقَالَتِي مَا عَاشَا

"اے علی! یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کے علاوہ اہلِ جنت کے تمام عمر رسیدہ افراد کے سردار ہیں' جتنے بھی لوگ پہلے گزر چکے ہیں اور جتنے بھی بعد میں آئیں گے' اے علی! جب تک یہ دونوں زندہ ہیں' تم انہیں میری اس بات کے بارے میں نہ بتانا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَهَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّادَةُ الْكِرَامُ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ يَرْوُونَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَ هَذِهِ الْفَضِيلَةِ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا جَزَى اللهُ الْكَرِيمُ أَهْلَ الْبَيْتِ عَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ اہلِ بیتِ رسول ہیں جو سادات عظام ہیں' اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان پر نازل ہو! انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے بارے میں یہ چیز نقل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی طرف سے اہلِ بیت کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہر نبی کے 7 نجباء ہوتے ہیں

1862 - وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو الْوَلِيدِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُلَيْلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ مِنْ أُمَّتِهِ، وَإِنَّ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ نَجِيبًا، مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہر نبی کے اُس کی اُمت میں سے سات نجیب ہوتے ہیں اور ہمارے نبی کے چودہ نجیب ہیں جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی شامل ہیں۔

1862- رواہ الترمذی:3791، وضعفہ الألبانی فی ضعیف الترمذی:791.

عَنْهُمَا

امام باقر کا فرمان

1863- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَيَّنٌ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ؛ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ: مَنْ جَهِلَ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَدْ جَهِلَ السُّنَّةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں:

میں نے امام باقر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت سے ناواقف ہو وہ سنت سے ناواقف ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان

1864- أَنْبَأَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَبَضَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ مِلَّةٍ قُبِضَ عَلَيْهَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. قَالَ: وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسُنَّتِهِ ثُمَّ قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى خَيْرِ مَا قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَحَدًا، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد خیر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی تو کسی بھی نبی کو اُس کی اُمت کی اتنی اچھی صورتِ حال میں وفات نہیں دی گئی تھی جو نبی اکرم ﷺ کو دی گئی۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی تعریف کی اور پھر بیان کیا کہ آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے جانشین بنے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے طریقوں اور سنت کے مطابق عمل کیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اُس وقت حالت سب سے بہتر تھی جو کسی کی بھی ہو سکتی تھی اور وہ نبی اکرم ﷺ کے بعد اس اُمت کے سب سے بہترین فرد تھے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے جانشین بنے' اُنہوں نے ان دونوں

اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَّتِهِمَا ثُمَّ قُبِضَ عُمَرُ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ اَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ اَبِي بَكْرٍ

حضرات کے طریقہ اور سنت پر عمل کیا' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سب سے اچھی حالت میں ہوا جو کسی بھی شخص کی سب سے اچھی حالت ہو سکتی ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے بعد اس اُمت کے سب سے بہترین فرد تھے۔

شیخین کو حضرت علی کا خراجِ تحسین

1865- وَاَنْبَانَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرٌ النَّوَّاءُ، عَنْ اَبِي شُرَيْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَلَا اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ اَوَّاهًا مُنِيبَ الْقَلْبِ، اَلَا وَاِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَاصَحَ اللهَ فَنَصَحَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوشریحہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑے حلیم اور نرم دل تھے اور خبردار! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی خیر خواہی کو ظاہر کیا۔

محمد بن حنفیہ کی روایت کے مختلف طرق

1866- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، وَاَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حضرت ابوبکر۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر حضرت عمر ہیں۔ پھر

1866- وھو عند البخاری:3671۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟۔ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟۔ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ۔ ثُمَّ بَادَرْتُ فَخِفْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَقُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟۔ فَقَالَ: أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ لَهُ حَسَنَاتٌ وَسَيِّئَاتٌ. يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ

میں نے جلدی کی، مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اُن سے سوال کیا (تو وہ کسی اور کا نام نہ لے دیں) تو میں نے کہا: پھر آپ ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: تمہارا باپ تو ایک عام سا فرد تھا جس کی اچھائیاں بھی ہیں اور خرابیاں بھی ہیں، اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے ویسے ہوتا ہے۔

1867- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا أَبَهْ، مَنْ أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟۔ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ أَوَ مَا تَعْلَمُ؟۔ قُلْتُ: لَا. قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: يَا أَبَهْ ثُمَّ مَنْ؟۔ قَالَ: أَوَ مَا تَعْلَمُ؟۔ قُلْتُ: لَا. قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. قَالَ: ثُمَّ عَجِلْتُ فَقُلْتُ: يَا أَبَهْ ثُمَّ أَنْتَ الثَّالِثُ؟۔ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ. أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهُ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا: اے اباجان! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا شخص کون ہے؟ اُنہوں نے مجھے جواب دیا: اے میرے بیٹے! کیا تم نہیں جانتے؟ میں نے کہا: جی نہیں! اُنہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر۔ میں نے دریافت کیا: اے اباجان! پھر کون ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے؟ میں نے کہا: جی نہیں! اُنہوں نے فرمایا: پھر حضرت عمر ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے جلدی کی، میں نے کہا: اے اباجان! پھر تیسرے آپ ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہارا باپ مسلمانوں کا ایک فرد تھا، اُسے وہ خصوصیات حاصل تھیں جو مسلمانوں کو حاصل ہے، اُس پر وہ چیزیں عائد ہوتی تھیں جو دیگر مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔

1867- انظر السابق.

1868- اَنْبَانَا اَبُو سَعِيدٍ الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ، فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حُمَةَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ اَبِي يَعْلَى، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي: يَا اَبَتَاهُ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟۔ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ اَبُو بَكْرٍ. قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ يَا اَبَتَاهُ؟۔ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فَخَشِيتُ اَنْ اَسْاَلَ الثَّالِثَةَ فَيَرْمِيَنِي بِعُثْمَانَ، قُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ يَا اَبَتَاهُ؟۔ قَالَ: يَا بُنَيَّ، اَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: اے ابا جان! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا شخص کون ہے؟ اُنہوں نے مجھے جواب دیا: اے میرے بیٹے! حضرت ابوبکر ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اے ابا جان! پھر کون ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب ہیں۔ محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے تیسرے فرد کے بارے میں دریافت کیا تو وہ کہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام نہ لیں تو میں نے کہا: ابا جان! پھر آپ ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہارا باپ مسلمانوں کا ایک فرد ہے۔

1869- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ اَبِي يَعْلَى مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَهْ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟۔ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے کہا: اے ابا جان! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حضرت ابوبکر ہیں۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عمر۔

1868- انظر: 1866۔

1869- انظر: 1866۔

اَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ

ابو جحیفہ کی روایت

1870- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، اَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ: اِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ خَيْرُهُمْ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ عُمَرُ وَالثَّالِثُ لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: اس اُمت میں اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر ہیں' پھر حضرت ابوبکر کے بعد سب سے بہتر حضرت عمر ہیں اور جو تیسرے فرد ہیں' اگر میں چاہوں تو میں اُن کا نام لے سکتا ہوں۔

1871- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَسْاَلُ، عَاصِمَ بْنَ اَبِي النَّجُودِ فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، عَلَى مَا تَضَعُونَ هٰذَا مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُهُمْ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَعَلِمْتُ مَكَانَ الثَّالِثِ. فَقَالَ لَهُ عَاصِمٌ: مَا نَضَعُهُ اِلَّا اَنَّهُ عَنَى عُثْمَانَ هُوَ كَانَ اَفْضَلُ مِنْ اَنْ يُزَكِّيَ نَفْسَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صالح بن موسیٰ بیان کرتے ہیں:

میرے والد نے عاصم بن ابونجود سے دریافت کیا: اے ابوبکر! یہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ اس اُمت میں اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر ہیں اور حضرت ابوبکر کے بعد اُن میں سب سے بہتر حضرت عمر ہیں اور مجھے تیسرے کے مقام کا بھی پتا ہے۔ (تو اس سے مراد کیا ہے؟) تو عاصم بن ابونجود نے اُنہیں جواب دیا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہوں گے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو پاکیزہ قرار دیں۔

امام شعبی کی روایت

1872- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ، بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، وَالْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ اَبُو جُحَيْفَةَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَهْلًا يَا اَبَا جُحَيْفَةَ، مَهْلًا يَا اَبَا جُحَيْفَةَ، اَلا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّهَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَيْحَكَ يَا اَبَا جُحَيْفَةَ، لَا يَجْتَمِعُ حُبِّي وَبُغْضُ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ، وَيْحَكَ يَا اَبَا جُحَيْفَةَ لَا يَجْتَمِعُ بُغْضِي وَحُبُّ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

ابوجحیفہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر فرد۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوجحیفہ! ٹھہر جاؤ! اے ابوجحیفہ! ٹھہر جاؤ! کیا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر فرد کے بارے میں نہ بتاؤں! وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں' اے ابوجحیفہ! تمہارا ستیاناس ہو! میری محبت اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے بغض کسی مؤمن کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے' اے ابوجحیفہ! تمہارا ستیاناس ہو! میرا بغض اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے محبت کسی مؤمن کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

حکم بن جحل کی روایت

1873- اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَكَمِ الْاَسَدِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کوئی شخص مجھے حضرت ابوبکر یا حضرت عمر سے افضل قرار نہ دے' جو شخص مجھے ان دونوں سے افضل قرار دے گا' میں اُسے کوڑے

قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا يُفَضِّلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَا يُفَضِّلُنِي أَحَدٌ عَلَيْهِمَا إِلَّا جَلَدْتُهُ جَلْدَ الْمُفْتَرِي

لگاؤں جو کسی جھوٹا الزام لگانے والے کو لگائے جاتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کلماتِ تحسین

1874- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّالَحِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عُمَرَ. رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبِهِ. فَقَالَ: مَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى بَيْنَكُمْ. ثُمَّ قَالَ: رَحِمَكَ اللهُ ابْنَ الْخَطَّابِ إِنْ كُنْتَ بِذَاتِ اللهِ لَعَلِيمًا. وَإِنْ كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَدْرِكَ لَعَظِيمًا. وَإِنْ كُنْتَ لَتَخْشَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي النَّاسِ. وَلَا تَخْشَى النَّاسَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كُنْتَ جَوَادًا بِالْحَقِّ. بَخِيلًا بِالْبَاطِلِ. خَمِيصًا مِنَ الدُّنْيَا. بَطِينًا مِنَ الْآخِرَةِ. لَمْ تَكُنْ عَيَّابًا وَلَا مَدَّاحًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس آئے، جب اُنہیں کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کے بارے میں مجھے یہ بات پسند ہو کہ اُس جیسے نامۂ اعمال کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، جس طرح کا نامۂ اعمال اس ڈھانپے ہوئے شخص کا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں علم رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی آپ کے سینہ میں بلند حیثیت تھی، آپ لوگوں کے معاملہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں لوگوں سے نہیں ڈرتے تھے، آپ حق کے بارے میں سخی تھے اور باطل کے بارے میں بخیل تھے، دنیا کے حوالے سے بھوکے تھے اور آخرت کے حوالے سے سیر تھے، آپ عیب جوئی نہیں کرتے تھے اور فضول تعریفیں نہیں کرتے تھے۔

حضرت علی کا حضرت عمر سے محبت کا اظہار

1875- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ. أَيْضًا.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِي السَّفَرِ ؛ قَالَ: رُؤِيَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُرْدٌ كَانَ يُكْثِرُ لِبْسَهُ. قَالَ: فَقِيلَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. اِنَّكَ لَتُكْثِرُ لِبْسَ هٰذَا الْبُرْدِ؟۔ فَقَالَ: نَعَمْ. اِنَّ هٰذَا كَسَانِيهِ خَلِيلِي وَصَفِيِّي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَاصَحَ اللّٰهَ فَنَصَحَهُ. ثُمَّ بَكَى

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسفر بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک چادر دیکھی گئی جسے وہ اکثر پہنا کرتے تھے' اُن سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! آپ یہ چادر اکثر پہنتے ہیں' اس کی وجہ کیا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! یہ چادر میرے دوست اور میرے ساتھی عمر بن خطاب نے مجھے پہننے کیلئے دی تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر بن خطاب اللہ تعالیٰ کیلئے خیر خواہی رکھنے والے تھے تو اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کی خیر خواہی کو ظاہر کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

1876- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَلَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: رَاَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُرْدًا خَلِقًا قَدِ انْسَحَقَتْ حَوَاشِيهِ. فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. اِنَّ لِي اِلَيْكَ حَاجَةً. قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قُلْتُ: تَطْرَحُ هٰذَا الْبُرْدَ وَتَلْبَسُ غَيْرَهُ. قَالَ: فَقَعَدَ وَطَرَحَ الْبُرْدَ عَلَى وَجْهِهِ وَجَعَلَ يَبْكِي. فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ قَوْلِي يَبْلُغُ مِنْكَ هٰذَا مَا قُلْتُهُ. فَقَالَ: اِنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومریم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُن کے جسم پر ایک پھٹی پرانی سی چادر موجود تھی جس کے کنارے خراب ہو چکے تھے' میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے کہا: آپ یہ چادر اُتار دیں اور کوئی اور چادر پہن لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے' آپ رضی اللہ عنہ نے وہ چادر اپنے منہ پر رکھی اور رونا شروع کر دیا۔ میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اگر مجھے یہ پتا ہوتا کہ میری بات سے آپ کو اتنی تکلیف ہوگی تو میں یہ بات نہ کہتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چادر

هَذَا الْبُرْدَ كَسَانِيهِ خَلِيلِي. قُلْتُ: وَمَنْ خَلِيلُكَ؟ قَالَ: عُمَرُ رَحِمَهُ اللهُ إِنَّ عُمَرَ عَبْدٌ نَاصَحَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَنَصَحَهُ

میرے خلیل نے مجھے پہننے کیلئے دی تھی۔ میں نے دریافت کیا: آپ کے خلیل کون ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمرؓ بے شک عمرؓ اللہ تعالیٰ کے خیر خواہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی خیر خواہی کا بدلہ دیا۔

سکینت' حضرت عمر کی زبانی کلام کرتی ہے

1877- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھتے تھے کہ سکینت حضرت عمر کی زبان پر گویا ہوتی ہے۔

1878- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینت حضرت عمر کی زبان پر کلام کرتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمَّا عَلِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِفَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَحُسْنِ مَنْزِلَتِهِ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَمِنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں اُن کی قدر و منزلت کا علم تھا تو اسی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تھی' اس خاتون کی والدہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں' اللہ تعالیٰ کی رضامندی سیدہ فاطمہ رضی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرِضْوَانُ اللهِ عَلَى فَاطِمَةَ، وَوَلَدَتْ مِنْهُ. وَلَقَدْ قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهِيَ عِنْدَهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

اللہ عنہا پر نازل ہو! اُس خاتون (سیدہ اُم کلثوم) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو جنم دیا تھا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو وہ خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔

1879- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلَى عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ اُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَتَهُ وَهِيَ مِنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِنَّهَا صَغِيرَةٌ. فَقَالَ عُمَرُ: وَاِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً. فَقَالَ عَلِيٌّ: فَاِنِّي حَبَسْتُهَا عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ، يَعْنِي: الطَّيَّارَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کی صاحبزادی اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کیلئے شادی کا پیغام دیا' یہ صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کمسن ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگرچہ وہ کمسن ہیں (لیکن میں پھر بھی اُن سے شادی کرنا چاہتا ہوں)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا یہ خیال تھا کہ میں اُن کی شادی اپنے بھائی جعفر طیار کے بیٹے کے ساتھ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِنَّ كُلَّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا نَسَبِي وَصِهْرِي

''قیامت کے دن ہر نسبی اور سسرالی تعلق منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے نسب اور میرے سسرالی تعلق کا معاملہ مختلف ہے''۔

فَلِذَلِكَ رَغِبْتُ فِيهَا. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَاِنِّي مُرْسِلُهَا اِلَيْكَ حَتَّى تَنْظُرَ اِلَى صِغَرِهَا. فَاَرْسَلَهَا اِلَيْهِ. فَقَالَتْ: اِنَّ اَبِي يَقُولُ لَكَ: هَلْ رَضِيتَ الْحُلَّةَ؟ فَقَالَ: رَضِيتُهَا. فَاَنْكَحَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا:) اسی وجہ سے میں اس معاملہ میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُسے آپ کی طرف بھجوا دوں گا' آپ اُس کی کمسنی کا جائزہ لیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن صاحبزادی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوایا' اُن صاحبزادی نے کہا: میرے والد نے آپ سے یہ

فَاَصْدَقَهَا عُمَرُ اَرْبَعِينَ اَلْفًا

کہا ہے کہ کیا آپ حلہ سے راضی ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اُس سے راضی ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس صاحبزادی کی شادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں چالیس ہزار (دینار یا درہم) مہر کے طور پر (ادا کیے)۔

1880- انبانا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ؛ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَطَبَ اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اُمَّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ: اَنْكِحْنِيهَا. فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ اِنِّي اَرْصُدُهَا لِابْنِ اَخِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ: اَنْكِحْنِيهَا. فَوَاللهِ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْصُدُ مِنْ اَبِيهَا مَا اَرْصُدُهُ. فَاَنْكَحَهُ. فَاَتَى عُمَرُ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ: رَفِّئُونِي. فَقَالُوا: بِمَنْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: لِاُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی کا پیغام دیا اور کہا: آپ میری اُس کے ساتھ شادی کروا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو اُس کی شادی جعفر کے بیٹے سے کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اُس کی شادی مجھ سے کروا دیں' اللہ کی قسم! لوگوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ جس شخص (کے ساتھ شادی کرنے) میں اُن صاحبزادی کے والد کو مجھ سے زیادہ دلچسپی ہو۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شادی کروا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس تشریف لائے اور بولے: مجھے مبارکباد دو! اُنہوں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! کس بات کی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی اُم کلثوم کے ساتھ شادی کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ

''قیامت کے دن ہر سبب اور نسب منقطع ہو جائے گا' البتہ میرا

الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي

فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبٌ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هٰؤُلَاءِ الصَّفْوَةُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47] رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

سبب اور میرا نسب باقی رہے گا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نسبی تعلق ہو۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ پاکیزہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اُن کے سینوں میں موجود کینہ کو ہم نے دور کر دیا ہے' اب وہ بھائی بھائی ہیں اور پلنگوں پر ایک دوسرے کے مدمقابل بیٹھے ہیں''۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

1881- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَنَّى أَبُو بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ.

مَعْنَاهُ سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَضْلِ، وَثَنَّى أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ بِالْفَضْلِ، وَثَلَّثَ عُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ بِالْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبقت لے گئے' اُس کے بعد دوسرے درجہ میں حضرت ابوبکر ہیں اور تیسرے درجہ میں حضرت عمر ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سبقت حاصل ہے اور آپ کے بعد فضیلت میں دوسرے درجہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد فضیلت میں تیسرے درجہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

1882- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَنْصُورٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ حُصَيْنٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ کسی کو ہمارا خلیفہ مقرر

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَابْنِ جَنَابٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قِيلَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا. فَقَالَ: مَا أَسْتَخْلِفُ وَلَكِنْ إِنْ يُرِدِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَيْرًا يَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِهِمْ

کر دیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کروں گا' اگر اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا تو انہیں ان میں سے سب سے بہتر شخص پر اکٹھا کر دے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُن لوگوں کو اُن میں سے سب سے بہتر شخص (یعنی حضرت ابوبکر) پر اکٹھا کر دیا تھا۔

1883- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَمَا بُويِعَ لَهُ، وَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَصْحَابُهُ، قَامَ ثَلَاثًا يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَقَلْتُكُمْ بَيْعَتَكُمْ، هَلْ مِنْ كَارِهٍ؟- قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَوَائِلِ النَّاسِ فَيَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) ابو جحاف بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوگئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہاری بیعت تمہیں واپس کر دیتا ہوں' کیا کوئی ایسا شخص نہیں تو نہیں ہے جو (میری خلافت کو) ناپسند کرتا ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگوں میں آگے موجود حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اللہ کی قسم! نہ تو ہم آپ کی بیعت کو واپس کریں گے اور نہ ہی اُس کی واپسی کا مطالبہ کریں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو آگے کیا تھا تو کون آپ کو پیچھے کر سکتا ہے۔

1884- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَقَدْ رَأَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي، فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا

ابوبکر کو آگے کیا' اُنہوں نے لوگوں کو نمازیں پڑھائیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ میری حیثیت سے واقف تھے' میں وہاں موجود تھا' بیمار نہیں تھا' اگر نبی اکرم ﷺ مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر دیتے' تو ہم لوگ اپنی دنیا کیلئے اُس فرد سے راضی ہو گئے جس فرد سے ہمارے دین کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ راضی ہوئے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تبصرہ

1885- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ: وَافَقْنَا مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَاتَ يَوْمٍ طِيبَ نَفْسٍ وَمُزَاحًا، فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا عَنْ أَصْحَابِكَ، قَالَ: كُلُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي، قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ أَصْحَابِكَ خَاصَّةً، قَالَ: مَا كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبٌ إِلَّا كَانَ لِي صَاحِبًا، قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صِدِّيقًا عَلَى لِسَانِ جِبْرِيلَ وَلِسَانِ مُحَمَّدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نزال بن سبرہ ہلالی بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا مزاج بہت خوشگوار تھا' ہم نے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ ہمیں اپنے ساتھیوں کے بارے میں بتائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے تمام اصحاب میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں اپنے مخصوص ساتھیوں کے بارے میں بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کا ہر صحابی میرا ساتھی تھا۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کی زبانی اُن کا نام ''صدیق'' رکھا تھا' وہ اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ تھے' نبی اکرم ﷺ ہمارے دین کے حوالے سے اُن سے راضی ہوئے تو ہم دنیا کے حوالے سے اُن سے راضی ہو گئے۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں

عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، كَانَ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَهُ لِدِينِنَا، فَرَضِينَاهُ لِدُنْيَانَا قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ؛ قَالَ: ذَلِكَ امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْفَارُوقَ، فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کا نام "فاروق" رکھا تھا' وہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والے تھے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ

"اے اللہ! تُو عمر کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما"۔

قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: ذَلِكَ امْرُؤٌ يُدْعَى فِي الْمَلَإِ الْاَعْلَى ذَا النُّورَيْنِ، كَانَ خَتَنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتَيْهِ، ضَمِنَ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: فَقَالَ: ذَاكِ امْرُؤٌ نَزَلَتْ فِيهِ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد تھے کہ ملاءِ اعلیٰ میں اُنہیں "ذوالنورین" کہا جاتا ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیوں کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کیلئے جنت میں گھر کی ضمانت دی تھی۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ کی کتاب کی ایک آیت نازل ہوئی تھی (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا} [الاحزاب: 23]

"اُن میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا اور کچھ وہ ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور اُنہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی"۔

طَلْحَةُ مِنْهُمْ، لَا حِسَابَ عَلَيْهِ فِي مُسْتَقْبَلٍ قَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، حَدِّثْنَا عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو طلحہ بھی اُن افراد میں سے ایک ہیں اور آئندہ اُن سے کوئی حساب بھی نہیں لیا جائے گا۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ میں نے نبی

يَقُولُ:

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

قَالُوا: فَحَدِّثْنَا عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ عَلِمَ الْمُعْضِلَاتِ وَالْمُقْفَلَاتِ، وَعَلِمَ أَسْمَاءَ الْمُنَافِقِينَ، إِنْ تَسْأَلُوهُ عَنْهَا تَجِدُوهُ بِهَا عَالِمًا قَالُوا: فَحَدِّثْنَا عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ،

طَلَبَ شَيْئًا مِنَ الزُّهْدِ عَجَزَ عَنْهُ النَّاسُ، قَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَحَدِّثْنَا عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: ذَاكَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، إِنَّمَا أَدْرَكَ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَعِلْمَ الْآخِرِينَ، مَنْ لَكُمْ بِلُقْمَانَ الْحَكِيمِ قُلْنَا: فَحَدِّثْنَا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَعَلِمَ حَلَالَهُ وَحَرَامَهُ، وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ، ثُمَّ نَزَلَ عِنْدَهُ وَخَيَّمَ قُلْنَا: فَحَدِّثْنَا عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے''۔

لوگوں نے کہا: آپ ہمیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں جو پیچیدہ اور بند چیزوں کا علم رکھتے ہیں' وہ منافقین کے ناموں کا بھی علم رکھتے ہیں' اگر تم ان چیزوں کے بارے میں اُن سے سوال کرو گے تو تم اُنہیں ان چیزوں کا عالم پاؤ گے۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آسمان نے کسی ایسے فرد پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے کسی ایسے فرد کو اپنے اوپر نہیں اُٹھایا جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو''۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اُنہوں نے ایسا زہد اختیار کیا ہے کہ لوگ اُس سے عاجز ہیں۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ہم میں سے' یعنی اہلِ بیت میں سے ایک ہیں' اُنہوں نے پہلے والوں اور بعد والوں کا علم حاصل کر لیا ہے' وہ تمہارے لیے حکیم لقمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ اُنہوں نے قرآن کو سیکھا' اُس کے حلال اور حرام کا علم حاصل کیا' قرآن کے احکام پر عمل کیا اور پھر اُنہوں نے قرآن کے پاس پڑاؤ کر کے خیمہ لگا لیا۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت عمار

بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

خَلَطَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِيمَانَ مَا بَيْنَ قَرْنِهِ اِلَى قَدَمِهِ، وَخَلَطَ الْاِيمَانَ بِلَحْمِهِ وَدَمِهِ، يَزُولُ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ زَالَ، وَلَيْسَ يَنْبَغِي لِلنَّارِ اَنْ تَاْكُلَ مِنْهُ شَيْئًا

''اللہ تعالیٰ نے اُس کی پیشانی سے لے کر اُس کے پاؤں تک کے درمیانی حصہ میں ایمان کو بھر دیا ہے اور ایمان اُس کے گوشت اور خون کے اندر گھل مل گیا ہے' حق جس طرف بھی جاتا ہے یہ اُس کے ساتھ جاتا ہے اور آگ کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے جسم میں سے کوئی بھی چیز کھائے''۔

قَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَحَدِّثْنَا عَنْ نَفْسِكَ، قَالَ: مَهْ، نَهَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ التَّزْكِيَةِ، قَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ

{وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ}

[الضحی: 11]

لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں اپنے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رُک جاؤ! اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریفیں کرنے سے منع کیا ہے۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جہاں تک تمہارے پروردگار کی نعمت کا تعلق ہے تو اُسے بیان کرو''۔

قَالَ: كُنْتُ امْرَاً اَبْتَدِئُ فَاُعْطِي، وَاِنْ سَكَتُّ فَاُبْتَدَاُ، وَاِنَّ تَحْتَ الْجَوَانِحِ مِنِّي لَعِلْمًا جَمًّا، سَلُونِي

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا فرد تھا کہ اگر میں آغاز کرتا تھا تو نبی اکرم ﷺ میری بات کے مطابق عطا کرتے تھے اور اگر میں خاموش رہتا تھا تو نبی اکرم ﷺ بات کا آغاز کر دیتے تھے' اور میرے جسم کے اندر بہت سا علم موجود ہے' تم لوگ مجھ سے سوال پوچھ لو!

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف بیان کرنا

1886- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْاُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حاطب بیان کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: ذَكَرُوا عُثْمَانَ عِنْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ الْحُسَيْنُ: هَذَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَأْتِيكُمُ الْآنَ فَاسْأَلُوهُ عَنْهُ؟ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَسَأَلُوهُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا؟ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فِي الْمَائِدَةِ

{لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ} [المائدة: 93]

كُلَّمَا مَرَّ بِحَرْفٍ مِنَ الْآيَةِ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا. كَانَ عُثْمَانُ مِنَ الَّذِينَ اتَّقَوْا. ثُمَّ قَرَأَ اِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

{وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ}

[آل عمران: 134]

لوگوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ ابھی تمہارے پاس تشریف لا رہے ہیں' تم اُن سے ان کے بارے میں دریافت کر لینا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو لوگوں نے اُن سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو اُن پر کوئی گناہ نہیں ہوگا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بھی اس آیت کا جو بھی حرف پڑھتے تو یہی کہتے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُن لوگوں میں سے ایک ہیں جو ایمان لائے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُن لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی' اُنہوں نے اس آیت کو یہاں تک پڑھا:

''اور اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے''۔

1887- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْذَعِيُّ، فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ابْنُ بِنْتِ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قَطَنٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حاطب بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اُن افراد میں سے ایک ہیں کہ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور وہ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا

ایمان لائے' (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)۔

جنگ جمل سے واپسی کا واقعہ

1888- حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْكَوَّاءِ، وَقَيْسُ بْنُ عَبَّادٍ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ الْجَمَلِ، فَقَالَا لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هٰذَا الَّذِي سِرْتَ رَأْيًا رَأَيْتَهُ حِينَ تَفَرَّقَتِ الْأُمَّةُ وَاخْتَلَفَتِ الدَّعْوَةُ، إِنَّكَ أَحَقُّ النَّاسِ بِهٰذَا الْأَمْرِ، فَإِنْ كَانَ رَأْيًا رَأَيْتَهُ أَجَبْنَاكَ فِي رَأْيِكَ، وَإِنْ كَانَ عَهْدًا عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْتَ الْمَوْثُوقُ الْمَأْمُونُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا حَدَّثْتَ عَنْهُ: قَالَ: فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ الْقَوْمُ إِذَا تَكَلَّمُوا تَشَهَّدُوا قَالَ: فَقَالَ: أَمَا أَنْ يَكُونَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللّٰهِ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ أَخَا بَنِي تَيْمٍ

حسن بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن کواء اور قیس بن عباد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ جنگ جمل ہوجانے کے بعد کا واقعہ ہے' ان دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں اپنے اس عمل (یعنی جنگ میں حصہ لینے) کے بارے میں بتایئے کہ آپ جو یہ لڑنے کیلئے آئے تھے تو کیا یہ آپ کی اپنی ذاتی رائے تھی؟ کہ جب اُمت میں اختلاف ہوگیا اور مختلف قسم کے دعوت دینے والے سامنے آئے (تو آپ نے اپنی ذاتی رائے کے تحت یہ جنگ کی)' اور آپ اس معاملہ (یعنی خلافت) کے سب سے زیادہ حقدار ہیں' اگر یہ آپ کی اپنی ذاتی رائے تھی تو ہم آپ کی اس رائے کو قبول کریں گے اور اگر یہ کوئی ایسا عہد تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ قابلِ اعتماد اور امین ہیں' جو بھی بات آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کریں گے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمۂ شہادت پڑھا' اُس زمانہ میں لوگوں کا معمول تھا کہ بات کرنے سے پہلے کلمۂ شہادت پڑھا کرتے تھے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی عہد کی موجودگی کا تعلق ہے تو اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے' اگر میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی عہد ہوتا تو میں بنو تیم بن مرہ سے تعلق رکھنے والے فرد (یعنی حضرت ابوبکر) یا خطاب کے صاحبزادے (یعنی حضرت عمر) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر نہ بیٹھنے

بْنِ مُرَّةَ، وَلَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِهِ، وَلَوْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا يَدِي هَذِهِ، وَلَكِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ رَحْمَةٍ لَمْ يَمُتْ فُجَاءَةً، وَلَمْ يُقْتَلْ قَتْلًا، مَرِضَ لَيَالِيَ وَأَيَّامًا، وَأَيَّامًا وَلَيَالِيَ، يَأْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَيَقُولُ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ وَهُوَ يَرَى مَكَانِي. فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرْنَا فِي أَمْرِنَا، فَإِذَا الصَّلَاةُ عَضُدُ الْإِسْلَامِ وَقِوَامُ الدِّينِ فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا، فَوَلَّيْنَا الْأَمْرَ أَبَا بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ. فَأَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا الْكَلِمَةَ جَامِعَةً، وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ، وَلَا يَشْهَدُ أَحَدٌ مِنَّا عَلَى أَحَدٍ بِالشِّرْكِ، وَلَا يَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ. فَكُنْتُ وَاللهِ آخُذُ إِذَا أَعْطَانِي، وَأَغْزُو إِذَا أَغْزَانِي، وَأَضْرِبُ بِيَدِهِ هَذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَلَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ وَلَّاهَا عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ فَأَقَامَ عُمَرُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا الْكَلِمَةَ جَامِعَةً، وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ، وَلَا يَشْهَدُ أَحَدٌ مِنَّا عَلَى أَحَدٍ بِالشِّرْكِ، وَلَا يَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ. فَكُنْتُ وَاللهِ آخُذُ إِذَا

دیتا خواہ میرا ساتھ دینے والے صرف میرے اپنے ہاتھ ہوتے' لیکن تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' نبی رحمت' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال اچانک نہیں ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید نہیں کیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ عرصہ بیمار رہے تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کیلئے بلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری حیثیت سے واقف تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تو ہم نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو یہ بات سامنے آئی کہ نماز اسلام کی مضبوطی اور دین کے قائم رہنے کی بنیاد ہے' تو ہم دنیا کیلئے اُس فرد سے راضی ہوئے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کے حوالے سے راضی تھے' تو ہم نے خلافت کی ذمہ داری حضرت ابوبکر کو سونپ دی' حضرت ابوبکر نے ہمارے درمیان ایسے کلمہ کو ظاہر کیا جو جامع تھا' اُس وقت معاملہ ایک تھا' ہم میں سے کوئی دو فرد بھی اُن کے حوالے سے اختلاف نہیں رکھتے تھے' ہم میں سے کوئی ایک شخص کسی دوسرے کو شرک سے متصف نہیں کرتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے سے لاتعلقی کا اظہار کرتا تھا' جب حضرت ابوبکر نے مجھے کچھ دیا تو اللہ کی قسم! میں نے اُسے وصول کیا' جب اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں بھیجا تو میں نے اُس جنگ میں حصہ لیا' اُن کی موجودگی میں' میں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ لوگوں پر حدیں جاری کیں' جب حضرت ابوبکر کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کر دیا تو حضرت عمر نے ہمارے درمیان کلمہ کو جامع طور پر قائم کیا' اُس وقت معاملہ ایک رہا' ہم میں سے دو افراد بھی آپس میں اختلاف نہیں رکھتے تھے' ہم میں سے کوئی ایک کسی دوسرے کے بارے میں شرک کی گواہی نہیں

أَعْطَانِي، وَأَغْزُو إِذَا أَغْزَانِي، وَأَضْرِبُ بِيَدِي هَذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَلَمَّا حَضَرَتْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْوَفَاةُ، ظَنَّ أَنَّهُ لَنْ يَسْتَخْلِفَ خَلِيفَةً فَيَعْمَلَ ذَلِكَ الْخَلِيفَةُ بِخَطِيئَةٍ إِلَّا لَحِقَتْ عُمَرَ فِي قَبْرِهِ. فَأَخْرَجَ مِنْهَا وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ، وَجَعَلَهَا إِلَى سِتَّةِ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَانَ فِينَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ: هَلْ لَكُمْ أَنْ أَدَعَ لَكُمْ نَصِيبِي مِنْهَا عَلَى أَنْ أَخْتَارَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَأَخَذَ مِيثَاقَنَا عَلَى أَنْ نَسْمَعَ وَنُطِيعَ لِمَنْ وَلَّاهُ أَمْرَنَا. فَضَرَبَ بِيَدِهِ يَدَ عُثْمَانَ فَبَايَعَهُ. فَنَظَرْتُ فِي أَمْرِي، فَإِذَا طَاعَتِي قَدْ سَبَقَتْ بَيْعَتِي وَإِذَا الْمِيثَاقُ فِي عُنُقِي لِغَيْرِي. فَاتَّبَعْتُ عُثْمَانَ لِطَاعَتِهِ حَتَّى أَدَّيْتُ إِلَيْهِ حَقَّهُ رَحِمَهُ اللهُ

دیتا تھا اور نہ ہی لاتعلقی کا اظہار کرتا تھا' حضرت عمر نے جب بھی مجھے کچھ دیا' اللہ کی قسم! میں نے وصول کیا' جب اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں بھیجا تو میں نے جنگ میں حصہ لیا' اُن کے سامنے میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ لوگوں پر حد جاری کی' جب حضرت عمر کے انتقال کا وقت قریب آیا تو اُنہیں یہ گمان ہوا کہ اُنہوں نے اگر کسی متعین شخص کو خلیفہ مقرر کر دیا اور اُس خلیفہ سے کوئی غلطی ہوئی تو اُس غلطی کی سزا حضرت عمر کو اپنی قبر میں بھگتنا پڑے گی' تو اُنہوں نے خلافت کے معاملہ میں اپنی اولاد اور اپنے گھرانے کے افراد کو نکال دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چھ افراد کے سپرد کر دیا' اُن چھ افراد میں سے ایک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی تھے' اُنہوں نے یہ کہا کہ کیا آپ لوگ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ میں خلافت میں سے اپنے حصہ سے دستبردار ہو جاتا ہوں اور میں اللہ اور اُس کے رسول کیلئے کسی خلیفہ کو اختیار کروں گا' پھر اُنہوں نے ہم سے یہ پختہ عہد لیا کہ جو بھی شخص خلیفہ بنے گا ہم اُس کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گے' پھر اُنہوں نے اپنا ہاتھ حضرت عثمان کے ہاتھ پر رکھ کر اُن کی بیعت کر لی' میں نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو میری اطاعت میری بیعت سے سبقت لے جا چکی تھی اور پختہ عہد میری گردن پر تھا اور وہ عہد دوسرے فرد کے بارے میں تھا' تو میں نے حضرت عثمان کی اطاعت کی اور اُن کے حق کو ادا کیا۔

حضرت علی سے منقول ایک طویل روایت

1889- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میرا گزر کچھ شیعہ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تنقید کر رہے تھے اور اُن کی تنقیص کر رہے تھے' میں حضرت علی بن ابوطالب

الْفِلَسْطِينِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِنَ الشِّيعَةِ يَتَنَاوَلُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَيَنْتَقِصُونَهُمَا. فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِكَ يَذْكُرُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ بِغَيْرِ الَّذِي هُمَا فِيهِ مِنَ الْأُمَّةِ أَهْلًا. وَلَوْلَا أَنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّكَ تُضْمِرُ لَهُمَا مِثْلَ مَا أَعْلَنُوا مَا اجْتَرَؤُوا عَلَى ذَلِكَ. قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَعُوذُ بِاللهِ، أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أُضْمِرَ لَهُمَا إِلَّا الَّذِي أَتَمَنَّى عَلَيْهِ الْمُضِيَّ. لَعَنَ اللهُ مَنْ أَضْمَرَ لَهُمَا إِلَّا الْحَسَنَ الْجَمِيلَ. أَخَوَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَاهُ وَوَزِيرَاهُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا ثُمَّ قَامَ دامِعَ الْعَيْنِ يَبْكِي قَابِضًا عَلَى يَدِي حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَجَلَسَ عَلَيْهِ مُتَمَكِّنًا قَابِضًا عَلَى لِحْيَتِهِ يَنْظُرُ فِيهَا وَهِيَ بَيْضَاءُ، حَتَّى اجْتَمَعَ لَهُ النَّاسُ ثُمَّ قَامَ فَتَشَهَّدَ بِخُطْبَةٍ مُوجَزَةٍ بَلِيغَةٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ سَيِّدَيْ قُرَيْشٍ وَأَبَوَيِ الْمُسْلِمِينَ بِمَا أَنَا عَنْهُ مُتَنَزِّهٌ، وَعَمَّا قَالُوا بَرِيءٌ، وَعَلَى

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا‘ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میرا گزر آپ کے کچھ ساتھیوں کے پاس سے ہوا‘ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر ایسے انداز میں کر رہے تھے کہ اُمت کی طرف سے اُس طرح کا ذکر مناسب نہیں ہے‘ یہ لوگ یہ گمان رکھتے ہیں کہ آپ بھی دل میں وہی جذبات رکھتے ہیں جو وہ لوگ اعلانیہ طور پر ظاہر کر رہے تھے اور اگر اُن لوگوں کا یہ گمان نہ ہوتا تو اُنہیں ایسا کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! اس بات سے کہ میں ان دونوں صاحبان کیلئے پوشیدہ طور پر کوئی جذبات رکھتا ہوں‘ البتہ اُس چیز کا معاملہ مختلف ہے جو گزرے وقت میں میری خواہش تھی‘ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے جو ان دونوں کے بارے میں پوشیدہ جذبات رکھتا ہو‘ البتہ اچھی تعریف کا معاملہ مختلف ہے‘ یہ دونوں صاحبان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر تھے‘ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان دونوں پر نازل ہو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے‘ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے‘ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور میرے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے‘ پھر وہ منبر پر چڑھے اور منبر پر تشریف فرما ہو گئے‘ انہوں نے اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں لے لی اور اُس کا جائزہ لینے لگے جو سفید ہو چکی تھی یہاں تک کہ جب لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے اکٹھے ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے‘ آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ کے آغاز میں مختصر اور بلیغ شہادت کے کلمات پڑھے‘ پھر فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ قریش کے دو سرداروں اور مسلمانوں کے دو باپوں کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہیں جس سے میں

مَا قَالُوا مُعَاقِبٌ، اَمَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ، لَا يُحِبُّهُمَا اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَلَا يُبْغِضُهُمَا اِلَّا فَاجِرٌ رَدِيٌّ، صَحِبَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ، يَأْمُرَانِ وَيَنْهَيَانِ وَيَقْضِيَانِ وَيُعَاقِبَانِ، فَمَا يُجَاوِزَانِ فِيمَا يَصْنَعَانِ رَأْيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى مِثْلَ رَأْيِهِمَا رَأْيًا، وَلَا يُحِبُّ كَحُبِّهِمَا اَحَدًا، مَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمَا رَاضٍ، وَالْمُؤْمِنُونَ عَنْهُمَا رَاضُونَ، آمِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ عَلَى صَلَاةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَصَلَّى بِهِمْ تِسْعَةَ اَيَّامٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاخْتَارَ لَهُ مَا عِنْدَهُ، وَوَلَّاهُ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَفَوَّضُوا الزَّكَاةَ اِلَيْهِ، لِاَنَّهُمَا مَقْرُونَتَانِ، ثُمَّ اَعْطَوْهُ الْبَيْعَةَ طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ، اَنَا اَوَّلُ مَنْ سَنَّ لَهُ ذَلِكَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ لِذَلِكَ كَارِهٌ، يَوَدُّ اَحَدًا مِنَّا كَفَاهُ ذَلِكَ، وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ مَنْ بَقِيَ، وَاَرْاَفَهُ رَاْفَةً وَاَثْبَتَهُ وَرَعًا وَاَقْدَمَهُ سِنًّا وَاِسْلَامًا، شَبَّهَهُ رَسُولُ

لاتعلق ہوں اور جو کچھ بھی وہ کہتے ہیں اُس سے بری الذمہ ہوں' بلکہ جو وہ کہتے ہیں اُس پر میں اُنہیں سزا دوں گا' اُس ذات کی قسم جس نے دانہ کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے! ان دونوں حضرات کے ساتھ کوئی پرہیزگار مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی خراب فاجر ہی ان دونوں سے بغض رکھے گا' یہ دونوں سچائی اور وفا کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے' ان دونوں نے حکم بھی دیئے' لوگوں کو منع بھی کیا' فیصلے بھی دیئے' سزائیں بھی دیں لیکن انہوں نے جو کچھ بھی کیا اُس میں کہیں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے تجاوز نہیں کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وہی رائے ہوتی تھی جو ان دونوں حضرات کی رائے ہوتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ان دونوں حضرات سے محبت رکھتے تھے اس طرح کسی اور سے محبت نہیں رکھتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں حضرات سے راضی تھے اور اہلِ ایمان بھی ان حضرات سے راضی تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو اہلِ ایمان کی نماز کا امین مقرر کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں حضرت ابوبکر نے نو دن لوگوں کو نمازیں پڑھائیں' جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو قبض کر لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اپنے پاس موجود (آخرت کی نعمتوں) کو اختیار کیا تو اہلِ ایمان نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ منتخب کیا اور زکوٰۃ اُنہیں ادا کرنے لگے کیونکہ یہ دونوں چیزیں ملی ہوئی ہیں' لوگوں نے اُن کی بیعت' فرمانبرداری کے ساتھ کی تھی' زبردستی نہیں کی تھی' بنوعبدالمطلب میں سے سب سے پہلے میں نے اُن کی بیعت کی تھی' وہ حکومت کو پسند نہیں کرتے تھے' اُن کی یہ خواہش تھی کہ ہم میں سے کوئی اور یہ منصب سنبھال لے حالانکہ باقی رہ جانے والوں میں وہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيكَائِيلَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً، وَبِإِبْرَاهِيمَ عَفْوًا وَوَقَارًا. فَسَارَ فِينَا بِسِيرَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَضَى عَلَى أَجَلِهِ ذَلِكَ. ثُمَّ وَلَّى الْأَمْرَ بَعْدَهُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ، وَاسْتَأْمَرَ الْمُسْلِمِينَ فِي هَذَا، فَمِنْهُمْ مَنْ رَضِيَ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ، وَكُنْتُ فِيمَنْ رَضِيَ، فَلَمْ يُفَارِقِ الدُّنْيَا حَتَّى رَضِيَهُ مَنْ كَانَ كَرِهَهُ، فَأَقَامَ الْأَمْرَ عَلَى مِنْهَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِهِ، يَتْبَعُ آثَارَهُمَا كَاتِّبَاعِ الْفَصِيلِ أَثَرَ أُمِّهِ. فَكَانَ وَاللهِ رَفِيقًا رَحِيمًا بِالضُّعَفَاءِ، وَلِلْمُؤْمِنِينَ عَوْنًا، وَنَاصِرًا لِلْمَظْلُومِينَ عَلَى الظَّالِمِينَ، لَا تَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ. ثُمَّ ضَرَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِهِ، وَجَعَلَ الصِّدْقَ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى كُنَّا نَظُنُّ أَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ. فَأَعَزَّ اللهُ بِإِسْلَامِهِ الْإِسْلَامَ، وَجَعَلَ هِجْرَتَهُ لِلدِّينِ قِوَامًا، وَأَلْقَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي قُلُوبِ الْمُنَافِقِينَ الرَّهْبَةَ، وَفِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ الْمَحَبَّةَ، شَبَّهَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَظًّا غَلِيظًا عَلَى الْأَعْدَاءِ وَبِنُوحٍ حَنِقًا مُغْتَاظًا عَلَى الْكُفَّارِ،

سب سے بہتر تھے' سب سے زیادہ مہربان تھے' سب سے زیادہ پرہیز گار تھے' عمر میں بڑے تھے' اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سب سے پہلے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی مہربانی اور رحمت کے حوالے سے اُنہیں حضرت میکائیل علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا اور اُن کے درگزر اور وقار کے حوالے سے اُنہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا' اُنہوں نے ہمارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ کار کے مطابق رویہ رکھا یہاں تک کہ اُن کا آخری وقت آ گیا تو وہ دنیا سے رخصت ہو گئے' پھر اُن کے بعد حضرت عمر خلیفہ بنے' اُنہیں مسلمانوں کا امیر مقرر کیا گیا تھا تو مسلمانوں میں سے کچھ اس فیصلہ سے راضی تھے اور کچھ کو یہ فیصلہ پسند نہیں آیا' میں اُن افراد میں سے تھا جو اس فیصلہ سے راضی تھے' تو حضرت عمر کے دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے ہی وہ شخص بھی اُن سے راضی ہو گیا جو اُنہیں ناپسند کرتا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی (حضرت ابوبکر) کے طریقۂ کار کے مطابق حکومت کو چلایا' حضرت عمر اُن دونوں کے نقشِ قدم پر یوں چلتے رہے جس طرح (اونٹ کا) دودھ پیتا بچہ اپنی ماں کے نقشِ قدم پر چلتا ہے' اللہ کی قسم! وہ کمزور پر مہربان اور رحم کرنے والے تھے' اہلِ ایمان کے مددگار تھے' ظالموں کے خلاف مظلوموں کے مددگار تھے' اللہ تعالیٰ کے خلاف کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے اُن کی زبان پر حق کو مقرر کر دیا تھا اور سچائی کو اُن کا حصہ بنا دیا تھا یہاں تک کہ ہم یہ گمان کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ اُن کی زبان پر کلام کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اُن کے اسلام قبول کرنے کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کیا' اُن کی ہجرت کو دین کی مضبوطی کا باعث

الضَّرَّاءُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ آثَرُ عِنْدَهُ مِنَ السَّرَّاءِ عَلَى مَعْصِيَةِ اللهِ. فَمَنْ لَكُمْ بِمِثْلِهِمَا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَرَزَقَنَا الْمُضِيَّ عَلَى أَثَرِهِمَا. فَمَنْ لَكُمْ بِمِثْلِهِمَا؟ فَإِنَّ لَا يُبْلَغُ مَبْلَغُهُمَا إِلَّا بِاتِّبَاعِ أَثَرِهِمَا وَالْحُبِّ لَهُمَا. فَمَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُمَا. وَمَنْ لَمْ يُحِبَّهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ. وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ فِي أَمْرِهِمَا لَعَاقَبْتُ عَلَى هَذَا أَشَدَّ الْعُقُوبَةِ؛ وَلَكِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أُعَاقِبَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ. أَلَا فَمَنْ أُتِيتُ بِهِ يَقُولُ هَذَا بَعْدَ الْيَوْمِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي. أَلَا وَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. ثُمَّ اللهُ أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ أَيْنَ هُوَ. أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَيَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ

بنایا' منافقین کے دلوں میں اُن کا رعب ڈال دیا' اہلِ ایمان کے دلوں میں اُن کی محبت ڈال دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنوں کے خلاف سختی اور شدت کے حوالے سے اُنہیں حضرت جبریل علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا اور کفار کے بارے میں مزاج کی تیزی اور غیظ وغضب کے حوالے سے اُنہیں حضرت نوح علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا' اللہ تعالیٰ کی معصیت کا مرتکب ہوکر خوشحال رہنے کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے تنگی کا شکار رہنا اُن کے نزدیک قابلِ ترجیح تھا' تم میں سے کون ان دونوں حضرات کی مانند ہے! پھر ہمیں یہ چیز نصیب ہوئی کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چلیں' تم میں سے کون ان کی مانند ہوسکتا ہے! کیونکہ ان کے مقام تک وہی شخص پہنچ سکتا ہے جو ان کے نقشِ قدم کی پیروی کرے اور ان سے محبت رکھتا ہو' جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت رکھے گا اور جو شخص ان دونوں سے محبت نہیں رکھتا وہ درحقیقت مجھ سے بھی بغض رکھتا ہے اور میں ایسے شخص سے لاتعلق ہوں' اگر میں نے ان دونوں حضرات کے حوالے سے پہلے خبردار کیا ہوتا تو میں اس حوالے سے شدید ترین سزا دیتا لیکن میرے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی ایسے معاملہ پر سزا دوں جس کے بارے میں پہلے سے خبردار نہ کیا گیا ہو' خبردار! آج کے دن کے بعد میرے پاس جو ایسا شخص لایا گیا جس نے اس طرح کی کوئی بات کی ہوگی تو اُس شخص کو وہ سزا دی جائے گی جو جھوٹا الزام لگانے والے کو دی جاتی ہے' خبردار! اس اُمت میں اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں اور پھر اللہ بہتر جانتا ہے کہ سب سے بہتر کون ہے' میں نے یہ بات کہہ دی ہے' اللہ تعالیٰ میری اور تم لوگوں کی مغفرت کرے۔

1890- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ حُجْرٍ السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الدَّارِمِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِقَوْمٍ مِنَ الشِّيعَةِ، وَذَكَرَ نَحْوًا مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي قَبْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں:

میرا گزر کچھ شیعہ حضرات کے پاس سے ہوا..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق روایت شروع سے لے کر آخر تک ذکر کی ہے۔

1891- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ

ابو محمد عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے (جو آگے آ رہی ہے)۔

1892- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ وَيُعْرَفُ بِابْنِ زَاجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبکر عبداللہ بن محمد واسطی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت اُسید بن صفوان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے (وہ حدیث آگے آ رہی ہے)۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف

1893- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت اُسید بن صفوان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ صَفْوَانَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسُجِّيَ عَلَيْهِ ارْتَجَّتِ الْمَدِينَةُ بِالْبُكَاءِ كَيَوْمِ قُبِضَ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَاكِيًا مُسْتَرْجِعًا مُسْرِعًا وَهُوَ يَقُولُ: الْيَوْمَ انْقَطَعَتْ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ أَبُو بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُسَجًّى، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ كُنْتَ إِلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنِيسَهُ وَمُسْتَرَاحَهُ وَثِقَتَهُ وَمَوْضِعَ سِرِّهِ وَمُشَاوَرَتِهِ، وَكُنْتَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلَامًا، وَأَخْلَصَهُمْ إِيمَانًا، وَأَشَدَّهُمْ يَقِينًا، وَأَخْوَفَهُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَعْظَمَهُمْ غَنَاءً فِي دِينِ اللهِ، وَأَحْوَطَهُمْ عَلَى رَسُولِهِ، وَأَحْدَبَهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَأَمَنَّهُمْ عَلَى أَصْحَابِهِ، أَحْسَنَهُمْ صُحْبَةً، وَأَكْثَرَهُمْ مَنَاقِبَ، وَأَفْضَلَهُمْ سَوَابِقَ، وَأَرْفَعَهُمْ دَرَجَةً، وَأَقْرَبَهُمْ وَسِيلَةً، وَأَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَسَمْتًا وَرَحْمَةً وَفَضْلًا، أَشْرَفَهُمْ مَنْزِلَةً،

صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابوبکر کا انتقال ہوا اور اُن کی میت کو ڈھانپ دیا گیا تو مدینہ منورہ میں آہ و بکا گونجنے لگی جو اُسی دن کی طرح تھی جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے' انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے تیزی سے آئے' وہ فرما رہے تھے: آج نبوت کی خلافت ختم ہوگئی! وہ اُس گھر کے دروازہ پر آکر ٹھہر گئے جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی میت موجود تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ڈھانپ دیا گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُلفت والے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنسیت رکھنے والے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راحت پہنچانے والے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قابلِ اعتماد' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رازدار اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشیر خاص تھے۔ (اے ابوبکر!) آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور ایمان کے حوالے سے سب سے زیادہ خالص' یقین کے اعتبار سے سب سے زیادہ پُریقین' اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے' اللہ کے دین کے معاملہ میں سب سے زیادہ بے نیاز' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ محافظ' اسلام کے سب سے زیادہ خیرخواہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے سب سے زیادہ محافظ اور اُن لوگوں کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرنے والے' اُن میں سب سے زیادہ مناقب والے' سبقت والی چیزوں میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے' درجہ میں سب سے زیادہ بلند' وسیلہ میں سب سے زیادہ قریب اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طور طریقوں میں اور رحمت اور فضیلت کے حوالے سے لوگوں میں سب سے زیادہ نبی

وَأَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ وَأَوْثَقَهُمْ عِنْدَهُ، فَجَزَاكَ اللَّهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَعَنْ رَسُولِهِ خَيْرًا، كُنْتَ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ، صَدَّقْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَذَّبَهُ النَّاسُ، فَسَمَّاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي تَنْزِيلِهِ صِدِّيقًا، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ

اکرم ﷺ کے ساتھ مشابہت رکھنے والے تھے' قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے زیادہ معزز تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت دار اور سب سے زیادہ قابلِ اعتماد تھے' اللہ تعالیٰ اسلام اور اپنے رسول کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آپ کی حیثیت سماعت اور بصارت کی طرح تھی' آپ نے اُس وقت نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی جب لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کا نام "صدیق" رکھا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:

{وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ} [الزمر: 33] مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
{وَصَدَّقَ بِهِ} [الزمر: 33] أَبُو بَكْرٍ،

"اور وہ جو سچائی کو لے کر آیا"۔ اس سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔

"اور جس نے اُس کی تصدیق کی"۔ اس سے مراد حضرت ابوبکر ہیں۔

وَاسَيْتَهُ حِينَ بَخِلُوا، وَأَقَمْتَ مَعَهُ عِنْدَ الْمَكَارِهِ حِينَ عَنْهُ قَعَدُوا، وَصَحِبْتَهُ فِي الشِّدَّةِ أَكْرَمَ الصُّحْبَةِ، وَصَاحِبُهُ فِي الْغَارِ وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَرَفِيقُهُ فِي الْهِجْرَةِ، وَخِلْفَتُهُ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأُمَّتِهِ أَحْسَنَ الْخِلَافَةِ، حِينَ ارْتَدَّ النَّاسُ فَقُمْتَ بِالْأَمْرِ مَا لَمْ يَقُمْ بِهِ خَلِيفَةُ نَبِيٍّ، فَنَهَضْتَ حِينَ وَهَنَ أَصْحَابُكَ، وَبَرَزْتَ حِينَ اسْتَكَانُوا، وَقَوِيتَ حِينَ ضَعُفُوا، وَلَزِمْتَ مِنْهَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جب لوگوں نے بخل سے کام لیا تو آپ نے اپنے مال کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دیا' ناپسندیدہ صورتِ حال میں جب لوگ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر بیٹھ گئے تھے' آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑے رہے' شدت میں آپ نے نبی اکرم ﷺ کا بھرپور طریقہ سے ساتھ دیا' غار میں آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھی ہیں' نبی اکرم ﷺ کو سکون فراہم کرنے والے ہیں' ہجرت میں نبی اکرم ﷺ کے سفر کے ساتھی ہیں اور اللہ کے دین اور نبی اکرم ﷺ کی اُمت کے معاملہ میں آپ نبی اکرم ﷺ کے خلیفہ ہیں۔ جب لوگ مرتد ہو گئے تو آپ نے خلافت کے اُمور کو احسن طریقہ سے انجام دیا اور آپ نے اس معاملہ کو اُسی طرح سرانجام دیا

وَسَلَّمَ فَكُنْتَ خَلِيفَتَهُ حَقًّا. لَمْ تُنَازَعْ وَلَمْ تُضَلَّعْ بِرَغْمِ الْمُنَافِقِينَ وَكَبْتِ الْكَافِرِينَ وَكُرْهِ الْحَاسِدِينَ وَفِسْقِ الْفَاسِقِينَ وَغَيْظِ الْبَاغِينَ. وَقُمْتَ بِالْأَمْرِ حِينَ فَشِلُوا، وَنَطَقْتَ إِذْ تَتَعْتَعُوا. وَمَضَيْتَ بِنُورٍ إِذْ وَقَفُوا. اتَّبَعُوكَ فَهُدُوا مَا كُنْتَ أَخْفَضَهُمْ صَوْتًا وَأَعْلَاهُمْ فَوْقًا وَأَقَلَّهُمْ كَلَامًا وَأَصْوَبَهُمْ مَنْطِقًا. وَأَطْوَلَهُمْ صَمْتًا. وَأَبْلَغَهُمْ قَوْلًا. وَأَكْثَرَهُمْ رَأْيًا. وَأَشْجَعَهُمْ نَفْسًا وَأَعْرَفَهُمْ بِالْأُمُورِ. وَأَشْرَفَهُمْ عَمَلًا. كُنْتَ وَاللهِ لِلدِّينِ يَعْسُوبًا. أَوَّلًا حِينَ نَفَرَ عَنْهُ النَّاسُ. وَآخِرًا حِينَ فُتِنُوا. كُنْتَ وَاللهِ لِلْمُؤْمِنِينَ أَبًا رَحِيمًا حِينَ صَارُوا عَلَيْكَ عِيَالًا. حَمَلْتَ أَثْقَالَ مَا ضَعُفُوا. وَرَعَيْتَ مَا أَهْمَلُوا. وَحَفِظْتَ مَا أَضَاعُوا. تَعْلَمُ مَا جَهِلُوا. وَشَمَّرْتَ إِذْ خَنَعُوا. وَعَلَوْتَ إِذْ هَلَعُوا. وَصَبَرْتَ إِذْ جَزِعُوا. وَأَدْرَكْتَ آثَارَ مَا طَلَبُوا. وَرَاجَعُوا رُشْدَهُمْ بِرَأْيِكَ فَظَفِرُوا. وَنَالُوا مَا لَمْ يَحْتَسِبُوا. كُنْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ عَذَابًا صَبًّا. وَلِلْمُؤْمِنِينَ رَحْمَةً وَأُنْسًا وَحِصْنًا. فَطِرْتَ بِعَنَانِهَا وَفُزْتَ بِحِبَائِهَا وَذَهَبْتَ بِفَضَائِلِهَا. وَلَمْ يَزِغْ قَلْبُكَ وَلَمْ يَجْبُنْ.

جس طرح کسی نبی کا خلیفہ ایسا کر سکتا تھا' جب آپ کے ساتھی کمزور ہو رہے تھے تو آپ ڈٹ گئے' جب وہ چھپ رہے تھے تو آپ نمایاں ہوئے' جب وہ کمزوری کا مظاہرہ کر رہے تھے تو آپ نے طاقت کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کار کو لازم پکڑا' آپ صحیح خلیفہ تھے' نہ آپ کے خلاف کوئی تنازعہ کیا گیا اور نہ ہی آپ کو پرے کرنے کی کوشش کی گئی' اگرچہ منافقین کو یہ بات کتنی ہی بُری لگے اور کافروں کو یہ کتنی ہی ناگوار ہو اور حاسدوں کیلئے کتنی ہی ناپسندیدہ ہو اور فاسقوں کیلئے کتنی ہی بُری ہو اور باغیوں کیلئے کتنی ہی غصہ کا باعث ہو۔ جب لوگ کمزور تھے تو آپ نے معاملہ کو قائم کیا' جب لوگ بولنے میں رکاوٹ محسوس کرتے تھے تو آپ گویا ہوئے' جب لوگ ٹھہر گئے تھے تو آپ نور کو لے کر چلے۔ لوگوں نے آپ کی پیروی کی تو اُنہوں نے ہدایت حاصل کر لی' آپ کی آواز سب سے پست ہوتی تھی اور مرتبہ سب سے بلند تھا' کلام سب سے کم ہوتا تھا اور گفتگو سب سے درست ہوتی تھی' خاموشی سب سے زیادہ ہوتی تھی اور گفتگو سب سے بلیغ ہوتی تھی' رائے سب سے بہترین ہوتی تھی۔ آپ سب سے بہادر تھے' معاملات کو سب سے زیادہ پہچاننے والے تھے' عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ معزز تھے۔ اللہ کی قسم! آپ دین کیلئے رہنما کی حیثیت رکھتے تھے' آغاز میں اُس وقت جب لوگ دین سے دور تھے اور آخر میں اُس وقت جب لوگ آزمائش کا شکار ہوئے تھے۔ اللہ کی قسم! آپ مؤمنوں کیلئے مہربان باپ کی حیثیت رکھتے تھے' جب وہ آپ کے عیال بن گئے تھے' اُن میں سے جو لوگ کمزور تھے اُن کے بوجھ کو آپ نے اُٹھایا' اُن میں سے جو لوگ پریشان حال تھے آپ نے اُن کی خبر گیری کی' جو لوگ ضائع ہو رہے

كُنْتَ وَاللهِ كَالْجَبَلِ لَا تُحَرِّكُهُ الْعَوَاصِفُ وَلَا تُزِيلُهُ الْقَوَاصِفُ، كُنْتَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَنُّ النَّاسِ عِنْدَهُ فِي صُحْبَتِهِ وَكَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ضَعِيفًا فِي بَدَنِكَ، قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللهِ، مُتَوَاضِعًا فِي نَفْسِكَ، عَظِيمًا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، جَلِيلًا فِي أَعْيُنِ النَّاسِ، كَبِيرًا فِي أَنْفُسِهِمْ

لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ فِيكَ مَغْمَزٌ، وَلَا لِقَائِلٍ فِيكَ مَهْمَزٌ، وَلَا لِأَحَدٍ فِيكَ مَطْمَعٌ، وَلَا لِمَخْلُوقٍ عِنْدَكَ هَوَادَةٌ، الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ عِنْدَكَ قَوِيٌّ حَتَّى تَأْخُذَ لَهُ بِحَقِّهِ، الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ عِنْدَكَ ضَعِيفٌ ذَلِيلٌ حَتَّى

تھے آپ نے اُن کی حفاظت کی' جو لوگ ناواقف تھے اُن کو تعلیم دی۔ جب اُنہوں نے گریہ وزاری کی تو آپ نے صبر سے کام لیا' وہ جو کچھ طلب کرتے تھے اُس کے آثار تک آپ پہنچ گئے تو وہ اپنی رہنمائی کی طرف آپ کی رائے کی بنیاد پر واپس آ گئے اور آپ کی مدد سے وہ وہاں تک پہنچ گئے جہاں کا اُنہیں گمان بھی نہیں تھا۔ آپ کافروں کیلئے بہتا ہوا عذاب تھے اور مؤمنوں کیلئے رحمت' اُنسیت اور حفاظت کی جگہ تھے۔ آپ نے اُس کی عباء کو تیار کیا اور اُس کی کامیابی سے سرفراز ہوئے' آپ نے تمام فضائل حاصل کر لیے' آپ کا دل ٹیڑھا نہیں ہوا اور بزدل نہیں ہوا۔ اللہ کی قسم! آپ ایک ایسے پہاڑ کی مانند تھے جسے تیز ہوائیں حرکت نہیں دے سکتی تھیں اور آندھیاں اُسے اپنی جگہ سے ہٹا نہیں سکتی تھیں' آپ ویسے ہی تھے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔ لوگوں میں سے سب سے زیادہ اچھا سلوک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے کیا اور ویسے ہی تھے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم جسمانی طور پر کمزور ہو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں طاقتور ہو' اپنی ذات کے حوالے سے تواضع رکھتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظیم ہو' لوگوں کی آنکھوں میں جلیل القدر اور اُن کے دلوں میں بڑی حیثیت کے مالک ہو''۔

کسی بھی شخص کو آپ پر کوئی اعتراض نہیں تھا' کسی کہنے والے کو آپ سے کوئی اُلجھن نہیں تھی اور کسی شخص کو آپ کی ذات کے حوالے سے کوئی لالچ نہیں تھا اور مخلوق کیلئے آپ کے پاس کوئی نرمی نہیں تھی' کمزور اور کم حیثیت کا شخص آپ کے نزدیک قوی ہوتا تھا یہاں تک کہ آپ اُس کا حق حاصل کر لیتے تھے اور طاقتور اور غالب شخص آپ

تَأْخُذَ مِنْهُ الْحَقَّ. الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ فِي ذَٰلِكَ عِنْدَكَ سَوَاءٌ. أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْكُمْ أَطْوَعُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَتْقَاهُمْ لَهُ. شَأْنُكَ الْحَقُّ وَالصِّدْقُ وَالرِّفْقُ. قَوْلُكَ حُكْمٌ وَحَتْمٌ. أَمْرُكَ حِلْمٌ وَحَزْمٌ. وَرَأْيُكَ عِلْمٌ وَعَزْمٌ. فَأَقْلَعْتَ وَقَدْ نُهِجَ السَّبِيلُ، وَسَهُلَ الْعَسِيرُ، وَأُطْفِئَتِ النِّيرَانُ، وَاعْتَدَلَ بِكَ الدِّينُ، وَقَوِيَ الْإِيمَانُ، وَثَبَتَ الْإِسْلَامُ وَالْمُسْلِمُونَ، وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ، فَجَلَيْتَ عَنْهُمْ فَأَبْصَرُوا، فَسَبَقْتَ وَاللَّهِ سَبْقًا بَعِيدًا، وَأَتْعَبْتَ مَنْ بَعْدَكَ إِتْعَابًا شَدِيدًا، وَفُزْتَ بِالْخَيْرِ فَوْزًا مُبِينًا، فَجُلِلْتَ عَنِ الْبُكَاءِ، وَعَظُمَتْ رَزِيَّتُكَ فِي السَّمَاءِ، وَهَدَّتْ مُصِيبَتُكَ الْأَنَامَ، فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، رَضِينَا عَنِ اللَّهِ قَضَاهُ، وَسَلَّمْنَا لَهُ أَمْرَهُ، وَاللَّهِ لَنْ يُصَابَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِكَ أَبَدًا، كُنْتَ لِلدِّينِ عِزًّا وَحِرْزًا وَكَهْفًا، وَلِلْمُؤْمِنِينَ فِئَةً وَحِصْنًا، وَعَلَى الْمُنَافِقِينَ غِلْظَةً وَكَظًّا وَغَيْظًا، فَأَلْحَقَكَ اللَّهُ بِنَبِيِّكَ وَلَا حَرَمَنَا أَجْرَكَ وَلَا أَضَلَّنَا بَعْدَكَ، فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. وَسَكَتَ النَّاسُ حَتَّى

کے نزدیک کمزور اور ذلیل ہوتا تھا جب تک آپ اُس سے حق وصول نہیں کر لیتے تھے‘ اس بارے میں قریب اور دور کے سب لوگ برابر کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب شخص وہ تھا جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فرمانبردار اور اُس سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو۔ آپ کا معاملہ حق‘ سچائی اور مہربانی کا تھا‘ آپ کی بات قولِ فیصل ہوتی تھی‘ آپ کا حکم بردباری اور یقینی ہوتا تھا‘ آپ کی رائے علم والی اور عزم والی ہوتی تھی۔ آپ دنیا سے ایسے عالم میں رخصت ہوئے کہ آپ نے راستہ کو واضح کر دیا‘ مشکل کو آسان کر دیا‘ جلی ہوئی آگ کو بجھا دیا۔ آپ کے ذریعہ دین درست ہو گیا‘ ایمان قوی ہوا‘ اسلام ثابت ہوا اور مسلمان بھی مضبوط ہوئے‘ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہوا‘ اگرچہ کافروں کو یہ بات ناگوار گزرتی ہو۔ اللہ کی قسم! آپ بہت آگے نکل گئے اور آپ نے اپنے بعد والوں کو انتہائی مشکل کا شکار کر دیا‘ بھلائی کے حوالے سے آپ نے واضح کامیابی حاصل کی۔ آپ اس سے جلیل القدر ہیں کہ آپ پر رویا جائے اور آپ نے آسمان میں اپنا سامانِ سفر زیادہ کر لیا‘ آپ کے انتقال پر مخلوق روئے گی‘ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں‘ بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے فیصلہ سے راضی ہیں اور معاملہ کو اُس کے سپرد کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کے بعد مسلمانوں کو آپ کے انتقال جیسی کوئی مصیبت کبھی لاحق نہیں ہو گی‘ آپ دین کیلئے غلبہ‘ بچاؤ اور پناہ گاہ کی حیثیت رکھتے تھے اور اہلِ ایمان کیلئے مضبوطی اور طاقت کی حیثیت رکھتے تھے‘ منافقین کیلئے شدت‘ غصہ اور غیظ و غضب کی حیثیت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے نبی کے ساتھ ملا دیا ہے اور آپ کے اجر سے وہ ہمیں

انْقَضَى كَلَامُهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ بَكَوْا حَتَّى عَلَتْ أَصْوَاتُهُمْ، فَقَالُوا: صَدَقْتَ يَا خَتَنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محروم نہیں رکھے گا اور آپ کے بعد ہمیں گمراہی کا شکار نہیں ہونے دے گا' بے شک ہم اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گفتگو ختم نہیں ہوئی اُس وقت تک لوگ خاموش رہے۔ پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ اُن کی آوازیں بلند ہوئیں اور لوگوں نے یہ کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد! آپ نے سچ کہا ہے۔

امام آجری کے اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ مَنَاقِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَعُثْمَانُ مَعَهُمَا لَمَقْتُولٌ ظُلْمًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَظِيمِ قَدْرِهِمْ عِنْدَهُ مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا مَا فِيهِ مَبْلَغٌ لِمَنْ عَقَلَ فَمَيَّزَ جَمِيعَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، فَمَنْ أَرَادَ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ خَيْرًا فَمَيَّزَ ذَلِكَ عَلِمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47]

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ وہ مناقب ذکر کیے ہیں جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہیں' ان دونوں حضرات کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہیں جنہیں ظلم کے طور پر شہید کیا گیا' ان حضرات کی قدر و منزلت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک عظیم تھی' جیسا کہ اُن روایات سے ثابت ہوتا ہے جو ہم تک پہنچی ہیں۔ اور یہ اُس شخص کیلئے کافی ہیں جو عقل رکھتا ہو اور اُن تمام روایات کا بغور جائزہ لے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے گا وہ ان کی تحقیق کر لے گا اور یہ بات جان لے گا کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم یہ ویسے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم اُن کے سینوں سے کدورت کو الگ کر دیں گے اور وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے سامنے پلنگوں پر بیٹھے ہوئے ہوں گے''۔

وَعَلِمَ اَنَّ هٰؤُلَاءِ الصَّفْوَةَ مِنْ صَحَابَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

{وَالسَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ}

[التوبة: 100]

وَكَذٰلِكَ جَمِيعُ صَحَابَتِهِ ضَمِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يُخْزِيَهُ فِيهِمْ وَاَنَّهُ يُتِمُّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُورَهُمْ وَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيَرْحَمُهُمْ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

{يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ}

[التحريم: 8]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

{مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ

وہ شخص یہ بات بھی جان لے گا کہ یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے برگزیدہ لوگ ہیں' وہ صحابہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے' ابتداء میں سبقت لے جانے والے لوگ اور وہ لوگ جنہوں نے احسان کے ہمراہ ان کی پیروی کی' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے' اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ اُن جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ضمانت دی ہے کہ وہ اُنہیں رسوائی کا شکار نہیں کرے گا اور قیامت کے دن اُن کے نور کو مکمل کر دے گا اور اُن کی مغفرت کرے گا اور اُن پر رحم کرے گا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ دن جس میں' اللہ تعالیٰ نبی کو اور اُس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوائی کا شکار نہیں کرے گا' اُن کا نور اُن کے آگے اور اُن کے پیچھے دوڑ رہا ہو گا' وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تُو ہمارے لیے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہماری مغفرت کر دے' بے شک تُو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے خلاف سخت ہیں اور آپس میں رحمدل ہیں' تم اُنہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں دیکھو گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رضامندی

وَرِضْوَانًا، سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ، ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ، وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا } [الفتح: 29]

تلاش کر رہے ہوں گے' اُن کی مخصوص نشانی چہروں پر سجدوں کے نشان ہیں' اُن کی صفات تورات میں بھی ذکر ہوئی ہیں اور انجیل میں بھی ذکر ہوئی ہیں' یہ لوگ کھیت کی طرح ہیں جو شروع میں ایک باریک سی کونپل نکالتا ہے' پھر وہ کونپل طاقتور اور مضبوط ہو جاتی ہے' پھر وہ موٹی اور دبیز ہو جاتی ہے اور پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اور کاشتکار کو وہ اچھی لگنے لگتی ہے' اس کی وجہ یہ ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ان (صحابہ کرام) کے ذریعہ کافروں کے دل جلائے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے' اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِمَّنْ فِي قَلْبِهِ غَيْظٌ لِأَحَدٍ مِنْ هَؤُلَاءِ أَوْ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ لِأَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِهِ، بَلْ نَرْجُوا بِمَحَبَّتِنَا لِجَمِيعِهِمُ الرَّحْمَةَ وَالْمَغْفِرَةَ مِنَ اللَّهِ الْكَرِيمِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہر شخص سے کہ جس کے دل میں ان حضرات میں سے کسی ایک کیلئے' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے کسی ایک کیلئے غصہ موجود ہو' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے کسی ایک کیلئے غصہ موجود ہو' بلکہ ہم ان سب کی محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے رحمت اور مغفرت کی اُمید رکھتے ہیں' اگر اللہ نے چاہا۔

ذِكْرُ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دفن ہونے کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' جس کی نعمت کے ذریعہ اچھائیاں مکمل ہوتی ہیں اور ہر حال میں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ اپنے نبی حضرت

مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر درود و سلام نازل کرے۔

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ سَائِلًا سَأَلَ عَنْ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَيْفَ كَانَ بَدْوُ شَأْنِ دَفْنِهِمَا مَعَهُ؟ وَكَيْفَ صِفَةُ قَبْرَيْهِمَا مَعَ قَبْرِهِ؟ وَهَلْ كَانَ تَقَدَّمَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ أَثَرٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُدْفَنَانِ مَعَهُ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ. فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؟۔ فَأَحَبَّ السَّائِلُ أَنْ يَعْلَمَ ذَلِكَ عِلْمًا شَافِيًا فَأَجَبْتُهُ إِلَى الْجَوَابِ عَنْهُ. وَاللهُ الْمُعِينُ عَلَيْهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

امابعد! ایک سائل نے مجھ سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیسے ہوئے تھے؟ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ ان دونوں کی قبریں کس طرح سے ہیں؟ کیا اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی روایت منقول ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک ہی گھر میں دفن ہوں گے؟ سائل یہ چاہتا تھا کہ اُسے اس بارے میں شافی علم حاصل ہو۔ تو میں نے اس بات کا جواب دینے کا ارادہ کیا اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ عَنِيَ بِمَعْرِفَةِ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَفَضَائِلِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ عَلَى حَسْبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا فِي كِتَابِ الشَّرِيعَةِ. لَا بُدَّ لَهُ أَنْ يَعْلَمَ عِلْمَ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ لِيَزْدَادَ عِلْمًا وَيَقِينًا وَعَقْلًا. وَلَا يُعَارِضُهُ الشَّكُّ فِي صِحَّةِ دَفْنِهِمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَتَى عَارَضَهُ جَاهِلٌ لَا عِلْمَ مَعَهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور مہاجرین و انصار کے فضائل کی معرفت حاصل کر لے گا' جس کا ذکر ہم اس سے پہلے کتاب ''الشریعہ'' میں کر چکے ہیں تو اُس کیلئے یہ بھی ضروری ہو گا کہ وہ اس مسئلہ سے بھی آگاہ ہو جائے تاکہ اُس کے علم' یقین اور سمجھ بوجھ میں اضافہ ہو اور ان دونوں حضرات کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کے بارے میں اُسے کوئی شک لاحق نہ ہو۔ اور جب کوئی جاہل شخص جس کے پاس علم نہ ہو' وہ اُس کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے تو آدمی کے پاس ایسا علم ہو جو اُس شک کی نفی کر دے اور

كَانَ مَعَهُ عِلْمٌ يَنْفِي بِهِ الشَّكَّ حَتَّى يَرُدَّهُ إِلَى الْيَقِينِ الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ، وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ

اُسے یقین کی طرف لوٹا دے ایسا یقین جس میں کوئی شک نہ ہو اور اللہ تعالیٰ ہی ہر ہدایت کی توفیق دینے والا ہے۔

اعْلَمُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمَ أَنَّهُ مَيِّتٌ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهُ يُدْفَنُ فِي بَيْتِهِ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُدْفَنَانِ مَعَهُ، وَالدَّلِيلُ عَلَى هَذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ یہ بات جان لو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات جانتے تھے کہ آپ کا انتقال ہو جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات بھی جانتے تھے کہ آپ کو اپنے گھر یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیا جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات بھی جانتے تھے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا جائے گا' اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

"میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے"۔

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(اس کی دوسری دلیل) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

مَا بَيْنَ بَيْتِ عَائِشَةَ وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

"عائشہ کے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے"۔

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(اس کی تیسری دلیل) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

مَا قَبَضَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيًّا إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ قُبِضَ

"اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کی روح کو قبض کیا تو اُسے اُسی جگہ دفن کیا گیا جہاں اُس کی روح قبض ہوئی تھی"۔

فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُدْفَنُ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَسَتَأْتِي مِنَ الْأَخْبَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى عِلْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ أَنَّهُ يُدْفَنُ فِي بَيْتِهِ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ

تو یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیا جائے گا اور آگے چل کر وہ روایات آئیں گی جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات سے پہلے اس بات کا علم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں

اللّٰہُ عَنْهَا وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا يُدْفَنَانِ مَعَهُ. وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ ثُمَّ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا

دفن کیا جائے گا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو آپ ﷺ کے ہمراہ دفن کیا جائے گا اور سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کیلئے زمین کوشق کیا جائے گا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیلئے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے (زمین کوشق کیا جائے گا)۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

باب: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تذکرہ: "میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے"

1894- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَيَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا بَيْنَ مِنْبَرِي هٰذَا وَقَبْرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"میرے منبر اور میری قبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے"۔

ریاض الجنۃ سے متعلق روایات

1895- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1895- رواه أحمد 289/6.

الْقَطِيعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَحِمَهَا اللهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِي هَذَا رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ

''میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرے اس منبر کے پائے جنت میں گڑھے ہوئے ہیں''۔

1896- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

قَوَائِمُ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى تُرَعِ الْجَنَّةِ وَمَا بَيْنَ بَيْتِ عَائِشَةَ وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

''میرے اس منبر کے پائے جنت میں گڑھے ہوئے ہیں اور عائشہ کے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا''۔

1897- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الْجُوعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1896- انظر السابق۔

1897- رواہ البخاری:1195، ومسلم:1391۔

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ مِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

"میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: تَدُلُّ هَذِهِ السُّنَنُ عَلَى أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُدْفَنُ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَأَنَّ قَبْرَهُ بِإِزَاءِ مِنْبَرِهِ، وَبَيْنَهُمَا رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا علم تھا کہ آپ ﷺ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیا جائے گا اور آپ کی قبر مبارک آپ کے منبر کے بالکل مدمقابل ہوگی اور ان کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَدِ سِنِيهِ الَّتِي قُبِضَ عَلَيْهَا

باب: نبی اکرم ﷺ کی وفات کا تذکرہ اور وصال کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک کا تذکرہ

1898- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا تھا۔

1899- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ کا جب وصال ہوا اُس وقت آپ ﷺ کی

1898- رواه البخاري: 3536، ومسلم: 2349.

1899- رواه مسلم: 2352.

عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

عمر تریسٹھ برس تھی۔

63 برس کی عمر میں انتقال

1900- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْذَعِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِنْتِ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر تریسٹھ برس تھی، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو اُن کی عمر تریسٹھ برس تھی اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اُن کی عمر تریسٹھ برس تھی۔

فرشتوں کی حاضری

1901- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ بَحْرٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین دن پہلے حضرت جبریل علیہ السلام، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! آپ کی طرف مجھے اُس ذات نے بھیجا ہے جو آپ کی

1900- رواہ مسلم: 2348۔

1901- رواہ الطبرانی فی الکبیر 129/3، وابن سعد فی الطبقات 58/2، وعزاہ الہیثمی فی المجمع 35/9۔

أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ هَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ خَاصَّةً لَكَ وَإِكْرَامًا لَكَ، وَتَفْضِيلًا لَكَ. يَقُولُ لَكَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا. وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي هَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ خَاصَّةً لَكَ وَإِكْرَامًا لَكَ، وَتَفْضِيلًا لَكَ. يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا. وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ هَبَطَ جِبْرِيلُ وَمَعَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ. وَمَعَهُ مَلَكٌ عَلَى شِمَالِهِ يُقَالُ لَهُ: إِسْمَاعِيلُ. جُنْدُهُ سَبْعُونَ أَلْفِ مَلَكٍ. جُنْدُ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مِائَةُ أَلْفٍ. {وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ} [المدثر: 31] اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي لِقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ. فَسَبَقَهُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ. أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ

صورتِ حال کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' تو مجھے بطورِ خاص آپ ﷺ کی عزت افزائی اور آپ ﷺ کی فضیلت کے اظہار کیلئے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے' آپ کے پروردگار نے آپ سے دریافت کیا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! میں پریشانی محسوس کر رہا ہوں' اے جبریل! میں تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ جب دوسرا دن آیا تو حضرت جبریل علیہ السلام' آپ ﷺ پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! اُس ذات نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی اس حالت کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' مجھے بطورِ خاص آپ کی عزت افزائی اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے بھیجا گیا ہے' پروردگار نے آپ سے دریافت کیا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! میں پریشانی محسوس کر رہا ہوں اور اے جبریل! میں تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ پھر جب تیسرا دن آیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے' اُن کے ساتھ موت کا فرشتہ تھا اور اُن کے ہمراہ بائیں طرف ایک فرشتہ تھا جس کا نام اسماعیل تھا جس کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں کا لشکر تھا' جن میں سے ہر ایک فرشتہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے تھے اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کے بارے میں صرف وہی جانتا ہے' اُس فرشتہ نے اپنے پروردگار سے حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے اور آپ ﷺ کو سلام عرض کرنے کی اجازت مانگی تھی لیکن حضرت جبریل علیہ السلام ان تمام فرشتوں سے سبقت لے گئے اور بولے: اے حضرت محمد! آپ پر سلام ہو! مجھے اُس ذات نے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی صورتِ حال کے بارے میں زیادہ بہتر جانتی ہے' اُس نے بطورِ

هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ خَاصَّةً لَكَ وَاِكْرَامًا لَكَ وَتَفْضِيلًا لَكَ، يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: اَجِدُنِي مَغْمُومًا وَاَجِدُنِي مَكْرُوبًا ـ قَالَ: وَاسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ، وَاعْلَمْ اَنَّهُ لَمْ يَسْتَاْذِنْ عَلَى اَحَدٍ قَبْلَكَ، وَلَا يَسْتَاْذِنُ عَلَى اَحَدٍ بَعْدَكَ؛ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ يَا جِبْرِيلُ ـ قَالَ: فَدَخَلَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ رَبِّي وَرَبُّكَ، وَاَمَرَنِي اَنْ اُطِيعَكَ فِيمَا تَاْمُرُنِي بِهِ؛ اِنْ اَمَرْتَنِي اَنْ اَقْبِضَ نَفْسَكَ قَبَضْتُهَا، وَاِنْ كَرِهْتَ تَرَكْتُهَا؛ قَالَ: وَتَفْعَلُ ذٰلِكَ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: بِذٰلِكَ اُمِرْتُ يَا مُحَمَّدُ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اشْتَاقَ اِلَيْكَ وَاَحَبَّ لِقَاءَكَ، فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَلَكِ الْمَوْتِ فَقَالَ: امْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهِ ـ فَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْنَا قَائِلًا يَقُولُ وَمَا نَرَى شَيْئًا: فِي اللّٰهِ عَزَاءٌ مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَعِوَضٌ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفٌ مِنْ كُلِّ مَا فَاتَ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا، وَاِيَّاهُ فَارْجُوا، فَاِنَّ الْمَحْرُومَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ

خاص آپ کی عزت افزائی اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے مجھے بھیجا ہے اور دریافت کیا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں غم محسوس کر رہا ہوں اور میں تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ملک الموت نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد! یہ ملک الموت ہے! یہ آپ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے اور آپ یہ بات جان لیں کہ اس نے آپ سے پہلے کسی سے آنے کی اجازت نہیں مانگی اور آپ کے بعد بھی یہ کسی سے اجازت نہیں مانگے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! اُسے اندر آنے کی اجازت دو۔ ملک الموت اندر آیا اور بولا: اے حضرت محمد! آپ پر سلام ہو! مجھے میرے اور آپ کے پروردگار نے بھیجا ہے اور اُس نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ آپ مجھے جو بھی ہدایت کریں گے میں اُس کے بارے میں آپ کی اطاعت کریں گے' اگر آپ مجھے ہدایت کریں گے کہ میں آپ کی جان کو قبض کرلوں تو میں اُسے قبض کرلوں گا اور اگر آپ اسے ناپسند کریں گے تو میں اس کو چھوڑ دوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ملک الموت! کیا تم ایسا کرو گے؟ اُس نے کہا: اے حضرت محمد! مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! بے شک اللہ تعالیٰ آپ کا مشتاق ہے اور آپ کی حاضری کو پسند کرتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ ملک الموت کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اُس پر عمل کرو۔ تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی روح قبض کر لی۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا' البتہ ہمیں کوئی نظر نہیں آیا کہ ہر ہلاک

ہونے والے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے ہی شکایت کی جا سکتی ہے' اور ہر مصیبت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی عوض حاصل کیا جا سکتا ہے اور جو چیز فوت ہو جائے' اُس کا بدلہ اللہ تعالیٰ سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرو اور اُس سے اُمید رکھو اور وہ شخص محروم ہوتا ہے جو ثواب سے محروم رہے۔

نبی کو کہاں دفن کیا جاتا ہے؟

1902- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ وَفَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ فِي بَيْتِهِ، وَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ، فَقَالَ قَائِلٌ: نَدْفِنُهُ فِي مَسْجِدِهِ، وَقَالَ قَائِلٌ: يُدْفَنُ مَعَ أَصْحَابِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا قُبِضَ نَبِيٌّ إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ فَرُفِعَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ عَلَيْهِ فَحُفِرَ لَهُ تَحْتَهُ ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَالًا، الرِّجَالُ حَتَّى إِذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ آپ ﷺ کا انتقال منگل کے دن ہوا آپ کو آپ کے گھر میں پلنگ پر رکھا گیا' مسلمانوں کا آپ کے دفن کرنے کے بارے میں اختلاف ہو گیا' کسی کا یہ کہنا تھا کہ ہم آپ کو آپ کی مسجد میں دفن کریں گے' کسی کا یہ کہنا تھا کہ آپ کو آپ کے ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے گا' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس بھی نبی کا انتقال ہوتا ہے تو اُسے وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں اُس کا انتقال ہوا ہو۔ تو بس چارپائی پر نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہوا تھا اُسے اُٹھایا گیا اور اُس کے نیچے آپ ﷺ کیلئے قبر کھودی گئی۔ پھر لوگ متفرق ٹولیوں کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آتے (اور دعا کرتے تھے) پہلے مرد آئے' جب وہ فارغ ہو گئے تو خواتین آنے لگیں' جب وہ فارغ ہو گئیں تو بچے آنے لگے۔ کسی نے بھی نبی اکرم ﷺ کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی

1902- رواه ابن ماجه: 1628، وضعفه الألباني في ضعيف ابن ماجه: 359.

فَرَغُوا دَخَلَ النِّسَاءُ، حَتَّى إِذَا فَرَغْنَ دَخَلَ الصِّبْيَانُ، وَلَمْ يَؤُمَّ النَّاسَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ ثُمَّ دُفِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَسَطِ اللَّيْلِ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ

اور امامت نہیں کی۔ پھر بدھ کی رات نصف رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کر دیا گیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت

1903- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو، مَوْلَى عَائِشَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ مِمَّا أَنْعَمَ اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي بَيْتِي، وَتُوُفِّيَ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَجَمَعَ اللهُ الْكَرِيمُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ، دَخَلَ عَلَيَّ أَخِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَكُنْتُ أَعْرِفُ أَنَّهُ يُعْجِبُهُ السِّوَاكُ، فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟۔ فَأَوْمَأَ بِرَأْسِهِ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهُ فَأَدْخَلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اللہ تعالیٰ نے مجھے جو نعمتیں عطا کی ہیں' اُن میں سے ایک بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال میرے گھر میں ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال میرے سینہ اور گردن کے درمیان ہوا' اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کے اور میرے لعابِ دہن کو جمع کر دیا' (اُس کی صورت یوں ہوئی) کہ میرے بھائی عبدالرحمٰن گھر میں آئے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سینہ کے ساتھ ٹیک دی ہوئی تھی' عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں مسواک تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھنا شروع کیا' مجھے اندازہ ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کرنا چاہ رہے ہیں' میں نے عرض کی: کیا میں آپ کیلئے اسے حاصل کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کیا کہ جی ہاں! وہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھائی' آپ نے اُسے اپنے منہ میں ڈالا لیکن آپ کیلئے اُسے چبانا دشوار ہو رہا تھا تو میں نے اُسے لیا اور عرض کی: کیا میں اسے آپ کو نرم کر کے دے دوں؟ نبی

1903- رواه البخاري: 4449، ومسلم: 2443.

فِي فِيهِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَقُلْتُ: أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَوْمَأَ بِرَأْسِهِ أَنْ: نَعَمْ. فَلَيَّنْتُهُ لَهُ. فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِيهَا وَيَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ لَسَكَرَاتٌ۔ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ وَأَشَارَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ بِأُصْبُعِهِ يَقُولُ: الرَّفِيقُ الْأَعْلَى. حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَالَتْ يَدُهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مُرَادُنَا مِنْ هَذَا دَفْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر مبارک کے ذریعہ اشارہ کیا: جی ہاں! تو میں نے وہ آپ کو نرم کر کے دے دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک برتن موجود تھا جس میں پانی تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ہاتھ اُس میں داخل کرتے تھے اور اُس کے ذریعہ اپنے چہرے پر پھیرتے تھے اور یہ کہتے تھے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' بے شک موت کے وقت مشکل ہوتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند کیا۔ (امام آجری فرماتے ہیں:) یہاں ابن ابوحصین نامی راوی نے اپنی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے بتایا (کہ اس طرح بلند کیا) اور فرمایا: رفیقِ اعلیٰ (کو میں اختیار کرتا ہوں) یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ ڈھلک گیا۔ (امام آجری فرماتے ہیں:) اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔

بَابُ ذِكْرِ دَفْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن ہونا

1904- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبید بن عمیر لیثی بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کرنے کے بارے میں آپ کے اصحاب کے درمیان اختلاف ہو گیا' کسی کا یہ کہنا تھا کہ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا جائے' کسی کا یہ کہنا تھا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفَ اَصْحَابُهُ فِي دَفْنِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: ادْفِنُوهُ فِي الْبَقِيعِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: ادْفِنُوهُ فِي مَقَابِرِ اَصْحَابِهِ. فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَنْبَغِي رَفْعُ الصَّوْتِ عَلَى نَبِيٍّ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا؛ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو بَكْرٍ مُؤْتَمَنٌ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ. فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ اِلَّا دُفِنَ فِي مَوْضِعِهِ ـ فَدَفَنُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعِهِ

آپ کو صحابہ کرام کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی زندہ ہو یا انتقال کر چکے ہوں، اُن کے سامنے آواز بلند کرنا مناسب نہیں ہے۔ تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر جو چیز بیان کریں گے وہ اس کے حوالے سے امین شمار ہوں گے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس بھی نبی کا انتقال ہوتا ہے اُسے اُسی جگہ پر دفن کیا جاتا ہے (جہاں اُس نبی کا انتقال ہوا ہو)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسی جگہ پر لوگوں نے دفن کیا۔

1905- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْمُطَرِّزُ، اَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ النَّسَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا فُرِغَ مِنْ جِهَازِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ فِي بَيْتِهِ، وَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ، فَقَالَ قَائِلٌ: نَدْفِنُهُ فِي مَسْجِدِهِ، وَقَالَ قَائِلٌ: يُدْفَنُ مَعَ اَصْحَابِهِ. فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

منگل کے دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل وغیرہ دے دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے گھر میں، آپ کی چارپائی پر رکھ دیا گیا تو مسلمانوں کے درمیان آپ کو دفن کرنے کے بارے میں اختلاف ہو گیا، کسی کا یہ کہنا تھا کہ ہم آپ کو آپ کی مسجد میں دفن کریں گے، کسی کا یہ کہنا تھا کہ آپ کو آپ کے ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَا قَبَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيًّا إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ قُبِضَ

''اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو وفات دی تو اُس نبی کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اُس کا انتقال ہوا تھا''۔

سیدہ عائشہ کا خواب اور اُس کی تعبیر

1906- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمُطَرِّزُ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللّٰهُ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ قَمَرًا جَاءَ يَهْوِي مِنَ السَّمَاءِ فَوَقَعَ فِي حُجْرَتِهَا، ثُمَّ قَمَرٌ ثُمَّ قَمَرٌ، ثَلَاثَةُ أَقْمَارٍ فَقَصَّتْهَا عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ دُفِنَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ ثَلَاثَةٌ فِي بَيْتِكِ، أَوْ قَالَ: فِي حُجْرَتِكِ.

قَالَ أَيُّوبُ: فَحَدَّثَنِي أَبُو يَزِيدَ الْمَدِينِيُّ قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِنَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا عَائِشَةُ هَذَا خَيْرُ أَقْمَارِكِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ چاند آسمان سے اُتر کر اُن کے حجرہ میں آ گیا ہے' پھر ایک اور چاند آیا' پھر ایک اور چاند آیا' یوں تین چاند آ گئے۔ اُنہوں نے یہ خواب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بیان کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہوا تو پھر روئے زمین کے تین بہترین افراد تمہارے گھر میں دفن ہوں گے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہارے حجرہ میں دفن ہوں گے۔

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابویزید مدینی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور آپ کو (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں) دفن کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے (تین) چاندوں میں یہ سب سے بہتر ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی 9 خصوصیات

1907- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مجھے نو خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو سیدہ مریم بنت عمران کے

الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ أُعْطِيتُ تِسْعًا مَا أُعْطِيَتْهَا امْرَأَةٌ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ: لَقَدْ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصُورَتِي فِي رَاحَتِهِ حَتَّى أُمِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، وَلَقَدْ تَزَوَّجَنِي بِكْرًا وَمَا تَزَوَّجَ بِكْرًا غَيْرِي، وَلَقَدْ قُبِضَ وَرَأْسُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِي، وَلَقَدْ قَبَرْتُهُ فِي بَيْتِي، وَلَقَدْ حَفَّتِ الْمَلَائِكَةُ بَيْتِي، وَإِنْ كَانَ الْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي أَهْلِهِ فَيَتَفَرَّقُونَ عَنْهُ، وَإِنْ كَانَ لَيَنْزِلُ عَلَيْهِ وَإِنِّي لَمَعَهُ فِي لِحَافِهِ، وَإِنِّي لَابْنَةُ خَلِيفَتِهِ وَصِدِّيقِهِ، وَلَقَدْ نَزَلَ عُذْرِي مِنَ السَّمَاءِ، وَلَقَدْ خُلِقْتُ طَيِّبَةً، وَعِنْدَ طَيِّبٍ، وَلَقَدْ وُعِدْتُ مَغْفِرَةً وَرِزْقًا كَرِيمًا

بعد اور کسی خاتون کو عطا نہیں کی گئیں: حضرت جبریل علیہ السلام ایک تختی پر میری تصویر لے کر نازل ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہا کہ آپ مجھ سے شادی کر لیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میرے ساتھ شادی کی تو میں کنواری تھی' میرے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کا سر میری گود میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میرے گھر میں بنی' فرشتوں نے میرے گھر کو ڈھانپ لیا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگتی اور آپ کسی اہلیہ کے ساتھ ہوتے تو آپ کی اہلیہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر الگ ہو جاتی تھی' لیکن جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کے لحاف میں ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو جاتی تھی اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اور آپ کے دوست کی صاحبزادی ہوں' میری بیگناہی کے بارے میں آسمان سے حکم نازل ہوا' مجھے پاکیزہ پیدا کیا گیا' میں پاکیزہ شخص کی بیوی رہی اور میرے ساتھ مغفرت اور کریم رزق کا وعدہ کیا گیا۔

بَابُ ذِكْرِ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمْ يَخْتَلِفْ جَمِيعُ مَنْ شَمِلَهُ الْإِسْلَامُ، وَأَذَاقَهُ اللهُ الْكَرِيمُ طَعْمَ الْإِيمَانِ أَنَّ أَبَا

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کا تذکرہ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر وہ شخص جو اسلام کا قائل ہو اور اللہ تعالیٰ نے ایمان کا ذائقہ اُسے نصیب کیا ہو' اُن میں سے کسی کے درمیان بھی یہ اختلاف نہیں ہوگا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی

بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا دُفِنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَلَيْسَ هَذَا مِمَّا يُحْتَاجُ فِيهِ إِلَى الْأَخْبَارِ وَالْأَسَانِيدِ الْمَرْوِيَّةِ: فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ، بَلْ هَذَا مِنَ الْأَمْرِ الْعَامِ الْمَشْهُورِ الَّذِي لَا يُنْكِرُهُ عَالِمٌ وَلَا جَاهِلٌ بِالْعِلْمِ، بَلْ يَسْتَغْنِي بِشُهْرَةِ دَفْنِهِمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْلِ الْأَخْبَارِ

اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیا گیا تھا اور یہ اُن چیزوں میں سے ایک نہیں ہے جن کے بارے میں روایات اور اسانید ہو کہ فلاں نے فلاں کے حوالے سے اسے روایت کیا ہے' بلکہ یہ عام اور مشہور طور پر منقول ہے جس کا کوئی عالم اور جاہل انکار نہیں کرے گا۔ ان دونوں حضرات کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونا اتنی مشہور چیز ہے کہ وہ روایات نقل کرنے سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

قبر مبارک پر سلام پیش کرنا

وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ هَذَا الْقَوْلِ: أَنَّهُ مَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَدِيمًا وَلَا حَدِيثًا مِمَّنْ رَسَمَ لِنَفْسِهِ كِتَابًا نَسَبَهُ إِلَيْهِ مِنْ فُقَهَاءِ الْمُسْلِمِينَ، فَرَسَمَ كِتَابَ الْمَنَاسِكِ، إِلَّا وَهُوَ يَأْمُرُ كُلَّ مَنْ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِمَّنْ يُرِيدُ حَجًّا أَوْ عُمْرَةً أَوْ لَا يُرِيدُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً، وَأَرَادَ زِيَارَةَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُقَامَ بِالْمَدِينَةِ لِفَضْلِهَا إِلَّا وَكُلَّ الْعُلَمَاءِ قَدْ أَمَرُوهُ وَرَسَمُوهُ فِي كُتُبِهِمْ وَعَلَّمُوهُ كَيْفَ يُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ يُسَلِّمُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عُلَمَاءُ الْحِجَازِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا،

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ پرانے اور بعد کے زمانہ کے اہلِ علم میں سے کسی ایک نے بھی جب کوئی کتاب لکھی جس میں اُس نے مسلمانوں کے فقہاء کی طرف اقوال منسوب کیے اور اُس میں مناسک سے متعلق باب تحریر کیا تو اُس میں اُس نے اسی بات کا حکم دیا کہ جو شخص حج یا عمرہ کے ارادہ سے' یا حج یا عمرہ کے ارادہ کے بغیر مدینہ منورہ آئے' اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کا ارادہ کرنا چاہیے اور مدینہ منورہ کی فضیلت کی وجہ سے وہاں قیام کرنا چاہیے' خبردار! تمام علماء نے اس بات کا حکم دیا ہے اور اس چیز کو اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے اور اُن علماء نے یہ بتایا ہے کہ آدمی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیسے سلام پیش کرنا چاہیے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں کیسے سلام پیش کرنا چاہیے۔ حجاز کے پہلے اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء' عراق کے پہلے اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء' شام کے پہلے اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء' مصر کے پہلے اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء' خراسان کے پہلے

وَعُلَمَاءُ اَهْلِ الشَّامِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ اَهْلِ مِصْرَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ خُرَاسَانَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ اَهْلِ الْيَمَنِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلَى ذٰلِكَ.

اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء یمن کے پہلے اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء نے اسی بات کا حکم دیا ہے اور اس بات پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

شیخین کے مدفن میں کوئی اختلاف نہیں

فَصَارَ دَفْنُ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَمْرِ الْمَشْهُورِ الَّذِي لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَكَذٰلِكَ هُوَ مَشْهُورٌ عِنْدَ جَمِيعِ عَوَامِّ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، اَخَذُوهُ نَقْلًا وَتَصْدِيقًا وَمَعْرِفَةً، لَا يَتَنَاكَرُونَهُ بَيْنَهُمْ فِي كُلِّ بَلَدٍ مِنْ بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ.

توحضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونا' ایسا مشہور معاملہ ہے جس کے بارے میں مسلمانوں کے علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا اور وہ عام مسلمان جو اہلِ علم نہیں ہیں اُن کے نزدیک بھی یہ بات اسی طرح مشہور ہے' اُنہوں نے اسے حاصل کیا' نقل کیا' اس کی تصدیق کی' وہ یہ بات جانتے ہیں اور مسلمانوں کے کسی بھی شہر میں لوگ اس بات کا انکار نہیں کرتے ہیں۔

وَلَا يُمْكِنُ اَنَّ قَائِلًا يَقُولُ: اِنَّ خَلِيفَةً مِنْ خُلَفَاءِ الْمُسْلِمِينَ قَدِيمًا وَلَا حَدِيثًا اَنْكَرَ دَفْنَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَخِلَافَةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَخِلَافَةِ بَنِي اُمَيَّةَ، لَا يتناكرُ ذٰلِكَ الْخَاصَّةُ وَالْعَامَّةُ، وَكَذٰلِكَ خِلَافَةُ وَلَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَتَنَاكَرُونَهُ اِلَى وَقْتِنَا هٰذَا، وَاِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ وَيُدْفَنَ مَعَهُمْ

یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ مسلمانوں کے خلفاء میں سے پرانے یا بعد کے زمانہ کے کسی بھی خلیفہ نے اس بات کا انکار کیا ہو کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا گیا ہے' یہ چیز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت سے لے کر بنو اُمیہ کے عہد خلافت میں بھی ثابت رہی' خاص و عام میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا' عباسیوں کی خلافت کے زمانہ میں بھی ایسا ہی رہا یہاں تک کہ ہمارے زمانہ تک کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا اور (اگر اللہ نے چاہا) تو قیامت قائم ہونے تک کوئی اس کا انکار نہیں کرے گا اور

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. كَذَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَّامٍ

ان حضرات کے ساتھ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دفن ہوں گے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔ (وہ روایت آگے آ رہی ہے)

تین قبریں ہیں اور چوتھی کی جگہ ہے

1908- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْأَقْبُرُ الثَّلَاثَةُ: قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَبْرُ أَبِي بَكْرٍ، وَقَبْرُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَقَبْرٌ رَابِعٌ يُدْفَنُ فِيهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنے والد (حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

تین قبریں ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے، حضرت ابوبکر کی قبر ہے اور حضرت عمر کی قبر ہے اور چوتھی قبر بھی ہو گی جس میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دفن ہوں گے۔

1909- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبِ بْنِ خَالِدٍ، قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَضْلَةَ الْكَعْبِيُّ قَالَ: قَالَ هَارُونُ الرَّشِيدُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: كَيْفَ كَانَتْ مَنْزِلَةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟۔ فَقَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ: كَقُرْبِ قَبْرَيْهِمَا مِنْ قَبْرِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ. فَقَالَ: شَفَيْتَنِي يَا مَالِكُ، شَفَيْتَنِي يَا مَالِكُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یحییٰ بن سلیمان بیان کرتے ہیں: (عباسی خلیفہ) ہارون الرشید نے امام مالک سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا مقام کیا تھا؟ تو امام مالک نے فرمایا: ویسا ہی تھا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ان دونوں حضرات کی قبریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے قریب ہیں۔ تو ہارون نے کہا: اے امام مالک! آپ نے میری تسلی کروا دی ہے، اے امام مالک! آپ نے میری تسلی کروا دی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَلَا الرَّشِيدُ بِحَمْدِ اللهِ أَنْكَرَ هَذَا مِنْ قَوْلِ مَالِكٍ، بَلْ تَلَقَّاهُ مِنْ مَالِكٍ بِالتَّصْدِيقِ وَالسُّرُورِ، وَمَالِكٌ فَقِيهُ الْحِجَازِ أَخْبَرَ الرَّشِيدَ عَنْ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا لَا يُنْكِرُهُ أَحَدٌ، لَا شريفٌ وَلَا غَيْرُهُ. فَلِلَّهِ الْحَمْدُ۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) خلیفہ ہارون الرشید نے الحمدللہ! اس حوالے سے امام مالک کی بات کا انکار نہیں کیا بلکہ اُنہوں نے تصدیق کرتے ہوئے اور خوشی کے ساتھ امام مالک کی اس بات کو حاصل کیا اور امام مالک جو اہلِ حجاز کے فقیہ ہیں' اُنہوں نے خلیفہ ہارون الرشید کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کے بارے میں بتایا ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا کوئی بھی شخص انکار نہیں کرسکتا خواہ وہ کوئی شریف (یعنی سیّد ہو) یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

وَلَوْ قَالَ قَائِلٌ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خُلِقُوا مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ لَصَدَقَ فِي قَوْلِهِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: وَمَا الْحُجَّةُ فِي مَا قُلْتَ؟۔ قِيلَ: رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟۔ فَقَالُوا: فُلَانٌ الْحَبَشِيُّ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، سِيقَ مِنْ أَرْضِهِ وَسَمَائِهِ إِلَى التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا گیا تھا تو وہ اپنی بات میں سچا ہوگا' اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے جو چیز بیان کی ہے اُس کی دلیل کیا ہے؟ تو اُس کو یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ بات نقل کی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ فلاں حبشی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! اسے اُس کی زمین اور آسمان سے اُس مٹی کی طرف لایا گیا جس سے یہ پیدا ہوا تھا۔

فَدَلَّ بِهَذَا الْقَوْلِ أَنَّ الْإِنْسَانَ يُدْفَنُ فِي التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا مِنَ الْأَرْضِ. كَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ، دُفِنُوا ثَلَاثَتُهُمْ فِي تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ

تو یہ فرمان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آدمی اُسی مٹی میں دفن ہوتا ہے' زمین کے جس حصہ سے اُسے پیدا کیا گیا ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا معاملہ یہ ہے کہ ان حضرات کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے' کیونکہ یہ حضرات ایک ہی مٹی میں دفن ہوئے ہیں۔

پہنچی وہیں پہ خاک' جہاں کا خمیر تھا

1910- اَنْبَانَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اُنَيْسُ بْنُ اَبِي يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْمَدِينَةِ، فَمَرَّ بِقَبْرٍ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ - قَالُوا: فُلَانُ الْحَبَشِيُّ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ سِيقَ مِنْ اَرْضِهِ وَسَمَائِهِ اِلَى التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں کسی جگہ سے گزر رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں حبشی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! اسے اس کی زمین اور آسمان (یعنی پیدائش کی جگہ) سے لایا گیا اور اُس مٹی کی طرف لایا گیا جہاں سے اسے پیدا کیا گیا تھا۔

محارب بن دثار کے اشعار

1911- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ اَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ يَقُولُ:

اَلَيْسَ يَحْزُنُكَ اَنَّ اُمَّتَنَا
قَدْ فَرَّقُوا دِينَهُمْ اِذِ اشْتَجَرُوا
بَعْدَ نَبِيِّ الْهُدَى وَصَاحِبِهِ
الصِّدِّيقِ وَالْمُرْتَضَى بِهِ عُمَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مالک بن مغول بیان کرتے ہیں:

میں نے محارب بن دثار کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''کیا یہ چیز تمہیں غمگین نہیں کرتی ہے کہ ہماری اُمت اپنے دین کے بارے میں تفرقہ کا شکار ہو گئی جب اُنہوں نے آپس میں اختلاف کیا' یہ (اختلاف) ہدایت والے نبی کے بعد ہوا اور اُن کے ساتھی کے بعد ہوا جو صدیق ہیں اور وہ فرد جن سے راضی رہا گیا اور وہ

ثَلَاثَةٌ بَرَزُوا وَبِسَبْقِهِمْ
يَنْصُرُهُمْ رَبُّهُمْ إِذَا نُشِرُوا
فَلَيْسَ مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ بَصَرٌ
يُنْكِرُ تَفْضِيلَهُمْ إِذَا ذُكِرُوا
عَاشُوا بِلَا فُرْقَةٍ ثَلَاثَتُهُمْ
وَاجْتَمَعُوا فِي الْمَمَاتِ إِذَا قُبِرُوا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں' یہ تین حضرات وہ ہیں کہ جو ایسی حالت میں ظاہر ہوئے کہ یہ سبقت لے گئے اور ان کے پروردگار نے ان کی مدد کی' جب وہ پھیل گئے اور جس بھی مسلمان کو بصیرت حاصل ہو' وہ ان حضرات کی فضیلت کا انکار نہیں کرے گا جب بھی ان کا ذکر ہوگا' جب یہ زندہ تھے تو ان تینوں کے درمیان کوئی علیحدگی نہیں ہوئی اور مرنے کے بعد جب انہیں قبر میں اُتارا گیا تو بھی یہ اکٹھے ہیں''۔

احمد بن غزال کے اشعار

1912- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ غَزَالٍ، وَكَانَ حَسَنَ السِّتْرِ، مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ وَالنَّحْوِ وَالْعِلْمِ، مِنْ جُلَسَاءِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْأَنْبَارِيِّ، أَنْ يُنْشِدَنِي فِي دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْشَدَنِي مِنْ قَوْلِهِ:

(مصنف فرماتے ہیں:) میں نے ابوبکر احمد بن غزال' جو علم قرآن اور نحو کے ماہرین میں سے تھے اور اہلِ علم میں سے تھے اور ابوبکر بن انباری کے ساتھیوں میں سے تھے' اُن سے میں نے دریافت کیا کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کے بارے میں کوئی شعر سنائیں' تو اُنہوں نے یہ اشعار سنائے:

أَلَا إِنَّ النَّبِيَّ وَصَاحِبَيْهِ
كَمِثْلِ الْفَرْقَدَيْنِ بِلَا افْتِرَاقِ
عَلَى رَغْمِ الرَّوَافِضِ قَدْ تَصَافَوْا
وَعَاشُوا فِي مَوَدَّةٍ بِاتِّفَاقِ
وَصَارُوا بَعْدَ مَوْتِهِمْ جَمِيعًا
إِلَى قَبْرٍ تَضَمَّنَ بِاعْتِنَاقِ
إِلَى مَا فِيهِ قَدْ خُلِقُوا أُعِيدُوا
وَمِنْهَا يُبْعَثُونَ إِلَى السِّيَاقِ
فَقُلْ لِلرَّافِضِيِّ: تَعِسْتَ يَا مَنْ

''خبردار! نبی اکرم ﷺ اور اُن کے دو ساتھی فرقدوں (نیل گائے کے بچوں) کی طرح علیحدہ ہوئے بغیر اکٹھے رہے' اگرچہ روافض کو یہ بات کتنی ہی ناگوار ہو' یہ مل کے رہے اور اتفاق کے ہمراہ محبت کے ساتھ زندہ رہے اور انتقال کے بعد جب یہ حضرات قبر میں گئے تو اُس نے بھی انہیں ملا کے رکھا' یہ اُس قبر میں گئے جہاں (کی مٹی) سے ان کی تخلیق ہوئی' یہ اُسی مٹی میں لوٹا دیئے گئے اور (میدانِ محشر کی طرف) لے جائے جانے کیلئے انہیں اُسی مٹی سے دوبارہ اُٹھایا جائے گا' تم رافضی سے کہہ دو: اے وہ شخص جو دشمنی اور مخالفت کی وجہ سے اُن حضرات سے علیحدگی اختیار کرتا ہے جو ہمیشہ سے واقعی سبقت

يُبَايِنُ فِي الْعَدَاوَةِ وَالشِّقَاقِ
لِأَهْلِ السَّبْقِ وَالْأَفْضَالِ حَقًّا
طُوَالَ الدَّهْرِ تُطْرَحُ فِي وَثَاقِ
فَعِنْدَ الْمَوْتِ تُبْصِرُ سُوءَ هَذَا
وَبَعْدَ الْمَوْتِ تُحْشَرُ فِي الْخِنَاقِ
وَأَهْلُ الْبَيْتِ حُبُّهُمُ بِقَلْبِي
وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ لَدَيَّ رِتَاقِ
بِهِمْ نَرْجُوا السَّلَامَةَ مِنْ جَحِيمٍ
تُسَعَّرُ لِلْمُخَالِفِ بِاحْتِرَاقِ
وَفَوْزًا فِي الْجِنَانِ بِدَارِ خُلْدٍ
وَنُلْقَى بِالتَّحِيَّةِ فِي التَّلَاقِ
وَهَذَا وَاضِحٌ شُكْرًا لِرَبِّي
مَكِينٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ بَاقِ

اور فضیلت والے ہیں' تو تم برباد ہو جاؤ گے اور بندشوں میں ڈال دیئے جاؤ گے' اس کی خرابی تم مرتے وقت دیکھ لو گے اور مرنے کے بعد تمہیں عذاب میں مبتلا کیا جائے گا' اہلِ بیت کی محبت میرے دل میں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میرے نزدیک عزت و شرف والے ہیں اور ان حضرات (سے محبت) کی وجہ سے ہمیں یہ اُمید ہے کہ بھڑکتی ہوئی آگ سے ہمیں سلامتی نصیب ہوگی' وہ آگ جو مخالف کو جلانے کیلئے بھڑکائی گئی ہے اور ہمیں جنت میں رہنے کی کامیابی نصیب ہوگی' جو ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے اور وہاں ملاقات کے وقت ہم سلام کہہ کر ایک دوسرے سے ملیں گے اور یہ چیز واضح ہے' اس بات پر میرے پروردگار کا شکر ہے اور اہلِ حق کے نزدیک یہ چیز مضبوط اور باقی رہنے والی ہے''۔

امام مالک کا دلچسپ جواب

1913- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ إِسْحَاقُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، إِنِّي أُجِلُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُسَلِّمَ عَلَى أَحَدٍ مَعَهُ. فَقَالَ لَهُ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ: اجْلِسْ . فَجَلَسَ فَقَالَ: تَشَهَّدْ. فَتَشَهَّدَ حَتَّى قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوار بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ایک شخص نے امام مالک سے کہا: اے ابوعبداللہ! مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور پر بھی سلام بھیجوں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے جلیل القدر سمجھتا ہوں۔ تو امام مالک نے اُس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گیا' امام مالک نے فرمایا: تم تشہد کے کلمات پڑھو۔ اُس نے تشہد کے کلمات پڑھے یہاں تک کہ اُس نے یہ پڑھا: ''اے نبی آپ پر سلام ہو! اور اللہ تعالیٰ کی

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، فَقَالَ مَالِكٌ: هُمَا مِنْ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' تو امام مالک نے فرمایا: یہ دونوں (یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں سے ہیں' تو تم ان دونوں پر سلام بھیجو۔ امام مالک کی مراد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے۔

حضرت ابن عمر کا قبر مبارک پر سلام کرنا

1914- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، أَخُو كَرْخَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ نَافِعًا: هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسَلِّمُ عَلَى الْقَبْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ كَانَ يَمُرُّ فَيَقُومُ عِنْدَهُ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، السَّلَامُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَى أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن عوف نامی راوی بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے نافع سے سوال کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبر پر سلام کرتے تھے؟ نافع نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اُنہیں ایک سو مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ دیکھا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس سے گزرتے ہوئے اُس کے پاس ٹھہر کر یہ کہتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو! حضرت ابوبکر پر سلام ہو اور میرے والد پر سلام ہو۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا إِذَا نَظَرُوا إِلَى مَنْ يُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُنْكِرُونَ عَلَيْهِ وَيُكَلِّمُونَهُ بِمَا يَكْرَهُ، فَلِمَ صَارَ هَذَا هَكَذَا، وَعَنْ مَنْ أَخَذُوا هَذَا؟

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم نے مدینہ منورہ میں کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ جب وہ کسی ایسے شخص کو دیکھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر' یا حضرت ابوبکر پر' یا حضرت عمر پر سلام بھیج رہا ہو تو وہ اُس کی اس حرکت کا انکار کرتے ہیں اور اُس کے ساتھ ایسی بات کرتے ہیں جو ناپسندیدہ ہوتی ہے' تو یہ چیز کہاں سے آ گئی اور اُنہوں نے یہ چیز کہاں سے حاصل کی ہے۔

قِيلَ لَهُ: لَيْسَ الَّذِي يَفْعَلُ هَذَا مِمَّنْ لَهُ عِلْمٌ وَمَعْرِفَةٌ، هَؤُلَاءِ نَشَأُوا مَعَ طَبَقَةٍ غَيْرِ مَحْمُودَةٍ يَسُبُّونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَيْسَ يُعَوَّلُ عَلَى مِثْلِ هَؤُلَاءِ

اُس شخص کو یہ جواب دیا جائے گا: یہ کام وہ شخص نہیں کرسکتا جسے علم اور معرفت حاصل ہو' یہ وہ لوگ ہیں جن کی نشوونما اُس طبقہ کے ساتھ ہوئی ہے جو قابلِ تعریف نہیں ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کی طرف رجوع نہیں کیا جاسکتا۔

ایک اعتراض اور اُس کا جواب

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّ فِيهِمْ أَقْوَامًا مِنْ أَهْلِ الشَّرَفِ يُعِينُونَهُمْ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الْقَبِيحِ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؟ قِيلَ لَهُ: مَعَاذَ اللهِ، قَدْ أَجَلَّ اللهُ الْكَرِيمُ أَهْلَ الشَّرَفِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبَةِ مِنْ أَنْ يُنْكِرُوا دَفْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هُمْ أَزْكَى وَأَطْهَرُ وَأَعْلَمُ النَّاسِ بِفَضْلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَبِصِحَّةِ دَفْنِهِمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْحَلَ هَذَا الْخُلُقَ الْقَبِيحَ إِلَيْهِمْ، هُمْ عِنْدَنَا أَعْلَى قَدْرًا وَأَصْوَبُ رَأْيًا مِمَّا يُنْحَلُ إِلَيْهِمْ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَظْهَرَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ مِثْلَمَا تَقُولُ، فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ بَعْضِ مَنْ يَقَعُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَيَذْكُرُهُمَا بِمَا لَا يُحْسِنُ، فَظَنَّ أَنَّ الْقَوْلَ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اُن میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو صاحب حیثیت ہیں اور وہ اس قبیح معاملہ کے حوالے سے اُن لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے۔ تو اُس شخص سے کہا جائے گا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے معزز افراد (یعنی سادات عظام) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ذریت کو اس بات سے بچا کے رکھا ہے کہ وہ اس بات کا انکار کریں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا گیا ہے۔ یہ حضرات (یعنی سادات عظام) حضرت ابوبکر کی فضیلت اور حضرت عمر کی فضیلت اور ان دونوں حضرات کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کے صحیح ہونے کے بارے میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں' یہ سب سے زیادہ پاکیزہ اور پاک وصاف ہیں' کسی بھی شخص کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس قبیح فعل کی نسبت ان حضرات کی طرف کرے' یہ حضرات ہمارے نزدیک اس سے بلند مرتبہ رکھتے ہیں اور اس سے زیادہ درست رائے رکھتے ہیں جو بعض کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ اور اگر اُن حضرات میں سے کوئی ایک فرد اُس چیز کو ظاہر کرتا ہے جس طرح کی بات آپ نے بیان کی ہے تو ہو

كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ كُلُّ مَنْ رَفَعَهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِالشَّرَفِ بِقَرَابَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِيَ بِالْعِلْمِ. فَعَلِمَ مَا لَهُ مِمَّا عَلَيْهِ. إِنَّمَا يُعَوَّلُ فِي هَذَا عَلَى أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ.

سکتا ہے کہ اُس نے یہ بات کسی ایسے فرد سے سنی ہو جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تنقید کرتا ہو اور اُس فرد نے اُن دونوں کا ذکر نامناسب طریقہ سے کیا ہو اور سننے والے نے یہ گمان کیا ہو کہ شاید حقیقت بھی یہی ہوگی، لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ بلند مرتبہ عطا کیا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خاندانی تعلق رکھتا ہو اور اُس کا علم سے بھی واسطہ ہو تو اُسے اس بارے میں تمام دلائل اور جوابی دلائل کا پتا ہوگا کہ اہلِ علم کے نزدیک جن کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

اہلِ بیت کا طرزِ عمل

وَالَّذِي عِنْدَنَا أَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الَّذِينَ عُنُوا بِالْعِلْمِ يُنْكِرُونَ عَلَى مَنْ يُنْكِرُ دَفْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بَلْ يَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِنَا فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى، وَيَرْوُونَ فِي ذَلِكَ الْأَخْبَارَ وَلَا يَرْضَوْنَ بِمَا يُنْكِرُهُ مَنْ جَهِلَ الْعِلْمَ وَجَهِلَ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

ہمارے نزدیک صورتِ حال یہ ہے کہ جن اہلِ بیت کا علم کے ساتھ واسطہ رہا ہے اُنہوں نے ہر ایسے فرد کا انکار کیا ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کا انکار کرتا ہے، بلکہ یہ اہلِ بیت تو یہی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن ہوئے ہیں، یہ حضرات اس بارے میں روایات نقل کرتے ہیں اور اُس فرد سے راضی نہیں ہوتے ہیں جو علم سے ناواقفیت کی وجہ سے اس بات کا انکار کرتا ہے اور جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت سے ناواقف ہے۔

تاریخ مدینہ سے متعلق کتاب

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِيشُ الدَّلِيلُ عَلَى مَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: هَذَا طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى يَرْوِي عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ حُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کی دلیل پیش کیجیے! تو میں یہ کہوں گا کہ طاہر بن یحییٰ نے اپنے والد یحییٰ بن حسین بن جعفر بن عبید اللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب کے

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، يَرْوِي عَنْهُ كِتَابًا أَلَّفَهُ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَشَرَفِهَا، ذَكَرَ فِي كِتَابِهِ فِي بَابِ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَصَفَ فِي الْكِتَابِ كَيْفَ دَفْنُهُمَا مَعَهُ، وَصَوَّرَهُ فِي الْكِتَابِ، صَوَّرَ الْبَيْتَ وَالْأَقْبُرَ الثَّلَاثَةَ. وَرَوَاهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَدَّمُ وَقَبْرُ أَبِي بَكْرٍ عِنْدَ رِجْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَبْرُ عُمَرَ عِنْدَ رِجْلِ أَبِي بَكْرٍ. فَصَوَّرَهُ يَحْيَى بْنُ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَسَمِعَهُ مِنْهُ النَّاسُ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، وَقَرَأَهُ طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى كَمَا سَمِعَهُ مِنْ أَبِيهِ، وَهُوَ كِتَابٌ مَشْهُورٌ

حوالے سے ایک کتاب نقل کی ہے جسے اُنہوں نے مدینہ منورہ کی فضیلت اور اُس کے شرف کے بارے میں تحریر کیا تھا' اُنہوں نے اس کتاب میں یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دفن ہوئے تھے اور اُنہوں نے اُس کتاب میں یہ صفت بیان کی ہے کہ ان دونوں حضرات کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کس طرح دفن کیا گیا ہے' اُنہوں نے اس کتاب میں اُس حجرے اور تینوں قبروں کو علامت بنا کر ذکر کیا ہے اور یہ بات اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی قبر (سرہانے کی طرف سے) سب سے آگے ہے' اُس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم ﷺ کے قدموں کے پاس ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قدموں کے پاس ہے۔ تو یحییٰ بن حسین نے اس کی شکل بنا کر دکھائی ہے' اُنہوں نے یہ بات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بہت سے لوگوں سے سنی ہے۔ طاہر بن یحییٰ نے یہ کتاب اپنے والد کے سامنے پڑھی بھی ہے جس طرح اُنہوں نے یہ اپنے والد سے سنی ہے اور یہ ایک مشہور کتاب ہے۔

1915- سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ جَعْفَرَ بْنَ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيَّ، إِمَامًا مِنْ أَئِمَّةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَأَحَدَ الْمُؤَذِّنِينَ فَحَدَّثَنِي بِهَذَا وَذَلِكَ أَنِّي رَأَيْتُ الْكِتَابَ مَعَهُ مُجَلَّدًا كَبِيرًا شَبِيهًا بِمِائَةِ وَرَقَةٍ، سَمِعَهُ مِنْ طَاهِرِ بْنِ يَحْيَى فِيهِ فَضْلُ الْمَدِينَةِ، وَفِي الْكِتَابِ بَابُ صِفَةِ دَفْنِ

میں نے ابوجعفر بن ادریس قزوینی سے سوال کیا' جو مسجد حرام کے ائمہ میں سے ایک امام تھے' یہ رمضان کے مہینہ میں قیام کے دوران کی بات ہے' وہ وہاں کے مؤذنوں میں سے بھی ایک تھے' اُنہوں نے مجھے یہ بات بتائی اور یہ بتایا کہ میں نے وہ کتاب دیکھی ہے اور وہ ایک بڑی جلد میں ہے جس میں تقریباً ایک سو صفحات ہیں' اُنہوں نے یہ کتاب طاہر بن یحییٰ سے سنی بھی ہے اُس میں مدینہ منورہ کی فضیلت کا ذکر ہے' اُس کتاب میں ایک بات ہے جس میں نبی

النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصِفَةُ قَبْرِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي قَالَ: حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي: يَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: هَذِهِ صِفَةُ الْقُبُورِ فِي صِفَةِ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيثِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَهُوَ مَخْطُوطٌ فِي الْكِتَابِ الَّذِي اَلَّفَهُ طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَى هَذَا النَّعْتِ فِي الْكِتَابِ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَهَذَا طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْ سَلَفِهِ وَعَنْ ذُرِّيَّتِهِ يَرْوُونَ مِثْلَ هَذَا وَيَرْسُمُونَهُ فِي كُتُبِهِمْ، وَلَا يُنْكِرُونَ شَرَفَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَنَحْنُ نَقْبَلُ مِنْ مِثْلِ هَؤُلَاءِ الذُّرِّيَّةِ الطَّيِّبَةِ الْمُبَارَكَةِ جَمِيعَ مَا اَتَوْا بِهِ مِنَ الْفَضَائِلِ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَهَلْ يَرْوِي اَكْثَرَ فَضَائِلِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اِلَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَوَلَدُهُ مِنْ بَعْدِهِ، يَأْخُذُهُ الْاَبْنَاءُ عَنِ الْآبَاءِ اِلَى وَقْتِنَا هَذَا، وَنَحْنُ نُجِلُّ اَهْلَ الْبَيْتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَنْ يُنْحَلَ اِلَيْهِمْ مَكْرُوهٌ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَوْ تَكْذِيبٌ لِدَلَائِلِهِمَا مَعَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن ہونے کی صفت' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر کی صفت بیان کی گئی ہے۔ میں نے ابوجعفر سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ طاہر بن یحییٰ نے ابویحییٰ بن حسین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی قبروں کے بارے میں بعض محدثین نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات نقل کی ہے اور پھر وہاں لکیریں بنائی گئی ہیں جو اُس کتاب میں ہیں جسے طاہر بن یحییٰ بن حسین نے تحریر کیا ہے اور اُس کتاب میں وہ لکیریں اس انداز میں بنائی گئی ہیں۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ طاہر بن یحییٰ' انہوں نے اپنے اسلاف سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت سے یہ بات روایت کی ہے اور اُنہوں نے اپنی کتابوں میں یہ بات تحریر کی ہے اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے شرف کا انکار بھی نہیں کیا' تو ہم اس پاکیزہ اور مبارک ذریت سے وہ چیزیں قبول کریں گے جو بھی انہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بارے میں نقل کی ہیں۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زیادہ تر فضائل تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کی اولاد نے اپنے آباؤ اجداد سے اس بارے میں روایات نقل کی ہیں جس کا سلسلہ ہمارے زمانہ تک جاری ہے' ہم اہل بیت کو اس بات سے بلندتر مانتے ہیں کہ اُن کی طرف یہ بات منسوب کی جائے کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو ناپسند کرتے تھے' یا اس بات کا انکار کرتے تھے کہ یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ دفن ہوئے ہیں۔

امام جعفر صادق کا واقعہ

1916- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَنْبَأَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي: ابْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ أَبِي لِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّ جَارًا لِي يَزْعُمُ أَنَّكَ تَتَبَرَّأُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: بَرِئَ اللّٰهُ مِنْ جَارِكَ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَنْفَعَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَرَابَتِي مِنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَقَدِ اشْتَكَيْتُ شَكَاةً فَأَوْصَيْتُ إِلَى خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہیر بن معاویہ بیان کرتے ہیں:

میرے والد نے امام جعفر صادق سے کہا: میرا ایک پڑوسی یہ کہتا ہے کہ آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ تو امام جعفر صادق نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے پڑوسی سے برأت کا اظہار کرے! میں تو یہ اُمید رکھتا ہوں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرے خاندانی تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا' میں ایک مرتبہ بیمار ہو گیا تھا تو میں نے اپنے ماموں عبدالرحمٰن بن قاسم کو وصیت کی تھی (جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں)۔

امام باقر اور امام جعفر صادق کا جواب

1917- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا: يَا سَالِمُ، تَوَلَّهُمَا وَابْرَأْ مِنْ عَدُوِّهِمَا فَإِنَّهُمَا كَانَا إِمَامَيْ هُدًى.

قَالَ ابْنُ فُضَيْلٍ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ لِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن ابوحفصہ بیان کرتے ہیں:

میں نے امام باقر اور امام جعفر صادق سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے یہی فرمایا: اے سالم! تم ان دونوں حضرات سے محبت رکھنا اور ان کے دشمن سے لاتعلقی کا اظہار کرنا کیونکہ یہ دونوں ہدایت کے امام ہیں۔

ابن فضیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: سالم نے یہ بات بتائی

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: يَا سَالِمُ أَيَسُبُّ الرَّجُلُ جَدَّهُ، أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ جَدِّي لَا تَنَالُنِي شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَتَوَلَّاهُمَا وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِمَا

ہے کہ امام جعفر صادق نے مجھ سے فرمایا: اے سالم! کیا کوئی اپنے جدامجد کو بُرا کہہ سکتا ہے! حضرت ابوبکر میرے جدامجد ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں ان دونوں حضرات سے محبت نہ رکھتا ہوں اور ان کے دشمن سے برأت کا اظہار نہ کرتا ہوں۔

امام جعفر صادق کے کلمات

1918- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَأُرَاهُ قَالَ: مِنْ أَجْلِي: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَتَوَلَّاهُمَا. اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ فِي نَفْسِي سِوَى هَذَا فَلَا تُنِلْنِي شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن ابوحفصہ بیان کرتے ہیں:

میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن کی عیادت کرنے کیلئے گیا تھا' وہ اُس وقت بیمار تھے' میرا خیال ہے کہ میری وجہ سے اُنہوں نے یہ الفاظ کہے: اے اللہ! میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے محبت رکھتا ہوں اور اُنہیں دوست رکھتا ہوں' اے اللہ! اگر میرے من میں اس کے علاوہ کچھ اور ہو تو تُو مجھے قیامت کے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ کرنا۔

امام باقر کا فرمان

1919- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الدِّهْقَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن حکیم بن جبیر نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں ایک محفل میں موجود تھا جس میں کچھ شیعہ حضرات بھی موجود تھے' اُن میں سے کسی نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ

مَجْلِسٍ فِيهِ رَهْطٌ مِنَ الشِّيعَةِ. فَعَابَ بَعْضُهُمْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. فَقُلْتُ: عَلَى مَنْ يَقُولُ هَذَا لَعْنَةُ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَخَذْنَاهُ. قَالَ: فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ. فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ قَالَ: وَمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِمَا؟ فَقُلْتُ: يُعِلُّونَهُمَا. فَقَالَ: إِنَّمَا يَقُولُ ذَلِكَ فِيهِمَا الْمُرَّاقُ. تَوَلَّهُمَا مِثْلَ مَا تَتَوَلَّى بِهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عنہما پر تنقید کی تو میں نے کہا: یہ شخص کس بنیاد پر یہ باتیں کہہ رہا ہے' اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: ہم نے یہ باتیں امام ابوجعفر (یعنی امام باقر) سے حاصل کی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات امام باقر سے ہوئی تو میں نے کہا: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ان دونوں کے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ ان پر تنقید کر رہے ہیں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ان دونوں پر تنقید (دین سے) خارج ہونے والا شخص ہی کرے گا' تم ان دونوں کے ساتھ اُسی طرح محبت رکھنا جس طرح تم امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب کے ساتھ محبت رکھتے ہو۔

امام زید بن علی کا فرمان

1920- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: الْبَرَاءَةُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْبَرَاءَةُ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَعَنْ مِثْلِ هَؤُلَاءِ السَّادَةِ الْكِرَامِ الْأَتْقِيَاءِ الْعُلَمَاءِ الْعُقَلَاءِ الَّذِينَ قَدْ فَقَّهَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدِّينِ وَعَلِمُوا الْحَلَالَ مِنَ الْحَرَامِ وَعَلِمُوا فَضْلَ الصَّحَابَةِ فَلْيُؤْخَذِ الْعِلْمُ عَنْ مِثْلِ هَؤُلَاءِ،

ہاشم بن برید نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام زید بن علی بن حسین کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے لاتعلقی کا اظہار حضرت علی سے لاتعلقی کے اظہار کی مانند ہے''۔

امام آجری فرماتے ہیں: ان جیسے معزز سادات جو پرہیزگار ہیں' عالم ہیں' سمجھدار ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ بوجھ عطا کی' یہ لوگ حرام کے مقابلہ میں حلال کا علم رکھتے ہیں اور صحابہ کرام کی فضیلت سے واقف ہیں تو ان جیسے حضرات سے علم حاصل کیا جائے گا' اس شخص سے علم حاصل نہیں کیا جائے گا جو علم سے ناواقف ہو' بلکہ جب کسی ایسے شخص (یعنی کسی سیّد) سے کوئی ایسی بات سنی جائے جو اچھی نہ ہو تو اُسے روک دیا جائے گا' وعظ و نصیحت کی جائے گی' اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی جائے گی اور اُس سے کہا جائے گا: ہمارے

لَيْسَ يُؤْخَذُ عَمَّنْ جَهِلَ الْعِلْمَ، بَلْ إِذَا سَمِعَ مِنْهُ مَا لَا يُحْسِنُ وَقَفَ عَلَى ذَلِكَ وَوَعَظَ، وَرُفِقَ بِهِ وَقِيلَ لَهُ: أَنْتَ وَسَلَفُكَ أَجَلُّ عِنْدَنَا مِنْ أَنْ نَظُنَّ بِكَ أَنَّكَ تَجْهَلُ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَوْ تُنْكِرُ دَفْنَهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقَالُ لَهُ: أَنْتَ لَمْ تَأْخُذْ هَذَا الَّذِي تُنْكِرُهُ مِنْ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ سَلَفِكَ الصَّالِحِ. إِنَّمَا أَخَذْتَهُ مِنْ صِنْفٍ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَتَوَلَّوْنَكُمْ، يُسَمَّوْنَ: الرَّافِضَةَ، الَّذِي رَوَى جَدُّكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: تَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى بِضْعٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، شَرُّهُمْ قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ حُبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُخَالِفُونَ أَعْمَالَنَا

نزدیک آپ اور آپ کے اسلاف اس سے بلند حیثیت رکھتے ہیں کہ ہم آپ کے بارے میں یہ گمان کریں کہ آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت سے واقف نہیں ہوں گے یا اُن کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کا آپ انکار کریں گے' ایسے شخص سے یہ کہا جائے گا: آپ نے یہ چیز' یعنی جو آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا انکار کر رہے ہیں' آپ نے یہ چیز کسی ایسے فرد سے حاصل نہیں کی جس کا تعلق آپ کے نیک اسلاف سے ہو' بلکہ آپ نے یہ بات ایک ایسے گروہ سے حاصل کی ہے جو اس بات کے دعویدار ہیں کہ وہ آپ سے محبت رکھتے ہیں' ان کا نام ''روافض'' ہے' آپ کے جدامجد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: یہ اُمت ستر سے کچھ زیادہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور ان میں سب سے بُرے لوگ وہ ہوں گے جو ہماری' یعنی اہلِ بیت کی محبت کے دعویدار ہوں گے اور وہ ہمارے اعمال کے برخلاف (عمل کرتے) ہوں گے۔

1921- وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ وَيُقَالُ لَهُ: نَحْنُ نُجِلُّكَ عَنْ مَذَاهِبِ هَؤُلَاءِ وَنَرْغَبُ بِشَرَفِكَ عَنْ مَذَاهِبِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ قَدْ خُطِئَ بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ وَلَعِبَتْ بِهِمُ الشَّيَاطِينُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ بات نقل کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہو گی جن کا نام رافضہ ہو گا' وہ اسلام کو پرے کر دیں گے۔ (اُس سیّد) سے یہ کہا جائے گا: ہم ایسے لوگوں کے مسلک سے آپ کو جلیل القدر (یعنی بلند و بالا) سمجھتے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ایسے لوگوں کے مسلک سے الگ رہیں جو لوگ حق کے راستہ سے بھٹک گئے اور شیاطین اُن کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں۔

اہلِ بیت سے محبت کا زبانی دعویٰ

1922- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَفْتَرِقُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰى بِضْعٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً شَرُّهُمْ قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ حُبَّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُخَالِفُونَ اَعْمَالَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حبیب بن ابوثابت، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

یہ اُمت ستر سے زیادہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور اُن میں سب سے زیادہ بُرے وہ لوگ ہوں گے جو ہماری یعنی اہلِ بیت کی محبت کا دعویٰ کریں گے اور ہمارے طرزِ عمل کے برخلاف کریں گے۔

حسن بن حسن کا قول

1923- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَسَنَ بْنَ حَسَنٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنَ الرَّافِضَةِ: وَاللهِ لَئِنْ اَمْكَنَ اللهُ مِنْكُمْ لَتُقَطَّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ وَلَا يُقْبَلُ مِنْكُمْ تَوْبَةٌ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضیل بن مرزوق بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بن حسن کو ایک رافضی شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس چیز پر برقرار رکھا تو تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول نہیں کرے گا۔

وَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَرَقَتْ عَلَيْنَا الرَّافِضَةُ كَمَا مَرَقَتِ الْحَرُورِيَّةُ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں یہ بھی کہتے ہوئے سنا ہے: رافضیوں نے ہمارے خلاف اُسی طرح خروج کیا ہے جس طرح حروریوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص اہلِ بیت کی یہ بات سنے گا

فَمَنْ سَمِعَ هَذَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ اتَّبَعَ سَلَفَهُ الصَّالِحَ وَشَنِئَ مَذَاهِبَ الرَّافِضَةِ الَّذِينَ لَا عَقْلَ لَهُمْ وَلَا دِينَ

وہ اپنے سلف صالحین کی پیروی کرے گا اور رافضیوں کے مسلک کو خراب قرار دے گا جنہیں عقل حاصل نہیں ہے اور جن کا کوئی دین نہیں ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ لَهُمْ: إِذَا مِتُّ وَفَرَغْتُمْ مِنْ جَهَازِي فَاحْمِلُونِي حَتَّى تَقِفُوا بِبَابِ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِفُوا بِالْبَابِ وَقُولُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَإِنْ أُذِنَ لَكُمْ وَفُتِحَ الْبَابُ، وَكَانَ الْبَابُ مُغْلَقًا، فَأَدْخِلُونِي فَادْفِنُونِي، وَإِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَكُمْ فَأَخْرِجُونِي إِلَى الْبَقِيعِ وَادْفِنُونِي. فَفَعَلُوا فَلَمَّا وَقَفُوا بِالْبَابِ وَقَالُوا هَذَا: سَقَطَ الْقُفْلُ وَانْفَتَحَ الْبَابُ، وَسُمِعَ هَاتِفٌ مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ: أَدْخِلُوا الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ فَإِنَّ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ مُشْتَاقٌ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے کہ جب اُن کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے لوگوں سے فرمایا: جب میں مر جاؤں اور تم لوگ میری میت کو تیار کر دو تو مجھے اُٹھا کر اُس گھر کے دروازے پر لے جا کر ٹھہر جانا جس میں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک موجود ہے' تم اُس کے دروازے پر ٹھہرنا اور یہ کہنا: یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو! یہ ابوبکر اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے۔ اگر نبی اکرم ﷺ تمہیں اجازت دے دیں اور دروازہ کھول دیں' (راوی کہتے ہیں: وہ دروازہ بند ہوتا تھا) تو تم لوگ مجھے اندر لے جانا اور مجھے وہاں دفن کر دینا اور اگر وہ تمہیں اجازت نہ دیں تو تم مجھے جنت البقیع میں لے جا کر وہاں مجھے دفن کر دینا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا' جب وہ دروازہ پر ٹھہرے اور اُنہوں نے یہ بات کہی تو اُس کا قفل گر گیا اور دروازہ کھل گیا اور گھر کے اندر سے کسی ہاتف غیبی نے یہ کہا: حبیب کو حبیب کے ساتھ ملا دو کیونکہ حبیب اپنے حبیب کا مشتاق ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیت

وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَمَّا قَتَلَهُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى أَبِي لُؤْلُؤَةَ أَوْصَى الْخَلِيفَةُ بَعْدَهُ بِمَا أَرَادَ. قَالَ لِابْنِهِ عَبْدِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب ابولؤلؤہ نے اُنہیں زخمی کیا' اللہ تعالیٰ ابولؤلؤہ پر لعنت کرے! تو اُنہوں نے اپنے بعد خلیفہ کے بارے میں وصیت کر

اللهِ: يَا عَبْدَ اللهِ ائْتِ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ، فَقُلْ لَهَا: إِنَّ عُمَرَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ: أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ بِأَمِيرٍ، وَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَإِنْ أَذِنَتْ فَادْفِنُونِي مَعَهُمَا، وَإِنْ أَبَتْ فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، فَأَتَاهَا عَبْدُ اللهِ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: إِنَّ عُمَرَ يَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَدَّخِرُ ذَاكَ الْمَكَانَ لِنَفْسِي وَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي، ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا أَقْبَلَ، قَالَ عُمَرُ: أَقْعِدُونِي ثُمَّ قَالَ: مَا وَرَاءَكَ؟ قَالَ: قَدْ أَذِنَ لَكَ، قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ مَا شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ، فَإِذَا أَنَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ قُولُوا: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ فَإِنْ أَذِنَتْ فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ

دی‘ اُنہوں نے اپنے صاحبزادے عبداللہ سے فرمایا: اے عبداللہ! تم اُم المؤمنین سیدہ عائشہ کے پاس جانا اور اُن سے گزارش کرنا کہ عمر آپ کو سلام کہہ رہا ہے‘ تم نے یہ نہیں کہنا کہ امیرالمؤمنین کہہ رہے ہیں‘ کیونکہ اب میں اہلِ ایمان کا امیر نہیں رہا‘ اور تم یہ کہنا کہ وہ یہ اجازت مانگ رہا ہے کہ اُسے اُس کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے‘ اگر وہ اجازت دے دیں تو تم مجھے اُن دونوں حضرات کے ساتھ دفن کر دینا‘ اگر وہ نہ مانیں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان لے جانا۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ‘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں‘ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عمر نے یہ اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اُس جگہ کو اپنے لیے سنبھال کر رکھا ہوا تھا لیکن آج میں اُن کیلئے اپنی ذات پر ایثار کرتی ہوں۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ واپس آئے‘ جب وہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھا دو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا بنا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: اُنہوں نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! میرے نزدیک اُس جگہ دفن ہونے سے زیادہ اہم اور کوئی چیز نہیں تھی‘ جب میرا انتقال ہو جائے تو تم میری میت کو اُٹھا کر لے جانا اور یہ کہنا کہ عمر اجازت مانگ رہا ہے‘ اگر سیدہ عائشہ اجازت دے دیں تو تم مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان کی طرف لے جانا۔

1924- أَنْبَأَنَا بِهَذَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنُ شَاهِينَ اَبُو بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَاللَّفْظُ. لِخَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَذَكَرَ قِصَّةَ مَقْتَلِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَوَصِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ائْتِ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

عمرو بن میمون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ ذکر کیا ہے اور اُن کی وصیت ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: اے عبداللہ! تم اُم المؤمنین کے پاس جانا..... اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: جَمِيعُ مَا ذَكَرْتُهُ مِنَ الْاَخْبَارِ يُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا. يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ دَفْنِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَعَ مَا اَوْقَعَ اللهُ الْكَرِيمُ صِحَّةَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ. وَاطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ الْقُلُوبُ وَسَكَنَتْ اِلَيْهِ النُّفُوسُ. وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ. وَسَنَاْتِي بِزِيَادَاتٍ عَلَى ذَلِكَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جتنی بھی روایات ذکر کی ہیں وہ سب ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اور اس بات کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا گیا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا صحیح ہونا اہلِ ایمان کے دلوں میں ڈال دیا ہے اور لوگوں کے دل اس حوالے سے مطمئن ہیں اور یہ چیز لوگوں کے نفوس میں پختہ ہو چکی ہے' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہوتی ہے۔ اب ہم اس بارے میں مزید کچھ چیزیں بیان کریں گے۔

سب سے پہلے کس کیلئے زمین شق ہوگی؟

1925- اَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْهُ ثُمَّ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ثُمَّ اَهْلُ الْبَقِيعِ يُبْعَثُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"(قیامت کے دن) میں وہ پہلا فرد ہوں گا جس کیلئے زمین کو چیرا جائے گا (جو اپنی قبر سے باہر آئے گا) پھر ابوبکر ہوگا' پھر عمر ہوگا'

مَعِي ثُمَّ اَهْلُ مَكَّةَ ثُمَّ اُحْشَرُ بَيْنَ اَهْلِ الْحَرَمَيْنِ

پھر اہلِ بقیع کو میرے ساتھ اُٹھایا جائے گا' پھر اہلِ مکہ کو اور پھر اہلِ حرمین کے درمیان مجھے اُٹھایا جائے گا''۔

''ہمیں اسی طرح دوبارہ زندہ کیا جائے گا''

1926- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ وَهَذَا لَفْظُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَاَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ:

هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں طرف تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں طرف تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن ہمیں اسی طرح اُٹھایا جائے گا''۔

بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصِفَةِ قَبْرِ اَبِي بَكْرٍ وَصِفَةِ قَبْرِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی صفت' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر کی صفت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کی صفت کا بیان

1927- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى فَقُلْتُ: يَا اُمَّهْ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن عثمان بن ہانی نے قاسم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے اُم المؤمنین! آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے سامنے سے پردہ ہٹائیے۔ اُنہوں نے میرے لیے پردہ ہٹایا تو تین قبریں تھیں جو نہ زیادہ اونچی تھیں اور نہ ہی بالکل زمین کے ساتھ ملی

1926- رواہ الترمذی:3670، وابن ماجہ:99، والحاکم 3/68۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ أَقْبُرٍ لَا مُشْرِفَةٌ وَلَا لَاطِئَةٌ، مَبْطُوحَةٌ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمًا وَأَبَا بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ، وَعُمَرَ عِنْدَ رِجْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَوَصَفَ لِي عَمْرٌو قُبُورَهُمْ كَمَا وَصَفَهَا لَهُ الْقَاسِمُ، وَوَصَفَهَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ هَذِهِ الصُّورَةَ

ہوئی تھیں، اُن پر سرخ رنگ کی مٹی موجود تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر سب سے آگے ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے قریب ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کے قریب ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن عثمان بن ہانی نامی راوی نے ان حضرات کی قبریں اسی طرح بیان کی ہیں جس طرح قاسم نے اُن کے سامنے بیان کیا تھا اور احمد بن صالح نے اُس کی شکل اسی طرح بیان کی ہے۔

1928- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَيَّاطُ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ الْبُهْلُولِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: يَا أُمَّهْ، اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ أَقْبُرٍ لَا مُشْرِفَةٌ وَلَا لَاطِئَةٌ، مَبْطُوحَةٌ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمًا وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَرِجْلَاهُ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ رِجْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن عثمان بن ہانی بیان کرتے ہیں:

قاسم نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا: اے اُم المؤمنین! آپ میرے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں کی قبروں سے پردہ ہٹائیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے میرے لیے تین قبروں سے پردہ ہٹایا جو نہ زیادہ اونچی تھیں اور نہ ہی زمین کے ساتھ ملی ہوئی تھیں، اُن پر سرخ مٹی موجود تھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کو دیکھا کہ وہ آگے ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے پاس تھی اور اُن کے پاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے مدمقابل تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کے پاس تھی۔

وَسَلَّمَ،

وَخَطَّهُ ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ فِي كِتَابِ ابْنِ مَخْلَدٍ الْخُطَطَ كَمَا اَخُطُّهَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ابن ابوفدیک نامی راوی نے ابن مخلد کی کتاب میں لکیر لگا کر اُس کا نقشہ یوں بنایا ہے۔

1929- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، اَيْضًا، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيَّ يَقُولُ: كَتَبَ اَهْلُ الْبَصْرَةِ يَسْاَلُونَ مُصْعَبًا يَعْنِي: الزُّبَيْرِيَّ عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّا قَدِ اخْتَلَفْنَا؟۔ فَقَالَ مُصْعَبٌ: قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰكَذَا،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق حربی بیان کرتے ہیں:

اہلِ بصرہ نے مصعب زبیری سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے بارے میں دریافت کیا کہ ہمارے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' تو مصعب نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں اس طرح ہیں۔

وَمَثَّلَهُ اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ الْاَقْبُرُ هٰكَذَا،

ابراہیم حربی نے اُس گھر کی شکل بنا کر دکھائی ہے جس میں یہ قبریں اس طرح موجود ہیں۔

قَالَ اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ: رِجْلَا عُمَرَ تَحْتَ الْجِدَارِ

ابراہیم حربی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاؤں دیوار کے نیچے ہیں۔

قبرِ مبارک پر سلام پیش کرنا

1930- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى اِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيِّ كِتَابَ الْمَنَاسِكِ؛ قَالَ: فَتُوَلِّي ظَهْرَكَ الْقِبْلَةَ وَتَسْتَقْبِلُ وَسَطَهُ، وَتَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَذَكَرَ السَّلَامَ وَالدُّعَاءَ، قَالَ: ثُمَّ تَتَقَدَّمُ عَلَى يَسَارِكَ قَلِيلًا وَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا

ابن مخلد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم حربی کے سامنے کتاب "المناسک" پڑھی' اُس میں مصنف فرماتے ہیں: تم اپنی پشت قبلہ کی طرف کرلو اور اپنا رُخ اُس حجرہ کے درمیان کی طرف کرلو اور یہ کہو: اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں! پھر اُنہوں نے سلام اور دعا کے کلمات کا ذکر کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے: پھر تم اپنے بائیں طرف ہو کر تھوڑا سا آگے بڑھو اور یہ کہو: اے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر! آپ پر سلام ہو! اُس کے بعد

بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

1931- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ زَكَرِيَّا أَبُو حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ إِلَى الْقَبْرِ، فَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ فَرُفِعَ حَتَّى لَا يُصَلِّيَ فِيهِ النَّاسُ. فَلَمَّا هُدِمَ بَدَتْ قَدَمٌ بِسَاقٍ وَرُكْبَةٍ؛ قَالَ: فَفَزِعَ مِنْ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَأَتَاهُ عُرْوَةُ فَقَالَ: هَذَا سَاقُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرُكْبَتُهُ. فَسُرِّيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

پہلے لوگ قبر کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر لیتے تھے تو عمر بن عبدالعزیز کے حکم کے تحت اُس جگہ کو بلند کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ اُس جگہ پر کوئی نماز ادا نہیں کرتا تھا' پھر جب (دیوار گری) تو ایک پنڈلی اور ایک گھٹنا نمایاں ہوئے تو عمر بن عبدالعزیز اس بات سے ڈر گئے' عروہ اُن کے پاس آئے اور بولے: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پنڈلی اور اُن کا گھٹنا ہے' تو اس سے عمر بن عبدالعزیز کو اطمینان ہوا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَفِيهِ رِوَايَةٌ أُخْرَى بِصِفَةٍ غَيْرِ هَذِهِ الصِّفَةِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس بارے میں بعض دیگر روایات ہیں جن میں قبروں کی ترتیب مختلف طور پر منقول ہے۔

1932- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ قَالَ: كَتَبَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ أَنِ اشْتَرِ مَسْجِدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں:

ولید بن عبدالملک نے حضرت عمر بن العزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں کو گرانے لگا ہوں (تاکہ تعمیر نو ہو)۔ ولید بن عبدالملک نے اُس جگہ کے مالکان سے وہ جگہ خریدی تھی اور انہیں اُس کی قیمت کی

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجُرَاتِهِ، وَقَدْ كَانَ اشْتَرَاهَا مِنْ أَهْلِهَا وَأَرْغَبَهُمْ فِي ثَمَنِهَا، وَكَانَ الْوَلِيدُ هُوَ الَّذِي بَنَى مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدَ مَكَّةَ وَمَسْجِدَ دِمَشْقَ وَمَسْجِدَ مِصْرَ، وَأَنْ تَبْنِيَ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَتَّى قَعَدَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَقَعَدْتُ مَعَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَدْمِ الْحُجُرَاتِ فَمَا رَأَيْتُ بَاكِيًا وَلَا بَاكِيَةً أَكْثَرَ مِنْ يَوْمَئِذٍ جَزَعًا. حَيْثُ كُسِرَتْ حُجُرَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَنَاهُ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ الْبَيْتَ عَلَى الْأَقْبُرِ فَكَسَرَ الْبَيْتَ الْأَوَّلَ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ فَظَهَرَتِ الْقُبُورُ الثَّلَاثَةُ. وَكَانَ الرَّمْلُ الَّذِي عَلَيْهِ قَدِ انْهَارَ عَلَيْهَا. فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَقُومَ فَيُسَوِّيَهَا وَيَضَعُونَ الْبِنَاءَ. قَالَ رَجَاءٌ: فَقُلْتُ لَهُ: أَصْلَحَ اللهُ الْأَمِيرَ؛ إِنَّكَ إِنْ قُمْتَ قَامَ النَّاسُ مَعَكَ فَوَطِئُوا الْأَقْبُرَ. فَلَوْ أَمَرْتَ رَجُلًا أَنْ يُصْلِحَهَا. وَرَجَوْتُ أَنْ يَأْمُرَنِي بِذَلِكَ فَقَالَ: يَا مُزَاحِمُ قُمْ فَأَصْلِحْهَا؛ قَالَ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ: فَكَانَ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَدَّمُ، وَقَبْرُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَلْفَ رَأْسِهِ عِنْدَ

ترغیب دی تھی۔ ولید وہ شخص ہے جس نے مسجد نبوی کی تعمیر نو کی' مسجد مکہ کی تعمیر نو کی' مسجد دمشق کی تعمیر نو کی' مسجد مصر کی تعمیر نو کی' اُس کی یہ خواہش تھی کہ وہ مسجد نبوی کی تعمیر نو کرے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ آئے اور مسجد کے ایک کونے میں آ کر بیٹھ گئے' اُن کے ساتھ میں بھی بیٹھ گیا' پھر اُنہوں نے حکم دیا کہ حجروں کو منہدم کر دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُس دن سے زیادہ رونے والے مردوں اور خواتین کو نہیں دیکھا جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں کو منہدم کیا گیا' وہاں کی تعمیر نو کرتے ہوئے اُس نے یہ ارادہ کیا کہ تینوں قبروں کے اوپر ایک گھر بنا دیا جائے' اُس نے پہلے والے گھر کو توڑنا شروع کیا جو پہلے قبروں پر موجود تھا تو تین قبریں سامنے آئیں جن پر ریت موجود تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اُٹھ کر اُس کو برابر کریں اور اینٹیں رکھ دیں۔ رجاء نے کہا: تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کو ٹھیک رکھے! اگر آپ اُٹھے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور قبروں پر پاؤں دے دیں گے' اگر آپ کسی شخص کو ہدایت کریں کہ وہ ان کو ٹھیک کر دے تو یہ مناسب ہوگا۔ مجھے یہ توقع تھی کہ خلیفہ صاحب مجھے اس بات کا حکم دیں گے' اُنہوں نے فرمایا: اے مزاحم! تم اُٹھو اور اُن کو ٹھیک کر دو۔ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سب سے آگے تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے وسط کے مقابلہ میں پیچھے تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی پیچھے تھی' اُن کا سر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وسط کے مدمقابل تھا۔

وَسَطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، رَأْسُهُ عِنْدَ وَسَطِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

1933- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْخَيَّاطِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ بُهْلُولٍ يَعْنِي: إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى ابْنِ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنَيْمُ بْنُ بِسْطَامٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْتَفِعًا نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِ أَصَابِعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءُ إِلَى الْحُمْرَةِ مَا هِيَ، وَرَأَيْتُ قَبْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَاءَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ، وَرَأَيْتُ قَبْرَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَاءَ قَبْرِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَسْفَلَ مِنْهُ، وَوَصَفَهُ ابْنُ مَخْلَدٍ فِي الْحَدِيثِ بِالْخُطَطِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

غنیم بن بسطام مدینی بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو دیکھا تھا' جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ آئے تھے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو دیکھا کہ وہ تقریباً چار انگل بلند تھی اور اُس پر سرخ رنگ کی کنکریاں تھیں' میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے پیچھے تھی اور اُس سے ذرا نیچے تھی اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر سے پیچھے تھی اور اُس سے ذرا نیچے تھی۔ ابن مخلد نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس طرح لکیریں بنا کے دکھایا ہے۔

هَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَهَذَا عَلَى مَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ فِي كِتَابِهِ، فَقَدِ اتَّفَقَتِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا عَلَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَدْفُونَانِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ چیز ہے جسے یحییٰ بن حسین نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے' تو یہ تمام روایات اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوئے ہیں' تو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. وَفِيمَا ذَكَرْتُهُ مَقْنَعٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى، وَبِهِ الثِّقَةُ

نازل کرے! جو نبی ہیں اور اُن کی آل پر بھی نازل کرے! میں نے جو کچھ نقل کیا ہے وہ کافی ہے اگر اللہ نے چاہا اور اُسی پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَجَمِيعَ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَضَّلَهُنَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوَّلُهُنَّ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا فَضْلَهَا، وَبَعْدَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا شَرَفُهَا عَظِيمٌ، وَخَطَرُهَا جَلِيلٌ،

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج' اہلِ ایمان کی مائیں ہیں' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اُنہیں فضیلت عطا کی ہے۔ ازواجِ مطہرات میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں' جن کی فضیلت کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور اُن کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں' جن کا مرتبہ عظیم ہے اور مقام جلیل القدر ہے۔

سیدہ عائشہ کا تذکرہ اہتمام سے کیوں؟

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَلِمَ صَارَ الشُّيُوخُ يَذْكُرُونَ فَضَائِلَ عَائِشَةَ دُونَ سَائِرِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهَا، أَعْنِي: بَعْدَ خَدِيجَةَ وَبَعْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسا کیوں ہے کہ مشائخ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل اہتمام سے ذکر کرتے ہیں اور دیگر ازواجِ مطہرات کے فضائل نقل نہیں کرتے ہیں جو ان کے بعد ہیں' یعنی سیدہ خدیجہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ جو ازواج ہیں۔

قِيلَ لَهُ: لَمَّا أَنْ حَسَدَهَا قَوْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهَا بِمَا قَدْ بَرَّأَهَا اللهُ

اُس سے یہ کہا جائے گا: اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں بھی منافقین کے کچھ افراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسد کرتے تھے اور اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر' وہ

تَعَالَى مِنْهُ وَأَنْزَلَ فِيهِ الْقُرْآنَ وَأَكْذَبَ فِيهِ مِنْ رَمَاهَا بِبَاطِلِهِ. فَسَرَّ اللَّهُ الْكَرِيمُ بِهِ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَقَرَّ بِهِ أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَسْخَنَ بِهِ أَعْيُنَ الْمُنَافِقِينَ، عِنْدَ ذَلِكَ عُنِيَ الْعُلَمَاءُ بِذِكْرِ فَضَائِلِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رُوِيَ أَنَّهُ قِيلَ لِعَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: إِنَّكِ لَسْتِ لَهُ بِأُمٍّ فَقَالَتْ: صَدَقَ أَنَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَسْتُ بِأُمِّ الْمُنَافِقِينَ

الزام لگایا تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کا حکم نازل کیا اور اس بارے میں قرآن کا حکم نازل کیا اور جس شخص نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹا الزام لگایا تھا اُس کو جھوٹا قرار دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح سے اپنے رسول ﷺ کو خوشی عطا کی اور اس کے ذریعہ اہلِ ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی کیں اور منافقین کی آنکھوں کو گرم کیا' اسی وجہ سے علماء اہتمام کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ذکر کرتے ہیں کیونکہ وہ دنیا اور آخرت میں نبی اکرم ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں۔ یہ روایت منقول ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: ایک شخص یہ کہتا ہے کہ آپ اُس کی ماں نہیں ہیں۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ ٹھیک کہتا ہے' میں اہلِ ایمان کی ماں ہوں' میں منافقین کی ماں نہیں ہوں۔

بعض فقہاء کا قول

وَبَلَغَنِي عَنْ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلَيْنِ حَلَفَا بِالطَّلَاقِ. حَلَفَ أَحَدُهُمَا أَنَّ عَائِشَةَ أُمُّهُ. وَحَلَفَ الْآخَرُ أَنَّهَا لَيْسَتْ بِأُمِّهِ فَقَالَ: كِلَاهُمَا لَمْ يَحْنَثْ. فَقِيلَ لَهُ: كَيْفَ هَذَا؟۔ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَحْنَثَ أَحَدُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي حَلَفَ أَنَّهَا أُمُّهُ هُوَ مُؤْمِنٌ لَمْ يَحْنَثْ، وَالَّذِي حَلَفَ إِنَّهَا لَيْسَتْ أُمَّهُ هُوَ مُنَافِقٌ لَمْ يَحْنَثْ.

(مصنف فرماتے ہیں:) بعض متقدمین فقہاء کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اُن سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو طلاق کی قسم اُٹھا لیتے ہیں' اُن میں سے ایک یہ حلف اُٹھاتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس کی ماں ہیں' اور دوسرا شخص یہ حلف اُٹھاتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس کی ماں نہیں ہیں۔ تو اُس فقیہ نے جواب دیا: وہ دونوں حانث نہیں ہوں گے۔ اُن سے کہا گیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے' اُن دونوں میں سے کسی ایک کا حانث ہونا ضروری ہے۔ تو اُس فقیہ نے کہا: جس شخص نے یہ حلف اُٹھایا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس کی ماں ہیں وہ شخص مؤمن ہے تو وہ حانث نہیں ہوگا اور جس شخص نے یہ حلف اُٹھایا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس کی ماں نہیں ہیں تو وہ منافق ہوگا تو وہ بھی حانث نہیں ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يَشْنَأُ عَائِشَةَ حَبِيبَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّيِّبَةَ الْمُبَرَّأَةَ الصِّدِّيقَةَ ابْنَةَ الصِّدِّيقِ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعَنْ أَبِيهَا خَلِيفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' اُس شخص کے حوالے سے' جو نبی اکرم ﷺ کی محبوب' پاکیزہ' بَری اور صدیقہ بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تنقید کرتا ہے' وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور اُم المؤمنین ہیں' اللہ تعالیٰ اُن سے اور اُن کے والد سے راضی ہو' جو اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: نبی اکرم ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنا

1934- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرَى رَجُلًا يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتایا: میں نے تمہیں دو مرتبہ خواب میں دیکھا' میں نے دیکھا کہ ایک شخص (یعنی فرشتہ) تمہاری تصویر ریشم کے کپڑے میں رکھ کر لایا ہے اور یہ کہہ رہا ہے: یہ آپ کی اہلیہ ہیں' آپ اس کپڑے کو ہٹائیں۔ جب میں نے ہٹایا تو وہ تمہاری تصویر تھی۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا۔

حکمِ خداوندی کے تحت' سیدہ عائشہ سے شادی

1935- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1934- رواه البخاري: 5078، ومسلم: 2438.

1935- انظر السابق.

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي: ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

أُتِيتُ بِجَارِيَةٍ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ بَعْدَ وَفَاةِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُمْضِهِ.

''خدیجہ کے انتقال کے بعد ریشم کے ایک کپڑے میں ایک لڑکی کی تصویر میرے پاس لائی گئی تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا''۔

قَالَ: ثُمَّ أُتِيتُ بِجَارِيَةٍ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَكَشَفْتُهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنَّ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُمْضِهِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ریشم کے کپڑے میں ایک لڑکی (کی تصویر) لائی گئی' میں نے اُس کپڑے کو ہٹایا تو اُس میں تم تھیں' میں نے سوچا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا۔

قَالَ: ثُمَّ أُتِيتُ بِجَارِيَةٍ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَكَشَفْتُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُمْضِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایک لڑکی کی تصویر ریشم کے کپڑے میں لائی گئی' میں نے اُس کپڑے کو ہٹایا تو اُس میں تم تھیں' میں نے سوچا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا۔ (یعنی روایت کے الفاظ میں راویوں نے اختلاف نقل کیا ہے' مفہوم یہی ہے)۔

دنیا و آخرت میں زوجۂ محترمہ

1936- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1936- رواه الترمذي:3880 وخرجه الألباني في صحيح الترمذي:3041۔

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى، قَالَتْ: جَاءَ بِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ فَقَالَ: هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
حضرت جبریل علیہ السلام مجھے (یعنی میری تصویر کو) سبز ریشمی کپڑے میں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تھے اور یہ بتایا تھا کہ یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی زوجہ ہوں گی۔

امام موسیٰ کاظم کی روایت

1937- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ؛ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ الْعُمَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
امام موسیٰ کاظم نے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَكَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ صُورَةُ عَائِشَةَ . قَالَ: فَنَهَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ

''جبریل میرے پاس آئے اور مجھے بولے: اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کی صاحبزادی کے ساتھ آپ کی شادی کر دی ہے' جبریل کے پاس عائشہ کی تصویر تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور فرمایا: اے ابوبکر! جبریل میرے پاس آئے اور اُنہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیٹی کے ساتھ میری شادی کر

السَّلَامُ اَتَانِي وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَنِي ابْنَتَكَ فَأَرِنِيهَا. قَالَ: فَأَخْرَجَ اِلَيْهِ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ فَأَرَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَتْ هٰذِهِ الصُّورَةُ الَّتِي اَرَانِيهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔ قَالَ: اِنَّ لِي ابْنَةٌ صَغِيرَةٌ لَمْ تَبْلُغْ، قَالَ: اَرِنِيهَا فَأَخْرَجَ اِلَيْهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ: هٰذِهِ الصُّورَةُ الَّتِي اَتَانِي بِهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَنِيهَا. قَالَ: زَوَّجْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ

دی ہے تو تم وہ مجھے دکھاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کو بلایا اور نبی اکرم ﷺ کو دکھایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ تصویر نہیں ہے جو جبریل نے مجھے دکھائی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری ایک چھوٹی بیٹی ہے جو ابھی بالغ نہیں ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس کو مجھے دکھاؤ۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو لے آئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ صورت ہے جسے لے کر جبریل میرے پاس آئے تھے اور یہ بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری شادی اس کے ساتھ کر دی ہے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں اس کی شادی آپ کے ساتھ کر دیتا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ مِقْدَارِ سِنِّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقْتَ تَزَوُّجِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شادی کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر کا تذکرہ

1938- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللّٰهُ تَعَالَى: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ ابْنَةُ سَبْعِ سِنِينَ، وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ساتھ شادی کی تھی اُس وقت اُن کی عمر سات سال تھی اور جب اُن کی رخصتی ہوئی تھی اُس وقت اُن کی عمر نو سال تھی۔

1939- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1938- رواہ البخاری: 5158.

1939- رواہ مسلم۔

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى الزَّمَنُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، يَعْنِي: وَقْتَ دُخُولِهِ بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ سَنَةً

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسود نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ شادی کی تھی' اُس وقت اُن کی عمر نو سال تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ جب اُن کی رخصتی ہوئی تھی اُس وقت وہ نو سال کی تھیں اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اُس وقت وہ اُٹھارہ سال کی تھیں۔

1940- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَفَّى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَبْلَ مَخْرَجِهِ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا ابْنَةُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ سِتِّ سِنِينَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَاءَنِي نِسْوَةٌ وَأَنَا أَلْعَبُ عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَأَنَا مُجَمَّمَةٌ فَهَيَّأْنَنِي وَصَنَعْنَنِي ثُمَّ أَتَيْنَ بِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اُس وقت شادی کی جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو چکا تھا' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے (مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے) سے پہلے کی بات ہے' اُس وقت میری عمر سات یا شاید چھ سال تھی' جب ہم مدینہ منورہ آئے تو خواتین میرے پاس آئیں' میں اُس وقت جھولے میں کھیل رہی تھی' مجھے بخار بھی تھا' اُنہوں نے مجھے تیار کیا اور پھر مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئیں (یعنی میری رخصتی ہوگئی)۔

شوال میں رخصتی کا پسندیدہ ہونا

1941- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1940- رواه البخاري:3894، ومسلم:1422.

1941- رواه مسلم:1423، والنسائي 130/6.

عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ: وَكَانَتْ تُحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے مہینہ میں میرے ساتھ شادی کی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے اور کون سی ایسی خاتون ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مجھ سے زیادہ مقرب ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ اُن کے گھرانے کی خواتین کی رخصتی شوال میں ہو۔

بَابُ ذِكْرِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَمُلَاعَبَتِهِ اِيَّاهَا

باب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا تذکرہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن کے ساتھ کھیلنا

1942- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، يَعْنِي: مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا' اُن صاحبزادی نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت میرے لحاف میں لیٹے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اندر آنے کی اجازت دی۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی ازواج نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے' وہ ابوقحافہ کی صاحبزادی کے حوالے سے آپ سے انصاف کا مطالبہ کرتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں

1942- رواه البخاري: 2581، ومسلم: 2442.

وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي مِرْطِي فَأَذِنَ لَهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، وَأَنَا سَاكِتَةٌ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُنَيَّةُ، أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَنْ أُحِبُّ؟ - قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَأَحِبِّي هَذِهِ - فَقَامَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خاموش رہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے میری بیٹی! کیا تم اُس سے محبت نہیں کرتی ہو جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) محبت رکھو۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی تو وہ اُٹھ گئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس واپس گئیں اور اُنہیں اس بارے میں بتایا جو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا اور جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا۔

حضرت عمرو کا سوال اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب

1943- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ - قَالَ: عَائِشَةُ - قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے نزدیک کون سب سے زیادہ محبوب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ اُنہوں نے عرض کی: مردوں میں سے کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر۔

1943- رواه البخاري: 3662، ومسلم: 2384.

مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ

1944- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيِّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ يَعْنِي: ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟۔ قَالَ: عَائِشَةُ ۔ قَالَ: لَيْسَ عَنْ أَهْلِكَ نَسْأَلُكَ. قَالَ: فَأَبُوهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: آپ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ سائل نے کہا: ہم آپ کی ازواج کے بارے میں دریافت نہیں کر رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کے والد (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا ردِ عمل

1945- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ، أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَقَالَ: أُغْرُبْ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا أَتُؤْذِي حَبِيبَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن غالب بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تنقید کی تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسی حالت میں دفع ہو جاؤ کہ تم قبیح ہو اور برباد ہو جاؤ' کیا تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب خاتون کو اذیت پہنچا رہے ہو۔

مسروق کا طرزِ عمل

1946- أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الزَّمِنُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسروق جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کرتے تھے تو یہ کہتے تھے:

1944- رواه الترمذی:3884، والحاكم 13/4، وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی:3049۔

حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي الْمُبَرَّأَةُ الصِّدِّيقَةُ ابْنَةُ الصِّدِّيقِ، حَبِيبَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھے اُس خاتون نے یہ حدیث بیان کی ہے جن کی برأت کا اظہار کیا گیا' جو صدیقہ ہیں اور صدیق کی صاحبزادی ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ کی محبوب شخصیت ہیں۔

1947- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، إِنَّ نَاسًا كَانُوا يَلْعَبُونَ فَاطَّلَعَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ فَزَبَرَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: مَا شَأْنُكِ؟ - فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْكَ؛ قَالَ: إِنَّكِ لَا تُتْرَكِينَ - فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: قُومِي فَانْظُرِي - فَقَامَتْ وَأَدْخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهَا مِنْ تَحْتِ يَدَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلْتُ أَرْثِي لَهُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ لوگ کھیل کود کر رہے تھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں جھانک کر دیکھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ڈانٹا' نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ مجھے رہنے دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بتاؤ تو سہی کہ کیا ہوا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم اُٹھو اور دیکھ لو۔ وہ کھڑی ہوئیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن کا سر اپنے بازو کے نیچے سے نکالا' تو نبی اکرم ﷺ کھڑے رہے یہاں تک کہ طویل قیام کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر افسوس ہوا۔

1948- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبَشَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے' اُس وقت حبشی لوگ نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں اپنے نیزوں کے ذریعہ کرتب دکھا رہے تھے'

1948- رواه البخاري:949.

يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُ قَوْمًا حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَنْصَرِفُ، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی چادر میں چھپالیا تاکہ میں بھی اُن کے کرتبوں کو دیکھتی رہوں' پھر وہ اُٹھ گئے یہاں تک کہ مجھے بھی واپس آنا پڑا' تم لوگ خود اندازہ لگالو کہ ایک ایسی لڑکی جس کی عمر کم ہو وہ اس طرح کے کرتب دیکھنے میں کتنی دلچسپی رکھتی ہوگی۔

1949- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَاصِمٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: كَانَ زِنْجٌ يَلْعَبُونَ فِي الْمَدِينَةِ فَوَضَعَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَنَكَهَا عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں:

زنگی (یعنی سیاہ فام) لوگ مدینہ منورہ میں کرتب دکھا رہے تھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ٹھوڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے پر رکھی ہوئی تھی اور اُسے دیکھ رہی تھیں۔

1950- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَكَانَتْ بَعْضَ خَالَاتِهِ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم مبشر رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے' میں اُس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُن کے گھٹنے پر رکھا اور اُن کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر آپ کو پرے کیا۔ میں نے عرض کی: اے خاتون! یہ کیا

-1949 انظر السابق۔

وَاَنَا عِنْدَهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهَا فَاَسَرَّ اِلَيْهَا شَيْئًا دُونِي فَدَفَعَتْ فِي صَدْرِهِ، فَقُلْتُ: مَا لَكِ يَا كَذَا وَكَذَا تَفْعَلِينَ هٰذَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: دَعِيهَا فَاِنَّهُنَّ يَفْعَلْنَ هٰذَا وَاَشَدَّ مِنْ هٰذَا

بات ہے! آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کر رہی ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کرنے دو! یہ ایسا کر لیتی ہے' اس سے زیادہ شدید کر لیتی ہے۔

1951- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَاِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيمَ. قَالَتْ: قُلْتُ: اَجَلْ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو بھی مجھے پتا چل جاتا ہے اور جب ناراض ہوتی ہو تو بھی پتا چل جاتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پتا چلتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم راضی ہو تو کہتی ہو: جی نہیں! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم ہے' اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو تم یہ کہتی ہے: جی نہیں! حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پروردگار کی قسم ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا چھوڑتی ہو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لاتعلقی اختیار نہیں کرتی)۔

بَابُ سَلَامِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: حضرت جبریل علیہ السلام کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کرنا

1952- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1951- رواہ البخاری:5228، ومسلم:2339.

1952- رواہ البخاری:6253، ومسلم:2447.

يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ ـ فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: جبریل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اُن پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا سلام کہنا

1953- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي: مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ قَائِمًا يُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَكَ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ قَائِمًا تُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ؛ قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتِيهِ ـ قُلْتُ: نَعَمْ؛ قَالَ: فَذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ ـ فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. جَزَاهُ اللهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے گھوڑے کی پشت پر ہاتھ رکھا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے بعد میں عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی پشت پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اُسے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل تھے اور وہ تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا: اُن پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر دے' جو ایک ساتھی ہیں

1953- انظر السابق.

وَدَخِيلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيلُ

1954- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ ـ فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ

اور مہمان ہیں اور اچھے ساتھی اور اچھے مہمان ہیں۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل تمہارے سلام کہہ رہے ہیں۔تو میں نے کہا: اُن پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ عِلْمِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم کا تذکرہ

1955- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْنَا لَهُ: هَلْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ تُحْسِنُ الْفَرَائِضَ؟ قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَكَابِرَ يَسْأَلُونَهَا عَنِ الْفَرَائِضِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسلم نامی راوی نے مسروق کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ہم نے اُن سے دریافت کیا: کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا علمِ وراثت میں بھی ماہر تھیں؟ تو مسروق نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ کرام کو دیکھا ہے کہ وہ علمِ وراثت کے مسائل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کرتے تھے۔

صحابہ کرام کا سیدہ عائشہ سے مسائل دریافت کرنا

1956- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1954- انظر: 1952.

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، اَنَّهُ قِيلَ لَهُ: هَلْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحْسِنُ الْفَرَائِضَ؟۔ قَالَ: اِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ رَاَيْتُ مَشْيَخَةً مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَكَابِرِ يَسْاَلُونَهَا عَنِ الْفَرَائِضِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسلم نامی راوی نے مسروق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے دریافت کیا گیا:

کیا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علمِ وراثت کی بھی ماہر تھیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بزرگ اور اکابر اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وراثت کے مسائل دریافت کرتے تھے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری کا رجوع کرنا

1957- اَنْبَاَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لِعَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ تَعَالَى: قَدْ شَقَّ عَلَيَّ اخْتِلَافُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَمْرٍ اِنِّي لَاُعْظِمُهُ اَنْ اَذْكُرَهُ لَكِ فَقَالَتْ: مَا هُوَ؟۔ قَالَ: الرَّجُلُ يَاْتِي الْمَرْاَةَ ثُمَّ يَكْسِلُ فَلَا يُنْزِلُ؟۔ فَقَالَتْ: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. فَقَالَ اَبُو مُوسَى: لَا اَسْاَلُ عَنْ هَذَا اَحَدًا بَعْدَكِ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ایک معاملہ کے بارے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے درمیان اختلاف مجھے گراں گزرتا ہے اور مجھے اس بات سے بھی اُلجھن ہورہی ہے کہ میں آپ کے سامنے اُسے ذکر کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: وہ مسئلہ کیا ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب کوئی شخص عورت کے پاس آئے اور صحبت کر کے فارغ ہو جائے اور اُسے انزال نہ ہو (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے (یعنی غسل کے وجوب کیلئے انزال شرط نہیں ہے)۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بعد اب میں کسی سے اِس بارے میں دریافت نہیں کروں گا۔

عروہ بن زبیر کا بیان

1958- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى

ہشام بن عروہ اپنے والد (عروہ بن زبیر' جو سیدہ عائشہ رضی اللہ

الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ صَحِبْتُ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ حَتَّى قُلْتُ قَبْلَ وَفَاتِهَا بِأَرْبَعِ سِنِينَ أَوْ خَمْسٍ: لَوْ تُوُفِّيَتِ الْيَوْمَ مَا نَدِمْتُ عَلَى شَيْءٍ فَاتَنِي مِنْهَا، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ كَانَ أَعْلَمَ بِآيَةٍ أُنْزِلَتْ وَلَا بِفَرِيضَةٍ وَلَا بِسُنَّةٍ وَلَا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ وَلَا أَرْوَى لَهُ، وَلَا بِيَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْعَرَبِ وَلَا بِنَسَبٍ وَلَا بِكَذَا وَلَا بِكَذَا وَلَا بِقَضَاءٍ وَلَا بِطِبٍّ مِنْهَا. فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّهْ، الطِّبُّ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتِيهِ؟۔ فَقَالَتْ: كُنْتُ أَمْرَضُ فَيُنْعَتُ لِيَ الشَّيْءُ وَيَمْرَضُ الْمَرِيضُ فَيُنْعَتُ لَهُ فَيَنْتَفِعُ فَأَسْمَعُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ لِبَعْضٍ فَأَحْفَظُهُ. قَالَ عُرْوَةُ: فَلَقَدْ ذَهَبَ عَنِّي عَامَّةُ عِلْمِهَا لَمْ أَسْأَلْ عَنْهُ

عنہا کے سگے بھانجے ہیں) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رہا ہوں یہاں تک کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے انتقال سے چار یا شاید پانچ سال پہلے میں نے سوچا کہ اگر آج اُن کا انتقال ہو جاتا ہے تو مجھے اس بات پر کتنی ندامت ہو گی کہ میں نے اُن سے کتنی باتوں کے حوالے سے استفادہ نہیں کیا' میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو آیت کے نزول کے بارے میں' یا وراثت کے بارے میں' یا سنت کے بارے میں ان سے زیادہ علم رکھتا ہو' یا شعر کے بارے میں' یا شعر کو روایت کرنے کے بارے میں' یا عربوں کی تاریخ کے بارے میں' یا نسب کے بارے میں' یا فلاں فلاں علوم کے بارے میں' یا عدالتی فیصلوں کے بارے میں' یا طب کے بارے میں اُن سے زیادہ مہارت رکھتا ہو۔ ایک مرتبہ میں نے اُن سے دریافت کیا: اے امی جان! طب کا علم آپ نے کہاں سے حاصل کیا؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں بیمار رہتی تھی تو میرے لیے جو دوائیں تجویز کی جاتی تھیں (اُن کو یاد رکھتی تھی) اسی طرح جب کوئی شخص بیمار ہوتا تھا اور اُس کیلئے جو دوا تجویز کی جاتی تھی اور اُسے نفع ہو جاتا تھا تو میں لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اس بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سنتی تھی تو اُسے یاد رکھتی تھی۔ عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زیادہ تر علم مجھ سے رخصت ہو گیا اور میں نے اُن سے اس بارے میں سوال نہیں کیا۔

1959- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الزَّمِنُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا جَالَسْتُ أَحَدًا كَانَ أَعْلَمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں کسی ایسے شخص کے پاس نہیں بیٹھا جو نبی اکرم ﷺ کی

بِحَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِقَضَاءٍ وَلَا بِحَدِيثِ جَاهِلِيَّةٍ، وَلَا أَرْوَى لِشِعْرٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفَرِيضَةٍ وَلَا طِبٍّ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: يَا خَالَةُ، مِنْ أَيْنَ تَعَلَّمْتِ الطِّبَّ؟۔ قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَنْعَتُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَحَفِظْتُهُ

حدیث، عدالتی فیصلوں، زمانۂ جاہلیت کی تاریخ، شعر کی روایت، علمِ وراثت اور طب کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ ایک مرتبہ میں نے کہا: اے خالہ جان! آپ نے طب کا علم کہاں سے حاصل کیا؟ اُنہوں نے فرمایا: میں لوگوں کو سنا کرتی تھی کہ وہ ایک دوسرے کے سامنے (مختلف بیماریوں کے علاج کے بارے میں) گفتگو کیا کرتے تھے تو میں اُسے یاد رکھتی تھی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تبصرہ

1960 - حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُمَيْرِ بْنِ كَثِيرٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَحِمَهُ اللهُ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ يُرِيدُ الْحَجَّ، دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ فَكَلَّمَهَا خَالِيَيْنِ، لَمْ يَشْهَدْ كَلَامَهُمَا إِلَّا ذَكْوَانُ أَبُو عَمْرٍو وَمَوْلَى عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ فَكَلَّمَهَا مُعَاوِيَةُ، فَلَمَّا قَضَى كَلَامَهُ تَشَهَّدَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ ثُمَّ ذَكَرَتْ مَا بَعَثَ اللهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ، وَالَّذِي سَنَّ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ وَحَضَّتْ مُعَاوِيَةَ عَلَى اتِّبَاعِ أَمْرِهِمْ، فَقَالَتْ فِي ذَلِكَ فَلَمْ تَتْرُكْ، فَلَمَّا قَضَتْ مَقَالَتَهَا، قَالَ لَهَا مُعَاوِيَةُ: أَنْتِ وَاللهِ الْعَالِمَةُ بِاللهِ وَبِأَمْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ جب حج کے ارادہ سے مدینہ منورہ آئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، ان دونوں کی تنہائی میں گفتگو ہوئی، ان کی گفتگو میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ذکوان ابوعمرو شریک تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی، جب اُن کی بات پوری ہوئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تشہد کے کلمات پڑھے اور اس بات کا ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دینِ حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلفاء نے جو طریقے مقرر کیے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ترغیب دی کہ وہ اس بارے میں ان حضرات کی پیروی کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حوالے سے تمام پہلوؤں پر گفتگو کی اور کوئی پہلو نہیں چھوڑا، جب اُنہوں نے گفتگو ختم کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم!

رَسُولِهِ النَّاصِحَةُ الْمُشْفِقَةُ الْبَلِيغَةُ الْمَوْعِظَةِ حَضَضْتِ عَلَى الْخَيْرِ وَأَمَرْتِ بِهِ، وَلَمْ تَأْمُرِينَا إِلَّا بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَنَا، وَأَنْتِ أَهْلٌ أَنْ تُطَاعِي، فَتَكَلَّمَتْ هِيَ وَمُعَاوِيَةُ كَلَامًا كَثِيرًا فَلَمَّا قَامَ مُعَاوِيَةُ اتَّكَأَ عَلَى ذَكْوَانَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ خَطِيبًا قَطُّ لَيْسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلَغَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے بارے میں صحیح علم رکھنے والی ہیں' آپ خیر خواہ ہیں' مہربان ہیں' بلیغ وعظ کرنے والی خاتون ہیں' آپ نے بھلائی کی ترغیب دی اور اس کا حکم دیا' آپ نے ہمیں اُنہی باتوں کا حکم دیا ہے جو ہمارے حق میں بہتر ہیں اور آپ اس بات کی اہل ہیں کہ آپ کی فرمانبرداری کی جائے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان تفصیلی گفتگو ہوئی' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وہاں سے اُٹھے تو اُنہوں نے ذکوان کو ٹیک لگا کر فرمایا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے ایسا کوئی خطیب نہیں سنا جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ بلیغ ہو۔

بَابُ ذِكْرِ جَامِعِ فَضَائِلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

باب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جامع فضائل کا تذکرہ

1961- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: لَقَدْ أُعْطِيتُ تِسْعًا مَا أُعْطِيتَهَا امْرَأَةٌ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ: لَقَدْ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصُورَتِي فِي رَاحَتِهِ حَتَّى أَمَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مجھے نو خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو سیدہ مریم بنت عمران کے بعد اور کسی خاتون کو عطا نہیں کی گئیں: حضرت جبریل علیہ السلام اپنی ہتھیلی میں میری تصویر لے کر نازل ہوئے تھے اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ شادی کر لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے شادی کی تھی تو میں کنواری تھی' میرے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کسی کنواری خاتون سے شادی نہیں کی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کا سر میری

أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، وَلَقَدْ تَزَوَّجَنِي بِكْرًا وَمَا تَزَوَّجَ بِكْرًا غَيْرِي، وَلَقَدْ قُبِضَ وَرَأْسُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِي، وَلَقَدْ قَبَرْتُهُ فِي بَيْتِي، وَلَقَدْ حَفَّتِ الْمَلَائِكَةُ بَيْتِي، وَإِنْ كَانَ الْوَحْيُ لَيَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي أَهْلِهِ فَيَتَفَرَّقُونَ عَنْهُ، وَإِنْ كَانَ لَيَنْزِلُ عَلَيْهِ وَإِنِّي لَمَعَهُ فِي لِحَافِهِ، وَإِنِّي لَابْنَةُ خَلِيفَتِهِ وَصِدِّيقِهِ، وَلَقَدْ نَزَلَ عُذْرِي مِنَ السَّمَاءِ، وَلَقَدْ خُلِقْتُ طَيِّبَةً وَعِنْدَ طَيِّبٍ، وَلَقَدْ وُعِدْتُ مَغْفِرَةً وَرِزْقًا كَرِيمًا

گود میں تھا۔ آپ ﷺ کی قبر مبارک میرے گھر میں ہے' فرشتوں نے میرے گھر کو ڈھانپ لیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ پر جب ایسے وقت میں وحی نازل ہونے لگتی تھی جب آپ ﷺ کسی اہلیہ کے ساتھ ہوتے تو آپ کی اہلیہ آپ سے الگ ہو جاتی تھیں لیکن جب نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ لحاف میں موجود ہوتے تھے پھر بھی آپ ﷺ پر وحی نازل ہوجاتی تھی۔ میں نبی اکرم ﷺ کے خلیفہ اور آپ ﷺ کے صدیق کی صاحبزادی ہوں۔ میری بے گناہی کے بارے میں آسمان سے حکم نازل ہوا تھا۔ مجھے پاکیزہ پیدا کیا گیا اور میں پاکیزہ شخص کی اہلیہ رہی اور میرے ساتھ مغفرت اور عزت والے رزق کا وعدہ کیا گیا۔

تیمم کے حکم کا شانِ نزول

1962- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ الرُّخْصَةَ الَّتِي أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الصَّعِيدِ إِنَّمَا كَانَتْ فِي لَيْلَةٍ حَبَسَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى فِيهَا النَّاسَ وَهِيَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّحِيلِ حَتَّى إِبْهَارِ اللَّيْلِ، أَنَارَ اللَّيْلُ الشَّكُّ مِنَ ابْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَلَيْسَ مَعَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ تیمم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو رخصت کا حکم نازل کیا تھا' اُس کا پس منظر کیا ہے؟ ایک مرتبہ رات کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے لوگوں کو رکنا پڑ گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پالان میں موجود تھیں' یہاں تک کہ رات ختم ہونے لگی' یہاں ایک لفظ کے بارے میں ابن عبدالحمید نامی راوی کو شک ہے' اُس وقت لوگوں کے پاس پانی موجود نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور اُن پر ناراضگی کا اظہار

1962- رواه أبو داؤد: 318، والنسائي 1/167، وخرجه الألباني في صحيح أبي داؤد: 310.

النَّاسِ فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَائِشَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ يَتَوَضَّئُونَ لِلصَّلَاةِ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الرُّخْصَةَ فِي التَّيَمُّمِ: التَّمَسُّحُ بِالصَّعِيدِ الطَّيِّبِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ أُنْزِلَتْ: يَا بُنَيَّةُ مَا عَلِمْتُ، إِنَّكِ لَمُبَارَكَةٌ. وَكَانَ عَمَّارٌ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ ضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ فَمَسَحُوا وُجُوهَهُمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ

کیا اور کہا: تم نے لوگوں کو رُکنے پر مجبور کیا ہے اور اُن کے پاس پانی بھی نہیں ہے کہ جس سے وہ نماز کیلئے وضو کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی رخصت کا حکم نازل کیا' یعنی پاک مٹی کے ذریعہ مسح کرنے کا۔ جب یہ آیت نازل ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میری بیٹی! مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ تم برکت والی ہو۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر لگائیں اور اُس کے ذریعہ اپنے چہروں کا مسح کیا اور پھر دوبارہ مٹی پر لگائیں اور اُن کے ذریعہ اپنے بازوؤں پر کندھوں تک مسح کیا۔

1963- وَأَنْبَأَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ قَالَ: ذَكَرَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَسُولُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ہم ایک سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے' جب ہم بیداء یا شاید ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی تلاش میں وہاں ٹھہر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ بھی ٹھہر گئے' وہاں پانی نہیں تھا اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت اپنا سر میرے زانوں پر رکھ کر سو رہے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو رُکنے پر مجبور کیا ہے حالانکہ یہاں پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی

1963- رواہ البخاری: 334، ومسلم: 367.

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ. فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَعَاتَبَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَهُوَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي التَّحَرُّكَ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ. قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا' وہ اپنا ہاتھ بھی میرے پہلو پر مارتے رہے لیکن میں نے صرف اس لیے حرکت نہیں کی کہ نبی اکرم ﷺ میرے زانوں پر سو رہے تھے' نبی اکرم ﷺ سوئے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو وہاں پانی موجود نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کر دی۔ تو حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ جس اونٹ پر میں بیٹھی ہوئی تھی' جب اُسے اُٹھایا گیا تو اُس کے نیچے سے ہار بھی مل گیا۔

سیدہ عائشہ کی فضیلت کی مثال

1964- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عائشہ کو دیگر تمام خواتین پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو

1964- رواہ البخاری:377، ومسلم:2446۔

الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

دیگر تمام کھانوں پر حاصل ہے''۔

حَدِيثُ الْإِفْكِ

واقعۂ افک کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَزِدْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي قِصَّةِ الْإِفْكِ إِلَّا شَرَفًا وَنُبْلًا وَعِزًّا، وَزَادَ مَنْ رَمَاهَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ ذُلًّا وَخِزْيًا، وَوَعَظَ مَنْ تَكَلَّمَ فِيهَا مِنْ غَيْرِ الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِأَشَدِّ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَوْعِظَةِ. وَحَذَّرَهُمْ أَنْ يَعُودُوا لِمِثْلِ مَا ظَنُّوا مِمَّا لَا يَحِلُّ الظَّنُّ فِيهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے واقعۂ افک میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے شرف' سمجھداری' عزت میں اضافہ کیا اور منافقین کی ذلت اور رسوائی میں اضافہ کیا' منافقین کے علاوہ جن اہلِ ایمان نے اس حوالے سے گفتگو کی تھی اُنہیں وعظ ونصیحت کی جو سخت ترین وعظ تھا اور اُنہیں اس بات سے بچنے کی ہدایت کی کہ وہ دوبارہ ایسا کریں اور اس طرح کا گمان کریں کہ جو گمان کرنا جائز نہیں ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا:

{لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ يَعِظُكُمُ اللهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ} [النور: 17]

''جب تم نے یہ بات سنی تھی تو تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس حوالے سے گفتگو کریں' تو ہر عیب سے پاک ہے' یہ بڑا بہتان ہے' اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم دوبارہ کبھی ایسا نہ کرنا اگر تم مؤمن ہو''۔

مَيِّزُوا رَحِمَكُمُ اللهُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَبَّحَ نَفْسَهُ تَعْظِيمًا لِمَا رَمَوْهَا بِهِ، وَوَعَظَ الْمُؤْمِنِينَ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً

تو اللہ تعالیٰ آپ حضرات پر رحم کرے! آپ اس مقام میں امتیاز تو کریں آپ کو پتا چل جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو پاک قرار دیا ہے اُس چیز کی عظمت کا اظہار کرتے ہوئے جو اُن لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگایا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو بلیغ وعظ کیا ہے۔

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ بْنَ شَاهِينَ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَذْكُرْ أَهْلَ الْكُفْرِ بِمَا رَمَوْهُ بِهِ إِلَّا سَبَّحَ نَفْسَهُ تَعْظِيمًا لِمَا رَمَوْهُ بِهِ. مِثْلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

ابو عبداللہ بن شاہین بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اہلِ کفر کا ذکر جب کیا کہ اُنہوں نے جو الزام لگایا تو اس حوالے سے اپنی پاکی کو بیان کیا تاکہ اُس بات کے بڑے ہونے کا اظہار ہو جو اُنہوں نے الزام لگایا ہے' اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ}
[البقرۃ: 116]

قَالَ: فَلَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمَا رُمِيَتْ بِهِ مِنَ الْكَذِبِ سَبَّحَ نَفْسَهُ تَعْظِيمًا لِذٰلِكَ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

{لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ} [النور: 16]

فَسَبَّحَ نَفْسَهُ جَلَّ وَعَزَّ تَعْظِيمًا لِمَا رُمِيَتْ بِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: فَوَعَظَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً. ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

{إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ}

فَأَعْلَمَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمْ يَضُرَّهَا قَوْلُ مَنْ رَمَاهَا بِالْكَذِبِ، وَلَيْسَ هُوَ بِشَرٍّ لَهَا بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا. وَشَرٌّ عَلَى مَنْ رَمَاهَا. وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

''اور وہ لوگ یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے' اور وہ اس بات سے پاک ہے''۔

تو جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر یہ جھوٹا الزام لگایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کے بڑے ہونے کا اظہار کرنے کیلئے اپنی ذات کا پاک ہونا بیان کیا اور فرمایا:

''جب تم نے اسے سنا تھا تو تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس بارے میں گفتگو کریں' تو ہر عیب سے پاک ہے' یہ بڑا بہتان ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنے پاک ہونے کو بیان کیا ہے تاکہ اُس چیز کے بڑے ہونے کا اظہار ہو جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام عائد کیا گیا تھا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو بلیغ نصیحت کی اور پھر ارشاد فرمایا:

''تم میں سے ایک گروہ نے جو جھوٹا الزام لگایا ہے' تم اُس کے بارے میں یہ گمان نہ کرو کہ یہ تمہارے حق میں بُرا ہے بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے' اُن لوگوں میں سے ہر ایک شخص نے جو گناہ کمایا ہے اُس کے مطابق اُسے بدلہ ملے گا اور اُن میں سے جس نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اُس کیلئے بڑا عذاب ہوگا''۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جھوٹا الزام لگانے والوں کے قول نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور یہ اُن کے حق میں بُرا نہیں تھا بلکہ یہ تو اُن کے حق میں بہتر ہوا' یہ اُن لوگوں کے حق میں بُرا تھا جنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ

أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، وَإِنْ كَانَ قَدْ مَضَّهَا وَأَقْلَقَهَا وَتَأَذَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَمَّهُ ذَلِكَ إِذْ ذُكِرَتْ زَوْجَتُهُ وَهُوَ لَهَا مُحِبٌّ مُكْرِمٌ، وَلِأَبِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَكُلُّ هَذِهِ دَرَجَاتٌ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَرَاءَتِهَا وَحْيًا يُتْلَى، سَرَّ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ قَلْبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَلْبَ عَائِشَةَ وَأَبِيهَا وَأَهْلِهَا وَجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَسْخَنَ بِهِ أَعْيُنَ الْمُنَافِقِينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعَنْ أَبِيهَا وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ وَعَنْ جَمِيعِ أَهْلِ الْبَيْتِ الطَّاهِرِينَ

عنہا پر الزام لگایا تھا اور وہ شخص عبداللہ بن اُبی بن سلول اور اُس کے ساتھی ہیں جو منافقین سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر یہ پہلو بھی ہے کہ ان لوگوں نے اس طرح سے نبی اکرم ﷺ کو اذیت پہنچائی اور آپ ﷺ کو غمگین کیا' جب نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کا اس حوالے سے ذکر کیا جاتا تھا حالانکہ نبی اکرم ﷺ اُن زوجہ محترمہ سے محبت کرتے تھے' اُن کا احترام کرتے تھے' اُن کے والد سے محبت کرتے تھے' تو یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کو حاصل تھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بری الذمہ ہونے کا حکم اُس وحی میں نازل کیا جس کی تلاوت کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ اپنے رسول ﷺ کے دل کو خوش کیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے اہلِ خانہ بلکہ تمام اہلِ ایمان کے دل کو خوش کیا اور اس کے ذریعہ منافقین کی آنکھوں کو گرم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو! اُن کے والد سے راضی ہو! تمام صحابہ کرام اور تمام اہلِ بیت اطہار سے راضی ہو!

ابن شہاب زہری کی نقل کردہ جامع روایت

1965- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ كُلُّهُمْ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے عروہ بن زبیر' سعید بن مسیب' علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جو واقعۂ افک کے بارے میں ہے' جس الزام سے اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بری الذمہ قرار دیا تھا۔ زہری بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے یہ روایت بیان کی ہے جن میں

1965- رواه البخاری:3661؛ ومسلم:2770۔

عَنْهَا. فِيمَا قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ فَبَرَّأَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا قَالُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا. وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهَا. وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ . قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي سَفَرٍ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي. فَخَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ. فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ. حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ. وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ. آذَنَ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ. فَتَبَرَّزْتُ لِحَاجَتِي حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ. فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي رَجَعْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ. فَخَرَجْتُ فِي الْتِمَاسِهِ فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ. وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ

سے بعض نے اس روایت کو زیادہ بہتر طور پر یاد رکھا اور زیادہ صحیح طریقہ سے پورا واقعہ بیان کیا' میں نے ان سب کی روایات کو یاد کیا جو اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے میرے سامنے بیان کی تھیں' اُن کی گفتگو ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ اُن میں سے بعض نے دوسرے کی بہ نسبت زیادہ بہتر طور پر یاد رکھا۔ (روایت کے الفاظ یہ ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر پر تشریف لے جاتے تھے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے' اُن ازواج میں سے جس کا نام نکل آتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس خاتون کو اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ جنگ میں جانے کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ اندازی کی تو اُس میں میرا حصہ نکل آیا' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے' مجھے میرے ہودج میں اُٹھا کر لے جایا جاتا تھا اور اُسی میں میں پڑاؤ کرتی تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس جنگ سے واپس تشریف لائے اور ہم مدینہ منورہ کے قریب (ایک جگہ پر پڑاؤ کیے ہوئے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کا حکم دیا' جب لوگوں نے روانگی کی تیاری کی تو میں نکلی تاکہ میں قضائے حاجت کرلوں یہاں تک کہ میں لشکر سے ذرا دور آ گئی' جب میں اپنے معاملہ سے فارغ ہو کر اپنے پالان کی جگہ پر واپس آئی تو میں نے محسوس کیا کہ میرا پتھروں کا بنا ہوا ہار گر گیا ہے' میں اُس کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی' اُس کی تلاش نے مجھے روکے رکھا۔ جو لوگ میرا پالان اُٹھایا کرتے تھے وہ آئے اور اُنہوں نے میرا پالان اُٹھالیا اور اُسے میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سواری

يَرْحَلُونَ بِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَجَعَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكُنَّ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ لَمْ يُهَبِّلْهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا تَأْكُلُ إِحْدَانَا الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ.

کیا کرتی تھی' وہ لوگ یہ سمجھے کہ شاید میں اُس کے اندر موجود ہوں' اُس زمانہ میں خواتین بھاری بھر کم نہیں ہوا کرتی تھیں' ہمیں تھوڑا سا کھانا ملا کرتا تھا' اس لیے لوگوں نے جب ہودج کو اُٹھایا تو اُنہیں یہ محسوس نہیں ہوا کہ یہ ہلکا ہے۔

وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ. فَبَعَثُوا الْجَمَلَ. فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ؛ فَجِئْتُ مُبَادِرَةً لَهُمْ أَوْ قَالَتْ: مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ. فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونَنِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ. فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ فِي مَنْزِلِي إِذْ غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ. وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ. فَأَدْلَجَ. فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي. فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ. فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي. وَقَدْ كَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ. فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ. فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي. وَاللهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ. حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا ثُمَّ رَكِبْتُهَا. فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ

میں لڑکی تھی' جس کی عمر کم تھی' لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے اپنا ہار ملا' میں لشکر کی طرف آئی تو وہاں نہ کوئی بلانے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا تھا' تو میں اپنی اُسی جگہ پر ٹھہر گئی جہاں پہلے موجود تھی' میں نے یہ گمان کیا کہ جب وہ لوگ مجھے غیر موجود پائیں گے تو میری طرف واپس آ جائیں گے۔ میں اپنی اُسی جگہ پر موجود تھی کہ اُسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے آ رہے تھے' وہ ساری رات سفر کرتے رہے تھے' صبح کے وقت وہ اُس جگہ پہنچے جہاں میں ٹھہری ہوئی تھی۔ اُنہوں نے ایک انسان کا ہیولیٰ دیکھا تو میرے پاس آئے' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو مجھے پہچان لیا کیونکہ وہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے' اُن کے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے پر میں بیدار ہو گئی' میں نے اپنی چادر کے ذریعہ اپنا چہرہ ڈھانپ لیا' اللہ کی قسم! تو ہم نے کوئی بات نہیں کی اور میں نے اُن کی زبانی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی۔ اُنہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس پر سوار ہو گئیں' وہ اُس سواری کو لے کر چل پڑے یہاں تک کہ ہم لشکر کے پاس آ گئے جنہوں نے دن چڑھ جانے کے بعد پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ تو پھر الزام لگانے والوں

الظَّهِيرَةِ. وَقَدْ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ. وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ. فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ شَهْرًا. وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ الْإِفْكِ، وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، وَهُوَ يُرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَاهُ حِينَ أَشْتَكِي. إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيَقُولُ: كَيْفَ تِيكُمْ؟ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَاكَ الَّذِي يُرِيبُنِي مِنْهُ. وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقِهْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، وَأُمُّهَا ابْنَةُ أَبِي صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ حَتَّى فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا. فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا. فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ. فَقُلْتُ: بِئْسَمَا قُلْتِ تَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟۔ قُلْتُ: فَمَاذَا؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ. فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي. فَلَمَّا رَجَعْتُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تِيكُمْ؟ قُلْتُ: تَأْذَنُ لِي فَآتِي أَبَوَيَّ. وَأَنَا

میں سے جس نے ہلاکت کا شکار ہونا تھا' وہ ہلاکت کا شکار ہوا۔ جس شخص نے اس میں سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہ عبداللہ بن اُبی بن سلول تھا' جب میں مدینہ منورہ آئی تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی' اس دوران لوگ اس الزام کے بارے میں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے رہے لیکن مجھے اس میں سے کسی بات کا پتا نہیں تھا' مجھے اپنی بیماری کے دوران صرف ایک چیز حیرت کا شکار کرتی تھی اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ مہربانی محسوس نہیں ہو رہی تھی جو پہلے میری بیماری کے دوران مجھے محسوس ہوا کرتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تھے اور دریافت کرتے تھے: تمہارا کیا حال ہے؟ اور پھر چلے جاتے تھے۔ یہ چیز مجھے شک کا شکار کرتی تھی لیکن مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ اصل صورتِ حال کیا ہے۔ ایک مرتبہ جب میں کافی کمزور ہو چکی تھی' میں اور اُم مسطح' جو ابورہم بن مطلب کی صاحبزادی ہیں اور اُن کی والدہ ابوصخر بن عامر کی صاحبزادی ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں' اُن کا بیٹا مسطح بن اُثاثہ ہے۔ ایک مرتبہ میں اور اُم مسطح' قضائے حاجت کیلئے گئیں' ہم آ رہی تھیں تو اسی دوران اُم مسطح کا پاؤں اُن کی چادر میں اُلجھ گیا تو وہ بولیں: مسطح برباد ہو جائے! میں نے کہا: آپ نے بہت بُری بات کہی ہے' آپ ایک ایسے شخص کو بُرا کہہ رہی ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ اُم مسطح نے کہا: اُس نے جو کہا ہے' کیا تم نے وہ نہیں سنا؟ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ پھر اُنہوں نے الزام لگانے والوں کی بات کے بارے میں مجھے بتایا تو میری بیماری میں اور اضافہ ہو گیا۔ جب میں گھر واپس آئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو میں نے عرض کی: کیا آپ مجھے اجازت

حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَقْصِيَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا. قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ. فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّهْ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهِ؟. قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ. قَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ وَضِيئَةٌ جَمِيلَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا. قَالَتْ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا. قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ. وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ. ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي. فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ. فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالْوُدِّ الَّذِي لَهُمْ فِي نَفْسِهِ. فَقَالَ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا. وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ. وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ. وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ. وَدَعَا بَرِيرَةَ. فَقَالَ: يَا بَرِيرَةُ. هَلْ رَأَيْتِ شَيْئًا يَرِيبُكِ؟ قَالَتْ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ. إِنْ رَأَيْتُ أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ

دیں گے کہ میں اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاؤں؟ میں اُس وقت یہ چاہتی تھی کہ اپنے ماں باپ کی طرف سے اس بارے میں تفصیلی صورتِ حال کا علم حاصل کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اجازت دی تو میں اپنے ماں باپ کے گھر آ گئی' میں نے اپنی والدہ سے کہا: اے امی جان! لوگ کیا بات چیت کر رہے ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا: اے میری بیٹی! تم پُرسکون رہو! جب بھی کوئی خاتون اپنے شوہر کے نزدیک خوبصورت اور پسندیدہ ہو اور اُس کا شوہر اُس سے محبت کرتا ہو اور اُس عورت کی سوکنیں بھی ہوں تو وہ اس سے زیادہ زیادتی کیا کرتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: سبحان اللہ! لوگ یہ باتیں کرتے پھر رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس رات میں روتی رہی یہاں تک کہ صبح ہو گئی' اس دوران نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی۔ جب صبح ہوئی تو بھی میں رو رہی تھی' اس واقعہ کے دوران ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا' یہ اُس وقت کی بات ہے جب آپ ﷺ پر وحی کا سلسلہ منقطع ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں صاحبان سے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارے میں مشورہ لیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے یہ اشارہ کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ اس الزام سے بری الذمہ ہوں گی اور اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ نبی اکرم ﷺ کو اُن سے بڑی محبت بھی ہے' اُنہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! ہمیں صرف بھلائی کا علم ہے۔ جہاں تک حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو اُنہوں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنگی کا شکار نہیں

حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَيَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ. فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ فَقَالَ: مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي. فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي ۔ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ. إِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ. وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا مَا تَأْمُرُنَا بِهِ. فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ. وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ. فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ. لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ. وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ اسْتَجْهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ. فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ. وَتَثَاوَرَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا. وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَلَمْ يَزَلْ يُسَكِّنُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا. فَمَكَثْتُ يَوْمِي ذَالِكَ

کیا ہے' اُن کے علاوہ اور بھی بہت سی خواتین ہیں' تاہم آپ (گھر کی) کنیز سے دریافت کریں وہ آپ ﷺ کے ساتھ سچ بیانی کرے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا: اے بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی جو تمہیں شک کا شکار کرے۔ تو بریرہ نے کہا: جی نہیں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کو ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں نے اُن میں صرف ایک خرابی دیکھی ہے جس کی وجہ سے اُن پر غصہ آ جاتا ہے اور وہ یہ کہ وہ لڑکی ہیں' اُن کی عمر کم ہے' وہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور پھر بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے' آپ ﷺ نے عبداللہ بن اُبی بن سلول کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے یہ کہا کہ کون شخص مجھے اُس شخص سے بدلہ دلوائے گا جس کی پہنچائی ہوئی اذیت مجھ تک پہنچی ہے جو میری بیوی کے بارے میں ہے' اللہ کی قسم! مجھے اپنی بیوی کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور اُن لوگوں نے جس شخص کے بارے میں الزام عائد کیا ہے اُس کے بارے میں بھی مجھے صرف بھلائی کا علم ہے اور وہ میرے گھر میں ہمیشہ میرے ساتھ ہی داخل ہوا ہے۔ تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں آپ کو بدلہ دلواؤں گا' اگر اُس فرد کا تعلق اوس قبیلہ سے ہے تو میں اُس کی گردن اُڑا دوں گا اور اگر اُس کا تعلق خزرج قبیلہ سے ہے تو آپ ﷺ ہمیں حکم کریں' آپ ﷺ ہمیں جو حکم دیں گے ہم اُس کے مطابق عمل کریں گے۔ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو خزرج قبیلہ کے سردار تھے' اُنہوں نے سعد بن معاذ سے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط کہہ رہے ہو! تم اُسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ ہی تم اُس کو قتل کرنے پر قادر ہو سکو گے۔ (راوی کہتے ہیں:)

اَبْكِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِي يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي. فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ وَاَنَا اَبْكِي اِذِ اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَيَّ فَاَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، قَالَتْ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ اِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ وَجَلَسَ، وَلَمْ يَجْلِسْ قَبْلَ ذَلِكَ مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى اِلَيْهِ شَيْءٌ. فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ وَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ، فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَاِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ، وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ ثُمَّ تُوبِي اِلَيْهِ، فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَذْنَبَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِاَبِي: اَجِبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقُلْتُ لِاُمِّي: اَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سعد بن عبادہ ایک نیک آدمی تھے لیکن اُس وقت قبائلی حمیت نے اُنہیں یہ رویہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیا' تو اُسید بن حضیر کھڑے ہوئے جو سعد بن معاذ کے چچازاد تھے' اُنہوں نے سعد بن عبادہ سے کہا: ہم اُس شخص کو ضرور قتل کر دیں گے' تم منافق ہو اور منافقین کی طرف سے بحث کر رہے ہو۔ اس پر اوس اور خزرج قبیلہ کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اُنہیں پُرسکون کرتے رہے یہاں تک کہ وہ لوگ پُرسکون ہو گئے۔ میرا وہ پورا دن رونے میں گزر گیا' میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور مجھے نیند نہیں آتی تھی' میرے ماں باپ کو یوں لگتا تھا جیسے رونے کی وجہ سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا' ابھی وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی' اسی دوران انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی' میں نے اُسے اجازت دی تو وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور بیٹھ گئے' جب سے یہ بات چل رہی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے پہلے کبھی بیٹھے نہیں تھے اور ایک مہینہ گزر چکا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کے کلمات پڑھے اور فرمایا: امابعد! عائشہ تمہارے حوالے سے اس اس طرح کی بات مجھ تک پہنچی ہے' اگر تم بری الذمہ ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری برأت کو ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا تھا تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو' جب بندہ کوئی گناہ کرے اور

وَسَلَّمَ. وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ وَلَمْ اَقْرَأْ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ: اِنِّي وَاللهِ اَعْلَمُ اَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي اَنْفُسِكُمْ فَصَدَّقْتُمْ بِهِ، وَلَئِنْ قُلْتُ: اِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونَنِي، فَوَاللهِ مَا اَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَا يُوسُفَ

پھر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ختم ہوئی تو میرے آنسو رُک گئے یہاں تک کہ مجھے آنسوؤں میں سے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوا' میں نے اپنے والد سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا ہے' آپ اُس کا جواب دیں۔ اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا کہوں۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب دیں۔ اُنہوں نے بھی یہ کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا کہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے کہا: میں ایک لڑکی ہوں جس کی عمر کم ہے' میں نے قرآن بھی زیادہ نہیں پڑھا ہوا لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا پتا چل چکا ہے کہ آپ نے یہ بات سنی ہے اور یہ آپ کے من میں پختہ ہو چکی ہے اور آپ نے اس کی تصدیق کی ہے' اگر میں یہ کہوں کہ میں اس سے بری الذمہ ہوں اور اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری الذمہ ہوں' تو آپ لوگ مجھے سچا نہیں سمجھیں گے' اللہ کی قسم! مجھے آپ کیلئے اور اپنے لیے صرف حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کی بات سمجھ آ رہی ہے (جس کا ذکر قرآن میں ہے:)

{فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [یوسف: 18]

''تو اب صبر ہی کیا جا سکتا ہے اور تم لوگ جو کچھ بیان کر رہے ہو اُس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جا سکتی ہے''۔

قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَمَا كُنْتُ اَرَى اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى. لَشَأْنِي كَانَ اَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں مڑی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی' میرا یہ گمان نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ کے بارے میں کوئی ایسی وحی نازل کرے گا جس کی تلاوت کی جائے گی' میرے نزدیک میری حیثیت اس سے کمتر تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کے

بِأَمْرٍ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يُرِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا فِي النَّوْمِ يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهَا. فَوَاللهِ مَا رَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ. وَهُوَ الْعَرَقُ، حِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَكَانَ إِذَا أُوحِيَ إِلَيْهِ أَخَذَهُ الْبُرَحَاءُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَنْحَدِرُ عَلَيْهِ مِثْلُ الْجُمَانِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي مِنْ ثِقَلِ الْقُرْآنِ الَّذِي يَنْزِلُ عَلَيْهِ. قَالَتْ: فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ. فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: أَمَّا أَنْتِ يَا عَائِشَةُ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ: فَقُلْتُ: بِحَمْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَتْ أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ. فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ؛ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

حوالے سے آسمان سے کوئی حکم نازل کرے' مجھے تو یہ اُمید تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو خواب میں کوئی چیز دکھا دے گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برأت کا اظہار کر دے گا۔ اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم ﷺ اپنی جگہ سے اُٹھے نہیں تھے اور گھر میں موجود افراد میں سے کوئی باہر نہیں گیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ پر وحی کے نزول کی مخصوص کیفیت طاری ہونا شروع ہوئی اور وہ یہ تھی کہ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کا پسینہ نکل آتا تھا' جب آپ ﷺ کی طرف وحی نازل ہوتی تھی تو آپ ﷺ کا پسینہ آپ کی پیشانی پر یوں پھسلتا تھا جس طرح موتی ہوتے ہیں اور سخت سردی میں بھی ایسا ہوا کرتا تھا' یہ قرآن کے وزن کی وجہ سے تھا جو آپ ﷺ پر نازل ہوتا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے' آپ ﷺ نے جو سب سے پہلی بات کہی وہ یہ تھی: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت کا حکم نازل کر دیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے ہی مخصوص ہے۔ میری والدہ نے کہا: تم اُٹھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ۔ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اُٹھ کر نہیں جاؤں گی اور میں صرف اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں:

{إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ}

''تم میں سے ایک گروہ نے جو جھوٹا الزام لگایا ہے' تم اسے بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے''۔

إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ الْعَشْرِ كُلِّهَا. فَلَمَّا

اُس کے بعد دس آیات ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے جب میری

أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي؛ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَقَدْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ وَفَقْرِهِ: وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ فِي عَائِشَةَ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

{وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى} إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى {وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ} [النور: 22]

برأت کے بارے میں یہ آیات نازل کر دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو پہلے مسطح پر اپنی رشتہ داری کی وجہ سے اور اُن کی غربت کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے' اُنہوں نے یہ کہا: اب میں مسطح پر کبھی کچھ خرچ نہیں کروں گا' اس کے بعد کہ اُس نے عائشہ کے بارے میں یہ کچھ کہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم میں سے جو لوگ فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں' وہ یہ قسم نہ اُٹھائیں کہ وہ قرابت داروں کو کچھ نہیں دیں گے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُنہیں چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں' کیا تم لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے''۔

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي. فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ مسطح کو خرچ فراہم کرنا شروع کر دیا جس طرح وہ پہلے اُس پر خرچ کرتے تھے۔ اُنہوں نے فرمایا: اب میں اس کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي؟ فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ وَلَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي. قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْوَرَعِ، وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے معاملہ میں سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں) اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے کہا: میں نے صرف بھلائی دیکھی ہے اور مجھے صرف بھلائی کا علم ہے اور میں اپنی سماعت اور بصارت کو محفوظ کرتی ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں یہ وہ خاتون تھیں جو میری برابری کی دعویدار تھیں لیکن اُن کی پرہیزگاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں محفوظ رکھا لیکن اُن کی بہن حمنہ بنت جحش

الزام لگانے کے حوالے سے ہلاکت کا شکار ہونے والے افراد میں شامل ہوئیں۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهَذَا مَا انْتَهَى إِلَيَّ مِنْ خَبَرِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ

زہری بیان کرتے ہیں: اُن حضرات نے اس واقعہ کے بارے میں جو کچھ میرے سامنے بیان کیا تھا وہ یہ ہے۔

1966- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، حَدَّثَتْهُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، بِطُولِهِ، نَحْوًا مِنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں یہ بات بتائی..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

1967- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَحَدَّثَنَا أَيْضًا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيُّ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے عروہ بن زبیر‘ سعید بن مسیب‘ علقمہ بن وقاص لیثی‘ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے حوالے سے‘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کی ہے جو اُن پر الزام لگانے والوں کے حوالے سے ہے کہ جو کچھ بھی ان لوگوں نے کہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے برأت کے حکم کو نازل کیا تھا‘ اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے جو پہلے والی حدیث کی مانند ہے۔

اَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ نَحْوًا مِنَ الْحَدِيثِ الْاَوَّلِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَرَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَتْ بِاُمِّ الْمُنَافِقِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کا حکم نازل کر کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کیا' وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو دنیا و آخرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں اور تمام اہلِ ایمان کی ماں ہیں' تاہم وہ منافقین کی ماں نہیں ہیں۔

1968- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا ذُكِرَتْ عِنْدَ رَجُلٍ فَسَبَّهَا الطَّاهِرَةُ الذَّكِيَّةُ فَقِيلَ لَهُ: اَلَيْسَتْ بِاُمِّكَ؟۔ قَالَ: مَا هِيَ لِي بِاُمٍّ. فَبَلَغَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ: صَدَقَ، اَنَا اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، فَاَمَّا الْكَافِرُونَ فَلَسْتُ لَهُمْ بِاُمٍّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ایک شخص کے سامنے کیا گیا تو اُس شخص نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بُرا کہنا شروع کر دیا' اُس سے کہا گیا: کیا وہ تمہاری ماں نہیں ہیں؟ اُس نے کہا: وہ میری ماں نہیں ہیں۔ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے فرمایا: وہ سچ کہہ رہا ہے' میں اہلِ ایمان کی ماں ہوں' جہاں تک کافروں کا تعلق ہے تو میں اُن کی ماں نہیں ہوں۔

1969- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الرَّقِّيُّ بِالرَّيِّ، عَنْ اَبِي مُصْعَبٍ الْمَدِينِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ الزُّهْرِيِّ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں:

اسلام میں سب سے پہلی محبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت ہے جس کے بارے میں حضرت حسان

الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَوَّلُ حُبٍّ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ حُبُّ النَّبِيِّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَفِيهِ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے:

تَبَارِيحُ حُبٍّ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
تَحَمَّلَ مِنْهُ مَغْرَمًا مَا تَحْمِلَا
وَاِنَّ اعْتِقَادَ الْحُبِّ كَانَ بِعِفَّةٍ
بِحُبِّ رَسُولِ اللهِ عَائِشَ اَوَّلَا
حَبَاهَا بِصَفْوِ الْوُدِّ مِنْهَا فَاَصْبَحَتْ
تَبُوءُ بِهِ فِي جَنَّةِ الْخُلْدِ مَنْزِلًا
حَلِيلَةُ خَيْرِ الْخَلْقِ وَابْنَةُ حِبِّهِ
وَصَاحِبِهِ فِي الْغَارِ اِذْ كَانَ مَوْئِلًا

''محبت کی مشقتیں، شک کے ہمراہ وزن نہیں کی جا سکتیں، تم اُس سے گناہ کا بوجھ اُٹھاؤ گے جو بھی تم اُٹھاؤ گے اور محبت کا اعتقاد بچاؤ کا ذریعہ ہے جو محبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب شخصیت ہیں اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالص محبت تھی، جس کے نتیجہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جنت الخلد میں رہنے کی جگہ نصیب ہوگی، وہ مخلوق میں سب سے بہتر شخصیت (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اہلیہ ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب شخصیت اور غار میں آپ کے ساتھی (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی صاحبزادی ہیں''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ مَنْ اَصْبَحَ وَاَمْسَى وَفِي قَلْبِهِ بُغْضٌ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَوْ لِاَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) وہ شخص رسوا ہو جائے اور خسارہ کا شکار ہو جائے جو ایسی حالت میں صبح و شام کرتا ہو کہ اُس کے دل میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کیلئے، یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کیلئے، یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے کسی ایک کیلئے بغض موجود ہو۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے (یعنی صحابہ کرام و اہل بیت سے) راضی ہو! اور ہمیں ان کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ كَاتِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَحْيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الْقُرْآنُ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَصَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ دَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقِيَهِ الْعَذَابَ، وَدَعَا لَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ اللهُ الْكِتَابَ وَيُمَكِّنَ لَهُ فِي الْبِلَادِ وَأَنْ يَجْعَلَهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَأَرْدَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَقَالَ: مَا يَلِينِي مِنْكَ؟ قَالَ: بَطْنِي، قَالَ: اللّٰهُمَّ امْلَأْهُ حِلْمًا وَعِلْمًا ـ وَأَعْلَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ سَتَلْقَانِي فِي الْجَنَّةِ ـ وَصَاهَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ تَزَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ أُخْتَ مُعَاوِيَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا، فَصَارَتْ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ وَصَارَ هُوَ خَالَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تذکرہ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کی وحی کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں' وحی سے مراد قرآنِ مجید ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت (اُس کے کاتب بنے تھے)' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور وہ فرد ہیں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا دی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں عذاب سے بچائے' اور اُنہیں یہ دعا دی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں کتاب کا علم عطا کرے اور اُنہیں حکمرانی عطا کرے اور اُنہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنائے۔ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے جسم کا کون سا حصہ مجھ سے مل رہا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میرا پیٹ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے بردباری اور علم سے بھر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ بھی بتایا تھا کہ عنقریب تم مجھ سے جنت میں ملو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن سے سسرالی تعلق بھی ہے وہ یوں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی تھی تو سیدہ اُم حبیبہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا ہیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہلِ ایمان کے ماموں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل کی ہے:

{عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً}

[الممتحنة: 7]

''عنقریب ایسا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اور اُن لوگوں کے درمیان جن سے تمہاری دشمنی ہے' آپس میں محبت پیدا کر دے گا''۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ اِلَى اَحَدٍ مِنْ اُمَّتِي وَلَا يَتَزَوَّجَ اِلَيَّ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِي اِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی کہ جب بھی میں اپنی اُمت کے کسی خاندان میں شادی کروں' یا میری اُمت کا کوئی فرد میرے خاندان میں شادی کرے تو وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہو''۔

وَهُوَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا مَعَهُ} [التحريم: 8]

''اُس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا''۔

فَقَدْ ضَمِنَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ لَهُ اَنْ لَا يُخْزِيَهُ لِاَنَّهُ مِمَّنْ آمَنَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَاْتِي مِنَ الْاَخْبَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْتُ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِذَلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ وہ اُنہیں رسوا نہیں کرے گا کیونکہ وہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔ اس بارے میں روایات آگے آئیں گی جو ہماری بات پر دلالت کرتی ہوں گی اور اس بات کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے' ان شاء اللہ!

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دعا دینا

1970- اَنْبَاَنَا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو الْعُكْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1970- رواه أحمد 127/4، وعزاه الهيثمي في المجمع 356/9.

السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَاعِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ: هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِمُعَاوِيَةَ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ اُس وقت سحری کھانے لگے تھے (یا ناشتہ کرنے لگے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: مبارک کھانے کی طرف آ جاؤ! حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! تُو اسے کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچانا۔

حضرت معاویہ کیلئے دعا سے متعلق روایات

1971- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرمانا اور اسے عذاب سے بچانا''۔

1972- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1971- انظر السابق۔

بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

1973- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ: دَعَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ: هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رمضان کے مہینہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سحری کیلئے بلایا اور فرمایا: مبارک ناشتہ کی طرف آ جاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرمانا اور اُسے عذاب سے بچانا۔

1974- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ ابْنُ نَاجِيَةَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک ہیں وہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

1973- انظر: 1970۔

1974- رواہ أحمد 216/4، والترمذی: 3841۔

يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِهِ وَاهْدِ بِهِ وَلَا تُعَذِّبْهُ

''اے اللہ! تُو اُسے ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنا' تُو اُسے ہدایت نصیب فرما اور اس کے ذریعہ (دوسروں کو) ہدایت نصیب فرما اور تُو اُسے عذاب نہ دینا''۔

1975- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالَ:

اللّٰهُمَّ اهْدِهِ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تُو اسے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنا''۔

1976- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثَيْنِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1975- انظر السابق.

قَبْلَهُ

1977- وَأَنبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ابْنُ نَاجِيَةَ، وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْأَشْيَبِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ، وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ، وَقِهِ الْعَذَابَ

''اے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم عطا فرما اور اُسے زمین میں حکومت عطا فرما اور اُسے عذاب سے بچانا''۔

1978- وَأَنبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي إِسْحَاقُ بْنُ وَحْشِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ وَحْشِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَلِينِي مِنْكَ؟ قَالَ: بَطْنِي وَصَدْرِي، قَالَ: مَلَأَهُمَا اللهُ عِلْمًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق بن وحشی اپنے والد وحشی کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے جسم کا کون سا حصہ مجھ سے ملا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میرا پیٹ اور میرا سینہ۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اللہ تعالیٰ ان دونوں کو علم اور بردباری سے بھر دے۔

1977- رواه الطبراني في الكبير 439/19.

وَحِلْمًا

1979- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ أَبُو بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ مَا يَلِينِي مِنْكَ؟ قَالَ: بَطْنِي، قَالَ: اللَّهُمَّ امْلَأْهُ عِلْمًا وَحِلْمًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وحشی بن حرب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے معاویہ! تمہارے جسم کا کون سا حصہ مجھ سے ملا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میرا پیٹ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے علم اور بردباری سے بھر دے۔

پہلی سمندری جنگ کی فضیلت

1980- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَاهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَهُوَ بِسَاحِلِ حِمْصَ، وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ أُمُّ حَرَامٍ؛ قَالَ عَمْرٌو: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن اسود بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے' وہ اُس وقت حمص کے ساحل پر موجود تھے' حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُن کی اہلیہ سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عمرو بن اسود بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا نے ہمیں یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری اُمت کا وہ پہلا گروہ جو سمندری جنگ میں حصہ لے گا

1980- رواه البخاري:2924۔

قَدْ اَوْجَبُوا

قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ: وَاَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْتِ فِيهِمْ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ ۔ قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ: اَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: لَا

وہ (اپنے لیے جنت کو) واجب کرلیں گے“۔

سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں بھی اُن میں ہوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اُن میں ہوگی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کا وہ پہلا گروہ جو قیصر کے شہر کی طرف جنگ کیلئے جائے گا اُن کی مغفرت ہو جائے گا۔ سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں بھی اُن میں ہوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔

قَالَ الْفِرْيَابِيُّ: وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ غَزَاهُ مُعَاوِيَةُ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

فریابی بیان کرتے ہیں: پہلی سمندری جنگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔

سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا کی روایت

1981- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ اَبُو طُوَالَةَ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: اَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ خَالَةٌ لِاَنَسٍ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عِنْدَهَا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَضَحِكَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ ضَحِكْتَ؟ ۔ قَالَ: رَاَيْتُ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِي يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ ۔ قَالَتْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے ہاں سر رکھا (اور سو گئے) جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھے تو آپ ہنس رہے تھے۔ سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی اُمت کے کچھ افراد کو دیکھا کہ وہ سمندر پر یوں سوار تھے جیسے بادشاہ اپنے تخت پر موجود ہوتے ہیں۔ سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی اُن

1981- رواه البخاري:2877، ومسلم:1912.

يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ - ثُمَّ صَنَعَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ. فَقَالَتِ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، وَلَسْتِ مِنَ الْآخِرِينَ. فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَغَزَا بِهَا فِي الْبَحْرِ مَعَ أُخْتِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّةً لَهَا بِالسَّاحِلِ فَتَوَقَّصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ فَمَاتَتْ

میں شامل کر لے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے اُن میں شامل کر لے۔ پھر دو مرتبہ مزید ایسا ہوا تو اُس خاتون نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی اُن میں شامل کرے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پہلے والوں میں ہو' تم بعد والوں میں نہیں ہو۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے ساتھ شادی کی تھی' وہ اُس خاتون کو ساتھ لے کر سمندری جنگ میں حصہ لینے کیلئے گئے' اُن کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن بھی تھیں' جب یہ خاتون واپس آ رہی تھیں تو ساحل پر اپنی سواری پر سوار ہونے لگی تو اُس سے گر گئیں اور انتقال کر گئیں۔

بَابُ بِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ بِالْجَنَّةِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینا

1982- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ بَحْرٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ - فَطَلَعَ مُعَاوِيَةُ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَطَلَعَ مُعَاوِيَةُ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دروازہ سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے۔ پھر اگلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مانند ارشاد فرمایا اور پھر اگلے دن بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند ارشاد فرمایا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہی آتے رہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ (جنتی شخص) یہ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ ہے۔

رَسُولَ اللهِ هُوَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ هُوَ ذَا

1983- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَالْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ بَحْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ: يَا مُعَاوِيَةُ، أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ لَتُزَاحِمَنِّي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاویہ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور تم جنت کے دروازہ پر میرے ساتھ یوں ہو گے جس طرح یہ دو ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی درمیانی اور ساتھ والی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے یہ فرمایا۔

1984- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنِي وَضَّاحُ بْنُ حَسَّانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَزِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوَلَ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ سَهْمًا فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ خُذْ هَذَا السَّهْمَ حَتَّى تَلْقَانِي بِهِ فِي الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف تیر بڑھایا اور فرمایا: اے معاویہ! اس تیر کو لو اور اس کے ہمراہ جنت میں مجھ سے ملاقات کرنا۔

1985- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَوْهَرِيُّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1984- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 20/2.

1985- انظر السابق.

وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَزِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْقُرْقُسَانِيُّ، وَقَالَ ابْنُ الْفَحَّامِ: عَنْ غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَا جَمِيعًا: عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ سَهْمًا فَقَالَ: وَافِنِي بِهٰذَا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ ابْنُ الْفَحَّامِ: نَاوَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاوِيَةَ سَهْمًا وَقَالَ: خُذْ هٰذَا حَتّٰى تَأْتِيَنِي بِهِ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف تیر بڑھایا اور فرمایا: تم اس سمیت جنت میں مجھ سے ملاقات کرنا۔ یہاں فحام نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف تیر بڑھایا اور فرمایا: اسے حاصل کرلو یہاں تک کہ تم اسے لے کر جنت میں میرے پاس آنا۔

1986- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ نَائِمٌ فِي كَنِيسَةٍ الْقَائِلَةَ اِذِ انْتَبَهَ مِنْ قَائِلَتِهِ فَاِذَا هُوَ بِاَسَدٍ، فَاَهْوَى اِلَى سِلَاحِهِ فَقَالَ: لَا تَخَفْ اَنَا رَسُولُ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْكَ، اعْلَمْ اَنَّ مُعَاوِيَةَ الرَّحَّالَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ مُعَاوِيَةُ الرَّحَّالُ؟۔ قَالَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عوف بن مالک بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ وہ ایک عبادت خانے میں سوئے ہوئے تھے' وہ قیلولہ کر رہے تھے' اسی دوران اُن کی آنکھ کھلی تو وہاں ایک شیر موجود تھا' اُنہوں نے اپنا ہتھیار اُس کی طرف بڑھایا تو اُس نے کہا: آپ نہ ڈریں! میں آپ کے پروردگار کا قاصد ہوں جو آپ کے پاس آیا ہوں' آپ یہ بات جان لیں کہ ''معاویہ رحال'' اہلِ جنت میں سے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: ''معاویہ رحال'' کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ۔

1987- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْمَخْزَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الْقَعْقَاعِ الْعَبْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْأَبْرَشُ الْحِمْصِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ الْفِرْيَابِيِّ

بَابُ ذِكْرِ مُصَاهَرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ بِأُخْتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ رَحِمَهُ اللهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصاہرت کا تعلق ہونا جو اُن کی بہن سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ہے

1988- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي هَذِهِ الْآيَةِ

{عَسَى اللهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً} [الممتحنة: 7]

قَالَ: الْمَوَدَّةُ الَّتِي جَعَلَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ تَزْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، فَكَانَتْ أُمُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اور اُن لوگوں کے درمیان، جن سے تمہاری دشمنی ہے، محبت پیدا کر دے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ محبت جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے درمیان پیدا کر دی تھی، اُس کی ایک صورت یہ ہوئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے

حَبِيبَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَمُعَاوِيَةُ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ

ساتھ شادی کر لی تو سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا اُم المؤمنین ہو گئیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہلِ ایمان کے ماموں بن گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرالی عزیز

1989- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاةِ التَّيْمِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بُزَيْعٍ قَالَ: سَمِعَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسُبَّ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ، فَقَالَ: مَهْلًا لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ صِهْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن بزیع بیان کرتے ہیں:

علی بن عبداللہ بن عباس نے مجھے سنا' میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنا چاہ رہا تھا تو انہوں نے فرمایا: تم ٹھہر جاؤ! تم انہیں بُرا نہ کہو! وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرالی عزیز ہیں۔

1990- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ التَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِنْدِ بْنِ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى عَلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ أَوْ أَتَزَوَّجَ إِلَّا إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ہند بن ہند بن ابو ہالہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بات طے کر دی ہے کہ میں صرف کسی جنتی (خاتون) کے ساتھ ہی شادی کروں گا۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دعا اور اُس کی قبولیت

1991- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّامِيُّ قَالَ: ثنا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میں اپنی

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَتَزَوَّجُ إِلَيَّ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي

اُمت میں جس بھی فرد (کے خاندان) میں شادی کروں' یا میری اُمت کا جو شخص میرے خاندان میں شادی کرے تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھے عطا کر دی۔

بَابُ ذِكْرِ اسْتِكْتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ بِأَمْرٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا' اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کتابتِ وحی کروانا

1992- أَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، مَوْلَى غُفْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ عِنْدَهُ يَكْتُبُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ كَاتِبَكَ هَذَا الْأَمِينُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے' اُس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے اور لکھ رہے تھے' حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ کے یہ کاتب امین ہیں۔

1993- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1992- رواه ابن الجوزي في الموضوعات 18/2، وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد 357/9.

1993- رواه ابن الجوزي في الموضوعات 17/2.

حَدَّثَنِي حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْرَمُ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ابْنُ خَطَلٍ يَكْتُبُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُتِلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْتَكْتِبَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَمْ يَكُنْ فِينَا أَكْتَبُ مِنْهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ ابْنِ خَطَلٍ فَاسْتَشَارَ فِيهِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اسْتَكْتِبْهُ فَإِنَّهُ أَمِينٌ

ابن خطل، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لکھ رہا تھا، وہ فتح مکہ کے دن قتل ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کتابت کروائیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے درمیان اُن سے زیادہ اچھا لکھنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اُن کا انجام بھی ابن خطل کی مانند نہ ہو، اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت جبریل علیہ السلام سے مشورہ لیا تو اُنہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے کتابت کروالیں کیونکہ وہ امین ہیں۔

1994- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ كَاتِبًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے۔

1995- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1995- رواه أحمد 335/1.

قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَادْعُ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ كَاتِبَهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم جاؤ! اور معاویہ کو بلا کر لاؤ۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے۔

1996- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي: ابْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، اَخُو يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، اَنَّ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ، وَالْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، سَاَلَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، وَاَمَرَ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَكَتَبَ لَهُمَا وَخَتَمَ كِتَابَهُمَا ثُمَّ رَمَى بِهِ اِلَيْهِمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ اُن دونوں کیلئے تحریر لکھ دیں اور اُس پر مہر لگا کر اُن کے حوالے کر دیں۔

1997- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُفَضَّلٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

1996- رواه أبو داؤد: 1629، وخرجه الألباني في صحيح أبي داؤد: 1435.

1997- انظر السابق۔

يَزِيدَ قَالَ: قَالَ أَبُو كَبْشَةَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ: دَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ، فَسَأَلَاهُ فَأَمَرَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَاهُ وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمَا بِذَلِكَ. فَكَتَبَ لَهُمَا وَرَفَعَ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَحِيفَتَهُ، فَأَمَّا عُيَيْنَةُ فَقَالَ: أَيْنَ أَذْهَبُ إِلَى قَوْمٍ بِصَحِيفَةٍ لَا أَدْرِي مَا فِيهَا كَصَحِيفَةِ الْمُتَلَمِّسِ. قَالَ: فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيفَتَهُ فَنَظَرَ فِيهَا، فَقَالَ: قَدْ كَتَبَ لَكَ مَا آمُرُ لَكَ فِيهَا

میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ مانگا تو اُنہوں نے جو مانگا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بارے میں حکم دے دیا' آپ ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اس بارے میں اُنہیں تحریر لکھ کے دے دیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں تحریر لکھ کے دے دی' اُن دونوں نے اپنی اپنی تحریر کو حاصل کیا تو عیینہ نے کہا: کیا میں اپنی قوم کے پاس ایک ایسا صحیفہ لے کر جاؤں گا جس کے بارے میں مجھے پتا ہی نہیں ہے کہ اس میں کیا مذکور ہے؟ یہ تو متلمس کے صحیفہ کی مانند ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُس صحیفہ کو لیا' اُس کا جائزہ لیا اور فرمایا: اُس نے تمہیں یہی لکھ کے دیا ہے جو میں نے تمہیں دینے کا حکم دیا تھا۔

قیامت تک کا اجر

1998- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَهْرِيَارَ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ، رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو عَمْرٍو الْبُسْتِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ نَوْفٍ الْبِكَالِيِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْكُرْسِيِّ أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ فَقَالَ: اكْتُبْهَا فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ قَرَأَهَا إِلَى يَوْمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نوف بکالی بیان کرتے ہیں:

جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور فرمایا: تم اسے لکھو! قیامت کے دن تک جو شخص بھی اسے پڑھے گا' تمہیں اُس کی مانند اجر ملے گا۔

1998- رواه ابن الجوزی فی الموضوعات 16/2.

الْقِيَامَةِ

بَابُ ذِكْرِ مُشَاوَرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ

1999- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جُنَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشَارَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي أَمْرٍ فَقَالَا لَهُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُوا لِي مُعَاوِيَةَ ـ فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَا: أَمَا كَانَ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مَا يُجْزِيَانِ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَبْعَثَ إِلَى غُلَامٍ مِنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي مُعَاوِيَةَ ـ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا: أَحْضِرَاهُ أَمْرَكُمَا. حَمِّلَاهُ

باب: نبی اکرم ﷺ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مشورے لینا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک معاملہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے مشورہ لیا تو اُن دونوں نے آپ ﷺ سے عرض کی: اس معاملہ میں اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاویہ کو میرے پاس بلا کے لاؤ۔ تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما غصہ میں آ گئے اُن دونوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ اور قریش سے تعلق رکھنے والے دو معزز افراد تو اس معاملہ کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر پائے اور اب قریش کے ایک نوجوان کی طرف پیغام بھیجا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ معاویہ کو میرے پاس بلا کے لاؤ۔ جب وہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر ٹھہر گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: تم اپنا معاملہ اس کے سامنے پیش کرو کیونکہ یہ قوی اور امین ہے۔

أَمْرَكُمَا، فَإِنَّهُ قَوِيٌّ أَمِينٌ

بَابُ ذِكْرِ صُحْبَةِ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْزِلَتِهِ عِنْدَهُ

2000- أَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْمَكِّيُّ يَعْنِي: ابْنَ رَجَاءٍ الْمَكِّيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، رَحِمَهُ اللهُ، صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2001- أَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَخَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، زَادَ يَعْقُوبُ: وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ، رَحِمَهُ اللهُ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، قَصَّرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ، فَقَالَ

باب: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دینا اور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اُن کی قدر و منزلت

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر اُنہوں نے ایک رکعت وتر ادا کیے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں (اس لیے تم اُن پر تنقید نہیں کر سکتے)۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ اُنہوں کے قینچی کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کے بال چھوٹے کیے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی غلط بات بیان نہیں کر سکتے۔

2001- رواه أحمد 95/4.

ابْنُ عَبَّاسٍ. مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّهَمًا

2002- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

ابومحمد یحییٰ بن محمد بن صاعد نے اپنی سند کے ساتھ (درج ذیل) حدیث نقل کی ہے۔

ذکر کرنے والوں کی فضیلت

2003- قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَاللَّفْظُ لِلْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟۔ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ؛ قَالَ: اللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟۔ قَالُوا: اللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ؛ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں موجود ایک حلقہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا آپ لوگ صرف اسی مقصد کے تحت بیٹھے ہیں؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ہم لوگ صرف اسی مقصد کے تحت بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ لوگوں سے حلف اس وجہ سے نہیں لیا کہ میں آپ لوگوں پر کوئی تہمت عائد کر رہا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجھے قدر و منزلت حاصل تھی اُس کے باوجود میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کم روایات نقل کرتا ہوں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ اُنہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں اور اس بات پر اُس کی حمد بیان کرنے کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ اُس نے ہمیں

2002- رواہ مسلم: 2701، وأحمد 92/4.

قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا مِنَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ: اللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟ ۔ قَالُوا: اللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ؛ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ. وَلَكِنْ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ

اسلام کی ہدایت نصیب کی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! تمہارا مقصد صرف یہی ہے؟ اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے تحت بیٹھے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں سے حلف اس لیے نہیں لیا کہ تم لوگوں پر کوئی تہمت عائد کر رہا ہوں بلکہ جبریل میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے حوالے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کر رہا ہے۔

2004- وَأَخْبَرَنَاهُ ابْنُ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ. ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار

2005- وَأَخْبَرَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَمْرُو بْنُ عِيسَى الضُّبَعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، رَحِمَهُ اللهُ، خَرَجَ عَلَى قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: سَأُبَشِّرُكُمْ بِمَا بَشَّرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَكُمْ. إِنَّكُمْ لَا تَجِدُونَ رَجُلًا مَنْزِلَتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلَتِي، أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس آئے جو اللہ کا ذکر کر رہے تھے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم لوگوں کو وہی خوشخبری سناتا ہوں جو اللہ کے رسول ﷺ نے تمہارے جیسے لوگوں کو خوشخبری سنائی تھی' تم کسی ایسے شخص کو نہیں پاؤ گے جسے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں وہ قدر و منزلت حاصل ہو جو مجھے حاصل تھی لیکن اس کے باوجود میں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے تھوڑی احادیث روایت کی ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کا

2005- رواہ مسلم: 2701، وابن خزیمۃ 259/4، والحاکم 636/1، والترمذی: 3379۔

مِنِّي، كُنْتُ خَتَنَهُ، وَكُنْتُ فِي كِتَابِهِ، وَكُنْتُ أَرْحَلُ لَهُ رَاحِلَتَهُ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِيُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ

سسرالی عزیز ہوں' میں آپ ﷺ کا کاتب ہوں' میں آپ ﷺ کیلئے پالان تیار کیا کرتا تھا' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں سے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے' کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم لوگوں پر فخر کا اظہار کر رہا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ تَوَاضُعِ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ فِي خِلَافَتِهِ

باب: اپنے عہد خلافت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تواضع کا تذکرہ

2006- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ

ابو محمد عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے (جو آگے آ رہی ہے)۔

خود پسندی کی مذمت

2007- قَالَ ابْنُ نَاجِيَةَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ابْنُ نَاجِيَةَ: وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كُلُّهُمْ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَامِرٍ جَالِسَانِ فَقَامَ أَحَدُهُمَا وَجَلَسَ الْآخَرُ وَكَانَ أَوْزَنَ الرَّجُلَيْنِ، يَعْنِي: ابْنَ الزُّبَيْرِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلَّذِي قَامَ: اجْلِسْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے' اُس وقت ابن زبیر اور ابن عامر بیٹھے ہوئے تھے تو ان دونوں صاحبان میں سے ایک کھڑے ہو گئے اور دوسرے بیٹھے رہے' جو ان دونوں میں زیادہ وزنی تھے۔ راوی کی مراد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہونے والے صاحب سے فرمایا: آپ بیٹھ جائیں! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

2006- رواہ أبو داؤد:5229، والترمذی:2756، وخرجه الألبانی فی الصحیحة:357۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا اَوْ مَقْعَدًا فِي النَّارِ

''جو شخص اس بات کا خواہشمند ہو کہ لوگ اُس سے کھڑے ہو کر ملا کریں' اُسے جہنم میں اپنے گھر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) ٹھکانے تک پہنچنے کیلئے تیار رہنا چاہیے''۔

2008- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ دَخَلَ بَيْتًا فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ لِمُعَاوِيَةَ يُعَظِّمُهُ بِذَلِكَ وَيُفَخِّمُهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اجْلِسْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوشیخ ہنائی بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں آئے جس میں عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عامر موجود تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعظیم کے اظہار کیلئے عبداللہ بن عامر کھڑے ہو گئے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُمَثَّلَ لَهُ الْعِبَادُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

''جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ بندے اُس کیلئے کھڑے ہوں' اُسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کیلئے تیار رہنا چاہیے''۔

2009- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ قَالَ: رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ عَلَى بَغْلَةٍ، عَلَيْهِ قُبَاءٌ مَرْقُوعٌ قَدْ اَرْدَفَ خَلْفَهُ وَصِيفًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یونس بن میسرہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے اور اُن کے جسم پر ایسی قباء تھی جس میں پیوند لگے ہوئے تھے اور اُنہوں نے اپنے ملازم کو اپنے پیچھے اپنے ساتھ بٹھایا ہوا تھا۔

2010- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: لَوْ رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ قُلْتُمْ: هُوَ الْمَهْدِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بیان کرتے ہیں:

اگر تم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو تم یہ کہتے کہ یہی مہدی (یعنی ہدایت کا مرکز) ہیں۔

2011- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَقِيلَ لَهُ: أَيُّمَا أَفْضَلُ مُعَاوِيَةُ أَوْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟۔ فَقَالَ: أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَاسُ بِهِمْ أَحَدٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) ابراہیم بن سعد جہنی نے ابواسامہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُنہیں سنا' اُن سے سوال کیا گیا: حضرت معاویہ اور عمر بن عبدالعزیز میں سے کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا کسی دوسرے سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔

عبداللہ بن مبارک کا جواب

2012- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَهْرِيَارَ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، بِمَرْوَ قَالَ لِابْنِ الْمُبَارَكِ: مُعَاوِيَةُ خَيْرٌ أَوْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟۔ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: تُرَابٌ دَخَلَ فِي أَنْفِ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ أَوْ أَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں نے مرو میں ایک شخص کو دیکھا' اُس نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بہتر ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ناک میں جانے والی وہ مٹی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے ہوئے گئی تھی' وہ عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ بہتر ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) افضل ہے۔

معافی بن عمران کا اظہارِ ناراضگی

2013- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَهْرِيَارَ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، يَسْأَلُ الْمُعَافَى بْنَ عِمْرَانَ فَقَالَ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ، أَيْنَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ؟۔ فَرَأَيْتُهُ غَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ: لَا يُقَاسُ بِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ، مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَاتِبُهُ وَصَاحِبُهُ وَصِهْرُهُ وَأَمِينُهُ عَلَى وَحْيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوا لِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

رباح بن جراح موصلی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو معافی بن عمران سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا' اُس نے کہا: اے ابومسعود! حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں عمر بن العزیز کی کیا حیثیت ہے؟ تو میں نے معافی کو شدید غصہ میں دیکھا' اُنہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا کسی کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جا سکتا' حضرت معاویہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی عزیز ہیں' اللہ تعالیٰ کی وحی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قابلِ اعتماد فرد ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میرے اصحاب کو اور میرے سسرالی عزیزوں کو میری وجہ سے رہنے دو' جو شخص اُنہیں بُرا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی۔

حسن بصری کی لعنت

2014- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَهْرِيَارَ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ؛ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: إِنَّ قَوْمًا يَشْهَدُونَ عَلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّهُ فِي النَّارِ؛ قَالَ: لَعَنَهُمُ اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قتادہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن سے دریافت کیا: کچھ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ جہنم میں جائیں گے۔ توحسن نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر لعنت کرے۔

2013- خرجه الألباني في ضعيف الجامع: 1537.

بَابُ ذِكْرِ تَعْظِيمِ مُعَاوِيَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِكْرَامِهِ إِيَّاهُمْ

2015- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ. يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَقَدْ تَفَرَّشَتْ قُرَيْشٌ وَصَنَادِيدُ الْعَرَبِ وَمَوَالِيهَا أَسْفَلَ سَرِيرِهِ وَعَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ

باب: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اہلِ بیت کی تعظیم کرنا اور اُن کا احترام کرنا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' قریش اور عربوں کے سرداروں کیلئے اُنہوں نے بچھونا بچھایا تھا (وہ سب عمائدین) اور اُن کے موالی اُن کے پلنگ سے نیچے تھے اور اُس وقت جنابِ عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ اُن کے دائیں اور بائیں موجود تھے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ سے اظہارِ محبت

2016- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ أَبُو طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ إِذَا لَقِيَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن عبداللہ بن ابویعقوب بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتے تھے تو یہ کہتے تھے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے! آپ کو خوش آمدید ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں تین لاکھ دینار دینے کا حکم دیا۔ اسی طرح جب وہ ابن زبیر سے ملے تو اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد!

وَسَلَّمَ وَاَهْلًا. وَيَأْمُرُ لَهُ بِثَلَاثِمِائَةِ اَلْفٍ وَيَلْقَى ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ: مَرْحَبًا بِابْنِ عَمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ حَوَارِيِّهِ وَيَأْمُرُ لَهُ بِمِائَةِ اَلْفٍ

آپ کو خوش آمدید ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حواری کے صاحبزادے ہیں۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ایک لاکھ دینے کا حکم دیا۔

حضرات حسنین رضی اللہ عنہما سے اظہارِ محبت

2017- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْاَسْوَدِ، يَعْنِيْ: الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعِجْلِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَافِدَيْنِ اِلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَاَجَازَهُمَا فَقَبِلَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ثویر نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے ہمراہ وفد کی شکل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو گلے لگا کر ان کو بوسہ دیا۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اعتراف

2018- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ، اَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيِّ الْاُبُلِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ لَكَ فَضْلٌ عَلَى يَزِيْدَ اِلَّا اَنَّ اُمَّكَ امْرَاَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَاُمَّهُ امْرَاَةٌ مِنْ كَلْبٍ لَكَانَ لَكَ عَلَيْهِ فَضْلٌ، فَكَيْفَ وَاُمُّكَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں:

جب حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اگر آپ کو یزید پر صرف یہ فضیلت حاصل ہوتی کہ آپ کی والدہ قریش کی خاتون ہوتیں اور اُس کی ماں کا تعلق بنوکلب سے ہے، تو بھی آپ کو اُس پر فضیلت حاصل ہوتی تھی، تو اُس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت میں کیا ہو سکتا ہے کہ جب آپ کی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

وَسَلَّمَ

صاحبزادی ہیں۔

حضرت عقیل بن ابوطالب سے حسنِ سلوک

2019- وَاَنْبَانَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَقِيلَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلَى الْعِرَاقِ لِيُعْطِيَهُ فَاَبَى اَنْ يُعْطِيَهُ شَيْئًا، فَقَالَ: اِذَنْ اَذْهَبُ اِلَى رَجُلٍ اَوْصَلَ مِنْكَ، فَذَهَبَ اِلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ فَعَرَفَ لَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عراق آئے اور اُن سے کچھ ادائیگی کیلئے کہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں کچھ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے کہا: اب میں ایسے شخص کے پاس جاتا ہوں جو آپ کی بہ نسبت زیادہ صلہ رحمی کرتا ہے۔ تو وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ادائیگی کی۔

2020- وَاَنْبَانَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، كَانَا يَقْبَلَانِ جَوَائِزَ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کی جانے والی ادائیگی کو قبول کر لیتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ تَزْوِيجِ اَبِي سُفْيَانَ رَحِمَهُ اللهُ بِهِنْدٍ اُمِّ مُعَاوِيَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ

باب: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہند سے شادی کرنے کا تذکرہ

2021- اَنْبَانَا اَبُو عُبَيْدِ اللهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

أَبُو السِّكِّينِ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ أَبِي حِصْنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ مُنْهِبِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ زَحْرِ بْنِ حِصْنٍ، عَنْ جَدِّهِ حُمَيْدِ بْنِ مُنْهِبٍ قَالَ:

حمید بن منہب بیان کرتے ہیں:

سیدہ ہند کا حیران کن واقعہ

كَانَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ عِنْدَ الْفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيِّ، وَكَانَ الْفَاكِهُ مِنْ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ، وَكَانَ لَهُ بُيَيْتٌ لِلضِّيَافَةِ يَغْشَاهُ النَّاسُ عَلَى غَيْرِ إِذْنٍ. فَخَلَا ذَلِكَ الْبَيْتُ يَوْمًا وَاضْطَجَعَ الْفَاكِهُ وَهِنْدٌ فِيهِ فِي وَقْتِ الْقَائِلَةِ ثُمَّ خَرَجَ الْفَاكِهُ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ. وَأَقْبَلَ رَجُلٌ كَانَ يَغْشَاهُ فَوَلَجَ الْبَيْتَ. فَلَمَّا رَأَى الْمَرْأَةَ. يَعْنِي هِنْدًا وَلَّى هَارِبًا وَأَبْصَرَهُ الْفَاكِهُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْبَيْتِ. فَأَقْبَلَ إِلَى هِنْدٍ فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ وَقَالَ لَهَا: مَنْ هَذَا الَّذِي كَانَ عِنْدَكِ؟۔ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا، وَلَا انْتَبَهْتُ حَتَّى أَنْبَهْتَنِي؛ قَالَ لَهَا: الْحَقِي بِأَبِيكِ. وَتَكَلَّمَ فِيهَا النَّاسُ. فَقَالَ لَهَا أَبُوهَا: يَا بُنَيَّةُ. إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِيكِ فَأَنْبِئِينِي نَبَأَكِ. فَإِنْ يَكُنِ الرَّجُلُ عَلَيْكِ صَادِقًا دَسَسْتُ إِلَيْهِ مَنْ يَقْتُلُهُ فَتَنْقَطِعُ عَنْكِ الْقَالَةُ. وَإِنْ

ہند بنت عتبہ (مکہ کے ایک شخص) فاکہہ بن مغیرہ مخزومی کی اہلیہ تھی' فاکہہ کا تعلق قریش کے نوجوانوں سے تھا' اُن کی ایک بیٹھک تھی جس میں لوگ آیا کرتے تھے اور اجازت لیے بغیر آ جاتے تھے۔ ایک دن وہ بیٹھک خالی تھی' اُس میں فاکہہ لیٹے ہوئے تھے اور ہند بھی موجود تھیں' یہ قیلولہ کے وقت کی بات ہے' کسی کام کے سلسلہ میں فاکہہ کو باہر جانا پڑ گیا' اسی دوران اُن کا ایک دوست آیا اور بیٹھک کے اندر آ گیا' جب اُس نے خاتون کو دیکھا' یعنی ہند کو دیکھا تو پریشان ہو کر واپس مڑ گیا۔ فاکہہ نے اُسے دیکھ لیا کہ وہ گھر سے باہر نکل رہا ہے۔ فاکہہ' ہند کے پاس آیا اور اپنا پاؤں مار کر اُس سے کہا: یہ شخص کون ہے جو ابھی تمہارے ہاں سے نکلا ہے؟ ہند نے جواب دیا: میں نے تو کسی شخص کو نہیں دیکھا اور نہ ہی مجھے پتا چل سکا ہے' تم مجھے بتا رہے ہو۔ فاکہہ نے اُن سے کہا: تم اپنے باپ کے پاس چلی جاؤ۔ لوگوں نے اس بارے میں بات چیت شروع کر دی تو ہند کے والد نے اُس سے کہا: اے میری بیٹی! لوگ تمہارے بارے میں بہت سی باتیں بنا رہے ہیں' تم اصل صورتِ حال کے بارے میں مجھے بتاؤ! اگر وہ شخص تمہارے حوالے سے سچا ہے تو میں کرائے کے قاتل سے اُسے قتل کروا دیتا ہوں اور تمہارے حوالے سے یہ بات ختم ہو جائے

يَكُ كَاذِبًا حَاكَمْتُهُ إِلَى بَعْضِ كُهَّانِ الْيَمَنِ، فَحَلَفْتُ لَهُ بِمَا كَانُوا يَحْلِفُونَ بِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ عَلَيْهَا. فَقَالَ عُتْبَةُ لِلْفَاكِهِ: يَا هَذَا إِنَّكَ قَدْ رَمَيْتَ ابْنَتِي بِأَمْرٍ عَظِيمٍ فَحَاكِمْنِي إِلَى بَعْضِ كُهَّانِ الْيَمَنِ، فَخَرَجَ الْفَاكِهُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ، وَخَرَجَ عُتْبَةُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَخَرَجُوا مَعَهُمْ بِهِنْدٍ، وَنِسْوَةٌ مَعَهَا، فَلَمَّا شَارَفُوا الْبِلَادَ قَالُوا: غَدًا نَرِدُ عَلَى الْكَاهِنِ، فَتَنَكَّرَتْ حَالُ هِنْدٍ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهَا، فَقَالَ لَهَا أَبُوهَا: إِنِّي قَدْ أَرَى مَا بِكِ مِنْ تَنَكُّرِ الْحَالِ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَكْرُوهٍ عِنْدَكِ، فَأَلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ نُشْهِدَ النَّاسَ مَسِيرَنَا، قَالَتْ: لَا وَاللَّهِ يَا أَبَتَاهُ مَا ذَاكَ لِمَكْرُوهٍ وَلَكِنِّي أَعْرِفُ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ بَشَرًا يُخْطِئُ وَيُصِيبُ، وَلَا آمَنُهُ أَنْ يَسِمَنِي مَيْسَمًا يَكُونُ عَلَيَّ سُبَّةً فِي الْعَرَبِ، قَالَ: إِنِّي سَوْفَ أَخْتَبِرُهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْظُرَ فِي أَمْرِكِ فَصَفَرَ بِفَرَسٍ حَتَّى أَدْلَى ثُمَّ أَخَذَ حَبَّةً مِنْ حِنْطَةٍ فَأَدْخَلَهَا فِي إِحْلِيلِهِ وَأَوْكَأَ عَلَيْهَا بِسَيْرٍ، فَلَمَّا وَرَدُوا عَلَى الْكَاهِنِ أَكْرَمَهُمْ وَنَحَرَ لَهُمْ، فَلَمَّا تَغَدَّوْا، قَالَ لَهُ عُتْبَةُ: إِنَّا قَدْ جِئْنَاكَ فِي أَمْرٍ وَإِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبْئًا

گی اور اگر وہ جھوٹا ہے تو میں یمن کے کسی کاہن سے اس بارے میں فیصلہ کروا لیتا ہوں۔ تو ہند نے اپنے والد کے سامنے یہ حلف اُٹھایا' اُس طریقہ کے مطابق جس طرح وہ لوگ زمانۂ جاہلیت میں حلف اُٹھایا کرتے تھے کہ وہ شخص اُس کے حوالے سے جھوٹ بول رہا ہے۔ تو عتبہ نے فاکہہ سے کہا: اے فرد! تم نے میری بیٹی پر ایک جھوٹا الزام لگایا ہے' اب تم میرے ساتھ یمن کے کسی کاہن سے فیصلہ کروا لو۔ تو بنومخزوم کی ایک جماعت سمیت فاکہہ روانہ ہوا اور بنوعبد مناف کی ایک جماعت سمیت عتبہ روانہ ہوا۔ یہ لوگ نکلے تو ان کے ساتھ ہند تھی اور ان کے ساتھ دیگر خواتین بھی تھیں۔ سفر طے کرتے ہوئے یہ ایک جگہ پر پہنچے جہاں انہوں نے کہا: کل ہم اُس کاہن تک پہنچ جائیں گے۔ وہاں پہنچ کر ہند کی حالت خراب ہونا شروع ہو گئی اور اُن کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا' اُن کے والد نے اُن سے دریافت کیا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری حالت تبدیل ہو گئی ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے نزدیک کاہن کے پاس جانا پسندیدہ نہیں ہے' اگر ایسا ہی تھا تو تم نے لوگوں کے سفر کرنے سے پہلے ہی یہ بات کہہ دینی تھی۔ ہند نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! اے اباجان! میرے نزدیک یہ بات مکروہ نہیں ہے' لیکن میں یہ بات جانتی ہوں کہ آپ ایسے شخص کے پاس جا رہے ہیں جو غلطی بھی کر سکتا ہے اور درست بھی ہو سکتا ہے' اور اس بات کا احتمال موجود ہے کہ وہ مجھ پر کوئی ایسا داغ لگا دے جو میری ہمیشہ کیلئے رسوائی کا باعث بن جائے۔ تو عتبہ نے کہا: میں اپنے معاملہ کو پیش کرنے سے پہلے اُس کا امتحان لوں گا۔ اُس نے گھوڑے کے کان میں آواز پیدا کی جس کے نتیجہ میں اُس کی شرمگاہ سخت ہو گئی۔ عتبہ نے گندم کا ایک دانہ لے کر گھوڑے کی شرمگاہ میں

أَخْتَبِرُكَ بِهِ، فَانْظُرْ مَا هُوَ؟ قَالَ: تَمْرَةٌ فِي كَمَرَةٍ. قَالَ: أُرِيدُ أَبْيَنَ مِنْ هَذَا، قَالَ: حَبَّةٌ مِنْ بُرٍّ فِي إِحْلِيلِ مُهْرٍ، قَالَ: صَدَقْتَ. انْظُرْ فِي أَمْرِ هَؤُلَاءِ النِّسْوَةِ، فَجَعَلَ يَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ فَيَضْرِبُ لَعَلَّهَا كَتِفَهَا وَيَقُولُ: انْهَضِي، حَتَّى دَنَا مِنْ هِنْدٍ فَضَرَبَ لَعَلَّهَا كَتِفَهَا وَقَالَ: انْهَضِي غَيْرَ وَسْخَاءٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَتَلِدِنَّ مَلِكًا يُقَالُ لَهُ: مُعَاوِيَةُ. فَوَثَبَ إِلَيْهَا الْفَاكِهُ فَأَخَذَ بِيَدِهَا. فَنَتَرَتْ يَدَهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَتْ: إِلَيْكَ فَوَاللهِ لَأَحْرِصَنَّ عَلَى أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِكَ. فَتَزَوَّجَهَا أَبُو سُفْيَانَ فَجَاءَتْ بِمُعَاوِيَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

رکھا اور اُس پر کپڑا باندھ دیا۔ جب وہ لوگ کاہن کے پاس گئے تو کاہن نے اُن کی مہمان نوازی کی' ان کیلئے جانور قربان کیا' جب انہوں نے کھانا کھالیا تو عتبہ نے کہا: ہم ایک معاملہ کے سلسلہ میں تمہارے پاس آئے ہیں' میں نے تمہارے لیے ایک چیز پوشیدہ رکھی ہے جس کے حوالے سے میں تمہارا امتحان لینا چاہتا ہوں' تم بتاؤ کہ وہ کیا چیز ہے؟ اُس نے کہا: بند چیز میں ایک چیز ہے۔ عتبہ نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ تم زیادہ واضح طور پر اسے بیان کرو۔ اُس نے کہا: گھوڑے کی شرمگاہ میں گندم کا دانہ ہے۔ عتبہ نے کہا: تم نے سچ کہا ہے' تم ان خواتین کا جائزہ لو۔ وہ اُن خواتین کے قریب ہوا اور ہر خاتون کے کندھے پر ہاتھ رکھتا رہا اور کہتا رہا: اُٹھ جاؤ! یہاں تک کہ جب وہ ہند کے قریب ہوا تو اُس نے ہند کو ہاتھ مارا اور بولا: تم اُٹھ جاؤ! ایسی حالت میں کہ نہ تم گندی ہو نہ زنا کرنے والی ہو اور تم ایک بادشاہ کو جنم دو گی جس کا نام معاویہ ہوگا۔ یہ سن کر فاکہ اُچھل کر ہند کے پاس آیا اور اُس کا ہاتھ پکڑا' تو ہند نے اپنا ہاتھ اُس سے چھڑا لیا اور بولی: تم پرے ہو جاؤ! اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ وہ بادشاہ تمہاری بجائے کسی اور کی اولاد ہو۔ بعد میں حضرت ابوسفیان نے اُس خاتون کے ساتھ شادی کی اور حضرت معاویہ پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت نازل کرے۔

2022- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زِيَادٍ الْهِلَالِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن نوفل بیان کرتے ہیں:

ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! میں اپنے معاملہ کی مالک ہوں۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب فاکہ

مُسَاحِقِ الْمَدِينِيِّ، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، قَالَ: قَالَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ لِأَبِيهَا: يَا أَبَةِ إِنِّي قَدْ مَلَكْتُ أَمْرِي، قَالَ: وَذَلِكَ حِينَ فَارَقَهَا الْفَاكِهُ بْنُ الْمُغِيرَةِ فَلَا تُزَوِّجْنِي رَجُلًا حَتَّى تَعْرِضَهُ عَلَيَّ، قَالَ: ذَلِكَ لَكِ، قَالَ: فَقَالَ لَهَا ذَاتَ يَوْمٍ: يَا بُنَيَّةُ قَدْ خَطَبَكِ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكِ وَلَسْتُ بِمُسَمٍّ لَكِ وَاحِدًا مِنْهُمَا حَتَّى أَصِفَهُ لَكِ، أَمَّا الْأَوَّلُ فَفِي الشَّرَفِ الصَّمِيمِ وَالْحَسَبِ الْكَرِيمِ تَخَالِينَ بِهِ هَوَجًا مِنْ غَفْلَتِهِ وَذَلِكَ أَسْجَاحٌ مِنْ شِيمَتِهِ، حَسَنُ الصُّحْبَةِ، سَرِيعُ الْإِجَابَةِ، إِنْ تَابَعْتِيهِ تَابَعَكِ، وَإِنْ مِلْتِ بِهِ كَانَ مَعَكِ، تَقْضِينَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ وَتَكْتَفِينَ بِرَأْيِكِ عَنْ رَأْيِهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَفِي الْحَسَبِ وَالرَّأْيِ الْأَرِيبِ بَدْرُ أَرُومَتِهِ وَعِزُّ عَشِيرَتِهِ، يُؤَدِّبُ أَهْلَهُ وَلَا يُؤَدِّبُونَهُ، إِنِ اتَّبَعُوهُ أَسْهَلَ بِهِمْ، وَإِنْ جَانَبُوهُ تَوَعَّرَ بِهِمْ، شَدِيدُ الْغَيْرَةِ، سَرِيعُ الطِّيَرَةِ، صَعْبُ حِجَابِ الْقُبَّةِ، إِنْ حَاجَّ فَغَيْرُ مَنْزُورٍ، وَإِنْ نُوزِعَ فَغَيْرُ مَقْصُورٍ، قَدْ بَيَّنْتُ لَكِ أَمْرَهُمَا كِلَاهُمَا، قَالَتْ لَهُ: أَمَّا الْأَوَّلُ فَسَيِّدٌ مُطَاعٌ لِكَرِيمَتِهِ، مُوَاتٍ لَهَا فِيمَا عَسَى إِنْ لَمْ تَعْتَصِمْ أَنْ تَلِينَ بَعْدَ إِبَائِهَا وَتَضِيعَ تَحْتَ

بن مغیرہ سے اُن کی علیحدگی ہو گئی تھی۔ (ہند نے اپنے والد سے کہا:) آپ میری شادی اُس وقت تک نہیں کریں گے جب تک پہلے مجھے رشتہ کے بارے میں نہیں بتائیں گے۔ تو عتبہ نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر ایک دن عتبہ نے اپنی بیٹی سے کہا: اے میری بیٹی! تمہاری قوم کے دو افراد نے تمہارے لیے شادی کا پیغام بھیجا ہے' میں اُن میں سے کسی ایک کا نام تمہارے سامنے اُس وقت تک نہیں لوں گا جب تک میں اُن کی صفت تمہارے سامنے بیان نہیں کر دیتا' جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے تو وہ عزت دار' اچھے حسب کا مالک ہے' اُس کی لاپرواہی کے حوالے سے تم اُس کے بارے میں یہ خیال کرو گی کہ وہ حماقت کا شکار ہے حالانکہ یہ نرمی اُس کی عادت کا حصہ ہے وہ اچھا ساتھی ہے' بات پر تیزی سے عمل کرتا ہے' اگر تم اُس کی پیروی کرو گی تو وہ تمہاری پیروی کرے گا اور اگر تم اُس سے اُکتا جاتی ہو تو وہ پھر بھی تمہارے ساتھ رہے گا' تم اُس کے مال میں سے خرچ کرو گی اور اُس سے مشورہ لینے کی تمہیں ضرورت نہیں پڑے گی' جہاں تک دوسرے شخص کا تعلق ہے تو وہ بھی حسب کا عمدہ ہے اور سمجھدارانہ رائے کے حوالے سے اپنے نسب کا چودھویں کا چاند اور اپنے خاندان کیلئے باعثِ عزت فرد ہے' وہ اپنے اہلِ خانہ کو ادب سکھاتا ہے' اہلِ خانہ اُسے ادب نہیں سکھاتے ہیں' اگر اہلِ خانہ اُس کی پیروی کریں تو وہ اُن کیلئے نرم رہتا ہے اور اگر نافرمانی کریں تو وہ اُن پر سختی کرتا ہے' مزاج میں غصہ ہے' تیزی سے فیصلہ کرتا ہے' سخت مزاج ہے' اگر بحث کرے تو زیادہ حرکت نہیں کرتا اور اگر اُس سے جھگڑا کیا جائے تو کوتاہی نہیں کرتا' میں نے ان دونوں کا معاملہ تمہارے سامنے بیان کر دیا ہے۔ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا نے اپنے والد سے کہا: جہاں تک پہلے فرد کا تعلق ہے تو

خِبَائِهَا. وَاِنْ جَاءَتْ لَهُ بِوَلَدٍ اَحْمَقَتْ. فَاِنْ اَنْجَبَتْ فَعَنْ خُطَاءٍ اَنْجَبَتْ. اطْوِ ذِكْرَ هٰذَا عَنِّي. فَلَا تُسَمِّهِ لِي وَاَمَّا الْآخَرُ فَبَعْلُ الْحُرَّةِ الْكَرِيمَةِ اِنِّي لِاَخْلَاقِ هٰذَا لَوَاقِعَةٌ. وَاِنِّي لَهُ لَمُوَافِقَةٌ. وَاِنِّي لَآخُذُ بِاَدَبِ الْبَعْلِ مَعَ لُزُومِي لِقُبَّتِي وَقِلَّةِ بُلْغَتِي. وَاِنَّ السَّلِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَحَرِيٌّ اَنْ يَكُونَ الْمُدَافِعَ عَنْ حَرِيمِ عَشِيرَتِهِ. الذَّائِدَ عَنْ كَتِيبَتِهَا. الْمُحَامِيَ عَنْ حَفِيظَتِهَا. الزَّائِنُ لِاَرُومَتِهَا. غَيْرَ مُوَاكِلٍ وَلَا زُمَّيْلٍ عِنْدَ ضَعْضَعَةِ الْحَوَادِثِ فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ. قَالَتْ: زَوِّجْنِي مِنْهُ. وَلَا تُلْقِنِي اِلَيْهِ اِلْقَاءَ الْمُسْتَسْلِسِ السَّلِسِ. وَلَا تَسِمْهُ بِي سَوْمَ الْمُغَاطِسِ الضَّرِسِ. وَاسْتَخِرِ اللّٰهَ فِي السَّمَاءِ يَخِرْ لَكَ بِعِلْمِهِ فِي الْقَضَاءِ

وہ سردار ہے' اپنی بیوی کا حاکم ہوگا لیکن یہ بیوی کو خرابی کا شکار بھی کر دے گا کیونکہ ایسا ہوسکتا ہے کہ عورت کی نافرمانی کے بعد وہ عورت نرم ہو جائے اور اُس کے گھر میں رہتے ہوئے ضائع ہو جائے' اگر ایسی عورت اُس کے بچہ کو جنم دے گی تو حماقت کا اظہار کرے گی اور اگر وہ بچہ کو جنم دینے کا ارادہ نہیں رکھتی پھر بھی بچہ کی پیدائش کا امکان تو موجود ہوگا' آپ اس کا تذکرہ میرے سامنے نہ کریں اور اس کا نام میرے سامنے نہ لیں' جہاں تک دوسرے شخص کا تعلق ہے تو وہ آزاد اور معزز عورت کا شوہر بن سکتا ہے کیونکہ یہ واقعی صحیح اخلاق کا مالک ہے اور مجھے اُس میں دلچسپی محسوس ہوتی ہے' میں اپنے شوہر کی پابندیوں کی پیروی کروں گی' اپنے گھر میں رہوں گی اگرچہ مجھے وہاں تھوڑا ارزق نصیب ہو اور میرے اور اُس کے درمیان کا تعلق اس لائق ہوگا کہ وہ شخص ضروریات پوری کرنے والا ہو اور اپنے خاندان کی طرف سے کسی زیادتی کا دفاع کرنے والا ہو' اپنی بیوی پر الزام کو دور کرنے والا ہو' اُس کی ہر حوالے سے حفاظت کرنے والا ہو اور حسب ونسب کے اعتبار سے اُس کا لحاظ کرنے والا ہو' زمانہ کے حوادث کے وقت وہ بیوی کا ساتھ دینے والا ہو' وہ شخص کون ہے؟ عتبہ نے جواب دیا: وہ ابوسفیان بن حرب بن اُمیہ ہے۔ ہند نے کہا: آپ میری شادی اُس کے ساتھ کروا دیں لیکن مجھے ایسے رخصت نہ کروائیں جیسے کوئی کمزوری کا شکار شخص کرتا ہے اور مجھے اُس کے پاس ایسے نہ چھوڑیں جس طرح غوطہ لگانے والا' بُرے اخلاق کا مالک شخص چھوڑ دیتا ہے' آپ اُس اللہ سے استخارہ کریں جو آسمان میں ہے' وہ اپنے علم کے مطابق تقدیر کے فیصلہ کو آپ کے سامنے سرنگوں کر دے گا۔

بَابُ ذِكْرِ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اِنْ وُلِّيتَ فَاعْدِلْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس وصیت کا تذکرہ کہ اگر تم حکمران بنے تو انصاف سے کام لینا

2023- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ: مَا زِلْتُ فِي طَمَعٍ مِنَ الْخِلَافَةِ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ مَلَكْتَ فَاَحْسِنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اُس وقت سے خلافت کی اُمید تھی جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے:

''اے معاویہ! اگر تم بادشاہ بنے تو اچھے طریقہ سے رہنا''۔

حضرت معاویہ کی حکومت کی پیشگوئی

2024- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ، اَيْضًا، قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ صَاحِبُ مِقْسَمٍ طَرْسُوسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: كُنْتُ اُوَضِّئُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اُفْرِغُ عَلَيْهِ مِنْ اِنَاءٍ فِي يَدِي فَنَظَرَ اِلَيَّ نَظْرَةً شَدِيدَةً فَفَزِعْتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا رہا تھا' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر برتن سے پانی انڈیل رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور تیز نظروں سے دیکھا تو میں گھبرا گیا اور برتن میرے ہاتھ سے نیچے گر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں میری اُمت کے معاملہ کا نگران بنائے تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے انصاف سے کام لینا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

فَسَقَطَ الْإِنَاءُ مِنْ يَدِي، فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ، إِنْ وُلِّيتَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي فَاتَّقِ اللهَ وَاعْدِلْ قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَطْمَعُ فِيهَا مُنْذُ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَأَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَرْزُقَنِيَ الْعَدْلَ فِيكُمْ

بیان کرتے ہیں: جس دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی تھی' اُس دن سے مجھے توقع تھی (کہ میں خلیفہ کے منصب پر فائز ہوں گا) اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ وہ مجھے عدل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

2025- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْأَغَرِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَتْ إِدَاوَةٌ يَحْمِلُهَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوُضُوئِهِ، فَاشْتَكَى أَبُو هُرَيْرَةَ فَحَمَلَهَا مُعَاوِيَةُ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُوَضِّئُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ وُلِّيتَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَاتَّقِ اللهَ وَاعْدِلْ ـ فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي مُبْتَلًى بِذَلِكَ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وُلِّيتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی نے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک برتن تھا جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (کہیں جاتے ہوئے) اُٹھا کر رکھتے تھے' اُس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُسے اُٹھا لیا' ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اُٹھایا اور فرمایا: اے معاویہ! اگر تم مسلمانوں کے کسی معاملہ کے نگران بنو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور انصاف سے کام لینا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سننے کے بعد میں مسلسل یہ توقع کرتا رہا کہ میں اس میں مبتلا ہوں گا یہاں تک کہ میں خلیفہ بن گیا۔

بَابُ فَضَائِلِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَحِمَهُ اللهُ

باب: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل

2026- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

2026- رواه الترمذي: 3799، وابن ماجه: 146، وأحمد 99/1.

وَبُنْدَارٌ، وَابْنُ سِنَانٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي: الزُّبَيْرِيَّ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ عَمَّارٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دو، اس شخص کو خوش آمدید ہے جو طیب اور مطیب ہے۔

"طیب ومطیب کو خوش آمدید"

2027- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي: ابْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ ـ فَقَالَ: عَمَّارٌ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: عمار! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طیب اور مطیب کو خوش آمدید۔

2027- انظر السابق.

2028- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عمار کو جب بھی دو معاملوں کے درمیان اختیار دیا گیا تو اُس نے اُسے اختیار کیا جو زیادہ ہدایت والا تھا''۔

حضرت عمار کی شہادت کی پیشگوئی

2029- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک باغی گروہ عمار کو قتل کرے گا''۔

بَابُ فَضْلِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَحِمَهُ اللهُ

باب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

2030- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

2028- رواه الترمذي:3800، والحاكم 388/3۔

2029- رواه البخاري:447، ومسلم:2915۔

2030- رواه أحمد 161/1، والترمذي:3744۔

بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ رَحِمَهُ اللهُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَا إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کروں! خبردار! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عمرو بن العاص' قریش کے صالح افراد میں سے ایک ہے''۔

قریش کے صالح فرد

2031- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْرِي مَا حُسْنُهَا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابوملیکہ نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

تم لوگ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے احادیث بیان کرتے ہو' مجھے نہیں معلوم کہ وہ کتنی اچھی ہیں' البتہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عمرو بن العاص قریش کے صالح افراد میں سے ایک ہے''۔

2032- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

2031- انظر السابق۔

2032- رواه أحمد 327/2، والحاكم 240/3.

سَلَمَةَ. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَبْنَاءُ الْعَاصِ مُؤْمِنَانِ عَمْرٌو وَهِشَامٌ

''عاص کے دونوں صاحبزادے مؤمن ہیں: عمرو اور ہشام''۔

ذِكْرُ الْكَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان کے باہمی اختلافات کے حوالے سے خاموشی اختیار کرنے کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی رحمت ان سب حضرات پر نازل ہو!

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: يَنْبَغِي لِمَنْ تَدَبَّرَ مَا رَسَمْنَاهُ مِنْ فَضَائِلِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضَائِلِ اَهْلِ بَيْتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ اَنْ يُحِبَّهُمْ وَيَتَرَحَّمَ عَلَيْهِمْ وَيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ. وَيَتَوَسَّلَ اِلَى اللهِ الْكَرِيمِ بِهِمْ وَيَشْكُرَ اللهَ الْعَظِيمَ اِذْ وَفَّقَهُ لِهَذَا. وَلَا يَذْكُرَ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَلَا يَنْقُرَ عَنْهُ وَلَا يَبْحَثَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے فضائل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کے فضائل کے حوالے سے جو کچھ تحریر کیا ہے' جو شخص ان میں غور و فکر کرے گا اُس کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ ان سب سے محبت رکھے' ان کیلئے دعائے رحمت کرے' ان کیلئے دعائے مغفرت کرے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے وسیلہ کو پیش کرے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اس بات کی توفیق دی ہے اور وہ صحابہ کرام کے باہمی اختلافات کا تذکرہ نہ کرے' وہ اس حوالے سے تفتیش نہ کرے' بحث نہ کرے۔

ایک اعتراض اور اُس کا جواب

فَاِنْ عَارَضَنَا جَاهِلٌ مَفْتُونٌ قَدْ خُطِئَ بِهِ عَنْ طَرِيقِ الرَّشَادِ فَقَالَ: لِمَ قَاتَلَ فُلَانٌ لِفُلَانٍ وَلِمَ قَتَلَ فُلَانٌ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ؟۔ قِيلَ لَهُ: مَا بِنَا وَبِكَ اِلَى ذِكْرِ هَذَا حَاجَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا اضْطُرِرْنَا اِلَى عِلْمِهَا. فَاِنْ قَالَ: وَلِمَ؟ قِيلَ لَهُ: لِاَنَّهَا فِتَنٌ شَاهَدَهَا

اگر کوئی جاہل' فتنہ کا شکار شخص اعتراض کرنے کی کوشش کرے جو ہدایت کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہو اور وہ یہ کہے کہ فلاں نے فلاں کے ساتھ لڑائی کیوں کی تھی؟ اور فلاں نے فلاں کو قتل کیوں کیا تھا؟ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: ہمیں اور تمہیں اس کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے' یہ چیز ہمیں فائدہ نہیں دے گی اور نہ ہی اس کا علم حاصل کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔ اگر وہ شخص یہ کہے کہ کیوں؟ تو

الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَكَانُوا فِيهَا عَلَى حَسَبِ مَا أَرَاهُمُ الْعِلْمُ بِهَا وَكَانُوا أَعْلَمَ بِتَأْوِيلِهَا مِنْ غَيْرِهِمْ. وَكَانُوا أَهْدَى سَبِيلًا مِمَّنْ جَاءَ بَعْدَهُمْ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ. عَلَيْهِمْ نَزَلَ الْقُرْآنُ وَشَاهَدُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاهَدُوا مَعَهُ وَشَهِدَ لَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْأَجْرِ الْعَظِيمِ. وَشَهِدَ لَهُمُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَيْرُ قَرْنٍ. فَكَانُوا بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْرَفَ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْقُرْآنِ وَبِالسُّنَّةِ وَمِنْهُمْ يُؤْخَذُ الْعِلْمُ وَفِي قَوْلِهِمْ نَعِيشُ، وَبِأَحْكَامِهِمْ نَحْكُمُ وَبِأَدَبِهِمْ نَتَأَدَّبُ وَلَهُمْ نَتَّبِعُ وَبِهٰذَا أُمِرْنَا.

اُس سے کہا جائے گا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسے فتنے تھے جن کا سامنا صحابہ کرام نے کیا' تو ان فتنوں کے بارے میں اُن کی آراء اُن کے علم کے حوالے سے تھی اور وہ اس کی تاویل کے بارے میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ علم رکھتے تھے کیونکہ بعد والوں کی بہ نسبت وہ زیادہ ہدایت والے راستہ پر تھے کیونکہ وہ اہلِ جنت ہیں جن پر قرآن نازل ہوا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا' اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے اس بات کی گواہی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور مغفرت اور عظیم اجر اُنہیں حاصل ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے بارے میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ بہترین زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں' تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں' قرآن کے بارے میں' سنت کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے' ان حضرات سے ہی علم حاصل کیا گیا ہے اور ان کے اقوال کے مطابق ہم زندگی بسر کرتے ہیں' ان کے بیان کیے ہوئے احکام اور آداب کے مطابق ہم آداب سیکھتے ہیں اور ہم انہی کی پیروی کرتے ہیں اور ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔

فَإِنْ قَالَ: وَأَيْشِ الَّذِي يَضُرُّنَا مِنْ مَعْرِفَتِنَا لِمَا جَرَى بَيْنَهُمْ وَالْبَحْثِ عَنْهُ؟۔ قِيلَ لَهُ: مَا لَا شَكَّ فِيهِ وَذٰلِكَ أَنَّ عُقُولَ الْقَوْمِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْ عُقُولِنَا، وَعُقُولُنَا أَنْقَصُ بِكَثِيرٍ وَلَا نَأْمَنُ أَنْ نَبْحَثَ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ فَنَزِلَّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ وَنَتَخَلَّفَ عَمَّا أُمِرْنَا فِيهِمْ. فَإِنْ قَالَ: وَبِمَ

اگر وہ شخص یہ کہے کہ آپ یہ بات بتائیں کہ ہمیں اس بات کی معرفت کیا نقصان دے گی جو اس چیز کے حوالے سے ہو کہ جو صحابہ کرام کے آپس کے اختلافات کے بارے میں ہے اور اس بارے میں بحث کرنے کا کیا نقصان ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: یہ وہ چیز ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے اور وہ یہ کہ اُن حضرات کی عقل ہماری عقل سے زیادہ تھی اور ہماری عقل اُن کی عقل کے مقابلہ میں بہت زیادہ ناقص ہے' تو ہمارے لیے اس بات کا احتمال موجود ہے کہ جب

أُمِرْنَا فِيهِمْ؟۔ قِيلَ: أُمِرْنَا بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ وَالتَّرَحُّمِ عَلَيْهِمْ وَالْمَحَبَّةِ لَهُمْ وَالِاتِّبَاعِ لَهُمْ، دَلَّ عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَقَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَمَا بِنَا حَاجَةٌ إِلَى ذِكْرِ مَا جَرَى بَيْنَهُمْ، قَدْ صَحِبُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاهَرَهُمْ وَصَاهَرُوهُ، فَبِالصُّحْبَةِ يَغْفِرُ اللهُ الْكَرِيمُ لَهُمْ، وَقَدْ ضَمِنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ أَنْ لَا يُخْزِيَ مِنْهُمْ وَاحِدًا وَقَدْ ذَكَرَ لَنَا اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ أَنَّ وَصْفَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، فَوَصَفَهُمْ بِأَجْمَلِ الْوَصْفِ وَنَعَتَهُمْ بِأَحْسَنِ النَّعْتِ، وَأَخْبَرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ أَنَّهُ قَدْ تَابَ عَلَيْهِمْ، وَإِذَا تَابَ عَلَيْهِمْ لَمْ يُعَذِّبْ وَاحِدًا مِنْهُمْ أَبَدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.

ہم اُن کے آپس کے معاملات کے بارے میں بحث کریں گے تو ہم حق کے راستہ سے بھٹک نہ جائیں اور اُس چیز سے پیچھے نہ رہ جائیں جس کے بارے میں ہمیں حکم دیا گیا ہے جو اُن حضرات کے حوالے سے ہے' اگر وہ شخص یہ کہے کہ ہمیں ان حضرات کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اُن کیلئے دعائے مغفرت کریں' اُن کیلئے دعائے رحمت کریں' اُن سے محبت رکھیں' اُن کی پیروی کریں۔ کتاب وسنت اور مسلمانوں کے ائمہ کے اقوال اس بات پر دلالت کرتے ہیں' اُن کے درمیان کے جو باہمی اختلافات تھے اُن کا تذکرہ کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے' یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں' ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے ساتھ تعلق ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کی مغفرت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس بات کی ضمانت دی ہے کہ اُن میں سے کسی کو بھی رسوا نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ہے کہ ان حضرات کی صفت تورات اور انجیل میں بیان ہوئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی صفت عمدہ طور پر بیان کی ہے اور ان کی خوبیاں احسن انداز میں ذکر کی ہیں' ہمارے پروردگار نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اُس نے ان کی توبہ کو قبول کیا ہے اور جب وہ کسی کی توبہ قبول کر لے تو پھر اُسے کبھی عذاب نہیں دیتا' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور یہ اُس سے راضی ہوں۔ یہ اللہ کا گروہ ہیں' خبردار! بے شک اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِنَّمَا مُرَادِي مِنْ ذَلِكَ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میری مراد اس سے یہ ہے کہ میں اُس چیز

لِاَنْ اَكُونَ عَالِمًا بِمَا جَرَى بَيْنَهُمْ فَاَكُونَ لَمْ يَذْهَبْ عَلَيَّ مَا كَانُوا فِيهِ لِاَنِّي اُحِبُّ ذٰلِكَ وَلَا اَجْهَلُهُ. قِيلَ لَهُ: اَنْتَ طَالِبُ فِتْنَةٍ لِاَنَّكَ تَبْحَثُ عَمَّا يَضُرُّكَ وَلَا يَنْفَعُكَ وَلَوِ اشْتَغَلْتَ بِاِصْلَاحِ مَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ فِيمَا تَعَبَّدَكَ بِهِ مِنْ اَدَاءِ فَرَائِضِهِ وَاجْتِنَابِ مَحَارِمِهِ كَانَ اَوْلَى بِكَ. وَقِيلَ: وَلَا سِيَّمَا فِي زَمَانِنَا هٰذَا مَعَ قُبْحِ مَا قَدْ ظَهَرَ فِيهِ مِنَ الْاَهْوَاءِ الضَّالَّةِ. وَقِيلَ لَهُ: اشْتِغَالُكَ بِمَطْعَمِكَ وَمَلْبَسِكَ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟ اَوْلَى بِكَ. وَتَكَسُّبُكَ لِدِرْهَمِكَ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟ وَفِيمَا تُنْفِقُهُ؟ اَوْلَى بِكَ. وَقِيلَ: لَا يَاْمَنُ اَنْ يَكُونَ بِتَنْقِيرِكَ وَبَحْثِكَ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ الْقَوْمِ اِلَى اَنْ يَمِيلَ قَلْبُكَ فَتَهْوَى مَا لَا يَصْلُحُ لَكَ اَنْ تَهْوَاهُ وَيَلْعَبَ بِكَ الشَّيْطَانُ فَتَسُبَّ وَتُبْغِضَ مَنْ اَمَرَكَ اللّٰهُ بِمَحَبَّتِهِ وَالْاِسْتِغْفَارِ لَهُ وَبِاتِّبَاعِهِ فَتَزِلَّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ وَتَسْلُكَ طَرِيقَ الْبَاطِلِ.

کا عالم بن جاؤں جو ان کے باہمی اختلافات تھے اور میں ایسا شخص بن جاؤں گا جو ان کی صورت حال سے واقف ہوگا کیونکہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں اور میں اس سے ناواقف نہ رہوں۔ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: تم فتنہ کے طلبگار ہو کیونکہ تم اُس چیز کے بارے میں بحث کرنا چاہتے ہو جو تمہیں نقصان دے گی' جو تمہیں فائدہ نہیں دے گی' اگر تم اُس چیز کو درست کرنے میں مشغول رہو جو اللہ تعالیٰ کیلئے تم پر لازم ہے جس کا تعلق تمہاری عبادت سے ہے جو فرائض کی ادائیگی اور حرام چیزوں کے اجتناب سے تعلق رکھتی ہے تو یہ چیز تمہارے لیے زیادہ مناسب ہوگی۔ اُس سے یہ بھی کہا جائے گا کہ ہمارے زمانہ میں تو یہ بطورِ خاص زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس میں گمراہ کرنے والی خواہشات' لوگوں کے درمیان پھیل چکی ہیں۔ اُس سے یہ بھی کہا جائے گا کہ تم جو اپنے کھانے پینے میں مشغول ہوتے ہو' وہ کہاں گیا؟ یہ تمہارے لیے زیادہ مناسب ہے' تمہارا درہم کمانا کہ تم کہاں سے اس کو حاصل کرتے ہو اور کہاں خرچ کرتے ہو؟ اس چیز کی تحقیق تمہارے لیے زیادہ مناسب ہے۔ یہ بھی کہا جائے گا کہ اس بات کا احتمال بھی موجود ہے کہ تمہارے اس بحث و تمحیص کے نتیجہ میں جو اُن حضرات کے آپس کے اختلافات کے بارے میں ہوگی' تمہارا دل بھٹک جائے اور اُس چیز کی طرف مائل ہو جائے جو تمہارے لیے درست نہیں ہے کہ تم اُس کی طرف مائل ہوتے' تو یوں شیطان تمہارے ساتھ کھیلنے لگے اور تم اُس شخص کو بُرا کہنا شروع کر دیا اُس سے بغض رکھو جس کی محبت کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اور جس کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا حکم دیا ہے اور جس کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے' تو یوں تم ہدایت کے راستہ سے بھٹک جاؤ گے اور باطل

کے راستہ پر چل پڑو گے۔

فَإِنْ قَالَ: فَاذْكُرْ لَنَا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَعَمَّنْ سَلَفَ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْتَ لِتَرُدَّ نُفُوسَنَا عَمَّا تَهْوَاهُ مِنَ الْبَحْثِ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

اگر وہ شخص یہ کہے کہ آپ ہمارے سامنے کتاب و سنت اور مسلمانوں کے علماء جو سلف صالحین سے تعلق رکھتے ہیں اُن کے حوالے سے یہ ذکر کریں جو آپ کی بیان کی ہوئی بات پر دلالت کرتا ہے تاکہ ہمارے دل اُس سے لوٹ آئیں جس بحث و تمحیص کی وہ خواہش رکھتے ہیں جس کا تعلق صحابہ کرام کے باہمی اختلاف سے ہے۔

قِيلَ لَهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِمَا ذَكَرْتُهُ مِمَّا فِيهِ بَلَاغٌ وَحُجَّةٌ لِمَنْ عَقَلَ. وَنُعِيدُ بَعْضَ مَا ذَكَرْنَاهُ لِيَتَيَقَّظَ بِهِ الْمُؤْمِنُ الْمُسْتَرْشِدُ إِلَى طَرِيقِ الْحَقِّ:

تو اُس شخص سے کہا جائے گا کہ ہم نے اس سے پہلے یہ بات ذکر کی ہے جس میں بلاغ اور حجت پائی جاتی ہے اُس شخص کیلئے جو عقل رکھتا ہو اور ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس میں سے بعض باتوں کو دُہرا دیتے ہیں تاکہ ہدایت کے حصول کا طلبگار مؤمن شخص اُس کے ذریعہ حق کے راستہ کی طرف جانے کیلئے بیدار ہو جائے۔

قرآن مجید میں صحابہ کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا، يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ. وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ} [الفتح: 29]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو اُن کے ساتھ ہیں وہ کفار کیلئے سخت ہیں اور ایک دوسرے کیلئے رحم کرنے والے ہیں تم اُنہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے پاؤ گے اُن کی مخصوص علامت اُن کے چہروں میں سجدوں کا نشان ہوگی تورات اور انجیل میں اُن کی مثال (یہ بیان کی گئی ہے:) وہ کھیت کی مانند ہیں جو کونپل نکالتا ہے اُسے مضبوط کرتا ہے پھر وہ موٹی ہو جاتی ہے اور تنے پر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اور کسان کو اچھی لگتی ہے (یہ مثال اس لیے بیان کی گئی ہے) تاکہ ان کے ذریعہ کافروں کے دل جلیں''۔

ثُمَّ وَعَدَهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ الْمَغْفِرَةَ وَالْأَجْرَ الْعَظِيمَ. وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ} [التوبة: 117]

اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کے ساتھ مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے نبی پر، مہاجرین اور انصار پر رحمت کی، جنہوں نے نبی کی پیروی کی اُس تنگی کی گھڑی میں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ} [التوبة: 100] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے، سبقت لے جانے والے پہلے لوگ اور وہ لوگ جنہوں نے احسان کے ہمراہ ان لوگوں کی پیروی کی، اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا''..... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَوْمَ لَا يُخْزِي اللهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ} [التحريم: 8] الْآيَةُ.

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اُس دن نبی کو اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا، اُن کا نور اُن کے آگے اور دائیں طرف چل رہا ہو گا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ} [آل عمران: 110] الْآيَةُ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم بہترین اُمت ہو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

{لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ} [الفتح: 18] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان سے راضی ہو گیا''..... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَى مَنْ جَاءَ بَعْدَ الصَّحَابَةِ فَاسْتَغْفَرَ لِلصَّحَابَةِ وَسَأَلَ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ أَنْ لَا يَجْعَلَ فِي قَلْبِهِ

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی تعریف بیان کی ہے جو صحابہ کرام کے بعد آئیں گے اور صحابہ کرام کیلئے دعائے مغفرت کریں گے اور وہ اپنے مالک (یعنی اللہ تعالیٰ) سے یہ دعا مانگیں گے کہ وہ ان حضرات

غِلًّا لَهُمْ. فَأَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِأَحْسَنِ مَا يَكُونُ مِنَ الثَّنَاءِ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

کیلئے کوئی کھوٹ اُن کے دل میں پیدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کی اچھے انداز میں تعریف کی ہے اور فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ} إِلَى قَوْلِهِ: {رَءُوفٌ رَحِيمٌ}

''اور وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے''..... یہ آیت یہاں تک ہے: ''مہربان رحم کرنے والا''۔

احادیث رسول میں صحابہ کی فضیلت کا بیان

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے' پھر اُن کے بعد والوں کا ہے' پھر اُن کے بعد والوں کا ہے''۔

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ أَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَاخْتَارَ لِي مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا. فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ أَصْحَابِي وَفِي أَصْحَابِي كُلُّهُمْ خَيْرٌ وَاخْتَارَ أُمَّتِي عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور مرسلین کے علاوہ باقی تمام جہانوں میں سے میرے اصحاب کو منتخب کیا ہے اور میرے اصحاب میں سے چار افراد کو میرے لیے منتخب کیا ہے: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی' اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے اصحاب میں سب سے بہتر بنایا ہے اور میرے تمام اصحاب میں بھلائی پائی جاتی ہے اور اُس نے میری اُمت کو دیگر تمام اُمتوں کے مقابلہ میں منتخب قرار دیا ہے''۔

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مَثَلَ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''میری اُمت میں میرے اصحاب کی مثال یوں ہے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے' کھانا نمک کے بغیر ٹھیک نہیں ہوتا''۔

رُوِيَ هَذَا عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہ روایت حسن بصری کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

قَالَ: فَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا يَقُولُ: قَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو یہ فرماتے تھے: ہمارا نمک تو رخصت ہو گیا ہے' اب ہم کیسے

ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، وَبَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو تمام بندوں کے دلوں سے بہتر پایا تو اُنہیں اپنی ذات کیلئے منتخب کیا اور اپنی رسالت کے ہمراہ اُنہیں مبعوث کیا' پھر اُس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کے بعد اپنے بندوں کے دلوں کا جائزہ لیا تو اُن کے اصحاب کے دلوں کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا تو اُن اصحاب کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر بنا دیا جو اُس کے دین کی خاطر جنگ کیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: يُقَالُ لِمَنْ سَمِعَ هَذَا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كُنْتَ عَبْدًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرِ اتَّعَظْتَ بِمَا وَعَظَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، وَإِنْ كُنْتَ مُتَّبِعًا لِهَوَاكَ خَشِيتُ عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص اس بات کو اللہ تعالیٰ سے سن لے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن لے تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ اگر تم ایک ایسے بندے ہو جسے بھلائی کی توفیق دی گئی ہے تو تم اُس کے ذریعہ نصیحت حاصل کر لو گے جو وعظ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیا ہے' اور اگر تم اپنی خواہشِ نفس کے پیروکار ہو تو مجھے تمہارے بارے میں اندیشہ ہے کہ تم اُن افراد میں سے نہ ہو جاؤ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

{وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ} [القصص: 50]

''اور اُس سے زیادہ گمراہ اور کون ہو گا جو اپنی خواہشِ نفس کی پیروی کرے' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہدایت کے برخلاف ہو''۔

وَكُنْتَ مِمَّنْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

اور تم اُن افراد میں سے ہو جاؤ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

{وَلَوْ عَلِمَ اللهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ}

''اور اگر اللہ تعالیٰ اُن میں بھلائی جانتا تو اُنہیں سنوا دیتا اور اگر وہ اُنہیں سنوا دیتا تو بھی وہ منہ موڑ لیتے جبکہ وہ اعراض کرنے والے

[الانفال: 23]

وَيُقَالُ لَهُ: مَنْ جَاءَ إِلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَطْعَنَ فِي بَعْضِهِمْ وَيَهْوَى بَعْضَهُمْ وَيَذُمَّ بَعْضًا وَيَمْدَحَ بَعْضًا فَهٰذَا رَجُلٌ طَالِبُ فِتْنَةٍ، وَفِي الْفِتْنَةِ وَقَعَ؛ لِأَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِ مَحَبَّةُ الْجَمِيعِ وَالِاسْتِغْفَارِ لِلْجَمِيعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ. وَنَحْنُ نَزِيدُكَ فِي الْبَيَانِ لِيَسْلَمَ قَلْبُكَ لِلْجَمِيعِ وَتَدَعَ الْبَحْثَ وَالتَّنْقِيرَ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

ہوتے"۔

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: جو شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرف آئے اور اُن میں سے بعض پر الزام عائد کرے اور بعض پر تنقید کرے اور بعض کو بُرا کہے اور بعض کی تعریف کرے تو ایسا شخص فتنہ کا طلبگار ہوگا اور فتنہ میں واقع ہو جائے گا کیونکہ اُس پر تو یہ واجب ہے کہ وہ تمام صحابہ کرام کے ساتھ محبت رکھے اور تمام حضرات کیلئے دعائے مغفرت کرے اللہ تعالیٰ ان حضرات کی محبت کے ذریعہ ہمیں نفع عطا کرے۔ اور اب ہم اس بات کو زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کریں گے تاکہ تمام لوگوں کا دل سلامت رہے اور تم صحابہ کرام کے باہمی اختلاف کے حوالے سے بحث و تمحیص کو چھوڑ دو۔

حضرت ابن عباس کا قول

2033- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ سَيَقْتَتِلُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بُرا نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اُن کیلئے دعائے مغفرت کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا پتا تھا کہ وہ عنقریب آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں گے۔

2034- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالِاسْتِغْفَارِ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ سَيَقْتَتِلُونَ

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کیلئے دعائے مغفرت کا حکم دیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ یہ جانتا تھا کہ وہ عنقریب ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں گے۔

عوام بن حوشب کا قول

2035- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأُبُلِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: اذْكُرُوا مَحَاسِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتَلِفُ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ وَلَا تَذْكُرُوا غَيْرَهُ فَتُحَرِّشُوا النَّاسَ عَلَيْهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عوام بن حوشب بیان کرتے ہیں:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی اچھائیوں کا ذکر کرو اس طرح تمہارے دلوں کو اُن سے اُلفت محسوس ہو گی اور اس کے علاوہ اُن کا ذکر نہ کرو ورنہ تم لوگوں کو اُن کے خلاف کردو گے۔

ابومیسرہ کا خواب

2036- حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ قِبَابًا فِي رِيَاضٍ مَضْرُوبَةً فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذِهِ؟۔ قَالُوا: لِذِي الْكَلَاعِ وَأَصْحَابِهِ، وَرَأَيْتُ قِبَابًا فِي رِيَاضٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومیسرہ بیان کرتے ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ میں خیمے لگے ہوئے ہیں، میں نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ذی کلاع اور اُن کے ساتھیوں کے ہیں۔ میں نے باغ میں کچھ اور خیمے بھی دیکھے تو دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ تو بتایا گیا: یہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یہ کیسے ہو

فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذِهٖ؟۔ قَالُوا: لِعَمَّارٍ وَاَصْحَابِهٖ. فَقُلْتُ: وَكَيْفَ وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا؟۔ قَالَ: اِنَّهُمْ وَجَدُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

سکتا ہے! انہوں نے تو ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ تو اُس شخص نے جواب دیا: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو وسیع مغفرت والا پایا ہے۔

2037- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَهْرَيَارَ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: رَاَى عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ اَبُو مَيْسَرَةَ، وَكَانَ مِنْ اَفَاضِلِ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ؛ قَالَ: رَاَيْتُ كَاَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا قِبَابٌ مَضْرُوبَةٌ فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذِهٖ؟۔ قَالُوا: لِذِي الْكَلَاعِ وَحَوْشَبٍ وَكَانَا مَعَ مَنْ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ: فَاَيْنَ عَمَّارٌ؟۔ قَالُوا: اَمَامَكَ. قُلْتُ: وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ: لَقُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَجَدُوهُ وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابووائل بیان کرتے ہیں:

عمرو بن شرحبیل ابومیسرہ' جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور وہاں خیمے لگے ہوئے ہیں' میں نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا: یہ ذی کلاع اور حوشب کے ہیں' یہ دو ایسے افراد تھے جنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیا تھا۔ میں نے دریافت کیا: تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہاں ہیں (جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑائی میں حصہ لیا تھا)۔ تو فرشتوں نے بتایا: وہ آگے ہیں۔ میں نے کہا: انہوں نے تو ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کی تھی۔ تو فرشتہ نے کہا: جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو وسیع مغفرت والا پایا۔

حسن بصری کا قول

2038- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدربہ بیان کرتے ہیں:

عَمْرِو بْنِ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ فِي مَجْلِسٍ فَذَكَرَ كَلَامًا وَذَكَرَ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اُولٰئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا اَبَرَّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قُلُوبًا وَاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، قَوْمًا مَا اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِقَامَةِ دِينِهِ فَتَشَبَّهُوا بِاَخْلَاقِهِمْ وَطَرَائِقِهِمْ فَاِنَّهُمْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ عَلَى الْهَدْيِ الْمُسْتَقِيمِ

حسن ایک محفل میں موجود تھے' اُنہوں نے کچھ کلام ذکر کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ہیں جو دل کے اعتبار سے اس اُمت میں سب سے زیادہ نیک تھے' علم کے اعتبار سے سب سے زیادہ گہرائی والے تھے' بناوٹ میں سب سے کم تھے' یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیلئے منتخب کیا تھا' انہوں نے اللہ کے دین کو قائم کیا' تو تم لوگ اُن کے اخلاق کی پیروی کرو اور اُن کے طریقوں کی پیروی کرو' ربِ کعبہ کی قسم! یہ لوگ صحیح ہدایت پر تھے۔

بَابُ ذِكْرِ اللَّعْنَةِ عَلَى مَنْ سَبَّ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو بُرا کہے' اُس پر لعنت کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ يَلْعَنُونَ اَصْحَابَهُ، فَلَعَنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعَنَ اَصْحَابَهُ اَوْ سَبَّهُمْ فَقَالَ:

مَنْ لَعَنَ اَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

وَيُقَالُ: الصَّرْفُ الْفَرْضُ، وَالْعَدْلُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات جانتے تھے کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر لعنت کریں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پر لعنت کی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر لعنت کریں' یا اُنہیں بُرا بھلا کہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جو شخص میرے اصحاب پر لعنت کرے' اُس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) لفظ صرف سے مراد فرض چیز اور

التَّطَوُّعُ. ثُمَّ أَمَرَ جَمِيعَ النَّاسِ أَنْ يَحْفَظُوهُ فِي أَصْحَابِهِ وَأَنْ يُكْرِمُوهُمْ.

عدل سے مراد نفلی چیز ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام لوگوں کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کا خیال رکھیں اور اُن کا احترام کریں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَمَنْ لَمْ يُكْرِمْهُمْ فَقَدْ أَهَانَهُمْ، وَمَنْ سَبَّهُمْ فَقَدْ سَبَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ سَبَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحَقَّ اللَّعْنَةَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَمِنَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص صحابہ کرام کا احترام نہیں کرتا وہ اُن کی توہین کرتا ہے اور جو شخص اُنہیں بُرا کہتا ہے وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہتا ہے اور جو شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت کا مستحق بن جاتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِذَا لَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ فَلْيُظْهِرْهُ فَإِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ يَوْمَئِذٍ كَكَاتِمِ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''جب اس اُمت کے آخری لوگ پہلے والوں پر لعنت کرنے لگیں گے تو جس شخص کے پاس علم موجود ہو وہ اُس کو ظاہر کرے کیونکہ اُس موقع پر علم کو چھپانے والا شخص اُس شخص کی مانند ہوگا جو اُس چیز کو چھپاتا ہے جو چیز اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

2039- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ، يَعْنِي: ابْنَ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمَدَائِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِذَا لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيُظْهِرِ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ عِلْمَهُ، فَاِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ كَكَاتِمِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

''جب اس اُمت کے آخر والے لوگ پہلے والوں پر لعنت کرنے لگیں تو آدمی اُس علم کو ظاہر کرے جس کا اُسے علم ہو کیونکہ اُس وقت علم کو چھپانے والا اُس چیز کو چھپانے والے کی مانند ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے''۔

2040- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ فَلْيُظْهِرْهُ، فَاِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ يَوْمَئِذٍ كَكَاتِمِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اس اُمت کا آخری حصہ اس کے ابتدائی حصے والوں پر لعنت کرے تو اُس وقت جس شخص کے پاس علم موجود ہو وہ اُس کو ظاہر کرے کیونکہ اُس موقع پر علم کو چھپانے والا شخص اُس چیز کو چھپانے والے کی مانند شمار ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی ہے''۔

علم کا اظہار ضروری ہے

2041- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ يُوسُفَ الشِّكْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اَظْهَرَتْ اُمَّتِي الْبِدَعَ وَشُتِمَ اَصْحَابِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَاِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ يَوْمَئِذٍ كَكَاتِمِ مَا اَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"جب میری اُمت میں بدعتیں ظاہر ہوجائیں گی اور میرے اصحاب کو بُرا کہا جانے لگے گا تو اُس وقت عالم کو اپنا علم ظاہر کرنا چاہیے کیونکہ اُس وقت علم کو چھپانے والا اُس چیز کو چھپانے والے کی مانند شمار ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نازل کی ہے"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت

2042- اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اُمِرُوا بِالِاسْتِغْفَارِ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوهُمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسُبَّ آخِرُ هَذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقَدْ ظَهَرَ هَذَا فِي مَوَاضِعَ كَثِيرَةٍ مِنْ بُلْدَانِ الدُّنْيَا، يَلْعَنُونَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَنْ يَضُرَّ ذَلِكَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّمَا يَضُرُّونَ اَنْفُسَهُمْ وَقَدْ رَسَمْتُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَهُوَ كِتَابُ الشَّرِيعَةِ فَضَائِلَهُمْ رَضِيَ اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن عمیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کے اصحاب کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور لوگ اُنہیں بُرا کہتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"دنیا اُس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک اس اُمت کا آخری والا حصہ، پہلے والوں کو بُرا نہیں کہے گا"۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو دنیا کے مختلف شہروں میں کئی مقامات پر یہ چیز ظاہر ہوئی کہ لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب کو بُرا کہتے ہیں اور یہ چیز نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتی، ایسے لوگ خود کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ میں نے اس کتاب کو تحریر کر دیا ہے، یعنی کتاب "الشریعہ" میں اُن حضرات کے فضائل تحریر کیے ہیں اور پھر اُس کے بعد یہ چیز ظاہر کی ہے کہ جو شخص صحابہ کرام کو بُرا کہتا ہے، یا اُن پر لعنت کرتا ہے، یا اُنہیں اذیت پہنچاتا

عَنْهُمْ، وَيَظْهَرُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا عَلَى مَنْ سَبَّهُمْ أَوْ لَعَنَهُمْ وَآذَاهُمْ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّعْنَةِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ مَلَائِكَتِهِ وَمِنَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ

ہے تو اُس پر کس طرح سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اُس کے فرشتوں کی طرف سے اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت واجب ہو جاتی ہے۔

گستاخِ صحابہ پر لعنت

2043- أَنبَأَنَا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عبدالرحمٰن بن سالم نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لیے میرے اصحاب کو منتخب کیا' اُس نے اُن میں سے میرے وزیر' مددگار' سسرالی عزیز بنائے' جو شخص اُنہیں بُرا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

2044- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عبدالرحمٰن بن سالم نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا، وَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَصْهَارًا وَأَنْصَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لیے میرے اصحاب کو منتخب کیا' اُس نے اُن اصحاب میں سے میرے لیے وزیر' سسرالی عزیز اور مددگار بنائے' تو جو شخص اُنہیں بُرا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: الصَّرْفُ وَالْعَدْلُ: الْفَرِيضَةُ وَالنَّافِلَةُ

ابراہیم بن منذر نامی راوی بیان کرتے ہیں: صرف اور عدل سے مراد فرض اور نفل عبادت ہے۔

صحابہ کرام کے احترام کی تلقین

2045- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْكُوفِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ. وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو مُسْلِمٍ الْمُؤَدِّبُ. قَالُوا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي رَايِطَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ

''میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم میرے بعد اُنہیں نشانہ نہ بنالینا' جو شخص اُن سے محبت رکھے گا تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے اُن سے محبت رکھے گا اور جو اُن سے بغض رکھے گا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے اُن سے بغض

2045- رواه أحمد 87/4، والترمذي: 2862.

آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ وَمَنْ آذَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

رکھے گا' جو شخص انہیں اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا اور جو مجھے اذیت پہنچائے گا وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائے گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ اُس کی گرفت کرے گا''۔

2046- أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي رَابِطَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ مِثْلَهُ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو' اللہ سے ڈرو''۔

اُس کے بعد راوی نے آخر تک حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2047- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ زِيَادٍ يُعْرَفُ بِابْنِ خَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَأَصْحَابِي يَقِلُّونَ، فَلَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَعَنَ اللهُ مَنْ سَبَّهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور میرے اصحاب کم ہو جائیں گے تو تم میرے اصحاب کو برا نہ کہنا' جو شخص انہیں برا کہے اُس پر اللہ کی لعنت ہو''۔

2048- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ الْجَوْهَرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نُسَبُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں بُرا کہا جاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

''جو شخص میرے اصحاب کو بُرا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور انسانوں سب کی لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

گستاخِ صحابہ کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا

2049- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الْأَكْفَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ الْجَوْهَرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

''جو شخص میرے اصحاب کو بُرا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

2050- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو وہ ان (صحابہ کرام) میں سے کسی ایک کے ایک مُد یا نصف مُد (صدقہ و خیرات کرنے) کے برابر نہیں ہو سکتا''۔

2051- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ يُدْرِكْ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو بھی اُن (صحابہ کرام) کے ایک مُد یا نصف مُد تک بھی نہیں پہنچ سکتا''۔

صحابہ کرام کی فضیلت کا بیان

2052- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَوْدِيُّ قَالَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

''تم میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو بھی وہ ان (صحابہ کرام) میں سے کسی ایک کے ایک مد یا نصف مد تک بھی نہیں پہنچ سکتا''۔

2053- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ: إِنِّي أَسْمَعُ نَاسًا يَتَنَاوَلُونَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُجْرِي لَهُمْ أُجُورَهُمْ، فَلَمَّا قَبَضَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبَّ أَنْ يُجْرِيَ ذَلِكَ الْأَجْرَ لَهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں کچھ لوگوں کو سنتا ہوں کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر تنقید کرتے ہیں۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے اُن کا اجر جاری کر دیا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو موت دی تو اس بات کو پسند کیا کہ اُن کے اجر کو اُن کیلئے جاری کر دے۔

صحابہ کرام کے عمل کی فضیلت

2054- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمُقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، يَعْنِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بُرا نہ کہو کیونکہ اُن میں سے کسی ایک کا گھڑی بھر کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرنا' تم میں سے کسی ایک کے زندگی بھر کے اعمال سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نصیحت

2055- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَادَةُ الْجَزَرِيُّ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَوْصِنِي، قَالَ: إِيَّاكَ وَالنُّجُومَ، فَإِنَّهَا تَدْعُو إِلَى الْكِهَانَةِ، وَلَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تُؤَخِّرْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
میمون بن مہران بیان کرتے ہیں:
میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے! اُنہوں نے فرمایا: تم علمِ نجوم سیکھنے سے بچنا کیونکہ یہ کہانت کی طرف لے جاتا ہے اور تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو بُرا نہ کہنا اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم اُس میں تاخیر نہ کرنا۔

2056- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ أَبِي رَابِطَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عِيَاضٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عیاض انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي، وَمَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي حَفِظَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْنِي فِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي تَخَلَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

"میرے اصحاب' میرے سسرالی عزیزوں کے حوالے سے میرا خیال رکھنا اور جو شخص میرے اصحاب اور میرے سسرالی عزیزوں کے حوالے سے میرا خیال رکھے گا' اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کی حفاظت کرے گا اور جو شخص میرے اصحاب اور میرے سسرالی عزیزوں کے حوالے سے میری حفاظت نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دے گا اور عنقریب اُس کی گرفت کرے گا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ مَنْ سَبَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ خَالَفَ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَلَحِقَتْهُ اللَّعْنَةُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ رَسُولِهِ وَمِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمِنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا لَا فَرِيضَةً وَلَا تَطَوُّعًا، وَهُوَ ذَلِيلٌ فِي الدُّنْيَا، وَضِيعُ الْقَدْرِ، كَثَّرَ اللهُ بِهِمُ الْقُبُورَ، وَأَخْلَى مِنْهُمُ الدُّورَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) وہ شخص رسوا ہو گیا اور خسارہ کا شکار ہو گیا جو اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب کو بُرا کہتا ہے کیونکہ ایسا شخص اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اُس کے رسول ﷺ کی طرف سے اور فرشتوں اور تمام اہلِ ایمان کی طرف سے لعنت اُس تک پہنچ جائے گی' اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا اور وہ دنیا میں ذلیل ہوگا' وہ اپنی حیثیت کو ضائع کر دے گا' (ہماری دعا ہے:) اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ذریعہ قبرستان بھر دے اور دنیا کو اُن سے خالی کر دے۔

نبی اکرم ﷺ کا خطاب

2057- أَنْبَأَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السِّكِّينِ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ مُنْهِبِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سہل بن مالک انصاری نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ منبر پر چڑھے' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

مُحَمَّدٍ الْأُمَوِيُّ، وَهُوَ عَمُّ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَسُؤْنِي قَطُّ فَاعْرِفُوا ذَلِكَ لَهُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَاضٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَاعْرِفُوا ذَلِكَ لَهُمْ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ غَفَرَ لِأَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ احْفَظُونِي فِي أَخْتَانِي وَفِي أَصْهَارِي وَفِي أَصْحَابِي، لَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَظْلَمَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِمَّا تُوهَبُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْفَعُوا أَلْسِنَتَكُمْ عَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِذَا مَاتَ الرَّجُلُ فَلَا تَقُولُوا فِيهِ إِلَّا خَيْرًا

ثُمَّ نَزَلَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ هَذَا الْبَابِ مَا فِيهِ مَقْنَعٌ لِمَنْ عَقَلَ

"اے لوگو! ابوبکر نے میرے ساتھ کبھی کوئی برائی نہیں کی تو تم لوگ اس حوالے سے اُس کو پہچان لو اے لوگو! بے شک میں عمر بن خطاب' عثمان' علی' طلحہ بن عبیداللہ' زبیر بن عوام' سعد بن مالک' عبدالرحمٰن بن عوف (اور) مہاجرین اوّلین سے راضی ہوں' تو تم لوگ ان کو پہچان لو اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر اور (صلح) حدیبیہ میں شرکت کرنے والوں کی مغفرت کر دی ہے' اے لوگو! میرے دامادوں' میرے سسرالی عزیزوں اور میرے اصحاب کے حوالے سے میرا خیال رکھنا' کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اُن میں سے کسی ایک کے ساتھ کی گئی زیادتی کے حوالے سے تم سے حساب لے' کیونکہ یہ ایک ایسی غلطی ہو گی جس کی معافی نہیں ہو گی' اے لوگو! مسلمانوں کے حوالے سے اپنی زبانیں روک کر رکھنا' جب کوئی شخص انتقال کر جائے تو تم اُس کے بارے میں صرف بھلائی کی بات کہنا"۔

اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے آ گئے۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس باب میں وہ چیز ذکر کر دی ہے جو اُس شخص کیلئے کافی ہو گی جو سمجھ رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے

فَصَانَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ سَبِّ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحَبَّهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ. وَحُجَّةٌ عَلَى مَنْ سَبَّهُمْ حَتَّى يَعْلَمَ اَنَّهُ قَدْ حُرِمَ التَّوْفِيقَ. وَاَخْطَأَ طَرِيقَ الرَّشَادِ. وَلَعِبَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ؛ فَاَبْعَدَهُ اللهُ وَاَسْحَقَهُ

اُسے اس بات سے محفوظ رکھا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بُرا کہے وہ اُن حضرات سے محبت رکھتا ہو اُن کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہو اور یہ چیز اُن لوگوں کے خلاف حجت ہے جو اُنہیں بُرا کہتے ہیں یہاں تک کہ یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایسے لوگ توفیق سے محروم ہیں اور ہدایت کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور شیاطین ان کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں (اپنی رحمت سے) دور اور پرے کردے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا جَاءَ فِي الرَّافِضَةِ وَسُوءِ مَذْهَبِهِمْ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اَوَّلُ مَا نَبْتَدِئُ بِهِ مِنْ ذِكْرِنَا فِي هَذَا الْبَابِ. اَنَّا نُجِلُّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ. وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. وَعَقِيلَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَاَوْلَادَهُمْ. وَاَوْلَادَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. وَذُرِّيَّتَهُمُ الطَّيِّبَةُ الْمُبَارَكَةُ. عَنْ مَذَاهِبِ الرَّافِضَةِ الَّذِينَ قَدْ خُطِئَ بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الرَّشَادِ. اَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَى قَدْرًا وَاَصْوَبُ رَاْيًا وَاَعْرَفُ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَنْحَلُهُمُ الرَّافِضَةُ اِلَيْهِ. مِنْ سَبِّهِمْ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَطَلْحَةَ

باب: رافضیوں اور اُن کے بُرے مسلک کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس باب میں ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت علیؑ بن ابوطالب' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین' حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہم' ان کی اولاد' حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور اُن کی پاکیزہ اور مبارک اولاد' رافضیوں کے مسلک سے لاتعلق ہیں وہ رافضی جو ہدایت کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت اس سے بلند شان رکھتے ہیں اور اس حوالے سے درست رائے رکھتے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے زیادہ معرفت رکھتے ہیں جو باتیں رافضیوں نے اُن کی طرف منسوب کی ہیں کہ وہ (یعنی اہل بیت)' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت طلحہ' حضرت زبیر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کو بُرا کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اور اُن کی پاکیزہ اور مبارک اولاد کو' اس بات سے محفوظ رکھا جو باتیں یہ لوگ اُن کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہ چیز ہم دلائل اور براہین کے ذریعہ ثابت کر چکے ہیں جن کا

وَالزُّبَيْرَ وَعَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَدْ صَانَ اللهُ الْكَرِيمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَنْ ذَكَرْنَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبَةِ الْمُبَارَكَةِ عَمَّا يَنْحَلُونَهُمْ إِلَيْهِ بِالدَّلَائِلِ وَالْبَرَاهِينِ الَّتِي تَقَدَّمَتْ مِنْ ذِكْرِهِمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ إِلَّا بِكُلِّ جَمِيلٍ، بَلْ هُمْ كُلُّهُمْ عِنْدَنَا إِخْوَانٌ عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ فِي الْجَنَّةِ، قَدْ نَزَعَ اللهُ الْكَرِيمُ مِنْ قُلُوبِهِمُ الْغِلَّ، كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

ذکر اس سے پہلے گزر چکا ہے' جس کا تعلق حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' سیدہ عائشہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ہے۔ یہ تمام حضرات ہمارے نزدیک ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور جنت میں پلنگوں پر ایک دوسرے کے مدمقابل بیٹھے ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے اختلاف ختم کر دے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47]، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

''ہم اُن کے دلوں میں سے اختلاف کو الگ کر دیں گے اور وہ بھائی' بھائی بن کر پلنگوں پر ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہوں گے''۔ اللہ تعالیٰ اِن حضرات سے راضی ہو۔

وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِمَذْهَبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضَائِلِهِمْ، وَمَا ذُكِرَ مِنْ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ وَفَاتِهِ، وَمَا ذُكِرَ مِنْ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ وَفَاتِهِ، وَمَا ذُكِرَ مِنْ عِظَمِ مُصِيبَتِهِ بِمَا جَرَى عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ

اس سے پہلے ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مسلک کے بیان میں یہ ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اُن کا مسلک کیا ہے اور ان حضرات کے فضائل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کچھ منقول ہے' نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت اُن کے کون سے مناقب بیان کیے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت اُن کے مناقب کس طرح بیان کیے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جو مصیبت لاحق ہوئی تھی اُس کو انہوں نے کس طرح عظیم سمجھا

عَنْهُ مِنْ قَتْلِهِ وَتَبَرَّأَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَتْلِهِ، وَكَذَا وَلَدُهُ وَذُرِّيَّتُهُ الطَّيِّبَةُ يُنْكِرُونَ عَلَى الرَّافِضَةِ سُوءَ مَذَاهِبِهِمْ، وَيَتَبَرَّءُونَ مِنْهُمْ، وَيَأْمُرُونَ بِمَحَبَّةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ؛

تھا اور جس شخص نے اُنہیں قتل کیا تھا اُس کے حوالے سے اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لاتعلقی کا اظہار کیا تھا۔ اسی طرح اُن کی اولاد نے رافضیوں کے بُرے مسلک کا انکار کیا ہے' ان لوگوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان وتمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے۔

روافض کی مختلف اقسام

لِأَنَّ الرَّافِضَةَ لَا يَشْهَدُونَ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً، وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ. وَلَا نِكَاحُهُمْ نِكَاحَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا طَلَاقُهُمْ طَلَاقَ الْمُسْلِمِينَ، وَهُمْ أَصْنَافٌ كَثِيرَةٌ.

کیونکہ رافضی لوگ جمعہ یا جماعت میں شریک نہیں ہوتے ہیں' وہ اسلاف پر تنقید کرتے ہیں' اُن کا نکاح مسلمانوں کے نکاح کے طریقہ کے مطابق نہیں ہوتا' اُن کی طلاق مسلمانوں کی طلاق کے مطابق نہیں ہوتی۔ رافضیوں کی کئی قسمیں ہیں۔

مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَهٌ.

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ معبود ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: بَلْ عَلِيٌّ كَانَ أَحَقَّ بِالنُّبُوَّةِ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَأَنَّ جِبْرِيلَ غَلِطَ بِالْوَحْيِ.

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جس اس بات کا قائل ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی بہ نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ نبوت کے زیادہ حقدار ہیں اور حضرت جبریل علیہ السلام سے وحی لاتے ہوئے غلطی ہو گئی۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: هُوَ نَبِيٌّ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بعد نبی ہوئے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْتُمُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَيُكَفِّرُونَ جَمِيعَ الصَّحَابَةِ، وَيَقُولُونَ: هُمْ فِي النَّارِ إِلَّا سِتَّةً.

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا ہے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کافر قرار دیتا ہے' یہ لوگ کہتے ہیں: چھ افراد کے علاوہ باقی تمام صحابہ جہنم میں جائیں گے۔ (نعوذ باللہ)

وَمِنْهُمْ مَنْ يَرَى السَّيْفَ عَلَى

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا خَنَقُوهُمْ حَتَّى يَقْتُلُوهُمْ.

مسلمانوں پر تلوار اُٹھائی جائے گی اور اگر وہ اس کی قدرت نہیں رکھتے کہ وہ اُن کا گلا دبا کر اُنہیں مار دیں گے۔

وَقَدْ أَجَلَّ اللهُ الْكَرِيمُ أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَذَاهِبِهِمُ الْقَذِرَةِ الَّتِي لَا تُشْبِهُ الْمُسْلِمِينَ

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کو اس سے بلند و برتر رکھا ہے کہ وہ اس بُرے مسلک کے قائل ہوں جو مسلمانوں کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا۔

وَفِيهِمْ مَنْ يَقُولُ بِالرَّجْعَةِ. نَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يَنْحَلُ إِلَى مَنْ قَدْ أَجَلَّهُمُ اللهُ الْكَرِيمُ وَصَانَهُمْ عَنْهَا. رَضِيَ اللهُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَجَزَاهُمْ عَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا.

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جو رجعت کا عقیدہ رکھتا ہے' ہم اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کہ اس بات کی نسبت اُن حضرات کی طرف کی جائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے بلند و برتر رکھا اور اس سے محفوظ رکھا جن کا تعلق اہلِ بیت سے ہے' اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی طرف سے اہلِ بیت کو جزائے خیر عطا کرے۔

وَأَنَا أَذْكُرُ مِنَ الْأَخْبَارِ مَا دَلَّ عَلَى مَا قُلْتُ. وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ:

اب میں وہ روایات ذکر کروں گا جو میری بیان کردہ باتوں پر دلالت کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر ہدایت کی توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مددگار ہے۔

روافض کے بارے میں پیشگوئی

2058- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَابِقٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ فِي الْجَنَّةِ ثَلَاثًا قَالَهَا وَسَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ لَهُمْ نَبْزٌ، يُقَالُ لَهُمُ: الرَّافِضَةُ فَإِذَا لَقِيتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے علی! تم جنتی ہو۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا: میرے بعد کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کا بُرا لقب ہوگا اُنہیں رافضی کہا جائے گا' جب تمہاری اُن سے ملاقات ہو تو تم اُنہیں قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اُن کی علامت کیا ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جمعہ یا جماعت کے

فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ قَالَ: وَمَا عَلَامَتُهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟۔ قَالَ: لَا يَرَوْنَ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً، يَشْتُمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ

قائل نہیں ہوں گے اور ابوبکر و عمر کو بُرا کہیں گے۔

2059- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عِنْدِي فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ وَتَبِعَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ، وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ، إِلَّا أَنَّهُ مِمَّنْ يَزْعُمُ أَنَّهُ يُحِبُّكَ أَقْوَامٌ يُصَغِّرُونَ الْإِسْلَامَ ثُمَّ يَلْفِظُونَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ. يُقَالُ لَهُمْ: الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَجَاهِدْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ؟۔ قَالَ: لَا يَشْهَدُونَ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ الْأَوَّلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ میری باری تھی' آپ میرے پاس موجود تھے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُن کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہوں گے اور تمہارا ساتھ دینے والے افراد جنت میں ہوں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ تم سے محبت رکھتا ہے (حالانکہ) وہ ایسے لوگ ہوں گے جو اسلام کو کمتر سمجھیں گے' صرف لفظی طور پر اُس کا اعتراف کریں گے' وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے آگے نہیں جائے گا' اُنہیں رافضی کہا جائے گا' اگر تم اُن کا زمانہ پاؤ تو اُن کے ساتھ جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اُن کی مخصوص علامت کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوں گے اور پہلے والے اسلاف پر تنقید کریں گے۔

روافض سے قتال کا حکم

2060- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي: ابْنَ سَالِمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ: دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ. فَقَالَ: أَبْشِرْ أَمَا إِنَّكَ وَشِيعَتَكَ فِي الْجَنَّةِ أَمَا إِنَّكَ وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ قَوْمًا يَجِيئُونَ مِنْ بَعْدِكَ يُصَغِّرُونَ الْإِسْلَامَ ثُمَّ يَلْفِظُونَهُ. لَهُمْ نُبْزٌ. يُقَالُ لَهُمْ: الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَقَاتِلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہما نے سیدہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہوں گے' خبردار! تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہوں گے اور تمہارے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو اسلام کو کمتر سمجھیں گے اور پھر وہ اُسے ایک طرف کر دیں گے' اُن کا بُرا لقب ہوگا' اُن کو رافضی کہا جائے گا' اگر تم اُن کا زمانہ پاؤ تو اُن سے جنگ کرنا کیونکہ وہ لوگ مشرک ہوں گے۔

2061- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، وَالْهَاشِمِيِّ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ فَاطِمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: هَذَا فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ قَوْمًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہما نے سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: یہ جنتی ہے اور اس کے ماننے والوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اسلام کا اظہار کریں گے اور پھر اُسے ایک طرف کر دیں گے' اُن کا بُرا لقب ہوگا' اُن کا نام رافضی ہوگا' جو شخص اُن کا زمانہ پائے وہ اُن سے لڑے کیونکہ وہ لوگ مشرک ہوں گے۔

يَغُطُّونَ الْإِسْلَامَ يَلْفِظُونَهُ، لَهُمْ نُبْزٌ، يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيُقَاتِلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ

2062- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَحْوَلُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو زُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَأْتِي قَوْمٌ لَهُمْ نُبْزٌ يُقَالُ لَهُمْ: الرَّافِضَةُ فَإِنْ لَقِيتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ؟- قَالَ: يُقَرِّظُونَكَ بِمَا لَيْسَ فِيكَ وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو بُرے لقب والے ہوں گے اُنہیں رافضی کہا جائے گا جب تمہاری اُن سے ملاقات ہو تو تم اُنہیں قتل کر دینا کیونکہ وہ لوگ مشرک ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُن کی مخصوص نشانی کیا ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے بارے میں ایسے نظریات رکھتے ہوں گے جو چیزیں تمہارے اندر نہیں پائی جاتی ہیں اور وہ اسلاف پر تنقید کرتے ہوں گے۔

2063- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ لَهُمْ نُبْزٌ، يُقَالُ لَهُمْ: الرَّافِضَةُ، يَنْتَحِلُونَ شِيعَتَنَا وَلَيْسُوا مِنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

آخری زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جن کا مخصوص بُرا لقب ہوگا' اُنہیں رافضی کہا جائے گا' وہ ہمارے ساتھی ہونے کے دعویدار ہوں گے حالانکہ وہ ہمارے ساتھی نہیں ہوں گے' اُن کی مخصوص نشانی یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو بُرا کہتے ہوں گے' تو جہاں کہیں

2062- رواہ أبو یعلی 116/12، والطبرانی فی الکبیر 242/12، وعبد اللہ بن أحمد فی السنة 548/2، وابن أبی عاصم فی السنة 476/2.

شِيعَتِنَا، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُمْ يَشْتُمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ. فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ

بھی تمہارا اُن سے سامنا ہو تو تم اُن کو قتل کر دینا کیونکہ وہ لوگ مشرک ہوں گے۔

2064- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، لُوَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ، عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ

''آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہو گی جسے رافضی کہا جائے گا' وہ اسلام کو پرے کر دیں گے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی

2065- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: تَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى بِضْعٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، شَرُّهُمْ قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ حُبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُخَالِفُونَ أَعْمَالَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یہ اُمت ستّر سے زیادہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں سب سے زیادہ بُرا وہ فرقہ ہو گا جو ہماری' یعنی اہلِ بیت کی محبت کا دعویدار ہو گا اور ہمارے اعمال کے برخلاف کرے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت علی

تَعَالَى: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَقَدْ رُوِيتُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ. فَهَلْ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْ أَحَدٌ مِنْ بَعْدِهِ؟ قِيلَ: نَعَمْ، قَدْ حَرَقَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّارِ، وَخَدَّ لَهُمْ أُخْدُودًا فِي الْأَرْضِ، وَنَفَى قَوْمًا وَحَذَّرَ قَوْمًا، وَنَذَرَ، وَخَوَّفَ، وَمَا قَصَّرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَبَرِئَ مِمَّنْ تَبَرَّأَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تو یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: تم اُنہیں قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں، تو کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کو قتل کیا تھا' یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد کسی نے اُنہیں قتل کیا؟ اُنہیں جواب دیا جائے گا: جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں آگ میں جلوا دیا تھا اور اُن کیلئے آگ لگوائی تھی' اُنہوں نے کچھ لوگوں کو جلاوطن کروایا تھا اور لوگوں کو اُن سے بچنے کی تلقین کی تھی' اُنہوں نے لوگوں کو ڈرایا تھا' خوف دلایا تھا اور اس بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی تھی اور اُنہوں نے اُس شخص سے لاتعلقی کا اظہار کیا تھا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت علی کا بدمذہبوں کو سزا دینا

2066- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الشِّيعَةِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ هُوَ؟- قَالَ: مَنْ أَنَا؟- قَالُوا: أَنْتَ هُوَ؟- قَالَ: وَيْلَكُمْ مَنْ أَنَا؟- قَالُوا: أَنْتَ رَبُّنَا. قَالَ: ارْجِعُوا فَتُوبُوا، فَأَبَوْا فَضَرَبَ أَعْنَاقَهُمْ، ثُمَّ خَدَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ أُخْدُودًا، ثُمَّ قَالَ لِقَنْبَرٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عثمان بن ابوعثمان بیان کرتے ہیں:

شیعہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! کیا آپ ہی وہ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اُن لوگوں نے کہا: کیا آپ ہی وہ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! میں کون ہوں؟ اُن لوگوں نے کہا: آپ ہمارے پروردگار ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور توبہ کرو۔ اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کی گردنیں اُڑا دیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کیلئے زمین میں گڑھے کھدوائے اور پھر اپنے غلام قنبر سے فرمایا: تم میرے پاس

ائْتِنِي بِحِزَمِ الْحَطَبِ، فَأَتَاهُ بِهَا فَأَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ. ثُمَّ قَالَ:

لَمَّا رَأَيْتُ الْأَمْرَ أَمْرًا مُنْكَرًا
أَوْقَدْتُ نَارًا وَدَعَوْتُ قَنْبَرَا

لکڑیوں کے گٹھے لے کر آؤ۔ وہ اُنہیں لے کر آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں آگ میں جلوا دیا۔ پھر یہ فرمایا:

''جب کبھی میں کوئی منکر بات دیکھوں گا تو میں اپنی آگ کو سلگا دوں گا اور قنبر کو بلا لوں گا''۔

2067- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الشِّيعَةِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ هُوَ؟- قَالَ: مَنْ هُوَ؟- قَالُوا: هُوَ. قَالَ: وَيْلَكُمْ مَنْ أَنَا؟- قَالُوا: أَنْتَ رَبُّنَا، قَالَ: ارْجِعُوا وَتُوبُوا. فَأَبَوْا فَضَرَبَ أَعْنَاقَهُمْ ثُمَّ خَدَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ أُخْدُودًا. ثُمَّ قَالَ: يَا قَنْبَرُ ائْتِنِي بِحِزَمِ الْحَطَبِ. فَأَتَاهُ بِحِزَمٍ فَأَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ. ثُمَّ قَالَ:

لَمَّا رَأَيْتُ الْأَمْرَ أَمْرًا مُنْكَرًا
أُوقِدَتْ نَارِي وَدَعَوْتُ قَنْبَرَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عثمان بن ابوعثمان بیان کرتے ہیں:

کچھ شیعہ لوگ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! کیا آپ ہی وہ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کون؟ اُنہوں نے کہا: وہ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! وہ کون؟ اُنہوں نے کہا: ہمارے پروردگار۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور توبہ کرو۔ اُنہوں نے یہ بات ماننے سے انکار کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کی گردنیں اُڑوا دیں اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کیلئے زمین میں خندقیں کھدوائیں اور پھر فرمایا: اے قنبر! میرے پاس لکڑیوں کے گٹھے لے کر آؤ۔ وہ اُن کے پاس لکڑیاں لے کر آئے تو اُنہوں نے اُن لوگوں کو جلوا دیا اور پھر فرمایا:

''جب بھی میں کوئی منکر چیز دیکھوں گا تو آگ جلا دوں گا اور قنبر کو بلا لوں گا''۔

2068- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الضَّرِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عثمان بن ابوعثمان بیان کرتے ہیں:

سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الشِّيعَةِ اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ اِلَى آخِرِهِ

شیعہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے..... اُس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

2069- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَسَنَ بْنَ حَسَنٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنَ الرَّافِضَةِ: وَاللهِ لَئِنْ اَمْكَنَ اللهُ مِنْكُمْ لَنُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ وَلَا نَقْبَلُ مِنْكُمْ تَوْبَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضیل بن مرزوق بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بن حسن کو سنا' وہ ایک رافضی سے کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں تم پر قابو دے دیا تو ہم تمہارے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیں گے اور ہم تم سے توبہ بھی قبول نہیں کریں گے۔

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَرَقَتْ عَلَيْنَا الرَّافِضَةُ كَمَا مَرَقَتِ الْحَرُورِيَّةُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

راوی کہتے ہیں: میں نے اُنہیں یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ رافضیوں نے ہمارے خلاف اُسی طرح بغاوت کی ہے جس طرح حروریوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی تھی۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کا جواب

2070- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى الزَّمِنُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ يَعْنِي: الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اِنَّ الشِّيعَةَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلِيًّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن اصم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا: شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قیامت سے پہلے دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ جھوٹ کہتے ہیں' اللہ کی قسم! یہ لوگ

مَبْعُوثٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: كَذَبُوا وَاللهِ مَا هَؤُلَاءِ بِشِيعَةٍ، وَلَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَبْعُوثًا مَا زَوَّجْنَا نِسَاءَهُ وَلَا اقْتَسَمْنَا مَالَهُ

شیعہ نہیں ہیں' اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوبارہ زندہ ہونا ہوتا تو نہ تو ہم اُن کی بیواؤں کی دوسری شادیاں کروا دیتے اور نہ ہی اُن کا مال (وراثت میں) تقسیم کرتے۔

امام جعفر صادق کا فتویٰ

2071- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ نَقُولُ: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهِيَ ثَلَاثٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حفص بن غیاث بیان کرتے ہیں:

میں نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم اہلِ بیت اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے تو وہ تین ہی شمار ہوتی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واقعہ

2072- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لِي: أَلَا أُعْجِبُكَ؟۔ قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ. قَالَ: إِنِّي فِي الْمَنْزِلِ قَدْ أَخَذْتُ مَضْجَعِي لِلْقَيْلُولَةِ. فَجَاءَنِي الْغُلَامُ فَقَالَ: بِالْبَابِ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ. فَقُلْتُ: مَا جَاءَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا وَلَهُ حَاجَةٌ، أَدْخِلْهُ. فَدَخَلَ فَقُلْتُ: مَا حَاجَتُكَ؟۔ فَقَالَ: مَتَى

عبداللہ بن شداد بن الہاد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تمہیں حیرانگی نہیں ہوئی؟ میں نے کہا: کس بات پر؟ اُنہوں نے کہا: میں ایک گھر میں موجود تھا' میں آرام کرنے کیلئے اپنی جگہ پر لیٹ چکا تھا' میرا غلام میرے پاس آیا اور بولا: دروازے پر ایک شخص موجود ہے جو اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ میں نے کہا: اس وقت اگر یہ آیا ہے تو اسے کوئی ضروری کام ہوگا' تم اُسے اندر آنے دو۔ وہ اندر آیا تو میں نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ اُس نے کہا: اُن صاحب کو کب دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا: کون سے صاحب کو؟ اُس نے کہا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو۔ میں نے کہا: اُنہیں اُسی وقت ہی زندہ کیا جائے گا جب قبروں میں موجود

يُبْعَثُ ذَاكَ الرَّجُلُ؟۔ قُلْتُ: أَيُّ رَجُلٍ؟۔ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. قُلْتُ: لَا يُبْعَثُ حَتَّى يُبْعَثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ. قَالَ: أَلَا أَرَاكَ تَقُولُ كَمَا يَقُولُ هَؤُلَاءِ الْحَمْقَاءِ؛ قَالَ: قُلْتُ: أَخْرِجُوا هَذَا عَنِّي، لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ هُوَ وَلَا ضَرْبُهُ مِنَ النَّاسِ

باقی سب لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ اُس نے کہا: آپ کے بارے میں میری یہ رائے نہیں تھی کہ آپ بھی اس بات کے قائل ہوں گے جس کے یہ بیوقوف لوگ قائل ہیں۔ میں نے کہا: اس شخص کو میرے پاس سے باہر نکال دے اور آئندہ یہ یا اس قسم کے لوگ میرے ہاں نہ آئیں۔

امام باقر کا عقیدۂ رجعت کا انکار

2073- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: هَلْ كَانَ فِيكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. فَقَالَ: لَا، فَتَوَلَّهُمَا وَاسْتَغْفِرْ لَهُمَا وَأَحِبَّهُمَا. قُلْتُ: هَلْ كَانَ فِيكُمْ أَحَدٌ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ. قَالَ: لَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جابر نامی راوی نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ لوگوں کے یعنی اہلِ بیت کے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتا ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! تم اُن دونوں سے تعلق رکھو' اُن دونوں کیلئے دعائے مغفرت کرو اور اُن دونوں سے محبت رکھو۔ میں نے کہا: کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رجعت کے عقیدہ پر ایمان رکھتا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

شیخین سے محبت کی تلقین

2074- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الدِّهْقَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَكِيمِ بْنِ جُعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ رَهْطٌ مِنَ الشِّيعَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن حکیم بن جعفر نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں ایک محفل میں موجود تھا جس میں کچھ شیعہ حضرات بھی موجود تھے' اُن میں سے کسی نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ

فَعَابَ بَعْضُهُمْ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. فَقُلْتُ: عَلَى مَنْ يَقُولُ هٰذَا لَعْنَةُ اللّٰهِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: مِنْ اَبِي جَعْفَرٍ اَخَذْنَاهُ، قَالَ: فَلَقِيتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟۔ فَقَالَ: وَمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِمَا؟۔ فَقُلْتُ: يُقِلُّونَهُمَا. فَقَالَ: اِنَّمَا يَقُولُ ذَاكَ الْمُرَّاقُ، تَوَلَّهُمَا مِثْلَ مَا تَتَوَلَّى بِهِ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عنہما کو بُرا کہنا چاہا تو میں نے کہا: جو شخص یہ بات کہتا ہے اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔ تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: ہم نے تو یہ بات امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میری ملاقات امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تو میں نے دریافت کیا: آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: لوگ اُن کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: لوگ تو اُن کی حیثیت کو کمتر کرتے ہیں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ لوگ باغی ہیں جو ایسا کرتے ہیں' تم ان دونوں سے محبت رکھو جس طرح تم امیر المؤمنین حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہو۔

امام زید کا قول

2075- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ: الْبَرَاءَةُ مِنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْبَرَاءَةُ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن برید نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ کو سنا' وہ فرما رہے تھے: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے برأت کا اظہار کرنا' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے برأت کے اظہار کے مترادف ہے۔

امام جعفر صادق کا فرمان

2076- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ اَبِي لِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ: اِنَّ جَارًا لِي يَزْعُمُ اَنَّكَ تَتَبَرَّاُ مِنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہیر بن معاویہ بیان کرتے ہیں:

میرے والد نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: میرا ایک پڑوسی یہ کہتا ہے کہ آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

فَقَالَ: بَرِئَ اللهُ مِنْ جَارِكَ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَنْفَعَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَرَابَتِي مِنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلَقَدِ اشْتَكَيْتُ شَكَاةً فَأَوْصَيْتُ إِلَى خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ

سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ تو امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے پڑوسی سے لاتعلقی کرے! اللہ کی قسم! میں تو یہ اُمید رکھتا ہوں کہ حضرت ابوبکر کے ساتھ میری رشتہ داری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا' ایک مرتبہ میں بیمار ہوگیا تھا تو میں نے اپنے ماموں عبدالرحمٰن بن قاسم کو وصیت کی تھی (جو حضرت ابوبکر کی اولاد میں سے ہیں)۔

شریک کا واقعہ

2077- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِشَرِيكٍ شَيْئًا فِي أَمْرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ شَرِيكٌ: يَا جَاهِلُ، إِنَّا مَا عَلِمْنَا بِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَتَّى خَرَجَ فَصَعِدَ هَذَا الْمِنْبَرَ، فَوَاللهِ مَا سَأَلْنَاهُ حَتَّى قَالَ لَنَا: تَدْرُونَ مَنْ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَكَتْنَا. فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، يَا جَاهِلُ وَكُنَّا نَقُومُ فَنَقُولُ: كَذَبْتَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسماعیل بن ابان بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے شریک سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے معاملہ کے بارے میں کچھ کہا' تو شریک نے اُس سے کہا: اے جاہل! ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات پتا ہے کہ ایک مرتبہ وہ گھر سے نکلے اور اس منبر پر چڑھے' اللہ کی قسم! ہم نے اُن سے کوئی سوال نہیں کیا تھا' اُنہوں نے خود ہی ہم سے کہا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اس اُمت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ ہم خاموش رہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر ہیں اور پھر حضرت عمر ہیں۔ اے جاہل! کیا ہم نے اُنہیں کھڑا ہو کر یہ کہنا تھا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَشَرِيكٌ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قِيلَ لَهُ: إِنَّمَا يَعْنِي شَرِيكٌ أَنَّ هَذَا الَّذِي ذَكَرْتُهُ كَانَ بِالْكُوفَةِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ شریک نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ شریک نامی اس راوی سے مراد وہ صاحب ہیں جو کوفہ میں ہوتے تھے اور ہمارے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ

وَعِنْدَنَا لَا نَخْتَلِفُ فِيهِ مَنْ قَبْلَنَا مِنْ صَحَابَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَشْهُورٌ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک ہیں اور یہ بات بھی مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

2078- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: جَاءَ بِشْرُ بْنُ جُرْمُوزٍ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَفَاهُ، وَكَانَ قَتَلَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، فَقَالَ: هَكَذَا يُصْنَعُ بِأَهْلِ الْبَلَاءِ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: بِفِيكَ الْحَجَرُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بیان کرتے ہیں:

بشر بن جرموز' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس پر ناراضگی کا اظہار کیا' اُس نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا' اُس نے کہا: کیا آزمائش کا شکار ہونے والوں کے ساتھ اس طرح کیا جاتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے منہ میں پتھر آئیں! میں یہ اُمید رکھتا ہوں کہ میں' طلحہ اور زبیر اُن افراد میں شامل ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''اور اُن کے دلوں میں جو اختلاف تھا ہم نے اُسے ہٹا دیا ہے اور وہ بھائی بھائی بن کر پلنگوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے''۔

2079- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ؛ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، أَنَّ عَلِيًّا، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قِيلَ لَهُ: إِنَّ قَاتِلَ الزُّبَيْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل دروازہ پر موجود ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن صفیہ کا قاتل جہنم میں داخل ہوگا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

بِالْبَابِ. فَقَالَ: لَيَدْخُلُ قَاتِلُ ابْنِ صَفِيَّةَ النَّارَ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

فرماتے ہوئے سنا ہے:

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری' زبیر ہے''۔

حضرت طلحہ کے صاحبزادے کو حضرت علی کا قول

2080- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِابْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَأَبُوكَ مِمَّنْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے فرمایا: مجھے یہ اُمید ہے کہ میں اور تمہارے والد اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47]

''اور ہم نے اُن کے سینوں میں جو اختلاف تھا اُسے الگ کر دیا ہے اور وہ پلنگوں پر ایک دوسرے کے سامنے بھائی بن کر بیٹھے ہوں گے''۔

قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: دِينُ اللهِ إِذَنْ أَضْيَقُ مِنْ حَدِّ السَّيْفِ، تَقْتُلُهُمْ وَيَقْتُلُونَكَ وَتَكُونُ أَنْتَ وَهُمْ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: التُّرَابُ فِي فِيكَ فَمَنْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا

اس پر ایک شخص نے اُن سے کہا: اللہ کا دین تو تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز ہے' آپ اُن لوگوں کو قتل کرتے ہیں' وہ آپ کو قتل کرتے ہیں پھر وہ اور آپ لوگ بھائی بھائی بن کر پلنگوں پر آمنے سامنے بھی بیٹھے ہوں گے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تمہارے منہ میں خاک ہو! (اگر وہ ہم نہیں ہوں گے) تو پھر کون ہوں گے؟

ہم نہیں تو کون؟

2081- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ عَنْهُ حِينَ فَرَغَ مِنْ أَهْلِ الْجَمَلِ فَانْطَلَقَ إِلَى بَيْتِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي؛ قَالَ: وَإِذَا امْرَأَتُهُ وَابْنَتَاهُ يَبْكِينَ، يَذْكُرْنَ عُثْمَانَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ، وَقَدْ أَجْلَسُوا وَلِيدَةً بِالْبَابِ تُؤْذِنُهُنَّ بِعَلِيٍّ إِذَا جَاءَ؛ قَالَ: فَأَلْهَى الْوَلِيدَةَ مَا تَرَى النِّسْوَةَ يَفْعَلْنَ. فَدَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِنَّ وَتَخَلَّفْتُ، فَقُمْتُ بِالْبَابِ فَقَالَ لَهُنَّ: مَا قُلْتُنَّ؟ فَأَسْكَتْنَ، فَانْتَهَرَهُنَّ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: مَا سَمِعْتَ، ذَكَرْنَا عُثْمَانَ وَقَرَابَتَهُ وَقِدَمَهُ، وَذَكَرْنَا الزُّبَيْرَ وَقِدَمَهُ، وَذَكَرْنَا طَلْحَةَ كَذَلِكَ. فَقَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ كَالَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47] وَمَنْ هُمْ إِنْ لَمْ نَكُنْ نَحْنُ أُولَئِكَ؟

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صلت بن عبداللہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب وہ اہلِ جمل کے ساتھ جنگ کر کے فارغ ہوئے' وہ اپنے گھر تشریف لائے' اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' وہاں اُن کی اہلیہ اور اُن کی دو صاحبزادیاں بیٹھی ہوئی رو رہی تھیں' وہ حضرت عثمان' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو یاد کر رہی تھیں اور اُنہوں نے دروازہ پر ایک لڑکی کو بٹھایا ہوا تھا جو اُنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آنے کے بارے میں بتا دے کہ جب وہ آئیں۔ لیکن وہ لڑکی غفلت کا شکار ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن خواتین کے پاس آ گئے' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پیچھے رہ گیا' میں دروازہ پر کھڑا ہوا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن خواتین سے دریافت کیا: تم لوگ کیا کہتی ہو؟ وہ خواتین خاموش رہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک یا دو مرتبہ اُنہیں ڈانٹا تو اُن میں سے ایک خاتون نے کہا: وہی جو آپ نے سنا ہے کہ ہم حضرت عثمان' اُن کی رشتہ داری اور اُن کے مقدم ہونے کا ذکر کر رہی تھیں' حضرت زبیر اور اُن کے مقدم ہونے کا ذکر کر رہی تھیں' اسی طرح حضرت طلحہ کا ذکر کر رہی تھیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ توقع ہے کہ میں اُس شخص کی مانند ہوؤں گا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''ہم اُن کے سینوں میں سے اختلاف کو دور کر دیں گے اور وہ پلنگوں پر بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے''۔

(پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر وہ ہم نہیں ہوں گے تو پھر کون ہوگا؟

2082- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا رَأَيْتُ قَوْمًا أَشْبَهَ بِالنَّصَارَى مِنَ السَّبَائِيَّةِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: هُمُ الرَّافِضَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں:

میں نے کوئی ایسی قوم نہیں دیکھی جو سبائیہ فرقہ سے زیادہ عیسائیوں سے مشابہت رکھتی ہو۔ احمد بن یونس کہتے ہیں: اس سے مراد رافضی ہیں۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَسَمِعْتُ الدَّقِيقِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ يَقُولُ: لَا يُصَلَّى خَلْفَ الرَّافِضِيِّ

ابوسعید نامی راوی کہتے ہیں: میں نے دقیقی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے یزید بن ہارون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: رافضی کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

2083- وَأَنْبَأَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا رَأَيْتُ قَوْمًا أَشْبَهَ بِالنَّصَارَى مِنَ السَّبَائِيَّةِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: هُمُ الرَّافِضَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری فرماتے ہیں:

میں نے ایسی کوئی قوم نہیں دیکھی جو سبائیہ فرقہ سے زیادہ عیسائیوں سے مشابہت رکھتی ہو۔ احمد بن یونس کہتے ہیں: اس سے مراد رافضی ہیں۔

حضرت علی سے منسوب جھوٹی روایات

2084- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: مَا كُذِبَ عَلَى أَحَدٍ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَا كُذِبَ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر شعبی بیان کرتے ہیں: اس اُمت میں کسی کی طرف بھی اتنی جھوٹی باتیں منسوب نہیں کی گئیں جتنی جھوٹی باتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔

2085- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

2085- رواه الحاكم 123/3، ورواه ابن أبي عاصم في السنة: 1004.

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ فِيكَ مِثْلٌ مِنْ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي لَيْسَ بِهِ

''اے علی! تمہارے اندر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی ایک مثال پائی جاتی ہے' یہودیوں نے اُن سے بغض رکھا یہاں تک کہ اُن کی والدہ پر بھی بہتان لگا دیا اور عیسائیوں نے اُن سے محبت رکھی تو اُنہیں اُس مقام تک پہنچا دیا جو مقام اُن کا نہیں تھا''۔

ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُطْرٍ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي

اُس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاکت کا شکار ہوں گے' ایسا محبت کرنے والا جو اُس میں اتنی شدت رکھتا ہو جو میری طرف وہ باتیں بھی منسوب کر دے جو مجھ میں نہیں ہیں اور ایسا بغض رکھنے والا جو جھوٹا الزام عائد کرتا ہو اور میری دشمنی اُسے اس بات پر مجبور کر دے کہ وہ مجھ پر بہتان لگائے۔

2087/2086- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ حَمَّادٍ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَفَهْدُ بْنُ حَيَّانَ، وَأَبُو جَابِرٍ الْمَكِّيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَزْدِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسوار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کچھ لوگ مجھ سے محبت کریں گے اور اُن کی مجھ سے محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُنہیں جہنم میں ڈال دے گا اور کچھ لوگ مجھ سے بغض رکھیں گے اور اُن کے مجھ سے بغض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُنہیں جہنم میں ڈال دے گا۔

سَمِعْتُ عَلِيًّا، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَيُحِبَّنِي رِجَالٌ يُدْخِلُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّي النَّارَ، وَيُبْغِضُنِي رِجَالٌ يُدْخِلُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبُغْضِيَ النَّارَ

2088- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ؛ عَدُوٌّ مُبْغِضٌ، وَمُحِبٌّ مُفْرِطٌ

ابوبختری بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے حوالے سے دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے' ایک وہ دشمن جو بغض رکھتا ہو اور ایک وہ محبت کرنے والا جو افراط کا شکار ہو۔

2089- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ قَالَ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَيُحِبَّنِي أَقْوَامٌ يَدْخُلُونَ بِحُبِّي النَّارَ، وَلَيُبْغِضُنِي أَقْوَامٌ يَدْخُلُونَ بِبُغْضِيَ النَّارَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوار عدوی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کچھ لوگ مجھ سے محبت رکھیں گے اور وہ میری محبت کی وجہ سے آگ (یعنی جہنم) میں داخل ہو جائیں گے اور کچھ لوگ مجھ سے بغض رکھیں گے اور وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے آگ (یعنی جہنم) میں داخل ہو جائیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: جَمِيعُ مَا ذَكَرْنَاهُ يَدُلُّ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ مَذْهَبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو کچھ بھی ہم نے ذکر کیا ہے' یہ سب اُس شخص کی رہنمائی کرتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو اور وہ اللہ کے رسول ﷺ سے منقول روایات اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مسلک کے بارے میں واقفیت رکھتا ہو' جو اُن کا مسلک

أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ: أَنَّ الرَّافِضَةَ أَسْوَأُ النَّاسِ حَالَةً، وَأَنَّهُمْ كَذَبَةٌ فَجَرَةٌ، وَأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذُرِّيَّتَهُ الطَّيِّبَةَ أَبْرِيَاءُ مِمَّا تَنْحَلُهُ الرَّافِضَةُ إِلَيْهِمْ

وَأَنَّ الْمُحِبَّ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي يَرْجُو الثَّوَابَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْمُحِبُّ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَجَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ لَمْ تَصِحَّ لَهُ مَحَبَّةُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ بَرَّأَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذُرِّيَّتَهُ الطَّيِّبَةَ مِنْ مَذَاهِبِ الرَّافِضَةِ الْأَنْجَاسِ الْأَرْجَاسِ.

وَنَقُولُ: إِنَّهُ مَنْ أَبْغَضَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ تَنْفَعْهُ مَحَبَّةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، بَلْ هُوَ عِنْدَنَا مُنَافِقٌ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

هَذَا مَذْهَبُنَا وَبِهِ نَدِينُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِهِ نَأْمُرُ إِخْوَانَنَا، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ

حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے اور دیگر تمام صحابہ کرام سے راضی ہو! اور رافضیوں کی حالت سب سے زیادہ بری ہے اور وہ جھوٹے اور گناہگار لوگ ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کی پاک ذریت اُس (نظریہ) سے لاتعلق ہیں جس کی طرف رافضی اُن کی نسبت کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے والا وہ شخص جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی اُمید رکھی جا سکتی ہے، یہ وہ شخص ہے جو حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہو اور جو شخص ایسا نہیں ہوگا تو اُس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت بھی ٹھیک نہیں ہوگی، اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور اُن کی پاکیزہ ذریت کو رافضیوں کے مسلک سے لاتعلق رکھا ہے، جو (روافض) نجس اور گندگی ہیں۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ جو شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہو، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی محبت اُسے نفع نہیں دے گی اور وہ شخص ہمارے نزدیک منافق شمار ہوگا، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

"کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا"۔

یہ ہمارا مسلک ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہی عقیدہ پیش کریں گے اور ہم اپنے بھائیوں کو بھی اسی کا حکم دیتے ہیں، باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہے۔

2090- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ، بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، وَالْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقُلْتُ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: مَهْلًا يَا أَبَا جُحَيْفَةَ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَيْحَكَ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ لَا يَجْتَمِعُ حُبِّي وَبُغْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ، وَيْحَكَ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ لَا يَجْتَمِعُ بُغْضِي وَحُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

ابو جحیفہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر فرد! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ابو جحیفہ رُک جاؤ! خبردار! کیا میں تمہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر فرد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں' اے ابو جحیفہ! تمہارا ستیاناس ہو! میری محبت اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا بغض کسی مؤمن کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

مہدی بن سابق کے اشعار

2091- أَنْشَدَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ، الْمَعْرُوفُ بِابْنِ أَبِي الطَّيِّبِ، قَالَ: أَنْشَدَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: أَنْشَدَنِي مَهْدِيُّ بْنُ سَابِقٍ:

إِنِّي رَضِيتُ عَلِيًّا قُدْوَةً عَلَمًا

كَمَا رَضِيتُ عَتِيقًا صَاحِبَ الْغَارِ

وَقَدْ رَضِيتُ أَبَا حَفْصٍ وَشِيعَتَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن زکریا بیان کرتے ہیں:

مہدی بن سابق نے مجھے یہ اشعار سنائے:

''میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم میں پیشوا ہونے پر راضی ہوں (یعنی اُس پر یقین رکھتا ہوں) جس طرح میں حضرت عتیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں جو غار کے ساتھی ہیں اور میں حضرت ابو حفص

وَمَا رَضِيتُ بِقَتْلِ الشَّيْخِ فِي الدَّارِ
كُلُّ الصَّحَابَةِ عِنْدِي قُدْوَةٌ عِلْمٍ
فَهَلْ عَلَيَّ بِهَذَا الْقَوْلِ مِنْ عَارٍ
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمْ
إِلَّا لِوَجْهِكَ أَعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ

(یعنی حضرت عمر) رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں سے بھی راضی ہوں اور میں ایک بزرگ کے گھر میں قتل (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت) سے راضی نہیں ہوں' تمام صحابہ میرے نزدیک علم کے پیشوا ہیں' تو کیا میرے نزدیک یہ عقیدہ رکھنے میں کوئی عار کی بات ہے' (اے اللہ!) اگر تُو یہ جانتا ہے کہ میں ان حضرات سے صرف تیری رضا کیلئے محبت رکھتا ہوں تو تُو مجھے آگ سے آزادی نصیب کر دے"۔

عباد بن بشار کے اشعار

2092- أَنْشَدَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْرَابِيُّ مِمَّا قَرَأْنَاهُ عَلَيْهِ، قَالَ: أَنْشَدَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ قَالَ: أَنْشَدَنَا عَبَّادُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَتَّى مَتَى عَبَرَاتُ الْعَيْنِ تَنْحَدِرُ
وَالْقَلْبُ مِنْ زَفَرَاتِ الشَّوْقِ يَسْتَعِرُ
وَالنَّفْسُ طَائِرَةٌ، وَالْعَيْنُ سَاهِرَةٌ
كَيْفَ الرُّقَادُ لِمَنْ يَعْتَادُهُ السَّهَرُ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي نَاصِحٌ لَكُمْ
كُونُوا عَلَى حَذَرٍ قَدْ يَنْفَعُ الْحَذَرُ
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ يَحِلَّ بِكُمْ
مِنْ رَبِّكُمْ غِيَرٌ مَا فَوْقَهَا غِيَرٌ
مَا لِلرَّوَافِضِ أَضْحَتْ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ
تَسِيرُ آمِنَةً يَنْزُو بِهَا الْبَطَرُ
تُؤْذِي وَتَشْتُمُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ وَهُمْ
كَانُوا الَّذِينَ بِهِمْ يُسْتَنْزَلُ الْمَطَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن زکریا غلابی بیان کرتے ہیں:

عباد بن بشار نے ہمیں یہ اشعار سنائے:

"کب تک آنکھوں سے آنسو بہتے رہیں گے اور دل سے شوق کی وجہ سے آہیں نکلتی رہیں گی' ذہن بے قرار رہے گا' آنکھ جاگتی رہے گی' وہ شخص کیسے سو سکتا ہے جس کی عادت جاگتے رہنا بن گئی ہو' اے لوگو! میں تمہاری خیر خواہی کرنے والا ہوں' تم لوگ احتیاط سے رہو کیونکہ احتیاط فائدہ دیتی ہے' مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تمہارا پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے زمانہ کے وہ حادثات (یعنی دنیاوی عذاب) حلال نہ ہو جائے کہ اُس سے بڑھ کر کوئی حادثات (یعنی دنیاوی عذاب) نہیں ہوتے' روافض کا کیا معاملہ ہے کہ وہ تمہارے درمیان محفوظ ہو کر چلتے ہیں اور حق کے انکار کے ہمراہ اُچھلتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اذیت پہنچاتے ہیں اور اُنہیں بُرا کہتے ہیں حالانکہ وہ اصحاب وہ ہیں جن کے وسیلہ سے بارش کے نزول کی دعا کی جاتی ہے' (اُن اصحاب میں سے کچھ وہ ہیں) جو

مُهَاجِرُونَ لَهُمْ فَضْلٌ بِهِجْرَتِهِمْ
وَآخَرُونَ هُمْ آوَوْا وَهُمْ نَصَرُوا
كَيْفَ الْقَرَارُ عَلَى مَنْ قَدْ تَنَقَّصَهُمْ
ظُلْمًا وَلَيْسَ لَهُمْ فِي النَّاسِ مُنْتَصِرُ
إِنَّا إِلَى اللهِ مِنْ ذُلٍّ أَرَاهُ بِكُمْ
وَلَا مَرَدَّ لِأَمْرٍ سَاقَهُ الْقَدَرُ
حَتَّى رَأَيْتُ رِجَالًا لَا خَلَاقَ لَهُمْ
مِنَ الرَّوَافِضِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا شَعَرُوا
إِنِّي أُحَاذِرُ أَنْ تَرْضَوْا مَقَالَتَهُمْ
أَوْ لَا فَهَلْ لَكُمْ عُذْرٌ فَتَعْتَذِرُوا
رَأْيُ الرَّوَافِضِ شَتْمُ الْمُهْتَدِينَ فَمَا
بَعْدَ الشَّتِيمَةِ لِلْأَبْرَارِ يُنْتَظَرُ
لَا تَقْبَلُوا أَبَدًا عُذْرًا لِشَاتِمِهِمْ
إِنَّ الشَّتِيمَةَ أَمْرٌ لَيْسَ يُغْتَفَرُ
لَيْسَ الْإِلَهُ بِرَاضٍ عَنْهُمْ أَبَدًا
وَلَا الرَّسُولُ وَلَا يَرْضَى بِهِ الْبَشَرُ
النَّاقِضُونَ عُرَى الْإِسْلَامِ لَيْسَ لَهُمْ
عِنْدَ الْحَقَائِقِ إِيرَادٌ وَلَا صَدَرُ
وَالْمُنْكِرُونَ لِأَهْلِ الْفَضْلِ فَضْلَهُمْ
وَالْمُفْتَرُونَ عَلَيْهِمْ كُلَّمَا ذُكِرُوا
قَدْ كَانَ عَنْ ذَا لَهُمْ شُغْلٌ بِأَنْفُسِهِمْ
لَوْ أَنَّهُمْ نَظَرُوا فِيمَا بِهِ أُمِرُوا
لَكِنْ لِشِقْوَتِهِمْ وَالْحِينُ يَصْرَعُهُمْ

ہجرت کرنے والے ہیں اور اُنہیں اُن کی ہجرت کے حوالے سے فضیلت حاصل ہے جبکہ دوسرے (یعنی انصار) وہ ہیں جو (ہجرت کے مقام) کے رہائشی تھے اور اُنہوں نے (مہاجرین کی) مدد کی اُس شخص پر کیسے قرار ہو سکتا ہے جو ظلم کے طور پر ان کی تنقیص کرے اور ایسے لوگوں کو دوسرے لوگوں میں کوئی مددگار بھی نہیں ملے گا' بے شک ہم نے اپنی کمزوری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کرنا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ کمزوری تمہیں لاحق ہے اور جو چیز تقدیر میں طے ہو چکی ہو' اُس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے' یہاں تک کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہو گا' اُن کا تعلق روافض سے ہے اور وہ گمراہ ہیں اور اُنہیں اس کا شعور بھی نہیں ہے' میں اس بات سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں کہ تم لوگ اُن کے مؤقف سے راضی ہو' اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر تمہارے پاس کوئی ایسا عذر نہیں ہوگا جسے تم پیش کر سکو' روافض کا مسلک یہ ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بُرا کہا جائے' تو نیک لوگوں کو بُرا کہنے کے بعد کس بات کا انتظار رہ جاتا ہے! ان حضرات کو بُرا کہنے والے لوگوں سے تم کبھی کوئی عذر قبول نہ کرو کیونکہ بُرا کہنا ایک ایسا کام ہے جس کی مغفرت نہیں ہو گی' اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوگا اور نہ ہی رسول راضی ہوں گے اور نہ ہی کوئی بشر راضی ہوگا' یہ لوگ اسلام کی رسّی کو توڑنے والے ہیں' تحقیق کے وقت نہ تو ان کے پاس کوئی اعتراض ہوتا ہے اور نہ ہی جواب ہوتا ہے' یہ لوگ فضیلت والے حضرات کی فضیلت کے منکر ہیں اور جب کبھی بھی اُن حضرات کا ذکر ہوتا ہے تو یہ لوگ اُن حضرات کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں' اُنہوں نے اپنے آپ کو اسی کام میں مصروف رکھا ہوا ہے' اگر وہ غور و فکر کریں تو اُنہیں

قَالُوا بِبِدْعَتِهِمْ قَوْلًا بِهِ كَفَرُوا
قَالُوا وَقُلْنَا وَخَيْرُ الْقَوْلِ أَصْدَقُهُ
وَالْحَقُّ أَبْلَجُ وَالْبُهْتَانُ مُنْشَمِرُ
وَفِي عَلِيٍّ وَمَا جَاءَ الثِّقَاتُ بِهِ
مِنْ قَوْلِهِ عِبَرٌ لَوْ أَغْنَتِ الْعِبَرُ
قَالَ الْأَمِيرُ عَلِيٌّ فَوْقَ مِنْبَرِهِ
وَالرَّاسِخُونَ بِهِ فِي الْعِلْمِ قَدْ حَضَرُوا
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ أَبُو بَكْرٍ
وَأَفْضَلُهُمْ مِنْ بَعْدِهِ عُمَرُ
وَالْفَضْلُ بَعْدُ إِلَى الرَّحْمَنِ يَجْعَلُهُ
فِيمَنْ أَحَبَّ فَإِنَّ اللهَ مُقْتَدِرُ
هَذَا مَقَالُ عَلِيٍّ لَيْسَ يُنْكِرُهُ
إِلَّا الْخَلِيعُ وَإِلَّا الْمَاجِنُ الْأَشِرُ
فَارْضَوْا مَقَالَتَهُ أَوْ لَا فَمَوْعِدُكُمْ
نَارٌ تَوَقَّدُ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ
وَإِنْ ذَكَرْتُ لِعُثْمَانَ فَضَائِلَهُ
فَلَنْ يَكُونَ مِنَ الدُّنْيَا لَهَا خَطَرُ
وَمَا جَهِلْتُ عَلِيًّا فِي قَرَابَتِهِ
وَفِي مَنَازِلَ يَعْشُو دُونَهَا الْبَصَرُ
إِنَّ الْمَنَازِلَ أَضْحَتْ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ
هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالْأَعْلَامُ وَالْغُرَرُ
أَهْلُ الْجِنَانِ كَمَا قَالَ الرَّسُولُ لَهُمْ
وَعْدًا عَلَيْهِ فَلَا خُلْفٌ وَلَا غَدَرُ

اس بات کا حکم نہیں دیا گیا' لیکن اپنی بدنصیبی کی وجہ سے اور خرابی کی وجہ سے وہ اپنی بدعت کے نتیجہ میں ایک ایسے قول کے قائل ہیں کہ وہ کفر کے مرتکب ہوتے ہیں' وہ ایک مؤقف رکھتے ہیں اور ہم ایک مؤقف رکھتے ہیں اور سب سے بہتر بات وہ ہوتی ہے جو سچی ہو' حق واضح ہوتا ہے اور بہتان روشن نہیں ہوتا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ثقہ راویوں نے یہ بات نقل کی ہے جو عبرت کا درجہ رکھتی ہے' اگر عبرت آدمی کے کام آ سکتی ہو' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے منبر پر ارشاد فرمایا تھا جبکہ علم میں رسوخ رکھنے والے حضرات وہاں موجود تھے' (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مخلوق میں سب سے بہتر حضرت ابوبکر ہیں اور اُن کے بعد سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے حضرت عمر ہیں' ان کے بعد فضیلت کا معاملہ رحمٰن کے سپرد ہے کہ وہ جسے چاہے فضیلت عطا کردے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اقتدار رکھنے والا ہے' یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جس کا انکار صرف وہ شخص کرے گا جو الگ ہونے والا' اختلاف رکھنے والا اور شر والا ہو' تو تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان سے راضی ہو جاؤ' ورنہ تمہارے لیے اُس آگ کی وعید ہے جسے بھڑکایا جائے گا اور پھر نہ وہ باقی رہنے دے گی اور نہ ہی چھوڑے گی اور اگر تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل کا ذکر کرتے ہو تو اُن کا دنیا کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں تھا اور اُن کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تعلق سے تم ناواقف نہ رہنا' جن منازل میں وہ رہے' آنکھ وہاں تک رسائی حاصل نہیں کرسکتی' منازل (یعنی درجات و مقامات) ان چار حضرات کے درمیان واضح ہیں' یہ پیشوا ہیں' اکابرین ہیں' بڑے ہیں' جنتی ہیں' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کے طور پر

وَفِي الزُّبَيْرِ حَوَارِيِّ النَّبِيِّ إِذَا
عُدَّتْ مَآثِرُهُ زُلْفَى وَمُفْتَخَرُ
وَاذْكُرْ لِطَلْحَةَ مَا قَدْ كُنْتَ ذَاكِرَهُ
حُسْنَ الْبَلَاءِ وَعِنْدَ اللهِ مُدَّكَرُ
إِنَّ الرَّوَافِضَ تُبْدِي مِنْ عَدَاوَتِهَا
أَمْرًا تَقَصَّرَ عَنْهُ الرُّومُ وَالْخَزَرُ
لَيْسَتْ عَدَاوَتُهَا فِينَا بِضَائِرَةٍ
لَا بَلْ لَهَا وَعَلَيْهَا الشَّيْنُ وَالضَّرَرُ
لَا يَسْتَطِيعُ شِفَا نَفْسٍ فَيَشْفِيهَا
مِنَ الرَّوَافِضِ إِلَّا الْحَيَّةُ الذَّكَرُ
مَا زَالَ يَضْرِبُهَا بِالذُّلِّ خَالِقُهَا
حَتَّى تَطَايَرَ عَنْ أَقْحَاصِهَا الشَّعْرُ
دَاوِ الرَّوَافِضَ بِالْإِذْلَالِ إِنَّ لَهَا
دَاءَ الْجُنُونِ إِذَا هَاجَتْ بِهَا الْمِرَرُ
كُلُّ الرَّوَافِضِ حُمُرٌ لَا قُلُوبَ لَهَا
صُمٌّ وَعُمْيٌ فَلَا سَمْعٌ وَلَا بَصَرُ
ضَلُّوا السَّبِيلَ أَضَلَّ اللهُ سَعْيَهُمُ
بِئْسَ الْعِصَابَةُ إِنْ قَلُّوا أَوْ إِنْ كَثُرُوا
شَيْنُ الْحَجِيجِ فَلَا تَقْوَى وَلَا وَرَعُ
إِنَّ الرَّوَافِضَ فِيهَا الدَّاءُ وَالدَّبْرُ
لَا يَقْبَلُونَ لِذِي نُصْحٍ نَصِيحَتَهُ
فِيهَا الْحَمِيرُ وَفِيهَا الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ
وَالْقَوْمُ فِي ظُلَمٍ سُودٍ فَلَا طَلَعَتْ

ان کیلئے یہ کہا تھا (کہ یہ حضرات جنتی ہیں)' تو اس وعدہ کی خلاف ورزی نہیں ہوگی اور عہد شکنی نہیں ہوگی' اسی طرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں' جب اُن کی خصوصیات شمار کی جائیں گی تو وہ بہت سی ہوں گی اور قابلِ فخر باتیں بھی ہوں گی' تم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو یاد کرو اور یہ یاد کرو کہ اُنہوں نے کس طرح اچھے طریقہ سے آزمائش کا سامنا کیا اور اللہ تعالیٰ کے پاس وہ چیز ہے جو نصیحت دینے والی ہے' روافض نے اپنی دشمنی کی وجہ سے وہ چیز ظاہر کی جس کے حوالے سے اہلِ روم اور چھوٹی آنکھوں والے (یعنی مشرقِ بعید کے افراد) بھی نہیں کر سکے' اُن کی عداوت ہمارے درمیان نہیں رہ سکتی' وہ باقی نہیں رہے گی اور عداوت پر بے عزتی اور نقصان لاحق ہوں گے' کسی بھی جان کی شفاء کی استطاعت نہیں رکھتا کہ اُسے روافض کے حوالے سے شفاء دے' البتہ سانپ کا معاملہ مختلف ہے' وہ سانپ مسلسل اُنہیں ذلت کے ہمراہ مارتا رہے گا یہاں تک کہ اُن کے جسم سے بال جھڑ جائیں گے' روافض کو ذلت کی دوا دو کیونکہ اُنہیں جنون کی بیماری ہے جس میں صفراوی مادہ جوش میں آ جاتا ہے' تمام روافض گدھے ہیں' ان میں عقل نہیں ہے' یہ بہرے اور اندھے ہیں' ان میں سماعت اور بصارت نہیں ہے' یہ حق کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں کو گمراہ کر دیا اور یہ بُرا گروہ ہیں' خواہ یہ کم ہوں یا زیادہ ہوں' بحث کرنے والے کیلئے یہ شرمندگی کا باعث ہیں' ان میں نہ تقویٰ ہے' نہ پرہیزگاری ہے' روافض میں بیماری اور خرابی ہے' یہ نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو قبول نہیں کرتے ہیں' یہ گدھے ہیں' اونٹ ہیں اور گائے ہیں (یعنی جانوروں کی طرح بے عقل ہیں)' یہ تاریکی میں سیاہی کا شکار ہیں' باقی مخلوق کے

مَعَ الْأَنَامِ لَهُمْ شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ لَا يَأْمَنُونَ وَكُلُّ النَّاسِ قَدْ أَمِنُوا وَلَا أَمَانَ لَهُمْ مَا أَوْرَقَ الشَّجَرُ لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهِمْ لَا وَلَا بَقِيَتْ مِنْهُمْ بِحَضْرَتِنَا أُنْثَى وَلَا ذَكَرُ

ہمراہ ان کیلئے نہ سورج نکلتا ہے نہ چاند نکلتا ہے' یہ محفوظ نہیں ہیں' باقی سب لوگ محفوظ ہیں' انہیں اس وقت تک امان نصیب نہیں ہوگی جب تک درخت باقی ہیں' اللہ تعالیٰ ان میں برکت نہ رکھے اور نہ ہی ان میں سے کسی عورت یا مرد کو ہمارے سامنے لائے''۔

بَابُ ذِكْرِ هِجْرَةِ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاءِ

باب: اہلِ بدعت اور نفسانی خواہشات کے پیروکاروں سے لاتعلقی اختیار کرنے کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: يَنْبَغِي لِكُلِّ مَنْ تَمَسَّكَ بِمَا رَسَمْنَاهُ فِي كِتَابِنَا هَذَا وَهُوَ كِتَابُ الشَّرِيعَةِ أَنْ يَهْجُرَ جَمِيعَ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ مِنَ الْخَوَارِجِ وَالْقَدَرِيَّةِ وَالْمُرْجِئَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ، وَكُلَّ مَنْ يُنْسَبُ إِلَى الْمُعْتَزِلَةِ، وَجَمِيعَ الرَّوَافِضِ، وَجَمِيعَ النَّوَاصِبِ، وَكُلَّ مَنْ نَسَبَهُ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهُ مُبْتَدِعٌ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ، وَصَحَّ عَنْهُ ذَلِكَ. فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُكَلَّمَ وَلَا يُسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَلَا يُجَالَسَ وَلَا يُصَلَّى خَلْفَهُ، وَلَا يُزَوَّجَ وَلَا يَتَزَوَّجَ إِلَيْهِ مَنْ عَرَفَهُ، وَلَا يُشَارِكَهُ وَلَا يُعَامِلَهُ وَلَا يُنَاظِرَهُ وَلَا يُجَادِلَهُ، بَلْ يُذِلَّهُ بِالْهَوَانِ لَهُ، وَإِذَا لَقِيتَهُ فِي طَرِيقٍ أَخَذْتَ فِي غَيْرِهَا إِنْ أَمْكَنَكَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم نے اس کتاب یعنی کتاب ''الشریعۃ'' میں جو کچھ تحریر کیا ہے' جو شخص اس کو مضبوطی سے تھامے گا اُس کیلئے یہ مناسب ہے کہ وہ نفسانی خواہشات کے تمام پیروکاروں سے لاتعلقی اختیار کرے جن کا تعلق خارجی' قدریہ' مرجئہ' جہمیہ فرقوں سے ہے اور ہر اُس شخص سے لاتعلقی اختیار کرے جو معتزلہ کی طرف خود کو منسوب کرتے ہیں' یا رافضیوں کے تمام فرقوں' یا ناصبیوں کے تمام فرقوں کی طرف خود کو منسوب کرتے ہیں' اور ہر اُس شخص سے لاتعلقی اختیار کرے جو مسلمانوں کے ائمہ کی طرف یہ بات منسوب کرتا ہے کہ وہ بدعتی تھے' ایسے بدعتی جو گمراہی کا شکار ہوں جبکہ اُس شخص کے حوالے سے مستند طور پر یہ بات ثابت ہو۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ کلام کیا جائے' یا اُسے سلام کیا جائے' یا اُس کی ہم نشینی اختیار کی جائے' یا اُس کے پیچھے نماز ادا کی جائے' یا اُس کے ہاں شادی کی جائے' یا اُس کی شادی کروائی جائے' یا اُس کے ساتھ شراکت داری کی جائے' یا معاملہ کیا جائے' یا مناظرہ کیا جائے' یا بحث کی جائے' بلکہ اُس کی توہین کرتے ہوئے اُس کو ذلت کا شکار کیا جائے گا اور اگر وہ راستہ

میں مل جائے گا تو اگر آپ کیلئے ممکن ہو تو آپ راستہ تبدیل کرلیں۔

فَإِنْ قَالَ: فَلِمَ لَا أُنَاظِرُهُ وَأُجَادِلُهُ وَأَرُدُّ عَلَيْهِ قَوْلَهُ؟ قِيلَ لَهُ: لَا يُؤْمَنُ عَلَيْكَ أَنْ تُنَاظِرَهُ وَتَسْمَعَ مِنْهُ كَلَامًا يُفْسِدُ عَلَيْكَ قَلْبَكَ وَيَخْدَعُكَ بِبَاطِلِهِ الَّذِي زَيَّنَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَتَهْلِكَ أَنْتَ؛ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّكَ الْأَمْرُ إِلَى مُنَاظَرَتِهِ وَإِثْبَاتِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ بِحَضْرَةِ سُلْطَانٍ أَوْ مَا أَشْبَهَهُ لِإِثْبَاتِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ. فَأَمَّا لِغَيْرِ ذَلِكَ فَلَا.

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں اُس کے ساتھ مناظرہ کیوں نہ کروں اور بحث کیوں نہ کروں اور اُس کے قول کی تردید کیوں نہ کروں؟ اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ تمہارے حوالے سے اس بات کا اندیشہ موجود ہے کہ جب تم اُس کے ساتھ مناظرہ کرو گے اور اُس کا کلام سنو گے تو وہ تمہارے دل میں خرابی پیدا کرسکتا ہے اور اپنی باطل بات کے ذریعہ تمہیں دھوکہ دے سکتا ہے' وہ باطل بات جسے شیطان نے اُس کیلئے آراستہ کیا ہوگا اور اس صورت میں تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے' البتہ اگر صورتِ حال یوں ہو کہ مناظرہ کیے بغیر کوئی چارہ نہ ہو' یا حاکمِ وقت کی موجودگی میں اُس کے سامنے حجت کو ثابت کرنا ہو' یا اس طرح کی کوئی اور صورتِ حال ہو جس میں اُس کے خلاف حجت کو ثابت کرنا مقصود ہو تو پھر حکم مختلف ہے' لیکن اگر اس کے علاوہ صورتِ حال ہو تو پھر ایسا نہیں کیا جائے گا۔

بدمذہبوں سے لاتعلقی اختیار کرنا

وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْتُهُ لَكَ فَقَوْلُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَمُوَافِقٌ لِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْحُجَّةُ فِي هِجْرَتِهِمْ بِالسُّنَّةِ. فَقِصَّةُ هِجْرَةِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُرُوجِ مَعَهُ فِي غَزَاتِهِ بِغَيْرِ عُذْرٍ: كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ، وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَمُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ چیز جو میں نے آپ کے سامنے ذکر کی ہے' یہ اُن حضرات کا قول ہے جو پہلے زمانہ کے مسلمانوں کے ائمہ ہیں اور یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق بھی ہے' جہاں تک اِن لوگوں سے لاتعلقی اختیار کرنے کی دلیل کا تعلق ہے جس دلیل کا تعلق سنت سے ہو تو اُس کی دلیل اُن تین حضرات سے لاتعلقی اختیار کرنے کا واقعہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں شرکت کیلئے نہیں گئے تھے' اُنہیں کوئی عذر نہیں تھا' وہ حضرت کعب بن مالک' حضرت ہلال بن اُمیہ اور حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہم ہیں' اللہ تعالیٰ ان حضرات پر رحمت کرے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے لاتعلقی

بِهِجْرَتِهِمْ، وَاَنْ لَا يُكَلَّمُوا، وَطَرَدَهُمْ حَتّٰى نَزَلَتْ تَوْبَتُهُمْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهٰكَذَا قِصَّةُ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ لَمَّا كَتَبَ اِلٰى قُرَيْشٍ يُحَذِّرُهُمْ خُرُوجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ؛ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِجْرَتِهِ وَطَرْدِهِ. فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَوْبَتَهُ فَعَاتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى فِعْلِهِ فَتَابَ عَلَيْهِ. وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَفْضَلُ الْعَمَلِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ

وَضَرْبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِصَبِيغٍ، وَبَعَثَ اِلٰى اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنْ لَا يُجَالِسُوهُ؛ قَالَ: فَلَوْ جَاءَ اِلٰى حَلْقَةٍ مَا هِيَ قَامُوا وَتَرَكُوهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ

وَسَنَذْكُرُ عَنِ التَّابِعِينَ وَاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مَعْنٰى مَا قُلْنَاهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اختیار کرنے کا حکم دیا کہ اُن کے ساتھ بات چیت نہ کی جائے اور اُنہیں پرے کر دیا جائے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی توبہ کا حکم نازل ہوا (تو اُن سے لاتعلقی کو ختم کیا گیا)۔ اسی طرح حضرت حاطب بن ابو بلتعہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ جب اُنہوں نے قریش کو خط لکھا اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن کی طرف نکلنے کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے لاتعلقی اختیار کی اور اُنہیں پرے کر دیا' جب اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ کا حکم نازل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے فعل پر عتاب کیا تھا اور پھر اُن کی توبہ کو قبول کر لیا تھا۔ اسی طرح ایک دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت رکھی جائے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر بغض رکھا جائے''۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبیغ کی پٹائی کروائی تھی اور اہلِ بصرہ کو یہ حکم بھجوایا تھا کہ وہ اُس کی ہم نشینی اختیار نہ کریں اور اگر وہ کسی حلقہ کے پاس آئے تو وہ لوگ اُٹھ جائیں اور اُسے اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی بدعتی کی تعظیم کرتا ہے وہ اسلام کو منہدم کرنے میں مدد کرتا ہے''۔

اب ہم تابعین اور مسلمانوں کے ائمہ کے حوالے سے وہ روایات ذکر کریں گے جو اسی مفہوم کی ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے اگر اللہ نے چاہا۔

بدعتی کی تعظیم کی مذمت

2093- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ:

(امام ابو بکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْخُشَنِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللَّهُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ

''جو شخص کسی بدعتی کی تعظیم کرتا ہے وہ اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دیتا ہے''۔

2094- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ يُوسُفَ الشِّكْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ

''جو شخص کسی بدعتی کی تعظیم کرتا ہے وہ اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دیتا ہے''۔

بدعتی لوگ سب سے بُرے ہیں

2095- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَلَّبِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَهْلُ الْبِدَعِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ

"بدعتی لوگ، خلق (یعنی انسانوں) اور خلیقہ (یعنی جانوروں وغیرہ) میں سب سے زیادہ بُرے ہیں"۔

2096- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَصْبَغِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: اِذَا لَقِيتَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فِي طَرِيقٍ فَخُذْ فِي غَيْرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یحییٰ بن ابوکثیر فرماتے ہیں:

جب تمہاری کسی بدعتی سے کسی راستہ میں ملاقات ہو تو تم راستہ تبدیل کرلو۔

2097- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْاِسْلَامِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق ہمدانی فرماتے ہیں:

جو کسی بدعتی کی تعظیم کرتا ہے وہ اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

بدعتیوں کی ہم نشینی سے بچنے کی تلقین

2098- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كَانَ اَبُو قِلَابَةَ يَقُولُ: لَا تُجَالِسُوا اَهْلَ الْاَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوهُمْ. فَاِنِّي لَا آمَنُ اَنْ يَغْمِسُوكُمْ فِي الضَّلَالَةِ اَوْ يَلْبِسُوا عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ بَعْضَ مَا لُبِّسَ عَلَيْهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوقلابہ فرماتے ہیں:

تم نفسانی خواہشات کے پیروکاروں کی ہم نشینی اختیار نہ کرو اور اُن کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو، کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ لوگ تمہیں گمراہی میں ڈبو دیں گے، یا دین کو تمہارے لیے اُلجھن کا باعث بنادیں گے جس طرح وہ اُن کیلئے اُلجھن کا باعث بنا ہے۔

اعمال کے ضیاع کا سبب

2099- وَاَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: الْخُصُومَاتُ فِي الدِّينِ تُحْبِطُ الْاَعْمَالَ

معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں:
دینی معاملات میں بحث وتمحیص اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔

2100- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِي الْمُطِيعِ: اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ قَالَ لِاَيُّوبَ السِّخْتِيَانِيِّ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اَسْاَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ؛ قَالَ: فَوَلَّى اَيُّوبُ وَجَعَلَ يُشِيرُ بِاُصْبُعِهِ: وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سلام بن ابو مطیع بیان کرتے ہیں:
ایک بدعتی نے ایوب سختیانی سے کہا: اے ابوبکر! میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ تو ایوب نے منہ پھیر لیا' اُنہوں نے اپنی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے فرمایا کہ میں نصف بات بھی نہیں کروں گا' نصف بات بھی نہیں کروں گا۔

2101- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَدَّتِي اَسْمَاءَ تُحَدِّثُ قَالَتْ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ مِنْ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ، فَقَالَا: يَا اَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ، قَالَ: لَا، قَالَا: فَنَقْرَاُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: لَا، لَتَقُومَنَّ عَنِّي اَوْ لَاَقُومَنَّهُ، فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا

سعید بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی دادی اسماء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: دو آدمی محمد بن سیرین کے پاس آئے' اُن کا تعلق بدعتی فرقہ سے تھا' اُن دونوں نے کہا: اے ابوبکر! ہم آپ کے ساتھ بات چیت کرنا چاہتا ہے۔ ابن سیرین نے کہا: جی نہیں۔ اُن دونوں نے کہا: ہم آپ کے سامنے اللہ کی کتاب کی ایک آیت پڑھنا چاہتے ہیں۔ ابن سیرین نے کہا: جی نہیں! یا تو تم میرے پاس سے اُٹھ جاؤ! ورنہ میں اُٹھ جاتا ہوں۔

تم اپنا گم شدہ دین تلاش کرو

2102- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي مَخْلَدٌ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، تَعَالَ اُخَاصِمْكَ فِي الدِّينِ، فَقَالَ الْحَسَنُ: اَمَّا اَنَا فَقَدْ اَبْصَرْتُ دِينِي،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ہشام بیان کرتے ہیں: ایک شخص حسن بصری کے پاس آیا اور بولا: اے ابوسعید! آیئے تاکہ میں دین کے بارے میں آپ کے ساتھ بحث کروں۔ تو حسن بصری نے فرمایا: مجھے اپنے دین کے بارے میں بصیرت حاصل ہے' اگر تم اپنے دین کو گم کر چکے ہو تو اس کو

فَإِنْ كُنْتَ أَضْلَلْتَ دِينَكَ فَالْتَمِسْهُ

تلاش کرلو۔

امام مالک کا واقعہ

2103- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ: انْصَرَفَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَوْمًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى يَدِي، قَالَ: فَلَحِقَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ، كَانَ يُتَّهَمُ بِالْإِرْجَاءِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، اسْمَعْ مِنِّي شَيْئًا أُكَلِّمُكَ بِهِ وَأُحَاجُّكَ وَأُخْبِرُكَ بِرَأْيِي؛ قَالَ لَهُ مَالِكٌ: فَإِنْ غَلَبْتَنِي؟ قَالَ: إِنْ غَلَبْتُكَ اتَّبَعْتَنِي؛ قَالَ: فَإِنْ جَاءَنَا رَجُلٌ آخَرُ فَكَلَّمَنَا فَغَلَبَنَا؟ قَالَ: نَتَّبِعُهُ؛ فَقَالَ مَالِكٌ: يَا عَبْدَ اللهِ، بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِينٍ وَاحِدٍ وَأَرَاكَ تَنْتَقِلُ مِنْ دِينٍ إِلَى دِينٍ

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: مَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّنَقُّلَ

معن بن عیسٰی بیان کرتے ہیں: ایک دن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے آ رہے تھے اُنہوں نے میرے ہاتھ کے ذریعہ ٹیک لگائی ہوئی تھی ایک شخص اُن سے ملا جس کا نام ابوجویریہ تھا اُس پر یہ الزام تھا کہ وہ ''ارجاء'' کا عقیدہ رکھتا ہے اُس نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ میری بات سنئے! میں آپ کے ساتھ کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہوں اور بحث کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو اپنی رائے کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ امام مالک نے اُس سے دریافت کیا: اگر تم مجھ پر غالب آ گئے تو کیا ہوگا؟ اُس نے کہا: اگر میں آپ پر غالب آ گیا تو آپ کو میری پیروی کرنا ہوگی۔ امام مالک نے فرمایا: اگر ہمارے پاس ایک اور شخص آ گیا اور اُس نے ہمارے ساتھ بحث کی اور وہ ہم دونوں پر غالب آ گیا؟ اُس نے کہا: پھر ہم اُس شخص کی پیروی کر لیں گے۔ امام مالک نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی دین کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور تمہیں میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ایک دین سے دوسرے دین کی طرف منتقل ہونا چاہتے ہو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے دین کو بحث کا ہدف بنالیتا ہے وہ اکثر (عقائد میں) ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہوتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تلقین

2104- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ

جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اُن سے بدعتیوں کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم دیہاتی شخص اور کمسن لڑکے کے دین کا جائزہ لو جو کتاب کے بارے

الْعَزِيزِ فَسَأَلَهُ عَنْ بَعْضِ الْأَهْوَاءِ، فَقَالَ: انْظُرْ دِينَ الْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ فِي الْكِتَابِ فَاتَّبِعْهُ وَالْهَ عَنْ مَا سِوَى ذَلِكَ

میں ہے اور پھر اُس کی پیروی کرو اور اُس کے علاوہ ہر ایک سے لاتعلق ہو جاؤ۔

2105- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِمُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ التَّيْمِيِّ: مَا دُمْتَ عَلَى هَذَا الرَّأْيِ فَلَا تَقْرَبْنَا، وَكَانَ مُرْجِئًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے محمد بن سائب تیمی سے کہا: جب تک تم اپنے اس مؤقف پر قائم ہو تم ہمارے قریب نہ آنا۔ راوی کہتے ہیں: وہ شخص مرجیہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔

2106- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: مَا ابْتَدَعَ رَجُلٌ قَطُّ بِدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں:

جو شخص بدعت اختیار کرتا ہے وہ تلوار کو حلال کر لیتا ہے (یعنی واجب القتل ہو جاتا ہے)۔

بدعتیوں کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے

2107- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ أَهْلُ ضَلَالَةٍ، وَلَا أَرَى مَصِيرَهُمْ إِلَّا إِلَى النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوقلابہ فرماتے ہیں:

نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگ گمراہ ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا ٹھکانہ صرف جہنم ہوگا۔

بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا

2108- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری فرماتے ہیں:

هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَاحِبُ بِدْعَةٍ لَا تُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ وَلَا حَجٌّ وَلَا عُمْرَةٌ وَلَا جِهَادٌ وَلَا صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

بدعتی شخص کی نماز قبول نہیں ہوگی' حج قبول نہیں ہوگا' عمرہ قبول نہیں ہوگا' جہاد قبول نہیں ہوگا' کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہو گی۔

2109- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: مَا ابْتَدَعَ رَجُلٌ بِدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوقلابہ فرماتے ہیں:

جو شخص بدعت اختیار کرتا ہے وہ تلوار کو حلال کر لیتا ہے۔

2110- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الشَّقِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، أَنَّهُ ذَكَرَ أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْجَوْزَاءِ بِيَدِهِ، لِأَنْ تَمْتَلِئَ دَارِي قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُجَاوِرَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ. وَلَقَدْ دَخَلُوا فِي هَذِهِ الْآيَةِ

{هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ}

[آل عمران:119]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن مالک نے ابوجوزاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے نفسانی خواہشات کے پیروکاروں کا ذکر کیا اور فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں ابوجوزاء کی جان ہے! میرا گھر بندروں اور خنزیروں سے بھر جائے یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اُن افراد میں سے کوئی ایک میرے پڑوس میں آ کر رہے' یہ وہ لوگ ہیں جو اس آیت کے حکم میں داخل ہیں:

''یہ تم ہی ہو جو اُن سے محبت رکھتے ہو' وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو' جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لائے! اور جب وہ تنہا ہوتے ہیں تو غصہ کی وجہ سے تمہارے خلاف انگلیاں چباتے ہیں' تم فرما دو: تم اپنے غصہ سمیت مر جاؤ' بے شک اللہ تعالیٰ سینوں میں موجود باتوں کا علم رکھتا ہے''۔

2111- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ قَالَ: كَانَ أَيُّوبُ يُسَمِّي أَصْحَابَ الْبِدَعِ خَوَارِجَ، وَيَقُولُ: إِنَّ الْخَوَارِجَ اخْتَلَفُوا فِي الِاسْمِ وَاجْتَمَعُوا عَلَى السَّيْفِ

سلام بن ابومطیع بیان کرتے ہیں:

ایوب' بدعتیوں کو خارجیوں کا نام دیتے تھے اور فرماتے تھے: خارجیوں نے نام میں اختلاف کیا تھا اور تلوار پر اکٹھے ہو گئے تھے۔

2112- أَنْبَأَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السِّكِّينِ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ، وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَنِ السُّنِّيُّ؟ فَقَالَ: السُّنِّيُّ الَّذِي إِذَا ذُكِرَتِ الْأَهْوَاءُ لَمْ يَغْضَبْ لِشَيْءٍ مِنْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبکر بن عیاش سے ایک شخص نے کہا: اے ابوبکر! سُنّی کون ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: سُنّی وہ ہے کہ جب اُس کے سامنے نفسانی خواہشات کا ذکر کیا جائے تو وہ اُن میں سے کسی کے حوالے سے غضب ناک نہ ہو۔

2113- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ: إِنَّ الَّذِي تُعْرَضُ عَلَيْهِ السُّنَّةُ فَيَقْبَلُهَا لَغَرِيبٌ وَأَغْرَبُ مِنْهُ صَاحِبُهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یونس بن عبید بیان کرتے ہیں:

وہ شخص جس کے سامنے سنت پیش کی جائے اور وہ اُسے قبول کرلے' ایسے لوگ کم ہیں اور اس سے بھی زیادہ کم سنت کے عالم ہیں۔

2114- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ: رَأَيْتُ زُهَيْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَاءَ إِلَى زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ فَكَلَّمَهُ فِي رَجُلٍ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ هُوَ؟۔ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُهُ بِبِدْعَةٍ. فَقَالَ زَائِدَةُ: هَيْهَاتَ أَمِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ هُوَ؟۔ فَقَالَ زُهَيْرٌ: مَتَى كَانَ النَّاسُ هٰكَذَا؟۔ فَقَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

احمد بن یونس بیان کرتے ہیں:

میں نے زہیر بن معاویہ کو دیکھا' وہ زائدہ بن قدامہ کے پاس آئے اور اُن سے اُس شخص کے بارے میں بات چیت کی جو اُن کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: اہلِ سنت کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں اس کی بدعت سے واقف نہیں ہوں۔ زائدہ نے کہا: کیا یہ اہلِ سنت میں سے ہے؟ زہیر نے کہا: پہلے لوگ

زَائِدَةُ: وَمَتَى كَانَ النَّاسُ يَشْتُمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

اس طرح کے کب ہوتے تھے۔ تو زائدہ نے کہا: پہلے لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کب کہا کرتے تھے۔

2115- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ حَرْبِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ خُوَيْلٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: تَنْهَانَا عَنْ مُجَالَسَةِ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ وَهَذَا ابْنُكَ عِنْدَهُ؛ قَالَ: فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ ابْنُهُ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ قَدْ عَرَفْتَ رَأْيِي فِي عَمْرٍو وَتَأْتِيهِ قَالَ: فَقَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ فُلَانٍ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ أَنْهَاكَ عَنِ الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ؛ وَلَأَنْ تَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَلْقَاهُ بِرَأْيِ عَمْرٍو وَأَصْحَابِ عَمْرٍو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خویل بیان کرتے ہیں: میں یونس بن عبید کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: آپ ہمیں عمرو بن عبید کے پاس بیٹھنے سے منع کرتے ہیں اور آپ کا بیٹا اُن کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر میں اُن کا بیٹا بھی آ گیا تو اُنہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! عمرو کے بارے میں تم میری رائے سے واقف ہو اور پھر بھی تم اُس کے پاس چلے گئے تھے۔ اُس نے کہا: میں فلاں شخص کے ساتھ گیا تھا۔ اُنہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے تمہیں زنا کرنے سے' چوری کرنے سے' شراب پینے سے منع کیا ہے لیکن تم ان سب چیزوں کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ تم عمرو اور عمرو کے ساتھیوں کے عقیدہ کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو۔

سفیان ثوری کی نصیحت

2116- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى هَارُونُ بْنُ مَسْعُودٍ الدِّهْقَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: اتَّقُوا هَذِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُضِلَّةَ. قِيلَ لَهُ: بَيِّنْ لَنَا رَحِمَكَ اللهُ؛ قَالَ سُفْيَانُ: أَمَّا الْمُرْجِئَةُ فَيَقُولُونَ: الْإِيمَانُ كَلَامٌ بِلَا عَمَلٍ. مَنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان ثوری فرماتے ہیں:

ان نفسانی خواہشات کے پیروکاروں' گمراہ لوگوں سے بچ کے رہو۔ اُن سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ ہمارے سامنے اس کو بیان کیجئے۔ سفیان نے کہا: مرجئہ فرقہ کے لوگ وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام ہے' اس میں عمل شامل نہیں ہے' جو شخص یہ کہہ دے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی

وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ مُسْتَكْمِلٌ اِيمَانَهُ عَلَى اِيمَانِ جِبْرِيلَ وَالْمَلَائِكَةِ وَاِنْ قَتَلَ كَذَا وَكَذَا مُؤْمِنًا وَاِنْ تَرَكَ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاِنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ، وَهُمْ يَرَوْنَ السَّيْفَ عَلَى اَهْلِ الْقِبْلَةِ. وَاَمَّا الشِّيعَةُ فَهُمْ اَصْنَافٌ كَثِيرَةٌ: مِنْهُمُ الْمَنْصُورِيَّةُ؛ وَهُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ: مَنْ قَتَلَ اَرْبَعِينَ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَمِنْهُمُ الْخَنَّاقُونَ الَّذِينَ يَخْنُقُونَ النَّاسَ وَيَسْتَحِلُّونَ اَمْوَالَهُمْ.

معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' تو ایسا شخص مؤمن شمار ہو گا اور اُس کا ایمان مکمل ہو گا' جو حضرت جبریل علیہ السلام اور فرشتوں کے ایمان کے مترادف ہو گا خواہ وہ اتنے اتنے لوگوں کو قتل کر دے وہ مؤمن ہی رہے گا' خواہ وہ غسلِ جنابت کو ترک کر دے' خواہ وہ نماز ترک کر دے اور یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اہلِ قبلہ پر تلوار اُٹھائی جا سکتی ہے۔ جہاں تک شیعہ فرقہ کا تعلق ہے تو ان کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں سے ایک منصوریہ ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جو شخص اہلِ قبلہ میں سے چالیس آدمیوں کو قتل کر دے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ ان میں سے ایک فرقہ خناقون ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے گلے دبا دیتے ہیں اور اُن کے اموال کو حلال سمجھتے ہیں۔

مختلف گمراہ فرقوں کے نظریات

وَمِنْهُمُ الْخِرْيَنِيَّةُ الَّذِينَ يَقُولُونَ: اَخْطَاَ جِبْرِيلُ بِالرِّسَالَةِ. وَاَفْضَلُهُمُ الزَّيْدِيَّةُ وَهُمْ يَنْتَفُونَ مِنْ عُثْمَانَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. وَيَرَوْنَ الْقِتَالَ مَعَ مَنْ خَرَجَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى يَغْلِبَ اَوْ يُغْلَبَ. وَمِنْهُمُ الرَّافِضَةُ الَّذِينَ يَتَبَرَّءُونَ مِنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ وَيُكَفِّرُونَ النَّاسَ كُلَّهُمْ اِلَّا اَرْبَعَةً: عَلِيًّا وَعَمَّارًا وَالْمِقْدَادَ وَسَلْمَانَ. وَاَمَّا الْمُعْتَزِلَةُ فَهُمْ يُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَبِالْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ وَلَا يَرَوْنَ الصَّلَاةَ خَلْفَ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ؛ اِلَّا مَنْ كَانَ عَلَى هَوَاهُمْ. وَكُلٌّ اَهْلُ هَوًى. فَاِنَّهُمْ يَرَوْنَ

ان میں سے ایک فرقہ خرینیہ ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ رسالت کے حوالے سے حضرت جبریل علیہ السلام سے غلطی ہو گئی تھی۔ اس فرقہ میں سب سے بہتر زیدیہ ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت عثمان' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کی طرف نسبت کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اہلِ بیت میں سے جو شخص بھی بغاوت کرتا ہے اُس کا ساتھ دینا ضروری ہے خواہ وہ غالب آ جائے یا مغلوب ہو جائے۔ اُن میں سے ایک فرقہ رافضیوں کا ہے جو تمام صحابہ کرام سے برأت کا اظہار کرتے ہیں اور تمام صحابہ کرام کو کافر قرار دیتے ہیں' صرف چار افراد کو کافر نہیں کہتے: حضرت علی' حضرت عمار' حضرت مقداد اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہم۔ ایک فرقہ معتزلہ ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو قبر کے عذاب کا' حوض کا' شفاعت کا انکار کرتے ہیں' یہ سمجھتے ہیں کہ اہلِ قبلہ میں سے کسی کے پیچھے نماز ادا کرنا درست نہیں ہے' صرف اُس شخص کے پیچھے نماز ادا کی جا سکتی ہے جس کا تعلق اُن کے فرقہ سے ہو

السَّيْفَ عَلَى أَهْلِ الْقِبْلَةِ.

اور تمام فرقوں کے لوگ اہلِ قبلہ پر تلوار اُٹھانے کو درست سمجھتے ہیں۔

وَأَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ فَإِنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ السَّيْفَ عَلَى أَحَدٍ، وَهُمْ يَرَوْنَ الصَّلَاةَ وَالْجِهَادَ مَعَ الْأَئِمَّةِ تَامَّةً قَائِمَةً. وَلَا يُكَفِّرُونَ أَحَدًا بِذَنْبٍ، وَلَا يَشْهَدُونَ عَلَيْهِ بِشِرْكٍ وَيَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، مَخَافَةَ أَنْ يُزَكُّوا أَنْفُسَهُمْ. لَا يَكُونُ عَمَلٌ إِلَّا بِإِيمَانٍ، وَلَا إِيمَانُ إِلَّا بِعَمَلٍ.

جہاں تک اہلِ سنت کا تعلق ہے تو وہ کسی پر بھی تلوار اُٹھانے کو درست نہیں سمجھتے' وہ یہ سمجھتے ہیں کہ نماز اور جہاد حکمرانوں کے ساتھ ہی مکمل ہوتا ہے' وہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کسی کو کافر قرار نہیں دیتے اور اُس کے خلاف شرک کی گواہی نہیں دیتے' وہ یہ کہتے ہیں کہ ایمان' قول اور عمل کا مجموعہ کا نام ہے اور وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے آپ کو پاکیزہ قرار دیں' وہ یہ کہتے ہیں کہ عمل صرف ایمان کے ساتھ ہوسکتا ہے اور ایمان صرف عمل کے ساتھ ہوسکتا ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَإِنْ قِيلَ لَكَ: مَنْ إِمَامُكَ فِي هَذَا؟ فَقُلْ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ

سفیان نے فرمایا: اگر تم سے یہ پوچھا جائے کہ اس مسئلہ کے بارے میں تمہارا پیشوا کون ہے؟ تو تم کہہ دینا: سفیان ثوری ہے۔

بَابُ عُقُوبَةِ الْإِمَامِ وَالْأَمِيرِ لِأَهْلِ الْأَهْوَاءِ

باب: حاکمِ وقت اور امیر کا بدعتیوں کو سزا دینا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: يَنْبَغِي لِإِمَامِ الْمُسْلِمِينَ وَلِأُمَرَائِهِ فِي كُلِّ بَلَدٍ إِذَا صَحَّ عِنْدَهُ مَذْهَبُ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ مِمَّنْ قَدْ أَظْهَرَهُ أَنْ يُعَاقِبَهُ الْعُقُوبَةَ الشَّدِيدَةَ. فَمَنِ اسْتَحَقَّ مِنْهُمْ أَنْ يَقْتُلَهُ قَتَلَهُ، وَمَنِ اسْتَحَقَّ أَنْ يَضْرِبَهُ وَيَحْبِسَهُ وَيُنَكِّلَ بِهِ فَعَلَ بِهِ ذَلِكَ، وَمَنِ اسْتَحَقَّ أَنْ يَنْفِيَهُ نَفَاهُ، وَحَذَّرَ مِنْهُ النَّاسَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) مسلمانوں کے حکمران اور اُن کے امراء کیلئے یہ مناسب ہے کہ ہر شہر میں وہ یہ کریں کہ جب کسی شخص کے بارے میں بدعتی ہونا مستند طور پر ثابت ہو جائے تو پھر اُسے شدید ترین سزا دیں' اُن میں سے جو شخص قتل کیے جانے کا مستحق ہو اُسے قتل کر دیں' جو پٹائی کا' یا قید کیے جانے کا' یا سزا ملنے کا مستحق ہو اُسے وہ سزا دیں' جو شخص جلاوطنی کا مستحق ہو اُسے جلاوطن کر دیں اور لوگوں کو اُس سے بچنے کی تلقین کریں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: وَمَا الْحُجَّةُ فِيمَا قُلْتَ؟ قِيلَ: مَا لَا تَدْفَعُهُ الْعُلَمَاءُ مِمَّنْ نَفَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعِلْمِ. وَذَلِكَ أَنَّ عُمَرَ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے' اس بارے میں آپ کی دلیل کیا ہے؟ تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ جن علماء کو اللہ تعالیٰ نے علم کے ذریعہ نفع عطا کیا ہے اُنہوں نے ان روایات کو قبول

بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَدَ صَبِيغًا التَّمِيمِيَّ، وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ: أَنْ يُقِيمُوهُ حَتَّى يُنَادِيَ عَلَى نَفْسِهِ، وَحَرَمَهُ عَطَاءَهُ، وَأَمَرَ بِهِجْرَتِهِ، فَلَمْ يَزَلْ وَضِيعًا فِي النَّاسِ. وَهَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَتَلَ بِالْكُوفَةِ فِي صَحْرَاءَ أَحَدَ عَشَرَ جَمَاعَةً ادَّعَوْا أَنَّهُ إِلَهُهُمْ، خَدَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ أُخْدُودًا وَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ وَقَالَ:

لَمَّا سَمِعْتُ الْقَوْلَ قَوْلًا مُنْكَرَا
أَجَّجْتُ نَارِي وَدَعَوْتُ قَنْبَرَا

وَهَذَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ فِي شَأْنِ الْقَدَرِيَّةِ: تَسْتَتِيبُهُمْ فَإِنْ تَابُوا وَإِلَّا فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ وَقَدْ ضَرَبَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عُنُقَ غَيْلَانَ وَصَلَبَهُ بَعْدَ أَنْ قَطَعَ يَدَهُ، وَلَمْ يَزَلِ الْأُمَرَاءُ بَعْدَهُمْ فِي كُلِّ زَمَانٍ يَسِيرُونَ فِي أَهْلِ الْأَهْوَاءِ إِذَا صَحَّ عِنْدَهُمْ ذَلِكَ عَاقَبُوهُ عَلَى حَسَبِ مَا يَرَوْنَ، لَا يُنْكِرُهُ الْعُلَمَاءُ

کیا ہے اور وہ روایات ہماری دلیل ہیں اور وہ یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبیغ تمیمی کو کوڑے لگوائے تھے اور اہلکاروں کو حکم دیا تھا کہ وہ اسے کھڑا کریں یہاں تک کہ یہ اپنے خلاف بلند آواز میں پکار کر کہے' اُنہوں نے اُس کی تنخواہ روک لی تھی اور اُسے جگہ چھوڑنے کا حکم دیا تھا اور وہ لوگوں کے درمیان ہمیشہ کمتر حیثیت کا مالک رہا تھا۔ اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں صحرا میں گیارہ افراد کو قتل کروا دیا تھا جو اس بات کے دعویدار تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن کے معبود ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کیلئے گڑھے کھدوائے تھے اور اُنہیں آگ میں جلوا دیا تھا اور یہ کہا تھا:

''جب میں کوئی منکر بات سنوں گا تو آگ بھڑکا لوں گا اور قنبر کو بلا لوں گا''۔

اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عدی بن ارطاۃ کو قدریوں کے بارے میں خط لکھا تھا کہ تم اُن سے توبہ کرواؤ' اگر وہ توبہ کر لیتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ تم اُن کی گردنیں اُڑا دینا۔

اسی طرح ہشام بن عبدالملک نے غیلان کی گردن اُڑا دی تھی اور اُس کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اُسے مصلوب کر دیا تھا۔ اُن کے بعد بھی ہر زمانہ کے مسلمان حکمران' بدعتیوں کے ساتھ یہی رویہ اختیار کرتے رہے ہیں کہ جب اُن کے سامنے مستند طور پر کسی کا بدعتی ہونا ثابت ہو جائے تو وہ اپنی رائے کے مطابق اُسے سزا دیتے ہیں اور علماء نے اس بات کا انکار نہیں کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدعتی کو سزا دینا

2117- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ الْحُبَابِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات

بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَدَ صَبِيغًا التَّمِيمِيَّ فِي مُسَائَلَتِهِ عَنْ حُرُوفِ الْقُرْآنِ حَتَّى اضْطَرَبَتِ الدِّمَاءُ فِي ظَهْرِهِ، وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ، وَبَعَثَ اِلَى اَهْلِ الْبَصْرَةِ: اَنْ لَا تُجَالِسُوهُ. فَلَوْ جَاءَ اِلَى حَلْقَةٍ مَا هِيَ قَامُوا وَتَرَكُوهُ

نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبیغ تمیمی کو قرآن کے حروف کے بارے میں سوال اُٹھانے پر کوڑے لگوائے تھے یہاں تک کہ اُس کی پشت سے خون نکلنے لگا تھا' اُنہوں نے اہلِ بصرہ کو پیغام بھیجا تھا کہ تم اس کے ساتھ نہ بیٹھنا' اگر یہ کسی حلقہ کی طرف آئے تو وہاں جو لوگ موجود ہوں وہ اُٹھ کر چلے جائیں اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں۔

2118- وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّا لَقِينَا رَجُلًا يَسْاَلُ عَنْ تَاْوِيلِ الْقُرْآنِ؟. فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَمْكِنِّي مِنْهُ؛ قَالَ: فَبَيْنَمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَاتَ يَوْمٍ يُغَدِّي النَّاسَ اِذْ جَاءَهُ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَعِمَامَةٌ فَتَغَدَّى حَتَّى اِذَا فَرَغَ، قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ {وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا} [الذاریات: 2] فَقَالَ عُمَرُ: اَنْتَ هُوَ؟ فَقَامَ اِلَيْهِ فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَجْلِدُهُ حَتَّى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! ہماری ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو قرآن کی تفسیر کے بارے میں سوال کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! مجھے اُس پر قابو دے دینا۔ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کے وقت ناشتہ دے رہے تھے اُن کے پاس ایک شخص آیا جس کے جسم پر کپڑے اور عمامہ تھا' اُنہوں نے ناشتہ کیا' جب وہ فارغ ہوا تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اُن ہواؤں کی قسم ہے جو بکھیر کر اُڑا دیتی ہیں اور جو بوجھ اُٹھانے والی ہیں''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ہی وہ ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھ کر اُس کی طرف بڑھے' اُنہوں نے اپنی کلائیاں چڑھا لیں اور مسلسل اُسے مارتے رہے یہاں تک کہ اس شخص کا عمامہ گر گیا' پھر

نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ وَجَدْتُكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ رَأْسَكَ. أَلْبِسُوهُ ثِيَابَهُ وَاحْمِلُوهُ عَلَى قَتَبٍ ثُمَّ أَخْرِجُوهُ حَتَّى تَقْدَمُوا بِهِ بِلَادَهُ ثُمَّ لِيَقُمْ خَطِيبًا ثُمَّ لِيَقُلْ: إِنَّ صَبِيغًا طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَخْطَأَ. فَلَمْ يَزَلْ وَضِيعًا فِي قَوْمِهِ حَتَّى هَلَكَ وَكَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ

اُنہوں نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں تمہیں ایسی حالت میں پاتا کہ تم نے سر منڈوایا ہوا ہوتا تو میں نے تمہارا سر اُڑا دینا تھا' تم لوگ اس کے کپڑے اسے پہناؤ' اسے کسی پالان پر بٹھاؤ اور پھر اسے نکال دو' پھر اسے لے کر اس کے علاقہ میں جاؤ اور پھر یہ خطبہ دینے کیلئے کھڑا ہو کر یہ کہے کہ صبیغ نے علم حاصل کرتے ہوئے غلطی کی تھی' تو وہ مرتے دم تک اپنی قوم میں کمتر حیثیت کا مالک رہا' حالانکہ وہ پہلے اپنی قوم کا سردار ہوتا تھا۔

2119- وَأَنْبَأَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَدِمَ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ صَبِيغُ بْنُ عِسْلٍ، كَانَ عِنْدَهُ كُتُبٌ وَكَانَ يَسْأَلُ عَنْ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ وَلَهُ طُرُقٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں:

بنو تمیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مدینہ منورہ آیا' جس کا نام صبیغ بن عسل تھا' اُس کے پاس کچھ تحریریں تھیں اور وہ قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں سوال کرتا پھرتا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے جو مختلف طرق سے منقول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَأَمَّا حَدِيثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي هَذَا الْجُزْءِ فِي الَّذِينَ قَتَلَهُمْ وَأَحْرَقَهُمْ. وَأَمَّا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کا تعلق ہے تو ہم اُس سے پہلے اُس جزء میں اس کا ذکر کر چکے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اُن لوگوں کو قتل کرنے اور جلانے کے بارے میں ہیں۔ جہاں تک حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں روایات کا تعلق ہے تو وہ یہ ہیں:

بدعتیوں کے بارے میں اکابرین کا مسلک

2120- فَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بنُ أنسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ فَاسْتَشَارَنِي فِي الْقَدَرِيَّةِ؟۔ فَقُلْتُ: أَرَى أَنْ تَسْتَتِيبَهُمْ فَإِنْ تَابُوا وَإِلَّا عَرَضْتَهُمْ عَلَى السَّيْفِ. فَقَالَ: أَمَا إِنَّ ذَلِكَ رَأْيِي. قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ رَأْيِي

ابو سہیل بن مالک بیان کرتے ہیں:
میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا رہا تھا' اُنہوں نے قدریہ فرقہ کے لوگوں کے بارے میں مجھ سے مشورہ مانگا تو میں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ آپ اُن سے توبہ کروائیں' اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ اُنہیں تلوار کے سپرد کر دیں۔ اُنہوں نے کہا: میری رائے بھی یہی ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں: میرا موقف بھی یہی ہے۔

منکرین تقدیر کی سزا

2121- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنَيَّ مَا تَقُولُ فِي الَّذِينَ يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ؟۔ قُلْتُ: أَرَى أَنْ يُسْتَتَابُوا فَإِنْ تَابُوا وَإِلَّا ضُرِبَتْ أَعْنَاقُهُمْ. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: ذَلِكَ الرَّأْيُ فِيهِمْ، وَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ لَكَفَى بِهَا

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 162]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابو سہیل نافع بن مالک بیان کرتے ہیں:
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا' اُنہوں نے اپنی زبان سے یہ کہا اور میرے کانوں نے یہ سنا کہ تم اُن لوگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو کہ جو یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے؟ میں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ ایسے لوگوں سے توبہ کروائی جائے' اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ اُن کی گردنیں اُڑوا دی جائیں۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُن لوگوں کے بارے میں میری رائے بھی یہی ہے' اللہ کی قسم! اگر صرف یہ آیت ہوتی تو اُن کیلئے یہی کافی تھی:
''بے شک تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو' تم کسی کو اُس کے خلاف بہکا نہیں سکتے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو جہنم میں جانے والا ہو''۔

ایک بدعتی شخص کا انجام

2122- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحِمْصِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جِنْبَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ بنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ غَيْلَانَ يَقُولُ فِي الْقَدَرِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَحَجَبَهُ أَيَّامًا ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا غَيْلَانُ مَا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكَ؟۔ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ: فَأَشَرْتُ إِلَيْهِ أَنْ لَا تَقُولَ شَيْئًا، فَقَالَ: نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:

عمرو بن مہاجر بیان کرتے ہیں:
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو پتا چلا کہ غیلان نامی شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے' اُنہوں نے اُسے بلوایا اور کچھ دن تک اپنے پاس نہیں آنے دیا' پھر اُسے اپنے پاس آنے کی اجازت دی اور فرمایا: اے غیلان! تمہارے بارے میں کس طرح کی روایات مجھ تک پہنچی ہیں؟ عمرو بن دینار کہتے ہیں: میں نے غیلان کو اشارہ کیا کہ تم نے کوئی بات نہیں کہنی۔ اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا، إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا}

[الانسان: 2]

''کیا انسان پر ایسا زمانہ نہیں آیا جب وہ قابلِ ذکر چیز نہیں تھا' بے شک ہم نے انسان کو ایسے مادہ سے پیدا کیا ہے جو (مرد اور عورت) کا ملا ہوا مادہ ہوتا ہے' اور ہم نے اُسے جانچ لیا اور پھر اُسے سننے والا اور دیکھنے والا بنایا' بے شک ہم نے اُس کی راستہ کے بارے میں رہنمائی کی' تو یا تو وہ شکر کرنے والا (یعنی حق کو قبول کرنے والا) ہوگا یا کفر کرنے والا ہوگا''۔

قَالَ عُمَرُ: اقْرَأْ آخِرَ السُّورَةِ:

تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس سورت کا آخری حصہ بھی پڑھ لو:

{وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا}

''تم صرف وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ علم والا' حکمت والا ہے' وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر دیتا ہے اور ظلم کرنے والوں کیلئے اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے''۔

ثُمَّ قَالَ: مَا تَقُولُ يَا غَيْلَانُ؟۔ قَالَ: أَقُولُ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَبَصَّرْتَنِي، وَأَصَمَّ فَأَسْمَعْتَنِي، وَضَالًّا فَهَدَيْتَنِي، فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ غَيْلَانُ عِنْدَكَ صَادِقًا وَإِلَّا

پھر اُنہوں نے فرمایا: اے غیلان! تمہارا کیا مؤقف ہے؟ تو اُس نے کہا: میں یہ کہتا ہوں کہ میں پہلے نابینا تھا' آپ نے مجھے بصیرت عطا کی ہے' پہلے میں بہرا تھا آپ نے مجھے سماعت عطا کی ہے' میں گمراہ تھا آپ نے مجھے ہدایت عطا کی ہے۔ تو حضرت عمر بن

فَاصْلُبْهُ. قَالَ: فَأَمْسَكَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الْقَدَرِ، فَوَلَّاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ دَارَ الضَّرْبِ بِدِمَشْقَ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَفْضَتِ الْخِلَافَةُ إِلَى هِشَامٍ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ هِشَامٌ فَقَطَعَ يَدَهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ وَالذُّبَابُ عَلَى يَدِهِ فَقَالَ: يَا غَيْلَانُ هَذَا قَضَاءٌ وَقَدَرٌ؛ قَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ مَا هَذَا قَضَاءٌ وَلَا قَدَرٌ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ هِشَامٌ فَصَلَبَهُ

عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر غیلان تیرے نزدیک سچ کہہ رہا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تُو اسے مصلوب کروا دینا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ تقدیر کے بارے میں کلام کرنے سے رُک گیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے دمشق میں دارِضرب کا نگران مقرر کیا' جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا اور خلافت ہشام کے پاس آئی تو غیلان نے پھر تقدیر کے بارے میں گفتگو شروع کر دی۔ ہشام نے اُس کی طرف پیغام بھیج کر اُسے بلوایا اور اُس کا ہاتھ کٹوا دیا' ایک آدمی اُس کے پاس سے گزرا' اُس کے ہاتھ پر کھیاں بیٹھی ہوئی تھیں' اُس نے کہا: اے غیلان! یہ تقدیر کا فیصلہ تھا۔ غیلان نے کہا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو! اللہ کی قسم! یہ تقدیر کا فیصلہ نہیں تھا۔ تو ہشام نے دوبارہ اُسے بلوایا اور اُسے مصلوب کروا دیا۔

بدعتی کو سزا دینے کی فضیلت

2123- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ، أَنَّ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ، كَتَبَ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ: بَلَغَنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ غَيْلَانَ وَصَالِحٍ، وَاللهِ لَقَتْلُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ قَتْلِ أَلْفَيْنِ مِنَ الرُّومِ وَالتُّرْكِ. قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ: صَالِحٌ مَوْلَى ثَقِيفٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ولید بن سلیمان بیان کرتے ہیں:

رجاء بن حیوہ نے ہشام بن عبدالملک کو خط لکھا: اے امیرالمؤمنین! مجھے یہ روایت پتا چلی ہے کہ غیلان اور صالح کے حوالے سے آپ کے ذہن میں کچھ اُلجھن پائی جاتی ہے' اللہ کی قسم! ان دونوں کو قتل کرنا' دو ہزار رومیوں اور ترکوں (یعنی غیر مسلموں) کو قتل کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ ہشام بن خالد نے یہ بات بیان کی ہے کہ صالح نامی شخص ثقیف قبیلہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔

2124- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ الْأَشْعَرِيُّ، حِمْصِيٌّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُبَادَةَ بْنِ نُسِيٍّ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هِشَامًا قَطَعَ يَدَ غَيْلَانَ وَلِسَانَهُ وَصَلَبَهُ، قَالَ لَهُ: حَقٌّ مَا تَقُولُ؟۔ قَالَ: نَعَمْ؛ قَالَ: أَصَابَ وَاللهِ السُّنَّةَ وَالْقَضِيَّةَ، وَلَأَكْتُبَنَّ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَأُحْسِنَنَّ لَهُ مَا صَنَعَ

ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں:

میں عبادہ بن نسی کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُنہیں بتایا کہ امیر المؤمنین ہشام نے غیلان کا ہاتھ کٹوا دیا ہے' اُس کی زبان کٹوا دی ہے اور اُسے مصلوب کروا دیا ہے' تو اُس شخص نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ ٹھیک ہے! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اُس نے درست کیا ہے' یہ سنت کے مطابق ہے اور صحیح فیصلہ ہے' میں امیر المؤمنین کو اس بارے میں خط لکھوں گا اور اُنہوں نے جو کچھ کیا ہے اُس کی تعریف کروں گا۔

2125- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَهْ، لَوْ سَمِعْتَ رَجُلًا يَسُبُّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ بِهِ؟۔ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ عُنُقَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! اگر آپ کسی شخص کو سنیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بُرا کہہ رہا ہو تو آپ اُس کے ساتھ کیا کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اُس کی گردن اُڑا دوں گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى قَاضِيَ الْمَدِينَةِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔

قرآن کے منکر کی سزا

2126- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي قَاسِمٌ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن محمد اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں خالد بن عبداللہ قسری کے پاس موجود تھا' وہ خطبہ دے

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: شَهِدْتُ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَسْرِيَّ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ، وَذٰلِكَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: ارْجِعُوا فَضَحُّوا تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْكُمْ، فَإِنِّي مُضَحٍّ بِالْجَعْدِ بْنِ دِرْهَمٍ، إِنَّهُ زَعَمَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى تَكْلِيمًا، وَلَمْ يَتَّخِذْ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَقُولُ الْجَعْدُ بْنُ دِرْهَمٍ عُلُوًّا كَبِيرًا ثُمَّ نَزَلَ فَذَبَحَهُ

رہے تھے جب وہ خطبہ دے کر فارغ ہوئے یہ قربانی کے دن کی بات ہے تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ واپس جاؤ اور قربانی کرو اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیاں قبول کرے میں جعد بن درہم کو ذبح کرنے لگا ہوں جو اس بات کا قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل نہیں بنایا تھا اور اللہ تعالیٰ کی ذات اُس چیز سے بلند و برتر ہے جو جعد بن درہم بیان کرتا ہے۔ پھر وہ منبر سے نیچے اُترے اور اُنہوں نے جعد کو ذبح کر دیا۔

2127- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ يَعْنِي: ابْنَ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: مَنْ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى يُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا اُس سے توبہ کروائی جائے گی اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

2128- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخِرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الضَّرِيرُ الدُّورِيُّ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قُدَامَةَ، عَنِ الْمُجَاشِعِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى {يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ} [آل عمران: 106]

فَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَأَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ،

وَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ فَأَهْلُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اُس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے"۔

جہاں تک اُن کا تعلق ہے جن کے چہرے سفید ہوں گے اس سے مراد اہل سنت والجماعت ہیں۔

جہاں تک اُن کا تعلق ہے جن کے چہرے سیاہ ہوں گے تو اس

الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاءِ

2129- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ يُوسُفَ الشِّكْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَلَّبِ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ السَّاحِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا حَدَثَ فِي أُمَّتِي الْبِدَعُ وَشُتِمَ أَصْحَابِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقُلْتُ لِلْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ: مَا إِظْهَارُ الْعِلْمِ؟. قَالَ: إِظْهَارُ السُّنَّةِ، إِظْهَارُ السُّنَّةِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ رَسَمْتُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَهُوَ كِتَابُ الشَّرِيعَةِ مِنْ أَوَّلِهِ لِآخِرِهِ مَا أَعْلَمُ أَنَّ جَمِيعَ مَنْ شَمِلَهُ الْإِسْلَامُ مُحْتَاجٌ إِلَى عِلْمِهِ لِفَسَادِ مَذَاهِبِ كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ، وَلَمَّا قَدْ ظَهَرَ كَثِيرٌ مِنَ الْأَهْوَاءِ الضَّالَّةِ وَالْبِدَعِ الْمُتَوَاتِرَةِ مَا أَعْلَمَ أَنَّ أَهْلَ الْحَقِّ تَقْوَى بِهِ نُفُوسُهُمْ، وَمَقْمَعَةٌ لِأَهْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَةِ عَلَى حَسَبِ مَا عَلَّمَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ،

سے مراد بدعتی اور نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگ ہیں۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب میری اُمت میں بدعتیں نمودار ہوں اور میرے اصحاب کو بُرا کہا جانے لگے تو اُس وقت عالم کو اپنا علم ظاہر کرنا چاہیے' اُن (علماء) میں سے جو ایسا نہیں کرے گا اُس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی لعنت ہوگی''۔

عبداللہ بن حسین کہتے ہیں: میں نے ولید بن مسلم سے کہا: علم کے اظہار سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سنت کا اظہار کرنا' سنت کا اظہار کرنا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس کتاب' یعنی کتاب ''الشریعہ'' میں شروع سے لے کر آخر وہ تمام چیزیں تحریر کردی ہیں جن کا مجھے علم تھا' جو اسلام کے بنیادی احکام ہیں اور جن کے علم کی ضرورت پیش آتی ہے کیونکہ اس وقت لوگوں کے مذہب میں خرابی آچکی ہے اور نفسانی خواہشات اور بدعتوں کے پیروکار لوگ بہت زیادہ ہو چکے ہیں' میں نے اپنے علم کے مطابق وہ چیزیں تحریر کی ہیں جن کے ذریعہ اہلِ حق کے نفوس قوت حاصل کریں گے اور اہلِ بدعت اور گمراہوں کا قلع قمع ہو سکے گا' یہ اُس کے مطابق ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے علم عطا کیا تھا اور اس حوالے سے حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ.

امام ابوبکر بن ابوداؤد کا قصیدہ

وَقَدْ كَانَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ رَحِمَهُ اللهُ اَنْشَدَنَا قَصِيدَةً قَالَهَا فِي السُّنَّةِ وَهٰذَا مَوْضِعُهَا، وَاَنَا اَذْكُرُهَا لِيَزْدَادَ بِهَا اَهْلُ الْحَقِّ بَصِيرَةً وَقُوَّةً اِنْ شَاءَ اللهُ:

امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر نے ایک طویل قصیدہ کہا ہے جو سنت کے بارے میں ہے' اس مقام پر میں اُس کو ذکر کرنا چاہوں گا' تاکہ اس کے ذریعہ اہلِ حق کی بصیرت اور قوت میں اضافہ ہو اگر اللہ نے چاہا۔

اَمْلٰی عَلَيْنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ فِي مَسْجِدِ الرَّصَافَةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَلَاثِمِائَةٍ فَقَالَ تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوبکر بن ابوداؤد نے رصافہ کی مسجد میں جمعہ کے دن جب شعبان کا مہینہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے' 309 ہجری میں یہ قصیدہ ہمیں املاء کروایا تھا' اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے!

تَمَسَّكْ بِحَبْلِ اللهِ وَاتَّبِعِ الْهُدٰى
وَلَا تَكُ بِدْعِيًّا لَعَلَّكَ تُفْلِحُ
وَدِنْ بِكِتَابِ اللهِ وَالسُّنَنِ الَّتِي
اَتَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ تَنْجُو وَتَرْبَحُ
وَقُلْ: غَيْرُ مَخْلُوقٍ كَلَامُ مَلِيكِنَا
بِذٰلِكَ دَانَ الْاَتْقِيَاءُ وَاَفْصَحُوا
وَلَا تَغْلُ فِي الْقُرْآنِ بِالْوَقْفِ قَائِلًا
كَمَا قَالَ اَتْبَاعٌ لِجَهْمٍ وَاَسْجَحُوا
وَلَا تَقُلِ: الْقُرْآنُ خَلْقٌ قِرَاءَتُهُ
فَاِنَّ كَلَامَ اللهِ بِاللَّفْظِ يُوضَحُ
وَقُلْ يَتَجَلَّى اللهُ لِلْخَلْقِ جَهْرَةً
كَمَا الْبَدْرُ لَا يَخْفٰى وَرَبُّكَ اَوْضَحُ
وَلَيْسَ بِمَوْلُودٍ وَلَيْسَ بِوَالِدٍ
وَلَيْسَ لَهُ شِبْهٌ تَعَالَى الْمُسَبَّحُ

''اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو' ہدایت کی پیروی کرو' بدعتی نہ بنو تاکہ تم فلاح حاصل کر لو' اللہ کی کتاب اور اُن سنتوں کو اختیار کرو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں' تاکہ تم نجات پا جاؤ اور تمہیں منافع حاصل ہو اور تم یہ کہو: ہمارے پروردگار کا کلام مخلوق نہیں ہے' پرہیزگار لوگوں کا یہی مسلک ہے اور یہی اُنہوں نے بیان کیا ہے اور تم قرآن کے بارے میں توقف سے کام لے کر خیانت نہ کرو' اُن لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے یہ مؤقف ظاہر کیا اور تم یہ بھی نہ کہو کہ قرآن کی قرأت مخلوق ہے کیونکہ اللہ کا کلام لفظ سے زیادہ واضح ہوتا ہے اور تم یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے سامنے واضح طور پر تجلّی کرے گا' جس طرح چودھویں کا چاند (دیکھنے والے کی آنکھ سے) پوشیدہ نہیں رہتا اور تمہارا پروردگار زیادہ واضح ہو گا' اللہ تعالیٰ خود کسی کی اولاد نہیں ہے اور نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اُس کے مشابہ ہے' وہ بلند و برتر ہے اور ہر عیب سے پاک ہے' جہمی شخص اس بات کا انکار کرتا ہے اور اپنے مؤقف کی تائید میں ہمارے پاس صریح حدیث موجود ہے جسے حضرت

وَقَدْ يُنْكِرُ الْجَهْمِيُّ هٰذَا وَعِنْدَنَا
بِمِصْدَاقِ مَا قُلْنَا حَدِيثٌ مُصَرِّحُ
رَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ مَقَالِ مُحَمَّدٍ
فَقُلْ مِثْلَ مَا قَدْ قَالَ فِي ذَاكَ تَنْجَحُ
وَقَدْ يُنْكِرُ الْجَهْمِيُّ اَيْضًا يَمِينَهُ
وَكِلْتَا يَدَيْهِ بِالْفَوَاضِلِ تَنْضَحُ
وَقُلْ: يَنْزِلُ الْجَبَّارُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ
بِلَا كَيْفِ جَلَّ الْوَاحِدُ الْمُتَمَدَّحُ
اِلَى طَبَقِ الدُّنْيَا يَمُنُّ بِفَضْلِهِ
فَتُفْرَجُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُفْتَحُ
يَقُولُ: اَلَا مُسْتَغْفِرٍ يَلْقَى غَافِرًا
وَمُسْتَمْنِحٌ خَيْرًا وَرِزْقًا فَيُمْنَحُ
رَوَى ذَاكَ قَوْمٌ لَا يُرَدُّ حَدِيثُهُمْ
اَلَا خَابَ قَوْمٌ كَذَّبُوهُمْ وَقُبِّحُوا
وَقُلْ: اِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ
وَزِيرَاهُ قِدْمًا ثُمَّ عُثْمَانُ الْاَرْجَحُ
وَرَابِعُهُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ بَعْدَهُمْ
عَلِيٌّ حَلِيفُ الْخَيْرِ بِالْخَيْرِ مُنْجِحُ
وَاِنَّهُمْ وَالرَّهْطُ لَا رَيْبَ فِيهِمُ
عَلَى نُجُبِ الْفِرْدَوْسِ فِي الْخُلْدِ تَسْرَحُ
سَعِيدٌ وَسَعْدٌ وَابْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةٌ
وَعَامِرُ فِهْرٍ وَالزُّبَيْرُ الْمُمَدَّحُ
وَقُلْ: خَيْرُ قَوْلٍ فِي الصَّحَابَةِ كُلِّهِمُ
وَلَا تَكُ طَعَّانًا تَعِيبُ وَتَجْرَحُ

جریر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کیا ہے' تو تم اس بارے میں وہی کہو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' تو تم کامیابی حاصل کرلو گے' جہمی شخص رحمٰن کے دائیں ہاتھ کا بھی انکار کرتا ہے حالانکہ اُس کے دونوں ہاتھ عطیات لوٹا رہے ہیں اور تم یہ کہو کہ پروردگار روزانہ رات کے وقت (آسمانِ دنیا کی طرف) نزول کرتا ہے لیکن اس کی کیفیت بیان نہیں ہوسکتی' (اللہ تعالیٰ کی ذات) جلیل القدر ہے جو ایک ہے اور اُس کی تعریف کی گئی ہے' وہ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور اپنے فضل کے ہمراہ احسان کرتا ہے' تو (اُس کے نزول کے وقت) آسمان کے دروازے کشادہ ہوتے ہیں اور کھولے جاتے ہیں' وہ فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا نہیں ہے! جو مغفرت کرنے والے کی بارگاہ میں آئے اور کیا کوئی بھلائی اور رزق کے حصول کا طلبگار نہیں ہے! کہ اُسے وہ عطا کیا جائے' یہ روایت اُن لوگوں نے نقل کی ہے جن کی حدیث کو مسترد نہیں کیا جا سکتا' خبردار! وہ قوم رسوائی کا شکار ہوگئی جنہوں نے ان روایات کو جھٹلایا اور انہیں قبیح قرار دیا' تم یہ کہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وزیر ہیں جو دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرانے ساتھی ہیں' پھر راجح قول کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور ان حضرات کے بعد مخلوق میں سب سے بہتر چوتھے فرد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جو بھلائی کے حلیف ہیں اور بھلائی کے ذریعہ ہی کامیابی نصیب ہوتی ہے' یہ وہ افراد ہیں جن کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ جنت الفردوس کے منتخب مقام پر ہمیشہ رہیں گے' (ان کے علاوہ) حضرت سعید' حضرت سعد' حضرت ابن عوف' حضرت طلحہ' حضرت عامر' حضرت زبیر رضی اللہ عنہم (بھی جنتی ہیں) جن کی تعریف کی گئی ہے اور تم تمام صحابہ کے بارے میں اچھی رائے رکھو اور تم طعن کرنے والے نہ ہو

فَقَدْ نَطَقَ الْوَحْيُ الْمُبِينُ بِفَضْلِهِمْ
وَفِي الْفَتْحِ آيٌ فِي الصَّحَابَةِ تَمْدَحُ
وَبِالْقَدَرِ الْمَقْدُورِ أَيْقِنْ فَإِنَّهُ
دِعَامَةُ عِقْدِ الدِّينِ وَالدِّينُ أَفْيَحُ
وَلَا تُنْكِرَنَّ جَهْلًا نَكِيرًا وَمُنْكَرًا
وَلَا الْحَوْضَ وَالْمِيزَانَ إِنَّكَ تُنْصَحُ
وَقُلْ: يُخْرِجُ اللهُ الْعَظِيمُ بِفَضْلِهِ
مِنَ النَّارِ أَجْسَادًا مِنَ الْفَحْمِ تُطْرَحُ
عَلَى النَّهَرِ فِي الْفِرْدَوْسِ تَحْيَا بِمَائِهِ
كَحَبَّةِ حَمْلِ السَّيْلِ إِذْ جَاءَ يَطْفَحُ
وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ لِلْخَلْقِ شَافِعٌ
وَقُلْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ: حَقٌّ مُوَضَّحُ
وَلَا تُكَفِّرَنَّ أَهْلَ الصَّلَاةِ وَإِنْ عَصَوْا
فَكُلُّهُمْ يَعْصِي وَذُو الْعَرْشِ يَصْفَحُ
وَلَا تَعْتَقِدْ رَأْيَ الْخَوَارِجِ إِنَّهُ
مَقَالٌ لِمَنْ يَهْوَاهُ يُرْدِي وَيَفْضَحُ
وَلَا تَكُ مُرْجِيًّا لَعُوبًا بِدِينِهِ
أَلَا إِنَّمَا الْمُرْجِيُّ بِالدِّينِ يَمْزَحُ
وَقُلْ: إِنَّمَا الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَنِيَّةٌ
وَفِعْلٌ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ مُصَرَّحُ
وَيَنْقُصُ طَوْرًا بِالْمَعَاصِي وَتَارَةً
بِطَاعَتِهِ يَنْمَى وَفِي الْوَزْنِ يَرْجَحُ
وَدَعْ عَنْكَ آرَاءَ الرِّجَالِ وَقَوْلَهُمْ
فَقَوْلُ رَسُولِ اللهِ أَزْكَى وَأَشْرَحُ

جاؤ جو عیب بیان کرتا ہے اور جرح کرتا ہے کیونکہ وحی مبین میں ان حضرات کی فضیلت بیان کی ہے' سورۃ الفتح میں کئی آیات ایسی ہیں جو صحابہ کے بارے میں ہیں اور تعریف بیان کرتی ہیں اور ہر چیز تقدیر کے تابع ہے' اس پر یقین رکھو کیونکہ یہ ستون ہے جو دین کو مضبوط کرتا ہے اور دین زیادہ واضح ہے اور جہالت کی وجہ سے تم منکر نکیر کا' یا حوضِ کوثر کا' یا میزان کا انکار نہ کرنا' تمہیں یہ نصیحت کی جاتی ہے اور تم اس بات کے قائل ہونا کہ اللہ تعالیٰ جو عظیم ہے وہ اپنے فضل کے تحت جہنم سے کچھ جسموں کو نکالے گا جو کوئلہ بن گئے ہوں گے اور پھر اُنہیں جنت الفردوس میں ایک نہر میں ڈالا جائے گا تو وہ اُس کے پانی کی وجہ سے یوں زندہ ہو جائیں گے جس طرح سیلابی پانی کے راستہ میں کوئی دانہ پھوٹ پڑتا ہے' (اور تم اس بات کے بھی قائل رہنا) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کی شفاعت کریں گے اور قبر کے عذاب کے بارے میں تم اس بات کے قائل ہونا کہ یہ واضح طور پر حق ہے اور تم نماز پڑھنے والوں (یعنی مسلمانوں) کو کافر قرار نہ دینا' اگرچہ وہ (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کرتے ہوں' وہ نافرمانی کریں گے تو عرش والی ذات اُن سے درگزر کر دے گی اور تم خارجیوں کے مسلک کا اعتقاد نہ رکھنا' جو ایک ایسا موقف ہے کہ وہ نفسانی خواہشات کا نتیجہ ہے اور وہ آدمی کو پرے کر دیتا ہے اور رسوا کر دیتا ہے اور تم مرجئی نہ بن جانا جو اپنے دین سے کھیلتا ہے' خبردار! مرجئی شخص اپنے دین کے ساتھ مذاق کرتا ہے اور تم یہ کہو کہ ایمان' قول (یعنی زبانی اقرار)' نیت (یعنی دل کے ذریعہ تصدیق) اور فعل (یعنی عمل) کا مجموعہ ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے صراحت کے ساتھ یہ بات ثابت ہے اور یہ گناہوں کی وجہ سے کبھی کم ہو جاتا ہے اور نیکی کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے اور میزان میں اس کا پلڑا بھاری ہوگا' (کتاب و سنت کے خلاف) لوگوں کی آراء اور اُن کے اقوال کو تم چھوڑ دو کیونکہ نبی

وَلَا تَكُ مِنْ قَوْمٍ تَلَهَّوْا بِدِينِهِمْ
فَتَطْعَنُ فِي أَهْلِ الْحَدِيثِ وَتَقْدَحُ
إِذَا مَا اعْتَقَدْتَ الدَّهْرَ يَا صَاحِ هَذِهِ
فَأَنْتَ عَلَى خَيْرٍ تَبِيتُ وَتُصْبِحُ

ثُمَّ قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ: هَذَا قَوْلِي وَقَوْلُ أَبِي وَقَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ مَنْ أَدْرَكْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَنْ لَمْ نُدْرِكْ مِمَّنْ بَلَغَنَا عَنْهُ. فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ غَيْرِ هَذَا فَقَدْ كَذَبَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان زیادہ پاکیزہ اور زیادہ واضح ہے اور تم اُن لوگوں میں سے نہ ہو جانا جو اپنے دین سے کھلواڑ کرتے ہیں اور محدثین پر طعن وتنقید کرتے ہیں' اے صاحب! جب تک تم ان باتوں کا اعتقاد رکھو گے تو تم بھلائی پر صبح وشام کرو گے"۔

اُس کے بعد امام ابوبکر بن ابوداؤد نے یہ کہا تھا کہ یہ میرا مؤقف ہے اور میرے والد (امام ابوداؤد) کا مؤقف ہے اور امام احمد بن حنبل کا مؤقف ہے اور جن اہلِ علم کو ہم نے پایا ہے اور جن کو ہم نے نہیں پایا لیکن اُن کے حوالے سے روایات ہم تک پہنچی ہیں' اُن سب کا یہی مسلک ہے' جو شخص اس کے علاوہ میری طرف کوئی بات منسوب کرے گا وہ جھوٹ کہے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَبِهَذَا وَبِجَمِيعِ مَا رَسَمْتُهُ فِي كِتَابِنَا هَذَا وَهُوَ كِتَابُ الشَّرِيعَةِ ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ جُزْءًا نَدِينُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَنَنْصَحُ إِخْوَانَنَا مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ وَأَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَهْلِ الْفِقْهِ وَجَمِيعِ الْمَسْتُورِينَ فِي ذَلِكَ؛ فَمَنْ قَبِلَ فَحَظُّهُ مِنَ الْخَيْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَمَنْ رَغِبَ عَنْهُ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ. وَأَقُولُ لَهُ كَمَا قَالَ نَبِيٌّ مِنْ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْمِهِ لَمَّا نَصَحَهُمْ فَقَالَ
{فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ}
[غافر: 44]

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہم نے اپنی اس کتاب' یعنی کتاب "الشریعہ" میں تحریر کیا ہے جو 23 اجزاء پر مشتمل ہے' ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسی مسلک کو پیش کرتے ہیں اور اہلِ سنت سے تعلق رکھنے والے اپنے بھائیوں کی خیرخواہی کرتے ہیں جن کا تعلق اہلِ قرآن' اہلِ حدیث' اہلِ فقہ سے ہے اور اُن تمام لوگوں سے جو اس حوالے سے مستور ہیں' جو شخص اس کو قبول کرلے گا تو اگر اللہ نے چاہا تو بھلائی میں سے حصہ حاصل کرے گا اور جو شخص اس سے منہ موڑے گا' یا اس میں سے کسی چیز سے منہ موڑے گا تو ہم اُس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور میں اُس سے وہی بات کہوں گا جو اللہ کے انبیاء میں سے ایک نبی نے اپنی قوم سے کہی تھی جب اُنہوں نے اُن کی خیرخواہی کرلی تو یہ فرمایا:

"عنقریب تم یاد کرو گے جو میں نے تمہارے سامنے بیان کیا تھا اور میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں' بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے"۔

❖❖❖❖❖